الهلال

فهرس المجلد الثاني

از

جنوري : سنه ۱۹۱۳

تا

جون سنه ۱۹۱۳

القسم المنثور

الرسوم والصور

القسم الثانی منظومات

تصحیح و تنبیہ

الہلال میں صحت طبع کے انتظام کا یہ حال ہے کہ ۳۵ روپیہ ماہانہ تنخواہ کی ایک جگہ مصحح کیلیے رکھی گئی ہے، اور اُنسے الہلال کی تصحیح اور نگرانی کمپوزر کے سوا اور کوئی کام نہیں لیا جاتا - اسکے علاوہ ایڈیٹوریل اسٹاف بھی کافی وقت اسمیں صرف کرتا ہے، اور خود یہ عاجز بھی اکثر آخری مرتبہ پُروف ضرور دیکھہ لیتا ہے - تاہم نہایت سخت ندامت کے ساتھہ معترف ہوں کہ با ایں ہمہ غلطیوں سے اسکا کوئی صفحہ خالی نہیں رہتا -

عبارت اور کمپوز کی غلطیوں کا غلط نامہ بنانا مشکل، اور پھر شاید غیر ضروری بھی ہے -

اس طرح کی غلطیاں عموماً سیاق و سباق و قرائن و قیاس سے قاری خود محسوس کرلیتا ہے، مگر دو جگہ قرآن کریم کی آیات میں غلطیاں رهگئی هیں اور انکی طرف اشارہ بہت ضروری ہے، جلد اول میں بھی بہت سی غلطیاں رهگئی هیں مگر اسکی فہرست مرتب کرتے وقت غلط نامہ کا خیال نہ هوا -

صفحہ (۳) سطر (۵) میں " الا الراسخون " چھپ گیا ہے مگر دراصل " الا اللہ والراسخون " هونا چاهیے -

صفحہ (۴۳۴) سطر (۳۶) میں " من نفسه " ہے - اسکو " من سیئة " پڑھنا چاهیے -

اُمید ہے کہ یہ دونوں غلطیاں درست کرلی جائینگی -

(ایڈیٹر)

الهلال

۲۹ محرم الحرام ۱۳۳۱ھ

—:*:—

فاتحۂ جلد جدید

—:○(*)○:—

بسم الله الرحمن الرحيم

اللهم اني اعوذ بك من شياطين الانس والجان ' واتبرک باسمك العظيم يا رحيم يا رحمن ' واحمدک يا من انزل على عبده الكتاب (منه آيٰت محكمات هن ام الكتاب و اخر متشابهات ' فاما الذين في قلوبهم زيغ فيتبعون ما تشابه منه ابتغاء الفتنة وابتغاء تاويله ' وما يعلم تاويله الا الله والراسخون في العلم - ۳ : ۵) واشكرک على نعمائك التي مننت بها علينا بقولك (اليوم اكملت لكم دينكم و اتممت عليكم نعمتي ' ورضيت لكم الاسلام دينا - ۵ : ۵) و اسئلك ان لا اكون من الاخسرين اعمالا (الذين ضل سعيهم في الحياة الدنيا وهم يحسبون انهم يحسنون صنعا ۱۸ : ۱۰۵) واشهد بما شهد الله به (انه لا اله الا هو والملائكة و الو العلم قائما بالقسط لا اله الا هو العزيز الحكيم ' إن الدين عند الله الاسلام ۳ : ۱۷) و اشهد ان سيدنا (محمد ا رسول الله ' والذين معه اشداء على الكفار ' رحماء بينهم ' تراهم ركعا سجدا ' يبتغون فضلاً من الله و رضوانا ۴۹ : ۲۹) القائل على لسان ربه (و ان هذا صراطي مستقيما ' فاتبعوه ولا تتبعوا السبل فتفرق بكم عن سبيله ' ذلكم وصاكم به لعلكم تتقون ۶ : ۱۵۰) اللهم فصل و سلم عليه ' وعلى آله و اصحابه الموصوفين بالهداية والاعتصام بحبل الله و سنة رسولك الذين عهدت اليهم بقولك (و من يطع الله و الرسول فاولئک انعم الله عليهم من النبيين و الصديقين و الشهداء و الصالحين ' و حسن اولائك رفيقا - ۴ : ۷۲)

— * —

سخن طرازئ و دانش ' هنر نظیرے نیست
قبول دوست مگر نالۂ حزیں گردد

— * —

الهلال کي دوسري جلد کا يه پهلا پرچه هے - ناظرين کو ياد هوگا که هم نے الهلال کي اولين اشاعت کے خطبۂ افتتاحيه کو اِس دعا پر ختم کيا تها :—

رب ادخلني مدخل صدق و اخرجني مخرج صدقا و جعلني من لدنك سلطانا نصيرا (۱۷ : ۸۱)

اے پروردگار ! اِس سفر ميں جو ميں نے اختيار کيا هے ' ايک بهتر مقام تک پهنچائيو اور دشمنوں کے هجوم سے نکاليو تو بهتر طريقے سے نکاليو' اور گو ميں ضعيف و کمزور هوں' مگر تو اپني نصرت بخشي سے اس کارزار حق و باطل ميں فتحيابي کے ساتهه غلبه ديجيو ! !

اگر کوئي دعاؤں کا سننے والا هے ' تو يه دعا اُسي کي بتلائي هوئي هے - اگر کوئي دردِ اضطراب اور رنجوري بيکسي کا درماں بخش هے' تو يه نسخۂ راحت اُسي کا تجويز کيا هوا هے - اگر کوئي هے جو حق کو با وجود ضعف ظاهري کے طاقت بخشتا ' اور باطل کو با وجود سرو سامان ظاهري کے خاسرو ناکام رکهتا هے ' تو يه حربۂ جنگ اُسي کا ديا هوا هے - اور پهر اگر کوئي هے جو جهکے هوے سروں ' اشک فشاں آنکهوں ' اور زخمي دلوں کو دنيا ميں ذليل و رسوا نهيں کرتا ' تو يه نشان عزت و کامراني اُسی کا بلند کيا هوا هے - پس يه ايک صداے مضطر تهي ' جو ايک قلب محزون سے اُس وقت اٹهي ' جب اس سفر کي منزل هي نهيں بلکه راه سفر نا پيد تهي - جب صحراے بے کنار سامنے ' مگر دوش همت توشۂ سفر کے بار تقويت سے محروم تها - قدم چلنے کيليے گو بيقرار تهے' مگر راه ' موانع سفر کي کثرت سے ايک سطح خار تهي - جب ايک معرکۂ کارزار درپيش ' مگر يمين و يسار همرهان جنگ اور رفيقان پيکار سے خالي تها - جب بازار ميں خريداروں کي تلاش تهي ' مگر جو جنس مقبول تهي ' اس سے دکان خالي تهي ' اور جو متاع هاتهه ميں تهي ' اسکا کوئي خريدار نه تها - لوگ بازار ميں آتے هيں تا که نفع و سود حاصل کريں ' ليکن هم نکلے تهے که زياں و نقصان کو ڈهونڈ هيں - جبکه زمانے کي حلاوت پسندي جام شربت کي متلاشي تهي ' تو همارے هاتهه قدح تلخ و گلو گير سے رکے هوے تهے - جبکه دنيا اپنے تاب حسن کي افزايش کيليے غازه و روغن کي منتظر تهي ' تو همارا دامن گرد و خاک سے بهرا هوا تها - جبکه اُن هاتهوں کي تلاش کي جا رهي تهي ' جن ميں پهولوں کے گلدستے هوں ' تو هم اپنا هاتهه دکها رهے تهے ' جس ميں نوک نشتر کے سوا کچهه نه تها - جبکه جسم راحت طلب کي بيقراریاں منتظر تهيں که کمخواب و مخمل کے بستر کو ديکهيں ' تو همارا مشغله تها که کانٹوں کو زمين پر بچهاييے اور پهر جهاں تک ممکن هو اسپر لوٹيے - دنيا کهتي تهي که روشني ميں آگئے هيں ' ليکن هم يه کهنے کيليے نکلے تهے که تاريکي هي بهتر هے - زمانه کهتا تها که علم ! علم ! ! ' مگر هم پکارنا چاهتے تهے که جهل ! جهل ! ! - هر طرف هنگامه بپا تها که آگے بڑهيے ' مگر هم غل مچانا چاهتے تهے که پيچهے هٹيے - نظريں سامنے کي طرف تهيں ' مگر هم عقب کي طرف ديکهنا چاهتے تهے - بازار ميں مانگ تهي مدح و تحسين کي ' مگر هم ليکر نکلے تهے طعن و قدح کو - خريدار ڈهونڈهرهے تهے برادۂ صندل کو تا که اسکے ليپ سے ٹهنڈک پائيں ' ليکن هم پيس رهے تهے نمک جراحت انديش کو ' تاکه زخموں کي سوزش اور بڑهجاے - يقيناً هم مجنوں و لا يعقل تهے - اگر آپ حلوا فروشوں کے بازار ميں کسي کو ديکهيے که شيرۂ قند کے قوام کي جگهه نيم کي پتّيوں کو جوش دے رها هے تو آپ کيا کهيں گے ؟ اگر آپ سے کهوں که آگ اور پاني کے ديو يعني انجن کو اپنے ايک هاتهه کي انگليوں سے روک دونگا تو آپ کيوں تسليم کرنے لگے ؟ شهد کو سب پسند کرتے هيں ' مگر کونين کے سفوف کو کوئي شهد کي آرزو و ذوق سے نهيں کهاتا - پهول کے گلدستے کيليے کس کا هاتهه هے جو نهيں بڑهے گا ' ليکن نشتر کی نوک کيليے کوئي بهي بيقرار نهيں هوتا - سفر کي کاميابي زاد راه اور اسباب و سامان پر موقوف هے ' اور لڑائي بغير شمشير و تفنگ اور سپاهيوں کي صفوں کے ممکن نهيں - يه سب سچ هے ' ليکن پهر يه کيا هے جسے اپنے گرد و پيش ديکهه رها هوں ؟

کيا يه اُس نيرنگ ساز کے عجائب کارو بار نصرت کي آيات و اثار نهيں هيں ؟ اگر هر کام کيليے اسباب و سامان مطلوب هيں تو همارے پاس کيا تها ؟ اگر قبوليت و رجوع قلوب کيليے روش عام

شذرات

— * —

هفتۂ جنگ بالاخر وهي هوا ' جسكا هونا پيشتر سے معلوم تها صلح كانفرس كے اجلاس هوتے رهے ' تركي وكلا نے البانيا اور مقدونيا كي خود مختاري تسليم كرلي ' ليكن جزائر بحر ايجين ' كريٹ ' اور بالاخر ايدريا نوپل كے قبضے پر زور ديا ' مگر بلغاريا تمام مفتوحه اور غير مفتوحه يورپين تركي كے علاوه ايدريا نوپل كے لينے پر بهي مصر هے اور دول يورپ اسكے اصرار كو بالكل حق بجانب قرار ديتے هيں -

انگلستان كي وزارت خارجه اور تركي كي موجوده وزارت " دونوں نے اُن توقعات كے پورا كرنے ميں كسي طرح كي كوتاهي نهيں كي ' جنكي آغاز تجويز صلح ميں هر واقف حال كو انكى نسبت تهي -

كامل پاشا نے صلح كانفرنس كيليے لندن هي كو تجويز كيا اور اسكى علت يه بيان كي گئي كه " سر ايڈورڈ گرے كے مشوروں سے فائده اُٹهايا جاے " صلح عين ايسے وقت ميں تجويز كي گئي ' جبكه بلغاريا كي قوت كا خاتمه هوچكا تها ' اور تركي كي قوتيں اب كهيں جاكر مجتمع هوئي تهيں - التواے جنگ كي شرائط ميں بلغاريا كو تو ازاد چهوڑ ديا گيا كه اپني فوج كو رسد پهنچاتي رهے ' اور اس طرح اپني فنا شده حالت كو زنده كرنے كيليے اس مهلت سے پورا فائده اٹهاے ' اور تركي كيليے اسكي كوئي صورت نهيں ركهي گئي كه ايڈريا نوپل كے محصورين كو ضروري غذا بهي بهم پهنچ سكے - ابتدا ميں تركي كي جانب سے كها گيا تها كه يونان بهي شريك صلح هو يا اسكي عدم شركت كي تلافي يوں كي جاے كه تركي كو بهي اپنے محصورين كي اعانت كا موقع ديا جاے ' ليكن يونان نے برابر جنگ جاري ركهي اور پهر تركي كي طرف سے بهي اس بارے ميں كچهه اصرار نهيں هوا - يه سب كچهه كامل پاشا كے هاتهوں انجام پاچكا هے - اب اس سے زياده سر ايڈورڈ گرے كي خوشنودي كيليے اسكے اختيار ميں كيا تها ؟ يه تو ممكن نه تها كه باب مسيحيت كے نظاره فرما : مسٹر ايسكويتهه كو جامع ايا صوفيا سپرد كرديتا كه اسكے گنبد پر صليب كا جهنڈا نصب كركے اپنے صليبي ولولوں كي تكميل كريں ! -

صلح كانفرنس كے انعقاد كي خبر سنتے هي هم نے اور هم سے زياده بهتر واقف حال اصحاب راے نے آئنده كي نسبت رائيں قائم كرلي تهيں - كانفرنس كے انعقاد سے صرف يهي مقصود تها كه بلغاريا كي كمزوري اور تركي كي جديد اجتماع قوا سے دولت عثمانيه كو فائده اٹهانے نه ديا جاے ' اور تركي كي فراهم شده قوت يورپ كے صليبي مقاصد ميں حارج نهو - بدبختي سے ايسا هي هوا ' اور تركي كي غدار وزارت كي بدولت اتنا بهي نهوسكا كه كم از كم صلح كانفرنس كي تمام مهلت ميں ايڈريا نوپل كے مظلوم و بيكس محصورين كو زنده رهنے كيليے ضروري غذا هي پهنچتي رهتي - يورپ كا مقصود اس ظالمانه شرط التوا كے منظور كرانے سے صرف يه هے كه اگر آخر ميں تركوں نے صلح كي منظوري سے انكار كرديا ' تو رسد كي قلت اور ايام گفتگوے مصالحت كے امتداد سے ايڈريا نوپل كے محصورين كي حالت نازك هو جاے گي ' اور وه مجبور هو كر اطاعت منظور كرليں گے - پهر ايڈريا نوپل بهي بلغاريا كے مفتوحه مقبوضات ميں آجاے گا اور تركي اسكے الگ كرديني پر بآساني راضي كرا لى جاے گي - حالانكه بجبر اب بهي راضي كرا لي جا سكتي هے اور شايد تقدير الهي كا يهي فيصله هو كه كرالي جاے -

انقلاب و آثار اُميد ۳۰ دسمبر تک كانفرنس ميں تركي وكلا كي حالت ويسي هي تهي ' جيسي كامل پاشا كي وزارت ميں هوني چاهيے - ليكن اسكے بعد سے انجمن اتحاد و ترقي كي كوششوں كے ظهور ' فوج كے اضطراب ' شتلجه كے پيغامات ' غازي انور بے كے قسطنطنيه ميں ورود ' اور محمود شوكت پاشا كي جد و جهد كے نتائج نے لندن كے تركي وكلا كے اظهارات كو بهي متغير كر ديا -

معلوم هوتا هے كه اگرچه كامل پاشا كے استبداد اور تسلط نے هوا خواهان ملت كي قوت كو بكلي فنا كر ديناچاها ' مگر اتحاد و ترقي كي سرگرمياں پهر بهي اندر هي اندر كام كرتي رهيں - تركي ميں انتک پبلک اوپينين اور ملک و ملت كي آواز مفقود هے ' اور اصلي قوت صرف فوجي حلقوں كي آواز ميں هے - ليكن جنگ كي وجه سے تمام عثماني افواج مختلف حصوں ميں پهيلي هوي هيں يا شتلجا كے استحكام ميں مصروف هيں اور دارالخلافة فوج كے اجتماع سے خالي هے -

يهي سبب هے كه كامل پاشا كو اپنے غدرانه اعمال كيليے پوري فرصت هاتهه آگئي اور بغير كسي داخلي هيجان كے چار پانچ سو نوجوان ترک ايک هي مرتبه ميں گرفتار كر ليے - تاهم جن لوگوں كے دلوں ميں ملک و ملت كي بربادي كي تيس هے ' انكے اضطراب پر فتح پانے كيليے يه تمام مظالم بيكار تهے - بالاخر اتحاد و ترقي كے ممبر فوج كو اصلي حالت سے باخبر كرنے ميں كامياب هوگئے اور شتلجه لاين كے افسروں ميں ايک سخت برهمي اور شورش پيدا هوگئي - حال ميں ايک فوجي مراسله كي خبر دي گئي هے جو شتلجا سے سلطان المعظم كے نام بهيجا گيا تها اور جسپر تمام فوجي افسرون كے دستخط تهے - غازي انور پاشا كا بهي يكا يک قسطنطنيه پهنچ جانا تغير حالت كي ايک قوي علت هے ' اور كامل پاشا كا تشدد اب پيشتر كي طرح قوي نهيں نظر آتا - يقيناً اسي تغير حالت كا نتيجه هے كه صلح كانفرنس كي پچهلي خبروں ميں عثماني وكلا كي طرف سے يک گونه استقامت كا ظهور هوا هے ' اور گو يه استقامت مقدونيا ' البانيا ' اور كريٹ كے مسئله كو باساني طے كرديني كے بعد صرف ايڈريا نوپل هي كيليے هے ' تاهم كامل پاشا كي وزارت سے اتنے كي بهي اميد نه تهي - آخري خبريں برابر يقين دلا رهي هيں كه ترک وكلا نے ايڈريا نوپل پر قابض رهنے كا مختم فيصله كرليا هے ' اور بلغاريا كو صاف جواب ديديا هے - ليكن صرف اس سے كيا هوتا هے ' كيونكه اصل سوال بلغاريا كا نهيں بلكه دول يورپ كي اُس جنود شياطين كا هے ' جو هر ايسے موقعه پر تركي كا محاصره كرليتي هے - يقيناً دول يورپ اب تركي پر پورا دباؤ ڈاليں گي كه ايڈريا نوپل بهي بلغاريا كے حواله كردے -

افسوس اس وقت اصل كار وزارت كي عاجلانه تبديلي تهي ' اور گو فوجي اضطراب سے كچهه كچهه اُميد بندهتي هے ' ليكن اتحاد و ترقي كے بے دست و پا هو جانے كي وجه سے اسكا قوي سامان نظر نهيں آتا - كاش تركوں كي قوم هميشه كيليے دنيا سے نا بود هو جاے ' مگر اس ذلت كو گوارا نه كرے جو اسكي بقيه حيات عزت كيليے آخري آزمايش هے -

یاد رهے که هر اطاعت کیلیے ایک سرکشي ' هـر وفـاداري کیلیے ایک دشمني ' اور هـر عاجزي کیلـیے ایک غرور و تمرّد لازمي هے - آپ ایک اقا کے نوکر هو نهیں سکتے ' جب تـک که اور تمام آقاوں سے انـکار نه کر دیں - زید سے اگر آپکو محبت هے ' تو اسکے یه معنے هیں که اسکے تمام دشمنوں کے آپ دشمن هوگئے - ایک چوکهٹ پر جب هي سر جهک سکتا هے ' جب اور تمام جهکانے والي چوکهٹوں پر سے مغرورانه گذر جاے - جب آپنے کہا که میں روشني هي کو پسند کرتا هوں تو ضمناً اسکا بهي اقرار کر لیا که تاریکي سے متنفر هوں - اب ایک هي جانب اپنا منهه کر نهیں سکتے جب تـک اور هر طرف سے منهه پهیر نه لیں ' اور ایک هي سے اپنا رشته جوڑ نهیں سکتے ' جب تـک هر طرف سے رشتے کاٹ نه لیں - پس خدا اور اسکے رسول کي اطاعت کیلیے پہلي چیز یه هے که اسکے سوا اور جتني قوتیں اپني اطاعت کي طرف بلاتي هیں ' ان سب سے باغي هو جاے ' اور اس کے اگے جهکنے سے پہلے اور تمام جهکانے والوں کے آگے مغرور هو جاے - جو لوگ اسکي اطاعت کے مدعي هیں ' انکو اطاعت سے پہلے سرکشي کا ' وفاداري سے پہلے بغاوت کا ' اور دوستي سے پہلے دشمني کا ثبوت دینا چاهیے - انکو آزمایش میں پڑکر ثابت کرنا چاهیے که خدا کي وفاداري کیلیے انهوں نے کن کن قوتوں سے بغاوت کي هے ؟ اور اسکي محبت کے پیچهے کس کس کو اپنا دشمن بنایا هے ؟ وہ حکومت الهي کے مقابلے میں اپنا تخت تسلط بچهانے والي قوت شیطاني ' جو انسانوں کو خدا سے چهین کر اپنا مطیع و منقاد بنانا چاهتي هے ' اور جسکے مظاهر تمهارے اندر اور باهر ' دونوں جگه موجود هیں ' مدعیان اطاعت الهي کیلیے دنیا میں اصلي اور پہلي آزمایش هے - کوئي هستي خدا کي مطیع هو نهیں سکتي ' جب تک اس قوت اور اس قوت کے تمام مظاهر سے باغي ومتمرد نهو جاے - سب سے بڑا قوت ابلیسي کا مظهر نفس انساني اور قواے بهیمیه کي قواے ملکوتیه سے ایک دائمي جنگ هے - پهر انسان سے باهر طرح طرح کي ضلالتوں اور باطل پرستیوں کے تخت بچهے هوے هیں ' اور خود انسانوں کے بے شمار غـول هیں ' جنهوں نے شیطان کے هاتهه پر بیعت کرکے اسطرح اسکي اطاعت میں اپنے تئیں فنا کردیا هے ' که انکا وجود از سرتا پا پیکر شیطاني ' اور مجسمۂ ابلیسي بن گیا هے - ان میں سے هر قوت شیطاني انسان کو اپنے آگے مرعوب دیکهنا چاهتي هے - کہیں دولت اور مال و جاہ دنیوي شیطان کا نشیمن هے ' کہیں غرور علم و فضل کے اندر سے شیطان جهانک رها هے - کہیں مذهبي پیشواوں کي جماعتیں اسکا مرکب فساد بن گئي هیں ' اور کہیں جماعتي تسلط اور قوت نے اپني دعوت ضلالت کي باگ اسکے هاتهه میں دیدي هے - حکومتوں اور گورنمنٹوں کا قهر واستبداد بهي ایک بہت بڑا مظهر ابلیس هے - اور ننگ و ناموس دنیوي اور محبت اهل و عیال کي زنجیروں کے اندر بهي اسی کے تعبد وانقیاد کي کشش مخفي هے - پس مقام " ومن یطع الله و الرسول " کے حاصل کرنے کیلیے اولین شرط یه هے که انسان ان تمام طاقتوں کي اطاعت سے یکسر باغي و سرکش هو جاۓ ' اور انکي عظمت و جبروت کے اثر سے اپنے دل کو ازاد کردے - اتنا هي نهیں بلکه جهاں تـک طلب صادق کي قوت ' اور توفیق الهي کي همت اسکا ساتهه دے ' ان تمام مظاهر شیطانیه کے مقابلے میں ایک مغرورانه جهاد کا اعلان کردے ' اور تعبد الهي کي تلوار لیکر فاتحانه اٹهه کهڑا هو - ضلالت اور گمراهي کا بتکده جهاں دیکهے ' حق اور صداقت کي ضرب سے پاش پاش کردے - دولت دنیا میں همیشه سے شیطان کي سیر و سیاحت کا سب سے بڑا مرکب رهي هے ' اور ضلالت کي تاریکي نے چاندي اور سونے کي دیواروں کے اندر همیشه گهر بنایا هے ' پس هر اُس غرور اور ادعا کو جو دولت اور عزو جاہ دنیوي سے پیدا هو شیطان کا بت یقین کرے ' اور خدا کي عزت کي خاطر جهاں تک ممکن هو اسے ذلت سے ٹهکرا دے - حکومتوں کا استبداد ' علماء سوء اور مذهبي پیشواؤں کا استیلا ' دنیوي رهنماوں اور جماعتي حکمرانوں کا قهر و تسلط ' رسم و رواج اور سوسایٹي کے دباو کي بندش ' یه تمام چیزیں بهي شیطان هي کے تخت کے سایے میں نشوو نما پانے والي هیں ' اور انکي قوت بهي " ما انزل الله بها من سلطان " میں داخـل ' پـس خـدا کي محـبت کیـلیے ان سب کا دشمـن هـو جـاے ' اور اس کے نـام کـي عـزت کـو با نـد کرنے کیلیے ان سب کو ذلیل و رسوا کرے - اپني زبان کو ' اپنے دماغ کو ' اور اپنی تمام قوتوں کو وقف کردے ' تا که جو طاعت الهي سے سرکش انسان حق و صداقت کي عزت کو دنیا میں تاراج کررهے هیں ' انکي عزت باطله کے تاراج و غارت کرنے کا وہ ذریعه بنے - اسکي زبان حق کي زبان هو اور قدم حق کے قدم هوں - زبان سے انکي تحقیر و تذلیل کرے ' اور پاؤں سے انکے مغـرور سروں کو کچلے - جب اس منزل امتحـان سے وہ گذر جاے گا ' اس وقت الله اور اسکے رسول کا مطیع هوگا - کیـونکه جو الله کا مطیع هو ' ضرور هے که شیطان سے باغي هو -

* * *

الا مر بالمعروف و النهي عن المنکر

سلسلۂ سخن میں هم بغیر کسي گریز کے مقصود اصلي تـک پہنچ گئے - اس مقام طاعت الهي هي سے وہ اصل اصول اسلامي رو نما هوتا هے ' جسکو قرآن کریم نے -

الامر بالمعروف و النهي عن المنکر

کے جامع و مانع الفاظ میں بیان فرمایا هے ' اور جو اس دین قویم کا اصـل اسـاس ' اور اُمت مرحومـه کے شـرف و فضـائل کي علت حقیقي ' اور اسکے تمـام اصول و فروع کیلیے بمنزلۂ عماد کار اور بنیاد شریعت بیضاء کے هے :

کنتم خیر اُمة اخرجت	تم تمـام اُمتوں میں سب سے
للنـاس تـامـرون	بهتـر اُمت هو ' اسلیے که اچهے
بالمعـروف و تنهـون	کامـوں کا حکـم دیتے هـو '
عن المنکر و تومنون بالله	بـرائـي سے روکتے هو ' اور الله پـر
(۳ : ۱۰۶)	ایمان رکهتے هو -

دوسري جگه سورۂ حج میں فرمایا :

الذیـن ان مکنـا	اگر هم مسلمانوں کو حکومت اور خلافت
هـم في الارض	دیکر دنیا میں قائم کر دیں ' تو انکا کام ملک
اقاموا الصلوة و اتوا	گیري یا عیش و عشرت نهوگا ' بلکه یه ' که
الـزکـوة و امروا	وہ الله کي عبادت کرینگے ' اپنے مال کو اسکي
بالمعـروف ونهـو	راہ میں خرچ کرینگے ' دنیا کو نیک کاموں
عن المنکر ' ولله عاقبة	کا حکم دینگے اور برائیوں سے روکینگے ' اور
الامور (۲۲ : ۴۳)	سب کا انجام کار الله هي کے هاتهوں میں هے -

اس آیت میں الله تعالی نے مسلمانوں کے عروج اور وارث ارض هونے کي اصلي علت یه بیان کي هے که وہ دنیا میں اعمال حسنه انجام دیں گے ' اور پهر انکي تشریح کي هے که وہ عبادت بدني و مالي ' امـر بالمعروف ' اور نهي عن المنکر هے - پس في الحقیقة حق کا اعلان اور گمراهي کا روکنا ایک ایسا فرض اسلامي تها ' جسکو مثل نماز اور زکواۃ کے هر مومن و مسلـم پر فرض کر دیا گیا تها ' اور دنیا میں اس اُمت کو خدا کي طرف سے یه خدمت تفویض کي گئي تهي که حق کے قیام اور گمراهي کے

ضروري هے 'تو همارے قدم تو اُس طرف نه اٹھے - نفس انساني هماري خاطر اپنے خصائص طبيعيه کو چهوڑ نهيں سکتا ' اور زمانے نے کچهه هماري اطاعت کا وعده نهيں کر ليا هے که همارے ليے اپنا موسم بدل دے گا - تعريف نفس کو مرغوب هے اور نکته چيني سے کوئي خوش نهيں هوتا - نرم هاتهوں کو سب پسند کرتے هيں ' ليکن سخت هاتهوں کي گرفت کسي کو خوش نهيں آتي - ملک ميں مختلف گروه مختلف جماعتوں پر حکمراں هيں ' اور انکے قلوب کي باگ اپنے هاتهوں ميں رکهتے هيں ' پهر ان ميں سے کسي کا ساتهه ديجيے ' تو زمانه آپکے ساتهه هے ' اور الگ رهيے تو اپني طاقت کا ثبوت ديجئے ' ليکن يهاں طاقت کا ادعا نهيں ' بلکه عجز و ضعف کا انکسار تها - با ايں همه اس چهه ماه کي اقل قليل مدت کے بعد ديکهتے هيں تو يه کيسي عجيب بات هے که با وجود تمام بے سر و سامانيوں کے پهلي منزل سے گذر چکے هيں ' اور با وجوديکه يکهٔ و تنها تهے ' مگر الحمد لله که کارزار حق و باطل ميں شکست و ناکامي سے شرمندهٔ و نادم نهيں هيں - هر طرح کے اسباب مفقود تهے ' اور موانع کي کثرت سے راه اميد مسدود ' مگر اسباب کي تلاش سے پہلے خود اسباب نے همیں تلاش کيا ' اور طلب سے پہلے خود مطلوب نے اپني صورت دکهلائي - آواز خوش آيند نه تهي مگر کسي نے سننے سے انکار نهيں کيا ' اور جام تند و تلخ تها ' مگر بهتوں نے اُسے شربت قند و شهد پر ترجيح دي - اسميں شک نهيں که بهتوں نے کانوں ميں انگلياں بهي ڈاليں ' مگر هاتهه ميں اسکے اوراق بهي ليے رهے - ايسے بهي کم نه تهے ' جنهوں نے پينے سے پہلے منهه بنايا ' ليکن بالاخر حلق سے اتار بهي ليا - بعضوں کی پيشانياں صاف تهيں ' اور اکثروں کي پرشکن ' مگر طرفه ماجرا يه تها که چهرے سب کے اِسي طرف تهے - يه ضرور هے که مهر و نوازش کي نظريں کم تهيں ' مگر نگراں بهي سب اسي جانب تهيں - جام سب نے ليے ' مگر يوں سمجهه ليجيے که کسي نے آنکهوں سے آنکهيں ملا کر ليا ' اور کسي نے :

منهه پهير کر ادهر کو ' اُدهر کو بڑهاکے هاتهه

* * *

آپکو پورا اختيار هے که اسکے علل و اسباب ظاهري کي جستجو ميں کاوش کيجيے ' مگر هم کو يقين هے که اِس قليل عرصے ميں يه جو کچهه هوا ' في الحقيقت اس دعا کي استجابت کا آغاز تها ' اور اس نصرت فرماے حق کي ايک آيت قاهره تهي ' جو هميشه حق کو باوجود اسکي ظاهري بے سر و ساماني کے نصرت بخشتا هے ' اور باطل کو باوجود اِسکے ساز و سامان کے ناکام و خاسر کرتا هے ' اور پهر قلوب مومنين اور انظار خاشعين کيليے اِس تائيد غيبي کو حق و صداقت کي ايک کهلي نشاني قرار ديتا هے - تاکه ديکهنے والے ديکهيں ' سننے والے سنيں ' اور دل رکهنے والے سونچيں :

وقل جاء الحق و زهق الباطل ان الباطل كان زهوقا ' و ننزل من القرآن ما هو شفاء و رحمة للمومنين ' ولا يزيد الظالمين الا خسارا (١٧ :)

حق ظاهر هوا ' باطل کو شکست هوئي اور باطل تو شکست هي کهانے والا هے ' اور هم اس کتاب هدايت قرآن ميں ايسي تعليم ديتے هيں ' جسميں صاحبان ايمان کيليے تمام امراض قلبي کے ليے شفا اور رحمت هے (البته) نافرمانوں اور حاميان باطل کو اس سے اور اُلٹا نقصان هي پهنچتا هے -

* * *

ايک هزار تين سو برس سے زياده زمانه گذرا ' جب حق اور باطل ' صدق و کذب ' نور و ظلمات ' پيروان شيطان اور بندگان خدا ' دونوں ميں ايک سخت جنگ برپا تهي - حق بظاهر بيکس ' بے سر و سامان ' اور مظلوم تها ' اور شيطان کا تخت اپنے سايے کي ظلمت ميں باطل پرستيوں کي ايک مغرور فوج رکهتا تها - جبل بوقبيس کے تنگ و تاريک غار ميں روشني کي ايک دهيمي چمک نظر آتي تهي ' مگر ريگستان حجاز کا ايک ايک ذره ظلمات کذب کي پوري مسلح فوج تها - ليکن يهي دعاے مقدس تهي جو خدا نے اپنے زمين کے ايک هي وارث حق و صداقت کو سکهلائي تهي ' اور يهي الفاظ تهے جو غربت و بے سروساماني کے عالم ميں اس مجسمهٔ حقانيت کي زبان سے نکلے تهے - پهر جو کچهه هوا ' وه صرف آپکے اور همارے هي نهيں بلکه تمام عالم کے سامنے هے !

اذا جاء نصر الله و الفتح ' ورايت الناس يدخلون في دين الله افواجا - فسبح بحمد ربك و استغفره ' انه كان توابا (١١٠ : ١)

جبکه خدا کي نصرت آپهنچي ' اور حق و صداقت کو فتح هوئي ' اور تم نے اپني آنکهوں سے ديکهه ليا که دين الهي ميں لوگ جوق جوق داخل هو رهے هيں ' تو اب اپنے پروردگار کي حمد و ثنا کرو اور اپنے خطاؤں کي معافي مانگو ! يقيناً وه بڑا توبه قبول کرنے والا هے -

* * *

مقام اطاعت خدا و رسول اور شرف معيت جماعت اربعه

الهلال بهي ايک دعوت هے ' جسکے تمام اغراض و مقاصد اور اصول و فروع کا نقطهٔ وحيد صرف اس دين الهي کي دعوت کي تجديد ' اور اسکے اصول بنيادي : الامر بالمعروف و النهي عن المنکر کو زنده کرنا هے - پس گو وه ايک ذرهٔ حقير هو مگر اُس کي روشني ما خود اُسي مهر منير سے هے - اور گو وه خود ضعيف هو ' ليکن پيغام بر اُسي قوي و عزيز کا هے و لنعم ماقيل :

گرچه خورديم ' نسبتيست بزرگ
ذرهٔ آفتاب تابانيم

يقيني هے که نصرت الهي کے جو عجائب اس دعاے مقدس نے اول روز دکهلاے تهے ' اسکا فيضان جاري آج بهي پيروان دين مبين اور حاميان حق و صداقت کو اپنا کرشمهٔ قدرت دکهلاے اور جن لوگوں نے الله اور اسکے رسول کي اطاعت کے ذريعه مقربان الهي کے مقام سے نسبت حاصل کرلي هے ' وه اس شرف نسبت کي بدولت اُن تمام برکات و نعائم کے شريک و حقدار هوجائيں ' جنکے وه گو خود مستحق نهيں هيں ' مگر جن مستحقين نعمت کے ساتهه هيں ' انکي معيت کا شرف ضرور حقدار هے ' اور يهي معني هيں اس آيت کريمه کے که :

ومن يطع الله و الرسول فاولئك مع الذين انعم الله عليهم من النبيين و الصديقين و الشهداء والصالحين ' و حسن اولئك رفيقا (٤ : ٧١)

اور جو لوگ هر طرف سے باغي هوکر صرف الله اور اسکے رسول کے مطيع و منقاد هوگئے تو بيشک وه اُن مقربان الهي کے ساتهي هو جائيں گے جن کو حق تعالى نے اپني نعمتوں کے نزول کيليے دنيا ميں چن ليا هے ' اور جن ميں سب سے پهلي جماعت انبياے کرام کي ' پهر صديقوں کي ' پهر شهدا اور صالحين امت کي هے - يه چار جماعتيں انکي ساتهي هونگي ' اور اس رفاقت سے بڑهکر اور کونسي رفاقت هو سکتي هے ؟

اس آيت ميں چار مخصوص جماعتوں کا ذکر کيا هے اور فرمايا هے که جن لوگوں نے الله اور اسکے رسول کي اطاعت کي ' وه انکے ساتهيوں ميں محسوب هونگے ' ليکن يه سمجهه لينا چاهيے که " مقام اطاعت " کا حصول کيونکر متحقق هو سکتا هے ' اور اسکے شرائط کيا هيں ؟

حضرت امیر علیه السلام کے مذاقب ہوتے تھے بلکہ کھلے کھلے لفظوں میں بنی امیه کے فظائع و مثالب بیان کیے گئے تھے - عبد الملک جیسا با رعب و جبروت شہنشاہ مدینے آتا تھا تو اسکے دروازے سے گلیم پوش فقراؤ صحالیک نکلتے تھے اور بر سر دربار اسکو ظالم بتلاتے تھے - تاریخ میں ہم صد ها واقعات کے ضمن میں پڑھتے ہیں کہ (حجاج) کے سامنے اسکي بے نیام تلوار رکھي رھتي تھي ' لیکن جانفروش مومن آتے تھے ' اور اسکي تلوار کو حقارت سے دیکھکر اپني شمشیر حق گوئي سے خود اسکے دل کو مجروح کردیتے تھے -

عہد عباسیه اور علماے حق کي استقامت

بني امیه کے بعد انکي هر چیز کے وارث عباسي ہوے ' اور گو حکومت کے استیلاؤ استبداد سے " امر بالمعروف " کا نشو و نما رک گیا تھا اور روز بروز اسکي قوت ضعیف سے ضعیف تر ہوتي جاتي تھي لیکن تاهم اسلام نے قوم کے اندر اس اصول کي روح جس قوت کے ساتھه پھونکدي تھي ' اسکي هلاکت کیلیے ایک مدت مدید درکار تھا - بارجود عجمي حکومت مستبدہ کي تقلید ' اور قہر و استیلاے شدید کے جو آل عباس کو حاصل تھا (مامون الرشید) جیسے عظیم الشان ' اور (متوکل) جیسے ظالم کے دربار میں آپکو صدها اشخاص نظر آئیں گے جنکو تخت بغداد کي عظمت و شوکت بھي مرعوب نہ کر سکي ' اور اپني جانوں کو هتھیلیوں پر رکھکر انھوں نے امر حق کا اعلان کیا - (مامون الرشید) کا استبداد جب مسئلہ (خلق قران) میں ظلم و تشدد تک پہنچ گیا ' تو دارالخلافت بغداد میں علماے حق کي مظلومي نہایت درد انگیز تھي - لوگوں کو جبر و تشدد کے ساتھہ مجبور کیا جاتا تھا کہ حدوث قران کا اقرار کریں ' اور جو انکار کرتے تھے انکو طرح طرح کي صعوبتوں میں مبتلا کیا جاتا تھا - جامع مسجد میں سواے جہمیه و معتزله کے کسي کو حق نہ تھا کہ وعظ و ارشاد کرے ' اور جو شخص زبان سے قدم قران کا لفظ نکالتا تھا اسکي سزا موت تھي - لیکن با این همه عین ایسے جاں طلب اور خونریز موقعه پر شیخ (عبد العزیز بن یحیی الکناني) مکہ معظمہ سے چلکر بغداد تک صرف اسلیے آتا ہے تاکہ دار الخلافه کي جامع مسجد میں خلق قران کے ابطال پر علانیه وعظ کہے ' اور اس طرح گرفتار ہوکر مامون کي مجلس تک پہنچے ' اور پھر اس کے سامنے " امر بالمعروف اور نہي عن المنکر " کے فرض کو انجام دے - چنانچہ وہ بغداد پہنچکر عین جمعہ کے دن جامع (رصافه) میں جاتا ہے اور بعد نماز کے ممبر پر سے پکار کر کہتا ہے :
" کلام الله منزل غیر مخلوق " ! !

اسکي اس هلاکت طلب جرأت سے تمام مسجد میں هنگامه بپا ہوگیا ' اور لوگوں نے کہا کہ یا زندگي سے بیزار یا مجنون و لا یعقل ہے - بالا خر (عمرو بن مسعدہ) رئیس الشرطه (کوتوال شہر) کو فوراً اس واقعه کي اطلاع ہوئي - اس نے آکر (عبد العزیز) کو گرفتار کر لیا اور اسکي خواهش کے بموجب دربار خلافت تک پہنچادیا - وهاں پہنچکر اس نے مجلس مناظرہ اور حضور خلیفه کي درخواست کي ' اور مامون الرشید کي موجودگي میں اس عقیدے کے فسادات کو ایک ایک کرکے بیان کیا - (و من شاء التفصیل فلیرجع الی الرسالة له الفها في ما حدث له في بغداد)

ظهر الفساد فی البر و البحر

عباسیه کے بعد فتنۂ تاتار کي غارتگري نے تاریخ اسلام کا ورق الٹ دیا اور ایک وحشي قوم اسلام کے عرش حکومت کي مالک ہوگئي - عربي حکومت کے خاتمے کے ساتھه هي دعوت اسلامي کے بقیه قوا کا بھي خاتمہ ہوگیا تھا اور فتنه و فساد ' جنگ و جدال ' حکومتوں اور قوموں کے تصادم اور دائمي کشت و خونریزي سے نفساني اغراض و ظلم و عدوان کي فضا هر طرف پھیل گئي تھي - سب سے بڑا فتنه علماے سؤ کي کثرت اور علماے حق کي غربت تھي - خلافت راشدہ کے اختتام کے ساتھه هي شخصي حکومت کي بنیاد پڑگئي تھي ' اور شخصي حکومت کي سب سے زیادہ قاتل سمیت امرا و رؤسا کي ندامت اور مصاحبت کي رسم کا پیدا ہونا ہے ' جو دنیوي عزو جاہ کے حصول کا ذریعه ' اور پادشاہ وقت کے تقرب و جلب توجه کا وسیله بن جاتي ہے ' اور یہ سب سے بڑي دین و علم کي آزمایش ہوتي ہے ' جو بوجھل زنجیر بنکر طبقۂ (علما) کے پانوں میں پڑجاتي ہے - پھر یہ طبقه زر پرستي اور حصول عزو جاہ کي لعنت میں گرفتار ہوکر شیطان کا سب سے بڑا مرکب فساد بن جاتا ہے ' اور دین و علم کو امرا و روساء کي ابلیسانه خواهشوں کے تابع کر دیتا ہے - اسکا علم و مذهب اور وعظ و ارشاد حق کیلیے نہیں بلکه طلب دنیا کیلیے ہوتا ہے ' وہ قوم کو حق کي طرف نہیں بلاتا بلکه خود قوم کي ضلالت اور گمراهي کے هاتھوں میں ایک کھلونا بنکر رهتا ہے - جس عقیدے اور تعلیم کو جلب قلوب اور امرا و روساء کي خوشنودي کا ذریعه دیکھتا ہے ' بیان کرتا ہے ' اور جس کو انکے خواهشوں کا مخالف پاتا ہے ترک کر دیتا ہے - قرآن کریم نے علماے یہود کي سب سے بڑي مذمت یہي بیان کي تھي :

فخلف من	پھر بني اسرائیل میں سلف صالح کے جانشیں
بعدهم خلف	اور کتاب تورات کے وارث ایسے نا خلف ہوے '
ورثو الکتاب '	جو احکام الهی کو اغراض دنیوي کیلیے تبدیل
یاخذون عرض	کردیتے هیں اور حق کو چھپاتے هیں - اسلیے کہ
هذا الادنا '	اسکے صلے میں انھیں اس دنیاے دوں کا کوئي
و یقولون	ذلیل حصه ملجاتا ہے ' اور اسپر طرہ یہ ہے کہ
سیغفر لنا '	باوجود اس کے کہتے هیں کہ (هم علما میں سے
و ان یاتہم عرض	هیں) اسلیے همارا گناہ تو معاف ہو جاے گا -
مثله یاخذوہ ' الم	اور اگر پہلي چیز کي طرح کوئي اور دنیاوي
یوخذ علیهم	چیز انکے سامنے آجاے تو پھر اسکے لینے کیلیے بھي
میثاق الکتاب	طیار رهتے هیں - کیا ان گمراهوں سے وہ عہد جو
ان لایقولوا علی	تورات میں مرقوم ہے نہیں لیا گیا ہے ' کہ " هم
الله الا الحق	حق بات کے سوا دوسري بات خدا کي طرف
و درسوا ما فیه '	منسوب نہیں کرینگے " ؟ پھر جو کچھه تورات میں
والدار الاخرة للذین	ہے وہ اسے پڑھچکے هیں اور کچھه جاهل
یتقون افلاتعقلون ؟	و بے خبر بھي نہیں هیں -
(۱٦۸ : ۷)	

باقي آینده

فہرست زرانه هلال احمر

— * —

(۸)

پائي آنه روپیه

بذریعه جناب کے - حمید الدین صاحب پیش امام - جامع مسجد - اکوٹ - برار

جناب خورشید علي خان صاحب - گنگودم

جناب سید پیر نور الدین شاہ صاحب لڑکانه - سندہ

جناب ظہیر الدین صاحب - سلہٹ

میزان ۰ ۲ ۸۸۴۳

انسداد کا اپنے وجود کو ذمہ دار سمجھے اور ہر چیز کو گوارا کرلے مگر حق کی مظلومی کی اسکو برداشت نہو -

یہ فرض عام تھا ' کسی خاص جماعت کی اسمیں خصوصیت نہ تھی - امم قدیمہ کی گمراھی کا ایک بڑا سبب یہ تھا کہ یہ فرض ھمیشہ علما ؤ رؤسائے دینی کے قبضۂ اقتدار میں رہا ' اور اسلیے جس وقت تک وہ خود حق پر قائم رہے ' قوم بھی ھدایت پر قائم رھی ' اور جب وہ گمراہ ھوگئے ' تو قوم کی قوم بھی برباد ھوگئی - اسلام نے اس مرض کا یہ علاج تجویز کیا کہ " امر بالمعروف " کو ھر فرد اُمت کا فرض قرار دیا ' اور اسکی ذمہ داری پوری قوم پر پھیلا دی - یعنے ھر مومن جو اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کا اقرار کرتا ھے ' بمجرد اقرار ' اسکا بھی عہد کرلیتا ھے کہ وہ اپنی زندگی کو قیـــام حق اور انسداد باطل کا ذمہ دار سمجھے گا ' اور اسکی تمام قوتیں صرف اسلیے ھونگی کہ نیکی کی نصرت کریں اور برائی کو روکیں -

علاوہ اِن آیات کریمہ کے (صحیح مسلـم) کی ایک مشہور حدیث میں - جس کو حضرت ابو سعیـد خدری نے روایت کیا ھے اور نیز نسائی ' ترمذی ' اور ابن ماجہ میں بھی باد نے تغیر موجود ھے - کس قدر واضح طور پر اس فرض کی تشریح فرمادی ھے :

مـــن رای منکـــم	تم میں سے جو مسلمان کوئی خلاف حق بات
منـکـــرا فلیغیـــرہ	دیکھے تو اُسے چاھیے کہ اپنے ھاتھہ کے زور سے
بیدہ فان لم تستطع	اسکو دور کرے - اگر اسکی طاقت نہ پاے تو
فبلسانہ ' فان لـــم	زبان سے اُس کی برائی بیان کرے ' اگر
تـستطع فبقلبـــہ	اسکی بھی قدرت نہ دیکھے تو کم از کم دل ھی
و ذالـــک اضعف	دل میں اسکو برا سمجھے - مگر یہ آخری
الایمـــان	صورت ایمان کا نہایت ضعیف درجہ ھے -

اسلام کی تعلیم کا اصلی عملی دور درحقیقت وھی اُسکا ابتدائی زمانہ تھا ' جو افسوس ھے کہ بہت جلد ختم ھوگیا - یہ اسی فرض اسلام کی قوت تھی جس نے قرون اولی میں تمام اسلامی سر زمین کو اعمال حسنہ کی حکومت سے نیکیونکی ایک بہشت بنا دیا تھا - شیطان اُسوقت بھی آزاد تھا جیسا کہ اب ھے ' اور اسکے پانوں میں بیڑیاں نہیں ڈالدی گئی تھیں ' مگر یہ ضرور تھا کہ اسلام کی قوت عاملہ نے انسانی نفس کی بے اعتدالیوں کو گویا پا بزنجیر کردیا تھا ' اور امر بالمعروف کے حکم سے کوئی باھر نہ تھا - ھر شخص یقین کرتا تھا کہ وہ " مسلم " ھے ' اسلیے دنیا میں خدا کا قائم مقـــام ' اور اسکا نائب ھے ' پس دنیا کی ھر چیز اور ھر عمل کو اپنی آنکھہ سے نہیں ' بلکہ خدا کی آنکھہ سے دیکھتا تھـــا ' اور اپنی خواھشوں پر " مرضات اللہ " کو مقدم رکھتا تھا - ھم اُس زمانے کے حالات میں پڑھتے ھیں کہ ایک عورت نفس کے تسلط سے مجبور ھو کر زنا کے ارتکاب میں مبتـــلا ھو جاتی ھے اور اسکی کسی متنفس کو خبر نہیں ھوتی ' مگر وہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلـم کی خدمت میں آتی ھے اور اپنے زنا کا اقرار کرکے مجبور کرتی ھے کہ سنگسار کی جاے اور پھر انقضاے حمل کے بعد پورے عزم و استقلال سے آکر سنـگ سار ھوتی ھے - ھم کو اُس زمانے میں وہ ھزاروں انسان نظر آتے ھیں جو حق کے اعلان کی خاطر اپنے تمام عزیزوں کو چھوڑ دیتے ھیں ' اور اللہ کی راہ میں اُن تمام سخت سے سخت مظالم کو ھنسی خوشی برداشت کرتے ھیں ' جو باطل کے پرستاروں کے ھاتھوں انکو جھیلنے پڑتے ھیں - باپ نے اپنے بیٹے کو خلاف حق چلتے دیکھکر اپنے ھاتھوں سے سزائیں دی ھیں ' اور بیٹوں نے اپنے والدین کے مقابلے میں تلوار اُٹھائی ھے - دنیا کے اختیار میں ھے کہ اُس عہد سے اعلی تمدن ' بہتر ساز و سامان معیشت اور ترقی یافتہ علوم و فنون پیش کر دے ' لیکن یہ قطعی ھے کہ اِس زمانے سے بہتر وہ انسان نہیں دکھلا سکتی -

یہی لوگ تھے جنکی تعریف میں خدا تعالی نے فرمایا تھا کہ :

اشداء علی الکفار '	کفر و ضلالت کے مقابلے میں نہایت سخت
رحمـــاء بینھـــم	ھیں ' مگر آپسمیں ایک مومن دوسرے مومن
(٤٩ : ٢٩)	کیلیے نہایت رحم دل ھے -

انکی دوستیاں اللہ کیلیے تھیں اور دشمنیاں بھی اللہ ھی کیلیے - انھوں نے اپنے نفس کی خواھشوں کو مٹا دیا تھا اور اسکی جگہ اللہ کی رضا جوئی کے ولولے کی انگیٹھی روشن کرلی تھی - " الحب فی اللہ والبغض فی اللہ " انکا محور اعمال تھا ' وہ ملتے تھے تو حق کی خاطر ' اور کٹتے تھے تو صداقت کیلیے - پھر اس راہ میں نہ کسی کا خوف تھا اور نہ کوئی دنیوی طاقت انکو مرعوب کرسکتی تھی ' کیونکہ انھوں نے اس مالک الملک سے صلح کرلی تھی ' جس سے کائنات عالم کی ھر شے ڈرتی رھے ' پس اب انکو کسی ڈرانے والے سے شکست کھانے کا خوف نہ تھا :

اذلة علی المومنین '	ایمان اور صداقت کے سامنے نہایت عاجز نظر
اعزة علی الکافرین '	آتے ھیں ' مگر کفر و ضلالت کے سامنے نہایت
یجاھدون فی سبیل	مغرور - اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ھیں اور
اللـــہ ولا یخـــافـــون	پھر کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں
لومة لائم (٥ : ٦١)	ڈرتے (کیونکہ وہ صرف اللہ سے ڈرنے والے ھیں)

اسی " امر بالمعـــروف " کے اُصـــول کا نتیجـــہ وہ آزادی ' راستگوئی ' اور بے باکانہ حق پژوھی تھی ' جسکے بے شمار نظائر سے صدر اول کی تاریخ لبریز ھے - سر زمین اسلام کا ایک ایک بچہ اور مدینے کی گلیوں کی بوڑھیا عورتیں اعلان حق کی جو قوت اپنے اندر پاتی تھیں ' وہ آج علم و دولت کی قوت کے مجسموں کو بھی نصیب نہیں - " امر بالمعروف " کی روح نے ایک ایسی زندگی ھر مسلمان میں پیدا کردی تھی کہ خلاف حق و صداقت عمل کو دیکھکر بے اختیار تڑپ جاتا تھا ' اور پھر نہ تلوار اسکی زبان کو بند کرنے پر قادر تھی اور نہ حکـــومت کا تخت سطـــوت اسکی آواز کو دبا سکتا تھا -

بنی امیہ کا استبداد " امر بالمعروف " کے سد باب کا پہلا دن

ھمارا عقیدہ ھے کہ اگر قیامت کے دن دنیا کے ظالمـــوں کی صفوف عام فساق و فجار سے الگ قرار دی جائیں گی ' تو ان میں سب سے پہلی صف یقیناً (بنی اُمیہ) کی ھوگی - انھی ظالموں نے اسلام کی اس روح حریت کو غارت ظلم و استبداد کیا ' اور اسکے عین عروج اور نشو و نما کے وقت اسکی قوت نمو کو اپنے اغراض شخصیہ کیلیے کچل ڈالا - انکا اقتدار و تسلط ' فی الحقیقت " امر بالمعروف " کے سد باب کا پہلا دن تھا - نہ صرف یہ کہ انھوں نے اسلام کی جمہوریت کو غارت کرکے اُسکی جگہہ شخصی حکومت کی بنیاد ڈالی جو یقیناً اعتقاد قرآنی کی رو سے کفر جلی ھے ' بلکہ سب سے بڑا ظلم یہ کیا کہ اظہار حق اور امر بالمعروف کی قوت کو تلوار کے زور سے دبا دینا چاھا ' اور مسلمانوں کی حق گوئی کے ترقی کناں ولولے کو مضمحل کردیا - تاھم چونکہ عہد نبوت کا فیضان روحانی اور تعلیم قرآنی کا اثر ابھی بالکل تازہ تھا ' اسلیے اگرچہ طرح طرح کی بدعات اور محدثات و معاصی کا بازار گرم ھوگیا تھا ' لیکن پھر بھی " امر بالمعروف " کی آواز کی گرج کوفۂ و دمشق کے ایوان و محل کو لرزا دیتی تھی - ساٹھہ برس کی ایک بڑھیا عورت بر سر دربار بلائی جاتی تھی اور (معاویہ) کے سامنے بے دھڑک اپنے وہ اشعار جوش و خروش کے ساتھہ پڑھتی تھی ' جنمیں نہ صرف

صلح کانفرنس لندن

بائیں طرفسے شروع کرکے نام یوں پڑھے جائینگے - (۱) ایم - اِسٹویان نووا کوچ سابق وزیر سرویا - (۲) جنرل ذانگلیز افسر هیڈ کوارٹر اِسٹاف یونان - (۳) عثمان نظامي پاشا سفیر برلن ترکي - (۴) ایم - اِسکولیڈیس سابق وزیر خارجیه یونان - (۵) ڈاکٹر ڈانف - پریسیڈنٹ - برانجي بلغاریه - (۶) ایم - انڈرے اِنکلیچ - پریسیڈنٹ - اِسکو پشٹنا سرویا - (۷) جنرل بایووچ افسر اِسٹاف افواج ولي عهد سرویا - (۸) ایم - پوپووچ سابق وزیر قسطنطنیه مانٹني نگرو - (۹) جنرل پیري سابق وزیر خارجیه بلغاریه - (۱۰) ایم میچاروف وزیر لندن بلغاریه (۱۱) رشید پاشا وزیر تجارت ترکي (۱۲) ایم - وینیزیلوس وزیر اعظم یونان (۱۳) ایم - گناڈیس وزیر لندن یونان (۱۴) ایم - میوسکوویچ سابق وزیر اعظم مانٹني گرو -

ناموران غزوۂ بلقان

" کچھہ آدمیوں نے آکر انکے سروں پر سفید چادر ڈال دي جو کھینچ کر انکے پیروں تک اوڑھا دي گئي "

ایک سرگذشت خونین

مترجم از گریفک لندن

پندرھویں نومبر کا واقعہ کچھہ ایسا غم آلود تھا ' کہ میرے لوح دل سے شاید تمام زندگي میں بھي محو نہو - ھمارے مرنے کے بعد ھماري نسلیں اسلام کے ایسے شجاعوں ' اور بلغاریا جیسے ظالموں (یورروپین تہذیب کے بدنام کرنے والوں) کے کار ناموں کو پڑہ پڑہ کو دست تاسف ملیں گي - یہ وہ زمانہ ھے کہ اس میں جور و ستم کي ایسي زندہ مثالوں کا ھونا نہایت ھي حیرت انگیز ھے - ترکوں کے اندر اب بھي وھي قوت ' وھي جوش ' وھي حب الوطني موجود ھے جو اب سے صدیوں پیشتر ان کے آبا و اجداد کي صورت میں ظاھر ھوئي تھي - اس جنگ نے ترکي کے گذشتہ کار ناموں کو سطح زمین پر پھر ایک مرتبہ زندہ کر دکھایا ھے -

* * *

دوپہر ڈھل چکي ھے ' اور شام ھونے میں کچھہ زیادہ دیر باقي نہیں ' آفتاب مغرب کي جانب اپني لنبي لنبي زرد کرنیں آنے والے انسانوں کے اوپر ڈال رھا ھے - میري طبیعت نے یکایک انگڑائي لي اور جي چاھا کہ باھر چلوں - یہ وہ وقت تھا کہ مصطفی پاشا پر بلغاریوں کا قبضہ ھو چکا تھا - جاتے جاتے مجکو مصطفی پاشا کي بڑي سڑک کے کنارے لوگوں کا ایک ھجوم دکھائي دیا - میرے دل میں بھي اس کے دیکھنے کا شوق گد گدایا - یوں تو جنگ میں ھزاروں جانیں تلف ھوتي ھیں اور اسکا کبھي خیال بھي نہیں ھوتا ' مگر یہ واقعہ ایسا نہ تھا ' کہ اسکو یوں ھي چھوڑ دیا جائے - بلغاریوں نے دو ترکوں کو اس جرم میں گرفتار کیا تھا کہ ان کے ھاتھہ خون آلودہ پائے گئے تھے اور ان کو یہاں تھوڑي دیر کے بعد پھانسي دي جانے والي تھي - ایک طرف تو ان کو پھانسي پر چڑھانے کا سامان کیا جا رھا تھا ' دوسري طرف بلغاري گروہ انتقام کے جوش میں اسطرح بے چین تھا ' گویا وہ تمام بلغاریوں کا خون آج ھي ان دو ترکوں سے وصول کر لیں گے - مجھہ جیسے آدمي کے لیے جسکي زندگي میں اس سے پیشتر کبھي ایسے نظارہ کے دیکھنے کا اتفاق نہیں ھوا تھا ' یہ واقعہ نہایت ھي بھیانک اور ھیبت ناک معلوم ھوتا تھا - یہ ایک ایسا پر اثر اور سبق آموز واقعہ ھے جو مجھکو اپني زندگي بھر کبھي

(۱) رکوع میں جھک گیا ھے -

(۲) پھانسي کي طیاري -

(۳)
در سجدۂ کہ سر نہ زتن میشود جدا
در کشو ر بتاں گنہش نام کردہ اند

(۱) وضو کرنے کیلیے بوڑھا ترک بوٹ کھول رھا ھے -

(۲) دونوں ترک اپنا فرد جرم سن رھے ھیں -

(۳) بوڑھا ترک وضو کر رھا ھے -

اور بیموں سے
اختیار میں ھے

نہیں بھولیگا - اس سے پیشتر میں ان قیدیوں کے حالات سن چکا تھا جو بلغاری سنگین حفاظت کے اندر مصطفی پاشا لائے گئے تھے - وہ باشی بزوق تھے اور شہر بھر میں بہادری کے لئے مشہور - ان میں سے ایک نے جو دوسرے سے کسیقدر سن رسیدہ تھا ایک معرکہ میں تیئیس دشمنوں کو قتل کیا تھا اور دوسرے نے بھی اسیطرح اسکا ساتھہ دیا تھا - اس وقت ان کا جرم صرف اسقدر تھا کہ انھوں نے تین بلغاریوں کو جو ان کے گھروں میں لوٹنے کے لیے گھس آئے تھے' قتل کر دیا تھا - ان کے لئے پھانسی اسی ویران باغ کے مضبوط درخت کی شاخوں میں لٹک رہی تھی - درخت کے برابر ایک سیڑھی لگائی گئی تھی - ایک پھندے کے نیچے چند خالی بکس بے ترتیبی سے جمع کر دیے گئے تھے - دوسرے پھندے کے نیچے کی جگہہ خالی تھی مگر آخری وقت ایک الماری' جس کے پایے اور آئنے توڑ گئے تھے' لاکر رکھدی گئی تھی - اس ہجوم میں تماشائیوں کے جھنڈ علاوہ فوٹو گرافر اور نامہ نگار بھی موجود تھے - ایک سپاہی نے اپنی تلوار نکال کر سامنے کی ان شاخوں کو جو فوٹو کے کیمرے کے سامنے اس خوفناک اور حیرت انگیز نظارہ کا فوٹو لینے سے مانع تھیں' صاف کر دیا - میں نہیں کہہ سکتا کہ اس میں کیا ایسی فریفتگی تھی جو آدمیوں کو شوق دلا رہی تھی کہ مظلوموں کو دم توڑتے ایک نظر دیکھہ لیں؟ گو میرا ارادہ جانے کا ہوا' مگر آنے والے شور و ہنگامے کو سنکر میں پھر چند لمحوں کے لئے وہاں گیا - پیشتر اسکے کہ میں اس شور و ہنگامے کی وجہہ کسی سے دریافت کروں' یکایک ایک خاموشی چھا گئی اور ان گرفتار مگر بہادر اور سر بکف قیدیوں کو لایا گیا - ان کی مشکیں کسی ہوئیں' اور پیروں میں بیڑیاں تھیں' جو صرف اس قدر ڈھیلی تھیں کہ وہ مشکل سے چل سکتے تھے -

انکو اس بیدردی کے ساتھہ سنگینوں کی طرف دھکیل دیا گیا' گویا وہ انسان ہی نہ تھے - لیکن جب وہ میرے نزدیک پہنچے' تو مجھکو انکی اس ہمت پر سخت تعجب ہوا جو انسے باوجود اپنی قسمت کے آخری فیصلہ کے معلوم کر لینے کے ظاہر ہو رہی تھی - ان میں سے ایک ضعیف آدمی تھا جسکی داڑھی اور سر کے بال پک گئے تھے - اسکی گردن کسیقدر موٹی' اور سینہ چوڑا تھا - اسکے ساتھی کی عمر بھی پچاس سے کم نہ تھی' گو دیکھنے سے بوڑھا معلوم نہیں ہوتا تھا - اسکا قد لنبا' چہرہ کسی قدر لاغر' اور تیڑھا تھا - اسکے چھوٹی سی کالی داڑھی بھی تھی - یہ دونوں ترکی ٹوپی پہنے ہوئے تھے - اور انکے لباس سے ظاہر ہوتا تھا کہ کوئی بڑے عہدیدار ہیں -

* * *

اسمیں تو اب شک نہیں تھا کہ وہ اپنی قسمت کے فیصلہ پر شاکر ہیں - ان دونوں نے ان لاشوں کی طرف جو درخت میں لٹک رہی تھیں غور سے دیکھا' لیکن وہ بالکل نہیں جھجکے' بلکہ انکے چہرے ویسے ہی ہیں شاداب اور شگفتہ نظر آتے تھے' جیسے اس شخص کا چہرہ' جسکو یقین ہو کہ اب اسکی مصیبتوں کا خاتمہ نزدیک ہے - اسکے بعد انھوں نے اپنے چاروں طرف ہجوم' فوٹو کے کمرے' اور بے رحم سپاہیوں کو دیکھا' جو انکو ہر طرف سے گھیرے ہوئے تھے - ایک افسر نے ان الزامیں کو جو ان پر لگائے گئے تھے سزا کا حکم پڑھکر سنایا - یہ کاغذات نہ تھے بلکہ ایک کئی صفحہ کی مفصل داستان تھی' اور اسکا دہرانا ایسے وقت میں جب کہ دو آدمی آخری فیصلہ کے منتظر ہوں مجھکو نہایت درد انگیز معلوم ہوا - ابھی یہ ختم ہی ہوا تھا کہ ایک دوسرے افسر نے آگے بڑھکر انسے ترکی زبان میں دریافت کیا " اب تم کیا مانگتے ہو؟ " دونوں نے یک زبان ہوکر جواب دیا :" صرف ایک خواہش یعنی

ہمکو نماز ادا کرنے کی اجازت دیجائے " انکو پانچ منٹ کا وقفہ دیا گیا - میرا خیال ہے کہ ان آدمیوں کو نماز کے پڑھنے میں پندرہ منٹ سے کم نہیں لگے - انکی بیڑیاں کاٹ دی گئیں اور انھوں نے اپنے فرائض کی ادائیگی میں ایسا اطمینان ظاہر کیا' گویا وہ شب کو ارام کرنے کا انتظام کر رہے ہیں یا ٹھیک اسطرح جیسے کوئی آدمی کام پر جانے سے پیشتر صبح کے وقت فرصت میں آرام کرتا ہے - اتفاقاً مجھکو اس بوڑھے کے دیکھنے کا کافی موقعہ ملا - یہ میری زندگی میں پہلا وقت تھا کہ ایسے وحشت انگیز ظلم و ستم کے غم آلود نظارے میرے سامنے تھے - اس نیک طینت بزرگ نے جسپر سنگین جرائم کا الزام لگایا گیا تھا دلی اطمینان اور بڑی رغبت کے ساتھہ نماز کی طیاری شروع کی -

جوتے اتار کر اسنے پہلے اپنا منھہ' پھر ہاتھہ' اور پھر پانوں بڑی احتیاط کے ساتھہ اچھی طرح دھوے اور سب کے بعد تازہ پانی سے کلی کی' پھر وہ ہاتھہ کانوں تک لیگیا' جو مشرقی اقوام کا دستور ہے اور جسکی مثالیں ہمکو یہودیوں کی ان پرانی تصاویر سے ملتی ہے جو انکی ہجو کی غرض سے کھینچی گئی ہیں (یعنے ہاتھہ کانوں تک لیجا کر تکبیر کہی اور نماز شروع کی' اللہ اکبر کی صدا سے نامہ نگار کو اذاں کا دھوکا ہوا اور اسی لیے آگے چلکر اس نے اسے حرکت کو اذاں سے تعبیر کیا ہے - الہلال)

* * *

اب وہ اذان دینے کے بعد ہاتھہ باندھکر کھڑا ہوا' پھر کچھہ دیر کے بعد زمین پر بیٹھکر سجدہ کرنے لگا - ایک افسر ہاتھہ میں گھڑی لئے ہوئے منٹ گن رہا تھا' پیشتر اسکے کہ وہ بوڑھے کو وقت ختم ہونے کی اطلاع دے' بوڑھا سلام پھیر کر خود کھڑا ہو گیا' اور خود ہی پھانسی والے درخت کے نیچے چلا گیا - اسنے اپنی چاندی کی انگوٹھی اتار کر حقارت سے زمین پر پھینک دی گویا دولت کی اسکے سامنے مٹی سے زیادہ قدر نہ تھی - پھر چند قیمتی چیزیں' ایک گھڑی' ایک چاندی کا بکس' اور ایک سگرٹ ہولڈر ایک نو جوان افسر کو دیدیا جو اسکے پاس ہی کھڑا تھا - ایک افسر نے پکارا :" کوئی ہے جو عمدہ پھندہ دینا جانتا ہو" - اس آواز کے سنتے ہی دو دھقانی باغ کی پشت کی جانب سے مسکراتے ہوئے نکلے' اور ان فدائیوں کو مضبوط باندھکر اپنی عقل اور مشق جلادی کا ثبوت دینا چاہا -

* * *

مجھکو سخت تعجب ہے کہ ان دونوں بہادروں کے لبوں سے نہ تو کوئی جانکنی کی آواز نکلی اور نہ کوئی دوسری قسم کی آواز سنی گئی - میں نے انکے چہروں کی ایک آخری جھلک دیکھی' جس سے سنجیدگی اور قائم مزاجی کے آثار ہویدا تھے' اور جو با وجود اپنی غمزدہ ہیئت کے خوبصورت نظر آتے تھے - مجھکو دل ہی دل میں انکے گناہوں کو پھر دوہرانا پڑا' تاکہ اس رحم و درد کا جوش کم پڑجاے' جو میرے دل میں ان دونوں بہادروں کے لئے موجزن تھا - انکی شکلیں شہید بزرگوں کے مانند معلوم ہوتی تھیں - اور انکے چہروں سے پاک موت کا سکون ہویدا تھا - کچھہ آدمیوں نے آکر انکے سروں پر سفید چادر ڈالدی جو کھینچکر انکے پیروں تک اوڑھا دی گئی اور اب وہ مثل خاموش تصویر کے پہلے سے زیادہ خوفناک اور حیرت انگیز معلوم ہوتے تھے - ایسے وقت میں بھی جبکہ انپر تاریکی چھا گئی' اور موت انسے اسقدر قریب تھی' انکی زبان سے کوئی لفظ نہیں سنا گیا - چند لمحوں کے بعد دونوں جسم لٹکتے ہوئے دکھائی دینے لگے - کئی مضبوط آدمی انکے پیر پکڑ کر انکے ساتھہ جھولنے لگے تاکہ جان نکلنے میں دیر نہ ہو - میرے خیال میں انکی جان نکلنے میں کچھہ بھی دیر نہ ہوئی گو اس جوان آدمی کی لاش بوڑھے کی نسبت زیادہ تر پھڑاتی ہوئی دیکھی گئی - الغرض اسطرح ان دونوں کی زندگی ختم ہوگئی -

انتقام یا اپنے آئندہ مصالح کا حفظ ما تقدم تھا - وہ اس خطرہ کا سد باب تھا ' کہ کہیں انکا حریف اسلامی ممالک پر حکمرانی میں سبقت نہ لیجائے - اور اگر یہ نہ تھا تو میں پوچھتا ہوں کہ وہ ہاتھہ جو کل دولت عثمانیہ کے ہاتھہ میں تھا ' آج اسکے شدید ترین دشمن کے ہاتھہ میں کیوں ہے ؟ وہ ہاتھہ جو کل اسلام نوازی کے نام سے حامی اسلام کی دستگیری کے لیے اٹھا تھا ' آج دشمن اسلام کی پیٹھہ کیوں ٹھونک رہا ہے - ؟

یورپ کی بڑی بڑی سلطنتوں کے ماتحت صدہا مسلمان آباد ہیں ' وہ ان عیسائیوں سے کہیں زیادہ مصائب و آلام کا شکار ہو رہے ہیں ' جو دولت عثمانیہ کی عیسائی رعایا کی بابت بیان کیے جاتے ہیں ؛ مگر آہ ! مذہبی و ملکی آزادی کے مستحق صرف وہ لوگ سمجھے جاتے ہیں ' جو یسوع مسیح کی بادشاہت میں داخل ہیں ' اس لیے عیسائیوں کی آزادی کے لیے تمام یورپ تیار ہوجاتا ہے ' مگر مسلمانوں کی آزادی کے لیے اسلامی سلطنتیں تو ایک طرف خود مصیبت کش مسلمان بھی حرف شکایت زبان پر نہیں لاسکتے - یورپ کے موجودہ طرز عمل نے یہ ثابت کردیا ہے کہ یورپ کی موجودہ جنگیں اُس عظیم الشان سازش کا نتیجہ ہیں ' جو آخری تخت اسلام کے الٹنے کے لئے عرصہ درازسے کی جا رہی ہے ' اور اس لیے گو ارادہ سلطانیہ (عثمانی شاہی اعلان) میں یہی ظاہر کیا گیا ہے ' کہ یہ جنگ محض سیاسی جنگ ہے ' لیکن مجھے یقین ہے ' اور میں تمام مسلمانان عالم کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ جنگ خالص مذہبی جنگ ہے ' اور یہ جنگ عیسائیت کی اس قدیمی عداوت کا نتیجہ ہے ' جو اسکو اسلام سے ہے - میرا یہ یقین بے وجہہ نہیں ہے بلکہ اس بنا پر ہے کہ شاہ بلغاریا نے اعلان جنگ کے وقت اپنی فوج کو مخاطب کرکے کہا تھا : " آل عثمان کی عیسائی رعایا کے مصائب و تکالیف سن سن کے ہماری فوج میں غیظ و غضب کی آگ بھڑک اٹھی ہے ' اور ہمارے ان مذہبی اور جنسی بھائیوں کی مدافعت کے تمام پرامن طریقے ختم ہوچکے ہیں - یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ ہم اپنے بھائیوں کی آہیں سنیں ' اور ہمارے دل پر چوٹ نہ لگے ' چونکہ ہم کو اپنے لشکر پر اور اپنی قوت پر اعتماد ہے ' اسلیے ہم اپنی فوج کو حکم دیتے ہیں کہ اس پرانے دشمن سے جنگ آرا ہو - ہماری مقدس جنگ رحم و انسانیت کی راہ میں ہے ' اے میرے بہادرو ! تمہاری یہ جنگ مقدس صلیبی جنگ ہے ' ہاں ! بہادرو ! صلیب کی برکتوں میں آگے بڑھو ! اِنصاف کا دیوتا تمہاری ضرور مدد کریگا " اعلان جنگ کے لیے گرجوں میں گھنٹوں کے بجنے کا حکم دیا گیا ' اور پادریوں نے لڑنے والوں کے لیے نزول رحمت وبرکت کی دعا مانگی - شاہ سرویا نے بھی اعلان جنگ کے وقت فوج سے یہی کہا - تمام سروی گرجوں میں گھنٹے بجائے گئے ' اور دعائیں مانگی گئیں - شاہ یونان نے بھی فوج کے سامنے اسی قسم کی ایک تقریر کی -

یونان کے وزیر خارجہ نے اپنی ایک تقریر میں کہا : " یونان کی صلیبی جنگ اسلیے ہے ' کہ تمدن کی مدد کیجائے اور اسکو ایشیائی سیادت (دولت عثمانیہ) کی محکومی سے آزاد کیا جائے ' جس نے وائنا تک پہنچکے تمام یورپ کو ڈرا دیا تھا ' اور جو تمام ان قوموں کے کاندھوں پر ایک نا گوار بار ہے ' جو فاتح قوم سے زیادہ تمدن و آزادی کی شائق ہیں " -

انگریزی قوم کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ سلامتی ذوق و صفاء قلب میں تمام اقوام یورپ سے آگے ہے ' اور اسکا نیم سرکاری اخبار (ٹائیمز) تو یہاں تک کہتا ہے کہ " اسلام کا قوی ترین مدافعت کرنے والا صرف انگلستان ہے " ! !

لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ اس قوم کا وزیر اعظم مسٹر (گلیڈسٹون) کہتا ہے " یہ کتاب (قرآن حکیم) مسلمانوں کے ہاتھہ سے لیکے جلا دینی چاہیے ' یہ کتاب جب تک مسلمانوں کے ہاتھہ میں رہیگی یقیناً یہ اشقیا تمام ترقیوں اور اصلاحوں کے مخالف اور عیسائیت کے دشمن رہینگے "

انگریزی اخبارات عموماً آجکل لکھہ رہے ہیں کہ " اسلام میں کوئی خوبی نہیں - اور نہ اسلام سے کسی قسم کی اصلاح کی امید رکھنا چاہیے " بہت سے اخبارات نہایت ہیجان انگیز و بے اصل واقعات شائع کر رہے ہیں - اور بعض تو شاہ بلغاریا سے بھی زیادہ سخت مضامین لکھہ رہے ہیں ' (پال مال گزٹ) تو صاف صاف کہتا ہے : " بیشک ہماری راے اور نیز عام راے یہی ہے ' کہ ہم کو اپنے مذہبی بھائیوں کی ضرور مدد کرنا چاہیے - بیشک ہماری تمنا ہے کہ ہم اپنے بلقانی عیسائی بھائیوں کو دیکھیں کہ وہ اسی طرح ایشیائی تخت سیادت کو الٹ رہے ہیں ' اور جنوب و مشرق یورپ کو مسلمانوں سے پاک کر رہے ہیں ' جسطرح کہ انکے بھائیوں نے اندلس کو عربوں سے پاک کیا تھا " - انگلستان میں اسلام کے خلاف جوش صرف اخبارات یا پبلک تک ہی محدود نہیں ہے ' بلکہ سیاسی و مذہبی حلقوں میں بھی موج زن ہے - چنانچہ مسٹر لوئڈ جارج ' اور مسٹر (ماسٹر مین) وزیر مال نے (ویسٹمنسٹر) میں ریاستہاے بلقان کی حمایت کے لیے ایک انجمن قائم کی ہے ' جسکے ممبر پارلیمینٹ کے ممبر ہیں - اس انجمن میں یہ طے کیا گیا ہے کہ " بلقان اس جنگ میں حق بجانب ہے ' نتیجہ خواہ کچھہ ہو مگر مقدونیہ ضرور آزاد کر دیا جائیگا " - یہ بھی طے ہوا کہ پبلک میں ہیجان عام پیدا کرنے کے لیے ایک عام جلسہ کیا جائے " -

(مسٹر ناکل بکائن) ممبر پارلیمنٹ (صوفیا) گئے اور اعلان کیا کہ تمام انگریزی قوم کو بلقان کے ساتھہ اِس جنگ میں ہمدردی ہے ' اور بہت سے انگریز بطور والنٹیر کے میدان جنگ میں آنے والے ہیں -

پادریوں نے اتوار کے دن عام طور پر بلقان کی فتح و نصرت کے لیے دعائیں مانگیں - (بشپ آف ساوتھہ ویلس) نے (ناٹنگھم) میں ایک تقریر کی ' جسمیں انہوں نے کہا : " مقدونیہ کے عیسائیوں کی خونریزی و آلام رسیدگی اب ناقابل برداشت ہوگئی ہے - ضرورت ہے کہ اعلان جنگ ہو جائے ' لہذا آج کا دن اعلان جنگ کا دن ہے " -

انگریزی قوم نے (جسکو مسلمانوں کے جذبات کے احساس اور دولت عثمانیہ سے مخلصانہ دوستی کا دعوی ہے ! !) ایسے وقت میں جب کہ تمام عالم کے مسلمانوں کے دل زخمی ہو رہے ہیں ' انکے جذبات کی بالکل پروا نہیں کی ' اور کیوں کرتی ' جب کہ مسلمانوں نے وہ طریقہ نہیں اختیار کیا جس سے کسی قوم کے جذبات کا لحاظ کیا جاتا ہے -

انگلستان کے اس اخلاقی و دولی اثر کے لحاظ سے جو اسکو حاصل ہے یہ بالکل ممکن تھا کہ وہ اِس جنگ کو نہ ہونے دیتا ' مگر اُس نے اسکے لئے ذرا بھی کوشش نہیں کی -

انگریزی قوم کو یاد رکھنا چاہیے کہ اسوقت ۸۰ میلین مسلمان انگریزی سلطنت کے زیر حکومت ہیں - وہ اپنے خواب گران سے بیدار ہو رہے ہیں ' واقعات کے ہاتھہ ' نیتوں پر پڑے ہوئے پردوں کو چاک کر رہے ہیں ' اور وہ اخلاص و نفاق میں فرق سمجھنے سے اب عاجز نہیں ہیں ' اِسلئے اسکا فرض ہے کہ اس کورانہ عداوت سے احتراز کرے ' اور وہ وقت نہ آنے دے جب اُسکے " خلاف اسلام " جوش کی وجہہ سے مسلمانوں میں ایک ہیجان عام پیدا ہو جایگا -

مقالات

تاريخ كي بازگشت

— * —

بيسويں صدي ميں پهر جنگ صليبي كا اعلان

اور

نام نهاد بے تعصب يورپ كي همدردي

— : —

(مقتبس از المنار مصر)

— * —

لوگ فخريه كہتے هيں كه هم اس بيسويں صدي ميں هيں جسميں انسان زينۂ زندگي كي سب سے بلند تر سيڑهيوں تک پهنچگيا هے' جسميں مساوات' عدل' علم' تمام عالم ميں پهيلگيا هے' جسميں امراض اجتماعي كے برباد كن جراثيم كا استيصال كر ديا گيا هے' جسميں غلامي اور برده فروشي' كا انسداد هوگيا هے' جسميں انسان كا جذبۂ رحم قوي سے قوي تر هوگيا هے' جسميں انسانيت پرستي' امن دوستي' اور جنس نوازي كے اصول لوگوں كے سامنے مجسم هوكے آگئے هيں' جسميں قلب انساني سے تعصب مذهبي متگيا هے' جسميں مذهبي رواداري كا اصول ايک عملي قانون كا حكم ركهتا هے' اور جسميں هر شخص دوسرے كے مذهب كا احترام كرنے لگا هے -

مگر كيا يه صحيح هے ؟ واقعات اسكا جواب نفي ميں ديتے هيں - صليبي جنگ كو سات سو برس هوچكے هيں' اس عرصه ميں يورپ علوم و معارف ميں بهت آگے بڑهگيا هے' ليكن باين همه كيا يورپ اپني قديمي مسيحي خصوصيات اور اسلام كے مقابله ميں اپنا ديرينه مركز بهولگيا هے ؟ كيا يورپ اپنے حريف ديرينه سے غافل هوگيا هے ؟ كيا آج يورپ اس مركز سے ايک انچ بهي هٹا هے جس پر وه جنگ صليبي كے عهد جهالت ميں تها ؟

مسلمانو ! يقين كرو كه چاهے تم اسلام سے غافل هوجاؤ' مگر عيسائيت كبهي اس سے غافل نهيں رهيگي - تم عيسائيوں كي ستم رانياں بهول جاؤ' مگر وه تمهاري بے التفاتياں نهيں بهولينگے - تمهارے زخم اچهے هوجائيں' مگر تمهارے لگاے هوے چركوں كو وه هميشه هرا ركهينگے - ايران و طرابلس ميں عيسائيوں كي خونريزي' غارتگري' عصمت دري' تم بهول جاؤ' مگر عيسائي' فلسطين' شام' اور مقدونيه كو نهيں بهولينگے' اور ميں كهتا هوں كه چاهے اندلس و طرابلس كي منهدم مسجدوں كو تم بهولجاؤ' مگر عيسائي هميشه جامع ايا صوفيا اور بيت المقدس كو ياد ركهينگے -

اسلئے اے اخوان غفلت شعار ! ياد ركهو كه جب تک زنده هو' تم چاهو يا نه چاهو' مگر تمهيں هميشه عيسائيت سے معركه آرا رهنا پڑيگا -

ميں يه نهيں كهتا كه تم عيسائيوں پر دست درازي كرو' ميں يه نهيں كهتا كه تم خواه نخواه جنگ آرائي كرو' بلكه ميں كهتا هوں كه يه كبهي نه بهولو كه تم توحيد كے امانت دار هو' قران كريم كے محافظ اور بيت ابراهيمي و روضۂ نبوي كے پاسبان هو' اسليے تمهيں هروقت ايک ناگزير جنگ كے مقابله كے لئے طيار رهنا هے' جو جلد يا بدير تمهاري اور تمهارے مقدس مذهب اور نيم باقي سياسي هستي كي پامالي كے لئے ضرور كي جائيگي' يعني ميں تم سے صرف يه كهتا هوں كه هميشه " جنگ دفاعي " كے ليے تيار رهو اور اِس آيت كو هروقت پيش نظر ركهو كه واعدوا لهم مااستطعتم من رباط الخيل - جسقدر تم سے هو سكے (سپاهيانه قوت سے اور طيار گهوڑوں كے باندهے ركهنے سے كافروں كے مقابلے كيليے طيار رهو)

برادران ملت ! مجهے اسوقت موجوده نامبارک حالات كي تفصيل اور تمهارے درخشاں ماضي سے انكے موازنه كرنے كي ضرورت نهيں معلوم هوتي - تم خود جانتے هو كه افق خلافت كسقدر پر آشوب هو رها هے' اور كاروان اسلام كے آخري نقش كے مٹانے كے ليے دشمنان اسلام كيا كيا سازشيں كر رهے هيں - ميں ماضي و حال كا سوال چهوڑ كے مستقبل كا سوال پيش كرتا هوں - ميں يه كهنا چاهتا هوں كه خلافت اسلاميه كے موجوده مصائب هنگامي واقعات نهيں هيں' بلكه اسلام كي آينده سياسي مرگ و زيست كي فيصله كن كشمكش هے - يه سنبهالا هے' جو مريض اسلام لے رها هے' اگر بچگيا تو پهر آگے ايک شاندار مستقبل هے' ورنه يهوديوں اور پارسيوں كي طرح محكومي' غلامي' اور ذلت كي ايک غير معلوم الحد طويل زندگي هے جس سے اسوقت كي شريفانه و با عزت موت بدرجها بهتر هے -

اسلئے ضرورت هے كه تمهارا نشۂ غفلت اُتر جائے - تمهارے تمام قوى بيدار هو جائيں' تمهارے خون ميں حركت' تمهاري رگوں ميں جنبش' اور اسلام كے دبے هوے شراروں ميں پهر شعله باري پيدا هو جائے -

تم كو يه خيال نه كرنا چاهيے كه يورپ در اصل مقدونيه كي اصلاح چاهتا هے' كيونكه بلغاريا' سرويا' اور مانٹي نيگرو اسكے ليے موزوں نهيں - مانٹي نيگرو محض ايک وحشيوں كا گروه هے - بلغاريه انتظامي معاملات ميں دولت عثمانيه سے بهتر نهيں هے' اور سرويا تو محض سوروں كا ايک گله هے - ليكن باين همه يورپ كو رياستهاے بلقان سے كيوں همدردي هے ؟ اسكے جواب كے ليے ميں ايک انگريزي اخبار (پال مال گزٹ) كا يه نوٹ پيش كردينا كافي سمجهتا هوں كه " هماري آرزو هے كه هم بلقان كے عيسائيوں كو اس عرش سيادت (دولت عثمانيه) كو الٹتے هوے ديكهيں' جو پندرهويں يا سولهويں صدي ميں پيدا هوئي تهي " - اس ليے اب مسلمانان عالم كو يه اچهي طرح سمجهه لينا چاهيے كه دولت عثمانيه سے يورپ كي تمام جنگيں خالص صليبي جنگيں هوتي هيں' گو مسلمانوں كي برانگيختگي كے خيال سے انكو محض ملكي جنگ كها جاتا هے -

صليبي يورپ كے واسطے' جو اپنے هم مذهبوں كي ترقي كے ليے سد راه هونا نهيں چاهتا' يه ضروري هے كه وه مسلمانوں كے مقابلے ميں اپنے هم مذهبوں كي اس حد تک معاونت كرے' جس حد تک كه اسكے شخصي منافع و مصالح كو صدمه نه پهنچے' اس ليے اس سے يه اميد نه ركهنا چاهيے كه وه كبهي بهي ايک مسلم اور ايک عيسائي كو ايک نظر سے ديكهيگا - تم نے سنا هوگا كه مسيحي سلطنتوں كے مقابله ميں بعض دول يورپ نے دو ايک دفعه دولت عثمانيه كي مدد كي هے' مگر اسكو دولت عثمانيه كي مدد كهنا' مسلمانوں كي ساده لوحي اور بعض اسلام فروشوں كي فريب كاري هے - ميں تم كو يقين دلاتا هوں كه يه مدد اپنے ديرينه كينه كا

کي اُس اسپیچ کي بنا پر جو ارنھوں نے ترمیم تقسیم بنگال اور اس قسم کے دوسرے مواد پر کي ہے ' آپ حضرات اونسے بیزار ہوگئے ہیں - کسي شخص کي نسبت یہ کہنا کہ وہ اپنے خیال میں ایمانداري سے کہتا ہے یا بے ایماني سے ؟ بہت مشکل ہے - یہ کہنا کہ حکام رس یا اغنیا بے ایمان ہیں ' ویسي ہي غلطي ہے جسطرح یہ کہنا کہ دوسرے گروہ والے بے ایمان ہوتے ہیں - ہر کسي کو دوسرے کي دلي حالت خداوند تعالی پر چھوڑدینا چاهیے جو واقف اسرار ہے - ہم ظاہر بینوں کا میرے نزدیک فرض فقط یہ ہے کہ ہم دیکھیں کہ فلاں شخص کي راے یا خیالات ہمارے سمجھہ کے بموجب کہاں تک لائق تسلیم یا ترک ہیں -

میں اس پر اور زیادہ وضاحت سے عرض کرسکتا ہوں لیکن غالباً اس سے جناب کے معزز اخبار کے اوراق اور اونکے پڑھنے والوں کے اوقات زیادہ خرچ ہونگے ' اسواسطے اسکو مختصر کرونگا اور اپنا یہ منشاء ظاہر کرونگا کہ جناب بجائے مسلمانوں کے دو گروہوں میں مفارقت ڈالنے کے یہ کوشش کریں تو مفید ہو کہ سب طبقے کے لوگ ملکر کام کریں اور بہ کار آمد ہوں - اپنا وقت غصے اور سب و شتم کي بجاے ' حلم اور اخلاق محمدي (صلعم) برتنے میں آپ صرف فرمائیں ' تاکہ امت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ملکر کام کرنا سیکھے -

بلاشبہ مسلم لیگ موجودہ شکل میں سخت بے کار جلسہ ہے ' مگر اسکا یہ علاج نہیں ہے جو جناب نے تجویز کیا ہے ' اسطرح تو آپ ایک کار آمد گروہ کو جدا کرکے مسلمانوں کے پولیٹکل اقتدار کو ایک دوسري طرح کا صدمہ پہنچانے کي (ممکن ہے کہ آپ اسکو محسوس نہ کرتے ہوں مگر) کوشش کر رہے ہیں -

میں نے خود مسلم لیگ اور محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس سے اس وجہہ سے علحدگي اختیار کرلي کہ میري راے میں یہ جلسے پبلک جلسے نہیں ہیں - حتے کہ مدرسۃ العلوم کي ٹرسٹي شپ بھي بیس چالیس برس ٹرسٹي رہکر اسي خلفشار سے چھوڑدي ' کیونکہ میري راے میں پبلک جلسوں کي شان کے بر خلاف ہے کہ پبلک سے بے تعلقي سي رکھي جاے ' اور کوس انانیت بجایا جاے - اور مجھکو بے حد خوشي ہوتي ہے جب کہ میں جمہور کي آواز اپني آواز کي مانند سنتا ہوں - مگر اسي کے ساتھہ میں اسکو دوسري غلطي جانتا ہوں کہ ہم کسي گروہ کو الگ کر دیں - کوئي مشورہ مکمل نہیں ہوسکتا جبتک کہ اوسمیں ہر ایک طبقہ اور گروہ کي راے شامل نہ ہو -

اب میں آپکي ایک اور پالیسي کي بابت چند سطریں لکھنے کي اجازت چاہونگا اور وہ ہندو اور مسلمانوں کے اتحاد کا مسئلہ ہے - شاید کوئي مشورہ اس سے بدتر اور نالائق تر نہیں ہوگا کہ ایک ملک کے رہنے والے ایک دوسرے کے دشمن ہوں ' بلکہ اونکو بلاشبہ دوست ہونا چاہیئے - لیکن جناب کا یہ خیال کہ مسلمان اپني تعداد کي قلت سے مشوش نہ ہوں ' اس جدید اصول کي بنا پر جو اب رائج ہوتا ہے ' بالکل غیر قابل تسلیم ہے - اگر مسلمانوں کي پولیٹکل استیج جدا نہ ہوگي - اگر مسلمان اتحاد ثلاثہ (یعني مسلمان ' ہندو ' اور انگریز) سے بے پروا ہو جائینگے ' تو تباہ ہو جائینگے - بیشک سوشیل میل جول ہندوؤں اور مسلمانوں میں بڑھنا چاہیئے ' محرم ' بقرعید - ہولي - دیوالي پر جنگ و جدل سخت بدتمیزي اور بدنصیبي ہے ' مگر ایسا پولیٹکل اتحاد بھي جیسا کہ الہلال سے پیدا ہوتا ہے کچھہ کم بدقسمتي مسلمانوں کے واسطے اور فتح مہدي ہندوؤں کے واسطے نہیں ہے -

ان سطروں کے لکھنے میں اگر کوئي امر خلاف مزاج عالي ہوا ہو تو امید ہے کہ معاف فرمائیگا - آپکا نہایت ناچیز خادم (نہیں بلکہ مخدوم)

(جناب نواب حاجي) محمد اسمعیل خاں (صاحب رئیس دتاولي)

فکاہت

اُم لیگ

— * —

لوگ کہتے ہیں کہ آمادۂ اصلاح ہے لیگ * یہ اگر سچ ہے تو ہم کو بھي کوئي جنگ نہیں
صیغۂ راز سے کچھہ کچھہ یہ بھنک آتي ہے * کہ ہم آہنگي احباب سے اب ننگ نہیں
فرق اتنا تو بظاہر نظر آتا ہے ضرور * اب خوشامد کا ہر اک بات میں وہ رنگ نہیں
عرض مطلب میں زباں کچھہ تو ہے کھلتي جاتي * گرچہ اب تک بھي حریفوں سے ہم آہنگ نہیں
وہ بھي اب نقد حکومت کو پرکھتے ہیں ضرور * جن کو اب تک بھي تمیز گہر و سنگ نہیں
قوم میں پھونکتے رہتے تھے جو افسونِ وفا * اُن کي افسانہ طرازي کا بھي وہ ڈھنگ نہیں
وہ بھي کہتے ہیں کہ اس جنس وفا کي قیمت * جسقدر ملتي ہے ذرہ کي بھي ہمسنگ نہیں
آگے تھے حلقۂ تقلید میں جو لوگ اسیر * سست رفتار تو اب بھي ہیں مگر لنگ نہیں

* * *

آپ لیڈر جو نہیں ہیں تو بلا سے نہ سہي * یاں کسي کو طلب افسر و اورنگ نہیں
کام کرنے کے بہت سے ہیں جو کرنا چاہیں * اب بھي یہ دایرۂ سعي و عمل تنگ نہیں
سال میں یہ جو تماشا سا ہوا کرتا ہے * کام کرنے کا یہ انداز نہیں ' ڈھنگ نہیں
کچھہ تو نظم و نسق ملک میں بھي دیجیے دخل * شیوۂ حق طلبي ہے یہ کوئي جنگ نہیں
کچھہ نہ کچھہ نظم حکومت میں ہے اصلاح ضرور * ہم نہ مانینگے کہ اس آئینہ میں زنگ نہیں
کم سے کم حاکم اصلاح تو ہوں اہل وطن * کیا ہزاروں میں کوئي صاحب فرہنگ نہیں

(وصاف)

موجودہ جنگ سے مسلمانوں کو یه سبق حاصل کرلینا چاهیے که انگلستان صرف اُس قوم کے جذبات کا پاس کرتا هے جو اپني زندگي کا عملی ثبوت دیتي هے ' یا جسکے جذبات کے پاس کرنے سے اسکے مصالح کو فائدہ پہنچتا هے - پس اگر مسلمان چاهتے هیں که انکے جذبات کا بهي خیال کیا جاے ' تو انکا فرض هے که سلطنت برطانیه کي دیگر محکوم قوموں کي طرح اپني زندگي کا بهي عملي ثبوت دیں اور اپني سیاسي قوت کے اعتراف پر اسکو مجبور کردیں -

اے برادران اسلام ! تم کو معلوم هے که اُندلس کے مسلمانوں کا کیا حشر هوا ! تم کو معلوم هے که کسطرح مسجدیں ڈهائي گئیں ' مسلمان جبراً عیسائي کیے گئے ' اور جو عیسائی نہیں هوے ' وہ جلائے گئے !! یه سچ هے که اس وقت تمهارے ساتھه یه سلوک نہیں هو رها هے ' مگر تمهیں کیونکر اطمینان هو گیا که جب تمهاري سیاسي هستي کا بالکل خاتمه هو جائیگا اور دنیا میں کوئي آزاد اسلامي سلطنت نہیں رهیگي ' تو اسوقت ایسے لوگ پیدا نہیں هوں گے ' جو مسٹر (گلیڈسٹون) کے حکم کي تعمیل کریں ؟ نیز ایسے لوگ پیدا نہیں هونگے ' جو (پال مال گزٹ) کی تمنا پوري کریں ؟ ؟

اتحادي عیسائیوں نے مفتوحه ممالک میں مسلمانوں اور یهودیوں پر جو ستمرانیاں اور سفاکیاں کي هیں ' تم نے اشک آلود آنکهوں اور مضطر دل کے ساتهه سني هونگي ' مگر یه وقت صرف آنکهوں کے رونے یا دل کے پهڑکنے کا نہیں هے - تمهارے سامنے اندلس ' ایران ' اور طرابلس کي مثالیں موجود هیں ' تاریخ همیشه اپنے آپ کو دهراتي هے - مسلمانوں کي موجود کشمکش فیصله کن کشمکش هے ' اگر اسوقت مسلمانوں نے اپني اور مذهب اسلام کي حفاظت کے لیے سیاسي طاقت نه حاصل کرلي ' تو انکو فیصله کرلینا چاهیے که انکا کیا حشر هوگا -

برادران اسلام ! اسلام کا آخري سیاسي و مذهبي مرکز دارالخلافه ' اسوقت دشمنوں میں گهرا هوا هے - دشمن بهت ' یگانے و بیگانے سب انکے مدد گار ' لیکن مرکز اسلام کے ساتهه بجز خدا کے اور کوئي نہیں - یاد رکهو که اگر تم نے اسکي مدد میں کوتاهي کي ' تو تم اُس نخل اسلام کے کاٹنے والوں کے مدد گار هوگے ' جسکو تمهارے آباء و اجداد نے اپنے خون سے سینچا تها ' اور ایک ایسے حاکم کے سامنے جواب دہ هوگے ' جسکي حکومت سے بچکے تم کہیں نہیں جا سکتے -

علي گڈہ ' لیگ ' اور کانفرنس

مخدومي حضرت مولانا اڈیٹر " الهلال "

میں جناب اور جناب کے هم صفیر دیگر دو ایک اخبارں کے وہ مضامین جو پبلک لیڈروں کي گوشمالي کے واسطے لکهے جاتے هیں - نہایت دلچسپي اور غور سے پڑهتا هوں ' اور شاید مجکو فخر کرنا چاهئے که ایک حصه سے اونکے میں بهي متفق هوں ' اور آج سے نہیں بلکه سالوں سے میرا یه خیال هے که سواے سر سید رحمت الله علیه کے کسي دوسرے شخص نے اپنے آپ کو ایسا ثابت نہیں کیا که اوسکے علم اقوال کو احکام سمجها جاے - حضرت سید کي وفات کے بعد مجهه سے چاها گیا که انسٹیٹیوٹ گزٹ کو میں اپنے چارج میں لوں ' مگر میں نے اسي وجه سے انکار کیا که مجهه سے یه توقع نہیں کرنا چاهئے که میں اس میں ویسے مضامین کسي کي مدح میں یا کسي کي پالسي کي تائید میں لکهونگا جیسا که مرحوم و مغفور سید صاحب کے متعلق لکها کرتا تها ' کیونکه میري راے میں اسوقت کسي نے اپنے آپ کو سر سید کي حاشیه نشیني کے قابل بهي ثابت نہیں کیا هے - پهر تو انا الحق کي صدائیں اس کثرت سے خاصکر علي گڈہ سے اوٹهیں که کانوں کے پردے اوسي طرح پهٹنے لگے ' جسطرح (بادب معافي چاهتا هوں) جناب کي تحریروں کو پڑهکر آنکهیں پتهرا سي جاتي هیں - اگرچه رفته رفته هز هاینس آغا خاں نے ایک خاص درجه میري نگاہ میں حاصل کر لیا هے ' مگر تاهم میں نے مسلم لیگ والوں کو همیشه ملامت کي که انهوں نے لیگ کو اونکے هاتهه فروخت کر دیا ' اور قومي سے شخصي بنا دیا - مگر باوجود ان تمام باتوں کے پبلک لیڈروں سے ایسے طور پر پناہ مانگنا جیسا کے جناب نے شیوہ اختیار کیا هے میري سمجهه سے ضرور بر تر هے ' اور یهي موضوع میري اس عاجزانه تحریر کا هے - جناب یا کوئي صاحب یه ارشاد کریں که زید یا بکر کي پیروي نکرو بلکه عمر کا کهنا مانو تو پڑهنے والے کو ضرور یه تحریر اسطرف مایل کرسکتی هے ' که کیوں ایسا کیا جاے اور ویسا نه کیا جاے ' مگر عام طور پر یه لکهنا (که سب سے بچو) اسکے معني تو یه معلوم هوتے هیں که هم جو کهیں وہ کرو - اگر ایسا هي هو تو اسکي کیا وجه هے که جمهور کسي کا کهنا سواے آپکے فرمودہ کے نه مانے ' اور یه تو وهي غلطي هے جسکي بظاهر جناب اصلاح چاهتے هیں - همارا معزز هم عصر مسلم گزٹ بهي سب سے رو گرداني کرانا چاهتا هے ' مگر سمجهنے والے خوب سمجهه جاتے هیں که اوسکا مرکز نظر بهي کوئي هے ' اور اس بنا پر اوسکي نصیحتیں بالکل بے اثر هو جاتي هیں -

میں دیکهتا هوں که جناب حکام رس لوگوں سے بهت ناراض هیں اور نیز اغنیا سے ' مگر سمجهه میں نہیں آتا که وہ اسقدر مقهور کیوں هیں که پبلک اونکو بدتر از بدتر سمجهے ؟ کیا وہ پبلک کے مفهوم کا ایک جزو نہیں هیں ؟ - اور کیا جمهور کا مصداق اونکو الگ کرکے صحیح معنوں پر باقي رهتا هے ؟ جسکي بابت میں عرض کرونگا که یه صحیح نہیں هے ! مجلس شوری کی صفت یه هے که اوسمیں هر طبقه کے لوگ هوں - اگر آپ کسي گروہ کو اپنے میں شامل کرلنا پسند نہیں فرماتے ' تو اوس گروہ کا گویا یه حق آپ تسلیم کرتے هیں که وہ آپ کے مجمع کو جدا رکهے ' اور یه طریقه ایسا هے جو هرگز مفید اور منزل رسان نہیں هے ' اور سیاست اور تعلیم اسلام کے بالکل خلاف هے -

حاکم اور رعیت انساني حیات کے دو جزو لاینفک هیں - دنیا میں نه کل اشخاص حاکم اور نه کل اشخاص محکوم هو سکتے هیں - پس ان اجزا کو باهم ملانے کي کوشش کے بجاے تبعید کا وعظ ' میري راے میں تو معقول نہیں هے - نظر بریں حکام رسي کوئي جرم نہیں هوسکتا ' اور جو شخص حاکموں کي واجبي تعریف اور مدح کرے یا اونکا رتبه اونکو دے وہ هرگز قابل حقارت کے نہیں هو سکتا -

میں نے اوپر عرض کیا هے که میں نے اسکو ناپسند کیا که هز هاینس آغا خاں کو لیگ کا روح رواں مانا گیا ' مگر میں نے اوسی کے ساتهه اس کو بهي نہایت افسوس سے دیکها که آغا خاں

البانیه تعلیمگاهوں سے بالکل خالی تها - دولت عثمانیه کے طرف سے اسکا کوئی انتظام نه تها - یونانی چرچ کی مذهبی جماعت نے اس فرصت کو غنیمت سمجهکے انهیں یونانی زبان کی تعلیم دینا شروع کردی ' یه دیکهکے اطالوی پاپاوں نے بهی کیتهولک عیسائیوں کو اطالوی زبان کی تعلیم دینا شروع کی - چونکه البانیه اطالوی ممالک سے قریب تها اور اُن میں اور البانیه میں تجارتی تعلقات بهی قائم تهے ' اسلیے البانیوں میں اطالوی زبان بهت رائج هوگئی - اسوقت اقوام یورپ کے مختلف تمدنوں میں سے اطالی تمدن کا اثر البانیا میں سب سے زیاده نمایاں هے -

استقلال البانیا

(مقتبس از جرائد عثمانیهٔ مختلفه)

البانیا کو اسطرح کی خود مختاری ' جیسی که اسماعیل کمال بک چاهتا هے ' ملنا بهت بعید معلوم هوتا هے - اسکو صرف ایک خاص قسم کا انتظامی اختیار دیا جائیگا اور سلطان المعظم کے زیر سیادت ایک امیر متعین هوگا - باب عالی کوشش کریگا که اسمیں اور اس ریاست میں همیشه عمده تعلقات رهیں -

آج سے پہلے بهی کئی بار البانی رؤسا خلیل بک والی بیروت کے مکان پر جمع هوچکے هیں اور ایک ایسی البانی ریاست کا نظام ترکیبی بناچکے هیں جسکی بنیاد دولت علیه کے ساتهه نهایت مستحکم ارتباط و تعلقات پر هو -

البانیه سے آئی هوئی خبروں سے معلوم هوتا هے که وهاں کے باشندوں کا بیشتر حصه یهی چاهتا هے - انکا خیال هے که البانیه بالکل خود مختار سلطنت نهیں هوسکتی - اسکے علاوه وهاں کے مسلمان باشندے دولت عثمانیه سے قطع تعلق کرنا نهیں چاهتے -

البانیه کی ریاست کے امیدوار حسب ذیل اشخاص هیں :

(۱) امیر عبدالمجید افندی (شاهی خاندان کے ممبر هیں)

(۲) امیر عم خدیو مصر -

(۳) فرید پاشا رئیس الاعیان .

(۴) ابن فرید پاشا خسر خدیو مصر -

نامه نگار مذکور ایک دوسری چٹهی میں لکهتا هے :

اسماعیل کمال بک کی خود مختاری ' دولت عثمانیه سے بالکل علیحدگی کی فرمایش ' اور البانیه پر عثمانی امیر کی تقرری پر یورپی پرنس کے تعیین کو ترجیح ' اور اسی قسم کے اسماعیل کمال بک کے دیگر حرکات جو مشهور هوے هیں ' انکو نه البانی امراء مقیمین قسطنطنیه نے پسند کیا ' اور نه جمهور البانیوں نے ' بلکه اصالةً و نیابةً اسکے خلاف آواز بلند کی هے ' کیونکه البانیه میں دولت سے زائد مسلمان آباد هیں اور خلافت اسلامیه سے قطع تعلق کرنا اپنے مصالح کے خلاف سمجهتے هیں - چنانچه البانی امراء نے غالب پاشا کے مکان پر ایک جلسه کیا ' جسمیں فرید پاشا دیوان خاص کے صدر مجلس اور عاکف پاشا ممبر دیوان خاص بهی شریک هوے - اس جلسه میں طے پایا که " البانیه میں دولت عثمانیه کے مصالح کی تائید اور اسکی سیاست و سیادت کی تقویت جسطرح هوسکے کی جائے " - حال میں اسماعیل کمال بک کا تار باب صدر اعظم کے پاس آیا هے جسمیں مبهم الفاظ میں ظاهر کرتا هے " دولت عثمانیه اور البانیوں میں کوئی شے حائل نهیں هے "

اس تار سے قیاس هوتا هے که اسماعیل کمال بک نے یه محسوس کرکے که " اکثریت (مجارتی) استقلال تام کے خلاف هے " کامل پاشا سے گفتگو شروع کی هے '

جو لوگ اس شخص کی ان حرکات سے واقف هیں ' جو یه سلطان عبدالحمید کے عهد سے لیکے زمانه دستور تک کرتا رها ' وه جانتے هیں که مصائب (روملی) کا سب سے بڑا سبب یهی شخص تها -

سرویا و یونان سے اتحاد اور بلقان اور البانیه کی کامل خود مختاری کی بابت اسی نے گفتگو کی تهی اور مالیسوریوں کو بغاوت پر بهی اسی نے آماده کیا تها -

ایک دفعه اس نے (دیبا) کے نامه نگار سے دوران گفتگو میں کها : " تعجب هے که سروی البانیوں کو کیوں ذبح کر رهے هیں حالانکه سروی اور البانی دولت عثمانیه کی مخالفت میں متحد تهے " اسکا یه کهنا بالکل صحیح هے که البانی و سروی دولت عثمانیه کی مخالفت میں متحد تهے ' مگر یه بهی صحیح هے که اس اتحاد کا بانی اسماعیل کمال بک هی تها - البانیوں کی دولت عثمانیه سے مخالفت کی وجه انجمن اتحاد و ترقی کی کارروائیاں بیان کیجاتی هے ' مگر یه غلط هے - درحقیقت کمال بے البانیوں کو دولت عثمانیه سے جنگ کرنے کے لیے تیار کر رها تها ' اسکی بدیهی دلیل یه هے که اسوقت انجمن اتحاد و ترقی بر سر اقتدار نهیں هے ' لیکن پهر بهی البانیوں کی مخالفت کا خاتمه نهیں هوا - اب تک اسماعیل کمال بک بالکل علحدگی کا طالب هے اور ایک مسلمان امیر کے بدلے ایک فرانسیسی ' انگریزی ' یا آستروی پرنس کو مقرر کرنا چاهتا هے -

التواء جنگ سے قبل ایک آخری حمله

— * —

ایک عثمانی نامه نگار ۹ دسمبر کو قسطنطنیه سے لکهتا هے :-

التواء جنگ کے متعلق گفتگو جب قریب اختتام هوئی ' اور بلغاریوں کو (ادرنه) کی سپردگی سے مایوسی هوگئی ' تو انهوں نے یه اراده کیا که التواء سے پہلے (ادرنه) پر چند ایسے فیصله کن و فتح بخش حملے کردیں ' که التواء جنگ هو تو (ادرنه) انکے هاتهه میں نظر آے ' کیونکه معرکه (ادرنه) تمام جنگ کا نصف حصه سمجها جاتا هے اس اراده کی بنا پر بلغاریوں نے اپنی تمام آخری قوت صرف کرکے ایک سخت حمله کیا ' لیکن فوراً سخت نقصان کے ساتهه واپس کردیے گئے -

هم نے بلغاریوں کی اس آخری هزیمت کی خبر سنی تهی ' مگر تفصیل معلوم نه تهی اسلئے نهیں لکهی - کل کے اخبارں میں (ادرنه) کے آخری معرکے کی تفصیل سرکاری طور پر شائع کی گئی هے - یه بجنسه وه تار هے ' جو وزیر داخلیه کو آج سے ۵ دن پہلے (ادرنه) سے موصول هوا هے وه تار یه هے :

التوائے جنگ سے پہلے دشمن نے قلعه پر حمله کرنے کا اراده کیا - چنانچه کل رات کو ۹ بجے جنوب ' مشرق ' و مغرب کی طرف سے دشمن نے اپنے تمام پیادوں و توپخانوں کے ساتهه ایک عام حمله کیا لیکن الحمد لله که هماری بهادر فوج نے نهایت کامیابی کے ساتهه ان پیهم حملوں کا مقابله کیا - اس دهشت انگیز جنگ میں جو ۶ گهنٹه تک جاری رهی دشمن کا بهت سخت نقصان هوا - شکست کهاکر مجبوراً پیچهے هٹ گیا ' اثناء جنگ میں دشمن نے شهر پر ۷۰ گولے بهی پهینکے تهے مگر شهر کا ذرا بهی نقصان نهیں هوا - اسی رات کی صبح تهی ' جبکه التوائے جنگ کا اعلان کیا گیا تها -

شئون عثمانيه

صــوبــهٔ البـــانيه

— * —

جس کي اداري خود مختاري ترکي نے بصورت صلح تسليم کرلي هے

—(*)—

يه خطه جسکو هم (البانيه) کهتے هيں' قديم زمانهٔ ميں (اپروس) کهلاتا تها - (البانيه) اسکا نام قرون وسطي ميں پڑا - اس ميں معمولي زمين کے علاوه بهت سے پهاڑ بهي هيں - يه پهاڑ بهت بلند هيں' جنميں سے نهايت صاف و شفاف جهرنے اور آب شار جاري رهتے هيں - البانيه کے عام مناظر طبعي نهايت درجه نظر فريب و دلکش هيں - گذشته افسانوں ميں عشق کے ليے يهيں کے معشوق انتخاب کئے جاتے تهے - يهاں کي عورتيں نهايت حسين' شديد پاکدامن' اور بے حد غيرتمند هوتي هيں -

يهاں کے باشندوں کو اهل يورپ البينين کهتے هيں' مگر ترک انکو (ارناوط) اور انکے ملک کو (بلاد ارناوط) کهتے هيں - خود الباني اپنے آپ کو نه (الباني) کهتے هيں اور نه (ارناوط)' بلکه ايک اور نام سے موسوم کرتے هيں جسکا لفظي ترجمه (عقاب بر دار) هے -

بعض مورخين کا بيان هے' که الباني قوم اقوام يورپ ميں قديم ترين قوم هے' اس کا وجود تين هزار سال سے هے - اپني نسل کو غير الباني خون سے محفوظ رکهنے ميں اسکو بهت زياده غلو هے - اور اسوقت تک اپني مافوق العادت سختي کي وجهه سے اسکي نسل ان تمام اقوام کے اختلاط سے محفوظ هے' جو وقتاً فوقتاً اس کرهٔ ارض پر وجود پـذير هوئي هيں -

اسي عدم اختـلاط کا يه اثر هے که اسکي زبان' اسکے مراسم' اور اسکا تمدن آج بهي ايک حد تـک محفوظ هے -

گذشته صديوں ميں الباني قوم با شوکت و اقتدار تهي' اور هميشه اپنے دشمن کے مقابله ميں کامياب رها کرتي تهي - مگر چونکه اسکو ديگر اقوام کے ميل جول سے نهايت سخت پرهيز تها' اور اپنے بزرگوں کے آثار و عادات کے محفـوظ رکهنے ميں نهـايت سخت تعصب تها' اسليے گو ايک عرصه تک وه اپني حريت' استقلال' وطن' زبان محفوظ رکهه سکي' مگر اُن ترقيوں سے مستفيد نه هوسکي جو اسکے تمدن خاص کے بعد عام تمدن ميں هوئيں -

الباني قوم حب وطن' سنگيني طبع' اور شجاعت ميں مشهور هے' بلکه اسکي بهادري تو شجاعت کي حد سے نکل کے تهور کي حد تـک پهنچگئي هے -

طبائع کي ذکاوت' خواهشوں کا اعتدال' اسپ سواري' احترام قانون' رعايت حقـوق' مهمان نوازي' جنـگ پسندي' بغاوت دوستي' اس کے ممتاز خصائل هيں -

البانيوں نے پندرهويں صدي ميں رشتهٔ وطنيت کے نام سے متحد هوکے' اپنے استقلال و حريت کي محافظت کے ليے نهايت' شجاعت و پامردي سے ترکوں کا مقابله کيا تها - سنه ۱۴۴۳ع ميں انکا سردار (جرجي کاستريوتي)' جو اسکندر بک کے نام سے مشهور تها' آل عثمان کے هاتهه ميں ايک طويل مدت تـک گرفتار رهنے کے بعد بهاگ گيا - اور جب اس کے پاس اسکے هم وطنوں کي ايک جماعت جمع هوگئي' تو وه انکو ليکے ترکوں پر حمله آور هوا اور (کرويا) اور چند ديگر مقامات پر قابض هوگيا - اسکے بعد اس نے سلطان (محمد فاتح قسطنطنيه اور سلطان (مراد) چهارم کے مقابله ميں اعلان جنگ کيا - ان معرکه آرائيوں کا يه اثر هوا که البانيوں نے اسکو اپنا حکمران تسليم کر ليا -

وه اپنے بهادر الباني اعوان و انصار کو ليکے پهر ترکوں پر حمله آور هوا' اور (اتهينيز) اور ديگر بيس بڑے بڑے معرکوں ميں فتحياب هوا - سنه ۱۴۶۷ع ميں وه مرگيا' اسکے مرنے کے بعد الباني سرداروں ميں باهم نزاع و نا اتفاقي پيدا هوگئي' جسکي وجه سے انکا شيرازه برهم هوگيا - ترکوں نے اس خانه جنگي سے فائده اٹها کے البانيه پر فوج کشي کي' اور اسکو زير نگين کر ليا - البانيه کے مفتوح هونے کے بعـد باشندوں کا بڑا حصه (اٹلي) چلا گيا اور وهيں سکونت پذير هوگيا - جو لوگ نهيں گئے اُن ميں سے کچهه مسلمان هوگئے اور کچهه اپنے آبائي مذهب پر قائم رهے' ليکن ترکوں کي اس فتحيابي و تسخير ملـک سے اسکي شجاعت و بسالت ميں ذرا بهي فرق نهيں آيا - وه اپني اسي خشونت' بدويت' اور استواري عزم پر قائم رهي -

البانيا کے بالائي و زيريں حصوں کے پهاڑي مقامات کے عيسائي باشندوں کو قريباً وهي حقوق حاصل تهے جو انکے هموطن مسلمانوں کو تهے' انيسويں صدي کے اوائل ميں البانيه ميں دو شخص پيدا هوے' جنميں سے ايک کا نام (مصطفى پاشا اسقودري) اور دوسرے کا نام (علي طيلين ياينائي) تها' انميں سے ايک نے البانيا کے بالائي اور دوسرے نے زيريں حصے کو انتخاب کيا اور کوشش شروع کر دي - دونوں کو اپنے اپنے حلقه ميں کاميابي هوئي' تمام قبائل اور ادنى و اعلى انکے زير اثر هوگئے - انکا احترام و نفوذ اسدرجه بڑهگيا که دولت عثمانيه کو کهٹکنے لگا' اور اپنے اثر و اقتدار کے متعلق خوف پيدا هو گيا - جب اُن دونوں شخصوں کو اپني ديرينه کوشش' يعني عيسائيوں اور مسلمانوں کو باهم متحد کرنے ميں کاميابي هوگئي تو سنه ۱۸۲۰ع ميں (علي پاشا) نے علم بغاوت بلند کيا' باب عالي نے اسکي سرزنش کے ليے (خورشيد پاشا) کو بهيجا - (خورشيد پاشا) ۱۸۲۱ع تک محاصره کئے پڑا رها - جب (علي پاشا) کو گرفتار نه کر سکا' تو مجبوراً اس نے تجويز کيا که (يانيا) کے باهر کسي مقام پر (علي پاشا) اس سے ملے اور صلح کي بابت گفتگو کرے' (علي پاشا) حسب تجويز مقام مقرره پر آيا' جب وه اطمينان سے بيٹهگيا' تو (خورشيد پاشا) نے اپنے لشکر کو حکم ديا که (علي پاشا) کو قتل کردے' چنانچه (علي پاشا) قتل کرديا گيا -

علي پاشا کے قتل کے بعد باب عالي نے مصطفى پاشا کي قوت کا بهي کا خاتمه کرديا' ليکن باايں همه الباني برابر خود مختاري کے ليے کوشش کرتے رهے - اور ۱۸۳۰ - و - ۱۸۴۴ع ميں پهر دولت عثمانيه کے مقابله ميں علم بغاوت بلند کيا - سنه ۱۸۷۹ ع ميں برلن کانفرنس نے جب يه طے کيا که البانيه کا ايک حصه جبل اسود و يونان سے ملحق کرديا جائے' تو انميں برافروختگي پيدا هوگئي' اور انهوں نے ايک عام جنـگ برپا کر دي -

سنه ۱۸۸۴ ع ميں پهر دولت عثمانيه کے مقابله ميں علم بغاوت بلند کيا گيا -

مجرب و آزمودہ شرطیہ دوائیں جو بادائی قیمت نقص تا حصول صحت دیجاتی ہیں

— * —

زود کن

داڑھی مونچھ کے بال اسکے لگانے سے گھنے اور لمبے پیدا ہوتے ہیں۔
۲ تولہ دو روپے

سر کا خوشبودار تیل

دلربا خوشبو کے علاوہ سیاہ بالوں کو سفید نہیں ہونے دیتا نزلہ و زکام سے بچاتا ہے شیشی خورد ایک روپے آٹھ آنہ کلاں تین روپے

حب قبض کشا

رات کو ایک گولی کھانے سے صبح اجابت با فراغت اگر قبض ہو دور
۲ درجن ایک روپیہ

حب قائممقام افیون

انکے کھانے سے افیم چاندو بلا تکلیف چھوٹ جاتے ہیں فیتولہ پانچ روپے

حب دافعہ سیلان الرحم

لیسدار رطوبت کا جاری رہنا عورت کے لئے وبال جان ہے اس دوا سے آرام۔ دو روپے

روغن اعجاز

کسی قسم کا زخم ہو اسکے لگانے سے جلد بھر جاتا ہے بدبو زائل۔ نا سور و بھگندر۔ خنا زیر کے گھاؤ۔ کار بنکل زخم کا بہترین علاج ہے۔ ۲ تولہ دو روپے

حب دافع طحال

زردی چہرہ۔ لاغری کمزوری دور مرض تلی سے نجات۔ قیمت دو ہفتہ دو روپے

برأالسعاۃ

ایک دو قطرے لگانے سے درد دانت فوراً دور۔ شیشی چار سو مریض کے لئے ایکروپے

دافع درد کان

شیشی صدہا بیماروں کے لئے۔ ایکروپے

حب دافع بواسیر

بواسیر خونی ہو یا بادی ریحی ہو یا سادی۔ خون جانا بند اور مسے خود بخود خشک۔ قیمت ۲ ہفتہ دو روپے

سرمہ ممیرہ کراماتی

مقوی بصر۔ محافظ بنائی۔ دافعہ جالا۔ دھند۔ غبار۔ نزول الماء سرخی۔ ضعف بصر وغیرہ * فیتولہ معہ سلائی سنگ یشب دو روپے

جوہر عشبۂ مغربی

مع چوب چینی وغیرہ

جس کو انگریزی میں سارس اپریلا کہتے ہیں

جن امراض کا عروج شد و مد سے سلطنت جسم میں تباہی کرنیوالا ہوتا ہے انکو غروب کرنے کا الہ (تارپیڈو) اگر کوئی ہے تو یہ جوہر ہے۔ جب بگاڑ خون انتہا درجہ تک پہنچکر خون کو ردی کردے اس وقت اسکو درست کرنا چاہو تو اس جوہر عشبہ کو استعمال کرو۔ یہ مرض کو تبوتاہی نہیں بلکہ عالم وجود سے کھوتا ہے۔ جوہر عشبہ انسان کے خون کو صاف کرنے کی مسلمہ دوا ہے • اسکے استعمال سے خون گندہ نہیں ہوتا۔ اس واسطے یہ محافظ صحت ہے • جوہر عشبہ کو میڈیکل افیسر۔ پروفیسر علوم طب اور حکما نے خون سے سمیت دور کرنے کا علاج قرار دیا ہے۔ جوہر عشبہ تبدیلی موسم کی وجہ سے جو جسم پر پھوڑے، پھنسیاں، دھبے وغیرہ ہوتے ہیں ان سب کو دور کرتا ہے۔ جوہر عشبہ خنازیر کے باعث جب زخم یا ناسور یا بھگندر یا چنبل یا سیاہ داغ جس پر سے چھلکے اترتے ہوں یا زرد آب نکلتا ہو یا خارش زیادہ ستاتی ہو یا خاص موسموں میں زخم یا جسم پر دانے پیدا ہوتے ہوں۔ ہوائے سرد سے سر بھاری ہو جاتا ہو یا جسم پر دھپڑ نکلتی ہوں، سب کے لئے اکسیر ہے۔

انگریزی دوکانوں اور ولایت کے تیار کردہ

عشبے بوجہ آمیزش شراب ایک تو مذہباً ناپاک دوسرے خون کو گرم کردیتے ہیں کیونکہ وہ سرد ملکوں کے لئے گرم اجزاء سے بنائے جاتے ہیں۔

ہمارے جوہر عشبہ وچوب چینی کی فضیلت

یہ ہے کہ یہ اس دیس کی طبائع کے خیالات کو ملحوظ رکھ کر سرد وٹھنڈکی، جوش خون کو روکنے والی ادویہ سے مرکب کیا گیا ہے۔ جس سے خون میں ٹھنڈک پیدا ہوتی ہے اور جوش خون دور ہو جاتا ہے۔

— * —

تجربہ کرکے دیکھ لو! جب ہاتھ پاؤں میں سوزش ہو۔ جب جوڑوں میں درد ہو۔ جب چہرہ پر سیاہی معلوم ہو۔ جب ہڈیاں پھول جائیں اور رات کو درد ستائے۔ جب سر یا داڑھی کے بال گرنے لگیں۔ جب سر پر تیلم کھرنڈ بننے سے گنج کی صورت بنجائے تو اسکو پالنے سے تمام شکائتیں دور ہو جاتی ہیں۔ برسوں کے زخم، ناسور، بھگندر دنوں میں بھر جاتے ہیں۔

— * —

بڑی مستند شہادت اس جوہر کے موثر، سریع العمل اور مفید ہونے کی یہ ہے۔ کہ موجودہ اور گذشتہ اطباء یکزبان ہوکر لکھتے ہیں۔ اگر یہ جڑی بوٹی دنیا میں ظاہر نہ ہوتی تو ہم نہیں کہہ سکتے ہزاروں مریض ہر ملک اور شہر میں لاعلاج ہوکر زندہ درگور ہوجاتے۔ مگر چوب چینی و عشبہ کے ظاہر ہونے سے پھوڑے پھنسیاں اور خون میں سمیت حیوانی یا نباتی سرایت کرنے سے جو ردی و موذی امراض پیدا ہوں سب دور ہو جاتے ہیں۔ جب تمام جسم پر خارش ہو۔ خراب اور مرطوب آب و ہوا میں رہنے سے بھوک بند ہوجائے۔ درد عرق النسا ستائے تو اسے آزمائیے۔

قیمت فی شیشی تین روپے

— * —

حکیم غلام نبی زبدۃ الحکما۔ لاہور

یہ امر نہایت تعجب انگیز ہے کہ التواے جنگ سے کسی قد پہلے جبل، اسود کی فوج ایک ایسی شکست کے بعد جسمیں انکا سخ نقصان ہوا (طربوش) اور (اشقودرہ) سے واپس گئی اور شاہ جبل اسود اپنے ہزاروں بچوں کے غم میں ماتمی کپڑے پہنے ہوے اپنے دارالسلطنت میں لوٹ آیا -

یہ بالکــل ظــاہر ہے کہ اگــر ہمــاری فــوج کو غــذا کی طرف سے اطمینــان ہوجــاے ' اور دو دو تین تین دن تــک نے آب و دانــہ نہ لڑنا پڑے ' تو اسے شکست کا خوف نہیں ہے - اسکی ایک روشن دلیل یہ ہے کہ (ساقز) میں ایک ہزار عثمانی ۴ ہزار یونانیوں سے مقابلہ کر رہے ہیں اور لطف یہ کہ یہ یونانی جنگی بیڑے کی پشت پناہی میں ہیں ' اور انکے ساتھہ ہی جزیرے کے یونانیوں کی بھی ایک تعداد کثیر موجود ہے -

کامل پاشا اور انگلستان

— * —

المؤید لکھتا ہے :—

" سیاسی حالات و نیز نامہ نگاران اخبارات کے ساتھہ کامل پاشا کی گفتگو سے معلوم ہوتا ہے کہ کامل پاشا کو انگلستان سے مدد (جسکی اسکو قوی امید تھی) نہیں ملی - کیونکہ انگلستان نے بلقان کی طرف میلان ظاہر کیا ' اور دولت عثمانیہ کی اسوقت تــک بالکل مدد نہیں کی " آگے چلکے لکھتا ہے " اگر انگلستان نے کامل پاشا کو چھوڑ دیا ہے اور گفتگوے صلح میں بقدر طاقت مدد نہیں کی ہے' تو انگلستان کو یاد رکھنــا چاہئے کہ وہ مشرق میں اپنے تمــام دوست کھو دیگا ' اور ایک ایسے شخص کے ساتھہ اسکے برتاؤ کی یہ مثال جس کی سال گذشتہ شاہ انگلستان نے اسقدر عزت افزائی کی تھی ' ارباب عقل کے لئے عبرت آموز ہوگی "

انگریزی اخبارات کی موجودہ ہمدردی ایک دام تزویر ہے

— * —

دوران جنــگ میں انــگلستان کے اخبارات کا جو لب و لہجہ تھا و اخبار بین دنیا کو معلوم ہے - انــگریزی اخبار عام طور پر لکھتے تھے کہ " اسلام میں کوئی خوبی نہیں اور نہ اس سے کسی قسم کی نیکی کی امید رکھنا چاہیے " - (پال مال گزٹ) نے تو صاف صاف لکھدیا تھا " ہماری آرزو ہے کہ اپنے مذہبی بھائی بلقانی عیسائیوں کو دیکھیں کہ وہ یورپ کو اسیطرح مسلمانوں سے پاک کر رہے ہیں' جسطرح ہمارے اور انکے بھائی اندلسی عیسائیوں نے اندلس کو مسلمانوں سے پاک کر دیا تھا " لیکن اب وہی انگریزی اخبار مسلمانوں سے ہمدردی اور بلقانیوں کی ظالمانہ حرکات پر اظہار نفرت کر رہے ہیں - ایک مشہور عثمانی اہل قلم اس غیر معمولی تغیر کے متعلق لکھتا ہے :

" انگریزی اخبارات باوجود اس میلان کے جو وہ اثناء جنــگ میں بلقان کی طرف ظاہر کر چکے ہیں' آج بلقان کے ان وحشیانہ حرکات سے چیخ رہے ہیں جنھوں نے قرون وسطی کی صلیبی جنگ کو پھر لوٹا دیا ہے ' لیکن انگریزی اخبارات کی یہ چیخ پکار اسلیے نہیں ہے کہ وہ اسلام کے دوست ہیں' بلکہ اسلیے کہ ان کو خوف پیدا ہوگیا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ ان واقعات کی وجہ سے مسلمانوں میں اتحاد و ہمدردی بڑھجائے ' اور دول یورپ خصوصاً انگلستان کے خلاف ایک عام جوش پیدا ہو جائے "

ہم اسکے متعلق کچھہ کہنا نہیں چاہتے ' ناظرین فیصلہ کرسکتے ہیں کہ اس عثمانی اہل قلم کی یہ تعلیل کہاں تــک صحیح ہے ؟

مظــالم یــونــان

— * —

گذشتہ نمبروں میں ہم نہایت تفصیل سے وہ مظالم بیان کرچکے ہیں ' جو بلغاریوں نے اپنے مفتوحہ ممالک میں مسلمانوں پر کیے ہیں - اس ہفتہ کی ڈاک میں مظالم بلغاریا کے سلسلہ میں صرف ایک واقعہ اور آیا ہے کہ جزیرہ نمــاے (کلدیسہ) میں پانچسو مسلمان گولیوں سے شہید کئے گئے - لیکن بلغاریا کے بدلے یونان کے نہایت غم انگیز و دلدوز مظالم کی ایک فہرست درج ہے جس کا اقتباس شائع کرتے ہیں - اور اسلام فروش پرستاران یورپ سے پوچھتے ہیں یورپ کے امن پسندوں ' انسانیت پرستوں ' عدل پروروں ' اور اسلام نوازوں کے جم غفیر میں سے آج کوئی بھی اٹھا کہ ان بیکس مسلمانوں کو خونخوار مسیحی درندوں کے پنجوں سے نکالے ؟ مسلمانوں بلکہ دنیا کی تمام قوموں کو یاد رکھنا چاہیے کہ یورپ کے رحم و انسانیت اور انصاف و عدل سے صرف دو شخص فائدہ اٹھا سکتے ہیں ' ایک عیسائی اور دوسرا وہ شخص ' جس کے ہاتھہ میں ناممکن التسخیر تلوار ہو اور بس -

یہ بالکل قطعی امر ہے کہ اگر ترکوں کے ہاتھہ میں انکی تلوار نہ ہوتی تو آج سے بہت پہلے ایران کی طرح انکی آزادی کا بھی خاتمہ کر دیا گیا ہوتا -

جامع (یعقوب پاشا) میں مسلمان نماز جمعہ پڑھ رہے تھے کہ یونانی درندوں کی ایک جماعت نے انکو گھیر لیا اور نمازیوں کے کپڑے گھڑیاں' نقد' جوتے وغیرہ لوٹنا شروع کردیے' نمازیوں میں سے جس نے مقابلہ کیا سخت و شدید بےرحمی سے زخمی کیا گیا -

یونانی فوج کی ایک ٹولی کنیسہ (ایاتردہ) سے آ رہی تھی محلہ (حمیدیہ) میں اسکو کچھہ مسلمان خاتونیں ملیں - ان لشکروں نے صحرائی درندوں کی طرح ناقابل بیان سختی سے ان پر حملہ کیا' انکی چادریں چاک کر ڈالیں - کانوں سے بالیاں نہایت بے دردی سے کھینچکے اتار لیں اور اسقدر مارا کہ سب خون آلود ہوگئیں - انمیں سے ایک خاتون مارے دہشت کے بیہوش ہوگئی تھی مگــر باقی خاتونوں نے چیخنا شروع کردیا - فوج کے لوگ پہرہ رہے تھے وہ آواز سنکے دوڑے' انکو دیکھتے ہی یونانی غارتگر بھاگ گئے ' جو خاتون بیہوش ہوگئی تھی وہ گھر لائی گئی - مگر وہ اسقدر ڈر گئی تھی کہ جان بر نہ ہو سکی -

یونانیوں نے زندہ مسلمــان مردوں اور عورتوں پر جسقــدر ستمرانیاں کی تھیں اُن سے انکے جذبہ انتقــام پسنــدی کی تشفی نہیں ہوئی - یہ وحشی چند مقبــروں میں گھس گــئے - وہاں سنــگ مرمر کی چند قبــریں تھیں' جن پر طلائی حروف میں کچھہ عبارتیں کندہ تھیں - ان اشقیاء نے اپنے پھاوڑوں سے ان تمام قبروں کو بالکل منہدم کر دیا - مگر اس سے بھی انکی کینہ کش طبیعتوں کی تسلی نہیں ہوئی اور مردہ جانوروں کی لاشیں لائے اور ان سے قبروں کو پاٹ دیا -

سلانیک کے مسلمانوں نے کو غذا کا سامان جمع کر لیــا تھــا مگر یونــانی فوج نے داخــل ہــوتے ہی تمام گوداموں پر قبضہ کر لیا - جن روٹی کی دوکانوں سے مسلمان روٹیــاں خریدا کرتے تھے انکے دروازوں پر یہ لکھدیا کہ " یہ صرف فوج کے لیے ہیں " - جب عام مسلمان بھو کے مرنے لگے تو چند خدا ترس و رحمدل دولتمندوں نے اپنے خرچ سے ایک دکان مسلمانوں کے لیے کھلوادی - یونانیوں کو جب اسکی خبــر ہوئی تو وہ رات کو بڑے بڑے تھیلے لیکے اس دکان پر گئے اور جسقدر روٹیاں وہاں تھیں سب انمیں بھر کے لے آئے -

Electrical Prtg. Phlg. House 7/1 McLeod Street, CALCUTTA.

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲

استریٹ
لته

جلد

کلکتہ: چہارشنبہ ٦ صفر ۱۳۳۱ ہجری

Calcutta: Wednesday, January 15, 1913

یورپین ترکی اور ریاست ہاے بلقان

— * —

فرہنگ بعض الفاظ عربیه

— * —

(آستانه) قسطنطنیه

(ادرنه) ایڈریا نوپل

(بحر مرمرا) مار مورا

(بحر ایجه) ایجین سي (جس میں جزائر ساموس وغیرہ واقع هیں)

(نهر الدانوب) دریاے ڈینیوب (جو کسي وقت ترکي روسي سرحد تها)

(النمسا و المجر) آسٹریا هنگري

(البوسنه و الهرسک) بوسینیا ' هزریگونیا

(الجبل الاسود) مانٹي نیگرر

(اثینا) ایتهنس دار الحکومت یونان '

(سکک حدید) یعنے ریلوے لائن کا خط - (حدود) یعنے وہ موٹي جدول ' جو ترکي حدود حکومت کو ریاست ہاے بلقان و یونان سے علحدہ کرتي هے -

(یه نقشه قسطنطنیه کے مکتب حربیه کے جغرافیے سے طیار کیا گیا هے ' اور اصل نقشے کا بعینه عکس هے)

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكيم)

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

عنوان تلغراف
« الہلال »

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۲

AL-HILA'L
Proprietor & Chief Editor:
Abul Kalam Azad.
7-1 McLeod street,
CALCUTTA.

Telegraphic Address.
"AL-HILAL"
Yearly Subscription, Rs. 8.
Half-yearly „ „ 4-12.

جلد ۲

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

کلکتہ: چہار شنبہ ٦ صفر ۱۳۳۱ ہجری
Calcutta: Wednesday, January 15, 1913

فہرست

— * —

الہلال جلد اول

— * —

الہلال کی پہلی مکمل جلد جس میں جولائی سے ڈسمبر تک کے تمام پرچے بہ ترتیب موجود ہیں، اور ابتدا میں مفصل فہرست مضامین و تصاویر اور علحدہ تائٹل پیج بڑھا دیا گیا ہے - اب بالکل طیار ہے - جلد خوشنما ولایتی کپڑے کی ہے اور اسپر "الہلال" کا بلاک طلائی حرفوں میں منقش ہے - قیمت ۸ روپیہ -

صرف ۳۰ مکمل جلدیں دفتر میں باقی رہگئی ہیں - باقی متفرق پرچے ہیں - البتہ نمبر (۱۳) سے (۲۴) تک کی سہ ماہی جلد علحدہ اور مکمل بھیجی جاسکتی ہے -

شذرات

— * —

ہفتۂ جنگ

اس وقت تک ترکی کے طرف سے ایڈریا نوپل کی حوالگی کے انکار میں پوری استقامت کا اظہار ہو رہا ہے - ۱۳ - کی تار برقی ہے کہ حکومت نے مسئلۂ صلح و جنگ کو ایک بہت بڑی قومی مجلس کے حوالہ کردینے کا فیصلہ کر لیا ہے - جسکو سلطان المعظم منعقد کرینگے -

صلح کانفرنس کا بظاہر عملاً خاتمہ ہوگیا ہے مگر وکلا ابتک لنڈن میں مقیم ہیں - اگر یہ سچ ہے کہ بلغاریا دوبارہ جنگ کے جاری کرنے کیلیے پوری استعداد رکھتی ہے تو باوجود فیصلہ کن راے دیدینے کے بار بار کیوں خود ہی مہلت کو طول دیتی ہے، اور اپنے وکلا کو لنڈن سے بلا نہیں لیتی؟

اصل یہ ہے کہ بلغاریا کی قوت کا اسی دن خاتمہ ہوگیا تھا، جس دن اس نے قرق کلیسا پر اپنے تئیں فنا کرکے قبضہ کیا تھا - یورپ نے دیکھا کہ اب اگر ترکوں کو جنگ کی مہلت ملی تو صلیبی مقاصد کے حصول کی فرصت ہاتھہ سے نکل جاے گی، پس جس کروسیڈ کیلیے وہ اس وقت میدان جنگ کو موزوں نہیں سمجھتا ہے، اسکا حملہ صلح کے دباؤ سے کرنا چاہتا ہے - اب اگر بلغاریا تھریس کے میدانوں میں ترکی کو شکست نہیں دیسکتی تو کیا مضائقہ ہے، کیونکہ لنڈن اور روس کی وزارتخانہ خارجہ سے صلح کے سازشی دباو کے ذریعہ، پوری شکست دی جا سکتی ہے!

ایک دوسرا تار لنڈن کے عثمانی حلقوں کا یہ خیال نقل کرتا ہے، کہ "ایڈریا نوپل کا چھوڑنا ممکن نہیں - اور ترکی کا فیصلہ اب اس وقت خود بخود معلوم ہو جاے گا جب عثمانی وکلا لنڈن چھوڑ دینگے -

مشہور محرم سیاست اہل قلم: مسٹر (بلنٹ) نے اپنے مضمون میں جو خیالات ظاہر کیے تھے، وہ حرف بحرف پورے ہو رہے ہیں، انہوں نے لکھا تھا کہ "آخر میں سر ایڈورڈ گرے باتفاق ایم سازا نوف ترکی پر دباو ڈالیں گے کہ بلقانیوں کو سب کچھہ سپرد کر کے صلح کرلے" اور اب دول یورپ نے دباؤ ڈالنا شروع کردیا ہے اور انگلستان اور روس اس صلیبی دباؤ کے اصلی ہیرو ہیں -

(بقیہ مضمون صفحہ ۴ پر)

هندوستان میں نئی چیز

وہ کمی جو بہت روزوں سے تھی اب دور ہوئی

ڈاکٹر برمن کے مشہور' تھرما میٹر کی تعریف کی بابت کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے - یہ ولایت کے ایک مشہور کارخانہ سے بنواکر منگایا جاتا ہے - چونکہ اسکے پارہ کی لکیر خوب موٹی ہے - اسوجہ سے کم سن لڑکے' ضعیف مرد و عورت کو بھی ملاحظت کرنے میں کوئی دقت نہیں ہوتی - انگریزی جاننے کی کوئی ضرورت نہیں - هندی اور اردو حرفوں میں بھی تھرما میٹر بنوایا گیا ہے - ہر ایک روپیہ کیس میں رہتا ہے اور عمدہ کاغذ کے بکس میں معہ پرچہ طریقہ استعمال ملتا ہے - ایک مرتبہ ضرور منگا کر دیکھیے -

انگریزی تھرما میٹر		ایک روپیہ چار آنہ
اردو	" "	دو روپیہ
هندی	" "	دو روپیہ

ڈاکٹر ایس کے برمن ... تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

انگریزی حکومت کا مسلمان ہوجانا

— * —

اب بالکل یقینی ہے - کیونکہ حضرت شیخ سنوسی کے خلیفہ نے بمقام بیروت سیدی خواجہ حسن نظامی سے آئندہ حالات کی نسبت جسقدر پیشین گوئیاں کی تھیں (اور جنکو کتاب شیخ سنوسی کے حصہ اول و دوم میں شائع کردیا گیا تھا) سب ہو بہو سچی ثابت ہوئیں - اب صرف انگریزی حکومت کے مسلمان ہوجانیکی پیشین گوئی باقی ہے - جو خدا نے چاہا تو عنقریب پوری ہوگی - پس اگر آپ یہ پیشین گوئیاں اور ترکی و ایران علی الخصوص افغانستان و جاپان و چین وغیرہ کے انجام کار کو دیکھنا چاہتے ہیں - تو رسالہ شیخ سنوسی کے دونوں حصے پڑھئے - قیمت ہر دو آٹھ آنہ -

کلیـات اکبر - لسان العصر و جدان الملک خان بہادر مولوی سید اکبر حسین الہ آبادی کے زبردست کلام کے دونوں حصے چھپ کر تیار ہیں - کاغذ لکھائی چھپائی نہایت اعلی ہے - اور صرف ہمارے ہاں دستیاب ہوسکتے ہیں - قیمت ہر دو حصص ۳ روپیہ ۸ آنہ -

مضامین خواجہ حسن نظامی میں غدر کے اور تیموریہ خاندان کے سچے مگر نہایت درد ناک قصے درج ہیں نیز الوٰی مجھوٰ - ولسلالی وغیرہ عنوانوں پر نہایت مزیدار اور معنی خیز مضامین ہیں -

سفر نامہ ہندوستان بمبئی' گجرات' کاتھیاواڑ' سومنات وغیرہ مقامات کا دلچسپ سفر نامہ بطریق روز نامچہ از سیدی خواجہ حسن نظامی دہلوی قیمت ۸ آنہ -

اسلام کا انجام مصر کے شیخ المشائخ کی حوصلہ افزا پیشین گوئیاں - قیمت ۴ آنہ

اسرار مخفی رموز کا خزانہ بس دیکھنے کے قابل قیمت ۴ آنہ -

ترکی فتح شاہ مشتاق احمد صاحب مفہم دہلوی کی پیشین گوئیاں - قیمت ۴ پیسہ

دل کی مراد - شاہ صاحب کے طلسماتی تعویذ قیمت دو آنہ -

مرکزی حلقہ نظام المشائخ دہلی سے منگائیے

شرح اجرت اشتہارات

— * —

میعاد اشتہار	فی صفحہ	فی کالم	نصف کالم	نصف کالم سے کم
ایک ہفتہ ایک مرتبہ کے لئے	۱۵ روپیہ	۱۰ روپیہ	۷½ روپیہ	۸ آنہ فی مربع انچ
ایک ماہ چار مرتبہ "	۵۰ "	۳۰ "	۲۰ "	۷ آنہ " " "
تین ماہ ۱۳ " "	۱۲۵ "	۷۵ "	۴۵ "	۶ آنہ " " "
چھہ ماہ ۲۶ " "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۷۵ "	۵ آنہ " " "
ایک سال ۵۲ " "	۳۰۰ "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۴ آنہ " " "

(۱) ٹائیٹل پیج کے پہلے صفحہ کے لیے کوئی اشتہار نہیں لیا جائیگا - اسکے علاوہ صفحوں پر اشتہارات کو جگہ دیجائیگی -

(۲) مختصر اشتہارات اگر رسالہ کے اندر جگہ نکال کر دیے جائیں تو خاص طور پر نمایاں رہیں گے لیکن انکی اجرت عام اجرت اشتہارات سے پچیس فیصدی زائد ہوگی -

(۳) ہمارے کارخانہ میں بلاک بھی طیار ہوتے ہیں جسکی قیمت ۸ آنہ فی مربع انچ ہے - چھپ جانے کے بعد وہ بلاک اگر صاحب اشتہار کو واپس کردیا جائیگا اور ہمیشہ انکے لئے کارآمد ہوگا -

جس قوم کي عزت کا پہلا دن یہ تھا کہ اسکا خدا تین دن تک سولي کي لعنت میں گرفتار رہا ' کیونکہ (تورات) میں لکھا ھے کہ " جو کاتھہ پر چڑھا وہ ملعون ھوا " - آج وھي قوم ' سولي کے تختے کو پوجنے والي قوم ' ایک مصلوب لاش کي پرستش کرنے والی قوم ' اس قوم کو میدان جنگ کي تلوار سے ھلاک کرنے کی جگہہ ' سازش گاہ صلح میں پھانسي دینا چاھتي ھے ' جس کا سب سے بڑا جرم یہ بیان کیا جاتا ھے کہ اس کے باني نے دنیا میں ظاھر ھوکر اپنے تئیں مسیح کي طرح سولی پر نہیں چڑھایا ' بلکہ تلوار کے زور سے اپنے دین کي اشاعت کي ! و تلک الایام نداولها بین الناس -

توحید اور تثلیث کا باھمي سلوک

مسیحیت سے ھمارا معاملہ آج ھي شروع نہیں ھوتا ' بلکہ یہ میدان صدیوں سے گرم ھے - لیکن آج ھم کو سر جھکا کر اعتراف کر لینا چاھیے کہ اس نے ھمکو پوري شکست دیدي - یہودیوں نے اسکے خدا پر " ولدالزنا " ھونے کي تہمت لگائي تھي اور اسکي ماں کي عصمت پر بتہ لگایا تھا ۔ ھم نے دنیا میں آتے ھي اسکو اس شرمناک ذلت سے نجات دلائي اور کہا کہ :

و قولهم علي مریم بہتاناً عظیما ! (۴ : ۱۵۵) — اور یہودیوں کا حضرت مریم کي نسبت قول ایک بہت بڑا بہتان ھے -

لیکن آج تمام مسیحي دنیا ھم پر وحشت و خونریزي اور قتل و فساد کا بہتان لگانے میں کامیاب ھو رھي ھے - ھم نے روز اول سے انکے معبدوں اور گرجوں کي حفاظت کو اپني مسجدوں کي حفاظت سے کم نہ سمجھا اور ایک مرتبہ دمشق کي مسجد کي تعمیرشدہ زمین دیدي تاکہ اسپر گرجا بنایا جاے ' لیکن آج طرابلس اور فیلي پولی کي مسجدوں کے محراب و منبر بھي صلیب پرستوں کے حملہ آور بوتوں سے محفوظ نہیں ھیں ' اور مشہد کي مسجد گوھر شاہ کا نصف گنبد توپوں کي گولا باري سے گرا دیا گیا ھے - ھم نے اتھہ سو برس تک اسپین میں عیسائیوں کو آستین میں بٹھاکر دودہ پلایا ' انھوں نے صحن مسجد مین آکر پیغمبر اسلام کو گالیاں دیں مگر ھم نے انکو انکي سرزمین کي راحت سے محروم نہیں کیا ' لیکن آج وہ ھم کو یورپ سے جلا وطن کرنے کي سازش میں فتح یاب ھوگئے ھیں ' اور عنقریب خود دنیا کے صفحہ ھي سے متادینے کا ارادہ کررھے ھیں - ھاں یہ سچ ھے کہ ھم نے بغداد کے دربار عظمت و جلال میں " سگ رومي " (۱) کے منہہ پر تھوکا تھا ' اور یہ بھي غلط نہیں کہ ایک سو برس ادھر تک عثماني وزیر اعظم کي زبان میں روس اور استریا کے پادشاھوں کو یاد کرنے کیلئے سب سے بڑي عزت یہ تھي کہ " وہ ھمارے اچھے کتے ھیں " - لیکن پھر اس سے کیا ھوتا ھے ' کیونکہ آج یورپ کا ھر مسیحي کتوں کو اپني گود میں بٹھاکر پیار کرتا ھے ' لیکن ھمارے سروں کیلیے اسکے پاس سب سے بڑي عزت بوت کی تھوکر ھي میں ھے - یقیناً ھم نے آتھہ صلیبي حملوں میں عیسائیوں کے سروں کو کچلا ' اور یرو شلیم کے مقدس " بیت اللحم " پر انکو قابض ھونے نہیں دیا ' لیکن اسکا ذکر بھي اب بے فائدہ ھے - کیونکہ آج تو وہ دن ھے کہ اگر غفلتوں اور بے سود فغاں سنجیوں کا یہي حال رھا ' تو قریب ھے کہ ھماري عزت و حیات کي آخري متاع یعنے " مرقد مطہرۂ رسول اللہ " اور " بیت مقدس خلیل اللہ " کي طرف بھي اسکي توپوں کے دھانے کھولدیے جائیں گے ' اور (جدہ) اور (ینبوع) کے سلحلوں پر یورپ کے آھن پوش دریدنات لنگر انداز نظر آئیں گے ! و یا لیتني مت قبل ھذا ' و کنت نسیاً منسیا ! (۱۹ : ۲۳)

خاندان اسلام کا سب سے بڑا گھرانا

ھندوستان کے مسلمانوں نے خواہ کتنا ھي اپنے تئیں ذلیل و بے حقیقت سمجھہ لیا ھو ' اور خواہ داخلي اور خارجي شیاطین کي وسوسہ اندازیوں نے کتنا ھي انکو معطل اور مجبور ھونے کا یقین دلادیا ھو ' لیکن انکو یاد رکھنا چاھیے کہ انکي تعداد سات کرور سے متجاوز ھے ' اور وہ آج پیروان اسلام کي سب سے بڑي تعداد ھیں ' جو زمین کے کسي ایک ٹکرے میں آباد ھے - انکو ایوان حکومت سے نکلے ھوے ابھي زیادہ زمانہ نہیں گذرا ھے ' اور باوجود ھر طرح کے تنزل کے اب بھي وہ دولت اور تعلیم اور علي الخصوص نئي بیداري اور اپنے مصائب کے محسوس کرنے میں ' ان مقامات کے مسلمانوں سے بھي نسبةً بہتر حالت رکھتے ھیں ' جہاں ابتک اسلامي حکومت باقي ھے - اسلیے اگر آج حفظ کلمۂ توحید ' و بقاء بلاد مقدسہ ' و قیام شعار و ناموس شریعت اسلامیہ کي سب سے زیادہ ذمہ داري ترکوں کے ذمے ھے ' کیونکہ انکے ھاتھہ میں تلوار ھے ' تو یقین کیجئے کہ مسلمانان ھند کے ذمے بھي انسے کم نہیں ھے ' کیونکہ انکي تعداد تمام دنیا کي اسلامي آبادیوں میں سب سے زیادہ ھے ' اور حس مصائب اور ذرائع اعانت کے حصول کے لحاظ سے وہ تمام دنیا کے مسلمانوں میں درجۂ امتیاز رکھتے ھیں -

پس اسلام کیلیے مستقبل میں جو کچھہ ھونے والا ھے ' ضرور ھے کہ مسلمانان ھند اسمیں اپنا پورا حصہ لیں ' اور ایک لمحہ کیلئے بھي اس وسوسۂ ابلیس سے فریب نہ کھائیں کہ وہ بالکل بے دست و پا ھیں اور کچھہ نہیں کرسکتے -

یقیناً تم کچھہ نہیں کرسکتے ' اگر تم ایسا سمجھتے ھو کہ کچھہ نہیں کرسکوگے - دنیا میں ھمیشہ دو ھي خیال دماغوں میں پیدا ھوے ھیں - بعضوں نے سمجھا کہ کچھہ نہیں کرسکیں گے ' اور بعضوں نے خیال کیا کہ اگر کرنا چاھیں گے تو سب کچھہ کرلیں گے - پہلے خیال کا نتیجہ یہي نکلا کہ کچھہ نہوا - لیکن دوسرے خیال نے چٹیل میدانوں کو ایوان و محل ' ویران جنگلوں کو اباد و شاداب ' دریاوں کو خشک میدان ' پہاڑوں کو سطح زمین ' غلاموں کو ازاد ' ایک گدریے کو صاحب تاج و تخت ' اور ایک مردہ قوم کو زندہ و قائم کردیا ! فاعتبروا و تفکروا ایها المسلمون الغافلون ! ولاتکونوا کالذین نسوا اللہ ' فانساھم انفسهم ' اولئک ھم الخاسرون ! !

البتہ استقامت شرط راہ ' و دلیل وصول بارگاہ ھے :

ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا ' فلا خوف علیهم ولا ھم یحزنون (۴۶ : ۱۲) — جن لوگوں نے اللہ کو اپنا مددگار سمجھا ' اور اپنے اندر استقامت پیدا کرلي ' تو پھر نہ تو انکے لیے کسي طرح کا خوف ھے اور نہ کسي ناکامي و نامرادي کا غم !

انفروا خفافا و ثقالا ! !

آپ کہیں گے کہ مسلمانوں نے ان چند مہینوں کے اندر کس قدر جوش و اضطراب کا اظہار کیا اور کس مستعدي سے لاکھوں روپیہ ترکي کي اعانت میں فراھم کرلیا - اس سے زیادہ اور انکے بس میں کیا ھے ؟

لیکن میں کہونگا کہ بس میں تو سب کچھہ ھے ' بشرطیکہ وہ اپني قوت کا اندازہ کریں ' کلمۂ توحید کي حفاظت کیلئے اٹھہ کھڑے ھوں ' اور اپنے نفس کے مقابلے میں اللہ اور اسکے رسول کي محبت کو ترجیح دیں - یقیناً وہ ٹیس جو درد اسلامي کي انھوں نے اپنے دل میں پیدا کی ' نہایت قیمتی ھے - وہ اضطراب و ھیجان جو انھوں نے اس وقت تک ظاھر کیا ' اس عالم یاس میں بھي امید کا پیام ھے ' اور روپیہ کي فراھمي بھي ایک اولین جہاد مالي تھا ' جس سے وہ غافل نہ رھے ' لیکن میرا سوال یہ نہیں ھے کہ انھوں نے کیا کچھہ کیا ؟ بلکہ میں پوچھنا چاھتا ھوں ' کہ جو کچھہ کرسکتے تھے ' وہ کیا یا نہیں ؟ روپیہ بھیجکر آپ زخمي ترکوں کي مرھم پٹي کا ضرور سامان کرسکتے ھیں ' لیکن اس تلوار کے حملے کي قوت

(۱) ھارون رشید نے قیصر روم کو ایک خط میں کلب الروم کہکر مخاطب کیا تھا -

يا ليت قومي يعلمون !!

—:○(*)○:—

يا ايها الذين امنوا ! لا تتخذوا اليهود والنصارى اوليــاء بعضهــم اولياء بعض ومن يتولهــم منكم فانه منهــم ان اللــه لا يهــدي القــوم الظالميــن -

مسلمانو ! (اُن) یهود اور نصارا کو (جو اسلام کے خلاف جنگ پر متفق هو جائیں) اپنا دوست نه بناؤ ! یه لوگ تمهارے مٹانے کیلئے اپني سازشوں میں ایک دوسرے کے مددگار اور دوست هیں - اور اگر تم میں سے کوئي (با وجود اسلام کی مخالفت کے) انکو اپنا دوست بناے گا ' تو یقیناً الله کے نزدیک اسکا بھي شمار انھي دشمنان دین و حق میں هوگا ' کیونکه الله تعالی ایسے ظالم اور نافرمانوں کو راہ راست نہیں دکھلاتا -

فـتري الـذين في قلوبهــم مرض يسارعون فيهم يقــولون نخشى ان تصيبنا دايــرة ' فعسى الله ان يا تى بالفتــح او امر من عنده ' فيصبحوا على ما اسروا في انفسهم نادمين -

جن لوگوں کے دلوں میں اسلام فروشي اور نفاق طینتي کا روگ هے ' تم دیکھوگے که وہ ان لوگوں کو اپنا دوست بنانے میں بڑي جلدي کر رهے هیں ' اور کہتے هیں که هم کو اس بات کا ڈر لگا هوا هے که کہیں ایسا نهو که بیٹھے بٹھاے هم کسي مصیبت کے پھیر میں آجائیں - سو کچھه عجب نہیں که عنقریب الله تعالی تم کو کوئي کامیابي عطا کرے ' یا کوئي اور غیبي امر ظاهر هو اور اسوقت یه لوگ اس نفاق پر ' جو اپنے دلوں میں چھپاے هوے هیں ' پشیمان هوں -

— * —

والصافات صفاً ' فالزاجرات زجراً ' فالتاليات ذكرا (۱) که مہلتوں کا خاتمه ' فرصتوں کا وقت آخر ' همتوں کا امتحان ' اور سعی وجہد کے انتہائي لمحے درپیش هیں - فالوقت ضيق ' والخطب شديد - ولا هواء رغبات ' و للوسائس سلطان - فباي حديث بعدها يومنون ؟

میں وہ صور کہانسے لاؤں ' جسکي اواز چالیس کروڑ دلوں کو خواب غفلت سے بیدار کر دے ؟ میں اپنے هاتھوں میں وہ قوت کیسے پیدا کروں ' جنکي سینه کوبي کے شور سے سرگشتگان خواب موت اور هشیار هوجائیں ؟ آہ ! کہاں هیں وہ انکھیں جنکو درد ملت میں خونباری کا دعوا هے ؟ کہاں هیں وہ دل ' جنکو زوال ملت کے زخموں پر ناز هے ؟ کہاں هیں وہ جگر ' جو آتش غیرت و حمیت کي سوزش کے لذت آشنا هیں ؟ اور پھر آہ ! کہاں هیں اس برهم شدہ انجمن کے ماتم گسار ' اس برباد شدہ قافلے کے نالہ ساز ' اس صف ماتم کے فغاں سنج ' اور اس کشتي طوفاني کے مایوس مسافر ' جنکي موت وحیات کے آخري لمحے جلد جلد گذر رهے هیں ' اور وہ بے خبر هیں ' یا خاموش - روتے هیں ' یا مایوسي سے چپ و راست نگراں ' مگر نه انکے هاتھوں میں اضطراب هے اور نه پانوں میں حرکت - نه همتوں میں اقدام هے ' اور نه ارادوں میں عمل کا ولوله - دشمن ' شهر کے دروازوں کو توڑ رهے هیں ' اور اهل شهر رونے میں مصروف هیں - ڈاکوؤں نے قفل توڑ دیے هیں اور گھر والے سوتے بھي نہیں ' مگر اب تک انکھه ملنے سے مہلت نہیں ملي هے - جب کسي کے گھر میں آگ لگتي هے تو محله کے دوست دشمن ' سبھي پاني کیلیے دوڑتے هیں ' لیکن اے رونے کو همت اور مایوسي کو زندگي سمجھنے والو ! یه کیا هے که تمهارے گھر میں آگ لگ چکي هے ' هوا تیز هے ' اور شعلوں کي بھڑک سخت ' مگر تم میں سے کوئي نہیں جسکے هاتھه میں پاني هو ! پھر اگر اسي وقت کے منتظر تھے ' تو کیا نہیں سنتے که وہ وقت آگیا هے ؟ اگر تم کشتي کے ڈوبنے کا انتظار کر رهے تھے ' تو کیا نہیں دیکھتے که اب اس میں دیر نہیں ؟ اور آہ مسلمانوں کے عروج و زوال کي سیزدہ صد ساله کشتي ' جو بارها ڈوبي ' اور بارها اچھلي ' اور نہیں معلوم که اب ڈوبنے کے بعد همیشه کیلیے سطح عالم سے ناپید هو جاتي هے ' یا اسکے ٹوٹے هوے تختے ' اور تار تار بادبان کے ٹکڑے سمندر کي موجوں کا چند گھنٹے اور مقابله کرتے هیں !

در کار ماست ناله و ما در هواے او
پروانۀ چراغ مزار خودیم ما

(۱) قسم هے مجاهدین کے ان گھوڑوں کي ' جو دشمنوں سے لڑنے کیلیے صف بسته کھڑے هوتے هیں - پھر اپنے گھوڑوں کو زور سے للکارتے اور دشمنوں پر حمله کرتے هیں ' اور پھر جب لڑائي سے فارغ هو جاتے هیں تو ذکر الهي اور تلاوت قرآن میں مصروف هو جاتے هیں (۳۷ : ۱)

فكاين من قريــة اهلكنــاهـا وهي ظالمة فهي خاوية على عروشها ' وبئر معطلــة وقصــر مشيــدہ - افلـم يسيروا في الارض فتكون لهم قلــوب يعقلــون بهـا ' او اذان يسمعــون بهــا ' فـانهــا لاتعمــي الابصــار ' ولكن تعمي القلوب التي في الصــدور (۲۲ : ۴۴)

پھر انسانوں کي کتني هي آبادیاں هیں جنکو انکي غفلت و بد اعمالي کي پاداش میں هم نے هلاک کردیا ' پس اب وہ ایسي اجڑي پڑي هیں که انکي دیواریں اپني چھتوں پر گري پڑتي هیں ' انکے لبریز کنویں بیکار هو رهے هیں ' اور بڑي بڑي عمارتوں کے محل مکینوں سے خالي هیں ! پھر کیا لوگ زمین پر چلتے پھرتے نہیں اور قوموں کے عروج و زوال کي نشانیوں کو دیکھتے نہیں ؟ اگر دیکھتے تو انکے دل سونچنے والے هوتے اور کان سننے والے ' اور جب تباهي کا وقت قریب آجاتا هے تو قوموں کي انکھیں اندھي نہیں هوجاتیں ' بلکه وہ دل اندھے هو جاتے هیں ' جو سینوں کے اندر چھپے هوے هیں !!

یا للعــار !!

اگر هم کو مٹنا هي هے تو اسکا کوئي شکوہ نہیں - رومة الکبرا اور بابل و نینوا کي عظیم الشان قومیں جهاں آباد تھیں ' وهاں اج خاک کے تودے اور ٹوٹي هوئي دیواروں کے کھنڈر بھي سیاحوں کو بڑي جستجو سے ملتے هیں - هم نے تیرہ سو برس تک دنیا میں حکمراني کي هے ' اور مغرب و مشرق اگر همارے بعد همکو بھلانا نه چاهے تو مدتوں همارے افسانۂ حیات و ممات کو دهرا سکتا هے ' لیکن غم هے تو اسکا هے که موت دونوں کو آتي هے - سپاهي کو میدان جنگ میں ' اور مجرم کو سولي کے تختے پر - پہلي وہ عزت کي موت هے جس پر ذلت کي هزاروں زندگیاں قربان ' اور دوسري وہ ذلت کي موت هے ' جسکے بعد انساني روح کیلئے اور کوئي ذلت نہیں - اگر یورپ نے هم سے آخري انتقام لینے کا فیصله کر لیا هے تو کاش همارے سینے پر گولي لگتي ' لیکن همارے گلے میں پھندا نه ڈالا جاتا !

صلیب پرست قوم ' اسلام کو مصلوب کرنا چاهتي هے

الله الله ! انقلاب و حوادث کي کیا نیرنگي هے ! جس قوم کي ابتدا دنیا میں سولي کے تختے سے هوئي هے ' جسکي هستي دنیا میں اس طرح شروع هوئي هے که بت پرست رومیوں کے حکم اور یهودیوں کي خواهش سے اسکے خدا کو سولي کے تختے پر لٹکا دیا گیا تھا اور اسکے هتیلیوں اور ٹخنوں کو تختے سے لگاکر بڑي بڑي میخیں ٹھونکدي گئیں تھي - اگرچه وہ بزدلي کي شدت سے بہت چیختا رها تھا که " خدایا موت کے پیالے کو میرے لبوں سے هٹا لے " پر اسکو سولي پر چڑھنا تھا ' اور بے رحم چڑھانے والوں نے چڑھا کر چھوڑا -

پر تو کچهه بهی اثر نہیں ڈال سکتے جو نئے نئے زخم پیدا کر رهي هے ! جوش و اضطراب بنیاد کار هے ' لیکن پهر سرف آنسو بہا کر تو کسي فوج نے ملک فتح نہیں کیا هے ! یقین کیجیے که تمام مسیحي یورپ اب اسلام کے فنا کردینے کیلیے آخري اتفاق کرچکا هے اور عرضداشتوں اور رزولیشنوں سے دنیا میں کبهي کام نہیں نکلے هیں -

او لیں کار

پس اگر مسلمانان هند اس وقت اپني قوت سے کوئي نتیجه خیز کام لینا چاهتے هیں تو براے خدا حالت کي نزاکت کو محسوس کریں اور میدان کار میں چند قدم آگے بڑهائیں - اس سلسلے میں پہلا کام انکا یه هے که حتی الامکان تمام **یور پین مال تجارت اور مصنوعات کو بائکاٹ کر دیں** - در حقیقت موجوده جنگ ابتدا سے یورپ کي درپرده متفقه جنگ تهي ' مگر ابتو بالکل ایک کهلا یور پین اتحادي حمله هے ' جو اسلام کے مقابلے میں شروع کر دیا گیا هے ' اور تمام دول متفقه طور پر ترکي کو ایڈریا نوپل حواله کر دینے کیلیے مجبور کر رهي هیں - پس اب باوجود اس حالت کے ' جو مسلمان یورپ کي تجارت اور مصنوعات کو خریدتا اور استعمال کرتا هے ' وه گویا دشمنان اسلام و توحید کي کهلي اعانت کرتا هے - شریعت حقهٔ اسلامیه نے هم کو تمام دنیا کے ساتهه رحم و محبت اور فائده رساني کي تعلیم دي هے ' لیکن چونکه حق و صداقت کي حفاظت تمام چیزوں سے مقدم اور سب سے بالا تر هے ' اسلیے جب کوئي قوم اسلام کے خلاف اعلان عداوت کر دے ' تو پهر یه قانون محبت ' قانون جنگ سے مبدل هو جاتا هے اور خدا اور انسان میں مقابله پیدا هو جاتا هے - پهر جنکو الله کي محبت کا دعوی هے ' ضرور هے که وه الله کي دوستي کو انسانوں کي دوستي پر ترجیح دیں اور اسکے دشمنوں سے تمام اپنے فائده رساں تعلقات منقطع کر لیں - یه کوئي ملکي اور سیاسي مسئله نہیں هے بلکه ایک خالص دیني معامله هے ' اور هر مسلمان بشرطیکه مسلمان هو ' اسکي تعمیل پر مجبور هے -

یه مسئله پورے سات مہینے سے همارے سامنے تها مگر هم اسکے تمام پہلوؤں پر غور کر رهے تهے ' اسلئے اسکي نسبت اظهار خیال میں جلدي نہیں کي ' مگر اب جو کچهه سونچنا تها سونچ چکے ' اور سچ یه هے که سونچنے کا وقت هي باقي نہیں رها - اس وقت اپنے جذبات اور جوش کے اظهار کا عملي اور موثر ذریعه یہي هے جو مسلمانان هند کے سامنے هے ' اور هم اسکي نسبت آینده به تفصیل عرض کرینگے : هذه تذکره ' فمن شاء اتخذ الی ربه سبیلا -

(بقیهٔ هفتهٔ جنگ)

دول یورپ ایک دوسري متفقه یاد داشت بهیجنا چاهتے تهے ' اور یورپ کے موجوده سیاسي مصطلحات میں یاد داشت کے معنے ایک کامل قاتلانه حملے کے هیں ' لیکن اس یاد داشت کا بهیجنا اسلیے ملتوي کردیا گیا هے که جرمني نے چند ترمیمات پیش کردي هیں اور اسلیے اسکا صلح کانفرنس میں پیش هونا ضروري هے -

یه استقامت جو ترکي کي طرف سے ظاهر هو رهي هے ' اس انقلاب داخلی اور هیجان ملی کا نتیجه هے ' جو انجمن اتحاد و ترقي کي سعي ' انور پاشا کے شتلجا پہنچنے ' اور خود ناظم پاشا کے حزب الحریة و الائتلاف سے بیزار هو جانے کا نتیجه هے - ولایت کي پچهلي ڈاک میں اس تغیر حالت کي نسبت بعض اهم معلومات ملتے هیں - اور هم نے الهلال کي ۱۱ - ڈسمبر کي اشاعت میں (محمود شوکت پاشا) کی مضطربانه جد و جهد کي خبر دیتے هوے جن توقعات کا اظهار کیا تها ' الحمد لله که اسکي تصدیق کرتے هیں -

۱۰ جنوری ۱۹۱۳

فاتحهٔ جلد جدید

—: * :—

(۲)

الامر بالمعروف و النهي عن المنکر

— * —

زوال بغداد کے ساتهه هي عربي قوت کا همیشه کیلیے خاتمه هوگیا ' اور ترکوں کا جو اقتدار ایک صدي سے نشوونما پا رها تها ' وه تمام عالم اسلامي پر چها گیا - ترک ایک نو مسلم قوم تهي ' جو عربي زبان سے واقف نه تهی اور نه اسکو دین و مذهب کي کچهه خبر تهي - اسلیے مجبوراً اسکو تمام علمي اور مذهبي معاملات میں علما سے مدد لیني پڑي اور اس طرح علم و مذهب پیشتر سے زیاده حصول قوت و حکمراني اور دولت و جاه دنیوي کا ذریعه بن گیا - یه " امر بالمعروف " کي بقیه زندگي کیلیے گویا ایک آخري فتواے موت تها - کیونکه اب علم و مذهب اعلان حق و دفع باطل کیلیے نہیں ' بلکه حصول عز و جاه او ر حکومت و تسلط کیلیے حاصل کیا جانے لگا اور نفس پرست پادشاهوں اور امیروں کے دربار کي پہلي صفوں میں علماء و فقهاء کي قطاریں نظر آنے لگیں - علم حق ایک نور الهي هے ' جو اغراض نفسانیه کي تاریکي کے ساتهه جمع نہیں هو سکتا - وه حق و صداقت هے مگر نفس کذب و باطل کي پرستش کرتا هے - پس جن دلوں میں دنیوي لذائذ اور حکومت و امارت کي خواهش پیدا هو جاتي هے وه مجبور هو جاتے هیں که علم و حقانیت کو اُن نفوس خبیثه کا تابع و محکوم کر دیں ' جنکے هاتهه میں دولت اور عز و جاه دنیوي کي بخشش کي قوت هے - غرض اور هوس کا تسلط انکے دلوں سے خدا کي حکومت کے خوف کو زائل کر دیتا هے ' اور اسکي جگه دولت و امارت اور جماعت و عوام کي حکومت قائم کرا دیتا هے - وه حق کو دیکهتے هیں که مظلوم هے ' لیکن زبان نہیں کهولتے ' کیونکه جانتے هیں که حق کي نصرت انکے اغراض نفسانیه کیلیے مضر هے ' جو دل خدا سے نہیں ڈرتا ' پهر وه دنیا کي هر شے سے ڈرنے لگتا هے - پس وه الله کي حکومت سے آزاد هو کے شیطان کے هر ادنے سے ادنے مظهر اور ذریت کے غلام هو جاتے هیں اور چونکه امرا و رؤسا یا عوام و جهلا سے جلب نفع اور حصول زر کي خواهش اپنے اندر رکهتے هیں ' اسلیے انکي قدرت سے باهر هوتا هے که انکے خلاف لبوں کو حرکت دیسکیں - وه حق اور راستي کو پہچانتے هیں لیکن اسکي طرف انگلي اٹها کر اشاره نہیں کر سکتے ' کیونکه ڈرتے هیں که پهر دولت و جاه دنیوي کے بت اپنا هاتهه انکے سروں پر سے هٹالیں گے : و ان فریقا منهم ' لیکتمون الحق وهم یعلمون (۲ : ۱۴۱)

في الحقیقت تاریخ اسلام کي گذشته آخري صدیاں " الامر بالمعروف " کي تاریخ کا ایک عهد تاریک تها ' جسمیں روز بروز پچهلي روشني مفقود هوتي گئي ' اور نئي تاریکي اسکي جگهه

قبضه کرتي گئی - اجتماعي فسادات وامراض کے علاوہ سد باب اجتهاد اور اعتقاد تقلید نے تمام علوم عقلیه و دینیه کي ترقي روکدي تهي' اور علي الخصوص علوم دینیه کي درس و تدریس میں وہ تمام نقائص' جنکو علامه (ابن خلدون) نے اپنے زمانے میں محسوس کیا تها' پیدا هو چکے تهے ' اور جو بالاخر بڑهتے بڑهتے آج اس حد تک پهنچ گئے هیں که علوم قدیمه کي تحصیل صرف متاخرین کي چند کتابوں اور حواشي وشروح کے پیچهے صرف دماغ کر دینے میں محدود هو گئي هے ' اور علوم قرآن و حدیث که سر چشمۂ ارشاد و هدایت اور منبع امر بالمعروف ونهي عن المنکر تهے' محض (تفسیر جلالین) اور (مشکواة) کے الفاظ سے مناسبت پیدا کر لینے کا نام رهگیا هے -

اگرچه یه گذشته آٹهه صدیوں کا زمانه اسلام کے اخلاقي و اجتماعي [...]ل کا اصلي دور تها ' اور جن امراض کي ابتدا بني امیه و عباسیه [...]زمانے میں هوئي تهي' وہ اب هڈیوں سے گذر کرکے ظاهر جسم پر بهي [...]دار هوگئے تهے' لیکن تاهم خدا کی سرزمین حق وصداقت کي [...]سے کبهي بهي خالي نهیں رهي هے' اور اس دین قویم کي نصرت [...]دید کیلیے اسکا وعدہ هے که وہ سخت سے سخت عهد طغیان [...]ساد میں بهي ایک جماعت صالحین امت کی همیشه ایسي [...] رکهے گا ' جنکے قلوب خود اسکي حفاظت اور پناہ میں هونگے ' اور [...]لت شیطاني کو ان پر کبهي دسترس حاصل نهوگا :

[...]عبادي لیس لک [...]یهم سلطان ' وکفي [...]بک وکیلا (۱۷ : ۲۷)

جو میرے سچے بندے هیں' انپر شیطان کا قابو نه چل سکے گا ' اور الله اپنے بندوں کي کارسازي کیلئے بس کرتا هے -

* * *

[...]یلت مخصوصۂ امت مرحومه اور سلسلۂ دعوت حق کا قیام دائمي

اگر گوش حق نیوش باز' اور دیدۂ اعتبار بینا هو' تو [...]ي الحقیقة ... اس دین قویم کے بقا واحیاء اور دعوت الي الحق [...]الهدایة کیلیے روز اول سے خدا تعالی کے ذرربار تصرف فرمائي عجیب [...]غریب رهے هیں - امم قدیمه کے حالات هم پڑهتے هیں تو کوئي [...]هدایت اور دعوت صداقت ایسی نهیں ملتی ' جو اپنے داعي وباني [...]مذهب کي زندگي کے بعد ایک صدي تک بهي دنیا میں قائم [...]سکي هو - ان اقوام کي تاریخ سے قطع نظر کرني پڑتي هے جو اپني [...]گذشته تاریخ کیلئے کوئي بصیرت بخش روشني نهیں رکهتے - لیکن [...]دنیا کی جو بڑي بڑي قومیں اور مذاهب آج موجود هیں' انکي قرون [...]اولی کي تاریخ همارے سامنے هے - حضرت موسی چالیس دن کیلیے [...]وادي سینا کے پهاڑوں پر چلے گئے تهے' تا که وحي الهي سے تورات [...]مقدس کو مرتب کریں ' لیکن اتنے هي دنوں کي غیبت میں تمام [...]قوم کی قوم گوساله پرست هو گئي تهي - اور انکی برسوں کي [...]تعلیم و هدایت پر ایک شعبدہ باز کے چند لمحوں کا کرشمه [...]غالب آگیا تها :

[...]جع موسي الی قومه [...]ضبـان اسفا - قال [...] قوم الم یعدکم [...]م وعداً حسناً ' [...]طال علیکم العهد ؟ [...]اردتم ان یحل [...]کم غضب من [...]م ؛ [...]

حضرت موسی غصے اور تاسف کي حالت میں اپني قوم کي طرف واپس آئے اور کہا که اے لوگو ! کیا تمسے خدا تعالی نے تورات کے دینے کا وعدہ نهیں کیا تها ؟ کیا تمکو اس وعدے کي مدت بهت بڑي معلوم هوئي که بت پرستي میں مبتلا هو گئے ؟ یا پهر تم نے یه چاها که تم پر تمهارے پروردگار کا غضب نازل هو

موعدي ؟ (۲۰ : ۸۸) (۱)

اسلیے تم نے اس عهد هدایت کو توڑ ڈالا جو تم نے مجهسے کیا تها ؟

حضرت مسیح علیه السلام کوئي نئي شریعت لیکر نهین آئے تهے بلکه محض شریعت موسوي کے ایک مصلح اور آخري مجدد تهے - تا هم انکي دعوت کی تاریخ چند برسوں سے آگے نهیں بڑهتي ' اور همیں خوف هے که جو نادان اور ابله ماهي گیر انکے ساتهه جمع هوگئے تهے ' ان میں سے سواے (یوحنا) کے کسي نے انکي تعلیم کو سمجها بهي تها یا نهیں ؟ انکے بعد چند برسوں کا زمانه یهودیوں کے مظالم اور حواریوں کے تحمل و توکل کا ضرور سامنے آتا هے جسمیں ایک مظلومانه اخلاق کي کشش یقیناً پائي جاتي هے ' لیکن اسکے بعد هي ایک متفني اور فیلسوف یهودي : (سنیت پال) کي شرکت سے مسیحي تحریک کا خاتمه هو جاتا هے ' اور اسکي جگه ایک نیا مذهب لے لیتا هے جو رومي بت پرستي ' افلاطوني الهیات ' اور یهودیت کے چند مسخ شدہ رسوم کا مجموعه تها :

فاختلف الاحزاب من بینهم ' فویل للذین کفروا من مشهد یوم عظیم (۱۹ : ۳۷)

پهر عیسائیوں میں بهت سے فرقے پیدا هوگئے اور آپس کے اختلافات میں پڑگئے - پس افسوس هے انکي کفر و ضلالت پر' اور انکو ایک بڑے دن میں الله کے آگے حاضر هونا پڑے گا -

یهي حال تمام امم قدیمه کا هے - لیکن منجمله اُن آیات صداقت و اعلام حقانیت کے جنکے ذریعه خدا تعالی نے اس دین قویم کي نصرت فرمائي هے ' ایک بهت بڑي الهي نشاني یه تهي که اسکي دعوت وتبلیغ کي حفاظت کا وعدہ فرمایا اور روز اول هي کهدیا که :

یریدون لیطفئوا نور الله بافواههم ' والله متم نورہ ولو کرہ الکافرون (۶۱ : ۸)

پیروان باطل چاهتے هیں که حق وصداقت کا جو نور الهي روشن کیا گیا هے ' اسے اپني مخالفت کي پهونک مارکر بجهادیں ' مگر وہ یاد رکهیں که الله اپنے اس نور صداقت کی روشني کو درجۂ کمال تک پهنچا کر چهوڑے گا اگرچه باطل پرستوں کو برا لگے -

(۱) اس موقعه پر همیں (نهج البلاغة) کا ایک نهایت بلیغ قول یاد آگیا ' اور اسکا کونسا بیان اعلی ترین بلاغت اور بهترین حکمت سے خالي هے ؟ بعض احبار یهود نے اُن اختلافات و نزاعات کو دیکهکر جو آنحضرت صلی الله علیه وسلم کے وصال کے بعد صحابه میں پیدا هوگئے تهے ' حضرت امیر علیه السلام سے اعتراضاً کہا که : مادفنتم نبیکم حتی اختلفتم فیه (ابهي تم لوگ اپنے نبي کو دفن بهي نهیں کرچکے تهے که اسکي نسبت اختلافات میں پڑگئے !) اس اعتراض سے مقصود یه تها که قرآن کریم هر جگه یهودیوں کو انکے اختلاف اور تحریف و تبدیل شریعت کا الزام دیتا هے ' حالانکه خود پیروان قرآن کا یه حال هے که آنحضرت کي وفات کے متصله هي اختلافات و نزاعات میں پڑگئے - لیکن حضرت امیر علیه السلام نے کس قدر بلیغ و جامع اور پهر قاطع و فیصل کن جواب ارشاد فرمایا که : انما اختلفنا عنه ' لا فیه (یه سچ هے که هم میں اختلافات پیدا هوے ' لیکن اپنے نبي کي نسبت نهیں' بلکه اُن چیزونکي نسبت جو اس سے تعلق رکهتي هیں) یعنے هم میں اختلاف امم گذشته کي طرح خود داعي مذهب کے وجود ' اسکے درجۂ رسالت ' اسکي نبوت ' اور نبوت کي صداقت کي نسبت نهیں پیدا هوا ' جسکي صحت و بقا پر دعوت دیانة کي حفاظت موقوف هے ' بلکه اُن چیزوں کي نسبت هوا جو اس سے منسوب تهیں ' یا پهر اُن روایات کي نسبت هوا ' جو اسکي نسبت سے بیان کي جاتي تهیں - پهر آگے چلکر فرمایا :

ولکنکم ما جفت ارجلکم من البحر ' حتی قلتم لنبیکم : "اجعل لنا الها کما لهم الهة فقال انکم قوم تجهلون" (نهج البلاغة جلد دوم صفحه ۲۲۰ مطبوعه مصر)

حضرت موسی نے جب تم کو فراعنۂ مصر کي غلامي سے نجات دلاکر انکے ملک سے نکالا ' تو ابهي دریاے قلزم کي تري تمهارے پاؤں میں خشک بهي نه هوئي تهي که تم نے باطل پرستي شروع کردي اور انسے فرمایش کي که "همارے لیے بهي ایک ویساهي بت بنادے' جسطرح کے بت ان بت پرستوں کے پاس هیں"

البطل العظیم :

غازی انور پاشا

(غازی موصوف کے قسطنطنیہ پہنچنے کی تقریب پر یہ تصویر شائع کی جاتی ہے)

اور مفسدانه اغراض کام کررهے تهے - اخر میں (مــلا مبــارک) کے خاندان کے دخل سے حالت ضرور بدلي' مگر یه تبدیلي بهي کچهه مفید نه تهي ' کیونکه وه خود پچهلے مرض کا ایک بے اعتدالانه علاج بالمثــل تها ' لیکن عین اُسي زمــانے میں حضــرت (شیخ احمــد سرهندي) کا ظهــور هوتا هے' جو ایک غیر معروف گوشے میں بیٹهکر لاکهوں دلوں کو اپني صداے رعد آساے حق کا شیفته بنا لیتے هیں اور احیــاے شریعت وتجدید شعــار اسلامي اور اعلان حق و امر بالمعروف کیلیے اپنے وجود کو یکسر وقف کر دیتے هیں - پهر گیارهویں صدي کے اواخر اور بارهویں کے آغاز میں حضرت شاه (ولي الله) اورانکے خاندان نے امربالمعروف کي تاریخ میں جو حیرت انگیز خدمات دینیه انجام دي هیں ' محتاج بیان نهیں - علی الخصوص (شاه ولي الله) کا وجود قدسي ' جو في الحقیقت اپنے اندر الهام رباني و فیضان الهي اور فطرة کامله و اقتباس انوار نبوت کي ایک مستثنی مثال رکهتا تها - اسي طرح گیارهویں صدي کے اواخر میں قاضي (شوکاني) کا یمن میں ظهــور' اور احیــاء سنت اور رفع بدعت کیلیے سعي مشکور' احادیث مذکوره کي پیشین گوئي کیلیے ایک مثال صداقت هے -

اگر یه تائیدات غیبي اور کاروبار الهي نهیں هیں' تو پهر یه کیا بات هے که هر زمانے میں کچهه لوگ ایسے نظر آتے هیں ' جو اپنے زمانے کی سوسائٹي میں پرورش پاتے هیں ' اور بچپن سے لیکر عهد شعور تــک انهي خیالات و اعتقادات اور رسم و رواج کو دیکهتے اور سنتے هیں جنکي فضا انکی چاروں طرف محیط هوتي هے - کانوں میں انکے صدا آتی هے تو باطل پرستي کي' اور آنکهیں دیکهتي هیں تو ضلالت و فســاد کو - لیکن پهر ایک غیبي هاتهــه هوتا هے جو انــکا بازو تهام کر شاهراه عام سے الگ ایک راه پر لیجاتا هے' اور فیضان هدایت الهي کي ایک مخفي قوت هوتي هے جسکا سرچشمه انکے سینے کے اندر سے ابلنے لگتا هے - وه جب زبان کهولتے هیں تو انکي آواز انکے زمانے کے عام اعتقادات و خیالات سے بالکل متضاد هوتي هے ' اور اپنے خاندان' سوسائٹي ' تعلیم و تربیت ' اور ملکي رسم و رواج سے بالکل الگ هوکر حق و صداقت کی طرف دنیا کو دعوت دیتي هے - انسان اپنے تمام خیالات و معتقدات میں خارجی اثرات کا تابع هے - وه دنیا میں آتا هے اور ایک خاص طرح کي تربیت اور سوسائٹي میں نشو و نما پاتا هے - یهي تربیت اسکے تمام خیالات و معتقدات کي جڑ بن جاتي هے' اور وه جو کچهه سمجهتا اورجانتا هے' یکسر اسکے گرد وپیش کے اثرات کا عکس هوتا هے - پس وه کونسي چیز هے' جو ایک شخص پر اُن تمام اثرات کے خلاف جو اسکو چاروں طرف سے گهیرے هوے رهتے هیں' بالکل ایک نئے خیال اور عقیدے کي راه کهولدیتي هے - اور وه باوجود تمام ملــک اور زمانے کو اپنا مخالف دیکهنے کے تن تنها اٹهه کهڑا هوتا هے که رسم و رواج ' معتقدات عام ' دولت و ثروت ' اور حکومت و سلطنت کے مقابــلے میں حق کي تائید و نصرت کیلیے جهاد کرے ؟

یه کیا نیرنگي هے که آزربت تراش کے گهر میں خلیل بت شکن پیدا هوتا هے اور پرستاران لات ومنات کي سر زمین سے صداے توحید و حق پرستي بلند هوتي هے ؟

ان اللــه فالـــق الحب والنـــوى یخــرج الحــي من المیت ومخرج المیت من الحي' ذلکم الله فانـــي یوفکون ؟ (۶ : ۹)	بیشک خدا (هي) هے جو زمین کے اندر بیج اوردانے کو پهاڑکر اس سے ایک درخت قوي و بلند پیدا کر دیتا هے - وهي زندے کو مردے سے نکالتا هے ' اور مردے کو زندے سے پیدا کرتا هے - یهي عجائب قدرت کے کرشمے دکهلانے والي ذات تمهاري مالک هے پهــر تم کدهر بهکے جاتے هو ؟

درحقیقت یه سلسلهٔ هدایت اور فطرة صحیحه کے (روحاني ارتقاء) کا ایک سلسله هے ' جس کا اخري درجه مقام نبوت هے' مگر اُس کي ابتدا صلحاے امت کے مرتبے سے هوتي هے - وه تمام نفوس قدسیه جنکو خدا تعالے هدایت و ارشاد عالم کیلیے چُن لیتا هے' اگرچه نبي نهیں هوتے ' مگر اس زنجیر کي ایک کڑي هوتے هیں ' جسکي آخري کڑي مرتبهٔ نبوت و رسالت هے - الله تعالے انکے دلوں کو فیضان نبوت سے مستفید هونے کیلیے کهول دیتا هے ' اور جس طرح افتاب کي روشني تمام ستاروں کے اجسام کو روشن ومنور کردیتي هے' بالکل اسي طرح انکے قلوب آفتاب نبوت کي ضیا بخشي سے انوار اندوز هوکر چمک اٹهتے هیں - اسي ارتقاے انسانیت کے وه چار مراتب هیں جنکو قرآن کریم نے بالترتیب اس ایت میں گنایا هے ' اور انکو خدا تعالے کي تمام نعمتوں اور برکتوں کا مورد و مهبط قرار دیا هے که :

الذین انعم الله علیهم من النبین والصــد یقین والشهــداء والصالحین . حسن اولائك رفیقا -

جو لوگ تمام شیطاني طاقتوں سے باغي هوکر " مقام اطاعت خدا و رسول " کا درجه حاصل کرلیتے هیں' انکا شمار انهي چار جماعتوں کے متبعین میں هوجاتا هے' اور وه انکے رفیق اور ساتهي بن جاتے هیں - یهي وجه هے که وه آن تمام الهي نعمتوں اور برکتوں کے بهي مستحق هو جاتے هیں جنکا خدا تعالی نے اِن جماعت هاے اربعه کو مستحق قرار دیا هے -

فهرست

زراعانهٔ هلال احمـــر

— * —

ان الله اشتري من المومنین انفسهم و اموالهم بان لهم الجنه

(۹)

تفصیل چندہ هــلال احمر به سعي و بذریعه جنــاب شاه محمد عثمان صاحب و چودهري لطیف الحق صاحب ممبران جلسه اتحادیه موضع لکهان ضلع مونگیر -

موضع لکهان ضلع مونگیر	۱۵۱	۳	۶
موضع بلیا خورد	۱۰۶	۱۵	
موضع لچهیر	۲۵	۱۰	۹
موضع بڑي بلیا و داندولي	۵۶	۱۰	-
موضع سبد پور	۲۰	۴	-
موضع ساد پور	۳	۵	-
موضع ٹهوري	۳	۲	-
موضع مسجد پور	۱۵	۱۵	۳
موضع ٹڈوري	۵	۵	-
موضع شاها پور و کٹرها	۱۱	۲	۶
میزان	۴۰۰	-	-
جناب عبد الغفور و محمد نور صاحبان - علیپور پارک - کلکته	۱۳	۲	-
میاں باوا شرف و فضل خان زمیندار ضلع چکوال	۳۳	-	-
جناب محمد گل زمیندار	۳۳	-	-
میاں شمس الدین و محمد امین صاحب	۷۳	۵	-
بذریعه مولوي حبیب النبي صاحب (کڑایا) کلکته	۳۰	-	-
میزان	۵۹۲	۷	-
سابق	۸۶۲۳	۱۱	-
میزان کل	۹۲۱۶	۲	

دوسري جگه فرمايا :

انا نحن نزلنـــا الــذكر ' وانا له لحافظون (۹:۱۵)

بيشک هم هي نے اس دين حق وصداقت کي دعوت دنيا ميں بهيجي ' اور هم هي هيں جو هميشه اسکے محافظ اور ناصر هونگے -

اسي تائيد الهي کا نتيجه تها که انحضرت (صلعم) کي وفات کے دن هي سے اختلافات کي بنياد پڑگئي اور پهر شخصي حکومتوں کے قيام ' ملکي اغراض اور سياسي مطامع کے فشار ' عجمي اقوام اور عجمي تمدن ورسوم کے اتباع ' اور امر بالمعروف و نهي من المنکر کے ضعف سے روز بروز فتنه و فسادات ميں ترقي هوتي گئي - يهاں تک که زوال بغداد اور عربي حکومت کے خاتمے کے بعد فتنه و فساد کا ايک ايسا تباه کن سيلاب اٹها ' جو بني اسرائيل پر (بخت نصر) کے تسلط کي تباهي سے کسي طرح کم نه تها ' ليکن پهر بهي اسلام کي دعوت کا بيج اپنے اندر ايک ايسي قوت نمو رکهتا تها که پامال هوتا تها ' اور پهر ابهرتا تها - حوادث و مصايب کا هاتهه جسقدر اسکي شاخوں اور پتوںکو کاٹتے تهے ' اتني هي اسکي قوت نمو ابلتے هوے چشمے کي طرح اچهل اچهل کر بلند هوتي تهي - فتنه و فساد کي باد صرصر اگر اسکي شاخوں کو هلا رهي تهي ' تو الله کا دست محکم اسکي جڑ کو مضبوط پکڑے هوے تها - زمين کے اوپر اسکے پتے جهڑ جهڑ کر گر رهے تهے ' ليکن زمين کے اندر اسکي جڑ کے ريشے مستحکم هو رهے تهے - يه سچ هے که امم قديمه کي تمام تباهياں اور گمراهياں ايک ايک کرکے اس امت کو بهي پيش آئيں - کوئي گمراهي بني اسرائيل اور مشرکين مکه کي ايسي نه تهي جس سے اشبه گمراهيوں ميں مسلمان مبتلا نه هوے هوں ' مگر دين آخري کے بقا اور قيام کا يه معجزه تها که ان ميں سے کوئي ضلالت بهي اصل سر چشمهٔ تعليم کو مکدر نه کر سکي ' اور تحريف و نسخ اور حذف و اضافه سے قرآن کريم هميشه محفوظ رها - اس سے بهي بڑهکر يه که نصرت فرماے حق کي تائيد غيبي هر سخت سے سخت دور فتن و طغيان ميں ايک جماعت ايسي پيدا کرتي رهي جسکے قدم حق و حقيقت پر غير متزلزل هوتے تهے ' اور چاروں طرف کي پهيلي هوي ضلالت سے محفوظ رهکر باوجود قلت انصار و اعوان و عدم ساز و سامان دنيوي کے وه جهاد امر بالمعروف و نهي المنکر ميں کامياب و فتحياب هوتي تهي ' اور حق تعالے اسکے دل و دماغ کو اپنے دست قاهر و مقتدر ميں ليکر ' اپنے دين قويم کي حفاظت اور هدايت امت مرحومه کا ذريعه بنا ديتا تها - دنيا ميں صداقت هميشه رهي اور مختلف ناموں سے هميشه آتي رهي ' ليکن دين اسلام اسکا آخري ظهور تها ' اسليے ضرور تها که وه کامل تر ظهور هو ' اور پهر اسطرح محکم اور نا ممکن التبديل هو ' که دنيا کي شيطاني قوتيں اسپر کبهي بهي غلبه نه پاسکيں -

پس يه ايک حقيقت تهي ' جسکا اعلان پهلے هي دن کر ديا گيا تها - قرآن کريم کے علاوه احاديث کا تفحص کيجيے ' تو اس حقيقت کو جا بجا ايک پيشين گوئي کي صورت ميں پائيگا :

لا تزال من امتي ظاهرين علی الحق حتی ياتيهم امر الله وهم ظاهرون (متفق عليه)

ميري امت ميں هميشه ايک جماعت حق ضلالت و باطل پرستي پر فتح ياب رهےگی - يهاں تک که قيامت ظاهر هو -

اس حديث کو امام بخاري و مسلم نے صحيح ميں مغيره کي روايت سے درج کيا هے ' مگر يهي حديث به تغير الفاظ نهايت کثرت سے مختلف اسناد و روات کے ساتهه شهرت پا چکي هے ' اور متعدد صحابهٔ کرام سے مروي هے - مسلم ' ترمذي ' اور ابن ماجه ميں روايت ثوبان هے :

لا تـزال طائفـة من امتي ظاهرين علی الحق لا يضرهـم من خذلهم ' حتی ياتي امر الله وهم كذلك

هميشه ميري امت ميں ايک جماعت رهےگي ' جو حق و صداقت کے اعلان ميں فتح ياب هوگي - باطل پرست اسکي مخالفت کرينگے مگر انکي ضرر رساني سے خدا اسکو محفوظ رکهے گا -

ابن ماجه اور نسائي کي بعض روايتوں ميں قتال و جهاد کا بهي لفظ هے ' اور مسلم کي ايک حديث ميں جس کو عقبه بن عامر نے روايت کيا هے ' " قاهرين لعدوهم ' لا يضرهم من خالفهم " بهي آخر ميں زياده هے - يعني وه جماعت حق دشمنان صداقت کيليے اپنے اندر ايک الهي قهر و غلظت رکهے گي ' اور جو لوگ اسکي مخالفت کرينگے ' وه اسے نقصان پهنچانے ميں کامياب نهو سکيں گے -

اسي طرح ايک دوسري مشهور حديث ميں جسکو ابو داود اور حاکم و بيهقي نے ابو هريره سے روايت کيا هے ' هم کو خبر دي گئي هے که اس دين الهي کے احياء و تجديد کيليے هميشه خدا تعالے مصلحان امت اور مجددان ملت کو بهيجتا رهيگا ' اور وه هر صدي ميں ظاهر هوکر بدعات و محدثات کا استيصال کرينگے :

ان الله تعالی يبعث لهـذه الامـة علی راس كل مائة سنة من يجدد لها دينها

الله تعالی اس امت ميں هر صدي کے آغاز ميں ايک مجدد پيدا کريگا ' جو دين اسلام ميں اپنے روح هدايت سے ايک تازگي اور نئي زندگي پيدا کرديگا -

کيا نهيں ديکهتے که يهي نصرت الهي او رآيت غيبي تهي ' جس نے باوجود هيجان طغيان ' و اشتداد فساد ' و شيوع فتن ' و اختلال کار و بار هدايت ' هر زمانے ميں امر بالمعروف و نهي عن المنکر کي آواز کو حي و قائم رکها ' اور فساد و ضلالت کي کوئي سخت سے سخت قوت ابليسي بهي اس قوت الهيه پر غالب نه آسکي - علی الخصوص تاريخ اسلام کي وه گذشته آخري صدياں ' جبکه اسلام کے قديمي مرکزوں کے اختلال ' عربي حکومت کے خاتمے ' امراء و سلاطين کے طامعانه و عيش پرستانه اغراض ' علماے حق کي غربت و قلت ' اور قتل و خون ريزي کي شدت و احاطه سے تمام عالم اسلامی کي حالت موجوده تنزل و انحطاط کے اسباب فراهم کر رهي تهي ' اگر تاريخ پر نظر ڈالي جاے تو پهر بهي اسکے هر دور ميں چند نفوس قدسيه ايسے ضرور ملجاتے هيں ' جنکے سينوں کو خدا نے نور هدايت کيليے کهولديا تها ' اور انکے دلوں کو حق و صداقت کے جمال کا مسکن بناديا تها - آٹهويں صدي هجري ميں جبکه مسلمانوں ميں علم و دين کے تنزل و انحطاط کا بيج بار آور هوچکا تها ' علامهٔ (ابن تيميه) کا پيدا هونا ' اور انکا علاوه علوم و فنون ميں درجهٔ رسوخ و اجتهاد پيدا کرنے کے امر بالمعروف اور نهي عن المنکر کي راه ميں هر طرح کے شدائد و مصائب کا گواره کرنا ' اور اپنے تلامذه و متبعين کي ايک بهت بڑي جماعت پيدا کرديتا ' جسميں علامهٔ (ابن قيم) جيسے اشخاص کا پيدا هونا ' کس قدر تعجب انگيز هے ؟

ليکن اس تعجب انگيز ظهور کا اندازه صرف وهي لوگ کر سکتے هيں جنکو مسلمانوں کے اس ذهني اور قلبي انحطاط کا صحيح اندازه هے ' جو چهٹي صدي کے بعد تمام عالم اسلامي پر طاري هو گيا تها اور سد باب اجتهاد نے اذهان و عقول کي ترقي کو اسکے عين عروج و ارتقاء کے وقت هلاک کر ديا تها -

اگر صرف هندوستان هي ميں دعوت حق کي تاريخ پر نظر رکهي جاے تو يه آپکے ليے ايک قريب کي مثال هوگي - تاريخ هند ميں (اکبر) کا عهد اس لحاظ سے خاص طور پر قابل ذکر هے - سلاطين پرست اور متبعين هواے نفس علما کي دربار پر حکومت تهي ' اور دينداري اور تقدس کے پردے ميں نفساني تعصبات

عنوان کے تحت میں گو (دار الشجر)' (الجوسق) اور (حیر الوحش) کے علاوہ (الفردوس) اور (الزج) بھی داخل ھیں' مگر چونکہ مصنف نے ان دونوں قطعات کے متعلق کچھہ بھی نہیں لکھا' اسلیے ھم صرف تین مقدم الذکر مقامات کے حالات لکھتے ھیں -

دار الشجرہ

دار الخلافۃ کے ایک قطعہ میں نہایت صاف پانی کا ایک وسیع و مستدیر حوض تھا - وسط حوض میں ایک نقرئي درخت تھا' جسکا وزن پانچ کرور درھم تھا' اس درخت کي ۱۸ شاخیں تھیں - بعض شاخیں نقرئي اور بعض پر طلائي ملمع تھا' یہ شاخیں بہت طویل تھیں - جب ھوا چلتي تھي' تو یہ شاخیں اصلي شاخوں کي طرح جھومتي تھیں - انکے پتے مختلف رنگ کے تھے' جو ھوا سے اصلي پتوں کي طرح ھلتے تھے' ان شاخوں پر ھر نوع کے نقرئي و طلائي طیور بٹھائے گئے تھے' جو نہایت شیریني کے ساتھہ نغمہ سنجیاں کرتے تھے' حوض کے داھنے و بائیں جانب اسپ سواروں کے ۱۵ سنگي بت تھے' سواروں کي پوشاکیں دیبا و حریر وغیرہ گراں بہا کپڑوں کي تھیں' ھر سوار کے ھاتھہ میں ایک ایک نیزہ تھا' یہ تمام سوار اسطرح متحرک تھے کہ معلوم ھوتا تھا گویا انمیں سے ھر ایک سوار دوسرے پر حملہ کرنا چاھتا ھے -

یہ مکان دار الشجرہ کہلاتا تھا' اور عجیب و غریب مشینوں اور علم منجنیق کے رموز و اسرار سے ایک حیرت انگیز طلسم تھا -

الجوسق

یہ ایک محل کا نام ھے' جو چند باغوں کے درمیان میں بنایا گیا تھا - وسط محل میں رانگے کا ایک حوض تھا - یہ حوض ایک جانب سے تیس ھاتھہ اور دوسري جانب سے بیس ھاتھہ لنبا تھا - اسکے گرد رانگے کي ایک نہر بھي تھی' جو صفائي اور سفیدي میں جلا کي ھوئي چاندي سے بھي زیادہ درخشاں و خوشنما معلوم ھوتي تھي - حوض میں چار طیارات تھیں (طیارہ ایک خاص قسم کي کشتي کو کہتے تھے) ان کشتیوں کي نشستگاھیں طلائي تھیں' جن پر کار چوبي اور حاشیہ دار دیبقي کپڑا منڈھا ھوا تھا' اور ان پر کار چوبي پارچہ دیبقي کي چادریں پڑي رھتي تھیں -

حوض کے گرد ایک وسیع باغ تھا' جسمیں ایک روایت کے بموجب ۴ سو کھجور کے درخت تھے - ھر درخت پچاس ھاتھہ لمبا تھا' ان درختوں کے تنوں پر منقش ساگون کے پترے ھر چہار طرف سے جڑے ھوے تھے' اور انکے تنے طلائي ملمع کار حلقوں سے آراستہ کیے گئے تھے - باغ کے کناروں پر ترنج' دستنبو' و منقع وغیرہ درختوں کي قطاریں باغ رضواں کا دھوکا دیتي تھیں -

حیر الوحش

" حیر " کے معنی باغ کے ھیں' اور وحش سے مقصود حیوانات ھیں - یہ قطعہ در اصل اجکل کي اصطلاح کے مطابق باغ حیوانات تھا - اسمیں مختلف قسم کے جنگلي جانور رکھے گئے تھے' اور وہ اس قدر انسانوں سے مانوس ھوگئے تھے کہ آدمیوں کے پاس آکے انکے جسم سونگھتے تھے (جیساکہ پالو جانور اکثر کرتے ھیں)' اور انکے ھاتھہ سے چیزیں لیکے کھاتے تھے -

شاہ روم کا سفیر اور آرائش قصر

سنہ ۳۰۵ میں شاہ روم نے (مقتدر باللہ) کے پاس اپنا سفیر بھیجا - یہ سفیر جب (تکریت) پہنچا' تو (مقتدر) نے حکم دیا کہ دو ماہ تک اسکو (تکریت) میں رکھا جائے - وھاں سے جب (بغداد) آیا' تو (دار صاعد) میں اتارا گیا - یہاں سفیر نے دو ماہ تک انتظار کیا' مگر بارگاہ خلافت میں حاضر ھونے کي اجازت نہیں ملي - اس عرصہ میں قصر کي آرایش نہایت اھتمام کے ساتھہ گراں بہا و خوشنما آلات' فروش' اور پردوں سے کي گئي - پارچہاے انماطي' دیبقي و طبري کے ۱۲ ھزار فرش بچھائے گئے - ۳۸ ھزار پردے پارچہاے ارمني' واسطي' بھمني' دیبقي مطرز کے لٹکائے گئے - ان ۳۸ ھزار پردوں میں سے ۱۲ ھزار پردے پارچہ دیبقي کے تھے' جن پر گھوڑے' ھاتھی' اونٹ' اور دیگر جانوروں کي تصویریں منقش تھیں -

سفیر کي فرود گاہ (دار صاعد) سے لیکے دار الخلافہ کے پھاٹک تک ایک لاکھہ ساٹھہ ھزار سوار اور پیادوں کي دورویہ صفیں کھڑي کي گئي تھیں - سواروں کي پوشاکیں نہایت قیمتي' گھوڑے نہایت عمدہ' زینیں نقرائي و طلائي تھیں - سواروں کے ھمراہ کوتل گھوڑے بھي تھے -

بازار شرقي کی تمام دوکانیں' کوٹھے' حتی کہ چھتیں اور چھجے تک تماشائیوں نے بہت زیادہ کرایہ پرلے لیے تھے -

بازار مذکور کے یمین و یسار کے مکانات اور خود بازار تماشائیوں سے بھرا ھوا تھا -

اصناف کشتي میں سے شذاوات' طیارات' زلا زلات' اور سمریات دجلہ میں باھمہ آرایش و سامان کھڑي تھیں - دار الخلافہ کے پھاٹک سے لیکے پیشگاہ خلافت تک مجرئي غلام اور دارني و بیراني خدام لباس فاخرہ پہنے' زرین پٹکے باندھے' اور ھاتھوں میں ننگي تلواریں لیے سرو قد کھڑے کیے گئے تھے -

تمام حاجب و دیگر خدام اپنے اپنے منصب کے موافق گذرگاھوں اور نشست گاھوں میں حاضر تھے -

آرایش کے بہمہ وجوہ مکمل ھونے کے بعد سفیر کو حاضر ھونے کي اجازت دي گئي -

سفیر اپني فرودگاہ (دار صاعد) سے مع اپنے تمام جلوس کے دو رویہ صفوں سے ھوتا ھوا دار الخلافہ کي طرف روانہ ھوا - راستہ میں نصر قشوري الحاجب کا مکان ملا' جو خلیفہ کي ڈیوڑھي کا دربان تھا - لیکن مکان کي آراستگي اور اشخاص کي صف بستگي کو دیکھکے وہ سمجھا کہ شاید دارالخلافہ یھي ھے - منظر مکان کي عظمت اور خیال دار الخلافہ کي ھیبت اس پر چھائگئي' اور وہ مرعوب ھوکر رک گیا' لیکن پھر اسکو بتا دیا گیا کہ یہ دار الخلافہ نہیں ھے' بلکہ دار الحاجب ھے - سفیر آگے بڑھا - تھوڑي دور کے بعد وزیر السلطنت کا مکان ملا - یہ مکان (ابوالحسن علي بن محمد الفرات) کي صرف مردانہ نشست گاہ تھي - یہاں جب سفیر نے حاجب کے مکان سے زیادہ شکوہ و احتشام دیکھا' تو اسکو یقین ھوگیا کہ یھي دار الخلافہ ھے - مگر یہاں بھي اسے بتایا گیا کہ یہ دار الخلافہ نہیں' بلکہ دار الوزیر ھے -

(دجلہ) اور باغ کے بیچ میں ایک نشستگاہ تھي' جو عمدہ عمدہ پردوں اور چیدہ چیدہ فرشوں سے آراستہ تھي - چند دست (تخت یا اسکے مانند کوئي شے) نصب تھے' جنکے ھر چہار طرف غلام عصا اور تلواریں لیے کھڑے تھے - سفیر اس نشستگاہ میں گیا' اسکے بعد تمام قصر کي سیر کرائي گئي' پھر پیشگاہ خلافت میں باریاب ھونے کیلئے حاضر ھوا -

یہ تفصیل ایک روایت کے مطابق ھے - دوسري روایت سے' جو اس روایت سے طویل' مفصل' اور کسیقدر مختلف ھے' یہ معلوم ھوتا ھے کہ سفیر جب دارالخلافہ تک پہنچ گیا' تو ایک تہ خانہ میں داخل کیا گیا' جہاں سے وہ بارگاہ خلافت میں حاضر کیا گیا - سفیر نے شاہ روم کا پیغام عرض کیا' اور اسکے بعد

مقالا

تاریخ عمران عربي کا ایک صفحہ

— * —

دار الخلافہ یا قصر حسني

موجودہ دور میں ، جبکہ جو کچھہ همارے پاس باقي رهگیا ہے، آسے بهي کهو رہے هیں ، کیا بہتر نہوگا کہ جو کچھہ همیں حاصل تها ، ایک مرتبہ اسکي یاد پهر تازہ کرلیں ؟

گاہ گاہ باز خوان این دفتر پارینہ را
تازہ خواهي داشتن گر داغهاے سینہ را

ابوبکر خطیب بغدادي (المتوفي سنہ ۴۶۴ هجري) نے ایک نہایت ضخیم و بسیط تاریخ بغداد لکھي ہے ، جو " تاریخ مدینۃ السلام " کے نام سے مشہور ہے - یہ مسلم ہے کہ اس سے بہتر اور جامع تاریخ بغداد اسکے بعد کوئي نہیں لکھي گئي، اور اگرچہ مصنف نے ضمني مطالب کو جا بجا اس کثرت سے درج کیا ہے اور حدیث و فقہ کے مباحث میں اس قدر دلچسپي لي ہے کہ موضوع کتاب کو اس سے سخت نقصان پہنچا ہے، تاهم وہ تمام ضمني مطالب بهي اسقدر ضروري اور کارآمد هیں کہ انکے لیے بهي مصنف کا شکر گذار هونا پڑتا ہے -

اس نادر کتاب کا سب سے زیادہ صحیح اور قدیم نسخہ قسطنطنیہ کے کتب خانۂ (مصطفی پاشا کو بیریلي) میں محفوظ ہے ، دوسرا کامل نسخہ مکہ معظمہ کے قبۂ محمودیہ کے کتب خانے میں ، اور تیسرا لندن کے برٹش میوزیم میں - اسي آخري نسخہ کے ایک ٹکڑے کي نقل ہے ، جس کو سنہ ۱۹۰۴ میں پروفیسر جي - سلیمان - (G. Salmon) نے تصحیح و تہذیب و جمع اختلاف نسخ کے بعد شائع کیا ہے -

الهلال پریس "احیاء آثار و علوم عربیہ" کے سلسلے میں جن قدیم کتابوں کي اشاعت کا انتظام کر رہا ہے، ان میں ایک یہ تاریخ "مدینۃ السلام" بهي ہے -

اس تاریخ کے مطالعہ سے بغداد کے شش صد سالہ تمدن کے عجیب و غریب مناظر سامنے آجاتے هیں ، اور صدها اسطرح کے تاریخي واقعات هیں ، جنکا عام و متداول تاریخوں میں نام و نشان تک نہیں ملتا -

(المقتدر باللہ عباسي) کے زمانے میں قیصر روم نے بعض معاملات کے انجام دینے کیلئے ایک سفیر بهیجا تها، جو کئي هفتے تک بغداد میں مقیم رہا، اور دار الخلافہ کے عجائب و نوادر کي سیر کرتا رہا - اس زمانے میں خلیفہ المقتدر کا قیام ایک خاص عمارت میں تها ، جسکا نام " القصر الحسني " تها ، اور اسي قصر میں سفیر روم باریاب حضور خلافت هوا تها - " تاریخ مدینۃ السلام " میں، اس قصر کے ساز و سامان اور سفیر روم کي آمد کے نہایت دلچسپ حالات لکھے هیں اور هم چاهتے هیں کہ اسکے ایک مختصر ٹکڑے کا ترجمہ آج کي اشاعت میں درج کر دیں -

ناظرین کو معلوم هوگا کہ مسلمانوں میں " فن روایت " صرف "حدیث" کیلئے مخصوص نہ تها ، بلکہ قدماے مورخین واقعات تاریخي کو بهي بسلسلۂ روایت جمع کرتے تھے ، اور یہ منجملہ اُن فضائل مخصوصہ کے ہے جس کو تاریخ اسلام تمام دنیا کے تاریخي ذخیرے کے سامنے پیش کر سکتي ہے - تاریخ بغداد میں بهي تمام واقعات بقید رواۃ لکھے گئے هیں اور هر واقعہ کے درج کرنے سے پہلے راویوں کے نام بسلسلۂ روایت درج کردیے هیں - چونکہ انکے نقل کرنے میں تطویل لا حاصل ، اور ترتیب واقعات میں اختلاج و خلل کا خوف تها ، اسلیے ترجمہ میں راویوں کے نام نکالدیے هیں، اور واقعات کو بهي روایات کي ترتیب کي جگهہ واقعات کي ترتیب سے نقل کیا ہے - (ایڈیٹر)

خاندان برامکہ کے ایک مُمتاز اور عالي مرتبہ ممبر (حسن بن سہل) نے نہر (معلي) کے نیچے ساحل دجلہ پر ایک قصر عالیشان تعمیر کرایا تها - یہ قصر اپنے باني کے نام سے مشہور تها ، جس کي وفات کے بعد اسکي بیٹي (بوران) (۱) کے قبضہ میں آیا - خاندان عباسیہ کا سولهواں فرمانروا (معتضد باللہ) جب تخت نشیں هوا ، تو اپنے قیامگاہ کے لیے اسکي نظر انتخاب اِس محل پر پڑي، چنانچہ اس نے (بوران بنت حسن) سے اسکے تخلیہ کي فرمایش کي - بوران نے چند روز کي مہلت مانگي جو اسکو ملگئي -

حصول مہلت کے بعد بوران نے عمارت کي درستگي و آراستگي کي طرف توجہ کي - اولاً شکستہ مقامات کي مرمت اور گچکاري کرائي ، اسکے بعد سفیدي پهروائي - اصل عمارت کي درستگي کے بعد اسکي آراستگي شروع کي ، زمین پر نہایت بیش بہا و خوشنما فرش بچھوائے ، دروازوں پر نہایت پر تکلف و گراں قیمت پردے لٹکاے گئے -

آراستگي سے فراغت کے بعد محل کے گوداموں میں وہ تمام اشیا مہیا کي گئیں، جن کي شاهانہ زندگي میں ضرورت هوتي ہے -

جب اس عمارت کو بهمہ وجوہ شاهي قیام کے قابل بنا دیا، تو (معتضد باللہ) کو اطلاع دي اور (معتضد) نے محل کو بهمہ وجوہ آراستہ و مکمل دیکھکر نہایت پسندیدگي ظاهر کي -

یہاں تک جو کچھہ لکھا گیا ہے اسکا ماخذ (هلال بن المحسن) کي روایت ہے، مگر اس روایت کا آخري جزء یعني بوران سے (معتضد) کي تخلیہ محل کي فرمایش اور (بوران) کا (معتضد) کو حوالہ کرنا قابل تسلیم نہیں - اسلیے کہ (بوران) کا سنہ وفات ۲۷۱ هجري ہے، اور (معتضد) سنہ ۲۷۹ ھ میں تخت نشیں هوا ہے -

معتضد سے پہلے معتمد باللہ سنہ ۲۵۶ھ میں تخت نشیں هوا تها ، بوران اسوقت زندہ تهي ، اسلئے عجب نہیں کہ (بوران) نے (معتمد) کو یہ قصر دیا هو، اور رواۃ نے غلطي سے (معتمد) کے بدلہ (معتضد) بیان کردیا هو، بهر نوع اسقدر ضرور صحیح واقعہ ہے کہ یہ قصر در اصل (حسن بن سہل) برمکي کا تها - اسکي وفات کے بعد (بوران) کے پاس رہا ، اور (بوران) سے خلفاء بني عباس کے پاس آیا -

تعمیرات جدیدہ

(معتضد) نے اس قصر کے گرد و پیش کے قطعات بهي اسمیں شامل کر لیے، اور ایک دیوار اٹھوادي، جس سے نہ صرف یہ تمام قطعات ایک عمارت کے اجزاء معلوم هونے لگے، بلکہ نہایت مستحکم اور محفوظ هوگئے -

(معتضد) کے جانشیں (مکتفي باللہ) نے جو سنہ ۲۸۹ھ میں تخت نشیں هوا تها (دجلہ) پر ایک تاج بنوایا جسکے پیچھے چند بیحد بلند و وسیع قبے اور ایوان بهي تعمیر کرائے تھے (مکتفي) کے بعد (مقتدر) سنہ ۲۹۵ھ میں تخت نشیں هوا، مقتدر نے تعمیرات کے ناتمام حصوں کي تکمیل مزید کي، اور بعض نئي عمارتیں بهي از سر نو بنوائیں -

اس تمام اضافہ و توسیع کے بعد دار الخلافۃ کا طول و عرض کیا تها ؟ اسکا جواب (عضد الدولہ) کے خزانچي (ابو نصر خوشادہ) کي زبان سے یہ ہے کہ " میں دار الخلافۃ کے آباد و ویران حصے اور حریم و غیر حریم میں پهرا - میرے اندازے میں دار الخلافۃ شہر (شیراز) کے برابر ہے "

دار الخلافۃ کے بعض قابل ذکر قطعات

دار الخلافۃ نہ صرف اپني وسعت و بلندي کے لحاظ سے دهشت انگیز و حیرت آفریں تها ، بلکہ اسکے بعض قطعات بهي اس زمانہ کي اعجوبہ طرازي و نادرہ کاري کے بہترین نمونہ تھے - اس

---

(۱) یہ بوران حسن بن سہل کي وهي لڑکي ہے جس سے مامون الرشید نے عقد کیا تها ، اور جسکي نسبت ایک طول طویل حکایت عقد الفرید میں بیان کي گئي ہے - علامہ ابن خلدون نے مقدمۂ تاریخ میں اس حکایت کا مضحکہ اڑایا ہے - (اڈیٹر)

مراسلات

الہلال روزانہ

— * —

متعنا اللہ بطول بقائکم

بجناب مولانا المحترم ذو المجد و الکرم السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ - اخبار الہلال کي روزانہ اشاعت کے باب میں ابو الاعجاز صاحب عرشي کي اس تجویز سے همیں کسیقدر اختلاف هے کہ " الہلال هفتہ وار روزانہ کر دیا جاے اور بجاے هفتہ وار کے صوري و معنوي خصوصیات کے ساتهہ چار پانچ جزو کي ضخامت میں رسالہ البیان ماهوار شائع کیا جاے " هفتہ وار الہلال جس آب و تاب اور جن خوبیوں کي بدولت اپنے همعصر اخبارات میں درجہ اختصاص حاصل کئے هوے هے' وہ محض آپ کي محنت شاقہ اور جگر کاري کا نتیجہ هے ایک هفتہ کي لگا تار محنت کے بعد اخبار الہلال پبلک کي مشتاق نظروں اور قدردان هاتهوں میں دکهائي دیتا هے اور پهر جس جوش و خروش کے ساتهہ اوسکا خیر مقدم کیا جاتا هے وہ محتاج بیان نہیں تاهم آپ کو همیشہ عدیم الفرصتي کا عذر رها - اگر الہلال روزانہ شائع هوا کرےگا تو عدیم الفرصتي اور عجلت میں ان ساري خوبیوں کے یکقلم موقوف هوجانیکا اندیشہ هے جنکي پبلک قدرداں هے مجبوراً صفحات الہلال کے پُر کرنے کیلئے انگریزي عربي اخبارات کے اقتباسات اور بسا اوقات پوري پوري عبارات کي نقل کرني پڑیگي جس سے پبلک کی گرویدگي اور اخبار بیني کے مذاق میں جو خدا خدا کرکے اب پیدا هوچلا هے یک گونہ بدمزگي پیدا هوجائیگي اور ممکن هے کہ الہلال اسوقت جن خوبیوں سے فلک عز و افتخار پر چمک رها هے روزانہ اشاعت سے اوسکي ضیاء ماند پڑجاے اور پهر کثرت کار کي تکان آپکي صحت پر مضر اثر ڈالنے -

الہلال کے روزانہ اشاعت سے مقصود محاربۂ روم و بلقان کي تازہ خبریں ناظرین کے سامنے پیش کرنا' اور حتی الوسع صحیح خبروں سے ناظرین کو آگاہ کرنا هے تا کہ غلط اور غیر صحیح خبروں سے ناظرین کو نعل در آتش رهنے کا موقع نرهے لیکن دیگر اخبارات ان فرائض کے ادا کرنے سے غافل نہیں هیں پهر جس امر کي نسبت اور اخبارات سرگرم و ساعي هیں انکو انهي کیلیے چهوڑ دینا بهتر هے - ترقي و بیداري کي روح پهونکنے کا مهتم بالشان ذمہ آپ نے اپنے سر لیا هے اور اس عظیم الشان ذمہ داري کو عرصہ قلیل میں جس خوش اسلوبي و کامیابي کے ساتهہ آپ نے انجام دیا هے اوسکا ایک زمانہ مداح و معترف هے پس آپکے لیے اصلي میدان کار یہي هے - بنظر حالات متذکرہ هم مناسب نہیں جانتے کہ الہلال کي روزانہ اشاعت سے اوسکي قدرداني میں کمي پیدا هو لہذا هفتہ وار الہلال بدستور جاري و شائع هوتا رهے البتہ ماهوار البیان شائع کرنا مناسب حال سمجها جاے تو همیں اوسمیں عذر نہیں - اظہار راے میں کوئي غلطي سرزد هوئي هو تو معاف فرمائیگا -

محمد احمد اللہ (حیدر آباد)

فکاهت

یونیورسٹي ڈیپوٹیشن

— * —

تهي سفارت کي جو تجویز بظاهر موزوں * اهل مجلس بهي بظاهر نظر آتے تهے خموش
دفعۃً دایرۂ صدر سے اُٹها اک شخص * جسکي آزادئي تقریر تهي غارتگر هوش
اسنے اس زور سے تجویز پہ کي رد و قدح * چونک اوٹهے وہ بهي جو بیٹهے هوے تهے پنبہ بگوش
اهل مجلس نے جو بدلا هوا دیکها انداز * ڈر هوا یہ کہ کہیں اور نہ بڑہ جائے یہ جوش
صدر محفل نے بلا کر اسے آهستہ کہا * کہ " تو هم شامل وفدستي و این مایہ مجوش"
بادۂ جام سفارت مئی مرد افگن تها * ایک هي جرعہ میں وہ شیر جري تها مدهوش
اب نہ وہ طرز سخن تها' نہ وہ آزادي راے * نہ وہ هنگامہ طرازي تهي نہ وہ جوش و خروش
جسکي تقریر سے گونج اُٹها تها اجلاس کا هال * اب وہ اک پیکر تصویر تها بالکل خاموش
سخت حیرت تهي ' کہ اِک ذرۂ خاکستر تها * وہ شرارہ ' جو ابهي برق سے تها دوش بہ دوش
دیکهتے هیں تو حرارت کا کہیں نام نہیں * هو گیا شعلۂ سوزندہ بهڑک کر خس پوش
اهل ثروت سے یہ کہدو کہ مبارک هو تمهیں * للہ الحمد ابهي ملک میں هیں راے فروش

(کشاف)

عرضداشت

— * —

مسلمانوں اور سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ کے تعلقات کي تفصیل چنداں ضروري نہیں - صرف اتنا کہدینا کافي هے کہ وہ خادم حرمین شریفین هیں اور هم لوگ اونکو اپنا خلیفہ سمجهتے هیں - برسوں سے جو مظالم دول یورپ سلطنت عثمانیہ پر کرزهے هیں' اونسے هم بے خبر نہیں - ان مظالم کا سلسلہ موقوف اسوقت تک

اسکو تمام قصر کي سير کرائي گئي - سير قصر کي کيفيت کے متعلق چند روايتوں کے جمع کرنے سے معلوم هوتا هے که جسوقت سفير داخل هوا هے ' قصر ميں فوج کا ايک سپاهي بهي نه تها - صرف حجّاب اور مختلف النسل خدام تهے جن کي تفصيل يه هے

خدام سفيد	۴ هزار	حجاب	۷ سو
خدام سياه	۳ هزار	حبشي غلام	۴ هزار

يه تمام اشخـــاص چهتوں پر کهڑے کيے گئے تهے - سفير عام پهاٹـک سے داخل هوکے (خان خيل) کي طرف چلا - (خان خيل) ايک بهت بڑا مکان تها ' جسميں بکثرت رواق اور سنگ مرمر کے ستون تهے - دهنے جانب پانچ سو گهوڑے کهڑے تهے ' جن پر پانچ سو طلائي و نقرئي زينين کسي هوئي تهيں ' اسي طرح بائيں جانب پانچ سو گهوڑے کهڑے تهے ' جن پر ديبا کي جهوليں اور لمبے لمبے برقعے پڑے هوے تهے ' اور ان تمام گهوڑوں کي باگيں لباس فاخره پهنے هوے سائيسوں کے هاتهوں ميں تهيں -

يهاں سے درميان کي دهليزوں اور گزرگاهوں سے هوتے هوے سفير کو (حير الوحش) ميں ليگئے - (حير الوحش) سے اسکو ايک اور مکان ميں ليگئے ' جهاں چار هاتهي کهڑے تهے ' يه هاتهي ديبا کي جهولوں اور گلکاري سے آراستـه کيے گئے تهے - سفير ان مقامات کو نهايت متحير هو هوکے ديکهتا تها ' اور انکے ادنے باتوں کو متعجبانه پوچهتا تها - اس مکان سے اسکو ايک اور مکان ميں ليگئے جهاں ايک سو شير تهے ' ۵۰ داهنے جانب ' اور ۵۰ بائيں جانب - ان شيروں ميں سے هر شير کا هاتهه چند اور شيروں کے هاتهه ميں تها ' اور شيروں کي گردنوں ميں زنجيريں اور طوق پڑے تهے - اس مکان سے اسکو (الجوسق) ميں ليگئے - (الجوسق) سے دار (الشجره) ميں - (دارالشجره) سے (الفردوس) ميں ليگيے ' جو بيشمار آلات و فروش سے آراسته تها -

(الفردوس) کي دهليز ميں دس هزار طلا کار زرهيں آويزاں تهيں - يهاں سے اسکو ايک ايسے راسته ميں ليگئے جو ۳ سو هاتهه لمبا تها اور اس کے هر دو جانب دس هزار درقه ' خود ' بيضــه ' زرديه ' مرصع ترکش ' اور کمانيں آويزاں تهيں ' اور ايک هزار گورے اور حبشي غلام چپ و راست کهڑے تهے - ۲۳ محلوں کي سير کرنے کے بعد سفير کو (صحن التسعيني) ميں ليگئے - (صحن التسعيني) ميں حجري غلام لباس فاخره پهنے اور پورے طور پر مسلح کهڑے تهے ' اور انکے اسلحه ميں برچهے ' تبر ' عصا ' اور تلواريں تهيں - سفير کو مع اپنے جلوس کے صحن التسعيني سے (دار السلام) ميں ليگئے ' جهاں کثرت سے سسلي کے غلام دوڑ دوڑ کے برف کا پاني اور شربت وغيره لوگوں کو پلا رهے تهے -

اس سير کي طول مسافت کا اندازه اس سے هو سکتا هے ' که يه لوگ سات مقام پر ' اس عرصه ميں استراحت کي غرض سے بيٹهے اور اتنے هي بار پاني پيا - ابو عمر عدي الطرطوشي صاحب السلطان اور رئيس بلاد شام ايک سياه عباء پهنے اور سيف و منطقه زيب کمر کيے ' تمام سير ميں انکے همراه تهے -

پيـــشـــگاه خـــلافت

جب سفير روم قصر خلافت کي سير کر چکا ' تو حريم خلافت سے طلبي کا پيغام پهنچا -

(خليفه المقتدر بالله) کے ديوان خاص کي عمارت (قصر حسني) کا وه تکرانها ' جو عين دجله کے کنارے واقع تها اور (التاج) کے نام سے مشهور تها - سفير جب بارياب حضوري هوا تو اس نے ديکها که آبنوس کے ايک تخت پر خليفهٔ عباسي متمکن هے ' اور ديبق کا ايک زرافشاں حلّه پهنے هوے هے ' جسپر طلائي بيل بوٹوں کے بنانے ميں صناع نے حيرت انگيز انساني کمال ظاهر کيا هے - تخت بهي ديبقي مطرز و مذهب فرش سے مفروش هے ' اور اسکے سروں کے دونوں جانب لعل و زمرد کے دو بڑے بڑے هار آويزاں هيں ' جنکي چمک اور درخشاني سے تمام گرد و پيش منور هو رها هے -

خليفه کے سامنے اسکے پانچ شاهزادے بيٹهے تهے ' تين دهنے جانب اور دو بائيں طرف -

سفير روم کے ساتهه (نصر القشوري) به حيثيت مترجم کے موجود تهے - سفير جب تخت کے قريب پهنچا تو اس نے سينے پر هاتهه رکها اور تعظيم کے اظهار کيلئے سر جهکا ديا - پهر مترجم سے کها که " اگر تمهارے يهاں سجده کرنا ممنوع نهوتا تو ميں سجده کرتا ' ليکن ميں اس طريق سے کورنش بجالايا هوں جو همارے يهاں کے اداب و رسوم کا شعار هے "

اسکے بعد خليفه کے طرف سے قيصر روم کے خط کا جواب ديا گيا ' جسکو سفير نے ليکر چوما ' آنکهوں سے لگايا ' اور (باب دجله) کے طرف سے اپني فرودگاه کي طرف روانه هو گيا -

خليفه کي طرف سے سفير روم کيلئے پچاس کشتياں عطاياے شاهانيه کي پيشتر سے پهنچ چکي تهيں - اسکا اندازه مشکل هے که ان ميں سے هر کشتي کے اندر دنيا کي کس قدر دولت موجود تهي ؟ اور جس خزانے سے آئي تهي ' اسکے اندر زر و جواهر کے کيسے عظيم الشان سمندر بند تهے ؟ يه واقعه سنه ۳۰۵ هجري کا هے -

شئون عثمانیہ

صدورهم اکبر قد بینا لکم الایات ان کنتم تعقلون

هیں وہ اس سے بهي کہیں بڑهه کر هیں - هم نے تمکو پتے کي باتیں بتا دي هیں اگر تمهارے پاس عقل معاملہ فہم ہے تو تمهارے کام آئےگا -

قران مجید اپنا کوئي حکم بجبر نہیں منواتا بلکہ جمیع احکام و هدایات کے ساتهہ اُن کے دلائل و براهین بهي بیان فرمادیتا ہے - اس حکم میں بهي اس امر کي فروگذاشت نہیں کي گئي اور اس سے بعد کي آیات میں بتلادیا کہ مقصود یہ ہے کہ مسلمان ان کے شر سے محفوظ رہ سکیں :

ها انتم اولاء تحبونهم ولایحبونکم وتومنون بالکتاب کلہ و اذا لقوکم قالوا آمنا و اذا خلوا عضوا علیکم الانامل من الغیظ قل موتوا بغیظکم ان اللہ علیم بذات الصدور - ان تمسسکم حسنة تسوٴهم و ان تصبکم سیئة یفرحوا بها و ان تصبروا وتتقوا لا یضرکم کیدهم شیئاً ان اللہ بما یعملون محیط !

سنو جي ! تم کچهہ ایسے سیدهے سبهاؤ کے لوگ هو کہ تم تو اِن سے دوستي رکهتے هو اور وہ تم سے مطلق دوستي نہیں رکهتے اور تم خدا کي ساري کتابوں پر ایمان رکهتے هو اور وہ تمهارے قرآن کے منکر هیں اور جب تم سے ملتے هیں تو کہہ دیتے هیں کہ هم بهي ایمان لے آئے هیں اور جب اکیلے هوتے هیں تو مارے غصہ کے تم پر اپني انگلیاں کاٹتے هیں اے پیغمبر اِن لوگوں سے کہو کہ اپنے غصہ میں جل مرو جو بغض هماري طرف سے تمهارے دلوں میں ہے اللہ کو سب معلوم ہے مسلمانو ! اگر تم کو کوئي فائدہ پہنچے تو اِن کو برا لگتا ہے اور اگر تم کو کوئي گزند پہنچے تو اس سے خوش هوتے هیں اور اگر تم ان ایذاؤں سے پرهیز کرو اور انتقام میں زیادتي سے بچے رهو تو اطمینان رکهو کہ اِن کے فریب سے تمهارا کچهہ بهي نہیں بگڑنے کا - کیونکہ جو کچهہ یہ کہہ رہے هیں اس کا دفعیہ اللہ کے احاطۂ قدرت میں ہے -

کیا ایک غیر مسلم کو وزیر خارجہ مقرر کرنے سے ترکي نے احکام قرآني کي صریح مخالفت نہیں کي ؟ اصل یہہ ہے کہ قرآن کي پیروي سے گذریے عالم کے ساطان اور قیصر و کسری کي سلطنتوں کے مالک بن گئے تهے - اب قرآن کو پس پشت پهینکنے سے حاصل کي هوئي سلطنتیں کهو رہے هیں - فاعتبروا یا اولی الابصار -

(نور الدین از گوجرانواله)

جنگ بلقان و دول یورپ

+:•:+

تاریخ جنگ پر ایک اجمالي نظر اور یورپ کے سیاسي تعلقات موجودہ

گو یورپ کا عام ادب ' حفظ حقوق ' اعانت مظلوم ' وفاء عہد ' اور نصفت پروري کے ادعا سے لبریز ہے ' مگر واقعہ یہ ہے کہ وہ جذبۂ کشورستاني و حکمراني کا اس درجہ حلقہ بگوش ہے کہ اسکي فرمانبري کے لیے هر قسم کي اخلاقي قربانیوں کے لیے بے دریغ تیار هوجاتا ہے -

نقص عہد ' غصب حقوق ' اور زبردست آزاري خواہ کتني مذموم کیوں نہو ' لیکن اگر اسکے ذریعہ سے توسیع ملک میں مدد ملسکتي ہے تو اسکے استعمال میں اسکو ذرا بهي تامل نہیں - ممکن ہے کہ سطحي بیں نظریں ان حرکات کو اسکي کامیابي و سرسبزي کا ذریعہ سمجهتي هوں مگر ارباب نظر کو اس امر کے اعتراف سے کسي طرح گریز نہیں هو سکتا کہ اسکي اس حرص پروري و طمعراني هي میں یقیناً اسکي آیندہ تباهي مضمر ہے -

جنگ طرابلس سے مسیحي دول کي باهم ساز و باز مصالح پرستي ' اور حق کشي منظر عام پر آگئي تهي - جنگ بلقان نے اسکي مزید تائید کي اور اسکے ساتهہ دنیا کو یہ بهي دکها دیا کہ یورپ جسقدر آگے بڑهتا جائیگا ' اسیقدر امن و انصاف خطرے سے قریب تر هوتا جائیگا -

یورپ نے اعلان کیا کہ " مسئلہ بلقان کي بابت جنگ نہیں هوگي " یہ اعلان غالباً مدبرین یورپ کي ظرافت پسندي نہ تهي بلکہ ایک سنجیدہ اعلان تها ' اور بیشک اگر اغراض پرستي نہ هوتي تو یورپ کا یہ اعلان حرف بحرف صحیح ثابت هوجاتا - دول یورپ کا ادنی اشارہ جنگ روکنے کے لیے کافي تها - چند چهوٹي چهوٹي ریاستوں کي اتني جرأت نہیں هوسکتي تهي کہ وہ یورپ کي باشوکت و اقتدار سلطنتوں کے خلاف مشورہ کریں -

لیکن منع جنگ کا اشارہ کیوں هوتا ؟ ریاستهاے بلقان روس کے لواحقین میں سے تهیں ' جنهیں وہ نہ صرف حوصلہ افزائي کے لیے ' بلکہ اپنے مخصوص مصالح کے لئے اپنے حریف دیرینہ دولت عثمانیہ کے مقابلہ کے لیے همیشہ شہ دیتا رهتا ہے - گو فرانس و انگلستان کو براہ راست ریاستهاے بلقان سے کوئي تعلق نہیں ' مگر یہ تعلق کیا کم ہے کہ ان پر ایک ایسي سلطنت ظل گستر رهتي ہے جسکي خوشنودي و درستي انهیں اپني کروروں کمزور و مجہول مسلمان رعایا کي هر دلعزیزي سے کہیں زیادہ عزیز ہے - ائتلاف مثلث (انگلستان ' روس ' فرانس) کے ایک جنگ پر متفق هو جانے کے بعد کوئي وجہ نہ تهي کہ اتحاد ثلاثہ (جرمن ' اٹلي ' اسٹریا) اسکي مخالفت کرتا -

دول یورپ کا یہ عذر کہ انهوں نے جنگ کو روکنا چاها مگر ریاستهاے بلقان راضي نہیں هوئیں ' محض ابلہ فریبی و حیلہ طرازي ہے - کیا کوئي معمولي عقل کا آدمي بهي یہ فرض کر سکتا ہے کہ جبل اسود کي سي چهوٹي ریاست ' دول یورپ کے کسي ایک مشورہ کو بهي نامنظور کرسکتي ہے ؟

حقیقت یہ ہے کہ یورپ کي ساز و باز اور ملمع کار دروغ گوئي کي اس کثرت سے اور اس قدر جلد جلد و پے درپے شہادتیں مل رهي هیں کہ اگر اب بهي اهل مشرق نہ سمجهیں ' تو آیندہ انکے سمجهنے سے همیشہ کے لیے مایوس هو جانا چاهیے -

بہر نوع اعلان جنگ هوا اور اسکے بعد فوراً هي موسیو (پوانیکر) وزیر خارجیہ فرانس کي تجویز اور انگلستان و روس کے اتفاق سے یہ اعلان کیا گیا کہ " خواہ نتیجہ کچهہ هي هو مگر فتحیاب کو اپنے ملک میں مزید اراضي کے الحاق کا حق نہ هوگا یا بالفاظ دیگر فریقین کے ممالک میں کوئي جغرافیائي تغیر نہیں هوگا " موسیو (پوانیکر) نے یہ کیوں تجویز کیا تها ؟ صرف روس کي خوشامد کے لیے - انگلستان نے اس سے کیوں اتفاق کیا ؟ صرف روس کو خوش کرنے کے لیے - اور خود روس نے اسکو کیوں پسند کیا ؟ اسلیے کہ اسکا خیال تها کہ بہادر ترکي فوج جسوقت اپني بارکوں سے چلے گي تو پهر (صوفیا) میں جاکے دم لیگي - اسکو معلوم تها کہ یوناني فوج جب اس سے برسر پیکار هوئي تهي تو اسکا کیا حشر هوا تها - اور وہ یہ بهي جانتا تها کہ آج یونان صرف اسواسطے ایک آزاد سلطنت نظر آتا ہے کہ اعلان جنگ کے بعد یہ بهي اعلان کردیا گیا تها کہ جغرافیائي حالت بدستور قائم رهیگي -

نہیں ہوا ہے' بلکہ روزافزوں ترقی دیکھا رہی ہے - جنگ طرابلس اور جنگ متحدہ ریاست ہاے بلقان کے بانی کار دول کو ہمنے اچھی طرح پہچان لیا ہے مگر اسوقت ہمکو اسپر بحث کرنے کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی - اگر آیندہ کوئی موقعہ پیش آیا تو ان شاء اللہ تفصیل سے بحث کرینگے - تازہ اخبارات سے مظالم بلغاریا کی جو تفصیل ہم تک پہنچی ہے' اوسکی فہرست نہایت طول طویل ہے - مختصراً یہ ہے کہ بلغاریا کے سپاہیوں نے مسلمانوں کے گھروںمیں گھسکر ناکتخدا لڑکیوں اور عورتونکو نہایت بیرحمی سے بے عصمت کیا اور مساجد کے ساتھہ طرح طرح کی بے ادبیاں کیں - کیا دنیا کا کوئی انسان جسکی عزت کے ساتھہ یہ برتاو کیا جاے اپنی حد پر قائم رہسکتا ہے ؟ ہر انصاف پسند طینت اسکا جواب یہی دیگی کہ " ہرگز نہیں " - قطع نظر اسکے کیا دنیا کی کوئی قوم اپنی عبادت گاہوں کی بے حرمتی دیکھنا گوارہ کرسکتی ہے ؟ اگر نہیں کرسکتی تو پھر کیا یہہ واقعہ اسلامی دنیا کے لئے ایسا نہیں ہے کہ اسلام کے بچہ بچہ کو اسپر آمادہ کردے کہ وہ وحدانیت کی قسم کھاکر اسکا بیڑہ اوٹھا لے کہ اون ملعونوں کو واصل جہنم کرکے اونکی قوم کو صفحۂ ہستی سے مٹادیگا ؟ اور یہ نہوسکا تو وہ خود اس عالم سے ناپید ہو جاویگا تاکہ پھر کبھی ایسے جانگداز اور روح فرسا واقعات اوسکے کانوں تک نہ پہونچیں ؟

اسلام دنیا میں اسلیے بھیجا گیا تھا کہ وہ دنیا کو آزادی' اخوت اور مساوات کی تعلیم دے - اسکے تمام پیرو آزاد اور بالکل آزاد ہوں - چنانچہ مسلمانوں کی تاریخیں اس قسم کے صدہا واقعات سے لبریز ہیں - لیکن آہ ! ہم یہ کیا دیکھتے ہیں کہ آجکل تمام قوموں سے زیادہ مسلمانوں کی گردنوں میں غلامی کے طوق پڑے ہیں - مگر ہم کیا کہتے ہیں ؟ کیا یہ طوق بگلو مسلمان مسلمان ہیں ؟ کیا اسلام اور غلامی ایک ساتھہ جمع ہوسکتی ہے ؟ کیا جس قوم کے غلام آزاد ہوے ہوں اسکے آزاد غلام ہوسکتے ہیں ؟ کیا جو شخص اسلام کا مقدس " فرض حریت " نہ بجا لائے وہ مسلمان ہوسکتا ہے ؟

یہ امر پایہ ثبوت کو پہونچ چکا ہے کہ مسلمان اج تک تاج برطانیہ کے وفادار رہےہیں بلکہ خود گورنمنٹ نے بھی غالباً یہی تصفیہ کرلیا ہوگا کہ مسلمان ایک قوم ہے جو ہمیشہ وفاداری کا عہد نباہ سکتی ہے لہذا ہم لوگ اس ادب اور تعظیم کے ساتھہ جو ایک وفادار رعایا کو اپنی گورنمنٹ کے ساتھہ ظاہر کرنا چاہیے' ملتمس ہیں کہ ہماری عرضداشت دو صورتونمیں سے جس ایک صورت کو پسند فرمایا جاے منظور ہو :

(۱) بلغاریا سے اسکے تمام تہذیب سوز اور وحشیانہ افعال کی پوری سختی اور قوت کے ساتھہ باز پرس کی جاے اور قانون و تہذیب کے خلاف جو حرکتیں اس سے اور اسکی سپاہ سے سرزد ہوئی ہیں اور جنکی وجہ سے کئی لاکھہ مسلمانوں کو طرح طرح کے جگر سوز اور روح فرسا مصیبتیں گوارا کرنی پڑیں اور ہزارہا مسلمانان بلغاریا اپنی عزت و ناموس سے دست بردار ہونے پر مجبور ہوے - اسکو تمام دول یورپ کے سامنے پیش کرے -

(۲) یا پھر یہ کہ گورنمنٹ غیر جانبداری کو بالای طاق رکھکر ہمکو ہمارے ارادے پورا کرنے کے لئے آزاد کردے - اول صورت کے لئے ہمیں یقین ہے کہ ہماری سلطنت کے وزیر خارجیہ کا صاف الفاظ میں یہہ جواب ہوگا کہ گورنمنٹ برطانیہ بوجہ غیر جانبداری کے ایسا کرنے سے معذور ہے - اگرچہ ہمارے پاس اسکے کافی دلائل موجود ہیں کہ گورنمنٹ ایسا کرسکتی ہے' مگر ہمکو اسپر زیادہ زور دینے کی ضرورت نہیں - پس غالباً ہماری گورنمنٹ کو ہماری عرضداشت کی دوسری صورت منظور کر لینے میں کوئی تامل نہ ہوگا - کیونکہ زیادہ سے زیادہ اس صورت کے لئے گورنمنٹ کہہ سکتی ہے کہ عدم واقفیت فن سپہ گری سے خطرۂ جان ہے - ہمارے پاس اسکا کافی جواب موجود ہے کہ ہم اس سے نا واقف نہیں ہیں مگر کلمہ توحید جسکی تعظیم کا اثر ہر مسلمان کے رگ رگ میں ہے' میدان سپہ گری میں جوہر دکھانے کے لئے تمام نقصوں کا کامل علاج ہے -

بالفرض اگر یہی مان لیا جاے کہ جان کا خطرہ ہے بلکہ خطرہ نہیں جان کا جانا متصور ہے تو بھی مسلمانوں کے عقیدے کے موافق دنیا ایک عارضی چیز ہے' بمقابلہ اوسکے اخرت مستقل ہے - علاوہ اسکے یہ بھی عقیدہ ہے کہ چاہے کسی قوم کی جانیں اونکے ہاتھہ میں ہوں مگر مسلمانوں کی جانیں اونکے مالک حقیقی کے ہاتھہ میں ہیں جنکو قبل از وقت کوئی بھی نہیں لے سکتا - اگر مسلمانوں کا وقت آگیا ہے تو سبحان اللہ ! اس سے بہتر موت اونکے لئے نہیں ہوسکتی جسمیں اونکو درجہ شہادت حاصل ہوگا -

یہ صحیح ہے کہ مسلمانوں کے متجانے سے سلطنت برطانیہ کی ایک ایسی قوم جو اپنے مذہب اور اپنے تاریخی روایات کے برعکس غلامی اور محکومی کیلیے سب سے زیادہ موزون قوم ہے' متجائے گی' مگر اس کا افسوس نہیں ہونا چاہیے کیونکہ انگریزی قوم اپنے آپ کو آزادی کا علم بردار کہتی ہے' اور تجربہ شاہد ہے کہ وہ صدیوں کی مغلوب قوموں کو آزادی کے ایسے جد جہد کرنا سکھا چکی ہے پس مسلمانوں کی قوم جنکی سلطنت کو گئے ہوئے پوری ایک صدی بھی نہیں گذری ہے اور جسکی دنیا میں ابھی اور سلطنتیں باقی ہے' کیوں اپنی گم گشتہ ازادی کیلیے اب ایک آخری حرکت مذبوحی سے باز رہے ؟

[یہ مراسلت ایک اسلامی انجمن کی جانب سے پچھلے مہینے ہمارے پاس پہنچی تھی جسکے آخر میں اسکے ممبروں کے دستخط تھے - ہم نے اس خیال سے شائع نہیں کیا تھا کہ اس قسم کے خیالات کے اظہار سے کوئی نتیجہ حاصل نہیں - درخواستیں اور عرضداشتیں کبھی بھی کسی قوم کے مصائب کا علاج نہیں ہوئی ہیں - لیکن اب شائع کردیتے ہیں کہ کم از کم مسلمانوں کے خیالات اصلی کا تو اعلان ہے - الہلال]

ترکی کا وزیـــر خارجیـہ

ترکی کی وزارت خارجیہ پر ایک ارمنی نسل کا مسیحی متمکن ہے جسکا نام نورو دنگیان افندی ہے - غور کرو' وزارت خارجہ کا عہدہ جلیلہ کیسا ذمہداری کا عہدہ ہے اور یہ بالکل صحیح ہے کہ سلطنت کے سیاہ و سپید کا مالک وزیر خارجہ ہوتا ہے - بعض رموز سلطنت ایسے ہوتے ہیں جن کو اجانب و اغیار سے پردۂ خفا میں رکھنا بے حد ضروری ہوتا ہے - اسی بنا پر ایک اسلامی سلطنت کا وزیر خارجہ مسلمان ہونا چاہئے لیکن ترکی کو اس کا مطلق احساس نہیں - یورپ کی مسیحی اقوام اسلام کے قلع و قمع پر تلی ہوئی ہیں اور وہ ہر وقت اسی دھن میں رہتی ہیں کہ بس چلے تو آل عثمان کو یورپ سے جلا وطن کردیں' لیکن سلطنت عثمانیہ ایسی بھولی بھالی ہے کہ انہی مخالفین و معاندین اسلام کے ایک فرد کو وزارت خارجہ جیسے عہدہ جلیلہ پر ممتاز فرمانے سے دریغ نہیں کرتی - * ع *

ببین تفارت رہ از کجاست تا بکجا

قرآن مجید نے نہایت توضیح و تاکید سے فرمایا ہے کہ مسلمانونکو چاہیے کہ اپنے سوا کسی غیر کو اپنا رازدار دوست نہ بنائیں کقولہ تعالی :

یـا ایهـا الـذیـن آمنـوا لا تتخـذوا بطانـة مـن دونكـم لا یالونـكـم خبـالاً ودوا ما عنتم' قد بـدت البغضـاء من افواههـم و مـا تـخـفـی	مسلمانو ! اپنے لوگونکو چھوڑکر مخالفین میں سے کسی کو اپنا رازدار اور دوست نہ بناؤ وہ تمہاری خرابی میں کچھہ اوٹھا رکھنا نہیں چاہتے ہیں کہ تم کو تکلیف پہنچے - دشمنی توان کی باتوں سے ظاہر ہو ھی چکی ہے اور غیظ و غضب جو ان کے دلوں میں بھرے

یوناني جماعتوں میں عرصے سے چلي آتي تھي' اور خود بھي تینوں ریاستوں کے سفراء متعینه (سینٹ پیٹر سبرگ) میں باھم اتفاق پیدا کرانے کي کوشش کي - چنانچه اوائل سنه ۱۹۱۲ع میں ھم ان فرقوں میں اتحاد کا دور دورہ دیکھنے لگے' جنمیں ھمیشه باھم کشت و خون کا بازار گرم رھا کرتا تھا !

اس عرصه میں چار سال کی وہ مدت گزر گئي جو اعلان دستور کے بعد بطور ھنگامی صلح کے قرار پائي تھی' اور ھم سننے لگے که صوفیا میں بلغاریا و دیگر ریاستھاے بلقان کے سفرا باھم حملۂ مدافعت کي بابت معاھدہ کر رھے ھیں -

یه ظاھر ھے که ھم سے زیادہ (آسٹریا) کو ھماري سلطنت کے متعلق علم تھا - چنانچه کونت (پر چبولد) وزیر خارجیه (آسٹریا) نے تمام دارالسلطنتھاے یورپ کا اس غرض سے دورہ شروع کیا که احکام معاھدہ برلن کی رعایت پر دولت عثمانیه کو مجبور کیا جائے اور کنایةً ھمکو اس معاھدہ کي بھي اطلاع دیدي -

اس عرصه میں قوم نے بھي یه محسوس کرلیا تھا که اسکا اصلي دشمن کون ھے ؟ اسلیے (سعید پاشا) کی وزارت کے بعد جو وزارت بیٹھي' اس نے فوراً اعلان کر دیا که " دولت عثمانیه (مقدونیه) میں اصلاحات نافذ کرنے کے لیے بالکل تیار ھے " لیکن ریاست ھاے بلقان نے اپنے پس پردہ دول کي جرات افزائي سے شه پاکر (مقدونیه) کي کامل خود مختاري کا مطالبه شروع کردیا - باب عالي نے یه مطالبه نامنظور کیا اور ۱۸ - اکتوبر سنه ۱۹۱۲ع کو اعلان جنگ ھو گیا -

* * *

اعلان جنگ کے وقت

اعلان جنگ سے پہلے ھماري فوج کي یه حالت تھي که مارچ سنه ۱۹۱۱ع میں محمود شوکت پاشا اپنے عہدۂ وزارت جنگ میں نظام فوج کے اندر ایک عظیم الشان تغیر کر چکے تھے - لیکن اسکے بعد باقاعدہ فوج کے اکثر پرانے افسر معزول ھوگئے' نئے رجمنٹوں کے ساتھه وہ تمام با قاعدہ دستے بھي ملحق کردے گئے جو تعداد میں ۴ سو تھے -

محمود شوکت پاشا جسوقت اس عہدہ سے علحدہ ھوے' اسوقت نئے رجمنٹوں کے اکثر سپاھیوں کي مدت ملازمت خدمت ختم ھو چکي تھي' اسلیے اکثر رجمنٹ تجربه کار سپاھیوں سے خالي ھوگئے تھے اور سپاھیوں کي تعداد بھي کم ھوتي گئي تھي - اعلان جنگ سے قبل مختار پاشا کو اعلان جنگ کے امکان کا یقین نه تھا - (کیونکه یورپ کي تمام بڑي سلطنتیں یقین دلا رھي تھیں که ریاستھاے بلقان جنگ نہیں کرینگي - الهلال) مگر تاھم قسطنطنیه میں اتحادیوں کے مظاھرات کي وجه سے انکا استعفاء دیدینے کا قطعي ارادہ تھا -

اعلان جنگ کے وقت ھماري یه حالت تھي که جسوقت باب عالي نے جنگي تیاري کا حکم دیا ھے اسوقت (اڈریا نوپل) کے علاوہ تمام (مقدونیه) میں بہت تھوڑي فوج موجود تھی - سامان جنگ قریبا مفقود تھا اور سفرمینا کا سامان بیل گاڑیوں پر جاتا تھا - دشمن حدود عثمانیه میں گھسا آرھا تھا اور ھم ابھي فوج کے جمع کرنے ھي میں مصروف تھے - اسکے علاوہ ھماري فوجي تربیت بھي بلغاریا کي فوجي تربیت سے گري ھوئي تھي - کیونکه با قاعدہ فوج ھمیں (ایشیا) سے لاني تھي اور یہاں جو ردیف فوج موجود تھي وہ امور جنگ سے محض ناواقف تھي - ان مشکلات کے ساتھه جسقدر فوج ھم جمع کرسکے' اسکو ھم نے چار حصوں پر تقسیم کرکے ھر حصه کو ایک خاص نام سے موسوم کر دیا -

ایک حصه کا نام (جیش الشرق) دوسرے کا نام (جیش الغرب) تیسرے کا نام (جیش الشمال) اور چوتھے کا نام (جیش الجنوب) تھا -

(جیش الشمال) میں ۴۰ اور ۵۰ ھزار کے درمیان میں سپاھي (علي رضا پاشا) کے زیر کمان تھے - (جیش الشمال) سے دو کمپنیاں زیر کمان (فتحي پاشا) اور (جاوید پاشا) سرویا کے حدود پر مامور تھیں

(جیش الغرب) میں تیس ھزار سپاھي تھے جسکے کمانیر (زکي پاشا) تھے - اس فوج کا مرکز (بلغاریا) کے جانب غرب اس مقام پر تھا' جہاں (کوستندیل) (کوچنه) (عثمانیه) (جمعه بالا) (رسنه) اور (جسر آغا صالح) واقع ھیں -

(جیش الشرق) بلغاریا کے جنوبي حصه میں تھا - (جیش الجنوب) کے دو حصے تھے - ایک حصه زیر کمان (اسعد پاشا) (یانیا) کی طرف متعین کیا گیا تھا اور دوسرا حصه حدود (الاصونیه) پر مامور تھا - اس حصه کي کمان کے لیے (رضا پاشا) کمانڈر توپخانه تجویز کیے گئے تھے مگر آنھوں نے اسکي کمان لینے سے انکار کر دیا' اسلئے انکے بدلے (حسن پاشا) کمانیر مقرر ھوے -

اسي طرح فوج کا کچھه حصه جبل اسود کي طرف بھي براے نام بھیج دیا گیا تھا -

خلاصه یه که اعلان جنگ کے وقت تمام یوروپین ترکي میں کل فوج تین لاکھه پچاس ھزار تھي - اسکے مقابله میں ایک لاکھه پچاس ھزار سرویا کي' تین لاکھه پچاس ھزار بلغاریا کي' ایک لاکھه دس ھزار یونان' کي اور تیس ھزار جبل اسود کي فوج تھي -

یه تمام فوج' جنکي مجموعي تعداد چھه لاکھه تیس ھزار تھي یکایک حدود عثمانیه پر حمله آور ھوگئي -

(قرق کلیسا) (جسر مصطفی پاشا) (ادیمتوقه) (جمعه بالا) (جسر صالح آغا) (جاروفه) (کوچنه) (سلطان تیه سي) (دوده باغردان) (یویا) (فتزہ) (زینعیتزہ) (متر) (فتزہ) (پرانه) (لوردس) (آلاصونیه) میں جنگ شروع ھوئي - یوناني فوج ایک لاکھه دس ھزار تھي - اسکے مقابله میں عثماني فوج صرف تیس ھزار - جسمیں (لوروس) میں بارہ ھزار اور (بش بینار) میں تین ھزار' باقی فوج دیدباني پر مامور تھي - (الاصونیه) میں ۱۵ ھزار فوج تھي جسمیں سے پانچ ھزار جزیرہ نماے (خالکیدیکیا) و بندرگاہ (سالونیکا) میں اس غرض سے مامور کي گئي تھي که یوناني بحري فوج کو روکے' جو جنگي بیڑے کي کشتیوں سے نکلکے (سالونیکا) کي طرف بڑھنا چاھتي تھي - اور باقی دس ھزار (الاصونیه) میں لڑ رھی تھی -

(قرق کلیسا) کے قریب (بلغاریا) کي ایک لاکھه دس ھزار فوج تھي' جسکے مقابله میں (قرق کلیسا) کے قلعوں میں صرف پچاس ھزار عثمانی فوج تھي -

(یلور پاشا) کے ساتھه صرف آٹھه ھزار عثماني تھے' جنکے مقابله میں بلغاري پورے دس ھزار تھے - (جسر مصطفے پاشا) میں عثماني فوج صرف ایک لاکھه تھي' مگر اسکے مقابله میں بلغاریا کي فوج دو لاکھه چالیس ھزار تھي - پچاس ھزار سروي' اور ایک لاکھه نوے ھزار بلغاري - ھمارے جیش الشمال میں بھي صرف تیس ھزار سپاھي تھے اسکے مقابله میں پانچ ھزار سروي اور پینتالیس ھزار بلغاري تھے - علاوہ ان بیس ھزار سرویوں کے جو حدود جبل اسود پر تھے' خود حدود (سرویا) پر بھي نوے ھزار سپاھي موجود تھے' انکے مقابله میں عثماني فوج صرف پچاس ھزار تھي - دشمن کي فوج ھماري فوج سے نه صرف تعداد میں زیادہ تھي' بلکه ساز و سامان میں بھي ھماري فوج سے بدرجہا بہتر تھي - مثلاً ھر بلغاري اور سروي رجمنٹ کے ساتھه تین میٹرلوز قسم کي توپیں' دو معمولي توپیں' پیادے اور سوار تھے - علاوہ اسکے سفر مینا کي نقل و حرکت کے لیے ریل تھي اور توپوں کے لیے موٹر گاڑیاں - لیکن اسکے مقابله میں ھمارے ایک فرقه میں کل دو توپیں میٹر لوز قسم کي تھیں' اور سفرمینا اور توپوں کي نقل و حرکت کے لیے محض بیل گاڑیاں ! !

تعداد و سامان کے علاوہ ایک بڑا فرق یه تھا که دشمن کي فوج تربیت یافته تھي' بحالیکه ھماري فوج میں اسي فیصدي غیر تربیت یافته تھے - ھماري فوج ردیف کي پلٹنوں میں ھر ڈھائي سو سواروں پر

لیکن فتح و شکست کي تقسیم بالکل خلاف امید هوئي -

هوا کا رخ بدله هوا دیکھکر خیالات کا رخ بھي بدلگیا اور سب سے پہلے اخبارات نے یـه سوال اٹھایا که بلقانیوں کو " کیوں نه اس فتح کے ثمرات سے متمتع هونے کا موقع دیا جاے ' جسکے لیے انکي هزارها جانیں کام آئي هیں " اعلان جنـگ پر ابھي نصف ماه سے زائد نہیں گزرا تھا که (روس) سے یه آواز بلند هوئي : " نہایت نا انصافي هوگي اگر ریاستہاے (بلقان) کو ان فتوحات سے ثمره اندوز هونے کا موقع نه دیا گیا جسکے لیے انھوں نے اپني نہایت عزیز جانیں دي هیں " اس کي صداے بازگشت (انگلستان) و (فرانس) سے بھي آئي اور مسٹر ایسکویتھ اور موسیو پوانیکر بھي وهي کہنے لگے ' جو ایک روسي مدبر کہرها تھا - گو (جرمن) ' (آسٹریا) ' اور (رومانیا) یہي چاهتي تھیں ' که نقشۂ ملک میں تغیر نه هو ' مگر روس کے ساتھه (انگلستان) اور (فرانس) کے هم آهنـگ هو جانے سے مجبوراً انکو خاموش هو جانا پڑا - لیکن (اسٹریا) نے تغیر جغرافیه کی مخالفت سے اس شرط پر دست کشي اختیار کی که " البـانیـه ریاستہاے بلقان میں تقسیم نه کردیا جـاے " کیونکه اگر البـانیه انکو ملجـاتا ' تو سلافي (سلاوین) عنصر کا غلبه هو جاتا ' جو (آسٹریا) کي هستي کے لئے سخت خطرناک ثابت هوتا - اس نے اس امر کي بھی مخالفت کي که (سرویا) کو بحر (ایڈریاٹـک) میں ایک بندرگاه و اسلحه خانه بنانے کي اجازت دیجاے -

(آسٹریا) نے سرویا کو متنبه کردیا که وه مطالبات میں اعتدال سے کام لے اور بحر (ایڈریا ٹـک) میں بندرگاه کے مطالبه سے دست بردار هو جاے - (سرویا) نے آسٹریا کے مقابله میں سختي کي ' اور اپنے ارادے پر نہـایت مضـبوطي سے قائم رهنے کا اظهار کیا - ادهر ائتلاف مثـلث نے بھي سرویا کي طرف اس خیال سے اظهار توجه کیا که آسٹریا ڈر جاے اور اپني مخالفت سے باز آجاے ' مگر (آسٹریا) کو معلوم تھا که یه موقع کمزوري دکھانے کا نہیں هے - اسکي آبادي کا ایک ثلث سلافي عنصر هے اسلیے اگر آج وه (البانیه) کا مختار کل هوگیا تو کل آسٹروي ممالک کا بھي مالک سمجھنا چاهیے -

(آسٹریا) نے ایک طرف تو جنگي تیاري کا حکم دیا اور سرویا سے کہدیا که " اگر تم اپنے فتوحات سے صرف فائده اٹھانا چاهتے هو تو هم کو اس سے کچھه تعرض نہیں ' لیکن اگر تم قبضه و ملکیت چاهتے هو تو اس سے همیں قطعي اختلاف هے ' خواه اس اختلاف کا نتیجه جنگ هي هو اور اسمیں تمھارے ساتھه ائتلاف مثلث بھي شریک هوجائیں " - اور دوسري طرف اتحاد کي تجدید کي اور اپنے حلیفوں سے وعده لے لیا که اگر ائتلاف مثلث نے (سرویا) کي حمایت میں هتیار اٹھائے تو وه بھي میدان جنـگ میں اتر آئینگے - ائتلاف مثلث نے یه دیکھا که (بلقان) کي چھه لاکھه فوج اور اسکے ساتھه روس کے لاکھوں سپاهیوں سے بھي (اسٹریا) کے اراده میں فرق نہیں آیا تو مجبوراً (البانیه) کي خود مختاري تسلیم کرلي -

گو یه نزاع طے هوگئي هے مگر تاهم حفظ ما تقدم کے لیے آسٹریا کو ۹ فوجیں اور ایک بیڑه ' اور روس کو ایک کثیر فوج اسکے مقابلے کے لیے تیار رکھنا ضروري هے ' کیونکه جنگ کا چھڑ جانا بر وقت ممکن هے -

(رومانیا) بھي جواب تـک نہایت خاموشي سے رفتار جنگ دیکھه رهي تھي ' تقسیم ممالک کے وقت خاموش نه رهسکي اور اعلان کر دیا که " اگر اس تقسیم میں اس کو کچھه نه دیا گیا تو وه تغیر نقشه کي مخالفت کریگي " -

خود اتحادیوں میں بھي خانه جنگي هوگئي اور یونان اور بلغاریوں میں سالونیکا کي بابت تلوار چلتے چلتے رهگئي -

ان حالت کے دیکھتے هوے ماننا پڑتا هے که اگر صلح کانفرنس نے کوئي تشفي بخش تصفیه نه کیا اور بات بڑھي تو یورپ کا امن عام ضرور خطره میں هوگا - اور اسکے بعد یه نـکته بھي سمجھ میں آجاتا هے که جو سلطنتیں پہلے مداخلت کرنا نہیں چاهتي تھیں وه اب اسقدر صلح کے لیے کیوں کوشاں هیں ؟ اور یه کیوں طے کیا جارها هے که متفقه طور پر باب عالي پر زور ڈالا جاے که وه جسقدر جلد ممکن هو صلح کرلے ؟

جنگ بلقان کے حوادث و واقعات

پر
ایـک تفصیلـي نظـــر

(ایک عثماني مصري مقیم استانه کے قلم سے)

فخر کائنات صلعم نے فرمایا که " مسلمانوں کي مثال ایک جسم کي هے - جب ایک عضو کو مرض کي شکایت هوتي هے ' تو تمام جسم اسکو محسوس کرتا هے " اسي لیے بوجه ان مصائب و آفات کے جو همارے عثماني بھائیوں پر اجکل نازل هو رهي هیں مصري مسلمانوں کو حزن و الم کي حالت میں دیکھتا هوں - چونـکه میں نے اپني آنـکھوں سے ان جگـر خون کن مصائب کا ایک حصه دیکھا هے جو باشندگان مقدونیه و عثماني قیدیـوں پر اتحادیوں کے قبضه کے بعد سے نازل هو رهے هیں اور نیز یونانیوں کے اس وحشیانـه برتاؤ کو دیکھـا هے جو وه عثماني قیدیـوں کے ساتھه کر رهے هیں ' اسلئے میں اپنا فرض سمجھتا هوں که اپنے مشاهدات کے خلاصه سے اپنے مصري بھائیوں کو مطلع کروں - الله تعالی نے فرمایا هے که " وه اسوقت تـک کسي قوم کو نہیں بدلتا ' جب تک وه قوم اپنے آپ کو نه بدلے " اسلیے یه بدیہي هے که کچھه ایسے مادي و اخلاقي اسباب ضرور هیں جو همارے اس تنزل و شکست کا موجب هوے هیں -

اخلاقي اسباب کو میں مورخین اسلام کے لیے چھوڑ دیتا هوں اور اس وقت صرف مادي اسباب و علل کا ذکر کرنا چاهتا هوں -

عثماني صوبہاے مقدونیه چار سال قبل اجنبي (یورپي) نگراني میں تھے ' لیکن بایں همه امن نه تھا ' جسکي وجه سے یوروپین مقاصد کے فروغ کو بہت نقصان پہنچتا تھا - مدبرین دول (روس و انگلستان) شہر (ریوال) میں جمع هوے اور طے کیا که " مقدونیه کا نظام حکومت بدلدینا چاهیے " یه تجویز ابھي عملي صورت اختیار کرنے نہیں پائي تھي ' که دولت عثمانیه میں فوجي انقلاب برپا هوگیا - اس انقلاب نے اس تجویز کو هنگامي طور پر ملتوي کر دیا - سنه ١٩١٠ع میں حکومت کي طرف سے ایسي کار روائیاں هوئیں ' جو بلغاري انجمن کے دوباره قیام کي باعث هوئیں اور اس نے پھر دولت عثمانیه سے (مقـدونیه) کے لیے نظـام غیـر مـرکـزي کا مطالبه کیا - حکومت نے اس کو نا منظـور کیا - بلغاریـوں میں پھر جماعت بندیاں و گروه بازیاں شروع هوگئیں اور یورپ کو متوجه کرنے کے لیے جابجا تباه کن گولے پھینکے جانے لگے - اسکے بعد زمانه اسطرح گزر رها تھا که ایک طرف تو ان گروهوں کي قوت بڑھتي جاتي تھي اور دوسري طرف حکومت کي کارروائیوں کو ناپسند کرنے والوں کي تعداد زیاده هو رهي تھي -

سال گذشته کے اواخر میں بلغاري عثمانیوں نے یورپ میں چند وفود بھیجے ' جنکي غایت یه تھي که دولت عثمانیه احکام معاهده برلن کي کماحقه رعایت کرنے پر مجبور کي جائے - مگر ان وفود کو یورپ میں بجز روس کے اور کوئي مددگار نہیں ملا - روس نے یه دیکھا که سلافي عنصر کي نجات اسوقت تک نہیں هوسکتي ' جب تک ریاستہاے بلقان میں اتحاد نه هو جاے ' اسلیے اس نے ریاستہاے بلقان کو پہلے اس باهمي ناچاقي کے دفع کرنے کي صلاح دي ' جو بلغاري ' سروي ' اور

صرف ایک افسر تھا حالانکہ دشمن کی فوج میں ہر ایک بلاک میں ایک یوز باشی اور پلٹن کے افسر تھے -

اوائل جنگ میں بلغاری فوج دو غیر قلعہ بند مقامات یعنی (جمعہ بالا) اور (شارردہ) پر قابض ہوگئی اور (لو روس) کو یونانی فوج نے مسخر کر لیا ' مگر عثمانی فوج بھی سروی ممالک میں پانچ کیلو متر تک بڑھی چلی گئی -

اعلان جنگ کے بعد

آغاز جنگ میں عثمانی فوج چار دن تک مدافعت کرتی رہی - کیونکہ تمام عثمانی محافظ فوجوں نے یہ محسوس کر لیا تھا کہ دشمن کی فوج ہر مقام پر اس سے کئی گنا زیادہ ہے ' لیکن چار دن کے بعد بعض افسروں نے مدافعت کے بدلے حملہ شروع کردیا - اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب حملہ میں کامیابی نہیں ہوئی تو عثمانی فوج پیچھے ہٹی اور (قرق کلیسا) کی محافظ فوج قلعوں کو نہ سنبھال سکی - یہ مدافعت کے بدلہ حملہ آوری ہی کا نتیجہ تھا کہ (مصطفے پاشا) کا پل مسخر ہوگیا ' اور (اڈریا نوپل) کا بلغاریوں نے محاصرہ کر لیا -

(جسر مصطفی پاشا) کے مسخر ہوتے ہی (اڈریا نوپل) کے مشرق و مغرب سے بلغاری فوج امنڈ امنڈ کر آنے اور جنوب کی طرف پیش قدمیاں کرنے لگی - ان آنے والی فوجوں میں سے ایک حصہ (دردہ اغاج) تک پہنچ گیا ' جس نے (قسطنطنیہ) اور (سالونیکا) کی ٹرینوں کا نقطۂ اتصال منقطع کردیا - رسد رسانی کے لئے بحری راستہ تو پہلے ہی سے مسدود تھا ' مگر اس نقطۂ اتصال کے منقطع ہوجانے سے ریل کے ذریعہ سے بھی رسد رسانی ناممکن ہوگئی - (قرق کلیسا) کی شرقی جنوبی جانب سے جو بلغاری فوج آ رہی تھی وہ (شتلجہ) پہنچ گئی ' لیکن خیریت یہ ہوئی کہ وہاں ردیف کے بدلہ باقاعدہ فوج مدافعت کے لیے مامور کردی گئی تھی -

(اڈریا نوپل) کے محاصرہ سے جسقدر بلغاری فوج بچی ' وہ (تکفور طاغی) کی سرحد پر پہنچ گئی - معرکہاے (قرق کلیسا) ' (شتلجہ) اور (اڈریا نوپل) میں بلغاری نقصانات کی بابت یہ اندازہ کیا جاتا ہے کہ اسکے ایک لاکھ نوے ہزار سپاہی کام آئے ہیں -

شمال میں (علی رضا پاشا) کی شکست کا قصہ یہ ہے کہ عثمانی فوج کو جو حدود (سرویا) میں بڑھتی چلی گئی تھی ' بوجوہ چند (قومانودہ) کے خط دفاع تک پیچھے ہٹ آنا پڑا - جسوقت یہ فوج ہٹکے آ رہی تھی ' اسوقت (کمانو) میں چار دن سے سروی و عثمانی فوجوں میں لڑائی ہو رہی تھی - اس معرکہ کا خاتمہ سرویا کی پیش قدمی پر ہوا اور فوج کو وہاں سے ہٹکے (اسکوب) میں آنے کا حکم ملا - لیکن (اسکوب) میں آکے دیکھا تو واپس آنے والی فوج میں سے کل دس یا پندرہ ہزار سپاہی رہگئے تھے ' اور وہاں ردیف کے جسقدر آدمی تھے وہ سب اپنے اپنے گھر بھاگ گئے تھے - یہ حالت دیکھکے کمانیر موصوف نے یہ فیصلہ کیا کہ (اسکوب) اپنی مدافعت نہیں کرسکتا - اسلئے فوج کو حکم دیا کہ (مناستر) چلکے اس فوج سے ملے جو (کوچنہ) سے ہٹ آئی ہے اور وہاں مقیم ہے -

حدود (مناستر) سے اس بغیر مقابلہ کی واپسی کا یہ نتیجہ ہوا کہ سروی فوج (کولیکجہ) سے لیکے (برلبہ) تک کے تمام مقامات پر بغیر مقابلہ کے قابض ہوتی چلی آئی ' (واردار) سے جو فوج ہٹکے (مناستر) آئی تھی ' اس کا پچاس ہزار سروی سپاہیوں سے چار دن تک مقابلہ رہا -

(الاونیہ) میں ابتداءً میدان ہمارے ہاتھ رہے - حتی کہ ہماری فوج یونانی توپوں پر قابض ہوگئی ' لیکن اخر میں جنگ کا رخ بدل گیا ' اور ہماری فوج مجبوراً ۳۱ - اکتوبر سنہ ۱۹۱۲ع کو (نیجہ) کی طرف ہٹ آئی -

(جیش غربی) کی ماتحت فوج کی (واردار) میں واپسی ' (بلغاری) فوج کی (کوچنہ) سے (سالونیکا) کی طرف پیشقدمی ' مجموعی طور پر نتیجہ یہ ہوا کہ (اوستروما) کی فوج جو بلغاری فوج کی پیشقدمی کو نہیں روک سکتی تھی ' (سالونیکا) کی مدافعت کے لئے (نیجہ) کے خط دفاع میں آگئی اور اس طرح دشمنوں کو بڑھہ آنے کا اور موقعہ مل گیا -

(نیجہ) کے سب سے پہلے معرکہ میں ایک ہزار تین سو عثمانی زخمی ہوے ' دوسرے معرکے میں عثمانی فوج کے قلب کی ایک عیسائی پلٹن بھاگ نکلی اور بلغاری فوج نے فوراً اسکی جگہ پر قبضہ کر لیا - جسکی وجہ سے عثمانی فوج کا موقع (پوزیشن) نہایت نازک ہو گیا تھا ' مجبوراً اسکو (نیجہ) چھوڑ کے (وار دار) کے بالمقابل چلا آنا پڑا -

(سالونیکا) کے ایک طرف یونانی محاصرہ کئے پڑے تھے ' اور دوسری طرف سے سرویا کی فوج گھیرے ہوی تھی -

گو (استروما) کی فوج جو اسوقت (سالونیکا) میں موجود تھی (جسر صالح آغا) کی مدافعت کر سکتی تھی ' لیکن (کوچنہ) سے دشمن کی پیشقدمی نے اسکی واپسی کا راستہ روک دیا تھا - دشمن کی فوج ہر دو مرکز (درامہ) اور (سیروز) پر بھی قابض ہو گئی اور وہاں سے (قولہ) پہنچ گئی -

فوج (وار دار) کی ناکامی کا قصہ یہ ہے کہ یہ فوج صحراء (کوچنہ) میں ۲۸ اکتوبر سنہ ۱۹۱۲ ع تک حیرت انگیز شجاعت و بسالت سے لڑتی رہی ' لیکن اسکے بعد اسکے چند مسیحی دستوں نے فریب دیا ' جسکی وجہ سے فوج کا سارا نظام برہم ہو گیا ' اور کل سامان جنگ (کوچنہ) ہی میں چھوڑ کے فوج (مناستر) چلی آئی -

اس واپسی کے اسباب بجز اسکے اور کچھہ نہ تھے کہ توپیں عین وقت پر نصبگاہوں پر نصب نہیں ہوئیں تھیں ' اور مسیحی سپاہی بھاگ نکلے تھے ' نیز پانی نہایت شدت سے برسنے لگا تھا - (یاور پاشا) کی پلٹن جسکا واپسی کا راستہ (دیمتوقیہ) میں قطع کردیا گیا تھا ' اور جو دشمن کی فوج میں ہر طرف سے گھری ہوئی تھی اور پھر تعداد بھی جسکی صرف ۸ ہزار تھی ' یہ واقعہ دنیا میں یادگار رہے گا کہ نہایت ثابت قدمی سے مدافعت کرتی رہی بلکہ (الواء دارمہ) کو جس پر دشمن قابض ہوچکے تھے اس نے واپس بھی لے لیا تھا ' لیکن جب اس نے (اڈریا نوپل) کی فوج سے ملنا چاہا تو اپنے آپ کو دشمنوں میں گھرا ہوا پایا - مجبوراً (درہ آغاج) سے آگے نہ بڑھسکی -

(اشقودرہ) اور (یانیہ) ابھی تک ہمارے ہاتھہ میں ہے اور البانیا کے جنوبی حصہ پر اسوقت تک دشمن قابض نہوسکے - سرویا کی جو فوج البانیہ کی طرف بڑھرہی تھی ' وہ اسواسطے رک گئی ہے کہ (آسٹریا) نے سروی سرحدوں پر فوج جمع کرنا شروع کردیا ہے اسکے جواب میں (سرویا) بھی آسٹروی حدود پر فوج جمع کررہی ہے -

تمام مغربی مقامات بھی مثل (دراج) (برزین) (بر شنہ) (مہتروفیتزہ) وغیرہ کے اب تک دشمنوں کے قبضے میں نہیں آسکے ہیں اور بے سروسامان عثمانی سپاہیوں نے فاقہ مستی کی حالت میں لڑ لڑکر انہیں محفوظ رکھا ہے -

ہماری ان تمام ناکامیوں کی ایک بڑی وجہ باشندوں کی ہجرت بھی ہے - کیونکہ یہ ہم پہلے ہی بیان کرچکے ہیں کہ یہاں کی باقاعدہ فوج بہت تھوڑی تھی - زیادہ تر ردیف فوج تھی - ردیف فوج کے سپاہی یہ دیکھکے کہ انکے اہل و عیال ہجرت کرکے دوسری جگہ جارہے ہیں کبھی فوج میں نہیں رہسکتے ' کیونکہ انکی حفاظت کے لیے وہ بھی انکے ہمراہ جاناچاہتے ہیں - مجھے نہایت افسوس کے ساتھہ کہنا پڑتا ہے کہ روملی کے باشندوں نے ضرورت و بے ضرورت بھی ہجرت کی جسکی وجہ سے اکثر ردیف کے سپاہی چلے گئے -

گو مقدونیہ میں ہماری حالت اسدرجہ خراب تھی ' مگر (شتلجا) میں بحمد اللہ ہماری حالت باوجود تمام اسباب مخالف کے غالبانہ و فاتحانہ رہی ہے - ایشیا سے جسقدر کرد ' عرب ' اور ترک

فرهنگ بعض الفاظ عربیه

— * —

(آستانه) قسطنطینیه

(ادرنه) ایڈریا نوپل

(بحر مرمرا) مار مورا

(بحر ایجه) ایجین سي (جس میں جزائر ساموس وغیره واقع هیں)

(نهر الدانوب) دریاے ڈینیوب (جو کسي وقت ترکي روسي سرحد تها)

(النمسا والمجر) آسٹریا هنگري

(البوسنه والهرسک) بوسینیا، هزیگونیا

(الجبل الاسود) مانٹي نیگرو

(اثینا) ایتهنس دار الحکومت یونان

(سکک حدید) یعنے ریلوے لائن کا خط - (حدود) یعنے وہ موٹي جدول، جو ترکي حدود حکومت کو ریاست هاے بلقان ویونان سے علحدہ کرتي هے -

(یه نقشه قسطنطینیه کے مکتب حربیه کے جغرافیے سے طیار کیا گیا هے، اور اصل نقشے کا بعینسه عکس هے)

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين — القرآن الحکیم

AL - HILAL

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad.

7-1 McLeod street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL - HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

مدیر مسئول و محرر خصوصی

[illegible] ابو الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

عنوان تلغراف

« الہلال »

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

جلد ۲

نمبر ۳

کلکتہ: چہارشنبہ ۱۳ صفر ۱۳۳۱ ہجری

Calcutta: Wednesday, January 22, 1913

شذرات

—:*:—

ہفتۂ جنگ

بالاخر دول یورپ نے اپنا آخری متفقہ نوٹ ترکی کو دیدیا ہے: استکباراً في الارض و مکر السيئ (۳۵ : ۴۱) " اخری وقت " اور " فیصلہ کن وقت " مہینوں سے ہماری زبانوں پر ہے ' مگر سچ یہ ہے کہ اخری وقت پہلے نہ تھا ' اب آیا ہے - یہی چند ایام عاجلہ ' جو یاس و بیم کے عالم میں گذر رہے ہیں ' قوا ے بقیۂ اسلامیہ کیلئے کامل اور حقیقی معنوں میں فیصلہ کن ہونگے: ھنالک ابتلی المسلمون وزلزلوا زلزالا شدیدا (۲۳ : ۱۲)

درحقیقت اسلام کو یورپ سے خارج کردینے کیلیے جس صلیبی اتحاد کا کھٹکا تھا ' اور جس کو مسئلۂ مشرقی کی پیچیدگی اور دول یورپ کی باھمی رقابت ابتک قائم نہیں ہونے دیتی تھی ' اب وہ پورے طور پر مکمل ہوگیا ہے ' اور یہ متفقہ نوٹ اسکا اعلان جنگ ہے - یورپ انتظار کرتے کرتے اسلام کی سخت جانی اور اپنی رقابتوں سے اکتا گیا تھا ' اسلیے یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ' اگر اب وہ اور انتظار کرنا نہیں چاھتا - لیکن ہزار تعجب باب عالی کی موجودہ حکومت پر ہے ' اگر وہ آخری فیصلہ کن وقت کیلیے کسی اور وقت کا انتظار کرے ' اور پھر اسکے بعد اور کیا باقی رہجاتا ہے کہ اسکے بچاؤ کیلیے ذلت کی مہلت ' اور بے بسی کے انتظار کو طول دیا جاے ؟

دول کا یہ نوٹ انتہائی سختی کے ساتھہ فیصلہ کن حکم ہے - " یا تو یورپ کے دعوے کیلیے خود یورپ کے جج کا فیصلہ تسلیم کرلیں " یا پھر یورپ کی ھمدردیوں سے مایوس - صاف صاف طور پر نوٹ میں اسکا بھی اشارہ کردیا ہے کہ اگر باب عالی نے دول کے احکام کی تعمیل نہ کی ' تو خود قسطنطنیہ کیلیے خطرہ ہوگا ' اور ایشیائی صوبجات میں جنگ پھیل جاےگی -

جنگ و صلح کے فیصلے کیلیے جو قومی مجلس تجویز کی گئی ہے اسکا فیصلہ ابتک معلوم نہیں - ۱۹ - کے تار سے معلوم ہوتا ہے کہ عثمانی وزیر خارجیہ نے دول کے نوٹ کے جواب کا مسودہ مجلس وزرا میں پیش کردیا ہے - جواب کا لہجہ گو نرم اور التماسانہ ہے تاھم ایڈریا نوپل اور جزائر ایجین کے دیدینے سے انکار کیا ہے اور

فہرس

—:*:—

تصاویر

—*—

انجمن ھلال احمر قسطنطنیہ کا پیغام

مسلمانان ھند کے نام

(بنام الہلال کلکتہ)

ہم ھندوستانی مسلمان بھائیوں کی اس گرمجوشی کے اظہار کے جو انسے ترک مجروحین کے لئے چندہ جمع کرنے میں ظاھر ہوئی نہایت ممنون ہیں اور آپ ہماری اس ممنونیت کا پیغام یقیناً ان تک پہنچادینگے - جنگ کی وجہ سے بہت سے بے خانماں ہوگئے ہیں اور نہایت سخت و شدید مصائب میں گرفتار ہیں مفصل کیفیت روانہ کی جاتی ہے - ھندوستان سے روپیہ روانہ کرنے والوں کو آپ ہدایت کردیں کہ وہ روپیہ سنٹرل افس عثمانی انجمن ھلال احمر استنبول کے نام روانہ کریں جس کی وجہ سے ملنے میں بہت اسانی ہوتی ہے - روپیہ دینے والوں کی مفصل فہرست بھیجیے -

نسیم عمر وائس پریسیڈنٹ

انجمن ھلال احمر عثمانی ادارۂ مرکزی

هندوستان میں نئي چیز

وہ کمي جو بہت روزوں سے تھي اب دور ہوئي

• ڈاکٹر برمن کے مشہور ' تھرما میٹر کي تعریف کي بابت کچھه کہنے کي ضرورت نہیں ہے - یہ ولایت کے ایک مشہور کارخانہ سے بنواکر منگایا جاتا ہے - چونکہ اسکے پارہ کي لکیر خوب موٹي ہے - اسوجھہ سے کم سن لڑکے ' ضعیف مرد وعورت کو بھي شناخت کرنے میں کوئي دقت نہیں ہوتي - انگریزي جاننے کي کوئي ضرورت نہیں - ھندي اور اُردو حرفوں میں بھي تھرما میٹر بنوایاگیا ہے - جو ایک روپیے کیس میں رہتا ہے اور عمدہ کاغذ کے بکس میں معہ پرچہ طریقہ استعمال ملتا ہے - ایک مرتبہ ضرور منگا کر دیکھیے -

انگریزي تھرما میٹر		ایک روپیہ چار آنہ
اُردو	" "	دو روپیہ
ھندي	" "	دو روپیہ

ڈاکٹر - ایس کے برمن منیجر ... ... کلکتہ

انگریزي حکومت کا مسلمان ہوجانا

— * —

اب بالکل یقیني ہے - کیونکہ حضرت شیخ سنوسي کے خلیفہ نے بمقام بیروت سیدي خواجہ حسن نظامي سے آئندہ حالات کي نسبت جسقدر پیشین گوئیاں کي تھیں (اور جنکو کتاب شیخ سنوسي کے حصہ اول و دوم میں شائع کردیا گیا تھا) سب ہوبہو سچي ثابت ہوئیں - اب صرف انگریزي حکومت کے مسلمان ہوجانیکي پیشین گوئي باقي ہے - جو خدا نے چاہا تو عنقریب پوري ہوگي - پس اگر آپ یہ پیشین گوئیاں اور ترکي و ایران علي الخصوص افغانستان و جاپان و چین وغیرہ کے انجام کار کو دیکھنا چاھتے ھیں - تو رسالہ شیخ سنوسي کے دونوں حصے پڑھئے - قیمت ہر دو آٹھہ آنہ -

کلیـات اکبر - لسان العصر وجدان الملۃ خان بہادر مولوي سید اکبر حسین الہٰ آبادي کے زبردست کلام کے دونوں حصے چھپ کر تیار ھیں - کاغذ لکھائي چھپائي نہایت اعلیٰ ہے - اور صرف ہمارے ہاں دستیاب ہو سکتے ھیں - قیمت ہر دو حصص ۳ روپیہ ۸ آنہ -

• مضامین خواجہ حسن نظامي میں غدر کے اور تیموریہ خاندان کے سچے مگر نہایت درد ناک قصے درج ھیں نیز آلو - مچھر - دیاسلائي وغیرہ عنوانوں پر نہایت مزیدار اور معني خیز مضامین ھیں -

سفرنامہ هندوستان بمبئي ' گجرات ' کاٹھیاواڑ ' سومنات وغیرہ مقامات کا دلچسپ سفرنامہ بطریق روز نامچہ از سیدي خواجہ حسن نظامي دھلوي قیمت ۸ آنہ -

اسلام کا انجام مصر کے شیخ المشائخ کي حوصلہ افزا پیشین گوئیاں - قیمت ۴ آنہ

اسرار مخفي رموز کا خزانہ بس دیکھنے کے قابل قیمت ۴ آنہ -

ترکي فتح شاہ مشتاق احمد صاحب منجم دھلوي کي پیشین گوئیاں - قیمت ۲ پیسہ

دل کي مراد - شاہ صاحب کے طلسماتي تعویذ قیمت ڈیڑھ آنہ -

کارکن حلقہ نظام المشائخ دھلي سے منگائیے

شـــرح اجـــرت اشتـ ہـارات

— * —

میعاد اشتہار	في صفحہ	في کالم	نصف کالم	نصف کالم سے کم
ایک ھفتہ ایک مرتبہ کے لئے	۱۵ روپیہ	۱۰ روپیہ	$7\frac{1}{2}$ روپیہ	۸ آنہ في مربع انچ
ایک ماہ چار مرتبہ "	۵۰ "	۳۰ "	۲۰ "	۷ آنہ " " " "
تین ماہ ۱۳ " "	۱۲۵ "	۷۵ "	۴۵ "	۶ آنہ " " " "
چھہ ماہ ۲۶ " "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۷۵ "	۵ آنہ " " " "
ایک سال ۵۲ " "	۳۰۰ "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۴ آنہ " " " "

(۱) ٹائیٹل پیج کے پہلے صفحہ کے لیے کوئي اشتہار نہیں لیا جائیگا - اسکے علاوہ ۳ صفحوں پر اشتہارات کو جگہہ دیجائیگي -

(۲) مختصر اشتہارات اگر رسالہ کے اندر جگہہ نکال کر دیے جائیں تو خاص طور پر نمایاں رہیں گے لیکن انکي اجرت عام اجرت اشتہارات سے پچیس فیصدي زائد ہوگي -

(۳) ہمارے کارخانہ میں بلاک بھي طیار ہوتے ھیں جسکي قیمت ۸ آنہ في مربع انچ ہے - چھپنے کے بعد وہ بلاک پھر صاحب اشتہار کو واپس کردیا جایگا اور ہمیشہ انکے لئے کارآمد ہوگا -

پاشا سابق جنرل نے جب ینگ پارٹي کے خلاف بغاوت کو سر سبز ہوتے نہ دیکھا تو اخرکار تھک کر پیرس واپس چلا گیا - سنیچر کے دن طلعت بک نے جنکو غلطي سے گرفتار کیا گیا تھا اور جو پھر رہا کردیے گئے ھیں ' ناظم پاشا اور انیس بک ' ایک پرانے افسر اور کمیٹي کے بارسوخ لیڈر سے ملاقات کي - انکو بھي مثل دوسرروں کے قید کیاگیا تھا اور اسوقت ناظم پاشا نے انکو بعض امور میں مشورہ کرنے کے لیے طلب کیا تھا - یہ مجالس نہایت اہم اور معني طلب ھیں اور ساتھہ ھي خوفناک بھي خیال کي جاتي ھیں "

ایک آور جرمني اخبار کا نامہ نگار متعینہ قسطنطنیہ لکھتا ھے :

" بابعالي نے اسکا فیصلہ کرلیا ھے کہ ایدریا نوپل اور قرق کلیسا کو کسي شرط پر بھي نہ دیا جاے اور عثماني گورنر جنرل کي ماتحتي میں مقدونیہ اور البانیہ کي خود مختاري پر زور دے -

بابعالي اور یوروپین سفارت خانوں میں یہ خیال ھے کہ لندن کانفرنس کا خاتمہ قریب ھے اور لڑائي کي تجدید قریب قریب ناگزیر - ترکي جنگي طیاریاں اور دول عظام کا اپنے جہازات ابناے باسفورس سے ھٹانے میں دیر کرنا اسکي دلیل کے لیے کافي ھے "

آگے چلکر یہي نامہ نگار لکھتا ھے :

" اس کشیدگي کے ساتھہ ساتھہ اندروني کارپردازوں کي پر زور کوششیں بھي جاري ھیں - وزیر اعظم کامل پاشا کے ستارہ کو گہن لگنا شروع ھوگیا ھے - چونکہ کامل اپنا وعدہ وفا نہ کرسکا اور برٹش گورنمنٹ کي پشت پناھي نے اسکي امیدوں کا بالکل خون کردیا اسلیے خیال کیا جاتا ھے کہ اسي وجہ سے اسکا مزاج بہک گیا ھے اور بات بات پر اپنے جان نثار دوستوں مثلاً شیخ الاسلام جمال الدین سے بگڑ پڑتا ھے - ساتھہ ھي اسکے ناظم پاشا کا ھاتھہ بھي اسکي مخالف پارٹي یعني کمیٹي کي دوبارہ تعمیر میں مدد کر رھا ھے - اگر گورنمنٹ نے لندن کي صلح میں کافي زور نہ دیا تو فوجي جماعت بہت جلد وزارت پر غالب آجائیگي - في الحال محمود شوکت پاشا و عزت پاشا کي بابت خیال ھے کہ اسکے قائم مقام اور سرگروہ یہي ھیں " ولعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا

سالونیکا میں طوائف الملوکي

— * —

فرانسیسي اخبار (ارتوکرسل) کو معلوم ھوا ھے کہ (سالونیکا) میں اسوقت سخت طوائف الملوکي کا دور دورہ ھے - چنگي خانہ کي آمدني کي بابت یونانیوں اور بلغاریوں میں باھمي فساد اسقدر بڑھگیا کہ آخر چنگي خانہ بند کر دینا پڑا -

سرویا اور البانیہ

— * —

اخبار مذکور کو یہ بھي معلوم ھوا ھے کہ چند البانیوں نے ایک سروي باٹري پر حملہ کرکے افسر کو قتل کر ڈالا اور باٹري کو پہاڑ پر لیگئے -

بارہا گفتہ ام و بار دگر مي گویم

یورپ کي سلطنتوں کا یہ دعوي ھے کہ انکے نظام حکومت میں مذھب کو دخل نہیں اور اسلیے وہ مسیحي اور غیر مسیحي دونوں کے ساتھہ یکساں برتاو کرتي ھیں ' لیکن اس دعوے کي تکذیبات کے دفتر بے پایاں میں سے ایک تازہ ترین واقعہ موجودہ جنگ مسیحیت و اسلام بھي ھے - گو یورپ ایشیائي خطرہ کے فرضي دیو سے ھمیشہ ڈرتا رھا ھے ' اور گو اسوقت اسلامي دنیا کا بیشتر حصہ عیسائي سلطنتوں کے زیر حکومت ھے ' مگر تاھم جب شاہ فرڈیننڈ نے صلیب کے نام سے علم جنگ بلند کیا ' تو تقسیم عمل کے طلائي اصول کي بنا پر سپاھیوں نے اپني جانوں سے ' پبلک نے روپیہ سے ' مدبروں نے مشوروں سے ' سلطنتوں نے سازش ' ناطرفداري ' مداخلت ' اور متفقہ کارروائي سے ' اور اخبارات نے خلاف اسلام ھجو آمیز و نفرت انگیز مضامین کي اشاعت سے اس صلیبي جنگجو کي مقدس معاونت کي -

دوران جنگ میں انگلستان کے اخبارات اسلام کے خلاف اپنے قلم کو جس جہادي جوش سے صرف عداوت کرتے تھے ' اس کا اندازہ ان چند اقتباسات سے ھوگیا ھوگا ' جو ھم گذشتہ نمبروں میں شائع کرچکے ھیں ' اور ابتو تمام دول یورپ اپني بلقاني ذریات کو سامنے سے ھٹا کر خود اس جنگ کا مقدمۃ الجیش بن گیا ھے -

مسجد جامع سلیم واقع ایڈریا نوپل

جس کا منارۂ توحید نہیں معلوم چند گھنٹوں کے بعد (اسلامي عظمت کي صدھا یادگاروں کي طرح) علم صلیب کا محکوم ھو جاے گا ' یا پھر اسکي تقدیس و عظمت ' آل عثمان کي سب سے بڑي اور آخري قرباني کے بعد ' ھمیشہ کیلیے پائدار و برقرار ھو جاے گي -

روس کے اخبارات بھي اپنے ھمعصر و ھمساز انگریزي اخبارات سے پیچھے نہیں رھے اور اسقدر شدید لہجہ میں اسلام کے خلاف مضامین لکھے کہ روس ایسي گورنمنٹ کے ماتحت مسلمان رعایا (باوجود سخت سے سخت جبر و استبداد کے عادي ھونے کے) برداشت نہ کرسکي ' اور اخبار (اور نبرگ) اور (موسکو) میں

مضطربانہ صدائے اعتراض بلند کي - مگر انکے اعتراض کا بھي وھي حشر ھوگا ' جو مسلمانان ھندوستان کے اعتراض کا ھوا ھے -

یورپ کي خود ساختہ خطرہ سے اسقدر بیخوفي ' اور عداوت اسلام کے اظہار میں اسدرجہ بے باکي نہ تو تعجب انگیز ھے اور نہ بے سبب - ایک طرف اسکے صدھا مسلم نما ایجنٹ موجود ھیں جو ھر وقت مسلمانوں کو اسکي فرضي " نصفت پروري " اور " مسلم نوازي " کا یقین دلاتے رھتے ھیں ' اور دوسري طرف وہ " لیڈر " ھیں جو قوم کو جذبات کشي ' ملت فراموشي ' اور یورپ پرستي کي تلقین کرتے رھتے ھیں - یورپ کا وہ دور جہالت گذر گیا جب کہ وہ مردوں کي روحوں سے ڈرتا تھا - اب اسکا دور ' دور علم و تمدن ھے اور صرف زندوں ھي سے ڈرتا ھے - مسلمانوں نے عرصے سے اپني زندگي کا کوئي عملي ثبوت نہیں دیا ' اسلیے کوئي سبب نہیں کہ وہ انکو زندہ سمجھکر انکے ساتھہ زندوں کا سا سلوک کرے اور مردہ لاش سمجھکر ٹھکرا نہ دے - اگر آج مسلمان اپنے اعتراضات اور جذبات کو موثر بنانا چاھتے ھیں تو انکا فرض ھے کہ وہ شور و فغاں کے ساتھہ زندگي کي کوئي حرکت بھي اپنے اندر پیدا کریں اور جلد سے جلد اسکا اعتراف کرائیں -

لکھا ھے کہ " ایڈریا نوپل میں بلغاری آبادی بہت کم ھے' اسکے قلعے ناقابل تسخیر ھیں اور حملے سے بے خوف - اسمیں سلاطین عثمانیہ کے مقبرے اور اسلام کی یادگاریں ھیں - پھر پای تخت کا دروازہ اور قسطنطنیہ کی کنجی ھے - ان اسباب کی بنا پر کیونکر بلغاریا کے حوالے کر دیا جاے ؟ "

افسوس کہ ھمارے دل کا اضطراب مجنونانہ ھے' اور ھم اپنے جگر کا کوئی ٹکڑہ قسطنطنیہ نہیں بھیج سکتے - یہ قطعی ھے کہ اب عثمانی قوا شتلجہ میں نہایت مستحکم ھیں' اور بلغاریا کی فوجی قوت کا خاتمہ ھو گیا ھے - یہ بھی حتمی ھے کہ اگر یورپ سامنے آیا تو پھر تمام اسلامی ممالک میں با وجود ھمہ غفلت و بے حسی' آگ لگ جاے گی اور یہ ایک فیصلہ کن ھلال و صلیب کا مقابلہ ھوگا' اور سب سے زیادہ یہ کہ مصلحت شناسی' انتظار' مہلت طلبی' اور تحفظ بقایا' اسی وقت تک ھے' جب تک کہ ائندہ کیلیے کچھہ امید ھو' اور اب اسکے بعد ترکی کے پاس عزت و زندگی کی کونسی متاع باقی رھجاے گی' جسکے بچانے کیلیے وہ موت پر زندگی کو ترجیح دے؟ پھر کیوں نہ قسطنطنیہ کی گلیاں لاشوں سے بھر جائیں اور کیوں نہ عزت کی موت کو ذلت کی زندگی پر ترجیح دینے والوں کے خون میں تیر نے لگیں ؟ وعسی ان تکرھوا شیئا وھو خیر لکم وعسی ان تحبوا شیئا وھو کرہ لکم' واللہ یعلم و انتم لا تعلمون (۲ : ۲۱۲)

ھم اس وقت تک متعدد تار مختلف لوگوں کے نام بھیج چکے ھیں - وزارت کے نام بھیجنا لاحاصل تھا' کیونکہ وہ خود اس مسئلے میں ایک فریق ھے - اسلیے سبیل الرشاد' اقدام' طنین' اور جون ترک کے نام بھیجے ھیں - نیز مصباح الدین شریف بے سابق ممبر پارلیمنٹ عثمانی کے نام' جن کے ساتھہ عرصے سے ھماری خط و کتابت تھی مگر وہ سعید پاشا کی وزارت کے شکست کے بعد قسطنطینہ سے چلے گئے تھے' اور پچھلی ڈاک میں انکے خط سے انکی آمد کا حال معلوم ھوا ھے - امید ھے کہ آئندہ اتوار کی ڈاک میں وہ حسب وعدہ تفصیلی چٹھی روانہ کریں گے اور ھم کو اسکی اشاعت کا موقعہ ملیگا -

فوجی مجلس کے فیصلے کی نسبت بھی ھم نے انکو تار دیدیا ھے کہ بمجرد اطلاع کے ھمکو مطلع کردیں -

انجمن اتحاد وترقی

انجمن اتحاد و ترقی معلوم ھوتا ھے کہ باوجود کامل پاشا اور اسکے پس پردہ حامیوں کے شدید ترین استیلا اور قہارانہ مظالم کے' اپنی جانوں پر کھیل کر خدمت ملت و وطن کیلیے جد و جہد کرتی رھی - اور اسی کا یہ نتیجہ ھے کہ صلح کانفرنس میں آخری شرایط کے تسلیم کرنے سے انکار کردیا گیا' اور اب تک باب عالی اپنی موجودہ وزارت کی خواھش کے مطابق دول کے نوٹ کو تسلیم کرلینے کی جرأت نہ کرسکا -

ڈاکٹر (ڈین) نے (کنٹیمپریری ریویو) میں قسطنطنیہ کے موجودہ حالات کی نسبت ایک مضمون لکھا ھے' جسمیں وہ لکھتے ھیں :

" اجراے جنگ کے لیے نوجوان ترکوں کی سب سے پہلی کوشش یہ تھی کہ انھوں نے (پرنس سعید حلمی پاشا) کو وزیر اعظم کے پاس اس غرض سے بھیجا کہ وہ (شتلجا) میں استواری کے ساتھہ مدافعت کی ضرورت ثابت کریں' اور مدافعت کا چارج (محمود شوکت پاشا) کو دے دینے پر مجبور کریں لیکن (کامل پاشا) نے نوجوان ترکوں کے نامزد کردہ شخص کی تقرری نا منظور کی - اسکے بعد انھوں نے [illegible] با اثر شخص سلطان المعظم کے پاس بھیجے - اس مرتبہ سلطان [illegible] متاثر ھوے اور انھوں نے محمود شوکت پاشا کا تقرر منظور کرلیا' لیکن تاھم ابھی وزیر اعظم کو اسکی منسوخی کا موقع حاصل تھا اسلیے نوجوان ترکوں نے ولیعہد کی ھمدردی بھی حاصل کرنا چاھی مگر اسمیں انکو ناکامی ھوئی "

مزید تفصیل

اخبار رچ (سینٹ پیٹرسبرگ) کا نامہ نگار متعینہ قسطنطنیہ لکھتا ھے : " مجھکو ھلجیان آفندی سابق وزیر پبلک ورکس سے' جنکو معہ دوسرے لیڈروں اور ھم منصبوں کے قید کیا گیا تھا' وزارت جنگ کے قید خانہ میں ملاقات کرنے کا موقع ملا - یہ ملاقات بہت دیرتک جاری رھی' جسمیں دوسرے معزز قیدی بھی شریک تھے - بہت سے سابق وزیروں نے اپنی گرفتاری کی وجہ اور بغاوت کا وہ الزام جو انپر لگایا گیا تھا' بیان کیا جو بالکل لغو اور بے معنی تھا - انکا بیان ھے کہ کورٹ مارشل کے اکثر ممبر اس فوجی جماعت کے تھے جو نوجوان ترکوں کی جماعت کو تباہ کرنے پر تلے ھوے تھے - اس سے تین دن پیشتر یہ فیصلہ ھوچکا تھا کہ انکو جلا وطن کرکے قونیا بھیج دیا جاے - قیدیوں نے وزیر داخلہ سے درخواست کی کہ ھمارا معاملہ عوام کے روبرو پیش ھو' جسکا جواب یہ دیا گیا کہ یہ معاملہ میری طاقت سے باھر ھے اور اسکے لیے فوجی جماعت کو پورا اختیار ھے - باوجود اسکے سول حکام نے ھمدردی ظاھر کی - اول رسمی طور پر ایک مجسٹریٹ قیدیوں کے بیانات قلمبند کرنے کے لئے مقرر کیا گیا - مجسٹریٹ نے جرح کے وقت علانیہ اقرار کیا کہ میں اپنی ڈیوٹی انجام دے رھاھوں اور در اصل مجھے بذات خود آپکے خلاف کوئی بات ایسی نظر نہیں آتی جس سے قانونی مقدمہ کے لیے کوئی مفید مطلب براری ھو - اسکے بعد کورٹ مارشل نے معاملات کو اپنے ھاتھہ میں لے لیا اور فیصلہ کر دیا کہ انکو جلا وطن کرکے قونیا بھیج دیا جاے "

" لیکن اس تین دن کے عرصہ میں معاملات کی صورت بالکل بدل گئی - نوجوان ترکوں کی گرفتاری سے فوج میں ھلچل مچگئی - افسروں نے بلا کسی خوف کے کہدیا کہ اگر انکو رھا نہ کیا گیا تو ھم ابھی شتلجا چھوڑکر قسطنطنیہ واپس چلے جائینگے - ناظم پاشا نے خود بھی پرانے گروہ اور فوجی جماعت کی مخالفت کی - اب گورنمنٹ پر ثابت ھوگیا کہ فوج اسوقت ینگ پارٹی کا ساتھہ دینے پر آمادہ ھے اور انکی ضرر رسانی کا خیال کرنا گویا اپنی ضرر کا خیال ھے - یہ دیکھکر حکم دیا کہ کورٹ مارشل کے پرانے ممبروں کو سواے پریسیڈنٹ کے موقوف کر دیا جاے اور بجاے انکے وہ نئے ممبر منتخب کئے جائیں جنکا تعلق کسی جماعت سے نہ ھو - پریسیڈنٹ نے قیدیوں سے ملاقات کی اور بیان کیا کہ آپ صاحبوں کا معاملہ نا مناسب طور سے بڑھگیا ھے اور مجھے امید ھے کہ آپکی رھائی میں اب دیر نہ ھوگی " اس چٹھی میں کوئی تاریخ نہیں ھے مگر آگے چلکر اسکا بیان ھے کہ اب وہ سب رھا کردیے گئے -

اسکے بعد نامہ نگار لکھتا ھے : " برابر شام تک گفتگو جاری [illegible] ایک افسر اندر آیا اور ادب کے ساتھہ کچھہ فاصلہ پر [illegible] ھلجیان افندی نے اسکی طرف دیکھا - افسر نے مہذبانہ لہجہ [illegible] " دروازہ بند کرنے کا وقت آگیا ھے اور اگر ناگوار خاطر نہ ھو [illegible] کے لئے دوسرا وقت قرار دیاجاے " ھلجیان آفندی نے کہا [illegible] ایک لمحہ توقف کیجیے " افسر نے پھر ادب کے ساتھہ جو [illegible] " معاف فرماییے' میں جناب کے لفظ سے مخاطب کئے جا [illegible] نہیں ھوں' آپکی رھائی کی خبر میرے لیے ایک مژدۂ جانف [illegible]

اسی طرح بر نیر تگبلت کا نامہ نگار متعینہ قسطنطنیہ [illegible]

" یہ بات قابل ذکر ھے کہ یہاں ینگ پارٹی کی طرف [illegible] بے حد جوش بڑھگیا ھے' جسکا ثبوت اس سے ظاھر ھے [illegible]

۱۳ صفر ۱۳۳۱ ہجری

فاتحۂ جلد جدید

—:*:—

(۳)

گویند مگو سعدي چندین سخن عشقش
مي گویم و بعد از من ' گویند بدستانها

— * —

جهاد في سبيل الله اور امر با لمعروف

اور یهي " امر با لمعروف اور نهي عن المنكر " هے ' جس كو قران كريم " جهاد في سبيل الله " كے جامع و مانع لقب سے ياد كرتا هے ' اور اسكو قيام اسلام كا مقصد اصلي ' اور مسلمانوں كے تمام اعمال و عبادات كا مبدء حقيقي قرار ديتا هے -

" جهاد " لفظ " جهد " سے هے ' جسكے معنے محنت ' تعب ' مشقت ' اور كسي كام كيليے سخت تكليف برداشت كرنے كے هيں - پس جهاد كي تعريف يه هے :

استفراغ الوسع في مدافعة العدو ظاهرا و باطناً (مفردات امام راغب اصفهاني)	دشمن كے حملے كي مدافعت ميں اپني پوري طاقت اور قوت سے كوشش كرنا - وہ دشمن ظاهري حمله آور هو مثلاً اعداے دين و ملت اور انكا حرب وقتال ' يا باطني جيسے نفس و مظاهر شيطان -

اسلام كا مقصد اصلي دنيا ميں قيام حق و صداقت ' اور دفع باطل و ضلالت هے ' يعنے امر بالمعروف ونهي عن المنكر ' خواه وہ كسي صورت اور كسي شكل ميں هو ' اور يه ممكن نهيں ' جب تك كه أن تمام باطل پرستيوں اور گمراهيوں كو دور نه كيا جاے ' جنكو حق كي ضد حقيقي يعني قوت شيطاني مختلف مظاهر و اشكل ميں هميشه پيدا كرتي رهتي هے - پس اس بنا پر هر طرح كي انساني گمراهيوں كے دور كرنے كيليے سعي كرنا اور باطل و ظلم كے مقابلے ميں حق و عدل كا حامي و ناصر هونا عين مقصد اسلام ' و علت ظهور رسالت ' و سبب نزول شريعت هے - اور اسي نصرت حق ودفع باطل كي سعي وكوشش كا نام اصطلاح قراني ميں " جهاد في سبيل الله " هے - اس مطلب كو زياده واضح كرنے كيليے يوں سمجهيے كه " امر با لمعروف " اسلام كا مقصد اصلي هے ' ليكن " امر با لمعروف " هو نهيں سكتا ' جب تك كه نهي عن المنكر نه كيا جاے - امر با لمعروف كے معنے هيں نيكي اور صداقت كي طرف بلانا اور اسكا حكم دينا ' اور نهي عن المنكر سے مقصود هے برائيوں اور گمراهيوں كو روكنا - ليكن نيكي اور صداقت تو برائيوں كے دور هونے هي كا نام هے ' اور روشني كے معنے هي يهي هيں كه تاريكي نه هو - كپڑا صاف كيونكر رهسكتا هے جبكه آپ اسے سياه دهبوں سے نه بچائينگے ؟ پس امر بالمعروف كے ساتهه نهي عن المنكر ناگزير هے اور نهي عن المنكر هي كا دوسرا نام " جهاد في سبيل الله " هے -

صاحب مفردات نے نهايت اچها لفظ " ظاهراً وباطناً " كا ركهديا هے - يه باطل پرستي وضلالت كا إستيلا كبهي تو انسانوں كے غولوں اور انكے خون ريز هتياروں كي صورت ميں هوتا هے ' اور كبهي اعتقادات اور اعمال وافعال كي صورت ميں - كبهي ضلالت تلوار و تفنگ هاتهه ميں ليكر مسجدوں كي محرابوں اور اذان كے مناروں پر علانيه قبضه كرنا چاهتي هے تا كه پرستاران حق كو نابود كرے ' اور كبهي خيالات و عقائد كے مخفي هتيار ليكر چپكے چپكے ان انساني قلوب اور اذهان كو مسخر كرنا چاهتي هے ' جو حق كي پرستش كي مخفي مگر حقيقي عبادت گاهيں هيں - كبهي وہ جنگ كي تلوار ليكر نكلتي هے اور كبهي فريب كا دام و كمند - كبهي اسكے هاتهه ميں توپوں كے مشتعل كرنے كا فتيله هوتا هے اور كبهي زهرآلود جام شربت - دونوں قوت شيطاني كے مظهر اور دونوں اسكي حكومت كي ظاهر و مخفي فوج هيں - پس " جهاد " كے معنے يه هيں كه جب گمراهي كا ظهور جنگ كے هتياروں كي صورت ميں هو تو پرستاران حق و امانت داران توحيد كے هاتهه ميں بهي تيغ جهاد هو ' اور يه دشمن ظاهري كے مقابلے ميں مدافعت هے - ليكن جهاں گمراهي كا ظهور نفس وشيطان كي پهيلائي هوئي باطل پرستي ' اور جهل وضلالت كے اعتقادات و اعمال اور اوهام وخيالات كي شكل ميں هو ' تو وهاں مومن و مسلم كو " امر بالمعروف و نهي عن المنكر " كے اسلحه كے ذريعه اپني زبان اور قلم سے اسكے دفع و ابطال ميں جهاد كرنا چاهيے ' اور يه باطني دشمن كے مقابلے ميں مدافعت هے -

تشريح معنے جهاد

يهي سبب هے كه متعدد احاديث ميں حكم جهاد كي تشريح كي گئي اور قلب وضمير كي أن تمام كوششوں كو جو نفس و شيطان كے مقابلے ميں كي جائيں ' جهاد سے تعبير كيا گيا - مثلاً فرمايا : جاهدوا اهواءكم كما تجاهدون اعدائكم ! (اپنے هواے نفس كے مقابلے ميں بهي ويسا هي جهاد كرو ' جيسا كه ظاهري دشمنوں كے مقابلے ميں هتياروں سے جهاد كرتے هو) اور في الحقيقت يهي جهاد اكبر هے - ايك دوسري حديث ميں جس كو نسائي اور ابوداؤد نے حضرت انس سے روايت كيا هے ' زياده توضيح فرمائي كه : جاهدوا المشركين بانفسكم و اموالكم والسنتكم (باطل پرستوں كے مقابلے ميں اپني جان ' اپنے مال ' اور اپني زبان كے ذريعه جهاد كرو) يعنے فرض جهاد كبهي حرب و قتال كي صورت ميں ' كبهي اعلاے حق كيليے مال لٹانے كي صورت ميں ' اور كبهي زبان سے امر با لمعروف و نهي عن المنكر كرنے كي شكل ميں انجام پاتا هے -

اسلام امر با لمعروف و نهي عن المنكر كيليے آيا ' اور امر بالمعروف اور جهاد ' دونوں ايك هي حكم كے دو نام هيں - پس هر وہ كوشش جو حق كيليے هو ' هر وہ صرف مال جو سچائي اور نيكي كي خاطر هو ' هر وہ محنت و مشقت جو صداقت كے نام پر هو ' هر وہ تكليف و مصيبت جو اپنے جسم و جان پر راہ حق ميں برداشت كي جاے ' هر وہ قيد خانے كي زنجير اور بيڑي جو اعلان حق كي وجهه سے پانوں ميں پڑے ' هر وہ پهانسي كا تخته ' جس پر جمال حق و صداقت كا عشق ليجاكر كهڑا كردے ' غرضكه هر قرباني جو بذريعه جان ' مال ' اور زبان و قلم كے سچائي اور حق كي راہ ميں كي جاے ' جهاد في سبيل الله هے ' اور معنيے جهاد ميں داخل - تم اپنا روپيه اسكے نام پر لٹاؤ ' اپني گردنوں سے خون كا سيلاب بهاؤ - گردن كو طوق سے ' هاتهوں كو هتكڑيوں سے ' پاؤں كو زنجيروں كے زيور سے حسن حق پرستي كا جلوه گاه بناؤ - زبان سے حق كا اعلان كرو ' اور قلم كو توهين و تذليل شياطين ضلالت كيليے وقف كردو - اسكو عزت دو جو حق كي عزت كرتا هے ' اور اسكو ذليل كرو جو حق كو ذليل كرنا چاهتا هے - دنيا كے رشتوں كو الله كے رشتے پر ترجيح دو ' اور سب سے كٹ جاو تا كه أسكے هو سكو - حق

اصبروا و رابطوا ! یه تم سے کس نے کہدیا هے که تم صرف آنسو هي بہا سکتے هو ؟ حالانکه تمہارے پاس انکه کے سوا اور بهي بہت کچهه هے - کامل اتحاد ' مضبوط ارادہ ' عہد واثق ' اور الله پر اعتماد ' یہي چیزیں هیں جنکے اندر دنیا کي عظیم الشان قوتیں پوشیدہ هیں ' اور خدا نے تم پر کچهه انکا دروازہ بند نہیں کردیا هے -

مستقل جوش اور کامل اتحادي قوت کے بعد اولین شي جو اس وقت مسلمانان هند کے جذبات کو موثر بناسکتي هے ' یوروپین مصنوعات کا (بائیکاٹ) هے - هزاروں رزولیوشن اور عرضداشتوں کے ڈهیر سے ایک دن کا متحدہ و متفقه بائي کاٹ زیادہ کارآمد هے - مسلمانوں نے اس وقت تک کتنے هي جلسے کیے ' اور کتنے رزولیوشنوں کي نقل انگلستان بهیجي ' لیکن اشارۃ و کنایۃ هي میں نہیں بلکه صاف صاف لفظوں میں کہدیا گیا که هندوستان کي خاطر کچهه انگلستان اپنے روسي اتحاد کے فوائد ضائع نہیں کرسکتا ' لیکن اگر اسکي جگهه پوري قوت اور اتحاد کے ساتهه بائیکاٹ کا اعلان کیا جاتا اور بنگالیوں کے گذشته بائیکاٹ کے طرح نا ممکن العمل کاموں میں نہیں ' بلکه ممکن العمل حد تک اسپر عمل شروع کردیا جاتا تو یه یقیني هے که انکے انسوؤں کو اس حقارت سے نه ٹهکرایا جاتا - موجودہ عہد تجارت کا یه ایک اصلي حربه هے جو خود یورپ نے همکو دیا هے ' اور آج در اصل یورپ کے ایوانہاے سیاست پر بهي اُسکے میلوں اور کارخانوں کي حکومت هے - انگلستان کو یقیناً آپکي پروا نہو کیونکه آپنے اپني حالت سے اسے پروا کرنے کا عادي نہیں بنایا لیکن منچسٹر اور لنکا شائر کے تو ایک ادنے سے ادنے نقصان کي بهي پروا کرنے پر وہ مجبور هے - جو دهواں وهاں کے کارخانوں کي چمنیوں سے نکلتا هے ' وہ کچهه آپکے بے سود آہ و فغاں کا دهواں نہیں هے -

یه بالکل غلط خیال هے که بنگالیوں کا بائیکاٹ ناکام رہا ' اور وہ کوئي مفید مقصد اثر حکومت پر نه ڈال سکا - هم اس بارے میں جو شمار و اعداد اور بعض نقشے طیار کرا رهے هیں ' انکي اشاعت کے بعد اندازہ کیا جا سکے گا که کس درجه قوي اور ناقابل انکار نتائج عملي طور پر بائیکاٹ سے حاصل هوے اور باوجود بنگالیوں کي موجودہ افسردگي کے ' اب بهي اس تحریک کي برکت سے کیا کیا نتائج حاصل هو رهے هیں ؟

البته ضرور هے که عہد واثق هو ' اور عزم راسخ ' اور هر شخص انتہائي قوت کے ارادے کے ساتهه قسم کہا لے که " وہ آجکي تاریخ سے سواے اُن حالتوں کے جنکے لیے وہ مجبور هے ' اور تمام یورپ کي بني هوئي چیزوں کا خریدنا ترک کردیگا ' اور دیسي اشیا کے استعمال میں مال اور ارائش و نمایش کي آسے جس قدر قرباني کرني پڑیگي ' اپنے جانوںکي قرباني کرنے والے بهائیوں کي یاد میں ' اسے برداشت کرلیگا "

اگر اس تحریک کے هزارها فوائد سے قطع نظر بهي کرلیاجاے جنکے بیان کرنے کیلیے دفتر کے دفتر چاهئیں ' تو بهي صرف یہي ایک خیال مسلم و مومن دل کیلیے کیا کم هے که اگر آج اور آن سے کچهه ن نہیں آتا تو کم از کم دشمنان اسلام کي اعانت تو نه کریں -

آج تمام یورپ جو کوس لمن الملك الیوم بجا رها هے ' اسکا اولین سبب اسکي تجارتي حکمراني ' اور اسکے ذریعه تمام مشرق سے جلب دولت هے - پهر اگر آج تم یورپ کي تجارت کو فروغ دیتے هو ' اور سکي مصنوعات کو خریدتے هو تو اسکے یه معنے هیں که تم صریح طور اُس قوت کے پیدا کرنے اور بڑهانے میں شریک هوتے هو ' جو اپنے ستعمال کا سب سے پہلا مصرف تمہارے فنا هي کو سمجهتي هے -

قانون کي پوري پابندي کے ساتهه ' امن کے سچے طور پر دوست هونے کے ساتهه ' اور گورنمنٹ کي وفادارانه اطاعت سے بغیر سرمو تجاوز کرنے کے ' یه ایک مفید ترین کام ' اور فرض اسلامي هے جس کو تم انجام دیسکتے هو ' اور جیسا که هم لکهه چکے هیں اور لکهیں گے ' یه محض مصلحت اندیشانه پالیسي هي نہیں ' بلکه موجودہ حالات کي بناپر داخل احکام شریعت هے ' فمن شاء فلیومن و من شاء فلیکفر -

نامورانِ غزوۂ بلقان : عثماني کے سلسلے میں اس هفتے نامور مدافع غازي شکري بے کي تصویر وحالات کے لکهنے کا ارادہ تها ' چنانچه اسي خیال سے انکي تصویر کا گروپ (جسمیں وہ مع اپني پلٹن کے افسروں کے بیٹهے هیں) ٹائیٹل پیج پر دیدیا گیا اور وہ سب سے پہلے چهپتا هے - لیکن اب مضمون لکهنے کیلیے اس ترکي رسالے کو ڈهونڈهتا هوں جسمیں انکے مدافعانه کارناموں کي سرگذشت شائع هوئي تهي تو سوء اتفاق سے نہیں ملتا - یا تو کسي غفلت کي نذر هوا ' یا کہیں هے اور ملتا نہیں - بهرحال اسکے سوا چارہ نہیں که اس تصویر کي رسالے کے اندر اشاعت کو آیندہ کیلیے ملتوي کردیا جاے -

مجاهد غیور هندي : حاجي عبد الغني کا نام هندوستان کے مسلمانوں کیلیے بالکل نیا هے ' مگر انهوں نے اسلام کي جس پراني اور سیزدہ ساله روح غیرت کا ثبوت دیا هے ' اسکے لحاظ سے ضرور هے که لوگ انسے واقف هوں ' اور انکي عزت کو اپنے دلوں میں جگهه دیں -

یه وہ جوان اسلام پرست هے ' جس نے پچهلے دنوں باوجود هر طرح کي بے سروساماني کے ' محض ولولۂ خدمت اسلام و ملت کے جوش میں طرابلس تک کا سفر اختیار کیا ' اور هر طرح کے حوصله شکن مصائب برداشت کرکے (درنه) پہنچا ' وهاں دو ماہ تک غازي انور بے کي خدمت میں رها ' اور اسکے بعد دسمبر کے اواخر میں مع الخیر هندوستان واپس آیا : لا یستوي القاعدون من المومنین غیر اولي الضرر والمجاهدون في سبیل الله باموالهم و انفسهم ' فضل الله المجاهدین باموالهم و انفسهم علي القاعدین درجة - (۴ : ۹۷)

پچهلے اتوار کو کلکته میں جو عظیم الشان جلسه انکے حالات سننے اور بعض اهم تحریکوں کیلیے منعقد هوا تها ' اسکا حال اپ اخباروں میں پڑهچکے هونگے - کثرت اجتماع اور ابراز جوش و خروش کے لحاظ سے یه جلسه همیشه یادگار رهے گا - اس عاجز (ایڈیٹر الهلال) نے سب سے پہلے حاجي عبد الغني صاحب کے حالات سفر اور طرابلس کے موجودہ حالات جو انسے معلوم هوے هیں ' بیان کیے ' اور اسکے بعد حاضرین مجلس کے طرف سے نیابۃً انکے گلے میں پهولوں کا هار پہنایا -

یه پهولوں کا هار تها ' حالانکه اگر هم اپنے دلوں کو کسي رشتے میں پرو کر هار بنا سکتے ' تو درحقیقت (عبد الغني) اس هار کا مستحق تها ' جس کے قدم اُس سر زمین پر چلے هوں ' جو خون شهداے اسلام سے مہینوں رنگین رهي هے ' اسکي عظمت کا کیا پوچهنا ؟

انشاء الله هم عنقریب انکا با تصویر سفر نامه مع ان پیغامات جگر سوز کے جو مجاهدین طرابلس نے انکي زباني اخوان هند کے نام بهیجے هیں ' الهلال میں شائع کرینگے -

مژدۂ صحت : آخري طبي اطلاعات سے معلوم هوتا هے که اب حضور ویسراے کي صحت قابل اطمینان حد تک ترقي کرچکي هے ' زخم مندمل هوگئے هیں ' اور نقل و حرکت کي طاقت بڑهرهي هے - ایک دو بار گاڑي میں بیٹهکر آپ کچهه دور تک باهر بهي تشریف لیگئے - امید هے که بهت جلد هم صحت کامل کا مژدہ سن سکیں گے -

و من یسلم وجهه الی اللـــه وهو محسن فقد استمسک بالعروة الوثقی (۳۱ : ۲۱)

اور جس نے هر طرف سے گردن پهیرکر الله کي طرف منه کرلیا ' اورحسن عمل اختیار کیا ' تو بس یقین کرو که اس نے الله کی اطاعت کي رسي مضبوط پکڑلي -

اور یهي حقیقت امربالمعروف و نهي المنکر کي هے - پس جو لوگ اطاعت خدا و رسول کے ذریعه دوستان الهي کي صفوں میں داخل هو گئے' ضرور هے که الله تعالی انکو بهي " الذین انعم الله علیهم " میں شامل کر کے اپني نعمتوں اور غیبي برکتوں کا مورد و مهبط بنادے ' اور دنیا میں سب سے بڑي نعمت الهي ' نتیجهٔ کار کي فتح مندي' اور همتوں اور عزموں کي کامیابي اور فلاح هے -

چونکه وہ لوگ اپنے تئیں خدا تعالے کے سپرد کر دیتے هیں' اور اسکے کلمهٔ حق کے اعلان کیلیے اپني تمام قوتوں کے ساتهه وقف هو جاتے هیں' پس خدا تعالے بهي بحکم: من تقرب الي شبرا تقربت الیه زراعاً (جو میرا بندہ ایک بالشت بهر میري طرف چلتا هے' میں ایک هاتهه آگے بڑهکر اس سے قریب تر هوجاتا هوں) انکو اپنا بنا لیتا هے' اور انکے تمام کاموں پر اپني عزت اور کبریائي کي چادر ڈالدیتا هے - پهر وہ کام انکے نهیں رهتے' بلکه خدا کے هوجاتے هیں' اور انکو انجام دینے والي انکے جسم و نفس کي قوتیں نهیں هوتیں' بلکه الله کا مقتدر و قاهر هاتهه هوتا هے - انکي آواز گو انکے حلق سے نکلتي هے' لیکن چونکه حق و معروف کي آواز هوتي هے' اسلیے انکي نهیں' بلکه صوت الهي کي صداے لازوال هوتي هے - وہ راہ الهي میں مجاهد هوتے هیں' پس خدا بهي انکو اپني فوج بنا لیتا هے' اور انکے هاتهه میں اپني تائید و نصرت کا حربه دیکر' ایک پیچهے رهکر لڑانے والے سپه سالار کي طرح لڑاتا هے - بظاهر وہ بے مایهٔ و سامان' اور حقیر و عاجز انسان نظر آتے هیں' مگر انکا دل قوت الهي اور جبروت رباني کا مسکن هوتا هے - انکے هاتهه دنیا کے ظاهري هتیاروں سے خالي هوتے هیں' پر خداے قدوس کي شمشیر جلال انکے انگلیوں کي حرکت سے متحرک هوتي هے اور صف اعدا پر گرتي هے - وہ کارزار عالم میں تن تنها اور بے یار و مددگار هوتے هیں - مگر انکے یمین و یسار نصرت خداوندي کے ملائکه مسوّمین کي صفیں هوتي هیں - خدا انکے عجز کو اپني کبریائي سے' انکے تذلل و انکسار کو اپني عظمت و عزت سے' انکے ضعف و کمزوري کو اپني قوت و طاقت سے' اور انکي بے ساز و ساماني کو اپني مالک الملکي سے بدل دیتا هے - پهر جب وہ بولتے هیں تو انکي آواز میں صداے حق کي گرج هوتي هے' اور جب نظر اٹهاتے هیں تو انکي نگاهوں سے نور الهي کے شعلے نکلتے هیں - انکي آواز سے نسل شیطاني کے طاقتور دل دهل جاتے هیں' اور انکي نگاهوں کي طرف گمراهي و ضلالت کي نظریں اٹهه نهیں سکتیں' کیونکه تم انسان کي آواز اور نظر کا مقابله کرسکتے هو' لیکن خدا کي آواز پر غالب آنے اور اسکي نظر کي تاب لانے کي کس میں طاقت هے ؟

اس موقعه پر اس حدیث قدسي کو یاد کرلو' جسکو امام بخاري کتاب التواضع میں بروایت ابو هریرہ لائے هیں' که :

فاذا احببته ' کنت سمعه الـــذي یسمع به ' و بصرہ الــذي یبصـر بـه ' و یـــدہ التي یبطش بها ' و رجلـه التـي یمشي بهـا ' ولسـانـه الـــذي [illegible] به - ولئـن سالنـي لاعطینه ' ولـئن استعـاذني لاعیـذنـه

جب میں اپنے کسي بندے کو اپنا دوست بنا لیتا هوں' تو اسکا کان هو جاتا هوں' وہ میرے کان سے سنتا هے - اور اسکي آنکهه هوجاتا هوں' وہ میري آنکهه سے دیکهتا هے - اور اسکا هاتهه هوجاتا هوں' وہ میرے هاتهه سے پکڑتا هے' اسکا پانوں هو جاتا هوں' وہ میرے پانوں سے چلتا هے - اور اسکي زبان هو جاتا هوں' وہ میري زبان سے بولتا هے - پهر وہ جو مانگتا هے' اُسے عطا کرتا هوں' اور جب پناہ مانگتا هے' تو اپني پناہ میں لے لیتا هوں -

چشم و گوش و دست و پایم اوگرفت
من بدر رفتم سرایم اوگرفت
این بصر وین سمع' چون آلات اوست
ملک ذرات تنم مرآت اوست
نغمه از نائیست نے از نے' بدان
مستي از ساقیست' نے از مے بدان .
گفتن اوگفتن الله بود .
گرچه از حلقوم عبد الله بود
ما چو مست از دیدن ساقي شدیم
مست گشتیم' از فنا باقي شدیم

پس چونکه اس جماعت کے تمام کاموں کو الله اپنا کام بنا لیتا هے' اسلیے خود انکا وجود کتنا هي نا کام و حقیر هو' لیکن انکے کام کامیاب و عظیم هوتے هیں' اور وہ کبهي دنیا میں نا کامي و نا مرادي سے ذلیل و رسوا نهیں هوتے - وہ خدا کا هاتهه' یا پهر اسکي فوج هوتے هیں' پس خود انکو شکست کا غم هو' لیکن خدا کو تو شکست کا خوف نهیں ؟ :

ولقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین انهم لهم المنصورون و ان جندنا لهم الغالبون (۳۸ : ۱۷۱)

اور هم نے اپنے جن بندوں کو ارشاد و هدایت کیلیے دنیا میں بهیجا' انکي نسبت پہلے هي دن سے هم نے کهدیا هے که هماري تائید و نصرت سے بیشک وهي فتح مند اور کامیاب و مظفر هونے والے هیں' اور یقیناً هماري فوج هي سب پر غالب آکر رهے گي -

اگر چشم دل وا' اور دیدهٔ حق بیں کور نهو' تو في الحقیقة دنیا میں نصرت الهي کي نیرنگیوں کي سب سے بڑي نشاني اس جماعت کے عجائب کار و بار دعوت میں هوتي هے - دنیا میں حق و صداقت کي آواز کبهي بهي تاج و تخت اور ایوان و محل کے اندر سے نهیں اٹهي هے' بلکه همیشه اسکا سر چشمه ویران جنگلوں' پهونس کے جهونپڑوں' اور پهاڑوں کے غاروں کے اندر بها هے' اور یه بهي اس شاهد عجائب پسند کا عجیب و غریب کرشمه هے که همیشه شکستگي اور افتادگي هي کو محبوب رکهتا هے - اپنا گهر بهي بناتا هے تو ٹوٹے هوے اور زخمي دلوں کو' اپني آواز بهي سناتا هے تو کانٹے پڑے هوے خشک حلقوں سے' اپني نگاهوں کا جلوہ بهي دکهلاتا هے' تو گردنوں کی خونچکاني اور تڑپتي هوئي لاشوں کے اضطراب میں - اور پهر اپنے حسن و جمال کا جلوہ گاہ بهي بناے گا تو تاریک غاروں' شکسته دیواروں' پهٹي هوئي چٹائیوں کو :

مجو به محمل شاهي' که در ولایت عشق
گدا به تخت نشانند و پادشه گیرند

پهر اگر وہ نهیں هے تو کون هے جسکا هاتهه گلیم فقر و مسکیني سے نکلتا هے اور پادشاهوں کے تاج و تخت کو الٹ دیتا هے ؟ یه کس کي تماشه آرائي هے که چند بے نوا فقیروں کو کهڑا کر دیتا هے' اور وہ دنیا کي بڑي بڑي قوتوں کے تسلط سے نکالکر لاکهوں دلوں کو اپنے آگے سربسجود کرا لیتے هیں : افسحر هذا' ام انتم لا تبصرون ؟ (۵۲ :) افمن هذ الحدیث تعجبون ؟ و یضحکون و لا تبکون ؟ و انتم سامدون ؟ (۵۴ : ۵۹) و ان في ذلک لایات' و ما یعقلها الا العالمون (۲۹ : ۴۲) :

مبین حقیر گدایان عشق را' کین قوم
شهان بے کمر و خسروان بے کله اند

كي خاطر دوست بنو ' اور حق كي خاطر دشـمن - نيكي كے آگے تمهاري گردن جهكي هوئي ' ليكن بدي كے آگے بلند و مغرور هو -

اِن تمام حالتوں میں سے كوئي بهي حالت هو ' در حقيقت جهاد في سبيل الله اور مقام امر بالمعروف و نهي عن المنكر ميں داخل هے ' اور جس خوش نصيب كو تائيد الهي اس كي توفيق دے ' وه " مجاهد في سبيل الله " كے خطاب كا مستحق -

حقيقت جهاد اور حقيقت اسلاميه

يهي سبب هے كه حكم جهاد اسلام كے ساتهه لازم و ملزم هے اور كوئي هستي مسلم و موحد نهيں هوسكتي ' جس وقت تك كه مجاهد نه هو - كيا نهيں ديكهتے كه قران كريم ميں هرجگهه جهاد في سبيل الله كو " مسلم " كي خصوصيات ميں سے شمار كيا هے ؟ :

و جاهـــدوا في الله حق جهـادہ ' هـو اجتبـــا كم ' وما جعـل عليكم في الـــدين من حرج ' ملة ابيكم ابراهيم ' هوسمـا كم المسلمين من قبل و في هذا ' ليكون الـرسول شهيـــدا عليكـم ' و تـكونوا شهداء علی الناس ' فاقيمـوا الصلـــوة و اتـــوا الـزكـــواة ' واعتصموا با لله ' هو مولاكم ' فنعم المولی و نعـم النصيـــر ! (۲۲ : ۷۸)

اور الله كي راه ميں جهاد كرو ' جو حق جهاد كرنے كا هے - اس نے تم كو تمام دنيا كي قوموں ميں سے برگزيدگي اور امتياز كيليے چن ليا - پهر جو دين تم كو ديا گيا هے ' وه ايك ايسي شريعت فطري هے جسميں تمهارے ليے كوئي ركاوٹ نهيں - يهي ملت تمهـــارے مـورث اعلی ابراهيـــم خليل كي هے ' اور اس نے تمهــارا نـــام " مسلمـــان " ركهـــا هے ' گـــذشتـه زمانوں ميں بهي اور اب بهي - تا كه رسول تمهـــارے ليے ' اور تم تمام عالم كي هـدايت اور نجـات كے ليے شاهـد هـو ؛ پس الله كي رشتے كو مضبـوط پكــڑو ' جـان اور مـال ' دونـوں كو اسكي عبادت ميں لٹاو - وهي تمهـارا ايك آقا اور مالـک هے اور پهر جسكا خدا مالـک و حاكم هو ' اسكا كيا اچها مالـک هے اور كيسا قوي مددگار !

في الحقيقت يه آيت كريمه همارے مقصود اور (الهلال) كي دعوت كے اظهار كيليے ايك شهادت قاهره ' اور منكرين حق و پرستاران نفاق كے قلع و قمع و هلاكت كيليے ايك سيف الله المسلول هے :

فلله الحجة البالغه ' فلو شاء لهداكم اجمعين (۶ : ۱۵۰)

اس آيت ميں الله تعالی نے مسلمانوں كو تمام عالم ميں فضيلت و بزرگي عطا فرمانے كي بشارت دي ' حضرت ابراهيم كي طرف اشاره كركے انكے اس " اسوۂ حسنه " پر توجه دلائي كه انهوں نے راه محبت الهي ميں اپنے نفس كے جذبات ' اور اپنے فرزند عزيز كي جان قربان كردي تهي اور تم انهي كے پيرو اور انهي كے ملت حنيفي كي طرف منسوب هو ' " اقيموا الصلوة و اتوا الزكواة " كهكر جسم اور مال ' دونوں كے ايثار و قرباني كي تعليم دي كه في الحقيقت نماز سے مقصود اپني تمام نفساني خواهشوں اور قوتوں پر عبوديت كے عجز و انكسار كي قرباني طاري كرني هے اور اُسكے بخشے هوے سر كو اُسی كي چوكهٹ پر ركهدينا هے ' اور زكواة كا حكم ايثار مال و دولت كا حكم ديتا هے ' تا كه انسان اپني پيدا كي هوئي دولت ميں انفاق في سبيل الله كو بطور ايك شريک كاروبار حقدار كے حصه كے هميشه تسليم كرتا رهے - اُسكے بعد امر بالمعروف و نهي عن المنكر كو نسبت ابراهيمي و اسلامي كي علت حقيقي قرار ديا اور كها كه " تمهارا نام مسلم اسي لئے ركها گيا هے تا كه تم اعلان حق كر كے تمام عالم كيليے گواه بنو اور رسول تمهاري هدايت كا شاهد هو " - اور پهر اِن تمام خصوصيات و خصائل كو آغاز آيت ميں بطور نتيجۂ بيان كے پيش كيا كه " جاهدوا في الله حق جهاده " يعني جبكه ان تمام فضائل و خصائل سے تم متصف كيے گئے هو ' پس تمهارا فرض هے كه الله اور اسكے كلمۂ حق و صدق كي راه مين جهاد كرو ' اور اسكے ليے اپني انتهـائي سعي اور تمـام قوتيں وقـف كردو تاكه حق جهاد تم سے ادا هو سكے -

اور چونكه اس حقيقت اسلامي اور آسوۂ ابراهيمي كے حاصل كرنے ميں طرح طرح كے شدائد و مصائب اور امتحان و ابتلا نا گزير تهے پس آخر ميں كها كه " واعتصموا بالله ' هو مولاكم " نفس كي ترغيبات و وساوس سے متاثر ' اور باطل و ضلالت كے دنيوي ساز و سامان اور قوت و عظمت سے مرعوب مت هو ' صرف الله كے هو جاو اور اسكے رشتے كو مضبوط پكڑ لو - اوروں نے دنيا ميں اپنے بهت سے آقا اور مالک بنا ليے هيں ' مگر تمهارے ليے وه سب اصنام و طواغيت هيں - تمهارا مالک ايک مالک الملک هے - پس كيا اچها وه مالک هے اور كيا اچها مددگار ! اسي پر بهروسه كرو اور تمام عالم سے بے خوف و نڈر هو جاو ! ان ينصرك الله فلا غالب لـكم ' و ان يخذلكم فمن ذالذي ينصركم من بعـده ؟ و علی الله فليتـوكل المـومنون (۳ : ۱۰۴)

عـود الی المقصـود

پس در حقيقت " امر بالمعروف " ايک اشرف ترين جهاد في سبيل الله هے ' جسكے سلسلۂ حقه كے تا قيامت قائم رهنے كا هم سے وعده كيا گيا هے ' اور احاديث صحيحه ميں خبر دي گئي هے كه باوجود شيوع فتن و فساد ' امت مرحومه ميں هميشه ايک جماعت حق قائم رهے گي ' جسكے مجاهدات كو حق تعالی احياء شريعت اور تجديد حيات ملت كا وسيله بنادے گا - اور پهر اُن احاديث ميں اُس جماعت كي سب سے بڑي علامت يه بتلائي گئي هے كه :

ظاهرين علي الحق ' لايضرهم من خذلهم ' حتی ياتي امر الله وهم كذلک - يعني وه جماعت منصور من الله هوگي - الله اسكي دعوت حق كي حفاظت كريگا ' اسكو گمراه جماعتوں پر فتح ياب ركهے گا ' اور شياطين ضلالت كي جو ذريات اسكي مخالفت كرينگي ' وه اسے كچهه نقصان نه پهنچا سكيں گي - يه حالت برابر قائم رهے گي يهاں تک كه قيامت كا ظهور هو -

نزول نعائم الهيه و نصرت ربانيه

اور يه پيشين گوئي صدها آيات كريمه ' و تجارب تاريخيه و مشاهدات اهل حق و معارف كے عين مطابق هے - وهي آيت كريمه ' جس كو هم نے خطبۂ مضمون كے اخر ميں درج كيا تها ' همكو اس علامت كي خبر ديتي هے : ومن يطع الله و الرسول فاولئک مـع الـذيـن انعـم الله عليهـم من النبين و الصديقين و الشهداء و الصالحين ' وحسن اولئـک رفيقـا (۴ : ۷۱) كه جو لوگ تمام شيطاني قوتوں سے باغي هوكر صرف الله اور اسكے رسول كے مطيع و منقاد هو جاتے هيں ' خدا تعالی انكو اپني اُن محب و محبوب جماعتوں ميں شامل كرديتا هے ' جن كو اُس نے اپني نعمتوں اور بركتوں كيليے چن ليا هے ' اور پهر وه لوگ صالحين امت كے مرتبے تـک پهنچكر ' باده نوشان جام شهادت كے مقام پر فائز المرام هوتے هيں ' اور وهاں سے ترقي كر كے مرتبۂ صديقيت تک مرتفع هوتے هيں ' اور پهر اسكے بعد براه راست آفتاب نبوت سے بهره اندوز انوار و تجليات هوتے هيں :

و من بعد هذا ما يدق صفاته   وما كتمه احظی لديه و اجمل

هم نے اغاز تحرير ميں اسطرف اشاره كيا هے كه مقام اطاعت خدا و رسول كے معنے يه هيں كه انسان هر طرف سے كٹ كر صرف خدا اور اسكے كلمۂ حق كا هو جاے ' اور دنيا ميں جسقدر اس سے باغي قوتيں هيں ' انكي طرف سے منهه موڑ لے كه :

الحمـــد لله رب العلمين و الصلـــوة على رسوله محمـــد
وآلـــه واصحـــابه اجمعيـــن -

رسول الله صلى الله عليه وسلم کے ساتهه مسلمانوں کو جو محبت اور شيفگتي هے ' اس کا اقتضا يه تها که آج هماري زبان ميں سيرت نبوي پر متعدد تصنيفيں گهر گهر پهيلي هوتيں -

ليکن واقعه يه هے که جو محبت اور خلوص ان حضرت کي سوانح نگاري کا سبب هوسکتا تها ' اُسي نے ارباب عقيدت کو اس جرأت سے روک رکها ' هر شخص جانتا هے که آنحضرت کي نسبت معمولي سے معمولي واقعه کا منسوب کرنا بهي سخت نازک ذمه داري کا کام هے' ايک لا اُبالي شاعر بهي اس نکته کو سمجهتا هے :

آهستـــه که ره بر دم تيغ است قـــدم را

يهي وجهه هے که بڑے بڑے مقدس محدثين مثلا امام بخاري ' امام مسلم ' امام احمد حنبل وغيرهم نے سيرت نبوي پر کوئي کتاب نهيں لکهي ' ليکن آخر چارۀ کار کيا تها ؟ کيا يه گوارا کيا جاتا که جس مبارک سے اسلام کا تمام نظام وابسته هے ' جسکي محبت مسلمانوں کي رگوں کا خون هے ' جس کے نام لينے سے تمام اسلامي جذبات مشتعل هو جاتے هيں ' جو اسلام کي اصلي کائنات هے اسي کے حالات سے تصنيف کا دامن خالي ره جائے ؟ يهي سبب تها جس نے بهت سے محدثين اور ائمه فن کو اس جرأت پر آماده کيا اور اسي کا نتيجه هے که دوسري صدي هجري ميں جب تصنيف و تاليف کا آغاز هوا ' تو امام زهري وغيره نے سيرت نبوي کي بنياد رکهي اور آج سيکڑوں عربي کتابيں اس فن ميں موجود هيں -

ميں اس بات سے ناواقف نه تها که اسلام کي حيثيت سے ميرا اولين فرض يهي تها که تمام تصنيفات سے پہلے سيرت نبوي کي خدمت انجام ديتا ' ليکن ايک مدت تک جس خيال نے کبار محدثين کو اس فرض سے باز رکها ' رهي خيال مجهکو بهي اس جرأت پر آماده نهيں هونے ديتا تها ' ليکن ساتهه هي ميں ديکهه رها تها که جس ضرورت نے اوروں کو اس خدمت کے ادا کرنے پر مجبور کيا تها ' آج اس زمانه ميں اس سے بڑهکر ضرورتيں پيدا هو گئي هيں -

اگلے زمانه ميں سيرت کي ضرورت ' صرف تاريخ اور واقعه نگاري کي حيثيت سے تهي ' علم کلام سے اسکو کوئي واسطه نه تها ' ليکن معترضين حال کہتے هيں که اگر مذهب ' صرف خدا کے اعتراف کا نام هوتا تو بحث يهيں تک ره جاتي ' ليکن جب اقرار نبوت بهي جزو مذهب هے تو يهه بحث پيش آتي هے که جو شخص حامل وحي اور سفير الهي تها اُسکے حالات ' اخلاق ' اور عادات کيا تهے ؟

يورپ کے مورخين ' آنحضرت کي جو اخلاقي تصوير کهينچتے هيں ' وه (نعوذ باالله) هر قسم کے معائب کا مرقع هوتي هے - آج کل مسلمانوں کو جديد ضرورتوں نے عربي علوم سے بالکل محروم کر ديا هے ' اسلئے اس گروه کو اگر کبهي باني مذهب کے حالات اور سوانح کے دريافت کا شوق هوتا هے تو انهي يورپ کي تصنيفات کي طرف رجوع کرنا پڑتا هے - اس طرح يه زهر آلود معلومات چپکے چپکے اثر کرتے جاتے هيں اور لوگوں کو خبر تک نهيں هوتي ' يهاں تک که ملک ميں ايک ايسا گروه پيدا هو گيا هے جو پيغمبر کو محض ايک مصلح سمجهتا هے ' جس نے اگر مجمع انساني ميں کوئي اصلاح کر دي تو اُس کا فرض ادا هوگيا - اس بات سے اسکے منصب نبوت ميں فرق نهيں آتا که اُس کا دامن اخلاق معصيت سے داغدار هے - اس گروه کے نزديک قران مجيد جاهل عربوں کے ليے چراغ هدايت هوسکتا تها ' ليکن تمدن کے نصف النهار ميں وه کيا کام دے سکتا هے ؟ (۱)

يه واقعات تهے جنهوں نے ميرے خيالات ميں تبديلي پيدا کي اور ميں نے سيرت نبوي پر ايک مبسوط کتاب لکهنے کا اراده کرليا - يه کام بظاهر نهايت آسان تها - عربي زبان ميں سيکڑوں کتابيں موجود هيں ' اُن کو سامنے رکهکر ايک ضخيم اور دلچسپ کتاب لکهدينا زياده سے زياده چند مهينوں کا کام تها - ليکن واقعه يه هے که کوئي اسلامي تصنيف ' اِس تصنيف سے زياده دير طلب اور جامع مشکلات نهيں هوسکتي - آگے چلکر هم تفصيل سے بيان کرينگے که عربي زبان ميں آجتک ايک بهي ايسي کتاب نهيں لکهي گئي جس ميں صرف صحيح روايتونکا التزام کيا جاتا ' يهاں تک که خود محدثين ميں يه اصول قرار پاگيا که سيرت ميں هر قسم کي روايتيں جائز هيں - حافظ زين الدين عراقي جو حافظ ابن حجر کے اُستاد تهے انهوں نے سيرت نبوي ميں ايک منظوم کتاب لکهي هے ' اس ميں لکهتے هيں :

وليعلـــم الطّالب انّ السيّرا   بجمع ما صح وما قد أنكرا

يعني سيرت ميں هر قسم کي روايتيں ذکر کي جاتي هيں - يهي سبب هے که مستند اور مسلم الثبوت تصنيفات ميں بهي سيکڑوں هزاروں غلط روايتيں شامل هوگئيں ' اس بنا پر ضرور تها که نهايت کثرت سے حديث و رجال کي کتابيں بهم پهنچائي جائيں اور پهر نهايت تحقيق و تنقيد سے ايک مستند تصنيف طيار کي جائے ' ليکن سيکڑوں کتابوں کا استقصاء کے ساتهه ديکهنا اور اُن سے معلومات کا اقتباس کرنا ايک شخص کا کام نه تها - اسکے ساتهه بڑي ضرورت يهه تهي که يورپ ميں آنحضرت کے متعلق جو کچهه لکها گيا هے اُس سے بهي واقفيت حاصل کي جائے - ميں بدقسمتي سے يورپ کي کوئي زبان نهيں جانتا - فرنچ جس قدر جانتا هوں اس کو جاننا نهيں کهه سکتے ' اسليے ايک اسٹاف کي ضرورت تهي جس ميں قابل عربي داں اور انگريزي داں شامل هوں ' خدا نے سرکار عاليۀ بهوپال هز هائينس سلطان جهاں بيگم خلد الله تعالے ملکها کي بدولت يه سامان مهيا کر ديا -

مسلمانوں کے اس فخر کا قيامت تک کوئي حريف نهيں هوسکتا که انهوں نے اپنے باني مذهب کے حالات اور واقعات کا ايک ايک حرف اس استقصاء کے ساتهه محفوظ رکها که کسي شخص کے حالات اس جامعيت اور احتياط کے ساتهه قلمبند نه هوسکے اور نه آينده توقع کي جاسکتي هے - بڑے بڑے بانيان مذهب ' زردشت حضرت موسى ' حضرت مسيح ' گوتم بده هيں اور زردشت کے حالات ايک صفحه سے زياده جگهه نهيں لے سکتے - حضرت موسى کے واقعات کي حد توراة هے ' حضرت عيسى کي زندگي ۱۲ سے ۳۰ برس تک بالکل غير معلوم هے اخير کے تين برس منظر عام پر نماياں هيں اور وه بهي وهي هيں جو اناجيل اربعه ميں مذکور هيں - هندؤوں کي کل تاريخ افسانه هے - بخلاف اسکے پيغمبر عرب کے ۲۳ برس کے واقعات جو عهد نبوت کے واقعات هيں ' ان کا ايک ايک حرف محفوظ هے - اس سے زياده کيا عجيب بات هوسکتي هے که آنحضرت کے افعال اور اقوال کي تحقيق کي غرض سے آپ کے ديکهنے والوں اور ملنے والوں ميں سے تقريباً ۱۳ هزار شخصوں کے نام اور حالات قلمبند کئے گئے اور اُس زمانه ميں کئے گئے جب تصنيف و تاليف کا آغاز تها - چنانچه طبقات ابن سعد ' طبقات ابن ماکولا ' اسد الغابه ' استيعاب ' اصابة في احوال الصحابه ' جو نهايت ضخيم کتابيں هيں ' صرف انهي بزرگوں کے حالات ميں هيں - کيا دنيا ميں کسي شخص کے رفقا ميں سے اتنے لوگوں کے نام اور حالات درج تحرير هو سکے هيں ؟

(۱) ذلك قولهم بافوا ههم ' يضاهئون قول الذين كفروا من قبل ' قاتلهم الله أنى يوفكون - ۹! - ۳۰ [الهلال]

مقالات

سیرۃ نبوی

— * —

از شمس العلما مولانا شبلي نعماني

— * —

اين نيست که صحراے سخن جادہ ندارد
واژون روش کج نگری را چه کند کس ؟

اگر قوم میں کام کرنے والوں کي کمي ہے ' تو چنداں شکایت نہیں ' کام کرنے والے همیشه کم هي رهتے هیں ' لیکن افسوس اس عالمگیر خیرہ مذاقي پر ہے که جو کام کرنے والے موجود هیں ' انکے حسن و قبح کو پہچانئے والے بھي ناپید هیں - تحسین ہے تو ناشناسانه ' اور طعن ہے تو معاندانه !

از رد و هم قبول تو فارغ نشسته ایم
اے آنکه خوب ما نشناسي ز زشت ما

مرحوم غالب کو شکایت تھي :

غالب سوختهجاں را چه بگفتار آري
بدیاری که ندانند نظیری ز قتیل

لیکن قتیل نے تو پھر بھي اچھے شعر بہت سے کہے هیں ' اور نافہمي کے لیے یه مثال کچھه زیادہ درد انگیز نہیں - اسکا کیا علاج که اجکل کے بازار فہم و نقد میں جب حکمت و فضیلت کا ترازو هاتھه میں لیا جاتا ہے تو بہت سے مدعیان نظر هیں ' جنکو شاہ ولي الله اور مولوي نذیر احمد ' دونوں کے وزن میں کچھه فرق نظر نہیں آتا !

لشتان مابین الیزیدین في الندي
یزید سلیم ' والاغر ابن حاتم

اس خیرہ مذاقي کا نتیجه یه ہے که غث و ثمین اور گہر و سنگ میں کوئي تمیز نہیں - کاوش اور فکر روز بروز مفقود هوتي جاتي ہے ' اور دماغ عموماً قانع هیں - مانگ اعلی کي ہے مگر ادنی بھي ملجائے تو شکایت نہیں ' اور تلاش گو سونے کي پیدا هوگئي ہے ' مگر هر چمکتي هوئي چیز سونا سمجھه لي جاتي ہے -

یه ضرور ہے که آج ملک میں مخصوص اهل قلم کي جو تصنیفات شائع هوتي هیں کے ناموں کي شہرت کو بطور ایک ضمانت کے تسلیم کرلیا گیا ہے ' اور ایک جماعت وجود ہے جو فوراً استقبال کے لیے مستعد هوجاتي ہے ' لیکن افسوس ہے که اس ستقبال کي تہه میں بھي کوئي جمال شناسي اور حسن سنجي نہیں ہے ' بلکه محض ایک اعتقادي اعتراف اور مقلدانه حسن ظن که فلاں شخص کي طرف منسوب ہے اسلئے کتاب ضرور اچھي هوگي -

جن مخصوص مصنفات کو آج اردو لٹریچر کا قیمتي ذخیرہ سمجھا جاتا ہے ' نے آجتک ایک تحریر بھي نہیں دیکھي جسمیں انکے واقعي حسن و قبح پر سانا نقد کي گئي هو -

ناظرین کو معلوم ہے که کچھه عرصے سے شمس العلماء مولانا شبلي نعماني ایک نہایت عظیم الشان دیني و علمي خدمت میں مصروف هیں - یعنی آنحضرت صلی الله علیه وسلم کي ایک جامع و مکمل سیرۃ کي تدوین و تصنیف میں - جو نه صرف یه که اردو زبان میں اجتک نہیں لکھي گئي تھي ' بلکه افسوس که عربي اور ترکي زبانوں میں بھي ' جن پر اردو سے بہتر تصنیف و تالیف کا دور گذر رہا ہے -

لیکن شاید بہت کم لوگوں کو اس کام کي مشکلات کا صحیح اندازہ هوگا - در حقیقت یه کام ایک شخص کے بس کا نه تھا ' گو وہ اپنے اندر قابلیتوں اور فضیلتوں کا کیساهي مجمع رکھتا هو ' کیونکه قابلیت اور دماغ هي نہیں بلکه وقت اور محنت بھي مطلوب تھي - ضرورت تھي که ایک منتخب ترین ارباب علم کي مجلس هوتي ' اور یورپ کے مجامع علمیه کے اصول پر اس کام کو انجام دیا جاتا ' لیکن افسوس که هم میں دماغ اور دل ' دونوں کا قحط ہے ' اور آدمي کسي مشین میں ڈھال کر پیدا نہیں کیے جا سکتے -

شمس العلما مولانا شبلي نعماني مد فیوضه

اس وقت " سیرۃ نبوي " کا کام جس رفتار سے هو رہا ہے اسکے لحاظ سے اُمید کي جا سکتي ہے که غالباً چند ماہ کے اندر کتاب کا پہلا حصه پریس میں جانے کیلیے طیار هو جاے گا - اس وقت تک مسودے کي صورت میں اسکا بڑا حصه مرتب هو چکا ہے اور بدر تک کے حالات کي پہلي تبئیض بھي هو چکي ہے - هم نے مولانا سے عرض کیا که کتاب کي اشاعت سے پہلے اسکے بعض اهم اجزا جن سے طرز تصنیف و ترتیب اور مشکلات موضوع کے خاص مقامات سامنے آجائیں ' شائع کردینے چاهئیں تا که ارباب فن و رائے کو اسکي نسبت بحث کرنے اور مشورہ دینے کا موقع ملسکے -

آج کي اشاعت میں هم دیباچۂ کتاب کا ایک ٹکڑا شائع کرتے هیں ' جسکے مطالعه سے موضوع کتاب کے متعلق ناظرین کو نہایت مفید بصیرت حاصل هوگي - اسکے بعد اصل کتاب کے بعض اهم حصے بھي شائع کیے جائیں گے - ان علماے کرام سے ' جنکو فن سیر و حدیث سے دلچسپي ہے ' خاص طور پر امید کي جاتي ہے که وہ بتعمق نظر ملاحظه فرمائیں گے اور کوي امر قابل بحث و مذاکرہ یا مشورۂ ضروري انکے خیال میں آے گا ' تو اسے دفتر سیرۃ نبوي یا صفحات الهلال تک پہنچانے میں دریغ نه فرمائیں گے -

یه ظاهر کردینا ضروری ہے که ابھي کتاب کے تمام ٹکڑے محض مسودے کي حالت میں هیں - ممکن ہے که جو ٹکڑے شائع کیے جائیں ' اُن میں عند الاشاعت بہت سي تبدیلیاں هوجائیں - سردست مقصود صرف بغرض مشورہ و مبادله آرا و بحث و مذاکرہ انکي اشاعت ہے -

جو حضرات آجکل کے جدید فن سوانح نویسي و واقعه نگاری سے ذوق و واقفیت رکھتے هیں ' وہ کتاب کي ترتیب و تنظیم مطالب کي نسبت اگر چاهیں تو مفید مشورے دیسکتے هیں (الهلال)

س فن کي پهلي تصنيف تهي - امام زهري اپنے زمانه کے اعلم العلما ے' فقه اور حديث ميں انکا کوئي همسر نه تها ' نير امام بخاري کے يخ الشيوخ هيں' انهوں نے آنحضرت کي حالات بهم پهنچانے ميں ہ محنتيں اتهائيں که مدينه منورہ ميں ايک ايک انصاري کے ھر پر جاتے - جوان ' بوڑها ' عورت ' مرد ' جو مل جاتا ' يهانتک ہ پردہ (۱) نشين عورتوں سے جاکر آنحضرت کے اقوال اور حالات پوچهتے اور قلمبند کرتے - وہ نسباً قريشي تهے ' سنه ۵۰ ھ ميں پيدا هوئے - بهت سے صحابه کو ديکها تها - سنه ۸۰ ميں عبد الملک کے دربار ميں ئے ' اُسنے بهت قدر و منزلت کي - يه بات خاص لحاظ کے قابل هے که امام موصوف بخلاف اکثر ائمۂ حديث کے سلاطين کے دربار سے تعلق رکهتے تهے اور مقربين خاص ميں داخل تهے - هشام بن عبد الملک نے اپنے بچوں کي تعليم اُن کے سپرد کي تهي - سنه ۱۲۳ ميں وفات پائي -

امام زهري کي وجهه سے مغازي و سيرت کا عام مذاق پيدا هوگيا ' اُن کے حلقه درس سے اکثر ايسے لوگ نکلے جو خاص اس فن ميں کمال رکهتے تهے ' ان ميں سے يعقوب بن ابراهيم ' محمد بن صالح تمار ' عبد الرحمن بن عبد العزيز ' فن مغازي ميں خاص شهرت رکهتے تهے - چنانچه تهذيب التهذيب وغيرہ ميں ان لوگوں کا امتيازي وصف (صاحب المغازي) لکها جاتا هے -

زهري کے تلامذہ ميں دو شخصوں نے اس فن ميں نهايت شهرت حاصل کي اور يهي دو شخص هيں جن پر اِس فن کا مدار هے : موسى بن عقبه اور محمد بن اسحاق - موسى بن عقبه خاندان زبير کے غلام تهے ' حضرت عبد الله بن عمر کو ديکها تها - فن حديث ميں امام مالک کے اُستاد تهے - امام مالک لوگوں کو ترغيب ديتے تهے که فن مغازي سيکهنا هو تو اِن سے سيکهو - اُن کي مغازي کي خصوصيات يه هيں ' اور ان خصوصيات کي طرف خود امام مالک نے اشارہ کيا هے :—

(۱) مصنفين روايات ميں صحت کا التزام نهيں کرتے تهے ' انهوں نے زيادہ تر اس کا التزام کيا -

(۲) عام مصنفين کا يه مذاق تها که کثرت سے واقعات نقل کرتے تهے ' اس کا لازمي نتيجه يه هوتا تها که هر قسم کی رطب و يابس روايتيں آجاتي تهيں - موسى نے احتياط کي اور اکثر وهي روايتيں ليں جو اُن کے نزديک صحيح ثابت هوئيں ' يهي وجهه هے که کتاب به نسبت اور کتب مغازي کے مختصر هے -

(۳) چونکه روايت حديث کے ليے کسي عمر کي قيد نه تهي اسلئے اکثر لوگ بچپن اور آغاز شباب هي سے حلقۂ درس ميں شامل هو جاتے تهے اور حديثيں سنکر لوگوں سے روايت کرتے تهے ' ليکن چونکه اس عمر تک واقعات کا صحيح طور سے سمجهنا اور محفوظ رکهنا ممکن نه تها ' اسليے اکثر روايتوں ميں تغير هوجاتا تها موسى نے بخلاف اوروں کے کبر سن ميں اس فن کو سيکها ' - (۲) سنه ۱۴۱ ميں انهوں نے وفات پائي -

موسى کي کتاب آج موجود نهيں - ليکن ايک مدت تک شائع و ذائع رهي اور سيرت کي تمام قديم کتابوں ميں کثرت سے اُسکے حوالے آتے هيں -

محمد بن اسحاق نے مغازي ميں سب سے زيادہ شهرت حاصل کي ' وہ امام فن کے نام سے مشهور هيں - شهرت عام ميں اگرچه واقدي اِن سے کم نهيں ليکن واقدي کي لغو بياني مسلمه عام هے ' اِسلئے ان کي شهرت بدنامي کي شهرت هے - محمد بن اسحاق نے متعدد صحابه کو ديکها تها ' علم حديث ميں ان کو کمال تها ' امام زهري کے دروازہ پر دربان مقرر تها که کوئي شخص بغير اطلاع کے نه آئے ' ليکن محمد بن اسحاق کو اجازت تهي که جب چاهيں چلے آئيں - اُن کے ثقه اور غير ثقه هونے کي نسبت محدثين ميں اختلاف هے - امام مالک ان کے سخت مخالف هيں ' ليکن محدثين کا عام فيصله يه هے که مغازي اور سير ميں اُن کي روايتيں استناد کے قابل هيں - امام بخاري نے صحيح بخاري ميں ان کي روايت نهيں لي ' ليکن جزء القراۃ ميں اُن سے روايت کي هے اور تاريخ ميں تو اکثر واقعات انهي سے ليتے هيں -

فن مغازي کو انهوں نے اس قدر ترقي دي اور اس قدر دلچسپ بنا ديا که خلفاے عباسيه ' جو زيادہ تر دوسري قسم کي تصنيفات کا مذاق رکهتے تهے ' اُن ميں بهي مغازي کا مذاق پيدا هوگيا ' چنانچه ابن عدي نے اُن کے اس احسان کا خاص طرح پر ذکر کيا هے - ابن عدي نے يه بهي لکها هے که اس فن ميں کوئي تصنيف اُن کي تصنيف کے رتبه کو نهيں پهونچي (۱) -

ابن حبان نے کتاب الثقات ميں لکها هے که محدثين کو محمد بن اسحاق کي کتاب پر اعتراض تها تو يه تها که خيبر وغيرہ کے واقعات وہ اُن يهوديوں سے دريافت کرکے داخل کتاب کرتے تهے ' جو مسلمان هوگئے تهے ' اور چونکه يه واقعات اُنهوں نے اپنے باپ دادا سے سنے تهے اسلئے اُن پر اعتماد نهيں هوسکتا - علامه ذهبي کي تصريح سے بهي ثابت هوتا هے که محمد بن اسحاق يهود و نصارى سے روايت کرتے تهے اور اُن کو ثقه سمجهتے تهے - سنه ۱۵۱ ميں وفات پائي -

محمد بن اسحاق کي کتاب المغازي کا ترجمه شيخ سعدي کے زمانه ميں ابوبکر سعد زنگي کے حکم سے فارسي ميں هوا تها ' اُس کا قلمي نسخه اله آباد کے کتب خانه ميں همارے نظر سے گذرا هے -

محمد بن اسحاق کي کتاب کثرت سے پهيلي اور بڑے بڑے محدثوں نے انسے ان کے نسخه مرتب کيے - اسي کتاب کو ابن هشام نے زيادہ منقح اور اضافه کرکے مرتب کيا جو سيرت ابن هشام کے نام سے مشهور هے ' اصل کتاب اب کم ملتي هے ' اسلئے آج اسکي جو يادگار موجود هے وہ يهي ابن هشام کي کتاب هے -

ابن هشام کا نام عبد الملک هے ' وہ نهايت ثقه اور نامور محدث اور مورخ تهے - حمير کے قبيله سے تهے اور غالباً اسي تعلق سے سلاطين حمير کي تاريخ لکهي جو آج بهي موجود هے - اُنهوں نے سيرت ميں يه اضافه کيا که جو مشکل الفاظ آتے هيں اُن کي تفسير بهي لکهي - سنه ۲۱۳ ميں وفات پائي -

واقدي خود تو قابل ذکر نهيں ليکن اُن کے تلامذۂ خاص ميں سے ابن سعد نے آنحضرت اور صحابه کے حالات ميں ايسي جامع اور مفصل کتاب لکهي که آج تک اسکا جواب نه هوسکا -

ابن سعد مشهور محدث هيں - محدثين نے عموماً لکها هے که گو اُن کے استاد (واقدي) قابل اعتبار نهيں ليکن وہ خود قابل سند هيں - خطيب بغدادي نے اُن کي نسبت يه الفاظ لکهے هيں :

كان من اهل العلم والفضل و الفهم و العدالة ' صنف كتاباً كبيرا في طبقات الصحابة و التابعين فاجاد فيه و احسن (۲) -

وہ خاندان هاشم سے تهے - بصرہ ميں پيدا هوے ' ليکن بغداد ميں سکونت اختيار کر لي تهي - بلاذري جو مشهور مورخ هيں ' اِنهي کے شاگرد هيں - سنه ۲۳۰ ميں ۶۲ برس کي عمر ميں وفات پائي -

اِن کي کتاب کا نام طبقات هے - ۱۲ جلدوں ميں هے - دو جلديں خاص آنحضرت کے حالات ميں هيں اور يهي حصه دراصل سيرۃ نبوي

(۱) تهذيب التهذيب ترجمه امام زهري (محمد بن مسلم)
(۲) تهذيب التهذيب ترجمه موسي بن عقبه -

(۱) تهذيب التهذيب -
(۲) تهذيب التهذيب ترجمه محمد بن موسے -

سیرت نبوی کے متعلق قدماء نے جو ذخیرہ مہیا کیا (۱) اس کی مختصر تاریخ اور کیفیت ہم اس غرض سے اس موقع پر درج کر دیتے ہیں کہ اب ایک کامل اور مستند کتاب کے مرتب کرنے کے لیے کیونکر اس ذخیرہ سے کام لیا جاسکتا ہے اور کہاں تک تحقیق و تنقید کی ضرورت ہے ؟

فن سیرت کی ابتدا

آنحضرت کے ساتھہ صحابہ کرام کو جو شغف تھا ' اس کا اقتضا یہ تھا کہ وہ آپ کی ایک ایک بات کو محبت کی نظر سے دیکھتے تھے اور جہاں بیٹھتے تھے انہی باتوں کے تذکرے کرتے تھے - ان میں وہ احکام اور اوامر بھی تھے جو منصب نبوت کی حیثیت سے تعلق رکھتے تھے اور وہ باتیں بھی تھیں جو روزمرہ کی زندگی میں داخل تھیں -

عرب میں علوم و فنون اور تاریخ نہ تھی - صرف خاندانی معرکوں اور لڑائیوں کے واقعات کو محفوظ رکھتے تھے ' اور یہی قصے ان کی گرمی محفل کے کام آتے تھے ' اس لحاظ سے قیاس یہ تھا کہ آنحضرت کے حالات و واقعات میں سے سب سے پہلے مغازی کی روایتیں زیادہ پھیلتیں اور تصنیف و تالیف کا آغاز مغازی ہی سے ہوتا ' لیکن احادیث کے تمام اقسام میں سے سیرت و مغازی کا درجہ سب سے متاخر رہا اور اکابر صحابہ اور محدثین نے اس طرف کم توجہ کی -

اسکی وجہہ یہ تھی کہ خلفا اور اکابر صحابہ نے زیادہ تر آنحضرت کے اُن اقوال و افعال پر توجہ کی جن کو منصب شریعت سے تعلق تھا ' اور جن سے فقہی احکام اور مسایل استنباط ہوسکتے تھے - ابن القیم نے اعلام الموقعین کے دیباچہ میں لکھا ہے کہ جو صحابہ فتوی دیتے تھے اُن کی تعداد ۱۳۰ سے زائد تھی (۲)

تحریر کا رواج

عرب میں اگرچہ لکھنے پڑھنے کا رواج نہ تھا تاہم مکہ معظمہ میں اسلام سے پہلے متعدد اشخاص لکھنا پڑھنا جانتے تھے ' چنانچہ جب آنحضرت مبعوث ہوئے تو قریش میں ۱۷ شخص پڑھنے کے ساتھہ لکھنا بھی جانتے تھے - جن میں بعض عورتیں بھی تھیں - اِن میں سے بعض کے نام یہ ہیں : حضرت عمر' حضرت علی ' حضرت عثمان ' حضرت ابو عبیدہ ' طلحہ ' زید ' ابو حذیفہ بن عتبہ ' ابو سفیان ' معاویہ' شفاء بنت عبد الله (۳) -

جنگ بدر میں جو کفار گرفتار ہوئے اور فدیہ نہیں ادا کرسکے ان کو آنحضرت نے حکم دیا کہ دس دس بچوں کو اپنے ذمہ لیں اور اُنکو لکھنا سکھادیں - زید بن ثابت جو کاتب وحی تھے ' اُنہوں نے اسی طریقہ سے لکھنا سیکھا تھا (۴) اس طرح مدینہ منورہ میں کثرت سے لکھنا پڑھنا رائج ہوچکا تھا - با ایں همه تصنیف و تالیف کا رواج نہیں ہوا تھا -

تصنیف و تالیف کی ابتدا سلطنت کی وجہہ سے ہوئی

صحابہ اور خلفاے راشدین کے زمانہ میں اگرچہ فقہ و حدیث کی نہایت کثرت سے اشاعت ہوئی - اور بہت سے درس کے حلقے قائم ہوگئے ' لیکن جو کچھہ تھا زبانی تھا - جب خلافت کا دور ختم ہوکر حکومت قائم ہوئی اور بنو امیہ نے دمشق کو پایۂ تخت بنایا جو روم کے اثر سے معمور تھا - تو تمدن کے تمام آثار خود بخود پیدا ہوگئے ' جن میں تالیف و تصنیف بھی تھی ' بنو اُمیہ نے حکم دیکر علماے تصنیفیں لکھوائیں ' قاضی عبد البر نے جامع بیان العلم میں امام زہری کا قول نقل کیا ہے :

كنا نكره كتاب العلم حتى اكرهنا عليه هؤلاء الامراء (مطبوعہ مصر صفحہ ۳۶)

ہم لوگ علم کا قلم بند کرنا پسند نہیں کرتے تھے' یہاں تک کہ اِن اُمرا نے ہم کو مجبور کیا -

سب سے پہلے امیر معاویہ نے عبید بن شریہ کو یمن سے بلا کر قدما کی تاریخ مرتب کرائی جسکا نام اخبار الماضیئین (۱) ہے -

امیر معاویہ کے بعد عبد الملک نے (جو سنہ ۶۵ ہجری میں تخت نشین ہوا) ہر فن میں تصنیفیں لکھوائیں - سعید بن جبیر جو أعلم العلما تھے' اُن کو حکم بھیجا کہ قران مجید کی تفسیر لکھیں ' چنانچہ امام موصوف نے ایک کتاب لکھہ کر بھیجی جو کتب خانۂ شاہی میں رکھی گئی - عطا بن دینار کے نام سے جو تفسیر مشہور ہے اِنہی کی تفسیر ہے - عطا کو خزانۂ شاہی سے یہ نسخہ ہات آگیا تھا اور انہوں نے اپنے نام سے مشہور کر دیا (۲) -

حضرت عمر ابن عبد العزیز کا زمانہ آیا تو انہوں نے تصنیف و تالیف کو زیادہ ترقی دی - تمام ممالک میں حکم بھیجدیا کہ احادیث نبوی مدون اور قلمبند کی جائیں - سعد بن ابراهیم جو بہت بڑے محدث اور مدینہ منورہ کے قاضی تھے ' اُن سے دفتر کے دفتر قلمبند کراے اور تمام ممالک مقبوضہ میں بھیجے - علامہ ابن عبد البر جامع بیان العلم میں لکھتے ہیں :

عن سعد بن ابراهيم قال امرنا عمر بن عبد العزيز بجمع السنن فكتبناها دفتراً دفتراً فبعث الى كل ارض له عليها سلطان دفتراً (مطبوعہ مصر صفحہ ۳۶)

سعد بن ابراهیم کہتے ہیں کہ عمر بن عبد العزیز نے ہم کو احادیث کے جمع کرنے کا حکم دیا - ہم نے دفتر کے دفتر لکھے' عمر نے جہاں جہاں اُن کی حکومت تھی ایک ایک دفتر بھیجدیا -

ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم انصاری جو اس زمانہ کے بہت بڑے محدث' امام زہری کے استاد' اور مدینہ کے قاضی تھے' اُن کو بھی خاص طور پر احادیث کے جمع کرنے کا حکم بھیجا (۳) -

حدیث میں حضرت عائشہ کی مرویات ایک خاص حیثیت رکھتی ہیں - اُن سے اکثر وہ حدیثیں مروی ہیں جو عقائد یا فقہ کے مہمات مسائل ہیں ' اسلئے عمر ابن عبد العزیز نے اُن کی روایتوں کے ساتھہ زیادہ اعتنا کیا - عمرۃ بنت عبد الرحمن ایک خاتون تھیں ' اُن کو حضرت عائشہ نے اپنے آغوش تربیت میں پالا تھا ' تمام علما کا اتفاق ہے کہ حضرت عائشہ کی مرویات کا اُن سے بڑھکر کوئی عالم نہ تھا - عمر بن عبد العزیز نے ابوبکر بن محمد کو خط لکھا کہ عمرہ کے مسائل اور روایات قلمبند کر کے بھیجدیں (۴) -

مغازی پر توجہ

اب تک محدثین نے مغازی و سیر کے ساتھہ اعتنا نہیں کیا تھا ' حضرت عمر بن عبد العزیز نے اس فن کی طرف خاص توجہ کی اور حکم دیا کہ غزوات نبوی کا حلقۂ درس قائم کیا جاے - عاصم بن عمرو بن قتادہ انصاری (المتوفی سنہ ۱۲۱) اِس فن میں خاص کمال رکھتے تھے - اُن کو حکم دیا کہ دمشق کی جامع مسجد میں بیٹھہ کر لوگوں کو مغازی اور مناقب سکھائیں - یہ سیرت نبوی کا پہلا سنگ بنیاد تھا -

اسی زمانہ میں امام زہری نے مغازی پر ایک مستقل کتاب لکھی اور جیسا کہ امام سہیلی نے روض الانف میں تصریح کی ہے یہ

(۱) یہ ملحوظ رکھنا چاہئے کہ حدیث کی کتابوںمیں آنحضرت کے حالات اور اخلاق و عادات کے متعلق نہایت کثرت سے واقعات مذکور ہیں جو سیرت کی تصنیف میں کافی مدد دےسکتے ہیں تاہم تنہا ان سے کوئی کتاب طیار نہیں ہوسکتی - اسکے علاوہ انمیں تاریخی ترتیب نہیں ہے - یہاں ہم نے جن کتابوں کا ذکر کیا ہے حدیث کی کتابیں اُن کے علاوہ ہیں -

(۲) اعلام مطبوعہ مصر صفحہ ۱۳ -

(۳) یہ پوری تفصیل فتوح البلدان مطبوعہ یورپ صفحہ ۴۷۱ و ۴۷۲ میں ہے -

(۴) طبقات ابن سعد ذکر غزوۂ بدر صفحہ ۱۴ -

(۱) فہرست ابن الندیم صفحہ ۲۴۴ -

(۲) میزان الاعتدال ترجمہ عطاء بن دینار -

(۳) تہذیب التہذیب ترجمۂ ابوبکر بن محمد و عمرۃ بنت عبد الرحمن و طبقات ابن سعد جز دوم حصہ دوم صفحہ ۱۳۴ -

(۴) تہذیب التہذیب ترجمہ عاصم بن عمرو بن قتادہ -

دعـوننی الیـه — سختیوں کو برداشت کرنا مجھے زیادہ پسند
(۱۲ : ۴۰) — و محبوب ہے -

کتنے عباد شب زندہ دار' زهاد زاویہ نشیں' حکماے فطرت شناس' فلاسفۂ حقایق آگاہ' اور شناوران قلزم اخلاق و حکمت ہیں جو دعوا کر سکتے ہیں کہ تنہائی اور سکون و طمانیۃ کے کسی حجلۂ عیش و نشاط میں ایک صاحب دولت رجاہ فتنۂ حسن' منت و شوق' اصرار و التجا' تخویف و ترہیب کے ساتھہ عیش شباب کی دعوت دیکر بلائیگا اور کہے گا کہ " ہیت لک " اور پھر وہ یہ کہکر گردن موڑ لیں گے کہ :

معاذ الله ! — استغفر الله ! یہ تو مجھسے کبھی نہیں ہوسکتا
انه ربي احسن — تو میرے آقا کی بیوی ہے جس نے مجھکو
مثوای ' انه — اچھی طرح رکھا ہے - پھر کیا اپنے مالک کی
لا یفلح الظالمون — متاع میں خیانت کروں ؟ حالانکہ خائنوں کو
(۱۲ : ۲۳) — خدا کبھی فلاح نہیں دیتا !

اور پھر جب اسکی طرف سے اصرار و جوش میں جبر ہو' تو بالکل اس طرح ' جیسے کوئی انسان کسی خونخوار اژدھے سے بھاگتا ہے ' بھاگ کر بچنے کی کوشش کرینگے ؟

پھر دنیا میں کتنے ہیں کہ وہ اپنے کو حضرت یوسف کی جگہ فرض کریں ' اور تخت مصر پر بیٹھکر اپنے بھائیوں کے ایک ایک جگر خون مظالم یاد کریں - لیکن جب وہ بھائی ' جنھوں نے کنویں میں گرا کر ہلاک کرنا چاہا تھا' ایک فقیر و دریوزہ گر کی صورت میں اقرار جرم کریں کہ : تالله لقد آثرك الله علینا وان کنا لخاطئین - تو اسکے جواب میں آنکی زبانوں سے " یوسف " کی طرح نکلے :

لا تثریب علیکم — آج کے دن میری طرف سے تم پر کوئی الزام
الیوم یغفر الله — اور شکایت نہیں - میں نے معاف کیا اور
لکم وهو ارحم — خدا بھی تمھارے قصور معاف کردے کہ وہ
الراحمین — ارحم الراحمین ہے =

یہی خلق نبوت کی آواز ہے' جو فتح مکہ کے دن بھی دھرائی گئی تھی ' اور جن لوگوں نے اس داعی حق کو اپنے طرح طرح کے مظالم و شدائد سے ترک وطن پر مجبور کیا تھا ' وہ جب بے بس قیدیوں کی صورت میں اسکے سامنے لائے گئے تو اسنے کہا تھا : لا تثریب علیکم الیوم ' یغفر الله لکم وهو ارحم الراحمین -

حاصل سخن یہ ہے کہ دعوئے نبوت کی صداقت کیلئے اصل راہ دلیل نبی کی زندگی ہے - اسکا کھانا پینا' رهنا سهنا' عزیزوں اور غیروں سے ملنا - گھر کی معاشرت' اور باہر کا سلوک ' یہی چیزیں ہیں' جو ایک مدعی کے دعوے کی صداقت و عدم صداقت کی شہادت دیسکتی ہیں - پس ہر داعی الی الله کیلئے ضرور ہے کہ اسکی زندگی کا صفحہ ہمیشہ دنیا میں کھلا رہے -

اس اصول کو پیش نظر رکھکر دنیا کے تمام بڑے بڑے بانیان مذہب کی زندگی کو ڈھونڈھیے' توفی الحقیقت ایک زندگی بھی ایسی نہیں ہے ' جسکے ضروری حالات تک معلوم ہوسکیں - توراۃ کی ابتدائی پانچ کتابیں (خروج) سے (استثنا) تک ضرور حضرت موسے کی زندگی کے حالات بتلاتی ہیں' لیکن در اصل وہ عہد موسوی کے بنی اسرائیل کی تاریخ ہے ' خود حضرت موسی کی زندگی کے خاص حالات کا اسمیں کوئی حصہ نہیں - اناجیل اربعہ میں اخر کے ڈھائی برس کے واقعات حضرت مسیح کے ملتے ہیں' لیکن انسے بھی خود مسیح کی اصلی زندگی کا عقدہ نہیں کھلتا اور افسوس ہے کہ جس قدر حالات معلوم ہوتے ہیں ' وہ نہ صرف درجۂ نبوت ' بلکہ درجۂ انسانیت سے گرے ہوے ہیں -

پھر اگر آج ایک طالب حق مذاہب عالم کو للکارے کہ اپنے اپنے بانیان مذہب کی زندگیوں کو بازار تفحص میں لاؤ' تاکہ کھرا کھوٹے سے الگ کیا جاے ' تو اسلام کے سوا کون ہے جو سامنے آسکتا ہے ؟ یہودیوں کو چھوڑ دو کہ وہ سامنے نہیں آتے' لیکن (مسیحیت جو باوجود تیغ علم و مدنیت سے مذبوح ہو جانے کے پھر بھی اپنی موت کا اقرار نہیں کرتی) محض تاریکی کی ایک سیاہ چادر ہے' جس میں اس نے اپنے خداے مصلوب کی لاش کو صدیوں سے لپیٹ لیا ہے ' پھر چاہتی ہے کہ اس بے روح بوجھہ سے عالم انسانیت کے کاندھونکو اب بھی نجات نہ دے -

فرض کرو کہ ایک بدگمان شخص (یوحنا) کی زبانی انجیل میں یہ پڑھتا ہے کہ یروشلیم کی فاحشہ عورتوں کے ہاں بائبل کا مسیح مہمان ہوا کرتا تھا ' اور (بیت عنیاہ) میں بعض جوان عورتیں تین تین سو دینار کا عطر جوش محبت میں آکر اسکے پانوں پر ڈالدیتی تھیں اور پھر اپنے بالوں سے پونچھتی جاتی تھیں (یوحنا ۱۲ :۳) نیز وہ زنا کار عورتوں پر بہت شفیق تھا اور ان کو سزا دینے سے انکار کرتا تھا ' اور یہ حجت پیش کرتا تھا کہ دنیا میں سب گنہ گار ہیں ! (یوحنا ۸ : ۹) پھر وہ سنتا ہے کہ یہ روحانی معلم بچپن ہی کے زمانے میں مصر پہنچادیا گیا تھا اور اپنا تمام عہد شباب وافات کسی نا معلوم الحال شہر میں کاٹ کر تیس سال کے بعد اپنے تئیں ظاہر کیا تھا ' تو انصاف کرو کہ اسکے لیے کیا امر مانع ہے کہ وہ مسیح کی مجہول وتاریک زندگی کے متعلق سخت سے سخت شکوک اپنے دل میں پیدا نہ کرے ' اور مسیحیت کو اسکا ذمہ دار قرار نہ دے کہ بچپن سے لیکر جوانی تک کی اصلی اور پر امتحان زندگی کے حالات پیش کیے جائیں ؟

امام طبری اور الزام تشیع

مولانا نے دیباچے کی آخری سطور میں ابن جریر طبری کا ذکر کرتے ہوے اس الزام بے اصل کی تغلیط کی ہے جسکو بعض محدثین نے انکی نسبت شہرت دی تھی اور انکو شیعہ قرار دیا تھا -

حال میں بریلی سے ایک صاحب نے الہلال میں شائع کرنے کیلیے ایک تحریر رافعہ " احراق بیت فاطمہ " کی نسبت بھیجی ہے ' اور اسمیں اس الزام کو بہت طول دیا ہے اور پھر ہمیں مجبور کیا ہے کہ بسلسلہ " اسئلۃ و اجوبتها " انکی تائید کریں - افسوس ہے کہ ہم انکی تحریر کی اشاعت بے سود سمجھتے ہیں ' ان مباحث کیلیے بیشتر سے ایک بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے - لیکن چونکہ ضمناً یہ ذکر آگیا ہے اسلیے یہ کہدینا ضروری سمجھتے ہیں کہ (علامہ طبری) کی نسبت انکی راے سے ہم متفق نہیں ہو سکتے -

اصل یہ ہے کہ (ابن جریر) منجملہ اُن ائمہ فن اور مجتہدین وقت کے تھے ' جو صاحب مذہب و تحقیق خاص ہوے ' اسلیے وہ اپنے اجتہادات میں کسی کی پیروی نہیں کرتے تھے - (سمعانی) نے انساب میں تصریح کی ہے کہ یہ مجتہد ہیں ' لوگ انکے مذہب کی پیروی کرتے ہیں - سیوطی کے بیان سے معلوم ہوتا ہے چوتھی صدی تک انکے مقلدین موجود تھے (یعنی جب تک کہ تقلید شخصی شروع نہیں ہوئی تھی) -

منجملہ انکے اجتہادات مخصوصہ کے ایک اجتہاد یہ تھا کہ وہ برخلاف تمام ائمہ اهل سنت کے مسح قدمین کے قائل تھے - حدیث خم غدیر کی توثیق میں بھی انکو نہایت غلو تھا' چنانچہ اس بارے میں ایک خاص کتاب تصنیف کی -

ان اسباب نے ایک جماعت کو انکا مخالف کردیا' حنابلہ انسے برہم تھے کہ اختلاف الفقہا میں اُنھوں نے امام احمد حنبل کو نہیں لیا' اور صرف ائمہ ثلاثہ کے مسائل پر بحث کی - اُنھوں نے بھی اس مخالفت میں شرکت کی ' نتیجہ یہ نکلا کہ مسئلۂ مسح قدمیں کی وجہ سے انکو تشیع کا الزام دیاگیا - اس سے زیادہ اسکی اصلیت نہیں -

ہے - باقي جلديں صحابه کے حالات میں هیں' اور چونکه صحابه کے حالات میں ہر جگهه آنحضرت کا ذکر آجاتا ہے اسلئے ان حصوں میں بهي سیرت کا بڑا سرمایه موجود ہے -

یه کتاب قریباً ناپید هو چکي تهي ' یعني دنیا کے کسي کتب خانه میں اس کا پورا نسخه موجود نه تها' شهنشاه (جرمني) کو اس کي طبع راشاعت کا خیال آیا - چنانچه لاکهه روپے جیب خاص سے دیئے اور پروفیسر (ساخو) کو مامور کیا که هر جگهه سے اسکے اجزا فراهم کرکے لاے - پروفیسر موصوف نے قسطنطنیه ' مصر' اور یورپ جاکر جابجا سے تمام جلدیں بهم بهنچائیں - یورپ کے باره پروفیسروں نے الگ الگ جلدوں کي تصحیح اپنے ذمه لي ' چنانچه نهایت اهتمام اور صحت کے ساتهه یه نسخه لیڈن (هالنڈ) میں چهپکر شائع هوا -

اس کتاب کا بڑا حصه واقدي سے ماخوذ ہے لیکن چونکه تمام روایتیں به سند مذکور هیں' اسلئے واقدي کي خاص روایتیں به آساني الگ کرلي جاسکتی هیں -

اس زمانه میں سیرت پر اور بهت سي کتابیں لکهي گئیں چنانچه کشف الظنون وغیره میں آن کے نام مذکور هیں ' لیکن چونکه نام کے سوا انکے متعلق اور کچهه معلوم نهیں' نه آنکا آج وجود باقي ہے اسلئے هم آن کے نام نظر انداز کر دینے پر مجبور هیں -

عام کتب تواریخ

سیرت کے سلسه سے الگ ' تاریخي تصنیفات هیں - ان میں سے جو تاریخیں محدثانه طریقه پر لکهی گئیں' یعني جن میں تمام روایتیں به سند مذکور هیں' آن میں آنحضرت کے حالات اور واقعات کا جس قدر حصه ہے وه بهي در اصل سیرت ہے - ان میں سب سے مقدم اور قابل استناد امام بخاري کي دونوں تاریخیں هیں ' لیکن دونوں نهایت مختصر هیں - تاریخ صغیر چهپ گئي ہے - اس میں سیرت نبوي کے صرف پندره صفحے هیں اور ان میں بهي کوئي ترتیب نهیں - کبیر البته بڑي ہے - میں نے اس کا نسخه جامع ابا صوفیه (قسطنطنیه) میں دیکها تها لیکن سوانح نبوي اس میں بهي کم هیں ' اور جسته جسته واقعات بهي جس قدر هیں ' بلا ترتیب مذکور هیں -

تاریخي سلسله میں سب سے جامع اور مفصل کتاب امام طبري کي تاریخ کبیر ہے - طبري اس درجه کے شخص هیں که تمام محدثین ان کے فضل وکمال اور وسعت علم کے معترف هیں - انکي تفسیر احسن التفاسیر خیال کي جاتي ہے - محدث ابن خزیمه کا قول ہے که دنیا میں کسي کو ان سے بڑهکر عالم نهیں جانتا انهوں نے سنه ۳۱۰ میں وفات پائي -

بعض محدثین (مثلاً سلیماني) نے آن کي نسبت لکها ہے که یه شیعوں کے لئے حدیثیں وضع کیا کرتے تهے - لیکن علامه ذهبي میزان الاعتدال میں لکهتے هیں :

هذا رجم بالظن الکاذب بل ابن جریر من کبار ائمة الاسلام المعتمدین !	یه جهوٹي بد گماني ہے ' بلکه واقعه یه ہے که ابن جریر اسلام کے معتمد اماموں میں سے ایک بهت بڑے امام هیں -

تاهم علامه ذهبي نے اس موقعه پر لکها ہے که " ان میں في الجمله تشیع تها لیکن مضر نهیں " تمام مستند اور مفصل تاریخیں مثلاً تاریخ کامل ابن الاثیر' ابن خلدون' ابو الفداء وغیره انهي کي کتاب سے ماخوذ اور اسي کتاب کي مختصرات هیں - یه کتاب بهي گویا ناپید تهي اور یورپ کي بدولت وجود میں آئي -

(باقي آینده)

[الهلال] اسکے بعد مولانا نے سیرة نبوي کي تمام تصنیفات کا مبسوط اور مفصل نقشه دیا ہے جو ۸ صفحوں میں آیا ہے - هم نے اسکو چهوڑ دیا که بالفعل اسکي اشاعت ضروري نهیں -

آغاز تحریر میں مولانا نے سیرة نبوي کي اس خصوصیت کي طرف اشاره کیا ہے که " مسلمانوں نے اپنے باني مذهب کے حالات جس تفصیل اور استقصاء کے ساتهه جمع کیے ' دنیا کي کوئي قوم اسکي نظیر نهیں پیش کر سکتي " چند کلمات اسکي نسبت عرض کرنا چاهتے هیں که یه ایک نکته ضروري ہے -

اشرف ترین خصوصیت اسلام

اور برهان نبوت

نبوت ایک دعوا ہے ' جسکي دلیل نبي کي زندگي کے سوا اور کوئي چیز نهیں هوسکتي - دلیل کیلیے ضرور ہے که اسکا نتیجه براه راست مخاطب کو تسلیم دعوا پر مجبور کرے - ایک شخص دنیا میں ظاهر هوکر دعوا کرتا ہے که وه هدایت و ارشاد کي ایک قوت الهي لیکر آیا ہے' اور باوجودیکه وه اسي قوم اور سوسائٹي کا ایک فرد ہے ' تاهم اسکے اندر ایک قوت ہے جسکے ذریعه وه انسانوں کے اعمال و معتقدات کي صف اولٹ دیگا اور ایک بهت بڑي تبدیلي پیدا کردیگا ' پس ضرور ہے که وه اس تبدیلي کا اولین نمونه خود اپني زندگي کو ثابت کرے - وه اپني زندگي کي کتاب سب کے سامنے کهول دے اور اسکا کوي صفحه انظار عالم سے مخفي نهو - اسکي زندگي ویسي هي هو' جیسي هر انسان کي هوتي ہے' تاهم اسکے اندر نفس و جذبات کي تبدیلي کے وه مظاهر هوں' جنکے حاصل کرنے سے انسان کي تمام ملکوتي قوتیں عاجز آجاتي هیں' اور جنکو دنیا میں پیدا کردینے کا وه مدعي ہے - وه ثابت کرے که جس نفس کے تسلط سے آزاد کرانے کیلئے وه آیا ہے' اس سے خود بهي آزاد ہے - وه خبائث اخلاقي' جن کے قهار و جبار لشکر کو شکست دینے کا وه مدعي ہے' اسکو خود بهي شکست دیچکا ہے - اس نے اپنے اخلاق و خصائل میں صفات الهیه کا ایک مظهر قدسي پیدا کرلیا ہے ' اور وه باوجود پورے انسان هونے کے پهر بهي اپنے اعمال کے اندر عام سطح انسانیت سے بالا تر ایک جلوۂ حق رکهتا ہے - مختصر یه که وه قواے فطریۂ انسانیه کے جس صحت استعمال کا مدعي ہے' خود اسکي زندگي بهي اسکي شهادت دیتي ہے -

پس في الحقیقت نبي کیلئے دلیل حقیقي خود نبي کي زندگي کے اندر ہے' نه که اس سے باهر - نبي کي سچائي کیلیے سب سے بڑا معجزه یه ہے که اسکي زندگي میں کوئي راز نهو' اسکي زندگي آفتاب کي طرح برهنه هو مگر دهبے سے پاک هو - وه جزئیات جنکو تم نظر انداز کردیتے هو' در اصل انسانیت کے کلیات کا اصلي سرچشمه هیں - ایک شخص در و دیوار اور شجر و سنگ سے اپني صداقت کي گواهي دلاسکتا ہے' مگر دشمن پر قابو پاکر اس سے درگذر نهیں کرسکتا - ممکن ہے که ایک شخص آگ میں کود کر زنده و سلامت نکل آے ' لیکن دیکهنا یه ہے که غیظ و غضب کي جب ایک خفیف سي چنگاري بهي اسکے دامن حلم پر لگي تهي' تو اسکا کیا حال تها ؟ مولانا روم نے اس نکتے کو لکها ہے :

رو و آواز پیمبر معجزه ست !

پیغمبر کي اواز اور چهره' خود معجزه ہے ' اور معجزات هوں یا نهوں -

حضرت یوسف کے سامنے دو چیزیں آئیں : باره برس کي قید عفت و عصمت کے ساتهه ' اور همیشه کا عیش و عشرت عصیان و عدوان کے ساتهه' لیکن انهوں نے قید صداقت کو عیش معصیت پر ترجیح دي اور کها :

قال رب السجن احب الي مما	خدایا ! جس شے کي طرف مجکو یه عورتیں بلاتي هیں ' اسکے مقابلے میں تو قید کي

بت مریم سے نصاریٰ کو ادھر تھی امید اب فلک سے کوئی ترکوں پہ بلا آئی شدید
جهانکتا هی تها ابهی بام فلک سے خورشید که ادهر نور کو ظلمت پہ هوئی یوں تصعید

دیر معمور تھا اسلام کے جانبازوں سے
"صوفیا" گونج اٹھا تکبیر کی آوازوں سے

زلزلہ پڑگیا یورپ کے کلیساؤں میں کھلبلی مچگئی یونان کے داناؤں میں
آج غواص تھے ٹیونس کے جو دریاؤں میں ڈیرے کل ڈالدیے روم کے صحراؤں میں

بجلیاں تیغ کی گر آج گریں بلقاں پر
چھا گئیں کل وهی بادل کیطرح ایران پر

سر سودا زدہ میں عشق کی شوریدگی تھی سینہ پر داغ تھا اور قلب میں تفتیدگی تھی
حوصلے دل میں تھے اور روح میں بالیدگی تھی جس طرف دیکھیے اسلام کی رزئیدگی تھی

شعلہ توحید کا هر دل میں بھڑک جاتا تھا
کفر تک نام خدا سنکے پھڑک جاتا تھا

* * *

یا رهی ترک هیں بلقان میں اب یوں پامال خستگی روح میں، اعضا میں تھکن، دل میں ملال
چہرے سب سرخ هیں اور خون سے یوں کپڑے لال ڈالدے هولی میں جس طرح کوئی رنگ گلال

سیل خون شہدا سے هوا صحرا دریا
پٹ گیا لاشوں سے اور بنگیا دریا صحرا

هوگئے قتل مکیں اور مکاں هیں مسمار جس طرف دیکھیے لاشوں کا لگا ہے انبار
بوڑھے هیں ذبح جدا قتل الگ هیں بیمار ہے زمیں خون خواتین عرب سے گلنار

گردنیں بچوں کی اور آهنی شمشیریں، آہ !
کیسی خاموش هوئیں بولتی تصویریں، آہ !

سن کے یہ سینہ میں بیچین جگر هو کہ نہ هو خونفشانی کا محل دیدۂ تر هو کہ نہ هو
اپنے اعضا کی جراحت کی خبر هو کہ نہ هو اپنے انجام پہ کچھ تجھہ کو نظر هو کہ نہ هو

نہ سہی یہ بھی، مٹیں ترک تو کچھہ فکر نہیں
شمع فاران، مگر ڈر ہے نہ بجھہ جاے کہیں

* * *

نہ ترے نالے میں اب کچھہ شرر افشانی ہے رجز ہے وہ، نہ وہ انداز حدی خوانی ہے
نہ ترے سینۂ صدچاک کی عریانی ہے نہ جنوں کی تری وہ سلسلہ جنبانی ہے

تو بھلا بیٹھا غضب لذت دلسوزی کو
بیقراری کو، مذاق تپش اندوزی کو

کیف کی اب نہ رهی آنکھہ میں سرخی باقی نہ وہ رفتار میں ہے لغزش مستی باقی
بزم میں ساقی، نہ اب بادۂ صافی باقی ہے فقط تذکرۂ جام و صراحی باقی

محفل عشرت در شینہ کا افسانہ ہے
بازی باد سحر کو پر پروانہ ہے

سر طاعت ہے، نہ ہے ذوق نیایش باقی نہ بسالت کا رها شوق نمایش باقی
طلب اوج کی ہے اب، نہ گرایش باقی رهگئی غیر کی اک مدح و ستایش باقی

خس سکوں چاهے تو گرداب کو کب پروا ہے
گرد، شکوہ رم آهو سے کرے، سودا ہے

(نیاز محمد خاں "نیاز" محمد فتح پوری)
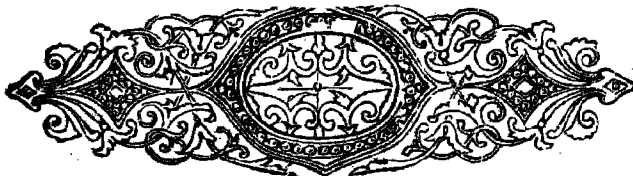
قطرات اشک

یا

شہر آشوب اسلام

—:*:—

اے زباں' تجھہ سے تکلم کے طلبگار هیں هم   زخم دل تجھہ سے تبسم کے طلبگار هیں هم
ساز دل ' تجھہ سے ترنم کے طلبگار هیں هم   اے تري آنکھوں کے قلزم کے طلبگار هیں هم
کر عطا' ذوق تپش ' هستي سیماب اپني
دیدے چنگاریاں ' اے نالۂ بیتاب اپني

اے مري نطق زباں! نالہ و افغاں هوجا !   اے میري نوک قلم ! همسر پیکاں هوجا !
اے مري آہ ! نکل دل سے پریشاں هوجا !   قوت ضبط فغاں ! جا ' کہیں پنہاں هوجا !
رنگ خوں آنکھہ سے ٹپکے ذرا گہرا هوکر
اشک دامن میں جو آے ' تو کلیجا هوکر

آج عریاں هے جو تھا سینۂ داغي مستور   یا رب اس باغ کي نکہت سے جہاں هو معمور
میري صورت سے نمایاں هے جو درد موفور   آپ بھي توڑ دیں اب زخم جگر کے انگور
میرے چہرے سے اگر رنگ تڑپ کر نکلے
اشک سے آپ کا دامن بھي مشجّر نکلے

* * *

اے مسلماں! همیں تجھہ سے هزاروں هیں گلے   سن لے ' ممکن هے کہ پھر همکو ملے یا نہ ملے
چمن دهر میں ' غنچے ترے نغموں سے کھلے   تیرے نالوں سے جبل کیا فلک و عرش هلے
آج هنگامۂ هستي ترا خاموش هے کیوں ؟
نغمۂ صحبت دوشینہ فراموش هے کیوں ؟

حوصلوں کا وہ کلیجہ میں تلاطم نہ رها   آرزوؤں کا وہ سینہ میں تراکم نہ رها
ساز هستي کا وہ اگلا سا ترنم نہ رها   جرأت آموز وہ انداز تکلم نہ رها
قلب میں درد کي وہ لذت پنہاں هي نہیں
گلشن دهر میں تو زمزمہ ساماں هي نہیں

دعوا الفت کا مگر درد سے پیماں توڑا   زخم رکھتے هو مگر پھر بھي نمکداں توڑا
صید کا عزم هے اور تیر کا پیکاں توڑا   هو مسلماں ' مگر رشتۂ قرآں توڑا
هوکے برهان کے طالب در ایقاں بھولے
شیوۂ زندگي " بوذر" و " سلماں " بھولے

ایک مٹھي میں اگر اونکے تھي اشتر کي مہار   دوسرے هات میں رکھتے تھے برهنہ تلوار
زخمي سعي تھے پا ' درد سے سینہ تھا فگار   نشۂ بادۂ ایماں سے مگر تھے سرشار
وہ جلالت تھي ' وہ هیبت تھي شتربانوں کي
جھک گئیں گردنیں ایران کے سلطانوں کي !

نطع پوشان عرب کا وہ پر از جوش قشون   تیغ هو جاے ' اگر هات میں لیں وہ عرجون
سحر تھا باتوں میں اور آنکھوں میں اونکے افسوں   چشم و لب کي حرکت سے کیا اعدا کو زبوں
نام سے اون کے سلاطین عجم کانپتے تھے
سامنے آتے هوے قلب و قدم کانپتے تھے

جس طرف بڑھگئے یوں فتح و ظفر لیکے بڑھے   جس طرح نور و ضیا ساتھہ قمر لیکے بڑھے
روٹھا دشمن نے تو پھر اوسکي خبر لیکے بڑھے   جھک گیا کوئی تو بس لطف نظر لیکے بڑھے
هل گیا " قاف" سنانوں سے اگر ٹکرا کر
" نیل " سے ملگئے پرچم بھي اُدھر لہرا کر

* * *

گرز رکھے هے وہ شانہ پہ محمد ثاني   ینگچري آگے ' جلو میں عرب و ایراني
مونچھہ بل کھاے هوے چیں سے بھري پیشاني   تیور ایسے کہ کریں شیر کا پتہ پاني
کھنچي تک هات کھاے اونمیں برهنہ شمشیر
شان وہ نیزوں کي تھا ترک فلک بھي نخچیر

مجرب و آزمودہ شرطیہ دوائیں جو بلا دائی
قیمت ... تا حصول ...
دیجاتی ہیں

— * —

زود کن

داڑھی مونچھ کے بال اسکے لگانے سے گھنے اور لنبے پیدا ہوتے ہیں - ۲ تولہ دو روپے

سر کا خوشبودار تیل

دلربا خوشبو کے علاوہ سیاہ بالوں کو سفید نہیں ہونے دیتا نزلہ و زکام سے بچاتا ہے شیشی خورد ایک روپے آٹھ آنہ کلاں تین روپے

حب قبض کشا

رات کو ایک گولی کھانے سے صبح اجابت با فراغت اگر قبض ہو دور - ۲ درجن ایک روپیہ

حب قائمقام افیون

انکے کھانے سے افیم چانکو بلا تکلیف چھوٹ جاتے ہیں فیتولہ پانچ روپے

حب دافعہ سیلان الرحم

لیسدار رطوبت کا جاری رہنا عورت کے لئے وبال جان ہے اس دوا سے آرام - دو روپے

روغن اعجاز

کسی قسم کا زخم ہو اسکے لگانے سے جلد بھر جاتا ہے بدبو زائل - ناسور - بھگندر - خنا زیر کے گھاؤ - کاربنکل زخم کا بہترین علاج ہے - ۲ تولہ دو روپے

حب دافع طحال

زردی چہرہ - لاغری کمزوری دور مرض تلی سے نجات - قیمت دو ہفتہ دو روپے

برأالساعة

ایک دو قطرے لگانے سے درد دانت فوراً دور - شیشی چار سو مریض کے لئے ایکروپے

دافع دردکان

شیشی صدہا بیماروں کے لئے - ایکروپے

حب دافع بواسیر

بواسیر خونی ہو یا بادی ریحی ہو یا سادی - خون جانا بند اور مسے خود بخود خشک - قیمت ۲ ہفتہ دو روپے

سرمہ ممیرہ کراماتی

مقوی بصر - محافظ بنائی - دافعہ جالا - دھند - غبار - نزول الماء سرخی - ضعف بصر وغیرہ * فیتولہ معہ سلائی سنگ یشب دو روپے

جوہر عشبہ مغربی
مع چوب چینی وغیرہ
جس کو انگریزی میں سارسپریلا کہتے ہیں

جن امراض کا عروج شد ومد سے سلطنت جسم میں تباہی کرنیوالا ہوتا ہے انکو غروب کرنے کا آلہ (تارپیڈو) اگر کوئی ہے تو یہ جوہر ہے - جب بگاڑ خون انتہا درجہ تک پہنچکر خون کو ردی کردے اُس وقت اُسکو درست کرنا چاہو تو اس جوہر عشبہ کو استعمال کرو - یہ مرض کو تبوتاہی نہیں بلکہ عالم وجود سے کھوتا ہے - جوہر عشبہ انسان کے خون کو صاف کرنے کی مسلمہ دوا ہے - اسکے استعمال سے خون گندہ نہیں ہوتا - اس واسطے یہ محافظ صحت ہے - جوہر عشبہ کو میڈیکل افیسر - پروفیسر علوم طب اور حکما نے خون سے سمیت دور کرنے کا علاج قرار دیا ہے - جوہر عشبہ تبدیلی موسم کی وجہ سے جو جسم پر پھوڑے ، پھنسیاں ، دھبے وغیرہ ہوتے ہیں ان سب کو دور کرتا ہے - جوہر عشبہ خنازیر کے باعث جب زخم یا ناسور یا بھگندر یا چنبل یا سیاہ داغ جس پر سے چھلکے اترتے ہوں یا زرد آب نکلتا ہو یا خارش زیادہ ستاتی ہو یا خاص موسموں میں زخم یا جسم پر دانے پیدا ہوتے ہوں - ہوائے سرد سے سر بھاری ہو جاتا ہو یا جسم پر دھپڑ نکلتے ہوں ، سب کے لئے اکسیر ہے -

انگریزی دوکانوں اور ولایت کے تیار کردہ

عشبے بوجہ آمیزش شراب ایک تو مذہباً ناپاک دوسرے خون کو گرم کردیتے ہیں کیونکہ وہ سرد ملکوں کے لئے گرم اجزاء سے بنائے جاتے ہیں -

ہمارے جوہر عشبہ و چوب چینی کی فضیلت

یہ ہے کہ یہ اس دیس کی طبائع کے خیالات کو ملحوظ رکھ کر سرد و ٹھنڈی ، جوش خون کو روکنے والی ادویہ سے مرکب کیا گیا ہے - جس سے خون میں ٹھنڈک پیدا ہوتی ہے اور جوش خون دور ہو جاتا ہے -

— * —

تجربہ کرکے دیکھ لو! جب ہاتھ پاؤں میں سوزش ہو - جب جوڑوں میں درد ہو - جب چہرہ پر سیاہی معلوم ہو - جب مقعد پھول جائیں اور رات کو درد ستائے - جب سر یا داڑھی کے بال گرنے لگیں - جب سر پر تمام کھرنڈ بننے سے گنج کی صورت بنجائے تو اسکو پلانے سے تمام شکائتیں دور ہو جاتی ہیں - برسوں کے زخم ، ناسور ، بھگندر دنوں میں بھر جاتے ہیں -

— * —

بڑی مستند شہادت { اس جوہر کے موثر ، سریع العمل اور مفید ہونے کی یہ ہے - کہ موجودہ اور گذشتہ اطباء یکزبان ہوکر لکھتے ہیں -

اگر یہ جڑی بوٹی دنیا میں ظاہر نہ ہوتی تو ہم نہیں کہہ سکتے ہزاروں مریض ہر ملک اور شہر میں لاعلاج ہوکر زندہ درگور ہو جاتے - مگر چوب چینی و عشبہ کے ظاہر ہونے سے پھوڑے پھنسیاں اور خون میں سمیت حیوانی یا نباتی سرایت کرنے سے جو ردی و موذی امراض پیدا ہوں سب دور ہو جاتے ہیں - جب تمام جسم پر خارش ہو - خراب اور مرطوب آب و ہوا میں رہنے سے بھوک بند ہو جائے - درد عرق النسا ستائے تو اسے آزمایئے -

قیمت فیشیشی تین روپے

— * —

حکیم غلام نبی زبدۃ الحکما - لاہور

شئون عثمانیه

مظالم سرویا

— * —

البانیا کو یورپ ترکوں کے ظلم سے نجات دلاکر مسیحی
امن و رحم کا درس دیتا ہے!

— * —

مقامی معاصر اسٹیٹسمین کا نامه نگار لندن سے لکھتا ہے :

" ڈیلی تیلیگراف کے نامه نگار کے بیان کے بموجب باشندگان البانیا پر موجودہ جنگ کے اثناء میں ہیبتناک مظالم کا ارتکاب کیا گیا تھا - وہ علانیه لکھتا ہے که (البانیه) کے مظالم کی (جنکے ذمه دار مغرور سروی افسر اور سپاہی ہیں) تصدیق آسٹروی ' انگریزی ' اطالوی ' اور ناروی نامه نگاروں نے نا قابل انکار زور کے ساتھه کی ہے - اِن تمام مظالم کی روئداد ' جو سروی سپاہیوں کی طرف سے عمل میں آئے تھے ' آسٹریا ھنگرین گورنمنٹ کی طرف سے فراہم کی گئی ہے - روئداد ظاہر کرتی ہے که تمام ظالمانه گرفتاریاں جو تاریخ عالم میں بیان کیجاتی ہیں جنرل (جنکووتچ) کے سپاہیوں کے ہاتھوں تمام علاقه البانیا میں دھرائی گئیں - صرف کومانو اور اسکوب کے درمیانی حصے میں تین ہزار آدمی قتل کیے گیے - پرستینیا کے قریب ۵ ہزار آدمی سروی ہاتھوں سے نذر اجل ہوے ' لیکن کسی بہادرانه جنگ میں نہیں ' بلکه ایک وحشیانه قتل عام میں - بہت سے دیہاتوں کے مکانوں میں آگ لگا کر انسانی آبادیوں کو کوڑے کرکٹ کی طرح جلادیا گیا ' انکے مظلوم رہنے والے جب گھروں سے باہر کھلے میدان میں نکلے ' تو چوہوں کی طرح گولیوں سے مار ڈالے گئے - شوہر بیوی اور بچوں کی آنکھوں کے سامنے قتل کیے گیے ' اور عورتوں کو ان بچوں کی حفاظت پر مجبور کیا گیا جو بلا مبالغه سنگینوں سے ٹکرے ٹکرے کٹیے گئے تھے - مسلمانوں کو پھانسی پر چڑھاتے رہنا سروی سپاہیوں کی ایک ایسی روزانه تفریح تھی ' جسکے بغیر وہ ایک دن بھی بسر نہیں کرسکتے تھے - اگر کسی گھر میں ہتیار پائے جاتے تھے تو تمام گھر والوں کو یا تو گولی مار دیجاتی یا پھانسی پر لٹکا دیا جاتا - کس قدر بیکس مسلمان اس تاریخ عالم کے بے نظیر قتل عام میں ہلاک کیے گئے ؟ اِسکا صحیح جواب کبھی بھی نہیں دیا جاسکے گا - البته اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے که ایک مرتبه صرف ایک دن کے اندر ۱۳۶ - اشخاص کو پھانسی دیگئی تھی !

ھنگری کا ایک شریف آدمی (ھرتومش) سابق سکریٹری وزیر اعظم کا بیان ہے که میں نے جب سفر کیا تو " (پرزرینڈ) سے لیکے (اپکس) تک سڑک کے دونوں طرف جلے ہوے دیہاتوں کے علاوہ اور کچھه نہیں دیکھا - لب راہ پھانسیوں کی قطاریں تھیں جن پر البانیوں کی لاشیں لٹک رہی تھیں " (بلغراد) سے شائع ہونے والے اخبارات نے بھی وہ مظالم بیان کئے ہیں جو سروی سپاہیوں کے دست وحشت سے بغیر کسی طرح کی ندامت کے عمل میں آئے -

کرنیل (آسٹہش) کی فوج جب (پرزرینڈ) میں داخل ہوئی تو کرنل مذکور نے با آواز بلند کہا " " مارو اور زندہ مت چھوڑو ! "

بلغاری اخبارات کہتے ہیں که یه لفظ زبان سے نکلا تھا که بھوکے بھیڑیوں کی طرح سپاہی گھروں پر ٹوٹ پڑے اور جو انسان سامنے آیا بے دریغ اسکو قتل کیا گیا - پری لیپ کسوہ ' اور ورچٹزا کی وحشت کاریاں اِن مظالم اور سفاکیوں سے بھی زیادہ عالم انسانیت کو رلانے والی ہیں اور انکے مقابلے میں وہ سختیاں رحم و محبت معلوم ہونے لگتی ہیں ' جو البانیا کے لوگ ترکی حکومت کے زمانے میں برداشت کرتے تھے -

ایک ممتاز البانی شخص جو پرزرینڈ سے گریزیم واقع (اسٹریا) میں بھاگ آیا تھا اور جس نے اپنا عہد شباب آسٹریا میں زیر تعلیم بسر کیا تھا ' حسب ذیل داستان بیان کرتا ہے :—

" سروی سپاہیوں کے آگے اپنے آپ کو البانی ظاہر کرنا اسکے لیے کافی تھا که اسکو فوراً گولی مار دی جاے - ایسا بارہا ہوا که جو لوگ البانی مسلمانوں کے مقروض تھے انہوں نے اپنے مسلمان قرض خواہوں کو ظاہر کردیا اور وہ بلا استثناء پھانسی پر لٹکا دیے گئے -

(اسکوب) میں تمام مسلح البانیوں کو افسروں نے گولی ماردی اور جس گھر میں ایک معمولی شکار کا چھرا بھی نکلا اس کے مالک کو بغیر کسی پرسش کے ہلاک کردیا گیا - ورسودتش میں سروی کمانڈر نے مفرور باشندوں کو اپنے اپنے مکانوں میں واپسی اور ہتیار رکھنے کے لیے حکم دیا ' اور جب ان مظلوموں نے تعمیل کی ' تو اس غدار نے معاً ۴ سو آدمی قتل کردیے "

صلیب احمر کا ایک ڈاکٹر بیان کرتا ہے :

" سرویا کو جہاں جہاں البانی ملے ' بلاتامل قتل کرڈالے گئے - عورتیں ' بچے ' اور بوڑھے تک نہیں چھوڑے گئے - میں نے سرویا قدیم میں بیشمار گاؤں دیکھے ' جنکو آگ لگادی گئی تھی اور اسکے شعلے بھڑک رہے تھے - (کراتوو) اور (سلیفنوتس) میں سیکڑوں قیدی قطار در قطار کھڑے کیے گئے اور مشین گن توپ کے گولوں سے اڑادیے گئے (سینجیکا) کے قریب جنرل (زیوکوتش) نے ساڑھے نو سو شریف البانی مسلمانوں اور ترکوں کو قتل کیا "

[جس قوم نے اٹھه سو برس تک اسپین میں عیسائیوں کو زندگی اور راحت دی ' جن نادان اور بے وقوف ترکوں نے اُس سطوت و جبروت کے زمانے میں جبکه وائنا کے دروازوں پر انکے گرز پڑتے تھے ' عیسائیوں کو اپنی استین میں بٹھاکر دودہ پلایا ' یقیناً وہ اب علم برداران صلیب کے ہاتھوں اسی سزا کے مستحق ہیں وان فی ذلک لایت لکم ' ان کنتم مومنین الہلال]

سالونیکا کے چنگی خانه میں چوری

— * —

(سالونیکا) میں یونانیوں کی غارتگری ابھی ختم نہیں ہوئی تھی که چوری کا بازار گرم ہوگیا -

قسطنطنیه کے انگریزی اخبار (لوینٹ عثمانی) کو معلوم ہوا ہے که یونانی فوج کے قبضه (سالونیکا) کے بعد سے اسوقت تک چنگی خانه کا جسقدر مال چوری گیا ہے ' اسکی قیمت کا اندازہ تین ملین گنی کیا جاتا ہے - اسکو یه بھی معلوم ہوا ہے که انگریزی کونسل نے اس بد نظمی پر اعتراض کیا ہے اور یونانی حاکم سے فرمایش کی ہے که چنگی خانه کے مسلمان سنتری پھر مقرر کردیے جائیں ' کیونکه انہی کے نکال دینے سے یه حالت پیش آئی ہے - یه ہے حالت اُس قوم کے امن و نظم کی ' جو تہذیب و تمدن کی اشاعت کے لیے ایشیائی سیادت کا تخت الٹ دینا چاہتی ہے !

Printed & Published by A. K. AZAD at The HILAL Electrical Prtg. Pblg. House, 7/1 McLeod Street, CALCUTTA.

وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ
(القرآن الحکیم)

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

جلد ۲

نمبر ٤

کلکتہ: چہارشنبہ ۲۰ صفر ۱۳۳۱ ہجری
Calcutta : Wednesday, January 29, 1913

تین آنہ

یورپین ترکی اور ریاستہاے بلقان

— * —

فرہنگ بعض الفاظ عربیہ

— * —

(آستانہ)	قسطنطنیہ
(ادرنہ)	ایڈریا نوپل
(بحر مرمرا)	مار مورا
(بحر ایجہ)	ایجین سی (جس میں جزائر ساموس وغیرہ واقع ہیں)
(نہر الدانوب)	دریاے ڈینیوب (جو کسی وقت ترکی روسی سرحد تہا)
(النمسا والمجر)	آسٹریا ہنگری
(البوسنہ والہرسک)	بوسینیا، ہزریگونیا
(الجبل الاسود)	مانٹی نیگرو
(اثینا)	ایتہنس دار الحکومت یونان
(سکک حدید)	یعنے ریلوے لائن کا خط - (حدود) یعنے وہ موٹی جدول، جو ترکی حدود [illegible] کو ریاست ہاے بلقان ویونان سے علحدہ کرتی ہے -

(یہ نقشہ قسطنطنیہ کے مکتب حربیہ کے جغرافیے سے طیار کیا گیا ہے، اور اصل نقشے کا بعینہ عکس ہے)

خاص نمبر متعلق انقلاب عثماني

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكيم)

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad.

7-1 McLeod street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL-HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

جلد ۲

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکته

عنوان تلغراف

« الهلال »

قیمت

سالانه ۸ روپیه

ششماهی ٤ روپیه ۱۲ آنه

ایک هفته وار مصور رساله

کلکته: چهارشنبه ۲۰ صفر ۱۳۳۱ هجری

Calcutta: Wednesday, January 29, 1913

نمبر ٤

فهرست

—*—

تصاویـــر

—*—

شـذرات

تلغراف خصـــوصـــي

—:*:—

(۱)

بجـــواب " الهـــلال "

—:*:—

(قسطنطنیه : ۲۳ - جنوري ۶ بجے)

هاں یه سچ هے که غدار وزارت نے صبح کے ۱۲ بجے ایسا کرنا چاها تها' لیکن قبل اسکے که رات کي تاریکي پهیلے' الله کي روشني نمودار هوئي' اور اس نے اپني تلوار همارے هاتهوں میں دیدي - سپاهیوں کے هجوم' افسران فوج کي برهنه تلواریں' پبلک کے نعره هاے جوش و خروش' اور ایک تغیر خواه عرضداشت کے ساتهه جسپر ۵ - هزار دستخط کیے گیے تهے' (انور بے) نے قصر کا محاصره کرلیا - اگرچه کهڑکیوں سے گولیوں کي ایک هلکي سي بارش هوئي مگر وه فاتحانه قصر کے اندر داخل هوا اور وزرا کو حکم دیاکه اپني کرسیوں کو خالي کردو - بغیر کسي توقف کے وزارت مستعفي هوگئي اور اس طرح یه دوسرا انقلاب عثماني هے جو بغیر کسي کشت و خونریزي کے اختتام کو پهنچا' اگرچه ناظم پاشا اپني غلطي کا آپ شکار هوا -

محمود شوکت پاشا نے نئي وزارت مرتب کرلي هے' اور اُس نے اپني پالیسي کا اعلان کردیا هے که عزت ملي کو بچائیں گے یا اپنے اپ کو فدا کردیں گے - ایڈریا نوپل کي " جامع سلیم " اُسي وقت دي جاسکتي هے' جبکه قسطنطنیه کے جامع " صوفیا " کو مسخر کرلیا جاے گا -

اب موسم بدل گیا هے - همارا مقصد اسکے سوا کچهه نهیں هے که اسلام کي عزت کي حفاظت کریں' اور اگر نه کرسکیں تو مٹ جائیں - یقین کرو که هم مٹ جائیں گے مگر تم کو دنیا میں شرمنده نهیں هونے دینگے - پس اپني دعاوں میں هم کو نه بهولو'

شرح اجرت اشتہارات

—*—

میعاد اشتہار	فی صفحہ	فی کالم	نصف کالم	نصف کالم سے کم
ایک ہفتہ ایک مرتبہ کے لئے	۱۵ روپیہ	۱۰ روپیہ	۷½ روپیہ	۸ آنہ فی مربع انچ
ایک ماہ چار مرتبہ "	۵۰ "	۳۰ "	۲۰ "	۷ آنہ " " "
تین ماہ ۱۳ " "	۱۲۵ "	۷۵ "	۴۵ "	۶ آنہ " " "
چھہ ماہ ۲۶ " "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۷۵ "	۵ آنہ " " "
ایک سال ۵۲ " "	۳۰۰ "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۴ آنہ " " "

(۱) ٹائیٹل پیج کے پہلے صفحہ کے لیے کوئی اشتہار نہیں لیا جائیگا - اسکے علاوہ ۳ صفحوں پر اشتہارات کو جگہہ دیجائیگی -

(۲) مختصر اشتہارات اگر رسالہ کے اندر جگہہ نکال کر دیے جائیں تو خاص طور پر نمایاں رہیں گے لیکن انکی اجرت علم اجرت اشتہارات سے پچیس فیصدی زائد ہوگی -

(۳) ہمارے کارخانہ میں بلاک بھی طیار ہوتے ہیں جسکی قیمت ۸ آنہ فی مربع انچ ہے - چھاپنے کے بعد وہ بلاک پھر صاحب اشتہار کو واپس کردیا جایگا اور ہمیشہ انکے لئے کارآمد ہوگا -

آمدي اے قبلۂ جانہاے پاک   خیر مقدم ، مرحبا ، روحي فداک
گر غبار آلودہ گشتي ، باک نیست   اے ہزاران دیدہ در راہ تو خاک !

—*—

—*—

محمود شوکت پاشا نے کہا : ہم یقیناً تلوار کھینچیں گے ، اگر جنگ اور اسلامي دنیا کي
سلامت ، ان چیزوں میں سے کسي ایک کے اختیار کرلینے پر مجبور کیے گئے
(ریوٹر ایجنسي - ۲۶ - جنوري)

اور اعانت کرو کہ اعانت کا وقت کل تک نہ تھا، اصلي وقت اب آیا ہے -

دنیا نہیں سمجھہ سکتي کہ صرف ۱۲ گھنتے کے اندر اس عظیم الشان واقعہ کے اسباب کیونکر فراہم کیے گیے ؟

(مصباح الدین شریف)

(۲)

هز ایکسلنسي محمود شوکت پاشا

کا تــار بنــام الـــهلال

—:*:—

(بجواب تلغراف تبریک و خیر مقدم)

—*—

۲۳ - کي شــام کو هم نے ایک تار تبریک و خبر مقدم کا هز ایکسلنسي کے نام بهیجا، جسکے اخر میں یہ الفاظ تے : " هم خوش هیں لیکن خدا کیلیے هم کو اور زیادہ خوش کیجیے اور اطمینان دلائیے - لوگ پریشان هیں اور آپکا اقرار سننا چاهتے هیں کہ عزت اسلامي کے تحفظ کو اپني زندگي پر ترجیح دیجیے گا - ایسا نہو کہ نرغۂ اعدا و هجوم مصائب آپکے ارادے کو متغیر کردے "

اسکے جواب میں یہ تار آیا :

(قسطنطنیہ : ۲۸ جنوري ۳ - بجے)

آپکے خیر مقدم اور اظہار محبت کا دلي شکریہ - یقین دلاییے کہ هم نے اسلام کي عزت و ابرو کی حفاظت کا قطعي اور حتمي ارادہ کرلیا ہے -

(صدر اعظم : محمود شوکت)

ان اللہ اشتری من المــومنیــن انفسهـم و اموالهـم : بان لهـــم الجنـــة

في الحقیقۃ... ترکوں کي مدد کا اصلي وقت کل تک نہ تھا بلکہ اب آیا ہے - کل تک همکو معلوم تھا کہ کامل پاشا کي پارتي برسر حکومت ہے، اور وہ اسلام کي آخري امیدوں کي پامالي پرتلي هوي ہے، لیکن تاهم هم مجبور تے کہ وهاں جو کچھہ هو رها ہے اسکي پروا نہ کریں، اور صرف اپنا فرض اسلامي دیکهیں - لیکن اب ملک کے حقیقي خادم اور سچے حامیوں کو خدا نے بهیجدیا ہے، تاکہ حفظ خلافت اسلامي کیلیے ایک اخري سعي کریں - پس هزار حیف ہے مسلمانان هند کي غیرت و حمیت پر، اگر وہ تار پر تار بهیجکر ترکوں کو جنگ کی ترغیب دیں، اور جب وہ کهڑے هوجائیں، تو انکے زخمیوں اور مصیبت زدوں کو بهول جائیں -

هم نے اجتک صرف فراهمي اعانت کي ترغیب و تشویق کو اپنا فرض سمجھا، اور بقدر طاقت اس جهاد لساني کي سعي کي - البتہ بغیر تحریک کے جو حضرات دفتر الهــلال میں چندہ بهیجتے رهے، انکے لیے ایک فهرست کهولدي تهي - لیکن آج پهلي مرتبہ ناظرین الهلال سے التماس کرتے هیں کہ وہ گو ابتک بارها اس مد میں روپیہ دیچکے هونگے، مگر الهــلال کي فهرست تو اب تــک انکي شرکت سے محروم ہے - خدا را اسکي طرف مترجہ هوں !

یہ التماس خاص ہے عام طور پر تمام اخوان ملت سے التماس ہے کہ ڈاکٹر مصباح الدین کي اپیل سے خدا را اغماض نہ کیجئے کہ وقت وہ آگیا ہے کہ تمام دنیا آپ سے اغماض کرنے والي ہے - مالي مدد جس قدر هوچکي ہے، اس سے اب دو چند کا وقت سمجھئے - روپیہ بهیجنے کیلیے محفوظ ترین ذریعہ یہ ہے کہ " عمر نسیم بک رائس پریسیڈنت هلال احمر " کے نام بهیجیے - دوسري حالتوں میں طرح طرح کے خدشات هیں -

هفتۂ جنگ نئي وزارت نے اعلان کیا ہے کہ وزارت خارجۂ کے تقرر میں دقتوں کا سامنا ہے، تاهم وہ دول کو زیادہ دیر تک منتظر نہیں رکهےگي، اور اگر تقرر میں تاخیر هوي تو جواب دیدیا جاے گا - سچ یہ ہے کہ موجودہ وزارت کا هر عہدہ همتوں اور ارادوں کي سخت قربانیاں کے شرائط سے مشروط ہے، علی الخصوص وزارت خارجیہ کا عہدہ جسکے قبول کرنے سے قوي سے قوي فرض شناس دل بهي لرزتے هونگے

تغیر وزارت کے متعلق بعد کي تفصیل سے معلوم هوتا ہے کہ سب سے پہلے قومي گروہ کو روکنے کي کامل پاشا کے ایڈي کانگ نے کوشش کي تهي - جسکے حملے کا فوراً جواب دیاگیا - اسکے بعد ناظم پاشا غضب آلود هوکر باهر نکلا، اور افسوس ہے کہ ملت پرستوں کے هاتهہ سے اُسے موت نصیب هوي -

معزول وزرا دوسرے دن دو بجے تک نظر بند رکهے گئے تے مگر اسکے بعد رها کردیے گیے -

انگلستان نے درجهاز...طانیہ بهیجے ہیں هیں - فرانس نے حرکت کے لئے حکم دیدیا ہے - بلقاني وکلا سر ایڈورڈ گرے سے سرگرم مشورہ هیں، مگر ساتهہ هي شکست صلح سے عجیب طرح گریز کر رهے هیں -

موجودہ حالات کي بنا پر دول کے ائندہ رویے کا صحیح اندازہ مشکل ہے - نیز نہیں کہا جاسکتا کہ نئي وزارت کو عنقریب کن حوادث سے دوچار هونا پڑے گا ؟ اتحاد و ترقي نے تلواروں کے سایے میں اپني وزارت کا اعلان کیا ہے - مشکلات بے حد و شمار، مالي مسئلہ مقدم ترین مرحلۂ جنگ ہے، اور اسکي طرف سے اطمینان نہیں - ایڈریا نوپل کے محصورین سامان و رسد سے محروم هیں، اور انکي نازک حالت مزید صبر و صرف وقت کي مقتضي نہیں - پچهلي وزارت نے آخري دنوں کي مہلت (جس سے بلغاریا پورا فائدہ اٹهاتي رهي) اس اطمینان میں ضائع کردي کہ صلح بہر حال هوني ہے پس جنگ کے انتظام کي ضرورت نہیں - ایسي حالت میں ایندہ کی نسبت کسي قوي توقع کا اظهار بہت مشکل ہے - اللہ تعالی نئي وزارت کو اپنے اس شجاعانہ عزم پر عمل کي توفیق دے - تا هم اس وقت اتحاد و ترقي نے جو کچھہ کیا، یهي ایک پیش نظر علاج تها، اور باقي اللہ کے هاتهہ میں ہے -

صلح کانفرنس توت گئي

اس وقت کا تار ہے کہ بلقاني وکلا نے رشید پاشا کو یاد داشت دیدي، اور صلح کا خاتمہ هوگیا - تا هم بلقاني ترکي سے یاد داشت کے جواب کے منتظر هیں - باب عالي جمعہ کے دن جواب دے گا -

اطـــلاع

من جانب سکرتیري شعبہ ترقي اردو و آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس

آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے سالانہ جلسہ بابت سنہ ۱۲ ۱۹ ع میں شعبہ اردو کي خدمت راقم کے تفویض کي گئي ہے - شعبہ جیسا کچھہ اهم اور ضروري ہے وہ محتاج بیان نہیں - اور یہ بهي مخفي نہیں ہے کہ اگرچہ اس شعبہ کے متعلق کچھہ نہ کچھہ کام هوتا رها ہے - لیکن اب تک وہ سسکتي هوئي حالت میں ہے اور اس سے جو توقع کي گئي تهي وہ ابهي تک پوري نہیں هوئي - میں اب اسے خاص اصول پر پوري مستعدي کے ساتهہ چلانا چاهتا هوں - چونکہ اردو زبان کا قایم کرنا اور ترقي دینا تمام اهل ملک کا فرض ہے لهذا مجهے قوي امید ہے کہ پبلک میري دستگیري کریگي - میں اسکے اغراض و مقاصد عام طور پر کثرت سے شائع کرنے والا هوں اور جو کام زیر تجویز هیں اسکي اطلاع ارکان ترقي اردو اور پبلک کي خدمت میں وقتاً فوقتاً کي جائیگي لهذا اسبارے میں ذیل کے پتہ سے خط و کتابت کي جاے - اور جو صاحب مجهے اسکے متعلق کوئي مشورہ دینگے میں ان کا نہایت ممنون هونگا - فقط

عبد الحق - بي - اے - (علیگڈہ)

صدر مہتمم تعلیمات صوبہ اورنگ آباد (دکن) سکریٹري ترقي اردو (آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس) -

۲۹ صفر ۱۳۳۱ ہجری

— * —

حیات بعد الممات

— * —

تبدیلي وزارت

یا

انقلاب عثماني

— * —

الا ' ان حزب الله هم الغالبون ! !

— :*: —

هو الـذي انزل السكينة في قلوب المـومنين ليـزدادوا ايمـانـاً مـع ايمانهـم ' و لله جنـود السماوات و الارض ' و كان الله عليماً حكيمـا - (۴۸ : ۴)

وہ خدا هي تو تها ' جس نے مسلمانوں کے افسردہ دلوں میں اپنے طرف سے قوت اور اطمینان کی روح پیدا کردي تا کہ انکي ایماني قوت میں ایک تازگي پیدا هوجاے - زمین کے جانفروشان حق ' اور آسمان کي ملائکۂ نصرت ' دونوں فوجیں اللہ هي کے هاتهہ میں هیں ' بیشک وہ علیم و حکیم ہے -

——:○(*)○:——

مرسلات عرفا ' فالعاصفات عصفاً ' والناشرات نشرا ' فالفارقات فرقاً ' فالملقیات ذکرا (۱) کہ وہ " صبا " سے " جنوب " کو " سموم " سے " خازم " کو ' " سہام " سے " شمال " کو ' " نسیم " سے " عاصفہ " کو ' (۲) اور هواے مخالف سے باد مراد کو ' یعنی مایوسیوں میں سے امید کو ' ناکامیوں میں سے کامیابي کو ' نامرادیوں میں سے مراد کو ' تاریکي سے روشني کو ' خزان سے بہار کو ' اور موت سے زندگي کو پیدا کرتا ہے اور دنیا پر اسکے عجائب تصرفات قدرت کا دروازہ ابهي بند نہیں هوا :

ان اللـہ فالـق الحب والنوی ' یخرج الحـي مـن المیـت ویخرج المیـت من الحي ' ذلكم اللـہ فانـی یـوفكـون ؟ (۶ : ۹۵)

بیشک خدا (هي) ہے جو زمین کے اندر بیج کے دانے کو (جب کہ وہ محض بیم و امید کي حالت میں هوتا ہے) پهاڑ کر (امید و کامیابي) کا ایک قوي درخت پیدا کر دیتا ہے - وهي زندگي کو موت سے ' اور موت کو زندگي سے نکالتا ہے - یہی قدرت کي نیرنگیاں دکهلانے والي ذات قدوس ' تمهارا خدا ہے ' پهر تم کدهر بهکے جارہے هو ' اور اسکي طرف نہیں جهکتے ؟

جبکہ موسم تابستان کي تابش و یبوست زمین کو اسکي تمام

---

(۱) قسم ہے اُن هوؤں کي ' جو ابتدا میں معمولي رفتار سے چلائي جاتي هیں ' پهر یکایک زور پکڑ کے تیز هو جاتي هیں ' پهر بادلوں کو چاروں طرف پهیلا دیتي هیں ' پهر انکو پهاڑ کر ایک دوسرے سے الگ کر دیتي هیں - اور پهر قسم ہے انکي ' اسلیے کہ وہ اپني اِن عجیب و غریب مختلف حالتوں سے انسان کے دلوں میں قدرت الهي کا خیال پیدا کردیتي هیں (۷۷ : ۱) اِن ایات کے ذکر سے مقصود یہ ہے کہ جس طرح ابتدا میں ہوا آہستہ چلتي ہے ' پهر تیز ہو جاتي ہے ' پهر بادلوں کو حرکت دیتي ہے ' اسي طرح گویا انجمن اتحاد و ترقي کي کوششوں کي ہوا ابتدا میں اہستہ چلي ' پهر زور پکڑ کے تیز ہوئي ' اور اب انقلاب وزارت گویا بارش کا ظہور ہے ' جسکي آبیاري سے عجب نہیں کہ اسلامي عزت کي کشت امید سر سبز هو جاے -

(۲) عربي زبان میں جس کثرت کے ساتهہ هوا کي مختلف قسموں اور حالتوں کیلیے اسماء و صفات هیں ' شاید هي کسي زبان میں هوں ' اور صرف هوا پر موقوف نہیں ' اسکي وسعت کي مثال کیلیے هر شے پیش کي جاسکتي ہے - سورہ " مرسلات " اور " ذاریات " وغیرہ میں مرسلات ' عاصفات ' ناشرات ' ذاریات ' معصرات ' صرصر ' وغیرہ جسقدر الفاظ آے هیں ' تمام مختلف هواوں کے نام هیں ' جو عرب جاهلیت نے اپني میداني اور صحرائي زندگي میں رکهہ لیے تهے - عربي میں اصلي قسمیں ' جو بمنزلہ امہات ریاح کے سمجهي جاتي هیں ' چار هیں : شمال ' جنوب ' صبا ' دبور - پهر ان چار قسموں سے مختلف اوقات و موسم کي بہت سي قسمیں قرار دي تهیں - مثلاً (صبا) کي قبول ' هیر ' ایر ' (جنوب) کي نعامي ' خزنج ' ازیب ' اور (دبور) کي لواقم ' بوارح ' رخا ' جفول ' جافلہ ' هرج ' سوافي ' خروق ' نوج ' مسفسفہ ' دروج ' هجوم ' رواعس ' وغیرہ وغیرہ ' اور ان اقسام کے ذریعہ سے ' هوا کي کوئي طبیعي حالت اور موسمي اثر ایسا نہیں ہے ' جسي نہایت نازک اور خفیف جزائیات امتیاز کو ملحوظ رکهکر ' صحیح تعبیر نہیں کي جاسکي - هم نے جن چند اقسام کا ذکر کیا ہے ' وہ یہ هیں :

" صبا " هوا کي معتدل ' مفرح ' اهستہ خرام ' کشت پرور ' لیکن ابر و باران کے ساتهہ آنے والي اقسام هوا میں سے ہے ' جس کو اهل عرب بہت محبوب رکهتے تهے '

" جنوب " اسکے مخالف ہے -

" سموم " گرم هواوں کي ایک قسم ہے ' جو دن کو زیادہ اور رات کو کم چلتي ہے ' هندوستان میں اسکو لو سمجهئے -

" خازم " ٹهنڈي هواوں کي نو قسموں میں سے ایک نہایت سرد قسم کا نام ہے -

" سہام " نہایت گرم لو کي لپٹ -

" شمال " نہایت ٹهنڈي اور خنک هوا ' جسکو " شام " کی طرف منسوب کرتے تهے (برخلاف " صبا " کے ' کہ وہ " یماني " سمجهي جاتي تهي) •

" نسیم " نہایت هلکي اور غیر محسوس هوا ' جس سے پتے تک نہ هلیں -

" عاصفہ " دبور کے اقسام میں سے ایک نہایت سخت قسم کي اندهي ہے ' جو درختوں کي جڑوں کو هلادے اور قوي سے قوي چیزوں کو توڑدے -

یہ عجیب بات ہے کہ عرب ایک خشک ریگستان ہے جہاں بارش اسقدر کم هوتي ہے گویا نہیں هوتي ' لیکن هوا کي وہ تمام اقسام جو مختلف قسم کے بادلوں کے ساتهہ چلتي هیں ' اور جو بارش کي خبر دیتي هیں ' یا جو بارش کے بعد ظاهر هوتي هیں ' اگر اپ تلاش کیجیے گا تو عربي میں بکثرت ملیں گي - ذاریات ' معصرات ' صبا ' هیف ' وغیرہ اِسي طرح کي قسموں کے نام هیں -

کرتے هیں که شاید موجوں کے اندر سے اپني سلامتي کا پیغام دیں - بعینه اسی طرح مسلمانوں کي سیزدہ صد ساله عزت کي کشتي (بوسفورس) کي موجوں میں نهیں' بلکه اسکے کنارے ایک محل کي سنگي فرش پر دوچار گرداب هلاکت ' اور محصور امواج و تلاطم تهي

وہ کشتي جسکو قلزم کي موجوں سے کبهي هراس نهیں هوا تھا : وهي تجري بهم في موج کالجبال (۱۱ : ۴۴) (۱) اب هوا کي اس خفیف سي موج کي متحمل نه تهي ' جو چند انسانوں کي لبوں کي حرکت کے ساتهه سراے " دولمه باغچه " کي فضا میں پیدا هونے والا تھا - وہ بادبان ' جس سے اطلانطیک اور بحر ظلمات کے خارا شگاف طوفان سر ٹکرا کر رهجاتے تهے : فما استطاعوا ان یظهروہ وما استطاعوا له نقبا (۱۸:۹۶) (۲) اب اس صرصر دسائس کے ایک جهونکے سے پهٹ کر گر جانے والا تھا ' جو " تیمس " کي نهر دریا نما سے اتهکر' بوسفورس کے کناروں پر چل رہا تھا - وہ سمندروں اور اسکي موجوں کے مسخر کرنے والے مسافر' جنکے عزم و ارادے کو بحر عرب کي وہ گرم و تند هوائیں کبهي شکست نه دیسکیں جن سے جزیرہ سقوطرہ کے کنارے کي موجیں کهولتے هوے پاني کي طرح اُبلتي هیں ': کانهم بنیان مرصوص (۶۱ : ۴) (۳) اب اُن سرد هواؤں کے ایک طمانچے کے خوف سے کانپ رهے تهے ' جو بحر بالٹک کي منجمد برف سے اتهکر' ان کے سروں پر سے گذرنے والي تهي -

لمحوں اور منٹوں کے اندر یه سب کچهه گذر رہا تھا ' اور بے بس دیکهنے والے منتظر تهے که یه ڈوبتي هوئي کشتي همیشه کیلیے بیٹهه جاتي هے ' یا موجوں اور طوفانوں سے ایک مرتبه اور مقابله کرنے کیلیے اسکے شکسته تختے اور تار تار بادبان ' سطح سمندر پر پهر نظر آتے هیں ؟

کنارے پر کهڑے رهنے والے سمندر کي موجوں کے قهر اور کشتي کي بے بسي کا تماشا دیکهه سکتے هیں ' پر سمندر سے لڑ نهیں سکتے ' لیکن ایک سب سے بالا تر قاهر و مقتدر هستي هے ' جو سمندر کي موجوں اور کشتي کي بے بسي ' دونوں کو دیکهتي هے ' اور پهر اسکا هاتهه جس کي طرف چاهتا هے ' نصرت و حمایت کیلیے بڑهتا هے - خشکي کي پر امن سطح پر تم اسکو بهول سکتے هو' لیکن سمندر کي هلاکت خیز موجوں میں اسکے سوا کون هے ' جس کي یاد مایوس دلوں کو تسکین دیسکتي هے ؟ :

هو الذي یسیرکم
في البر و البحر'
حتی اذا کنتم في
الفلک ' وجرین
بهم بریح طیبة
و فرحوا بها '
جاءتها ریح عاصف
و جاءهم الموج
من کل مکان
و ظنوا انهم اُحیط
بهم ' دعوا الله
مخلصین له الدین!
(۱۰ : ۲۲)

وهي هے ' جو تم کو خشکي اور تري ' دونوں پر چلاتا هے ' یهاں تک که تم سمندروں کے اندر هوتے هو اور کشتي باد موافق کي مدد سے چلتي هے اور بیٹهنے والے مطمئن ومسرور هوتے هیں ' (لیکن پهر یکا یک) تند و تیز هوا کے جهونکے چلنا شروع هو جاتے هیں ' هرطرف سے موجیں اٹهه اٹهه کر حمله آور هوتي هیں ' اور وہ نا امید هو کر سمجهنے لگتے هیں . که ابتو ان موجوں میں گهر کر رهگئے - یه نا امیدي انکے دلوں میں خلوص اور انقطاع کے ساتهه الله کا خیال پیدا کردیتي هے' پس وہ دعائیں مانگنے لگتے هیں که تیرے سوا اب نجات دینے والا کوئي نهیں!

اگر غم اور افسوس کے وقت انسان کے دل اسکے پهلوؤں سے تڑپ کر باهر نکل سکتے ' تو نهیں معلوم اُس وقت کئي کڑوڑ زخمي دل خون کي چادر میں لپٹے هوے گرد و خاک پر لوٹتے ' جبکه اس انتظار و اضطراب ' امید و بیم ' خوف و طمع ' اور لمحات حیا و ممات کے بعد ۲۲ جنوري کو تین بجے یه خبر' صاعقۂ هلاکت بنکر قسطنطنیه سے پهنچي :

" جس مجلس کا انتظار تھا ' وہ صبح کو " دولمه باغچه " کے قصر میں منعقد هوئي - ۸۰ - آدمیوں کا مجمع تھا - تهوڑي دیر کي بحث کے بعد تقریباً بالاتفاق فیصله هوا که دول کا نوٹ قبول کر لیا جاے - اب ایک یاد داشت دول کے سفرا کو دي جاے گي ' جسمیں ترکي گورنمنت اپنے آپ کو یورپ کے هاتهه سپرد کر دے گي اور ایڈریانوپل اور جزائر ارخبیل کے بارے میں انکے احکام (تجاویز) کے آگے سر اطاعت خم کردیگي (یفعل ما یشاء و یختار) " :

یه اس کشتي کے نتیجے کا آخري منظر تھا ' جس نے بتلادیا که اب کیا هونے والا هے ؟ :

کشتي ما بورطۂ گرداب فتنه رفت
صد دیدبان اگرچه بهر سو گماشتیم

حیات بعد الممات

تار پڑهتے هي بے اختیار هماري زبان سے (اوس بن حجر) کے مشهور مرثیے کا مطلع نکل گیا :

ایتها النفس ! اجملي جزعا
فان ماتحذرین قد وقعا !

مایوسي کي انتها هوچکي تهي' اور فیصله آخري تھا ' چند گهنٹوں کے بعد دوسرا تار آجانے والا تھا که نوٹ کا جواب سفراے دول کے حوالے کردیا گیا ' اور اس میں بظاهر کوئي امر مانع نه تھا - تا هم ایک چیز تهي ' جو باوجود موجوں کي طوفان خیزي اور کشتي کے پارہ پارہ هوجانے کے ' پهر بهي اُمید دلاتي تهي که ایک غیبي هاتهه اسکے تختوں کو نکالنے کیلیے بڑهنے والا هے - ومن یقنط من رحمته الا الکافرون ؟ (انجمن اتحاد و ترقي) کي آخري سعي کا حال همیں معلوم تھا' اور تین دن پہلے ڈاکٹر مصباح الدین شریف بے (ممبر اتحاد و ترقي اور شریک سعي انقلاب) کي ایک تفصیلي چٹهي آچکي تهي ' جسمیں ایک نئے انقلاب کي طیاري کي تفصیلي سرگذشت مرقوم تهي ' نیز هم کو یقین کامل تھا که اتحاد و ترقي کے بقیة السیف ممبر اپنے تئیں فنا کردینگے' مگر اس آخري وقت میں ملک و ملت کي عزت کو اس یهودي النسل دجال (کامل پاشا) کے فتنے سے بچانے کي ضرور جانفروشانه سعي کرینگے - تاهم وقت آخري اور انتظار کي مهلت ناپید تهي - هم نے اسي وقت ڈاکٹر موصوف کے نام تحقیقات حال کیلیے تار بهیجا ' لیکن قبل اسکے که اسکا جواب آے ' ۲۳ - کو ڈهائي بجے کي تقسیم میں ریوٹر ایجنسي نے اُس چیز کي خبردي ' جسکي دل تصدیق کرتا تھا ' مگر واقعات جهٹلاتے تهے :

" وزارت مستعفي هوگئي ' محمود شوکت وزیر اعظم ' طلعت بے وزیر داخلي ' اور عزت پاشا وزیر جنگ - طلعت بے نے کہا که هم نے عزم بالجزم کرلیا هے که ایڈریا نوپل کو اپنے قبضے میں رکهیں - یا تو هم اپني عزت کو بچائیں گے یا مٹ جائیں گے "

یه چند الفاظ تهے ' جن میں کڑوڑوں دلوں کي مدفون امیدوں کیلیے ایک اقلیم حیات پوشیدہ تهي -

رات کے تین بجے ڈاکٹر مصباح الدین شریف کا جواب بهي آگیا' جس نے اس انقلاب کي تفصیلي سرگذشت سنائي :

(۱) سورۂ هود میں حضرت نوح کي کشتي کي نسبت هے ' یعني " وہ کشتي پهاڑ جیسي بلند موجوں کے اندر بے خوف و خطر چلي جا رهي تهي ! "

(۲) سورۂ کهف میں (ذوالقرنین) کي نسبت هے که اس نے قوم یاجوج و ماجوج کو روکنے کیلیے ایک ایسي محکم اور بلند دیوار بنائي که " نه تو وہ اسپر چڑهه سکتے تهے اور نه اسمیں سوراخ کر سکتے تهے "

(۳) مجاهدین کے عزم و ثبات کي تعریف میں فرمایا هے که وہ اسطرح جم کر لڑتے هیں " گویا ایک سیسے کي دیوار هیں "

زندگي كي علامتوں سے محروم كرديتي هے - خزان كا بے پناه حمله أن تمام ارواح نباتاتي كو' جنكے العاب حيات سے كائنات عالم كي رونق' اور جنكے الوان مختلفه كي حسن ارائيوں سے اسكي سطح ارضي ايك صفحۂ جمال معلوم هوتي هے' هلاك كرديتا هے - لهلهاتے هوے كهيت خشك ' شگفته و شاداب سبزه زار افسرده ' باغ و چمن كے تختے ويران' درختوں كي ٹہنياں بے برگ و بار' ندياں صحراے ريگ' دريا اترے هوے ' اور فضاے اسماني پر ازگرد و غبار هوجاتي هے - زمين آفتاب كے آتشكدے كي طرف كهنچنے لگتي هے ' اور وه اپني تيز شعاعوں كے پے در پے حملوں سے اسكے خزانه رطوبت كو غارت كر ديتا هے - اُس وقت تمام كائنات عالم بارش كيليے يكسر صداے العطش هوتا هے ' اميد كي نظريں آسمان كي طرف اُٹھتي هيں اور مايوسي كا جواب ليكر واپس آجاتي هيں - ليكن پهر تم ديكهتے هو كه يكايك فضاے آسماني ميں ايك انقلاب عظيم نمودار هوتا هے - ٹهنڈي ٹهنڈي هواوں كے جهونكے چلنے لگتے هيں - سياه بادلوں كے غول آسمان پر هر طرف پهيل جاتے هيں - بجلي كي چمك اور بادلوں كي گرج ' آنے والے وقت كا پيغـام هر طرف پهنچا ديتي هے - صحرا كے ميدان ' پهاڑوں كي چوٹياں' درختوں كي شاخيں' طيور كے جهنڈ' انسان اور حيوان ' غرضكه تمام مخلوقات عالم كے چهروں پر بحالي آجاتي هے ' اور ياس كي جگه اميد' اور موت كي جگهه زندگي كے اثار و علائم سے دنيا كی صورت يكسر بدل جاتی هے :

الله الذي يرسل الرياح' فتثير سحاباً ' فيبسطه في السماء كيف يشاء' و يجعله كسفا ' فترى الودق يخرج من خلاله فـاذا اصـاب به من يشاء من عبـاده ' اذ هم يستبشرون (۳۰ : ۷۴)

الله هي هے جو هواؤں كو بهيجتا هے اور وه بادلوں كو اپني جگه سے ابهارتي هيں' پهر خدا جس طرح چاهتا هے انسے كام ليتا هے - كبهي بادلوں كو آسمان پر پهيلاديتا هے' كبهي انكے ٹكڑے ٹكڑے كرديتا هے' اور تم كو ايسا نظر آتا هے گويا انكے درميان سے مينهه نكلا چلا آتا هے - پهر جب اپنے بندوں ميں سے وه جن پر برسانا چاهتا هے ' برسا ديتا هے' تو وه خوشياں منانے لگتے هيں -

درحقيقت يه ايك قانون " حيات بعد الممات " هے ' جو كائنات كي هر شے پر طاري هے - انسان مرنے كے بعد كي زندگي كي نسبت هميشه متردد رها هے كه " ءاذا كنا عظاماً و رفا تاً ' ائنا لمبعوثون خلقاً جديدا ؟ " (۱) ليكن اگر وه زمين كو ديكهے ' جس سے كبهي اسكے قدم جدا نهيں هوتے' تو اسكے هر ذره ميں حيات بعد الممات اور حشر اجساد كي ايك مثال نظر آے - پهر كتني آميديں هيں جو تمهارے اندر مرتي هيں اور زنده هوتي هيں ؟ كتني ارزوئيں هيں جو ناكامي كي خاك تلے مدفون كردي جاتي هيں' اور پهر اُٹهكر كهڑي هوجاتي هيں ؟ كتنے ولولے هيں' جنكے جنازوں كو خود هي كاندها ديتے هو' اور پهر خود هي انكي زندگي كا بوجهه اٹهاتے هو ؟ اور پهر وه كون هے' كه جب تم هر طرف سے مايوس و ناآميد هوجاتے هو' تو اپنے پيغام آميد سے تمهارے مرده دلوں كو زنده كرديتا هے ؟ :

هو الذي ينزل الغيـث من بعـد ما قنطـوا و ينشر رحمته وهو الولي الحميد

وه خدا هي هے كه جب لوگ بالكل مايوس هوجاتے هيں اور كوئي اُميد بارش كي نهيں پاتے تو پهر وه اپني قدرت كي نيرنگي دكهلاتا هے اور اپني رحمت كا منهه برسانے لگتا هے - وهي كارساز حقيقي اور سزاوار حمد و تقديس هے -

پيغـام ممـات

قلم دماغ كے افكار كي ترجماني كر سكتا هے' ليكن جذبات كي تعبير اسكي قدرت سے باهر هے - " اميد وبيم " اور " اضطراب و انتظار " ان چار لفظوں كي تركيب سے شايد وه حالت بيان كي جا سكے' جو ۲۲ - كي سه پهر تك باشندگان ارضي كے كروڑوں قلوب پر طاري تهي - اور جبكه قسطنطنيه سے موت و حيات كے آخري پيغامات كا انتظار كيا جا رها تها -

و لولا دفع الله الناس بعضهم ببعض ' لهدمت صوامع و بيع و صلوت و مساجد ' يذكر فيها اسم الله كثيرا (۲۲ - ۴۱)

ايڈريا نوپل كي مسجد سلطان سليم كي محرابيں ' جنكو كامل پاشا نے فروخت كرنا چاها تها مگر انور بے اسپر راضي نهيں !

بهت سي غم آشنا هستيوں نے اپنے سامنے ايك بستر مرض كو اس حالت ميں پايا هے ' جبكه انكا سب سے زياده محبوب عزيز موت و حيات كي آخري كشمكش ميں ايڑياں رگڑ رها هے ' اور وه منتظر هيں كه ان آخري ساعات اميد و بيم ميں كيا فيصله هوتا هے ؟

هم نے اُن مجرموں كو ديكها هے ' جو كسي خوني الزام ميں عدالت كے سامنے لائے گئے هيں ' اور اب مقدمے كي اُس آخري منزل ميں كهڑے هيں ' جبكه جج اپنا فيصله سنانے كيليے مستعد هوا هے ' اور اسكے لبوں كي چند حركتيں زندگي يا موت كا حكم دينے والي هيں -

كيا اس انتظار كي تعبير كيليے يه دو مثاليں كافي هيں ؟

ڈرتا هوں كه نهيں ' كيونكه وه اس سے بهي زياده مضطرب اس سے بهي بڑهكر جاں گسل ' اور اس سے بهي بدرجها زياده هوش ربا تها - اِس انتظار ميں شخصي زندگيوں كي موت و حيات كا اضطراب هے ' ليكن وه قوموں اور ملتوں كے بقا و فنا كا انتظار تها - جس طرح سمندر كے كنارے كهڑے هوكر مجبور و بے دست و پا تماشائي اپنے دوست و احباب ' عزيز و اقارب ' اهل و عيال ' اور مال و جاه سے بهرے هوے جهـاز كو موجوں كے اندر ڈوبتے اور اچهلتے ديكهتے هيں' اور آخري اميد كي آنكهيں پهاڑ پهاڑ كر اسكے مستولوں كو تلاش

(۱) جب هم مرنے كے بعد گل سڑ كر محض هڈياں اور ريزه ريزه هوجائينگے تو كيا يه ممكن هے كه هميں پهر از سر نو پيدا كركے كهڑا كرديا جاے گا ؟ (۱۷ : ۵۲)

مرحوم : ناظم پاشا، جسکي قسمت میں عزت کي موت نه تھي
کیونکه وہ مسلمانوں کو ذلت کي زندگي بخشنا چاهتا تھا

انکي صحت اور توثیق کیلیے اس قدر کهدینا کافي هوگا که یه اُس شخص کے قلم سے نکلے هوے هیں' جو " اتحاد و ترقي " کي مخصوص ترین جماعت کا سرگرم رکن هے' مناستر کي اولین مرکزي جمعیة کا ممبر هے' انقلاب عثماني سے پہلے اسکا ایک خفیه داعي اور واعظ رهچکا هے' اور مدتوں جاسوسوں کي آنکھوں میں خاک ڈالکر فوجي بارکوں کے اندر پھرتا رها هے - اُن تین مشهور انقلاب انگیز اور استبداد شکن رسالوں میں سے دو کا مصنف هے' جنکي ایک لاکھ کاپیاں سنه ۱۹۰۷ - ع میں تمام ترکي فوج کے اندر پوشیدہ تقسیم کي گئي تھیں' اور جنمیں سے پہلا رساله (احمد رضا بے) کا " وظیفهٔ و مسئولیت " نامي تھا - جو برخلاف سیکڑوں زر پرست اور اغراض دوست مخالفان عبد الحمید کے' ایک سچا اور مخلص حریت پرست غیور تھا' جسکو اتحاد و ترقي کے زمانهٔ قیام مصر میں عبد الحمید کے ایجنٹوں نے طرح طرح کي طمعیں دلاکر رام کرنا چاها' لیکن وہ بغیر ادنے التفات کے اخبار " اجتهاد " میں اپني اتش فشاں تحریریں شائع کرتا رها' اور ایک لمحه کیلیے بھي حق و صداقت کے مصائب پر' ظلم و عدوان کے بخشے هوے عیش و عشرت کو ترجیح نه دي - یعني نامور اتحادي : ڈاکٹر مصباح الدین شریف بے' جنکا مختصر ذکر هم پیشتر کرچکے هیں' اور جنھوں نے نهیں معلوم اس انقلاب کي کیسی نازک اور انهماک طلب گھڑیوں میں یه چٹھي لکھکر' في الحقیقت تمام مسلمانان هند پر احسان عظیم کیا هے -

هم نے سب سے پہلے ڈاکٹر موصوف کا نام بک باشي (نیازي بے) کے روز نامچے میں دیکھا' جو (خواطر نیازي) کے نام سے شائع هوا هے - اسکے بعد انکے متعدد مقالات و رسائل کے تراجم ڈاکٹر (ولي الدین بک) وغیرہ نے عربي اخبارات میں شائع کیے' اور پھر (احمد رضا بے) کے ذریعه انسے خط و کتابت کي صورت نکل آئي' اور عرصے تک سلسله جاري رها -

اتحاد و ترقي کي آخري پارلیمنٹ میں یه (روم ایلي) کے کسي شهر کی طرف سے ممبر تھے' لیکن " الحریة و الائتلاف " کے برسر اقتدار هونے کے ساتھه هي اتحاد و ترقي پر جو مصیبت آئي' اُس نے صدها اشخاص کي طرح انکو بھي قسطنطنیه کے ترک کر دینے پر مجبور کیا - جنگ بلقان کے چھڑ جانے کے بعد هم صحیح خبروں کے دریافت کرنے کیلیے بے چین تھے - هم کو سب سے پہلے انھي کا خیال آیا اور بار بار دریافت حال کیلیے انکے نام تار بھیجے مگر سخت تعجب اور مایوسي هوئي' جب کوئي جواب نهیں ملا -

لیکن ۶ - جنوري کي ڈاک میں یکایک ایک خط ملا' جسمیں صرف انکا وزٹنگ کارڈ ملفوف تھا' اور جس سے معلوم هوا که وہ قسطنطنیه آگئے هیں - اسکے بعد ایک مختصر خط آیا' جس میں لکھا تھا که وہ قسطنطنیه میں نه تھے' " کیونکه قسطنطنیه میں انکے لیے مصیبت تھي' لیکن چونکه اب خود ملک و ملت کیلیے مصیبت درپیش هے' اسلیے اپني مصیبت کو بھولکر واپس آگئے هیں "

اسي خط میں انھوں نے لکھا تھا که وزارت کے نام تار بھیجنا ایک فعل عبث بلکه تمسخر انگیز حماقت هے - هندوستانیوں کو چاهیے که ترکي اخبارات کے نام تار بھیجیں' تاکه عام پبلک کو انکے خیالات کا علم هو' چنانچه هم نے اس مضمون کا تار اردو و انگریزي اخبارات میں انھي کے ایما سے بھیجا تھا -

اس خط کے جواب میں هم نے انکے نام متعدد تار بھیجے اور اتحاد و ترقي کے ممبروں کي رهائي کے بعد کے حالات به تفصیل دریافت کیے - انھي تاروں کا جواب هے' جو گذشته ڈاک میں موصول هوا هے -

اس چٹھي کي اصلي قدر و قیمت اس واقعه میں پوشیدہ هے که اسکا لکھنے والا موجودہ انقلاب کا ایک رکن جلیل' اور ایک عضو کا رکن هے' اور من جمله اُن چند عجیب انسانوں کے هے' جنھوں نے دو هفتے کے اندر ایسا عظیم الشان انقلاب پیدا کردیا' اور ظاهر هے که ایسے شخص سے بڑھکر اور کس کا قلم واقعات صحیحه کا قابل وثوق راوي هو سکتا هے ؟

اس چٹھي کا ترجمه آپکو به ذیل " ناموران غزوۂ بلقان " آینده صفحات پر ملے گا -

جاء الحق و زهق الباطل

ان الباطل کان زهوقا (۱۷-۸۳)

— * —

مسٹر بلنٹ کو هم کئي بار یاد کرچکے هیں' مگر آج اصلي دن آگیا هے که ایک مرتبه پھر انکي طرف دیکھیے - هم نے ۱۱ - ڈسمبر کي اشاعت میں لکھا تھا که صلح کانفرنس [illegible] آباد یورپ کے عفریت سیاست کا تخت بچھائے گي' اور بالاخر کامل پاشا ملکي خیانت کے بوجھه سے کمر خمیدہ' اور ملک کي لعنت کے عصا کو ٹیکتا هوا لایا جاے گا تاکه اس تخت کے آگے سر بسجود هو -

کامل پاشا اپنے گھٹنوں کو زمین پر رکھه چکا تھا - وہ اپني وزارت کا اصلي فرض صرف یهي سمجھتا تھا که اُن احکام کي یکے بعد دیگرے

فزاقت وبال امرها' وکان عاقبة امرها خسرا
(۶۵ : ۹)

کامل پاشا' جسکا خائن ملت سینه قوم پرستوں کي گولي کا ناظم پاشا سے زیادہ مستحق تھا لیکن شاید قدرت اس طرح کي موت کو اسکي سزا کیلیے کافي نهیں سمجھتي -

فانظر الي اثار رحمت الله ! کيف يحي الارض بعد موتها ان ذلك لمحي الموتی ' وهو علی کل شيئ قـديـــر (۳۰ : ۴۹)

پس رحمت الٰہي کي اِن نشانیوں کو دیکھو ' کہ کیونکر وہ موت کے بعد دوبارہ زندگي بخشتا هے ؟ بیشک وہ موت کو زندگي سے بدلدینے والا هے اور هر شے پر قادر هے -

قتـل الخـرا صوان :

الذين هم في غمرة ساهون (۵۱ : ۹)

ناظرین ابهي اُن خیالات و آرا اور توقعات کو بهولے نهونگے جو پچهلے چهه ماہ کے اندر الهلال کے صفحات پر همیشه ظاهر کیے گئے هیں - جبکه سعید پاشا اور انجمن اتحاد و ترقي کی شکست کي خبر کا تمام عالم استقبال کر رها تها ' جبکه اجانب کا دست دسائس " حزب الحرية و الائتلاف " کے پردے میں کام کر رها تها ' جبکه صلیب " اپني راہ سے " توحید " کي اصلی اور سچي محافظ جماعت کو هٹا دینے میں کامیاب هوگیا تها ' اور جبکه هندوستان کے تمام اخبارات بلا استثنا (مختار پاشا) کے نام سے مرعوب هوکر ' المويد ' العدل ' اور المقطم (قبحهم اللــه) کي مکذوبات و مفتریات کو بلا تامل قبول کر رهے تهے ' اور بدبختانه اس انگریزي سازش کا شکار هو رهے تهے ' جو اپنے اعمـال مخفیـه کے انجـام دینے کیلیے خود انجمن اتحاد و ترقي کو شکار کرچکي تهي ' تو في الحقیقت وہ وقت انجمن اتحاد و ترقي سے حسن ظن رکهنے والوں کیلیے ایک نهایت نازک ازمایش کا وقت تها ' اور تمام هندوستان و مصر بلکه خود قسطنطنیه کے متفقه غوغاے مخالفت کے مقابلے میں اپنيؑ راے پر قائم رهنا بهت مشکل تها ' تاهم اُسوقت اس جرم حق گوئي کا مرتکب صرف الهلال هي هوا تها که اس هنگامهٔ ضلالت ' اور طغیان شرارت ' و غربت حق و صداقت سے بغیر ایک لمحه کیلیے بهي متاثر هوے ' انجمن اتحـاد و ترقي کي حمایت میں اواز بلند کي ' اور ۲۹ - ستمبر کي اشاعت میں ایک تفصیلي افتتاحیه مضمون لکهکر انجمن کي شکست کو مرکز خلافت کے تحفظ کیلیے مصیبت عظمی و ابتلاے شدید قرار دیا -

هـم مٹ جائیں گے مگر قومي عزت کو هاتهه سے نه دیں گے (ریوٹر ایجنسي ۲۳ - جنوري)

مشهـــور اتحـادي : طلعت بے
جس نے مندرجهٔ صدر الفاظ میں جدید وزارت کے پروگرام کا اعلان کیا

نیز لکها که : " خواہ کچهه هو' مگر انگلستان کي سیاسي مکذوبات سے انجمن اتحاد و ترقي مر نهیں سکتي - کچهه بعید نهیں که عنقریب وہ اپنے پانچ سال پیشتر کے کارنامے ایک مرتبه اور دنیا کو دکهلادے "

اس سے بهي زیادہ سخت و شدید زمانه جنگ بلقـان کے چهڑنے کے بعد شروع هوا - اس جنگ کا آغاز انجمن کی شکست سے اُور (مختار پاشا) اور (کامل پاشا) کے زیر اقتدار شروع هوا تها' اور جسقدر شکستیں هوئي تهیں' وہ فوج کی بد نظمي اور بے قاعدگي سے نهیں' بلکه فوجي ضروریات و انتظامات کي بد نظمي سے هوئي تهیں' جسکا ذمه دار صریح طور پر بر سر حکومت دفتر جنگ تها ' لیکن تاهم چونکه اب باب عالي پر نه سلطـان محمد خامس کي حکومت تهي ' اور نه وزراے عثماني کي ' بلکه کامل پاشا کے پردے میں انگلستان حکومت کر رها تها ' اسلیے تمام عثماني ناکامیوں کو انجمن اتحاد و ترقي کي طرف منسوب کیا گیا - اگر مرحوم (ناظم پاشا) نے (عبد الله پاشا) کو دو لاکهه دشمنوں کے مقابلے میں محض ستر هزار فوج کے ساتهه بهیجنے کي غلطي کي تهي ' اگر لولي برغاس کو عین وقت پر مدد دینے سے وہ قاصر رها تها ' اگر محمود مختار پاشا نے قرق قلعسي میں مٹهي بهر سپاهیوں کو لیکر دو لاکهه بلغاریوں کے مقابله کرنے میں بے احتیاطي کي تهي ' اگر حملے کي بهترین فرصت کو مختار پاشا نے غفلت میں کهودیا تها ' اگر باوجو بلقاني ریاستوں کے علانیه سرحدي حملوں اور اقدام کے ' کامل دو هفتے تک باب عالي یورپ کے وعدہ هاے امن پر اعتماد کر رها تها ' اور اگر دفتر جنگ نے رسد رساني کي نازک ترین خدمت کو محض بلغاري ریلوے والوں کے رحم پر چهوڑ کر' ترکي کے پیکر شجاعت و جان نثار سپاهیوں کو چار چار دن تک بهو رکها تها ' تو ان تمام جرائم کے ملزم اتحاد و ترقي کے وہ مظلو و بے دست و پا ممبر تهے ' جن کو ایوان حکومت سے نکلے هوے کئي ماہ گذر چکے تهے ' اور جنمیں سے اکثر جیل خانوں کے کمرور میں مقید ' یا یورپ کے شهروں میں چهپے پهرتے تهے !

درحقیقت یه سب کچهه یورپ کر رها تها ' اور ترکوں کي غیر متوقع فوجي ناکامي اسکے لیے ایک طلائي فرصت تهي - لیکن چونک بد قسمتي سے ناکامیاں واضح ' اور حقیقت مستور تهي ' اسلیے عال اسلامي اس دسیسهٔ ابلیسي سے متاثر هو رها تها ' اور تمام یورپ ا مشرق نے اتحاد و ترقي کي مخالفت میں گویا ایک مستحک معاهدہ کرلیا تها -

بهت مشکل تها که ایسے موقعه پر انجمن سے حسن ظن قائم رکهنے والے اپنے تئیں اس عالمگیر مخالفت کے اثر سے محفوظ رکهتے' تـاه الحمد لله که هماري نظر ابتدا سے اُن حقائق مخفیه پر تهي ' جنکي صداقت فتم منذ' ا جنکي واقعیت غیر متزلزل تهي - ایک لمحه بلکه ایک عُشر لمحه کیلیے بهي همارا دل اتحا و ترقي کي طرف سے مشکوک و مایوس نهیں هوا ' اور بلا انقطاع (الهلال) میں یه یقین ظا کرتے رهے که "موجودہ مصائب کي علت اتحا و ترقی نهیں ' بلکه اتحاد و ترقي کي شکست هے " ذالک هدی الله یهدي به من یشاء ومن یضلل الله فماله من هاد ؟ (۳۹ : ۲۴)

پر اســرار جــد و جهــد

+:•:+

ایک شریک کار عثمــاني کا مراسلــه

ڈاکٹـر مصبـــاح الدین شـریف بے

— * —

اُن واقعات کے دهرانے کي ضرورت نهیں' جو کل تک گذر چک هیں - کل تک هماري آخري اُمید یه تهي که انجمن اتح و ترقی کو ۲۴ - جولائي کي تاریخ کے دهرانے کا موقعه ملے اور موجو اسلام فروش وزارت کا خاتمه هو -

آج وهي امید واقعه کي صورت میں ظاهر هوگئي هے - کئي هفت چاهئیں ' جب اس انقلاب کے مرتب حالات دنیا کے سامنے آئیں جب ٹائمز اور منچسٹر گارڈن کے نامه نگاروں کي مراسلات هم تک پهنچیں گی' یا پهر مصر کے اخبارات سے مشتبه اور محرف' مگر ای حد تک تفصیلي حالات معلوم هونگے - لیکن خوش قسمتي سے همار پاس ایک ایسي تحریر موجود هے ' جس کو اس انقلاب کي - کے بعد' کسي اخبار کے دفتر کیلیے سب سے زیادہ قیمتي چیز کهنا بی نهوگا ' اور اسکي وجه سے هم طیار هیں که آج عالم مطبوعات م سب سے پہلے اس انقلاب کے متعلق صحیح ترین حالات بیان کریں وہ حالات ' جو آج کي اشاعت کے ٹائمز' تان ' نو و ریمیا ' اور الم میں بهي غالبـاً نهونگے ' اور اگر هونگے تو اس سے زیادہ مش او موثق نهونگے -

زائر ایجین کے مسئله میں بظاهر استقامت ظاهر کرے اور اسیکا تیجه تها که صلح کانفرنس میں باب عالي کے اوتهکر مچل جانے کا ک فرضي ڈراما دکهلایا گیا - اور هم نے کامل پاشا کي خلقت سے الکل متضاد خبر سني که باب عالي جزائر دیکر صلح کرنے پر سي طرح راضي نهیں !

یه اضطراب جب بڑها تو مجلس اعظم کے منعقد کرنے اور جنگ و صلح کے مسئلے کو عام اتفاق راے سے طے کرنے کا اعلان کیا گیا ور اس سے بهي یهي مقصود تها که کسي طرح فرصت نکالکر اس ومي جوش کو فرو کیا جاے جو انجمن اتحاد و ترقي نے مهلت ا کر پیدا کردیا هے - اسي اثنا میں دول نے آخري یاد داشت بهي یش کردي اور باب عالي کے تذبذب سے بگڑکر روس نے دو مرتبه اف لفظوں میں الٹي میٹم دیدیا -

اب حالت مخدوش اور مهلت مفقود تهي - ایک طرف یورپ کے سخت و فیصله کن احکام ' اور دوسري طرف انجمن اتحاد و ترقي کي تلوار کے دو باره نیام سے نکلنے کا خوف تها - بالاخر قوم کو مطمئن کرے کیلیے دول کے نوٹ کا ایک جواب طیار کیا گیا اور اسمیں ایڈریا نوپل کي مساجد اور سلطاني مقابر کي حالت زار پر یورپ سے رحم کي درخواست کي گئي - مگر جواب کا یه مسوده بهي اس غرض سے نه تها که بهیجا جاے ' بلکه صرف ایک فریب امیز ارادے کا اعلان تها تا که قوم کا جوش ترقي نه کر جاے ' نیز کها جاسکے که وزارت نے نوٹ کي منظوري سے انکار کردینے کا بهي اراده کیا تها -

مگر یه تمام کوششیں اس جهاد حق و معروف کے جوش کو فرو کرنے کیلیے بیکار تهیں ' کیونکه انجمن کے هاتهه اب قوي هوگئے تهے ' اور اس نے قوم کو خواب غفلت سے هشیار کردیا تها - تا هم یه واقعه بهي اس انقلاب کے واقعه کي طرح دنیا همیشه تعجب میں غرق هوکر سنے گي که ان حالات کے آخري دنوں میں انجمن نے بظاهر اپنے تمام پیدا کرده اضطراب پر خاموشي اور سکون کي چادر ڈالدي تهي ' اور جس سمندر کي قهار موجیں دو تین دن کے بعد حکومت کا تخته اولٹ دینے والي تهیں ' اسکي سطح پر هوا سے پیدا هونے والي هلکي لهروں تک کا پته نه تها !

یه کیسي عجیب بات هے که ایک شدید ترین سیاسي انقلاب کیلیے پبلک اور فوج میں شورش پیدا کرائي جارهي تهي ' اور اس طرح کي شورشیں جب پیدا هوجاتي هیں ' تو اُن پر خود شورش کرنے والوں کا بهي قابو نهیں هوتا - لیکن با ایں همه ملکي شورش کي قوت کو ایک مقید استیم کي طرح انجمن اپنے هاتهوں میں دبائے هوے تهي ' که جب ضرورت دیکهے ' عین وقت پر اس سے کام لے ' اور جب تک اصلي وقتِ استعمال نه آے ' اُسے متهي میں چهپاے هوے خاموش بیٹهی رهے !

انجمن کي اس عاملانه قوت کا یه دوسرا منظر هے ' کیونکه پهلا واقعه اس سے بهي عجیب تر سنه ۱۹۰۷ ع کے انقلاب دستوري کا تها - اور یه في الحقیقت ملکي انقلابوں کیلیے ایک اصلي اور بنیادي نکتۂ عمل هے -

وزارت کي کشمکش

وزارت کے سامنے سب سے زیاده مشکل مسئله (قومي مجلس) کا تها - اسکے انعقاد کا اعلان هوچکا تها اور وه چاهتي تهي که ملک کي اخري فروخت کي دائمي لعنت سے کسي طرح خود بچ جاے ' اور حصول مقصد کے ساتهه اسکا طوق خود ملک کي گردن میں ڈالدے - پهر اسي چیز کو اپنے خیال میں ملک کے سکون کیلیے الۂ فریب بهي سمجهتي تهي - ان اسباب سے اسکا انعقاد ناگزیر تها - ساتهه هي خوف تها که اگر ایک اصلي قومي مجلس منعقد کي جاےگي تو قوم کسی طرح اسکے لیے راضي نهوگي که جنگ کي تلوار سے جان بچاکر صلح کي پهانسي کي رسي اپني گردن میں پهن لے -

بالاخر اس مشکل کو کسي طرح حل کیا گیا اور ۲۱ - کو مجلس اعظم کیلیے اعلان هوا - ریوٹر نے ۲۲ کے تار میں شرکاے مجلس کي تعداد ۸۰ - بتلائي هے اور اگر یه سچ هے تو یقیناً اس تعداد میں صلح پسند مجارتي پیدا کرنے کي کوئي پر فریب کارروائي کي گئي تهي ' جسکے حالات انشاء الله آگے چلکر معلوم هونگے - مجلس میں جو تقریریں کي گئیں ' اور جس طرح (حسب روایت ریوٹر) بغیر کسي طولاني مباحثے اور اختلاف کے صلح کے تمام شرائط پیش کرده تسلیم کرلیے گئے ' اس سے صاف طور پر واضح هوتا هے که اس صحبت کو " مجلس " کے نام سے منعقد کرکے قوم کو احمق بنانے کی کوشش کي گئي تهي ' ورنه وه قومي مجلس کي جگهه صرف کامل پاشا کي جماعت اور " حزب الحریة " کے پرستاروں کا ایک سازشي مجمع تها - ایسي مجالس کا باسم قوم منعقد کرلینا کوئي مشکل بات نهیں هے اور اگر آپ کو تعجب هو تو (الشي بالشی یذکر) آپ کامل پاشا کے دارالوزرا کي جگهه (علي گڈه) کے دارالمصلحین میں جاکر اس طرح کے قومي کاموں کا نمونه دیکهه سکتے هیں -

مشهور مجاهد دستور : نیازي بے

عزت ملي کي فروخت کا اخري سودا

انجمن اتحاد و ترقي یه سب کچهه دیکهه رهي تهي مگر بالکل خاموش تهي ' اور اپني قوت کو (جیساکه ڈاکٹر مصباح الدین نے لکها هے) انتهائي مجبوري کے پیش آنے کي صورت میں صرف کرنا چاهتي تهي -

یهاں تک که بده کے دن گیاره بجے (یعنے ۲۲ -) کو شیطان نے چابکیں مار مارکر وزرا کو انکے سازش کدوں سے نکالا ' اور سراے " دولمه باغچه " میں مجلس کا انعقاد هوا - بظاهر کچهه دیر تک آپسمیں سرگوشیاں کرتے رهے : فاقبل بعضهم علی بعض یتساءلون (۱) اسکے بعد هر صیغه کے وزیر نے اپنے اپنے صیغه کي موت و هلاکت کا اتهه اتهه کر اعلان کیا - وزیر مال نے کها که روپیه نهیں ' وزیر خارجي نے کها که روس کي تلوار سر پر چمک رهي هے - وزیر جنگ نے کها که گو سپاهي جنگ کے لیے بیقرار هیں مگر جنگ سے کوئي امید فلاح نهیں - گویا ملکي ذلت و مسکنت کي تکمیل کیلیے سب نے اپنے اپنے صیغے کا کام آپسمیں تقسیم کرلیا تها اور هر شخص تقسیم عمل کے پر امن اصول کے مطابق صرف اپنا کام انجام دیکر بیٹهه جاتا تها :

ناموران غزوهٔ بلقان

تو نخل خوش ثمرے کیستي ' که باغ و چمن
همـه ز خـویش بریـدند و در تـو پیـوستند !

طرابلس میں غازي انورے نے ترکي مصائب و آلام کي خبر سني ہے ' اور شدت رنج و الم سے سکتے کي حالت اُن پر طاري ہوگئي ہے - جوش تاسف میں هاتهه مل رهے ہیں اور حیران ہیں که کیا کریں ؟ انکے ساتهه خلیل عمري بک بیٹھے ہیں جو بنغازي کي ایک لڑائي میں زخمي هو گئے تھے' اور اب گو اچھے ہو گئے ہیں مگر چلنے سے مجبور ہیں - اس صحبت میں تیسرا شخص صرف فرہاد بک ہے ' جس نے یه تصویر کهینچي تهي -

—○: * :○—

تعمیل کرتا جاے ' جو انگلستان کي طرف سے اسکے قلب پر القا کیے جاتے هیں - اس نے صلح کانفرنس کي درخواست کي ' دارالصلح لنڈن کو تجویز کیا ' اور سر ایڈورڈ گرے نے مشورہ فرمائي کي زحمت بهي اسکي خاطر گوارہ کرلي - پهر یونان نے باوجود فریق جنگ هونے کے کاغذات التوا پر دستخط نہیں کیے ' مگر اس نے اپني کوتاہ گردن کو جنبش نہیں دي - ایڈریا نوپل کے محصورین کو رسد بهیجنا اولین مرحلۂ التوا تها ' لیکن وهانکے لاکهوں باشندوںکي زندگي کو بهي اس نے اپنے زود رنج آقا کي مرضي پر چهوڑدیا اور اسکي نسبت اصرار کرنے کي گستاخي نہیں کي - پهر البانیا اور مقدونیا کي آزادي کا مسئله سامنے آیا ' مگر اس نے ترکي وکلا کو انکے مرضي کے خلاف مجبور کیا که بلا چون و چرا هر حکم کو تسلیم کرلیں - سب سے آخر جزائر ایجین اور اڈریا نوپل کي حوالگي کا حکم هوا ' اور ایڈریا نوپل کي حوالگي کا مشورہ قسطنطنیه اي حوالگي کا ایک مهذبانه کنایه تها ' یه یورپ کے دفاتر خارجیه کا وفادار غلام یقیناً اب بهي طیار تها که فوراً قصر (سنیت جیمس) کي چوکهٹ پر اپني نود ساله پیشاني کي ایک ایک شکن گهس کر مٹادے ' اور اس سجدۂ ملعونه میں دیـر نه کرے ' جسکے لیے اسکي جهکي هوئي کمر کا بار خیانت اسے بے تابانه جهکا رها تها ' لیکن وہ جماعت حق پرستان غیور ' وہ مجاهد حریت و دستور ' وہ محافظ لواے اسلامي ' وہ فداے راہ اسلام پرستي ' وہ آیة من آیات الله ' وہ حزب من احزاب الله : یعنے انجمن اتحاد و ترقي اب اپني جهاد حق و صداقت سے غافل نه تهي - اسکے ممبروں کو اگرچه قید کیا گیا ' اسکے رئیسوں کو جلا وطني پر مجبور کیا گیا ' اسپر طرح طرح کي تہمتیں لگائي گئیں ' اور اسکي سعي و جهد حقانیت کو کبهي بغاوت حکومت سے ' اور کبهي خلع سلطان حال سے تعبیر کیا گیا ' لیکن تاهم حفظ وطن عزیز ' اور خدمت کلمۂ ملت کي جو مقدس آگ اسکے سینے میں شعله زن تهي ' وہ ایک نور الهي تها ' جس کو کامل پاشا اور اسکے پس پردہ معاونین کے دهان کفر پهونک مارکر نہیں بجها سکتے تهے - خدا کي جنود نصرت نے همیشه عاجزوں اور درماندوں کے هاتهه میں اپني تلوار دي هے ' یه سچ هے که انجمن بظاهر بے دست و پا هوگئي تهي ' مگر اسکو کیا کهیے که خدا تعالی نے حفظ ناموس اسلامي کي آخري گهڑیوں میں اپني نصرت فرمائي کیلیے اُسي کو چن لیا تها - یکا یک شتلجه لائن کے قلعوں میں سے ایک فوجي اضطراب کي آندهي اُٹهي ' اور آناً فاناً قصر وزارت اور سراے " چراغان " کي ڈیوڑهیوں تک پہنچ گئي - یه اُن مجاهدین اتحادي کے دو روزہ دورے کا نتیجه تها ' جسکا حال آگے چلکر آپ پڑهینگے - خود دارالخلافه کے مختلف حلقوں میں بهي شورش کے شدید آثار شروع هو گئے ' اور ایک ڈیپوٹیشن سلطان المعظم کي خدمت میں پہنچا ' جس نے پوري قوت کے ساتهه ملکي خواهش کا اظہار کیا اور کہا که " هم ذلت کي صلح کے نہیں ' بلکه فنا کر دینے والي مگر با عزت جنگ کے طلب گار هیں " اس اضطراب و اغتشاش نے وزارت کو مجبور کیا که ایڈریا نوپل اور

کذالک ' و اورثنا قوماً اخرین ' فما بکت علیهم السماء والارض ' وما کانوا منــظــریــــن - (۴۴ : ۲۷)

(پس) اس طرح کا واقعہ پیش آیا ' اورجب ہم نے ایک دوسری جاعت کوانکي جگہ کا وارث بنایا ' تو اُن لوگوں پر آسمان اور زمین ' کسي نے بھی آنسو نہیں بہائے (کیونکہ انکا زوال غم کا نہیں بلکہ خوشي کا مستحق تھا) اور نیز خود انکو بھي مہلت نہیں دي گئي کہ وہ کسي طرح اپنے تئیں سنبھالتے -

پس یہ ایک قدرت الہي کي نشاني ' اور حق و صداقت کي فتح مندي تھي ' جو اس طرح تکمیل کو پہنچي - ایندہ کي نسبت کون زبان کھول سکتا ھے ؟ حالات نازک ' مشکلات کا ھجوم ' دشمنوں کا اتحاد ' اور راہ اعانت ناپید ' نہیں معلوم کل کو کیا حالات پیش آئیں ؟ ایسے سخت اور نازک موقعہ میں (دول کے متفقہ نوٹ کي نا منظوري کے اعلان کے ساتھہ) وزارت کا جاں گسل ذمہ داري اپنے سر لینا ' في الحقیقت ایک مجاھدانہ قرباني ھے جو اس قریشي النسل اور آل فاروق مجاھد : محمود شوکت پاشا نے راہ اسلام پرستي میں کي ' پس ائندہ خواہ کچھہ ھو ' لیکن اتحاد و ترقي نے اس وقت اپنا اولین فرض ملي و اسلامي ادا کر دیا اور جو کچھہ کیا ' یہي اس موقعہ پر کیا جا سکتا تھا :

وانہ لحســـرة علي الکافرین ' و انہ ھو الحق الیقین ' فسبح باسـم ربــك العظیم (۶۹ :)

اور اس میں کچھہ شـک نہیں کہ یہ کافروں کے لیے موجب حسرت ھے ' اور اسمیں بھي کچھہ شـک نہیں کہ یہ ایک قطعي اور یقیني صداقت کا ظہور ھے - پس اپنے پروردگار عظیم و قدوس کي حمد کرو (جس نے اپني امید بخشی کا دروازہ تم پر بند نہیں کیا ھے)

ایک پر اســـرار جد و جہـــد

— * —

سرگذشت انقلاب

ایک عثماني شریک انقلاب کے قلم سے (۱)

— * —

(ڈاکٹر مصباح الدین شریف بے) لکھتے ھیں :

" کل اخبار (اقدام) اور (سبیل الرشاد) میں آپکے تار چھپ گئے - جزاکم اللہ تعالی - جن تفصیلي حالات کو آپ پوچھتے ھیں ' انکو کیا بیان کروں اور جس بیج کے بارآور ھونے کي امید نہیں ' اسکي آبیاري کا افسانہ کیا سناؤں ؟ ھمارے سروں پر خاک مذلت (۲) اور ھماري امیدیں یکسر وقف پامالي ' ھم موت اور حیات کے کنارے پر ھیں - نہ زندگي کي امید ھے ' اور نہ مرنے کي راہ باز !

(ما کلید بہشت بشکستیم در دوزخ بروے ما بستند)

لیکن امید پرست انسان ' جسکي حسیات منفعلہ مایوسي سے ھمیشہ گریز کرتی ھیں ' اطبا کے جواب دیدینے کے بعد بھي موت کا خیر مقدم نہیں کرتا - ایڑیاں رگڑتا ھے اور دعائیں مانگتا ھے - ھم کو امید نے جواب دیا ھے مگر ھم امید کو جواب نہیں دیسکتے - کامیابي ھم سے بظاھر روٹھہ گئي ھے ' مگر ھم کوشش سے کیونکر گردن موڑلیں ؟ پس کوشش میں مصروف ھیں اور نہیں جانتے کہ نتیجہ کیا نکلے گا ؟

آج چار مہینے سے دنیـا دیکھہ رھي ھے کہ دولت عثمـانیہ تھریس کے میدان میں بلغاریا سے لڑرھي ھے ' مگر اسکو اصلي جنـگ کا حال معلوم نہیں - نسل عثماني کي موجودہ جنـگ اسکي خاک سے باھر نہیں ھے ' بلکہ اندر ھے - اسکي اصلي جنـگ وہ ھے ' جو خود قسطنطنیہ کے اندر موجودہ حکـومت اور اتحـاد و ترقي میں ھورھي ھے - اگر وھاں دولت عثمـاني یورپ کے مقابلے میں مظلـوم اور بے دست و پا ھے ' تو یہـاں بھي نسـل عثمـاني کي امیـدیں برسر اقتدار حکـومت کے اجانب پرستانہ جور و تعدي سے ' انتہاے مظلومي و بیکسي کو پہنچ چکی ھیں - دنیا کو اس وقت یقین نہیں آتا تو ھمکو کوئي پروا نہیں ' لیکن وہ وقت دور نہیں جب اسکو یقین کرنا پڑیگا کہ عثمانیوں (۱) کي بیروني مظلومي و شکست ' سرتا سر انکي اندروني مظلومي کا عکس ھے - انکي اصلي بدبختي یہ ھے کہ وہ اپنے گھر کے اندر مظلوم و بیکس ھوگئے ھیں ' اسلیے باھر بھي مظلوم و کس مپرس ھیں !

: :

کاش ھمکو مٹانے کیلیے موجودہ وزارت نے جس قدر اپني طاقت صرف کي ' اسکا کچھہ حصہ بھي اُن دشمنوں کے مقابلے میں خرچ کرتي ' جو اسکے گھر کے اندر گھسے ھوے ھیں ! اس نے ھمکو کچلدینے کیلیے غیروں سے مدد لي ' اور ھماري دشمني میں دشمنوں کو دوست بنالیا - اسنے ھماري ھستي کي اُن شاخوں ھي کو نہیں کاٹا جو زمین کے اوپر تھیں ' بلکہ کوشش کي کہ زمین کے اندر جڑ کے پھیلے ھوے ریشوں کو بھي اکھاڑ کر پھینکدے - صرف سترہ آدمي قید و غارت سے بچ سکے جو وقت سے پہلے قسطنطنیہ سے نکل گئے تھے ' باقي تمام لوگوں کو ' حتی کہ اُن طالب علموں کو بھي ' جنکي ھم میں سے کسي شخص سے صاحب سلامت تھي ' گرفتار کر کے قید خانوں کے حوالے کردیا -

: :

با ایں ھمہ شاید قدرت حق ھم کو ایک مہلت اور دینا چاھتي ھے ! یہ سچ ھے کہ ھم سمندر کي موجوں میں ھیں ' لیکن ھمارے ھاتھہ پانوں ابھي شل نہیں ھوے - آپ کیا سمجھتے ھیں کہ گورنمنٹ نے محض رحم و عدل سے ھمارے ممبروں کو رھا کردیا ؟ جس وزارت کیلیے وطن اور ملت کا نام کوئي اثر نہیں رکھتا ' اسکے لیے اخلاقي احکام میں کیا قوت ھوسکتي ھے ؟ اصل یہ ھے کہ تغیر وزارت کے ساتھہ ھي فوج کو طرح طرح کي غلط فہمیوں میں پھنسانے کي کوشش کي گئي تھی ' لیکن گرفتاریوں کي خبر نے انکي آنکھیں کھولدیں ' اور حکومت پر واضح ھوگیا کہ ابھي ملک اسقدر اسکے قابو میں نہیں آیا ھے کہ اسکو بالکل مطلق العنان چھوڑدے - جب وزارت نے فوج کے دباؤ اور اندروني بغاوت کو اپنے سامنے دیکھا تو مجبور ھوکر رھائی کا حکم دینا پڑا -

وجودک ذنب لا یقاس بہ ذنب "

• (۱ اصل چٹھي فارسي میں ھے -

(۲) فارسي کا محاورہ ھے " خاک برسرم " ھم نے اردو میں گوارا کرنے کیلیے مجبوراً " مذلت " کا لفظ بڑھا دیا -

(۱) افسوس کہ ابتک نادان ترکوں کي زبان پر " اسلام " کي جگہ " عثمانیت " کا نام چڑھا ھوا ھے - انقلاب عثماني کے بعد سب سے بڑي غلطي جو نوجوان ترکوں نے کي (اور جسمیں اتحادي و ائتلافي ' سب شریک ھیں) جنس و وطن کا سوال تھا - انھوں نے سمجھا کہ یورپ کا تعصب محض ترکوں کي مذھبي صورت کي وجہ سے ھے ' اور یورپین ترکي کي مسیحي آبادي صرف اسي وجہ سے ترکي کو اپني حکومت نہیں سمجھتي - پس انھوں نے اپني عالمگیر " اسلامي قومیت " کو " جنس عثماني " کے لفظ سے تبدیل کردیا ' اور اس طرح مٹھي بھر غدار عیسائیوں کي خاطر جنکي عثمانیت کا تجربہ اس جنـگ میں ھوگیا ھے ' چالیس کروڑ مسلمانوں کے رشتے کي پروا نہیں کي ' حالانکہ مسلمانوں کي ' خواہ وہ افریقي ھوں یا ترکي ' اسلام کے سوا کوئي جنس اور قومیت نہیں ھو سکتي :

ان ھذہ امتــکم امۃ واحدۃ ' وانا ربکم فاتقون -

تم اپنے تئیں عثماني کہو یا محض وطن پرست ' وہ کبھي رحم نہیں کرے گا - اسکو ان اضافي اوصاف سے تعصب نہیں ھے ' بلکہ تمھاري اصل ذات اور وجود سے ' تم جب تک مشرقي اور مسلمان ھو ' وہ بھي یورپین اور مسیحي ھے - اور اب ان دو لفظوں کے اندر وہ سب کچھہ ھے ' جس کا درندوں کے بھت اور وحشیوں کے غولوں کے اندر تصور کیا جا سکتا ھے :

شيـاطين الجن و الانس يوحي بعضهـــم الـــي بعـض زخرف القول غرورا (٦ : ۱۱۲)

غرضکه صرف ایک گھنٹے کے اندر تیرہ سو برس کي عزت اسلامی' اور آٹھہ سو برس کي متاع عثماني کو دائمي ذلت و روسیاهي کے درهم بخس پر یورپ کے هاتهه فروخت کردینے کا فیصله کردیا :

اولائـــک لعنهـــم	یهي وہ لوگ هیں که الله کي ان پر پھٹکار
اللـــه ویـلعنهـــم	پڑي اور (چالیس کرور مسلمان) لعنت
الا عـــنـــــــون	کرنے والوں نے بھي انکي (اس عزت فروشي)
(۲ : ۱٥٥)	پر لعنت کي -

خدا تعالی نے مسلمـانوں نے کي علامت یه بتـلائي هے که : اذلة علی المومنین ' اعزہ علی الکافرین ( ) لیکن ان غارتگران عزت اسلامي کي حالت اس وقت بالکل برعکس تھي : اعزة علی المومنین' مسلمانوں کے مقابلے میں نہایت مغرور و سخت ' لیکن کافروں کے سامنے عاجز و ذلیل اذلة علی الکافرین !

آج (محمود شوکت پاشا) کہتا هے که " هم جنگ کے خواهشمند نہیں ' لیکن اگر عالم اسلامي کي نفریں اور جنگ ' دونوں همارے سامنے آئے ' توهم مجبور هیں که آخري چیز کو اختیار کریں " اور اس طرح صاف لفظوں میں هماري اُن التجاؤں اور فریادوں کي عزت کا اعتراف کرتا هے ' جو هم تمام اکناف عالم سے قسطنطنیه بھیج رهے هیں ' یعني مسلمانوں کے سامنے اسکا سر اعتراف جھکا هوا هے - لیکن کامل پاشا نے آغاز جنگ سے لیکر آخر تک مسلمانان عالم کے صدها تاروں اور التجاؤں کا کہیں اشارہ تک نہیں کیا اور اپني اس ذمه داري کو کبھي دنیا پر ظاهر نہیں کیا ' جو مسلمانوں کي طرف سے آج مرکز خلافت کے ذمے عائد هوتي هے - اسکا سر همارے آگے بہت مغرور تھا ' لیکن یورپ کے سامنے سر بسجود : فاي الفریق احق بالامن ان کنتم تعلمون ؟

یـــوم یسمعـــون الصیحـــة بـــالحق :

ذلـــک یـــوم الخـــروج

(٥٠ : ٤١)

اس فیصلے کي خبر همارے دلوں کیلیے ایک برق هلاکت تھی ' پھر اندازہ کرنا چاهیے که اتحاد و ترقي کے ملک پرستان غیور پر کیا گذري هوگي ؟ تاهم جس سمندر کي ته میں گندھک کے طوفان آتشیں اٹھہ رهے تھے ' اسکي سطح بالائي اب بھي خاموش تھي -

۲۳ - کو وزرا کا اجتماع هوا که اس فیصلے کي تعمیل کیلیے باقاعدہ یادداشت مرتب کي جاے -

اب یه فرصت کي آخري گھڑیاں تھیں ' جو ایک گھنٹے کے اندر تیزي کے ساتھه گذر جاتیں - جس عزت ملک و ملت کے زندہ لاش کي " مجلس " نے تجہیز و تکفین کي تھي ' اب اسکا جنازہ قبر کے کنارے رکھدیا گیا تھا تاکه مدفون کر دیا جاے -

مجلس فیصله کرچکي تھي ' صرف سفراے دول کے پاس باقاعدہ جواب بھیجنا باقي تھا - چند گھنٹے اور مطلوب تھے که ملک فروشي کے ابلیسانه عمل کي پوري تکمیل هو جاے - جب وزارت باقاعدہ جواب بھیج دیتي ' تو پھر همیشه کیلیے معامله هاتھه سے نکل جاتا اور کوئي علاج ممکن نه هوتا -

لیکن پھر وہ نیرنـگ ساز قدرت کہاں تھا ' جسکا هـاتھه عین اُس وقت کشتي کے بچـانے کیلیے نمودار هوتا هے ' جبکه ایک لمحه کے بعـد اسکے تختے سطح آب پر تیرنے والے هوتے هیں ؟

یه شیطان کي فوج تھي ' جو اپني فتح مندي کو آخر تک پہنچادینے کیلیے سرگرم کار تھي ' لیکن پھر خدا کي فوج کہاں تھی ؟

جـــاء الحـــق

هاں اب وقت آگیا تھا که موسم بدلے ' اور قرار پاگیا تھا که وہ حیّ و قیوم اپني قدرت کی ایک نئي نشاني دنیا کو دکھلاوے - پس وہ سب کچھه شروع هوگیـا ' جو همیشـه ایسے وقتوں میں هـوا هے - خاموش سمنـدر کي سطح یکایـک متحرک هوئي' اور آسمان پر برق و باران کے آثار ظاهر هوگئے - جوش ملي اور غیرت اسلامي کا یه ایک صور تھا ' جسکي آواز نے ایک طرف هزاروں انسانوں کو چند لمحوں کے اندر جمع کردیا ' اور دوسري طرف اسکي گرج سے خائنین ملت کے دل کانپ گئے : ان کانت الا صیحة واحدة فاذا هم خامدون (۳٦ : ۲۸)

فوجي افسروں کي برهنه تلواریں ' پبلک کا جوش و خروش ' طلبا کے نعرہ هاے ملي ' جاں فروش سپاهیوں کي صفیں ' حق طلبي کا عزم راسخ ' انقلاب کا فتح مند ولوله ' اور ان سب پر نصرت الهي کي غیبي تلوار کي چمک ' یه مناظر عظیمه تھے ' جو باب عالی کي طرف کسي مقـدس رسم کے سکون و وقار کے ساتھـه بڑھرهے تھے - وہ پیکر حمیت اسلامي ' مجسمۂ نصـرت الهي ' بانذ ساز لواے ملت ' جاں نثار راہ حق صداقت ' محي الملة و الدین ' محبوب الاسلام و المسلمین ' حجـة الله المبین ' آیة الله في الارضین ' الذي صدق اخبار المـاضیین ' و حقق مانسـخ من ماثر الاولین ' و الذي هو في جبهة هذ الدهـر غرہ ' و في قلادته درہ ' لا تد اینهـا في الدنیـا درہ - و الذي تجـل صفـاته الجلیلة ان یحصرها حاصر ' و یستوعبها ناظم و ناثر - سیف الله القوي العظیـم ' و المجاهد في سبیل الله و دینه القویم ' یعني قهرمان مدافعۂ ملي ' بطل الشهیر : غازي انور بے سب کے آگے تھـا ' اور مشهور ملت پرست غیور و مجاهد حریت دستور : بـک باشي نیازي بے ' اور سرگرم رکن اتحـاد و ترقي : طلعت بے اسکے یمین و یسار تھے : ثلة من الاولین و قلیـل من الاخرین (٥٦ : ۱۳)

(انور بے) کے هاتھه میں ایک کاغذ تھـا ' جس پر ٥ - هزار افسران جنـگ ' اور عام پبلک کے دستخط تھے اور اسمیں تبدیل وزارت یا انـکار صلح پر زور دیا گیا تھا - فوجي اقتدار کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا هے که فوج کا جو حصه وزارت کے هاتھه میں تھـا ' اُسے کسي غیر معلـوم طریقه سے مصنوعي جنـگ کیلیے باهر بھیجدیا گیا تھا ' اور آور جس قدر فوج شهر میں موجود تھي ' وہ سب کي سب قومي جماعت کے ساتھه مسلح هوکر جا رهي تھي -

وزارت بے خبر اپنے کام میں مشغول تھي که یه جماعت اسکي کھڑکیوں کے نیچے پہنچ گئي -

اگرچه ریوٹر کي تار برقیوں سے معلوم هوتا هے که صرف ناظم پاشا کے ایڈي کانگ نے اس هجوم کو روکنے کي سعي کي ' اور ناظم پاشا نے " گستاخ کتے " سے زیادہ کہنے کي مہلت نہیں پائي ' مگر ڈاکٹر مصباح الدین کے تار سے معلوم هوتا هے که " گولیوں کی ایک هلکي بارش " ضرور هوئي تھي - بہر حال مجمع باب عالي کے سامنے پہنچکر رزمیه تقریروں ' هنگامه خیز صداوں ' اور جنگ و انقلاب کے پیهم نعروں میں مصروف هوگیا (جسمیں چند هندوستاني مسلمانوں کي صدائیں بھي ملی هوئی تھیـں) اور (انور بے) ایک فاتح حکمراں کي طرح ' بے دھڑک وزارت خانے کے هال میں داخل هوا اور کامل پاشا کو حکم دیا که یا جنگ کے قائم رکھنے کي قسم کھاے یا اپني کرسي خالي کردے - بالاخر کچھه دیر کے بعد وہ وزارت کے مستعفي هوجانے کي بشارت لیکر فتـح مندانه مجمع کے سامنے نمودار هوا ' اور پھر سلطان المعظم کي خدمت میں حاضر هوکر (محمود شوکت پاشا) کي وزارت کے قیام کا حکم لے لیا :

مقالات

تراجم احوال

دیباچه

سیرۃ نبوی

—: * :—

(۲)

صحت ماخذ

انحضرت (صلعم) کے حالات ' نبوت کے تقریباً سو برس کے بعد لمبند هوے ' اسلیے مصنفین کا ماخذ کوئي کتاب نه تهي بلکه بانی روایتیں تهیں -

اس قسم کا موقع جب کبهي دوسري قوموں کو پیش آتا ھے یعني سي زمانه کے حالات ' مدت کے بعد قلمبند کیے جاتے هیں تو یه لریقه اختیار کیا جاتا ھے که هر قسم کي عامیانه افواهیں قلمبند کرلی جاتي هیں ' جن کے راویوں کا نام و نشان تک معلوم نهیں هوتا اِن فواهوں میں سے وہ واقعات چهانت لئے جاتے هیں جو قراین اور یاسات کے مطابق هوتے هیں اور پهر تهوڑي دیر کے بعد یهي خرافات یک دلچسپ تاریخي کتاب بن جاتے هیں - یورپ کي سیکڑوں اریخي تصنیفات اسي اصول پر لکهي گئیں -

لیکن مسلمانوں کے فن تاریخ کا معیار اس سے بهت زیاده بلند تها ' اس کا پهلا اصول یه تها که جو واقعه بیان کیا جاے ' اُس شخص کي بان سے بیان کیا جاے ' جو خود شریک واقعه تها اور اگر خود نه تها و شریک واقعه تک تمام راویوں کا نام به ترتیب بتا دیا جاے - اس کے ساتهه یه بهي معلوم هونا چاهیے که جو اشخاص ' سلسلۂ روایت میں آے ' کون تهے ؟ کیسے تهے ؟ کیا مشاغل تهے ؟ چال چلن کیسا تها ؟ حافظه کیسا تها ؟ سمجهه کیسي تهي ؟ ثقه تهے یا غیر ثقه ' سطحي الذهن تهے یا دقیقه بین ؟ عالم تهے یا جاهل ؟ اِن جزئي باتوں کا پته لگانا سخت مشکل بلکه ناممکن تها ' لیکن سیکڑوں هزاروں محدثین نے اپني عمریں اسي میں صرف کردیں - ایک ایک شهر میں گئے ' راویوں سے ملے ' ان کے متعلق هر قسم کي معلومات بهم پهونچائیں ' جو لوگ آ... کے زمانه میں موجود نه تهے اُن کے دیکهنے والوں سے حالات در... - اِن تحقیقات کے ذریعه سے اسماء الرجال (بیوگرافي) کا وہ عظیم الشان فن طیار هوگیا جس کي بدولت آج کم ازکم لاکهه شخصوں کے حالات و واقعات معلوم هو سکتے هیں ' اور اگر ڈاکٹر اسپرنگر (۱) کے حسن ظن کا اعتبار کیا جاے تو یه تعداد پانچ لاکهه تک پهنچ جاتي ھے -

محدیثن نے حالات کے بهم پهنچانے میں کسي شخص کے رتبه اور حیثیت کي کچهه پروا نه کي - بادشاهوں سے لیکر بڑے بڑے مقتداؤں تک کي اخلاقي سراغ رسانیاں کیں ' اور ایک ایک کي پرده دري کي - نکته چیني ' عیب جوئي ' تجسس ' مذموم اوصاف کي راز جوئي که آج کل کے خیال کے مطابق تهذیب کے بالکل خلاف ھے ' لیکن محدثین نے حدیث کي محبت میں سب کچهه گوارا کیا ' اور سچ یه ھے که اگر اِس احتیاط کي بدولت ' احادیث نبوي میں غلط اور صحیح کا امتیاز قائم رہ گیا ' تو هزاروں محاسن کو ان عیوب پر قربان کردینا چاهئے - اس سلسله میں سیکڑوں تصنیفات تیار هوئیں جن کي اجمالي کیفیت یه ھے :

سب سے پہلے اس فن یعني راویوں کي جرح و تعدیل میں یحیٰی بن سعید القطان نے ایک کتاب لکهي ' وہ اِس رتبه کے شخص تهے که امام احمد حنبل نے ان کي نسبت لکها ھے : " میري انکهوں نے ان کا نظیر نهیں دیکها " اُن کے بعد اس فن کو زیاده رواج هوا اور کثرت سے کتابیں لکهي گئیں ' جن میں سے چند ممتاز تصنیفات حسب ذیل هیں :—

نام مصنف	کیفیت
رجال عقیلي	خاص ضعیف الروایة لوگوں کے حالات میں ھے -
رجال احمد بن عبد العجلي المتوفي سنه ۳۲۷ هج	اس کتاب کا نام کتاب الجرح والتعدیل ھے -
رجال امام عبد الرحمن بن حاتم الرازي المتوفي ۳۲۷ هج	بهت ضخیم کتاب ھے -
رجال امام دار قطني	مشهور محدث هیں ' یه کتاب خاص ضعیف الراویة اشخاص کے حال میں ھے -
کامل ابن عدي	اس فن کي سب سے مشهور کتاب ھے ' اور تمام محدثین نے اُسي کو اپنا ماخذ قرار دیا ھے -

یه کتابیں قریباً آج ناپید هیں ' لیکن بعد کي تصنیفات جو انهي کتابوں سے ماخوذ هیں ' آج بهي موجود هیں -

اس سلسله میں سب سے زیاده جامع اور مستند کتاب تهذیب الکمال ھے جو علامه مزي (یوسف بن الزکي) کي تصنیف ھے ' جنهوں نے سنه ۷۴۲ میں وفات پائي - علاء الدین مغلطائي المتوفي سنه ۷۶۲ نے تیره جلدوں میں اس کا تکمله لکها ' علامه ذهبي المتوفي سنه ۷۴۸ نے اس کا اختصار کیا ' اور بهت سے محدثین نے اس کے خلاصے اور ذیل لکهے - بالاخر حافظ ابن حجر نے ان تمام تصنیفات سے ایک نهایت ضخیم کتاب تهذیب التهذیب لکهي جو ۱۳ جلدوں میں ھے اور آج کل حیدرآباد میں شائع هوئي ھے - مصنف نے کتاب کے خاتمه میں لکها ھے که اِس کي تصنیف میں آتهه برس صرف هوے -

اس سلسله کي ایک اور سب سے زیاده متداول اور معتمد کتاب میزان الاعتدال ھے ' جو علامه ذهبي کي تصنیف ھے - حافظ ابن حجر نے اس کتاب پر اضافه کیا جس کا نام لسان المیزان ھے -

اسماء الرجال کي کتابوں میں سے تهذیب الکمال ' تهذیب التهذیب ' لسان المیزان ' تقریب ' تاریخ کبیر بخاري ' تاریخ صغیر بخاري ' ثقات ابن حبان ' تذکرۃ الحفاظ علامه ذهبي ' مشتبه النسبة ذهبي ' انساب سمعاني ' تهذیب الاسماء ' هماري نظر سے گذري هیں -

فن روایت اور درایت کي اصلي بنیاد

روایت کي تحقیق و تنقید ' اسلام کے عنصر میں داخل ھے اور خود قرآن مجید نے اسکے اصول متعین کردیے هیں -

یا ایها الذین آمنوا ان جائکم فاسق بنبـاء فتبینوا	مسلمانو ! اگر تمهارے پاس کوئي فاسق خبر لاے تو تم اچهی طرح جانچ لو '

(۱) ڈاکٹر اسپرنگر ' جرمن کے مشهور عربي دان فاضل هیں ' مدت تک ایشیاٹک سوسائٹي کلکته میں کام کیا ' اصابه کا نسخه انهي کي تصحیح سے کلکته میں چهپا ' اسي کتاب کے دیباچه میں صاحب موصوف نے لکها ھے " نه کوئي قوم دنیا میں گذري نه آج موجود ھے جس نے مسلمانوں کي طرح اسماء الرجال کا سا عظیم الشان فن ایجاد کیا هو ' جس کي بدولت آج پانچ لاکهه شخصوں کا حال معلوم هوسکتا ھے (منه) -

همارا اصلي جرم يه تها كه هم نے مصائب اتّهاكر ملک كو اسكي قسمت پر نهيں چهوڑ ديا ' اور آخري وقت بهي كوشش كي كه اُسے ذلت سے نجات دلائيں -

سعي كي ابتـــدا

— * —

هم نے وزارت سے پانچ مرتبه درخواست كي كه جنگ كو جاري ركهے ' اور هم كو خدمت كا موقع دے ' مگر اُس نے حقارت كے ساتهه هم كو ٹهكرا ديا - هم نے مجبور هوكر سلطان المعظم تک رسائي پيدا كي ' مگر وزارت كے استبداد نے انكے حكم كي بهي تحقير كي - پهر هم نے ولي عهد دولت كے ذريعه سلطان المعظم كو اصلي حالت سے واقف كرنا چاها ' ليكن اسكو خلع سلطان كي كوشش سے تعبير كيا گيا ' اور هم پر تهمت لگائي گئي كه هم تخت خلافت كو اولٹ دينا چاهتے هيں

: :

جب هم اُن تمام كوششوں ميں جو هم نے علانيه كي تهيں ' ناكام ركهے گئے ' تو اب اسكے سوا كيا چاره تها كه خواه كتناهي خطرناک اور مخدوش هو ' مگر اپني آخري تدبير سے كام ليں -

جو چيز اس مايوسي ميں هميں اميد دلاتي هے ' وه يهي هے كه هماري يه آخري تدبير ضائع نهيں گئي اور الحمد لله كه هم حكومت كے استبداد سے قوم كي مرعوبيت كو دور كر دينے ميں كامياب هوگئے - اب هم آزاد هيں ' اور اتحادي هونا كوئي جرم نهيں - گورنمنٹ قوم كي خواهشوں كا لحاظ كرنے پر مجبور هوگئي هے ' اور اس نے وعده كرليا هے كه جن شرائط پر دول اجانب زور دينا چاهتي هيں ' انكي منظوري سے انكار كردے گي - يه اسي كوشش كا نتيجه تها كه باب عالي كو متواتر دو تار اپنے وكلا كے نام لندن بهيجنے پڑے كه وه ارخبيل اور ادرنه كے متعلق سختي سے انكار كردے - تمام ملک ميں صلح كے نام سے برهمي پهيل گئي هے ' اور فوج كا هر بيمار اور زخمي سپاهي بهي جنگ كا طلبگار هے - اب هم كو قوي اميد پيدا هوگئي هے كه شايد آخري ذلت كا سامنا نه هو گا -

خفيــه مجلــس اور حــلف

— * —

خواه كچهه هو ' مگر اب ملک اپني انكهوں كے سامنے اپني ذلت كي تكميل نهيں ديكهے گا - هم نے ايک سال كے بعد پهر آخري جانبازي كے حلف كي تجديد كي هے اور هر شخص نے عهد واثق كر ليا هے كه آخر دم تک سعي سے باز نه آے گا - جس دن هماري جماعت قيد خانے سے نكلي ' اسكے دوسرے هي دن هم كو ايک جگه جمع هونے كا موقع ملگيا ' اور هم نے اپنا اينده پروگرام قرار دے ليا - اسكا منشا يه تها كه وطن كي موجوده مشكلات اور نزاكت حال كي وجه سے سر دست وزارت كي تبديلي كي سعي مضر هوگي ' پس گورنمنٹ كو بحالت موجوده قائم ركهكے قومي طاقت كا دباؤ ڈالا جاے اور اسكو مجبور كيا جاے كه ملک كي خواهشوں كے خلاف قدم نه اٹهاے ' البته اگر اسميں ناكامي هوئي تو پهر هم كو انتهائي علاج كيليے اپني قوت سے كام لينا پڑيگا - همارے آٹهه ممبر صرف اس كام كيليے شتلجه لائين كے قلعوں ميں تقسيم هوگئے هيں كه فوج كے جوش و خروش اور ملكي جاں نثاري كے ولولے كو قائم ركهيں اور انكو موجود حالت سے واقف كرتے رهيں -

انور بے كي طلبي

سب سے بڑي تبديلي انور بے كي موجودگي سے پيدا هوگئي هے ' جنكے بلانے پر هم مجبور هوگئے تهے - وه وطن كي عزت كيليے وطن سے دور تهے ' مگر اب وطن كي عزت هي كو ضرورت تهي كه وه اس سے دور نه رهيں - انكو آخري حالات سے مطلع كرنا ' اور پهر انكا جلد پهنچ جانا ' اسقدر مشكل كام تها كه اسكي كسي كو توقع نه تهي ' ليكن خـدا نے انكو بالاخر پهنچاديا - وه جس دن آستانه ميں پهنچے هيں ' اسي دن (نظامي پاشا) كا تار پهنچا تها كه يونان كے مطالبات كا دول ساتهه نهيں ديتے ' ليكن جزائر كو ازاد كر دينا چاهتے هيں - وزارت آماده تهي كه مزيد التجا و عاجزي كي تاكيد كرے ' آخر ميں ايک تركي قاضي اور ايک ترک ريذيڈنٹ كي تقرري كي درخواست كے بعد منظور كرلے ' ليكن انور بے كے باب عالي پهنچنے كا يه نتيجه نكلا كه مجبوراً تسليم كرنے سے انكار كرديا گيا -

انور بے كي حيرت انگيز جانبازي

— * —

وه اُسي دن آستانه سے روانه هوگئے اور لوگوں كو معلوم نهيں هوسكا كه وه كهاں هيں ؟ ليكن در اصل وه ايک عجيب جاں بازانه كوشش كر رهے تهے - وه بغير اسكے كه دشمنوں كو علم هو (ايڈريا نوپل) ميں داخل هوگئے - اور وهاں دو دن تک مقيم رهے - انهوں نے وهاں كي محصور فوجي اور غير فوجي آبادي كا معائنه كيا ' تاكه انكي قوت مقاومت كا اندازه كرسكيں - پهر جامع سليم ميں محصورين كو جمع كركے انكے سامنے صبح و شام متعدد تقريريں كيں ' اور (قران مقدس) پر حلف اٹهوايا كه خواه حالت كيسي هي نازک هوجاے ' خواه رسد كي قلت سے بهوكے مرنے لگيں ' خواه انكے پاس ايک گولي بهي باقي نه رهے ' ليكن وه دشمن كے آگے اطاعت كا سر كبهي نه جهكائيں گے -

جاويد بک اور حسين جاهد بک

— * —

انور بے كے ورود سے پہلے (جاويد بے) عارضي طور پر انجمن كے مشير تهے (انجمن اتحاد و ترقي نے اپنے يهاں صدارت كا عهده نهيں ركها هے بلكه ايک شخص كو نظم و خدمت مجلس كيلئے چن ليتي هے اور اسكو مشير كے لفظ سے تعبير كرتي هے - الهلال) ليكن اب انور بے هيں ' (حسين جاهد بے) ايڈيٹر طنين ' جو رهائي كے بعد استانے سے چلے گئے تهے ' اب پهر واپس آگئے هيں اور اپني خدمات ميں مصروف هيں -

انور بے كا شتلجه ميں وعظ

— * —

تين دن سے انور بے (شتلجه) گئے هوے هيں ' اور انكي ولوله انگيز تقريروں نے وهاں كے فوجي حلقوں كو جوش و فدائيت كا ايک آتشكده بنا ديا هے - تمام فوجي افسروں سے وه حلف لے رهے هيں كه ذلت انگيز خاتمۂ جنگ كي كسي حالت ميں تعميل نه كرينگے -

اينـده كي نسبت

اميـد و بيـم

هم اينده كي نسبت كوئي ايسي توقع نهيں پيدا كرنا چاهتے ' جسكے پورا كرنے كي هميں مهلت نه ملے - تاهم مطمئن رهيے كه ملک غافل نهيں هے ' اور حالت بدل چكي هے - ايک ماه پہلے سكون تها ' مگر اب هر طرف اضطراب هے - پہلے خاموشي پيدا كرائي گئي تهي ' مگر اب جنگ كي صداوں سے ڈر اور رعب پيدا هو گيا هے - هم اميد دلاتے هيں كه اگر موجوده اميد افزا حالات ميں انقلاب هوا تو خواه كچهه هو ' هم بهي ايک مرتبه آور كروٹ ليں گے ' اور كم از كم ملک كو اسقدر ارزاں فروخت نه هونے دينگے - جسقدر دشمن چاهتے هيں - همارے ليے متصل دعا كرتے رهيے كه هميں خدا كي مدد چهوڑ نه دے -

شؤون عثمانیه

ملا علي قاري نے موضوعات کے خاتمه میں (۱) حدیثوں کے نا معتبر هونے کے چند اصول تفصیل سے لکھے هیں اور اُن کي مثالیں نقل کي هیں ' هم اسکا خلاصه اس موقع پر نقل کرتے هیں :

(۱) جس حدیث میں فضول باتیں هوں جو رسول الله کي زبان سے نہیں نکل سکتیں ' مثلاً یه که جب کوئي شخص لا اله الا الله کہتا هے تو خدا اس کلمه سے ایک پرند پیدا کرتا هے اسکي ستر زبانیں هوتي هیں - هر زبان میں ستر هزار لغت هوتے هیں الخ -

(۲) وه حدیث جو محسوسات کے خلاف هو ' مثلاً یه حدیث " بیگن کھانا هر مرض کي دوا هے "

(۳) جو حدیث صریح حدیثوں کے مخالف هو -

(۴) جو حدیث واقع کے خلاف هو مثلاً یه که " دھوپ میں رکھے هوے پاني سے غسل نہیں کرنا چاهیے کیوں که اس سے برص پیدا هوتا هے - "

(۵) وه حدیث جو انبیا علیهم السلام کے کلام سے مشابهت نه رکھتي هو -

(۶) وه حدیثیں جن میں آینده واقعات کي پیشینگوئي بقید تاریخ مذکور هوتي هے ' مثلاً یه که فلاں سنه اور فلاں تاریخ میں یه واقعه پیش آئیگا -

(۷) وه حدیث جس کے غلط هونے کے دلائل موجود هیں ' مثلاً عوج بن عوق کا قد تین هزار گز کا تها -

(۸) وه حدیث جو صریح قرآن کے خلاف هے ' مثلاً دنیا کي عمر سات هزار برس کي هے ' کیوں که اگر یه روایت صحیح هو تو هر شخص بتا دیگا که قیامت کے آنے میں اسقدر دیر هے ' حالانکه قرآن سے ثابت هے که قیامت کا وقت کسي کو معلوم نہیں -

(۹) جس حدیث کے الفاظ رکیک هوں -

ان اصول سے محدثین نے اکثر جگهه کام لیا اور اُن کي بنا پر بہت سي روایتیں رد کردیں ' مثلاً ایک واقعه یه بیان کیا جاتا هے که آنحضرت نے خیبر کے یہودیوں کو اداء جزیه سے معاف کردیا تها ' اور معافي کي دستاویز لکھوا دي تهي - ملا علي قاري اس روایت کے متعلق لکھتے هیں ' که یه روایت مختلف وجوه سے باطل هے :

(۱) اس معاهده پر سعد بن معاذ کي گواهي بیان کي جاتي هے حالانکه وه غزوهٔ خندق میں وفات پا چکے تھے -

(۲) دستاویز میں کاتب کا نام معاویه هے ' حالانکه وه غزوهٔ خیبر کے زمانه تک اسلام نہیں لاے تھے -

(۳) اسوقت تک جزیه کا حکم هي نہیں آیا تها ' جزیه کا حکم قرآن مجید میں جنگ تبوک کے بعد نازل هوا هے -

(۴) دستاویز میں تحریر هے که یہودیوں سے بیگار نہیں لي جائیگي حالانکه آنحضرت کے زمانه میں بیگار کا رواج هي نه تها -

(۵) خیبر والوں نے اسلام کي سخت مخالفت کي تهي ' اُن سے جزیه کیوں معاف کیا جاتا ؟

(۶) عرب کے دور دراز حصوں میں جب جزیه معاف نہیں هوا حالانکه اِن لوگوں نے چنداں مخالفت اور دشمني نہیں کي تهي تو خیبر والے کیونکر معاف هوسکتے تھے ؟

(۷) اگر جزیه معاف کردیا گیا هوتا تو یه اس بات کي دلیل تهي که وه اسلام کے هوا خواه اور دوست هیں ' حالانکه چند روز کے بعد وه خارج البلد کردیے گئے - (لها بقیة)

(۱) نسخهٔ مطبوعه مجتبائي دهلي صفحه ۲۰

قسطنطنیه کي چٹھي

ایک عزیز دوست کي وساطت سے آپکا اخبار (الهلال) ملگیا جس کي ظاهري و باطني خوبیوں نے دل کو مسخر کر لیا - میں آپسے اُس زمانه سے واقف هوں جبکه ' آپ کے مضامین مختلف اُردو رسالوں میں شائع هوا کرتے تھے - اس کو زمانه هوا - لیکن اِس کي خبر نه تهي که آپ نے اسقدر زبردست اسلامي و ملکي خدمت اپنے ذمے لیلي هے - قیام انگلستان کے طولاني هونیکے باعث میں هندوستان کي خبروں سے و نیز بہت سے ضروري امور سے نا واقف رها - لیکن آپ کے اخبار سے نا واقفیت کا افسوس هے اور خواهش هے که گذشته تمام نمبروں کا مطالعه کروں اور آئنده با قاعده مطالعه کیا کروں -

میں سچے دل سے اعتراف کرتا هوں که آپ ایک روشن ضمیر محب ملت اور اُلو العزم مصلح قوم هیں - آپ کے زور قلم سے اور اعلی مضامین سے دل کو ایک عجیب روحاني غذا میسر هوئي - هم لوگ پرائیویٹ (بلا اعانت غیرے) ایک هلال احمر مرتب کر کے اور انگلستان کي تعلیم سے چند دنوں کے لیے اپنے تعلقات منقطع کر کے قسطنطنیه میں مقیم هیں ' اور تقریباً ایک ماه سے مجروح ترک سپاهیوں کي خدمت کا شرف حاصل کر رهے هیں - خدا کے فضل و کرم سے میرے رفقا شیر دل مسلمان هیں اور جس حسن عقیدت و جوش کے ساتهه وه یہاں پر تشریف لاے هیں ' هر طرح قابل ستایش هے -

پوري پارٹي کے نام معه پته حسب ذیل هیں :—

(۱) نواب سید محمد حسین صاحب بي - اے (اکسن) حیدر آباد دکن -

(۲) سید آل عمران صاحب - اکسفورڈ - رئیس نگینه ضلع بجنور

(۳) سید عبد الحق صاحب اکسفورڈ - حیدر آباد

(۴) ڈاکٹر عبد الخالق سلیم صاحب لندن - مصر

(۵) سید حسن عابد جعفري اکسفورڈ - اگره

همارے مختصر پارٹي کا خیر مقدم ترکي اخبارات نے سچي اخوت اسلامي کي شان کے مطابق کیا جس کے هم نہایت درجه ممنون هیں اور بصد افتخار اعتراف کرتے هیں -

(حیدر پاشا خسته خانه) یعني ملیٹري هسپتال میں کام همارے سپرد کیا گیا هے اور ایسے اعلی و با اقتدار مقام پر هماري خدمات کا انجام دینا تشکر طلب هے -

مجهے اس امر سے دوني مسرت هو رهي هے که نه صرف مسلمانان هند جوش دکھا رهے هیں ' بلکه دیگر اهل وطن اقوام بهي داد شرافت دیکر حق همسایگي ادا کر رهي هیں -

مجهے خیال نہیں پڑتا که اس واقعه جنگ سے پہلے کبهي کسي دوسرے موقع پر اسلام و دیگر هندوستاني مذاهب میں اس درجه میل هوا تها - خدا کرے یه میل قایم رهے اور اس میں دن دوني رات چوگني ترقي هو -

ترکي کا کیا حال لکھوں ؟ دل بیٹھا هوا هے ترک جتني ترقي کرتے هیں ' دیگر اسباب کے باعث اُتنے هي پیچھے هٹتے هیں - فوجي اقتدار تو خاک میں ملگیا - اب سواے دوسري جنگ کے جس میں ترک فتح مند هو جائیں ' یه اقتدار حاصل هونا ممکن

یه حکم فن رجال کي بنیاد تها - حدیث میں هے :

كفى للمرء كذبا ان يحدث بكل ما سمع

آدمي کے جهوٹے هونے کي دلیل یه هے که جو کچهه سنے ' روایت کردے -

یه ایسا اصول تها که اگر اس پر پورا عمل کیا جاتا تو سیکڑوں هزاروں جهوٹي روایتیں سرے سے وجود هي میں نه آتیں یا کم از کم پهیلنے نه پاتیں - حدیث و سیر کي بهت سي کتابوں میں غلط اور موضوع روایتیں موجود هیں ' ان کے درج کرنے کي یهي وجهه هوئي که راوي نے جو حدیث سني ' یه سمجهه کر روایت کردي که " جب سلسلۂ روایت بیان کردیا گیا تو روایت کا فرض ادا هوگیا " حالانکه حدیث مذکورۂ بالا کي رو سے یه جائز نہیں که جو کچهه سنا جائے روایت کردیا جاے - هر روایت کي تحقیق و تنقید بهي ضروري هے اور اُنهي روایتوں کا بیان کرنا جائز هے جو تحقیق کے معیار پر پوري اتر چکي هوں -

فن درایت کي ابتدا

درایت کي ابتدا خود صحابه کے عهد میں هوچکي تهي - حضرت عائشه کے سامنے جب یه حدیث بیان کي گئي که انحضرت نے فرمایا هے : " مرده پر جب گهر والے نوحه کرتے هیں تو اُس کو عذاب دیا جاتا هے " تو حضرت عائشه نے اس بنا پر اس کي صحت سے انکار کیا که یه قران مجید کي اس آیت کے خلاف هے :

لا تزر وازرة وزر اخرى

کوئي شخص کسي دوسرے شخص کے گناه کا ذمه دار نهیں هوسکتا -

چنانچه صحیح بخاري (کتاب الجنائز) اور مسلم میں یه واقعه مختلف روایتوں سے مذکور هے -

صحیح مسلم میں هے که حضرت عائشه نے یه بهي کها : " تم لوگ حدیث روایت کرتے هو اور جهوٹ نهیں بولتے ' لیکن سننے میں فرق هو جاتا هے " ایک روایت میں هے که " حضرت عائشه نے فرمایا : " ابو عبد الرحمن کو خدا بخشے ' اُنهوں نے جهوٹ نهیں کها لیکن بهول گئے یا غلطي کي "

(سماع موتي) کے مسئله میں حضرت عائشه نے حضرت عمر کي روایت پر جو اعتراض کیا تها ' وه اسي بنا پر تها که اُن کے نزدیک وه روایت ' نص قران کے خلاف تهي -

فقهاء میں بعض اس بات کے قائل هیں که آگ پر پکي هوئي چیز کے کهانے سے وضو ٹوٹ جاتا هے - حضرت ابو هریره نے حضرت عبدالله بن عباس کے سامنے جب اس مسئله کو آنحضرت کي طرف منسوب کیا تو عبد الله بن عباس نے کها اگر یه صحیح هو تو اُس پاني کے پینے سے بهي وضو ٹوٹ جاے گا جو آگ پر گرم کیا گیا هو - حضرت عبد الله بن عباس حضرت ابو هریره کو ضعیف الروایة نهیں سمجهتے تهے ' لیکن چونکه اُن کے نزدیک یه روایت ' درایت کے خلاف تهي اسلئے اُنهوں نے تسلیم نهیں کیا ' اور یه خیال کیا که سمجهنے میں غلطي هوگئي هوگي -

جب حدیثوں کي تدوین شروع هوئی تو محدثین نے درایت کے اصول بهي منضبط کیے جن میں سے بعض یه هیں :

قال ابن الجوزي وكل حديث رايته يخالفه العقول او يناقض الاصول فاعلم انه موضوع فلا يتكلف اعتباره اى لا تعتبر رواته ولا تنظر في جرحهم او يكون مما يدفعه الحس والمشاهدة او مباينا لنص الكتاب والسنة المتواترة او الاجماع القطعي حيث لا يقبل شيء من ذالك التاويل او يتضمن الافراط بالوعيد الشديد على الامر اليسير او با الوعد العظيم على الفعل اليسير و هذا والاخير كثير موجود في حديث القصاص والطرقية ومن ركة المعنى لا تاكلوا القرعة حتى تذبحوها ولذا جعل بعضهم ذلك دليلا على كذب راويه وكل هذا من القرائن في المروي و قد تكون في الراوي كقصة غياث مع المهدي ...... او انفراده عمن لم يدركه بمالم يوجد عند غيرهما او انفرده بشي مع كونه فيما يلزم المكلفين علمه و قطع العذر فيه كما قرره الخطيب في اول الكفاية او بامر جسيم يتوفر الدواعي على نقله كحصر عدو الحاج عن البيت

ابن جوزي نے کها هے که جس حدیث کو دیکهو که عقل یا اُصول مسلمه کے خلاف هے تو جان لو که وه مصنوعي هے اُس کي نسبت اس بحث کي ضرورت نهیں که اس کے راوي معتبر هیں یا غیر معتبر' اسي طرح سے وه حدیث قابل اعتبار نهیں جو محسوسات یا مشاهده کے خلاف هو اور تاویل کی گنجایش نه رکهتي هو' یا وه حدیث جس میں ذراسي بات پر سخت عذاب کي دهمکي هو' یا معمولي کام پر بهت بڑے ثواب کا وعده هو (اس قسم کي حدیثیں واعظوں اور صوفیوں کے هاں بهت پائي جاتي هیں) یا وه حدیث جس میں لغویت پائي جائے مثلا یه حدیث که کدو کو بغیر ذبح کئے نه کهاؤ ' اسلئے بعض محدثین نے لغویت کو روایي کي کذب کي دلیل قرار دیا هے ' یه تمام قرینے خود روایت سے متعلق هیں - اور کبهي یه قرائن راوي کے متعلق هوتے هیں ' مثلا غیاث کا واقعه خلیفه مهدي کے ساتهه ' یا جب که روایي کوئي ایسي حدیث بیان کرے جو اور کسي نے نه بیان کي هو اور خود راوي جس سے روایت کرتا هے اس سے ملا تک نه هو' یا وه حدیث جس کو ایک هي راوي بیان کرتا هے حالانکه بات ایسي هے که اس سے اوروں کا بهي مطلع هونا ضرور تها جیسا که خطیب بغدادي نے کتاب الکفایه کے شروع میں اس کي تصریح کي هے - یا وه روایت جس میں کبهي عظیم الشان واقعه کا ذکر هے که اگر وه واقعه هوا هوتا تو سیکڑوں آدمي اُس کو بیان کرتے ' مثلا یه واقعه که کسي دشمن نے حاجیوں کو کعبه کے حج سے روکدیا -

درایت کے چند اصول

اس عبارت سے درایت کے جو اصول مستنبط هوتے هیں' یه هیں که حسب ذیل صورتوں میں روایت اعتبار کے قابل نه هوگي اور اس کے متعلق اس تحقیق کي ضرورت نهیں که اس کے راوي معتبر هیں یا نهیں :

(۱) جو روایت عقل کے خلاف هو-

(۲) جو روایت اصول مسلمه کے خلاف هو -

(۳) محسوسات اور مشاهده کے خلاف هو -

(۴) قرآن مجید یا حدیث متواتر یا اجماع قطعي کے خلاف هو ' اور اس میں تاویل کي کچهه گنجایش نه هو -

(۵) جس حدیث میں معمولي بات پر سخت عذاب کي دهمکي هو -

(۶) معمولي کام پر بهت بڑے انعام کا وعده هو -

(۷) رکیک المعني هو مثلاً کدّو کو بغیر ذبح کیے نه کهاؤ -

(۸) جو روایي کسي شخص سے ایسي روایت کرتا هے که کسي اور نے نهیں کي اور یه راوي اس شخص سے نه ملا هو -

(۹) جو روایت ایسي هو که تمام لوگوں کو اُس سے واقف هونے کي ضرورت هو' با ایں همه ایک راوي کے سوا کسي اور نے اس کي روایت نه کي هو -

(۱۰) جس روایت میں ایسا قابل اعتنا واقعه بیان کیا گیا هو که اگر وقوع میں آتا تو سیکڑوں آدمي اس کي روایت کرتے ' با وجود اس کے صرف ایک هي راوي نے اس کي روایت کي هو -

بلغاریوں کے متعلق بیان کیا جاتا ھے کہ وہ خط (شتلجا) میں
وقت اسی قدر مضبوط ھیں' جسقدر کہ ترک ان جنگی تدبیرات کے
ے سے مضبوط ھیں' جو گذشتہ چند ھفتوں کے اندر نہایت محنت
مشقت اُٹھاکر ترک جنرلوں نے انجام دی ھیں -

التواء کی دانشمندانہ پالیسی کی پیروی بلغاری بھی اسیطرح
سکتے ھیں جسطرح کہ ترک - اسلیے اگر آئندہ جنگ ھوئی تو ترک
پلونا) میں (عثمان پاشا) اور انکی فوج کے سے بہادرانہ کارناموں کا
قابلہ کرسکینگے لیکن غالباً نتیجہ پھر بھی کامل سپردگی ھوگا -

تا ھم ممکن ھے کہ ترکی حکومت میں دانشمندی اس سے کم
یعت کی گئی ھو جسقدر کہ قومی مجلس میں ھے' اور یورپ
ارباب سیاست کی تنبیہ کو جو خود غرضانہ مقاصد کی طرف سے
قاء نہیں ھوئی ھے بلکہ محض مخلصانہ' نہ پھینکدیا جاے - مصیبت
دہ انسانیت کے مصالح کے لحاظ سے ھر شخص یہ اُمید رکھیگا مگر
سی وقت تک' جب تک کہ پانسا نہیں پھینکا گیا ھے -

[ھم نے اس مضمون کا ترجمہ اس خیال سے درج کیا ھے تا کہ ناظرین انگلستان کے موجودہ جذبات و خیالات اور اُس مسیحی اتحاد کا اندازہ کر سکیں' جو ترکوں کے خلاف اس وقت پورے استحکام سے کام کر رھا ھے - جس کھلے تعصب اور معاندانہ خیالات کا اسمیں اظہار کیا گیا ھے' اسکے رد کی ضرورت نہیں - الھلال]

التواے جنگ کے بعد

— * —

فریقین کی حالت

— * —

(از مراسلہ نامہ نگار "ٹائمس" متعینہ قسطنطنیہ)

میری گذشتہ چٹھی میں اسکی تشریح کی جاچکی ھے کہ چتلجا میں بلغاری اور ترکی مجالس کے درمیان صلح کی گفتگو کی بابت کوشش جاری تھی - میرا یہ دعوی اخر کار صحیح نکلا کہ التواے جنگ باوجود سخت ترین شرائط کے بھی ضرور منظور ھوگا اور جسکی ابتدا بلغاریوں کی طرف سے ھوئی - میرا یہ قیاس اس وجہ سے تھا کہ بلغاریوں کو اس جنگ میں گمان و امید سے زیادہ نقصان اٹھانا پڑا' جسکا یورپ کو خیال بھی نہ تھا - بلاشک بلغاریوں' سرویوں' اور مانٹی نگریوں کے لئے یہ ضرور تھا کہ وہ اس چیز کے لیے ھنگامہ برپا کرتے' جسکو یوروپین اصطلاح میں "فتح کا نتیجہ" کہتے ھیں - ایک مناظرہ کرنے والے کے خیال میں "فتح کے نتیجہ" کے یہ معنے نہیں ھیں کہ تم ایک چیز کو پسند کرتے ھو' اسلیے اسپر دعوی کرو' بلکہ جس چیز کو تم لڑ جھگڑ کر کسیطرح حاصل کرلے سکتے ھو' وھی تمہارا اصلی حق اور جنگ کی فتح ھے -

میرے خیال میں یہ بہتر ھے کہ پہلے بلغاریوں کی بابت بیان کیا جائے - تیسری دسمبر منگل کے دن (جس روز کہ التوائے جنگ پر دستخط لئے گئے ھیں) بلغاریوں کے سامنے دو اھم مسئلہ پیش تھے :

(۱) ایڈریا نوپل کی تسخیر' جو اول درجہ کا قلعہ ھے اور شروع جنگ سے انکے خلاف قائم ھے - اس قلعہ کی تسخیر کی کوشش میں انکے تیس ھزار سے زیادہ سپاھی کام آئے اور جسکا عوض انکو یہ ملا کہ محصور فوج کے متواتر اور کامیاب حملوں نے انکا ناک میں دم کردیا - بالاخر سخت مجبور اور لاچار ھو کر اسکا خاتمہ التواے جنگ کی صورت میں کیا گیا -

(۲) خط شتلجا کی تسخیر -

بلغاری ناکامیابی

ترکوں کی قدرتی طاقت تمام دنیا میں مشہور ھے - ممکن تھا کہ بلغاری اسکی تسخیر کے اھل سمجھے جاتے' اگر وہ اپنی اول فتوحات کے بعد انکا تعاقب جاری رکھہ سکتے - پہلی نومبر کے بعد بلغاری فوج باوجود طرح طرح کے ارادوں اور منصوبوں کے تھریس سے آگے نہ بڑہ سکی - چھہ روز کی رسد رسانی کا طریقہ جس پر وہ بہت نازاں تھے' بالکل ناکامیاب ثابت ھوا' جبکہ انکو دہ روزہ جنگ کے لیے رسد رسانی کا انتظام کرنا پڑا - نیز اس موقع پر رسالہ بھی ناکامیاب ثابت ھو چکا تھا - ایسے نازک وقت میں انکی نا کامیابی کی وجہ سے یقین کرنا چاھیے کہ شتلجا انکے ھاتھہ سے نکل گیا' جو انکو فتوحات برابر جاری رکھنے کے بعد ضرور مل سکتا تھا -

اب بلغاری ذرائع سے یہ بات ثابت ھوگئی ھے کہ وہ حملہ جو بلغاریوں نے ۱۸ نومبر کو شتلجا پر کیا تھا' ایک محض ظاھری حملہ نہ تھا' بلکہ اسمیں ترکی مورچوں کو زک پہنچانے کی حتی المقدور پوری کوشش کی گئی تھی - یہ حملہ قریباً سب سے بڑا اور سخت حملہ تھا جو انھوں نے لڑائی جاری ھونے کے وقت سے اب تک کیا ھے - اسکے بعد ترکوں کو یہ بات معلوم ھوگئی کہ جسوقت تک ھم اپنے مورچوں کے اندر ھیں' ھم کو غنیم کا توپخانہ یا پیدل پلٹن دونوں میں سے ایک بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے - اگر اس حملہ میں جیسا کہ اوپر بیان ھوا' بلغاریوں نے پوری طاقت صرف کی تھی' تو اس عقدے کے حل میں اب کوئی دقت باقی نہیں رھتی کہ ترک جنگ کے لیے بالکل طیار تھے اور انکا لڑائی جاری رکھنے کا ارادہ مصمم تھا - ورنہ ظاھر ھے کہ التواے جنگ کے کاغذ پر دستخط کر دینے کے بعد اگر وہ فارغ البال ھوچکے ھوتے تو بے خبر ھوکر بیٹھہ رھتے اور بلغاریا اپنے اس آخری شدید ترین حملے میں ضرور کامیاب ھو جاتی -

سرویا

واقعات سے ظاھر ھوتا ھے کہ سرویا برخلاف بلغاریوں کے جنگ بلقان میں زیادہ قابل تعریف ھے - بلغاریوں نے ھجوم کے وقت غیر معمولی بندوبست کی کوشش کی' کیونکہ انکا موجودہ انتظام اس موقع کے لئے ناکافی تھا اور اگر سروی اس موقع پر رسد اور گولہ بارود سے انکی مدد نہ کرتے تو غالباً ترکوں کے مقابلہ میں انکے تمام منصوبے خاک میں ملجاتے - باوجود بلغاریا کے ضرورت کے موافق سپاہ اور رسد کے مہیا کرلینے کے' سرویوں نے غیر معمولی کامیابی اور تیزی کے ساتھہ اپنے فرض کو ادا کیا - اسمیں شک نہیں کہ (علی رضا پاشا) نے مورچوں کے انتخاب میں بڑی ھوشیاری سے کام لیا تھا اور پوری شاندار مدافعت کی' مگر بالاخر اسکی سپاہ کو اپنے غدار عیسائی سپاھیوں کے فریب کی وجہ سے سروین فوج کے انتظام کے سامنے ھار ماننی پڑی - سرویوں کو بھی ان لڑایوں میں بے حد نقصان اٹھانا پڑا' لیکن انکا نقصان نسبۃً بلغاریوں کے اُس نقصان سے کم ھوا' جسکے زخموں سے وہ تھریس کے میدان میں چور ھوچکے ھیں -

مانٹی نیگرو

مانٹی نیگرو کی کامیابیوں کا اندازہ کرنے سے پہلے اسکا خیال کرلینا ضروری ھے کہ وہ ایک جنگجو قوم مشہور ھے - جس چیز نے اسکو اس جنگ پر آمادہ کیا وہ ترکوں کے خلاف اسکی پرانی دشمنی کا اظہار تھا اور اسکا نتیجہ ظاھر ھے - وہ ایک حیرت انگیز قربانی کے بعد ایک سرحدی مورچہ پر قابض ھونے میں حسب کامیاب ھوئے' تو انھوں نے سقوطری پر قبضہ کرنے کے خیال سے بے دریغ قدم آگے بڑھا دیے -

اس احمقانہ خیال کے پورا کرنے میں (جسنے انکو جنگ پر آمادہ کیا تھا) وہ صرف نا کامیابی کا منہہ دیکھنے ھی پر مجبور نہیں ھوے' بلکہ مثل بلغاریوں کے ترکی محصور فوجکے متواتر اور کامیاب حملوں نے انکی بھی اچھی طرح خبر لی - شروع جنگ سے اسوقت تک یہ بات راسخ ھوگئی ھے کہ وہ سوائے لڑنے کے اصلی فنون جنگ سے محض ناواقف ھیں -

صلح کي خبريں گرم هيں مگر قراين سے صلح نظر نہيں آتي کيونکه ايک نيا اقتدار روز بروز بڑھتا جاتا ھے -

گذشته چند دنوں سے ترکوں کي کاميابيوں کي خبريں وصول هوکر مسرت هوتي ھے - شتلجه پر عرب' اناطولي' کردي' اور ارض روم کے شير صفت سپاهي آ جمے هيں' اور لڑائي کے لئے همه تن مشتاق هيں - اُميد ھے که ابکي جنگ ميں ترک پلونا سے زيادہ حسن کارگذاري دکھائيں گے - آمين -

براہ کرم اس عريضه کو اپنے اخبار ميں جگهه عنايت فرمائيگا - ممکن هوا تو ميں اپني پارٹي هلال احمر کی (جو هندوستان کا پہلا هلال احمر ھے) تصوير بهي بغرض اشاعت ارسال کرونگا - عديم الفرصتي کي وجه سے مختصر عريضه کي معافي چاهتا هوں - انشاء الله بشرط فرصت مفصل عريضه لکھونگا - و السلام

سيد حسن عابد جعفري - (آگرہ)

مقيم آکسفورڈ - انگلستان (حال وارد قسطنطنيه)

دول يورپ کي آخري ياد داشت

— * —

انگلستان کے اصلي جذبات ترکي کے متعلق

— * —

مقامي معاصر استيسمين لکھتا ھے :

" ترکي کي التواے جنگ کی پاليسي گومنقسمه نقشے کے خلاف بارها نہايت کاميابي کے ساتهه استعمال کي جاچکي ھے' ليکن موجودہ صلح کانفرنس ميں بالکل بيکار ھے - بلقاني رياستيں کسيقدر صحت کے ساتهه جانتي هيں که انکو کيا چاهيے اور انکو کسقدر ملسکے گا ؟ بحاليکه دول يورپ (خواہ انکا مابعد کا اختلاف کچهه هي هو) اس آرزو کي تصديق کي آرزومند هيں که ترکي کے دن پورے هوگئے - گذشته زمانه ميں يورپ کے اندر هميشه باب عالي کا کوئي نه کوئي حامي و مددگار رها - ايک زمانه ميں (آسٹريا) نے اور (برطانيه) نے ترکي حکومت کو (روس) کے هاتهوں بيخکني سے بچاليا - اسکے بعد روس نے (ارمنيا) کے قتل عام کي موقوفي کے ليے سلطان پر دباؤ ڈالنے کي اجازت دينے سے انکار کرديا' اور اب آخر ميں (جرمني) اس کا دوست تها - مگر يه بے قاعدہ اتحاد اب ختم هوگئے هيں' کيونکه اب اسکا دور گيا که کسي طاقت کو بهي اس مريض آدمي (ترکي) کے زندہ رکھنے سے دلچسپي هو - اصلاح کي بابت اسکي کوششيں ناکام هوچکي هيں اور اسکي فوجي طاقت بالکل نا قابل اعتماد ھے - يورپ کے ميلان ميں يه تغير صاف طور پر اس ياد داشت کے اندر ظاهر کيا گيا ھے جو دول نے باب عالي کو بهيجنے کيلئے تيار کي ھے يه اخذ کيا جاسکتا ھے که اتحاديوں کو گفتگوے صلح پر قائم رکھنے کي انتہائي کوشش کي جگهه' اُنهوں نے ايسي مراسلت مرتب کي ھے' جسميں ترکي حکومت بلقاني حليفوں کے پيش کردہ شرائط کے مطابق صلح کرنے پر مجبور کي گئي ھے -

گو ياد داشت کا مضمون اب تک ظاهر نہيں کيا گيا ھے' ليکن ظاهر ھے که صرف ايک هي مشورہ ھے جو طاقتيں ديسکتي هيں - وہ يهي بتا سکتي هيں که اگر ترکوں نے ادرنيا نوپل کي حوالگي نامنظور کي تو پهر جنگ ضرور شروع هو جائيگي' اور اگر جنگي کار روائياں دوبارہ شروع هوئيں تو باب عالي کو ضرور نتيجه منظور کرنا پڑيگا -

يه امر فراموش نہيں کرنا چاهيے که هنگامي صلح ترکي حکومت کو دول سے اپيل کرنے کے نتيجه کے طور پر عطا کي گئي تهي - يه صحيح ھے که بلغاريا جنگ کي موقوفي کے منظور کرنے کے ليے تيار تهي' ليکن جنگي کار روائياں' دول يورپ کے عمدہ دفتروں کے ذريعه سے ملتوي هوئي هيں - اور صاف يه ھے که اگر ترک هتياروں سے ايک بار پهر درخواست کرنے کے ليے کافي حد تک بيوقوف هيں' تو دول عظمی کي طرف سے پهر کوئي مداخلت نه هوسکے گي [کاش يورپ ترکي کو بے وقوف بننے کيلئے چهوڑدے اور عقلمند بننے کيلئے دباؤ نه ڈالے - الهلال]

جنگ آخر تک ضرور لڑئي جائيگي اور اگر نتيجه نه صرف (ادريا نوپل) بلکه قسطنطنيه کي بهي گرفتاري هوا' تو پهر تلوار کے فيصلے کي اپيل نہيں کي جاسکے گي - هم معقول طور پر قياس کرتے هيں که جو پيغام دول کي طرف سے باب عالي کو بهيجا گيا ھے وہ انهي خيالات پر مبني هوگا - ياد داشت کے ساتهه هي ساتهه رياستهاے بلقان کي طرف سے اعلان جنگ بهي کر ديا جايگا اور اگر باب عالي نے دول عظمي کے ديے هوے مشورہ کو ماننے سے انکار کيا تو فوراً جنگ شروع هو جائيگي - اسليے صلح اور جنگ کي ذمه داري معاملات قسطنطنيه کي کمزور اور ضعيف الاخلاق بر سر حکومت گورنمنت پر عائد هوتي ھے - شکست کا آزادنه اعتراف اب بهي ترکوں کيليے قسطنطنيه اور اسکے اطراف کے ممالک، کو چهوڑ ديگا - يه قطعي ھے که جنگ کے دوبارہ چهڑ جانے کا نتيجه يه هوگا که اسلام هميشه کيليے يورپ سے جلاوطن کرديا جائيگا اور پهر اگر قسمت موافق هوئي تو زيادہ سے زيادہ يه هوسکتا ھے که سلطنت کي جو قاش اس وقت بلقاني اتحاد دے رها ھے' اس سے کسي قدر لمبي قاش ترکي کے هاتهه آجاے - مسئله صلح و جنگ کے طے کرنے کے ليے ترکي حکومت کا ايک فوجي مجمع کو مدعو کرنا اس امر کا ثبوت ھے که ذمه دار وزراء اپنے فرائض کي ادائگي سے اب افسوس ناک اجتناب کر رھے هيں -

اس قسم کے قومي مجمع کو تمام واقعات کا مالک نہيں بنايا جاسکتا اور نه وہ معقول نتيجه تک پہنچ سکتا ھے - يه غير ممکن ھے که حب وطن اور جهالت کي وجه سے قومي مجمع کے ممبر اپنے ملک کي قسمت کو خطرہ ميں ڈالنے کا فيصله کر ليں' حالانکه وزراء ايسے وقت ميں اپني ذمه داري پر اگر کام کرتے' تو جنگ بلقان جيسی ايک شرطيه کچل ڈالنے والي شکست کے بعد' ضرور تها که دانشمندانه طريقه پر طريق رضامندي اختيار کر ليتے -

تمام حالات و قياسات اور معلومات و تقابل اس يقين کيليے مجبور کرتے هيں که اب ترکوں کي کاميابي کا موقعه مشکوک ھے - ترکوں کي شکست صرف ايک هي سبب سے نه تهي - جسکا تدارک کيا جاسکے' بلکه ايک عام غير مستعدي کا نتيجه تهي - فوج ميں آدميوں' سازو سامان جنگ' اور باقاعدہ تشکيل (آرگنائزيشن) تينوں باتونکي کمي تهي - فوج کا بيشتر حصه ايسے نو اموز اشخاص پر مشتمل تها جنهوں نے کبهي رائفل کي صورت تک نہيں ديکهي تهي - انکے پاس سامان جنگ کچهه بهي نه تها' اور انکے افسروں ميں موجودہ جنگ کے وسيع مقابلے ميں آدميوں کے جم غفير کو لڑانے کي قابليت نه تهي - موجودہ حالت ميں ان نقصانات کي تلافی کي کوشش محض بے سود اور ايک خالي از اُميد کوشش هوگي -

تاهم جنگ کے طرفدار غالباً ترکي سپاهي کي اس قابليت پر اعتماد کرتے هيں جو وہ گذشته زمانه ميں مدافعت کے وقت تحمل کے ساتهه ثابت قدم رهنے ميں ديکها چکا ھے اور يه اُميد کيجاتي ھے که بلقاني اپني تمام طاقت نا ممکن التسخير مقامات ولا حاصل حملوں ميں صرف کرچکے هيں - ليکن جو اعتماد که ان خيالات پر مبني هوگا وہ غالباً نا اُميد ثابت هوگا -

ادبیات

—:*:—

قہا رات اشہ ک

—:(*):—

اے مسلمان ' نکل خون کا محضر لیکر   گرم فریاد ہو پھر ھات میں خنجر لیکر
ھاں ' نکل سینہ میں امیدونکا محشر لیکر   یہ سکوں ہستي میں ظالم دل مضطر لیکر !
کھینچ وہ نالہ کہ پیدا ہو شرر دامن میں
آگ لگجاے تري شمع کے پیراھن میں

سینۂ کوہ جسے سن کے دھل جاتا تھا   لیکے وہ بار امانت تو سنبھل جاتا تھا
لن ترانی کي صدا سن کے مچل جاتا تھا   ایک جلوہ کے لیے آگ میں جل جاتا تھا
جستجو کي وہ مگر تیري ادائیں نہ رھیں
ذوق آلود وہ پر درد صدائیں نہ رھیں

ساز توحید کا اک نغمۂ بیتاب تھا تو   تھا گہر ' لیک زمانے میں نہ کمیاب تھا تو
مثل نرگس نہ کبھي شیفتۂ خواب تھا تو   سرعت برق تھا تو ' ہستي سیماب تھا تو
نہ ھوا جس کے لیے اُف ' درخیبر بھاري
نظر آتا ھے اوسي ھات میں خنجر بھاري

کیا ترا بیعت رضواں میں یہي پیماں تھا ؟   کیا یہي درس علي و عمر و عثماں تھا ؟
یہي اسلام تھا پہلے بھي ' یہي ایماں تھا ؟   کیا شہ یثرب و بطحی کا یہي فرماں تھا ؟
جا ' نکل ' تو ھے مذلت کا اگر متوالا
تیرا محتاج نہیں گنبد خضرا والا

منتشر میري نوا صورت نکہت ھو جاے   ھر جراحت کا نشاں دیدۂ عبرت ھو جاے
دل بیتاب مري زیست کي لذت ھو جاے   کلفت درد مجھے مایۂ عشرت ھو جاے
خط تقدیر مٹادوں ترے در پر گھس کر
خاک ھو جاؤں تري راہ کي میں پس پس کر

(نیاز محمد خاں " نیاز " فتح پوري)

غـــزل

—:*:—

غضب ھے کہ پابند اغیار ھوکر   مسلمان رھجائیں یوں خوار ھوکر
سمجھتے ھیں سب اھل مغرب کي چالیں   مگر پھر بھي بیٹھے ھیں بیکار ھوکر

* * *

اُٹھے ھیں جفا پیشگان مہذب   ھمارے مٹانے پہ تیار ھوکر
تقاضاے غیرت یہي ھے عزیزو!   کہ ھم بھي رھیں اُن سے بیزار ھوکر

* * *

ابھي تمکو سمجھے نہیں اھل مغرب   بتادو اُنھیں گرم پیکار ھوکر
فریب و دغا کے مقابل میں تم بھي   نکل آو بے رحم و خونخوار ھوکر
کہیں صلح و نرمي سے رھجاے دیکھو   نہ یہ عقدۂ جنگ ' دشوار ھوکر

* * *

یہ ترک و عرب ٹھان لیں اپنے دل میں   رھینگے نہ محکوم [illegible] ھوکر
وہ ھمکو سمجھتے ھیں احمق جو حسرت   وفا کے ھیں طالب دل آزار ھوکر

(حسرت موہاني)

اب میں کچھه یونانیوں کي بابت بیآن کرونگا - جو کچھه هونا تھا هوگیا اور سب لوگ سن چکے - یونانیوں نے اس جنـگ میں بہت کچھه کیـا هے - انھوں نے ترکوں کے مقابله میں مستقل مزاجي کا ثبوت دیا اور سالونیکا پر قابض هوگئے - انکي سپاه (اینوس) اور (ڈیڈچچ) میں پہنچکر دیپائرس کے خط سرحدی پر ناکه بندي کرنے میں بھي کامیاب هوگئي' جسکي وجه سے ترکوں کا سخت نقصان هوا - کسي کا یه خیال بھي نه تھا که یونانیوں کي ترکیب اس جنـگ میں ایسی مفید ثابت هوگي - انکي کامیابي سے همکو ایک سبق ملتا هے که وہ شے جسکو هم ایک وقت حقیر اور غیر مفید سمجھتے هیں' کیا معلوم که دوسرے وقت ایک نہایت هي مفید شے ثابت هو - اس محنت کا نتیجه جو یوناني جنرل اسٹاف نے اپنے فرائض کي ادائیگي میں برداشت کی' اسوقت همارے سامنے هے - یوناني بحري اور بري فوج (بالٹـک فیڈیریشن) کا نہایت عمده جزو هے - دوسري ریاستوں کے مقابله میں انکا سب سے کم نقصان هوا - شاید کل تین هزار آدمیوں کا - گو وہ بھي اصلي معنوں میں اچھوتي نه رهي' لیکن اسکو ترکوں کے امیدوں کے بالکل خلاف فتح هوئي - اسکے بیڑہ کو انگریزي افسر نے تعلیم دي تھي - کبھي کسیکا خیال بھي نه تھا که یوناني فوج مقدونوي بندرگاهوں پر قابض هوسکے گي - سب سے پہلے یوناني فوج سالونیکا میں داخل هوئي' جسکي وجه سے بلغاریوں اور سرویوں میں حسد کي آگ شعله زن هے -

[لیکن اس تحریر کے بعد کي جنگوں میں یونانیوں کا نہایت شدید نقصان هوا' جسکا مجبورانه اعتراف اب ایتھنز میں بھي کیا جارها هے الهـلال]

ترکي کي حالت

اگر یه قیاس ٹھیک بھي هو که اسوقت ترکوں کي نصف قوت کا خاتمه هوگیا هے تو بھي وہ اسوقت بلقاني ریاستوں کے مقابله کے لیے پوري طرح مضبوط هیں - یه اس موقع پر اپنے مورچوں میں محفوظ رهکر غنیم کو متواتر اور مستقل نقصان پہنچا نے کیلیے کامیاب حمله کرینگے اور فوج کي صورت ظاهري سے نسبتاً زیادہ کامیاب ثابت هونگے - اگر بالفرض یه لڑائي چھه مہینـه اور جاري رهے' تو ترکوں کو خطوط شتلجا کي صرف چند میل زمین اور چھوڑدیني پڑیگي - غالباً اس فوج کي رسد کے اخراجات جو اسوقت شتلجـا اور دردانیال میں جمع هوئي هے' اسقدر کم هیں که اسوقت تک شاید هي دنیا کي کسي فوج کے هوئے هوں - ترکي سپاهي کہتے هیں که هم کو آدھي روٹي اور ایک پیاله پاني کي ضرورت هے اور بس - برخلاف اسکے دشمن کي فوج کے میدان میں موجود هونے کي وجه سے انکي ریاستوں کا دیواله نکلنے کا وقت آرها هے - پھر اس نقصان کا تو ذکر هي کیا هے جسکا نتیجه قوم کے بڑھے هوے میلان جنگ کي شکل میں ظاهر هوجائیگا یعني موسم سرما کے وہ مصائب' جنکي منادي ایشیائي هیضه حال هي میں اپني برباد کن صدا سے کرچکا هے -

ان تمام واقعات کو دیکھکر بھي اگر ترک اپنے مفید مطلب شرائط حاصل کرنے میں کوتاهي کریں' تو انکے لیے اس سے زیادہ اور کیـا بدنصیبي هوسکتي هے ؟ یه انکو معلوم هے که مقدونیه همارے قبضه سے نکل چـکا هے اور وہ اس سرکش ورثے کے هاتھه سے نکلجـانے پر زیادہ رنجیدہ بھي نہیں هیں - وہ اسوقت بھي (ڈیڈچچ) پر ترکي قبضه قائم رهنے کے لیے گفتگوے صلح میں زور دیر هے هیں' وہ جنینیا اور سقوطري' دونوں کي قرباني پر رضامند هوجائینگے اگر ترکي سپاہ کو فوجي اعزاز کے ساتھه کوچ کرنیکي اجازت ملجاے اور آینده سرحد بندي کے وقت ایڈریا نوپل پر انکا قبضـه رهے - بلقاني ریاستوں کے مصالح پر گفتگو کرتے هوئے میرا ذاتي خیـال یه هے که انکي سخت بیوقوفي هوگی اگر وہ صرف ایڈریا نوپل کیلیے جسکو وہ با وجود حیرت انگیز قربانیوں کے ابتک زیر نه کرسکے' پھر دوبارہ مصائب جنگ میں گرفتار هوں - یه همیشه یاد رکھنا چاهیے که زمانه حال (خاصکر یورپ) کي اصطلاح میں اصلي فتح کا اندازہ صرف اس سے کیا جاتا هے که کسقدر جانیں تلف هوئیں' اور کسقدر مالي نقصان هوا ؟ ریاستوں کو اب صرف ان اسباب پر غور کرنا چاهیے که (کونسل چیمبر) یعني سر ایڈورڈ گرے همکـو اس سے زیادہ اور کیا دلا سکتا هے' جس قدر که همکو جان و مال کي قرباني کے بعد ملنے کي اُمید هو؟ اسوقت یه سوال ٹھیک ویسا هي هے' جیسا که سات برس پیشتر سنه ١٩٠٥ع میں جاپانیوں کو جنگ مکڈن کے بعد پیش آیا تھا' جبکه تمام دنیا کا خیال تھا که جاپان روس سے بچے بچائے گوشت کا آخري لقمه بھي حلق سے جبراً نکال لیگا اور یا پھر ناکامیابي کي حالت میں وہ هاربن کي طرف کوچ کردے گا -

بلغاریوں' سرویوں' اور مانٹي نگریوں کي بھي اس موقع پر وهي حالت هے - جاپانیوں نے بڑي جانچ پڑتال کے بعد اسکا فیصله کیا که یه موقع هاربن کي جانب بڑھنے کا نہیں هے' جسکي وجه سے وہ نسبتاً نقصان میں رهینگے - اگر بلغاري بھي اسوقت اسي دانشمندي سے کام لیں تو امیـد هے که وہ سرحـد شتلجـا پر قابض هونے کے جنون میں ایک انساني جان یا ایک کارتوس بھي گنوانا پسند نہیں کرینگے - [یقیناً ایسا خیال بلغاریا کیلیے جنون هے' بشرطیکه انگلستان کي وزارت خارجه کا دماغ محفوظ و مصئون رهے - الهلال]

برطانیه بلغاریا و سرویا کي دیرینه دوست هے

— * —

(مسٹر جے هاورڈ وهائٹ هاوس) نائنٹین سنچري کے آخري نمبر میں موجودہ جنـگ پر ایک مضمون لکھتے هوے لکھتے هیں :

" برطانیه عظمیٰ اسوقت (بلغاریا) اور (سـرویا) کي دیرینه دوست هے' اسلئے که هم اس شخص (مسٹر گلیڈسٹون) کے هموطن هیں' جسکي قدر آج بھي اسیقدر هے جسقدر که اُسوقت تھي' جبکه وہ انکے دشـمنوں (یعني ترکوں) کے برخلاف گرجتا تھا - قومي محبت ایک ایسا خزانه نہیں هے جو آساني سے حاصل هو سکے "

مجرب و آزمودہ شرطیہ دوائیں جو بادائی

قیمت ... نقہ ... د، تا ... رل ...

... اتی ھیں

— * —

زود کن

داڑھی مونچھہ کے بال اسکے لگانے سے گھنے اور لنبے پیدا ہوتے ھیں - ۳ تولہ دو روپے

سر کا خوشبودار تیل

دلربا خوشبو کے علاوہ سیاہ بالوں کو سفید نہیں ہونے دیتا نزلہ و زکام سے بچاتا ہے شیشی خورد ایک روپے آٹھہ آنہ کلاں تین روپے

حب قبض کشا

رات کو ایک گولی کھانے سے صبح اجابت با فراغت اگر قبض ھو دور ۳ درجن ایک روپیہ

حب قائممقام افیون

انکے کھانے سے افیم چانڈو بلا تکلیف چھوٹ جاتے ھیں فیتولہ پانچ روپے

حب دافعۃ سیلان الرحم

لیسدار رطوبت کا جاری رھنا عورت کے لئے وبال جان ہے اس دوا سے آرام - دو روپے

روغن اعجاز

کسی قسم کا زخم ھو اسکے لگانے سے جلد بھر جاتا ہے بدبو زائل - نا سور - بھگندر - خنازیر کے گھاؤ - کاربنکل زخم کا بہترین علاج ہے - ۹.۰ تولہ دو روپے

حب دافع طحال

زردی چہرہ - لاغری کمزوری دور مرض تلی سے نجات - قیمت دو ھفتہ دو روپے

برألساعۃ

ایک دو قطرے لگانے سے درد دانت فوراً دور - شیشی چار سو مریض کے لئے ایکروپے

دافع دردکان

شیشی صدھا بیماروں کے لئے - ایکروپے

حب دافع بواسیر

بواسیر خونی ھو یا بادی یعنی ھو یا سادی - خون جانا بند اور مسے خود بخود خشک - قیمت ۲ ھفتہ دو روپے

سرمۃ ممیرۃ کراماتی

مقوی بصر - محافظ بنائی - دافعہ جالا - دھند - غبار - نزول الماء سرخی ضعف بصر وغیرہ * فیتولہ معہ سلائی سنگ یشب دو روپے

جوھر عشبۃ مغربی

مع چوب ... ی وغیرہ

جس کو انگریزی میں سارس اپریلا کہتے ھیں

جن امراض کا عروج شد و مد سے سلطنت جسم میں تباھی کرنیوالا ھوتا ہے انکو غروب کرنے کا الہ (تارپیڈو) اگر کوئی ہے تو یہ جوھر ہے - جب بگاڑ خون انتہا درجہ تک پہنچکر خون کو ردی کردے اُس وقت اُسکو درست کرنا چاھو تو اس جوھر عشبہ کو استعمال کرو - یہ مرض کو قبرتاھی نہیں بلکہ عالم وجود سے کھوتا ہے - جوھر عشبہ انسان کے خون کو صاف کرنے کی مسلمہ دوا ہے - اسکے استعمال سے خون گندہ نہیں ھوتا - اس واسطے یہ محافظ صحت ہے - جوھر عشبہ کو میڈیکل افیسر - پروفیسر علوم طب اور حکما نے خون سے سمیت دور کرنے کا علاج قرار دیا ہے - جوھر عشبہ تبدیلی موسم کی وجہ سے جو جسم پر پھوڑے ، پھنسیاں ، دھبے وغیرہ ھوتے ھیں ان سب کو دور کرتا ہے - جوھر عشبہ خنازیر کے باعث جب زخم یا ناسور یا بھگندر یا چنبل یا سیاہ داغ جس پر سے چھلکے اُترتے ھوں یا زرد آب نکلتا ھو یا خارش زیادہ ستاتی ھو یا خاص موسموں میں زخم یا جسم پر دانے پیدا ھوتے ھوں - ھوائے سرد سے سر بھاری ھو جاتا ھو یا جسم پر دھپڑ نکلتے ھوں ، سب کے لئے اکسیر ہے -

انگریزی دوکانوں اور ولایت کے تیار کردہ

عشبے بوجہ آمیزش شراب ایک تو مذھباً ناپاک دوسرے خون کو گرم کردیتے ھیں کیونکہ وہ سرد ملکوں کے لئے گرم اجزاء سے بنائے جاتے ھیں -

ھمارے جوھر عشبہ و د ر ، چینی کی فضیلت

یہ ہے کہ یہ اس دیس کی طبائع کے خیالات کو ملحوظ رکھہ کر سرد و ٹھنکی ، جوش خون کو روکنے والی ادویہ سے مرکب کیا گیا ہے - جس سے خون میں ٹھنڈک پیدا ھوتی ہے اور جوش خون دور ھو جاتا ہے -

— * —

تجربہ کرکے دیکھہ لو! جب ھاتھہ پاؤں میں سوزش ھو - جب جوڑوں میں درد ھو - جب چہرہ پر سیاھی معلوم ھو - جب ھڈیاں پھول جائیں اور رات کو درد ستائے - جب سر یا داڑھی کے بال گرنے لگیں - جب سر پر تملم کھونٹہ بننے سے گنج کی صورت بنجائے تو اسکو ملنے سے تمام شکائتیں دور ھو جاتی ھیں - برسوں کے زخم ، ناسور ، بھگندر دنوں میں بھر جاتے ھیں -

— * —

بڑی مستند شہادت - اس جوھر کے مؤثر ، سریع العمل اور مفید ھونے کی یہ ہے - کہ موجودہ اور گذشتہ اطبا یکزبان ھوکر لکھتے ھیں - اگر یہ جڑی بوٹی دنیا میں ظاھر نہ ھوتی تو ھم نہیں کہہ سکتے ھزاروں مریض ھر ملک اور شہر میں لاعلاج ھوکر زندہ درگور ھو جاتے - مگر چوب چینی و عشبہ کے ظاھر ھونے سے پھوڑے پھنسیاں اور خون میں سمیت حیوانی یا نباتی سرایت کرنے سے جو ردی و موذی امراض پیدا ھوں سب دور ھو جاتے ھیں - جب تمام جسم پر خارش ھو - خراب اور مرطوب آب و ھوا میں رھنے سے بھوک بند ھو جائے - یعنی عرق النسا ستائے تو اسے آزمایئے -

قیمت ... فیشیشی تین روپے

مراسلات

مسلم لیگ

اور ایندہ جلسے کے صدر کا انتخاب

—:*:—

جناب اڈیٹر صاحب السلام علیکم -

ھندوستان کے روشن خیال مسلمانوں میں بہت کم لوگ ایسے ھونگے جو آیندہ اجلاس لیگ کے لئے آنریبل میاں محمد شفیع صاحب بیرسٹرایٹ لا لاھور کے انتخاب کو استحسان کی نظر سے دیکھینگے - برخلاف اسکے کچھہ تعجب نہیں کہ اس عجیب و غریب انتخاب سے وہ بدگمانی جو لیگ کی جانب سے قوم میں پھیلی ھوئی ھے مضبوطی کے ساتھہ دلوں میں بیٹھہ جاے - ابھی سے مخالفت کی صدا بلند ھوچلی ھے - اخبار امپائر کلکتہ مورخہ ۲۱ جنوری اور امرتا بازار پترکا کلکتہ مورخہ ۲۳ جنوری کے مطالعے سے معلوم ھوسکتا ھے کہ عوام تو عوام بھتیرے انگریزی خوانوں تک کو آنریبل موصوف کی صدارت ناپسند ھے - نظر غور سے دیکھا جاے تو یہ مخالفت بیجا بھی نہیں ھے - لیگ کے کونسل نے آنریبل موصوف کو صدر انتخاب کرنے میں سخت غلطی کی ھے - کل کی بات ھے کہ لیگ قوم کو اپنی روش کے برخلاف دیکھکر اپنے قواعد و ضوابط میں مناسب ترمیم کرنے پر آمادہ ھوگئی تھی - بلکہ قومی احساس کے لحاظ سے سلف گورنمنٹ کو اپنا نصب العین بنانے پر بھی راضی ھوگئی تھی - آج وہ ایک ایسے بزرگ کو اپنی صدارت کی کرسی پر بٹھانا چاھتی ھے - جو پچھلے ھی اجلاس میں جبری تعلیم کے متعلق قومی جذبات اور خیالات کی سختی کے ساتھہ مخالفت کرچکے ھیں - اور صرف اجلاس ھی میں مخالفت کرنے پر اکتفا نہ کی ' بلکہ امپیریل کونسل میں بھی ' جہاں وہ بحیثیت نمایندۂ جذبات مسلمانان پنجاب داخل تھے - اسی اپنی مخالفت پر اڑے رھے - پھر دلیل کیسی ؟ معقول جسے ایک طفل مکتب تک سنکر بے اختیار ھنس پڑے - کہ اگر اسلام جبری تعلیم کا روا دار ھوتا تو تیرہ سو برس سے آجتک کتنے ھی مسلمان بادشاہ گذر چکے ھیں ' کوئی نہ کوئی بھی اپنی رعایا کے لیے تعلیم کو جبری کردیتا - چونکہ ایسا نہیں ھوا ' اسلیے اسلام کے رو سے تعلیم میں جبر محض ناجائز اور حرام ھے - اسی اجلاس میں آنریبل مسٹر مظہر الحق نے بھی ایک امر یعنی " مسلمانوں کی طرفسے کونسل میں علحدہ نمائیندگی " میں قومی جذبات کے خلاف اپنی راے ظاھر کی تھی - لیکن سلیقے کے ساتھہ - صاف طور پر کہدیا تھا کہ " یہ راے میری ذاتی راے ھے ' عام مسلمانوں کے خیالات اسکے برعکس ھیں " پھر بھلا مسلمان مسٹر شفیع کی مخالفت نہ کریں تو کیا کریں ؟

کیا لیگ کے سکریٹری صاحب یا اُسکے ممبران کونسل اتنا نہیں سمجھتے کہ قوم خدا کے فضل سے اب وہ قوم نہیں رھی جو اُنکے ھاتھوں کٹ پتلی بنکر رھے ؟ قوم میں صاحب فہم و تمیز لوگوں کی کمی نہیں - ڈاکٹر محمد اقبال بی - ایچ - ڈی - میجر حسن بلگرامی - نواب وقار الملک وغیرہ بہتیرے سچے بھی خواہ قوم موجود ھیں - جنپر قوم بجا طور پر اعتماد کرسکتی ھے - اِن لوگوں کے ھوتے ایک ایسے شخص کو صدر مقرر کرنا جو ایک مفید ملت مسئلے کی متعصبانہ مخالفت کرتے ھوے خود اسلام پر ناروا الزام لگانے میں نہ ھچکچاے - حماقت نہیں تو کیا ھے ؟ بھلا ایسا شخص ھندوستان کے مناسب حال سلف گورنمنٹ کا کیا خاک خاکہ کھینچیگا -

مناسب ھے کہ ممبران کونسل اِس انتخاب پر قبل اِسکے کہ وقت ھاتھہ سے نکل جاے ' ٹھنڈے دل سے نظر ثانی کریں - اور شخصی خوشنودی پر قومی بہبودی کو قربان نہ کریں - اگر اور کوئی صاحب نہیں ملتے تو مسٹر مظہر الحق ھی کیوں نہ صدر بناے جائیں - جہانتک دیکھا گیا ھے انکا دامن بیجا خوشامد سے پاک ھے - وما علینا الا البلاغ -

آپکا خادم

وحید النبی خاں

فکاھات

مسلم لیگ

جناب لیگ سے میں نے کہا کہ " اے حضرت ! * کبھی تو جاکے ھمارا بھی ماجرا کہیے

کلیم طور پہ کرتے تھے عرض قوم کا حال * تو آپ شملہ پہ کچھہ حال قوم کا کہیے

معاملات حکومت میں دیجیے کچھہ دخل * یہ کیا کہ قصۂ پارینۂ وفا کہیے ؟

خدا نخواستہ ترک وفا نہیں مقصود * ھر ایک بات بانداز آشنا کہیے

عدالتوں کی پریشانیاں بیاں کیجیے * فسانۂ ستم و جور ناروا کہیے

دراز دستی پولیس کا کیجیے اظہار * مقدمات کے حالات فتنہ زا کہیے

گذر رھی ھے یہ جو کچھہ کہ کاشتکاروں پر * یہ داستان الم ناک و غم فزا کہیے

شیوع علم میں قیدیں جو بڑھتی جاتی ھیں * یہ کون شیوۂ دانش ھے ' اسکو کیا کہیے ؟

سنائیے اُنھیں کچھہ بحر قہر و جبر کا حال * پھر اسکے بعد ستم ھاے نا خدا کہیے

برادران وطن کہہ رھے ھیں کیا کیا کچھہ * کبھی تو آپ بھی افسانۂ جفا کہیے

کبھی تو رد و قدح کی بھی کیجیے جرأت * جو بات بات پہ ھر بار مرحبا کہیے

نہ ھو سکے تو اشاروں میں کیجیے اظہار * وگرنہ لطف تو یہ ھے کہ برملا کہیے "

* * *

جناب لیگ نے سب کچھہ یہ سنکے فرمایا : * " مجھے تو خو ھے کہ جو کچھہ کہو بجا کہیے "

[نقاد]

لاتہنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

میر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ١٢ آنہ

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

جلد ۲

نمبر ۵

کلکتہ: چہارشنبہ ۲۷ صفر ۱۳۳۱ ہجری

Calcutta : Wednesday, February 5, 1913

یورپین ترکی اور ریاست هائے بلقان

—*—

فرهنگ بعض الفاظ عربیه

—*—

(آستانه) قسطنطینیه

(ادرنه) ایڈریا نوپل

(بحر مرمرا) مارمورا

(بحر ایجه) ایجین سی (جس میں جزائر سامرس وغیره واقع هیں)

(نهر الدانوب) دریاے ڈینیوب (جو کسی وقت ترکی روسی سرحد تها)

(النمسا والمجر) آسٹریا هنگری

(البوسنه والهرسک) بوسینیا، هزریگونیا

(الجبل الاسود) مانٹی نیگرو

(اثینا) ایتهنس دار الحکومت یونان

(سکک حدید) یعنے ریلوے لائن کا خط - (حدود) یعنے وہ موٹی جدول، جو ترکی حدود حکومت کو ریاست هائے بلقان ویونان سے علحده کرتی هے -

(یه نقشه قسطنطینیه کے مکتب حربیه کے جغرافیے سے طیار کیا گیا هے، اور اصل نقشے کا بعینسه عکس هے)

لَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ (القرآن الحكيم)

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad.

7-1 McLeod street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL-HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکته

عنوان تلغراف

« الهلال »

قیمت

سالانه ۸ روپیه

ششماهی ٤ روپیه ۱۲ آنه

ایک هفته وار مصور رساله

جلد ۲ — کلکته: چهارشنبه ۲۷ صفر ۱۳۳۱ هجری — نمبر ٥

Calcutta: Wednesday, February 5, 1913

فهرست

— * —

تصـــاویـــر

— * —

تلغـــراف خصـــوصي

— : * : —

بجواب الهلال

(قسطنطینه : ٦ - فروري)

— * —

جنگ شروع هوگئي - انتظامات ما فوق العادۃ نهایت مستعدي سے جاري' ایڈریا نوپل کے محصورین کي طرف سے هفتوں اطمینان هے - دشمن نے دو مرتبه پیش قدمي کي اور گولوں کي بارش سے فرار پر مجبور هوا - شوکت پاشا شتلجه پهنچ گئے هیں - انور بے ۳۰ - هزار فوج لیکر دارالخلافت سے روانه هوگئے - فتحي بے بهي طرابلس سے آگئے اور انکي کمان میں جنوبي حصه دیدیا گیا - مشهور هے که دشمن صلح کیلیے اب تک دول سے نامه و پیام کر رها هے - ناظم پاشا کے انتقام کي خبر محض گپ هے - شتلجا کي فوج متحد و متفق -

(مصبـــاح)

اعـــلان

نمبر ۹ ' ۱۰ ' ۱۱ ' ۱۲ ' دوباره چهپکر طیار هوگئے هیں - پهلي اور دوسري سه ماهي کي مکمل جلدیں جنکي جلد پر وسط میں سنهري حرفوں میں الهلال کا بلاک منقش هے' مجلد موجود هیں - پهلي جلد میں نمبر ایک سے ۱۲ تک ' اور دوسري جلد میں نمبر ۱۳ سے ۲۴ تک شامل هیں - دوسري جلد کے مضامین کے لیے پهلي جلد کے دیکهنے کي ضرورت نهیں - قیمت فی جلد چار روپیه آٹهه آنه - ششماهي کے تمام پرچوں کي یکجا جلدیں بهي بندهوائي گئیں هیں - قیمت في جلد مجلد آٹهه روپیه -

اطلاع

(۱) اگر کسي صاحب کے پاس کوئي پرچہ نہ پہنچے، تو تاریخ اشاعت سے دو هفتہ کے اندر اطلاع دیں، ورنہ بعد کو فی پرچہ چار آنے حساب سے قیمت لي جائیگي -

(۲) اگر کسي صاحب کو ایک یا دو ماہ کے لئے پتہ کي تبدیلي کي ضرورت هو تو مقامي ڈاکخانہ سے بندوبست کرلیں، اور اگر تین یا ۔ ماہ سے زیادہ عرصہ کے لئے تبدیل کرانا هو تو دفتر کو ایک هفتہ پیشتر اطلاع دیں -

(۳) نمونے کے پرچہ کے لئے چار آنہ کے ٹکٹ آنے چاهیں یا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -

(۴) نام و پتہ خاصکر ڈاکخانہ کا نام همیشہ خوش خط لکھیے -

(۵) خط و کتابت میں خریداري نمبر کا حوالہ ضرور دیں -

نوٹ — مندرجہ بالا شرائط کي عدم تعمیل کي حالت میں دفتر جواب سے معذور هے اور اس وجہ سے اگر کوئي پرچہ یا پرچے ضائع هوجائیں تو دفتر اسکے لئے ذمہ دار نہ هوگا -
(منیجر)

شرح اجرت اشتہارات

—*—

میعاد اشتہار	في صفحہ	في کالم	نصف کالم	نصف کالم سے کم
ایک هفتہ ایک مرتبہ کے لئے	۱۵ روپیہ	۱۰ روپیہ	$7\frac{1}{2}$ روپیہ	۸ آنہ في مربع انچ
ایک ماہ چار مرتبہ "	۵۰ "	۳۰ "	۲۰ "	۷ آنہ " " "
تین ماہ ۱۳ " "	۱۲۵ "	۷۵ "	۴۵ "	۶ آنہ " " "
چھہ ماہ ۲۶ " "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۷۵ "	۵ آنہ " " "
ایک سال ۵۲ " "	۳۰۰ "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۴ آنہ " " "

(۱) ٹائیٹل پیج کے پہلے صفحہ کے لیے کوئي اشتہار نہیں لیا جائیگا - اسکے علاوہ ۳ صفحوں پر اشتہارات کو جگہہ دیجائیگي -

(۲) مختصر اشتہارات اگر رسالہ کے اندر جگہہ نکال کر دیے جائیں تو خاص طور پر نمایاں رهیں گے لیکن انکي اجرت عام اجرت اشتہارات سے پچیس فیصدي زائد هوگي -

(۳) همارے کارخانہ میں بلاک بھي طیار هوتے هیں جسکي قیمت ۸ آنہ في مربع انچ هے - چھاپنے کے بعد وہ بلاک پھر صاحب اشتہار کو واپس کردیا جایگا اور همیشہ انکے لئے کارآمد هوگا -

شرائط

(۱) اسکے لئے هم مجبور نہیں هیں کہ آپکي فرمایش کے مطابق آپکو جگہہ دیں، البتہ حتي الامکان کوشش کي جاے گي -

(۲) ایک سال کے لئے اشتہار دینے والوں کو زیادہ سے زیادہ ۴ اقساط میں، چھہ ماہ کے لئے ۲ اقساط میں، اور سہ ماهي کے لئے ۳ اقساط میں قیمت ادا کرني هوگي اس سے کم میعاد کے لئے اجرت پیشگي همیشہ لي جائیگي اور وہ کسي حالت میں پھر واپس نہوگي -

(۳) منیجر کو اختیار هوگا کہ وہ جب چاهے کسي اشتہار کي اشاعت روک دے، اس صورت میں بقیہ اجرت کا روپیہ واپس کردیا جاے گا -

(۴) هر اس چیز کا جو جوے کے اقسام میں داخل هو، تمام منشي مشروبات کا، نعش امراض کي دواؤنکا اور هر وہ اشتہار جسکي اشاعت سے پبلک کے اخلاقي و مالي نقصان کا ادنی شبہہ بھي دفتر کو پیدا هو کسي حالت میں شائع نہیں کیا جاے گا -

نوٹ — کوئي صاحب رعایت کے لئے درخواست کي زحمت گوارا نہ فرمائیں - شرح اجرت یا شرائط میں

الذي ينزل الغيث من بعد ما قنطوا ' و ينشر رحمته وهو الولي ميد (۴۲ : ۲۷) ولا تايسو من روح الله ! انه لا يايس من روح الله لقوم الكافرون (۱۳ : ۸۷)

* * *

جلسه کي کارروائی " سورۃ والصف " کي تلاوت سے آغاز کی ' جسکو جناب شیخ محمد موسی المصري امام مسجد جامع شروع کیا ' اور پھر میں نہیں بتلا سکتا که میں کہاں تھا ؟ میرے ں میں یه صدا آرهي تھي ' لیکن معلوم نہیں که اس صدا کا جواب لیس کڑرر زبانوں سے کب ملے گا ؟

ا ایها الــذیــن ـنــوا ! هل ادلکم ـلــی تجــارة ـجیکـم من عذاب ـیـم ؟ تومنــون ـالــلـه و رسولــه تــجــاهــدون ـ سبیـــل الــلـه ـموالکـم و انفسکم ' ـکم خیـــر لـکـم ـ کنتم تعلمــون - ـغفـــرلـکم ذنوبـکم یـــدخلـکم فــي ـنـــات تجــري ـن تحتها الانهــار ' مســا کن طیبـــة ـي جنات عـــدن ' ـلــک الــفــوز ـلعظیم ' و اخــرى ـحبـــونهــا ' نصر ـن اللـــه و فتـــح ـــریب ' و بشـــر لـمـــومـنـیـــن (۶۲ : ۹)

اے وہ لوگو که دعویٰے ایمان رکھتے ہو ' اور کاروبار دنیوي میں مشغول ھو ! میں ایک ایسي تجـارت بتــلاؤں ' جـــو تــم کو (آنے والے) سخت و شدیـد مصائب عــذاب سے بچالے ؟ اللــه اور اسکے رسول پر ایمان کامل پیدا کرو ' اور خدا کی راہ میــں اپنے مــال و دولت اور اپني جانــوں سے جہاد کــرو ! یہي طریق تمہارے لیے بہتــر ھے بشرطیکــه تم (وقت کي مصیبت کو) سمجھو !

اگــر تم نے ایسا کیـا تو الله تمہارے قصوروں سے درگذر کردیــگا ' تم کو کامیابي و با مــرادي کے ایسے باغہــاے نشاط میں پہنچادے گا ' جہــاں (اشـک حسرت و نامرادی کی جگہه عیش مراد کي) نہریں بہه رهي هونگي ' اور نیز ایسے مکانات طیبه میں ' جو دائمــی مسرت کے باغــوں میں تم کــو بسائے رکھیں گے - غور کــرو تو یہي کامیــابي سب سے بڑي کامیابي ھے - اور پھر اسکے علاوہ ایک دوسري نعمت محبوب بھي تم کو ملےگي ' یعنے الله کے طرف سے غیبي نصرت کا نزول ھوگا ' اور تم عنقریب فتح مند هو جاؤگے - (اے پیغمبر) یه بشارت ھے جو مسلمانوں کو پہنچادو !

* * *

جلسے کي صدارت کیلیے باهر سے ایک بزرگ طلب کیے گے تھے ' مگر عین وقت پر وہ علالت سے مجبور ھو گئے - اسلیے باتفاق راے انریبل مسٹر غلام حسین عارف کا انتخاب هوا اور نئي وزارت کے خیر مقدم ' مسلمانوں کو اس فیصله کن وقت میں اتحاد اسلامي کي دعوت ' مظالم بلقان اور دول سته کي خاموشي پر اظہار نفرین و تاسف ' اور تحریک عمومي جہاد مالي کے بالترتیب رزولیوشن پیش کیے گے - تمام جلسے میں جوش و خروش اور اضطراب و التہاب کا جو عالم تھا ' اسکا بیان حیطۂ تقریر سے باهر ھے - درمیان میں چندہ کي وصولي اور نئے نئے آنے والے گروهوں کے سیلاب سے (جسکی لہریں منتقل هوتي هوئیں وسط مجلس تک پہنچ جاتي تھیں) شور و هنگامه برپا هوگیا تھا ' اور آپ سمجھه سکتے هیں که جس جگه بلا شائبۂ مبالغه ڈیڑھه لاکھه آدمیوں کا مجمع ھو ' اسکا ادنے سا بھي هنگامه کیسا شدید اور سخت هوگا ؟ لیکن الحمد لله که تمام دلوں کا قبلۂ اضطراب ایک هي تھا ' اسلئے جب اسکي صدا اٹھتي تھي تو سب متوجه هو جاتے تھے - تقریر کے شروع هوتے هي ایک ایسا سناٹا اور خاموشي طاري هوگئي ' گویا زبانیں سب سے چھن گئي تھیں ' اور صرف کان هي باقي رهگئے تھے -

جوش کا کچھه اندازہ آپ اس سے کر سکتے هیں که جلسے میں چندے کي وصولی کا ابتدا سے انتظام تھا ' اور تقریر کے شروع هونے سے پہلے هي تقریباً ایک سو والنٹیروں کي جماعت بار بار تمام جلسے میں دورہ کر چکي تھي ' مگر با ایں همه اثناے تقریر میں جب اس عاجز کي زبان سے یه جمله نکلا که :

" اب صرف دو هي کام هیں ' جنکي طرف تم کو بلاتا هوں : جیب میں مال ھے ' اُسے پھینکدو ' اور جسم میں جان ھے اُسے هتیلیوں پر طیار رکھو تاکه جب کبھي کلمۂ الہي کو تمہاري ضرورت ھو ' تم اسکي پہلی صداے دعوت پر اپني تڑپتی هوئي لاشوں کا اضطراب ' اور اپني گردنوں کے خوں کا فوارہ پیش کش کر سکو ! ! "

تو جاں نثاران ملت نے اپني جیبوں کو الٹ دیا ' اور نوٹوں اور روپیوں کے ساتھه صدائیں اٹھیں ' که جیب کي اخري متاع بھي حاضر ھے !

کلکته میں ایک سال سے چندے کی وصولي هو رهي ھے ' عام لوگوں میں (اور وهي اسلام کے سچے فرزند هیں) شاید هي کوئي شخص هوگا جس نے دس پندرہ مرتبه چندہ نه دیا هو - پچھلے دنوں اس فقیر کي تقریروں کي مجلسیں هفتے میں چار چار مرتبه منعقد هوئیں اور هزاروں مخلصین و محبین هیں ' جو هر مجلس میں شریک هوتے تھے اور هر مرتبه چندہ دیتے تھے - اسي طرح شہر کے هر حصے میں چندے کا سلسله جاري رها ' با ایں همه اس جلسے میں پیسوں ' اکنیوں ' اور دونیوں سے تقریباً ۳۰ - هزار روپیے کي رقم فراهم هوگئي -

والنٹیروں کا گروہ جلسے کے بعد راستوں سے گذرا تو مکانوں کي کھڑکیوں سے عورتوں نے اپنے زیور پھینکنا شروع کردیے - خود جلسے میں نہایت کثرت سے لوگوں نے اپني گھڑیاں ' انگوٹھیاں ' اور کپڑے اتار کر دیدیے - یہاں تک که گاڑي اور گھوڑا تک ایک شخص نے پیش کردیا -

تشکــر و تبریــک

—:○*○:—

هم اُن جوانان غیور ' اور خدمت گذاران مخلصین کو ان نتائج عظیمه کیلیے خلوص دل سے مبارک باد دیتے هیں ' جنھوں نے ایک هفتے تک اپني پوري زندگي اس خدمت کیلیے وقف کردي اور اسدرجه عظیم الشان مجلس کے منعقد هونے کا اصلي باعث ثابت هوے ' علی الخصوص پر جوش ممبران انجمن (معین الاسلام) جو ایک هفتے کیلیے اپنے ارام و راحت کو بالکل بھول گئے تھے - (کولھو ٹوله) کے حضرات بھی مستحق شکریه هیں ' علی الخصوص (حاجي محمد اسمعیل صاحب) پٹنوي ' شریک فرم حاجي اله بخش صاحب ' جنکا جوش و خلوص اپنے اندر ایک قابل تقلید مثال رکھتا ھے - اس جلسے کے انتظام و مشورہ کیلیے جو ابتدائي مجلس هوئي تھي ' اس میں اس عاجز نے جب دوکانوں کے بند کیے جانے پر توجه دلائی ' تو پہلی آواز حاجي صاحب هی نے بلند کی تھي ' فجزاهم الله عن الاسلام والمسلمین خیر الجزاء و وفقنا الله سبحانه و ایاهم کما یحبه و یرضاه -

شذرات

——:○(*)○:——

کلکتہ کا ایک عظیم الشان دن

—:*:—

۲ - فروري

—*—

اغراق اور مبالغه بياني نے الفاظ کا اثر کهوديا ھے - جب ھر' چند ادميوں کا مجمع اخباروں اور روئدادوں کے صفحوں پر آکر بلا تامل " عظيم الشان مجلس " بن جاتا ھے ' تو اب واقعه نگار کيليے يه نهايت سخت مشکل در پيش ھے که جو مجلس واقعي عظيم الشان ھو' اُسے کس لفظ سے تعبير کرے ؟

پچهلے اتوار کو کلکته ميں جو عام مجلس منعقد هوئي ' في الحقيقة .. اسکي قوت اجتماعي کے بيان کيليے صرف کلکته هي کا نهيں ' بلکه بغير کسي مبالغه کے تمام هندوستان کا سوال در پيش ھے - هم پورے يقين کے ساتهه کهه سکتے هيں که کثرت نفوس ' و اظهار جوش و اثر کے لحاظ سے شايد هي ابتک هندوستان ميں کوئي انساني مجمع ايک وقت ميں ايسا هوا هو -

صرف ايک مجمع اس مجلس کے مقابلے ميں پيش کيا جاسکتا ھے - يعنے وه ماس ميٹنگ ' جو اغاز غزوهٔ طرابلس کے زمانے ميں فدريشن هال کي زمين پر منعقد هوي تهي ' ليکن وه بهي کلکته هي کي مجلس تهي -

اس نکتے کو ياد رکهنا چاهيے که پولیٹکل جلسوں کي حالت عام مجالس سے با لکل الگ هوتی ھے - کسي عام کامياب مجلس کيليے اسقدر هوجانا کافي ھے که اسميں آدميوں کا اجتماع کثير هو' تقريريں پر اثر کي جائيں ' ذي عزت اور با رسوخ اشخاص شريک هوں ' چنده کی مقدار کافي هاتهه آے ' اور چيرز کي آواز متصل هو - ليکن پولیٹکل اغراض سے جو مجمع منعقد هوتے هيں ' انکے ليے صرف اتنا هي هونا کافي نهيں ھے ' بلکه پهلي چيز يه ھے که کسي ايسي قوت کا انکے ذريعه ظهور هو' جو براه راست مقصد مجلس کے اثر کا دنيا سے اعتراف کرائے ' اور جلسه کي تقريروں سے نهيں ' بلکه اسکي در و ديوار سے ايک خاموش قوت کي صدا اٹهنے لگے -

هم سمجهتے هيں که لوگ هر جگهه جلسے کرتے هيں مگر اس ضروري نکتے کا خيال نهيں رکهتے -

کلکته ميں پچهلے اتوار کا آفتاب ابهي اچهي طرح بلند نهيں هوا تها که هر شخص محسوس کرنے لگا که آج کوئي غير معمولي کار روائی هونے والي ھے - سب سے پهلا عظيم الاثر منظر يه نظر آيا که صبح هي سے شهر کے تمام بڑے بڑے بازاروں کي دکانيں بند هونا شروع هوگئيں ' اور تهوڑي دير کے بعد گياره لاکهه آبادي کے طول و عرض ميں ايک مسلمان کاروباري کي دکان بهي ايسي نه تهي جو بند نه هوئي هو -

اتوار کا دن گو سرکاري تعطيل کا دن ھے ' مگر کلکته اور بمبئي وغيره ميں ديسي بازاروں کے کاروبار کا اصلي دن وهي هوتا ھے' کيونکه ايک تو انگريزي دکانوں کے بند هو جانے کي وجه سے ضرورت کي چيزيں هندوستاني بازاروں ميں ليني پڑتي هيں' دوسرے تعطيل کي وجه سے لوگ بازاروں ميں بکثرت آتے هيں اور هفتے بهر کي ضروريات خريدتے هيں - پس اتوار کے دن کلکته کے بازاروں ميں خاموشي اور سناٹے کا چها جانا ايک ايسي قوت کا ظهور واضح تها' جس کا هر باشندهٔ شهر کو اعتراف کرنا پڑتا تها -

نيو مارکيت ميں اتوار کے دن بکثرت خريد فروخت هوتي ھے اور انگريزوں کی تمام روزانه ضروريات کا دار و مدار اسي بازار پر ھے ' ليکن يهاں ايک دکان بهي کهلی نه تهي -

قصائيوں اور گوشت کے دکانداروں کا دکان بند کرديا سب سے زياده موثر تها - اسکا اندازه کرنا مشکل ھے که اُس دن دونوں وقت کتنے لوگوں کو گوشت کي جگه محض ترکاري پر قناعت کرني پڑي ' اور اس طرح معلوم کرنا پڑا که آج کيا هو رها ھے ؟

مسلمان گاڑي والوں نے بهي گاڑياں بند کردي تهيں -

جلسه کيليے هاليڈے اسٹريٹ کے ایک نهايت وسيع ميدان ميں انتظام کيا گيا تها - دس بجے سے انسانوں کے سيلاب عظيم هر طرف سے متحرک هوے اور مقام مجلس تک بڑهنا شروع هوے - سب سے زياده موثر منظر اُن باقاعده جلوسوں کا تها جو تمام بڑے بڑے محلوں سے نکالے گئے تهے - يه هزاروں انسانوں کا ايک مضطرب اور پر جوش مجمع هوتا تها' جسکے آگے بڑے بڑے علم هوتے تهے اور اُن پر مختلف آيات جهاد و قتال جلي حرفوں ميں نماياں نظر آتي تهيں - علم کے پيچهے هزاروں آدمي " الله اکبر " اور " جاهدوا في سبيل الله باموالکم وانفسکم " کے نعرے لگاتے تهے ' اور با پهر بعض پر اثر نظموں کے بند جوش و خروش کے ساتهه پڑهتے جاتے تهے -

باره بجتے بجتے وه وسيع ميدان ' جسکي نسبت قياس کيا جاتا تها که شايد اسکے بعض گوشے خالي رهکر جلسے کي عظمت کو نقصان پهنچائيں گے ' اس طرح بهر گيا تها که هزاروں آدمي سڑک پر کهڑے تهے ' اور جس طرف نظر جاتي تهي انسانوں کا ايک سمندر متلاطم نظر آتا تها - اُس وقت هر شخص کو خود بخود ايک عجيب نا قابل تعبير بيخودانه کيفيت کے ساتهه اپنے اندر قوت و عظمت کا احساس هوتا تها اور معلوم هوتا تها که هم اتنے ضعيف و کمزور نهيں هيں ' جتنا بدقسمتي سے هميں سمجهايا گيا ھے -

ڈيڑه بجے جب يه عاجز جلسے ميں پهنچا تو چاروں طرف سڑک بهي اسطرح بهر چکي تهی که بلا مبالغه اسٹيج تک جانے ميں پورے دس منٹ صرف هوے -

حيران هوں که ايک وقت تها جو گذر گيا ' اب آپکو اسکي تصوير کيونکر دکهلائي جاے ؟

اتنے بڑے جلسے ميں شاميانوں کا انتظام ممکن نهيں' البته دوپهر کي سخت تپش و حرارت کا اسماني شاميانه سب کے سروں پر تها' اور اندر سے اٹهنے والے دود حسرت و اندوه سے سب کي آنکهيں پر نم تهيں - پسينے کے قطرے پيشانيوں پر چمک رهے تهے' اور دل کے اندر اور جسم سے باهر' دونوں فضاؤں ميں آتش و حرارت کے سوا کچهه نه تها - آه ! يه آتش مقدس ! يه حرارت زندگي ! يه تپش حيات ملي !! جس کے افسرده شعلوں کے بهڑکنے کے دن نهيں معلوم کب آئيں گے ؟ حالانکه اگر دن آنے والے تهے تو وه تو آگئے -

نه داغ تازه ميخارد' نه زخم کهنه مي کاود
بده يارب دلے' کين صورت بيجان نمي خواهم

الهلال

٢٧ صفر ١٣٣١ هجری

—:*:—

حديث الغاشيه (1)

يد الله على الجماعه

— * —

الحمد لله الذي احيانا بعد ما اماتنا و اليه النشور!

— * —

يه پرچه ناظرين كے هاتهوں ميں اس وقت پہنچے گا ' جبكه لكهنو كي صحبتوں كو ڈيڑه هفته گذرچكا هوگا ' تا هم يقين هے كه لندن كي " صلح كانفرنس " كے بعد اگر كوئي تذكره انكي صحبت ميں هوگا تو وه لكهنو كي گذشته كانفرنسوں كي " معركه ارائياں " هونگي -

اخلاقي عقائد كي بهت سي گمراهياں هيں جنكے الفاظ لوگوں كي زبانوں پر چڑهگئے هيں ' اور هرموقعه پر انكا استعمال نهايت كثرت كے ساتهه كيا جاتا هے - من جمله انكے ايک يه خيال بهي هے كه صلح جنگ سے ' اور امن شورش سے ' بهرحال بهتر هے -

ليكن غور كيجيے تو اس خيال ميں جسقدر سچ هے ' شايد اس سے كسي قدر زياده مقدار ميں جهوٹ بهي هے - يه سچ هے كه شورش سے سكون بهتر هے ' مگر كس شورش سے ؟ سمندروں كے تلاطم ' اور هواوں كي خوفناک موجوں كي شورش سے - نه كه اس زندگي كي شورش سے ' جسكے جاتے هي موت كے سكون كا پيام آجاتا هے !

صلح بهي اچهي چيز هے ' مگر شايد وه صلح اس سے مستثنى كردي جاے ' جس كے مشير (سر ايڈورڈ گرے) هوں -

لكهنو كے ان جلسوں ميں بهي امن كم اور شورش زياده تهي ' صلح كا خيال محدود تها ' اور جنگ كي طلب وسيع - امن و سكون اسٹيج كے كنارے تک بهي خالص نه تها ' مگر جنگ كے ولولے سے هال كي پوري فضا گونج گونج اٹهتي تهي -

پس اسميں تو شک نهيں كه يه شورش تهي ور امن شورش سے بهتر هے - اسميں بهي كوئي دهوكا نهيں كه يه ايک جنگ كي سرگرمي تهي ' اور صلح في نفسه جنگ سے اچهي هے - ليكن چونكه اس شورش سے پہلے جو سكون تها ' وه دريا كا سكون نه تها ' جس سے مسافروں كي زندگي اور كشتيوں كي سلامتي وابسته هے ' بلكه سكون تها اس خواب غفلت كا ' جو انسان كو زندگي كي حركت سے محروم كرديتا هے ' اور اپنے اندر موت كي ايک مثال كامل ركهتا هے : (وهو الذي يتوفاكم بالليل) - بلكه وه سكون تها ' اس جمود ممات ' اس نعش بے حرارت ' اور اس جسد بے روح كا ' جسكے ليے موزوں جگهه زمين كے اوپر نهيں ' بلكه اسكے نيچے هے - اسليے اگر بيداري ' هشياري سے ' جنبش ' بےهوشي سے ' اور زندگي ' موت سے بهتر ' تو يقيناً يه شورش بهي امن سے ' يه جنگ بهي صلح سے ' اور يه هنگامه و غوغا بهي خاموشي سے بهتر تها - فالحمد الله الذي احيانا بعد ما اماتنا ' و اليه النشور [پس تمام حمد و تقديس هے اس قدير و حكيم كيليے ' جس نے هم كو هشياري كي زندگي عطا فرمائي ' حالانكه هم غفلت كي موت ميں ساكن و ساكت پڑے تهے -]

* * *

ليكن اس عجائب سراے بوقلموں ميں ايک هي وقت كے اندر سب كو خوشي نهيں هو سكتي - هميشه شادي و غم ميں باهم تصادم رها هے ' اور ايک كي خوشي دوسرے كيليے ماتم رهي هے - اور غور كيجيے تو ايسا هونا قدرتي هے -

دنيا ميں رنج و خوشي اور شادي و غم كي حقيقت يه هے كه پہلے ميں " حاصل " كي مسرت هوتي هے ' اور دوسرے ميں " رفته " كا افسوس - غم كي تمام مثالوں كو ايک ايک كركے ذهن ميں لائيے ' هر مثال ميں آپ ديكهيں گے كه كوئي نه كوئي شے آپسے جاتي رهي هے ' اور جانے هي كا نام غم هے - مفلس اداس رهتا هے ' اسليے كه دولت چلي گئي - بيمار غمگين هوتا هے ' اسليے كه صحت جاتي رهي - مايوسي ميں سب سے زياده غم هوتا هے ' كيونكه ايک چيز " اميد " تهي ' جو اس سے چهن گئي - اسي طرح خوشي كے تمام مواقع ياد كيجيے - آپ ايک پُر تكلف محل يا كسي قيمتي موٹر پر بيٹهكر خوش هيں ' اسليے كه دولت هاتهه آگئي - بيمار كيليے غسل صحت كا دن كم از يوم عيد نهيں ' كيونكه اسے صحت ملگئي - پس شادي و غم كي تعبير اگر زياده واضح لفظوں ميں كي جاے تو يهي هوگي كه حاصل هونے كا نام خوشي هے ' اور كهودينے كا نام غم - پهر اگر يه سچ هے كه خوشي ' كسي شے كے حاصل هونے كا نام هے ' تو آپ كو جب كبهي كوئي چيز ملے گی ' ضرور هے كه وه كسي كے هاتهه سے نكلي هو - عالم كائنات ميں كوئي چيز بهي بيكار پڑي هوئي نهيں هے كه آپ اٹها ليں گے ' هر چيز كسي نه كسي جگهه جڑي هوئي هے ' آپ كو اٹها لينے سے نهيں ملے گي بلكه توڑنا پڑے گا - اور توڑئيے گا تو آپكا دامن بهرے گا مگر كسي كي استين ضرور خالي هوگي - آپ پهولوں كي سيج پر لوٹ كر خوش هوتے هيں ' مگر يه بهول جاتے هيں كه كوئي نه كوئي باغ اجڑا هے ' جب كهيں جاكر آپكا بستر آباد هوا هے -

(عرفي شيرازي) جو بجاے شاعر هونے كے ايک اسرار شناس حكيم تها ' اس نكتے كو كهه گيا هے :

زمانه گلشن عيشي كرا به يغما داد ؟
كه گل بدامن ما دسته دسته مي آيد

(ميرزا غالب) نے ايک دوسري بات كهي هے ' مگر آپ اسي نظر سے ديكهيں :

هر جاده كه از نقش پئے تست به گلشن
چاكيست بجيب هوس انداختهٔ ما

پس دنيا ميں آپكا هر نفع كسي دوسرے كا نقصان هے ' اور آپ اپنے نفع سے خوش هيں تو دوسرا اپنے نقصان پر متاسف -

لكهنو كے جلسوں ميں جو كچهه هوا ' وه در اصل ايک ابتدائي معركهٔ جنگ تها ' جس نے مسلمانوں ميں سب سے پہلے ايک نئے حريف مقابل كو دنيا سے روشناس كيا - قوم خوش هے كه اس نے طاقت حاصل كي ' ليكن جن سے چهين كر حاصل كي ' ضرور هے كه وه غمگين هوں - آپ كو اگر اپنے بننے كي خوشي هے تو كسي كو اپنے بگڑنے كا ماتم هے - پهر اسكا كوئي علاج نهيں كه ايسا هونا قدرتي هے - قوم كي قسمت ابتک ايک جائداد منقوله تهي ' جن پر چند اشخاص كا قبضه تها : لا تسئل عما يفعل - يه پهلا موقعه هے كه ايک نيا دعويدار پيدا هوا اور طاقت دكهلا كر اپنا حق لينا چاها - آپ كسي كے قبضے سے اسكي مقبوضه رياست چهيننا چاهيں گے تو وه ضرور روے گا - ضابط و خود دار هوگا تو كسي گوشهٔ مكان ميں رومال سے آنكهيں چهپاكر روے گا ' بے ضبط اور بے قابو آدمي سڑكوں پر چيخ چيخ كر ماتم كرينگے - كوئي وجهه نهيں كه آپ اسپر معترض هوں :

(1) اس هفتے ميں ايڈيٹوريل حصے كے لكهنے اور كمپوز هونے كے آخري دنوں ميں [يعنے اتوار پير اور منگل كو] مولانا سخت عليل هوگئے هيں - اميد نهيں كه وه ليڈنگ ارٹيكل لكهه سكيں - يه ارٹكل جنوري كے پہلے هفتے كے الهلال كيليے لكها گيا تها ' ليكن شئون عثمانيه اور " فاتحهٔ جلد جديد " نے اسقدر جگه لے لي كه اينده اشاعت كيلے ركهديا گيا ' اسكے بعد بهي هر نمبر ميں مقدم مضامين جگه ليتے رهے اور اسكي اشاعت كي نوبت نه آئي ' چونكه اس هفتے يه صفحات خالي هيں ' احتياطا كمپوز كراليا جاتا هے اگر پرسوں تک ليڈنگ ارٹكل ملگيا ' تو اسے نكالديا جاے گا ورنه شائع هو جاے گا -

(عبد الواجد)

جنگ بعد از صلح

— * —

ان الذین قالوا ربنا الله ثم استقاموا' فلا خوف علیهم ولا هم یحزنون

— * —

(محمود شوکت پاشا) نے کہا تھا :

" عالم اسلامي کي ملامت اور جنگ ' ان دو چیزوں میں سے اگر کسي ایک کے اختیار کرلینے پر هم مجبور کیے گئے تو هم کو تلوار کھینچني پڑیگي "

بالاخر یہ قبلۂ امال اور کعبۂ امید چہل کرور نفوس اسلامیہ ' تلوار کھینچنے پر مجبور کیا گیا ' اور اس نے کھینچ لي -

وزارت خارجہ پر پرنس سعید حلیم پاشا کا تقرر هوگیا - جمعہ کے دن باب عالي کے طرف سے یادداشت کا جواب پیش کیا گیا ' جسکا لب و لهجہ پوري دانشمندي اور مصلحت وقت کے مطابق رکھا گیا تھا مگر ایڈریانوپل اور جزایر کي حوالگي سے قطعي انکار تھا -

ترکي کے جواب کے متعلق تار برقیوں میں عجیب اختلاج بیان رہا - ۳۰ کي صبح کو جو پہلي تار برقي آئي ہے اسمیں ظاهر کیا گیا تھا کہ " باب عالي اسکے لیے طیار ہے کہ ایڈریا نوپل کے جنگي استحکامات مسمار کردیے " یہ در اصل انگلستان کي تجویز تھي جو صلح کانفرنس کے اخري ایام میں مشہور هوئي تھي - نیز اس تار میں ترکي کے طرف سے یہ بھي ظاهر کیا گیا تھا کہ وہ ایڈریا نوپل کے اس حصے کو دول کي راے پر چھوڑ دیتي ہے ' جو دریاے مارتزا کے دهني جانب ہے ' اور جہاں اسلامي معابد و مقابر نہیں هیں -

لیکن پھر دو بجے ایک دوسرا ٹیلیگرام آیا ' جسکا پہلا جملہ یہ تھا :

" ترکي کے نوٹ میں ایڈریانوپل کے قلعوں کے مسمار کرنے کا کوئي ذکر نہ تھا بلکہ ایڈریانوپل کے اس حصے کي نسبت ' جہاں مزارات مقدسہ واقع هیں ' ترکي حکومت میں رکھنے پر اصرار کیا گیا ہے " !

هم یقین کے ساتھہ کہتے هیں کہ جس طرح قلعوں کے مسمار کرنے کا نوٹ میں ذکر نہیں تھا ' اسي طرح ایڈریانوپل کے ایک حصے سے دست بردار هو جانے کا بھي اسمیں ذکر نہوگا ' جسکو پہلے تار میں پڑھکر بہت سي جلد باز طبیعتیں نئي وزارت کي طرف سے مایوس هوگئي تھیں -

دوسرے تار کي عبارت اس خیال کي پوري تصدیق کرتي ہے - ایڈریانوپل کا وہ حصہ جو دریا کے بائیں جانب ہے ' شہر کي اصلي آبادي ہے ' اور تمام مقابر و مساجد اسي میں واقع هیں - نوٹ میں اس حصے کي اسلامي و تاریخي اهمیت پر زور دیا گیا هوگا کہ ایسے مقام سے ترکي کیونکر دست بردار هوجاے ؟ لیکن کسي ایک حصے کي اهمیت پر زور دینے سے یہ لازم نہیں آتا کہ اسکے دوسرے حصے سے دست بردار هوگئے -

بہر حال بلقاني اتحاد نے صلح کي منظوري سے انکار کردیا - نئي وزارت کي استقامت اور هیبت نے پہلا اثر جو پیدا کیا ' وہ یکایک دول کے رویے کي ایک نئي کروٹ تھي - یا تو دول ترکي پر زور ڈال رہے تھے کہ شرائط منظور کرلے ' اور یا اب بیان کیا جاتا ہے " ترکي کا نوٹ معتدل ہے اور دول نے بلقاني ریاستوں پر صلح کي منظوري کیلیے اپنا پورا زور صرف کیا - انگلستان کے اخبارات عام طور پر بلقاني اتحاد کو آمادۂ صلح کر رہے هیں "

ترکي نے اخر تک جنگ میں پیش قدمي سے پرهیز کیا بلقاني اتحاد نے ۳ - فروري کي شام سے اعلان جنگ کردیا تھا چنانچہ شام کے سات بجے ایڈریا نوپل پر گولہ باري شروع کردي گئي

بلقانیوں نے اعلان کردیا ہے کہ نامہ نگاروں کو میدان جنگ میں شرکت کي بالکل اجازت نہوگي ' اور باوجود صوفیا اور بلغراد کي اکاذیب ' اور لفٹنٹ (ویگنر) کي شریفانہ خدمات کے خرید نے کے جو تلخ تجربہ ریاستوں کو افشاے حالات کا هوچکا ہے ' وہ اسي کا مقتضي تھا -

اسوقت جنگ کے متعلق جو خبریں آئي هیں انمیں (صوفیا) کي خبر سخت گولہ باري اور ایڈیریا نوپل کے ایک حصے میں آتشزدگي کا دعوا کرتي ہے ' مگر قسطنطنیہ کي سرکاري خبر میں اسکا کوئي ذکر نہیں ' بلکہ ظاهر کیا گیا ہے کہ دشمن پسپا هوکر فرار پر مجبور هو گیا -

" ناصیۂ جمال امید "

— * —

هم نے نمبر (۳) کے ساتھہ غازي (انور بے) کي جو آخري تصویر بہ تقریب ورود قسطنطنیہ شائع کي تھي ' اسکے اوپر " ناصیۂ جمال امید " لکھا تھا - اس وقت تو یہ توقع تھي لیکن اب واقعہ ہے -

جامع سلیم (ایڈیریا نوپل) کا صحن

یہ سچ ہے کہ موجودہ حالت میں جنگ کو صلح پر ترجیح دینا مصلحت اندیشیوں کي سب سے بڑي قرباني تھي ' جو (اتحاد و ترقي) نے کي - مشکلات بے شمار ' اور موانع چند در چند درپیش ' تاهم مایوسیوں کي خواہ کتني هي ظلمت هو ' (انور بے) کا ناصیۂ جمال همارے لئے شمع امید ہے - شوکت پاشا کي گورنمنٹ ' اور انور بے کي موجودگي یقین دلاتي ہے کہ اب جنگ کي حالت اسکے ماضي سے بالکل مختلف هوگي ' اور عنقریب واقعات کا چہرہ بدل جاے گا -

اب (انور بے) کس حالت میں هیں ؟ اسکي نسبت کوئي اطلاع نہیں آئي لیکن یقیناً وہ شتلجہ پہنچ گئے هونگے اور هم خاص طور پر تحقیق حال کیلیے تار بھیج چکے هیں -

ایک نہایت تشویش انگیز مگر اتني هي ناقابل وثوق خبر یہ تھي کہ مرحوم ناظم پاشاہ کے قتل کا انتقام لینے کیلیے ایک فوج قسطنطنیہ کي طرف بڑھ رهي ہے - مگر معلوم هوتا ہے کہ یا تو یہ کسي بے اصل افواہ کا نتیجہ ہے ' یا سیاسي اغراض سے شائع کي گئي ہے - یقین نہیں کہ اسکي کوئي اصلیت هو - ناظم پاشا کا واقعہ محض اتفاقي تھا ' اور اگر یہ انقلاب عزت اسلامي کي حفاظت میں کچھہ بھي کامیاب هوا ' تو ایک ناظم پاشا کي جگہ اگر هزار ناظم بھي قتل هو جائیں تو بھي ایک لمحہ کیلیے همیں کوئي تاسف نہیں -

ـنے پر خوشي سے آمادہ ھوگئے - قدرۃً میرا پہلا سوال یہ ھوا کہ ترکي
ج اسطرح میدان میں کمزور کیوں ثابت ھوئي ؟ اسکے جواب میں
ں نے حسب ذیل تقریر کي :—

" افسوس ! آپ ضرور ایسا دریافت کرینگے اور میں اسکے وجوہ
ں تک جانتا ھوں عرض کرونگا ' کیونکہ آپکو معلوم ھے کہ میں ان
ونمیں موجود نہ تھا اور میرا چتلجہ پر جانا اُس وقت ھوا جبکہ
ـگ ملتوي ھوچکي تھي - مگر میں نے اکثر فوجي جنرلوں سے
ت دیر تک گفتگو کي ' خصوصا (محمود مختار پاشا) سے ' جو
ي بڑي تعریفیں کر رھے تھے اور افسوس کرتے تھے کہ آپ اس
ـگ میں انکے ساتھہ نہ تھے -

بہر کیف آپ کو ضرور واقفیت ھوگي کہ ھم جنگ کے
ے مطلق طیار نہ تھے اور یہ لڑائي ھم پر نہایت بزدلانہ
یب سے ڈالدي گئي - گذشتہ سال ھم لوگ اپني افواج کے ساتھہ اپنے
ست پر اٹلي سے جنگ کر رھے تھے - اپني بحري طاقت کي خرابي
ھم طرابلس میں کوئي کمک روانہ نہ کرسکے ' تاھم کسي طور پر ھم
ے ترکی سپاھیونکي ایک بڑي تعداد اور کئي ھزار بہترین جوان
سرونکو روانہ کردیا تھا ' تا کہ عربوں کو مردانہ حفاظت وطن کي
ـگ کي میں تربیت وتنظیم کي مدد دیں - اسکے بعد یہ خبر معلوم
ئي کہ سرویا اور بلغاریہ اپنے اسلحۂ جنگ درست کر رھے ھیں
ر اس خبر کے موصول ھوتے ھي یہ فریب آمیز جنگ شروع بھي
وگئي - انھوں نے ھم پر یہ تہمت لگا کر ' اسکے انتقام کي صدا
ـند کي کہ ھماري فوج نے انکے مواضع پر حملے کئے ھیں -
انٹي نیگرو نے بھي فوراً انکي تقلید کي - ھم اپني آیندہ دقتونکو
مجھہ گئے اور اپني افواج کو نقل و حرکت کا حکم دینا چاھا ' مگر
ر (جیرلڈ لوتھر) سفیر انگلستان متعینہ قسطنطنیہ اور دیگر سفرا نے
استدعا کي کہ ھم لوگ کوئي حرکت ایسي نہ کریں جو اشتعال
بنے والی تصور کي جاے ' کیونکہ انھوں نے ھمکو صاف لفظونمیں
مجھایا کہ دول یورپ اسپر مستعد ھیں کہ جنگ ھرگز نہ ھونے دیں '
ر اسوقت تک ترکوں کو کسي مخالفانہ حملہ کا اندیشہ کرنیکي
رورت نہیں جب تک خود انکي طرف سے کوئي جنگي طیاري اور
یش قدمي نہوگي - بہت خوب ' ھملوگوں نے فوراً اپني فوجوں کو ٹھر
انیکا حکم دیدیا ' اور کوئي انتظام شروع نہ کرسکے - مگر بلقان لیگ کا
مخالفانہ انداز روز بروز بڑھتا گیا - یہانتک کہ خود دول یورپ نے عام
ور پر اعلان کردیا کہ اگر جنگ چھڑگئي تو دونوں فریق میں سے کسي کو
جازت نہ ھوگي کہ اس جنگ سے کوئي ملکي یا مالي نفع اٹھائے - اس
ھمکي کو یورپ کي پارلیمنٹوں نے یوں مفید ٹھرایا تھا کہ جب کسي
ریق کو جنگ سے فائدہ کي امید نہ ھوگی ' پھر یقیني بلقان لیگ کا
بلتا ھوا خون ٹھنڈا پڑ جائیگا ' لیکن دول یورپ شاید بھول گئے تھے
ہ وھاں کي چھوٹي چھوٹي ریاستیں اپنے خاص ارادے بھي رکھتي
یں - پس ساري دنیا کو حیرت ھوئی ' جب ان سب قصونکے بعد
یک ایسا اعلان ھمیں دیا گیا ' جسکے الفاظ نے مجبور کیا کہ اسے اعلان
جنگ تصور کریں -

فوجي بے سروسامانی

ھم جنگ کے لیے بالکل آمادہ نہ تھے - افسروں میں سے کئي ھزار
جوان طرابلس میں رکے پڑے تھے ' جیسا کہ میں ابھی آپ سے کہہ چکا
ھوں - اسکے علاوہ ھم نے دو بڑي بڑي با قاعدہ اور ردیف فوجیں شام
کے ساحل پر اس غرض سے جمع کردي تھیں ' تا کہ اٹلي کي فوج
وھاں اتر نہ سکے ' اس لیے ھماري یورپین فوج میں افسرونکي
سخت کمي محسوس ھوئي - بعضوں میں سات اور بعضوں میں
صرف دو کمپني افسر تھے ' یورپین افواج کے کل ردیف ساحل شام پر
جمع تھے -

جب ایسي حالت میں جنگ شروع ھوگئي تو ھم کو
مجبوراً غیر مستعد اور نہ قابل لوگوں سے کام لینا پڑا ' اور مناستر
اور ایڈریا نوپل کي قیامي فوجیں ' جنگي فوج بناکر میدان میں
بھیج دیني پڑیں - اس فوج میں ایسے سپاھي بے سر و سامانی
سے بھرتي ھوے تھے ' جنھوں نے بندوق کبھي چلائي بھي نہ ھوگي اور
جنکي تعلیم صرف دو یا تین کمپني افسرونکو اپنے ھاتھوں میں لیني
پڑي تھي - اس موقع پر ھمارے جنگي جہازونکي کمي نے ھمیں
نقصان پہنچایا ' کیونکہ ھمارے پاس شام کے ساحل پر ڈیڑہ لاکھہ باقاعدہ
سپاھي موجود تھے جنھیں ھم اسوقت یورپ نہیں پہنچاسکے اور جنکو
قونیا ریلوے تک آنے میں کئي سو میل کي مسافت طے کرني پڑي -
یہ فوجیں چتالجہ اسوقت پہونچیں ' جب التواے جنگ کا اعلان
ھوچکا تھا -

گھوڑونکي کمي

ھمارے سوار اور برق اندازونمیں گھوڑونکي بھي سخت کمي
تھي - ھم نے حماقت سے یورپین خیال کے مطابق اپنے بندوق کے
رسالہ کو صلح کي وقتي حالتمیں قایم رکھا تھا - جب جنگ شروع
ھوگئي تو ھماري یورپین افواج میں ٦٨ - ھزار گھوڑونکي ضرورت
پائي گئي - انکي جگہ نئے اور وحشي گھوڑونسے پر کرني پڑي -

سڑکوں کي خرابي

دوسري بڑي دقت سڑکونکي خرابي سے پیش آئی - انکي
خرابي کي یہ حالت ھے کہ پاے تخت کے متصل جو سڑکیں
ھیں وہ بھي تھوڑي سي بارش کے بعد بالکل دلدل ھوجاتي ھیں -

سامان جنگ

فوجونکي تعداد کاغذ پر تو ضرور تھي اور جب نقل و حرکت کا حکم
صادر ھوا تو تمام سپاھي حاضر بھي ھوگئے جیسا کہ ھر سچے ترک
سپاھي کا دستور ھے ' مگر بار برداري کا سامان کہاں تھا ؟ گھوڑے اور
دیگر ضروري جانور خریدنیکو روپیہ کہاں سے آتا ؟ سپاھي جب روانہ
ھوے ھیں تو انکا عجیب حال تھا - نہ تو انکے اسلحہ درست تھے ' اور نہ
گولہ بارود اور دیگر لوازم جنگ کا کوئي سامان تھا - نہ قطع
مسافت کیلیے ریل تھي ' اور نہ لڑانے والے افسر موجود تھے - ان بیچاروں
نے باسفورس عبور کیا اور میدان جنگ کي پہلي صفونمیں قرباني
کي بھیڑوں کي طرح ھانک دیے گئے - انمیں کوئي بھي یہ نہیں
جانتا تھا کہ انکا سردار کون ھے ؟ فوج کے کس حصہ سے اسکا تعلق
ھے ؟ اور کس دستہ کا وہ شریک ھے ؟ با ایں ھمہ بدنظمی ھمارے
سپاھي میدان جنگ میں جان فروشي سے باز نہیں آے اور بے دریغ
اپنے تئیں کٹواتے رھے - یہ بلغاري ' سروین ' یا یوناني نہ تھے ' جنھوں
نے انکو شکست دي ' بلکہ جنگ کي بے ترتیبي اور بھوکے
سپاھیونکي گرسنگي تھی ' جو ترکونکے بربادي کا باعث ھوئی -
کرک قلعسي ' لولي برغاس ' اور چتلچا کي لڑایونکو مثالا سامنے رکھیے '
(محمود مختار پاشا) کي فوج میں سواري کا کوئي سامان نہ تھا -
ان بلغاریوں پر جنکا ٹڈي دل ایڈریا نوپل کي راھیں مسدود کرنا
چاھتا تھا ' مختار پاشا کو مجبوراً حملہ کرنا پڑا - اس حملہ میں وہ
سپاھي شریک تھے جنکو تین شبانہ روز سے کوئي غذا نہیں ملي تھي - سب
کے سب بالکل کمزور ھو رھے تھے اور انکے پاس سامان جنگ بھي نہ تھا
سڑکیں اتني خراب تھیں کہ گھوڑے کیچڑ میں پھنس پھنس جاتے
تھے اور بندوقیں زمین میں گڑ جاتی تھیں - دو دو ٹکڑے کرکے بھي
انکا آگے بڑھانا ناممکن معلوم ھوتا تھا - اور پیدل سپاھي تو گرسنگي
کے باعث اسقدر نحیف ھوگئے تھے کہ انسے کسي مدد کي امید بیکار
تھي - روٹي کي تلاش میں مستعد سپاھي منتشر ھو گئے - عین اسي
حالتمیں دشمنونکي فوجیں نمودار ھوئیں اور ترکي سپاھیوں میں

دل از من ' دیدہ از من ' آستین از من ' کنار از من !

* * *

لیکن یه جو کچهه هوا ' اسپر محض ایک سرسري نظر ڈالکر نہیں گذر جانا چاهیے - آجکل همـاري نظریں (بحر مار مورا) اور (در دانیال) کے جنگي طوفانوں کي طرف لگي هوئي هیں ' اور جي نہیں چاهتا که اور کسي طرف دیکھیں ' تاهم هم ناظرین سے کہینگے که وہ ان چند هلکي لہروں سے بهي اغماض نه کریں جو ۲۶ دسمبر کو (گومتي) کي ساکن و خاموش سطح میں اٹهي تهیں - عجب

میجر سید حسن بلگرامي

محمدن ایجوکیشن کانفرنس کے گذشته اجلاس کے صدر ' جنکي غیر متوقع ازادي و صداقت کي بدولت ' علي گڈہ کانفرنس کے اسٹیج پر پہلي مرتبه ایک زندہ اواز بلند هوئي - فجزا هم الله عن المسلمین خیر الجزاء

هیں که کسي وقت یهي گومتي کي لہریں قلزم کے طوفانوں کا کام دیں -

في الحقیقت ان جلسوں میں صاحبان عقل و فکر کیلیے بہت سي عبرتیں تهیں ' جنکو ایک ایک کرکے یاد کرنا چاهیے کیونکه وہ مسلمانان هند کے اُس تغیر افکار و اعمال کی پہلي منزل تهیں ' جنسے اس تغیر کا مستقبل وابسته هے ' اور جسکي طرف هم نے پچھلے دنوں " صبح امید " کے عنوان سے دو افتتادیه مضمون لکھکر توجه دلاي تهی اور هم چاهتے هیں که اسے تفصیل سے لکھیں -

ترکي کے شکست کے اسباب

— * —

عثماني نظامي پاشا ممبر صلح کانفرنس کا بیان

— * —

(اخبار پایونیر کے ایک سابق نامه نگار کي تحریر)

عثمان پاشا اوسط عمر کے آدمي هیں - انکا سن ۴۵ سے زیادہ نہیں - انہوں نے ملٹري کالج سے نکلکر قسطنطنیه کے اسٹاف کالج میں شرکت کي اور اس طرح بحیثیت لفٹنٹ کرنل اور سلطان کے ایڈي کانگ کے فوج میں داخل هوے - وہ مشرقي اور مغربي ' دونوں زبانیں یکساں فصاحت سے بولتے هیں اور زبان انگریزي میں انکو استعداد ملکه هے ' جسقدر ترکي میں - ترکي وکلاے کانفرنس میں صرف وهي انگریزي زبان سمجھتے هیں - میں نے انکو کارلٹن هوٹل میں خفیه خطوط پڑهتے هوے مشغول پایا ' لیکن مجهے پہچانکر انہوں نے فوراً اپنے کام سے هاتهه اٹھالیا اور جو کچهه خبریں وہ دیسکتے تهے

مقالات

[illegible]

دیباچہ

سیرۃ نبوی

—: * :—

(اثر : شمس العلما مولانا شبلي نعماني)

(۳)

تبصرہ

سیرۃ نبوي کے عام ذخیرہ پر

— * —

فن سیرت کي یه ایک سادہ اور مجمل تاریخ تهي - اب اسپر مختلف پہلوؤں سے نظر ڈالني چاهیے :

(۱) تیرہ سو برس کي وسیع مدت میں ایک کتاب بهي اس ن میں ایسي تصنیف نہیں کی گئي' جس میں صرف صحیح وایتوں کا التزام کیا جاتا - سیرت کي جس قدر کتابیں موجود هیں' ن سب میں محمد بن اسحاق کي سیرت سب سے زیادہ مستند هے' تاهم علامہ ذهبي جو اُن کے طرف دار هیں' میزان الاعتدال یں لکھتے هیں :

اله عندي ذنب' الا ما قد عشا في السیرۃ من لاشیاء المنکرۃ المنقطعة الاشعار المکذوبة

میرے نزدیک اُن کا اسکے سوا کوئي گناہ نہیں که انهوں نے سیرت میں منکر اور بے سند روایتیں اور جعلي اشعار بهر دیئے هیں -

(۲) محدثین نے تقیید اور تحقیق کی ضرورت کو احادیث حکام کے ساتهہ خاص کردیا ' یعني صرف وہ حدیثیں تنقید کي محتاج هیں' جن سے شرعي احکام ثابت هوتے هیں - جو روایتیں فضائل وغیرہ سے متعلق هیں' اُن میں احتیاط کي حاجت نہیں - حافظ زین الدین عراقي بہت بڑے پایه کے محدث هیں' حافظ ابن حجر انهي کے شاگرد هیں' وہ اپني سیرۃ منظوم کے دیباچه میں لکھتے هیں :

ولیعلم الطالب ان السیرا یجمع ما صح وما قد انکرا (۱)

یهي وجهه هے که مناقب اور فضائل اعمال میں نہایت کثرت سے جهوٹي اور ضعیف روایتیں شائع هوگئیں' اور بڑے بڑے ائمہ حدیث نے اپني کتابوں میں ان روایتوں کا درج کرنا جائز رکھا - علامہ ابن تیمیه کتاب التوسل (۲) میں لکھتے هیں :

له رواہ من صنف في عمل یوم ولیلة کابن السني وابي نعیم وفي مثل هذہ الکتاب احادیث کثیرۃ موضوعة لا یجوز الاعتماد علیها في الشریعة باتفاق العلماء -

اس حدیث کو ان لوگوں نے روایت کیا هے جنهوں نے رات دن کے اعمال میں کتابیں تصنیف کي هیں مثلاً ابن السني اور ابو نعیم' اور اس قسم کي کتابوں میں کثرت سے جهوٹي حدیثیں موجود هیں جن پر اعتماد کرنا ناجائز هے' اور اس پر تمام علما کا اتفاق هے -

حاکم نے مستدرک میں یه حدیث روایت کي هے که جب حضرت آدم سے خطا سرزد هوئي' تو اُنهوں نے کہا " اے خدا ! میں تجهکو محمد کا واسطه دیتا هوں که میري خطا معاف کردے " خدا نے کہا " تم نے محمد کو کیونکر جانا " حضرت آدم نے کہا " میں نے سر اٹها کر عرش کے پایوں پر نظر ڈالي ' تو یه الفاظ لکھے هوے دیکھے : لا اله الا الله محمد رسول الله - اِس سے میں نے قیاس کیا که تو نے اپنے نام کے ساتهه جس شخص کا نام ملایا هے' وہ ضرور تجهکو محبوب ترین خلق هوگا " خدا نے کہا " آدم ! تو نے سچ کہا ' محمد نه هوتے تو میں تجهکو پیدا بهي نه کرتا "

حاکم نے اس حدیث کو نقل کرکے لکھا هے که یه حدیث صحیح هے ' علامه ابن تیمیه یه قول نقل کر کے لکھتے هیں :

اما تصحیح الحاکم لمثل هذ الحدیث وامثاله فهذا مما انکرہ علیه ائمة العلم بالحدیث وقالوا ان الحاکم یصحح احادیث وهي موضوعة مکذوبة عند اهل المعرفة بالحدیث وکذلک احادیث کثیرۃ في مستدرکه یصححها وهي عند ایمة اهل العلم بالحدیث موضوعة (۱)

حاکم کے اس قسم کي حدیثوں کو صحیح کہنے پر ائمۂ حدیث نے انکار کیا هے اور کہا هے که حاکم اکثر جهوٹي اور موضوع حدیثوں کو صحیح کہدیتے هیں ' اسي طرح حاکم کي مستدرک میں بہت سي حدیثیں هیں جن کو حاکم نے صحیح کہا حالانکه وہ ائمۂ حدیث کے نزدیک موضوع هیں -

علامۂ موصوف ایک اور موقع پر ابو الشیخ اصفهاني کي کتاب کا تذکرہ کرکے لکھتے هیں (صفحه ۱۰۵ و ۱۰۶) :

وفیها احادیث کثیرۃ قویة صحیحة وحسنة واحادیث کثیرۃ ضعیفة موضوعة وهینة وکذلك ما یرویه خیثمة بن سلیمان في فضائل الصحابة وما یرویه ابو نعیم في فضائل الخلفاء في کتاب مفرد في اول حلیة الاولیاء ... وما یرویه ابو بکر الخطیب وابو الفضل بن ناصر وابو موسی المدیني وابو القاسم بن عساکر والحافظ عبد الغني وامثالهم فمن له معرفة بالحدیث -

اور اس میں بہت سي حدیثیں هیں جو قوي هیں' اور حسن هیں اور بہت سي ضعیف اور موضوع اور مہمل هیں اور اسي طرح وہ حدیثیں' جو خیثمه بن سلیمان' صحابه کے فضائل میں روایت کرتے هیں' اور وہ حدیثیں' جو ابو نعیم اصفهاني نے ایک مستقل کتاب میں خلفا کے فضائل میں روایت کي هیں ' اور اسی طرح وہ روایتیں' جو ابو بکر خطیب اور ابو الفضل اور ابو موسی مدیني اور ابن عساکر اور حافظ عبد الغني وغیرہ ارباب حدیث روایت کرتے هیں -

غور کرو ! ابو نعیم ' خطیب بغدادي ' ابن عساکر' حافظ عبد الغني وغیرہ' حدیث اور روایت کے امام هیں ' با وجود اسکے یه لوگ خلفا اور صحابه کے فضائل میں جهوٹي اور موضوع حدیثیں بے تکلف روایت کرتے تهے - اسکي وجه یهي تهی که یه خیال عام طور پر پهیلا هوا تها که صرف مسایل فقهیه کي حدیثوں میں احتیاط اور تشدد کي ضرورت هے ' ان کے سوا اور روایتوں میں سلسلۂ سند نقل کردینا کافي هے ' تنقید اور تحقیق کي ضرورت نہیں -

(۱) طالب العلم کو جاننا چاهیے که سیرت میں سبهي طرح کي روایتیں هوتي یں صحیح بهي اور غلط بهي -

(۲) مطبوعه مطبع المنار صفحه (۹۹)

کهل بلي مچ گئي - (محمود مختار) نے فوجونکو مرتب کرنا چاها اور اسکي کوشش میں اپنے لوگونکو گولي سے مار بهي ڈالا مگر بهوک کي شدت نے لوگوں کو هوش و حواس هي میں کب رکها تها که وہ حالت کي نزاکت محسوس کرتے ؟ نتیجه یه هوا که مختار پاشا اپني فوج کو اسوقت آراسته کر سکے ' جب اس جنگ لولي برغاس میں اپنے متعدد بهترین سپاهیونکو خود اپنے هاتهه سے شهید کرچکے تهے -

بلغاریا کے دعوے

یه تمام خود ساخته روایتیں که دست بدست لڑائیاں هوئیں اور سنگینیں چلیں اور بلغاریوں نے نہایت دلیرانه حملے کیے ' محض جهوٹ اور افترا تهے - میں ترکي اسپتال سے هو آیا هوں اور متعدد افسرونسے جو جنگ کے هر موقعه پر شریک تهے گفتگو بهي کر چکا هوں - متعدد سپاهیوں پر نظر پڑي جنکے جسم بندوق یا توپ سے مجروح تهے ' مگر سنگین یا تلوار کا کوئي زخم دیکهنا تو در کنار ' سننے میں بهي نہیں آیا - میں بلغاریونکي مذمت نہیں کرتا - انکي فوج بهترین طریقه سے آراسته تهي اور انهوں نے حمله کا وقت بهي نہایت مناسب نکالا تها مگر بلغاري لفٹننٹ ویگنر کے مصنوعي قصونکے هیرو نہیں هیں - وہ معمولي انسان هیں - اگر اب جنگ چهڑ جاے تو هم انسے یکساں قوت پر مقابل هونگے اور همیں صوفیا تک دخل کرلینے میں شاید ایک ماہ سے زاید عرصه نه لگے گا -

صلح کي شرایط

اب ذرا صلح کانفرنس اور اسکے شرایط کو ملاحظه فرمائیے - بلقان لیگ نے جو شرطیں پیش کي هیں ' وہ بالکل لغو اور بے معني هیں اور هرگز قبول نه هونگي - ایڈریا نوپل یورپین ترکي کا قدیمي پای تخت هے اور وهاں همارے گذشته سلاطین مدفون هیں - هم تو ابهي پیرزند دیچکے هیں ' جهاں مراد اول جنگ (قصوہ) کے بعد سنه ۱۳۸۹ میں دفن هوے تهے - لیکن ایڈریانوپل هم کبهي علحدہ نہیں کرسکتے - یه صوبه قسطنطنیه کي کنجي هے - اسپر بلغاري قبضه ترکي سلطنت کے حق میں همیشه مخدوش هوگا - اسکا همارے هاتهونمیں رهنا بلغاریه کے لیے خطرناک نه تها اور نه اب هے - علاوہ ازین یه مقام ابتک بلغاریا کیلیے ناممکن التسخیر رها ' پهر اسکا حق کس انصاف اور حق پر مبني هے ؟ ترکونمیں ایک پراني مثل هے که جو " شے تلوار سے حاصل هوتي هے اسکو تلوار هي چهین سکتي هے " اگر ایڈریانوپل پر لڑائي میں قبضه هوگیا هوتا تو وہ دوسري صورت هوتي اور اسوقت هملوگ شاید اسکے دیدینے پر جبراً راضي بهي کرلیے جاتے - مگر موجودہ حالت میں تو ایسا هونا ممکن نہیں - هم دول یورپ کے سامنے سر تسلیم خم کر دینے کو آمادہ هیں که وہ اپني خواهش کے مطابق البانیا کو زیر نگراني سلطاني کسي ترکي خاندان کي حکومت کے ماتحت خود مختار کرادے ' هم اسپر بهي آمادہ هیں که چار ناچار مقدونیا سے اپنا قبضه اٹهالیں مگر تهریس همارا تها - همارا هے اور همارا هي رهیگا - جزیرے بهي کبهي جدا نہیں هوسکتے - یه سچ هے که جنگي جهازوں کي کمي کے باعث یونانیوں نے چند جزیروں پر قبضے کرلیا هے مگر آپکو بهولنا نہیں چاهیے که همارا کوئي قلعه وهاں نہیں تها - ان جزیرونمیں زیادہ تر یوناني آباد هیں اور هم نے اپنے دستور کے موافق انکو کامل آزادي دیدي تهي - ان باشندوں کي یه آزادي پهر واپس هوجایگي مگر هماري ایشیائي حکومت کے لئے یه بات سخت نقصان دہ هوگي که هم اپنے خاص دروازہ کے جزیرے اس قوم کے هاتهوں میں دیدیں ' جو بیزنطاني وراثت پر حق کا اب تک دعوي کرتا هے - هم نے فیصله کرلیا هے اور همارا قصد مصمم هو چکا هے که تهریس یا ایڈریا نوپل کو کبهي جدا نہیں هونے دینگے - اگر جنگ پهر شروع کي جاے گي تو هم بهي اسکے لئے طیار هیں - هماري ساري کمزوریاں دور هوچکي هیں همارے پاس اسوقت ۷۵۰۰۰ سپاهي نبرد آزما گیلي پولی میں اور دو لاکهه چتلجه میں موجود هیں ' اور وہ ۸۰ - هزار ترک اسکے علاوہ هیں جو قونیه اور سقوطري کے درمیان باسفورس سے متصل مقیم هیں اور هر روز نہایت بے چیني سے اجراے جنگ کا انتظار کر رهے هیں - یه جتني تاخیر هو رهي هے ' هماري فوج کو مضبوط بنا رهي هے اور اگر وہ همارے شرائط نامنظور کرینگے تو هم لڑنیکو مستعد هیں - باقي رها نتیجه جنگ ' تو اسکا همیں کوئي خوف نہیں " -

(الهلال) ان اقتباسات کو پڑهو اور غور کرو ! بلقان میں اسلحه فراهم کیے جاتے هیں مگر کوئي نہیں روکتا - اسکے بعد ڈپلومیٹک جنگ کا آغاز هوتا هے ' اس پر ترکي کو تنبه هوتا هے اور وہ بهي بغرض حفظ ما تقدم جنگي تیاري کرنا چاهتي هے ' مگر مرد سخن (جیسا که ادعاء کیا جاتا هے) انگلستان ' بلقانیوں کا ظل گستر : روس ' اور مثلث کا تیسرا ضلع ' فرانس کے سفراء سفیر ترکي سے ملتے هیں اور علی الخصوص انگلستان کا سفیر طفل تسلي دیتا هے که جب تک وہ خود حمله کي محرک نه هوگي اسوقت تک کسي علانیه جنگ کا اسے خوف نه کرنا چاهیے - اور پهر اسي پر بس نہیں کیا گیا بلکه اسکو مجبور کیا جاتا هے که تدابیر حفظ ما تقدم کو چهوڑ دے - ترکي کي ناعاقبت اندیش وزارت طرابلس کے تلخ تجربه کے باوجود پهر بهي اعتماد دول کا شکار هوتي هے ' اور جنگي تیاري یک قلم موقوف کردیتي هے - خلوت میں منافقین سیاست کي طرف سے ایک طرف اٹلي کو ابهارا جاتا هے که تمام قوانین جنگ وانسانیت کو بالاے طاق رکهکر بیروت پر حمله کردے ' تاکه ترکي مجبور هوکر اپني فوج کا اصلي حصه قسطنطنیه سے دور بهیجدے - دوسري طرف راست باز انگلستان کا راست باز سفیر جنگي طیاري سے روکتا هے اور یقین دلاتا هے که جنگ هرگز شروع نهوگي - لیکن پهر دفعةً جنگ چهیڑ دي جاتي هے - ترکي اپنے کو دیکهتا هے تو فوج هیں ' نه افسر - سپاهي هیں ' نه سواري - سڑکیں خراب هیں - اور بدقسمتي سے سڑکوں کے ساتهه موسم بهي خراب هے - تربیت یافته افسروں کي قلت کي تلافي ناممکن ' قلت سواري کا تدارک ممکن مگر خزانه خالي ' مجبوراً سپاهیوں کي کمي رنگروٹوں سے پوري کي جاتي هے جو بندوقوں کو بهرنا بهي نہیں جانتے - پهر یه فوج ایک ایسي فوج سے معرکه آرا هوتي هے ' جو تیس برس سے تیار کیجا رهي تهي اور یورپ کي بهترین اعانتوں سے فائدہ اٹهاکر میدان میں نکلي تهي -

ایسي حالت میں ناکامي لازمي تهي اور پیش آئي ' مگر سوال یه هے که اسکا باعث کون هے ؟ ترک ؟ مگر وہ تو ڈپلومیٹک جنگ کے آغاز هي سے حفظ ماتقدم کرنا چاهتے تهے - پهر کون هے ؟ ......

قتلم از عشوہ نمائیست که من میدانم
سر این فتنه ز جائیست که من میدانم

خ پر کیا ہوگا ؟ اُس کا قبلۂ مقصد صرف واقعیت ہوتی ھے ' وہ ےپر اپنے معتقدات اور خیالات ' بلکہ تمام چیزوں کو قربان کر دیتا ھے - لیکن اس میں حد سے زیادہ تفریط ہوگئي ' اس بات سے بچنے لیے کہ واقعات ' راے سے مخلوط نہ ہوجائیں ' پاس پاس کے ظاہري باب پر بھي نظر نہیں ڈالتے ' جس سے ہر واقعہ خشک اور بے اثر رہ جاتا ھے - مثلاً آنحضرت (صلعم) کي سیکڑوں چھوٹي چھوٹي لڑائیوں س طرح شروع کرتے ہیں کہ آنحضرت (صلعم) نے فلاں قبیلہ پر فلاں ت فوجیں بھیجدیں ' لیکن اُن کے اسباب کا ذکر نہیں کرتے ' حالانکہ دقیق سے ثابت ہوتا ھے کہ کوئي واقعہ ایسا نہیں ہوا جس کے گزیر اسباب نہ تھے -

(۵) ایک بڑا اور اہم مسئلہ زمانہ کا مذاق ' ذاتي میلان ' اور میلان ائع کا اثر ھے - یہ بالکل ممکن ھے کہ راوي ثـقہ ہوں ' لیکن زمانے ، مذاق اور اثر سے واقعہ کي اصلي حالت بدل جاے - مثلاً جس انہ میں تصنیف و تالیف کا رواج ہوا ' مذہبي تعصب اور غیر ذہب والوں سے نفرت ' عام ہوچکي تھي - کبھي روایت میں اگر مذکور ہو کہ کوئي کافر قتل کردیا گیا ' تو کسي کو وجہہ اور سبب ب تلاش نہیں ہوتي تھي ' اسلیے کہ قتل کے لیے یہ کافي سبب ا کہ وہ مسلمان نہ تھا - یہ تعصب جس طرح پیدا ہوا ' اور جس طرح دریج بڑھتا گیا ' تمام مذہبي اور تاریخي تصنیفات میں اُسي تدریج ے ساتھہ اُس کے آثار نظر آتے ہیں - مثلاً حضرت عمر نے غیر مسلم ایا کي نسبت بہت سے احکامات صادر کیے تھے جن کا منشا یہ تھا ، وہ صورت اور وضع و لباس میں مسلمانوں سے مشتبہ نہ ہونے پائیں ' اضي ابو یوسف نے کتاب الخراج میں اِن احکام کو نقل کیا ھے اور ارون الرشید سے نہایت زور کے ساتھہ استدعا کي ھے کہ اِن احکام ي تعمیل نہایت پابندي کے ساتھہ کي جاے - قاضي صاحب اگرچہ ہایت سختي کے ساتھہ اِن احکام کي تعمیل کي تاکید کرتے ہیں ' یکن اُن کے کسي لفظ سے یہ پتہ نہیں لگتا کہ اِن احکام کا منشا کیا ھے؟ یا اوس سے ذمیوں کي توہین مقصود ھے ' لیکن جب تعصب زیادہ ڑھا اور متقشف فقہاء پیدا ہوے ' تو یہي روایت اِس صورت میں ڈھل ئي کہ حضرت عمر نے تحقیر و توہین کے لیے یہ احکام صادر کیے تھے !

جنـگ یرموک میں جب حضرت ابو عبیدہ نے تمام مفتوحہ مقامات سے فوجیں واپس بلالیں ' تو افسران فوج کو حکم بھیجا کہ جس قدر جزیہ جہاں جہـاں سے وصول کیا گیا ھے سب واپس کر دیا جاے ' اور رعایا سے کہدیا جاے کہ "جزیہ اِس غرض سے لیا جاتا ھے کہ کوئي دشمن چڑھہ آوے تو ہم تمہاري حفاظت کرسکیں ' لیکن چونکہ ب ہم تمہاري حفاظت کے ذمہ دار نہیں ہو سکتے اسلیے وہ تمام رقم واپس کردي جاتي ھے " یہ واقعہ تمام تاریخوں میں مذکور ھے اور یہ اسلام کے عدل و انصاف کي اصلي تصویر ھے ' لیکن قاضي ابو یوسف نے کتاب الخراج میں یہ واقعہ جہاں نقل کیا ھے ' وہاں اِسقدر اپني راے بھي شامل کردي ھے کہ " حضرت ابو عبیدہ نے تالیف قلوب کے لیے ایسا کیا تھا " ما بعد کي تصنیفات میں یہ واقعہ اِسي راے کے قالب میں ڈھل گیا اور اب تو واقعہ کو اس راے سے الگ کر ھي نہیں سکتے -

بنو نضیر کي لڑائي میں جب یہودیوں کا محاصرہ کیا گیا تو آنحضرت نے حکم دیا کہ قلعہ کے گرد جو کھجور کے درخت ہیں ' کٹوا دیے جائیں ' عام ارباب سیر اس واقعہ کو اسي طرح سادہ لکھتے ہیں اور گو یہودیوں کے اس اعتراض کا ذکر کرتے ہیں کہ " محمد (صلعم) باوجود دعوي پیغمبري ایسي بے رحمي کا ارتکاب کرتے ہیں " لیکن اس اعتراض (۱) کے جواب سے بالکل تعرض نہیں کرتے ' کیونکہ اُن کے نزدیک یہودیوں کے ساتھہ جو کچھہ کیا جائے عین انصاف ھے -

احادیث اور سیرت کي اکثر کتابیں عباسیوں کے زمانہ میں لکھي گئیں اور اُس وقت لکھي گئیں جب ناز و نعمت اور عیش پرستي کا اوج شباب تھا - اس حالت نے تاریخ و روایت پر جو اثر کیا وہ اگرچہ روایتوں کے رگ رگ میں نظر آتا ھے ' لیکن کسي نے اس کا احساس نہیں کیا -

یہ وہ زمانہ تھا کہ خلفائے عباسیہ کثرت سے شادیاں کرتے تھے ' ہزاروں حرمین ہوتي تھیں ' مامون الرشید اور ہارون الرشید کے پاس دو دو ہزار کنیزیں تھیں اور یہ تعداد کبھي کم نہیں ہوتي تھي ' اس بنا پر جن روایتوں میں میل الی النساء اور جمال پرستي کا ذکر ہوتا تھا وہ خود بخود رواج عام پا جاتي تھیں ' اسي کا اثر ھے کہ طبقات ابن سعد اس قسم کي روایتوں سے لبریز ھے اور اور کتابوں میں بھي اسکي مخفي تلمیحات نظر آتي ہیں - اس بحث کي زیادہ تفصیل مناسب نہیں ' ورنہ ہم بہت سي روایتوں کو نقل کرسکتے تھے -

یہ وہ اسباب ہیں کہ ثقہ سے ثقہ راوي ان کے اثر سے بچ نہیں سکتے تھے - ثقاہت صرف کا اسي قدر اثر ہوسکتا ھے کہ کوئي واقعہ غلط نہ بیان کیا جاے ' لیکن ثقہ سے ثقہ راوي بھی اس سے نہیں بچ سکتا کہ اُس کے مذاق اور رائے کا اثر روایت پر پڑتا ھے - جو واقعہ راوي کے مذاق کے مناسب ہوتا ھے اُس میں خود بخود زور آجاتا ھے ' وہ اُجاگر ہوجاتا ھے ' دوسرے واقعات اُس کے سامنے دھندلے ہو جاتے ہیں ' اور جو جزئیات اُس واقعہ سے الگ ہوتے ہیں بیان سے چھوٹ جاتے ہیں - امام بخاري کا عموماً یہ اصول ھے کہ ایک طویل الذیل روایت کے بیسیوں ٹکڑے کرتے ہیں اور یہ ٹکڑے جہاں جہاں اور جس جس باب میں آسکتے ہیں ' اُن کے مستقل عنوان بناتے ہیں - ان ٹکڑوں کو پوري روایت میں دیکھو - تو سادہ اور معمولي معلوم ہوتے ہیں ' لیکن مستقل عنوانوں میں مقصود بالذات ہونے کی وجہ سے یہي ٹکڑے زیادہ روشن ہو جاتے ہیں ' اور اگرچہ کسي موقع پر غلط بیاني نہیں ہوتي ' لیکن واقعات کي حیثیت ہر جگہ بدل جاتي ھے ' اور اکثر جگہ الفاظ تک بدل جاتے ہیں -

یہ بات معمول بہ اور عام ھے کہ راوي ' روایت کا جو حصہ چاہتا ھے چھوڑ دیتا ھے - یہي وجہہ ھے کہ بخاري ' مسلم ' ترمذي وغیرہ میں ایک ھي حدیث کو دیکھو تو کسي میں وہ روایت نہایت مطول ہوتي ھے ' دوسرے میں اُس سے مختصر ' تیسرے میں اس سے بھي مختصر ' اسکي یہی وجہہ ھے کہ ایک بڑي روایت میں سے راوي جو واقعات یا جو واقعہ چاہتا ھے چھوڑ جاتا ھے - اصول حدیث کي رو سے اس قسم کي کمي بیشي کا اختیار وہیں تک ھے ' جہاں تک واقعہ کي نوعیت میں فرق نہ آے ' لیکن یہ ایک اجتہادي بات ھے ' یعني ممکن ھے کہ ایک راوي کے نزدیک واقعہ کي بعض خصوصیات چھوڑ دینے سے اصل مقصد میں فرق نہیں آتا ' لیکن درحقیقت آجاتا ہو -

زمانہ اور طبیعت کا مذاق اس حالت میں نہایت سخت نتائج پیدا کرتا ھے ' مثلاً حضرت عمر نے ذمیوں کي نسبت یہ حکم دیا تھا کہ وہ مسلمانوں کے محلوں میں سور نہ لائیں ' مساجد کے سامنے صلیب نہ نکالیں ' اُن بچوں کو اصطباغ نہ دیں جو کسي مسلمان کے زیر تربیت ہوں ' کتاب الخراج اور طبري میں یہ احکام انہي قیدوں کے ساتھہ منقول ہیں ' لیکن جب تعصب بڑھتا گیا تو یہ قیدیں خود بخود اُٹھتي گئیں اور ابن الاثیر وغیرہ میں یہ احکام عام احکام بن گئے ' یعني ذمیوں کے لیے سور چرانا ' صلیب نکالنا ' بچوں کو اصطباغ دینا ' سرے سے ممنوع ہوگیا -

[لها بقیة]

(۱) جنگ بني نضیر کے ذکر میں تفصیل سے اس واقعہ کا اور اسکے اسباب کا ذکر آئیگا جس سے ظاہر ہوگا کہ یہودیوں کا اعتراض بالکل غلط تھا -

اس بے احتیاطي کا اثر سیرت نبوي کي روایتوں پر زیادہ تر پڑا ' خلفا اور صحابہ کے فضائل میں جب مبالغہ آمیز روایتوں کا نقل کرنا جائز تھا ' تو بارگاہ رسالت کے فضائل میں جس قدر کہا جاتا ' کم تھا - اس قسم کي روایتیں عوام میں مقبول ہوکر اس طرح رواج پا جاتي تھیں کہ اگر کوي محقق ان سے انکار کرنا چاھتا تو عوام دشمن بن جاتے -

موضوعات ملا علي قاري میں لکھا ھے کہ بغداد میں ایک واعظ نے یہ حدیث بیان کي " قیامت میں خدا آنحضرت کو اپنے ساتھہ عرش پر بٹھاے گا " امام ابن جریر طبري نے سنا تو بہت برھم ھوے اور اپنے دروازہ پر یہ فقرہ لکھہ کر لگا دیا : " خدا کا کوي ھمنشیں نہیں " اسپر بغداد کے عوام سخت برافروختہ ھوے اور امام موصوف کے گھر پر اِس قدر پتھر برساے کہ دیواریں ڈھک گئیں (۱)

ایک خاص نکتہ

اس موقع پر ایک خاص نکتہ لحاظ کے قابل ھے - یہ مسلم ھے کہ حدیث و روایت میں امام بخاري اور مسلم سے بڑھکر کوي شخص نہیں پیدا ھوا - رسول اللہ کے ساتھہ اُن کو جو عقیدت اور خلوص اور شیفتگي تھي ' اُس کے لحاظ سے بھي وہ تمام محدثین کے سرتاج تھے - باوجود اسکے فضائل و مناقب کے متعلق جس قسم کي مبالغہ آمیز روایتیں بیہقي ' ابونعیم ' بزار ' طبراني وغیرہ میں پائي جاتي ھیں ' بخاري اور مسلم میں نہیں ملتیں - بلکہ اس قسم کي حدیثیں جو نسائي ' ابن ماجہ ' ترمذي وغیرہ میں پائي جاتي ھیں ' وہ بھي اِن میں مذکور نہیں ' اس سے قطعي ثابت ھوتا ھے کہ جس قدر تحقیق و تنقید کا درجہ بڑھتا جاتا ھے ' مبالغہ آمیز روایتیں گھٹتي جاتي ھیں - یہ روایت کہ جب آنحضرت (صلعم) عالم وجود میں آے تو ایوان کسري کے ۱۴ - کنگرے گرپڑے ' آتش فارس بجھہ گئي ' بحیرہ طبریہ خشک ھوگیا - بیہقي ' ابونعیم ' خرایطي ' ابن عساکر ' اور ابن جریر ' سب نے روایت کي ھے ' لیکن بخاري اور مسلم بلکہ صحاح ستہ کي کسي کتاب میں اس کا پتہ تک نہیں !

سیرت نبوي پر جو کتابیں لکھي گئیں ' وہ زیادہ تر اسي قسم کي کتابوں (طبراني ' بیہقي ' ابونعیم وغیرہ) سے ماخوذ ھیں ' اسلیے ان میں نہایت کثرت سے غلط اور کمزور روایتیں درج ھوگئیں اور اسي بنا پر محدثین کو کہنا پڑا کہ سیرۃ میں جھوٹ سچ ' ھر قسم کي روایتیں ھوتي ھیں -

(۳) سیرت کے باب میں یہ سہل انگاري اختیار کي گئي کہ محدثین نے تحقیق کے جو اصول قرار دیے تھے ' اکثر نظر انداز کردیے گئے - محدثین کا سب سے پہلا اصول یہ ھے کہ روایت کا سلسلہ اصل واقعہ تک کہیں منقطع نہ ھونے پاے ' لیکن آنحضرت کے حالات ولادت کے متعلق جس قدر روایتیں مذکور ھیں ' قریباً سب منقطع ھیں - صحابہ میں سے کوئي شخص ایسا نہ تھا جس کي عمر ' آنحضرت کے ولادت کے وقت روایت کے قابل ھو - سب سے معمر حضرت ابوبکر تھے ' وہ آنحضرت سے عمر میں دو برس کم تھے ' اسي بنا پر ولادت شریف کے متعلق جس قدر روایتیں مذکور ھیں ' کوئي ان میں سے متصل نہیں ' اور اسي بنا پر اِن واقعات کے متعلق نہایت دور از کار روایتیں پھیل گئیں ' مثلاً ابونعیم نے روایت کي ھے کہ جب آنحضرت پیدا ھوے تو بہت سے پرند آکر مکان میں بھرگئے ' جن کي زمرد کي منقار ' اور یاقوت کے پر تھے - پھر ایک سفید بادل آیا اور آنحضرت کو اُٹھا لیگیا اور ندا آئي کہ اس بچے کو مشرق و مغرب اور تمام دریاؤں کي سیر کراؤ کہ سب لوگ پہچان لیں (۲) یہ بے احتیاطي مولودي روایتوں کے ساتھہ مخصوص نہیں ' بلکہ اک[illegible] واقعات میں اس کا پرتو نظر آتا ھے - سیرت اور مغازي کا بڑا حص[illegible] امام زھري سے منقول ھے لیکن اُن کي اکثر روایتیں جو سیرت ابن ھشام اور طبقات ابن سعد وغیرہ میں مذکور ھیں ' منقطع ھیں ' یعن[illegible] اُوپر کے راویوں کے نام مذکور نہیں -

(۴) سیرت میں محدثوں نے جو کتابیں لکھیں ان سے بعد کے لوگوں نے انکي روایتوں کو ان محدثین کے نام سے نقل کر لیا اُن بزرگوں کے مستند ھونے کي بنا پر لوگوں نے اُن تمام روایتوں کو بھي معتبر سمجھہ لیا اور چونکہ اصل کتابیں ھر شخص کو ھات نہیں آ سکت[illegible] تھیں اسلئے لوگ راویوں کا پتہ نہ لگا سکے اور اسطرح رفتہ رفتہ یہ روایتی[illegible] تمام کتابوں میں داخل ھوگئیں - اِس تدلیس کا یہ نتیجہ ھوا مثلاً جو روایتیں واقدي کي کتاب میں مذکور ھیں ' ان کو لوگ عموماً غلط سمجھتے ھیں ' لیکن اُنہیں روایتوں کو جب ابن سع[illegible] کے نام سے نقل کر دیا جاتا ھے تو اُن کو معتبر سمجھہ لیتے ھیں حالانکہ ابن سعد کي اصلي کتاب ھات آئي تو پتہ لگا ابن سعد نے یہ روایتیں واقدي ھي سے لي ھیں -

(۵) محدثین نے روایت کے متعلق جو اصول منضبط کیے [illegible] صحابہ کے متعلق انکو بالکل نظرانداز کردیا - مثلاً اصول روایت کـ[illegible] رو سے رواۃ کے مختلف مدارج ھیں ' کوئي راوي نہایت ضابط نہایت معني فہم ' نہایت دقیقہ رس ھوتا ھے ' کسي میں اوصاف کم ھوتے ھیں ' کسي میں اور بھي کم ھوتے ھیں ' فرق مراتب جس طرح فطرۃً عام راویوں میں پایا جاتا ھے ' صح[illegible] بھي اس سے مستثنی نہیں - حضرت عائشہ نے حضرت عبد اللہ بن[illegible] اور حضرت ابو ھریرہ کي روایتوں پر جو تنقیدیں کیں ' اور جن[illegible] ذکر اوپر گذر چکا ' وہ اِسي بنا پر کیں ' لیکن عام طرح پر اِس فرق مرا[illegible] کا لحاظ نہیں رکھا گیا - فرض کرو کہ ایک بدوي ' جس نے صرف ای[illegible] دفعہ آنحضرت کو کبھي دیکھہ لیا ' کسي نازک اور نہایت مش[illegible] واقعہ کو ادا کرتا ھے ' اور پھر اُسي واقعہ کو حضرت ابو بکر یا حضرت عل[illegible] ادا کرتے ھیں ' تو کیا دونوں روایتوں کا ایک درجہ ھوگا ؟ کیا ھم قیاس کریں گے کہ بدوي نے واقعہ کو اُسي طرح سمجھا ھوگا ' اُسي طرح اُس کے نازک اور ناقابل ادا پہلوؤں کو ادا کیا ھو جسطرح حضرت ابوبکر اور حضرت علي سے امید ھو سکتي [illegible] حضرت عائشہ جب آنحضرت کے عقد نکاح میں آئیں تو اُن [illegible] عمر سات برس کي تھي - اِس زمانہ میں اُنھوں نے جو واقع[illegible] سنے اور بیان کیے اُنھي واقعات کو اگر وہ ۱۶ - ۱۷ برس کي میں سن کر بیان کرتیں تو کیا دونوں روایتونکا ایک ھي درجہ ھو[illegible] لحادیث میں بڑا خلط مبحث یہ ھے کہ بہت سي مہتم بالش[illegible] حدیثیں ' صحابہ کي صغر سن کي زمانہ کي مروي ھیں لیکن احادیث کي متعلق اس تفریق کا کوئي اشارہ نہیں کیا جاتا -

(۶) واقعات کے اسباب و علل سے مطلق بحث نہیں کرتے اُن کي تلاش و تحقیق کي طرف متوجہہ ھوتے ھیں - اگرچہ ا[illegible] میں شبہہ نہیں کہ اس بارہ میں یورپ کا طریقہ نہایت غیر معتدل واقعیت کے بالکل خلاف ھے - یوروپین مورخ ' ھر واقعہ کي ع[illegible] تلاش کرتا ھے اور نہایت دور دراز قیاسات اور احتمالات سے سل[illegible] معلومات پیدا کرتا ھے ' اس میں بہت کچھہ اُس کي خود غر[illegible] اور خاص مطمع نظر کو بھي دخل ھوتا ھے ' وہ اپنے مقصد کو ا[illegible] محور بنا لیتا ھے ' اور تمام واقعات اُسي کے گرد گردش کرتے ھی[illegible] بخلاف اسکے اسلامي مورخ نہایت سچائي اور انصاف اور خا[illegible] بے طرفداري سے واقعات کو ڈھونڈھتا ھے ' اُس کو اِس سے ک[illegible] غرض نہیں ھوتي کہ واقعات کا اثر اُس کے مذھب ' معتقدات '

(۱) موضوعات علي قاري صفحہ ۱۳ مطبوعہ دھلي -

(۲) مواھب لدنیہ میں یہ روایت نقل کي ھے - اس میں بے انتہا مبالغہ آمیز باتیں ھیں - میں نے معمولي ٹکڑا نقل کردیا ھے -

شئون عثمانیہ

مظالم بلغاریا

—:*:—

(اخبار جون ترک ، تصویر افکار ، المؤید ، اور شریعی پاشا صدر ہلال احمر مصر کے بیانات کا اقتباس)

بلغاري ممالک میں قریباً چھه لاکھه مسلمان آباد تھے - اعلان جنگ کے بعد بلغاري دست ظلم سب سے پہلے ان محکوم مسلمانوں پر اٹھا - مکانات مسمار کیے گیے ، آبادیوں کو جلا کر خاک کا ڈھیر کردیا گیا اور تمام مال و اسباب فوج کے لیے لوٹ لیا گیا ، اور پھر صرف اتنا هي نہیں ، بلکه مسلمان خاتونوں کي عصمت پر وحشیانه حملے کیے گیے ، جسکي سرگذشت قابل بیان نہیں -

یه مظالم ان ستمرانیوں کي ابتدائي مشق تھي ، جو حدود عثمانیه میں ہونے والے تھے - بلغاري فوج اسطرح مسلمانان بلغاریا کو بے خان و مان اور بے عزت و آبرو کرتي ہوئي حدود عثمانیه میں داخل ہوئي - انکے داخل ہونے کے ساتھه هي مسلمان خاندانوں نے ہجرت شروع کردي کیونکه انکو مظالم کا حال معلوم ہوچکا تھا - بعض خاندان تو قسطنطنیه میں چلے آے اور اکثر اناطولیا چلے گئے - مہاجرین کي تعداد تخمیناً ایک لاکھه پچاس ہزار سے متجاوز تھي - اسکا بیشتر حصه قرق کلیسا ، لولي برغاس ، ریزہ ، شارلو ، ساوري ، اور دیگر قرب و جوار کے مقامات کے فلاکت زدوں پر مشتمل تھا -

ددہ آغاج ، قواله ، اور درامه وغیرہ میں جو مسلمان خاندان تھے ، انمیں سے جنکي جان و آبرو خدا کو بچانا منظور تھي ، وہ تو اپنے اپنے شہروں سے ہجرت کرکے روانه ہوگئے اور زیادہ تر خدیو مصر کي کشتیوں پر سوار ہوکے مصر پہنچگئے ، لیکن بد قسمتي سے جن بلغاري حدود کے خاندان نہیں بھاگ سکے تھے ، ان کي جانیں بے امان تلواروں ، اور انکي عزت و ناموس بلغاري وحشت کاریوں کي نذر ہوگئي -

صوبه (سالونیکا) کے مسلمان دفعةً دشمنوں میں گھر گئے - اسلیے انکو ترک وطن کي مہلت نہیں ملي ، لیکن تاهم دیہاتوں سے ہزارہا مسلمان بایں خیال شہر (سالونیکا) میں چلے آئے تھے که یہاں انسانیت پرست دول یورپ کے قونصل موجود هیں ، اسلیے اگر یوناني اور بلغاري فوجوں نے دست درازیاں کیں تو انکي رگ انسانیت کو ضرور جنبش ہوگي ، مگر جب شریر دشمنوں کا قبضه ہوگیا تو پھر شاید هي کوئي سخت سے سخت وحشیانه ظلم ایسا ہے جو ان مظلوموں پر نه ہوا ہو ، اور یورپ کے قنصلوں نے خاموشي کے ساتھه انکا تماشه نه دیکھا ہو -

(قوهوہ) کے مسلمان سب سے زیادہ بد قسمت تھے - فوجوں نے وہاں داخل ہوتے هي قتل عام شروع کردیا - شہر کے راستے لاشوں سے پٹے پڑے تھے ، صرف نہر میں اتني لاشیں پڑي تھیں که پاني کي رواني رک گئي تھي - (نوري بازار) اور حدود (جبل اسود) کے مسلمانوں کا بھي ایسا هي حشر ہوا -

(سالونیکا) میں عیسائیوں کے مظالم کي تفصیل گو خود یورپین نامه نگاروں نے تفصیل سے شائع کي ہے مگر تہذیب پرور دول یورپ میں سے کسي ایک پر بھي اسکا اثر نه ہوا ، اور اسوقت تک بلقانیوں کي اسیطرح پاسداري ہو رہي ہے ، جسطرح که اس تفصیل کي اشاعت سے پہلے ہوتي تھي -

دول یورپ سے تغافل کي شکایت في الحقیقت بے معني ہے - ایسي قوم کي عصمت یا جان کبھي محفوظ نہیں رہسکتي جو خود کچھه کرنا نه چاہتي ہو ، اور دشمن سے انصاف و عدل کي امید رکھتي ہو -

(استرومجه) میں بلغاري فوج کے داخل ہوتے هي بلغاري کمانڈر نے پانچ سو مسلمانوں کو قتل کیا - (سیروز) میں جس دن فوج داخل ہوئي ، اسي دن پانچ سو اعیان شہر قتل کیے گئے - (زاوسته) میں جتنے بالغ مسلمان پاے گئے ، بے دریغ نذر اجل ہوے اور انکے ساتھه عورتیں بھي گرفتار کرلي گئیں - بعض مسلمانوں نے اپني جان بچانے کے لیے تمام مال فدیه میں دینا قبول کیا ، لیکن جب فدیه وصول ہوگیا تو بلا تامل قتل کرڈالے گئے - تیرہ تیرہ چودہ چودہ برس کی مسلمان لڑکیوں کي نہایت وحشیانه طور پر عفت دري کي گئي - انکو یه اشقیاء ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں میں لیجاتے تھے اور اپنے دوستوں کي ضیافت کرتے تھے - انمیں سے کتني هي لڑکیاں شدت مظالم کی وجه سے مرگئیں - بہت سي لڑکیوں نے عزت دیکے جان بچانے پر ، موت کو ترجیح دي اور بہتوں کو مرنے کي بھي مہلت نہیں دي گئي -

(سالونیکا) کے قریب کے ایک گاؤں میں ان اشقیاء نے مسلمان خاندانوں کے تمام مردوں کو ، جنمیں بچے ، جوان ، بوڑھے ، هر عمر کے لوگ تھے ، ذبح کرڈالا اور برچھیوں کے پیٹ تلواروں سے پھاڑ کے انمیں گھوڑے کي لید اور پتھر بھر دیے ، صرف لڑکیوں اور جوان عورتوں کو چھوڑ دیا ، اسلیے که انکي عصمت و عفت کو اپني نفس پرستي پر قربان کریں -

بعض لوگوں نے ان سفاکوں سے پوچھا که بچوں نے تمہارا کیا قصور کیا ہے اسکے جواب میں انہوں نے کہا " یه بچے بڑے ہوکے اسلام کا دم بھرینگے کتے کے پلوں کو پہلے هي دن مارڈالنا چاہیے تا که بڑھکے نه بھونکیں - هم ان ممالک میں ایک مسلمان کو بھی زندہ نه چھوڑینگے - کیونکه هم چاہتے هیں که یورپ کو اسلام کي نجاست سے پاک کردیں -

(سالونیکا) اور (رومیلي) کي مسجدوں کے منارے منہدم کردیے گئے - ممبر توڑ دیے گئے ، اور انکي عمارتوں کو گرجا بنا دیا - تمام مسلمانوں کو شاید ان اینٹ اور چونے کي عمارتوں کي توہین پر بہت غصه آیگا ، اور بیشک میرا یه عقیدہ ہے که انکي توہین اسلام و توحید کي توہین ہے - یه شعائر اسلام هیں ، اور هر مسلمان کا فرض ہے که اپنے خون کا آخري قطرہ بھي اسکي حفاظت میں بہادے - مگر اس مصیبت کي میرے نظر میں کچھه اهمیت نہیں رہتي ، جب میں ان ہزاروں مسلمان خاندانوں کا خیال کرتا ہوں ، جن میں سے هر ایک جسم و وجود ، اسلام و توحید کي اپنے دلوں میں مسجدیں رکھتا تھا مگر انکي لاشوں کو مٹي تک نصیب نه ہوئي -

جب میں یه خیال کرتا ہوں که ایک طرف حاملین توحید کي صفیں کھڑي هیں اور بلغاري ، گولیوں کي بارش سے انکا چراغ ہستي گل کر رہے هیں ، دوسري طرف انکي عورتیں اور بچے پا بزنجیر کھڑے هیں اور زار قطار رو رہے هیں مگر ظالم مسیح پرستوں کے دل پر ذرا بھي اثر نہیں پڑتا ، بلکه وہ جس قدر آہ و زاري کرتے هیں اتني هي انکي سنگیني اور بڑھتي جاتي ہے - جب میں اس جگر پاش منظر کو پیش نظر کرتا ہوں که اسلامي خاتونیں جو همیشه اپني عیسائي بہنوں کو بزمہاے عیش میں لطف اختلاط اٹھاتے دیکھتي تھیں مگر محض اپنے پاک مذهب کي ممانعت کي وجه سے غیر مرد کا

ادبیات

—:○(*)○:—

دعوت درد

— * —

اٹھہ دل راحت طلب پیدا سر شوریدہ کر * آپ بھي غمدیدہ ہو اور ونکو بھي غمدیدہ کر
پھونک دے محفل کو اپنے شعلۂ آواز سے * گرمي ہنگامہ سے ہر قلب کو تفتیدہ کر
سرمہ آسا اہل بینش کي نگاہوں میں سما * ذرۂ ہستي کو اپنے اور بھي سائیدہ کر
شور پیدا کر جہاں میں نالۂ بیتاب سے * زخمہاے سینہ کو اپنے نمک پاشیدہ کر
کرکے عریاں شمع ہستي کو دکھا اوسکا فروغ * یعنے نذر شعلۂ غم جامۂ بوسیدہ کر
ہاں زمانہ دیکھہ لے رفعت تري شکل ہلال * اور بھي اپنے تن کاہیدہ کو کاہیدہ کر

کارواں کي چشم خوابیدہ کا ہو جا درد تو!
جب وہ سرگرم تگا پو ہو تو بن جا گرد تو!

ساقیا پھر جلوہ پیرا ہو اُسي انداز سے * زندہ کردے اہل محفل کو اُسي اعجاز سے
طائر سدرہ! ہماري خستگي پر کر نظر * زور بازو گھٹ گیا، پر رہگئے پرواز سے
جھانک لے پھر پردۂ برد یماني سے ذرا * پھر سکھا طرز فغاں چشم نوا پرداز سے
وہ حداي خواني کے نغمے! وہ سرود رجز آہ! * ہو گئے ناآشنا اپنے پرانے ساز سے
ہمنوا ہوں غیر کا میں بھي، بھلا ممکن کہاں * جب کراہا تک نہیں جاتا یہاں آواز سے؟
محو کر دل سے خطا دلدادگان حسن کي * روٹھتا ہے یوں بھي کوئي عاشق جانباز سے؟

سر اگر ہمکو دیا ہے سرفروشي بھي سکھا
مے عنایت کي تو پھر وا رفتہ ہوشي بھي سکھا

(" نیاز " فتح پوري)

فکاہت

صلح کانفرنس کي شکست اور جنگ کا آغاز

— * —

سوٹ ابل سلف گورنمنٹ
Suitable Self - Government.

—○:*:○—

دیکھا جو لیگ نے کہ ہوا خاتمہ تمام * از بسکہ دست حق طلبي اب دراز ہے
کہنے لگے ہیں سب کہ سیاست کا یہ نظام * مقبول خاص و عام نہیں، خانہ ساز ہے
تقویم مشرقي نے عیاں کردیا ہے سب * جو شاہ راہ حق میں نشیب و فراز ہے
جاري ہے ہر زباں پہ مساوات کا سبق * ہر خاص و عام پردہ در امتیاز ہے
مجبور ہوکے لیگ نے اُلٹایا ہے ورق * جو سر بسر مرقع نیرنگ ساز ہے
چہرہ پہ ہے جو سلف گورنمنٹ کا نقاب * ہر دیدہ ور اسیر طلسم مجاز ہے
سمجھے نہ یہ کہ "سوٹ ابل" کي جو شرط ہے * تمہید سجدہ ہاے جبین نیاز ہے
سمجھے نہ لوگ یہ، کہ یہي لفظ پر فریب * اِس ملک میں طلسم غلامي کا راز ہے
سب یہ سمجھہ رہے ہیں کہ اب لیگ و کانگرس، * دونوں کا ایک عرصہ گہ ترکتاز ہے

* * *

جب تک کہ لوگ حلقہ بگوش خواص ہیں * جبتک زبان قوم خوشامد طراز ہے
جب تک ہیں لوگ عالم بالا سے مستفیض * جبتک بہم یہ دور "قدح ہاے راز" ہے
"احرار" سے کہو کہ نہیں کچھہ اُمید "صلح" * مٹتا نہیں جو تفرقۂ و امتیاز ہے
آزادي خیال پہ تم کو ہے گر غرور * تو لیگ کو بھي شان غلامي پہ ناز ہے

(نقاد)

مشہور اتحادی : جاوید بے
جس کا ذکر ڈاکٹر مصباح الدین نے اپنے مراسلہ میں کیا ہے

گیا ہے تو ایشیاء میں بھی اسکا ظہور ہوگا اور اسکی پیچیدہ شکلیں یورپ کو ابھی کئی پشتوں تک سیاست کی شطرنج بازی میں مشغول رکھینگی اور جب تک کسی پسندیدہ و تشفی بخش صورت میں حل نہ ہو جائیں گی ' اہل مشرق کو یورپ کی فتنہ پردازیوں سے چین نہیں ملیگا لیکن انکے حل ہونے ہی یہ سوال سامنے آئیگا کہ ترکوں کو بھگا کر کس گوشہ میں پناہ لینے کی اجازت دیجائے ؟

جنگ بلقان کے حوادث

پر

ایک تفصیلی نظر

(ایک عثمانی اہل قلم کی تحریر)

[بقیہ الہلال نمبر ۲]

بلقانی فوجوں نے عموماً اور سروی اور بلغاری فوجوں نے خصوصاً جن انسانیت سوز اور دلدوز سفاکیوں کا بازار گرم کیا تھا ' بیشک ان کا مقتضی یہی تھا کہ ریاستہاے بلقان کے نام نہاد انسانیت پرست یورپ کی نظروں سے گر جائیں اور یورپ اپنا دست مساعدت کھینچ لے ' مگر یہ نا ممکن ہے - اسلیے کہ صلیب اور ہلال یا با الفاظ دیگر اسلام اور نصرانیت کا مقابلہ ہے اور ایسی حالت میں جب تک کہ مخصوص مصالح کو نقصان نہ پہنچتا ہو ' یورپ کی کوئی ... لطا... بھی اسلام کی مساعدت کے لیے ہاتھ نہ بڑھائیگی - کسی مسیحی حکومت کو اسلامی سلطنت کا محافظ کہنا دانستہ سادہ لوحی ہے ' ہر قوم میں کچھ لوگ گہرے اور کچھ سطحی ہوتے ہیں ' یہی حال عیسائی قوموں کا ہے ' بعض قومیں بہت گہری ہیں اور گو وہ اندر ہی اندر اسلامی بنیاد ہلا رہی ہیں ' اور علانیہ کار روائی کے لیے ایسے وقت کی منتظر ہیں جبکہ قصر اسلام کے ڈھانے کا اصلی اور آخری وقت آجاے گا ' لیکن انکی عداوت پوشیدہ رہتی ہے اور جسقدر ظاہر ہوتی ہے وہ چند مخصوص اشخاص کی طرف منسوب کردی جاتی ہے تاکہ حکومت اُس سے متاثر نہو ' لیکن بعض نہایت تنگ ظرف ہیں - وہ اس کینے کو جو اسلام کی طرف سے انکے دلوں میں پیدایش کے بعد سے نفس واپسیں تک پیدا کیا جاتا ہے ' چھپا نہیں سکتیں اور موقع پاتے ہی انتقام لینے لگتی ہیں - بلقانی اقوام کا شمار بھی قسم ثانی میں ہے ' اسلیے کہ جنگ کے آخری فیصلہ سے قبل انہوں نے مفتوحہ مقامات پر جو مظالم کیے ہیں ' ان پر انسانیت خون کے آنسو رورہی ہے -

گو لوگوں کو سنکے تعجب ہوگا ' مگر واقعہ یہ ہے کہ بلغاری میرے متعلق حسن ظن رکھتے تھے - میرا اصول یہ ہے کہ اپنے حقوق کی حفاظت کا ہر شخص مجاز ہے ' اسی لیے میرے نزدیک جو قوم اپنی قوت اور قربانی کے زور سے اپنے حقوق مانگتی ہے وہ قوم قابل رشک و لائق تحسین ہے - اس سے نہ حکمراں قوم کو آزردہ خاطر ہونا چاہیے اور نہ ہمسایہ اقوام کو ناراض ہونا چاہیے - دنیا میں کبھی کسی حاکم قوم نے اپنی محکوم قوم کو اسوقت تک حقوق نہیں دیے ہیں ' جب تک کہ محکوم قوم نے اپنی حقوق پرستی کا ثبوت نہیں دیا ' اور یہ ظاہر ہے کہ حقوق پرستی کا ثبوت قرار دادوں سے نہیں ہوتا - قرار دادوں کو وہ ایک دعوی سمجھتی ہے اور چونکہ کوئی دعوی بے دلیل کے ثابت نہیں ہوسکتا ' اسلیے اسکا ثبوت مانگتی ہے ' اور وہ سب سے زیادہ روشن ' سب سے زیادہ یقینی ' اور سب سے زیادہ ناقابل انکار قربانی ہے اسلیے اگر بلغاروں نے اپنے حقوق کی حفاظت کے لیے سر فروشیاں کیں ' تو میں نے کبھی اسکو برا نہیں سمجھا بلکہ ہمیشہ انکی حقوق پرستی کا مداح رہا -

قطع نظر اسکے ایک انصاف پسند آدمی بھی یہی راے رکھیگا - اپنی سلطنت کے نقطۂ خیال سے بھی میری یہی راے تھی - کیونکہ کوئی حکومت جسمیں ظلم و ستم کی فرمان روائی ہو کبھی زیادہ عرصہ تک قائم نہیں رہسکتی - جب پیمانہ صبر لبریز ہوجاتا ہے تو قومیں محکومیت کا بوجھہ کاندھے سے پھینک کر خود مختار ہوجاتی ہیں - ایک طریقہ حکومت یہ بھی ہے کہ انصاف تو نہ ہو ' مگر مشہور کیا جاے جیسا کہ آجکل مغربی سلطنتیں اپنے حق پوش ایجنٹوں کے ذریعہ اپنی دادگستری و عدل پروری کی قصائد خوانیاں کراتی ہیں ' لیکن میرا عقیدہ ہے کہ یہ فریب کاریاں زیادہ عرصہ تک کامیاب نہیں رہسکتیں ' اور جلد یا بدیر ' یورپ کی محکوم قومیں اپنی حکمراں اقوام کی عیاری اور حق کش ' حاکم پرست ' ملت فروش ہمجنسوں کی فریب کاری کو سمجھہ جائینگی - پس باوجود عثمانی ہونے کے میں بلغاریوں میں ہر دلعزیز تھا اور یہ اسی لیے تھا کہ میں انکی حقوق طلبی کو بالکل جائز سمجھتا تھا -

رعایت حقوق کی بابت میرا یہ خیال ایک کلیہ ہے جو کسی حالت میں ٹوٹ نہیں سکتا -

بلقانی جسوقت مقدونیہ پر قبضہ کررہے تھے ' اسوقت مجھے خوش قسمتی نہیں بلکہ بدقسمتی سے (کیونکہ میں نے وہاں مسلمانوں پر

مشہور اتحادی اہل قلم : حسین جاہد بک ایڈیٹر (طنین)

نظر بھرکے دیکھنا بھي گوار نہیں کرتي تھیں' آج انکی جان سے زیادہ قیمتي شے یعني عفت پر بلغاریوں کے حملے هورهے هیں - وہ گھبرا گھبرا کے اپنے عزیزوں کو دیکھتي هیں لیکن وہ پا بزنجیر سامنے کھڑے حسرت آلود نگاهوں سے اپني مجبوري کا اظہار کر رهے هیں - وہ بھاگتي هیں اور بلغاري شکاري کتوں کي طرح انکے پیچھے دوڑتے هیں' پکڑکے تلواروں اور سنگینوں کي نوکیں انکے بدن میں چبھوتے هیں اور جان کے فدیہ میں عفت مانگتے هیں - جو طبیعتیں مضبوط هیں اور خداے ناصر و قہار کے وعدوں پر یقین رکھتي هیں وہ مرنا قبول کرلیتی هیں مگر اپني ناموس کي بے عزتي گوارا نہیں کرتیں - مگر کچھه ایسي بد نصیب بھي هیں کہ انکو مرنے بھي نہیں دیا جاتا' اور انکے هاتھه پیر رسي سے باندهه دیے جاتے هیں - اسوقت میرے آنکھوں سے آنسو جاري هو جاتے هیں' میرے جگر میں سوراخ پڑجاتے هیں اور دل اچھلتا ھے کہ باهر تڑپ کر نکل جاے - میں یقین کرتا هوں کہ جس مسلمان کے دل میں عزت اسلامي کا ایک شائبہ بھي هوگا' وہ کبھي ان حالات کو پڑھکر اپنے هوش و حواس میں نہیں رهسکتا -

ایک زمانہ وہ تھا کہ خلیفہ بغداد کو ایک مسلمان بڑھیا عورت کي عیسائیوں کے هاتھه گرفتاري گوارا نہ تھي' اور قسم کھا کر اٹھا تھا کہ محل حادثے پر جاکر دم لونگا - مگر آج انہي مسلمانوں کي یہ حالت ھے کہ عیسائیوں کي مسلم کشي و عصمت دري پر گھروں میں بیٹھکے عورتوں کي طرح روتے هیں - نہ پیروں کو جنبش هوتي ھے اور نہ هاتھوں کو حرکت - جس قوم کے مردوں کے پاس گریہ وزاري' آہ و فغان' اور بہت ترقي کي تو عیسائیت سے ذلت آمیز التجاوں کے اسلحہ هوں' اسکي جان و آبرو کي حفاظت معلوم ھے -

مصائب تازیانہاے عبرت میں جو سوتوں کو بیدار اور عاقلوں کو هشیار کرتے هیں - سنہ ۱۲ - نے مسلمانوں کے سامنے یورپ کے تعصب' اظہار عداوت اسلام میں بے باکي' شعائر اسلام کي توهین' اصول انسانیت و تہذیب کي بے اثري' اور ادعاء انسانیت نوازي کي حقیقت کا موقع پیش کردیا ھے - هر شخص کو معلوم ھے کہ عیسائیوں کے مذهبي مقدس مقامات اسوقت مسلمانوں کے زیر حکومت هیں - یورپ کي یہ دیرینہ آرزو ھے کہ وہ نہ صرف ان مقامات کو مسلمانوں کے هاتھه سے نکالے' بلکہ خود مسلمانوں کے مذهبي مقامات پر بھي قابض هوجائے -

یہ صحیح ھے کہ تم نے بیت المقدس کي توهین نہیں کي مگر تمہیں یہ امید نہ رکھنا چاهیے کہ وہ اس کروسیڈ میں تمہارے مذهبي مقامات کي توهین نہیں کرینگے ؟ کیا جب تم نے اندلس فتح کیا تھا تو عیسائیوں کو جلا وطن کردیا تھا ؟ اور تم جب مقدونیہ پر حکمراں تھے تو تم نے عیسائي بچوں کو صرف اس جرم پر پارہ پارہ کیا تھا کہ وہ عیسائی تھے ؟

تقسیم ممالک اسلامیہ

(مقتبس از گریفک)

جب (مسئلۂ شرقیہ) یورپ سے همیشہ کے لیے شہر بدر کردیا جائیگا تو وہ ایشیا میں پناہ گزیں هوگا' جہاں فوائد کے نقطۂ نظر سے وہ دول عظمي کو اسي طرح اشتفہ خاطر کرتا رهیگا' جسطرح کہ یورپ میں همیشہ کرتا رہا -

گو اب تک خود یورپ میں (مسئلہ مشرقي) کا آخري حل اب نہیں جاکر هوا ھے' لیکن ابھي سے ایشیا کے مسائل شرقیہ پر مغربي تعلقات کا گہرا رنگ چڑھا کے' انہیں ابھارنے کي کوشش کیجا رهي ھے -

ارمنیا' لیبونا' شام' بغداد ریلوے' کویت' حدود ایران' جد[...] یہ مقامات منجملہ ان چند مشرقي مسائل کے هیں' جن پر برطانو[...] ونیز تمام مغربي اخبارات میں گذشتہ هفتہ زور شور سے خامہ فرسائی[...] هوئیں - گو اس وقت بھي یہ مسائل معمولي نہیں' لیکن جس [...] زمانہ گزرتا جائیگا' اسي قدر یہ اهم هوتے جائینگے -

ریاستہاے بلقان نے دول یورپ کي مساعدت سے جو کار روائی[...] کي هیں' کوئي وجہ نہیں کہ چند روز کے بعد رومانیا بھي وہ کاروائی[...] نہ کرے اور کیوں دول یورپ اسکي معاون نہ هوں؟ فرانس ابھي [...] دلیا کو یقین دلاتا ھے کہ شام اسکے حلقہ اثر میں ھے - (روس) [...] بھي ایشیاے کوچک کا ایک مختصر سا قطعہ یعني (اناطولیا) ا[...] لیے متعین کرلیا ھے جسمیں اسکو ریلوے کي بابت وهي حقو[ق] حاصل هیں' جن کي بدولت اسنے شمالي منچوریا پر قبضہ کیا تھا [...] آیا (جرمني) مسیوپوتیمیا کے متعلق صداے دعوي بل[ند] کریگي یا نہیں ؟ اسکے متعلق ابھي تک هم نے کچھه نہیں سنا' م[گر] اغلب ھے کہ ضرور کریگي - اور اسکے بعد (زیوانت) کا فلسطی[ن] کے متعلق دعوی' جو گذشتہ دوشنبہ کو ڈاکٹر ویکس نے (ٹائمز کے کالموں میں نہایت زور شور سے پیش کیا تھا' پیش هوگا -

[ابھي تک (برطانیہ) کا ذکر نہیں کیا گیا - میرے نزدیک اور نہ صرف میرے نزدیک بلکہ تمام حالات آشنا کے نزدیک برطانیہ اسقدر بیوقوف نہیں ھے کہ بقول ٹائمز کے چند ملین مجہول و نیم مردہ مسلمانوں کے مذهبي ابال کے خوف سے (ایشیا) میں اپني آرزوں کو خاک میں ملاے گي اور اپنے همچشموں سے پیچھے رهیگي -

واقعات کي بنیاد پر نہایت وثوق کے ساتھه کہا جاسکتا ھے کہ برطاني وزارت خارجہ پیش بندي سے غافل نہیں ھے - مصر میں جس کو مغربي دنیا کے تعلقات' جوش' اور علم کے لحاظ سے بلاد اسلامیہ کا دماغ کہا جاتا ھے' لارڈ (کچنر) بھیجدیے گئے هیں جو بجائے ملکي افسر هونے کے ایک نہایت شدید فوجي افسر هیں اور جنھوں نے سودان میں برطانوي اثر قائم کرنے کي سخت ترین تدابیر کے استعمال میں بھي تردد نہیں کیا تھا -

مصر میں انگریزي اثر کا اس سے اندازہ هو سکتا ھے کہ اگرچہ موجودہ جنگ شاہ (فرڈیننڈ) نے صلیب کے نام سے کي تھي اور اُسکے دیگر حلیف بھي اسکے هم نوا تھے' مگر با ایں همہ انکے تعلقات مصر سے ویسے هي رهے جیسے کے جنگ کے قبل تھے - کیا مصر اسلامي اور عثماني سلطنت نہ تھي اور کیا اسلام کے مقابلہ میں اعلان' اسکے مقابلہ میں بھي اعلان نہ تھا ؟ اگر تھا' تو پھر انگریزي اثر کے سوا اور کونسي شی تھي' جس نے مصر اور ریاستہاے بلقان کے تعلقات میں فرق نہیں آنے دیا ؟

مصر سے انگلستان کے گونہ گوں مصالح وابستہ هیں' اسلیے جب ممالک عثمانیہ کي تقسیم هوگي' تو انگلستان اپنے ان مصالح اور اس اثر کي بنا پر ضرور الحاق کا اعلان کردیگا جو یقیناً کامیاب هوگا

اعلان الحاق میں اگر کسي جماعت کے خلل افگن هونے کا اندیشہ هو سکتا ھے تو وہ مصر کي (حزب الوطني) ھے' مگر نہایت کامیابي کے ساتھه حسن تدبیر نے اسکا شیرازہ برهم کردیا ھے - رئیس جلا وطن ھے' اسکے زبردست آرگن : اللواء اور العلم بند هیں - اور گو اس وقت تک اسکا استیصال نہیں هوا ھے' لیکن اگر واقعات کي ایسي هي رفتار رهي تو اعلان کے وقت اسکا بالکل مردہ هو جانا یا اگر بہت سخت جاں ثابت هوئي تو اسقدر کمزور هو جانا کہ انگلستان کي دیرینہ آرزو کي مقاومت نہ کرسکے' یقیني ھے -]

غرض اگر یورپ میں (مسئلہ مشرقیہ) کا حسب دلخواہ حل هو

ذیابیطس

خطرناک مرض ہے اس کا جلد علاج کرو

علامات مرض: جن لوگوں کو پیشاب بار بار آتا ہو یا پیاس زیادہ لگتی ہو - منہ کا ذائقہ خراب رہتا ہو - رات کو کم خوابي ستاتي ہو - اعضاء شکني - لاغري جسم - ضعف مثانہ ہونے سے روز بروز قوت میں کمي اور خرابي پیدا ہوتي چلي ہو اور چلنے پھرنے سے سر چکراتا ہو - سر میں درد اور طبیعت میں غصہ آجاتا ہو - تمام بدن میں یبوست کا غلبہ رہتا ہو - ہاتھ پاؤں میں خشکي اور جلن رہے جلد پر خشونت وغیرہ پیدا ہوجاے اور ٹھنڈے پاني کو جي ترسے - معدہ میں جلن معلوم ہو - بیوقت بڑھاپے کے آثار پیدا ہوجائیں اعضاے رئیسہ کمزور ہوجائیں - رقت - سرعت اور کمي باہ کي شکایت دن بدن زیادہ ہوتي جاے تو سمجھہ لو کہ مرض ذیابیطس ہے - جن لوگوں کے پیشاب میں شکر ہوتي ہے انکو مندرجۂ بالا آثار یکے بعد دیگرے ظاہر ہوتے ہیں - ایسے لوگوں کا خاتمہ علی العموم کاربنکل سے ہوتا ہے - دنبل پشت پر کبھي گردن میں پیدا ہوتا ہے - جب کسي کو کاربنکل ہو تو اُسکے پیشاب میں یقیناً شکر ہونے کا خیال کر لینا چاہیے - اس راج پھوڑے سے سیکڑوں ہونہار قابل لوگ مرچکے ہیں -

مرض کي تشریح اور ماہیت: ذیابیطس میں جگر اور لبلبہ کے فعل میں کچھہ نہ کچھہ خرابي ضرور ہوتي ہے اور اس خرابي کا باعث اکثر دماغي تفکرات شبانہ روز کي محنت ہے بعض دفعہ کثرت جماع - کہنہ سوزاک اور کثرت ادرار کا باعث ہوتا ہے - صرف فرق یہ ہے کہ اس حالت میں پیشاب میں شکر نہیں ہوتي بلکہ مثانہ کے ریشہ وغیرہ پاے جاتے ہیں - کبھي ابتداے عمر میں کثرت جماع سے آخر یہ مرض پیدا ہوجاتا ہے اور کبھي بخار کے بعد یہ مرض شروع ہوتا ہے -

اگر آپ چاہتے ہیں کہ راج پھوڑا کاربنکل نہ نکلے تو علاج حفظ ماتقدم یہ ہے کہ ہماري ان گولیوں کو کھاؤ - شیریني - چاول ترک کردو - ورنہ اگر سستي کروگے تو پھر یہ ردي درجہ ذیابیطس میں اس وقت ظاہر ہوتا ہے جبکہ تمام اندروني اعضاء گوشت پوست بگڑ جاتے ہیں - جو لوگ پیشاب زیادہ آنے کي پروا نہیں کرتے وہ آخر ایسے لاعلاج مرضوں میں پھنستے ہیں جن کا علاج پھر نہیں ہوسکتا - یہ گولیاں پیشاب کي کثرت کو روکتي ہیں اور تمام عوارض کمي قواء اور جملہ امراض ردیہ سے محفوظ رکھتي ہیں -

ذیابیطس میں عرق ماء اللحم اسلئے مفید ہوتا ہے کہ بوجہ اخراج رطوبات جسم خشک ہوجاتا ہے - جس سے غذائیت کي ضرورت زیادہ پڑتي ہے - یہ عرق چونکہ زیادہ مقوي اور مولد خون ہے اسلئے بہت سہارا دیتا ہے غذا اور دوا دونوں کا کام دیتا ہے -

حب دافع ذیابیطس

یہ گولیاں اس خطرناک مرض کے دفعیہ کے لئے بارہا تجربہ ہوچکي ہیں اور صدہا مریض جو ایک گھنٹہ میں کئي دفعہ پیشاب کرتے تھے تھوڑے دنوں کے استعمال سے اچھے ہوگئے ہیں یہ گولیاں صرف مرض کو ہي دور نہیں کرتیں بلکہ انکے کھانے سے گئي ہوئي قوت باہ حاصل ہوتي ہے - آنکھوں کو طاقت دیتي اور منہ کا ذائقہ درست رکھتي ہیں - جسم کو سوکھنے سے بچاتي ہیں - سلسل بول - ضعف مثانہ - نظام عصبي کا بگاڑ - اسہال دیرینہ یا پیچیش یا بعد کھانے کے فوراً دست آجاتے ہوں یا درد شروع ہوجاتا ہو یا رات کو نیند نہ آتي ہو سب شکایت دور ہوجاتے ہیں -

قیمت في تولہ دس روپیہ

میر محمد خان - تالیٹر والئي ریاست خیرپور سندھہ — پیشاب کي کثرت نے مجھے ایسا حیران کردیا تھا اور جسم کو بے جان اگر میں حکیم غلام نبي صاحب کي گولیاں ذیابیطس نہ کھاتا تو میري زندگي محال تھي -

محمد رضا خان - زمیندار موضع چٹہ ضلع اٹاوہ — آپ کي حب ذیابیطس سے مریض کو فائدہ معلوم ہوا - دن میں ۱۶ بار پیشاب کرنے کي بجاے اب صرف ۵ - ۶ دفعہ آتا ہے -

عبد القدیر خان - محلہ قرقاب شاہ جہان پور — جو گولیاں ذیابیطس آپ نے رئیس عبد الشکور خان صاحب اور محمد تقي خان صاحب کے بھائي کو زیادتي پیشاب کے دفعیہ کے لئے ارسال فرمائي تھیں وہ بہت مفید ہوئیں -

عبد الوہاب ڈپٹي کلکٹر - غازیپور — آپ کي بھیجي ہوئي ذیابیطس کي گولیاں استعمال کر رہا ہوں - پہلے ۴ - ۵ مرتبہ کے اب دو تین مرتبہ پیشاب آتا ہے -

سید زاہد حسن - ڈپٹي کلکٹر الہ آباد — مجھے عرصہ دس سال سے عارضہ ذیابیطس نے دق کر رکھا تھا - بار بار پیشاب آنے سے جسم لاغر ہوگیا - قوت مردمي جاتي رہي - آپ کي گولیوں سے تمام عوارض دور ہوگئے -

رام ملازم پوسٹ ماسٹر جنرل — پیشاب کي کثرت - جاتي رہي - مجھہ کو رات دن میں بہت دفعہ پیشاب آتا تھا - آپ کي گولیوں سے صحت ہوگئي -

انکے علاوہ صدہا سندات موجود ہیں -

مجرب و آزمودہ شرطیہ دوائیں جو بادائي قیمت نقد [illegible] تا حصول صحت [illegible] ذیل [illegible] آتي ہیں

— * —

زود کن

داڑھي مونچھہ کے بال اسکے لگانے سے گھنے اور لمبے پیدا ہوتے ہیں - ۲ تولہ دو روپے

سر کا خوشبودار تیل

دلربا خوشبو کے علاوہ سیاہ بالوں کو سفید نہیں ہونے دیتا نزلہ و زکام سے بچاتا ہے شیشي خورد ایک روپے آٹھہ آنہ کلاں تین روپے

حب قبض کشا

رات کو ایک گولي کھانے سے صبح اجابت با فراغت اگر قبض ہو مہر ۲ درجن ایک روپیہ

حب قائممقام افیون

انکے کھانے سے افیم چانکو بلا تکلیف چھوٹ جاتے ہیں فیتولہ پانچ روپے

حب دافعہ سیلان الرحم

لیسدار رطوبت کا جاري رہنا عورت کے لئے وبال جان ہے اس دوا سے آرام - دو روپے

روغن اعجاز

کسي قسم کا زخم ہو اسکے لگانے سے جلد بھر جاتا ہے بدبو زائل - نا سور - بھگندر - خنا زیر کے گھاؤ - کاربنکل زخم کا بہترین علاج ہے - ۲ تولہ دو روپے

حب دافع طحال

زردي چہرہ - لاغري کمزوري دور مرض تلي سے نجات - قیمت دو ہفتہ دو روپے

برأ السّاعة

ایک دو قطرے لگانے سے درد دانت فوراً دور - شیشي چار سو مریض کے لئے ایکروپے

دافع درد کان

شیشي صدہا بیماروں کے لئے - ایکروپے

حب دافع بواسیر

بواسیر خوني ہو یا بادي ریحي ہو یا سادي - خون جانا بند اور مسے خود بخود خشک - قیمت ۲ ہفتہ دو روپے

سرمہ ممیرہ کراماتي

مقوي بصر - محافظ بینائي - دافعہ جالا - دھند - غبار - نزول الماء - سرخي - ضعف بصر وغیرہ - فیتولہ معہ سلائي سنگ یشب دو روپے

نہایت صبر ربا وگریہ انگیز مظالم دیکھے جنکو میں چند سطروں کے بعد لکھتا ہوں) مقدونیا کے چند مقامات میں پھرنے کا موقعہ ملگیا تھا ' میں سب سے پہلے جس مقام میں پھرا' وہ (استرومجہ) ہے - یہ ایک شہر ہے جو (سالو لیکا) سے دو دن کي مسافت پر واقع ہے' اسمیں ایک ہزار پانچسو گھر آباد ہیں جنمیں سے آٹھہ سو صرف مسلمانوں کے گھر ہیں - یہ شہر بلغاریوں نے بزور شمشیر فتح نہیں کیا تھا بلکہ بلغاري کمانڈر مسبطوف کو (شاید اصل نام متیف ہے) اس بنیاد پر حوالہ کیا گیا تھا کہ اس نے باشندوں کي جان ' مال اور آبرو کي حفاظت کا نہایت سنجیدہ و پختہ وعدہ کیا تھا -

کمانڈر مذکور نے (وبشف) کو شہر کا والي مقرر کیا ' ایک میونسپلٹی قائم کی اور شہر کي حفاظت کے لیے سروي ریجمنٹ چہارم کي پہلي پلٹن کے کمانڈر (یوانی) کو مقرر کرکے خود (سالونیکا) روانہ ہوگیا -

لیکن شہر کي حوالگي اور امان بخشي کے بعد ہي بلقانیوں نے پیمان شکني کي اور نہایت بے دردي سے ڈاکٹر عابدین ' یوزباشي فاضل بک' یوزباشي تحسین بک' چار عہدہ لفٹنٹي کے افسر' سو سپاھي ' اور چار سو بیاسي مسلمان اور یہودیوں کو قتل کرڈالا-

اس اجمال کي تفصیل یہ ہے کہ ایک قومي عدالت قائم کي گئي تھي جسکے سات ممبر تھے - ہر کلمہ گو قومي عدالت میں بطور مجرم کے حاضر کیا جاتا تھا ' جس کی بریت پر سات ممبروں سے چھہ ممبر متفق الراے ہوتے تھے وہ چھوڑ دیا جاتا تھا - لیکن جسکي بریت پر چھہ ممبروں سے کم متفق ہوتے ' اسکي تمام مال و دولت لے لي جاتي تھي اور قید خانے میں بند کردیا جاتا تھا - چوبیس گھنٹہ تک قید خانہ میں بے آب و دانہ پڑا رہتا اسکے بعد نکالا جاتا اور تمام کپڑے اتار لینے کے بعد ھاتھہ پیر باندھکے پولیس کے حوالے کیا جاتا - وہ اسے کشاں کشاں شہر کے باہر لے جاتے اور پھر وہاں صلیب کي تیغ ستم ' توحید پرستي کے جرم میں اسکا سر تن سے جدا کر کے اپنے آتش انتقام کو ٹھنڈا کرتي !

لیکن آہ ! ان پیکران ستم کي تسلي اس سے بھي، نہیں ہوتي تھي ایک مسلمان کے جسم پر مٹي کا تیل چھڑک کے اسکے کپڑوں میں آگ لگا دي گئي اور اسطرح عین بیسویں صدي میں ازمنہ مظلمہ کے مسیحي کارناموں کو از سر نو زندہ کیا گیا !

کریم آغا نامي شرفاء شہر میں ایک شخص تھا- اُسکے لڑکے کا نام حسن افندي تھا - حسن افندي ان لوگوں میں سے تھا جن کي بریت پر عدالت فوج کے چھہ ممبر متفق الراے نہیں ہوے تھے اسلیے اس پر بھي اس ستمگاہ عدالت سے موت کا حکم صادر ہوا - (حسن آغا) کو بھي اپنے ہموطن مسلمان شہداء کي طرح قتلگاہ تک جانا تھا - جب پولیس کے حوالہ کیا گیا تو پولیس نے اسکو چوپاؤں کي طرح زمین پر کھڑا کیا اور ایک شخص اُسکي پشت پر سوار ہوکے سواري کے جانوروںکي طرح ھنکاتا ہوا شہر کي بڑي بڑي سڑکوں سے گذرا اور پھر قتل کے میدان میں پہنچایا - یہاں ایک صلیب بردار ھاتھہ میں تلوار لیے کھڑا تھا - حسن آغا کے پہنچتے ہي تلوار ایک بار بلند ہوئي پھر جھکي ' اور اسکے بعد حسن آغا کا سر' جو ہر روز پانچ مرتبہ درگاہ الہی میں سجدہ کے لیے جھکا کرتا تھا خون آلودہ ہوکر زمین پر تڑپنے لگا !

مسلمانوں کے آٹھہ سو بیاسي گھر تھے جنمیں اسوقت کل اٹھارہ مرد سزاے موت سے بچ رہے تھے -

چار گھروں کے علاوہ اٹھہ سو اٹھتر گھروں میں نہ ایک ٹکڑا چٹائي کا بیٹھنے کے لیے تھا اور نہ ایک کٹورا پاني کا پینے کے لیے' جو کچھہ تھا' سب بلقاني فوجیں اور بلقاني لوٹ لیگئے تھے -

وہاں سے - واپسي میں (کوستروں) نامي ایک گاؤں میں میرا گذر ہوا - اندر جا کے دیکھا تو اسمیں بارہ سو مسلمان لاشیں پڑیں تھیں جنمیں مرد عورتیں اور معصوم بچے تھے -

شہر عثمانیہ سے جو خانماں برباد ھجرت کرکے (سالونیکا) آرہے تھے انمیں ایک دس سالہ لڑکي بھي تھي - یہ بد قسمت لڑکي تیس گھنٹہ کي مسافت طے کرکے شہر (طویران) میں ٹھہر گئي - (طویران) جب تسخیر ہوگیا تو وہ اسوقت وہیں تھي - دشمن بھوکے بھیڑوں کي طرح شہر میں گھسے - انکے سفید چمکتے ھتیار خون آشامي سے ابھي سیر نہیں ہوے تھے - چند سپاھیوں کو یہ لڑکي راہ میں ملي وہ دیکھتے ہي اس معصوم روح پر ٹوٹ پڑے اور اپنے تیز ھتھیار اسکے بدن میں چبھونا شروع کردیے اس بیکس نے نہایت درد ناک آواز میں ان خونخوار درندوں سے رحم و انسانیت کا واسطہ دیکر چھوڑنے کي درخواست کي مگر آہ ! اس کا کچھہ بھي اثر نہ ہوا اور تلوار کے وار کے ساتھہ یہ جواب ملا کہ " رحم و انسانیت مسلمان کے لیے نہیں ہے بلکہ صرف عیسائیوں کے لیے ہے " مگر خوش قسمتي سے میں عین موقع پر پہنچگیا اور ڈاکٹر (ھاجي دلکوتا افندي) کي مدد سے اسکو ان خونخوار درندوں کے پنجوں سے بچایا میري فرمایش سے ڈاکٹر صاحب نے اسکي مرہم پٹي کي -

مسلمان عورتوں کي عصمت پر حملہ کرنے کے تو اس کثرت سے واقعات ہوئے ہیں کہ انکا بیان کرنا مشکل ہے بس یہ سمجھہ لینا چاہئے کہ معمولي سے معمولي تکلیف جو انکو دي گئي وہ یہ ہے کہ انکي چادریں چاک کرڈالي گئیں اور چہروں پر راستوں کي کیچڑ ملي گئي - ایک نہایت امیر کبیر خاندان کي خاتونوں پر جو حملے ہوے تھے انکي میں نے پوري تفصیل سني ہے مگر میں اسکو شائع کرکے ایک معزز مسلمان خاندان کي بے عزتي کرنا نہیں چاہتا -

منجملہ قابل ذکر واقعات کے ایک واقعہ یہ بھي ہے کہ میں (استرومجہ) کے کمانڈر کے کمرے میں گیا - یہ بزرگ (سرویا) کي احتیاطي فوج کے افسر اور (بلغراد) کے ہائي کورٹ میں جج تھے' مگر دیکھا تو آپ مسلمان قیدیوں کي جیبوں میں ھاتھہ ڈال رہے ہیں اور جو کچھہ نکلتا ہے اس کو اپني جیب میں رکھہ لیتے ہیں - مجھے یہ دیکھکر خیال آیا کہ اللہ اکبر ! جس قوم کي یہ حالت ہو' یورپ اسکے ھاتھہ مقدونیہ کي قسمت صرف اسلئے دینا چاہتا ہے کہ مسلمانوں کے ھاتھہ سے نکلجائے ! (باقي آیندہ)

فہرست
زراعانۂ ہلال احمر
(۱۰)

نام	پائي	آنہ	روپیہ
جناب حاجي مصلح الدین صاحب - کلکتہ	-	٠	۱۰۰
بذریعہ منشي خلیل صاحب - جلتنگي - بھواني پور - کلکتہ	-	۹	۹۵
" مسٹر ایس - ایم - پیارے - مخدوم پور - گیا -	-	۴	۴۰
" مولوي تراب علي صاحب - فتحپور -	-	٠	۳۷
احمد جہان بیگم صاحبہ - اھلخانہ تحصیلدار لوھارو -	-	٠	۱۰
منشي نور محمد صاحب - منور لاھور بورسٹل جیل -	-	۸	۷
اھلیہ جناب منور صاحب - لاھور بورسٹل جیل	-	٠	۲
بنت جناب منور صاحب - لاھور بورسٹل جیل	-	۸	٠
جناب شیخ محمود صاحب - جفت فروش - اکوٹ - برار	-	٠	۵
میزان	٠	۱۳	۲۹۷
سابق میزان	٠	۲	۹۲۱۶
میزان کل	٠	۱۵	۹۵۱۳

تصحیح — جناب لطف علي صاحب ریاست بھوپال کي مرسلہ رقم گیارہ روپیہ نو آنہ گذشتہ نمبر میں غلطي سے نو روپیہ گیارہ آنہ شائع ہوگئے ہیں -

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين — القرآن الحكيم

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

جلد ۲ — نمبر ٦

کلکتہ: چہارشنبہ ۵ ربیع الاول ۱۳۳۱ ہجری

Calcutta: Wednesday, February 12, 1913.

کلکته کے مشہور ڈاکٹر ایس - کے - برمن کي

کافوري جنتري سنه ۱۹۱۳ عیسوي

کي نهایت خوبصورت بني هے - جسکا چکنا کاغذ خوشخط اور سندر لکهائي هے - اور چهپي بهي صاف هے یه جنتري تصویردار رنگین بلا قیمت و محصول بهیجي جاتي هے اگر آپ دیکهنا چاهیں تو ایک کارڈ پر متفرق جگه کے دس شریف اور لکهے پڑهے هوئے اشخاص کا نام اور پورا پته لکهه بهیجنے سے واپسي ڈاک سے جنتري آپکي خدمت میں پهونچیگي -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۱۳ تاراچند دت اسٹریٹ کلکته

انگریزي حکومت کا مسلمان هوجانا

— * —

اب بالکل یقیني هے - کیونکه حضرت شیخ سنوسي کے خلیفه نے بمقام بیروت سیدي خواجه حسن نظامي سے آئنده حالات کي نسبت جسقدر پیشین گوئیاں کي تهیں (اور جنکو کتاب شیخ سنوسي کے حصه اول و دوم میں شائع کردیا گیا تها) سب هو بهو سچي ثابت هوئیں - اب صرف انگریزي حکومت کے مسلمان هو جانیکي پیشین گوئي باقي هے - جو خدا نے چاها تو عنقریب پوري هوگي - پس اگر آپ یه پیشین گوئیاں اور ترکي و ایران علي الخصوص افغانستان و جاپان و چین وغیره کے انجام کار کو دیکهنا چاهتے هیں - تو رساله شیخ سنوسي کے دونوں حصے پڑهئے - قیمت هر دو آٹهه آنه -

کلیات اکبر - لسان العصر و جدان الملة خان بهادر مولوي سید اکبر حسین الهٰ آبادي کے زبردست کلام کے دونوں حصے چهپ کر تیار هیں - کاغذ لکهائي چهپائي نهایت اعلی هے - اور صرف همارے هاں دستیاب هو سکتے هیں - قیمت هر دو حصص ۳ روپیه ۸ آنه -

مضامین خواجه حسن نظامي میں غدر کے اور تیموریه خاندان کے سچے مگر نهایت درد ناک قصے درج هیں تیز آلو - مچهر - دیاسلائي وغیره عنوانوں پر نهایت مزیدار اور معني خیز مضامین هیں -

سفرنامه هندوستان بمبئي، گجرات، کاٹهیاواڑ، سومنات وغیره مقامات کا دلچسپ سفرنامه: بطریق روزنامچه از سیدي خواجه حسن نظامي دهلوي قیمت ۸ آنه -

اسلام کا انجام مصر کے شیخ المشائخ کي حوصله افزا پیشین گوئیاں - قیمت ۴ آنه

اسرار مخفي رموز کا خزانه بس دیکهنے کے قابل قیمت ۴ آنه -

ترکي فتح شاه مشتاق احمد صاحب منجم دهلوي کي پیشین گوئیاں - قیمت ۲ پیسه

دل کي مراد - شاه صاحب کے طلسماتي تعویذ قیمت ڈیڑه آنه -

کارکن حلقه نظام المشائخ دهلي سے منگائیے

شائقین تواریخ و تصوف کو مژده

—:○ * ○:—

مزارات اولیاء دهلي بالکل نئي تصنیف هے - تمام اولیاے کرام و صوفیاے عظام جو دهلي کي مقدس سر زمین میں مدفون هیں ان کے بسیط حالات سلسله وار دو حصوں میں درج کئے گئے هیں - زائرین کے لیے اس سے بڑهکر کوئي رهنما نهیں هو سکتا - قیمت حصه اول ۲ آنے حصه دوئم ۲ آنے هر دو حصص معه محصول ڈاک و خرچ وي - پي پیکنگ وغیره ۱۰ آنے -

هندوستان کي اسلامي تاریخ عهد افغانیه - مصنفه صوفي کرام الهي صاحب ڈنگوئي - ۴۲ تواریخوں کا لب لباب هے - معترضین کے حملوں کا معتبر اور مستند حوالوں کے ثبوت سے جواب دیا گیا هے - فاضل اجل مولوي سید احمد صاحب مولف لغات آصفیه فرماتے هیں که اس سے بهتر هندوستان کي تاریخ اب تک ان کي نظر سے نهیں گذري قیمت ۲ روپیه ۸ آنے محصول ڈاک و خرچ وي - پي ۳ آنے -

المشتهر - منیجر اسلامیه بک ڈپو و جنرل اخبار ایجنسي بازار بلي ماران - دهلي -

حمیدیه هوٹل

—:○ * ○:—

نمبر ۱۳۱ لور چیت پور روڈ

— : * : —

همارے هوٹل میں هر قسم کي اشیاے خوردني و نوشیدني هر وقت طیار ملتي هیں نیز اسکے ساتهه مسافروں کے قیام کیلیے پر تکلف اور آرام ده کمروں کا بهي انتظام کیا گیا هے جو نهایت هوادار، فرنشڈ اور بر لب راه واقع هیں جن صاحبوں کو کچهه دریافت کرنا هو بذریعه خط و کتابت منیجر هوٹل سے دریافت کر سکتے هیں - جنگ ترکي و اٹلي اور جنگ بلقان کي جمله تصویریں همارے هوٹل میں فروخت کے لیے موجود هیں مع تصویر شیخ سنوسي وغیره -

المشتهر شیخ عبد الکریم مالک حمیدیه هوٹل

اطلاع

(۱) اگر کسی صاحب کے پاس کوئی پرچہ نہ پہنچے، تو تاریخ اشاعت سے دو ہفتہ کے اندر اطلاع دیں، ورنہ بعد کو فی پرچہ چار آنے حساب سے قیمت لی جائیگی۔

(۲) اگر کسی صاحب کو ایک یا دو ماہ کے لئے پتہ کی تبدیلی کی ضرورت ہو تو مقامی ڈاکخانہ سے بندوبست کرلیں، اور اگر تین یا ماہ سے زیادہ عرصہ کے لئے تبدیل کرانا ہو تو دفتر کو ایک ہفتہ پیشتر اطلاع دیں۔

(۳) نمونے کے پرچہ کے لئے چار آنہ کے ٹکٹ آنے چاہیں یا پانچ آنے کے وی - پی کی اجازت۔

(۴) نام و پتہ خاصکر ڈاکخانہ کا نام ہمیشہ خوش خط لکھیے۔

(۵) خط و کتابت میں خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

نوٹ — مندرجہ بالا شرائط کی عدم تعمیلی کی حالت میں دفتر جواب سے معذور ہے اور اس وجہ سے اگر کوئی پرچہ یا پرچے ضائع ہوجائیں تو دفتر اسکے ذمہ دار نہ ہوگا۔

(منیجر)

شرح اجرت اشتہارات

—*—

میعاد اشتہار	فی صفحہ	فی کالم	نصف کالم	نصف کالم سے کم
ایک ہفتہ ایک مرتبہ کے لئے	۱۵ روپیہ	۱۰ روپیہ	۷½ روپیہ	۸ آنہ فی مربع انچ
ایک ماہ چار مرتبہ "	۵۰ "	۳۰ "	۲۰ "	۷ آنہ " " "
تین ماہ ۱۳ " "	۱۲۵ "	۷۵ "	۴۵ "	۶ آنہ " " "
چھہ ماہ ۲۶ " "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۷۵ "	۵ آنہ " " "
ایک سال ۵۲ " "	۳۰۰ "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۴ آنہ " " "

(۱) ٹائیٹل پیج کے پہلے صفحہ کے لیے کوئی اشتہار نہیں لیا جائیگا - اسکے علاوہ ۳ صفحوں پر اشتہارات کو جگہہ دیجائیگی -

(۲) مختصر اشتہارات اگر رسالہ کے اندر جگہہ نکال کر دیے جائیں تو خاص طور پر نمایاں رہیں گے لیکن انکی اجرت عام اجرت اشتہارات سے پچیس فیصدی زائد ہوگی -

(۳) ہمارے کارخانہ میں بلاک بھی طیار ہوتے ہیں جسکی قیمت ۸ آنہ فی مربع انچ ہے - چھاپے کے بعد وہ بلاک پھر صاحب اشتہار کو واپس کردیا جایگا اور ہمیشہ انکے لئے کارآمد ہوگا -

شرائط

(۱) اسکے لئے ہم مجبور نہیں ہیں کہ آپکی فرمایش کے مطابق آپکو جگہہ دیں، البتہ حتی الامکان کوشش کی جائے گی -

(۲) ایک سال کے لئے اشتہار دینے والوں کو زیادہ سے زیادہ ۴ اقساط میں، چھہ ماہ کے لئے ۲ اقساط میں، اور سہ ماہی کے لئے ۳ اقساط میں قیمت ادا کرنی ہوگی اس سے کم میعاد کے لئے اجرت پیشگی ہمیشہ لی جائیگی اور وہ کسی حالت میں پھر واپس نہوگی -

(۳) منیجر کو اختیار ہوگا کہ وہ جب چاہے کسی اشتہار کی اشاعت روک دے، اس صورت میں بقیہ اجرت کا روپیہ واپس کردیا جائے گا -

(۴) ہر اُس چیز کا جو جوئے کے اقسام میں داخل ہو، تمام منشی مشروبات کا، فحش امراض کی دواؤںکا اور ہر وہ اشتہار جسکی اشاعت سے پبلک کے اخلاقی و مالی نقصان کا ادنیٰ شبہہ بھی دفتر کو پیدا ہو کسی حالت میں شائع نہیں کیا جائے گا -

نوٹ — کوئی صاحب رعایت کے لئے درخواست کی زحمت گوارا نہ فرمائیں - شرح اجرت یا شرائط میں کسی قسم کا رد و بدل ممکن نہیں -

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكيم)

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor:
Abul Kalam Azad.
7-1 McLeod street,
CALCUTTA.

Telegraphic Address.
"AL-HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.
Half-yearly „ „ 4-12.

الہلال

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۱ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

عنوان تلغراف
«الہلال»

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
شماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

جلد ۲

کلکتہ: چہارشنبہ ٥ ربیع الاول ۱۳۳۱ ہجری
Calcutta: Wednesday, February 12, 1913.

نمبر ٦

تصاویر

— * —

چتلجا کے خطوط مدافعت کا ایک کامل نظارہ (صفۂ خاص)
پرنس یوسف عزالدین نامور رکن انقلاب عثمانی ۸ (ب)

تلغراف خصوصی

بنام الہلال

(قسطنطنیه : ۱۱ فروری)

عثمانی اقدامات غیر متوقع طور پر کامیاب ہو رہے ہیں - ایڈریا نوپل نا قابل تسخیر - انور بے یقین ہے کہ ایڈریا نوپل میں ہیں اور عنقریب محاصرہ توڑ کر محصورین پر حملہ آور ہونگے - میڈیا اور گیلی پولی میں اجتماع افواج - سقوطری میں سخت جنگ کے بعد دشمنوں کو کچل ڈالا گیا ' ۱۰ - ہزار مجروح و مقتول ' اور مانٹی نیگرو کی قوت کا خاتمہ - قسطنطنیه میں جنگی جوش حد بیان سے باہر - عجب نہیں کہ سلطان المعظم بہ نفس نفیس افواج کا معائنہ فرمائیں - مہاجرین اور مجروحین، اپکی اعانت کے منتظر ہیں -

(مصباح)

یغادوس پر قبضہ

— * —

ریوٹر قسطنطنیه سے تار دیتا ہے کہ اڈریا نوپل کے قلعہ سے محصور ترکوں نے نکل کر ۹ ماہ حال کو بلغاریوں پر حملہ کر دیا اور (ڈلیڈن) کی پہاڑیوں پر سنگینیں چڑھا کر چڑھگئے اور بلغاریوں کو سخت و شدید نقصانات پہونچا کر اس پر قابض ہوگئے - چتلجا کی ترکی فوج (پاپا برغاس) کی فوج سے متحد ہوگئی اور دونوں نے ملکر بلغاریوں پر جو مغرب کی پہاڑیوں پر موجود تھے حملہ کر دیا - تمام بلغاری گرفتار ہوگئے - صرف دس بلغاری بھاگ کر نکل گئے - ترکی رسالہ نے (یغادرس) پر قبضہ کر لیا ہے -

فہرس

— * —

فما استطاعوا ان یظهروہ و ما استطاعوا له نقبا (۱۸: ۹۶)

ترکی قلعہ

ترکی بندوقوں کی گولیاں جو پہاڑ سے گذر کر دو کوس تک پہنچ رہی ہیں

نشان ترکمانہ

ترکی فوج

قصبہ چتلجہ

ترکی تارپیڈو بوٹ

مشہور ترکی جنگی جہاز "باربروس"

بلغاری توپوں کی زد

ترکی تارپیڈو کشتی

چتلجـا کا سـد مـدافعت

جس سے بالاخر تمـام بلغـاری قوت سـر تکـرا کر رهگئی

چتلجا کے خطوط مدافعت کی ایک تصویر پہلے الہلال میں شائع ہو چکی ہے ' لیکن یہ اسکا زیادہ مکمل اور واضح نظارہ ہے - اسمیں عثمانی اور بلغاری استحکامات ' مورچے مورچوں کی زد ' ترکی قلعے اور ساحل کے جنگی بیڑہ کے مقامات اچھی طرح نظر آتے ہیں -

یہ تصویر مسٹر ایچ - سی - رائٹ نے کھینچی ہے - جو عثمانی لشکر کے همراہ هیں -

یہ عین اُس وقت کی تصویر ہے ' جبکہ بلغاریوں نے (بچ چیمی) کے قریب آخری حملہ کیا تھا -

[الہلال جلد ۲ نمبر ۹]

ں سے صاف طور پر واضح هوتا هے که بلغاریوں کو اگر بد حواس هوکر
لجا سے روانه هوجانا پڑا ' تو ایسا هونا ناگزیر تها ' کیونکه اگر وہ ایسا نه
تے تو اپني تمام قوت کو اُس کاغذ کي طرح ' جو قینچي کے دو
ں میں آگیا هو ' پارہ پارہ کردیتے -

اس حالت کے سمجھنے کیلیے بهتر هے که قلم سے چند خطوط
ینچکر میدان جنگ کا نقشه آپکے سامنے کردوں - [نقشه دیکھیے]

اس نقشے میں آپ دیکھتے هیں که غازي (انور بے) نے
احل مارمورا کے اس حصے پر فوج اتار دي هے ' جهاں سے محاصرین
ڈریانوپل پر بائیں جانب کو بڑهکر بآساني حمله کیا جاسکتا هے -
ں سے نیچے آئیے تو آپکو دردانیال کي وہ تنگ بحري شاخ
لے گي ' جسکے ایک طرف مارمورا ' اور دوسري جانب بحر اسود
- یهیں (گیلي پولي) واقع هے ' جهاں (فتحي بے) ۶۰ هزار
ج کے ساتھه موجود هیں -

(انور بے) کي ناگهاني موجودگي ایک طرف تو خود محاصرین
ڈریا نوپل کے سر پر عذاب الیم بنگئي کیونکه سامنے سے ایڈریا نوبل
گولے ' عقب سے (انور بے) کا حمله ' اور سر پر شتلجا لائن کي
ش فشاني : یوم یغشاهم العذاب من فوقهم ومن تحت ارجلهم ' و یقول
وقوا ما کنتم تعملون (۲۹ : ۵۶) دوسري طرف جسقدر بلغاري فوج
یلي پولي کي طرف سے بڑهگئي تهي ' وہ بالکل قینچي کے اندر
نس گئي - ایک طرف سے اگر فتحي بے کي فوج بڑهے اور دوسري طرف
انور بے کي ' تو سمندر کے سوا اور کوئي تیسري راہ فرار باز نهیں -

پس بلغاریا کي حرکت بظاهر کسي پیش نظر جدید نقشۂ جنگ
ي تکمیل پر مبني نهیں معلوم هوتي ' بلکه محض ایک مضطربانه
ور بدحواسانه آشیانے کي تلاش هے - وہ بالکل مجبور هوگئي هے که غازي
انور بے) کے اقدام سے پہلے گیلي پولي کي مصروف کارزار فوج کو
سي طرح قریب کردے -

ایک تار برقي میں ظاهر کیا گیا هے که " غالباً ایڈریا نوپل کے
محاصرے کي جگه اب پوري قوت (گیلي پولي) کي راہ بڑهنے پر
صرف کي جاے گي " یه بهي ظاهر کیا گیا هے که دردانیال کي طرف
سے حمله کرنے کا ارادہ کیا جارها هے - آغاز جنگ هي کے زمانے
میں بعض تجربه کاران جنگ نے اخبارات میں لکھا تها که " بلغاریا
اپني فوجي قوت کو ایڈریا نوپل کے محاصرے اور شتلجا کے سامنے
بیکار پڑے رهنے میں کیوں ضائع کر رهي هے ؟ اسکے لیے زیادہ عقلمندانه
کارروائي یه هے که (گیلي پولي) میں اپني قوت جمع کردے "

ممکن هے که ایڈریا نوپل کي جگهه اب (گیلي پولي) جنگ
کا اصلي نقطه بن جاے ' لیکن اگر امپائر کا تار صحیح هے تو اسکا
وقت چلاگیا -

امپائر کے تار کے قبول کرلینے میں صرف ایک امر مانع
هے ' یعنے هم اپني خاص معلومات کي بنا پر یقین کرتے هیں که اس
وقت عثماني فوج کیلیے جلد سے جلد ایڈریا نوپل کے محاصرے کا
خاتمه کردینا سب سے پہلا کام هے ' اور غازي انور بے کا ارادہ یه معلوم
هوتا تها که وہ کسي طرح ایڈریا نوپل میں پهنچکر وهاں کي محصور
فوج کي کمان اپنے هاتهه میں لیں ' اور باهر نکلکر محاصرین پر ٹوٹ
پڑیں - لیکن ممکن هے که مصالح نے اس راے میں تبدیلي پیدا
کردي هو - بهر حال حالات و نتائج کا انتظار ' اور راہ قیاس ناپید '
والامر لله العلي الکبیر -

اطـــلاع

پچهلا نمبر اس عاجز کي مجبورکن علالت کي وجه سے
نهایت بے مزہ نکلا - اسکي تلافي کیلیے یه نمبر ڈیوڑهي
ضخامت اور ایک پورے صفحه کي تصویر کے ساتهه شائع کیا
جاتا هے - درمیان میں چار صفحے ' اور آخر میں چار صفحے ' کل ۸ -
صفحے زیادہ هیں -

(ایڈیٹر)

[بقیۂ نامورانِ غزوۂ بلقان صفحه ۸ - ج -]

(۲) گورنمنٹ کي طرف سے نهیں بلکه ذات شاهانه همایوں
کے دستخط سے فوراً ایک اپیل تمام ملک میں شائع کي جاے
جسمیں ایک داخلي قرضے کیلیے درخواست هو -

(۳) نیز ایک دوسري اپیل شائع کي جاے جسمیں حفاظت
وطن کیلیے ایک قومي فنڈ کے قیام کي درخواست هو -

(۴) اگر خدا نخواسته مجوزہ کمیشن کي تحقیقات کے بعد
یهي نتیجه نکلے که عثماني فوج (محمد فاتح) اور (با یزید یلدرم)
کي عزت کي حفاظت سے جواب دیدیتي هے تو پهر بهي جلالة مآب
التوا کي منظوري کو چند لمحوں کیلیے ملتوي رکھیں ' اور ایک مرتبه
خود به نفس نفیس چٹلجا تشریف فرما هوکر عثماني فوج سے صرف
اتنا دریافت فرمالیں که " کیا اس جسم کي حفاظت سے تم نے
آخري جواب دیدیا هے ؟ "

سلطان المعظم نے نوجوان ترکوں کي ان ملت پرستانه معروضات
کي پوري قدر داني کي ' اور حکم دیا که ایک کمیشن منتخب هو -

لیکن قبل اسکے که محمود شوکت پاشا وغیرہ شتلجا روانه هوں '
کامل پاشا اور اسکے پس پردہ معاونین نے اپني تدبیروں کو خاک
میں ملتے محسوس کرلیا ' وہ سمجھے که اسکا نتیجه قطعاً جنگ
کا قیام ' اور یورپ کي اُمیدوں کي نامرادي هوگي - وہ فوراً قصر
سلطاني میں حاضر هوا اور سرپیٹ کر کہا : " چند ناعاقبت اندیش
اور دشمنان ملک نوجوان کي باتوں میں آکر آپ ملک کي حفاظت
کي آخري تدبیر کو بهي غارت کر رهے هیں - جنگ کا خیال اب
محض جنون هے - دول یورپ کا یه احسان عظیم هے که وہ صلح کا
سامان کرکے همیں هلاکت سے بچا رهے هیں - جب سفراے دول
دیکھیں گے که آپ نوجوان ترکوں کي راے پر چل رهے هیں
اور فوجي حالت کي درستگي اور تحقیق کیلیے لوگ شتلجا
جا رهے هیں ' تو برهم هوکر صلح کي منظوري سے دست بردار
هو جائیں گے ' پهر مرض قطعاً لا علاج هو جاے گا " -

دوسرے طرف یکایک نوجوان ترکوں کي گرفتاریاں شروع هوگئیں '
محمود شوکت پاشا کو نظر بند کردیا ' کچهه نوجوان ترک لڑائیوں سے
زخمي هوکر آئے تهے ' انکو بهي شفاخانوں سے نکالکر قید خانے میں بهیجدیا -

یه کارروائي جس سرعت اور طاقت کے ساتهه رات بهر کے اندر
کي گئي ' اس سے معلوم هوتا هے که اجانب کا هاتهه بهي کام کر رها تها -

نوجوان ترکوں کي گرفتاري کے بعد هي التواے جنگ کے
کاغذات پر دستخط هوگئے !

اس پر آشوب وقت میں بهي جس شخص نے ان مظلوم ملت
پرستوں کي علانیه اعانت کي ' وہ یهي پرنس (یوسف عز الدین) تهے -

نوجوان ترکوں کي طرح انکو کامل پاشا گرفتار نهیں کر سکتا تها '
یه ولي عهد سلطنت تهے - اس نے سلطان المعظم کو یقین دلانے
کي کوشش شروع کردي تهي که " در اصل محمود شوکت پاشا آپکو
معزول کرکے پرنس کو تخت نشیں کرنا چاهتے هیں " لیکن اس
وسوسه کا چل جانا آسان نه تها -

وہ علانیه انجمن کي حمایت کیلیے کهڑے هوگئے - صرف آٹهه
شخص جو گرفتاري سے بچ رهے تهے ' انکے ساتهه تهے - سب سے پہلے
انهوں نے سلطان المعظم کي خدمت میں حاضر هوکر اس ابلیسانه
ظلم و تعدي کي فریاد کي - پهر پوشیدہ طور پر فوج کے اندر
اضطراب پیدا کرنے میں مدد کي - انور بے کي طلبي
کا انتظام کیا ' قانون سلطنت کي رو سے وہ به نفس نفیس وزارت
کے کاموں میں دخل نهیں دیسکتے تهے ' اسلیے (جمال الدین بے)
کو اپنے طرف سے وکیل مقرر کیا اور اس طرح چند دنوں کے اندر
حکومت مجبور هوگئي که گرفتاران انجمن کو رها کردے -

شذرات

هل اتاک حدیث الجنود ؟

— * —

مــوسم بــدل گیــا

—:::—

(ڈاکٹر مصباح الدین شریف بے) نے اپنے ٹیلی گرام میں کہا تھا :

" موسم بدل گیا ہے ' ہم مٹ جائیں گے یا عزت ملی کو بچائیں گے ! ! "

جس وقت کہ ۲۳ - فروری کو (انور فاتح) قصر وزارت کی کھڑکیوں کے نیچے پہنچا ہے ' تو یقیناً بوسفورس کے کنارے پر ' دولمہ باغچہ سرائے کی فضاے محیط کا موسم بدل چکا تھا ' لیکن کیا اب ساحل (مارمورا) کا آسمان بھی بدل نہیں گیا ہے ؟

یادش بخیر لفٹنٹ (ویگنر) معلوم نہیں اب کہاں ہیں ؟ لیکن تاہم خود بلغراد اور صوفیا کے اعلانات سے ایک حد تک انکی عدم موجودگی کی تلافی ہو سکتی ہے - صلح کے خاتمے کے ساتھہ ہی اعلان کیا گیا تھا کہ ایڈریا نوپل کی تسخیر صرف چند دنوں کا کام ہے ' اور اب ایڈریا نوپل کی حوالگی کا نہیں بلکہ قسطنطنیہ کی حوالگی کا مطالبہ کیا جاے گا - یہ اعلان اُس زمانے کا نہیں ہے جبکہ مسٹر (اسکویتھہ) گاڈ ہال کی اسپیچ سے فارغ ہوتے ہی اس تار کو پڑھنے کیلیے مضطرب الحال تھے ' جسدیں سینٹ صوفیا کی دیواروں سے مقدس راہب کے صلیب بردوش نکلنے کی خبر دی جاتی ' بلکہ یہ ۵ - فروری کا واقعہ ہے جبکہ (صوفیا) کا یہ عام خیال ظاہر کیا گیا تھا کہ " زیادہ سے زیادہ ایک ہفتے کے اندر ایڈریا نوپل مسخر ہو جائیگا "

لیکن " موسم بدل گیا " - اب وہی ایڈریا نوپل ہے جسپر کامل تین دن تک بے سود گولہ باری کرنے کے بعد ثابت ہوگیا کہ نا قابل تسخیر ہے - چتلجا آتش کی افشانیوں نے ایک مرتبہ بھی بلغاری سرری فوج کو بڑھنے کا موقعہ نہیں دیا - تین لڑائیوں کا خود صوفیا کو اقرار ہے مگر اب یہ کیوں دنیا پلٹ گئی ہے کہ نہ " تو پچاس ہزار ترک گرفتار " ہوتے ہیں ' نہ " تین گھنٹے کے اندر قلعوں کو تسخیر " کیا جاتا ہے ' اور نہ ایڈریا نوپل کی تسخیر کے دعوے کا اعادہ ہوتا ہے ؟

اب بلغاری فتوحات کے لٹریچر کی شاعری اس سے زیادہ نہیں ہے کہ " ترکوں کا معقول نقصان ہوا - بآسانی پسپا کردیے گیے - کافی نقصان پہنچایا گیا " -

تاہم ابتک لندن کے سیاسی حلقے اپنے جاں فروشان صلیب کی طرف سے مایوس نہیں - کہا جاتا ہے کہ موجودہ خبریں زیادہ تر ترکی ذرائع کی ہیں اسلیے قابل وثوق نہیں -

بہتر ! مسٹر ایسکویتھہ کے فتح قسطنطنیہ کا انتظار ابتک ختم نہیں ہوا - اب دیکھیں ایڈریانوپل کی تسخیر کیلیے کب تک لندن منتظر رہتا ہے !

اس سے بڑھکر موسم کی تبدیلی کیا ہوگی کہ یا تو چند دنوں کے اندر ایڈریا نوپل کی تسخیر کا اعلان تھا ' یا اعلان جنگ کے تیسرے ہی دن بلغاریا اور سرویا کی متحدہ قوت مجبور ہوگئی کہ ایڈریا نوپل کی تسخیر کے جنون سے باز آجاے ' اور اپنا پورا نقشۂ جنگ بدل دے ؟

نقشۂ جنگ کی تبدیلی درحقیقت ایک عظیم الشان تبدیلی ہے - تازہ تار برقیاں مظہر ہیں کہ بلغاریا کی فوج شتلجا سے برابر ہٹ رہی ہے ' اور اپنے قدیمی مقامات کو چھوڑنے پر مجبور ہو رہی ہے - قسطنطنیہ کے سرکاری اعلانات جنکو ریوٹر مشتہر کرتا ہے ' جنگ کی حالت بتلاتے ہیں ' مگر ایندہ جنگ کے مقامات کی نسبت کوئی خبر نہیں دیتے ' اسلیے بحالت موجودہ کوئی قطعی راے قائم نہیں کی جاسکتی کہ لڑائی کا رخ کس طرف ہوگا ؟ تا ہم یہ تو بالکل ظاہر ہوگیا کہ جدید عثمانی قوت نے جنگ کے موجودہ نقشے میں بلغاریا کو شکست دیکر ' واقعات کا ورق اولٹ دیا ہے -

اس عظیم الشان اور یکا یک پیدا ہوجانے والی تبدیلی کا پتہ ڈاکٹر (مصباح الدین) کے اُس تار سے ملتا ہے جو پچھلے ہفتے الہلال کے پہلے صفحہ پر شائع ہوا تھا ' اور جسمیں خبر دی گئی تھی کہ (انور بے) ایک فوج کے ساتھہ روانہ ہوگئے ہیں ' نیز مشہور مجاہد طرابلس (فتحی بک) بھی استانہ سے روانہ ہوگئے - اسکے بعد کوئی خبر نہیں آئی -

لیکن ۷ - فروری کو مقامی معاصر (امپائر) کا خاص نامہ نگار تار دیتا ہے :

" انور بے کی ایک شجاعانہ کارروائی نے بلغاریوں کا تمام نقشہ جنگ پلٹ دیا ہے - اس نے جہازوں کے ذریعہ ۲۰ ہزار فوج (شتلجا) کے مغرب میں اتاردی ہے - اس پیش قدمی سے بلغاریوں کیلیے مغرب و شمال کی جانب ہٹ جانا ناگزیر ہوگیا - چنانچہ وہ شتلجا کے قصبے کو خالی کرکے اور آبادی کو جلا کر چلے گئے - گیلی پولی میں بھی ایک سخت لڑائی ہوئی - یہاں فتحی بک کی زیر قیادت ۶۰ ہزار سپاہ موجود ہے "

اسکے بعد گو ریوٹر نے کوئی خبر غازی (انور بے) کی نسبت نہیں بھیجی ' لیکن لندن کے ایک تار میں ظاہر کیا گیا ہے کہ بلغاری شتلجہ سے واقعی ہٹ آے ہیں -

اگر امپائر کے نامہ نگار کا بیان صحیح ہے تو پھر نقشۂ جنگ کے تغیر کی کنجی بآسانی مل جاتی ہے ' اور غازی (انور بے) نے اپنے خوارق دل و دماغ کا چند دنوں کے اندر ہی ایک دوسرا جلوہ دکھلادیا

کریمه کے اتباع کي لوگوں کو دعوت دي جاتي ' اور اُن اعمال کا دلوں میں شوق و ولوله پیدا کیا جاتا ' جو ایک " مسلم و مومن " زندگي کے کریکٹر کا اصلي مایۂ خمیر هیں ' اور جنکے اتباع نے صحابۂ کرام کي زندگي کو اس درجه تک پهنچادیا تها که لسان الهي نے " یحبهم و یحبونه " کے صداے محبت سے انکي مدح سرائي کي اور اتباع محبوب نے انکو خود محبوب بنا دیا :

قـــل ان کنتـم تحبـون اللــه فاتبعوني یحببکم اللـه ویغفـرلکـم ذنـوبکـم واللــه غفور الرحیم -

اے پیغمبر! مدعیان محبت الهي سے کہدو که اگر تم واقعي الله سے محبت رکھتے هو تو میرا اتباع کرو (اگر تم نے ایسا کیا تو تم کو الله کي محبت کے دعوے کي ضرورت نهوگي بلکه) خود الله تم کو اپنا محبوب بنالے گا اور تمهارے گناهوں کو بهي بخشدیگا وه نهایت مهربان بخشنے والا هے -

اگر ایسا هوتا تو ظاهر هے که ان مجالس سے بڑهکر مسلمانوں کیلیے سعادت کونین کا ذریعه اور کیا تها ؟ یه تمام کانفرنسیں اور انجمنیں جنکا چاروں طرف هنگامه بپا هے ' ایک طرف ' اور اُس مجلـس کا ایک لمحه ایک طرف ' جو اس " اسوۂ حسنه " کے نظارے میں بسر هو- هماري مجلسیں اِسي ذکر کیلیے هوني چاهئیں ' اور هماري آنـکھیں اسي جمال جهاں آرا کے نظارے کیلیے :

خدا سردے تو سودا دے تیرے زلف پریشاں کا

ولنعم ما قیل :

مصلحت دید من آنست ' که یاران همه کار
بگذرانند ' و خـــم طـــرۂ یارے گیـــرنـد !

لیکن بدبختي یه هے که همارے اعمال کي صورتیں مسخ نهیں هوئي هیں ' مگر حقیقت غارت هوگئي هے - قومي تنزل کے معنے یهي هیں که تمام قومی و دیني اشغال بظاهر قائم رهتے هیں لیکن انـکي روح مفقود هوجاتي هے - یه نهیں هے که هماري مسجدیں اُجڑ گئي هوں ' کتنے جهاڑ اور فانوس هیں جنسے مسجـدیں بقعه نور بنائي جاتي هیں ؟ مگر رونا یه هے که دل اجڑگئے هیں ' اور یه وه بستي هے که جب یه ویراں هوجاے تو پهر آبادي کهاں ؟ :

مجهے یه ڈر هے ' دل زنده ! تو نه مرجاے
که زندگاني عبـارت هے تیرے جینے سے !

فانهـــا لا تعمی الابصـــار ' ولـکن تعمی القلـــوب التي في الصدور

مجهے کیا کہنا تها ' اور کیا کہنے لگا - بهر حال مولود کي مجلسیں بهي اپنے مقصد کے لحاظ سے ایک بهترین دیني عمل تها ' جسکي صورت تو قائم هے ' مگر حقیقت مفقود - محض ایک رسمي تقریب هے جو مثل اور رسمي صحبتوں کے ضروري سمجهه لي گئي هے - اور امراء و روٌساء نے تو اپني نمایش اور ریاء دولت کا اسکو بهي ایک ذریعه بنالیا هے -

انحضرت کے صحیح حالات زندگي اور اُن انقلابات عظیمه کے بیان کي جگه ' (جو آپکي ولادت کے واقعه نے مشرق و مغرب میں پیدا کردیے) کتنے افسوس کي بات هے که محض چند روایات ضعیفه و قصص موضوعه کے بیان کرنے پر اتنے بڑے ملي و دیني جذبے کو قربان کردیا جاتا هے ؟ اور پهر اگر محض طبقۂ عوام کا یه حال هو تو قابل شکایت نهیں ' لیکن تعجب اور صد هزار تعجب هے اس بوالعجبي پر ' که صدها علماے ملت هیں جو با وجود ادعاے رسوخ حدیث و سیر ' و وسعت نظر و علم ' ان روایات کو خاموشي کے ساتهه سنتے هیں ' خود پڑهتے هیں ' اور لوگوں سے پڑهواتے هیں ' مگر ایک لمحه کیلیے بهي انکے دل میں تحقیق و تفتیش کي جنبش پیدا نهیں هوتي :

ان هـــذا من اعاجیب الـــزمن !

کاش جسقدر بحث نفس انعقاد اور مجلس کے سنت و بدعت هونے کي نسبت کي گئي هے ' وه اس مجلس کي اصلاح حال کیلیے کي جاتي - وه تمام چیزیں جو قوم میں شوق و شغف کے ساتهه موجود هوں ' درحقیقت ایک قوت هیں ' پس سب سے اول کوشش یه هوني چاهیے که استیم کو ضائع کرنے کي جگه اس سے مفید کام لیا جاے - البته اگر اصل کار هي جادۂ شریعت سے منحرف هو اور صورت اصلاح مفقود ' تو پهر اُسکے استیصال کي کوشش امربالمعروف میں داخل اور ناگزیر هے -

غفلت و مداهنت علما و تشدد بے محل

هزار تعجب هے اُس عالم صاحب تصنیف و تالیف کے دعوۓ علم پر ' جسکے جواب کے بعض جملوں کو آپنے نقل کیا هے - درحقیقت یهي وه مذهب کے نادان حامي هیں ' جنکي دوستانه حمایت ' همیشه دشمنوں کي مخالفت سے زیاده مذهب کیلیے مضر رهي هے - جن روایات کي نسبت آپنے تحقیق چاهي تهي ' اُنکا اِنکار نه توهینِ رسالت هے اور نه الحاد ' بلکه عین شیوۂ اسلام و ایمان هے ' اور هر صاحب نظر ' جسکو فن حدیث و سیر سے کچهه بهي خبر هوگي ' ایک لمحه کیلیے بهي ان روایات کو تسلیم نهیں کریگا -

آپ اس سعي و کوشش کیلیے مستحق تحسین تهے ' افسوس که اس نادان مدعي علم نے تشدد مذهبي کا بیجا استعمال کیا ' حالانکه جو محل استعمـال هیں ' انکي همارے علما خبر بهي نهیں لیتے -

بهت سے لوگ هیں جو تشدد مذهبي اور تعصب دیني کو علمـاے حال کي طرف منسـوب کرتے هیں اور پهر برسوں سے اسپر رو رهے هیں ' لیکن میں اسے صحیح نهیں سمجهتا - مجهکو تو شکایت هے که جس درجه تشدد مذهبي علما میں هونا چاهیے ' افسوس هے که نهیں هے - صدها امور ایسے هیں جن میں صاف طور پر انـکے بیجا تسامح و مداهنت کو دیکهه رها هوں اور حق و معروف کے اعلان سے دانسته اعراض کیا جارها هے - البته چنـد چهوٹي چهوٹي باتیں هیں ' جن میں تشدد کا اظهار هوتا هے ' مگر چونـکه یه اظهار بے محل هوتا هے ' اسلیے محض رائگاں جاتا هے ' بلکه اکثر موقعوں میں اور مضر هوتا هے -

ایک بهت بڑا نـکتۂ عمل یه هے که هر قوت کا استعمال اسکے صحیح محل میں هو - آپ استیـم کو جس سے سمندروں میں جهاز ' خشکیوں پر ریل ' اور کارخانوں میں مشینیں چلتي هیں ' ٹاٹ کي بوریوں میں بهرکر غباره بنـانے کي کوشش نه کیجیے - ورنه آپکي قوت اور سعي ' دونوں رائـگاں جائیں گي -

یه اس ذکر کے چهیڑنے کا وقت نهیں ' ورنه بجاے خود ایک داستان طولاني هے - اپني مصیبتوں کا حال یه هے که چادر کا کوئي گوشه دهبے سے خالي نهیں - کس کس چیز کو بیان کیجیے ' کس کس کے حال پر روئیے ' اور پهر اتنا وقت کهاں سے لائیے ؟

آسوده شبے باید و خوش مهتـــابے
تا با تو حکایت کنـــم از هر بابے

معیار تصدیق و تغلیط و اصول نقد روایت

لیکن ان روایات کي صحت و عدم صحت کي نسبت ضمناً جن خیالات کا آپنے اظهار فرمایا هے ' افسوس که فقیر اس سے متفق نهیں - وه ایک نهایت خطرناک اصولي غلطي هے ' جس میں زمانۂ حال کے مدعیان تحقیق و اجتهاد اور رهروان جادۂ تطبیق عقل و نقل ' برسوں سے مبتلا هیں - آپنے بار بار اس سوال کو دهرایا هے که " اگر یه

٥ ربیع الاول ۱۳۳۱ ھجری

—◦:*:◦—

اسئلۃ واجوبتھا

—◦:*:◦—

مجالس مولد نبوی (صلعم)

— * —

و احادیث ضعیفہ و موضوعہ

— * —

(از جناب احمد حسین خانصاحب - بي - اے)

— * —

چند دنوں کے بعد ماہ مبارک ربیع الاول آنے والا ھے' جبکہ مولود شریف کي مجلسیں جابجا منعقد ھونگي ' لیکن جس طریقہ سے یہ مجلسیں منعقد ھوتي ھیں اور جو حالات و واقعات اسمیں بیان کیے جاتے ھیں' معلوم نہیں جناب کا خیال اس بارے میں کیا ھے ؟ لیکن میں تو اسکو نہایت افسوس ناک سمجھتا ھوں اور یقین کرتا ھوں کہ یہي حالات و واقعات ھیں جنھوں نے حضرت باني اسلام کي پاک زندگي کے متعلق مخالفین کے دلوں میں شکوک پیدا کردیے ھیں -

ایک مدت سے میرا خیال تھا کہ ایک مختصر رسالہ حضرت کے حالات میں جمع کروں جسکو مولود شریف کي مجلسوں میں پڑھا جاے ' لیکن جس طرح کے حالات کا متلاشي تھا ' وہ کہیں نہیں ملتے تھے - عرصہ ھوا ایک رسالہ منشي امیر احمد امیر مینائي نے شائع کیا تھا اور لکھا تھا کہ اسمیں حالات زندگي ایک بہت بڑے عالم کي مدد سے لکھے گئے ھیں ' لیکن اسکو بھي دیکھا ' از سر تا پا وھي قصے بھرے تھے -

اس سال میں نے بطور مسودے کے ایک تحریر لکھي اور چند علماے دین کو بغرض اصلاح سنائي' لیکن وہ اس امر پر نہایت برھم و ناراض ھوے کہ ذکر ولادت کے وہ واقعات اسمیں نہ تھے' جو عام کتب مولود میں بیان کیے گئے ھیں - میں نے ان میں سے ایک صاحب تصنیف عالم صاحب سے عرض کیا کہ کیا یہ واقعات مستند تاریخوں اور حدیث کي کتابوں میں لکھے ھیں ؟ انہوں نے جواب میں لکھا کہ " یہ تمام واقعات و معجزات صحیح ھیں جنکو تمام مورخین و محدثین نے ھمیشہ بیان کیا ھے - بڑے بڑے علماے دین اور اکابر اسلام نے آنکي تصدیق فرمائي ھے' اور انکو پڑھا ھے' اور مجلسوں میں سنا ھے - البتہ آجکل کے نیچریوں اور لا مذھبوں کو انکے ماننے میں تامل ھے ' کیونکہ انگریزي کي کتابوں میں مرقوم نہیں"

آپ ھمیشہ ھم انگریزي دانوں کو الحاد اور مذھبي غفلت کا الزام دیتے ھیں' لیکن جس انداز اور طریقہ سے دیتے ھیں' اُسکي وجہ سے ھم نہایت خوش ھیں اور آپکو اپنا خیر خواہ اور مصلح سمجھتے ھیں' لیکن خدا کے لیے اس بارے میں میري تشفي کر دیجیے کہ آیا یہ واقعات واقعي مستند کتابوں میں مرقوم ھیں اور ان میں شک کرنا نیچریت اور مذھب سے کنارہ کشي ھے ؟ ا واقعي ایسا ھي ھے تو انصاف کیجیے کہ کیا یہ واقعات عقل میں آنے ھیں ؟ اور انکو آجکل کوئي تسلیم کرسکتا ھے ؟ معاف فرمائی اگر ایسے ھي واقعات سناکر آپ ھم کو دیني جذبات سے برگشتگی کا الزام دیتے ھیں تو دیجیے ' ھماري سمجھہ میں تو نہیں آتے وہ واقعات یہ ھیں :

(۱) جب حضرت کي ولادت کا وقت قریب آیا تو ایک مر سفید نمودار ھوا اور حضرت آمنہ کے پاس آیا نیز اُس شب کو تم جانوروں اور پرندوں نے گفتگو کي -

(۲) حضرت مریم اور حضرت آسیہ کا ولادت سے پہلے آنا از بشارت دینا -

(۳) جب حضرت عبد اللہ کا نکاح حضرت آمنہ سے ھوا تو ا سو عورتیں رشک سے مرگئیں -

(۴) حضرت کي ولادت کے دن آتشکدۂ ایران بجھہ گیا ' قصر نوشیروار کے کنگورے گرگئے اور خانہ کعبہ کے بت اوندھے ھوگئے -

(٥) ولادت کے بعد حضرت کچھہ دیر کیلیے غائب ھوگئے از پھر کسي نے بہشتي کپڑوں میں لاکر رکھدیا -

(٦) روشنیوں کا نمودار ھونا اور عجیب عجیب آوازوں سنائي دینا -

(الھلال)

آپکا جوش دیني ' و محبت ایماني ' وفکر اصلاح مجالس ذ مولد ' مستحق تحسین و لائق تشکر ھے - فجزاکم اللہ تعالی -

آپنے ایک نہایت اھم اور ضروري بحث چھیڑدي - جي چاھتا ہے کہ بلا تامل صفحے کے صفحے لکھہ جاوں ' لیکن افسوس کہ وقت او گنجایش سے مجبور ھوں ' لہذا چند کلمات ضروریہ پر اکتف کرتا ھوں :

فضیلت مجالس ذکر (صلعم)

مولود کی مجالس کا عجیب حال ھے - مقصد مجالس ۔ لحاظ سے دیکھیے تو فقیر کے اعتقاد میں اس سے زیادہ اھم ' عظی المنفعۃ ' اور قوم کیلیے ذریعۂ ارشاد و ھدایت اور کوئي اجتما نہیں - لیکن طریق اِنعقاد پر نظر ڈالیے تو اجتماعي و مجلسي قوتوں کے ضائع کرنے کي بھي اس سے زیادہ اور کوئي افسوسناک مثال نہیں ملیگي - اسلام ایک تعلیم تھي' اور اس تعلیم کا عملي نمونہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کي زندگي کہ :

لقد کان لکم في رسول اللہ اسوۃ حسنہ لمن کان یرجو اللہ والیوم الاخر وذکر اللہ کثیرا (۳۳ : ۲۲)

بیشک رسول اللہ کي زندگي میں آن لوگوں کیلیے پیروي اور اتباع کا ایک بہترین نمونہ ھے جو اللہ اور یوم اخرت سے ڈرتے اور یوم اخرت پر ایمان رکھنے والے ' اور بکثرت ذکر کرنے والے ھیں -

حضرت (عائشہ) سے پوچھا گیا کہ اُس صاحب خلق عظیم کا اخلاق کیا تھا ؟ فرمایا : خلقہ القران ! اگر آنحضرت کا اخلاق دیکھنا ھے تو قران کو دیکھہ لو کہ اس " کتابٌ مرقوم " کا وہ ایک ظلّ مجسم ' او اسکے عملي نمونے کي ایک " لوح محفوظ " ھے ! وفي ذالک فلیتنافس المتنافسون (۸۳ : ۱۸) (۱)

پس مولود کي مجلسوں کا اصلي مقصد یہ ھونا تھا کہ وہ اس " اسوۂ حسنہ " کے جمال الھي کي تجلي گاہ ھوتیں ' انحضرت کے صحیح حالات زندگي سنائے جاتے ' انکے اخلاق عظیمہ اور خصائل

(۱) یہ چیز ھے کہ پیروي کرنے والوں کو اسکي پیروي کرني چاھیے -

[بـ]ـالخصوص متاخرین ایران میں بعض لوگوں نے وعظ گوئي کو ایک [مسـ]ـتقل فن بنا دیا ' اور چونکه قابل اور اهل قلم بهي تهے' اسلیے اپني [مجـ]ـالس کو کتب سیر و قصص کي صورت میں مدون بهی کر دیا : [فضـ]ـلوا فاضلوا ' فویل لہم ولاتباعهم -

مثلاً (ملا حسین واعظ کاشفي) او ر (ملا معین الدین هروي) [ا]یسي لوگوں میں سے تهے - علی الخصـوص اخر الذکر شخص' جو فی الحقیقت انشا پردازي ' و حکایت طرازي ' و اقتباس روایات ضعیفـهٔ و موضوعه ' و تاویلات رکیکهٔ قران و سنت ' و عبور و رسوخ [ا]سرائیلیات و روایات یهود میں اپنا جواب نہیں رکهتا تها -

شاید بہت سے لوگوں کو یه معلوم نہیں که آج اردو زبان میں جس قدر مولود لکهے گئے هیں اور رائج هیں' وہ سب کے سب بے واسطہ یا بالواسطه اسي (ملا معین هروي) کي کتابوں : معارج النبوہ ' تفسیر سورہ یوسف موسوم به نقرہ کار' قصهٔ حضرت موسی علیه السلام موسوم به اعجاز موسوي وغیرها سے ماخوذ هیں -

اسمیں شـک نہیں که ان کتابوں میں بعض حصے نہایت دلچسپ اور قابل دید هیں ' مثلاً وہ صوفیانه و عارفانه لطائف و نکات [آ]یات و احادیث' جو اقوال و مرویات صوفیا سے لیے گئے هیں' یا خود اس نے پیدا لیے هیں ' لیکن تاهم ان لطائف کو کیا کیجیے که اصل موضوع هي سر تا سر ینبوع خرافات ہے -

یه لوگ ان میں سے اکثر چیزوںکے خود موجد نه تهے' بلکه اپني جماعت کے پیشرو افراد کے متبع ' لیکن فارسي میں لکهکر اور کتب مجالس و وعظ کو شائع کرکے ان لوگوں نے تمام موضوعات و خرافات کو ایران و هند میں پهیلادیا ' اور چونکه عـوام بالطبـع اس غـذا کے خواهاں هیں' بغیر کسي دقت کے انکو قبول عام حاصل بهي هوگیا - والقصة بطولها -

قصص کتب مولـد کا سر چشمهٔ اول

آپنے جن روایات کي نسبت استفسار کیا ہے ' (آپکو سنکر تعجب هوگا که) ان میں سے ایک واقعه بهي ایسا نہیں ہے ' جو اصول فن حدیث کي بنا پر صحیح تسلیم کیا جاسکے' اور جسکو کتب معتبرہ محدثیـن میں روایت کیا گیـا هو - (صحاح) ان قصص سے خالي ہے - عـام مسانید و معاجم اور مصنفـات مشہورہ میں بهي کوئي لائق احتجاج ثبوت نہیں ملتا - حافظ (سیوطي) نے (جمع الجوامع) میں جمع احادیث کا پورا التزام کیا ہے ' لیکن یه کیسي عجیب بـات ہے که ان روایـات کا اسمیں کہیں پته نہیں ! (کنز العمال) میں متعدد ابواب تهے جهاں یه روایات آسکتي تهیں ' مثلاً (معجزات من قسم الاقوال) کے باب (اعلام و دلائل نبوت) میں' لیکن ایک اثر بهي وهاں درج نہیں کیاگیا - (قسم الافعال) میں ولادت کا مستقل باب موجود ہے' مگر وہ نہایت مختصر ہے اور صرف چند اثار' تاریخ وایام ولادت کے متعلق پائے جاتے هیں لیکن ان واقعات کا کہیں ذکر نہیں - معجزات ولادت میں صرف دوچار روایتیں انحضرت کے مختون پیدا هونے کي نسبت البته درج کي هیں' لیکن وہ تمام تر (ابن عساکر) کي هیں' جنکي نسبت علامه ابن تیمیه کہتے هیں که : " وفیهـا احادیث کثیرة ضعیفة موضوعة و هینة " اور پهر ان سب کے راوي اول حضرت ابن عباس هیں ' اور اسلیے تمام روایات ولادت کي طرح یه روایت بهي منقطع ہے ' پس قابل اجتجاج نہیں -

(ان روایات کیلیے کنزالعمال جلد ۲ - صفحه - ۳۳۱ کو دیکهیے)

کنز العمال کے باب (قسم الافعال) میں (دلائل و اعلام نبوت) کے عنوان کے نیچے دو تین طول طویل روایتیں (ابن عساکر) وغیرہ سے لیکر درج کي هیں' جن میں نہایت بے سروپا قصے بیان کیے هیں اور یقیناً یکسر موضوع هیں ' تا هم اِن میں بهي ان واقعات ولادت کا کہیں پته نہیں - (ایضا - صفحه - ۳۰۴ -)

روایات ثلاثه حافظ ابو نعیم اصفهاني

پس در اصل ان قصص کا سر چشمهٔ وحید ' اور مبدء اول وہ تین طول طویل حدیثیں هیں' جنکو (ابو نعیم) صاحب (دلائل) نے عمرو بن قتیبه ' ابن عباس ' اور خود حضرت عباس کي نسبت سے روایت کیا ہے' اور یهي روایات هیں' جنکا آگے چلکر قصّاص و مجلس ارا واعظوں نے اپني گرمي مجلس کیلیے استقبال کیا ' اور پهر تمام قصص و حـکایات اور کتب سیـر متاخرین میں داخل هوگئیں ؟

شیخ جلال الدین سیوطي نے (خصائص کبری) کي پہلی جلد میں ان تینوں روایتوں کو نقل کیا ہے - ان میں سے هر روایت ایک ایک صفحه کي ہے - پوري نقل نہیں کر سکتے' ضروري ٹکڑے حسب ذیل هیں :—

(۱) بـروایت قتیبـه

و اخرج ابونعیم عن عمرو بن قتیبة ' قال سمعت ابي و کان من اوعیة العلم قال : لما حضرت ولادة آمنة قال الله للملائـکة افتحوا ابواب السماء کلها و ابواب الجنان کلها ' و امر الله الملائـکة بالحضور ' فنزلت تبشر بعضهـا بعضا - و تطاولت جبال الدنیا و ارتفعت البحار و تباشر اهلها ' فلم یبق ملك الا حضر ' و اخذ الشیطان فغل سبعین غلا و القي منکوسا في لجة البحر الخضراء ' و غلت الشیاطین و المردة ' و البست الشمس یومئذ نورا عظیما ' و اقیم علي رأسها سبعون الف حوراء في الهواء ینتظرون ولادة محمد صلی الله علیه و سلم - و کان قد اذن الله تلك السنة لنساء الدنیا ان یحملن ذکورا کرامة لمحمـد صلی الله علیه و سلم و ان لا تبقي شجرة الا حملت ولا خوف الا عاد امنا - فلما ولد النبي صلي الله علیه و سلم امتلاءت الدنیا کلهـا نورا و تباشرت الملائـکة و ضرب في کل سماء عمـود من زبرجد و عمود من یاقوت قد استنار به فهي معروفة في السماء * * * و نکست الاصنام کلها و اما اللات و العزی ' فانهما خرجا من خزانتهما و هما یقولان " ویح قریش جاء هم الامین جاء هم الصدیق "

(۲) بروایت ابن عباس

و اخرج ابو نعیم عن ابن عباس قال : کان من دلالات حمل رسول الله صلی الله علیه و سلـم ان کل دابة کانت لقریش نطقت تلك اللیلة * * * ولم تبق کاهنة في قریش ولا في قبیلة من قبائل العرب ' الا حجبت عن صاحبتها ' و انتزع علم الکهنة منها ' ولم یبق سریر ملك من ملوک الدنیا الا اصبح منکوسا ' و الملك مخرسا لا ینطق یومه ذلك ' و مرت وحش المشرق الی وحش المغرب بالبشارات * * * و فتح الله لمولده ابواب السماء و جنانه فکانت آمنة تحدث عن نفسها و تقول " اتاني آت حین مربي من حمله ستة اشهر فوکزني برجله في المنـام و قال لي یا آمنة ! انك قد حملت بخیر العالمین طرا فاذا ولدتیه فسمیه محمدا " فکانت تحدث عن نفاسها و تقول " لقد اخذني ما یاخذ النساء ولم یعلم بي احد من القوم فسمعت وجبة شدیدة و امرا عظیمـا فهالني ذلك ' فرأیت کان جناح طیر ابیض قد مسح علی فوادي فذهب عني کل رعب و کل وجع کنت اجد ثم التفت فاذا انا بشربة بیضاء لبنا وکنـت عطشيٰ فتناولتهـا شربتها فاضاء مني نور عال ' ثم رأیت نسوة کالنخل الطوال ' کانهن من بنات عبـد منافـ یحدقن بي فبینا انا اعجب و اذا بدیباج ابیض قد مد بین السماء و الارض ' و اذا بقائل یقول خذ و ممن اعین الناس قالت ورأیت رجالا قد وقفوا في الهـواء بایدیهم اباریق فضة ورأیت قطعة من الطیـر قد اقبلت حتی غطت حجري منـاقیرها من

روایات صحیح هیں تو کیا عقل میں آسکتي هیں ؟ " جواباً گذارش هے که روایات تو یقیناً صحیح نہیں هیں، لیکن یه اصول بهي کب صحیح هے که جو واقعه آپکي عقل میں نه آئے، وه یکسر غلط و موضوع هے ؟

آپ بلا تامل پوچهیے که یه واقعات اصول فن روایت کي بنا پر کہاں تـک صحیح اور قابل قبول هیں ؟ اور میں آپکو یقین دلاتا هوں که صرف اتنا پوچهه لینا هي آپکے مقصد کے حصول کیلیے کافی هے، لیکن یه کہاں کا اصول تحقیق اور معیار تمیز حق و باطل هے که واقعه کي صحت کیلیے پہلي شرط آپکے عقل کي تصدیق هے ؟ آپ لوگ آجکل بے تکلف یه جمله کہدیا کرتے هیں مگر نہیں سمجهتے که کیسي خطرناک سوفسطائیت کي راه هے، جو اسطرح اپکے سامنے کهل جاتي هے - هر واقعه کي صحت و عدم صحت کیلیے پہلي چیز، اصول روایت اور صحت نقل کے شرائط کا اجتماع هے اور بس، نه که زید و عمر کي عقل میں آنا - مجهکو یقین نہیں که مارکوني تیلي گرام کو آپکي عقل تسلیم کرتی هو، اور غالباً آپنے اب تـک اسکا عیني مشاهده بهي نه کیا هوگا، لیکن اول مرتبه جب اس ایجاد کي خبر یورپ کے کسي مستند پرچے میں دیکهي هوگي، اور تمام اخباروں میں اسکي شہرت کا غلغله مچا هوگا، تو فرمائیے، آپنے اسکي تصدیق کي تهي یا انکار ؟

آپکو معلوم نہیں که یہي وه سرحد هے جہاں سے (با وجود اتحاد مقصد و اصول) مجهے آجکل کے مصلحین مذهب سے الگ هو جانا پڑتا هے - ان لوگوں کا یه حال هے که جس حدیث اور جس روایت کو اپنے خود ساخته معیار عقلي سے ذرا بهي الگ پاتے هیں، معاً اس سے انکار کردینے کیلیے بیچین هو جاتے هیں، اور پهر اِس انکار محض کو " تطبیق منقول و معقول " کے مرعوب کن لفظ سے تعبیر کرنے کے علانیه تمسخر سے نہیں شرماتے : و تقولون بافواهکم ما لیس لکم به علم، و تحسبونه هنیا و هو عند الله عظیم (۲۴ : ۱۵)

حالانکه اگر انکو علوم دینیه کے حصول کا موقعه ملا هوتا اور علم و فن پر نظر هوتي، تو وه دیکهتے که اسي مقصد کو اصول فن کے ساتهه چلکر بهي حاصل کر سکتے هیں -

کیا ضرورت هے اسکي که ان روایات کي محض اسوجه سے تغلیط کردي جاے که وه هماري عقل میں نہیں آتیں، جبکه هم اصول مقررۂ حدیث و اثار، و طریق جرح و تعدیل روایت، و تحقیق و نقد درایت، و شہادات موثقۂ ارباب علم و فن کي بنا پر بغیر ادنے دقت کے ثابت کر سکتے هیں که یه روایات هي پایۂ اعتبار سے ساقط هیں، اور اصول فن سے لائق احتجاج نہیں - اور اسطرح بغیر سر رشتۂ اصول کو هاتهه سے دیے، اُسي منزل مقصود تـک پہنچ سکتے هیں -

معلوم نہیں آپنے میري گذارش کو سمجها بهي یا نہیں ؟ میں کہتا هوں که بہت سي باتیں هیں جنسے انکار کرنے میں ممکن هے که آپکے مصلحین حال اور هم متفق هوں، لیکن پهر هم میں اور ان میں بعد المشرقین هے - وه محض اس بنا پر انکار کرتے هیں که انکي عقل میں نہیں آتي، اور هم اس لیے انکار کرتے هیں که اصول فن سے انکا قابل تسلیم هونا ثابت نہیں - فاي الفریق احق بالامن ان کنتم تعلمون ؟

آپ کہیں گے که نتیجه دونوں کا ایک هے، میں کہونگا که منزل تـک پہنچنے هي پر سفر کي کامیابي موقوف نہیں هے، بلکه بہت کچهه راه سفر کے تعین و انتخاب پر :

و شتان ما بین خل و خمر

آپکو نہیں معلوم، صدها باتیں هیں که آجکل کے مصلحین بهي کہتے هیں اور انهي کو امام غزالي اور شاه ولي الله قدس الله سرهما نے بهي کہا هے، مگر پهر دونوں میں زمین و آسمان کا فرق هے - ایک سے الحاد پرورش پاتا هے اور دوسرے سے مذهب کي تقویت هوتي هے، حالانکه مقصود پہلي جماعت کا بهي تقویت مذهب هي هے - یه فرق حالت بهي زیاده تر اسي اختلاف طریق کا نتیجه هے - آپ لوگوں کو شکایت هے که علما اجکل کن چیزوں پر متوجه نہیں هوتے - یه سچ هے، مگر اسکو بهي تو دیکهیے که اپ لوگوں نے انکي نظروں کو متوجه کرنے هي کا کونسا سامان کیا هے ؟ لوگ دیکهتے هیں که جس چیز کو آپ " تطبیق عقل و نقل، کہتے هیں، وه صرف ایک تیز و برق خرام قینچي هے، جسکو آپنے اٹهایا اور بے تکان قطع و برید شروع کردي - نه علم و فن سے مس هے، نه اصول و قواعد کي خبر هے، نه کتابوں پر نظر هے، اور نه اُس زبان سے واقفیت هے، جس سے قران و حدیث کو الگ نہیں کیا جاسکتا - پهر وه آپکي وقعت کریں تو کیا کریں ؟

گو میں اپنے عقیدے میں اس اغماض کو بهی علما کي ایک سخت غلطي سمجهتا هوں اور بیان وجوه کا یه موقع نہیں، تاهم اگر وه اپنے اغماض کي یه توجیهه کریں تو آپ کیا جواب دیں گے ؟

میں جو همیشه (شیخ محمد عبده) اور انکے متبع طریقت (سید رشید رضا) کي تعریف کرتا هوں تو اسکي بهي یہي وجهه هے که انهوں نے به نسبت هندوستان کے مصلحین جدید کے اس نکتے کا زیاده خیال رکها هے، حالانکه ضرورت انکے سامنے بهي وهي تهي جو یہاں درپیش هے -

اب آپ اپنے سوالات کا جواب لیں - عقل و تفلسف کو زحمت دینے کي ضرورت نہیں، سرے سے یه تمام روایتیں هي از قبیل قصص و حکایات موضوعه هیں، جنکا کتب معتبرۂ حدیث میں نام و نشان تـک نہیں -

طبقۂ محدثین و جماعت قصّاص و وعّاظ

اس تفصیل کي یہاں گنجایش نہیں مگر چند الفاظ کہونگا - یه کیسي سخت بد بختي کي بات هے که آج مسلمانوں میں جن چیزونکي سب سے زیاده شہرت، اور عوام و خواص میں جو بیانات سب سے زیاده مقبول هیں، وهي سب سے زیاده غیر معتبر اور نا قابل تسلیم بهي هیں - یه حال هر علم و فن کا هے - تاریخ میں وهي کتابیں اور انهي کتابوں کي حکایات مشہور و مقبول هیں، جنکے بعد همارے یہاں خرافات واکاذیب کا کوئي درجه نہیں - سیر و فضائل میں بهي انهي کتابوں کو قبول عام حاصل هے، جنکے مصنف محدثین کي جگه قصّاص و واعظین تهے - سب سے بڑي مصیبت یه هے که قدماء کي کتابوں پر نظر نہیں، اور هر علم و فن میں تمام تر دار و مدا متاخرین پر هے - یه لوگ محض حاطب اللیل تهے، اور چند کتابوں سے رطب و یابس روایات کو کسي ترتیب تازه کے ساتهه جمع کردینا هي انکي قوة تصنیف کا سدرة المنتهی تها -

میں نے دو مرتبه " قصّاص و واعظین " کا لفظ کہا، یعني مذهبي قصص و حکایات سے گرمي محفل کا کام لینے والے واعظ - في الحقیقت یه طبقه همارے یہاں ابتدا سے سرچشمۂ موضوعات، و مبدء جمیع اقسام افتراء و مکذوبات، و ینبوع خرافات و حکایات رها هے - یه لوگ اپنے وعظ و بیانات کو انظار عوام میں دلفریب و پر کشش بنانے کیلیے مجبور تهے که قصص و حکایات کي تلاش و جستجو میں رهیں، اور اگر میسر نه آئیں تو خود وضع کریں : یکتبون بایدیهم ثم یقولون هذا من عند الله - پهر یه لوگ اس طرح کي تمام روایتوں کو شاعرانه اغراق و تغلیب، اور داستاں طرازانه اضافۂ و تحشیه کے ساتهه اپني مجلسوں میں بیان کرتے تهے، اور رفته رفته مرض متعدي هوجاتا تها -

…لله نہیں - تیسري روایت میں خود تصریح کردي ھے کہ " بسند ضعیف " لیکن راوي کے اس انکسار طبع پر ھم قانع نہیں ھوسکتے ' کیونکہ یہ روایت ضعیف ھي نہیں بلکہ سرے سے موضوع ھے - روایت خود حضرت عباس سے ھے جو بطور جملۂ معترضہ کے اغاز حدیث میں کہتے ھیں : ولد اخي عبد الله وھو اصغرنا (میرا بھائی عبد الله پیدا ھوا اور وہ ھم تمام بھائیوں میں سب سے زیادہ چھوٹا تھا) صرف یہي جملۂ معترضہ اس روایت کے موضوع ھونے کیلیے ایک محکم اندروني شہادت ھے ' کیونکہ بالاتفاق یہ مسلم ھے کہ حضرت عبد الله ' حضرت عباس سے بڑے تھے نہ کہ چھوٹے -

حافظ ابن عبد البر (الاستیعاب في معرفة الاصحاب) میں لکھتے ھیں :

(عباس بن عبد المطلب) عم رسول الله یکني ابا الفضل بابنه الفضل ' وکان العباس اسن من رسول الله بسنتین و قیل بثلاث سنین - (دیکھو کتاب مذکور جلد ۲ - صفحہ - ۴۹۷ -)

عباس بن عبد المطلب آنحضرت کے چچا ' اپنے لڑکے فضل کي نسبت سے ابو الفضل کنیت رکھتے تھے - انکي عمر آنحضرت سے صرف دو برس زائد تھي اور بعض نے کہا ھے کہ تین برس -

جب خود حضرت عباس کی عمر آنحضرت (صلی الله علیه وسلم) سے صرف دو تین برس زیادہ تھي ' تو آپکے والد سے کیونکر بڑے ھو سکتے ھیں ؟

معلوم ھوتا ھے کہ جس نادان نے یہ قصہ گڑھکر حضرت عباس کي طرف منسوب کیا ھے ' یا تو اس غریب کو اسکي خبر نہ تھي ' یا جانتا تھا اور روایت کو معتبر بنانے کیلیے قصداً یہ ٹکرا داخل کردیا تاکہ ضمناً ایک دوسرا مغالطہ دیکر روایت کو انقطاع سے محفوظ ثابت کردے - فکفی بذلك کذبه وبهتانه علی رسول الله صلی الله علیه وسلم وعمه ' و من کذب علیه متعمداً فلیتبؤ مقعده فی النار -

(۳) ایک سب سے بڑي دلیل واضح ان روایات واھیہ کے نا قابل اعتبار ھونے کي یہ ھے کہ خود (حافظ ابو نعیم) نے (دلائل النبوة) میں ان روایات کو نقل نہیں کیا (۱) حالانکہ اسمیں ھر طرح کي ضعیف و منکر روایتیں بلا تامل جمع کردي ھیں - اس سے صاف ظاھر ھے کہ خود حافظ موصوف کے نزدیک یہ روایات اسدرجہ واضح طور پر موضوع تھیں ' کہ وہ ضعیف و منکر روایتوں میں بھي انھیں نہ لے سکے ' اور با وجود انکے مذاق میں سب سے بڑے ذخیرۂ دلائل و اعلام نبوت ھونے کے ' مجبوراً چھوڑ دینا پڑا -

(۴) لیکن ان سب سے بڑھکر ایک برھان قاطع اور شہادت واضح (جو في الحقیقت ان روایات کے موضوع ھونے کا اخري فیصلہ کر دیتي ھے) یہ ھے کہ خود حافظ سیوطي (خصائص کبری) میں تیسري روایت کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ھیں :

ھذا لاثر و الاثران قبله ' فیها نکارة شدیدة ' ولم اورد فی کتابی ھذا أشد نکارة منها ولم تکن نفسي تطیب بایرادھا (فتامل) لکني تبعت الحافظ ابا نعیم في ذلک ! (خصائص کبری جلد ۱ - صفحہ - ۴۹)

یہ روایت اور اس سے قبل کي جو دو روایتیں ھیں ' تو ان سب میں نہایت سخت و شدید انکار و قباحت ھے اور با وجود انکے اشد شدید انکار کے میں نے اس کتاب میں جو درج کیا ' تو میرا دل اس امر کو پسند نہیں کرتا تھا مگر میں نے محض حافظ ابو نعیم کي پیروي کے خیال سے ایسا کردیا -

حافظ (سیوطي) ھر طرح کي رطب و یابس روایتوں کے جمع کرنے بلکہ انسے استدلال کردینے میں جس درجہ بے احتیاط اور تساھل پیشہ ھیں ' وہ ارباب نظر سے مخفی نہیں - لیکن ان روایات کي لغویت کا یہ حال تھا کہ وہ بھي بایں ھمہ تساھل چپ نہ رھسکے ' اور بے اختیار ھوکر انکار شدید کے ساتھہ اسکي معذرت کرني پڑي کہ محض حافظ (ابو نعیم) کے اتباع کے خیال سے درج کردیتا ھوں !

وہ لکھتے ھیں کہ میرا جي نہیں چاھتا تھا کہ ان روایتوں کو درج کروں - غور کیجیے کہ جن روایتوں کے درج کرنے سے حافظ سیوطي کي طبیعت بھي اعراض کرے ' وہ کس درجہ واھي و مزخرف ھونگي ؟

اجکل مناقب و فضائل اور واقعات و سیر میں مدعیان فن کي انتہائي سرحد حافظ سیوطي و اقرانہ ھیں - لیکن یہ کیسا دلچسپ اقرار خود حافظ موصوف کا ھے کہ میں ھر طرح واھي و منکر روایتیں لوگوں کے اتباع کے خیال سے درج کردیتا ھوں فتاملوا و تفکروا ولا تغروا باصحاب العمائم العجراء ان قرروھا و اجازوھا ' ان ھم الا اصحاب اوھام و شقاشق یتقربون بها من العوام -

کسر ایوان کسری وغیرہ

آپکے اکثر سوالات کا جواب ان روایات کي بحث میں آگیا ' نیز بعض غیر مسئول عنہ امور کا بھي ' لیکن ابھي ایک چوتھي روایت باقي ھے ' جسمیں اتشکدہ ایران کے بجھہ جانے ' قصر نوشیرواں کے کنگوروں کے گرنے ' کاھنوں کے پر اسرار و عجائب اظہارات اور ایک خطبہ کہانت کا ذکر کیا گیا ھے -

یہ روایت بھي پورے دو صفحہ کي ھے - سیوطي نے (خصائص) میں اور حافظ ابو نعیم نے (دلائل) میں اسکو درج کیا ھے - اگر نقل کروں تو پورے دو کالم مطلوب ھوں - خلاصہ مضمون یہ ھے کہ " آنحضرت کي ولادت کي رات کسری کے ایوان میں زلزلہ محسوس ھوا ' اسکے ۱۴ - کنگورے گرگئے ' ایران کي وہ آگ جو ھزار سال سے نہیں بجھي تھي ' بجھہ گئي ' بحیرہ ساوہ خشک ھوگیا ' نوشیرواں نے وزرا اور موبدوں کو جمع کرکے اسکي وجہ پوچھي - انھوں نے کہا کہ ھم نے بھي خواب دیکھا ھے ' عرب میں کوئي انقلاب ھونے والا ھے - اسپر نوشیرواں نے نعمان بن منذر کے نام خط لکھا کہ عرب سے ایک ایسا شخص بھیجدو جو میرے ھر سوال کا جواب دے ' نعمان نے (عبد المسیح) نامي ایک کاھن کو بھیجا ' لیکن اس نے اپنے سے زیادہ عالم (سطیح) کاھن شام کو بتلایا ' اور نوشیرواں کے سوالات لیکر وہ اسکے پاس گیا (سطیح) مرض الموت میں گرفتار تھا - (عبد المسیح) نے کہانت آمیز اشعار پڑھے ' اور جب اس نے سر اٹھایا تو کہا : " تهوي الی سطیح ' و قد اوفي علی الضریح ' بعثک ملک بني سا سان ' لارتجاس الایوان ' و خمود النیران ' و رویا الموبذان ' راي ابلا صعابا ' تقود خیلا عرابا ' وغیرہ وغیرہ " لیکن سطیح مرگیا اور جواب کي مہلت نہ پائي " (۱)

لیکن یہ روایت بھي قطعاً نا قابل اعتنا ھے - اسکا راوي اول (مخزوم ابن ھاني) ھے جو اپنے باپ سے روایت کرتا ھے - خود حافظ سیوطي اس روایت کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ھیں :

قال ابن عساکر : حدیث غریب لا نعرفه الا من حدیث ابن مخزوم عن ابیه ' تفرد به ابو ایوب البجلي (جلد اول صفحہ - ۵۱)

ابن عساکر نے اسکي نسبت کہا ھے کہ حدیث غریب ھے جسکو سواے ابن مخزوم کے اور کسي نے روایت نہیں کیا ھے -

اس روایت کے واقعات بہ تغیر الفاظ و حذف و اضافۂ بعض امور ' فضائل و حکایات کي کتابوں میں بکثرت ملتے ھیں ' لیکن ان سب کي بنیاد یہي روایت ھے ' والعبرة بما یروي المحدثون ' لا بما یهذي به القصاصون الکاذبون -

(۱) دلائل النبوة دائرة المعارف حیدر اباد میں چھپ گئي ھے - اسکے پہلے حصے کے صفحہ (۳۲) میں (تزویج امنہ) کا پورا باب دیکھہ جایئے ' بہت سي روایات ضعیفہ و واھیہ درج ھیں مگر ان روایات کا پتہ نہیں ! منہ -

(۱) پوري روایت کیلیے دلائل النبوة جلد اول صفحہ ۴۱ - اور خصائص جلد اول صفحہ - ۴۹ - کو دیکھیے - منہ

الزمرد و اجنحتها من اليواقيت فكشف الله عن بصري و ابصرت تلك الساعة مشارق الارض و مغاربها * * * ثم رأيت سحابة بيضاء قد اقبلت من السماء حتى غشيته فغيب عن وجهي و سمعت مناديا ينادي " طوفوا بمحمد شرق الارض و غربها و ادخلوه البحار ليعرفوه باسمه و نعته و صورته " * * * ثم تجلت عنه في السرع وقت فاذا انا به مدرج في ثوب صوف ابيض و تحته حريرة خضراء و قد قبض على ثلاثة مفاتيح من اللؤلؤ الرطب و اذا قائل يقول " قبض محمد على مفاتيح النصرة و مفاتيح الريح و مفاتيح النبوة " ثم اقبلت سحابة اخرى يسمع منها صهيل الخيل و خفقان الاجنحة حتى غشيته فغيب عن عيني ، فسمعت مناديا ينادي " طوفوا بمحمد الشرق و الغرب و على مواليد النبيين ، و اعرضوه على كل روحاني من الجن و الانس و الطير و السباع " * * * و اذا انا بثلاثة نفر في يد احدهم ابريق من فضة و في يد الثاني طست من زمرد اخضر و في يد الثالث حريرة بيضاء فنشرها فاخرج منها خاتما تحار ابصار الناظرين دونه ، فغسله من ذلك الابريق سبع مرات ثم ختم بين كتفيه بالخاتم و لفه في الحريرة ثم حمله فادخله بين اجنحته ساعة ثم رده الي "

(۳) بروایت حضرت عباس

و اخرج ابو نعيم بسند ضعيف عن العباس قال لما ولد اخي عبد الله و هو اصغرنا * * * * * فلما ولدت آمنة قلت لها ما الذي رأيت في ولادتك ؟ قالت " لما جاءني الطلق و اشتد بي الامر سمعت جلبة و كلاما لا يشبه كلام الآدميين ، ورأيت علما من سندس على قضيب من ياقوت قد ضرب ما بين السماء و الارض * * * ورأيت قريبي سربا من القطاء قد سجدت له و نشرت اجنحتها ورأيت تابعة سعيرة الاسدية قد مرت وهي تقول ما لقي الاصنام و الكهان من ولدك هذا هلكت سعيرة و الويل للاصنام ورأيت شابا من اتم الناس طولا و اشدهم بياضا ، فاخذ المولود مني ، فتفل في فيه ، و معه طاس من ذهب فشق بطنه شقا ، ثم اخرج قلبه فشقه شقا ، فاخرج منه نكتة سوداء فرمى بها ، ثم اخرج صرة من حرير اخضر ففتحها فاذا فيها شئ كالذريرة البيضاء فحشاه ثم اخرج صرة من حرير ابيض ففتحها فاذا فيها خاتم فضرب على كتفه كالبيضة و البسه قميصا " فهذا ما رأيت - (۱)

لیکن یہ تینوں روایتیں قطعا بے اصل ہیں ، بوجوہ ذیل :

(۱) حافظ (ابو نعیم) پانچویں صدی کے حفاظ حدیث میں سے ہیں - (ذہبی) نے انکو تیرھویں طبقہ کے ذیل میں شمار کیا ہے اور (تذکرہ) میں مفصل ترجمہ لکھا ہے - انکی جلالۃ مرتبۃ سے انکار نہیں ، لیکن کیا کیجیے کہ یہ اُن لوگوں میں ہیں ، جنکی نسبت مسلم ہے کہ فضائل و معجزات میں رطب و یابس اور ضعیف و موضوع ، ہر طرح کی حدیثیں درج کر دیاکرتے تھے - یا تو یہ حسن اعتقاد کی وجہ سے تھا ، یا پھر اعتماداً علی الناس ، کہ لوگ خود درجۂ صحت وضعف کو تحقیق کرلینگے - یہاں تک کہ (علامۂ ابن تیمیہ) کو ابوا لشیخ اصفہانی کے ذکر میں لکھنا پڑا :

و فيها احاديث كثيرة قوية صحيحة و حسنة و احاديث كثـيـرة ضعيفـة و موضوعـة * * * وكذلك ما يرويه ابو نعيم في فضائل الخلفا	اور اسمیں بہت سی حدیثیں ہیں جو قوی و حسن ہیں اور بہت سی ضعیف و موضوع ہیں * * * یہی حال اُن احادیث کا ہے جو ابو نعیم نے خلفا کے فضائل میں بصورت ایک

في كتاب مفرد في اول حلية مستقل کتاب کے روایت کی ہیں الاوليا (كتاب التوسل) (۱) (حلیۃ الاولیا) کے ابتدا میں -

علامۂ (ابن تیمیہ) کی شہادت پر شاید بعض پرستاران سبکی و ابن حجر مکی چین بجبیں ہوں ، مگر یہ واضح رہے کہ علامۂ موصوف کے رسوخ حدیث ، و حفظ و ضبط ، و اتقان فن کا رتبہ اعلی مقام ہے ، جس سے انکے سخت سے سخت مخالف کو بھی کبھی انکار کی جرأت نہو سکی - حدیث " كنت نبيا و ادم بين الماء و الطين " کو (ان الفاظ کے ساتھہ) علامۂ موصوف نے موضوع لکھا تھا - حافظ ابو الخیر (سخاوی) ایک فتوے میں بحث کرتے ہوے لکھتے ہیں : " اس بارے میں ابن تیمیہ کے علم واسع اور حفظ حدیث پر اعتماد کرلینا ، اعتماد کیلیے کافی ہے جسکا موافق و مخالف ، دونوں کو اقرار ہے "

سخاوی کا یہ قول (زرقانی) نے مواہب کی شرح میں نقل کیا ہے (۲)

سب سے زیادہ یہ کہ حافظ (ذہبی) کا قول اس موقع پر یاد کر لینا چاہیے جو کہتے ہیں کہ : ما رايت اشد استحضاراً للمتون و عزوها منه ، و كانت السنة بين عينيه و لسانه بعبارة رشيقة و عين مفتوحة !

حافظ (ابو نعیم) کے اس تساہل ، موضوعات پر سکوت ، او نقل و جمع روایات میں بے احتیاطی کی شکایت صرف علامۂ موصوف ہی کو نہیں ہے ، بلکہ اس سے بھی بڑھکر ثبوت واضح اسکے لیے موجود ہے - یہی حافظ ذہبی ، جنہوں نے تذکرہ میں انکا ترجمہ لکھا ہے ، (میزان) میں حافظ (ابو نعیم) اور انکے معاصر (ابن مندہ) کے باہمی طعن و قدح کا ذکر کرتے ہوے لکھتے ہیں :-

لا اقبل قول كل منهما في الآخر ، و هما عندي مقبولان لا اعلم ذنبا اكبر من روايتهما الموضوعات ساكتين عليها !	میں ان دونوں میں سے کسی کے طعن کو دوسرے کے حق میں قبول نہیں کرتا میرے نزدیک دونوں مقبول ہیں - مجھے ان دونوں کا گناہ اس سے بڑھکر تو اور کوئی نہیں معلوم کہ وہ جھوٹی حدیثیں روایت کرتے ہیں اور اسکی نسبت سکوت اختیار کرلیتے ہیں !

حافظ (ذہبی) کے نزدیک یہ غفلت انکی مقبولیت میں خلل انداز نہیں ، لیکن افسوس کہ اسی خطرناک مقبولیت نے اُن موضوعات و حکایات کو قوم میں پھیلادیا ، جنکی وجہ سے آج اسلام کو شرمندۂ اغیار ، اور ہدف طعنۂ مخالفین و اجانب بننا پڑتا ہے !

(۲) اب ان روایات پر نظر ڈالیے ، میں اس وقت اس بحث کو چھیڑنا نہیں چاہتا کہ درایۃً انکے مطالب کس درجہ قابل اعتراض و انکار ہیں ؟ کیونکہ کہہ چکا ہوں کہ پہلی چیز نفس روایت کی صحت و عدم صحت ہے -

ان روایات میں پہلی روایت (عمرو ابن قتیبہ) سے ہے - وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا " وكان من اوعية العلم " ! انھوں نے اپنے والد کی فضیلت علمی تو بیان کردی ، لیکن کچھہ نہیں معلوم کہ انہوں نے یہ واقعہ کیونکر معلوم کیا اور کس اعتماد پر بیان کر رہے ہیں ؟ ذکر ولادت کی اکثر روایتیں منقطع ہیں (یعنے واقعہ تک راوی کا سلسلہ نہیں پہنچتا) لیکن یہ روایت منقطع روایات میں بھی بدترین منقطع ہے - دوسری روایت کے راوی اول حضرت (ابن عباس) ہیں ، لیکن ابن عباس واقعہ ولادت نبوی کے پچاس برس بعد پیدا ہوے ہیں ، نہیں معلوم انھوں نے کس سے سنا اور پھر باقی روایت کا

---

(۱) ہم نے ان تینوں روایتوں کا بہت سا حصہ چھوڑدیا اور ترجمہ بھی نہیں کیا ، کیونکہ اس سے مضمون بہت بڑھجاتا اور الہلال میں صفحات متعدد - ان روایات میں وہ تمام واقعات وقت ولادت ، جو عام طور پر مولود کی کتابوں میں بیان کیے جاتے ہیں ، موجود ہیں اور جنکی نسبت آگے سوالات کیے ہیں - نیز اور بھی بہت سے [illegible]

(۱) اس راے کو علامہ ابن تیمیہ نے کتاب التوسل میں لکھا ہے ، لیکن یہ کتاب اسوقت میرے پاس موجود نہیں ہے - مولانا شبلی نعمانی نے دیباچۂ سیرۃ نبوی نمبر (۳) مطبوعہ الہلال میں اس عبارت کو نقل کیا ہے اور صفحہ (۹۹) کا حوالہ دیا ہے - باقی کتابیں پیش نظر ہیں - منہ

(۲) زرقانی کا یہ مقام میں نے دیکھا ہے اور یاد ہے لیکن اس وقت تلاش کرنا چاہا تو جلد ... میں نہ نکال سکا - منہ

بے دل نہ کردیتے - سب سے زیادہ اس خبر نے قصر سلطاني ایک عام برهمي پیدا کردي که " کامل پاشا سلطان المعظم سطنطنیه چهوڑ دینے اور قدیم ایشیائي پایۂ تخت عثماني روسه) چلے جانے کا مشورہ دے رہا ہے " !

في الحقیقت کامل پاشا نے اسکي پوري سعي شروع کردي تهي جنگ کے آنے والے خطرات اور قسطنطنیه پر بلغاري قبضے کا دلاکر سلطان المعظم کو ترک قسطنطنیه کیلیے راضی کرلے ' اور اس تاریخ اسلام کا سب سے زیادہ ذلت بخش' اور چالیس کرور چہروں روسیاہ کرنے والا حادثه ' اسکي ملکي خیانت کي تکمیل کے ساتهه ظاہر هوجاے -

صلح کي گفتگو هوچکي تهي ' لیکن ابهي عرش خلافت کي (سینت جیمس) لندن میں نہیں کهودي گئي تهي ' وہ سلطان المعظم کي خدمت میں حاضر هوا اور کہا : " حالات بدل ' اب اسکے سوا چارہ نہیں که جلالة ماب قسطنطنیه کي حفاظت کو کے سپرد کریں اور جہاں تک جلد ممکن هو' تمام خاندان خلافت کو اپنے قدیمي پایۂ تخت میں تشریف لیجائیں ' یه مشورہ دینے لیے میں مجبور هوں' کیونکه آنے والے وقت کو دیکهنا نہیں چاهتا "

یه کیا کہہ رہا تها ؟ یه اٹهه سو برس کے تخت حکومت کو چهوڑ کر نامردانه فرار کا مشورہ اُس شخص کو دے رہا تها ' جسکے ایک بزرگ (سلطان مراد) نے جنگ (قوصوہ) کے معرکے میں اس طرح جان دي تهي که جانکني کے وقت بهي اپني پالکي کو میدان جنگ سے هٹانے نہیں دیا !

جبکه یه کہہ رہا تها ' تو یقینا اسکے اندر سے صلیبي امیدوں کا شیطان لعین بول رہا تها - جن امیدوں کو آج صدیوں سے یورپ میدان جنگ میں پورا کرنا چاهتا ہے ' یه کہہ رہا تها ' تاکه اسے بغیر ایک مسیحي قطرہ خون کے رائگان کیسے پورا کردے -

آہ ! یه چاهتا تها که قسطنطنیه کا وہ تخت ' جو اٹهه صدیوں سے کبهي خالي نہیں هوا ' خالي هو جاے !

مگر کامل پاشا ' جسکي رگوں کي زندگي ڈهائي هزار برس کي ایک مغضوب الهي اور تاج و تخت سے محروم قوم کے خون سے پرورش پارهي تهي ' اُس عثماني خون کی حرارت کا اندازہ نہیں کر سکتا تها جسکا گهر اٹهه سو برس سے صرف تاجدار سروں اور شمشیر بکف هاتهوں هي میں رہا ہے - غالباً یه پہلا موقعه تها که سلطان المعظم کو کامل کا چہرہ بغیر کسي نقاب کے نظر آیا - انهوں نے صاف کہدیا که " اس مشورے کي تعمیل محال ہے " !

اس اثنا میں بلغاریا بهی صلح کیلیے طیار هوگئي تهي که اپني کمزوري کو التواے جنگ کے پردے میں چهپاے - یکایک مشہور هوا که کامل پاشا سخت سے سخت شرائط کے ساتهه بهي صلح کي سلسله جنباني کر رہا ہے -

یه حالت دیکهکر اتحاد و ترقي کے ممبروں نے عرض و التجا کي انتهائي کوششیں شروع کردیں - سلطان المعظم کامل پاشا کي طرف سے افسردہ خاطر هو چکے تهے ' لیکن مشکل یه تهي که وہ پوري کوشش کے ساتهه حالات سے انکو بے خبر رکهتا تها ' اور یقین دلانا تها که دول یورپ نے صلح کو منظور کر کے انکے تاج و تخت کو بچالیا ہے' اور اب اگر اسکے ماننے میں تامل هوا تو پهر کوئي صورت بچنے کي نہیں' اسلیے مقدم کام یه تها که کسي طرح سلطان المعظم کو اصل حال سے با خبر کیا جاے -

انجمن اس سے پہلے سلطان المعظم سے عرض حال کرچکي تهي اور دیکهه چکي تهي که کامل پاشا کے تسلط سے یه طریقه بهي مفید مطلب نہیں' پس اس نے قصر سلطاني کي طرف توجه کي اور شہزادگان سلطاني کو اپنا هم خیال بنانا چاها -

اس سعي میں سب سے زیادہ جس شخص نے حصه لیا وہ وارث خلافة عثماني : شہزادہ یوسف عز الدین ولي عہد دولت علیه تهے -

انهوں نے تمام شہزادگان قصر کو جمع کیا اور موجودہ وزارت کي ملک فروشیوں کي خبر دي - انکو یقین دلایا که اتحاد و ترقي هي اس وقت ایک جماعت ہے جو ملک کو اس ورطۂ هلاکت سے نجات دیسکتي ہے - انهوں نے خاص طور پر اسطرف توجه دلائي که کامل پاشا نے سلطان المعظم کو قسطنطنیه چهوڑ دینے کا مشورہ دیا تها ' اور اب ترکي کي طرف سے صلح کي درخواست کرکے ذلت کي تکمیل کرنا چاهتا ہے - انهوں نے کہا که " اگر واقعي حالت ویسي هي نازک اور مخدوش ہے' جیسي که یه بوڑها وزیر ظاهر کرتا ہے' تو پهر اس وقت اس شہر محبوب و مقدس کو هماري سب سے زیادہ ضرورت ہے تا که هم اپنے آخري قطرہ خون تک دشمنوں سے اسکو بچائیں - یه کیا ہے که همکو' هم محمد فاتح اور بایزید یلدرم کي اولاد کو' مشورہ دیا جاتا ہے که نامردانه ملک اور قوم کو چهوڑ کر فرار کر جائیں ؟ "

اس مجلس کا نتیجه یه نکلا که تمام شہزادوں اور خاندان سلطاني کے اعضا نے حلف اوٹهایا که وہ آج سے انجمن کے ساتهه هیں - عزت ملک کیلیے اپني پوري قدرت صرف کرڈالیں گے اور موجودہ وزارت کے ارادوں کو کامیاب نه هونے دینگے -

پرنس یوسف عز الدین کے خدمات کے حاصل هوجانے سے انجمن کي کوششوں میں ایک نئي روح پیدا هوگئي - انهوں نے سب سے پہلا کام یه کیا که سلطان المعظم سے ایک قومي وفد کي باریابي کي اجازت لیلي ' جو دو گهنٹے کے بعد انکي خدمت میں حاضر هونا چاهتا تها - یه وفد انجمن اتحاد و ترقي کے روساء اور مختلف وکلاے ملت سے مرکب تها ' اور اسکے رئیس شیخ (موسی کاظم آفندي) سابق شیخ الاسلام تهے -

اس وفد نے حاضر هوکر قوم کي طرف سے حسب ذیل معروضات پیش کیں :—

(۱) اس وقت تک جسقدر شکستیں دولت عثمانیه کو هوئي هیں ' وہ دفتر جنگ کي غفلت' فوج کي بے سر و ساماني' غذا کي بد نظمي' اور با قاعدہ سپاہ کي عدم موجودگي کي وجه هوئي هیں - لیکن اب رفته رفته حالت درست هوتي جاتي ہے' اور باوجود هر طرح کي بے سروسامانیوں کے پهر بهي عثماني فوج نے بلغاریا کي قوت کو سخت مجروح و مضروب کردیا ہے - پس جنگ کا همارے لیے اصلي وقت یهي ہے' اگر ایک هفتے تک هم جنگ اور قائم رکهه سکے ' تو صوفیا تک همارا کوئي مزاحم نهوگا - ایسي حالت میں باب عالي کا صلح کي درخواست میں شریک هونا سخت غلطي ' اور ملک و ملت کي اخري عزت کو خاک میں ملانا ہے - هم نے جنگ سے پہلے ریاست هاے بلقان کے مطالبات کو ذلت کے ساتهه ٹهکرا دیا تها ' اب بهي هم کو چاهیے که خواہ کچهه هي هو' لیکن جبتک تلوار کا قبضه هاتهه میں ہے ذلت کا سر نه جهکائیں -

جلالت ماب کو یقین دلایا گیا ہے که صلح کے بغیر چارہ نہیں' مگر هم نہیں سمجهه سکتے که ایسا سمجهنے کي کیا وجه ہے' جبکه آستانے سے لیکر شتلجا تک همکو عثماني افواج کا ایک سمندر متلاطم نظر آ رہا ہے ؟ اگر با ایں همه صلح کا ارادہ کر هي لیا گیا ہے' تو خدا کیلیے اسمیں اسقدر جلدي نه فرمائیے اور کم ازکم ایک مرتبه اپني موجودہ قوت کا صحیح اندازہ فرما لیجیے - تمام قوم کي خواهش ہے که ایک کمیشن تحقیقات کیلیے منظور کیا جاے' جسکے ممبر محمود شوکت پاشا ' عزت پاشا ' ناظم پاشا ' عادل بے ' اور شیخ الاسلام هوں ' اور اسے جلالت ماب شتلجا روانه فرمائیں تاکه وهاں کي فوجي حالت و قوت کا پوري تحقیق کے ساتهه معائنه کرے اور دیکهے که ایندۂ جنگ جاري رکهي جاسکتي ہے یا نہیں ؟

ناموران غزوهٔ بلقان

سرگذشت انقلاب

—:*:—

(۲)

پرنس یوسف عزالدین ولي عهد خلافة علیه
و نامور رکن انقلاب

—*—

(مقتبس از بعض مکاتیب آستانهٔ علیه)

—*—

(۲۹) جنوري کي اشاعت کے بعد هم کو اس انقلاب کي نسبت اور کچهه لکهنے کي مهلت نهیں ملي - حالانکه حالات وافر' اور معلومات مزید قابل تذکره هیں -

انساني اعمال کي انتهائي سرحد' سعي و جهد سے زیاده نهیں هے' نتائج پر حکومت کبهي بهي اُسے نهیں ملي ' پس موجوده معاملات کے خاتمے کي نسبت کوئي پیشین گوئي نهیں کي جاسکتي - تاهم اس وقت نازک میں عزت ملک و ملت کیلیے ان ملت پرستان غیور نے جو کچهه کیا ' اسکي عظمت و اجلال همیشه غیر متغیر اور لا زوال رهے گي - وه ایک قابل احترام عمل تها ' جو شروع بهي هوا اور پورا بهي هوگیا ' اور اب اپني تکمیل کیلیے نتایج مستقبله کا محتاج نهیں هے - اسکا مقصد سربسجده حکومت کو ایک بار عزت و سربلندي کے ساتهه کهڑا کر دینا تها ' اور جس وقت (انور بے) قصر وزارت کے اندر فاتحانه داخل هوا اور پهر فاتحانه نکلا ' یقین کیجیے که اسکے چند لمحوں کے اندر هي انجمن اتحاد و ترقی نے اپنے اس فرض و مقصود کو پورا بهي کردیا - اسکي سعي کي ابتدا اور مقصد کي تکمیل ' دونوں ایک ساتهه انجام پاے - پس اب کوئي انتظار نهیں هے جو همکو اس انقلاب کے احترام میں مانع آے ' اور هم اسکے کارنامه هاے عزیز و محبوب کے تذکرے سے غافل رهیں -

* * *

الهلال کے متعلق یه امر ناظرین کے ذهن نشیں رهنا چاهیے که اسکي ضخامت محدود' اور وه ایک هفته وار جرنل هے - پس اپني هر اشاعت کو ترتیب دیتے هوے فرض کرلیتا هے که هفته بهر کے علم حالات و اخبار ناظرین کي نظر سے گذر چکے هیں ' اور اب یا انکے کسي اهم حصے پر بحث و مذاکره کي انهیں ضرورت هے یا ایسے معلومات کي ' جو عام ذرائع سے میسر نهیں ' اور ایسا فرض کرلینا اسکي حالت کے لحاظ سے ناگزیر هے - پس هم همیشه خاص معلومات کے پیش کرنے کي کوشش کرتے هیں ' اور معلومات کے حاصل کرنے کیلیے هماري جستجو و سعي خاموش و مشغول به کار هوتي هے ' نه که غلغله انداز و نمایش خواه - موجوده انقلاب کي نسبت بهي نهایت اضطراب سے هم اُس وقت کے پورا هوجانے کا انتظار کررهے هیں جو قسطنطنیه کي ڈاک کیلیے ضروري هے - امید هے که بهت جلد موثق ترین و مفصل تر حالات پیش کرسکیں گے -

لیکن انقلاب سے ایک هفته پیشتر تک کے بعض ضروري کوائف هیں جو ضرور هے که بالترتیب شائع کیے جائیں -

عزالملة والدین :
حضرت شهزادهٔ یوسف عزالدین ولي عهد دولت عثمانیه

* * *

یاد هوگا که ڈاکٹر (مصباح الدین شریف بے) نے اپنے گذشته مراسله میں لکها تها :

" هم نے ولي عهد خلافت کے ذریعه جلالة ماٰب کو حالات سے واقف کرنا چاها ' مگر اسکو خلع سلطاني کي کوشش سے تعبیر کیا گیا ' اور هم پر تهمت لگائي گئي که هم تخت خلافت کو اولت دینا چاهتے هیں ! "

یه ایک تفصیل طلب اشاره هے -

انجمن اتحاد و ترقي کے گذشته چارساله عهد اقتدار میں شاهزادگان قصر خلافت کي خواهشوں کا بهي ایک خاص نازک مسئله رها هے - یه لوگ اتحادي وزارت سے خوش نه تهے ' اور بهت سي شکایتیں بیان کرتے تهے - منجمله انکے ایک بڑي شکایت یه تهي که اتحادي وزارت نے انکي تنخواهیں گهٹا دي تهیں ' اور بیش قرار رقمیں حاصل نهیں کرسکتے تهے - سعید پاشا کي وزارت کے ساتهه جب اتحاد و ترقي کو شکست هوئي ' تو کامل پاشا کي جماعت نے اپنے نئے اقتدار کے بڑهانے میں اس واقعه سے بهي فائده اٹهایا ' اور تمام شهزادوں کي همدردي حاصل کرلي - یهاں تک که کامل پاشا کے وزیر اعظم هونے پر ایک شهزادے نے مدحیه ترکي نظم بهي لکهي تهي -

مگر واقعات میں جلد جلد تبدیلي شروع هوگئي اور جنگ کے سریع السیر تغیرات نے ارادوں اور منصوبوں کے چهرے بے نقاب کردیے - پے درپے شکستوں کے ظهور' وزارت کے تساهل ' یورپ پر اعتماد ' کامل پاشا کي بزدلي ' ذلت بخش درخواست صلح ' اور جنگ کي طیاریوں کي موقوفي ' یه واقعات ایسے نه تهے ' جو انکو بهت

مقالات

تراجم احوال

دیباچہ

سیرۃ نبوی

—: * :—

(از: شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی)

—:•:—

(٤)

بقیہ "فن درایت"

—:○*○:—

سخت فروگذاشت یہ ہوئی کہ روایت کے اصول و قواعد میں نوعیت واقعہ کے اثر کا خیال نہیں کیا گیا' یعنی یہ نہیں ملحوظ رکھا گیا کہ واقعہ کی نوعیت کے بدلنے سے شہادت اور روایت کی حیثیت کہاں تک بدل جاتی ہے؟ مثلاً ایک شخص جو ثقہ ہے' ایک ایسا معمولی واقعہ بیان کرتا ہے جو عموماً پیش آتا ہے اور پیش آ سکتا ہے' تو بے تکلف یہ روایت تسلیم کے قابل ہے' لیکن فرض کرو وہی راوی ایسا واقعہ بیان کرتا ہے جو غیر معمولی اور تجربۂ عام کے خلاف ہے' نیز گرد و پیش کے واقعات سے مناسبت نہیں رکھتا' تو اب راوی کی معمولی درجہ کی ثقاہت کافی نہیں ہوسکتی' بلکہ اُس کو معمولی درجہ سے زیادہ عادل' زیادہ محتاط' زیادہ نکتہ داں ہونا چاہیے -

اس نکتہ کے ملحوظ نہ رکھنے سے روایت کے اکثر قاعدوں میں تعمیم قائم کرلی گئی' اور اس سے بہت سی غلطیاں پیدا ہوگئیں -

مثلاً ایک بحث یہ ہے کہ روایت کرنے کے لئے کسی عمر کی قید ہے یا نہیں؟ اکثر محدثین کا مذہب ہے کہ ٥ - برس کا لڑکا حدیث کی روایت کرسکتا ہے - محدثین کا اس پر استدلال یہ ہے کہ محمود بن الربیع ایک صحابی تھے' آنحضرت کے وقت وہ پانچ برس کے تھے - آنحضرت نے ایک دفعہ اظہار محبت کے طور پر ان کے مونہہ پر کلی کا پانی ڈالدیا تھا - اس واقعہ کو انھوں نے جوان ہوکر لوگوں سے بیان کیا' اور سب نے یہ روایت قبول کرلی - اس سے ثابت ہوا کہ ٥ - برس عمر کی روایت مقبول ہے (۱) محدثین کا یہ بھی استدلال ہے کہ اگر بلوغ کی قید لگائیں' تو بہت سے صحابہ کی روایتیں چھوڑ دینی پڑیں گی - حضرت عبد اللہ بن عباس آنحضرت کے وفات کے وقت ۱۴ - ۱۵ - برس کے تھے - عبد اللہ بن زبیر ۹ - ۱۰ - برس کے - نعمان بن بشیر ۸ - برس کے - اسی طرح سائب بن یزید' عبد اللہ بن جعفر' سیور بن مخرمہ' سلمہ بن مخلد' عمرو بن ابی سلمہ' یوسف بن عبد اللہ بن سلام' ابو طفیل وغیرہ نے کم عمری میں آنحضرت سے حدیثیں سنی تھیں -

اس کے برخلاف' بعض محدثین کی راے ہے کہ کم سن کی روایت قابل حجت نہیں' فتح المغیث میں ہے :

ولکن قد منع قوم القبول هنا ای في مسئلة الصبي خاصة' فلم یقبلوا من تحمل قبل البلوغ لان الصبي مظنة عدم الضبط وهو وجه للشافعیة * * * وکذا کان ابن المبارک یتوقف في حدیث الصبي (صفحہ - ۱۶۴)

لیکن بعض لوگوں نے بچہ کے متعلق روایت کے قبول کرنے سے انکار کیا ہے' ان لوگوں کے نزدیک وہ روایت مقبول نہیں جو سن بلوغ سے پہلے کی گئی ہو' کیونکہ بچہ کی نسبت احتمال ہے کہ اسنے روایت کو اچھی طرح محفوظ نہ رکھا ہوگا - شافعیہ کے لیے یہی ایک دلیل ہے - اسیطرح عبد اللہ بن مبارک بچہ کی روایت کے قبول کرنے میں تامل کرتے تھے -

لیکن یہ رائیں صحیح نہیں' بے شبہہ ٥ - برس کا بچہ اگر یہ واقعہ بیان کرے کہ میں نے فلاں شخص کو دیکھا تھا' اُس کے سر پر بال تھے' یا وہ بوڑھا تھا' اُس نے مجھہ کو گودیوں میں کھلایا تھا' تو اس روایت میں شبہہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں - لیکن فرض کرو' وہی بچہ یہ بیان کرتا ہے کہ فلاں شخص نے فقہ کا یہ دقیق مسئلہ بتایا تھا' تو شبہہ ہوگا کہ بچہ نے صحیح طور سے مسئلہ کو سمجھا بھی تھا یا نہیں؟

فقہا نے اس نکتہ کو ملحوظ رکھا ہے - چنانچہ فتح المغیث میں شرح مہذب سے نقل کیا ہے :

قبول اخبار الصبي الممیز فیما طریقه المشاهدة بخلاف ما طریقه النقل کالافتاء وروایة الاخبار ونحوه (نسخہ مطبوعہ لکھنو صفحہ ۱۲۲)

باتمیز لڑکے کی روایت اُن واقعات کے متعلق مقبول ہے جو دیکھنے سے تعلق رکھتے ہوں' لیکن جو باتیں نقلیات میں داخل ہیں' مثلاً فتوی یا حدیث کی روایت کرنا' تو اِن میں مقبول نہیں -

لیکن محدثین نے اِس اصول کو عموماً نظر انداز کیا ہے: فتح المغیث میں ہے :

ثم الضبط نوعان: ظاهر و باطن فالظاهر ضبط معناه من حیث اللغة' والباطن ضبط معناه حیث یتعلق الحکم الشرعي به وهو الفقه' ومطلق الضبط الذي هو شرط في الراوي' هو الضبط ظاهرا عند الاکثر' لانه یجوز نقل الخبر بالمعنی تهمة تبدیل المعنی روایته قبل الحفظ او قبل العلم حین سمع ولهذ المعنی قلت الروایة عن اکثر الصحابة لتعذر هذا المعنی قال وهذا الشرط وان کان علی ما بینا فان اصحاب الحدیث قل ما یعتبرونه فی حق الطفل دون المغفل فانه متی صح عندهم سماع الطفل او حضوره اجازوا روایته (صفحہ ۱۲۱)

ضبط (۱) کی دو قسم ہے : ظاہری اور باطنی' ظاہری کے یہ معنی ہیں کہ لفظ کے لغوی معنی کا لحاظ رکھا جاے' باطنی کے یہ معنی ہیں کہ شرعی حکم جس بنا پر متعلق ہے' اس کا لحاظ رکھا جاے' اس کو فقہ کہتے ہیں' لیکن جو ضبط روایت کے لیے مشروط ہے اکثروں کے نزدیک وہ صرف ظاہری ضبط ہے کیونکہ ان لوگوں کے نزدیک روایت بالمعنی جائز ہے اسی بنا پر یہ شبہہ ہوسکتا ہے کہ روایت کے ادا کرنے میں معنی بدل جاتے ہیں اور یہی وجہہ ہے کہ اکثر صحابہ نے بہت کم حدیثیں روایت کیں کیونکہ معنی کا نہ بدل جانا مشکل ہے' لیکن محدثین اس کا لحاظ نہیں کرتے بلکہ بچہ جب سننے اور مجلس میں شریک ہونے کے قابل ہوگیا تو اس کی روایت کو جائز سمجھتے ہیں -

ایک عجیب بات یہ ہے کہ سیرت نبوی کے نہایت اہم واقعات

(۱) یہ پوری بحث فتح المغیث صفحہ ۱۶۲ تا صفحہ ٦٦ میں ہے (منہ)'

(۱) ضبط کا لفظ محدثین کی ایک اصطلاح ہے' جسکے معنے میں کسی روایت کے الفاظ اور مطلب کو اچھی طرح سمجھنا اور ادا کرنا ہے -

ادبیات

لقد كان لكم في رسول الله :

اسوہ حسنہ (۱)

—:○(*)○:—

افلاس سے تھا (سیدۂ پاک) کا یہ حال * گھر میں کوئي کنیز نہ کوئي غلام تھا
گھس گھس گئي تھیں ہات کي دونوں ھتیلیاں * چکي کے پیسنے کا جو دن رات کام تھا
سینہ پہ مشک بھر کے جو لاتي تھیں باربار * گو نور سے بھرا تھا، مگر نیل فام تھا
اٹ جاتا تھا لباس مبارک غبار سے * جھاڑو کا مشغلہ بھي جو ہر صبح و شام تھا
آخر گئیں جناب رسول خدا کي پاس * یہ بھي کچھہ اتفاق کہ واں اذن عام تھا
محرم نہ تھے جو لوگ تو کچھہ کر سکیں نہ عرض * واپس گئیں کہ پاس حیا کا مقام تھا
پھر جب گئیں دوبارہ تو پوچھا حضور نے : * کل کس لیے تم آئیں تھیں، کیا خاص کام تھا ؟
غیرت یہ تھي کہ آپ بھي نہ کچھہ منہہ سے کہہ سکیں * (حیدر) نے ان کے منہہ سے کہا جو پیام تھا
ارشاد یہ ہوا کہ " غریبان بے وطن * جن کا کہ صفۂ نبوي میں قیام تھا
میں ان کے بندوبست سے فارغ نہیں ھنوز * ہرچند اس میں خاص مجھے اہتمام تھا
جو جو مصیبتیں کہ اب اُن پر گذرتي ہیں * میں اسکا ذمہ دار ہوں، میرا یہ کام تھا
کچھہ تم سے بھي زیادہ مقدم تھا اُن کا حق * جن کو کہ بھوک پیاس سے سونا حرام تھا"
خاموش ہو کے (سیدۂ پاک) رہ گئیں * جرأت نہ کر سکیں کہ ادب کا مقام تھا
یوں کي ہر (اہل بیت) مطہر نے زندگي * یہ ماجرای دختر خیر الانام تھا

(شبلي نعماني)

(۱) یہ پورا واقع اسي تفصیل سے (سنن ابي داؤد) میں مذکور ہے -

فکاہات

شذرات نظم

— * —

بلاغۂ سیاست کا آمد و اورد

کوئي پوچھے تو میں کہہ دونگا ہزاروں میں یہ بات * روش (سید مرحوم) خوشامد تو نہ تھي
ہاں مگر یہ ہے، کہ تحریک سیاسي کي خلاف * اُن کي جو بات تھي، آورد تھي، آمد تو نہ تھي

عشق آباد ہند

لاکھہ آزادی افکار کو روکا، لیکن * یہ وہ افسوس ہے کہ ہر شخص پہ چل جاتا ہے
غیر کمبخت تو گستاخ تھے مدت سے، مگر * اب تو کچھہ آپ کے منہہ سے بھي نکل جاتا ہے

حرکت مذبوحي

کامیابي میں بس ایک آدہ برس باقي ہے * لیگ سے سلسلۂ کانگرس باقي ہے
اب بھي آجاتي ہے کالج سے خوشامد کي صدا * جا چکا قافلہ، اب بانگ جرس باقي ہے

رسّي کا بل

بیڑیاں اور توکت جائیگي کٹتے کٹتے * کوئي اس مرحلۂ سعي میں ناکام نہیں
(سوت ابل) کا یہ مگر سلسلۂ بے معنے * ہے وہ آغاز، کہ جسکا کہیں انجام نہیں

(نقاد)

جهوت کهتا هے ' امیرالمومنین کا دادا وهاں موجود تها ' کسي نے بات تک نه پوچهي " مامون الرشید کو بهي اِس گستاخانه ب پر غصه آیا مگر بات سچ تهي ' مجبوراً تحسین کرني پڑي -

تاهم یه قوي اور عالمگیر قوت بالکل بے اثر نهیں رہ سکتي ' اسلیے سیرت میں اُس کے نشانات جا بجا پائے جاتے هیں - سیرت کي کتابیں عموماً اس انداز پر لکهي گئیں ' جس طرح طین کي ملکي فتوحات لکهي جاتي هیں - تاریخ نگاري کا م طریقه یه تها که فتوحات اور رزمیه کارناموں کو نهایت میل سے لکهتے تهے - ملکي نظم و نسق اور تمدن و معاشرت کے ات یا تو بالکل قلم انداز کر جاتے تهے ' یا اس طرح پراگندہ اور اثر لکهتے تهے که ان پر نگاہ نهیں پڑتي تهي - سیرت نبوي بهي انداز پر لکهي گئي ' جس طرح سلاطین کي تاریخیں جاتي هیں - چنانچه سیرت کي ابتدائي تصنیفیں مثلاً سیرت سی ابن عقبه اور ابن اسحاق ' مغازي هي کے نام سے مشهور هیں - کتابوں کي ترتیب یه هے که سلاطین کي تاریخ کي طرح سنین کو ان بناتے هیں اور اسي ترتیب سے حالات لکهتے هیں - یه حالات تر جنگي معرکه هوتے هیں اور غزوات هي کے عنوان سے داستانیں وع کي جاتي هیں -

یه طریقه اگرچه سلطنت و حکومت کي تاریخ کے لیے بهي صحیح یقه نه تها ' لیکن نبوت کي سوانح نگاري کے لیے تو بالکل ناموزوں - ممکن هے که کسي پیغمبر کو ناگزیر طور پر جنگي واقعات پیش یں اور ممکن هے که اِس خاص حالت میں وہ بظاهر ایک فاتح سپه سالار کے رنگ میں نظر آئے ' لیکن یه پیغمبر کي اصلي ویر نهیں هے - پیغمبر کي زندگي کا ایک ایک خط و خال ' تقدس ' هت ' حلم و کرم ' همدردي عام ' اور ایثار هونا چاهیے ' بلکه عین ں وقت ' جب که اس پر سکندر اعظم کا دهوکا هو رها هو ' ژرف ن نگاهیں فوراً پهچان جائیں که سکندر نهیں ' فرشته هے ! !

ارباب سیر نے اپني دانست میں یه طریقه بهتر سمجها که عام الات زندگي کے بعد ایک جدا باب فضائل اور محاسن کا باندهتے یں ' اور اُس میں انحضرت کے مکارم اخلاق کو تفصیل سے لکهتے یں ' لیکن اِس طریقه کا نتیجه یه هوتا هے که کتاب دو مختلف خصوں کي تاریخ بن جاتي هے - معلوم هوتا هے که دونوں کے لاق و اوصاف بالکل الگ الگ هیں -

تمام ارباب سیر لکهتے هیں که آنحضرت نے جب (بنو نضیر) کا حاصرہ کیا تو حکم دیا که اُن کے نخلستان کاٹ ڈالے جائیں (قرآن جید میں بهي اِس کا اجمالي ذکر هے) ارباب سیر یه بهي لکهتے یں که یهودیوں نے اِس حکم کي نسبت اعتراض کیا که " یه صاف اور انسانیت کے خلاف هے " یه اعتراض نقل کرکے همارے صنفین اصلي واقعه کي حقیقت نهیں کهولتے اور بظاهر یه نظر آتا که جسطرح آجکل دشمنوں کے باغ اور کهیتیاں برباد کردي جاتي یں ' اُس مقدس زمانه میں بهي یهي انداز تها -

ارباب سیر لکهتے هیں که آنحضرت کسي غزوہ کي جب طیاري تے تهے تو جدهر حمله کرنا هوتا تها اُس کا نام نهیں ظاهر کرتے تهے له کسي اور مقام کا نام مشهور کرتے تهے - سیرت ابن هشام میں زوہ تبوک کے ذکر میں هے -

ان رسول الله قلما یخرج ي غزوۃ ' الاکني عنها اخبر انه یرید غیر الوجه لذي یصمد له -

آنحضرت کا عام معمول یه تها که جب کسي غزوہ کے لیے نکلتے تهے تو نام کو چهپاتے تهے اور جدهر کا قصد هوتا تها اسکے خلاف ظاهر کرتے تهے -

یه وهي سلاطین کي مصاحبت کا اثر هے - محمد بن اسحاق جن کي کتاب پر آج اس فن کي بنیاد هے ' انهوں نے یه کتاب خلیفه منصور کے لیے لکهي تهي ' اس لیے غزوات نبوي کي نسبت بهي ایسا هي قیاس قائم کر سکتے تهے -

غزوات جس انداز میں لکهے گئے هیں ان میں بالکل شاهي تاریخوں کا انداز هے - فوجیں آراسته هوتي هیں ' بڑے بڑے نامور پهلوان میدان جنگ میں آتے هیں ' مار دهاڑ شروع هوتي هے ' تیغ و خنجر چلتے هیں ' غارت گري هوتي هے ' اسباب و مال لٹ کر آتا هے ' بیوائیں ' بچے ' بوڑهے ' گرفتار هوتے هیں ' اور قیدي بنائے جاتے هیں ' مغازي نبوي کي بهي بعینه یهي تصویر کهینچي جاتي هے -

سخت تعجب یه هوتا هے که بهت سے غزوات کے متعلق بخاري و مسلم وغیرہ میں ایسے واقعات موجود هیں که اگر اُن کو پیش نظر رکهه لیا جاتا ' تو غزوہ کي صورت بدل جاتي اور معلوم هوتا که جو کچهه هوا مجبوري اور حفاظت خود اختیاري تهي ' لیکن سیرت کے مصنفین نے بخاري و مسلم کو بهي ان موقعوں پر نظرانداز کردیا -

جاهلیت میں دستور تها که جب کوئي قبیله کسي قبیله پر فتح پاتا تها تو مال غنیمت میں سے چوتها حصه خود لیتا تها ' اس کے علاوہ عمدہ چیزیں بهي انتخاب کرکے لے لیتا تها ' اس کو صفیة کهتے تهے - همارے سیرت نگاروں نے بهي جا بجا صفیة کا ذکر کیا هے - چنانچه حضرت صفیة (حرم نبوي) کے متعلق لکها هے که وہ اِسي طرح حرم نبوي میں داخل هوئي تهیں -

غرض اس قسم کے بهت سے واقعات هیں ' جن سے ثابت هوتا هے که مصنفین ' جو سلاطین کے درباري تهے ' سلاطین هي کا نمونه پیش نظر رکهتے تهے ' اسلیے سیرت نبوي کا عام انداز بهي وهي نظر آتا هے جو شاهي تاریخوں کا هوتا هے -

(لها بقیة)

مغربي دنیا میں اعلاے کلمة الله

— * —

مکرمي - السلام علیکم - میں نے هندوستان سے رخصت هوتے پیسه اخبار و زمیندار کے ذریعه اپني غرض سفر شائع کردي تهي ' اشاعت اسلام کے متعلق اگرچه میں نے کسي سے وعدہ کیا نه کوئي امید دلائي ' لیکن برادران ملت نے مجهے بواسطه یا بلا واسطه عنوان بالا کے ساتهه وابسته کردیا ' اور میرے متعلق صحائف اسلامي میں وہ اُمیدیں ظاهر کي گئیں ' جنکا اهل میں کبهي بهي اپنے آپکو نهیں سمجهتا - مجهے ان تحریروں کو دیکهکر یه تو خوشي هوئي که میري قوم میں بیداري اور اشاعت اسلام کا شوق هے ' میں یهاں نه کسي انجمن کي طرف سے مقرر هوکر آیا اور نه کسي مفروضه تاجر بمبئي کي جیب نے متکفل هوکر مجهے اشاعت اسلام کے لئے یهاں بهیجا - میں در اصل اس اصول هي کا مخالف هوں - چنانچه ڈاکٹر اقبال کا سفر جاپان چونکه انجمن کي طرف سے تجویز تها اسلیے میں نے اسکی مخالفت کي - اسلام کا درخت ذاتي قربانیوں کے خون سے سینچا گیا هے ' اور اب همیں اوسي کي ضرورت هے میرے مضطرب دل کي احدیت مآب کي جناب میں گریه و زاري و نیاز مندي مجهے مغربي دنیا میں لے آئي هے اور میں آج کسي نهج پر بهي اس سفر کو ضائع نهیں سمجهتا -

مجهے یه علم تها که یهاں کا طریق عمل اور یهاں کا شعار بالکل نرالا هے ' اسلیے میں نے عجلت سے کام نهیں لیا - یهاں کسي هال کو کرایه پر لے لینا ' انمیں لیکچر دیدینا ' یا اخباروں میں چرچا کراکر اپنے هم وطنوں کو دهوکه دیدینا اور اسطرح انکي جهوٹي خوشي کا

جو آج تک معرکۃ الارا ہیں اور جن پر ارباب آراء کے مختلف گروہ قائم ہوگئے ہیں ' اکثر اُن راویوں سے منقول ہیں جو سن بلوغ کو نہیں پہنچے تھے - حدیثوں میں ہے کہ جب آپ نے پہلی دفعہ حضرت جبریل کو دیکھا تو کانپتے ہوئے گھر میں تشریف لائے اور حضرت خدیجہ سے کہا کہ مجھکو اپنی جان کا ڈر ہے - بخاری کتاب التعبیر میں روایت ہے کہ آپ نے اپنے آپ کو پہاڑ پر سے گرا دینا چاہا - طبری میں ہے کہ آپ کو خیال ہوا کہ میرے حواس میں فرق آگیا ہے - حضرت خدیجہ نے کہا " نہیں خدا آپ کو ضائع نہیں کریگا " پھر وہ آپکو ورقہ کے پاس لوا گئیں ' ورقہ نے آپ کا بیان سنا اور آپ کو تسکین دی -

یہ روایت کسقدر تعجب انگیز ہے ! سید المرسلین کو حضرت جبریل نظر آتے ہیں ' اُن کو دیکھہ کر آپ کانپتے ہیں ' اپنے آپ کو پہاڑ سے گرا دینا چاہتے ہیں ' حواس کی نسبت شبہ ہوتا ہے ' پھر ایک عیسائی تسکین دیتا ہے ' تب کہیں تسکین ہوتی ہے !

عالم ملکوت کے واقعات اور مشاہدات ہر شخص ادا نہیں کرسکتا ' انحضرت نے جو کچھہ دیکھا ' جن الفاظ میں ادا فرمایا ' اسکو راوی نے کس طرح سمجھا ' کیونکر ادا کیا ' پھر درجہ بدرجہ ' راویوں تک آتے آتے کیا کیا تبدیلیاں ہوگئیں ؟ اس کا کون اندازہ کر سکتا ہے -

یہ خدا نخواستہ رواۃ کی شان میں بدگمانی نہیں ' بلکہ اقتضائے حالت ہے - اصول فقہ میں جہاں یہ بحث ہے کہ جو صحابہ فقیہ نہ تھے اُن کی روایت اگر قیاس شرعی کے خلاف ہو تو واجب العمل ہوگی یا نہیں ؟ بحر العلوم ' فخر الاسلام کا مذہب نقل کر کے لکھتے ہیں :

و وجہ قول الامام فخر الاسلام ان النقل بالمعنی شائع و فلما یوجد النقل باللفظ فان حادثۃ واحدۃ قد رویت بعبارات مختلفۃ ' ثم ان تلک العبارات لیست مترادفۃ بل قد روی ذالک المعنی بعبارات مجازیۃ فاذا کان الراوی غیر فقیہ احتمل الخطاء فی فہم المعنی المرادی الشرعی * * * و لا یلزم منہ نسبۃ الکذب معتمدا الی الصحابی معاذ اللہ عن ذلک ' (شرح مسلم مطبوعہ لکھنو ۴۳۲)

امام فخر الاسلام کے قول کی وجہ یہ ہے کہ روایت بالمعنی عام طور پر شائع تھی ' ایک ہی واقعہ مختلف الفاظ میں ادا کیا گیا اور یہ الفاظ باہم مرادف بھی نہیں بلکہ اکثر مجازی عبارتوں میں مطالب ادا کئے گئے ' اس بنا پر جب راوی فقیہ نہ ہوگا ' تو احتمال ہوگا کہ اُس نے مطلب مقصود (شرعی) کے سمجھنے میں غلطی کی ہو ' اس سے معاذ اللہ یہ لازم نہیں آتا کہ صحابی کی طرف جھوٹ کی نسبت کی گئی -

محدثین اس اصول سے کہ " واقعہ جس درجہ کا اہم ہو ' شہادت بھی اسی درجہ کی اہم ہونی چاہیے " بے خبر نہ تھے ' لیکن انہوں نے اس کا دائرہ محدود رکھا -

امام بیہقی کتاب المدخل میں ابن مہدی کا قول نقل کرتے ہیں :

اذا روینا عن النبی فی الحلال و الحرام ' شددنا فی الاسانید وانتقدنا فی الرجال ' و اذا روینا فی الفضائل والثواب والعقاب ' سہلنا فی الاسانید و تسامحنا فی الرجال - (فتح المغیث صفحہ ۱۲۰)

جب ہم آنحضرت سے حلال وحرام اور احکام کے متعلق حدیث روایت کرتے ہیں ' تو سند میں نہایت سختی کرتے ہیں اور راویوں کو پرکھہ لیتے ہیں ' لیکن جب فضائل اور ثواب و عقاب کی حدیثیں آتی ہیں ' تو ہم سہل انکاری اور راویوں کے متعلق چشم پوشی کرتے ہیں -

امام احمد حنبل کا قول ہے :

ابن اسحاق رجل تکتب عنہ ہذہ الحدیث یعنی المغازی ونحوہا و اذا جاء الحلال والحرام اردنا قوما ہکذا (وقبض اصابع یدیہ الاربع) (فتح المغیث صفحہ ۱۲۰)

ابن اسحاق اس درجہ کے آدمی ہیں کہ مغازی وغیرہ کی حدیثیں ان سے روایت کی جاسکتی ہیں ' لیکن جب حلال وحرام کے مسائل آئیں ' تو ہم کو ایسے لوگ درکار ہیں (یہ کہکر انہوں نے چاروں انگلیوں کو بند کرکے دبا لیا -)

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ محدثین ' واقعہ کی اہمیت کی بنا پر راوی کے درجہ کا لحاظ رکھتے تھے ' اسی بنا پر ابن اسحاق کی نسبت امام احمد نے یہ تفریق کی کہ حلال و حرام میں اُن کی شہادت معتبر نہیں ' لیکن مغازی میں اُن کا اعتبار ہے - یہ وہی اصول ہے کہ جس درجہ کا واقعہ ہو ' اُسی درجہ کی شہادت ہونی چاہیے ' اور یہ ' کہ واقعہ کے بدلنے سے شہادت کی اہمیت بدل جاتی ہے ' لیکن افسوس یہ ہے کہ محدثین نے صرف مسائل فقہیہ میں اس اصول کا لحاظ رکھا ' فضائل و مناقب و مغازی اور ثواب و عقاب میں اسکی رعایت نہ کی ' حالانکہ فضائل و مغازی میں بہت سے ایسے موقع پیش آتے ہیں جو مسائل فقہیہ سے زیادہ اہم ہوتے ہیں فرض کرو ' یہ حدیث کہ نماز میں آمین زور سے کہی جاے یا آہستہ اس کے اثبات و نفی سے اِسلام پر کیا اثر پڑسکتا ہے ' لیکن حضرت زینب کے نکاح کی روایت جس طرح مسند حنبل میں مذکور ہے اگر صحیح ہو تو اس کا اِسلام پر کیا اثر ہوگا ؟

سیرت میں بہت سے واقعات ہیں جو آنحضرت کے اخلاق سے تعلق رکھتے ہیں - اِن روایتوں میں نہایت احتیاط تنقید اور تحقیق کی ضرورت تھی ' لیکن ان میں یہ اصول ملحوظ نہیں رکھا گیا اور اسی کا اثر ہے کہ ازواج مطہرات کے واقعات میں بہت سی ایسی روایتیں داخل ہوگئیں ' جو واقع میں صحیح نہیں ' اور جن کو آج مخالفین اسلام استدلال میں پیش کرتے ہیں -

(۷) فن تاریخ و روایت پر جو خارجی اسباب اثر کرتے ہیں ان میں سب سے بڑا قوی اثر حکومت کا ہوتا ہے - مسلمانوں کو ہمیشہ اس بات پر فخر کا موقع حاصل رہے گا کہ اُن کا قلم تلوار سے نہیں دبا - حدیثوں کی تدوین بنو امیہ کے زمانہ میں ہوئی ' جنہوں نے پورے ۹۰ برس تک سندھہ سے ایشیاے کوچک اور اندلس تک مساجد جامع میں آل فاطمہ پر تبرا کہلایا ' سیکڑوں ہزاروں حدیثیں امیر معاویہ وغیرہ کے فضائل میں بنوائیں ' عباسیوں کے زمانہ میں ایک ایک خلیفہ کے نام پیشین گوئیاں حدیثوں میں داخل ہوگئیں ' لیکن نتیجہ کیا ہوا ؟ عین اُسی زمانہ میں محدثین نے علانیہ منادی کردی کہ یہ سب جھوٹھی روایتیں ہیں - آج حدیث کا فن اِس خس و خاشاک سے بالکل پاک ہے (۱) اور بنو اُمیہ و عباسیہ جو ظل اللہ اور جانشین پیغمبر تھے ' اُسی مقام پر نظر آتے ہیں جہاں اُن کو ہونا چاہیے تھا - (۲)

ایک دفعہ ایک شاعر نے مامون الرشید کے دربار میں قصیدہ پڑھا کہ " امیر المومنین اگر تو آنحضرت کے انتقال کے وقت موجود ہوتا تو خلافت کا جھگڑا سرے سے پیدا ہی نہ ہوتا ' دونوں فریق تیرے ہات پر بیعت کر لیتے " فوراً سر دربار ایک شخص نے اُٹھہ کر کہا

(۱) لیکن میں سمجھتا ہوں کہ خس و خاشاک ابتک باقی ہیں - آج بھی صدہا وہ احادیث کتابوں میں موجود ہیں جو محض بنو امیہ کے سیاسی دسائس سے وجود میں آئی تھیں اور انکے متعلق کوئی تمیز نہیں کی جاتی - (الہلال)

(۲) لیکن سیوطی نے تو ائمۂ اثنا عشر والی حدیث کا مصداق انہی کو ٹھرایا ہے ! (الہلال)

هي هے تو ان اهل الرائ كي وجه سے هے نه كه عامة الناس كي وجه سے -

ميں نے يہاں آكر بعض مشاهير و كليسا سے عيسايت كے متعلق گفتگو كي - علمي معاملات ميں دلچسپي ركهنے والے بعض امرا سے ميں ملا - مجهے ان سے ملكر بهت خوشي هوئي - جب ميں نے عيسايت كے اصولوں كے خلاف ايك نرم پيرايه ميں بعض اشكال پيش كئے تو بلا تامل انهوں نے تسليم كرليا - بعض يہاں كے سوشيل اور تمدني جديد خيالات كو بعض قرآني آيات كا لفظي ترجمه دكهلايا ' تو وه اور بهي حيران هوے اور بعض نے كہا كه هم نے محمد صلعم كے دماغ كو اتنا بلند پرواز نه سمجها تها - ان لوگوں نے چاها كه اگر اسلام كے متعلق انكو اور صحيح علم ديا جاوے تو انكي خوشي اور مزيد غور و فكر كا موجب هوگا - يورپ كي گذشته نسل اور ايسا هي موجوده نسل نے مشاهير كا ايك طبقه پيدا كرديا هے ' جو موجوده تهذيب و تمدن يورپ سے متنفر هے - بعض كے نزديك يورپ اسوقت روما كي آخري تهذيب پر پهنچ چكا هے - جسكا نتيجه موجوده عظمت كا خاتمه هے -

يه بزرگ اس تهذيب و تمدن كے مقابل نئے اصول تهذيب و تمدن كے تجويز كرتے هيں اور جديد طريق تمدن كو پيش كرتے هيں - ميرے دوست يه سنكر نهايت هي حيران اور خوش هونگے كه وه طريق اور اصول بعض اسلام كے قريب هيں اور بعض اسلامي هيں جنكو ميرے انگريزي خواں بهائي مدت هوئے چهوڑ چكے هيں - يہاں كي كميشن طلاق كي رپورٹ ديكهه كر معلوم هوتا هے كه كميشن اب قانون طلاق ميں جو آسانياں پيش كر رهي هے ' وه بالكل اسلامي هيں - ميں نے عرض كيا هے كه عام لوگ بلے آغا بلے كے قائل هيں اور اپني راے نهيں ركهتے - جو انكے آغا هيں وه تمدن ' مال ' سوشل ' اور پولٹيكل امور ميں اسلامي طريقه كا تتبع كر رهے هيں - ليكن آخر الذكر جماعت كو حكمت اور ملائمت كے طريق پر يه سمجهايا جاوے كه جس طريق كو وه پيش كر رهے هيں اسكے بعض حصه كو قرآن نے تيره سو برس هوئے پيش كيا - اور بعض ميں يه نقص هيں اور اسلام نے اسكو اس طريقه پر پيش كيا هے - مثلاً روح اور جسم كا تعلق يا روح كي پيدائش اور حقيقت فلسفهٔ ذهني كا ايك بڑا حصه هے جسكو غزالي اور بو علي سينا نے بهت كچهه يورپ ميں رنگا هوا هے - ليكن هنري برگسن فرانسيسي حكيم نے (جو اسوقت زنده هے) روح كي جو كيفيت بيان كي هے ' وه سب پچهلے فلسفه پر پاني پهير ديتي هے - ليكن اسيكا سارا خلاصه اس آيت كا لفظي ترجمه هے جو اٹهارويں سپاره ميں هے اور جسكا خاتمه (فانشاناه خلق آخر) پر هوتا هے -

پروفيسر هكسلي عيسايت سے بيزار هے اور اسكے فلسفه كا ايك بهاري پہلو " ان الانسان لفي خسر " هے ' جس سے نكلتا تهذيب و تمدن كا فرض هے - اسكے نزديك اس كا علاج مذهب نے (اور مذهب اسكے نزديك عيسايت هے) نهيں بتلايا - اسكے بعض علاج جو اسنے تجويز كئے هيں گو نامكمل اور بهت هي ناقص حالت ميں هيں - مگر اس زرين اصول كے قريب آجاتے هيں جو سورهٔ عصر ميں اس آيت كے آگے ديا گيا هے - يعني : الا الذين آمنو وعملو الصالحات وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر

حكيم اسپنسر علت العلل كو مانكر عيسائيونكي كتابوں ميں كوئي ايسي دليل يا وجه معقول نهيں ديكهتا كه اوس علت العلل كا علم انسان حاصل كرسكے - يعني وه الهام كا قائل هونا نهيں چاهتا - كيا سوره نحل ميں ارسي نيچر كي شهادت پر ' جو اس حكيم كي معلم هے ' حكيمانه دلائل اور فلسفيانه براهين موجود نهيں هيں ؟

جس سوشلزم كو آج يورپ ميں پيش كيا جاتا هے اوسكے خوبصورت پہلو اسلامي تعليم ميں موجود هيں اور اوسكے نقص بهي قرآن نے دكهلاے هيں اور پهر بين بين راسته تجويز كيا هے - سوشلزم كا گل سر سبد (اصول جسے پروفيسر ليكي عيسايت كيليے مهلك بتلاتا هے اور ميرے نزديك وه حقيقت انسانيت كا نصف نقشه هے) وه كامل و مكمل حالت ميں سورة والتين كے اندر موجود هے -

حكيم مل جن حريت كے اصولونپر قربان هو رها هے - اوس سے چار چند حريت صحابه كي زندگي ميں پائي جاتي هے - جس ذاتي قرباني كو بعض حكماے يورپ نهايت رنج كے ساتهه مفقود هوتا ديكهه رهے هيں ' وه خود لفظ اسلام ميں موجود اور اوسكے اركان پر عمل كرنے سے انسان ميں پيدا هو جاتي هے - حكيم نيڈشا (؟) كے متبعين اسبات كے محتاج هيں كه جهاں تك حكيم موصوف انهيں پهنچا چكا هے ' اوسكے آگے قرآن كي جگه هے - سفر يجت (حقوق نسوان متعلقه ورث) كي تحريك اعلي ان حقوق نسوان سے بهت نيچے هے ' جو قرآن نے عورتوں كو دے ركهے هيں - انگلستان جس وائٹ سليوٹريڈ سے سخت گهبرا رها هے ' اوسكا علاج اگر كچهه هے تو كثير الازدواجي هے -

يه چند ايك امور هيں جن پر يوريين حكما اور اهل الراے گهبرا رهے هيں - يہاں مشنري بطور واعظ بهيجنا اور اشاعت كرانا - ميرے نزديك اسكے ليے يه ملك ابهي تك طيار نهيں - هاں كوئي خود مشهور و معروف هو جاے تو اسكي باتوں پر يہاں كان دهر سكتے هيں - قلم و كاغذ يهي ايك بڑي چيز هے - جسكا لوها يہاں سب پر غالب هے - هندوستان سے لكهه كر يہاں كتابيں شائع هوں ' يا وهاں كے انگريزي ميعادي رسالے يہاں آئيں انكے ليے ردي كي ٹوكري يہاں موجود هے - اگر كوئي اور وجهه نهيں تو هندوستان كي چهپائي اور ٹائپ اسے اس قابل كر ديتي هے - يه امور بالكل بے سود هيں - يہاں استقامت اور استقلال كے ساتهه بيٹهه كر اگر قلم و كاغذ سے صحيح طريق پر كام ليا جاے ' تو بهت هي مفيد هوگا - يہاں بيٹهكر نه صرف انگلستان ميں اشاعت اسلام هو سكتي هے بلكه يورپ اور امريكه ميں اور خصوصاً اس سياه بر اعظم ميں جنكے دل بالكل نور اسلام كے ليے طيار هو چكے هيں ' اور جنكے دلوں كو انكے چهروں كي طرح سياه كرنے كي زبردست تحريك يہاں پادري حلقه ميں پولٹيكل اغراض سے هو رهي هے - وه انگريزي زبان سے بهي واقف هيں ' عيسائي هيں ' ليكن عيسايت سے متنفر هيں اور اسلام كو پسند كرتے هيں - ميري مراد اوس سے (افريقه) هے - اسكے متعلق ميں آينده مفصل لكهونگا - يورپ در اصل خيالات اور اصولوں كے زير حكومت هے - هم يورپ كو تلوار اور تفنگ سے فتح نهيں كر سكتے - البته جن اصولوں كے ماتحت وه هے ' اگر اسكا بهترين صورت ميں ماخذ قرآن دكهلايا جاے تو كوئي وجهه نهيں كه قرآن انپر غالب نه آجاے - كسي يوريين حكيم كي تحرير كو ديكهه لو ! وه يوريين تهذيب و تمدن سے متنفر هوكر ايك ايسا تمدن تجويز كر رها هے جو بالكل قرآن كے قريب هے - انكي نگاه قرآن كي طرف اس ليے نهيں جاتي كه قرآن كے ماننے والے اُن سب خوبيوں سے جو ميرے خيال ميں قرآن كے اتباع سے حاصل هو جاتي هيں معرا هوچكے هيں - درخت پهلوں سے پهچانا جاتا هے - همكو غلط طور پر غير اسلامي دنيا نے قرآن كا پهل سمجهه ليا هے حالانكه همارے اعمال و افعال كا قرآن ذمه دار نهيں -

لندن نيشنل بنك آف انڈيا
۱۷ جنوري سنه ۱۹۱۳

خواجه كمال الدين بي - اے
مقيم لندن

مراسلات

موجب هوجانا تو بهت هي آسان کام تها اور خصوصاً اس شهر میں جهاں تاجرانه اصول پر بڑي سے بڑي عزت اور عصمت اور رائیں خریدي جاسکتي هیں - مجهے نه شهرت سے مطلب اور نه " ان اجري الا علي الله " کے سوا کسیکے اجر پر نگاه ' اور نه کسي انجمن یا تاجر بمبئي کے مقابل کسي خدمت کي ذمه داري ' اسلیے میں نے یهاں کے حالات کا به نگاه اشاعت اسلام مطالعه کرنا شروع کیا - آج هندوستان سے نکلے مجهے پانچواں مهینه هے - اگرچه میعاد تهوڑي هے لیکن اس عرصه میں میں جس نتیجه پر آیا هوں ' وه برادران اسلام کي اطلاع کے لیے قلم و کاغذ کے حواله کردیتا هوں - الله تعالی هي جانتا هے که جن نتائج پر میں پهنچا هوں وه غلط هیں یا صحیح ؟

یه لوگ سرد ملک کے باشندے هیں اور معاملات میں جلد باز نهیں ' لبرل خیال هوکر قدامت پرست هیں - نئي بات یا طریق یا تهذیب کو جلدي میں اختیار نهیں کرتے ' انمیں خود پسندي اور خود رائي بهت هے ' متواتر کامیابي نے اور طاقت و دولت نے انمیں رعونت پیدا کردي هے ' یه ایشیائي دماغ کو کسي قابل نهیں سمجهتے ' هر ایک خیر و خوبي کا منبع مغرب کو جانتے هیں ' اگرچه انکا خدا مشرق میں آیا لیکن کسی مشرقي اصول یا خیال و راے کو محض مشرقي هونیکے باعث قابل توجه نهیں سمجهتے - سخت عدیم الفرصت هیں - صبح کے آٹهه بجے تک گهروں سے نکل کر اپنے اپنے کاموں پر چلے جاتے هیں - چهه بجے شام کو کام سے لوٹ کر گهر آجاتے هیں - سارے دن کے تهکے ماندے مختلف قسم کے سرور و خوشي کے اشغال میں لگ جاتے هیں - لیکچروں میں اگر آتے هیں تو محض دل بهلاوے یا شغل کے لیے - اسلیے یهاں کے لیکچر نصف یا پون گهنٹے کے اندر اندر ختم هوجاتے هیں - اس سے زیاده انمیں بیٹهنے کي تاب نهیں - پالیٹکس یهاں کي دین و ایمان هے - کوئي نامور معروف فاضل اور وه بهي پالیٹکس پر لیکچر دے ' تو هزاروں کي تعداد میں جمع هوجاتے هیں اور خصوصاً ایسے موقع پر جمع هونا از روے فیشن لوازمات سے هے - مذهب پر جسقدر لیکچر میں نے سنے ' اگرچه بعض مواقع پر لیکچرار بهت هي نامي تهے ' لیکن اس آباد شهر میں سامعین کي تعداد ستر اور سو کے اندر اندر دیکهی - مذهب سے انکو کوئي دلچسپي نهیں - گرجوں میں اکثر جاکر دیکها - یهاں کا فیشن عورتوں کو معبدوں میں لے آتا هے جنکے وابستۂ زلف بعض مرد بهي هوتے هیں - باقي خیریت -

اسلام کے متعلق جن غلط فهمیوں کو یهاں آکر دیکها ' اونکا وهم و گمان بهي کبهي مجهے هندوستان میں نه تها - بُرا سے بُرا تصور جو کسي مذهب یا ایسوسیشن کا تصور تجویز کیا جاسکتا هے وه یهاں اسلام کا هے - اِسکے ذمه دار پادري هي نهیں بلکه یهاں کا پالیٹکس هے - پچاس سال گذر گئے جب لبرل پارٹي نے چاها که ترک یورپ سے روانه هوں - یورپ میں جنگ بنکروں اور لوگوں کے هاتهه میں هے - موجوده بلقاني جنگ بنکروں اور اخباروں کي سازش کا نتیجه هے - یهاں کي لبرل پارٹي کا فرض تها که اگر وه ترکوں کو یورپ سے نکالنا چاهے تو اونکے خلاف لوگوں کي راے پیدا کردے - چنانچه قسما قسم کي دروغ بیانیاں اور قسما قسم کے خلاف واقعات مظالم اونکے ذمه اخباروں میں ' ناولوں میں ' کتابوں میں ' شائع کیے گئے ' اور گذشته پچاس برس کے اندر کل مغربي اقوام کو اور عامة الناس کو ترکوں کا دشمن بنایا گیا - آج کل انگلش کے اخباروں میں ایک قسم کي سازش هے - کیا مجال ایک فقره بهي ترکوں کي حمایت میں نکل جاوے - میري تو سمجهه میں نهیں آتا که هم هندوستان میں کیا سمجهے هوے تهے - یه تو کل کے کل ترکوں کے دشمن هیں - بهر حال یه پولیٹکل امور هیں جن سے مجهے تعلق نهیں ' میري غرض کهنے کي یه هے که ترکوں کا بهیانک نقشه جو پوري دنیا میں ' خصوصاً اس پچاس سالوں میں پولیٹکل اغراض سے پهیلایا گیا ' اوسنے اسلام کو یهاں بد نما کردیا هے کیونکه ترک اور مسلمان یهاں مترادف هیں -

یهاں کي طرز زندگي یهاں کے خیال کے مطابق معصومانه لهو و لعب یا دفع الوقتي هیں مگر وه باتیں اپنے اندر رکهتي هیں جو میرے نزدیک فواحش میں داخل هیں - تختگاه ابلیس (پیرس) میں گیا اور واقفیت حاصل کرنے کے لیے اس خناس کے بعض دربار بهي دیکهے - پهر یهاں آیا یهاں کے مختلف مشاغل کو بهي دیکها - استغفار اور لا حول پڑهنا تو خیر ایسے مواقع پر هر ایک مسلم کا اضطراري فعل هے ' لیکن اشاعت اسلام کے نقطۂ خیال سے میں اکثر دریاے حیرت میں چلا جاتا هوں اور کهتا هوں الهي یه قوم اور اسلام کو قبول کریگي ! میں نے عرض کیا هے که خود عیسایت اور مذهب سے انکو دلچسپي نهیں - مذهبي معاملات میں دخل دینا یه تضیع اوقات سمجهتے هیں - اسلام سے انکو سخت نفرت هے - اسلام انکے نزدیک مانع ترقي هے - اور موجوده زمانه کي رفتار کے بالکل مخالف - پهر ان سب باتوں کے ما سوا انکي مصروفیت اور اشغال دنیوي کچهه ایسے وسیع هیں که انکو فرصت بهي کسي کام کي نهیں - یه حالات نصف سے زیاده قوم کے هیں - باقي امرا هیں جنکو سمجهه هي نهیں آتي که روپیه اور دولت کو کهاں پهینکیں ؟ ایسے فارغ البال اور مجموعه عجائبات ملک میں اونکے بهلاوے کے سامان ایسے کثیر هیں که اونکو مذهب جیسے امور سے کوئي تعلق نهیں هوسکتا - یه تو تاریک پهلو اشاعت کا هے جو میں نے عرض کیا اور امور بالا کو دیکهکر میں نے پسند نه کیا که وقت اور روپیه لیکچروں میں خرچ اور ضایع کروں - لیکن تصویر کا ایک روشن پهلو بهي هے جو نهایت هي خوش کن اور حوصله افزا هے -

یهاں کے لوگ جیسے که اهل الراے باهر سمجهے جاتے هیں ' عام طور پر هرگز نهیں اور هرگز نهیں - یهاں کے لوگوں کو بعض معاملات کے متعلق اخبار پڑهنے کے بعد عقل آتي هے - صبح اوٹهتے هي یه اخبار پڑهتے هیں جسپر اونکو بهروسه هوتا هے - پهر جو کچهه اوس اخبار میں هو یا نهو وهي انکا دین و ایمان هے ' وهي انکي راے هے - یهي وجه هے که پریس یهاں زبردست طاقت هے - اس قوم کي ترقي کے اسباب میں یه ایک سبب بهي هے که جس شخص کو ایک دفعه اهل الراے مان لیں یا اپنا لیڈر تسلیم کر لیں ' اوسکا کچهه کهدینا نقش برسنگ هے - جنگوں میں بهي انکے سپاهیوں کي یهي حالت هے - مذهبي ' تمدني ' ملکي ' سیاسي ' وغیره امور میں ایک وقیع صاحب الراے کسي راے کا اظهار کردے ' کل کے کل هم آواز هونیکو طیار هیں - میرے نزدیک یه ایک اعلی خوبي هے ' هر ایک شخص هر امر میں صائب راے نهیں دے سکتا - یهي وجه هے که ایک زبردست آدمي ایک کتاب لکهکر ایک نئي بات پیش کرتا هے اور ملک کو اپني زندگي میں اپنا هم راے بنا جاتا هے - مجهے اگر اشاعت اسلام کي کوئي ضرورت اسوقت تک سمجهه میں

اُسي مطلب کو دوسرے الفاظ میں ادا کیا اور جن الفاظ میں دوسرے دن ایک فیصله کن رزولیوشن پیش هونا چاهیے تها اُس کا مسوده اُردو انگریزي میں مرتب کیا گیا ' اور میرے سوا باقي حضرات نے اُس پر اپنے اپنے دستخط ثبت فرمائے - ممبران ڈیپوٹیشن کي ایک فهرست جو کسی صاحب کے پاس انگریزي میں پہلے سے مرتب تهي اُس کو میں نے اردو میں لکها تو معلوم هوا که اُس فهرست میں بهت کچهه کمي هے ' اور یهه که ممبران کانستي تیوشن کمیتي اور خاصکر وه کل اصحاب بهي اُس میں شامل نهیں هیں جو اس سے پیشتر قوم کي طرف سے بطور ایک ڈیپوٹیشن کے گورنمنٹ آف انڈیا کے انریبل ممبر صاحب تعلیمات کے ساتهه کام کرتے رهے هیں - اُس پر میں نے اپني یهه راے ظاهر کي که ممبران کانستی تیوشن اور گذشته ڈیپوٹیشن کے نام تو کل هونے چاهیئیں اُن کے علاوه اور جن ناموں کا اضافه مناسب هو وه نام اور اضافه کر لیے جاویں - چنانچه جس قدر نام ممبران ڈیپوٹیشن کے اُس وقت هم لوگوں کو یاد تهے وه اُس فهرست میں میرے هی قلم سے اور اضافه کیے گئے ' اور جهاں تک مجهکو یاد هے اُس کے آخر میں اس قدر میں نے اور لکها که " باقي اور نام بهي هیں " - اور قرار پایا که صبح کو دفتر سے دیکهه کر وه سب نام درج کر لیے جاوینگے - (یهه اردو کي فهرست جس میں میرے قلم سے کچهه اضافے هوئے تهے غالبا اسوقت مستر محمد علي نے مجهسے لے لي ' جس کے بعد وه مجهکو پهر واپس نهیں ملي) اسي اثناء گفتگو میں کسي نے هم میں سے یهه بهي کها که اس وقت صرف چند اشخاص جو یهه مشوره کر رهے هیں اس کي خبر بهي لوگوں کو باهر پهونچیگي اور وه اس بات سے نا خوش هونگے که پبلک مشوره کے بغیر یهه لوگ کیوں بالا بالا اس قسم کي کارروائي کر رهے هیں - میں نے اس کے جواب میں کهه دیا تها که پبلک کچهه بهي بدگمان نهوگي اگر هم بلاکم و کاست اس وقت کي کل رونداد اُس کے سامنے بیان کردینگے - مسوده رزولیوشن پر جب مجهسے اُس شب میں دستخطوں کے لیے کها گیا تها تو میں نے عرض کیا که مجهکو اس مجوزه مسوده رزولیوشن کي عبارت کي نسبت زیاده غور کرنا هے اور میرے نزدیک زیاده شگفتگي اس میں هے که هم صاف صاف لکهدیں که کانستي تیوشن کمیتي کی تجویزات ۱۱ و ۱۲ اگست گذشته سے فونڈیشن کمیتي کو اتفاق هے اور صاف صاف همارے ایسا کرنے سے (که هم اپني کانستي تیوشن کمیتي کی تجویزوں کو بالاتفاق پاس کردیں) اس کمیتي کي خدمات کا ایک اعتراف بهي هوگا اور ڈاکٹر میجر سید حسن صاحب کے رزولیوشن منشاء کو اگرچه اس جدید رزولیوشن میں داخل کرلیا گیا هے لیکن بصراحت جس بات کا بیان کردینا (که جلسه اس رزولیوشن کو بهي پاس کرتا هے) جلسه کی بهي عام مسرت و اطمینان کا موجب هوگا - اس پر مجهه سے کها گیا که کانستي تیوشن کمیتي کي خدمات کا اعتراف کرنے سے کسی کو انکار نهیں هے ' هم اس کمیتي کے شکریه کا ایک علیحده صورت پاس کردینگے - الغرض میرے اور باقي حضرات کے فیمابین مسوده رزولیوشن کي عبارت کي نسبت اختلاف ره گیا - اس وقت رات کا ڈیڑه بج گیا تها - جلسه برخاست هوا اور قرار پایا که میں صبح هي اُٹهکر اول کام یه کرونگا که میں بهي اپنے الفاظ میں رزولیوشن کا مسوده لکهوں — اس کو بهي سب صاحب ملاحظه فرمالیں - الغرض جلسه کے برخاست کے بعد سب سے اول راجه صاحب جهانگیر آباد اور راجه سید ابو جعفر صاحب اور یه نیازمند جلسه سے باهر آئے - راجه صاحبان موصوف اپني اپني گاڑیوں میں سوار هوگئے اور میں اپنے کمره میں چلا آیا - اُس وقت تک سب کو یهي معلوم تها که صبح جلسه ساڑهے آٹهه بجے سے هے - کچهه اور ضروریات سے فارغ هوتے هوتے مجهکو رات کے دو بج گئے اور جب پلنگ پر لیٹا تو اُنهیں خیالات میں بهت دیر تک نیند نه آئي اور بهت تهوڑا سونے پایا تها جو ساڑهے آٹهه بجے صبح کے دغدغه کي وجه سے بهت جلد بیدار هوگیا اُس وقت دماغ کي جو حالت تهي میں هي جانتا هوں مگر جس طرح بهي هوسکا میں نے اپنا مسوده تیار کیا اور اُس کو میں بجنسه ذیل میں نقل کرتا هوں :—

مسوده مرتبهٔ خاکسار مشتاق حسین و رزولیوشن

ڈاکٹر میجر سید حسن صاحب کا رزولیوشن جسپر کامل ایک دن بحث هوچکي هے مفصله ذیل عبارت میں بالاتفاق پاس کیا جاتا هے :—

قوانین و قواعد ٹرسٹیان کالج کي دفعه ۴۱ ضمن ۵ میں جو اختیارات اس وقت پیٹرن کالج کو حاصل هیں وه یونیورسٹي کي صورت میں حضور وایسراے چانسلر یونیورسٹي کي طرف بدون کسي اضافه کے منتقل کردیے جاویں -

رزولیوشن

کانسٹي ٹیوشن کمیٹي نے (جسکو یهه فونڈیشن کمیٹي تسلیم کرتي هے) آنریبل سر هار کورٹ بٹلر صاحب بهادر کے مراسله ۹ - اگست سنه ۱۹۱۲ ع کے جواب میں جو رائیں دي' هیں فونڈیشن کمیٹي ان سے اتفاق رکهتي هے اور اُن کو منظور کرتي هے اور آنریبل سر راجه صاحب محمود آباد کو مجاز کرتي هے که وه گورنمنٹ آف انڈیا کے حضور میں ایک ڈیپوٹیشن لے جانے کا انتظام فرماویں جو مرکب هوگا گذشته ڈیپوٹیشن کے ممبروں سے اور جس میں چند جدید نام اب اور اضافه کیے گئے هیں اور اب اُس ڈیپوٹیشن کے ناموں کي فهرست حسب ذیل هے :—

ذیل میں اسماء کي تفصیل درج هوتي

یهه ڈیپوٹیشن گورنمنٹ عالیه کے حضور میں حاضر هوکر اور قوم کي ضروریات کو ادب کے ساتهه عرض کرکے گورنمنٹ سے غور مکرر کے واسطے درخواست کرے - اس گفتگو اور عرض و معروض کے وقت ڈیپوٹیشن کو کامل اختیار هوگا که اپني قومي یونیورسٹي کے مقاصد کا لحاظ رکهکر اگر ضرورت سمجهے تو کسي تجویز کي ترمیم یا تنسیخ منظور کرے -- رزولیوشن نمبر (۱) مندرجه بالا بهي اس اختیار کے تحت میں هوگا اور اب ڈیپوٹیشن کو گورنمنٹ میں عرض معروض کرتے وقت خصوصیت کے ساتهه مفصلهٔ ذیل امور کو مد نظر رکهنا هوگا اور اُن کے علاوه اور جو امور قابل بحث درمیان میں آجاویں -

[ذیل میں وه امور درج هوتے جو رزولیوشن کے تحت میں اُسوقت کي قرار داد کے مطابق درج هونے والے تهے' اُس کے بعد یهه عبارت درج هوتي :]

مجوزه ڈیپوٹیشن کے ممبروں میں سے اگر کوئي اتفاق سے شریک نه هوسکتا هو تو ایک خاص کمیٹي (۱) کو جس میں مفصلهٔ ذیل اشخاص شامل هونگے :—

آنریبل سرراجه صاحب محمود اباد -

ڈاکٹر میجر سید حسن صاحب -

آنریبل مسٹر مظهر الحق صاحب -

اختیار هوگا که وه اگر ضرورت سمجهیں تو اُسي صوبه سے جس صوبه کا کوئي ممبر غیر حاضر هو دوسرے کسي ممبر کو نامزد کردیں -

رزولیوشن نمبر (۲)

گورنمنٹ میں ڈیپوٹیشن کي حاضري سے پهلے یهه ضرور هوگا که کانسٹیٹیوشن کمیٹي کي طرف سے آخر مرتبه جو مسودات کانسٹیٹیوشن

(۱) میں نے تو ابتداء یهه اختیار صرف آنریبل راجه صاحب سے متعلق رکهنا چاها تها - بعض اور حضرات کي راے سے اُس کو ایک مختصر سي کمیٹي کي صورت میں بدل دیا تها -

مسلم یونیورسٹی فؤنڈیشن کمیٹی کی کارروائی لکھنو میں

—:*:—

مجوزہ ڈیپوٹیشن میں توسیع کی ضرورت ہے

— * —

مسلم یونیورسٹی فونڈیشن کمیٹی میں جو کارروائی ٢٧ و ٢٩ ڈسمبر سنہ ١٩١٢ع کو ہوئی ہے اور جو رزولیوشن اُس میں پاس ہوے ہیں اُن کے متعلق اخباروں میں جو مضامین نکلے ہیں (اور نکل رہے ہیں) اُن کے اور دوستوں کے اعتراضات کے لحاظ سے میرے لیے اس کے سوا کوئی چارہ کار باقی نہیں ہے کہ بعض اہم واقعات پر جو پردہ پڑا ہوا ہے اُس کو اُٹھاؤں - اور اس ضرورت سے ٢٧ و ٢٩ ڈسمبر سے پہلے کی بھی کچھہ واقعات بیان کرنے ناگزیر ہیں -

مسلم یونیورسٹی فونڈیشن کمیٹی کے صدر دفتر (علی گڈہ) سے جب یہ اعلان شائع ہوا کہ کمیٹی موصوفہ کا اجلاس فلاں وقت اور فلاں مقام پر ہوگا تو اس بات کی ضرورت پیش آئی کہ اُس اجلاس کا ایک پروگرام پہلے سے مرتب ہوکر کم از کم کانسٹیٹیوشن کمیٹی اور ٹرسٹیان ایم - اے - او - کالج اور اُن جملہ صاحبان کی خدمت میں بھیجدیا جاوے جو اضلاع کے انتخاب کے ذریعہ سے بطور ڈیلی گیٹ کے جلسہ میں شریک ہونے والے تھے - اور تجویز یہ تھی کہ اوائل ڈسمبر میں جب اکثر حضرات ہز آنر نواب لفٹننٹ گورنر بہادر صوبہ کی رونق افروزی کے موقع پر علی گڈہ میں جمع ہونگے تو اس وقت وہ پروگرام مرتب ہو جاوے گا - چنانچہ اس کے لیے وقت بھی مقرر ہوا ' لیکن جن اصحاب کی شرکت اس موقع پر ضرور تھی ان کی عدم موجودگی کی وجہ سے اُس وقت پروگرام کا مسودہ مرتب نہ ہوسکا ' اور مجبوراً نواب خان بہادر محمد مزمل اللہ خاں صاحب قایم مقام آنریری سکرٹری فونڈیشن کمیٹی اور اس خاکسار کے اتفاق سے پروگرام کا مسودہ تیار کیا گیا (جس کا اس موقع پر بجنسہ ذیل میں درج کردینا مناسب معلوم ہوتا ہے) :

> اسکے بعد فونڈیشن کمیٹی کا اجنڈا تھا ' جسمیں ایک ڈیپوٹیشن کے انتخاب' نواب وقارالملک کی اسکیم جامعۂ اسلامیہ ' اور منافع رقم یونیورسٹی کے مصرف کی تجویز کے رزولیوشن تھے - ہم نے وہ حصہ بخوف تطویل چھوڑ دیا (الہلال) -

یہہ مسودہ پروگرام چھاپا گیا اور تقسیم ہونے ہی کو تھا کہ بعض ممبر صاحبان فونڈیشن کمیٹی نے خواہش کی کہ اُس کا اجراء ملتوی رکھا جاوے ' اور جس وقت ممبر صاحبان لکھنؤ میں عنقریب جمع ہوتے ہیں اُس وقت باہمی صلاح و مشورہ سے پروگرام مرتب کیا جاوے - چنانچہ شب مابین ٢٦ و ٢٧ دسمبر میں (جس کی صبح کو فونڈیشن کمیٹی کا اجلاس منعقد ہونے کو تھا) بزیر صدارت ہزہائینس حضور نواب صاحب بہادر والی رام پور دام اقبالہم پروگرام کی ترتیب کی غرض سے بمقام لکھنؤ محمود آباد ہوس جلسہ منعقد ہوا اور ایک پروگرام لکھا گیا جس کے چھپنے کی نوبت نہیں آئی اور جو اس وقت میرے پاس بھی موجود نہیں ہے - اس پروگرام کے مسودہ لکھتے وقت تمام وہ حضرات شریک جلسہ تھے جو اس وقت تک بیرونجات سے لکھنؤ تشریف لا چکے تھے اور بعض دیگر حضرات اہل لکھنؤ میں سے تھے - ٢٧ ڈسمبر سنہ ١٩١٢ع کو قیصر باغ کی بارہ دری میں فونڈیشن کمیٹی کا جلسہ بزیر صدارت حضور ممدوح الشان منعقد ہوا اور اس روز جس قدر کارروائی ہوئی وہ سب پبلک کارروائی تھی - اس کے اعادہ کی اس موقع پر ضرورت نہیں ہے - جلسہ میں بہت ہی زور شور سے دلچسپی کا اظہار کیا گیا تھا - دوسرے وقت کے جلسہ کی صدارت سر راجہ صاحب محمود آباد نے فرمائی تھی -

ڈاکٹر میجر سید حسن صاحب کے ایک رزولیوشن نے (جس میں انھوں نے حضور چانسلر کے غیر محدود اختیارات کو خلاف مصلحت قرار دیا تھا) جلسہ میں بہت ہی گرما گرمی پیدا کردی تھی - یہ مباحثہ آخر وقت تک بھی اس روز ختم نہ ہوا اور ختم جلسہ کے وقت معلوم ہوتا تھا کہ ما نحن فیہ مسائل اسقدر مشکل اور پیچیدہ ہوگئے ہیں کہ آیندہ اجلاس میں بھی اسکا سلجھنا دشوار ہوگا - لہذا یہ لازمی امر تھا کہ تمام وہ اصحاب جو مجوزہ یونیورسٹی میں دلچسپی رکھتے تھے ان کو اُسی وقت سے یہ فکر لاحق ہوئی کہ کوئی نہ کوئی تدبیر ایسی ہونی چاہیے جس سے یہ مشکل آسان ہو - دوسرا دن ٢٨ دسمبر آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کی کارروائی کا دن تھا - لہذا یونیورسٹی کے کانسٹی ٹیوشن پر غور کرنے کے لیے زیادہ وقت مل گیا تھا -

شب مابین ٢٨ , ٢٩ دسمبر کو میں نے اپنی ایک تجویز جناب نواب حاجی محمد اسحاق خان بہادر کے سامنے پیش کی جو عنقریب ایم - اے - او کالج اور مسلم یونیورسٹی فونڈیشن کمیٹی کے آنریری سکرٹری کے عہدہ کا چارج لینے والے تھے - اصولاً میری اُس تجویز کا خلاصہ یہہ تھا کہ فونڈیشن کمیٹی کو کانسٹی ٹیوشن کمیٹی کی تجویزات ١١ , ١٢ - اگست گذشتہ سے کامل اتفاق کرلینا چاہیے اور مزید برآں جناب ڈاکٹر میجر سید حسن صاحب کے اُس رزولیوشن کو بھی پاس کردینا چاہیے جسپر ٢٧ دسمبر کو تمام دن مباحثہ ہوتا رہا تھا - اور اُس دن کے جلسہ کے رنگ سے بھی یہہ معلوم ہوتا تھا کہ دونوں باتیں قوم کی متفقہ (یا کم از کم بہت بڑی مجارٹی کی راے کے) بھی عین مطابق ہیں - فونڈیشن کمیٹی کے ان فیصلوں سے اُس ڈپوٹیشن کو جو ہمارے معروضات لیکر گورنمنٹ آف انڈیا میں حاضر ہوگا کافی زور اور اثر کے ساتھہ گورنمنٹ میں یہہ عرض کرنے کا موقع ہوگا کہ جو کچھہ وہ گورنمنٹ سے چاہتے ہیں وہ قوم کی متفقہ خواہش اور دیرینہ آرزو ہے - اسی کے ساتھہ ڈپوٹیشن کو یہہ اختیار بھی دے دیا جاوے کہ اپنے معروضات کو گورنمنٹ میں پیش کرتے وقت اور گورنمنٹ کے اعلی عہد داروں سے گفتگو اور تبادلہ خیالات کی حالت میں اگر ڈپوٹیشن اپنی تجویزوں میں قومی مقاصد کی حفاظت کے ساتھہ کسی ترمیم کا قبول کرلینا مصلحت سمجھے تو اُس کو قبول کرلے -

نواب صاحب ممدوح نے میری اس گذارش سے اتفاق کیا اور فرمایا کہ البتہ اس طرح پر ایک راستہ نکلتا تو ہے - اُس کے بعد میں نے اپنے خیالات کا اظہار اُسی شب میں علحدہ مفصلہ ذیل حضرات سے کیا :—

جناب انریبل سر راجہ صاحب جہانگیر آباد و جناب انریبل سر راجہ صاحب محمود آباد و جناب انریبل راجہ سید ابو جعفر صاحب اور جناب انریبل صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب و جناب محمد علی خاں صاحب اڈیٹر (کامریڈ) (اور شاید کسی اور صاحب سے بھی) اور سب نے اُسکو پسند کیا اور بالاخر قرار پایا کہ اُسی شب میں کھانا کھانے کے بعد چند حضرات ایک جگہ جمع ہوکر ایسی کسی تجویز پر غور کریں جس سے کل صبح کو پیش آنے والی مشکلات حل ہوجاویں - چنانچہ محمود آباد ہوس کے بالاخانہ پر ١١ - بجے شب کے قریب پرایویٹ طور پر ہم سب نے (جن کا ذکر اوپر ہوا ہے اور جن میں بعض اور اہل الراے حضرات بھی شریک ہوئے تھے) ان معاملات کے متعلق مشورہ کیا جس میں بہت وقت صرف ہو گیا - میری راے تو وہی تھی جو میں اوپر عرض کرچکا ہوں مگر دیگر حضرات

صورت میں پیش کرونگا اس پر مجھسے بہت اصرار کیا گیا کہ ایسا نہ کروں ورنہ جلسہ میں بہت گڑبڑ ہو جائیگی - اور خر مجھہ سے کہا گیا کہ اگر کسي اور طرف سے پیش شدہ رزولیوشن اختلاف کیا جاوے اور معلوم ہوتا ہو کہ اختلاف راے ہوگیا ہے مباحثہ میں طوالت ہو رہي ہے تب میں اپني ترمیم پیش ں ' ورنہ جب تک جلسہ کا یہ رنگ رہے کہ اُس میں کسي اختلاف کے نوبت آنے کے بدون پیش شدہ رزولیوشن بجنسہ نظور ہو جایگا ' تب مجھکو اپني ترمیم پیش نہ کرني چاهیے - رزولیوشن کي پیشي کے وقت مسٹر محمد علي نے جب اُس پر سہ کے سامنے تقریر کي تو اُس میں اُنھوں نے یہہ بھي فرمایا کہ کو بڑي رات گئے تک اس کے متعلق مشورہ ہوتا رہا ہے اور فلاں صاحبوں کے اتفاق سے (جن میں میرا نام بھي اُنھوں نے لیا) رزولیوشن کا مسودہ مرتب ہوا ہے - اس پر میں نے اپنے اُن مزز دوست کو جنھوں نے مجھے خاموش رہنے کي تائید کي تھي جہ دلائي کہ پیش شدہ رزولیوشن کی ذمہ داري اب میرے اوپر آني ہے ' مگر اُنھوں نے اُس وقت سکوت فرمایا اور کوئي جواب جھکو نہیں دیا - اُس وقت میں نے اپنے آپ کو سخت مشکل یں پایا - اور سوچنے کے لیے میرے پاس وقت بہت ھي تنگ ا - بہرحال جو خیال اس وقت میرے دل میں آیا وہ یہ تھا کہ س وقت ترکوں میں بھي بہت زیادہ اختلافات واقع ہیں اور ہر ک شخص ان میں سے یہي دعوی کرتا ہے کہ میں جو راے رکھتا وں رھي قوم کے حق میں زیادہ مفید ہے اور دوسرے کے خیال ي اطاعت کرنا نہیں چاھتا ' اور اسي کا یہہ نتیجہ ہے کہ جھگڑے ڑھتے چلے جا رہے ہیں - پیش شدہ رزولیوشن میں بھي وہ باتیں سب گئي ہیں جو میرے مسودہ میں ہیں ' صرف بعض باتوں کا فرق ہے ' لہذا رفع اختلاف کي غرض سے اور جلسہ کو سکون کي حالت میں قایم رکھنے کي ضرورت سے مجھہ ھي کو اُس وقت خاموش رهنا مناسب ہے ' ورنہ میں بھي اُسي الزام کا ملزم ہوں گا جو میں ترکوں پر لگا رہا ہوں اور میں نے ریساهي کیا اور رزولیوشن پاس ہوا - بعض حصے میرے مجوزہ رزولیوشن میں ایسے تھے جن کو بطور علحدہ رزولیوشن کے پیش ہونے میں کوئي مضائقہ نہ تھا - لیکن صدر انجمن صاحب نے پیش شدہ رزولیوشن کا پاس ہو جانا اس قدر غنیمت سمجھا کہ بغیر اس بات پر غور کیے ہوئے کہ اور کیا کام باقي رہ گیا ہے اُنھوں نے فونڈیشن کمیٹي کے جلسہ کو برخاست کیا ' ور دوسرے وقت کا جلسہ ایجوکیشنل کانفرنس کي کارروائي کا جلسہ قرار دیا گیا - نیز وقت بھي اس قدر گذر گیا تھا کہ عام جلسہ نے بھي اُس وقت کارروائي کے اختتام کو بہتر سمجھا -

جلسہ کے بعد ھي ایک صاحب میري فرودگاہ پر میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ میرے صوبہ کي طرف سے مجوزہ ڈپوٹیشن میں نام نہیں آیا - میں نے عرض کیا کہ خود آپ کا نام ہے - اُنھوں نے کہا کوئي نہیں - میں نے پھر عرض کیا کہ آپ کا نام خود میرے قلم سے لکھا ہوا ہے - اُنھوں نے اس پر دوبارہ تحقیق کیا تو بھي معلوم ہوا کہ درحقیقت اُن کا نام اُس فہرست میں نہیں - اور جب میں نے بھي تحقیق کیا تو اُن کا خیال صحیح تھا اور اُن کا نام ڈپوٹیشن کي اُس فہرست میں نہیں تھا جو رزولیوشن کے ساتھہ جلسہ کے سامنے پیش کي گئي تھي - اور وہ پہلا وقت تھا جب مجھکو معلوم ہوا کہ سر راجہ صاحب جہانگیر آباد اور آنریبل راجہ سید ابو جعفر صاحب اور اس خاکسار کے رات کو اُس جلسہ سے چلے آنے کے بعد ہم لوگوں کے سامنے کي مرتبہ فہرست بدل دي گئي تھي اور صرف رهي ایک نام جس کي طرف میں نے اوپر اشارہ کیا فہرست سے متروک نہیں کیا گیا تھا ' بلکہ اور بہت سے نام متروک ہوگئے تھے ؛ اور یہہ اصول بھي بدل دیا گیا تھا کہ کانسٹیٹیوشن کمیٹي کے سب ممبر اُس میں رکھے جائیں ؛ یہاں تک کہ جو ممبر پہلے سے ڈپوٹیشن میں شریک تھے اور گورنمنٹ کے آنریبل ممبر صاحب تعلیمات کے ساتھہ کام کرتے رہے تھے ان میں سے بھي کتنے ھي نام پیش شدہ فہرست میں درج نہیں ہوئے - اس غیر متوقع کارروائی نے مجھکو سخت حیرت میں مبتلا کیا ' اور میں نے آنریبل سر راجہ صاحب محمود اباد کو جو اُسوقت جلسہ کي صدارت فرما رہے تھے اس کارروائي پر توجہ دلائي جس کا مجھکو کوئي جواب نہیں ملا - اسکے بعد جب پنجاب کے چند حضرات نے شکایت کي کہ ان کے صوبہ کي قایم مقامي ڈپوٹیشن میں کافي طور پر ملحوظ نہیں رکھي گئي اور صاحبان حل و عقد نے ان کا ناراض کرنا مناسب نہ سمجھا ' تو جناب سر راجہ صاحب ممدوح نے مجھہ سے (جو اسوقت جلسہ میں آنریري سکرٹري کي خدمات انجام دے رہا تھا) فرمایا کہ میں ایک نوٹس جاري کردوں کہ شام کے جلسہ میں بھي فونڈیشن کمیٹي کي کچھہ کارروائی ہوگي - میں نے بہ تعمیل ارشاد نوٹس جاري کردي جس کي اطلاع صبح کے تمام حضار جلسہ کو تو اُس وقت چند منٹ میں ہو نہیں سکتي تھي ' لہذا جلسے اور مہمانوں کے کیمپ میں چند جگہہ وہ نوٹس چسپاں کردیے گئے - اور جناب سر راجہ صاحب کي خدمت میں میں نے ایک عریضہ کے ذریعہ سے عرض کردیا کہ حسب الحکم نوٹس تو جاري کردیے گئے ہیں ' لیکن ایک ایسے بے اصول جلسہ میں خود نیازمند حاضري سے معافي چاھتا ہے - چنانچہ میں اُس جلسہ میں شریک نہیں ہوا - لیکن میں نے سنا کہ پنجاب سے چند حضرات کے نام ڈپوٹیشن کي فہرست میں اور اضافہ کرادیے گئے -

یہ ایک واقعہ ہے کہ جس وقت مسٹر محمد علي نے رزولیوشن کے ساتھہ جلسہ کے سامنے ڈپوٹیشن کے نام پیش کیے میں یہي سمجھتا رہا کہ یہ رهي نام پڑھے جا رہے ہیں جو میرے سامنے ڈپوٹیشن کے واسطے تجویز ہوچکے تھے -

اب یہاں مجھپر یہ الزام لگایا جاسکتا ہے کہ اُسي وقت جلسہ میں فہرست کے سننے کے بعد میں نے کیوں محسوس نہ کیا کہ یہ وہ رات والي مکمل فہرست نہیں ہے اور کتنے ھي نام اُسمیں سے نکال دیے گئے ہیں - سب سے اول اس الزام کے جواب میں میں اپنے دماغ کي کمزوري کو معذرت کے ساتھہ پیش کروں گا ' جس سے پبلک غالباً پوري طرح واقف ہے اور جس کے لحاظ سے میں بار بار اس قسم کے کاموں کي شرکت سے معافي چاہ چکا ہوں اور اس مرتبہ بھي جو میں لکھنو کے ان جلسوں میں شریک ہوا میري وہ شرکت اسي سخت ضرورت کي وجہ سے تھي ' ورنہ میري حالت صحت مجھکو اُسکي اجازت نہیں دیتي تھي - دوسرے میں اسپر مطمئن تھا کہ فہرست پر میں غور کرچکا ہوں اور جو کچھہ میرے نزدیک مناسب تھا وہ اُسمیں داخل ہوچکا ہے ' لہذا میرا ذہن اُس ترمیم کي طرف منتقل نہوا جو بغیر میري اطلاع کے فہرست میں کردي گئي تھي - سوم ایک ایسي لمبي فہرست کو ایک ھي دفعہ سننے کے بعد اُن سب ناموں کو ذہن میں محفوظ رکھنا اور یہ معلوم کرلینا کہ اُسمیں کیا کمي ہے ' معمولي دماغ کا کام نہیں ہے - بایں ہمہ اگر قوم کے نزدیک میرے یہ عذرات کافي نہیں تو اپني خطا کا اقرار کرتا ہوں اور امید ہے کہ قوم میري اس معذرت کو مہرباني سے قبول کرکے مجھے معاف فرمائیگي ' خصوصاً ایسے وقت میں جبکہ اس قسم کي خطاؤں کے سرزد ہونے کا کوئي موقع میرے طرف سے غالباً آیندہ پیش آنے والا نہیں ہے -

پبلک راے کے واسطے مشہور ہوئے تھے اور جن پر اس تازہ بحث کی وجہ سے جو سر ہار کورٹ بٹلر کے مراسلہ ۹ - اگست سنہ ١٩١٢ ع سے پیدا ہوگئی تھی کانستیٹیوشن کو غور اور فیصلہ کا موقع نہ ملا تھا اسکے واسطے مناسب مہلت کے ساتھہ کانستیٹیوشن کمیٹی کا اجلاس منعقد کیاجاوے جس میں وہ سب ممبر شامل ہوں جن کا نام رزولیوشن نمبر (١) میں آیا اور وہ کمیٹی مسودات مرتبہ کا فیصلہ کریں -

رزولیوشن نمبر (٣)

مسودہ بائی لاز جو ابھی پبلک کے سامنے پیش نہیں ہوا ہے وہ بھی حتی الامکان جلد پبلک کے سامنے پیش کیا جاوے اور کانستیٹیوشن کمیٹی کا جو اجلاس حسب مندرجہ رزولیوشن صدر منعقد ہو اسی میں بائی لاز کا مسودہ بھی مکمل کرلیا جاوے ' تا کہ گورنمنٹ کو بھی یونیورسٹی کے تمام مالہ وماعلیہ پر کامل طور سے غور فرمانے اور ہمارے ڈپوٹیشن کو ہر ایک معاملہ متعلقہ کی نسبت گورنمنٹ میں عرض معروض کا موقع ملے - (انتہی)

اس مسودہ کو مرتب کر چکنے کے بعد میں منتظر تھا کہ شبینہ مشورہ کے شرکاء بڑے جلسہ سے قبل میرے اس مسودہ کو ملاحظہ فرمائیں گے - لیکن جب بجاے ساڑھے آٹھہ کے نو بھی بج گئے تب مجھکو معلوم ہوا کہ جلسہ کا وقت دس بجے سے قرار دیدیا گیا ہے - مجھکو معلوم نہیں کہ یہہ قرار داد کب اور کس طرح ہوئی - غالبا اُسی شب میں برخاست جلسہ کے بعد یہہ تجویز ہوئی ہوگی ' اور اگر ایسا تھا تو شاید میں یہ کہنے میں حق بجانب ہونگا کہ مجھکو بھی اس تبدیلی وقت سے اطلاع دی جانی مناسب تھی ' تاکہ میں اطمینان سے اُس شب میں کچھہ آرام کرسکتا اور صبح اطمینان کے ساتھہ اپنا مسودہ مرتب کرتا اور جو تکلیف و پریشانی مجھکو وقت کی تنگی کی وجہ سے ہوئی ' اُس سے میں محفوظ رہ سکتا جس کا میں اپنی اس عمر اور ضعف اور علالت کی حالت میں شاید مستحق نہ تھا -

بہرحال جلسہ سے قبل جناب نواب محمد اسحاق خاں صاحب بہادر مجھسے ملے اور اُن کو میں نے اپنا یہہ مسودہ دکھلایا اور جہاں تک اُس وقت مجھکو یاد آتا ہے اُس کے بعد انریبل سر راجہ صاحب محمود آباد نے بھی اُس کو ملاحظہ فرمایا ' اور چونکہ عین جلسہ کا وقت آگیا تھا لہذا سب صاحب جلدی جلدی فونڈیشن کمیٹی کے جلسہ میں پہونچے - جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی اور مسٹر محمد علی صاحب (کامریڈ) نے سب سے اول اپنا وہ رزولیوشن پیش کیا جو اس جلسہ کے آخر میں پاس ہوا - اور جو کارروائی اُس وقت جلسہ میں ہوئی وہ علانیہ تھی اور تمام جلسہ اُس سے واقف ہے اور اخباروں میں اُس کی روئداد چھپ چکی ہے - مجھکو اُن امور میں سے کسی کے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے -

مسٹر محمد علی نے اپنے رزولیوشن کے ساتھہ ممبران ڈپوٹیشن کے نام بھی پڑھے جس کی نسبت میں نے خیال کیا کہ یہ وہی فہرست ہے جو رات کے جلسہ میں میرے سامنے طے پائی تھی -

بہرحال پیش شدہ رزولیوشن کے مضمون کے متعلق بعض اخباروں میں کچھہ غلط فہمی ہوگئی ہے لہذا احتیاطاً میں اُس کو علی گدہ انسٹیٹیوٹ گزٹ مطبوعہ ٨ جنوری سنہ ١٩١٣ ع سے بجنسہ ذیل میں درج کردینا مناسب سمجھتا ہوں :—

وھو ھذا :

یہہ جلسہ حضور ملک معظم کے وزیر ہند بہادر کے فیصلہ مندرجہ مراسلہ انریبل سر ہار کورٹ بٹلر مورخہ ۹ - اگست من مقام شملہ میں کو نہایت مایوسی اور افسوس کی نظر سے دیکھتا ہے - ان آراء پر لحاظ کرتے ہوئے جو کانستیٹیوشن کمیٹی نے ظاہر کی ہیں اور جو اس جلسہ کے اندر مباحثہ کے دوران میں بھی ظاہر کی گئی ہ[یں] منجملہ دیگر امور کے یہ بھی طے پایا ہے کہ اول یونیورسٹی کا نام "مسـ[لم] یونیورسٹی ' علیگدہ " ہونا چاہیے - دوم یہ کہ قابو کے متعلق اختیارات چانسلر کو سپرد کیے جانے تجویز ہوئے ہیں وہ گورنر جن[رل] باجلاس کونسل کو سپرد نہ ہونے چاہیئیں - سوم یہ کہ جو اختیا[ر] استیچوٹس کے باب سوم کے فقرہ پنجم میں مذکور ہیں وہ و[ہ] ہونے چاہیئیں جو پیٹرن کو زیر دفعہ ٤١ قواعد و قوانین ٹرسٹی[ز] علیگدہ کالج دیے گئے ہیں - چہارم یہ کہ الحاق کے متعلق استیچوٹس اُسی صورت پر باقی رہیں جیسے کہ وہ تجویز ہوئے ہیں - اور پن[جم] یہ کہ کورٹ کونسل اور سنٹ کے متعلق کانستیٹیوشن کو شرایط [کے] اندر ترمیم نہیں ہونی چاہیے - علاوہ بریں ان مہمات ضروریہ [کا] لحاظ کرتے ہوئے جو اس مسئلہ کے ساتھہ وابستہ ہیں یہ جلس[ہ] حضرات ذیل کی ایک کمیٹی مقرر کرتا ہے اور اُن کو کامل اخت[یار] و منصب کام کرنے اور مسلم یونیورسٹی کے متعلق جملہ معاملا[ت] کو مختتم طور پر اس نہج کے ساتھہ طے کرنے کا عطا کرتا ہے [جو] اُن کو قوم کے بہترین فوائد کے لحاظ سے مناسب معلوم ہو - [نیز] یہ کہ وہ بصورت ایک ڈپوٹیشن کے ہزاکسلنسی وایسراے کے حض[ور] میں باریاب ہوکر اس باب میں کل ضروری معروضات پیش کری[ں]

اسماے ممبران ڈپوٹیشن

ایکس آفیشیو :— ہزہائینس سر آغا خاں پریسیڈنٹ فاونڈیش[ن] کمیٹی ' انریبل سر راجہ صاحب بہادر محمود آباد پریسیڈنٹ کانسٹ[ی] ٹیوشن کمیٹی ' نواب حاجی محمد اسحاق خان بہادر مننخ[ب] سکرٹری علی گدہ کالج -

صوبجات متحدہ آگرہ و اودہ :— نواب وقار الملک بہاد[ر] صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب ' آنریبل خواجہ غلام الثقلی[ن] صاحب - مسٹر سید نبی اللہ بیرسٹر ایت لا ' مسٹر سید وزیر حس[ن] بی - اے - ایل - ایل - بی -

پنجاب :— آنریبل خان بہادر میاں محمد شفیع ' آنریب[ل] کپتان ملک محمد مبارز خاں ' ڈاکٹر شیخ محمد اقبال ' خان بہا[در] شیخ رحیم بخش صاحب سی - آئی - اے ' میاں محمد فضل حسی[ن] صاحب بیرسٹر ایت لا -

بمبئی :— آنریبل مسٹر فاضل بھائی کریم بھائی ' آنریبل مس[ٹر] محمد علی جناح -

مدراس :— سیٹھہ یعقوب حسن صاحب بی - اے - ایل ایل - بی ' نواب غلام احمد خان بہادر کلامی -

بنگال :— آنریبل مسٹر جسٹس سید حسن امام ' مسٹر سلطا[ن] احمد بیرسٹر ایت لا -

بہار :— آنریبل مسٹر مظہر الحق بیرسٹر ایت لا ' آنریبل مس[ٹر] فخر الدین -

ممالک متوسط :— خان بہادر ایچ - ایم - ملک صاحب -

دہلی :— مسٹر محمد علی (اکسن) -

لندن :— میجر سید حسن صاحب بلگرامی -

جلسے میں رزولیوشن پیش ہونے سے پہلے گذشتہ شب کے جلسہ [کے] شرکاء میں سے کسی نے میرے مسودہ کے دیکھنے کی خواہش نہی[ں] کی جس کی وجہ غالباً کچھہ یہ بھی ہوگی کہ کارروائی کے لیے وقت بہت ہی تنگ ہوگیا تھا - رزولیوشن پیش ہونے کے بعد مجھہ سے بعض معزز دوستوں نے پرائیویٹ طور پر دریافت کیا کہ کی[ا] آپ اس کی تائید کرینگے ؟ میں نے عرض کیا کہ میرے مرتبہ مسود[ہ] میں اور پیش شدہ رزولیوشن میں کسی قدر اختلاف ہے لہذا پیش شدہ رزولیوشن کی تائید ہو جانے کے بعد میں اپنے مسودہ کو ترمی[م]

آنے کے بعد چند نوجوان اور تعلیم یافتہ حضرات نے راے قایم کي اور صاف صاف کہدیا کہ ڈیپوٹیشن میں نصف ایسے لوگ ہونے چاهیئیں جو همارے هم راے هوں اور نصف دوسري طرح کے هوں اس اصول کے ساتھہ اُس وقت وہ نئي فہرست مرتب هوئي جو اگلي صبح کو رزولیوشن کے ساتھہ جلسہ میں پیش کي گئي -

نیز ابهي تین چار دن پہلے علیگڈہ میں' مجھکو ایک نوجوان تعلیم یافتہ صاحب سے معلوم هوا کہ ممبران ڈیپوٹیشن کي جب یہہ فہرست مرتب هورهي تهي تو اُس میں شریک مشورہ کرنے کے غرض سے کچھہ لوگوں کے پاس موٹرکار بهیجے گئے اور اُسي وقت وہ سوتے جگا کر اُس جلسہ میں بلائے گئے اور اُن سے مشورہ هوکر جدید فہرست مرتب هوئي - جو صاحب مجھسے اس روایت کے راوي هیں وہ بهي ان میں سے ایک هیں جن کے پاس اُس شب میں موٹرکار بهیجي گئي اور وہ شریک مشورہ هوئے - میں اوپر اپنے اس مضمون میں بیان کرچکا هوں کہ میں نے مجوزین مسودہ رزولیوشن کو یہ مشورہ دیا تها کہ ملک کي بدگماني سے بچنا چاهتے هیں' توجوکچھہ اس وقت رات میں هورها هے وہ سب جلسہ کے وقت صاف صاف بیان کردیا جاوے' لیکن معلوم هوتا هے کہ ان صاحبوں نے اس وجہ سے اُس کي جرات نہ کي کہ ایسا کرنے سے کہیں اُنکا جما جمایا رنگ اُکهڑ نہ جاوے - یہاں تک کہ مجھکو بهي (جو اُسوقت جلسہ میں انریري سکرٹري کي پوزیشن میں تها) بالقصد بے خبر رکها گیا - اور کیا ان واقعات کے بعد اس کے سوا کوئي اور راے قایم هو سکتي هے کہ یہہ جو کچھہ کیا گیا بالقصد کیا گیا اور صرف اس نیت سے کیا گیا کہ فہرست ڈپوٹیشن کے مجوزین واقعات کو پردہ اخفا میں رکهہ کر اپنے منصوبہ کو جلسہ سے چپ چپاتے پاس کرا لیں ؟

میں نے اپنے ناظرین کا بہت قیمتي وقت اپني اس گذارش میں صرف کیا هے جس کي میں معافي چاهتا هوں' اور اب اس کے بعد جوکچھہ عرض کرنا ضرور هے وہ صرف یہ هے کہ یہ تو جوکچھہ هوا وہ هوا' لیکن اب آیندہ قوم کو کیا کرنا هے ؟ اُس کي نسبت میري ناچیز راے یہ هے کہ فہرست ڈپوٹیشن کے علاوہ باقي رزولیوشن جو ۲۹ دسمبر ۱۹۱۲ ع کے جلسہ میں پاس هوا اُسکو بدستور قایم رکها جاوے' نیز اس سے بهي چارہ نہیں هے کہ هم کو ایک با اختیار ڈپوٹیشن تجویز کرنا چاهیے جو گورنمنٹ آف انڈیا میں هماري معروضات کو پیش کرے اور جہانتک اُسکے امکان میں هو وہ اپنے آپ کو اسکا پابند رکھے کہ قوم کي خواهشات پر پورا زور دے - لیکن اسمیں بهي شک نہیں هے کہ ڈپوٹیشن کے اختیارات میں کوئي مناسب قید بهي هوني چاهیے' یا دوسرے لفظوں میں یہہ کہ اگر ڈپوٹیشن کے ممبروں میں باهم اختلاف راے هو تو اُس وقت ڈپوٹیشن کا طرز عمل کیا هونا چاهیے - آنریبل خواجہ غلام الثقلین صاحب نے بعض نہایت مفید مشورہ اس وقت اُس معاملہ کے متعلق جلسہ کے سامنے پیش کیے تھے' لیکن صاحبان حل و عقد نے (جن کو اُسوقت صرف اپنے نقصان کي پاسداري منظور تهي بدون اسکے کہ اُس پیش شدہ ترمیم کي نسبت غور کیا جاتا یا اُن کا کچھہ جواب دیا جاتا) خواجہ صاحب موصوف کا ایک نام ڈپوٹیشن کے ممبروں میں اضافہ کردینا کافي سمجھا اور بحث کو آگے بڑهنے نہ دیا - خواجہ صاحب کا اسم گرامي اضافہ کرنے سے غالباً مطلب یہ تها کہ ڈپوٹیشن کي کارروائي کے وقت جناب ممدوح اپنے خیالات کو بہت اطمینان کے ساتھہ ڈپوٹیشن کے سامنے پیش کرسکیں گے - لیکن اس کے بعد بهي وہ سوال بدستور کهلا رهتا هے کہ اگر ممبران ڈپوٹیشن کے باهم کسي مسئلہ پر اختلاف هو تو اُس کا تصفیہ کسطرح هوگا ؟ اور اسکا بہترین حل وهي هے جو اُسوقت خواجہ صاحب نے اپني تقریر میں بیان فرمایا تها کہ کن کن شرائط کے ساتھہ ڈپوٹیشن کو مسودہ کانسٹي ٹیوشن مرتبہ کانسٹي ٹیوشن کمیٹي میں ترمیم کا اختیار هوگا' مثلاً یہ کہ جب تک دو ثلث ممبران ڈپوٹیشن کسي ترمیم پر اتفاق نہ کرلیں تو اُس ترمیم کو ڈپوٹیشن منظور نہ کرسکے - رزولیوشن میں ایسا کوئي ذکر نہیں هے - اُسکي توضیح رزولیوشن میں اور هو جاني چاهیے - اور اسي کے ساتھہ کوئي ایسا فقرہ بهي رزولیوشن میں ضرور درج هونا چاهیے کہ جب ڈپوٹیشن ضرورت سمجھے تو اپني فہرست میں توسیع کرسکے - اور مذکورہ بالا مقاصد کي غرض سے میرے نزدیک مندرجہ ذیل طریقوں میں سے کوئي طریقہ اختیار کیا جاوے :—

اول یہہ کہ مجوزہ ڈپوٹیشن کا ایک اجلاس جلد منعقد کیا جاوے اور وہ ان دونوں باتوں کا تصفیہ کرکے اطلاع کے لیے اپني تجویز مشتہر کردے اور قوم کي طرف سے وہ بطور جزو پاس شدہ رزولیوشن کے متصور هو -

(الف) فہرست ڈپوٹیشن کي توسیع کے متعلق - اور یہاں میں صاف صاف یہ کہ دینا چاهتا هوں کہ ڈپوٹیشن کے اس اجلاسکو فونڈیشن کمیٹي کي منظوري کے بدون یہ اختیار نہ هونا چاهیے کہ کانسٹیٹیوشن کمیٹي کے یا اس ڈپوٹیشن کے ناموں میں کمي کردے جو اس سے پہلے گورنمنٹ کے ساتھہ کارروائي کرنے میں مصروف رها هو - حال کے ڈپوٹیشن کو یہہ اختیار هونا چاهیے کہ اگر وہ اور کسي جدید نام کا اضافہ ڈپوٹیشن میں کرنا مناسب سمجھے' تو وہ کرسکے -

یہاں بعض حضرات شاید یہہ خیال فرماویں کہ ایسا کرنے سے ممبران ڈپوٹیشن کی تعداد اسقدر زیادہ هوجاوے گي کہ اُس کو گورنمنٹ شاید پسند نہ کرے - لیکن اُسي کے ساتھہ هم کو یہہ بهي خیال رکھنا لازم هے کہ سات کروڑ مردم شماري کے کامل اختیارات اس ڈپوٹیشن کو سپرد هوتے هیں' اور اس تمام جم غفیر کا اطمینان اور بهروسہ اس ڈپوٹیشن کے کامل اطمینان هونے پر منحصر هے - اور هم کو اس امر پر بہت زیادہ غور کرنا هے کہ جن لوگوں نے اس معاملہ میں قوم کي خدمات انجام دي هیں اُن کي خدمات کي نا قدر شناسي بهي نہ هوني چاهیے - یہہ سچ هے کہ جو لوگ اس طرح قومي خدمات انجام دیتے هیں وہ کسي قدرشناسي یا کسي دوسرے معاوضہ کي اُمید پر ایسا نہیں کرتے، لیکن قوم بهي تو آخر انسانوں هي سے مرکب هے - اُس کو یہ کب زیبا هے کہ اپنے خدمت گذاروں کي خدمات کے اعتراف سے چشم پوشي کرے ؟ لہذا اپني طرف سے تو هم کو اُن کا نام قایم رکهنا چاهیے -

(ب) جب ممبران ڈپوٹیشن موجودہ موقع میں (یعني جس قدر ممبر گورنمنٹ کے حضور میں) کسي وقت کانسٹیٹیوشن کي نسبت عرض و معروض کرنے کي غرض سے حاضر هوئے هوں باهم اختلاف راے هو تو اسکا فیصلہ کسطرح هوگا ؟

(ج) بعض اور ضروري رزولیوشن جو گذشتہ جلسہ میں وقت کي تنگي کي وجہ سے پیش نہ هو سکے (مثلاً یہہ کہ یونیورسٹي کے سرمایہ کا منافع ایم - اے - او کالج کي اُس قسم کي ترقي میں صرف هو سکے جو اُسکو یونیورسٹي کے درجہ تک پہنچانے کے لیے ضروري هو) اُن کا پیش هوکر فیصلہ هوجانا چاهیے - دوم یہہ کہ پهر ایک تاریخ اور مقام مقرر کرکے فونڈیشن کمیٹي کو طلب کیا جاوے اور ان معاملات کا فیصلہ کرایا جاوے' اور اگر اسکي نوبت آوے تو اسی جلسہ میں فونڈیشن کمیٹي کي ایک منیجنگ کمیٹي بهي مع اپنے اختیارات کے منتخب هوجاوے - نوٹس میں

میں پلے بھي ایک دفعه عرض کرچکا تھا که اب میرا دماغ ان تفکرات کے برداشت کرنے کے قابل نہیں ھے - اسپر بھي جو میں لکھنؤ چلا گیا یه میري طرف سے قانون قدرت کي خلاف ورزي تھي جس کا نتیجه یه ھوا که لکھنؤ سے لوٹنے کے بعد (جہاں میں نے حتی الامکان ھر طرح کي احتیـاط اپنے کھانے پینے وغیرہ میں کي تھي اور عالي جناب سر راجه صاحب محمود آباد کي طرف سے بھي' جنکا که میں اس موقع پر مہمان تھا ھر ایک طرح میري آسایش کا پورا انتظام و اهتمام رکھا گیا تھا) اسي تھوڑے عرصه میں چار دفعه میري طبیعت خراب ھوئي اور پیچش وغیرہ میں مبتلا ھوا - اور اسوقت بھي میري حالت کسي سفر کے واسطے موزوں نه تھي - لیکن " چور چوري سے جاے مگر ھیرا پھیري سے نہیں جاسکتا " یه سمجھکر که ٹرسٹیان کالج کا سالانه جلسه ھے کم ازکم ایک دفعه تو اس میں ضرور شریک ھونا چاھیے اور خاصکر اس خیال سے که حال ھي میں نواب حاجي محمد اسحق خاں صاحب بہادر نے علي گڈہ پہنچکر اپنے معزز عہدہ آنریري سکرٹري کا چارج لیا تھا ' میرے دل نے نه مانا اور میں علي گڈہ چلا آیا ' اس ارادہ سے که ایک هفته یہاں قیام کروں - لیکن یہاں علي گڈہ پہنچنے سے چوتھے دن میرے بائیں رخسارہ پر فالج کا اثر ظاھر ھوا ' حالانکه میرے معزز دوست مسٹر عامر مصطفی خاں صاحب نے میرے آرام اور حفاظت میں کوئي دقیقه باقي نه رکھا تھا - اور اب ڈاکٹروں کي متفقه اور قطعي راے یهه ھے که اس قسم کے خطرات جو اس سے قبل یا اب مجھے پیش آئے ' دماغي کام کرنے کي وجه سے ھیں' اور آیندہ وہ مجھے بہت اصرار کے ساتھه اس قسم کي جرات سے منع فرماتے ھیں - اُن کے ارشاد کي تعمیل نه کرنا خود کشي میں داخل ھے جس کو میرا کوئي دوست بھي یقین ھے که گوارا نه کرے گا - میں سمجھتا ھوں (گو اس کے ساتھه مجھے افسوس بھي بہت زیادہ ھے) که آیندہ میں پبلک جلسوں یا صلاح و مشوروں کي صحبتوں میں بھي شریک ھونے ھي سے معذور نه رھونگا بلکه غالباً تحریر کے ذریعه سے بھي اب مجھے اپنے خیالات کے ظاھر کرنے کا موقع نه ملے گا ' اور اسلیے میري ذات پر قوم کو اگر کچھه تھوڑا بہت بھروسه تھا تو اُس سے بھي اب قطع نظر کرني چاھیے اور جو کچھه کرنا چاھیے خود سوچ سمجھکر کرنا چاھیے - اس وقت اس فہرست کي حالت جو جلسه میں منظور ھوئي یه ھے که جلسه کے برخاست کے بعد ھي پنجـاب کے بعض حضرات کو شکایت پیـدا ھوئي که ڈپوٹیشن میں پنجاب کي قایم مقامي کا لحاظ پورے طور پر نہیں کیا گیا جس کي تلافي اسي وقت دوسرے بالکل غیر متعلقه جلسه میں اضطراري طور پر کي گئي جس کو کوئي شخص بھي (جو غور کي نگاہ سے دیکھے گا) واجبي اور باقاعدہ نه سمجھیگا - جناب آنریبل سر راجه صاحب جہانگیر آباد نے مجھه سے اس بات کي سخت شکایت کي ھے که ڈپوٹیشن میں صوبه اودہ کي قائم مقامي کا بھي مطلق لحاظ نہیں رکھا گیا - سید نبي الله صاحب اور سید وزیر حسن صاحب کو ھم اودہ میں شمار نہیں کرسکتے - راجه صاحب محمود آباد بحیثیت اپنے عہـــدہ پریسیڈنٹ یا وائس پریسیڈنٹ کے کل هنـدوستـان سے تعلق رکھتے ھیں - دھلي کے حضـرات میـرے سامنے شکایت کرتے ھیں که یه عجیب قسم کا ڈپوٹیشن ھے جو تمام هندوستان کے مسلمانوں کي طرف سے گورنمنٹ آف انـڈیا میں حاضر ھونے کے لیے تجویـز کیا گیا ھے اور دھلـي کے اتنے بـڑے شهـر کي طرف سے (جو اس وقت تمام هندوستان کا پایه تخت ھے اور جہاں خود ڈپوٹیشن شاید کسي وقت حضور وایسراے انڈیا کي خدمت کي خدمت میں حاضر ھونے کي عزت حاصل کرے) کوئي بھي قایم مقام نہیں ' اور اونکو سخت تعجب ھے که حاذق الملـک کا سا نام اس فہرست سے کیوں متروک کیا گیا - مسٹر محمـد علي بحیثیت ایڈیٹر کامریڈ دھلي کي طرف سے قایم مقـامي کا دعوی نہیں کرسکتے - پھر ڈاکٹـر ضیاء الدین احمد صاحب سے زیادہ کسي شخص نے بھي کانسٹیٹیوشن کے بنانے میں محنت اور جانکاهي نہیں کي' اور گو مسـودہ کانسٹیٹیوشن میں اُن سے مجھکو بہت اختلاف رھے ' لیکن جو محنـت به حیثیت سکـرٹري کانسٹیٹیوشن کمیٹي اور بحیثیت سکرٹري ڈپوٹیشن انھوں نے برداشت کي اُس سے انکار کرنا آفتاب پر خاک ڈالنا ھے - لیکن بایں همه ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب کا نام فہرست میں اول سے آخر تک کہیں نظر نہیں آتا - آنریبل سر راجه صاحب محمود آباد کو خود فہرست کي ترتیب کے وقت ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب کے نام کے متروک ھونے کا ایسا افسوس ھے که وہ اس فروگذاشت کو بمنزله گناہ کے سمجھتے ھیں - اسي طرح جب اُس فہرست کو مزید غور کے ساتھه دیکھا جاے گا تو معلوم ھوگا که دوسرے صوبوں میں بھي اس قسم کي بعض بعض اهم فروگذاشتیں ھوئي ھیں اور مجوزین ڈپوٹیشن کے سوا خدا ھي کو معلوم ھے که یه اتفاقیه فروگذاشتیں ھیں یا جو کچھه ھوا بالقصد ھوا - لیکن جب میں یه دیکھتا ھوں که ڈپوٹیشن کي توسیع کا نام آتا ھے تو بعض مجوزین فہرست کو یه ذکر نا گوار گذرتا ھے' تو اس میں شک کرنے کي کوئي وجه نہیں رھتي که اُنھوں نے یه قطعي ارادہ کرلیا تھا که فونڈیشن کمیٹي کے جلسه سے جس طرح بھي ھوسکے اس فہرست کو جلدي سے پاس کرادیا جاوے اور جس طرح اس قسم کی کمیٹیوں میں دنیا جہان کا قاعدہ ھے که آیندہ توسیع اور ترمیم کي گنجایش باقي رکھی جاتي ھے ایسا کوئي فقرہ رزولیوشن میں داخل نه کیا جاوے - تو یه اُن مجوزین کي دانسته کارروائي ھے - صاحبان ! یه کسي کي ذاتي میراث کا معامله نہیں تھا که چار بھائي ایک جگھه مل کر بیٹھه گئے اور میراث کو باھم تقسیم کر لیا - اس میراث میں تو تمام قوم شریک اور سہیم ھے - اُس میں ترکیب ترکیب سے اپنے مفید مدعا مطلب براري ھرگز زیبا نہیں ھوسکتي - جلسه کے سامنے ایک طرف تو میرا نام مجوزین فہرست میں بالکل خلاف واقعه لیا گیا اور یه کہکر که مجوزہ رزولیوشن بنانے میں مشتاق حسین بھي شامل ھے جلسه کو دھوکا دیا گیا' اور دوسري طرف اس بات کي کوشش کي گئي که میں جلسه میں بالکل سکوت اختیار کروں - با ایں همه اگر مجھکو پہلے سے یه معلوم ھوتا که ڈپوٹیشن کي فہرست میري غیبت میں بدل دي گئي ھے تو میں ھرگز بھي جلسه میں خاموش نه رھتا اور اُس وقت یقینا حضار جلسه کو اسماے ڈپوٹیشن پر کامل طور سے غور اور خوض کا موقع ملتا اور ضروري ترمیموں کے ساتھه فہرست پاس ھوتي اور لازمي طور پر اُسمیں یهه گنجایش بھي رکھي جاتي که ضرورت کے وقت اُسمیں پھر بھي کوئي ترمیم ھوسکے' مثلاً میں ھي اب اپني ناتندرستي صحت کے لحاظ سے اپنے آپ کو اس قسم کے جلسوں میں شامل ھونے کے قابل نہیں پاتا ؛ اور اس حالت میں اگر قوم کو اس بات کي ضرورت محسوس ھوکه میري جگه کوئي اور صاحب ڈپوٹیشن میں شریک کئے جاویں تو جس عبارت میں که رزولیوشن پاس ھوا ھے اس کي رو سے اس ترمیـم کا کوئي موقع قوم کے ھاتھه میں نہیں ھے -

اور جو کچھه مجھکو ممبران ڈپوٹیشن کي فہرست کے متعلق بعد میں بعض ان حضرات سے جو برخاست جلسه کے بعـد وھاں بیٹھے رہ گئے تھے' معلوم ھوا ھے وہ بھي اس قابل ھے که قوم کو اس پر مطلـع ھونا چاھیے - اور وہ یه ھے که ھم تین شخصوں کے (یعني راجـه صاحب جهـــانگیر آباد اور راجه سید ابو جعفر صاحب اور نیازمند کے) وھاں سے

خطرناک مرض ہے اس کا جلد علاج کرو

علامات مرض: جن لوگوں کو پیشاب باربار آتاہو یا پیاس زیادہ لگتی ہو - منہ کا ذایقہ خراب رہتا ہو - رات کو کم خوابي ستاتي ہو - اعضاء شکني لاغري جسم - ضعف مثانہ ہونے سے روز بروز قوت میں کمي اور خرابي پیدا ہوتي جاتي ہو اور چلنے پھرنے سے سوچکرانا ہو - سر میں درد اور طبیعت میں غصہ آجاتا ہو - تمام بدن میں یبوست کا غلبہ رہتا ہو - ہاتھ پاؤں میں خشکي اور جلن رہے جلد پر خشونت وغیرہ پیدا ہوجائے اور ٹھنڈے پاني کو جي ترسے - معدہ میں جلن معلوم ہو - بیوقت بڑھاپے کے آثار پیدا ہو جائیں اعضائے رئیسہ کمزور ہوجائیں - رقت - سرعت اور کمي باہ کي شکایت دن بدن زیادہ ہوتي جائے تو سمجھ لو کہ مرض ذیابیطس ہے - جن لوگوں کے پیشاب میں شکر ہوتي ہے انکو مندرجۂ بالا آثار یکے بعد دیگرے ظاہر ہوتے ہیں - ایسے لوگوں کا خاتمہ علی العموم کاربنکل سے ہوتا ہے - دنبل پشت پر کبھي گردن میں پیدا ہوتا ہے - جب کسي کو کاربنکل ہو تو اسکے پیشاب" میں یقیناً شکر ہونے کا خیال کرلینا چاہیے - اس راج پھوڑے سے سیکڑوں ہونہار قابل لوگ مرچکے ہیں -

مرض کي تشریح اور ماہیت : ذیابیطس میں جگر اور لبلبہ کے فعل میں کچھ نہ کچھ خرابي ضرور ہوتي ہے اور اس خرابي کا باعث اکثر دماغي تفکرات شبانہ روز کي محنت ہے بعض دفعہ کثرت جماع - کہنہ سوزاک اور کثرت ادرار کا باعث ہوتا ہے - صرف فرق یہ ہے کہ اس حالت میں پیشاب میں شکر نہیں ہوتي بلکہ مثانہ کے ریشہ وغیرہ پائے جاتے ہیں - کبھي ابتدائے عمر میں کثرت جماع سے آخر یہ مرض پیدا ہوجاتا ہے اور کبھي بخار کے بعد یہ مرض شروع ہوتا ہے -

اگر آپ چاہتے ہیں کہ راج پھوڑا کاربنکل نہ نکلے تو علاج حفظ ماتقدم یہ ہے کہ ہماري ان گولیوں کو کھاؤ - شیریني - چاول ترک کرو - ورنہ اگر سستي کروگے تو پھر یہ ردي درجہ ذیابیطس میں اس وقت ظاہر ہوتا ہے جبکہ تمام اندروني اعضاء گوشت پوست بگڑ جاتے ہیں - جو لوگ پیشاب زیادہ آنے کي پروا نہیں کرتے وہ آخر ایسے لاعلاج مرضوں میں پھنستے ہیں جن کا علاج پھر نہیں ہوسکتا - یہ گولیاں پیشاب کي کثرت کو روکتي ہیں اور تمام عوارض کمي قواء اور جملہ امراض ردیہ سے محفوظ رکھتي ہیں -

ذیابیطس میں عرق ماء اللحم اسلئے مفید ہوتا ہے کہ بوجہ اخراج رطوبات جسم خشک ہوجاتا ہے - جس سے غذائیت کي ضرورت زیادہ پڑتي ہے - یہ عرق چونکہ زیادہ مقوي اور مولد خون ہے اسلئے بہت سہارا دیتا ہے غذا اور دوا دونوں کا کام دیتا ہے -

حب دافع ذیابیطس

یہ گولیاں اس خطرناک مرض کے دفعیہ کے لئے بارہا تجربہ ہوچکي ہیں اور صدہا مریض جو ایک گھنٹہ میں کئي دفعہ پیشاب کرتے تھے تھوڑے دنوں کے استعمال سے اچھے ہوگئے ہیں یہ گولیاں صرف مرض کو ہي دور نہیں کرتیں بلکہ انکے کھانے سے گئي ہوئي قوت باہ حاصل ہوتي ہے - آنکھوں کو طاقت دیتي اور منہ کا ذائقہ درست رکھتي ہیں - جسم کو سوکھنے سے بچاتي ہیں - سلسل بول - ضعف مثانہ - نظام عصبي کا بگاڑ - اسہال دیرینہ یا پیچیش یا بعد کھانے کے فوراً دست آجاتے ہوں یا درد شروع ہوجاتا ہو یا رات کو نیند نہ آتي ہو سب شکایت دور ہوجاتے ہیں*-

قیمت في تولہ دس روپیہ

میر محمد خان - تالپتر والئي ریاست خیرپور سندھ ــــ پیشاب کي کثرت نے مجھے ایسا حیران کردیا تھا اور جسم کو بے جان اگر میں حکیم غلام نبي صاحب کي گولیاں ذیابیطس نہ کھاتا تو میري زندگي محال تھي -

محمد رضا خان - زمیندار موضع چٹہ ضلع اٹاوہ ــــ آپ کي حب ذیابیطس سے مریض کو فائدہ معلوم ہوا - دن میں ۱۶ بار پیشاب کرنے کي بجائے اب صرف ۵ - ۶ دفعہ آتا ہے -

عبد القدیر خان - محلہ غرقاب شاہ جہان پور ــــ جو گولیاں ذیابیطس آپ نے رئیس عبدالشکور خان صاحب اور محمد تقي خان صاحب کے بھائي کو زیادتي پیشاب کے دفیعہ کے لئے ارسال فرمائي تھیں وہ اور بھیجدیں -

گولیاں استعمال کر رہا ہوں - بجائے ۴ - ۵ مرتبہ کے اب دو تین مرتبہ پیشاب آتا ہے -

سید زاہد حسن - ڈپٹي کلکٹر الہ آباد ــــ مجھے عرصہ دس سال سے عارضہ ذیابیطس نے دق کر رکھا تھا - بار بار پیشاب آنے سے جسم لاغر ہوگیا - قوت مردمي جاتي رہي - آپ کي گولیوں سے تمام عوارض دور ہوگئے -

رام ملازم پوسٹماسٹر جنرل ــــ پیشاب کي کثرت - جاتي رہي - مجھہ کو رات دن میں بہت دفعہ پیشاب آتا تھا - آپ کي گولیوں سے صحت ہوئي -

اِنکے علاوہ صدہا سندات موجود ہیں -

مجرب و آزمودہ شرطیہ دوائیں جو بادائي قیمت [illegible] تا حصول صحت [illegible] اتي ہیں

— * —

زود کن

داڑھي مونچھ کے بال اسکے لگانے سے گھنے اور لمبے پیدا ہوتے ہیں - ۲ تولہ دو روپے

سر کا خوشبودار تیل

دلربا خوشبو کے علاوہ سیاہ بالوں کو سفید نہیں ہونے دیتا نزلہ و زکام سے بچاتا ہے شیشي خورد ایک روپے آٹھ آنہ کلاں تین روپے

حب قبض کشا

رات کو ایک گولي کھانے سے صبح اجابت با فراغت اگر قبض ہو دور ۲ درجن ایک روپیہ

حب قائممقام افیون

انکے کھانے سے افیم چانڈو بلا تکلیف چھوٹ جاتے ہیں فیتولہ پانچ روپے

حب دافعہ سیلان الرحم

لیسدار رطوبت کا جاري رہنا عورت کے لئے وبال جان ہے اس دوا سے آرام - دو روپے

روغن اعجاز

کسي قسم کا زخم ہو اسکے لگانے سے جلد بھرجاتا ہے بدبو زائل - نا سور - بھگندر - خنا زیر کے گھاؤ - کاربنکل زخم کا بہترین علاج ہے - ۶ تولہ دو روپے

حب دافع طحال

زردي چہرہ - لاغري کمزوري دور مرض تلي سے نجات - قیمت دو ہفتہ دو روپے

برأالساعة

ایک دو قطرے لگانے سے درد دانت فوراً دور - شیشي چار سو مریض کے لئے ایکروپے

دافع درد کان

شیشي صدہا بیماروں کے لئے - ایکروپے

حب دافع بواسیر

بواسیر خوني ہو یا بادي ریحي ہو یا سادي - خون جانا بند اور مسے خود بخود خشک - قیمت ۲ ہفتہ دو روپے

سرمہ ممیرہ کراماتي

مقوي بصر - محافظ بینائي - دافعہ جالا - دھند - غبار - نزول الماء سرخي - ضعف بصر وغیرہ * فیتولہ معہ سلائي سنگ یشب دو روپے

شئون عثمانیہ

یہہ بھی درج کیا جارے کہ جس قدر حضرات بھی شریک جلسہ ہو سکیں گے اُن کا فیصلہ فونڈیشن کمیٹی کا فیصلہ سمجھا جاریگا -

میں خوب واقف ہوں کہ اسقدر جلد اور اسقدر دور دور کے حضرات کو دوبارہ اس قسم کی زحمت دینا کسقدر مشکل اور کسقدر تکلیف دہ امر ہے ' نیز یہہ کہ اس دوسرے جلسہ کی کارروائی کی نسبت بھی شاید کسی قسم کا قانونی اعتراض کسی صاحب کی طرف سے پیش ہو سکے - لیکن اسکی ذمہ داری اُنہی حضرات پر ہوگی جو قومی معاملات کو قومی معاملات کی طرح اور ہرایک امر کو پوری صفائی اور وضاحت کے ساتھہ طے کرانے کی بجاے ترکیب سے صرف اپنے منشا کو پورا کرنے سے غرض رکہتے ہیں -

یہہ دو تجویزیں جو میرے خیال ناقص میں آئی ہیں وہ میں نے عرض کردی ہیں - آیندہ اور حضرات ان کے سوا اور جو کچھہ راے قایم کریں ممکن ہے کہ انکی آرا اور تبادلہ خیالات سے اور کوئی بہتر اور آسان تر شکل نکل آوے -

اب آخر میں یہ خاکسار اپنی ناتندرستی کی وجہ سے اور اپنے طبی مشیروں کے مشورہ سے اس قسم کے جلسوں اور دماغی کاموں میں شریک ہونے سے معافی چاہتا ہے ' اور پبلک سے اس التماس دعا کے ساتھہ رخصت ہوتا ہے کہ خداوند تعالے اپنے فضل و کرم سے اپنے اس عاصی گنہگار کا خاتمہ بخیر کرے اور جو دن میری زندگی کے باقی ہوں اُن میں اپنے قوم کی کامیابیوں کی خوشی کی خبریں سنتا رہوں ' اور یہی خوشیاں انشاء اللہ میرے لیے غذاے روح کا کام دیں گی ' والسلام -

[یہ مضمون میں نے اپنے حال کے عارضہ فالج سے پہلے لکھنا شروع کیا تھا اور باوجود طبی ممانعت کے میں نے آج اسکا ختم کردینا ایک قومی فرض سمجھا ہے -]

علی گدہ : ۲ فروری سنہ ۱۹۱۳ ع } خاکسار مشتاق حسین [نواب وقارالملک]

[الہلال] ناظرین اس مضمون کو اول سے اخر تک پڑھہ لیں - ہم بشرط صحت ایندہ نمبر میں پوری تفصیل کے ساتھہ اسکی نسبت اپنے خیالات ظاہر کرینگے -

غازی انور بے کے تازہ ترین اظہارات

مولوی ابوسعید صاحب رنگونی جو ایک سال سے ممالک اسلامیہ گئے ہوے ہیں، اس وقت قسطنطنیہ میں مقیم تھے ' جب غازی انور بے طرابلس سے پہنچے - انہوں نے ملاقات کا موقعہ حاصل کرکے انکے سفر کے وجوہ دریافت کیے - اس گفتگو کا خلاصہ ہم (الشعب) قاہرہ سے نقل کرتے ہیں :

(س) آپ طرابلس چھوڑکے قسطنطنیہ کیوں تشریف لائے ؟

(ج) میں نے اپنی جان کو دین اسلام اور وطن عثمانی کی خدمت کے لیے وقف کردیا ہے اسلیے میرے نزدیک طرابلسی اور غیر طرابلسی' دونوں برابر ہیں - میں نے جب دیکھا کہ دولت خلافة کو خطرہ نے گھیر لیا ہے اور اسکے مصایب عنقریب تمام عالم اسلامی پر نازل ہونے والے ہیں' تو میں نے اپنے اخوان دین' افسران مجاہدین' اور مشائخ عرب کی راے اس بارے میں لی - پھر میں نے اپنے ارادہ کی اطلاع شیخ سنوسی کو دی ' مگر میں نے دیکھا کہ میدان جنگ میں آخر تک مقابلہ کے خیال کی بنیاد ڈالدینے کے بعد میرے یہاں آنے میں انکے نزدیک کوئی حرج نہ تھا - اسلیے میں نہایت اطمینان کے ساتھہ یہاں چلا آیا -

(س) آپ نے درنہ میں قیام کے بدلے قسطنطنیہ تشریف آوری کو کیوں ترجیح دی ؟

(ج) بیشک میرے قیام درنہ میں چند ایسی خصوصیات تہیں جو یہاں حاصل نہیں ہوسکتیں کیونکہ وہاں میں برقہ کا حاکم عام تھا اور میرے ہی ہاتھہ میں تمام فوج کی کمان تھی ' مگر یہاں میں بحیثیت ایک معمولی افسر کے رہونگا اور مجھکو ہمچشموں پر کوئی امتیاز نہ ہوگا - پس اگر میں اپنے مخصوص مصالح کا لحاظ کرتا ' تو درنہ نہ چھوڑنا چاہیے تھا - مگر چونکہ میری غرض خلافة اسلامیہ اور دولت عثمانیہ کی خدمت کے فرض عام کی بجا آوری تھی ' اسلیے اپنے تمام امتیازات چھوڑ کے یہاں چلا آیا -

نہ میں دولتمند ہوں اور نہ دولت جمع کرنے کا خیال ہے - کیونکہ میں نے اپنی ذات کے لیے کبھی بھی کچھہ نہیں کیا - جنگ بلقان شروع ہونے کے بعد جب مجھکو اور میرے بھائیوں کو اعانت دولت علیہ کے چندہ جمع کرنے کا خیال پیدا ہوا تو اسوقت میرے پاس بہت تھوڑی سی رقم تھی' مگر میں نے سب دیدی ' کیونکہ ہم لوگ طالب زر نہیں -

(س) آپ مصریوں سے کیوں نہیں ملے حالانکہ آپکو وہ بہت محبوب ہیں اور بارہا آپ درنہ میں انکی بلند ہمتی و سخاوت پر اظہار پسندیدگی فرمایا کرتے تھے ؟

(ج) بیشک میں ان سے ملنا اور مصافحہ کرنا چاہتا تھا مگر موجودہ حالات نے ذرا بھی وقت نہیں چھوڑا تھا اسلیے میں بجلی کی چمک کے ساتھہ قسطنطنیہ پہنچ جانا چاہتا تھا - اسکے علاوہ اور کوئی اور سبب نہیں -

(س) آپ یہاں کیا کرنا چاہتے ہیں ؟

(ج) وطن عزیز اور خلافت اسلامیہ کی مدافعت کے علاوہ اور کچھہ نہیں' جو جنگ بلقان کے بعد سے نہایت شدید خطرہ میں ہے -

(س) اسکے علاوہ اور کوئی مہم بھی آپکے پیش نظر ہے ؟

(ج) اسکو میں آیندہ کے لئے چھوڑتا ہوں -

(س) ختم جنگ کے بعد درنہ واپس جانے کا ارادہ ہے ؟

(ج) انتہاء جنگ کے بعد میں اپنے معاملات میں آزاد ہونگا - لیکن اسوقت تو میں فوجی نظام کا ایک تابع سپاہی ہوں اور بہر حال خدمت اسلام ہمیشہ کرتا رہونگا -

(س) موجودہ حالات کے مستقبل کے متعلق آپکی کیا راے ہے ؟

(ج) میں نے چتلجا کے قلعوں کی حالت دیکھی ' میرے نزدیک حالت ہر طرح قابل اطمینان ہے -

اطلاع ضروری

اگر کوئی صاحب الہلال نمبر ۱ جلد ۱ فروخت کرنا چاہتے ہوں تو حسب ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں -

پتہ :- ڈاکٹر محمد جی عرف سید ولایت حسین صاحب سب اسسٹنٹ سرجن - پلیگ پوسٹ تارادیوی - شملہ

PRINTED & Published by A. K. AZAD, at The HILAL Electrical Prtg. Phlg. House, 7/1 McLeod Street, CALCUTTA

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس - کے - برمن کی

کافوری جنتری سنہ ۱۹۱۳ عیسوی

کی نہایت خوبصورت بنی ہے - جسکا چکنا کاغذ خوشخط اور سندر لکھائی ہے - اور چھپی بھی صاف ہے یہ جنتری تصویردار رنگین بلا قیمت و محصول بھیجی جاتی ہے اگر آپ دیکھنا چاہیں تو ایک کارڈ پر متفرق جگہ کے دس شریف اور لکھے پڑھے ہوئے اشخاص کا نام اور پورا پتہ لکھ بھیجنے سے واپسی ڈاک سے جنتری آپکی خدمت میں پہونچیگی -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

انگریزی حکومت کا مسلمان ہوجانا

— * —

اب بالکل یقینی ہے - کیونکہ حضرت شیخ سنوسی کے خلیفہ نے بمقام بیروت سیدی خواجہ حسن نظامی سے آئندہ حالات کی نسبت جسقدر پیشین گوئیاں کی تھیں (اور جنکو کتاب شیخ سنوسی کے حصہ اول و دوم میں شائع کردیا گیا تھا) سب ہو بہو سچی ثابت ہوئیں - اب صرف انگریزی حکومت کے مسلمان ہو جانیکی پیشین گوئی باقی ہے - جو خدا نے چاہا تو عنقریب پوری ہوگی - پس اگر آپ یہ پیشین گوئیاں اور ترکی و ایران علی الخصوص افغانستان و جاپان و چین وغیرہ کے انجام کار کو دیکھنا چاہتے ہیں - تو رسالہ شیخ سنوسی کے دونوں حصے پڑھئے - قیمت ہر دو آٹھ آنہ -

کلیات اکبر - لسان العصر و جدان الملۃ خان بہادر مولوی سید اکبر حسین الہ آبادی کے زبردست کلام کے دونوں حصے چھپ کر تیار ہیں - کاغذ لکھائی چھپائی نہایت اعلیٰ ہے - اور صرف ہمارے ہاں دستیاب ہو سکتے ہیں - قیمت ہر دو حصص ۳ روپیہ ۸ آنہ -

مضامین خواجہ حسن نظامی میں غدر کے اور تیموریہ خاندان کے سچے مگر نہایت درد ناک قصے درج ہیں نیز آلو - مچھر - دیاسلائی وغیرہ عنوانوں پر نہایت مزیدار اور معنی خیز مضامین ہیں -

سفرنامہ ہندوستان بمبئی، گجرات، کاٹھیاواڑ، سومنات وغیرہ مقامات کا دلچسپ سفرنامہ بطریق روزنامچہ از سیدی خواجہ حسن نظامی دہلوی قیمت ۸ آنہ -

اسلام کا انجام مصر کے شیخ المشائخ کی حوصلہ افزا پیشین گوئیاں - قیمت ۴ آنہ

اسرار مخفی رموز کا خزانہ بس دیکھنے کے قابل قیمت ۴ آنہ -

ترکی فتح شاہ مشتاق احمد صاحب منجم دہلوی کی پیشین گوئیاں - قیمت ۲ پیسہ

دل کی مراد - شاہ صاحب کے طلسماتی تعویذ قیمت ڈیڑہ آنہ -

کارکن حلقہ نظام المشائخ دہلی سے منگائیے

شائقین تواریخ و تصوف کو مژدہ

——:○ * ○:——

مزارات اولیاء دہلی بالکل نئی تصنیف ہے - تمام اولیاے کرام و صوفیاے عظام جو دہلی کی مقدس سر زمین میں مدفون ہیں ان کے بسیط حالات سلسلہ وار دو حصوں میں درج کئے گئے ہیں - زائرین کے لیے اس سے بڑھکر کوئی رہنما نہیں ہو سکتا - قیمت حصہ اول ۹ آنے حصہ دوم ۷ آنے ہر دو حصص معہ محصول ڈاک و خرچ وی - پی پیکنگ وغیرہ ۱۰ آنے -

ہندوستان کی اسلامی تاریخ عہد افغانیہ - مصنفہ [illegible] ... کا لب لباب ہے - معترضین کے [illegible] جرح کیا گیا ہے - فاضل اجل مولوی سید احمد صاحب مولف لغات اصفیہ [illegible] سے بہتر ہندوستان کی تاریخ اب تک ان کی نظر سے نہیں گذری قیمت ۲ روپیہ ۸ آنے محصول ڈاک و خرچ وی - پی ۳ آنے -

المشتہر

از - منیجر اسلامیہ بک ڈپو و جنرل اخبار ایجنسی بازار بلی ماران - دہلی -

حمیدیہ ہوٹل

——:○ * ○:——

نمبر ۱۳۱ لور چیت پور روڈ

— : * : —

ہمارے ہوٹل میں ہر قسم کی اشیاے خوردنی و نوشیدنی ہر وقت طیار ملتی ہیں نیز اسکے ساتھہ مسافروں کے قیام کیلیے پر تکلف اور عمدہ کمروں کا بھی انتظام کیا گیا ہے جو نہایت ہوادار، فرنشڈ اور بر لب راہ واقع ہیں جن صاحبوں کو کچھہ دریافت کرنا ہو بذریعہ خط و کتابت منیجر سے دریافت کر سکتے ہیں - جنگ ترکی و اٹلی اور جنگ بلقان کی جملہ تصویریں ہماری ہوٹل میں فروخت کے لیے موجود ہیں تصویر شیخ سنوسی وغیرہ -

المشتہر

از شیخ عبد الکریم مالک حمیدیہ ہوٹل

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين
القرآن الحكيم

AL-HILAL
Proprietor & Chief Editor:
Abul Kalam Azad.
7-1 McLeod street,
CALCUTTA.

Telegraphic Address.
"AL-HILAL"
Yearly Subscription, Rs. 8.
Half-yearly „ „ 4-12.

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
ابوالکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

عنوان تلغراف
« الہلال »

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

جلد ۲ — کلکتہ: چہار شنبہ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۳۱ ہجری — نمبر ۷
Calcutta : Wednesday, February 19, 1913.

تلغـــراف خصـــوصي

— * —

بنـــام الهـــلال

(۱)

(قسطنطنیه : ١٦ - فروري)

ایک بہت بڑي خونریز جنـگ میں مانٹني نیگرو اور سرویا کي فوج کو' جسکي تعـداد سوله هزار سے کہیں زیادہ تهي ' ترکوں نے شکست فاحش دي - چهه توپوں پر قبضه کرلیا اور دشمن تین هزار مقتول و مجروح میدان میں چھوڑ کر بهاگ گئے -

ایڈیٹر (تصویر افکار) کو بابعالي کي طرف سے اس امر کے اظهار کي اجازت دي گئي هے که گورنمنت ترکي کا منشاء صلح کرنے کا هرگز نہیں هے ' گو اسکو باعزت صلح سے انـکار بهي نہیں -

عبد العزیز چاویش
(سابق ایڈیٹر الهـلال العثماني و حال ایڈیٹر الهدایة)

(۲)

افواہ صلح کي تـکذیب

بجواب الهلال نسبت اشاعات صلح

— * —

(قسطنطنیه : ١٨ - فروري)

— × —

محمود شوکت پاشا آج صبح کے اخبارات کو اطلاع دیتے هیں که " همارے طرف سے صلح کي کوئي خواهش نہیں - هم جنـگ میں کامیاب هیں ' اور اپنے ارادوں میں پوري طرح محکـم و مستقل - ممالـک خارجه کي اشاعات محض بے اصل هیں "

غازي (انور بے) ایڈریا نوپل سے کسي خاص جانب روانه هوگئے هیں - گهبراؤ مت اور اسقدر جلد هماري طرف سے بدگمان نهوجاو - (۱)

(مصباح)

(۱) هم نے تار میں لکھا تھا که " اگر صلح کي افواه سچ هے تو بتلاو که تم میں اور کامل میں کیا فرق هے ؟ " یه اسکا جواب هے -

فهرست

— * —

اطلاع

(۱) اگرکسي صاحب کے پاس کوئي پرچه نه پهنچے ' تو تاريخ اشاعت سے دو هفته کے اندر اطلاع ديں ورنه بعد کو في پرچه چار آنے کے حساب سے قيمت لي جائيگي -

(۲) اگرکسي صاحب کو ايک يا دو ماه کے لئے پته کي تبديلي کي ضرورت هو تو مقامي ڈاکخانه سے بانتظام ۔۔۔ کرليں' اور اگر تين يا تين ماه سے زياده عرصه کے لئے تبديل کرانا هو تو دفتر کو ايک هفته پيشتر اطلاع ديں -

(۳) نمونے کے پرچه کے لئے چار آنه کے ٹکيٹ آنے چاهيں يا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -

(۴) نام و پته خاصکر ڈاکخانه کا نام هميشه خوش خط لکهيے -

(۵) خط و کتابت ميں خريداري نمبر کا حواله ضرور ديں -

نوٹ —— مندرجه بالا شرائط کي عدم تعميلي کي حالت ميں دفتر جواب سے معذور هے اور اس وجه سے اگر کوئي پرچه يا پرچے ضائع هوجائيں تو دفتر اسکے لئے ذمه دار نه هوگا -

(منيجر)

جناب نواب علي خانصاحب و جناب مولوي محمد حسن صاحب ساکن کلکته کي دو رسيديں بابت ۲۰۸ , ۲۲۸ ترکي پونڈ جو انهوں نے بغرض امداد يتيماں و بيوگان ترک روانه کئے تهے دفتر قونصل جنرل دولت ترکي بمبئي ميں موجود هيں بوجه پته نه معلوم نه هونے کے روانه نهيں کي جاسکيں - بزرگان موصوف کو چاهئے که دفتر ميں با قاعده اطلاع ديکر رسيد طلب فرمائيں يا دفتر الهلال کو اپنے پته سے اطلاع ديں که منگواکر ارسال خدمت کي جائيں -

افکار و حوادث

—:※:—

سنہری گریمفون سے ایک نیا نغمہ !

— * —

داونگ اسٹریٹ لنڈن ' اور کمالا هل بمبئي

— * —

لیڈری کا " طوطي " کہنہ مشق

اور

" استاد ازل " کا ایک نیا سبق

و من یعش عن ذکر الرحمن ' نقیض له شیطاناً '
فهو له قرین (۴۳ : ۳۵)

— * —

" سنہري گریموفوں سے ایک نیا نغمہ " کیونکہ اس سے پہلے بہت نغمات خوش آهنگ نکل چکے هیں -

" مولانا " کے زمانے میں " گریموفوں " نہ تها ' اداے مطلب لیے انکو بانسري سے کام لینا پڑا :

بشنو از نے چوں حکایت مي کند

شارحین مثنوي کا اتفاق هے کہ " نے " سے مقصود یہاں وجود انساني هے ' اور " نے ساز " سے نغمہ سراے ازل ' کہ : الانسان سري وانا سرہ (انسان میرا بهید هے اور میں اسکا بهید هوں) وہ ایک آلۂ معطل کي طرح دست الهي میں هے - یقلبها کیف یشاء (جس طرف چاهتا هے اسکا دل پهرا دیتا هے) جو آواز اس " نے " سے نکلتي ہے ' ظاهر بیں سمجهتے هیں کہ " نے " کي آواز هے ' لیکن حقیقت شناسانِ " باطني " کو صاف نظر آ جاتا هے کہ " نے " کي نہیں بلکہ نے بجانے والي کي سامعہ نوازي هے - بانس کے ایک ٹکڑے میں یہ طاقت کہاں کہ هنگامۂ موسیقي سے اقلیم جاں کو تہہ و بالا کردے ؟

نغمہ از نائیست نے از " نے " بداں
مستي از ساقیست نہ از مے بداں

لیکن (مولانا) کي " نے " اور (ایڈیسن) کا " گریموفون " دونوں مثال کیلیے یکساں طور پر مفید هیں ' اور اس وقت همارے کانوں میں جس نغمۂ تازہ کي صدا آرهی هے ' آپ پوري طرح مجاز هیں کہ اِن دونوں میں سے کسي ایک کو مثال کیلیے اختیار کر لیجیے -

في الحقیقت وجود انساني کي مثال کیلیے (مولانا) کي " بانسري " ایک عجیب شے هے اور اب (ایڈیسن) نے اسکو زیادہ مکمل کردیا - " مسئلہ جبر و اختیار " کو اگر آپ اس وقت نہ چھیڑیں ' تو میں کہونگا کہ حضرات صوفیا کا یہ قول قابل اِغماض نہیں کہ انسان ایک بانسري کي طرح هے ' جو خدا کے هاتهہ میں هے - جس طرح کي آواز چاهتا هے ' اسکے اندر سے سنا دیتا هے - البتہ انسانوں کي بهي قسمیں هیں ' اور پهر سب کي پرستش گاهیں بهي ایک نہیں - جن کا معبود وہ خالق لم یزل هے ' انکے وجود سے اسی کا نغمۂ حق نکلتا هے - لیکن جنکے معبود دنیاوي قوتوں کے " شیاطین الانس والجن " هیں ' انهوں نے اپنے دلوں کو " نزغات شیطانیہ " کیلیے وقف کر دیا هے ' یقلبها کیف یشاء - جس طرف چاهتے هیں ' انکے دلوں کو پهیر دیتے هیں ' اور جس اواز کو چاهتے هیں ' انکي زبان سے سنا دیتے هیں : هل ننبئکم علی من تنزل الشیاطین ؟ تنزل علی کل افاک اثیم ' یلقون السمع و اکثرهم کاذبون (۱۹ : ۲۲۱)

القاۓ نزول الهام کے لحاظ سے دونوں کا یکساں حال هے ' صرف سر چشمے مختلف هیں - دونوں اپنے معبود و إلہ کي پهونکي هوئي اواز کا نغمہ هیں - مگر ایک کا معبود قوت الهیہ هے ' اور دوسرے کي مظاهر شیطانیہ - پهلا اگر اپنے معبود حکیم کو هر وقت حاضر و ناظر یقین کرتا هے ' کہ : و نحن اقرب الیه من حبل الورید - تو دوسرا بهي اپنے مسجود لئیم سے کبهي جُدا نہیں کہ : و من یعش عن ذکر الرحمن ' نقیض له شیطانا ' فهو له قرین -

حضرات صوفیا کہتے هیں کہ انسان اللہ کا بهید هے (الانسان سري وانا سرہ) یہ بندگان اصنام بهي اپنے معبودوں کے راز و نیاز کا سر مخفي هیں - یہاں تک کہ کہا جاسکتا هے : " وہ اِنکے بهید هیں اور یہ اُنکا راز هیں " : ع - کراماً کاتبیں را هم خبر نیست !

اس هفتے هزهائینس سر (آغا خاں) بالقابہ الکثیرہ نے مسلمانان هند کے نام ایک چٹهي بمبئي ٹائمس میں شائع فرمائي هے ' اور اسکا خلاصہ بذریعہ تار کے اُسي دن تمام اخبارات کو باهتمام مخصوص بهیجا گیا هے - یہ چٹهي نہایت دلچسپ هے - اور اس قابل هے کہ مندرجۂ صدر معارف باطنیہ کو پیش نظر رکهکر اسکي اسٹڈي کي جاے - چٹهي کا اغاز ترکوں کي دل سوزانہ همدردي سے ' مگر خاتمہ ایک همدردانہ مشورے پر کیا گیا هے - وہ اسکو بہت ضروري سمجهتے هیں کہ مجروحین و مهاجرین کیلیے روپیہ دیا جاے - لیکن اسپر خشمگیں هیں کہ مسلمانان هند اجراے جنگ کیلیے ترکي کو کیوں مشورہ دیتے هیں ؟ انکو کسي کے جنگ و صلح سے کیا غرض ؟ " اپني " حکومت کي امن بخشي سے شاد کام رهیں - ترکي کیلیے صلح هي میں بہتري هے -

اخر میں انکا مشورہ هے کہ اسلام کو اب اپنے یورپین مقبوضات سے فوراً جلا وطن هو جانا چاهیے - صرف ایشیا هي پر قناعت کر لي جاے - ایسا کرنے سے ایک نعمت گراں مایہ یعني " دولت علیہ برطانیہ " کي سر پرستانہ اِعانت اور اسلام نوازانہ مہر و نوازش کي دولت لا زوال حاصل هو جاے گي -

یہ ایک " بانسري " کي نئي " حکایت " یا " گریموفوں " کا نغمۂ تازہ هے ' جو هز هائینس کے ساز وجود سے منتقل هوکر سامعہ نواز بزم و انجمن هوا هے -

بعض ظاهر بیں بدمزہ هو رهے هیں کہ یہ اواز تو کچهہ خوش ایند نہیں ' لیکن باطن شناسان حقیقت کہتے هیں کہ ملامت بے فائدہ هے - تم اُن تاروں کو دیکهتے هو ' جن سے اواز نکلتي هے ' اور هماري نظر اُن اُنگلیوں پر هے ' جو انپر زیر و بالا پڑ رهي هیں !

نغمہ از " نائیست " نے از " نے " بداں !

هز هائینس نے اس ایک چٹهي میں اپنے " باطني " کمالات کے کتنے بهیس بدلے هیں ! اغاز تحریر میں ترکوں کي همدردي کرتے هوے اپنے تئیں " مسلمان " ظاهر کرتے هیں - کچهہ دیر کے بعد انکو اس خیال سے سخت پریشاني هوتي هے کہ " جنگ دوبارہ جاري کردي جاے " یہاں اکر وہ موجودہ مسیحي جہاد کے مقدس علم بردار : شاہ (فرڈیننڈ) کے هاتهہ پر بیعت کرتے هوے نظر آتے هیں ' کیونکہ (صوفیا) سے بعینہ یہي ارزو دهرائي گئي هے کہ ترکوں کو جنگ جاري کرنے کا مشورہ نہ دیا جاے -

آگے چلکر انکا چہرہ زیادہ صاف نظر آجاتا هے - وہ بے تکان مشورہ دینے کیلیے بڑهتے هیں کہ " اسلام کیلیے بہتر هے کہ یورپ کو خالي کردے " اب انکا لباس بلغاري وضع کي جگہ ' انکي اصلي انگریزي وضع اختیار کرلیتا هے ' کیونکہ انکے اس مذهب کے ابوالاباء : (مسٹر گلیڈاسٹون) نے بهي سنہ ۱۸۷۶ - میں یہي راے دي تهي

" بس اب ترکوں کیلیے صرف ایک هي کام باقي رهگیا هے یعنی فوراً اپنے مدیروں ' بک باشیوں ' قائمقاموں ' اور باشي بزوقوں کو ساتهہ لیکر ' اپنے گٹهري اور بقچے سمیت باسفورس کے پار (ایشیا میں) چلي جاے " -

البتہ گلیڈ اسٹون کا نیا تناسخ نسبۃً اچهے لفظوں میں هوا هے -

شذرات

— * —

هفتۂ جنگ اس هفتے کي خبروں میں سب سے زیادہ اهم واقعه سقوطری کي محصور فوج کا حمله ' اور دشمنوں کا نقصان عظیم هے -

سقوطري کے محصوریں کي حالت نہایت نازک تھي ' عرصے سے وہ هر طرف سے بند هیں - خبر رساني کا کوئي سلسله ان میں اور دار الخلافت میں باقي نہیں رہا - آغاز جنگ سے دشمن اپني تمام قوتوں کو وهاں جمع کر رها هے ' تاهم انکا اس بے سرو ساماني کے عالم میں نکلکر مدافعت کي جگهه خود حمله کرنا ' اور شکست عظیم کے بعد محاصرین کي قوت کا خاتمه کردینا ' لفتننت (ویگنر) کي فرضي بلغاري فتوحات سے بڑهکر ' مگر ایک واقعي عثماني فتح کا واقعه هے -

ناظرین کو یاد هوگا که ڈاکٹر (مصباح الدین شریف بے) نے سب سے پہلے اس فتح عظیم کي خبر دي تھي ' مگر ریوٹر کو غالباً اس بارے میں کوئي خبر نہیں دي گئي -

ڈاکٹر موصوف نے جس معرکے کا ذکر کیا تھا ' معلوم هوتا هے که وہ برابر جاري رها - ۱۶ - فروري کو شیخ (عبد العزیز شاویش) ایڈیٹر (الهدایة) استانۂ علیه سے تار دیتے هیں که مانٹي نیگرو اور سرویا کي متحده فوج کو ترکوں نے شکست دي - یه تار همیں ۱۷ - کو دن کے دو بجے ملا تھا - شام کو ریوٹر نے بھي قسطنطنیه سے بجنسه اس خبر کي تصدیق کي -

ستنجي (دار الحکومت مانٹي نیگرو) کے تار میں گو نقصانات کا تخمینه بتلانے سے قلم شرمندہ هے ' تاهم اعتراف کیا گیا هے که نقصانات اندازے سے بھي زیاده تھے - سب سے زیاده یه که " سرکاري طور اعلان کیا گیا هے که اب دوباره حمله کرنے کا اراده نہیں "

اخري سطر سے ڈاکٹر مصباح الدین کے اس جملے کي پوري تصدیق هوتي هے که " دشمنوں کي قوت کا بالکل خاتمه هوگیا "

ایڈریا نوپل گذشته اشاعت میں " هفتۂ جنگ " پر لکھتے هوے هم نے امید ظاهر کي تھي که غازي انور بے ایڈریا نوپل میں هونگے - هم نے تفتیش حالت کیلیے ڈاکٹر مصباح الدین کے نام تار بھیجا که " انور بے اس وقت کہاں هیں ؟ "

الحمد الله که همارے پر امید قیاس کي تصدیق هوگئي اور جواب میں جو تار ملا ' وہ پہلے صفحه پر درج کردیا گیا تھا - اس تار کے بعد هي ڈاکٹر انصاري اور خود ریوٹر کے تار آے ' جنسے اسکي تصدیق مزید هوگئي - هم نے امید ظاهر کي تھي که غالباً (غازي انور بے) کا اولین کام ایڈریا نوپل کے محاصرے کي شکست هوگا ' چنانچه ۹ - فروري کا تاریخي حمله ' اور (ڈایڈن) کے مورچوں پر قبضه ' اس عمل عظیم کے کامیاب اغاز کي خبر دیتا هے -

پچھلے نمبر میں (چتلجا) کي جو تصویر الگ صفحه پر شائع کي گئي تھي ' اسکو اپنے سامنے رکھه لیجیے - آپکے دهني جانب چتلجا کي ابادي هے اور بائیں جانب جو پہاڑي سلسله هے ' اسکے عقب میں بلغاري فوج پھیلي هوئي هے - قصبه بیچ چکمي کے اوپر جو پہاڑي سلسله نظر آتا هے ' اسکي چوٹیوں کا عقب بلغاري پیش قدمي کي انتہائي سرحد تھي ' مگر اب ساحل کے عثماني بیڑے کي گوله باري نے (جیسا که آپ دیکھه رهے هیں) اسکو عثماني حدود کے اندر لے لیا هے - قصبه اور بائیں جانب کي پہاڑي کے درمیان ایک پل واقع هے اور ترکي جنگي جہاز : (باربروس) اسکے محاذي کھڑا هے ' تاکه دشمن کي پیش قدمي سے یه راه همیشه محفوظ رهے -

(ڈلیڈن) کي پہاڑیاں جن پر شجاعت پیکران ادرنه نے نکلکر قبضه کرلیا ' اسي بائیں جانب کي پہاڑي کے عقب میں هے ' اور وہ ایڈریا نوپل کے بالکل محاذي ' مغرب میں واقع هے - معلوم هوتا هے که چتلجا سے ایک عثماني فوج پل کو عبور کرکے پہاڑ پر چڑھگئي اور اُدھر سے (پاپا برغاس) کي فوج نے نکلکر اسکا ساتھه دیا - سامنے سے ایڈریا نوپل کے محصوریں نکلے اور بندوقوں پر سنگینیں چڑھاکر پہاڑي پر چڑھنا شروع کردیا - یه ایک ایسا متفقه اور هر طرف سے محصور کردینے والا حمله تھا ' جس نے بلغاریوں کو بھاگنے کا موقعه بھی ندیا ' اور (جیسا که تار میں ظاهر کیا گیا هے) صرف دس آدمی کسی طرح بھاگ کر بچ نکلے ' باقي سب کے سب گرفتار هوگئے :

کذلک العذاب ' ولعذاب الاخرة اکبر لوکانوا یعلمون - (۶۸ : ۳۳)

صلح کي افواه ۵ - فروري کي اشاعت میں هم نے ڈاکٹر (مصباح الدین) کا جو تار شائع کیا تھا ' اسکے آخر میں انهوں نے اطلاع دي تھي : " مشہور هے که دشمن صلح کیلیے دول سے نامۂ و پیام کررها هے "

شاید یه اسي کا نتیجه هے که حقي پاشا کے سفر کي خبر کے ساتھه هي مشہور کیا گیا که موجوده وزارت بھي رفته رفته صلح کي گذشته شرطوں پر رضامندي ظاهر کر رهي هے - لیکن شیخ (عبدالعزیز شاویش) کي تار برقي سے اس افواه کي بکلي تکذیب هوتي هے ' جو وزارت کے ایک سرکاري اعلان کا حواله دیتے هیں - اس سے صاف معلوم هوتا هے که حقي پاشا کے سفر کو کم از کم صلح کي اس حالت سے کوئي تعلق نہیں ' جسکو تاروں میں ظاهر کیا گیا هے -

هم نے اس وقت ڈاکٹر مصباح الدین کے نام بھي مسئلۂ صلح کي نسبت ایک تار روانه کیا هے -

نقشۂ جنگ گذشته اشاعت میں هم نے جو قیاسات ظاهر کیے تھے ' ان میں تبدیلي کیلیے اب تک کوئي وجه پیدا نہیں هوئي -

لیکن غازي (انور بے) کے خوراق عزائم کیسے عجیب هیں !

وہ اجراے جنگ کے وقت چتلجا میں وعظ کررهے تھے - پھر یکایک ایک فوج کے ساتھه مارمورا کے ساحل پر نمودار هوے - جبکه دنیا انکو چتلجا کے پیچھے دیکھه رهي تھي ' معاً معلوم هوا که ایڈریا نوپل میں محصور فوج سے حمله آوري کا کام لے رهے هیں - پھر یه یقیني هے که ۹ - فروري کے حملے کے اندر انھي کي عجیب وغریب قوت کام کررهي تھي - اب نہیں معلوم که همت و عزم کی یه برق خاطف کس طرف چمکنے والی هے ؟

موجوده نقشه جنگ میں سب سے زیاده اهم واقعه غازي (انور بک) کی وہ نقل وحرکت تھي ' جسکي خبر امپائر کے نامه نگار نے دي تھي - اب ۱۲ - کے ایک تار میں ریوٹر ظاهر کرتا هے که ۴۵ - جنگي کشتیوں کا ایک مسلح بیڑا انور بے کے زیر کمان نکلا تھا که مختلف اهم نقاط میں فوج اُتار دے لیکن وہ بالکل نا کام رها کیونکه اس وقت تک اسکي نسبت کچھه نہیں سنا گیا "

یه کسي عمل نا کامي کي عجیب علت هے که " اسکے نتائج معلوم نہیں " کیا یه ممکن نہیں که خاموشي کے ساتھه مخفي اعمال کا کام کر رهے هونگے ؟

(راچلي) میں فوج کے اترنے کي نسبت بھي خبر دي گئي هے -

ہوتا، لیکن افسوس که بیانات اسقدر قوي ' اور راوي اس درجه صادق القول اور ثقه هیں که مجکو مجبوراً انپر یقین کرنا پڑا "

اسکے بعد انهوں نے اُن مظالم کي تشریح کي' اور نامه نگار ڈیلي تیلي گراف کي وه تازه ترین شہادت پیش کي جسمیں بلغاریا ' سرویا ' اور یونان ' تینوں ریاستوں کے چشم دید مظالم بیان کیے هیں' پهر کہا :

" آپکو انساني تاریخ کے صفحوں پر ایسے خوفناک اور وحشیانه مظالم کي مثالیں نہیں ملیں گي - مسلمانوں کو معلوم هے که کس طرح مستر گلیڈ ستون نے ارمینیا کے فرضي مظالم کي استانسرائي سے ترکوں کے خلاف جد و جہد کي تهي' اور پهر کس طرح ترکي کے متعلق تمام یورپ میں غیظ و غضب پهیلا یا تها' اور سلطان عبد الحمید کو " قاتل اعظم " کے نام سے یاد کیا تها - لیکن کیا آج تمام سر زمین یورپ میں ایک راستباز هستي بهي نہیں هے جو مظلوم مسلمانوں کو انصاف دلانے کیلیے اواز بلند کرے ؟ کیا انسانیت اور نوع پرستي کي همدردي صرف عیسائیوں هي کیلیے مخصوص کر دي گئي هے ؟

هم کو امید نهي که همارے شہنشاه کے وزرا ایسے الفاظ کہنے میں تامل کرینگے جن سے قیصر هندکي کرورروں رعایا کے دلوں کو صدمه پہنچے - تهوڑا سا ضبط اور اعلان بے طرفي کي کسي قدر سختي ' یه دو باتیں اگر عمل میں لائي جاتیں' تو حصول مقصد کے ساتهه ۷۰ - ملین قلوب اسلامیه اسطرح زخمي نهوتے -

میں ان لوگوں میں نہیں هوں جو گورنمنٹ برطانیه سے چاهتے هیں که ترکي کي حمایت میں کوئي عملي حصه لے - ترکي کو اپنے لیے خود هي لڑنے دو' (چیرز) البته هماري گورنمنٹ کي طرف کوئي بات ایسي نہیں هوني چاهیے ' جس سے اسکي ازادي میں فرق آ جاے -

همارا فرض بالکل غیر پیچیده هے ' اور اسمیں همارے مذهب کي شرکت بهي همیں حاصل هے - هم لوگ اپنے برادران اسلامي کي حتی الامکان امداد کرینگے - یه همیشه یاد رکهنا چاهیے که خلیفه عثماني اسلام کے مقدس مقامات کا محافظ هے' اور ترکي کا تنزل عین اسلام کا تنزل هے - پهر اسکے تنزل سے نه صرف اسلام کیلیے خطره هے بلکه تمام ایشیا کي عزت و اقتدار کیلیے - میں اپنے هم وطن هندو اور مسلمانوں ' دونوں سے یکساں طور پر التجا کرتا هوں که هلال احمر کي اعانت کیلیے اٹهه کهڑے هوں - همارے هندو بهائي اس موقعه پر مسلمانوں کي دائمي شکر گذاري حاصل کرسکتے هیں - تمام دنیا میں اس واقعه کو مشهور هونے دو که انسانیت کي ایک مصیبت عظمی میں هندوستان کي دونوں قوموں نے برابر کا حصه لیا (چیرز)

هز هائنس سر اغا خان کا مشوره

حضرات ! هندوستان میں مسلمانوں کي جو عام روش اس بارے میں رهي هے' اسکي نسبت نہایت افسوس کے ساتهه میں سر اغا خان کي تحریر کي طرف اشاره کرنا چاهتا هوں' جو حال میں بمبئي کے ایک اخبار میں شائع کي گئي هے اور جسکي خبر تمام هندوستان میں تار کے ذریعه پهیلائی گئي هے - شخصاً میں هز هائینس کي اسقدر عزت اپنے دل میں رکهتا هوں که نہیں سمجهتا اس کو کیونکر ظاهر کروں ؟ لیکن اگر میں ایک ملي مسئله کي نسبت ذاتي دوستي کي بنا پر خاموشي اختیار کر لوں ' تو اپنے اسلامي فرض کے ادا کرنے سے اپنے تئیں بالکل قاصر یقین کرونگا - (چیرز)

میں پورے یقین کے ساتهه کہتا هوں که هزهائنس نے جن خیالات کا اپني اس تحریر میں اظهار کیا هے' ان سے مسلمانان هند کي کسي قابل ذکر جماعت کو اتفاق نہیں (سنو ! سنو !) انکے خیالات اسلام کے خلاف هیں ' اور اس ملک کے اهل اسلام انکو نا منظور کرتے هیں (صداے تصدیق)

یه کہنا که " جو لوگ ترکوں کو جنگ کرنے کي ترغیب دیتے هیں ' وه غیر ذمه دار اشخاص هیں اور اپني فتنه انگیزي سے واقف نہیں " مسلمانوں کے جذبات سے گویا چشم پوشي کرني هے' هزهائینس کو جاننا چاهیے که هندوستان کے مسلمانوں نے جنگ کے اجرا کیلیے جو مشورے دیے هیں وه اسلیے هیں که ترکوں پر ایک نہایت مشکل اور صعب موقع آپڑا هے ' وه چاهتے هیں که اپني خواهشوں سے انکي همت بڑهائیں (چیرز)

یه کہنا که " ترکوں کو غیر ذمه دار صلاح دیگئي" بالکل غلط فہمي پر مبني هے - موجوده واقعات نے بتلادیا هے که جو صلاح دي گئي تهي' وه بہت صحیح تهي اور ترکوں نے جنگ جاري کردي (چیرز)

هز هائنس فرماتے هیں که " ترکي کو صرف ایشیائي سلطنت هونے پر قانع هو جانا چاهیے اور یورپ کے تمام صوبوں کو چهوڑ دینا چاهیے " لیکن میرے لیے تو اسکا باور کرنا هي مشکل هے که کوئي شخص مسلمانوں کا لیڈر هوکر مسلمانوں کے خلاف ایسے الفاظ منهه سے نکال سکتا هے ! (چیرز)

في الحقیقت انکي تمام تحریر ایسي هي خیالات کي روح سے لبریز هے -

هم امید کرتے هیں که هز هائینس کے یه خیالات عارضي هونگے اور جب انکو مسلمانوں کے اصلي جذبات معلوم هونگے تو وه اپني راے کے واپس لے لینے میں تامل نہیں کرینگے "

اسکے بعد انهوں نے وه تار پڑهکر سناے' جو بنگال کے مختلف مقامات کي انجمنوں سے آے تهے' اور جنمیں جلسه کي تجاویز سے اپنا اتفاق کامل ظاهر کیا گیا تها ' اور زور دیا تها که هم کو اپنے همراه شریک کار یقین کیجیے -

انریبل مستر (فضل حق) ممبر کونسل بنگال نے مظالم بلقان کي نسبت پہلا رزولیوشن پیش کیا ' اور اپني تقریر میں اُس بربرانه خونریزي و درندگي کے واقعات به تفصیل بیان کیے جو یوروپین نامه نگاروں کي شہادت موثقه سے اب اس درجه قطعي الثبوت اور ناقابل انکار هیں' که اُنکي وقعت کیلیے مستر ایسکویتهه کي سرد مهرانه پہلو تهي' اور سر ایڈورڈ گرے کا سرگرم تجاهل' دونوں بے اثر هیں -

اس رزولیوشن کے متعلق اردو' بنگله' اور انگریزي میں متعدد پرجوش اور مدلل و مبسوط تقریریں کي گئیں' اسکے بعد جلسه نماز عصر کیلیے ملتوي کردیا گیا -

عصر کے بعد دوسرا رزولیوشن مولوي نجم الدین صاحب ریٹائر ڈپٹي کلکٹر نے انگلستان کے اُس طرفدارانه رویے کي نسبت پیش کیا ' جو آغاز جنگ سے ذمه دار وزرا کے اظهارات ' ترکي پر تخلیۂ ادرنه و جزائر کیلیے اصرار' اور اعلان جنگ مقدس و وحشت کارانه مظالم عظیمه سے اغماض و خاموشي سے پایۂ ثبوت کو پہنچ چکا هے -

مولوي صاحب نے رزولیوشن کو پیش کرتے هوے ایک مبسوط انگریزي تحریر میں مسلمانوں کے جذبات کي تحقیر ' اور مستر ایسکویتهه' مستر چرچل' سر ایڈورڈ گرے کے گذشته نومبر اور ڈسمبر کے بیانات پر نہایت تفصیل سے بحث کي تهي -

انکے بعد ایڈیٹر (الهلال) نے تقریر کي -

اگر قلمبند کرسکا تو مضمون کے اخر میں درج کرنے کي کوشش کرونگا -

الهلال

١٢ ربيع الاول ١٣٣١ هجری

ایک عظیم الشان اجتماع

—*—

مسلمانان بنگال کا قائم مقام جلسه

—*—

هز هائنس سر آغا خاں کے غیر اسلامي مشورے کے عطیے کي واپسي

—*—

اذلة علي المومنين، أعزة علي الكافرين، يجاهدون في سبيل الله، ولا يخافون لومة لائم (٥ : ٦)

—*—

یهی ایت کریمه تهي ، جسکي تلاوت سے ١٩ - فروري کو ڈهائي بجے (ٹون هال) کلکته کي عظیم الشان مجلس کا افتتاح هوا ، اور اس طرح قبل اسکے که انساني اوازیں اٹهیں ، صداے الهي نے جلسه کي کار روائي پوري کردي :

• یا ایها الذین امنوا ! من یرتد منکم عن دینه ، فسوف یاتي الله بقوم یحبهم و یحبونه ، اذلة علی المومنین اعزة علی الکافرین - یجاهدون فی سبیل الله ، ولا یخافون لومة لائم ، ذلك فضل الله یوتیه من یشاء ، والله واسع علیم - انما ولیکم الله و رسوله و الذین آمنوا ، الذین یقیمون الصلواة و یوتون الزکواة وهم راکعون و من یتول الله و رسوله والذین امنوا ، فان حزب الله هم الغالبون (٥ : ٦٢)

مسلمانوں ! اگر تم میں کوئي دین الهی کي راه سے پهر جاے ، تو الله کو اسکي ذرا بهي پروا نهیں ، وه ایسے لوگوں کو موجود کردیگا جنکو وه دوست رکهتا هوگا ، اور وه اسکو دوست رکهتے هونگے - مسلمانوں کے ساتهه نرم دل ، مگر کافروں کے مقابله میں نهایت سخت هونگے الله (اور اسکي صداقت) کي راه میں جانیں لڑادیں گے ، اور کسي ملامت کرنے والے کي ملامت سے نهیں ڈریں گے - یه مقامات ایمان و صداقت الله کا ایک فضل هے ، جسکو چاهے ، عطا فرمادے - اسکي رحمت بڑي وسیع ، اور وه سب کے دلوں کے بهیدوں سے واقف هے -

اے مسلمانو ! تمهارا دوست الله هے ، اسکا رسول ، اور مومنین صادقین ، جو اپنے جان اور مال ، دونوں کو الله کي عبادت میں صرف کرتے هیں ، اور دنیاوي طاقتوں اور حکومتوں کے آگے مغرور هوکر الله کے آگے جهکے رهتے هیں (نه که وه منافقین ، جنهوں نے دین الهي کي صداقت شعاري سے منه پهیر لیا) اور پهر یاد رکهو که جو شخص کفر اور کفر کي طاقتوں کی جگه ، الله ، اسکے رسول ، اور مسلمانوں کا دوست بنکر رهے گا ، تو وه الله کی جماعت میں سے هوگا اور الله هي کي جماعت (اخر میں) غالب آنے والي هے -

جبکه سورهٔ (مائده) کے اس آٹهویں رکوع کي صدا میرے کانوں میں آرهي تهي ، تو میں نے سونچا : الله اکبر ! دنیا کي غیر فاني صداقتیں هر زمانے اور هر وقت میں کس طرح آزمایشوں سے بے پروا هیں ؟ اگر یه غیر فاني صداقت نهیں هے تو کیا هے که ایک طرف تو تنها ایک شخص کے ارتداد کو دیکهتا هوں ، اور دوسري طرف حد نظر تک نظر آنے والے ، اُن هزارها مومنین صادقین کا ایمان هے جو زبان حال سے شهادت دے رها هے که : من یرتد منکم عن دینه ، فسوف یاتي الله بقوم یحبهم و یحبونه ، اذلة علی المومنین ، اعزة علی الکافرین " و الله غنی عن العالمین "

* * *

شیخ احمد موسي المصري جب تلاوت مبارک سے فارغ هوے تو (مسٹر مظهر الحق) بیر سٹرات لا بانکي پور کي صدارت کي تحریک کي گئي - اس عاجز نے جو الفاظ اس تحریک کي تائید کرتے هوے کهے تهے ، بهتر هے که وه تحریر میں آجائیں - میں نے کها تها که " مسٹر مظهر الحق کي محض قابلیت اور لیاقت کا اعتراف اس موقعه پر غیر ضروري سمجهتا هوں ، کیونکه میرے عقیدے میں سب سے بڑي تعریف انکي یه هے که وه مسلمانوں میں آخري دو برسوں سے نهیں ، بلکه ابتدا سے ایک ازاد خیال اور تعلیم یافته مسلمان هیں : و کفی به فخرا "

مسٹر مظهر الحق نے پهلے اردو میں اغراض مجلس کي تشریح کي ، اسکے بعد اپنا انگریزي ایڈریس پڑهکر سنایا جسکا خلاصه حسب ذیل هے :

مسٹر مظهر الحق کي اسپیچ کا خلاصه

" مجهکو اچهي طرح معلوم هے که هماري جماعت میں لوگوں کا جوش بےانتها بڑها هوا هے - میں اس امر سے بهي واقف هوں ، که یهاں کے اینگلو انڈین پریس کا رویه ترکي کے متعلق سخت حمله آورانه رها هے ، تاهم میں آپ لوگوں سے استدعا کرتا هوں که آپ بد زباني کا جواب بد زباني سے نه دیں ، اور گو دوسروں کے الفاظ کتنے هي اشتعال انگیز هوں مگر آپ انکي تقلید نه کریں - یاد رکهیے که محض زبان کي بے اعتدالي سے کوئي نتیجه نکل نهیں سکتا ، بلکه اس سے همارے دوستوں کي همدردي هم سے جاتي رهتي هے ، اور جس غرض سے سختي کي جاتي هے ، وهي حاصل نهیں هوتی -

هم لوگوں کا مقصد عدل و انسانیت اور تهذیب و نوع پرستي کي حمایت هے اور بهتر هے که انصاف هي اسکا حکم هو -

اعتدال اور مرتبے کے خیال کو ملحوظ رکهکر آپ اپنے اصلي خیالات کو پوري ازادي کے ساتهه صاف صاف بیان کریں اور اسمیں کسي طرح کا خوف نه کریں ، میں خیالات کے چهپانے کا قائل نهیں هوں (چیرز)

گورنمنٹ کے ساتهه اس سے بڑهکر اور کیا بد سلوکي هو سکتي هے که همارے اصلي خیالات پوشیدگي میں مدفون رهیں ، اور صاف طور پر ظاهر کرنے کي جگهه ، دل هي دل میں انکو سونچتے رهیں ؟

گورنمنٹ کیلیے نهایت ضروري هے که هر مسئله کے متعلق تمهارے جذبات اسکے سامنے هوں ، اور تمهاري کسي خواهش سے بے خبر نهو - اگر ایسا نه کیا جاے تو پهر کیونکر امید کي جا سکتي هے که جن لوگوں کے ساتهه تمهاري قسمت نه ٹوٹنے والے رشتے کے ساتهه وابسته هے ، وه تمهاري صداؤں کا جواب دینگے اور تمهاري مدد کرینگے ؟ (چیرز)

جو وحشیانه مظالم اس خوفناک جنگ میں مسلمانوں پر کیے گئے هیں ، مشکل هے که اس بیسویں صدي میں انپر یقین کیا جاے - میں نے اول اول جب ان مظالم کي خونین سرگذشتوں کو پڑها تو مجهکو خیال هوا که یه صحیح نهیں هیں - کاش میرا شبه صحیح

شئون عثمانیه

کامل پاشـا کي "قـومي مجلس"

— * —

۲۲ - جنوري کو صلح و جنگ کے فیصلے کیلیے منعقد هوئي تهي

(مقتبس از جرائد مختلفهٔ آستانه علیه)

— * —

خاندان سلطاني کي مجلس

سب سے پہلے ۲۲ - جنوري یوم چہار شنبه ۱۰ بجے ' بصدارت تماب سلطان المعظم ' مابین همایوني میں شاهي خاندان کے عزز اعضاء کي ایک مجلس منعقد هوئي - مجلس میں ولي عهد یسف عز الدین افندي - شهـزادهٔ ضیاء الدین آفندي - شهـزاده حید الدین آفندي - شهزاده عبد المجید آفندي بهي شریـک تهے - شهزاده صلاح الدین آفندي' نادرستي مزاج کي وجه سے شریک نه هوسکے - تمام حاضرین آدهه گهنٹـه جلالتماب کے سامنے موجوده حالات پر گفتگو کرتے رهے اور اسکے بعد صحبت برخاست هوگئي (۱) -

حاضرین کے جانے کے بعد کامل پاشا اور جمال الدین افندي شیخ الاسلام) کو شرف باریابي عطا هوا - اسي درمیان میں ایک فرمان سلطاني شایع کرایا گیا که قومي مجلس کي صدارت کامل پاشا کو دیجائے - مجلس میں شرکت کے لیے جو لوگ مدعو کیے گیے تهے ' وه قصر سلطاني میں آنے لگے - اسماعیل خباني بـک مدیر عام تشریفات سلطانیه ' اور رشید پاشا مصاحب حضرة سلطانیه استقبال کرتے تهے -

فهرست شرکاء مجلس

حاضرین مجلس میں علاوه ۱۲ - وزیروں اور مستشار صدارت کے اعیان قوم میں سے حسب ذیل اشخاص شامل تهے :

سعید پاشا (سابق وزیر اعظم) فرید پاشا (سابق وزیر اعظـم) مختار پاشا (سابق وزیر اعظم) رشید عاکف پاشا ' فواد پاشا ' داماد فرید پاشـا ' رضا پاشـا (لفتننت) عمر رشدي پاشا ' آرام آفندي ' رستیدي پاشا ' ازاریان افندي' محمود اکرم (ملک الشعراء) حسني پاشا' حلیم بک' عبـد الرحمن شرف بـک (مورخ السلطـان) رضا افندي ' پرنس سعید حلیم پاشا' سلیمان پاشا' شریف جعفـر پاشا' شریف ناصر بک' عارف حکمت پاشا' عبد القادر آفندي' عزت پاشا' علي غالب بک ' فائق بک' تعوفت بـک' ماوروکور داؤ افندي' محي الدین پاشا' نوري بک' شکري پاشا -

علماء میں سے حسب ذیل اشخاص آئے تهے :

شیـخ محمد اسعد افندي (امین باب فتاواے شیخ الاسلام) شیخ ابراهیـم ادهم افندي (قاضي لشکر روم ایلي) قاضي لشکـر نادول - وکیل تعلیمات مذهبي - شیخ مصطفي عاصم افندي - شیخ ماهر سعید افندي وغیره وغیره -

ان حضرات کے علاوه حسب ذیل اشخاص بهي شریک تهے :—

عزت پاشا (رئیس ارکان حربیهٔ عمـومیه) هادي پاشا فاروقي معاون رئیس ارکان حربیه عمومیه) فرید پاشا (رئیس دائره سواران) عبد الله پاشا (فریق اول) ناظم پاشا (رئیس صیغه صنائع حربیه) خورشید پاشا (فریق حالي و سابق ناظر بحریه) احمد پاشا (رئیس دائره محاسبات) حسني پاشا (مفتش قطعات عسکریه) خلیل پاشا (رئیس محاکمات بحریه) راسم پاشا (رئیس دائره مصارف) عبدي پاشا (رئیس دائره لیمان) صدقي بک (وکیل رئیس ارکان حربیه بحریه) احمـد سالم بک (رئیس ثاني دائره ملکیه) سعید بک (رئیس ثاني دائره تنظیمات) توفیق بک (رئیس ثاني دوائر مالیه و اشغال و معارف) شیخ علي حیدر افندي (رئیس محکمه تمیز نظارت عدلیه) عثماني بک (رئیس دائره جزاء نظاره عدلیه) رشید بک (رئیس دائره استدعاء) اسماعیل حقي بک (باش مدعي عمومي) جمیل پاشا (امین شهر آستانه) سري بک (مدیر عام چنگي خانه) وغیر هم -

اتحادي اعیان ملت کا شرکت سے انکار

مگر (محمود شوکت پاشا) نے معذرت کہلا بهیجي که بیماري کي وجه سے شریک نہیں هوسکتے - شیخ موسى کاظم آفندي (سابق شیخ الاسلام اتحادي) نائل بک ' ابراهیم پاشا' شریف علي حیدر بک سلیمان افندي بستاني (ممبر بیروت و مترجم " هومر ") ضیاء الدین محمد توفیـق پاشـا ' حقـي پاشـا (سابق وزیـر اعظـم) پرنس صبـاح الـدین بک' یه لـوگ نه تو شریک هوے ' اور نه انهوں نے کوئي معذرت بهیجي -

آغـاز مجلس

قصر سلطاني میں قائمه العز (هائي آف ایمبسیڈر) مجلس کے لیے تجویز کیا گیا تها - جب لوگ جمع هو گئے تو کامل پاشا شرکت جلسه کے لیے جلالتماب سلطان المعظم کے پاس سے اٹهے اور ڈیڑه بجے آکر کرسي صدارت پر بیٹهے - کرسي کے دهني جانب شیخ الاسلام ' اور بائیں جانب سعید پاشا (سابق وزیر اعظم) تهے - حاضرین کي تعداد قریباً ایک سو تهي - سعید بک (مدیر تحریرات باب عالي) کهڑے هوے ' اور دول کي یه یاد داشت پڑهکے سنائي جو حسب ذیل تهي :

یاد داشت دول سته

" هم سفراء آسٹریا ' انگلستان ' روس ' جرمني ' اور اطالیا جنکے دستخط اس یاد داشت پر هیں ' جلالتماب سلطان کے وزیر کو اپني اپني حکومتوں کي طرف سے ' جنکے هم تابع هیں' اطلاع دیتے هیں :

چونکه هماري سلطنتوں کو عدم اعاده جنگ سے سخت رغبت هے ' اسلیے انهوں نے خیال کیا که جلالت ماب سلطان کي نظر اس جوابدهي کي طرف مبذول کریں جو دول عظمي کے نصائح نه قبول کرنے کي صورت میں (بصورت عدم قیام امن عامه) ان پر عائد هوگي -

نیز یه که اگر جنگ شروع هوگئي اور آستانه کي حالت مناقشه انگیز هوگئي یا اعادهٔ جنگ کیوجه سے دولت علیه کے ایشیائي ممالک میں سے کوئي ملک مفتوح هو گیا' تو باب عالي کیلیے ضروري هوگا که اس تنگي فرصت سے (جس پر هم اسوقت متنبه کر رهے هیں اور جس سے نکالنے کے لیے هم کوشاں هیں) نکلنے میں دول عظمی سے کسي قسم کي مدد کي امید نه رکهے -

اگر دولت عثمانیه نے صلح منظور کرلي تو پهر ان نقصانات کي تلافي یوں کي جائیگي که آستانه میں اپنے مرکز کو قوي کرنے اور اپنی وسیع ایشیائي مقبوضات سے (جو دولت عثمانیه کي حقیقي قوت کے سر چشمے هیں) فائده اٹهانے کے باب میں دول عظمی کي مادي و اخلاقي مدد سے فائده اٹها سکے گي - جلالتماب سلطان کي حکومت کو معلوم هونا چاهیے که باب عالي جسقدر یورپ کے نصـائح کي (رو

(۱) یه خاندان سلطاني کي اجراء جنـگ کیلیے آخري کوشش تهي ' جسکا حال ائنده اشاعت میں هم درج کرینگے [الهـلال]

مولوي واحد حسين صاحب وكيل هائي كورٹ و سكريٹري بنگال پراونشيل كانفرنس ' اور مولوي محمد اكرم صاحب ايڈيٹر " محمدي " نے بهي اس موقعه پر مبسوط تقريريں كي تهيں -

اسكے بعد تيسرا رزوليوشن پيش هوا :

That this meeting expresses its strong disapproval of the letter of His Highness the Aga Khan, published in a Bombay paper, as it does not voice the opinion of the Indian Musulman and considers it as most inopportune and misleading.

" مسلمانوں كا يه قائم مقام جلسه هزهائنس سر آغا خاں كي اس چٹهي كي نسبت ' جو انهوں نے بمبئي كے اخباروں ميں شائع كي هے ' اپني منتها درجه ناراضگي ظاهر كرتا هے ' كيونكه جو خيالات اسميں ظاهر كيے گيے هيں ' وه مسلمانان هند كے اصلي خيالات نهيں هيں - نيز ان خيالات كو سخت بے موقع اور گمراه كننده خيال كرتا هے " -

ابهي اس رزوليوشن كے متعلق تقريريں شروع بهي نهيں هوئي تهيں كه تمام جلسه ميں (سر اغا خاں) كے ذكر نے ايك سخت برهمي اور غصه كي شورش پيدا كردي - معلوم هوتا تها كه اب پبلك اِس نام كو سكون و اعتدال كے ساتهه سننے كيليے بالكل طيار نهيں هے ' اور اس نام سے اسدرجه متاذي و متالم هے ' كه سننے كے ساتهه هي اظهار غيظ و غضب كيليے بے اختيار هوجاتي هے - جونهي هز هائينس كا نام رزوليوشن ميں آيا ' معاً انكار و تبري كي صدائيں هر طرف سے اٹهنے لگيں - بهت سي اوازيں نهايت سخت و شديد الفاظ و القاب كے ساتهه مختلف سمتوں سے سننے ميں آئيں تهيں ' جنكا ذكر يهاں مناسب نهيں سمجهتا ' اور جو يقيناً نامناسب اور قابل تنبيه و مواخذه تهيں - مسٹر مظهر الحق نے كمال دانشمندي اور قابليت صدارت كے ساتهه لوگونكو اس بے اعتدالي سے روكا ' اور نهايت سختي كے ساتهه سرزنش كي - اگر وه نه روكتے تو زبانيں دلوں كے بے اختيارانه جوش سے اسقدر بے قابو هو رهي تهيں كه عجب نهيں ' تمام جلسے ميں اُن سخت و شديد الفاظ كي تكرار متعدي هو جاتي -

اگر ميرے بعض نيك گمان احباب اجازت ديں تو بغير اميد صلهٔ و مزِد تحسين كے كهه سكتا هوں كه اس سر زنش و تنبيه ميں ميں نے بهي حصه ليا -

چند الفاظ جو اس موقع پر ميں نے كهے تهے ' بهتر هے كه انكي ابتدائي تمهيد كا خلاصه قلمبند كردوں :

ايڈيٹر الهلال كي تيسرے رزوليوشن كے متعلق تقرير

" آس آخري شكريهٔ صدارت سے پهلے جسكے ليے ابهي انريبل مسٹر فضل حق آپكے سامنے آئيں گے ' ميں اپنے جوش خيالات سے بے اختيار هوں كه مسٹر مظهر الحق كا خاص طور پر شكريه ادا كروں - آپكو معلوم هے كه حق گوئي كي راه مشكلات اور ازمايشوں سے پر هے ' اور اسكے ايك چهوٹے سے چهوٹے فرض كے ادا كرنے كيليے بهي بڑي سے بڑي قرباني كي ضرورت هوتي هے - پس جب كسي راست باز انسان كي زبان سچائي كيليے كهلے ' تو اسپر نه جاؤ كه آس نے ايك عام اور بالكل ظاهر و آسان بات كهدي ' بلكه اسكو ديكهو كه اس نے سچائي كا اعلان كيا ' اور سچائي خواه كتني هي آسان قسم كي هو ' مگر قرباني اور ايثار سے خالي نهيں - پهر ديكهو كه زمانه كيسا پر آشوب هو رها هے ' اور باطل پرستي كي عالمگير حكومت نے دلوں كو كس قدر مرعوب كرديا هے ؟ هر دلعزيزي كي زنجير سے كوئي پانوں خالي نهيں ' اور دل اور زبان كهيں بهي متفق نهيں - پس نهايت سچي تعريف كے مستحق هيں مسٹر مظهر الحق ' جنهوں نے عين موقعه پر تمام مسلمانان هند كے دلي جذبات كي ترجماني كي ' اور اپني تقرير صدارت كا بڑا حصه هزهائنس سر اغا خان كي ضلالت انديش اور مسلم آزار تحرير كي تغليط كيليے مخصوص كرديا (چيرز)

ميں خاص طور پر اس اعلان حق كي تعريف پر اسليے زور ديتا هوں كه ميرے تجربے ميں هزهائنس سر اغا خان كا مسئله هميشه مدعيان حريت و حق گوئي كيليے ايك سب سے بڑي آزمايش رها هے (چيرز)

برادران غيور ! هم كو چاهيے كه اپنے مقصد كے اظهار ميں بالكل غير مشتبه هوں ' اور جب اپني صدا بلند كريں تو اسقدر صاف هو كه اسكے سمجهنے ميں ذرا بهي دير نه لگے - اس رزوليوشن كے پيش كرنے سے همارا مقصد يه نهيں هے كه سر اغا خاں كي تحقير و تذليل كريں ' بلكه يه ' كه اپني قوم كو تحقير سے بچائيں (چيرز)

هم اس وقت جس كام ميں مصروف هيں وه دوسروں كي نيتوں اور چهپے هوے بهيدوں كا تجسس نهيں هے ' بلكه صرف اپني نيت اور كهلے هوے خيال كا اظهار - هم نهيں جانتے كه سر اغا خاں كي نيت اس مشورے كے دينے سے كيا تهي ؟ مگر هم بتلا سكتے هيں كه همارے دل كے خيالات اس بارے ميں كيا هيں ؟ پس يه جو كچهه كيا جارها هے گو كسي پر حمله هو ' ليكن اسكا مقصد حمله نهيں هے بلكه صرف اپني بريت (چيرز)

برائيوں كے ذكر كے وقت نيكيوں كو ياد ركهنا ايك مشكل ترين اخلاقي رياضت هے - علی الخصوص ايسي حالت ميں ' جبكه نيكي كی شكل افسرده مگر برائيوں كا هيكل مهيب هو ' تاهم هم پوري كوشش كرينگے كه اس اخلاقي رياضت سے عهده برا هو سكيں - هم كو ياد هے كه هزهائينس نے پچهلے چند برسوں كے اندر بهت سے كام كيے هيں - انهوں نے تهوڑے عرصے كے اندر علي گڈه يونيورسٹي كيليے ايك بڑي رقم فراهم كردي اور متعدد كاموں ميں اپنے جيب خاص سے بڑي بڑي رقميں ديں - روپے كا خرچ كرنا ايك بڑي اولوالعزمي كي بات هے ' اور هم هرگز نهيں چاهتے كه موجوده حالات پر اسقدر زور ديں كه اس گذشته اولوالعزمي كو صدمه پهنچے ' تاهم اسلام كے ايك هزار ساله نقش قدم كو سر زمين يورپ سے محو كردينے كے مشورے كي جگهه ' شايد يه زياده بهتر تها كه مسلمانان هند كي بعض تعليمي عمارتيں روپے سے محروم رهجاتيں - نئي برائي همارے ليے اسقدر درد انگيز هے كه اگر پراني بهلائي اسكي جگهه نه ملتي ' تو هم شكايت كي جگهه يقيناً شكر گذار هوتے "

مسٹر (مظهر الحق) نے كها :

" اس رزوليوشن كے متعلق چند الفاظ ميں مكرر كهنا چاهتا هوں - مجهكو افسوس هے كه رزوليوشن كے پيش هوتے وقت بعض صاحبوں نے بے اعتدالانه جوش كا اظهار كيا - ميں اسكو پسند نهيں كرتا - همارا مقصد اس تجويز كے پيش كرنے سے صرف يه هے كه انگلستان ميں هزهائنس كي تحرير همارے خيالات كي نسبت كوئي غلط فهمي پيدا نه كردے - هزهائنس كي نسبت مجهكو ذاتي طور پر معلوم هے كه انكے دل ميں قوم كا درد هے - انكي خدمات سے هميں انكار نهيں - ليكن يه انكي ايك غلطي هے اور هم كو اپنے طرز عمل سے ثابت كرنا هے كه غلطي خواه كتنے هي بڑے شخص كي هو ' مگر هم اسكو ٹوكنے كيليے طيار هيں (چيرز)

قوم كا فرض هے كه وه اپنے ليڈروں كي عزت كرے ' ليكن اسكے يه معنے نهيں هيں كه انكي هر غلط راے تسليم كرلي جاے - قوم كو سچي نكته چيني كيليے هر وقت طيار رهنا چاهيے ' اور ليڈروں كا فرض هے كه

[بقيه مضمون كيليے صفحه - ۱۹ - ديكهيے]

جونهي سلطان کي سواري همارے پاس سے نکلي ' همنے سلام کیا اور خوشي کے نعرے بلند کیے - سلطان المعظم نے اپنے ایڈي کانگ کے ذریعه سلام کهلا بهیجا - هم سب نے سلطان المعظم کے ساتهه نماز ادا کي جسکے بعد حضرت سلطان ایوب انصاري کے مزار پر گئے یه ایک عالیشان عمارت اور بهت آراسته هے - یہاں رسالت مآب صلی الله علیه وسلم کے قدم مبارک کا نشان هے - یہاں سے هم سلطان محمد فاتح کے مقبرے کو گئے - یہاں آں حضرت صلی الله علیه وسلم کے موئے مبارک کي زیارت کي - مقبرے کي دیوار پر ایک نہایت خوشنما کتبه هے ' جسمیں ایک حدیث بطور پیشین گوئي فتح قسطنطنیه کے متعلق لکهي هوئي هے اب هملوگ جلد میدان جنگ جانیوالے هیں .... لڑائي کي صحیح خبریں یہاں بهي کمیاب هیں - هندوستان کے بعض اخبارات میں یہاں سے زیاده وضاحت سے معلوم هوتي هیں (نیازي بے) بڑي جانبازي سے کام کر رهے هیں - جهاد کا کوئي اعلان نہیں هوا هے - سننے میں آیا هے که عراق اور شام کي فوجیں لڑائي کیواسطے تیار هیں .... آج شام کو

همیشه زنده رکهیگا - ترکي کي مالي حالت بهي اچهي نہیں هے .... عنقریب ایک عظیم الشان جنگ هونیوالي هے - ایڈریا نوپل کے محصورین کي حالت بہت اچهي هے - ترکي قلعے بہت مضبوط حالت میں هیں .... یه سنکے کیسا افسوس هوا که سالونیکا کو بغیر لڑائي کے تحسین پاشا نے یونانیوں کے حواله کردیا مگر حال کي خبر هے که پرسوں ترکوں نے ایک زبردست فتح یونانیوں پر اسي سلونیکا کے قریب حاصل کي -

(۲۱ جنوري) تمام ترک اپنے هندوستاني برادران دیني کي همدردي کے بیحد مشکور هیں - اونکو هندوستان کے اس اظہار همدردي و محبت پر سخت تعجب هے - معزز پاشا اور دیگر اکابر قوم بهي همارے خلوص اور محبت سے بہت متاثر هوتے هیں اور هملوگوں سے نہایت محبت اور احسانمندي سے پیش آتے هیں -

(۱۶) تاریخ کو هز اکسلنسي نسیم عمر پاشا نے همارے طبي مشن کي ایک پر تکلف دعوت کي - پاشاے موصوف کا محل نہایت شاندار اور اراسته هے - دعوت میں هز اکسلنسي اسد پاشا ' جو امراض

شـــذرات نظـــم

— * —

درس پیشوائي کي ابجد

میں نے یه حضرت والا سے کئي بار کہا : * یه تو انداز خوشامد هے ' اسے کیا کیجیے ؟
مسکرا کر یه کہا مجهسے ' که هاں سچ هے ' مگر * کامیابي کي یه ابجد هے ' اسے کیا کیجیے ؟

اینده لیگ کي پرسیڈنٹي

لیگ نے سلف گورنمنٹ کي جو کي خواهش * وہ یه سمجهي تهي که یه طرز بدیع اچها هے
لیکن اب اسنے یه سمجها که غلط تها وہ خیال * که ملازم رهي اچها ' جو مطیع اچها هے

اب کے هوجایگا اِس جرأت بیجا کا علاج
لیگ مجرم هے تو هونے دو ' شفیع اچها هے

کشاف

خبر آئي که لڑائي پهر شروع هوگئي - ترکي بیڑا (دردانیال) سے نکل کر (بحر ایجین) میں یونانیوں سے لڑنے گیا هے - شتلجه میں بهي لڑائي شروع هوگئي - ابکي مرتبه سخت لڑائي هوگي اور خدا سے امید هے که ترکوں کي فتح هو - دشمنوں نے مفتوحه مقاموں کے کل مسلمانوں کے ساتهه جو قساوت کي هے ' وہ بیان سے باهر هے اکثر جگه چهوٹے چهوٹے بچے اور عورتیں پکڑ کے زنده جلادي گئیں - انکے ظلم کي باتیں سننے کي تاب نہیں -

(۱۴ جنوري) کل ڈاکٹر انصاري مع چند ترکي افسروں اور ڈاکٹروں کے وہ مقام دیکهنے گئے ' جہاں هملوگونکا اسپتال قائم هوگا اس مقام کا نام (عمر کوي) هے اور شتلجه لین کے بہت قریب هے - یہاں ناظم پاشا سے بهي ملاقات هوئي - ناظم پاشا نہایت خلق اور گرم جوشي سے پیش آئے - لڑائي کي بابت بہت گفتگو رهي - پاشاے موصوف سخت افسوس کرتے تهے که فوجي انتظام بہت خراب هے - سننے میں آتا هے که وزارت بدل جایگي - ایک پارٹي لڑائي جاري رکهنے کي طرفدار هے اور دوسري پارٹي صلح کرلینا چاهتي هے -

چشم کے ایک ماهر خیال کیے جاتے هیں ' اور ڈاکٹر طلعت بے اور بعض اور مشہور ترکي ڈاکٹر بهي مدعو تهے - کهانے سب انگریزي اقسام کے تهے ' جیساکه آپکو مینو (فہرست طعام) سے معلوم هوگا - ایک مفصل تقریر میں میزبان نے همارے مشن کا شکریه ادا کیا اور اثناے گفتگو میں مختلف ممالک کے مسلمانوں کے درمیان رشتۂ اخوت و محبت قایم کرنیکے ذرایع پر بحث کرتے هوے کہا : کیا اچها هوتا اگر هم میں اور همارے هندوستاني برادران دیني میں رشتۂ مناکحت قائم هوا کرتا ! هندوستاني لوگ ترکي عورتوں سے اور ترک هندوستان کي عورتوں سے بے تکلف شادیاں کرتے اور اس طریقه سے وہ رشتۂ یگانگت قایم هوجاتا جسکي اسلام کو بہت سخت ضرورت هے - اس تجویز کو هم سب نے بہت پسند کیا بلکه همارے ساتهه کے ایک شخص نے اسکي تائید میں کہا که تجویز تو بہت اچهي هے مگر ترک بهي اینده یورپ کي عیسائي عورتوں سے مناکحت کرنا چهوڑ دیں کیونکه یه اونکي خرابي نسل کا باعث هوتا هے - یورپ کي عیسائي لیڈیوں سے هماري هندوستاني عورتیں کہیں بہتر هیں - اس پر لطف [illegible] درخواست کی که

نصائح ' جنمیں یورپ اور دولت عثمانیہ' دونوں کے مصالح یکجا هیں) اتباع کي طرف میلان رضا مندي ظاهر کریگا ' اسي قدر عملي حیثیت سے اسکو دول عظمی کي مدد ملیگي -

اسلیے دول عظمی مکرر باب عالي کو نصیحت کرتي هیں اور اس سے خواهش ظاهر کرتي هیں (بحالیکہ وہ خود باهم متفق هیں) کہ ادرنہ ریاستہاے بلقان کے لیے چھوڑدے - اور مسئلہ جزائر ارخبیل کے حل میں دول عظمی پر اعتماد کرے - اسوقت باب عالي کو حق هوگا کہ مسلمانان مقدونیہ کے مصالح اور ادرنہ میں مساجد اور مذهبي معابد کے احترام کي محافظت میں دول عظمي کي مساعدت پر وثوق کرے - دول کوشش کرینگي کہ مسئلہ جزائر ارخبیل کو اسطرح حل کریں کہ دولت عثمانیہ کو ان تمام چیزوں سے مطمئن کردے جو اسکے مستقبل کیلیے خوف انگیز هیں -

(مرقومۂ آستانہ ١٧ - جنوري سنہ ١٩١٣ ع)

هم هیں سفراے دول عظمي :

بومپار	سفیر فرانس
گیرس	سفیر روس
گیرار لوتھر	سفیر انگلستان
بالا ویچنین	سفیر آسٹریا
و انگھام	سفیر جرمني
گیسیلو گارونی	سفیر اطالیا

وزرا کي تقریر

یاد داشت پڑھنے کے بعد (مرحوم) ناظم پاشا وزیر جنگ کھڑے هوے' اور حاضرین کو موجودہ جنگ کے حالات اور فریقین جنگ کے لشکروں کے موقف (پوزیشن) سے مطلع کیا - انکے بعد عبد الرحمن بک وزیر مال کھڑے هوے اور مالي حالت کي حقیقت سے ناظرین کو آگاہ کیا - انکے بعد نوار ڈنگیان آفندي وزیر خارجیہ کھڑے هوے اور بیان کیا کہ انکو سخت سردي لگ گئي هے جسکي وجہ سے وہ آواز اتني بلند نہیں کرسکتے کہ سب سن سکیں ' اسلیے انھوں نے اپنے بیانات ایک کاغذ پر لکھدیے هیں جو انکی طرف سے سعید بک وزیر مال نے حاضرین کو سناے' - انکے بیانات میں سیاست عامہ کي حالت' هر سلطنت کے طریقے ' اور ان اعلانات کے متعلق جو تمام دول نے اپني سفراء کي معرفت بھیجے هیں' تشریحات تھیں -

انکے بعد شیخ مصطفی آفندي مبعوث سابق ' داماد فرید پاشا' داماد خاندان سلطاني ' مشیر فواد پاشا ' شیخ محمود اسعد آفندي ناظر دفتر خاقاني ' رشید عاکف پاشا' لفوقت بک ' سعید پاشا سابق وزیر ' یکے بعد دیگرے کھڑے هوے اور هر شخص نے کچھہ نہ کچھہ تقریر کي - اِن تمام مقررین نے بالاتفاق موجودہ معاملات کے نرمي و امن کے ساتھہ طے هونے پر زور دیا -

انکے بعد اسمعیل حقي بک نایب عمومی کھڑے هوے اور اجراے جنگ کي فرمایش کرتے هوے چند مسائل کے متعلق کچھہ کہا ' اور زور دینا چاها کہ جنگ شروع کي جاے ' لیکن ناظم پاشا نے ان کي تقریر کے لفظوں کو خلاف واقعہ بیان کرکے انکي تردید کردي - ان لوگوں میں سے جب هر شخص اپنے خیالات ظاهر کرچکا تو دول عظمی کے ساتھہ نرمي و اشتي سے حقوق دولت عثمانیہ کي حفاظت کے ضروري هونے کي طرف تمام رائیں لي گئیں -

رشید پاشا وزیر داخلہ اور نور ڈانگیان افندي وزیر خارجیہ نے چند ضروري باتیں پیش کیں - انکے بعد مورخ سلطاني : عبد الرحمن بک نے تقریر کي - پھر ناظم پاشا کھڑے هوے اور اغاز جنگ سے فوج کي حالت جیسي کچھہ رهی تھي ' لوگوں سے بیان کي - دوران تقریر میں انھوں نے کہا : " اسوقت فوج کي تمام ضروریات پورے طور پر موجود هیں - اور اسکي ادبي (مارل) حالت بھي بہت اچھي هے "

سعید پاشا (سابق وزیر اعظم) نے پوچھا : کیا یہ مجلس کوئي سرکاري حیثیت رکھتي هے ؟ جواب دیا گیا کہ یہ مجلس شوری هے -

حاضرین میں بجز چند اشخاص کے سب وزارت کي راے سے متفق تھے - ۴ - بجے مجلس برخاست هوئي - سعید پاشا سابق وزیر اعظم نے کامل پاشا کا هاتھہ پکڑ کے زینے تک مشائعت کي ' اور اسکے بعد اعضاء مجلس قصر سلطاني کے هال میں منتشر هو کر کھانے پینے میں مشغول هوگئے -

دوران مباحثہ میں جلالتماب سلطان المعظم کو تمام واقعات کي خبر ملتي رهي تھي -

ساقزکوئي کي محافظ فوج کي شجاعت

— * —

اخبار (لوید) عثماني کو اپنے نامہ نگار ازمیر سے اطلاع ملي هے : ساقزکي عثماني محافظ فوج نے دشمن کي فوج کا' جو اس سے کئي چند زیادہ تھي ' نہایت بہادرانہ مقابلہ کیا - وہ اس امید پر کہ عنقریب عثماني بیڑا محاصرہ کو اٹھا دینے کے لیے دردانیال سے نکلیگا ' برابر نہایت مصائب و متاعب برداشت کرتي رهي - جب اسکو عثماني اور یوناني بیڑوں کي معرکہ آرائي کي خبر پہلے پہل ملي ' تو اس نے نہایت فرح و شادماني کے ساتھہ اس خبر کا استقبال کیا - وہ امید کرتي رهي کہ عثماني بیڑہ اسکی مدد کیلیے فوراً نمودار هوگا -

رسد کے خرچ هو جانے کیوجہ سے جب اسکي حالت بہت سخت نازک هوگئي اور اسمیں مقابلہ کي طاقت نہیں رهي' تو دو بارہ عسکري اشارات کے ذریعہ سے اطلاع دي کہ هم هر طرف سے گھرے هوئے هیں - اگر عثماني بیڑا هماري مدد کو نہ اگیا تو هماري حالت سخت نازک هو جائیگي - لیکن عثماني بیڑا ان محصور بہادروں کي مدد نہ کرسکا اور مجبوراً فوج نے شہر حوالہ کردیا - یوناني کمانیر نے انکي اور انکے ماتحتوں کي شجاعت کا اقرار کیا اور تلوار باندھنے کي اجازت دي -

عثماني فتـــوحات

— * —

آستانہ علیہ میں خبر آئي هے کہ ایک عثماني آهن پوش جہاز جزیرہ آسترو پالیا کے قریب تک پہنچگیا - جہاں اسکا مقابلہ چار جنگي کشتیوں سے هوا - انپر یوناني پھریرے اڑ رهے تھے - لیکن عثماني جہاز نے تین کشتیوں کو غرق آب کردیا - صرف ایک نے بچکے ساحل میں پناہ لي -

عثماني فوج نے شنکین کي سرحد کو (جو ساحل اشقودرہ پر واقع هے) واپس لیلیا هے -

قسطنطنیہ کي چٹھي

—:❀:—

ڈاکٹر محمود اللہ جو کلکتہ سے ڈاکٹر انصاري کے مشن کے ساتھہ گئے هیں' اپنے خط میں لکھتے هیں :

(٥ جنوري) همارا قیام اسپتال (قادرگاہ) میں هے جو استنبول میں واقع هے - یہ ایک بہت بڑا اسپتال قابلہ گري کا هے' مگر بالفعل ایک جنگي اسپتال بنا دیا گیا هے - یہاں کے مریض بہت اچھي حالت میں هیں - بلجیم کي (بیرونس روزین) یہانکي بڑي نرس اور ڈاکٹر سہامي ' جو ایک یہودي هیں ' اسکے بڑے ڈاکٹر هیں - ترک لوگ همارے ساتھہ نہایت خلق اور مہمان نوازي سے پیش آتے هیں ...... پرسوں جمعہ کو هملوگ مسجد جامع میں نماز کے واسطے گئے تھے - اسي مسجد میں سلطان المعظم بھي تشریف لائے -

ھیں - انگلستان اور روس کے دفاتر خارجہ میں ترکوں کي انتظامي حکومت کو تباہ کرنے کی نیت سے جو سازش ھوئي تھي ' اُس کا بیان بھي بارھا کیا جا چکا ھے -

اِن دونوں میں سے ھر ایک کا مطلب علیحدہ تھا - انگلستان اس انتظامی حکومت کو تباہ کرکے قاھرہ میں اپنا مطلب یعني مصر پر برطانیہ کا دوامي دخل حاصل کرنا چاھتا تھا - روس چاھتا تھا کہ باسفورس اور دردانیال کے اندر سے اپنے جنگي جہازات کي آمد و رفت کي کھلي اجازت حاصل کرائے - عیسائیوں کے اِن دونوں پر ھوس مطالبوں کا قسطنطنیہ کے نو جوان ترکوں کي حکومت نے تکا سا جواب دیدیا تھا اور اپنے جواب پر استقلال کے ساتھہ قائم تھي - پس اس اینگلو رشین مطالب بر آري کے لیے اس بات کیضرورت محسوس ھوئي کہ وہ حکومت جو ملک کي سچي خیرخواہ تھي اور عثماني پارلیمنٹ جسکي پشت پناہ تھي' اپني جگھہ ایک ایسي حکومت کے لیے خالي کردے' جو اجانب کے ھاتھوں میں کٹ پتلي بنکر رھے - ساتھہ ھي ساتھہ وہ سخت گیر پارلیمنٹ ' جسکا فیصلہ کوئي زبردست ھاتھہ متزلزل نہ کرسکتا تھا' توڑدي جائے - [یعنے اتحادي وزارت کي پارلیمنٹ]

ھم ھمیشہ بتلاتے رھے ھیں کہ گذشتہ سال کے واقعات کي سچي تاریخ اگر کوئي ھے تو یہي ھے - ڈاؤننگ اسٹریٹ (سر اِڈورڈ گرے کا آفس) اور سینٹ پٹرس برگ (روسي دار الحکومت) کیطرف سے اطالیونکو طرابلس پر دن دھاڑے ڈکیتي کے لیے مستعدي کے ساتھہ جو تائید ملي تھي' اسکا راز اسي تاریخ میں مضمر ھے - نیز دول یورپ کے اس دباؤ کي تاریخ بھي' جو سلطان پر شاہ اطالیہ کے ساتھہ شرمناک صلح کرنے کے لیے ڈالا گیا تھا' یہیں پنہاں ھے - گذشتہ گرمیوں میں البانیہ اور مقدونیہ میں نوجوان ترکونکو جس فساد کا نئے سرے سے مقابلہ کرنا پڑا تھا' اسکا بھي بھید اسي میں پوشیدہ تھا - یہي فساد بڑھتے بڑھتے تین مہینے ھوے قسطنطنیہ میں قابل ترین نوجوان ترک اور وزیر جنگ یعني شوکت پاشا کے خلاف فوجي بغاوت کي شکل میں نمودار ھوا ' اور انجام کار شوکت پاشا اور نوجوان ترکوں کي حکومت کو اسي فساد نے استعفا دینے پر مجبورکیا ' اور اسکي جگہ ایک قدامت پسند فریق کو بندۂ انگلستان یعني کامل پاشا کي سر کردگي میں لا بٹھایا - اس ملک فروش نے عثماني پارلیمنٹ کو ڈھٹائي اور بے ضابطگي کے ساتھہ بر طرف کردیا ' اور یورپ کے اِشارے پر ناچنے والے وزرا کے ماتحت ' پراني بے قاعدہ حکومت پھر سے قائم کردي -

یہ سارے ھتھہ کھنڈے انگلستان کے تھے البتہ اسکا نیا سازشي آشنا : روس بھي اسکا ساتھہ دیتا جاتا تھا - آگے چلکر انگلستان کي بلقاني کمیٹي اور لندن کے وہ لبرل اخبارات بھي جو گورنمنٹ کے زیر اثر ھیں' انکے مرید بنگئے -

جنگ بلقان کا انتہائي انجام جو کچھہ ھوا' شاید وھاں تک سر اڈورڈ گرے کي نیت ابتداءً نہ پہنچي ھوگي' با ایں ھمہ جو مصیبت ناک واقعات اِس جنگ کے اثناء میں ظھور پذیر ھوتے گئے ھیں ' بلا شک و شبہ انگلستان کي حکومت اُن سبھونکے لیے ذمہ دار ھے - انگلستان کي صلاح کے بموجب کامل پاشا نے تمام فوجي اور ملکي انتظامات کا محکمہ جوانمرد اور لائق کارکن افسروں سے خالي کردیا - صوبہ کے با دیانت تجربہ کار اور ھوشیار معاملہ شناس نوجوان ترک حاکموں کي جگھہ ' گذشتہ حکومت کے وقت کے بد اخلاق ایجنٹ مقرر کیے گئے - فوج کے بڑے بڑے افسرونکے ھاتھہ سے' جنکي تعلیم اعلی پیمانے کي تھي' اختیارات چھین لیے گئے' اور یہ اختیارات اُن نکمے اشخاص کو دے دیے گئے جو مدت سے برطرف کردیے گئے تھے مگر اِس نئي پرانے خیالات کي ڈرپوک وزارت کے ھاتھہ بٹانے والے دوست تھے -

سب سے مہلک کام یہ کیا کہ شوکت پاشا کو - جو (وان ڈرگولٹز) کے اعلی درجہ کے قابل اور لئیق شاگرد تھے ' جنھوں نے فوج کے جنرل اسٹاف کي اصلاح جدید طریقے کے مطابق کي تھي ' اور جنکے دماغ میں تمام مقبوضات سلطنت عثمانیہ کے بچاو کي جنگي تدبیریں کل کي کل محفوظ تھیں - بر طرف کرکے انکي جگھہ (ناظم پاشا) کو مقرر کردیا - ناظم پاشا فوجي علوم کے پرانے مکتب کي ایک جاھل یاد گار ھے - وزارت جنگ کے اعلی عہدے پر آکر اسنے نگراني افواج میں (جسکا مادہ اسمیں مطلق نہ تھا) جو غفلت برتي ' اسیکا نتیجہ تھا کہ فوج کي حالت میں اس قدر جلد ابتري پھیلتي گئي - سب سے مضر بات یہ ھوئي کہ کامل پاشا نے (جسکا دستور العمل یہي تھا کہ انگلستان کي خواھشات کے مطابق چلا کرے اور انگریزوں کي نصیحت کو سر آنکھوں سے مان لیا کرے) اس بھروسے اور اس اعتماد پر کہ انگریزي مدبري کا سہارا ایسا نہیں ھے جو کبھي بے نتیجہ رھے' آنے والي جنگ کے لیے دیدۂ و دانستہ کسي قسم کي تیاري نکي - نتیجہ یہ ھوا کہ جسوقت اتحادیوں نے اعلان جنگ کردیا تو ترکي فوج بالکل بے سروسامان تھي - نہ تو باربرداري کا کوئي سامان تھا' نہ رسد مہیا تھي ' اور نہ آلات جنگ ھي موجود تھے - اتنا بھي تو نہ تھا کہ جنگ کرنے کي کوئي باترتیب اسکیم پیش نظر ھوتي !

مختلف آرمي کور علحدہ علحدہ جگھوں میں غیر مستعد پڑي ھوئي تھیں ' حتی کہ آخري وقت تک بھي ریزرو کے سپاھي مجتمع نہیں کیے گئے - ان ساري باتوں کے لیے ضرور بالضرور کامل ذمہ دار ھے -

اسکے ساتھہ ساتھہ جب ترکوں کي حکومت کے اگلے وقتوں کو یاد کرتا ھوں' تو اس یقین کو دل سے مٹانا مشکل ھوجاتا ھے کہ یہہ پیر فرتوت' جو حمیدیہ اور اسکے اگلے عہد کي یادگار ھے' اپنے ملک پر ان ساري مصیبتونکے لانے کے لیے ایک نہ ایک نوع سے ضرور ساجھي تھا - یہہ بالکل یقیني ھے کہ کامل نے یا تو خود بخود ' یا انگلستان کے سفیر کے ورغلانے سے یہہ خیال کرلیا ھوگا کہ یورپ کے مقبوضہ صوبجات کو اسلامي قبضے میں رکھنا قطعاً ناممکن ھے ' اور اسي خیال سے انکے بچانے کیلیے کوئي ایسا کام نکیا جسکو اصلي کوشش کہا جاسکے - بھر حال کامل اور سر اڈورڈ گرے کو مجرم قرار دینے کیلیے صرف اتني سي بات پر نظر ڈال لینا کافي ھے کہ ایک ایسے وقت میں جب کہ سلطنت عثمانیہ کي حالت آج سے چار مہینے قبل کیطرح نازک تھي اور ھر طرفسے خطرات اسکے سر پر منڈلا رھے تھے' سلطنت کے انتظام کي باگ کامل کے ھاتھہ میں دیدي گئي - کامل انگلستان کا پیمان دادہ نوکر تھا اور سلطان کي فوجی تباھی کیلیے انگلستان کو آسکے ساتھہ ساتھہ ھمیشہ کیلیے مورد الزام رھنا پڑیگا -

یہ ساري باتیں تو اس یاد گار مکر و فریب کے گذشتہ واقعات کے متعلق تھیں' آیندہ کي نسبت میرا خیال ھے کہ دیکھنے والے دیکھینگے کہ سلطان کے یورپین مقبوضات میں سے اگر کچھہ حصہ اُنکے قبضے میں رہ جائیگا تو اس سبب سے نہیں رھے گا کہ انگلستان اُنکي کسي قسم کي اِعانت کریگا - کیونکہ انگلستان نے اُنھیں کوئي مدد نہیں دي ھے ' بلکہ صرف جرمني کي بدولت رھیگا - اسمیں کوئي شک نہیں کہ یہي جرمني ھے جس نے بیچ میں پڑکر شاہ فرڈیننڈ کو قسطنطنیہ تک بڑھ آنے سے روکا ھے - آیندہ کیلیے بھي اسي پر بھروسہ

مقالات

هم سب هز اکسلنسی انور بے کي زيارت کے بيحد مشتاق هيں - آپ همارا يه اشتياق کسي طرح انکے گوش گذار کرديں - انهوں نے جواب ديا : بهت اچها ' ميں انکو فوراً مطلع کرونگا ' وه بالفعل شٹلجه ميں هيں - مگر اميد هے که کل آپلوگوں سے ضرور مليں - چنانچه دوسرے دن ٹهيک تين بجے هز اکسلنسي انور بے نهايت بے تکلفي سے تن تنها اسپتال ميں هملوگوں سے ملنے تشريف لاے - يه پهلا موقعه تها که همنے اونکو ديکها - وه نهايت خوشرو جوان ' تقريباً تيس سال کے معلوم هوتے هيں - اُنکے چهرے پر ايک عجيب دلفريب مسکراهٹ هے - فوج ميں اُنسے زياده کوئي هردل عزيز نهيں - هم سب نے نهايت گرمجوشي سے اونکا استقبال کيا اور اونکے قومي کارنامونکي جسقدر تعريف الفاظ ميں هوسکي ' همنے کي - انهوں نے بهي همارا ته دل سے شکريه ادا کيا اور همارے خلوص و محبت کي بهت قدر کي - اسکے بعد وه هملوگوں کو ساتهه ليکر بيماروں کے وارڈ کي طرف چلے - هر سپاهي کي پيٹهه نهايت شفقت سے ٹهونکتے اور نهايت محبت اور دلدهي کے لهجے ميں اوس سے باتيں کرتے تهے - اونکا هر هر لفظ همدردي اور اميد سے بهرا هوا تها - وه اونکو سمجهاتے تهے که " رنج نکرو اور اپني تکليفونکا خيال اپنے دل سے اٹهادو ! ديکهو ! تمهارے بهائي کتنے دور دراز فاصله سے سفر کي مصيبتيں جهيلکے صرف اسليے آے هيں تا که تمهاري مصيبت دور کريں اور تمهاري تکليفوں ميں شريک هوں - پس تمکو چاهيے که اپنے اِن بهائيوں کی تکليفونکا خيال کرو اور اپنے مصائب بهول جاؤ - جلدي سے اچهے هوجاؤ تاکه ايک مرتبه اور اپني شجاعت اور جانبازي کے جوهر دنيا کو دکهلا سکو " اس قسم کے دل بڑهانے والے مگر محبت سے بهرے هوے الفاظ ايک ايک سپاهي سے کهتے تهے ' جسطرح کوئي شفيق باپ اپنے پيارے بيٹے سے باتيں کرتا هے - هر سپاهي ان باتوں کو سنکے جوش و خروش سے نعرهاے تحسين بلند کرتا تها ' گويا واقعي اوسکی تکليفيں دور هوگئيں تهيں ! اسکے بعد هم سب صحن ميں تهوڑي دير بيٹهے جهاں بهت سے گروپ ليے گئے ' جنميں سے ايک ميں هز اکسلنسي همارے مشن کے ساتهه بيٹهے هيں اور ايک تصوير تنها عليحده خود اونکي اور ايک گروپ اون مسلمان روسي عورتوں کا هے ' جو مجروحين کي اعانت کے واسطے ملک روس سے آئي هيں - ميں يه سب تصويريں دستياب هونے پر آپکي خدمت ميں روانه کرونگا - هز اکسلنسي نے يه بهي وعده فرمايا که اپنا ايک دستخطي فوٹو بطور يادگار کے هر ممبر مشن کو عنايت کرينگے -

دوشنبه کے دن يقيناً همارا مشن (عمر کوئي) روانه هوجايگا - ترکوں کي وه جماعت جو انجمن هلال احمر کي باني هے ' نهايت جوش اور همدردي سے مجروحين اور مهاجرين کے اعانت کا کام کر رهي هے - تمام اسپتال جو دار السلطنت ميں يا اسکے قرب و جوار ميں قائم هيں ' وه اسي هلال احمر کي کوششونکا نتيجه هيں - نسيم عمر پاشا ' اسد پاشا ' اور طلعت بے کي کوششيں هزاروں تعريفوں کے لايق هيں - ۴۰۰ معزز خاندانوں کي خاتونيں دن رات اسي کام ميں مشغول هيں که ان مصيبت زده ترکوں کي هر طرح سے اعانت کريں - ايک معنے ميں انکي کوششيں گورنمنٹ سے زياده قابل تحسين هيں -

انگلستان اور اسلام

(۳)

صلح اور جنگ

يا زندگي اور موت

— * —

از مسٹر " بلنٹ "

—○:*:○—

جنگ بلقان کے نتائج بلقانيوں کے حق ميں جو کچهه هونے والے هيں ' اُس کي جهلک صاف صاف هميں نظر آرهی هے - شاه فرڈيننڈ اور سلطان المعظم ميں جو صلح هونے والي هے ' اُس کے متعلق عام شرائط کا اعلان هوهي چکا هے ' صرف جزئيات کا تصفيه باقی هے - يه بهي هفته عشره ميں هو جائيگا - کها جاتا هے که سلطان ايڈريا نوپل ' سواحل مارمورا ' اور در دانيال پر قبضه رکهنے کے مجاز هونگے - ترکوں کے يورپين مقبوضات کا بقيه ' اتحاديوں کے حصے ميں آئيگا که وه آپس ميں جس طرح چاهيں تقسيم کرليں - اِس ميں کوئي مزاحم اور دخل انداز نه هوگا - اتحادي اِس کے آپ ذمه دار هونگے - يه بهي کوئي اهم مسئله نهيں هے که ايڈرياٹک کے بنادرکس کے حوالے کئے جائينگے ؟ اور نه يهي بات قابل اعتنا هے که البانيه کا اينده حشر کيا هوگا ؟ ايک امر مسلم هے اور بس ' اور وه يه هے که يه تمام ممالک ' سلطنت عثمانيه سے هميشه کے ليے جدا کر ليے گئے - بالفاظ ديگر " اسلام " سے اِن کا تعلق بالکل قطع کرديا گيا - البانيه کے مسلمانوں نے ترکوں کے ساتهه ناعاقبت انديشانه فساد چهيڑ کر اپنے پاوں ميں آپ کلهاڑي ماري هے - آينده کے ليے قوميت کے لحاظ سے اُن کا مرتبه کچهه هي کيوں نه هو ' ايک خود مختار اسلامی حکومت کي آزادي وه اب کسي طرح نهيں پانے کے - هاں اپني اِس عليحده ڈيڑهه اينٹ کي مسجد کے ساتهه يورپ کي چکي کے نا خدا شناس پاٹ ميں اچهي طرح پس پسا کر ' بوسينيا کي طرح عيسائي حکومتوں کي عاليشان عمارت کا مساله بن جائينگے -

وه بات جو حقيقت ميں غور طلب هے ' اور نتائج کے جس حصے کے متعلق ابتک هميں کچهه بهي علم نهيں ' يه هے که باسفورس کي تاريخي نشست گاه ميں خلافت عثمانيه کو سياسي حيثيت سے کونسا درجه مليگا ؟ آيا سچ مچ اُس کے قديمي آزادنه اور فوجي و ملکي اختيارات و اقتدارات يورپ کے بچے کهچے صوبوں هي پر سهي ' مگر رهنے دیے جائينگے ؟ يا يه دول يورپ کے قرضے کي شکنجے ميں کس دي جائيگي ؟ آيا سلطان کو اپني بقيه مسلمان رعايا پر حکم ران رهنے ديا جائيگا ؟ يا اب سے وه ايشيا ميں صرف ايک نمايشي خول بنا کر رکهے جائينگے - جس طرح مصر ميں خديو رکهے گئے هيں ؟ يعني ايک ايسے شخص کي صورت ميں ' جسکي ظاهري شان شوکت تو بهت کچهه هو ' ليکن جو دراصل متحده يورپ کي طرف سے محض ايک وظيفه خوار تخت کا پتله هو ؟ در حقيقت يه ايک نهايت نازک اور اهم مسئله هے - ايسا مسئله ' جس سے دنياے اسلام کا گهرا تعلق هے -

(اِيجپت) کے مسلمان ناظرين پر وه واقعات جن سے قسطنطنيه ميں موجوده افسوس ناک حالت پيدا هوگئي هے ' بخوبي ظاهر هوچکے

كيا صبح قيامت آ گئي

اور مسلمان خواب غفلت سے بيدار نهونگے ؟ ؟

—:*:—

بسلسلۂ " مستقبل الاسلام " نمبر (۱)

— * —

در رہ منزل ليلىٰ كه خطر هاست بجان
شرط اول قـدم آنست كه مجنون باشي

— * —

هاں ' بني نوع انسان كي تاريخ ميں ايک نيا باب كهل گيا هے . اقوام و ملل كے سمندر ميں تلاطم بپا هے - عمل اور انكشاف كي دنيا ميں ايک هيجان هے - موت يا زندگي كي كشاكش شروع هوگئي هے - مظالم ' نا انصافياں ' اور خوني هنگامه آرائياں مشرق اور مغرب ميں هر آن متلاطم و متحرک هو رهي هيں - هاں ' ايک شور اور ايک طوفان هے ' جو ايشيا ' افريقه ' يورپ ميں آٹهه رها هے اور شمال كو جنوب ' جنوب كو شمال ' اور مشرق كو مغرب ' مغرب كو مشرق بنانے كے ليے بے چين هے - پهر صديوں كے بعد اب شهادت گاهيں سُنسان مقامات ميں قائم هوگئي هيں - دار و رسن كي خوني نمايش گاهيں كهل گئي هيں ' جان سپاري اور خون ريزي كے بازار اور دكانيں بهي لگادي گئي هيں - شهيد اعظم ثقة الاسلام بهي دار پر منصور كي طرح لٹک رها هے - مراكو ' طرابلس ' ايران ' عرب ' اور مقدونيه كي كربلاؤں سے كتنے بيزبان شهيد هيں ' جو يا صباحاه يا صباحاه پكار رهے هيں ' انكي لاشيں ايک صدا هيں ' جو كهتي هيں كه

" اے اسلام كے نام ليواؤ ! خواب غفلت سے جاگو ! كيا ديكهتے نهيں كه يورپ نے كمر باندهي هے كه ممالک اسلاميه كو نيست و نابود كردے " پهر وه وقت آگيا هے كه كوه صفا پر چڑهكر خدا كے برگزيده نبي كي روح اطهر ندا دے : " انا النذير العريان " اور بتائے كه عالم فتنه و فساد سے پر هے ' جهالت كا اندهير هے ' خباثت پهيلي هوئي هے - نوع بشر پر جور و جفا كي چهرياں چل رهي هيں ' لڑائي جهگڑے چهوڑ كر بهائي بهائي بن جانے اور مفسدوں اور فتنه انگيزوں كو فنا كركے ايک عالم كو نجات دلانيكا وقت آگيا هے -

بظاهر دنياء اسلام كے زنده رهنے كي كوئي اُميد نهيں هے - معلوم هوتا هے كه سنه ۱۹۱۵ع ميں كوئي اسلامي سلطنت پردۂ دنيا پر باقي نرهيگي - تمام دنيا كے مسلمانوں كي حالت اب ايسي نازک هوگئي هے كه آينده دس برس كے اندر انكو آباديان اور بستياں چهوڑ كر پهاڑوں ' جنگلوں ' اور بے نام و نشان گوشوں ميں پناه گزيں هونا پڑيگا - بلكه اُنهيں اپنے آپكو مسلمان كهتے هوئے بهي حجاب آئيگا اور مصلحت وقت كي تعميل ضروري كے لحاظ سے اپني شخصيت چهپانے هي ميں عافيت نظر آئيگي - آج هم كو اتنا وقت هے كه اپنے مظلوم شهيدوں كے نام لے ليكر بين كرسكيں ' مگر نهيں معلوم كه كل كيسے اسباب پيش آجائيں ؟ ممكن هے كه شايد ماتم رشيون كي بهي فرصت نديجائے - اور هر آنسو كے بهانے كے واسطے اجازت اور مصلحت كا منه ديكهنا هو ! مسلمانوں هي نے اپنے آپكو مٹا كر پهلے زمانه ميں اخوت ' عالمگير وحدانيت ' اور حقوق العباد كي مشعليں اسوقت روشن كي تهيں ' جب كه ايک طرف رومي صليب پرستوں كي سفاكيوں سے خلق خدا بيزار هو گئي تهي ' دوسري طرف ايراني آتش پرستوں كي زيادتيوں سے دنيا خون كے آنسو رو رهي تهي - اب بهي عالمگير امن و امان اور عالمگير سكون كے لئے ايشيا ' افريقه ' اور يورپ كي زمين مسلمانوں كا پاک خون مانگتي هے - هاں ' همارے بدلنے سے دنيا بدل جائيگي ' اور همارے ايثار ميں تمام عالم كي آزادي مضمر هے -

يورپ نے طرابلس غرب ميں كيا كيا قيامت نه اٹهائے ؟ تبريز اور مشهد مقدس ...

جو عمل ميں نهيں آئيں ؟ اور اب كونسي هٹ دهرمي اور بيدردي هے جو سلطنت عثمانيه كے خون ناحق كے واسطے نهيں كي جا رهي هے ؟ يورپ كے برتاؤ پر كيا هم فرقان مجيد كے اس نتيجه خيز شذرۂ معرفت سے سبق نهيں لے سكتے ؟

ولن ترضىٰ عنك اليهود ولا النصرىٰ حتي تتبع ملتهم (پاره اول سوره بقر ركوع ۱۴ - آيت ۸)

اور (اے پيغمبر) نه تو يهود هي تم سے كبهي راضي هونگے اور نه نصارىٰ هي ' تاوقتيكه تم ان هي كا مذهب نه اختيار كرلو -

و ان تمسسكم حسنة تسؤهم وان تصبكم سيئة يفرحو بها - و ان تصبرو و تتقوا لا يضركم كيدهم شئياً (سوره آل عمران) (۱۲ : ۱۱)

(مسلمانو !) اگر تم كو كوئي فائده پهنچے تو ان كو برا لگتا هے اور تم كو كوئي گزند پهنچے تو اس سے خوش هوتے هيں اور اگر تم (انكي ايذاؤں پر) صبر كرو اور (انتقام ميں زيادتي سے) بچو تو (اطمينان ركهو كه) انكے فريب سے تمهارا كچهه بهي نهيں بگڑتا هے -

پهر كيا ايسي حالت ميں مسلمانوں كو صرف يهي مناسب هے كه وه ايک جلسه كركے سر ايڈورڈ گرے كے وزارت خانے ميں تار بهيجيں اور اس بارگاه احديت كي طرف تهوڑي دير كے واسطے بهي رجوع نهوں ' جسكے احكام جبروتي كے آگے تمام دنيوي طاقتيں هيچ هيں ؟

اب وقت تاربازيوں كا گيا - اب وقت اپنے خدا ' اپنے هادي ' اپنے دل اور اپنے عالمگير منتشر شيرازه كے چاروں طرف غور و فكر كرنيكا هے -

آستين نكلي هوئي جيب و گريباں چاک چاک
دامن محشر سے وابسته ميرا داماں رها

قوموں كي زندگي ميں اُبهار اور جوش كا وقت اتفاق سے آتا هے - اسلاميت كي زندگي ميں بهي يهه وقت ايک دور ارتقائي كے چكر سے آگيا هے - اسكے نشيب و فراز پر غور كرنا اور ايک مستقل اور دوامي تحريک كي روح پهونكنا جانبازوں اور فدائيوں كا كام هے - اب بهي اسلاميت كے پريشان ذروں ميں كچهه شرف نفس كا جوهر باقي هے - حب وطن ' حميت قوم ' اور عزت كي موت كو ذلت كي حيات پر ترجيح دينے اور اسكے سمجهنے كا ميلان پايا جاتا هے - هم ديكهتے هيں كه يورپ كے ديوتاؤں كے پوجنے ' يورپ كے علوم و فنون كے پس خورده كهانے ' اور يورپ كي تهذيب خون آشام كي ريس كرنے سے مسلمان مايوس هو گئے هيں ' اور وه ديكهه رهے هيں كه جتني تحريكوں كے تخم يورپ كے آتش فشاں دهن ميں بكهر گئے ان ميں نمو اور حيات كے آثار مطلق نهيں - ساتهه هي جتني محدود بالارض اور سطحي كوششيں هوئيں ' اُن سے آج تک نه تو كوئي نتيجه مترتب هوا ' اور نه آينده اسكے هونيكي اميد هے - ايسے پر آشوب اور پر شور وقت ميں ايشيا ' افريقه ' اور يورپ سے آواز بلند هو رهي هے كه :

(۱) خانه كعبه كے آزاد دامن امن ميں ايک عالمگير جمعيت فدائيان اسلام كي بهت جلد منعقد هو - جهاں عربي ميں باخبر مسلمان سونچكر بتائيں كه مسلمانوں كي مذهبي اور سياسي حالت كسطرح محفوظ ره سكتي هے - اس شوراے كعبه كي تجويزيں اور كارروائياں مختلف مقامي زبانوں ميں عالمگير طريقه سے شائع كي جائيں :

(۲) نو جوان تعليم يافته مسلمان ' جنكو اپنے دور افتاده بهائيوں كا درد هے ' هجرت كريں ' يا كم سے كم كچهه زمانه كے واسطے ممالک اسلاميه ميں جا بسيں اور سمجهيں كه دور كي همدردي اور قريب كي همدردي ميں آسمان و زمين كا فرق هوتا هے - اسطرح اپنے بهائيوں كو اس عالمگير سلسله آمد و رفت سے بيدار كريں اور سيلاب يورپ كي مدافعت كے پشتے اپنے جسم ' اپنے عمل ' اپنے مال اور اپنے جان سے پخته كريں - هجرت اور اخوت كو مسلمانوں كي

کیا جاسکتا ھے کہ اگر کبھي ایسا وقت آجائیگا تو وہ روکے گي - میرا یہ بھي خیال ھے کہ یہي جرمني ھے جو انگلستان اور روس کے اصلي منشاء یعنے در دانیال سے روسي جنگي جہازات کیلیے آمد و رفت کا راستہ کھول دیے جانے کي مزاحمت کریگي [لیکن جرمني کے متعلق یہ خیال درست نہیں ' بعد کے واقعات نے پردے اٹھادیے - الہلال] - میري راے میں یہي سب سے بڑا اھم مسئلہ ھے جو بہت جلد ھمارے سامنے پیش آنے والا ھے - اگر یہ راستہ کھل گیا تو اسکا مطلب یہ ھوگا کہ قسطنطنیہ میں سلطان محض بے دست و پا بنا کر رکھدیے جائیں ' کیونکہ اسوقت یورپ کي ھر بحري طاقت کے اختیار میں ھوگا کہ جس بات کے لیے چاھیگي اُن پر دباؤ ڈالیگي اور ساحل پر گولہ باري کي دھمکي سے اُسکي تکمیل کرالیگي - سلطان ایک طرف سے تو بحر قازم کي طاقتوں' یعنے انگلستان اور فرانس کے ' اور دوسري طرف بحر اسود کي جانب سے روس کے تابع فرمان بنجائینگے - یہ ایسي صورت ھے جو ایتلاف مثلث (جرمني ' اسٹریا ' ایطالیہ) کو مشکل سے پسند آئیگي' کیونکہ اُس حالت میں جب کبھي ایتلاف مثلث (جرمني ' اسٹریا ' ایطالیہ) اور اتحاد مثلث (روس ' فرانس ' انگلستان) کے درمیان عام معرکہ آرائي ھو جائیگي' تو ترکوں کو مجبوراً اول الذکر کے مقابلہ میں آخر الذکر کا ساتھہ دینا پڑیگا - انھي وجوہ سے میرے خیال میں یہ بھي صاف نظر آئیگا کہ جب یوروپین کانفرنس کے سامنے عثمانیوں کي آئندہ قسمت کے جملہ مسائل پیش ھونگے' اور اُسوقت تک عنان حکومت سر اڈورڈ گرے ھي کے ھاتھوں میں رھي' تو انگلستان آبناے باسفورس سے راستہ کھلوادیے جانے کے مسئلہ میں روس کا حامي رھیگا - عثماني سلطنت پر کیسي ھي کچھہ مصیبت کیوں نہ آجاے' در دانیال کا راستہ کھل جانا ایک ایسا امر ھوگا ' جس سے بڑھکر خطرناک اور مہلک دشمني مسلمانونکي زندگي کیساتھہ نہیں ھو سکتي - کیونکہ اس حالت میں خلافت اسلامي اُن تین اشد ترین دشمنان اسلام کے ھاتھوں میں پڑ جائیگي' جنسے اسوقت اسلام کا مقابلہ ھو رھا ھے' یعنے شمال مغربي افریقہ میں فرانس' مصر میں انگلستان ' اور وسط ایشیا میں روس -

خلیفۂ اسلام عیسائي یورپ کا ایک ادنی چاکر بنجائیگا -

یہي سبب ھے کہ اسوقت جو مصیبت کي تاریک گھٹائیں مسلمانوں کے معاملات پر ھر طرف سے چھائي ھوئي ھیں ' اسمیں اس خبر کو روشني کي سب سے عمدہ جھلک سمجھنے پر آمادہ ھوں کہ شاہ فرڈیننڈ نے سلطان سے آپس میں بلغاري عثماني اتحاد قائم کرنے کي ایک تجویز پیش کي ھے - میري راے میں اگر یہ اتحاد قائم ھوگیا ' تو یہ سب سے بڑا اور مضبوط اتحاد ھوگا ' جو خلافت کي آزادي کے قائم رکھنے کا ذمہ دار ھوسکے ' اور یہي وہ اتحاد ھوگا جو اغیار کي ھوسوں کو عملي طور پر روک دے سکے - یہ پہلا موقعہ نہیں ھے کہ اس قسم کے اتحاد کا خیال پیدا ھوا ھو - علانیہ طور پر نہ سہي' لیکن سنہ ۱۹۰۸ ع کے انقلاب ترکي کے بعد سے لیکر آجتک خاص خاص صحبتوں اور موقعوں میں بارھا اس اتحاد کا ذکر آچکا ھے ' اور میں بذات خود ھمیشہ اس اتحاد کا موید رھا ھوں - میرا خیال ھے کہ سلطان کے لیے یہ بہترین موقع ھے کہ ایک آزادانہ فرصت کي مہلت کو کام میں لاکر اپني سلطنت کي اِس ضرورت کو پورا کرلیں اور اپني پچھلي شکست کي تلافي کرلیں - اگر یہ ممکن نہو اور اگر طاقتونکي راے ھوئي کہ باسفورس اور در دانیال کا راستہ کھوادیا جاے' تو میرے خیال میں یہ اس سے ھزار درجہ بہتر ھوگا کہ قسطنطنیہ سے تخت خلافت کو ھٹا کر ایشیاے کوچک میں لیجایا جاے - [لیکن اسکا وقت چلا گیا - جو ایک اڑتي ھوئي خبر عثماني بلغاري اتحاد کي اڑي تھي' اسکي پھر تصدیق نہیں ھوئی - الہلال]

اِس اھم ترین مسئلہ سے قطع نظر کرکے ' جسکا ھر پہلو نہایت نازک اور دقیق ھے ' عثماني سلطنت کي فوري ضرورت یہ ھے کہ حکومت کا انتظام اُن ناقابل اور نامراد ھاتھوں سے لے لیا جائے جنھوں نے اسکے ساتھہ خیانت کي ھے - (کامل) پھر اُسي تیرہ و تار گڑھے میں دھکیل دیا جاے جس سے وہ چار مہینے ھوئے اپنے ملک میں تباھي لانے کے لیے انگلستان کا دوست بنکر نکلا تھا - نیز عثماني پارلیمنٹ ازسر نو جمع کیجائے - شوکت پاشا دوبارہ وزیر جنگ مقرر ھوکر فوجي انتظامات اپنے ھاتھوں میں لیں ' اور پارلیمنٹ کي نامزدگي سے ایک ایسي وزارت قائم ھو' جسکے ارکان اپنے وطن کے سچے خیر خواہ ھوں - [الحمد للہ کہ یہ امید اب واقعہ ھے - الہلال]

سلطنت کي اس عام مصیبت میں میرا خیال ھے کہ مصر کا حصہ بہت کم ھوگا - غالب سے غالب یہیں تک ھے کہ ھمارا دفتر خارجیہ سلطان کي فوجي کمزوري سے فائدہ اٹھا کر کسي نہ کسي شکل میں ممالک خدیویہ پر برطانوي دخل کي منظوري حاصل کرلیگا - یہ ایک افسوس ناک بحث ھے - میں نہیں چاھتا کہ آج اِس مسئلہ کو طول دوں -

تتمہ

میں مضمون لکھہ ھي رھا تھا کہ اس امر کا اعلان سننے میں آیا کہ " صلح کي گفتگو لندن میں ھوگي تا کہ ترکونکے وکلا سر اڈورڈ گرے کي صلاح سے فائدہ اٹھا سکیں " یہ اعلان اصلي حالات کے لحاظ سے ایک عجیب شومی قسمت کا اعلان ھے - ساتھہ ھي ساتھہ وہ برقي خبر بھي' جو سر اڈورڈ گرے کے اخبار (وسٹ منسٹر گزٹ) میں ایشیاے کوچک کي حکومت کي سرخي کے نیچے خصوصیت کے ساتھہ نمایاں طور پر شائع ھوئي ھے ' کچھہ کم نا مبارک نہیں ھے - ایک تار چھپا ھے کہ روس اور انگلستان کے سخت اصرار پر باب عالی نے اِس بات کا فیصلہ کرلیا ھے کہ " اناطولیہ " اور " میسوپوٹیمیہ " کي حکومت کے انتظام کے لیے ۱۶ - روسي اور انگریزي انسپکٹر مقرر کرے اور اُن ممالک کي ذمہ دار پبلک کو ایک حد تک سلف گورنمنٹ عطا کردے - اسکے یہ معنی ھیں کہ ایشیائي ترکي میں سر اڈورڈ گرے کي مشہور معروف ایران والي پالسي دھرائي جاے' یعني زار روس کے ساتھہ انتظام حکومت کي تقسیم کي وہ پالسي' جو بہ الفاظ دیگر " غارت گري بلا جنگ و جدال " کے موزوں تر الفاظ سے تعبیر کي جاسکتي ھے -

[الہلال]

یہ مضمون مسٹر بلنٹ نے ۸ - ڈسمبر کو لکھا تھا' اسلیے واقعات ما بعد کا اسمیں ذکر نہیں - مسٹر موصوف کو مشرقي مسئلے کے اسرار و رموز پر جیسا کچھہ عبور ھے ' اور علی الخصوص وزارت خانہ لنڈن کے پوشیدہ دسائس و فریب سے جیسی محرمانہ واقفیت رکھتے ھیں ' اسکا ثبوت انکي کتاب " تاریخ سري مصر " سے ملچکا ھے - لیکن (ایجپٹ) کے مضامین بھی ھمیشہ ایک تازہ شہادت ھوتے ھیں - پچھلے دنوں الھلال کے صفحوں میں آپنے انکا مضمون پڑھا تھا' جسکے قیاسات اور اظہارات حرف بحرف صحیح ثابت ھوے - اب یہ دوسرا مضمون ھے - جسمیں صلح کانفرس کے انعقاد تک کے واقعات کي بنا پر انھوں نے اپني رائیں ظاھر کی ھیں -

اسلام دوستي کي یہ سرگذشت اس حکومت کي ھے ' جس کو اجکل اسکے بغیر تنخواہ کے ایجنٹ ' مسلم نواز اور وفادار اسلام ظاھر کرتے ھوے اپنے خدا اور اپنے ضمیر' دونوں سے نہیں شرماتے : و اللہ یعلم انھم لکاذبون الخاسرون -

اُورئینٹ بنک آف انڈیا لمیٹڈ

کیطرف سے

بسر پرستي رایٹ آنریبل سید امیر علي صاحب بالقابه

تـرکي سلطنت کـو اسلامي قـرض حسنه

— * —

چونـکه ڈائیرکٹران اُورئینٹ بنک آف انڈ یا لمیٹڈ سے یه استدعا یکگئي هے که اِسوقت ترکي سلطنت کو مالي فایده و امداد پہونچانے کیواسطے ایک ایسے عام اسلامي قرض حسنه کا انتظام و بندوبست عمل میں لایا جائے جسمیں بالاتفاق تمام مسلمانان هندوستان کي شرکت و شمولیت هو - لہذا یه فیصله کیا گیا هے که ایک بڑي بھاري رقم زر' بنـک کیطرفسے بذریعه جاري کرنے ایسے میعادي تمسکات قرضه کے بہم پہونچائي جائے' جوکه بالـکل بغیر سود کے هوں - اور پھر یہي رقم کثیر بطور قرضهٔ حسنه گورنمنٹ عثماني کو بھي اِسي طرح بالـکل بغیر کسي سود کے دیدي جائے - اسپر بنـک' سرکار عثماني سے صرف ایک قلیل سي مقررہ رقم محض بطور کمیشن فقط اُن اخراجات کو پورا کرنیکی خاطر لینا قبول کریگا جوکه اِس قرض حسنه کے اجرا و قیام وغیرہ کے متعلق هونگے - اور کافي رقوم سرمایه کے جمع هوجانے پر بنـک کے ڈائیرکٹران فوراً روپیه مذکور کو اُس بندوبست داد وستد اور کار و بار قرضه میں داخل کر دینگے جوکه ترکي سلطنت کے ساتھه کیا جائیگا - اور وہ یا تو اِس شرط و قرار داد پر هوگا که یه ایک سراسر جدید قرضه هے جو سود کي آلایش سے بالکل پاک و مبرا رکھکر هندوستاني مسلمانوں کي طرف سے دیا جاتا هے - اور یا یه که روپیه مذکور سرکار عثمانیه کے اُن موجودہ قرضه‌جات کا کوئي ایک حصه یا اُنـکی کـ‌ـي مقدار کے حاصل کرنے میں دیدیا جائیگا' جوکه دولت عثمانیه کي طرف سے بصورت تمسکات عثمانیه جاري کئے گئے هیں - بالفعل جیساکه مشورہ دیاگیا هے' صاحبان موصوف طریقهٔ اول الذکـر کا اختیـار کرنا بوجه اسکے زیادہ پسند کرینگے که طریقهٔ مذکور بلحاظ کثیر هندوستاني مسلمانوں کے مذهبي احساسات اور اُنکي لایق قبولیت و قابل قدر خواهشات کے زیادہ تر معزز و سرفراز اور زیادہ تر مقبول و مناسب و فایدہ بخش اور زیادہ تر قابل منظوري و پسندیدگي هے -

اس غرض کے واسطے جو بانڈز (یعنے تمسکات) منجانب بنـک جاري کئے گئے هیں - اُنکو " مسلم لون بانڈز " (یعنے اسلامي تمسکات قرض حسنه) کہا جاتا هے - اور یه بہت هي قلیل مالیت کے هیں - یعنے انکي قیمت في قطعه صرف مبلغ پانچ روپیه' دس روپیه' اور پچاس روپیه تـک رکھي گئي هے - نیز یه که تمسکات مذکورہ اُنکے هر ایک اصل مالـک یا جایز وارث و جانشیں کے حق میں حسب ضابطه واجب الادا قرار دیے گئے هیں اور انکا کل روپیه بغیر سود کے اُنکي تاریخ اجرا سے دس سال بعد بلاکم و کاست واپس ملجائیگا - لیکن اگر قرضهٔ مذکور کي واپس ادئیگي یا وصولي منجانب سلطنت ترکي دس سال کی معیاد گذرنے سے پیشتر هوجاے' تو اس حالت میں روپیه مذکور اُن تمسک داروں کو واپس دیدیا جائیگا جوکه اُسیوقت اُسکو واپس لینا چاهیں' اور تمام روپیه جوکه اِس مد میں وصول هوگا بنـک کي طرف سے اِنویسٹ (یعنے کسي اور کاروبار میں لگاکر مقید) نہیں کیا جائیگا - تاوقتیکه ترکي حکام کے ساتھه جو بندوبست و داد و ستد اور کاروبار قرضه کا هوا هو' وہ بالکل مکمل اور پورا نه هوجاے - لیکن حساب فلوٹنـگ یعنے چلت میں جمع رکھا جائیگا - اور اس سررشته قرض حسنه کے مربي و سرپرست رائیٹ آنریبل سید امیر علي صاحب بالقابه اِس امر کے باقاعدہ انتظام وغیرہ کیواسطے حسب ضابطه ایک ایسا بورڈ بھي قائم فرمائینگے جسمیں کئي ایک اعلی عہدہ داران سلطنت ترکي اور کئي ایک بارسوخ معزز انگریز صاحبان جو سلطنت ترکي کے محب اور دوستدار هیں شامل و شریک هونگے - تاکه وہ همارے هندوستاني تمسک دار بھائیونکے فوائد اور حقوق کي بوجه احسن نگراني و حفاظت کرسکیں - اور اس امر کو بھي ملحوظ رکھیں که جو روپیه هندوستان سے جمع کرکے دیاجاے وہ ٹھیک اپنے موقعه اور محل مناسب پر لگایاجائے چنانچه اس بارے میں رائیٹ آنریبل سید صاحب ممدوح نے ابھي سے کئي سربرآوردہ وزراے سلطنت ترکي سے گفتگو فرمالي هے اور بنک کو اپني منظوري بھیجدي هے - پس ڈائیرکٹران بنـک یه اُمید اور یقین کرتے هیں که اگر هندوستان کا هر ایک ایسا مسلمان جو اپنے اسلام کي خاطر کسي طرح کم ازکم پانچ روپیه تـک بھي قرض دینے کي استطاعت رکھه سکتا هو اِس اسلامي قرض حسنه کا تمسک دار بنجاے تو ایک بہت هي تھوڑي مدت اور قلیل عرصه کے اندر هي کروڑوں روپے - اِس مد میں اکٹھے هوکر جمع هوسکتے هیں - پس ڈائیرکٹران مذکور اسیواسطے هر فرد مسلمان اور هر ایک پیرو اسلام سے بطور اپیل یه عرض کرتے هیں که وہ اس اسلامي قرض حسنه کو ایک کامیاب نتیجه پر لانے میں هرگز کوئي بھي رکاوٹ نه رهنے دیویں - اور اس طرح دنیا کو یه ثابت کر دکھائیں که اس ملـک کے مسلمان بھي ابھي تـک کیا کچھه کامیابی حاصل کرسکتے هیں -

فـارم درخواست بـراے خرید تمسکات طلب فـرمائیے اور براہ مہرباني اسکا پورا پورا اندراج فرماکر بمعه کل رقم کے جو اُن تمسکات کي بابت واجب الادا هـو' جنکے واسطے درخواست کیجاے' بنام منیجر صاحب هیڈ آفس اُورئینٹ بنـک آف انڈیا لمیٹڈ لاهور یا بنـک مذکور کی کسي شاخ کے منیجر کو یا براہ راست راقم کے پاس بھیجدیجیے -

مقام لاهور مورخه ۲۲ جنوري سنه ۱۹۱۳ ع

(دستخط) احمد حسن بیرسٹرایٹ لا
منیجنـگ ڈائیرکٹـر اورئینٹ
بینک آف انڈیا لمیٹڈ لاهور

ایک انگریز کي شریفانه اخلاقي جرأت

مسٹر (اوبري هربٹ) نے انگلستان کي انجمن حامي بلقان کي ممبري سے استعفـاء ایک خط کے ذریعه سے دیا' جو انهوں نے اخبارات میں شائع کیا هے - مسٹر موصوف اس خط میں انجمن کے اس رزولیوشن کو سخت ناپسند کرتے هیں جسمیں یه طے کیاگیا هے که دول عظمی پر زور ڈالا جائے که وہ مطالبـات کے حاصل کرنے میں ریاستهاے بلقان کي مدد کریں اور ترکي پر زور ڈالیں که وہ بلقان کے مطالبات من و عن تسلیم کرلے - مسٹر موصوف کہتے هیں که یه تجویز اس ناطرفدارانه پالیسي کے خلاف هے جو انـگلستان نے اختیار کي هے - اسکے بعد مسٹر موصوف ناظرین کي توجه ان وحشیانه مظالم کي طرف منعطف کرتے هیں جو بلغاري' سروي' اور یوناني فوجوں نے مسلمانوں پر کیے هیں - پھر وہ کہتے هیں که بلقانیوں کے وحشیانه و انسانیت سوز مظالم طشت از بام هوگئے هیں اور اسقدر ناقابل انکار مسلم اور غیر مسلم ذرائع سے ثابت هوگئے هیں که انمیں شک کي گنجایش نہیں' پس اگر انجمن کي بنیاد تعصب مذهبي یا جنسي کے بدلے حق پرستي اور مظلومي کي دستگیري کے اصول پر هے تو اسکو اپنا اول فرض یه سمجھنا چاهیے تها که وہ علی الاعـلان بلقانیوں کے وحشیانه مظالم پر اظهـار نفرت کرے

(۳) یورپ کے اُن اسباب کو ایک سخت عالمگیر طریقه سے بائیکاٹ کر دیا جاے ' جن سے ممالـک اسلامیه کا قلع قمع کیـا جارها هے - اپنے دار العلـوم ' اپنے مرکز ' اور اپنے چرچے هوں - هر برٹ اسپنسر نے جاپانیوں سے کہا تھا که اگر اپني شخصیت کو محفوظ رکھنا چاهتے هو تو یورپ کے کل ضروري علوم و فنون اپني زبان میں کرلو - ایک چپه زمین کا یورپ کے کسي اجاره دار کو ندینا - اپني عورتیں انهیں ندینا اور انکي عورتیں اپنے گھر میں نه لانا - بظاهر مغربي هونا مگر باطناً مشرقي رهنا -

(۴) عربي زبان بولنے ' عربي زبان سیکھنے ' اور عربیت کے چرچے کے لیے فوراً آماده هو جانا ' جس سے مرکز اصل کے طرف میلان بالطبع کي راهیں نکلیں ' اور مسلمانان عالم میں اپنے سر چشمه سے قربت بڑھتي جاے -

(۵) قران مجید پڑھنے اور سمجھنے کے فوري انتھک وسایل اور طریقے پیدا کرنا ' تا که مسلمانان عالم کو معلوم هو جاے که همارا رهنما غیر فاني هے اور هم کو اسپر یوں اعتماد هے که اسي کي بدولت هم نے ایک طرف رومیوں کے چھکے چھڑا دیے اور دوسري طرف آتش پرستوں کا طبقه پلٹ دیا اور علوم و فنون کي مشعل لیکر دنیا میں اجالا کر دیا تھا -

(۶) مسلمانان عالم کے دل سے یه خیال نکالنا که یورپ تہذیب و ترقي کا دیوتا هے اور وه هر جگهه حاضر و ناظر هے - بلکه یه جاگزیں کرنا که اسکي کمزوریاں اسکي مقصـد کو کھوکلا کر رهي هیں اور وه اسوقت دوسروں کي کمزوریوں سے فائده اٹھا رها هے -

فرقان مجید لایالونکم خبالا (نصاری تمهیں ضرر پهنچانے میں هرگز دریغ نه کرینگے) کا معلم هے -

(۷) هزارها نوجوان مسلمان یورپ ' امریکه ' اور جاپان بھیجے جائیں جو سیاسیات اور واقعات جدیده کے تجربوں کے علاوه فنون عملیه کے ماهر هوکر آئیں اور وه بلاد اسلامیه میں تقسیم کردیے جائیں - ابھي اسکا وقت هے - ممکن هے که آینده دس برس میں کسي مشرقي کو کوئي علم اور فن یورپ اور امریکه والے نه بتائیں -

(۸) مسلمانان عالم کا ایک (خزینۃ الاسلامیه) خانه کعبه کے صدر مقـام میں قائم هو - جس میں زکوۃ ' اوقاف ' اور چنده کا روپیه فراهم هوا کرے - بلکه مسلمانان عالم اسکے واسطے اپنے اوپر ایک خاص ٹیکس (فدیۂ اسلام) کے نام سے مقرر کرلیں - اسي سے مختلف ضرورتیں پوري کریں -

* * *

یورپ نے بڑي مستعدي اور سرگرمي سے ممالـک اسلامیه کے زیر و زبر کرنیکا تہیه کرلیـا هے ' لیکن تاریخ گواهي دے رهي هے که ایسي ظالمانه تحریکوں کي ابتدا بڑے دهوم اور بڑے تیز رفتاري کے ساتھه هوتي هے مگر ایسي تحریکوں کے توڑنے اور مدافعت کے واسطے جو انتظامي طریقے پیدا کئے جاتے هیں ' انکا آغاز بہت سست اور کمزور هوا هے - لیکن بعـد چندے وه ظالمانه تحریکیں دھیمي پڑجاتي هیں اور اسکے برخلاف مدافعت پسند طریقے رفته رفته زور پکڑ جاتے هیں - یہي حال یورپ اور اسلام کا هوگا - اسلیے که موجوده واقعات نے مسلمانوں کو یورپ سے بیزار کردیا هے - ان میں اخوت ' همـدردي ' اور جاں نثـاري کي چنـگاریاں زنده هوگئي هیں جو زمانه کي آب و هوا سے مشتعل هوکر شعلۂ برق کا کام دینـگي -

(فاران) کي چوٹیـوں سے آوازیں آ رهي هیں اور (مدینـه) کے غیـر فاني بادشـاه کي فوجیـں آراستـه هـو رهي هیں -

(محمد نذیر هاشمي غازیپوري)

[بذیل مراسلات]

الهلال اور مسئلۂ تعلیم نسوان

— * —

محسن قوم و ملک ! السـلام علیکـم

آپکي آزادانه و منصفانه راے زني کا مرقع صفحات الهلال میں دیکھکر مجھے خیال پیدا هوا که میں بحیثیت فرقۂ اناث کي ایک ادنی فرد هونیکے آپسے اپنے کس مپرس فرقه کي بابت کچھه عرض کروں مگر ذرۂ بے مقدار کا خورشید تاباں کے مقابله میں تیزي دکھلانا علامت حماقت و قابل مضحکه فعل هے - بھلا کہاں میں کندۂ ناتراش پرده نشیں هندوستاني لڑکي ' اور کہاں آپ جیسے عالم متبحر واجب التعظیم بزرگ -

چه نسبت خاک را با عالم پاک

عرض مدعا سے قبل میں یه گوشگذار کردینا انسب سمجھتي هوں که آپ میري اس بیباکي کو میري خیره چشمي پر محمول نفرمائیں -

میں آپسے صرف اسقدر نہایت منت سے التجا کرتي هوں که آپ کبھي کسي مناسب موقع پر حقوق نسوان پر روشني ڈالیں جسکے ضمن میں تعلیم نسوان و حجاب نسوان پر بھي اپني قیمتي راے کا اظهار فرمائیں -

اگرچه یه بدنصیب مسئلے مقاصد الهلال سے قطعي بے تعلق هیں مگر میرا دل خود رفته مجبور کر رها هے که آپ جیسے همدرد قوم کے روبرو اپنے کمزور بیکس و محروم فرقه کي حالت زار کا فوٹو پیش کرکے آپکے خیالات پاکیزه معلوم کروں ' خواه خلاف توقع هي کیوں نهو - و نیز مجھے یه بھي امید هے که شاید آپکا صرف ایکمرتبه زور قلم دکھانا بدنصیب مستورات کي حمایت میں اکثر سنگدل قلوب کو موم کرکے میري بعض همجنسونکو جهالت کے غار عمیق میں گرنے سے بچالے اور آپکے زور دار فقرے ' آپکا سحر آگین انداز تحریر ' ممکن هے که میري مانند اکثر حضرات کے دلونپر رعد و برق کا سا اثر دکھاے - ذالک فضل الله یوتیه من یشاء -

افضال الهي سے هندوستان کے لا تعداد بزرگان قوم فرائض قومي کو انجام دے رهے هیں مگر وائے برگشتگي بخت زنان ' که کوئي خدا کا بنده صادق مسیحاے وقت بنکر مستورات کے الم پنہاں کي خبر نهیں لیتا جو هر عورت کے دل میں بصورت جهالت موجود هے - الا ماشاء الله - میں مقر هوں که تعلیم نسوان کي اهم ضرورت هندوستان میں زیاده تر محسوس هو چکي هے مگر آه ! آه !! ابھي تعلیم اخوان ملک کیطرح عام نهیں هوئي میرا دعوی غلط نهوگا اگر میں کہوں که فیصدي دس عورتیں زیور تعلیم سے مزین نظر آئینگي اور چشم بد دور فیصدي نوے مرد - بس یہي خیال همیشه میرے قلب مضطرب میں هیجان پیدا کیے رهتا هے -

میں غالباً اداے فرض انسانیت سے قاصر رهونگي اگر الهلال کي نسبت چند کلمات عرض نه کروں - میرے خیال میں اگر مسلمانان عالم کي بیداري کا کوئي ذریعه هوسکتا هے تو وه الهلال هے - اور الهـلال کو هي خیراندیشـانه (حقیقي معنوں میں) پالیسي رکھنے کا شرف حاصل هے - آپکے پاکیزه خیالات ناصحانه انداز بیان کو دیکھکر بیساخته میرے منه سے نکلتا هے که :

اللـه کرے حسـن رقـم اور زیاده

آخر میں میں امید کرتي هوں که میري مرقومۂ بالا ناچیز التجا شرف قبولیت حاصل کریگي فقـط -

راقمه آثمـه

آپکي ایک ناچیز هندوستاني بہن

فسوف ياتي الله بقوم يحبهم و يحبونه ، اذلة
على المومنين ، اعزة على الكافرين (٥ : ٦٢)

— * —

" انور "

ادبیات

— * —

تنزل اسلام کا سبب اصلي

—:○(*)○:—

لوگ کهتے هیں که یه بات هے اب امر صریح * که زمانه میں کهیں عزت اسلام نهیں
آپ جائینگے جهاں ' قوم کو پائینگے ذلیل * اس میں تخصیص عراق و عرب و شام نهیں

* * *

یه بهي ظاهر هے که هیں مختلف الحال یه لوگ * کوئي چیز ان میں جو هو مشترک عام ' نهیں
ایشیائي هے اگر یه ' تو وه هے افریقي * اور کوئي رابطۀ نامۀ و پیغام نهیں
لاله رخ یه هے ' تو زنگي و سیه فام هے وه * یه سمن بر هے ' وه موزون و خوش اندام نهیں
اسنے گهوارۀ راحت میں بسر کي هے عمر * وه کبهي خوگر آسایش و آرام نهیں
وه ازل سے هے کمند افگن و شمشیر نواز * اِسکو جز عیش ' کسي چیز سے کچهه کام نهیں
خوان و ایوان سے بهي سیري نهیں هوتي اُسکو * اِسکو گر نان جویں بهي هو ' تو ابرام نهیں
اِسنے یورپ کے مدارس میں جو سیکهے هیں علوم * وه ابهي ابجد تعلیم سے بهي رام نهیں
اسقدر فرق و تفاوت په بهي هے عام یه بات : * قوم کا دفتر عزت میں کهیں نام نهیں

* * *

پس اگر غور سے دیکهو ' تو بجز مذهب و دین * هم مسلمانوں میں کوئي صفت عام نهیں
ان اصولوں کي بنا پر یه نتیجه هے صریح : * سبب پستي اسلام ' جز اسلام نهیں

* * *

ان مسایل میں هے کچهه ژرف نگاهي درکار * یه حقایق هیں ' تماشاے لب بام نهیں
غور کرنے کیلیے فکر و تعمق هے ضرور * منزل خاص هے یه ' رهگذر عام نهیں
بحث مافیه میں پهلي غلطي یه هے ' که آپ * جسکو اسلام سمجهتے هیں وه اسلام نهیں
آپ کهانے کو بنا دیتے هیں ' پہلے مسموم * پهر یه کهتے هیں ' غذا موجب اسقام نهیں
اعتقادات میں هے سب سے مقدم توحید * آپ اس وصف کو ڈهونڈهیں تو کهیں نام نهیں
کون هے شائبۀ شرک سے خالي اسوقت * کون هے جسپه فریب هوس خام نهیں ؟
استانوں کي زیارت کے لیے شد رحال * اس میں کیا شان پرستاري اصنام نهیں ؟
کیجیے مسئلۀ " شرک نبوت " په جو غور * کفر میں بهي یه جهانگیري اوهام نهیں
اب عمل پر جو نظر کیجیے آئیگا نظر * که کسي ملک میں پابندي احکام نهیں
اغنیا کي هے یه حالت ' که نهیں هے وه رئیس * جسکے چهره په فروغ مئے گلفام نهیں
نص قراں سے مسلمان هیں بهائي بهائي * اس اخوّت میں خصوصیت اعمام نهیں
یاں یه حالت هے که بهائي کا هے بهائي دشمن * کونسا گهر هے جهاں یه روش عام نهیں
نه کہیں صدق و دیانت هے نه پابندي عهد * دل هیں ناصاف ' زبانوں په جو دشنام نهیں
آیت " فاعتبروا " پڑهتے هیں هر روز ' مگر * علما کو خبر گردش ایام نهیں

* * *

الغرض عام هے جو چیز ' وه بیدیني هے * صاف یه بات هے ' دهوکا نهیں ' ایهام نهیں
ان حقایق کي بنا پر سبب پستي قوم * ترک پابندي اسلام هے ' اسلام نهیں

(شبلي نعماني)
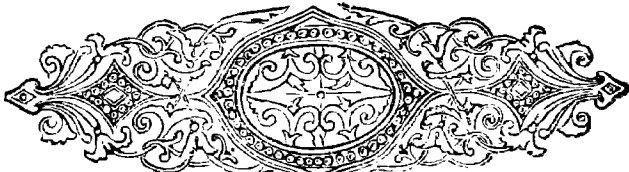
ناموران غزوۂ بلقان

سرگذشت انقلاب

— * —

پر اسرار ۱۲ - چھنڈیاں

— * —

(۳)

— * —

اب گذشتہ انقلاب کے تفصیلي حالات آنا شروع ہوگئے ہیں - گذشتہ ڈاک کے مصري اخبارات میں گو تاربرقیوں سے زیادہ نہیں ' اور غریب (المؤید) تو بالکل سکتے کي حالت میں ہے' لیکن قسطنطنیہ کے اخبارات میں انقلاب کے ابتدائي ' اور انگریزي ڈاک میں بعض نہایت دلچسپ تفصیلات ہیں - ہم آج کي اشاعت میں ان معلومات کا خلاصہ درج کرتے ہیں - اینده پرچہ میں اپنے مراسلہ نگار جلیل : (ڈاکٹر مصباح الدین شریف بے) کي چٹھي شائع کرینگے ' اور اسکے بعد اسي سلسلے میں غازي (انور بے) کي خود نوشتہ سوانح عمري -

* * *

گورنمنٹ کو افسروں کي طرف سے بار بار اگاہ کردیا گیا تھا کہ فوج بلا کسي خیال کے جنگ کو دوبارہ جاري دیکھنا چاهتي ہے اور وہ انکے لیے سخت مضطرب ہے - نیز انجمن اتحاد و ترقي کے مدبرین بھي برابر اسي پر زور دیے جارہے تھے ' مگر کامل پاشا اسکا سخت مخالف تھا - اسکا خیال تھا کہ وہ خطرات جو دوسروں کو سامنے نظر آتے ہیں' اسکے سامنے بالکل ہیچ ہیں - اسکو ناظم پاشا پر پورا بھروسہ تھا اور اسلیے ان خطرات کي کچھہ بھي پیش بندي نہیں کي گئي -

اس ہونیوالے انقلاب کي صبح کو (طلعت بک) نے کامل پاشا سے ملاقات کي اور اثناے گفتگو میں صاف طور سے ظاہر کردیا کہ " یا تو باب عالي اس موقع پر دول کي یاد داشت کو منظور کرنے سے انکار کردے ' یا پھر ایک سخت خونریزي کیلیے مستعد ہو جاے ! "

* * *

اس مبارک دن کي دوپہر ڈھل چکي تھي ' تین بجے کا وقت تھا اور خاموشي اور سکون کے خلاف کوئي بات نہیں ہوئي تھي' کہ یکایک آنے والے حادثے کا پہلا نشان ظاہر ہوا - امجد بک (والي ادرنہ) ایک گھوڑے پر سوار نظر آے ' جنکے ساتھہ پانچ سوار اور تھے - جونہي انھوں نے باب عالي کے طرف جانے کیلیے اپنے گھوڑےکے لگام موڑي ' معاً بارہ آدمیوں کي ایک جماعت قریب کے قہوہ خانے سے نکلتي ہوئي نظر آئي ' اور سڑک پر پہنچتے ہي انھوں نے بغل سے سرخ و سفید رنگ کي جھنڈیاں نکالیں اور انکو بلند کرکے کھول دیا -

یہ عجیب پر اسرار جھنڈیاں تھیں ' جن پر قرآن کریم کي آیات کارچوبي کام سے لکھي ہوئي تھیں ' اور خاموش و ساکن فضاے شہر کو متحرک و متلاطم کرنے میں ایک نا قابل فہم طلسمي اثر رکھتي تھیں - اس جماعت نے جلد جلد قدم بڑھانا شروع کردیا - یکایک ایک دوسري راہ سے ۱۲ - جھنڈے نمودار ہوے - انکے نیچے بھي ۱۲ - یا - ۱۵ ادمیوں سے زیادہ تعداد نہ تھي - چند لمحوں کے بعد ایک دوسرے راستے سے ایسي ہي جماعت نکلي ' اور پھر تیسري اور چوتھي اور پانچویں ' غرضکہ پہلي جماعت اپني سرخ وسفید جھنڈیوں کو لیے ہوئے جوں جوں بڑھتي جاتي تھي ' نئي نئي جماعتیں پورے سکون اور خاموشي سے آ آکر ملتي جاتي تھیں - پندرہ بیس منٹ کے اندر شہر کا کوئي راستہ جو باب عالي تک جاتا ہے ' پر اسرار ۱۲ - والي جماعت سے خالي نہیں رہا ' اور بغیر کسي شور و ہنگامے کے ' باب عالي تک پہنچتے پہنچتے ایک بڑي جماعت فراہم ہوگئي -

جونہي یہ گروہ باب عالي کے بڑے پھاٹک پر پہنچا ' ایک جانب سب کي نگاہیں اٹھہ گئیں - سب نے دیکھا کہ غازي (انور بے) ایک گھوڑے پر سوار چلے آرہے ہیں -

یوربین ترکي کا نظارۂ آخري

سلانیک کا ایک معدن باغ -

* * *

اب یہ ایک پوري با قاعدہ جماعت تھي ' جسکي تعداد سو کے قریب تھي - غازي انور بے کے بعد سب سے زیادہ قابل ذکر نیازي بک اور طلعت بے ہیں ' جو سب سے آگے تھے - انکے علاوہ انجمن اتحاد و ترقي کے رہنما اور " فدائي " ممبروں کي جماعت تھي -

صدر دروازے سے بڑھتے ہي جماعت نے سب سے پہلے نعرہ لگایا :

" حکومت سے دست بردار ہو جاو ! ہم ملک کو بچائیں گے ! " -

اس نعرے کے ساتھہ ہي پوري جماعت نے باب عالي کے اندر داخل ہونا چاہا - جو محافظ دستۂ فوج وہاں موجود تھا ' اس نے کسي طرح کي مزاحمت نہیں کي -

قومي جماعت کا باب عالي کے سامنے نمودار ہونا اور پھر یکایک اندر داخل ہوجانا ' اسقدر جلد ظہور میں آیا کہ تمام واقعہ بالکل ایک طلسم معلوم ہوتا ہے -

لیکن در اصل اس واقعہ پر کچھہ بھي تعجب نہیں کرنا چاہیے - تعجب کا اصلي مرکز اتحاد و ترقي کے پر اسرار اعمال ہیں ' جس نے

تـک که نئي وزارت قائم هوجاے "
یه لوگ رات کے دو بجے رها کردیے گئے تھ -

* * *

اس اثنا میں کیا حکومت بالکل غافل رهي ؟
نهیں ' لیکن انجمن کے جادو نے سب کو سلادیا تھا ' اور اب
کرنے کي وقتي کوشش بے فائدہ تھي - باب عالي کي محافظ
کا حال لکھه چکا هوں ' اور پھر مزید یه که اسکا افسر غائب تھا -
پورے عرصے میں سپاهیوں کو کوئي حکم نهیں دیا گیا که موجودہ
ت میں انھیں کیا کرنا چاهیے ؟
محافظ دستے کے افسر نے ایسا ظاهر کرنے کي کوشش کي' گویا
ً اسکے آنے میں دیر هوگئي ' لیکن در اصل ایک شریک انقلاب
اسپر مسلط کر دیا گیا تھا که حرکت نه کرسکے -
خاص شهر کے حاکم کي سرگذشت نهایت عجیب هے - اول
سکو بهت دیر میں اطلاع ملي ' پھر سب سے نزدیک کے فوجي
ـ میں جاکر سپاهیوں کو جمع کرنا چاها ' مگر معلوم هوا که وہ تو
ـ کے سب سازش میں شریک هیں !
وہ دوڑا هوا دوسري پلٹن میں گیا ' لیکن وهاں افسر موجود نه تھ !
سپاهیوں کو حکم دیا که طیار هوں ' مگر انھوں نے نهایت سرد
ي سے یه جواب دیکر ٹالدیا که " افسروں کے معاملات میں هم
ـ نهیں دینگے " ! بالاخر نا امید هوکر خاموش هوگیا ! !
لیکن یه خاموشي ' سپاهیوں کي عجیب خاموشي سے بھي
ـب تر تھي - کیا یه خود بھي شریک سازش تو نه تھا ؟
عجب نهیں ' کیونکه اب دنیا بدل گئي تھي اور هر چیز کا مالک
ور بے) تھا !

* * *

تھوڑي هي دیر کے بعد (غازي انور بے) دوبارہ نمودار هوا -
اسکے هاتھه میں فرمان سلطانی تھا : " هزیکسلنسي محمود
ـت پاشا وزیر اعظم مقرر کر کیے گیے "
اس خبر کے اعلان کے ساتھه هي کمیٹي نے پهلا کام یه کیا که عوام
ـ سکون اور با قاعدگي پیدا کرنے کي انتهائي کوشش شروع کردي '
ے هجوم اور هنگامے سے ایک محشر جوش و خروش بپا تھا - کمیٹي
ممبروں هي میں یه کام تقسیم کردیا گیا ' کیونکه اب انکے سوا پبلک
ـوئي خاموش نهیں کرا سکتا تھا -
اِسکے ساتھه هی اتحاد و ترقي کے مخالفین و معاندین کي
ـاریاں بھي شروع هوگئیں - دول خارجه کے سفرا نے مفرورین کیلیے
ـفوظ مقامات مهیا کیے اور اسطرح سعید پاشا (پسر کامل پاشا)
ـتار بک (پسر شیخ الاسلام) اور محل کے ماتحت سکرٹري رشید
ا نے فوراً بھاگ کر سفرا کے یهاں پناہ لي -
اب دیکھنا یه هے که انجمن کا سلوک اپنے دشمنوں کے ساتھه کیسا
ا هے ؟ وہ دشمن ' جنسے انتقام لینے کي اُسے پوري طاقت
ـصل هے - کیا انجمن انکو سخت سزائیں دینا پسند کریگي ؟

* * *

بظاهر سازش کنندوں کي تعداد بهت قلیل تھي ' وقت اور
ـت اس سے بھي کم ' تاهم انھوں نے جس مستعدي ' چالاکي '
حیرت انگیز سرعت کے ساتھه ایک عظیم الشان انقلاب پورا
ـیا ' وہ همیشه نا قابل فراموش رهے گا -
ٹیلي فوں اور ٹیلي گراف کے وہ تمام تار کاٹ ڈالے گئے تھ ' جو
ـ عالي ' محل سلطاني ' اور دفتر جنگ میں باهم مخا برہ کا ذریعه
سکتے تھ - اسماعیل افندي ایک شامي اتحادي هے ' جو کمیٹي
ماتحت خفیه پولیس کا افسر تھا - اسکے ماتحت سپاهیوں کا ایک
گروہ اور خفیه پولیس کے آدمي دیدیے گئے تھ ' تاکه تمام اخبارات کے
دفاترکي نگراني کریں ' نیز انکے دروازوں پر سخت پهرہ بٹھا دیاگیا تھا
که نه تو کوئي شخص اندر سے نکل سکے ' اور نه باهر کا کوئي شخص
اندر جاسکے -
انقلاب کے ظهور کے ساتھه هي گورنمنٹ کے تمام ممبروں کي
گرفتاري میں بھي عجیب و غریب قوت کا اظهار کیا گیا - صرف
یهي لوگ نهیں ' بلکه وہ یوروپین اشخاص بھي گرفتار کرلیے گئے تھ '
جن سے انجمن کو کسی طرح کا خطرہ تھا -
اینڈولیا ریلوے کا ڈائرکٹر : ایم - هگنن ' جرمن قنصل خانے کا
مترجم : هر و یدرُ اور ایک انگریز مسٹر کنگھم نامي ' جو نیشنل بنک
کا منیجر تھا ' اُسي وقت گرفتار کرلیے گئے تھ اور پانچ بجے تـک
گرفتار رهے -
اگرچه اور تمام وزرا رات کے ۳ - بجے رها کردیے گئے ' لیکن
عبد الرحیم پاشا وزیر مال ' اور رشید پاشا وزیر داخله اب تـک
مقید هیں -

[بقیه مضمون مقالۂ افتتاحیه صفحه - ۹ -]

اسطرح کي نکته چیني سے نه گھبرائیں - کوئي هو هم کو چاهیے که
جس جوش سے اسکي سچي راے میں اسکا ساتھه دیں ' اتني هي
سختي سے اسکي غلطي پر نکته چیني بھي کریں - ابھي مولانا ازاد
اپکے سامنے تقریر کر رهے تھ ' لیکن کیا یه غلط راہ چلیں گے تو هم انکو
چھوڑ دیں گے ؟ (اواز بد کبھي نهیں)

* * *

مسٹر محمد شریف بیرسٹرات لا نے تحریک کي که اس جلسه کے
رزولیوشنوں کي نقل وزیر اعظم انـگلستان کے پاس بھیجي جاے '
نیز انگلستان اور هندوستان کے اخبارات میں شائع هوں -
آخر میں انریبل مسٹر فضل حق نے پریسیڈنٹ کیلیے ووٹ
اف تھینکس کي تحریک کي اور چودهري نواب علي صاحب کي
تائید سے بالاتفاق منظور هوئي -
یه جلسه جس قوت اور عظمت کے ساتھه منعقد هوا ' اب اسکا
اندازہ آپ روئداد کے لفظوں سے کیا کرینگے - جو لوگ کلکته کي حالت سے
واقف هیں وہ جانتے هیں که کل تـک یهاں مسلمانوں کے جمـع
کرنے سے زیادہ کوئي کام مشکل نه تھـا ' لیکن اب کچھه عرصے سے
حالت متغیر هے - ٹون هال میں پچھلے دنوں سب سے بڑا مسلمانوں
کا جلسه " مسلـم لیگ " کے سالانه اجلاس کا هوا تھا ' لیکن
باوجود داخلے کیلیے ٹـکٹ کي شرط اٹھادینے کے همیشه کرسیاں
اپني بے رونقی پر متاسف رهیں -
برخلاف اسکے یه ایک حقیقي معنوں میں مسلمانوں کا قائم
مقام جلسه تھا ' جسمیں هر طبقے اور هر درجے کے لوگ شریک تھ -
بیرسٹر ' وکلا ' زمیندار ' رؤساء ' اور عام تعلیـم یافته مسلمانوں کا
شـاید هي کوئي ایسا عظیـم الشـان مجمـع منعقد هوا هو -
جوش اور اضطراب کا اس سے اندازہ کیا جاسکتا هے که صبح سے موسم
بالکل بدل گیا تھـا ' اور عین جلسـه کے اجتمـاع کے وقت
بارش هو رهي تھي ' تاهم پورا هال ' دونوں طرف کے بر آمدے '
سامنے کي گیلري ' اور سیڑھیوں تک انسانوں کے سوا اور کوئي چیز
نظر نهیں آتي تھي - تقریروں کے اثنـا میں جس جوش و خروش
کا اظهار هوا ' وہ بھي همیشه یادگار رهیگا - مظالم کي خونین سرگذشتیں
جب سنائي جاتي تھیں ' تو هزاروں آنکھیں اشکبار نظر آتي تھیں -
هزهائنس سر اغا خاں کے ذکر پر مجمع میں جو برهمي پیدا هوئي '
اُس سے بھي دلوں کي حالت کا اندازہ کیا جاسکتا هے -

بطل طرابلس : غازي فتحي بے

جو ٦٠ - هزار فوج کے ساتھه گیلي پولي میں مصروف کارزار هیں :

اللهم انصره و انصر عساکره !

یه عجیب تماشا دنیا کو دکھلانا چاھا تھا - في الحقیقت یه ایک پوري مکمل اور باقاعدہ طے شدہ کار روائي تھی ' جسکے تمام اسباب و لوازم پیشتر سے فراهم کرلیے گئے تھے -

باب عالي کي محافظ فوج نے کچھه تعرض نہیں کیا ' لیکن کیوں کرتي ' جبکه وہ خود اتحاد و ترقي کے جان نثار اور فدائي تھي ؟ صبح هي سے اسکا انتظام کرلیا گیا تھا اور با قاعدہ محافظ دستے کي جگه (ارشک پلٹن) کے سپاهي متعین کیے گیے تھے - یه انجمن کي خاص مددگار جماعت ھے -

انجمن کو اس کار روائي کا موقع کیونکر ملا ؟ خاص باب عالي کي محافظ فوج کیونکر بدلدي گئي ؟ کیا اسکي اطلاع دفتر جنگ ' وزرا ' اور پولیس کو نہیں هوئي ؟ یقیناً یه ایک معمه ھے ' جسکا حل کرنا سردست مشکل ھے (۱)

تاهم اس سے اندازہ کیا جا سکتا ھے کہ انجمن اپنے اس سخت ترین دور مصیبت میں بھي ' جبکه دنیا یقین کرتي تھي کہ اسکي زندگي کے اخري دن هیں ' اپنے اندر کیسي عجیب اور اعجوبه خیز قوت انقلاب رکھتي ھے ؟ اور اسکي تدابیر مخفیه کس درجه پخته ' اور اسکے نشانے کس درجه بے خطا هیں ؟

جماعت آگے بڑھکر چند لحموں کیلیے رکی اور خاموش سپاهیوں کے دستے کے سامنے نیازي بے نے (بالکل اسطرح ' جیسے کوئي تھیٹر میں پارٹ کرتے هوے کہتا ھے) چلا کر کہا :

" میں اپنے آبائي ملک کي عزت بچانے آیا هوں ' جسکے حقیر و ذلیل کرنے ' ٹھکرانے ' اور روندے جانے میں خائن گورنمنٹ نے کوئي دقیقه اٹھا نہیں رکھا - اگر تمھاري مرضي یهي ھے تو بهتر ' میں بھی راضي هوں - مجھکو مار ڈالو ! میرے سینے کو گولیوں سے چھلني کردو ! میں اپنے سامنے ترکي کي دل خون کن تذلیل و تحقیر تو نہیں دیکھونگا ! زندگي میں یه سننے سے ' مرنے کے بعد سننا بهتر ھے کہ ترکي کیلیے اب دنیا میں عزت نہیں ! "

اب اس تھیٹر کا آخري ایکٹ باقي تھا - غازي انور بے ' خلیل بے ' جمال بـک آگے بڑھے - انکے پیچھے طلعت بے ' عمر بے ' نیازي بے اور مدحت بـک تھے - یه تمام لوگ وزارت اعظم کے دفتر میں جہاں اس وقت وزرا کي مجلس ' یادداشت کا جواب لکھنے کیلیے منعقد تھي ' اپنے معمولي کپڑوں میں بے باکانه داخل هوگئے -

اصلي نشست کے هال کا دروازہ چند قدموں کے فاصلے پر تھا کہ سب سے پہلے کامل پاشا کا ایڈیکانـگ (نافذ بے) نـکلا اور ریوالور لیے هوے وسط راہ میں راسته روک کر کھڑا هوگیا - لیکن معاً ایک گولي چلي اور وہ زمین پر ڈھیر تھا -

اسکي متابعت ناظم پاشا کے ایک خفیه ایجنٹ اور ایڈي کانگ (توفیق بـک) نے کي ' لیکن اسکو بھي مہلت نہیں ملي - سب سے اخر میں خود (ناظم پاشا) باهر نـکلا اور (انور بے) کو دیکھکر کہا " یه کیا گستاخي ھے ؟ "

ایک پرانے افسر (مصطفی نجیب) نے کہا : " گستاخي گستاخي تم کر رھے ھو ! "

ساتھه هي فیر کر دیا اور متواتر تین گولیاں اسکے جسم سے نکل گئیں ....

کامل پاشا کے مصاحب نے (ناظم پاشا) کے قاتل کو مار ڈالا لیکن خود بھي نه بچ سکا - بعض لوگوں کا بیان ھے کہ کسي " فدائي " کی گولي اسکے حصے میں آئي - بعض اسکے قاتل کو ایک فوجي افسر بتلاتے هیں -

* * *

گولیوں کے چھوٹنے کي اواز سنکر محافظ دستۂ فوج میں ایک جنبش پیدا هوئي - ایک دو سپاهیوں نے (انور بے) کي طرف بندوق کي نالی بھي کردي ' لیکن اس نے کسي بات پر توجه نہیں کي - وہ اپنے ارادوں میں منہمک ' اور گویا کسي طے شدہ نقشه کے مطابق ایک کے بعد ایک منزل سے گذر رھا تھا - وہ سیدھا هال کے اندر چلاگیا اور کامل پاشا کے سر پر کھڑے هوکر حاکمانه لہجے میں بغیر کسي تمہید کے کہا :

" میں حکم دیتا هوں کہ یا تو لڑائي جاري رکھنے کي قسم کھاؤ اور یا اس کرسي کو چھوڑ دو ! اگر تم نے ذرا بھي پس و پیش کیا تو یاد رکھو کہ اسي وقت یه تمام فضا خون آلود هو جائیگي "

کامل پاشا نے جو اس وقت بالکل سرد پڑگیا تھا ' ڈرتے ڈرتے جواب دیا :

" میرا خیال جنـگ جاري رکھنے کے خلاف ھے - میں استعفا دیتا هوں "

(انور بے) نے صرف اتنے هي کو کافي نہیں سمجھا ' بلکه اسي وقت استعفا کا مضمون کاغذ پر لکھکر پیش کردیا اور کامل نے بلا کسي وقفه کے دستخط کردیے -

استعفا جیب میں رکھکر اس نے هال کے چاروںطرف نظر ڈالي اور تمام سابق وزرا سے کہا :

" براہ عنایت آپ تمام حضرات اپنے آپکو نظر بند یقین کریں '

خلـیـل بـک

(۱) لیکن ائندہ نمبر میں همارے خاص مراسله نگار جلیل کي چٹھي شاید اس معمے

حطرناک مرض هے اس کا جلد علاج کرو

علامات مرض: جن لوگوں کو پیشاب بار بار آتاهو یا پیاس زیادہ لگتي هو - منه کا ذایقه خراب رهتا هو - رات کو کم خوابي ستاتي هو - اعضاء شکني - لاغري جسم - ضعف مثانه هونے سے روز بروز قوت میں کمي اور خرابي پیدا هوتي جاتي هو اور چلنے پهرنے سے سرچکراتا هو - سر میں درد اور طبیعت میں غصه آجاتا هو - تمام بدن میں یبوست کا غلبه رهتا هو - هاتهه پاؤں میں خشکي اور جلن رهے جلد پر خشونت وغیرہ پیدا هوجاے اور ٹهنڈے پاني کو جي ترسے - معدہ میں جلن معلوم هو - بیوقت بڑهاپے کے آثار پیدا هو جائیں اعضاے رئیسه کمزور هوجائیں - رقت - سرعت اور کمي باہ کي شکایت دن بدن زیادہ هوتي جاے تو سمجهه لو که مرض ذیابیطس هے - جن لوگوں کے پیشاب میں شکر هوتي هے آنکو مندرجهٔ بالا آثار یکے بعد دیگرے ظاهر هوتے هیں - ایسے لوگوں کا خاتمه علی العموم **کار بنکل** سے هوتا هے - دنبل پشت پر کبهي گردن میں پیدا هوتا هے - جب کسي کو کاربنکل هو تو اُسکے پیشاب میں یقیناً شکر هونے کا خیال کر لینا چاهیے - اس راج پهوڑے سے سینکڑوں هونهار قابل لوگ مرچکے هیں -

مرض کي تشریح اور ماهیت: ذیابیطس میں جگر اور لبلبه کے فعل میں کچهه نه کچهه خرابي ضرور هوتي هے اور اس خرابي کا باعث اکثر دماغي تفکرات شبانه روز کي محنت هے بعض دفعه کثرت جماع - کهنه سوزاک اور کثرت ادرار کا باعث هوتا هے - صرف فرق یه هے که اس حالت میں پیشاب میں شکر نهیں هوتي بلکه مثانه کے ریشه وغیرہ پاے جاتے هیں - کبهي ابتداے عمر میں کثرت جماع سے آخر یه مرض پیدا هوجاتا هے اور کبهي بخار کے بعد یه مرض شروع هوتا هے -

اگر آپ چاهتے هیں که راج پهوڑا کاربنکل نه نکلے تو علاج حفظ ماتقدم یه هے که هماري ان گولیوں کو کهاؤ - شیریني - چاول ترک کردو - ورنه اگر سستي کروگے تو پهر یه ردي درجه ذیابیطس میں اُس وقت ظاهر هوتا هے جبکه تمام اندروني اعضاء گوشت پوست بگڑ جاتے هیں - جو لوگ پیشاب زیادہ آنے کي پروا نهیں کرتے وہ آخر ایسے لاعلاج مرضوں میں پهنستے هیں جن کا علاج پهر نهیں هوسکتا - یه گولیاں پیشاب کي کثرت کو روکتي هیں اور تمام عوارض کمي قواء اور جمله امراض ردیه سے محفوظ رکهتي هیں -

ذیابیطس میں عرق ماء اللحم اسلئے مفید هوتا هے که بوجه اخراج رطوبات جسم خشک هوجاتا هے - جس سے غذائیت کي ضرورت زیادہ پڑتي هے - یه عرق چونکه زیادہ مقوي اور مولد خون هے اسلئے بہت سهارا دیتا هے غذا اور دوا دونوں کا کام دیتا هے -

حب دافع ذیابیطس

یه گولیاں اس خطرناک مرض کے دفعیه کے لئے بارها تجربه هوچکي هیں اور صدها مریض جو ایک گهنٹه میں کئي دفعه پیشاب کرتے تهے تهوڑے دنوں کے استعمال سے اچهے هوگئے هیں یه گولیاں صرف مرض کو هي دور نهیں کرتیں بلکه انکے کهانے سے گئي هوئي قوت باہ حاصل هوتي هے - آنکهوں کو طاقت دیتي اور منه کا ذائقه درست رکهتي هیں - جسم کو سوکهنے سے بچاتي هیں - سلسل بول - ضعف مثانه - نظام عصبي کا بگاڑ - اسهال دیرینه یا پیچیش یا بعد کهانے کے فوراً دست آجاتے هوں یا درد شروع هوجاتا هو یا رات کو نیند نه آتي هو سب شکایت دور هوجاتے هیں -

قیمت في توله دس روپیه

میر محمد خان - تالپڑ والئي ریاست خیرپور سندهه — پیشاب کي کثرت نے مجهے ایسا حیران کردیا تها اور جسم کو بے جان اگر میں حکیم غلام نبي صاحب کي گولیاں ذیا بیطس نه کهاتا تو میري زندگي محال تهي -

محمد رضا خان - زمیندار موضع چٹه ضلع اٹاوہ — آپ کي حب ذیا بیطس سے مریض کو فائدہ معلوم هوا - دن میں ۱۶ بار پیشاب کرنے کي بجاے اب صرف ۵ - ۶ دفعه آتا هے -

عبد القدیر خان - محله غرقاب شاہ جهان پور — جو گولیاں ذیا بیطس آپ نے رئیس عبد الشکور خان صاحب اور محمد تقي خان صاحب کے بهائي کو زیادتي پیشاب کے دفیعه کے لئے ارسال فرمائي تهیں وہ اور بهیجدیں -

گولیاں استعمال کر رها هوں - بجاے ۴ - ۵ مرتبه کے اب دو تین مرتبه پیشاب آتا هے -

سید زاهد حسن - ڈپٹي کلکٹر الہ آباد — مجهے عرصه دس سال سے عارضه ذیا بیطس نے دق کر رکها تها - بار بار پیشاب آنے سے جسم لاغر هوگیا - قوت مردمي جاتي رهي - آپ کي گولیوں سے تمام عوارض دور هوگئے -

رام ملازم پوسٹماسٹر جنرل — پیشاب کي کثرت - جاتي رهي - مجهه کو رات دن میں بهت دفعه پیشاب آتا تها - آپ کي گولیوں سے صحت هوئي -

اِنکے علاوہ صدها سندات موجود هیں -

مجرب و آزمودہ شرطیه دوائیں جو بادائي قیمت [illegible] ول صحت دیجاتي هیں

— * —

زود کن

داڑهي مونچهه کے بال اسکے لگانے سے گهنے اور لنبے پیدا هوتے هیں - ۲ توله دو روپے

سر کا خوشبودار تیل

دلربا خوشبو کے علاوہ سیاہ بالوں کو سفید نهیں هونے دیتا نزله و زکام سے بچاتا هے شیشي خورد ایک روپے آٹهه آنه کلاں تین روپے

حب قبض کشا

رات کو ایک گولي کهانے سے صبح اجابت با فراغت اگر قبض هو دور ۲ درجن ایک روپیه

حب قائممقام افیون

انکے کهانے سے افیم چاندو بلا تکلیف چهوٹ جاتے هیں فیتوله پانچ روپے

حب دافعه سیلان الرحم

لیسدار رطوبت کا جاري رهنا عورت کے لئے وبال جان هے اس دوا سے آرام - دو روپے

روغن اعجاز

کسي قسم کا زخم هو اسکے لگانے سے جلد بهر جاتا هے بدبو زائل - نا سور - بهگندر - خنا زیر کے گهاؤ - کاربنکل زخم کا بهترین علاج هے - ۲ توله دو روپے

حب دافع طحال

زردي چهرہ - لاغري کمزوري دور مرض تلي سے نجات - قیمت دو هفته دو روپے

برأالساعة

ایک دو قطرے لگانے سے درد دانت فوراً دور - شیشي چار سو مریض کے لئے ایکروپے

دافع درد کان

شیشي صدها بیماروں کے لئے - ایکروپے

حب دافع بواسیر

بواسیر خوني هو یا بادي ریحي هو یا سادي - خون جاتا بند اور مسے خود بخود خشک - قیمت ۲ هفته دو روپے

سرمه ممیرہ کراماتي

مقوي بصر - محافظ بینائي - دافعه جالا - دهند - غبار - نزول الماء سوخي - ضعف بصر وغیرہ * فیتوله معه سلائي سنگ یشب دو روپے

مقامي پريس نے بالاتفاق جلسه کي اهميت کا اعتراف کيا هے -

* * *

هم نے اس جلسه کي روداد الہلال کے مقالۂ افتتاحيه کے حصے ميں درج کي' حالانکه ناظرين همارے عادت سے واقف هيں که جلسوں کي رپورٹيں ' اور تقريروں کے خلاصے کبھي بھي رسالے ميں درج نہيں کرتے ' حتی که ايک مرتبه کے سوا کبھي هم نے اپني بھي کوئي تقرير الہلال ميں شائع نہيں کي ' با وجوديکه کئي ماه سے کلکته ميں کوئي هفته اس سے خالي نہيں جاتا -

اس کا سبب بيان کرنے سے پہلے دو رائيوں کو درج کرديتا ضروري هے جو هندوستان کے مشرق و مغرب ' دو مخالف سمتوں سے حال ميں ظاهر کي گئي تهيں -

ابهي شايد ايک هفته بهي نہيں گذرا که مقامي اينگلو انڈين اخبار نے مسلمانوں کي موجوده پولیٹکل حالت پر ايک ليڈنگ ارٹيکل لکها تها ' جسميں يه ثابت کرنے کي کوشش کي تهي که " آجکل مسلمانوں نے ترکي کے معاملات کي نسبت جو صدائيں بلند کرنا شروع کردي هيں ' وه تمام تر چند انتهائي خيال کے نوجوانوں کي اشتعال انگيزي کا نتيجه هے ' جنکو بنگالي اکسٹريمسٹ لوگوں سے مدد مل رهي هے "

گويا اسکي نگاه ميں وه صدها جلسے جو تمام اطراف هند ميں هورهے هيں ' بيسيوں عظيم الشان اجتماع جو کلکته ميں هر هفتے منعقد هوتے هيں ' اور علی الخصوص اُس ماس ميٹنگ کے ڈيڑهه لاکهه مسلمان ' جو ۲ - فروري کو هاليڈے اسٹريٹ کے ميدان ميں جمع هوے تهے - سب کے سب نيشلسٹ هندوں اور انکے مجہول الحال ساتهي مسلمانوں کے غيرذمه دار مناظر تهے !

يه هم کو معلوم هے که گليليو (Galileo) نے سنه ۱۶۳۰ ع ميں دوربين ايجاد کي تهي ' جسکو مسيحيت کے هاتهوں سخت مصيبتيں اٹهاني پڑيں ' کيونکه اسلام اور علم ' دونوں مسيحيت کے هاتهوں يکساں طور پر ظلم سہتے رهے هيں ' ليکن هم کو معلوم نہيں که سنه ۱۹۱۳ ع ميں (انگلشمين) کے پرنٹنگ هاوس ميں کوئي ايسي ٹلسکوپ ايجاد کي گئي هے ' جس سے قريب کي اشيا بڑي نظر آنے کي جگه ' کئي سو حصے چهوٹي نظر آتي هيں !

دوسري راے همارے ايک اردو معاصر کي تهي جس نے لکها تها که :

" جب سے الہلال نکلا هے ' کلکته کے مسلمانوں کے جلسوں کا اعتبار جاتا رها ' کيونکه هم جانتے هيں که وهاں اب جسقدر چهوٹے بڑے جلسے هوتے هيں ' وه صرف ايک هي شخص کے خيالات کا عکس هيں " -

اگر کوئي تنہا شخص ايک پورے شہر کے خيالات ميں تبديلي پيدا کردے ' جسکے اندر تين چار لاکهه مسلمان بستے هيں ' تو اسکو اس قوت کيليے خدا کا شکر گذار هونا چاهيے ' ليکن هم نہيں سمجهتے که يه دونوں نزديک اور دور کي نظريں ٹون هال کے اس جلسے کي کيا تاويل کريں گي ؟ يه ايک پورا قائم مقام جلسه تها ' جسميں نه صرف کلکته ' بلکه بنگال کے عمائد و نائبين شريک تهے - رزوليوشن جسقدر پيش هوے ' انکو ايڈيٹر الہلال نے پيش نہيں کيا ' بلکه ان لوگوں نے پيش کيا ' جنکا نام غالباً (انگلشمين) نے اکسٹريمسٹ مسلمانوں کي ياد داشت ميں ابهي درج نہيں کيا هوگا - پهر کيا يه جلسه بهي اکسٹريمسٹ هندوں کي سازش کا نتيجه هے ؟

اصل يه هے که تم نے خود هي هم کو ٹهوکر لگاکر بيدار کيا هے ' پهر جب هم کروٹ بدلتے هيں تو کبهي بگڑتے هو ' اور کبهي اپنے دل کو مطمئن کرنے کيليے فرض کرليتے هو که بيداري کا وجود نہيں -

اصلي نه فائده هے - حقائق و واقعات آج جهٹلائے جا سکتے هيں ' (۱) ليکن انکے نتائج سے بچنا آسان نه هوگا -

فہرست ...

زر اعانۂ دولۃ عليۂ اسلاميّہ

— * —

(۱۱)

	روپے	آنه	پائي
بذريعه جناب احمد دين صاحب بخاري :			
چندۂ کلکته	۳	۱۲	۰
چندۂ بزرگان چکوال جو مياں غلام نبي کرپالے والے ضلع جهلم چکوال نے بهيجا هے	۳۰۷	۰	۰
مياں محمد امين صاحب خليفه	۰	۰	۰
بذريعه جناب مولوي محمد شهاب الدين - مسافر - مانکتله - محله مياں باغ قدم رسول نمبر ۲۴۷ کلکته :			
نقد	۵۶	۱	۹
زيورات - چاندي کي هنسلي ايک عدد - چاندي کا طوق ايک عدد - چاندي کا جوشن ايک جوڑا هاتهه کا بالا چار عدد (چاندي کا) - چاندي کي باليان باون عدد - انگشتري دس عدد زنجير چاندي کي ايک عدد - چاندي کي گهڑي ايک - ناک کا پهول سونے کا چهه عدد - گلاس پيتل کا ايک -			
کپڑا - ريشمي ساڑي ايک - کرتا ايک - ٹوپي ايک - پگڑي ايک -			
بذريعه جناب عبد اللطيف صاحب ناظر ضلع پر بهني - ناسک	۶	۱	۰
بذريعه مولوي نذير احمد خان صاحب سهسرامي - محله مجاهد پور بهاگلپور سيٹي			
حضرت مولوي سبحان احمد خان صاحب	۲۷	۳	۰
نذير احمد خان صاحب	۲	۵	۰
حاجي عشرت علي خان صاحب	۲	۰	۰
حسن جان صاحب	۲	۰	۰
مولا بخش صاحب	۰	۸	۰
شير علي صاحب	۰	۸	۰
مياں جان صاحب	۰	۴	۰
نبي مياں	۰	۴	۰
بذريعه جناب نواب علي صاحب - بي - اے - ايل - ايل - بي - وکيل باره بنکي			
سيد فضل احمد صاحب - مسولي	۱	۰	۰
اهليه شيخ سجاد علي صاحب بهاري	۱۰	۰	۰
گمنام	۲	۰	۰
جناب محمد حسين صاحب - سندولي - شاهجهاں پور	۷	۰	۰
شيخ بفاتي	۱	۰	۰
اينگلو سنسکرت ٹائپ فاونڈري	۴	۰	۰
اهليه شفقت حسين صاحب کهنڈوه	۱	۸	۰
والده صاحبه " "	۰	۸	۰
همشيره صاحبه " "	۱	۰	۰
نياز علي خانصاحب منگلا تبديلی وزارت کے شکريه ميں	۱۵	۰	۰
عبد الرحيم صاحب - سوٹپ کلرد بانده	۵	۱	۰
عبد القادر خان	۰	۸	۰
مسماة محبوبن صاحبه	۰	۶	۰
" انيس صاحبه	۰	۶	۰
عبد الرحمن صاحب بانده	۲۰	۰	۰
خواجه محمد يوشع صاحب حيدر اباد دکن	۵	۰	۰
حبيب الحق صاحب بهاگلپور	۵	۰	۰
غلام نظام الدين صاحب بانکي پور	۲	۰	۰
متين احمد صاحب بانکي پور	۱	۲	۶
چند مسلمان طلبا بانکي پور	۱	۵	۰
ايک صاحب از گونتي	۸	۰	۰
عبد الکريم صاحب کوهيما	۸۵	۰	۰
احمد حسين صاحب راحت مراد آباد	۱	۰	۰
عاشق علي خانصاحب کوهيما	۱۱۴	۹	۰
غيرت پرستان غيور مسلمانان (ڈيره اسماعيل خان) بذريعه حزب الله خانصاحب	۳۶۰	۰	۰
ميزان	۲۱۴۳	۳	۶
سابق	۹۵۱۳	۱۵	۰
ميزان کل	۱۱۶۵۷	۲	۶

لا تہنوا و لا تحزنوا و انتم الاعلون ان کنتم مؤمنین (القرآن الحکیم)

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۸ | کلکتہ: چہارشنبہ ۱۹ ربیع الاول ۱۳۳۱ ہجری | جلد ۲

Calcutta : Wednesday, February 26, 1913.

قیمت فی پرچہ [illegible] آنہ

اطلاع - ڈاکٹر ایس - کے برمن کی خوبصورت تصویردار کافوری جنتری سنه ۱۹۱۳ع کی متفرق جگهه کی دس شریف آدمیوں کا نام اور پته لکھنے پر بلا قیمت و محصول بهیجی جاتی هے -

اصل عرق کافور

دیکهو گرمی کا موسم آیا جهاں تهاں هیضه کا آنا بھی ممکن هے' اس سے بچنے کا آسان طریقه ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصل عرق کافور هے یه دوا ۲۹ برس سے تمام هندوستان میں جاری هے' یه عرق گرمی کے دست پیٹ کا درد و متلی کیلیے اکسیر کا اثر رکھتا هے همیشه ایک شیشه اپنے پاس رکھو قیمت فی شیشی ۴ آنه محصولڈاک ۴ تک ٥ آنه

ڈاکٹر ایس - کے - برمن - نمبر ۵و۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکته

انگریزی حکومت کا مسلمان هوجانا

—*—

بالکل یقینی هے - کیونکه حضرت شیخ سنوسی کے خلیفه نے بمقام بیروت سیدی خواجه حسن نظامی سے آئنده حالات کی نسبت جسقدر پیشین گوئیاں کی تهیں اور جنکو کتاب شیخ سنوسی کے حصه اول و دوم میں شائع کردیا گیا تها) سب هو بهو سچی ثابت هوئیں - اب صرف انگریزی حکومت کے مسلمان هو جانیکی پیشین گوئی باقی هے - جو خدا نے چاها تو عنقریب پوری هوگی - پس اگر آپ یه پیشین گوئیاں اور ترکی و ایران علی الخصوص افغانستان و جاپان و چین وغیره کے انجام کار کو دیکھنا چاهتے هیں - تو رساله شیخ سنوسی کے دونوں حصے پڑھئے - قیمت هر دو آٹھه آنه -

کلیات اکبر - لسان العصر وحیدان الملة خان بهادر مولوی سید اکبر حسین الهٰبادی کے زبردست کلام کے دونوں حصے چھپ کر تیار هیں - کاغذ لکهائی چهپائی نهایت اعلیٰ هے - اور صرف همارے هاں دستیاب هو سکتے هیں - قیمت هر دو حصص ۳ روپیه ۸ آنه -

مضامین خواجه حسن نظامی میں غدر کے اور تیموریه خاندان کے سچے مگر نهایت درد ناک قصے درج هیں نیز آلو - مچهر - دیاسلائی وغیره عنوانوں پر نهایت مزیدار اور معنی خیز مضامین هیں -

سفرنامه هندوستان بمبئی' گجرات' کاٹهیاواڑ' سومنات وغیره مقامات کا دلچسپ سفرنامه بطریق روزنامچه از سیدی خواجه حسن نظامی دهلوی قیمت ۸ آنه -

اسلام کا انجام مصر کے شیخ المشائخ کی حوصله افزا پیشین گوئیاں - قیمت ۴ آنه

اسرار مخفی علم کا خزانه بس دیکهنے کے قابل قیمت ۴ آنه -

ترکی فتح شاه مشتاق احمد صاحب منجم دهلوی کی پیشین گوئیاں - قیمت ۲ پیسه

دل کی مراد - شاه صاحب کے طلسماتی تعوید قیمت ڈیڑھ آنه -

کارکن حلقه نظام المشائخ دهلی سے منگائیے

شائقین تواریخ و تصوف کو مژده

—:○*○:—

مزارات اولیا دهلی بالکل نئی تصنیف هے - تمام اولیاے کرام و صوفیاے عظام جو دهلی کی مقدس سر زمین میں مدفون هیں ان کے بسیط حالات سلسله وار دو حصوں میں درج کئے گئے هیں - زائرین کے لیے اس سے بڑهکر کوئی رهنما نهیں هو سکتا - قیمت حصه اول ۹ آنے حصه دوم ۲ آنے هر دو حصص معه محصول ڈاک و خرچ وی - پی پیکنگ وغیره ۱۰ آنے -

هندوستان کی اسلامی تاریخ عهد افغانیه - مصنفه صوفی کرام الهی صاحب ڈنگوئی - ۴۲ تواریخوں کا لب لباب هے - معترضین کے حملوں کا معتبر اور مستند حوالوں کے کثرت سے جواب دیا گیا هے - فاضل اجل مولوی سید احمد صاحب مولف لغات آصفیه فرماتے هیں که اس سے بهتر هندوستان کی تاریخ اب تک ان کی نظر سے نهیں گذری قیمت ۲ روپیه ۸ آنے معصول ڈاک و خرچ وی - پی ۳ آنے -

المشتهر - منیجر اسلامیه بک ڈپو و جنرل اخبار ایجنسی بازار بلی ماران - دهلی -

حمیدیه هوٹل

—:○*○:—

نمبر ۱۳۱ لور چیت پور روڈ

—:*:—

همارے هوٹل میں هر قسم کی اشیاے خوردنی و نوشیدنی هر وقت طیار ملتی هیں نیز اسکے ساتهه مسافروں کے قیام کیلیے پر تکلف اور آرام ده کمروں کا بهی انتظام کیا گیا هے جو نهایت هوادار' نرنشڈ اور بر لب راه واقع هیں جن صاحبوں کو کچهه دریافت کرنا هو بذریعه خط و کتابت منیجر هوٹل سے دریافت کر سکتے هیں - جنگ ترکی و اٹلی اور جنگ بلقان کی جمله تصویریں همارے هوٹل میں فروخت کے لیے موجود هیں مع تصویر شیخ سنوسی وغیره -

از شیخ عبد الکریم مالک حمیدیه هوٹل

لَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ (القرآن الحکیم)

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad.

7-1 McLeod street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL - HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد الکلام الدہلوی

مقـــام اشاعت

۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

عنوان تلغراف

« الھـــلال »

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

جلد ۲ — کلکتہ : چہارشنبہ ۱۹ ربیع الاول ۱۳۳۱ ھجری — نمبر ۸

Calcutta : Wednesday, February 26, 1913.

فہرست

— * —

تصـــاویـــر

— * —

تلغـــراف خصـــوصي

— * —

(قسطنطنیه : ۲۵ - فروري)

گیلي پولي میں دشمنوں نے عقب سے حملہ کیا - نہایت ذلت انگیز شکست کے ساتھہ فرار پر مجبور ھوے - ۸ - سو لاشیں اور ایک توپ میدان جنگ میں چھوڑیں - ھمارے ۸۰ - شہید اور ۱۰۰ - زخمي ھوے -

ایڈریا نوپل پر دشمنوں کي قوت بالکل ضعیف اور ناقابل ذکر ھے - بلغاري فوج میں رسد کي قلت ' اور فوجي بے دلي کے آثار شدت سے نمایاں - تدابیر و انتظامات کے نتائج عنقریب نمایاں ھونگے -

(مصباح)

(۲)

(۲۲ - فروري)

برف باري کي شدت سے گیلي پولي میں دشمنوں کي نقل و حرکت پر قدرتي بلا نازل ھوگئي - سخت مصائب میں مبتلا ھوگئے - (انور بے) کي نسبت ابھي کوئي خبر نہیں - ھمارے خلاف گذشتہ عہد کے مفسدین سرگرم فساد ھیں - ایک بہت بڑي سازش کا انکشاف ھوا - پانچ مفسد لیڈر گرفتار کیے گئے -

(مصباح)

ایک پر منفعت کاروبار

—:❊:—

یا الہلال کي ایجنسي

— * —

الہلال گو ھفتہ وار ھے ' مگر اسکي ایجنسي مشہور روزانہ اخبارات سے کم ایجنٹوں کیلیے پر منفعت نہیں - اس وقت دھلي ' بانکي پور ' پٹنہ ' جھانسي ' حیدر آباد ' وغیرہ مقامات کے ایجنٹ پچیس تیس روپیہ بآساني ماھوار پیدا کرلیتے ھیں - پھر ایک صداے دیني و ملي کي اشاعت میں معین ھونے کا اجر اخروي اسکے علاوہ - شرائط بہت سادہ اور آسان ھیں - ۲۵ - فی صدي کمیشن کچھہ کم معاوضہ نہیں - بہت جلد خط و کتابت کیجیے - (منیجر)

اطلاع

(۱) اگرکسي صاحب کے پاس کوئي پرچه نه پهنچے، تو تاريخ اشاعت سے دو هفته کے اندر اطلاع ديں، ورنه بعد کو في پرچه چار آنے کے حساب سے قيمت لي جائيگي -

(۲) اگرکسي صاحب کو ايک يا دو ماه کے لئے پته کي تبديلي کي ضرورت هو تو مقامي ڈاکخانه سے بندوبست کرليں، اور اگر تين يا تين ماه سے زياده عرصه کے لئے تبديل کرانا هو تو دفتر کو ايک هفته پيشتر اطلاع ديں -

(۳) نمونے کے پرچه کے لئے چار آنه کے ٹکٹ آنے چاهيں يا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -

(۴) نام و پته خاصکر ڈاکخانه کا نام هميشه خوش خط لکهيے -

(۵) خط و کتابت ميں خريداري نمبر کا حواله ضرور ديں -

نوٹ ــــ مندرجه بالا شرائط کي عدم تعميل کي حالت ميں دفتر جواب سے معذور هے اور اس وجه سے اگر کوئي پرچه يا پرچے ضائع هوجائيں تو دفتر اسکے لئے ذمه دار نه هوگا -

(منيجر)

[امروهه کے مشهور و معروف قالين سوتي اور اوني اور کشتي نما ٹوپياں ريشميں اور زريں تاجرانه نرخ پر حاجي محمد ظهير صاحب قاضي اسٹريٹ امروهه سے بکفايت ملسکتي هيں]

اعجاز نما چاول

جسپر تمام قل هو الله شريف معه خريدار کے نام کے تحرير کيجاتي هے يه اشتهار پهر نه چهپيگا اور ۲۸ فروري سنه ۱۹۱۳ ع تک بالکل مفت تقسيم کيا جاويگا

اول تو ميں اپني ان تعليم يافته اور معزز بهنوں اور اسلامي بهائيوں کا هزار هزار شکريه عرض کئے بغير هرگز نهيں ره سکتي که جنهوں نے اس قليل عرصه ميں اپني قدرداني کا پورا پورا ثبوت ديکر مجهے ممنون و مشکور فرمايا جن جن صاحبان نے اس ناياب تحفه اعجازنما چاول کو ايک مرتبه منگا کر ملاحظه فرمايا بے ساخته ان کي زبان سے کلمات تحسين آفرين نکل رهے هيں - آپ کے ملاحظه کے لئے چند تازه سارٹيفکٹ جو مجهکو آج هي کي ڈاک سے وصول هوے هيں در ذيل کرتي هوں اعجازنما چاول کا اصلي هديه تو ميں نے گياره روپے پانچ آنے رکها هے - مگر اسلامي پبلک کو اس سے زياده خوش نصيبي کا اور کونسا وقت آئے گا که نواب محمد هادي علي خاں صاحب بهادر کے حکم سے ايک هزار اعجازنما چاول ۲۸ - فروري سنه ۱۹۱۳ ع تک بالکل مفت تقسيم کئے جائينگے - چاول مذکور کے همراه ايک خوردبين جس سے حروف موٹے نظر آتے هيں (يه وهي خورد بين هے جسکي قيمت سوداگران کلکته و بمبئي ايک روپيه چار انه ليتے هيں) اور چاندي کي خوشنما ڈبيه اور دو عدد بٹن کي منقش ڈبياں وغيره دي جاتي هيں - ان سب چيزوں کي قيمت بهي نهايت رعايتي يعني ايک روپيه اٹهه انه علاوه محصول ڈاک مقرر کردي هے - بغير ان چيزوں کے اعجازنما چاول روانه نهيں هوگا نصف درجن کے خريدار کو محصول ڈاک معاف اور ايک درجن کے خريدار سے پندره روپے محصول ڈاک کے ليجائينگي يه ضرور ملحوظ رهے که يه قيمت رعايتي صرف ۲۸ فروري سنه ۱۹۱۳ ع تک بحال هے اسکے بعد وهي اصلي قيمت گياره هوجاے گي هاں يه اقرار کرنا بهي اپنا فرض خيال کرتي هوں که اگر ميرے تحرير شده اعجازنما چاول پر سورۂ اخلاص کا کوئي حرف معه آپ کے نام کے صاف نه پڑها جاے تو يه معمولي قيمت ايک روپيه اٹهه انه بهي بلا عذر واپس کردوں گي *

نوٹ ــــ فرمايش کے همراه ساڑهے تين آنے کي ٹکٹ محصول ڈاک کے واسطے پيشگي ضرور مرحمت فرمايں ورنه عدم تعميل کي شکايت معاف -

سارٹيفکٹ

ميں نے سورۂ اخلاص چاول پر لکهي هوئي پڑهي - آئي گلاس سے صاف معلوم هوتا هے - واقعي بهت ديده ريزي اور کاريگري کا کام هے - (ميرزا حيرت ايڈيٹر کرزن گزٹ دهلي) -

جناب ابو القاسم محمد عبد السلام صاحب ماليگاؤں سے تحرير فرماتے هيں که آپکا اعجاز نما چاول بيشک اسم بامسمیٰ هے جسپر علاوه سورۂ اخلاص کے خريدار کا نام بهي لکهکر چاندي کي خوشنما ڈبيه ميں بحفاظت تمام معه خورد بين روانه کيا جاتا هے - اسکے ملاحظه سے صنعت خداوندي ظاهر هوتي هے - حصول برکات و دفع بليات کے لئے بچوں کے گلے ميں پهنانے کے قابل گهڑي کے لاکٹوں ميں لٹکانے کے لايق - نادرات زمانے کا حيرت خيز نمونه هے - اگر يه گوهر ناياب نقد جاں کے عوض خريدا جائے تو بجا هے -

* * *

جناب محمد عالمگير بيگ صاحب ناظم علاقه سراے جے پور ارشاد فرماتے هيں که چاول اعجاز نما پهنچا واقعي يه اعجاز هي هے ايک چهوٹے سے دانه برنج پر ايسي صنعت و ديده ريزي کا کام اعجاز نهيں تو کيا هے ميں آپ کا بيحد ممنون و مشکور هوں که ايسي شے بے بها آپ نے مجهے عنايت فرمائي الله تعالیٰ آپکو اسکا عظيم بدل عنايت کرے -

جناب منشي آباد خانصاحب مهتمم خفيه پوليس حيدرآباد دکن سے ۱۶ جنوري سنه ۱۹۱۳ ع کو ارقام فرماتے هيں که ميں آپکي اس کوشش اور جانفشاني کا ته دل سے مشکور هوں واقعي ايک چاول پر اتني بڑي سورۂ اخلاص معه نام کے تحرير کرنا ايک حيرت انگيز کرشمه هے اور خصوصاً زمرۂ اناث ميں ايسي صنعت کا ايجاد الشاذ کالعدم کا مصداق هے گويا يه آپ هي کا حصه تها خداوند تعالیٰ آپ کو اسکا اجر عظيم دے آپ نے جمله اهل اسلام پر احسان کيا - بلکه (ميں افسوس کرتي هوں که گنجايش نهيں)

ملنے کا پته ــــ عائشه بيگم اهليه حاجي محمد ظهير صاحب قاضي اسٹريٹ امروهه ضلع مرادآباد

جناب نواب علي خانصاحب و جناب مولوي محمد حسن صاحب ساکن کلکته کي دو رسيديں بابت ۲۰۸ , ۲۲۸ ترکي پونڈ جو انهوں نے بغرض امداد يتيماں و بيوگان ترک روانه کئے تهے دفتر قونصل جنرل دولت ترکي بمبئي ميں موجود هيں بوجه پته نه معلوم نه هونے کے روانه نهيں کي جاسکيں - بزرگان موصوف کو چاهئے که دفتر ميں باقاعده اطلاع ديکر رسيد طلب فرمائيں يا دفتر الهلال کو اپنے پته سے اطلاع ديں که منگواکر ارسال خدمت کي جائيں -

اپني راے كي عزت كو ملحوظ ركھنے كے بعد يه كہتے هيں كه اخري سرحد كے بعد بهي همكو اطمينان نہيں ! !

يه نهايت دل شكن اور افسوس ناک خيالات هيں جو هم مركر رهے هيں - مگر ناظرين كو اس امر كا اندازه هوچكا هے كه هم قسم كے امور ميں اپني رايوں كي قيمت كچهه نه كچهه ضرور م ركهنا چاهتے هيں - پس وه سمجهه سكتے هيں كه كوئى ايسا هى بن ' اور كوئي ايسي هي سخت مجبوري هوگي ' جس نے ان بالات كے اعلان پر مجبور كيا : والله على ما اقول شهيد -

هم چار ماه سے اس بارے ميں قسطنطنيه كے بعض احباب سے ط و كتابت كررهے تهے - پهر اسپر اكتفا نه كركے هم نے بعض ه دار اصحاب سے بهي خط و كتابت كي اور پچهلے دنوں ايک چهه ںحے كي چٹهي خود هزيكسلنسي محمود وكت پاشا اور شيخ موسى كاظم افندي لكهي - اسميں علاوه آور امور كے دوصفحے رف اسي بارے ميں تهے - پهر تار كے ريعه دوخلاصۂ استفسار امور كا جواب نفياً اثباتاً طلب كيا جو الحمد لله كه همكو پہنچ گيا هے -

اس وقت تمام عالم اسلامي سے اگر ند اخصّ الخواص مخلصين اسلام منتخب يے جائيں ' تو انكي تعداد بهت زياده نهوگي ' مگر بهت كم لوگوں كو معلوم هے كه ايسے لوگوں كي فهرست ميں سب سے زياده نماياں نام مصر كے پرنس (عمر طوسون پاشا) كا هوگا ' جو في الحقيقت ايک مخلص ترين خدمتگار ملت اور ايک سچا جاں نثار اسلام هے - يه شهزادۂ غيور و اسلام پرست آج دو سال سے مركز اسلام كے انتهائي مصائب ميں جو گرانمايه خدمات انجام دے رها هے ' اسكي نظير اس پوري صدي ميں بمشكل مليگي - طرابلس ميں غازي (انور بے) كے پاس (با وجود هر طرف سے راه كے مسدود هونے كے) هزاروں مجاهدين كيليے سامان جنگ كي كثرت اور هر طرح كي ضروريات قيام و مكان كي موجودگي نے ايک عالم كو متحير بنا ديا تها ' مگر يه راز لوگوں كو معلوم نہيں كه كون خاموش قوت تهي ' جو يه سب كچهه مصر ميں بيٹهے بيٹهے انجام دے رهے تهي ؟ يه سب كچهه پرنس (عمر طوسون) كي فدا كارانه كوششوں كا نتيجه تها ' اور آج جنگ بلقان كے موقعه پر بهي وهاں جو كچهه هو رها هے ' اسي خدائے ملت و اسلام كي مجاهدات كا نتيجه هے -

همنے اس بارے ميں پرنس موصوف سے بهي مراسلات كيں اور ارسال زر كے متعلق خاص طور پر مشوره طلب كيا -

قسطنطنيه كي موجوده انجمن هلال احمر جنگ يونان كے زمانے ميں قائم هوئي تهي ' ليكن اُس زمانے ميں با لكل سركاري تهي اور جسقدر روپيه جاتا تها وه يلديز ميں جمع كرديا جاتا تها - جنگ طرابلس كے شروع هونے كے بعد انجمن نے از سر نو كام شروع كيا ' ليكن اب سركارى خزانے يا دفتر وزارت سے اسے كوئى تعلق نہيں ' صرف ايک انجمن هے جو عام پرجوش ممبروں اور بعض عهده داران سلطنت سے مركب هے ' اور جس قدر تركي ميں اور تركي سے باهر كي امداد سے روپيه جمع هوتا هے ' اسكو بطور خود اپني تحويل ميں ركهكر زخميوں كي خدمت ' طبي وفود كے ارسال ' اور شفاخانوں ميں بيماروں كي خبرگيري كا انتظام كرتي هے -

حكومت كو اعتراف هے كه جنگ طرابلس ميں اسكے مشنوں نے عمده خدمات انجام دي تهيں -

سب سے پہلے ابراهيم پاشا اسكے پريسيڈنٹ بنائے گئے تهے ' پهر حلمي پاشا هوے - يه انريري عهده هے ' نه كه به حيثيت عهدۂ سركاري -

اپنے ذاتي شوق سے جو عورتيں كام كرتي هيں ' اور جنميں بڑا حصه مصري اور يوروپين تركي كي مهاجر عورتوں كا هے ' انكے علاوه ايک جماعت يوروپين نرسوں كي بهي انجمن نے نوكر ركهه لي هے -

اب سب سے مقدم بات قابل غور يه هے كه يه انجمن حكومت سے كوئي تعلق نہيں ركهتي ' پس اسكو روپيه دينا ' خواه وه كيسي هي مفيد كام كرنے والي انجمن هو ' مگر حكومت كو روپيه دينا نہيں هے -

آپ يهي كهه سكتے هيں كه قسطنطنيه كي ايک انجمن كو روپيه ديا ' مگر در اصل اب اس يقين كے بهروسے هيں كه اپنے تركي حكومت اور دولت خلافت كو روپيه ديا -

يه صاف بات هے (جيسا كه هم نے محمود شوكت پاشا كو لكها هے) اور اسكو چهپانے كي ضرورت نہيں كه مسلمانان هند گو هلال احمر كي غرض سے روپيه بهيجتے هيں ' مگر اس سے مقصود اصلى تركي حكومت كي خدمت انجام دينا هے ' جسكو وه اپنے عقيدے ميں اسلام كي عزت كا محافظ سمجهتے هيں - پس ايسي حالت ميں ضرور هے كه انكي مدد حكومت كے هاتهوں تک پهنچے جو سمجهه سكتي هے كه اس وقت مدد كے مستحق وه زخمي هيں جو اچهے هوكر ميدان جنگ ميں جائيں گے ' يا وه صحيح و سالم انسان هيں ' جنكے قوت و ضعف پر چند لمحوں كے اندر دائمي فتح و شكست كا دار مدار هے ؟

جنگ كي حالتوں كا آپكو يا هم كو تجربه نہيں اور نه علم - فرض كيجيے كه آج پچاس هزار زخمي مرهم پٹي كے محتاج هيں ' ليكن ساتهه هي ايک هزار صحيح و سالم جنگ آزماؤں كو غذا كي بهي ضرورت در پيش هے ' اور اگر بر وقت نہيں ملتي تو عجب نہيں كه ايک قيمتي زمين كا ٹكڑه هاتهه سے نكلكر فتح و شكست كا نقشه بدلدے - پس ايسي حالت ميں ان پچاس هزار زخميوں كي مرهم پٹي ضروري هے يا هزار آدميوں كي زندگي ؟

هم هلال احمر كيليے روپيه جمع كرتے هيں مگر پهنچنا چاهيے ايسے هاتهوں ميں جو اصلى اور مقدم ضرورت كے ليے اسكو صرف كريں -

قوم كا ايک راستباز ' آزاد خيال ' اور قابل تعريف فرد :

مسٹر مظهر الحق بيرسٹر اٹلا (بانكي پور)

جو آخر كے دو سالوں سے نہيں ' بلكه ابتدا سے اپنے سياسي اعتقادات ميں صراط مستقيم پر هيں ' جنهوں نے ليگ كے گذشته جلسے ميں " سوت ابل سلف گورنمنٹ " كے بے معني نصب العين سے حق پرستانه مخالفت كي - وه كلكته كے گذشته ٹون هال كے جلسے ميں مسلمانان هند كے اصلي جذبات كے بهترين عنوان پر ترجمان و وكيل تهے - فجزاه الله تعالى عن المسلمين خير الجزاء -

شذرات

—○:*:○—

چنـــدۂ هلال احمر

— * —

ایک خطـــرۂ عظیم

(۱)

اغاز اشاعت الهلال سے لوگوں کے بکثرت خطوط همارے پاس آتے رهے هیں' جن میں هم سے پوچها گیا هے که اعانۂ هلال احمر کے چندے کو کہاں بهیجا جاے؟ اور فلاں فلاں ذرائع معتمد هیں یا نہیں؟

بارها اصرار کیا گیا که اسکا جواب الهلال میں دیں' تاکه عام طور پر لوگوں کو معلوم هوسکے اور جو حضرات اپنے لطف و نوازش سے اس بارے میں الهلال کے مشورے کو وقیع سمجهتے هیں' انکے لیے موجب بصیرت هو -

لیکن هم نے آجتک الهلال میں نه تو اس بحث کو چهیڑا' اور نه کبهي ذرائع ترسیل زر کي نسبت کوئي خاص راے دي -

جب کبهي لوگوں کے خطوط آئے' تو انکو جوابات دیدیے گئے اور حتی المقدور اسپر اصرار کیا که ۲۵ - پونڈ تک بهي رقم جمع هوگئي هو تو براه راست ترکي بهیجدیں -

خود بهي هم نے کبهي چندہ جمع کرنے کي کوشش نہیں کي اور همیشه صرف ترغیب و تشویق هي کو اپنے لیے کافي سمجها - خود کلکته میں بهي جس قدر روپیه جمع هوا' مقامي انجمن هلال احمر کے سپرد کردیا - اسي اثنا میں اپنے بعض اخوان طریقت اور احباب و مخلصین سے خاص طور پر اسکي تحریک کي نوبت آئي' اور ایک صحبت میں کچهه روپیه جمع هوگیا - ان بزرگوں کي اصرار کے ساتهه یهي راے هوئي که یه عاجز هي اپنے ذریعه سے روانه کرے -

مجبوراً اس رقم سے الهلال کي "فہرست زراعانه" کهولدي گئي اور باهر سے جو روپیه خود بخود اکثر آجاتا تها اور یا واپس کردیا جاتا تها یا انجمن کے سپرد کردیا جاتا تها' وہ بهي اسي میں شامل هونے لگا -

هم نے ارسال زر کے اُن ذرائع کي نسبت جو هندوستان میں موجود هیں' کیوں بحث نہیں کي؟ صرف اسلیے که اسطرح کے امور میں هم همیشه سخت سے سخت احتیاط کو بهي ضروري سمجهتے هیں - عام لوگوں کے جوش اور میلان کا کچهه عجیب حال هوتا هے - وہ معاملات کو انکي اصلي اور محدود حالت میں دیکهنے کے عادي نہیں - اکثر ایسا هوتا هے که اشخاص کی غلطیوں کے افشاء کے ساتهه' سرے سے اس کام هي کے نسبت بے دلي پیدا هوجاتي هے' جسمیں وہ اشخاص بهي اور صدها اشخاص کے ساتهه شریک تهے -

یه ایک نہایت ضروري نکته هے' جسکي طرف سے کام کرنے والوں کو اغماض نہیں کرنا چاهیے -

پس اس بنا پر هم نے اس تمام عرصے میں' باوجود طرح طرح کے مخالف افکار کے جو چندے کي وصولي اور ارسال و طرق ارسال کي نسبت همیشه پیش نظر رهے' خاموشي هي کو اولی و مناسب سمجها -

لیکن اب دیکهتے هیں که خاموشي مصلحت سے گذر کر معصیت تک پہنچ گئي هے - کیونکه اس بارے میں هماري معلومات ظن و قیاس نہیں' بلکه اب یقینیات تک پہنچ گئي هے -

پس مجبور هوگئے هیں که مسلمانوں کو انکي سب سے بڑي اسلامي خدمت اور مالي سرگرمي کیلیے علانیه مشورہ دیں -

اس امر کے اظہار کیلیے کسي توضیح و تشریح کي ضرورت نہیں که جو روپیه آج ترکي کي اعانت کیلیے باسم و حقیقت اعانت اسلام جمع هو رها هے' وہ کس درجه قیمتي هے؟ بیوہ عورتوں نے اسکے لیے فاقے گوارا کیے هیں' اور غریب ماؤں نے اپنے بچوں کے هاتهوں سے پیسے چهین کر اسمیں شامل کیے هیں - یه روپیه نہیں هے' بلکه دل و جگر کي قاشیں هیں' جو اسلام پرستي اور عشق الهي سے بهرے هوئے سینوں نے پیش کي هیں' اور سچي اور حقیقي قربانیاں هیں' جو اس صدي میں پہلي مرتبه فرزندان اسلام کر رهے هیں -

پهر اگر اس میں سے ایک پیسه' پیسے کے اگر دس حصے هو سکتے هیں تو دسواں حصه بهي ضائع جاے' اور اس مقصد میں صرف نه هو' جسکي امید اور ارزو میں وہ دیا گیا هے' تو همارے دلوں میں ناسور پڑ جانے چاهئیں' اور هم کو اپنے منه سے خون تهوکنا چاهیے - انصاف کیجیے که جب ایک چکي پیسنے والي بڑهیا عورت اپني دن بهر کي کمائي آپکے حوالے کرتي هے' تو اسکو پورا یقین هوتا هے که یه چند پیسے اسلام اور فدائیان اسلام کي خدمت و راحت میں صرف هونگے' اور پهر چند دنوں کے بعد یه یقین کرکے ایک نا قابل اندازہ روحاني خوش حاصل کرتي هے که اسکي دي هوي رقم اس مقصد میں صرف هوگئي - نہیں سمجهه سکتا که اُس ذمه داري کو کن لفظوں میں بیان کروں جو اُس بڑهیا کے اس مقدس یقین سے چندہ کي ترغیب دینے والوں' چندہ لینے والوں' چندے کي انجمنوں' تمام اخبارات' بلکه تمام پرستاران خداے اسلام کے ذمے عائد هو جاتي هے -

مگر ایسا کہنا بے فائدہ هے' کیونکه میري بصیرت اور میرا علم مجهسے کہتا هے که غریب بڑهیا کا ایمان اور اسکي نیت جتني صحیح هے' افسوس که اسکا یقین اتنا صحیح نہیں!

احباب یقین فرمائیں که اس بارے میں میرے احساسات جس درجه درد انگیز هیں' انکو بیان کرنے کي قلم اور الفاظ میں قدرت نہیں' اور علي الخصوص اس وقت' که دل کي طرح میرا جسم بهي سخت بیمار هے -

اول تو اصولاً دیکهیے که حالت کیا هے؟ چندے کا کوئي با قاعدہ انتظام نہیں' کوئي ارگنا ئزیشن نہیں' کاموں میں اتحاد اور باهمي تعلق نہیں - دینے والے هاتهه هیں اور وصول کرنے والي جیبیں یا پهر وہ بنکیں' جہاں اپنے نام سے وہ جمع کرا دیں - جس شخص کا جي چاهتا هے فرضي انجمنیں قائم کرلیتا هے - چندوں کیلیے فہرستیں کهولدیتا هے - نه کوئي حساب و کتاب هے اور نه کوئي نگراني و احتساب -

لیکن تا هم یہاں تک بهي مضائقه نه تها اگر اس درجے سے بلند هوکر نظروں کو دیکهنے کیلیے قابل اطمینان حالت نظر آتي' مگر اصلي رونا تو اسکا هے که یه بهي نہیں - حالات عموماً چند در چند خدشات و خطرات سے محصور هیں اور بہت سي حالتوں میں صریح اور بین طور پر نا قابل اطمینان - پهر زیادہ افسوس یه هے که انکي تشریح کر نہیں سکتا که وهي مصلحت کار خاموش رهنے پر مجبور کرتي هے -

خیر' اس سے آگے بڑهیے اور فرض کیجیے که یہاں سے روپیه بحفاظت تمام قسطنطنیه کي "مرکزي هلال احمر" میں پہنچ گیا اور وهانسے با قاعدہ رسید بهي آپکے پاس آگئي - یه سعي و کوشش کي آخري سرحد هے - لیکن طول طویل مراسلات' کافي جستجو و تحقیق' معتبر و موثق ذرائع سے استفسارات' پوري ذمه داري

۱۹ ربیع الاول ۱۳۳۱ ہجری

حدیث الغاشیہ

(۲)

نشۂ نیم شبی کا صبح خمار
یا
یونیورسٹی فونڈیشن کمیٹی

حزانی سادہ دل امروز دگر چون ھر بار
بہ سخن ھاے فریب تو تسلی شد و رفت

جنوری کے اوائل میں میں نے لکھنؤ کی گذشتہ صحبتوں کی نسبت ایک افتتاحی مضمون لکھا تھا ' لیکن بعض دیگر مضامین کی اھمیت و ضرورت نے اسکو وقت پر شائع ھونے کی مہلت نہ دی - شاید سر دست اس بحث کو دوبارہ نہ چھیڑتا لیکن نواب وقار الملک بہادر کی تحریر گرامی نے (جو پچھلے دنوں علی گڈہ انسٹیٹیوٹ گزٹ میں شائع ھوئی ھے ' اور جسکو ھم نے بھی الہلال میں نقل کیا تھا) ایک نیا موقع اس ذکر کا پیدا کردیا ھے -

میں اس وقت سخت بیمار ھوں اور بستر پر لیٹے لیٹے یہ سطور لکھ رھا ھوں - اس بارے میں نہایت تفصیل سے بحث کی ضرورت تھی ' مگر اس وقت تفصیل ممکن نہیں - پس صرف چند ضروری امور کی طرف اشارہ کرونگا ' کیونکہ وقت نکلا جا رھا ھے -

الہلال نمبر (۵) میں جو مضمون " حدیث الغاشیہ " کے عنوان سے نکلا ھے ' وہ در اصل اس لیڈنگ ارٹیکل کا ایک ابتدائی ٹکرہ تھا ' جو میں نے لکھنؤ سے آکر لکھا تھا - میں نے اس مضمون کو اس تحمید ماثور سے شروع کیا تھا کہ : الحمد للہ الذي احیدنا بعد ما اماتنا ' و الیہ النشور (حمد و ثنا اس قادر و قیوم کیلیے ھے جس نے ھمیں موت کے بعد زندگی عطا فرمائی)

في الحقیقت ان جلسوں کے ذکر میں پہلی چیز جو سامنے آتی ھے ' وہ لیڈروں کے اس احباری و رھبانی اقتدار کے طلائی بت کا پارہ پارہ ھونا ھے ' جسکی مشرکانہ پرستش نے برسوں سے مسلمانوں کے اجتہاد فکر اور ازادی راے کو فنا کردیا تھا ' اور جسکے رعب و ھیبت کے آگے اجتک قومی قوت کو ظاھر ھونے کی جرأت نہیں ھوتی تھی - قومی راے اور ازادی خیال کی یہ ایک قوت تھی ' جس نے پوری قوم کو ایک بے جان لاش بناکر لٹا دیا تھا ' لیکن لکھنؤ کے جلسوں میں اس لاش نے زندگی کی پہلی کروٹ لی - اور غالباً ھمارے لیڈروں کو پہلی مرتبہ معلوم ھوا کہ چاندی سونے کی قوت کے علاوہ دنیا میں اور قوتیں بھی بستی ھیں -

لیڈری کے اقتدار کا یہ بت عجیب الخواص تھا - یہ طلائی تھا ' اسلیے جب کبھی شملے کی چوٹیوں سے آفتاب نکلتا ' تو اسکا جسم ایک شعلۂ جوالہ کی طرح چمکنے لگتا - اس وقت دیکھنے والوں کی آنکھیں خیرہ ھو جاتیں - لیکن تاریکی میں اسکی صورت مہیب تھی ' اور دیکھنے والوں کیلیے خوفناک - لکھنو کے جلسوں میں اسنے اپنی دونوں صورتیں دکھلائیں - وہ چمکتا بھی تھا اور مہیب بھی بنتا تھا ' لیکن نہ تو آنکھیں خیرہ ھوئیں ' اور نہ لوگوں کے دل ھلے - بالاخر عاجز آکر مجبور ھوا کہ ایک عظیم الشان بت کا معبودانہ اقتدار و جلال چھوڑ کر ' عام انسانوں کی طرح عاجزانہ مکر و سازش کی کوششوں سے کام لے ' اور جس قوت کو میدان جنگ میں شکست نہ دیسکا ' اس سے سازش کے خیموں میں عہدہ برا ھو : کذلک نبلوھم بما کانوا یفسقون (۷ : ۱۲۲)

ھم اس امر کو اتنی مرتبہ لکھہ چکے ھیں کہ اب دھرانے کی ضرورت نہیں - ھم نے بارھا لکہا ھے کہ قومی کاموں میں تنظیم اور تشکیل کیلیے جسقدر لیڈروں کی ضرورت ھے ' اس سے کہیں زیادہ انکا خود مختارانہ اقتدار مضر اور مہلک بھی ھے - اسلام دنیا میں صرف اسلیے آیا ' تا کہ انسانوں سے اُن تمام اقتداروں کو چھین لے ' جنکے ذریعہ وہ تحکم اور جبر کے ساتھہ غیر مسئولانہ حکومت کرتے ھوں ' اور پھر خواہ یہ اقتدار دنیوی رؤساء کے ھاتھوں میں ھو ' خواہ مذھبی پیشواؤں کے حکومت کے ھاتھہ میں ھو ' یا کسی بت خانے کے پوجاریوں کے قبضے میں ' کہیں ھو ' اسلام اسکا دشمن ھے ' اور اسکو شرک فی الصفات قرار دیتا ھے ' کیونکہ اُسکے نزدیک غیر مسئول ھونا اللہ کی صفت ھے ' پس جو شخص اس صفت کو اللہ کے سوا کسی اور طاقت میں تسلیم کرتا ھے ' وہ خدا کی صفت میں دوسرے کو شریک کرتا ھے : ما کان لرجل ان یوتیہ اللہ الکتاب والحکم والنبوۃ ثم یقول للناس کونوا عباداً لی من دون اللہ - (۳ : ۷۳) (۱)

وہ اس طرح کے اقتدار کو صرف " اللہ " کے ساتھہ مخصوص کردیتا ھے : (ان الحکم الا للہ) اور اسی کو دین قیم قرار دیتا ھے : (ذلک الدین القیم) پھر اگر اس اقتدار کا حق دنیوی امور میں کسی شے کو ھے ' تو وہ صرف قوت " شوری " یا جماعت کا اجماع و مشورہ ھے ' اور وہ بھی اپنے تمام اعمال میں احکام الہیہ کے تابع رھنے پر مجبور -

پس یہ ایک شرک جلی تھا ' جو ایک کھلی بت پرستی کی صورت میں تمام پیروان توحید پر مسلط ھوگیا تھا - ھر شخص ' جو (علی گڈہ) کو چندہ دینے کیلیے روپیہ رکھتا ھو - ھر شخص ' جسکے پاس علم کی جگہ چاندی سونا ھو - ھر دولت مند ' جو کسی اجتماع کے موقعہ پر ایک پر تکلف ڈنر دیسکتا ھو - ھر رئیس ' جسکے پاس سازشوں کیلیے بہت سی موٹر کاریں ھوں - ھر قیمتی پوشاک ' جسکی جیب بھاری ھو - ھر اواز ' جسکے گرد ایک حلقۂ تحسین ھو ' غرضکہ ھر وہ شے ' جسکا وزن بھاری ' اور رنگ سنہری ھو ' اس امر کا قدرتی حق رکھتی تھی کہ سات کروڑ انسانوں کا اپنے تئیں معبود و مسجود ظاھر کرے ' اور قومی راے ' ازادی خیال ' حق و صداقت ' علم و فضل ' تجربۂ و دانشمندی ' غرضکہ دنیا کی ھر شریف قوت سے جبراً اپنے آگے سجدہ کرائے - اسکی رائیں حکم ھوں ' اسکا حکم شریعت ھو ' اور اسکی شریعت غیر منسوخ : یفعل ما یشاء و یختار :

وکذالک جعلنا	اور اسی طرح ھر انسانی ابادی میں ھم نے
فی کل قریۃ	بڑے بڑے لوگ پیدا کیے کہ وھی ان میں
اکابر مجرمیہا	بد اعمال بھی تھے ' تاکہ ان ابادیوں میں
لیمکروا فیہا ' وما	مکر و فساد پھیلائیں - حالانکہ وہ جسقدر مکر
یمکرون الا بانفسہم	کرتے ھیں ' اپنے ھی ساتھہ کرتے ھیں (کیونکہ
وما یشعرون	وہ انھی کے آگے آنے والا ھے) مگر وہ اس
(۶ : ۱۲۴)	حقیقت کو نہیں سمجھتے -

ھم نے لکھا تھا کہ اولین منزل لیڈروں کی لیڈری کا نہیں ' بلکہ اسکی ھیبت و سطوت کے تسلط کا بت ھے ' ایک مرتبہ بھی

(۱) یہ حق کسی انسان کو حاصل نہیں کہ خدا اسکو کتاب و عقل یا حکم و نبوت عطا کرے اور وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے احکام کی پیروی کرو اور اسطرح مجھکو پوجو !

هفتۂ جنـگ یه هفته بالـکل خاموشي میں گذر رها ہے - (حقي پاشا) کے سفر انـگلستان کي نسبت طرح طرح کي افواهیں مشهور کي گئیں ' مگر بالآخر انهوں نے لندن میں ظاهر کردیا که میرے سفر کو ان افواهوں سے کوئي تعلق نہیں ' نیز ایدریا نوپل اور جزائر کو چھوڑ کر صلح کرنے کا بھي کوئي اراده اپنے ساتھه نہیں رکھتا -

ایک اهم واقعه ترکي کا مالي مسئلے کي مشکلات کو حل کرنا ہے -

موجوده وزارت کے تدبر و دانشمندي کا یه ایک دوسرا ثبوت ہے که مالي مسئله کے انتظامات میں وه غیر متوقع کامیابي حاصل کر رهي ہے - ریوٹر نے اس بارے میں صرف اتني خبردي ہے که باڑون اور پیڑید کي زمین کي ضمانت پر (بلجیم) سے نصف ملین پونڈ قرضه وصول کیا گیا ہے - نیز حکومت نے بهت سي چیزیں فروخت کردیں ' جن سے اتني هي رقم اور بھي وصول هوگئي اور اس طرح سپاهیوں کي تنخواه اور رسد کے وقتي انتظام کي طرف سے اطمینان هوگیا -

لیکن في الحقیقت جو انتظامات عظیمه روپیے کے طرف سے اطمینان کامل حاصل کرلینے کیلیے (طلعت بے) نے بغیر استمداد دول یورپ کیے هیں ' وه اس سے زیاده وسیع اور عظیم الشان هیں ' اور امید ہے که جنگ کي ایک طویل مدت تک کیلیے حکومت کو مالي افلاس سے نجات مل جائیگي -

لیکن جبکه دولت عثمانیه جنگ جاري رکھنے کیلیے ان دقتوں سے روپیه فراهم کر رهي ہے ' تو اُن مسلمانان هند کو اپنا فرض نہیں بھولنا چاهیے ' جنهوں نے اُسے جنگ پر آماده کیا ہے -

بمبئي کے عثماني قونصل کو جو اطلاعات قسطنطنیه سے ملي هیں ' انسے معلوم هوتا ہے که ایدریانوپل پر خفیف سي گوله باري جاري ہے - کوئي بڑا مقابله نہیں هوا - گیلي پولي اور بلیر میں ترکي قوا محکم و شدید ' اور دشمنوں کي قوت نقل و حرکت کي جرأت نہیں کرتي -

معلوم هوتا ہے که ایدریانوپل کے طرف هٹ کر گیلي پولي کي راه بڑھنے کے ارادے میں بھي باغاریا و سرویا کو پوري ناکامي هوئي ہے اور خبروں کا نه انا (بقول ایک مشهور انگریزي ضرب المثل کے) یهي معنے رکھتا ہے که اچھي خبر ہے -

مگر هم کو یقین ہے که غازي (انور بے) کسي نہایت هي عظیم الشان مخفي ارادے سے سرگرم کار هیں ' اور گو ابھي خود قسطنطنیه میں کسي کو معلوم نهوگا که وه کیا کر رہے هیں ؟ مگر عنقریب وه اپني محیر العقول اور نیرنگ ساز صورت میں دنیا کے سامنے ظاهر هونے والے هیں -

یه کیسي تمسخر انگیز مگر شرارت و دسائس سے لبریز حرکت ہے که ادھر تو میدان کارزار گرم ' اور صلح برهم هوچکي ہے ' اور ادھر البانیا کي تقسیم ' سقوطري کا الحاق ' رومانیا اور باغاریا کے مقبوضه مقامات کے سرحدي نقشے ' اور تقسیم و تحدید کے مشورے طے پا رہے هیں !

استریا اور روس میں جنگي طیاریوں کي خبریں پھر گرم هیں ' رومانیا اور بلغاریا کي کشیدگیاں بڑھتي جاتي هیں ' مگر اُمید نہیں که ان بادلوں کي گرج اس وقت برس سکے -

۲۴ - فروري کا تار مظہر ہے که - ایدریا نوپل میں گوله باري جاري ہے ایک باغاري آله هوائي جسے روسي لفتننت چلاتا تھا ترکي لین میں اترا اور گرفتار کرلیا گیا - ایک قوي بلغاري فوج جو کاڈیکوني سے بڑھه رهي تھي دو گھنٹے کي جنگ کے بعد پسپا هوگئي - اسي وقت دشمن کي اور فوج بڑھي اور البسان کي پهاڑیوں پر قبضه کرلیا لیکن ترکي والنٹیروں نے رات کے حملے میں قبضه واپس لے لیا -

استریا و روس فوجي تیاري کر رہے هیں جرمني و فرانس فوجي طیاریوں میں سرعت کے ساتھه کوشاں هیں - ایم ڈیل کیس فرانس کي جانب سے سینٹ پیٹرسبرگ میں سفیر مقرر کیا گیا ہے جس سے پیرس میں بڑي خوشي هوئي - مسٹر پانیکار کے تقرر پر فرانس کے ساتھه روس نے دوستي کا مزید اظهار اسطرح کیا ہے که مسٹر پانیکر کو آرڈر آف سینٹ اینڈرو عطا کیا -

بانکي پور کے جلسے گذشته سنیچر اور اتوار هم نے بانکي پور میں بسر کیا ' اور کیا مبارک هیں زندگي کي وه گھڑیاں ' جو دل کي ایک تپش ' اور انکھوں کے ایک قطرۂ اشک کے ساتھه بسر هو جائیں !

بالعموم مسلمانانِ بانکي پور میں جو خود فروشانه جوش و خروش ' اور اسلام پرستانه ولولۂ و اضطراب اس موقعه پر نظر آیا ' وه همارے لیے ایک نہایت امید افزا منظر تھا - هم نے دیکھا که آگ بھڑکي ہے ' تو تنور کا کوئي گوشه تپش سے خالي نہیں ' اور دلوں کي صفیں هر جگه برهم هیں - اسمیں کسي خاص شهر کي خصوصیت نہیں - البته آگ اسلیے ہے ' تا که اس سے کام لیا جاے ' اور کوئي ایسا چراغ روشن کرلیا جاے جو چولہے کے ٹھنڈے هو جانے کے بعد بھي جلتا رہے - یهي ایک خیال ہے ' جسکي خلش موجوده جنگ کے اغاز سے اس وقت تک همارے دل میں ہے ' اور انجام کار الله کے هاتھه میں ہے -

انجمن اسلامیه بانکي پور کے جلسے میں اس عاجز کي تقریر " واقعۂ میلاد نبوي " پر تھي ' اور وه صرف اسي غرض سے شام کو منعقد هوا تھا - یه جلسه اس لحاظ سے قابل ذکر ہے که قوم کے آگے ذکر میلاد کا ایک نیا نمونه پیش کیا گیا -

عنوان تقریر : لقد کان لـکم في رسول الله اسوة حسنة تھا -

دوسرے دن عیدگاه کے میدان میں هلال احمر کا جلسه عام تھا - بیس هزار آدمیوں کا اجتماع ' دانا پور تک سے جلوسوں کا پیدل آنا اور شریک جلسه هونا ' الله اکبر کي صدا هاے پیهم ' اور پھر وه محویت و بیخودي کي سرشاري ' جس سے مجمع کا کوئي کونه خالي نه تھا ' في الحقیقت ایسے مناظر نه تھے جو همیشه میسر آئیں ' اور ایسي صدائیں نه تھیں جو جلد بھلادي جائیں -

میں تمام بزرگان و کارفرمایان بانکي پور کو انکي اس مستحق صد تحسین و اتباع بیداري و خدمات جلیله پر مبارکباد دیتا هوں اور شکر گذار هوں اُس پرجوش و خلوص استقبال اور اظهار محبت و نوازش کیلیے ' جو اس عاجز کیلیے انهوں نے ظاهر فرمایا ' اور جسکا ایک لمحه کیلیے بھي اپنے تئیں اهل نہیں سمجھتا -

طلباے شهر کے جوش و محبت کے اظهارات خاص طور پر همیشه یاد رهیں گے -

البته یه دیکھکر سخت افسوس هوا که باهمي نزاعات و مناقشات اور فریقانه منافسات کے مرض متعدي سے آجکل کي اسلامي خدمات کي مقدس فضا بھي خالي نہیں ' اور هر جگه کا یهي حال ہے - میں امید کرتا هوں که هلال احمر کے جلسه کي اخري تقریر میں جو معروضات اس عاجز نے پیش کي تھیں ' بزرگان بانکي پور انسے اغماض نه فرمائیں گے -

کي تسکین کیلیے یه بس کرتا ھے که راہ صحیح اور موصل الی المقصود ھے - کچھه ضرور نہیں که ھمارے ھي قدم منزل مقصود تک پہنچیں - ھم نہونگے ' مگر ھمارے نقش قدم پر چلنے والے منزل مقصود تک پہنچیں گے' اور جو سفر کا خط ھم نے کھینچ دیا ھے' وہ انکي کامیابي کے آخري نشان تک رهنمائي کریگا :

نفس نه انجمن آرزو سے باھر کھینچ !
اگر شراب نہیں انتظار ساغر کھینچ !

جب حالت یه ھو' تو پھر اس انقلاب کے ظہور کو کیوں نه ایک غیبي نصرت اور ایک احسان الہي سمجھا جاے ' جسکي کوششوں کے نتائج ایک سال سے بھي کم عرصے میں ظاھر ھوگئے ' اور جو بیج سالھا سال کے انتظار کي برداشت کے بعد برگ و بار لاتے ھیں ' انھوں نے چند مہینوں کے اندر ھي اپني ٹہنیاں پھیلادیں ؟ البته یه جو کچھه ھوا ' محض ایک ابتدائی مظہر نصرت ' اور مستقبل کا پہلا نمونه تھا ' پھر تغیر صرف ایک محدود دائرے کے اندر ھوا اور ابھي ھمارے اعمال اور اپنے ایمان و ایقان میں محکم تر ھو جائیں - کل سعي کي اسلیے ضرورت تھي که بہرحال سعي کرني چاھیے ' لیکن آج اسلیے ضرورت ھے که خود نتائج بھي سعي کي دعوت دے رھے ھیں - کل تک لوگ غافل تھے' پس ضرور تھا که انھیں ھشیار کیا جاے' مگر اب لوگ آنکھیں مل رھے ھیں' پس ھم کو بھي اٹھنے والوں سے غافل نہیں ھونا چاھیے :

باین که کعبه نمایاں شود ز پا منشیں
که نیم گام جدائي ھزار فرسنگ ست

(٤)

اگر ھوا موافق نہو' دریا مہربان نہو' اور ستارے رهنمائي نه کریں تو کشتیباں کیا کرسکتا ھے ؟ لیکن تاھم کشتي اگر سلامت جاے تو کشتي چلانے والے کا حق تعریف کوئي چھین نہیں سکتا - جو تغیرات اس وقت مسلمانوں کے خیالات میں ھوئے ھیں ' وہ ایک قدرتي نتیجه ھے اُن تغیرات کا ' جنھوں نے چاروں طرف سے ھمارا محاصرہ کرلیا ھے ' تاھم جن لوگوں نے ان تغیرات کا ساتھه دیا ' اور معتقدات کے وہ اصل اصول باقي ھیں' جنکے مقابلے میں جماعتوں اور گروھوں کے متفقه جہاد کي ضرورت ھے - میں اس تغیر کو اس لحاظ سے یقینا اھمیت دیتا ھوں که وہ تغیر تھا ' اور مسلمانوں کي حالت مدتوں سے غیر متغیر ھو رھي تھي ' پس تغیر خواہ کتنا ھي ابتدائي اور ضعیف ھو' مگر جمود کي شکست کا مخبر ھے - ورنه اس بارے میں میرے خیالات بہت وسیع' اور پیش نظر مقاصد بہت بلند ھیں ' مشکل ھے که اس وقت اپکي نظریں وھاں تک پہنچ سکیں - میں صرف اس نقطه پر توجه دلانا چاھتا ھوں که کام کرنے والے اپنے کاموں کیلیے اس تغیر کے تذکرے سے فائدہ اٹھائیں - انکي کوششیں اگر ابھي سالھا سال تک ایک ادنا سا تغیر بھي پیدا نه کرسکتیں' جب بھي انکو مایوس نہونا تھا ' چه جائیکه اسقدر جلد ایک سخت و نمایاں تغیر انکو کامیابي کا مژدہ دے رھا ھے' اور یقین دلا رھا ھے که محنتوں کے نتائج کیلیے زیادہ صبر و انتظار کي ازمایش نہیں ھے - پس وہ اپني ھمتوں کو اور قوي کریں' عمل کي رفتار تیز کردیں' انکي صدا کے سننے کے لیے دلوں میں استعداد پیدا کرائي - ضرور ھے که اس معلول کے " علل " میں انکو بھي شمار کیا جاے -

ھم سمجھتے ھیں که اس سلسلے میں سب سے پہلے نواب (وقار الملک بہادر) قبله کے اُس مضمون کا ذکر کرنا چاھیے' جو انھوں نے دربار دھلي سے آکر علي گڈہ گزٹ میں لکھا تھا' اور جسمیں گو کسي اصول کے طرف دعوت نہیں دي گئي تھي' مگر مسلمانوں کے " مسلمه قومي پالیسي " کے بت پر یقیناً اس سے ایک ضرب کاري لگي -

اسکے بعد شمس العلما مولانا شبلي نعماني نے بعض مضامین (مسلم گزٹ) میں لکھے' اور اسکا اعتراف کرنا چاھیے که انھوں نے تغیر خیالات میں سب سے زیادہ مدد دي - اسکے ساتھه ھي (مسلم گزٹ) کي اشاعت بھي قابل ذکر ھے ' جو الحمد لله که بدستور خدمت ملت میں سرگرم' و قلع و قمع استبداد سیاست میں مصروف پیکار ھے - اس سلسلے میں ھم اپنے شیوہ آفریں دوست

فکاھات

—:○(*)○:—

مسلم یونیورستي کا نصاب تعلیم

— * —

ھمارے لیڈروں کے مشغلے اب بڑھتے جاتے ھیں * که اب سازش کي بھي باقاعدہ تعلیم ھوتي ھے
ھماري مجلس قومي کے جب اجلاس ھوتے ھیں * تو اخلاقی قواعد میں بھي کچھه ترمیم ھوتي ھے
بتھائے جاتے ھیں کالج کے لڑکے صدر و پائیں میں * سکھائي جاتي ھے جو کچھه نئي اسکیم ھوتي ھے
اِدھر اسٹیج پر سرگوشیاں ھوتي ھیں آپس میں * اشاروں میں اُدھر فرد عمل تقسیم ھوتي ھے
طلسم چشم و ابرو کے جو اسرار نہاني ھیں * نو آموزوں کو اُن کي دم بدم تعلیم ھوتي ھے
کسي پر تالیاں بجتي ھیں تحقیر و اھانت کي * کسي کي ھر ادا پر عزت و تکریم ھوتي ھے
کسي آزاد گو کے کان میں کچھه پھونک دیتے ھیں * که جس سے کچھه امید شیوۂ تسلیم ھوتي ھے
شکایت ھوتي ھے جب تشنه کامان تفاخر کو * تو پھر جام سفارت میں بھي کچھه تعمیم ھوتي ھے
یہاں تک تو خدا کے فضل سے ھم نے ترقي کي * اب آگے دیکھیے اِس فن میں کیا ترمیم ھوتي ھے

(نقاد)

اگر یه دیوتا گرادیا گیا' تو پھر اس بساط پیشوائي کے تمام مہرہ ھاے اصنام خود بخود سرنگوں ھو جائیں گے - پس لکھنؤ میں جو کچھه ھوا' وہ اس امر کا ثبوت بین تھا که کم از کم اس مشرکانه ھیئت کا بت تو قومي راے کے گزر گراں سے مجروح ھو چکا ھے' اور اگر چه گذشته ایک سال کے عرصے میں موسم کي تبدیلی کے آثار بالکل واضح اور ظاھر تھے' تاھم یه پہلي شکست ھے جو قوم نے افراد کو دي' توقع سے زیادہ اور اُمیدوں کے برخلاف - اور قومي زندگي کی یه پہلي آواز ھے جو مسلمانوں کي مجلس میں اٹھي' امید سے زیادہ قوي' اور توقع سے زیادہ بلند - زنجیریں بہت بھـاري تھیں' اور پاؤں مدتوں سے مقید - صیاد کا پنجه سخت تھا' اور صید بظاھر کمزور' لیکن الحمد لله که رھائي کي پہلي کوشش کا تجربه بے اثر نه رھا' اور بند گو توتے نہیں مگر ڈھیلے ضرور ھوگئے :

قائل تو ھوگئے ھیں وہ تاثیر عشق سے
موقع نکالنا سو یـه حکمت کي بات ھے

ھمارے عقیدے میں یه انقلاب حالت ایک الهي کار و بار تھا' جو صرف اسلیے تھا تاکه عبرتوں اور بصیرتوں کا موجب ھو' تاکه بہرے سنیں' اور اندھے بینا ھوں - تاکه اس ابدي و ازلي قانون کا ایک نیا معجزہ تم دیکھو که حق اور صداقت کي اواز کو کوئي قوت روک نہیں سکتي' اگرچه شیطان کے بڑے بڑے مظاھر جمع ھو جائیں - اور سچ ھمیشه سے ایک ابھرنے والا جوھر ھے' اگرچه جھوت کي بڑي بڑي چٹانوں سے اُسے دبا دیا جاے : ویحق الله الحق بکلمته ولو کرہ المجرمون (۴۱ : ۵۲) وان فی ذالك لذکری' لمن کان له قلب او القی السمع و ھو الشھید (۵۰ : ۳۷)

(۲)

درخت سب بوتے ھیں' لیکن ھر شخص کي نصیب میں یه نہیں ھوتا که پھل بھي کھاے - پس نہایت مبارک ھے وہ ھاتھه' جو تخم پاشي کے بعد ھي اپنے دامن میں اسکے پھلوں کو بھي دیکھے - مسلمانوں میں نئي حرکت کي تاریخ تقسیم بنگال کي منسوخي سے شروع ھوتي ھے - اس سے پہلے صرف خال خال اشخاص تھے' جنکو کانگرسي' باغي' بے وفاے قوم' مفسد' اور اسي طرح کے بعض بعض اصطلاحات خاص سے یاد کیا جاتا تھا' مگر قوم کي قـوم صرف اس شـریعت پر عامل تھي که لیـڈروں کي گاڑي کھینچئے' انکے ھر حکم پر " سمعنا و اطعنا " کہکر سر بسجود ھوجائیے اور مسلمانوں کیلئے غلامي و استبعاد کي جو شریعت (پالیسي) انھوں نے مقرر کردي ھے' اس سے سر مو تجاوز نه کیجیے که :

بے حکم شرع اب خوردن خطاست

(طحطاوي) نے (حاشیه در المختار) میں مذاھب اربعه کي تقلید کي نسبت غصے میں آکر لکھدیا تھا که : من کان خارجاً عن ھذہ الاربعة في ھذ الزمان' فھو من اھل البدعة و النار اس سے بھي شدید تر حال ان ائمے مجتھدین کي تقلید کا تھا که جو شخص انکي تقلید سے انکار کرے' وہ قطعاً قوم سے خارج اور گمراہ ابدي ھے - وھاں اگر اسپر " اجماع " ھوگیا تھا' تو یہاں بھي مسلمانوں کي " مسلمه قومي پالیسي " پر " مجارتي " کا سواد اعظم تھا ؛ من شذ' شذ فی النار !

پھر غور کیجیے که اس نئي حرکت کے بیج کو جگھه پکڑنے' پھوٹنے' اور اُبھر کر بلند ھونے کیلیے کتني مدت ملي ؟ اسباب ظاھري میں سے کیا سامان تھا' جو اِسے میسر ھوا ؟ زمین بظاھر نا موافق تھي' اور چند اوازوں کے سوا' جنکے دبانے کیلیے دولت' اجتماع' سازش' اور رئیسانه و حاکمانه اقتدار' تمام قوتیں مستعد تھیں' کون تھا جس نے آبپاشي کي ھو؟ اعزاز ظاھري اور رسوخ دنیوي جن ھاتھوں میں ھے' ان میں سے ایک متنفس بھي نه تھا جس نے ساتھه دیا ھو' مگر با ایں ھمه آپ نے لکھنو میں دیکھا که درخت پیدا ھوچکا ھے' اور اسکي شاخیں قوي اور تنومند ھیں - پس یه في الحقیقت ایک بہت بڑي نعمت و احسان الهي ھے' جسکے شکر میں گردنوں کو سر بسجود' اور زبانوں کو زمزمه سنج تحمید و تقدیس ھو جانا چاھیے :

الحمد لله الذي
ھدانا لھـذا ومـا
کنا لنھتدي لولا
ان ھـدانا الـلـه
(۷ : ۴۲)

تمام حمد و تقدیس اُس خداے حکیم و قدیر کیلیے' جس نے اس راہ حق و حریت کي طرف ھماري ھدایت کي' اور یقیناً ھم ھدایت نه پاتے' اور ضلالت سے نه نکلتے' اگر اسکی ھدایت بخشي کي نصرت ھماري مدد نه کرتي -

یه بھي ایک ظہور تھا اس اعلان حق و معروف کي طاقتوں کا' جنکي طرف ھم نے پچھلے دنوں " فاتحۂ جلد جدید " کے زیر عنوان اشارہ کیا ھے -

(۳)

ایک بڑي بصیرت جسکي صدا اس انقلاب حالت سے نکلتي ھے' یه ھے که جو کوششیں حق اور سچائي کے اعلان کیلیے کي جائیں' خواہ زمانه کتني ھي انکي مخالفت کرے' لیکن وہ دریا کے پاني کي طرح اپني راہ خود نکال لیتي ھیں' اور کبھي ان لوگوں کي محنت ضائع نہیں جاتي' جو اوروںکي معیت چھوڑ کر حق و صداقت کا ساتھه دیتے ھیں - کارساز قدرت کا وعدہ ھے که : " اني لا اضیع عمل عامل منکم من ذکر و انثی " میں کسي کام کرنے والے کے کام کو ضائع و رائگاں نہیں کرتا - قران کریم میں ھر جگه " والعاقبة للمتقین " فرمایا گیا ھے' اور اسکے بھي یہي معنے ھیں که دنیا میں انجام کار کي کامیابي صاحبان حق و معروف ھي کیلیے ھے -

پس ھم اُن تمام حامیان حق و معروف کو مبارکباد دیتے ھیں' جنھوں نے پچھلے سال قوم میں آزادي خیال اور طلب حقوق کي تحریک پیدا کرنے میں حصه لیا - اُس نصرت فرماے حق نے کسقدر قلیل عرصے کے اندر انکي سعي مشکور کے نتائج حسنه انکو دکھلادیے ؟

حق و صداقت کا اعلان کوئي آسان کام نہیں ھے - اس کے لیے بہت بڑے صبر و انتظار اور تحمل و ضبط کي ضرورت ھوتی ھے - کتني پاک ھستیاں ھیں' جنھوں نے دنیا میں اسکے بیـج بوے' اور اپني بڑي بڑي زندگیاں اسکي آبپاشی میں صرف کردیں - پھر کتنے جانفروشاں حق و صداقت ھیں' جنھوں نے اپنے اشک ھاے امید اور خونھاے حسرت و آرزو سے اس بیج کے پودے کو سینچا مگر با ایں ھمه انکي آنکھوں کو اسکے برگ و بار کا منظر دیکھنا نصیب نه ھوا - نسلوں پر نسلیں گذر گئیں' جب کہیں جا کر وہ بیج بار اور ھوے -

آج مسلمانوں کي اعمال زندگي کي ھر شاخ میں جو حالت ھو رھي ھے' وہ حامیان حق و صداقت سے ایسی ھي قربانیوں کي طالب ھے' جو صبر و انتظار کي انتہائي قوتیں اپنے اندر رکھتي ھوں' اور نتیجه کیلیے بے صبر نہوں' بلکه اپنے کام میں منہمک و مشغول ھوں - ھم ایک پوري قوم کو چاھتے ھیں که از فرق تا بقدم بدل دیں - انسـاني اعمال و معتقدات کا ایک نقشه ھمارے سامنے ھے' ھم چاھتے ھیں که اسکو یکسر اولت دیں - ھمارے سامنے ایک سر بفلک عمارت ھے' جسکي دیواریں پہاڑوں کي چٹانوں سے' اور جسکي چھتیں لوھے کي سلاخوں سے بنائي گئي ھیں' ھم چاھتے ھیں که اسکو مسمار کردیں' اور ایک ایسي نئي عمارت بنائیں جسکي چھت ھي نہیں' بلکه بنیاد بھي نئي ھو - پھر اگر یه ارادہ عظیم ھے' تو ضرور ھے که انتظار کي قوت بھي شدید' اور صبر کا پیمانه بھي بڑا ھو - اس راہ کے مسافر

مقالات

معجزہ و خوارق

—: * :—

(۱)

—○:*:○—

معجزہ کے باب میں سب سے پہلي بحث یہ پیدا هوتي هے کہ "معجزہ دلیل نبوت هے یا نہیں"؟ اجکل کے زمانے میں جو سرمایہ "جدید علم کلام" کے نام سے فراهم کیا گیا هے - اسمیں ثابت کرنے کی کوشش کي گئي هے کہ معجزہ دلیل نبوت نہیں هو سکتا - هم چاهتے هیں کہ سب سے پہلے اسي سوال پر نظر ڈالیں -

دراصل یہ راے مشہور مسلمان حکیم : (قاضي ابو ولید ابن رشد) کي کتاب سے ماخوذ هے' اسلیے پہلے هم انکي راے بتمامہ نقل کردیتے هیں -

ابن رشد کے مقدمات

معجزہ سے جب نبوت پر دلیل لائي جاتي هے تو مقدمات دلیل یہ هوتے هیں :

(۱) نبي سے معجزہ صادر هوا -

(۲) جس سے معجزہ صادر هوتا هے وہ نبي هوتا هے -

مقدمہ اولی کا ثابت هونا دو مقدمونپر مبني هے :

(الف) معجزہ ممکن الوقوع هے اور واقع هوتا هے -

(ب) مدعي نبوت نے تعین کے ساتھہ معجزہ دکھایا - وہ کسي حکمت عملي یا صفائي مشق کا نتیجہ نہ تھا - نہ نظر بندي - تھي - نہ تخیل تھا -

(۲) دوسرا مقدمہ - اسکا ثبوت بھي دو مقدمات پر موقوف هے :

(الف) رسالت و نبوت کا وجود هے -

(ب) معجزہ بجز نبي کے کوئي نہیں دکھا سکتا -

ابن رشد کي تقریر کے متعلق دو امر قابل لحاظ

حکیم ابن رشد کي طولاني تقریر سے جو مقدمات همنے نقل کیے هیں' انکے متعلق دو امر قابل لحاظ هیں :

(۱) معجزہ کے معجزہ ثابت کرنے میں نہایت دقت و دشواري هے -

(۲) جبتک مقدمات اربعہ ثابت نہو جائیں' معجزہ دلیل نبوت نہیں هوسکتا -

هم سب سے پہلے امر اول کیطرف توجہ کرتے هیں اور یہ بتاتے هیں کہ خود علامۂ موصوف نے اثبات نبوت کیلیے کونسي دلیل اختیار کي هے اور اُس میں کیا سہولتیں هیں -

ابن رشد کي دلیل نبوت

واما الذي دعا به الناس وتحداهم به' هو الكتاب العزيز' فقال تعالى : قل لئن اجتمعت الجن والانس على ان ياتوا بمثل هذا القرآن' لا يأتون بمثله ولو كان بعضهم لبعض ظهيرا وقال : فأتوا بعشر سور مثله مفتريات - واذا كان الامر هكذا' فخارقه صلى الله عليه وسلم الذي تحدى به الناس وجعله دليلا على صدقه فيما ادعى من رسالته' هو الكتاب العزيز - (الكشف عن مناهج الادلة - صفحه - ۷۷)

لیکن وہ چیز جسکے ذریعہ سے آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بلایا اور انکے مقابلہ و معارضہ میں پیش کیا' کلام پاک هے - فرمایا اللہ رب العزت نے "کہدے اے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم). کہ اگر تمام جن و آدمي ملکر قرآن کي مثل بنانا چاهیں تو انسے نا ممکن هے - اگرچہ انکا بعض' بعض دوسریکا معاون اور مددگار هو جاے" اور فرمایا اللہ پاک نے "لاؤ ایسي دس سورتیں بناکر" جب یہ حال هے تو وہ امر خارق عادت جسکو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپني رسالت کے ثبوت میں پیش کیا صرف کلام مقدس هي هے

اس تقریر سے ظاهر هو گیا کہ ابن رشد نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کي نبوت مطلقہ اور رسالت عامہ کو صرف خدا کي الهامي اور مقدس کتاب سے ثابت کیا هے اور اپ کے خوارق عادات میں سے محض قران پاک کو معجزہ تسلیم کیا هے (یعني قران کے مبارک ارشاد' بلیغ جملے' فصیح عبارت' بلیغ معاني' جامع هدایتیں' پر تاثیر نصائح' مکمل تعلیمیں) اسکے نزدیک یہ جملہ امور صاف طریقہ سے بتاتے هیں کہ بے شبہہ یہ کتاب خدا کي کتاب هے اور صاحب کتاب نبي مامون هیں پھر ان تمامي باتوں کے ساتھہ جب اسکا خیال اسطرف مائل هوتا هے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امي تھے' جاهل اور وحشي قوم میں پیدا هوئے' انهي میں پرورش پائي' انهي میں همیشہ رهے اور باوجود اسکے ایسي کتاب پیش کي' تو آپ کي رسالت کا پورا اور کامل یقین هو جاتا هے -

ويتأكد هذا المعنى بل يصير الى حد القطع واليقين التام اذا علم انه صلى الله عليه وسلم كان اميا نشأ في امة امية عامية بدوية لم يمارسوا العلوم قط والانسب اليهم علم ولا تداولوا الفحص عن الموجودات على ما جرت به عادة اليونانيين وغيرهم من الامم والذين كملت الحكمة فيهم في الاحقاب الطويلة (الكشف صفحه ۸۰)

آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کي نبوت پورے طور پر ثابت هوتي هے بلکہ یقین کامل کے مرتبہ کو پہنچ جاتي هے' جب یہ امر جانا جاتا هے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم امي تھے' ایک جاهل اور وحشي قوم میں پیدا هوئے' جنہوں نے کبھي علم کي طرف توجہ نکي اور نہ اسکي مشق کي - نہ کوئي علم انکي طرف منسوب هوا' نہ موجودات عالم کي تحقیق و جستجو کا انمیں رواج تھا اور نہ یونانیوں اور دوسري قوموںکا سا دستور تھا جنمیں حکمت کی تکمیل هوئي -

اسمیں کچھہ شک نہیں کہ علامہ ممدوح نے جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول اللہ هونیکو نہایت شائستہ عنوان اور واضح برهان سے ثابت کیا هے' اور سچ یہ هے کہ اس سے بڑھکر کونسي دلیل قاطع و مانع هو سکتي هے؟ یقیناً ایک مسلمان یا ایک معمولي منکر کو یہ دلیل نہایت آساني سے مطمئن کرسکتي هے - لیکن سوال یہ هے کہ کسي منکر دیرینہ یا ایک مخالف مناظر کي بھي اس برهان سے تشفي هوسکتي هے یا نہیں؟ هماري راے میں هرگز نہیں هوسکتي' بلکہ جسقدر دشواریاں معجزات میں هیں اتني هي دشواریاں اس راہ میں بھي هیں - معجزات سے دلیل لانے میں اگر مقدمات اربعہ کا ثبوت نصب العین هے' تو کلام پاک سے استدلال کرنے میں مقدمات ذیل کا اثبات ضروري هے :

مسٹر محمد علي کو بھي نہيں بھول سکتے ' جنھوں نے في الحقيقت يونيورسٹي کے معاملے ميں آزاد خيالي کي تعليم متصل اور پے هم رکھي اور جسنے موجودہ حرکت کي تشکيل ميں بہت زيادہ مدد دي - فجزاهم الله تعالی عن الاسلام و المسلمين خيــر الجزا ' و وقفنا الله و اياهم کما يحبه و يرضاه في القول و العمل و الاعتقاد -

اس موقعه پر يه کہدينا ضروري سمجھتا هوں که يه جو کچھه هوا محض سياسي اعتقادات کا تغير هے' اور ميں اس وقت کا منتظر هوں جب کسي صحيح مذهبي تبديلي کا ثبوت بين نماياں هو' کيونکه بغير اسکے کوئي هنگامۂ تغير ميرے لئے تشفي بخش نہيں هوسکتا - البته چونکه نئي گرفتاري کيليے پچھلي گرفتاري سے آزاد هونا ضروري هے ' اسليے اس تغير کو بھي اس سلسلے کي ابتدا سمجھتا هوں - والامر بيدہ سبحانه ' له مقاليد السموات و الارض -

(٥)

يہاں تــک تو هم نے لکھنؤ کے جلسوں پر اس حيثيت سے نظر ڈالي هے' جہاں تــک انکا تعلق تغير خيالات' اور قومي راے کے اظہار قوت سے هے' ليکن اب اس نتيجے پر بھي نظر ڈالني چاهيے جو اس معرکه آرائي کے بعد پيدا هوا -

افسوس کے ساتھه کہنا پڑتا هے که معرکه ابتدائي ' اور حريف نوآموز تھا' جنــگ ميں علانيه هتياروں هي سے نہيں ' بلکه سازش و خدع کے چھپے هتياروںسے بھي کام ليا گيا - اسليے با ايں همه اظہار قوت و مقاومت قوم کو شکست هي قبول کرني پڑي -

تا هم اس شکست کو شکست نه سمجھنا چاهيے ' کيونکه در اصل قوم نے اپنے حريفوں سے شکست نہيں کھائي' بلکه اس دھوکے ميں آکر تلوار رکھدي که اب مقابل حريف نہيں بلکه خود اسي کے تيغ آزما هيں - حريفان شاطر نے جب ديکھا که دست و بازو شل هوگئے هيں' اور آيندہ جنگ کي طاقت نہيں' تو پھر يه تجويز کی که صلح کي ايک سازش گاہ منعقد کي جاے' اور قوم کو خود قوم کے بھيس ميں آکر شکست دي جاے - بے خبروں نے يکايک ايک صداے صلح سني - نادان سمجھے که هماري آواز هے ' حالانکه اب و لہجه بدلا هوا تھا مگر آواز آنھي کي تھي' جو اب اس ظاهر کا باطن هوگئے تھے -

وہ حلقه هاے زلف کميں ميں هيں اے خدا
رکھه ليجيو ميرے دعوے وارستگي کي شرم

(٦)

اس اجمال کي تفصيل اب کيا کروں که وقت گذر گيا :

تو خود حديث مفصل بخواں ازيں مجمل

تاهم نواب صاحب قبلــه نے يه مضمون لکھکر گذرا هوا ورق پھر اولٹ ديا هے - فونڈيشن کميٹي کا پہلا دن في الحقيقت " بزرگان قوم " کيليے ايک " يــوم الفــزع الاکبــر " تھا - لوگوں نے ديکھا که الحاق " اور " مسلم " کے انتساب کا جھگڑا چکانے آے تھے' يہاں ميجر سيد حسن بلگرامي نے اختيارات کی ايک نئي بحث چھيڑ دي :

يه بعد از انفصال اب اور هي جھگڑا نکل آيا -

جلسے کے وقفوں ميں اس تجويز کے استرداد و ترميم کي پوري کوششيں کي گئيں ' اور اسٹيج کے ميدان ميں جسقدر حربے دکھلائے جاسکتے تھے' ايک ايک کر کے سب سے کام ليا ' مگر معلوم هوا که ڈھال چمڑے کي نہيں بلکه پتھر کي هے - نه دور کے تير کام ديتے هيں نه سامنے کي تلواريں - لوگوں کے جوش و خروش کا يه عالم تھا که تجويز کے خلاف تمام هال سے ايک آواز بھي اوٹھنے والي نظر نہيں آتي تھي - اگر اس وقت ووٹ ليے جاتے تو نتيجه معلوم تھا که کيا نکلتا - اسليے مصلحت نے سرگوشي کي که ايک دن کے وقفے کے بعد بقيه کارروائي دوسرے دن پر ملتوي کردي جاے - يہي وقفه قيامت کا وقفه تھا:

کرتے هيں بھرنے کو ياں خالي تفنگ

(٧)

جو جوش عام لوگوں نے طبقۂ مستبدين کے خلاف جلسے ميں ظاهر کيا تھا ' اسميں شک نہيں که اسميں بے اعتدالي اور تفريط ضرور تھي - ليکن چونکه گيند بہت زور سے زمين پر پٹکا گيا تھا اسليے اسکے دور تــک اچھلکر بلند هونے کي بھي شکايت نہيں کي جاسکتي - قدرتي امنگوں اور قوتوں کو دبايئے گا تو اور زيادہ اچھل کر نمودار هونگے - پھر جن لوگوں نے برسوں پھيکے پکوانوں سے اپني اونچي دکانوں کو سجايا تھا ' اگر آج ايک وقت کيليے ضرورت سے زيادہ نمک کھانے ميں پڑگيا ' تو کم از کم انکو تو شکايت نه کرني چاهيے - اگــر يه بے اعتدالي بھي تھي تو بے اعتدالي هی کے جواب ميں :

محتسب خــم شکست و من ســر او :
ســن بالســن و الجـــروح قــصـــاص

(٨)

دوسرا دن گذشته کے ماتم اور آيندہ کي فکروں ميں بسر هوا اور بالاخر اُس " شام بلا " کي تاريکي قيصر باغ کي برجيوں پر نمودار هوگئي' جسکي پردہ پوش تاريکي ميں نہيں معلوم کيا کيا کچھه هونے والا تھا - ياران شاطر نے اس تاريکي کي فرصت کو " مطلب براري " کيليے غنيمت سمجھا که رات بھر کي مہلت ميں کسي کي حريف نوازي اور نرم دلي جسقدر جرأت دلاے ' متمتع و کامياب هو رهيے' ورنه پھر صبح هجراں کا مطلعِ محشر نمودار هونے کيليے سر پر کھڑا هے -

که در تاخير آفتہا' و عاشق را زياں دارد

اتنے ميں خبر اوڑي که (هز آنر) کے هاں (ڈنر) هے - هم نے کہا که انا لله و انا اليه راجعون - قومي طاقت کے هزاروں آهني حربے ايک طرف ' اور ان نقرئي چھري کانٹوں کي جھنکار ايک طرف - حريت پسندوں سے پوچھا که کہيے ! اس ناوک کا بھي کوئي جواب آپکے ترکش ميں هے ؟ جواب ملا که نہيں' شکست کا اعتراف هے ;

چشم اگر اينست ' و ابرو اين' و ناز و عشوہ اين '
الفراق اے هوش و تقوی ! الوداع اے عقل و دين !

ليکن پھر هم نے دل کو تسلي دي - اطباے قديم و جديد کا اتفاق هے که چھه گھنٹے کے بعد غذا کے جرم سے معدہ خالي هوجاتا هے - جلسه رات کو نہيں بلکه صبح آٹھه بجے هے ' اور انگريزي کھانا بوجه سادہ و بے آميز هونے کے قدرتي طور پر زود هضم هوتا هے - اب ايسي بھي يه غذاے نفيس کيا ثقيل هوگي ' که صبح تــک معدے ميں فروکش رهے ' اور آوازيں نکليں تو حلق کي جگهه معدوں سے !

مگر افسوس که دوسرے دن هماري طبي معلومات ميں ايک انقلاب عظيم واقع هوا - (طبي کانفرنس) کے آيندہ اجلاس ميں هم اس مسئله کو پيش کرينگے - هميں اب يقين هے که غذا جتني نفيس و لطيف هوتي هے' اتني هي زيادہ ثقيل بھي هوتي هے - نيز اگر بقراط بھي کہيں مليں' تو هم انسے اس بارے ميں لڑنے کيليے طيار هيں که " شام کي غذا کم از کم دوسرے دن کي دو پہر تــک تو ضرور معدے ميں موجود رهتي هے "

[باقي آيندہ]

علي يديه صلى الله عليه وسلم من الكرامات و الخوارق فانما ظهرت في اثناء احواله من غير ان يتحدي بها (الكشف صفحه ۷۷)	جوهر کو دوسرا جوهر بنادیا هو (لکتریکو سانپ بنادیا هو وغیره) اور جو خوارق آپ سے صادر هوئے وہ اثناے حالات میں ظاهر هوئے بغیر اسکے که آپ نے آنسے مقابله کیا هو -

اس تحریر کے بعد هم اُن اعتراضات کي طرف متوجه هوتے هیں جو منکرین معجزات کي جانب سے پیش کئے جاتے هیں - اسي ضمن میں ابن رشد کے مقدمات اربعه مذکورہ کا بھي جابجا بیان آجایگا - جنپر معجزہ کا دلیل نبوت هونا موقوف ھے -

اعتراضات جو مثبتین معجزات پر وارد هوتے هیں

معجزہ پر جو اعتراضات وارد کیے جاتے هیں وہ دو قسم کے هیں اکثر ایسے هیں جنکا تعلق امکان وقوع سے ھے اور بعض ایسے هیں جو استدلال سے متعلق هیں' چنانچه هم سبکو تفصیل سے بیان کرتے هیں-

(۱) معجزہ چونکه خلاف قانون قدرت ھے اسلیے نا ممکن ھے -

(۲) کسي خارق عادت کا وجود هوا یا نهیں ؟

(۳) خرق عادت سے کیا مراد ھے ؟

(۴) مانا که کسي خارق عادت کا وجود هوا مگر اسکا کیونکر اطمینان هو که اُسکے لیے دیگر اسباب مخفیه نه تھے ؟ بهت ممکن ھے که سحر یا شعبدہ یا مسمریزم کي مشق کا اثر هو - منجمله شرایط کے ایک شرط معجزہ کي یه بیان کیجاتي ھے که کوئي شخص اسکا مقابله نکر سکے ' لیکن اسکا کیسے یقین هوسکتا ھے که کوئي معارضه نهیں کرسکتا اور دنیا میں ایک شخص سے بھي جواب نهوسکنے سے کیا مراد ھے ؟ اگر یه مراد ھے که اظهار کے وقت اُسکا جواب نهو سکا تو اور بھي بهت سے لوگونکو پیمبر ماننا هوگا - زردشت وغیرہ سے جو باتیں ظاهر هوئیں اسوقت انکا کوئي مقابله نه کرسکا - اور اگر یه مراد ھے که قیامت تک نه هوسکیگا تو یه پیشین گوئي کیونکر کیجا سکتي ھے که یوم آخر تک اسکي نظیر نا ممکن ھے ؟

اعتراضات مذکورہ کے جوابات

پهلا اعتراض

معجزہ چونکه خلاف قانون قدرت تسلیم کیا جاتا ھے اسلیے ناممکن ھے -

اس سوال کا جواب تین مقدمونکي تحقیقات پر مبني ھے -

(۱) قانون قدرت سے کیا مراد ھے ؟

(۲) کوئي امر خلاف قانون فطرت نهیں واقع هوسکتا - اسکے واسطے کیا دلائل هیں ؟

(۳) کیا هم یه کهه سکتے هیں که فلاں واقعه خلاف قانون قدرت ھے-

قانون قدرت سے کیا مراد ھے

معترضین کهتے هیں :

جو امور هزاروں لاکھوں تجربات اور بارها کے مشاهدوں سے ثابت هوچکے هیں مثلاً آگ کا جلانا' سیکڑوں افراد آگ کے دیکھ گئے لیکن کوئي آگ ایسي نه ملسکي جو گرم یا جلانیوالي نهو - یا پاني کا رواں اور سیال هونا - برف کي ٹھنڈک - سنکھیا کا زهر قاتل هونا - جمادات کا غیر متحرک هونا وغیرہ وغیرہ - یه تمام قوانین ایسے مکمل هیں که انکے مخالف کوئي مثال آجتک نملي نه ان میں کبھي تبدیلي هوئي -

پس انھي کا نام قوانین قدرت ھے اور یهي فطرۃ الله کهلاتے هیں - اصول و نظام کا مرتب سلسله جو همارے پیش نظر ھے اور جنکو دن رات هم آزماتے هیں ' علت و معلول - سبب و مسبب ' شرط و مشروط کا وسیع کارخانه' جو سارے عالم میں پھیلا هوا ھے - اور جنپر اس دنیا کا نظام قائم ھے وهي عادت الهیه ' سنت مستمرہ اور اصول فطرت کے لقب سے پکارے جاتے هیں -

قران کریم سے استدلال

نیز معترضین قران کریم سے استدلال کرتے هیں که کوئي واقعه خلاف قوانین فطرت و ضوابط مقررہ نهیں هوسکتا خداوند پاک نے خود اسکي نسبت اپنے مقدس کلام میں ارشاد فرمایا ھے :

(۱) انا کل شي خلقناہ بقدر -	همنے هر چیزکو ایک خاص اندازہ سے پیدا کیا ھے -
(۲) وکل شـي عنده بمقـدار	هرایک چیز اسکے نزدیک ایک مقدار معین پر ھے -
(۳) وخلـق کل شي فقدرہ تقدیرا -	هر چیزکو اسنے پیدا کیا اور اسکے لیے مناسب اندازہ مقرر فرمایا-
(۴) لا تبدیل لخلق الله	خدا کي خلقت میں تبدیلي نهیں ھے
(۵) ولن تجد لسـنة الله تبدیـلا	تو خدا کي عادت میں تبدیل نه پائیگا -
(٦) ولن تجد لسنـة الله تحویـلا	خـدا کے طریقـه کو ٹلتـا هوا تو نه پائیگا -
(۷) سنة الـله التي خلت من قبل ولـن تجد لسنـة اللـه تحویلا	یه خدا کا طریقه ھے جو قبل سے چلا آتا ھے اور خدا کےطریقه میں تو کچھه تغیر نه پائیگا -

کلام پاک کي ان سات معتبر شهادتوں سے ثابت هو گیا که خلاف فطرت امور کا واقع هونا نه صرف دشوار بلکه نا ممکن اور محال ھے - خداوند ذوالجلال کے یه سات قولي وعدے هیں ' اور جو محکم نظام اُس نے اپني قدرت و حکمت کے موافق جاري فرمایا ھے وہ اسکا عملي وعدہ ھے - ایسي حالت میں اگر کوئي امر خلاف قانون قدرت تسلیم کیا جاۓ تو اسکے یه معنے هونگے که اُسکا عمل ' قول کے بالکل مخالف ھے اور سب سے بڑا الزام کذب و خلف وعد کا عائد هوگا جس سے اسکي ذات پاک ابداً بري ھے " -

یهاں تک هم نے جو کچھه لکھا ھے - قانون قدرت کي تشریح اور دلائل میں معترضین کا اصلي استدلال ھے -

ابن رشد کي دليل ان مقدموں پر موقوف هے

(۱) خدا کا وجود هے -
(۲) خدا مريد و متکلم هے -
(۳) نبوت کا وجود هے اور اُسکي ضرورت هے -
(۴) وحي کي حقيقت کيا هے -
(۵) کلام الله کس لحاظ سے معجزہ هے -
(۶) اسکے مثل نه کوئي بناسکتا هے نه کسي نے بنايا -
(۷) بے مثل هونا منزل من الله هونيکي دليل هے -
(۸) نبوت پر اسکي دلالت قطعي هے -
(۹) اسکي عبارت فصيح و بليغ ' هدايات و تعليمات کامل اور سريع التاثير هيں -
(۱۰) آنجناب صلی الله عليه وسلم امي تهے -

معجزہ کے ثبوت کيليے اگر چار مقدمے يا سات درکار هيں ' تو اسکے واسطے دس مقدمات کي حاجت هے - اور جب تک مقدمات عشرہ ثابت نہونگے ' کتاب الله کا دليل نبوت هونا ناممکن هے - پهر اگر تمام مقدمات بالفرض تسليم بهي کرليے جائيں ' جب بهي گفتگو ختم نہيں هوتي - ديگر انبياء کرام کي نبوت پر ايمان لانيکا کونسا ذريعه هوگا ؟ اگر انکي صداقت رسالت کا بهي عامة الناس کو اذعان کتاب و تعليم کے ذريعه سے دلايا جائے ' تو درسرے مقدمات سے سبکدوشي نہيں هوتي -

(۱) هر نبي کے پاس کتاب تهي -
(۲) انکي تعليم کامل مکمل من الله تهي -
(۳) تعليم کي غايت خدا پرستي تهي -
(۴) انہيں تعليموں پر نبي عمر بهر قائم رها اور کبهي منحرف نہوا -

غرض ان مشکلات اور صعوبتونکے ذهن نشين کرنيکے بعد هر فهميدہ آدمي سمجهه سکتا هے که اس صورت سے نبوت کو ثابت کرنا کچهه کم مشکلات نہيں رکهتا - بلکه اسکا پايه اگر زيادہ نہيں تو کم سے کم معجزہ کے برابر هے - علامه ابن رشد نے اگرچه مقدمات مذکورہ ميں سے بعض بعض کو اعتراض کے قالب ميں بدلديا هے اور پهر انکے جواب دينےکي زحمت گوارا کي هے ' ليکن بغير اسکے که آنکے کلام پر کوئي تنقيد کيجائے ' يه کہدينا کافي هے که اس دقت و طوالت اور تفصيل و توضيح کے ساتهه تو معجزات سے بهي مقصد حاصل هو سکتا هے -

اس جگهه يه ظاهر کردينا بهي مناسب هے که هم دليل مذکور کو يا ديگر دلائل جنکو ائمه فن اور اساطين کلام نے اپني قابل قدر کتابوں ميں ذکر فرمايا هے ضعيف و کمزور نہيں سمجهتے اور نه معجزہ هي کو اثبات نبوت کي قوي دليل جانتے هيں - بلکه جسطرح معجزہ کے بارہ ميں برهان انّي هونيکا عقيدہ رکهتے هيں - ويساهي انکي بابت قطعيت اور واقعيت کا اعتقاد رکهتے هيں ' اگر کسي اعتبار سے معجزہ کو اُن پر فضيلت هے تو دوسري وجه سے اُن ادله کو معجزات پر ترجيح هے - اگر اُن سے نبوت کي اصليت اور حقيقت کهلتي هے تو اس سے اسکا خاصه اور مخصوص نشاني پہچاني جاتي هے - اور جس قسم کي مشکليں معجزہ کيليے سد راہ هيں اگر بالکل ويسي نہيں تو دوسرے رنگ کي دقتيں وهاں بهي قدم قدم پر ساتهه هيں - يه بهي هماري غرض نہيں هے که جو مقدمے پہلے مذکور هوئے هيں آنکا ثبوت ناممکن هے اور کسي کو آجتک انکے اثبات ميں کاميابي نہيں هوئي ' بلکه مطلب محض زحمت و اشکال کا دکهلانا هے - اور اس حيثيت سے دونونکي يکساں حالت هے - بلکه بعض وجوہ سے معجزہ ميں صفائي اور وضاحت زيادہ هے - اسکو هم آخر مبحث ميں انشاء الله بيان کرينگے -

ميرے نزديک هر نبي کي نبوت تين طريقونسے ثابت هوتي هے -

(۱) مقدس تعليمات برگزيدہ هدايات سے -
(۲) اسکي پاک زندگي کے پاکيزہ حالات سے -
(۳) معجزات سے -

ايک خاص خيال سے مصنف کا زيادہ مخالفت نکرنا

کہا جاسکتا هے که مستقل دلائل نبوت کے صرف دو طريق هيں - معجزات بطور شاهد اور مويد کے هيں ' معجزات آنکے ساتهه ملکر نبي کي نبوت کو واضح کرديتے هيں ' اور وہ اذعان جو تعليم و نصائح پر غور کرنے سے پيدا هوتا هے ' آسکو بہت کچهه بڑهاديتا هے جيسا خيال حکيم ابن رشد کا هے :

و اما الخارق الذي هو ليس في نفس وضع الشرائع مثل انفلاق البحر و غير ذلك يدل دلالة ضرورية على هذه الصفة المسماة بالنبوة و انما تدل اذا اقترنت الى الدلالة الاولى -

ليکن وہ خرق عادت جو جنس قوانين شرائع سے خارج هے ' جيسے دريا کا پهٹنا وغيرہ ' تو اُسکي دلالت نبوت پر بديهي نہيں هے - بلکه انکي دلالت نبوت پر اُسوقت هوتي هے ' جب وہ پہلي قسم کي دلالت کے ساتهه ملتي هيں -

پهر دو سطر کے بعد فرماتے هيں :

فعلى هذا ينبغي ان تفهم الامر في دلالة المعجزة على الانبياء ' يعني ان المعجزة في العلم و العمل هو الدلالة القطعية على صفة النبوة ' و اما المعجزة في غير ذلك من الافعال ' فشاهد لها و مقوي لها (الكشف صفحه ۸۹)

انبياء کي نبوت پر معجزات کي دلالت ميں اس امر کا سمجهه لينا ضروري هے که وہ معجزہ جسکا تعلق علم و عمل دونوں سے هوتا هے (کوئي کتاب وغيرہ) اُسکي دلالت نبوت پر قطعي هوتي هے - اور جسکا تعلق علم و عمل سے نہيں هوتا نه اسميں کوئي اخلاقي و روحاني اصلاح هوتي هے تو وہ شاهد اور مقوي هے -

تو همکو اس تقرير سے کچهه زيادہ مخالفت نہيں ' همارے مخاطب صرف وہ لوگ هيں جنکا دلي اعتقاد يه هے که کسي نبي سے کوئي معجزہ خلاف قانون جاري صادر نہيں هوا ' بالخصوص آنجناب صلی الله عليه و سلم نے کوئي امر ما فوق العادت تمام عمر ميں کبهي نہيں دکهايا - نه معجزہ سے مسئله نبوت پر روشني پڑتي هے نه وہ مثل شاهد و مويد کے کسي موقع ميں پيش کيے جاسکتے هيں - کيونکه همارا اعتقاد يه هے که معجزہ نبوت کي مستقل دليل هے - اور کم از کم اسکي تائيد و تقويت کي تصديق سے تو کسي طرح انکار نہيں کيا جاسکتا -

ابن رشد معجزہ کے منکر نہيں

يه بهي واضح رهے که علامه حکيم ابن رشد معجزات کے منکر نہيں هيں بلکه انکے کلام کا مفاد محض اسقدر هے که اس راہ ميں چونکه پيچ در پيچ بہت زيادہ هيں ' لہذا اسکو چهوڑ کر دوسري شاهراہ پر چلنا چاهيے اور اس سے علحدگي اختيار کرني چاهيے - وہ خود صاف صاف فرماتے هيں :

و انت تتبين من حال الشارع صلى الله عليه و سلم انه لم يدع احدا من الناس ولا امة من الامم الى الايمان برسالته و بما جاء به بان قدم على يدي دعواه خارقا من خوارق الافعال مثل قلب عين من الاعيان الى عين اخرى ' وما ظهر

شارع صلي الله عليه و سلم کے حالات پر نگاہ کرنے سے تمکو معلوم هوگا که آپ نے کسي شخص يا کسي گروہ کو اپني رسالت کي تصديق اور ان تمامي چيزونکے ايمان کي طرف جنکو آپ لائے اسطرحسے نہيں بلايا که اپنے دعوى کے ثبوت ميں آپ نے کوئي خرق عادت دکهائي هو مثلا ايک

جسکو دنیا میں نہ پوچھے کوئی وہ فن هم هیں * جس سے بخیہ نہو وہ دهر میں سوزن هم هیں
جام توٹے هوے' اجڑے هوے مسکن هم هیں * ایک بهي پهول نہو جسمیں وہ گلشن هم هیں
کوئی مونس نہیں' همدم نہیں' غمخوار نہیں
هم هیں وہ جنس' کوئی جس کا خریدار نہیں

اب وہ محفل نہیں' وہ خم نہیں' وہ جام نہیں * وہ طریقہ نہیں وہ ملت اسلام نہیں
عمل احمد مختار سے کچهہ کام نہیں * یہي باعث هے جو راحت نہیں آرام نہیں
اپني محفل میں نہیں روشنئي شمع ولا
ایک کے دل میں نہیں روشنئي شمع ولا

ذوق الحاد هے پا بندي ملت کیسي * جانتے هي نہیں هوتي هے شریعت کیسي
طرز اغیار پہ مائل هے طبیعت کیسي * بے خبر رکهتي هے کونین سے غفلت کیسي
فکر امروز نہ هے کچهہ غم فردا هم کو
ڈر ضرر سے هے نہ بہبود کي پروا هم کو

جتنے عالم هیں عمل سے انہیں بیزاري هے * زهد کے جسم میں پوشاک ریاکاري هے
قلب کے مدرسے میں درس حسد جاري هے * کچهہ دوا جسکي نہیں وہ همیں بیماري هے
دل میں هے شوق صنم' نام زباں پر تیرا
جب یہ حالت هے تو پهر رهے کوئي کیونکر تیرا

ننگ اسلام هیں جتنے هیں جہاں میں مسلم * کیسے پابند هیں زنجیر زباں میں مسلم
محو رهتے نہیں تکبیر و اذاں میں مسلم * روزے رکهتے نہیں ماہ رمضاں میں مسلم
بت پرستي کے خیالات تراویحوں میں
شرکت رشتۂ زنار هے تسبیحوں میں

وہ خطا کار کہ هم چلتے نہیں راہ صواب * آنکهہ رکهتي نہیں آنکهونمیں هدایت کي کتاب
کثرت جرم کي پروا نہ غم روز حساب * خانقاهونمیں پیا کرتے هیں غفلت کی شراب
قلب میں داغ محبت کا نہیں سوز نہیں
کیا اجالا هو یہاں شمع دل افروز نہیں

کب هے اسلاف کا دستور همارا دستور * هم میں آزار کي خو رحم تها ان کا دستور
دشمني اپنا چلن انکا تولا دستور * خود وہ اچهے تهے تو اچها تها طریقا دستور
عشق کے داغوں سے گلزار تهے سینے ان کے
تیري توحید کے دفتر تهے سفینے ان کے

اب وہ ایمان نہ وہ جوش نہ وہ روزہ نماز * آرزي ورد زباں اور دلوں میں نہ گداز
وہ پرستش کا طریقہ نہ وہ انداز نیاز * جانب گلشن معني نہ وہ شوق پرواز
باغ اندلس میں همارے وہ نشیمن نہ رهے
منہدم هوگئے سسلي میں وہ مسکن نہ رهے

قوم اسلام میں توحید کي دولت نہ رهي * بادہ آشامئي خم خانۂ همت نہ رهي
دل کے آئینے میں تصویر صداقت نہ رهي * وہ محبت وہ مروت وہ حمیت نہ رهي
وہ نمازي هیں نہ وہ شوق جبیں سائي هے
ضعف اسلام کي گهنگهور گهٹا چهائي هے

ایک وہ عہد تها قیصر بهی تهے فغفور بهی هم * تابع حکم تهے جتنے تهے سلاطین عجم
کبهي باهر نہ پڑا سرحد کوشش سے قدم * بہر راحت تها بس اک سایۂ شمشیر دو دم
هر جگہہ جلوۂ توحید دکهایا کس نے
قطرہ پایا تو اسے بحر بنایا کس نے

آج اگر حال زبوں هے تو الم بیجا هے * قلب اقبال هوا هے تو اچهنبا کیا هے
دیکهئے باغ اجڑتا هے کبهي پهلتا هے * سنگدل هیں تو کریں صبر یہي اچها هے
جب بہار آتي هے کلیوں کي چٹک کہتي هے
کب همیشہ خلش تنگ دلي رهتي هے

جناب صاحبزادہ مصطفی خاں صاحب "شرر"
هوم سکریٹري ریاست رامپور

ادبیات

— * —

جواب شکوہ

کا

اقبال

—:○(*)○:—

ساز نیرنگ ہوں ہر تان نئی ہے میری * طرز آہنگ ہر اک آن نئی ہے میری
رنگ دنیا سے الگ شان نئی ہے میری * آگہی شیوہ ہوں پہچان نئی ہے میری

چشم نظارگئی انجمن آرائی ہوں
آئنہ خانۂ قدرت کا تماشائی ہوں

سرمۂ چشم تمنا ہے تماشا میرا * دلکش حسن ہے انداز تولا میرا
آفتاب فلک قدس ہے ذرا میرا * عقل کل سنتا ہے افسانۂ سودا میرا

رنگ لایا ہے میرا ذوق تکلم کیسا ؟
جوش زن رحمت باری کا ہے قلزم کیسا ؟

شان رحمت کی ادا ! میری شکایت دیکھو * آگئی کام مصیبت کی حکایت دیکھو
مجھسے ناچیز پر اسدرجہ عنایت دیکھو * ہم سخن بندے سے معبود ہے قسمت دیکھو

ایسی رحمت کے فدا شان کرم کے صدقے
طرز شفقت کے فدا شان کرم کے صدقے

جب بڑھا درد جگر آگئے لب پر نالے * پہنچے تا عرش برین دل سے نکل کر نالے
خوب جی بھر کے لگاتے رہے چکر نالے * راہرو پا کے مجھے بن گئے رہبر نالے

تیز رو ایسے کہ دم بھر میں اثر تک پہنچے
ایک پرواز ہی میں عرش کے در تک پہنچے

سچ ہے ہم تجھسے ترے لطف کے سائل ہی نہیں * ہو اگر آنکھ تو پردہ کوئی حائل ہی نہیں
ہم کو رونا ہے یہی ہم کسی قابل ہی نہیں * جلوہ افروز تو جس دلمیں ہو وہ دل ہی نہیں

ڈھونڈھنے والے نے جس چیز کو ڈھونڈھا پایا
مصر میں جذب طلب سے مہ کنعان آیا

پیرو فخر عرب دل سے اگر ہم ہوتے * کیوں پریشان صفت گرد سفر ہم ہوتے
سرمۂ دیدۂ ارباب نظر ہم ہوتے * خسرو کشور اقبال و ظفر ہم ہوتے

امت احمد نبی شان ہیں فقط کہنے کو
کفر آئیں ہیں، مسلمان ہیں فقط کہنے کو

راہ پر آئیں وہ ہمت ہی نہیں ہے ہم میں * ڈھائیں بتخانے وہ طاقت ہی نہیں ہے ہم میں
سختیاں سہنے کی جرأت ہی نہیں ہے ہم میں * بندہ بن جانیکی عادت ہی نہیں ہے ہم میں

دل میں رکھتے ہیں تو رکھتے ہیں ہجوم الحاد
دین کے پودے جلاتی ہے سموم الحاد

ناصیہ سائی کے آثار جبینوں میں نہیں * ذکر تک کعبے کا ہم دیر نشینوں میں نہیں
حق شناسی کے مضامین سفینونمیں نہیں * داغ الفت جسے کہتے ہیں، وہ سینوں میں نہیں

ننگ دارین ہیں ہم امت احمد ہوکر
بندگی شیوہ نہیں بندۂ سرمد ہوکر

وہ نظر ہی نہیں قدرت کا تماشا کیسا ؟ * آنکھ رکھتے نہیں گلشن کا نظارا کیسا ؟
کرتے ہیں بندگی بت، ترا سودا کیسا ؟ * ہم جو میفروش نہیں، نشۂ صہبا کیسا ؟

عازم بتکدہ ہیں راہ حرم بھول گئے
تجھسے جو عہد کیا تھا اُسے ہم بھول گئے

اب نہ وہ ہم ہیں نہ وہ رات کی بیداری ہے * وہ تضرع ہے نہ فریاد، نہ وہ زاری ہے
جنس ناکارۂ غفلت کی خریداری ہے * گردش جام نرالی نئی مے خواری ہے

دل شیدا جو بغل میں نہیں سودا بھی نہیں
سوز الفت جو نہیں داغ تمنا بھی نہیں

اس نتیجہ کي اشاعت ہوتے ہي علما نے اس جزء کے علحدہ کرنے کي کوشش شروع کردي - اس کوشش میں کامیابي ہوئي اور یہ جزء اسکے محقق اول (پکرل) کے نام سے موسوم کیا گیا -

ان شعاعوں کي بابت یہ بھي تحقیق ہوا کہ انمیں منجملہ دیگر خواص کے ایک یہ خاصیت بھي ہے کہ کہربائیت سے بھرے ہوے جام کو خالي کر سکتي ہیں - اس خاصیت کے دریافت ہو جانے سے ریڈیم کي تحقیق میں بیحد مدد ملي ' کیونکہ اب الیکٹر سکوب کا استعمال ممکن ہوگیا -

(الیکٹر سکوب) ایک نہایت بسیط آلہ ہے' جس سے کسي جسم میں کہربائیت کے عدم و وجود کے متعلق فیصلہ کیا جاتا ہے - یہ ایک شیشے کا ظرف ہوتا ہے جسکے منھہ پر کارگ لگا ہوتا ہے - اس کارگ میں ایک مسي تار ہوتا ہے تار کے نیچے معمولی طلائي ورقوں سے زیادہ باریک ' دو طلائي ورق ہوتے ہیں - یہ آلہ جب کسي ایسے جسم سے لگایا جاتا ہے ' جسمیں کہربائیت ہوتي ہے'

چوتھي صدي ہجری کي تحریر کا ایک ٹکرہ
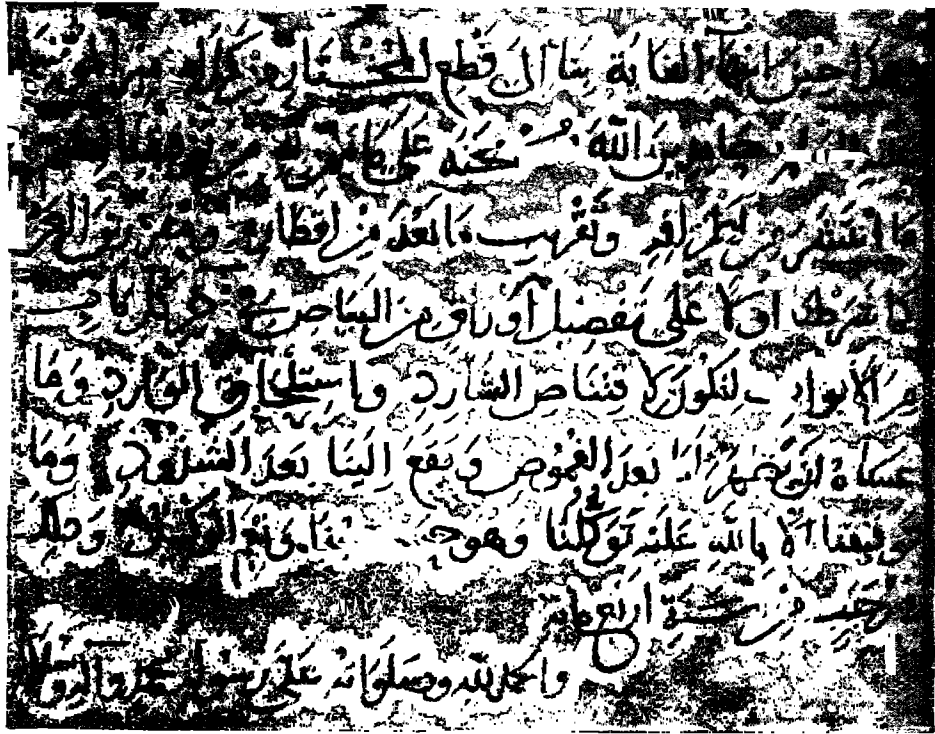
یعني علامۂ سید (شریف الرضي) المتوفی سنہ ۴۰۴ - جامع کتاب (نہج البلاغہ) کے ہاتھہ کي تحریر' جو علامہ موصوف کے خود نوشتہ نسخہ نہج البلاغہ کے آخر میں موجود ہے -

تو خواہ مقدار میں کتني ہي کم کیوں نہ ہو' یہ دونوں طلائي ورق اس سے فوراً متاثر ہوجاتے ہیں - انمیں معاً کہربائیت پیدا ہوجاتي ہے ' اور ایک دوسرے سے الگ ہوکر کہربائي اثر کا ثبوت قطعي دیدیتے ہیں -

اس اکتشاف کے بعد میڈم (کوري) نامي پولینڈ کي ایک فاضل عورت شعاعہاے پکرل کے مطالعہ پر ہمہ تن متوجہ ہوگئي - اس مطالعہ سے میڈم موصوفہ کا مقصد اس مادہ کا دریافت کرنا تھا' جس سے یہ شعاعیں پیدا ہوتي ہیں -

اسٹروي حکومت نے میڈم موصوفہ کي اس بارے میں ہرطرح کي اعانت کي - وہ عرصے تک اپنے تجارب میں مصروف رہي اور بالاخر ایک نیا عنصر دریافت کرلیا جو فوٹوگراف کي تختي اور الیکٹر سکوب پر (اورینیم) سے بھي زیادہ شدید اثر رکھتا ہے - میڈم موصوفہ پولینڈ کي رہنے والي تھي - اس مناسبت سے اس عنصر کا نام (پولینم) رکھا گیا -

اس عنصر کے اکتشاف کے بعد بھي میڈم موصوفہ نے عملیات کیمیاویہ کا سلسلہ جاري رکھا - یہاں تک کہ میڈم کوري اور اسکے شوہر نے متحدہ کوشش سے (ریڈیم) کو تحقیق کیا -

(ریڈیم) کا سب سے پہلا ذرہ جو میڈم اور پروفیسر کورے نے نکالا تھا' نمک کي طرح کا ایک چھوٹا سا ذرہ تھا - یہ ذرہ تاریکي میں چمکتا تھا ' اور اسکي روشني اورینیم سے ۱۸ - لاکھہ گونہ زیادہ تھي -

میڈم موصوفہ کا طریق استخراج نہایت دیر طلب و پریشان کن ہے ' اور اس طریقہ سے مہینوں کي عرقریز کوشش کے بعد کہیں چند ذرے نکلتے ہیں -

ریڈیم اور دیگر معدنیات میں یہ فرق ہے کہ ریڈیم جلد حل ہو جاتا ہے - اسکي اور دیگر معدنیات کي سرعت انحلال میں وہي نسبت ہے' جو رفتار میں ایک بیل گاڑي کو اکسپریس ٹرین سے -

ریڈیم کي عمر کے متعلق علماء کیمیا کا تخمینہ ہے کہ وہ زائد سے زاید ڈھائي ہزار سال تک رہسکتا ہے - اسي بنا پر خیال کیا گیا ہے کہ ریڈیم کسي دوسرے مادہ سے پیدا ہوتا رہتا ہے ورنہ اب تک فنا ہوگیا ہوتا - گو وہ مادہ جس سے ریڈیم پیدا ہوتا ہے اب تک غیر معلوم ہے -

دوران تحلیل میں ریڈیم سے مختلف رنگوں کي شعاعیں نکلتي ہیں - جو یوناني ابجد کے تین حروف : الفا' بٹا' اور گما' کے نام سے موسوم کي گئیں ہیں -

(شعاعہاے الفا) نہایت چھوٹے ذرات ہیں جو ایجابي کہربائي سے نکلتے ہیں - ان ذرات کي شرح رفتار ۱۵ - ہزار في ثانیہ ہے - ان ذرات کا حجم ہیڈروجن کے جواہر سے دوگونہ زیادہ ہوتا ہے -

(شعاعہاے بٹا) - وہ ذرات ہیں جو سلبي کہربائي سے پیدا ہوتے ہیں - ان ذرات کا حجم (ہیڈرو جن) کے حجم سے ہزار گونہ چھوٹا ہوتا ہے - ان ذرات کي شرح رفتار روشني کي شرح رفتار کے برابر ہے - (روشني کي شرح رفتار في ثانیہ ۳ - لاکھہ کیلو متر ہے -)

(شعاعہاے گما) در حقیقت رنٹجن ہي کي شعاعیں ہیں -

مذاکرۂ علمیہ

أسئلة وأجوبتها

ريـــڈيـــم

— * —

(از جناب مولوي علي احمد صاحب از گجرات)

ایک عرصے سے (ریڈیم) کي نسبت یورپ کے رسائل میں مضامین نـکل رهے هیں ' جنسے معلوم هوتا هے که یه ایک نیا عنصر هے جو دریافت هوا هے - حال میں ایک اخبـار نے کسي امریکن رسالے سے نقل کیا هے که اسکي ایک نئي مقدار کسي مشهور ڈاکٹر نے پیدا کرلي هے - براه عنایت آپ تحریر فرمائیں که یه کیونکر دریافت هوا ' اور اسکے خواص کیا هیں ؟

(الهـــلال)

بیسویں صدي میں علم الکیمیا کے انکشافات اسدرجه حیرت زا هیں که اگر آج سے دو صدي قبل کے واقعات هوتے تو وه تخیل انساني کي فسانه طرازي سمجھے جاتے - ریڈیم جسکي نسبت آپ دریافت فرماتے هیں ان حیرت زا انکشافات کي ایک خاص مثال هے -

(ریڈیم) چند ایسے صفات کا مجموعه هے' جنمیں سے بعض صفات دیگر عناصر میں کمیاب اور بعض نایاب هیں - اس اعجوبگي کا نتیجه یه هے که اسکا صحیح تصور بغیـر مشاهده کے ' ناممکن نہیں تو بیحد مشکل ضرور هے -

امریکه کے ایک علمي رسالے (میکانک) نامي نے ایسے لوگوں کے لیے ' جنہوں نے ریڈیم کو کبھي نہیں دیکھا ' ایک قریب الفہم و محسوس تشبیه شائع کي تھي - وه لکھتا هے :

" تم تصور کرو که تمہارے پیش نظر ایک جنگي جہاز هے - جہاز کے گرد و پیش میلوں تـک ایک قسم کا گیس پھیلتا هوا چلا گیا هے - جسقدر چیزیں گیس اور اسکے حدود کے اندر هیں' انکو یه گیس هر چہار طرف سے محاط هے - جہاز میں توپیں نصب هیں ' جنکے دهانے بندوقوں سے ٤٠ هزار گونه زیاده سرعت کے ساتھه' پیہم گولے برسا رهے هیں - جہاز میں بندوقیں بھي هیں - جن سے في ثانیه (سیکنڈ) ١٧٥ - میل جانے والي گولیوں کي باڑھه لگي هوئي هے - ان گولیوں سے شعاعیں نکل رهي هیں' جو خون' گوشت' چوب' استخوان' بلکه آهن و سنگ میں بھي نفوذ کر رهي هیں - راه میں جو چیزیں حائل هوتي هیں' انکو شعاعوں کے امواج متلاطم تباه کردیتي هیں - جہاز کے حوالي میں جو لوگ هیں' انمیں کوئي صحیح و سالم نہیں - قریب و بعید کے اعتبار سے کوئي اندھا هو گیا هے' کوئي لنگڑا هو گیا هے' اور کوئي صرف جلگیا هے -

اس جہاز کو تم اسقدر چھوٹا فرض کرو که ایک سوئي کے ناکے سے ان جہازوں کا ایک بیڑا نکلجاے - (ریڈیم) کے ذرات یہي چھوٹے جنگي جہاز هیں "

سنه ١٨٩٥ ع میں رنتجن (١) نے جب اپني تحقیق کرده شعاعوں کا اعلان کیا' تو تمام علما نے ان شعاعوں کا راز دریافت کرنے کے لیے انکا نہایت انہماک سے مطالعه شروع کردیا - ان علماء میں موسیو پوانکرے (Pioncare) نامي ایک فرنچ عالم تھا - موسیو پوانکرے کو یه خیال آیا که ان شعاعوں میں اور اس چمـک میں (جو ان شعاعوں کي تولید کے وقت پیدا هوتي هے) کوئي تعلق ضرور هے - موسیو مذکور نے اپنا خیال علما کے سامنے پیش کیا - روس کے ایک عالم (نیو گلاسکي) نے اس خیال پر نہایت توجه مبذول کي' اور اس تعلق کي تفتیش کرني چاهي - (نیو گلاسکي) نے فوٹو گراف کي ایک تختي لي اور اس کو ایک سیاه کاغذ سے لپیٹ کے اس پر شیشے کا ایک مربع ٹکڑا رکھا اور اس ٹکڑے پر کیمیاوي چونے کے چند دانے ڈالدیے - دوسرے دن اس نے تختي کو الٹ کے دیکھا تو اس پر سه گوشه شیشے کي تصویر کھنچي هوئي پائي - اس نے یه بھي محسوس کیا که شعاعیں شیشے کے کناروں پر منحرف هو جاتي تھیں - ان دو واقعات سے وه حسب ذیل دو نتیجوں پر پہنچا :

(١) (کیمیاوي چونے) کي شعاعیں کاغذ سے بھي نفوذ کر کے فوٹو گراف کي تختي پر اثر کرتي هیں -

(٢) یه شعاعیں رنتجن کي شعاعیں نہیں هیں ' کیونکه اس طرح کا انحراف اُن میں مطلقاً نہیں هوتا -

گو نیو گلاسکي کو یه معلوم هوگیـا که شعاعیں رنتجن کي شعاعیں نہیں هیں' مگر تاهم یه تحقیق نه کرسکا که یه کون سي نئي شعاعیں هیں ؟ نیو گلاسکي کے بعد ایک فرانسیسي پروفیسر (پکرل) نے ان نا معلوم الحقیقة شعاعوں کے تجارب شروع کیے - پروفیسر مذکور کو معلوم تھا که (اور ینیم) جن مادوں کے اجزاء میں شامل هوتا هے' وه مادے بالخاصه روشن هوتے هیں - اسلیے اس نے اپنے تجارب میں کیمیاوي چونے کے بدلے (جیسا که نیوگلاسکي کیا کرتا تھا) اور ینیم کے مرکبات دھوپ میں رکھنے کے بعد شیشے پر رکھے -

یہي عمـل وه کئي دن تـک کرتا رها - ایک دن جب وه تختي دھوپ میں رکھنے کے لیے تیـار کر رها تھـا - یکایک ابر آگیا - آفتاب کے چھپ جانے کي وجه سے اس نے تختي ایک ڈبے میں مع اور ینیم کے نمک کے رکھدي - اتفاق سے ایک کنجي بھي تختي پر رهگئي تھي - کئي دن کے بعد پھر وه ڈبا اسکو ملا - تختي کو الٹکے جو دیکھتا هے ' تو اسمیں کنجي کي شکل بھي بني هوئي هے ! یه حسن اتفاق کي ایک عجیب رهنمائي تھي -

اس واقعه سے اس نے یه نتیجه اخذ کیا که فوٹوگراف کي تختي پر (اور ینیم) کا نمک تاریکي میں بھي اثر کرتا هے - اس واقعه کے بعد سے اس نے تختي کو دھوپ میں رکھنا چھوڑ دیا ' مگر اسوقت تـک وه شعاعیں نامعلوم الحقیقت تھیں - اسلیے اس نے تجارب کا سلسله برابر جاري رکھا -

پروفیسر مذکور نے اور ینیم کے مختلف نمکوں کا تجربه کیا مگر سب کا نتیجه ایک هي نکلا - البته ایک نئي بات یه دریافت هوئي که وه معدني شے' جس سے اور ینیم نکالا جاتا هے' خود اور ینیم سے زیاده اس بـارے میں شـدید الاثر هے - اس انکشاف نے بآساني اس نتیجے تـک پہنچا دیا که اس معدني مٹي میں اور ینیم کے علاوه کوئي جزء ایسا بھي هے جو فوٹو گرافک تختي پر اثر کرنے والے اجزا کے علاوه هے -

(١) رنتجن مشهور جرمن مکتشف هے' جس نے سنه ١٨٩٥ میں " شعاع غیر مرئي " کو تحقیق کیـا - ان شعاعوں کا خاصه یه هے که اجسام کثیفه اسکے لیے حائل وحاجب نہیں هوسکتے' اور ان میں سے گذرکر اپني روشني پہنچادیتي هے - آجکل جسم کے اندر هڈیوں کي حالت اسي روشني کے ذریعه دیکھي جاتي هے - منه

ہیں' بلکہ تمام مسائل کي ایسي هي حالت هے - انمیں ایک مبدۂ سیاسي بهي ایسا نہیں ملیگا ' جو انکے خیالات کي ضلالت پر نگران یا مسلط هو -

هم دیکھتے هیں کہ یورپ ایک طرف تو ایک اسلامي شہر (ادرنہ) کو دولت عثمانیہ سے ڈرا دهمکا کے چهین لینا چاهتا هے - دوسري طرف جزائر ارخبیل کو یونان کے ساتهہ ملانے کے لیے جنسیت کے حقوق کو ذریعہ قرار دیرها هے -

خلاصہ یہ کہ یہ غلط سیاست اعتدال و تفکر اور انصاف سے بالکل خالي هے - پس اگر بلقاني وکلا اس عظیم الشان هولناک تساهل کي قدر کرتے ' جو عثماني وکلا نے دوران اجلاس کانفرنس میں ظاهر کیا تها اور صلحنامہ پر دستخط کر دیتے' تو مقدونیہ' ایپروس' کریت' اور البانیا اور ترجنا کا ایک حصہ انکے قبضہ میں باساني آجاتا - ریاستہاے بلقان کے لیے یہ مناسب تها کہ رومانیا کي مداخلت کا خوف نہ کرتیں ' اسلیے کہ اس ریاست کے لیے یہ نہایت مشکل هوتا کہ اختتام جنگ کے بعد تلوار علم کرکے غنیمت میں اپنا حصہ بزور حاصل کرے -

" اسلام جزیرہ نماے بلقان پر خیمہ زن تها " یہ ایک افسانہ ماضي هو جاتا اگر ریاستہاے بلقان' جو کچهہ انکي قسمت میں تها' اس پر راضي هو رهتیں - اس صورت میں کام کرنے کے لیے انکے سامنے ایک وسیع میدان تها - خصوصا ایسي حالت میں جبکہ باشندگان شہر کي یک جنسي ان قوتوں کے مادے کا سرچشمہ تهي ' جنهوں نے اسکے لیے دولت عثمانیہ پر حملہ اوري کا راستہ تیار کردیا -

بلاد عثمانیہ کي حالت اسکے بالکل برعکس هے ' کیونکہ وہ متعدد متضاد اقوام پر مشتمل هیں' جنکے جنس اور عقائد ایک دوسرے سے مختلف هیں' اور اب کل مقدونیہ ' تراقیا ' سلانیک ' مناستر ' اسکوب ' میں آباد هونے والے متعدد عنصروں نے باهم اتحاد کي مہم' بلغاریا' سرویا' اور یونان کے کاندهوں پر رکهدي هے - یقیناً یہ مہم اپني نوعیت میں سخت هوگي' جسکي سختي ان شہروں کے الحاق سے بے انتہا بڑهجائیگي ' کیونکہ انکي آبادي کا اکثر حصہ مسلمان هے -

بلقانیوں کي قدرت میں یہ بات تهي کہ وہ ان امور کو سمجهتیں - یورپ کو لازم تها کہ وہ چشم انصاف سے ان قربانیوں کو دیکهتي جو عثماني برداشت کر رهے هیں' اور بلقانیوں کے ان غلو امیز مطامع کو کم کرنے کے لیے مداخلت کرتا - مگر اسکے بدلے هم ان درندوں کي سي آوازیں سنتے هیں' جو اپني زبان حال سے کہہ رهے هوں : " همیں تو اپنے پیٹ بهرنے هي سے رغبت هے اور بس "

مجهے تو یہ نظر آتا هے کہ بلقان کے بهیڑیوں کي دماغي قوت انکے دانتوں میں منتقل هوگئي هے' اور یورپ کے دماغ پر فالج گرگیا هے' جسکي وجہ سے وہ بے سوچے سمجهے ان بلقاني بهیڑیوں کي صداے بازگشت کو دهرا رها هے' حالانکہ انکي حرص کا پیٹ اتنے ممالک کے ملجانے پر بهي نہیں بهرا ....

یورپ کو جنگ عام کا خوف هے ' مگر یہ اسلیے کہ وہ اس سیاست کي پیروي نہیں کرنا چاهتا' جسکي بنیاد عدل و اعتدال پر هو اور جسمیں تعصب کي آواز پر بے چرواهے کي بهیڑوں کي طرح دوڑنے کے بدلے ' عقل و فہم ' مظلوموں کي دستگیري ' اور حریصوں کي طمعرانیوں کو روکنے کے اصول کي پیروي کي گئي هو -

انگلستان اور اسلام

— * —

(٤)

ایک حق پرست انگریز کي چٹهي ٹائمز لندن کے نام

— * —

ان معلومات سے جو مجهے اور نیز اکثر اشخاص کو موصول هوے' هیں' یہ معلوم هوتا هے 'کہ مقدونیہ میں ناجائز حملوں کے وسائل عملي طور پر ترتیب دیے گئے اور یہ' کہ بہت سے بے گناهوں پر نہایت هیبت ناک قتلهاے عام عمل میں آئے -

گذشتہ آخري ایام میں مرد' عورتیں ' اور بچے قتل کیے گئے ' اور اب تک یہ وحشیانہ عمل جاري هیں بلکہ روز افزوں ' جنکا مقصد اسکے سوا اور کچهہ نہیں هے کہ مسلمانوں کو فنا کردیا جاے -

چنانچہ ان هولناک واقعات سے بهاگنے والے مهاجرین کي تعداد کے متعلق کہا جاتا هے کہ انکي تعداد نصف ملین نفوس سے زیادہ هے - اگر یہ معلومات صحیح هیں (جیسا کہ میرا عقیدہ هے) تو یہ واقعات دنیا کے هولناک ترین واقعات هیں' جو اس زمانہ میں مسیحیت کے نام سے عمل میں آئے هیں !

میں وہ آخري شخص هوں جو جنگي کار روائیوں میں انسانیت کي مراعات کا منتظر هے مگر یہ کارروائیاں (فظائع و مظالم) جنگي کار روائیوں سے بالکل بے تعلق هیں -

انگریزي حکومت اس مسئلہ کي اهمیت کو کم کرنا چاهتي هے اسکي اس خواهش نے اسي قدر لوگوں کے غیظ و غضب کو زیادہ ابهارا هے' جسقدر کہ مظالم کي بري خبروں کي اشاعت هوئي هے - علي الخصوص وہ لوگ ' جو میري طرح خیال کرتے هیں کہ انگریزي سیاست کے ستون میں سے ایک ستون عیسائیوں اور مسلمانوں کے حسن تعلقات کي ترقي هے -

جب هم اس جوش و خروش کو یاد کرتے هیں جو ان خونریزیوں نے یہاں پیدا کردیا تها جنکے ارتکاب کرنے والے چند کرور وحشي البانی تهے' تو مقدونیہ میں ان هولناک و بد ترین واقعات پر خاموشي' جن سے بدن کے روئیں کهڑے هوجاتے هیں' تمام دنیا کے مسلمان کے ساتهہ ایک سخت اور کهلي هوئي بد سلوکي هے -

مقدونیہ میں فتح بلقان سے قبل کتنے مسلمان تهے ؟ اور آج کتنے هیں ؟

یہ کیا عذاب الیم هے جو ان بدبخت ستم رسیدہ مخلوقات پر نازل کیا گیا هے ؟ یہ کیا ستم هے کہ هزاروں مرد اور عورتیں نہایت بے رحمي کے ساتهہ زندہ دفن کردي گئیں ؟ کیا یہ مظالم ان ترکي باشي بزوقوں کي کارروائیوں سے سخت ترنہیں هیں' جن پر گذشتہ زمانہ میں تمام یورپ اٹهہ کهڑا هوا تها ؟

کیا بلغاري عہدہ داروں نے ان بدبختوں میں سے کسي ایک شخص کو پهانسي دي ؟ (ناظرین کو غالباً یاد هوگا کہ همیشہ ایسے موقع پر حکومت عثمانیہ نے یورپ کے صداے سرزنش طلبي کے جواب میں لبیک کہا اور مجرموں کو سخت سزائیں دیں اور اگر اصلي مجرموں کا پتہ نہیں چلا تو یورپ نے ناکردہ گنا لوگوں کو سزا دینے پر مجبور کیا - الهلال)

بیشک مسیحیت اور اخلاق کا شرف یورپ سے ان مظالم کي کامل تحقیقات کا مطالبہ کرتا هے ! بیشک اس قسم کي تحقیقات اور ان حکومتوں کو تنبیہ ' جن کي رعایا ان فظائع کے مرتکب هوتي هے' عالم اسلامي کے تعصب کي تاریکي دور کرنے اور مسیحیت کو انظار مسلمین میں خوش امید بنانے کیلیے هزاروں مشن کي جماعتوں سے زیادہ مفید هوگي -

مار میڈک پکتهلے } ۱ - جنوري ۱۹۱۳ع

انکا ایک خاصه یه هے که انکي راه میں جب کوئي شے حائل هوتي هے' تو اس شے ' اور شعاعهاے بتّا کے تصادم سے ' (شعاعهاے گما) پیدا هو جاتي هیں -

ریڈیم سے ایک قسم کا گیس بهي پیدا هوتا هے - اس گیس کے خواص کے متعلق اسوقت تک صرف اسقدر معلوم هوسکا هے که جو شے اس سے مس هو جاتي هے' اسمیں بهي شعاع انگیزي کي قوت پیدا هو جاتي هے -

خالص ریڈیم صرف ایک ذره هے جو میڈم و پروفیسر (کورے) کي عرقریز کوششوں کا نتیجه هے - اسکے علاوه ریڈیم کي جسقدر اور مقدار هے' وه (اکلور) و (برومر) نامي دو عنصروں سے ملي هوئي هے -

ریڈیم تمام مادوں سے زیاده گراں بها هے - اسکي گراں بهائي کا اندازه اس سے هو سکتا هے که ایک چهوٹے سے ذرے کي قیمت ' جو خوردبین کي مدد کے بغیر نهیں دکهائي دیسکتا ' ۵۰ هزار ڈالر هے -

اس ماده میں عجیب ترین شے وه دقائق کهربائے سلبي هیں جنکا اصطلاحی نام (شعاعهاے بتّا) هے - ان دقائق کي حرکت سے ایک قسم کي برقي رو پیدا هوتي هے - تلغراف لا سلکي (وائر لیس ٹیلیگراف) کي بنیاد انهی تموجات پر هے جو ان ذرات کی حرکت سے ایتهر میں پیدا هو جاتے هیں -

اسکي قیمت کي گراني اور خواص کي اعجوبگي سے تاجر و عالم ' دونوں واقف هیں ' اور اگر کبهي ریڈیم کے کسي ذرے کو صدمه پهنچتا هے تو اسکی خبر گهر گهر پهیل جاتي هے -

فرانس سے ایک صداے انصاف

— * —

ترکوں کے حق میں

— * —

فرانس کے ایک مشهور اهل قلم اور صحافي (۱) موسیو (جوریس) نے حال میں ایک مضمون اخبار (لامیدنا) میں شائع کیا هے ' جسکا عنوان (انصاف کا ایک ذره !) هے - هم چاهتے هیں که اسکا خلاصه شائع کردیں - وه لکهتا هے :

کیا لوگ مجهے اسلیے ملامت کررهے هیں که عثمانیوں کے ایک گرمجوش اور سچے دوست کي صورت میں ظاهر هوتا هوں ؟ افسوس ! صد افسوس ! !

میرے لیے اس سے بهتر اور کیا تها که میں نے زیردستوں کي طرف اس میلان کے ظاهر کرنے کي جرأت کي ' جسکو میرا سینه چهپائے هوئے تها ؟ یه کیا هے که میں کسي طرف سے طاقت اور قوت کے نام پر خروش تحسین کے علاوه اور کوئي آواز نهیں سنتا ؟ میرے کانوں میں طلب هاے حقوق اور فتح و ظفر کي آواز بازگشت کے علاوه کوئي آواز نهیں گونجتی ؟ گویا دنیا میں تلوار کي چمک هي ایک روشني هے ' جس سے انساني نظریں ضیاء اندوز هوسکتي هیں ! !

میں اس امر سے انکار نهیں کرتا که ان الم انگیز و غم خیز واقعات کے (جو همارے زمانے میں وقوع پذیر هوتے هیں) ناگوار نتیجے کے ایک حصه کي ذمه داري دولت عثمانیه کے کاندهے پر بهي هے - اِسکے علاوه وه ایک طویل مدت تک عهد استبداد کا جوا لادے رهي ' جس نے اس کو اس سخت پست درجوں تک پهنچا دیا اور اسکے قوی کو کمزور کر دیا -

مگر عثمانیوں کے شدید ترین دشمن بهي اس امر سے انکار نهیں کرسکتے که شرف و عزت نفس عثمانیوں کي ایک فطري خصوصیت هے ' پس اگر یورپ میں ذره بهر انصاف هوتا ' تو وه انکو عصر جدید کے اقتباس مبادي میں مدد دیتا - لیکن یورپ نے اسکے بدلے شقاق و فساد کي تخم پاشي کو ترجیح دي اور سختي کو کام میں لایا ' تا که وه ایسی دلیلیں اور عذر پیدا کرسکے ' جنکے ذریعه درشتي و قسارت آمیز مداخلت کے لیے راسته صاف هو جاے -

ریاستهاے بلقان نے اس فرصت اضطراب کو مغتنم شمار کیا اور بلقاني عیسائیوں کو آزاد کرنے کے دعوے سے اُن بهیڑیوں کي طرح دولت عثمانیه پر ٹوٹ کر' اسکے جسم کو ان دول یورپ کي موجودگي میں نوچنے لگیں ' جن کے امکان میں تها که بلقاني عیسائیوں کي خوش حالي کے لیے دولت عثمانیه سے کوئي ضمانت لے لیتیں -

یورپ یوروپین صوبوں سے جو کچهه لے چکا هے ' اسکے بعد دولت عثمانیه کے ایشیائي صوبوں کي باري عنقریب آتي هے - کیونکه اب یه بهوکے بهیڑیے اپنے دانت نکالے وقت مناسب کے انتظار میں بیٹهے هیں -

دنیا میں کسي عظیم الشان قوم کا عالم اقبال سے رو به زوال هونا دلوں کے لیے سب سے بڑا الم انگیز واقعه هے - گو وه اپني زندگي میں بعض لغزشوں کي بهي مرتکب کیوں نه هوئي هو - جب هم تاریخ کي طرف رجوع کرتے هیں تو معلوم هوتا هے که پولینڈ کي سلطنت چند لغزشوں کي مرتکب هوئي تهي ' مگر جوں هي اس نے همتیں صرف کرنا اور افتادگي سے اٹهنا شروع کیا ' ویسے هي اس پر وه تمام بهوکے بهیڑیے ٹوٹ پڑے' جو اسکے گرد و پیش گهوم رهے تهے اور فوراً اس خوف سے که کهیں اپني کوشش میں کامیاب نه هو جاے اس کا جسم نوچنا شروع کر دیا - یهي حالت بعینه دولت عثمانیه کي هے -

اس نے بهي جوں هي گذشته زمانه کے کثافتوں کو اپنے جسم سے زائل کرنے کے لیے دامن جهاڑا ' فوراً سب کے دلوں میں طمع و حرص سرایت کر گئي ' اور اس خوف سے که اگر اسکو اپني پراگندگي کي فراهمي کا موقع دیا گیا' تو یه طلائي فرصت هاتهه سے نکلجاے گي - اپسمیں (با ایں همه دیرینه عداوت و بغض) سازشیں شروع کردیں - لیکن بهر حال میں اس سیاست کو سخت ناپسند کرتا هوں' کیونکه یه اس سنگ دلي کے قریب اور ان پست مطمع کي علامت اور نتیجه هے' جو تمام عالم پر چهائي هوئي هے -

افسوس ! انسانیت پسند جماعت اور سوشیلزم حوصلوں کا بازو اسقدر قوي نهیں هے که ان مطامع سافله ' قسوة سبعید' اور خدع و فریب کے مقابله میں کهڑي هو سکے -

انسان کے لیے سخت مشکل هے که وه حماقت و بیحیائي کے اسدرجه کا تصور کرسکے' جو مسئله مشرقي کي نسبت یورپ میں حالات کی رفتار کو بدنما کر رهي هے - صرف یهي مسائل انصاف سے خالي

(۱) اردو زبان میں کوئي لفظ ایسا نهیں هے جو انگریزي لفظ "جرنلسٹ" کي جگه استعمال کیا جاسکے ' اور ان لوگوں کي نسبت کها جاسکے جو کوئی اخبار کے ایڈیٹر نهیں هیں ' لیکن مستقل طور پر مضمون نگار هیں آجکل عربي میں اسطرح کے لوگوں کو "صحافي" کهتے هیں - جو پہلے جلد ساز کو کها کرتے تهے - کوئي مضائقه نهیں اگر اردو میں بهي یهي لفظ رائج هو جاے -

ناموران غزوۂ بلقان

عثمانی جنگی جہاز " باربروس "

— * —

بحر مارمورا میں ترکوں کا بحری کارنامه

— * —

پچھلے نمبر کے ساتھه " چتلجا لائن " کا جو نقشہ شائع ہوا ہے اسکو پیش نظر رکھه لیجیے -

عثمانی جنگی جہاز " باربروس " جو عظیم الشان بحری فاتح (خیرالدین باربروس) کے نام کے ساتھه تاریخ عثمانیہ کے گذشتہ بحری کارناموں کو یاد دلادیتا ہے - آپکے سامنے کھڑا ہے -

" چتلجا لائن " کے منحدرش بائیں حصے کو، یہی جہاز ہے، جس نے اپنی ساحل کی آتش افشانیوں سے بلغاریوں کے لیے سد سکندری بنا دیا -

۲۸ - نومبر کی رات موت و ہلاکت کی ایک عظیم الشان رات تھی، جو برقی سرعت سے چھوٹنے والی مشین گن کے گولوں، گولیوں کی بے ہم بارش، اور دس ہزار اہن پوش انسانوں کے فیصلہ کن عزم کے ساتھہ نمودار ہوئی تھی -

یہ ایک بلغاری حملہ تھا جو (قلیدن) کی پہاڑیوں کو عبور کرکے، مغربی جانب سے چتلجا لائن کے ابتدائی خطوط کو مسمار کردینا چاہتا تھا -

یہ حملہ بالکل اچانک کیا گیا، اور بلغاری افسروں نے پورا عزم کر لیا تھا کہ اسی طرح " چتلجا " لائن کو ایک خفیف سا نقصان بھی پہنچا کر، اپنی فتوحات کے جغرافیے کو وسیع کرلیں -

مغربی پہاڑیوں تک دشمن کا پہنچ جانا بہت خطرناک تھا - زیادہ تر اسلیے کہ یہاں ساحل کے عثمانی بیڑے کی زد بآسانی نہیں پہنچ سکتی تھی، لیکن ساحل کیلیے یہاں کے نشانے بہت خوف ناک تھے -

بلغاری حملے کے نمودار ہوتے ہی ترکی قلعہ کی باٹری نے جواب دینا شروع کردیا، مگر اب یہ کچھہ موثر کارروائی نہ تھی، کیونکہ دشمن مغربی حصے تک بڑھه آیا تھا اور قلعہ کی توپ اسکے لیے صحیح نشانہ نہیں ہو سکتی تھی -

یقیناً یہ حالت نازک تھی -

دشمن آگے تو نہیں بڑھسکتا تھا، لیکن اگر وہاں زیادہ عرصے تک قائم و قابض رہجاے گا، تو ترکی قلعہ، ساحل کی آبادی، اور خود ساحلی بیڑے کو سخت نقصان پہنچانا اسکے اختیار میں ہوگا -

وہ قصبہ اور سامنے کے پہاڑ کے درمیانی پل کا راستہ اپنی گولہ باری سے بند کردیگا، جسکا نتیجہ یہ نکلیگا کہ ترکی فوج اپنے حملے کے ایک بہترین راستے کو کھودیگی -

* * *

وقت نازک اور فرصت قلیل تھی - صرف ایک ہی علاج باقی رہگیا تھا اور وہ ساحل کے جنگی بیڑے کے ہاتھه تھا، یعنی بغیر ایک لمحہ کے ضائع کیے، فوج کا ایک حصہ مع توپخانے کے ساحل پر اتار دیا جاے اور وہ پل کو عبور کرکے دامن کوہ میں پہنچ جاے - اس ترکیب سے دشمنوں کے گولوں کا جواب ممکن ہوجاے گا -

مگر ایسا کیونکر ہو ؟ جنگ آگ اور دھویں کا کھیل سہی - لیکن پھر جلتی ہوئی آگ میں تو کوئی انسان کود نہیں جاتا ؟ جو فوج ساحل پر اتریگی، اسکے سروں پر گولوں کی بارش ہوگی، جو منٹوں کی رفتار کے حساب سے چھوٹ رہے ہیں - چاروں طرف پھٹنے والے گولوں کے مہلک آلات ہونگے جو آگ اور دھویں کی فضا کے اندر پھٹ پھٹ کر زندگی کی علامات زمین سے محو کررہے ہیں !

ساحل کی زمین یکسر موت و ہلاکت ہے، پھر روح اور خون رکھنے والا کون انسان ہے جو اپنے تئیں اسکی آغوش میں سپرد کردیگا ؟

عثمانی جنگی جہاز: " باربروس " کے بالائی حصے کا ایک منظر

مراسلا

مصـــر كي ڈاک

—⊂:*:⊃—

موجوده وزارت كي پاليسي

— * —

تصريحات وزير اعظم

— * —

وزير اعظم كا خيال هے :

(۱) آينده سے ممالک عثمانيه كا نظام حكومت لامركزي هوگا - يعني تمام ممالک چند حصوں پر تقسيم كيے جاينگے - هر حصه چند ولايات پر مشتمل هوگا -

(۲) حكومت اجنبي مفتشوں (انسپكٹرس) سے مدد ليگي - مركزي حكومت و نيز تمام بڑے بڑے منطقوں ميں هر مشير كے ساتهه ايک اجنبي مفتش اور هر منطقه ميں ايک مفتش عام هوگا -

(۳) تمام ولايات ميں زراعتي بنكوں كے قائم كرنے كے متعلق قانون وضع كيا جائيگا -

(۴) كمپنياں قائم كيجائيں گي - ريلوے لائن وغيره كے ليے معاهدے هونگے -

ان تمام عثمانيوں كو جن كي عمر ۲۹ - اور ۴۵ - كے درميان هے، شريک جنگ هونے كا حكم ديا گيا هے -

اتحاديوں نے ايک انجمن باسم "جمعيت دفاع وطني" قائم كي هے -

(كامل پاشا) پر فالج گرا هے - حالت خطرناک هے -

(ناظم پاشا) كي طرح (كامل) پاشا بهي مار ڈالا گيا هوتا - مگر بطل الطرابلس (غازي انور بے) نے اسكو اپني گاڑي ميں بٹها كے گهر تک پهنچا ديا اور مكان پر چند سپاهيوں كو نگراني كے ليے مقرر كر آئے -

ايک عثماني نامه نگار لكهتا هے :

اكثر لوگ پوچهتے هيں كه دولت عثمانيه كي مالي حالت كيا در حقيقت اتني هي خراب هے جتني كه لندن اور پيرس كي خبروں سے معلوم هوتي هے ؟ واقعه يه هے كه دولت عثمانيه كي مالي حالت خواه كتني هي خراب تسليم كيجئے مگر اتني خراب تو هرگز نهيں، جتني خراب مشهور كرنے كي كوشش انگلستان اور فرانس كے دار السلطنتوں سے كيجارهي هے اور بلقانيوں كي مالي حالت سے تو بهر حال بدرجها بهتر هے - هاں يه صحيح هے كه اس كو ائتلاف مثلث سے جسطرح راے اور اثر كي مدد مل رهي هے، اسيطرح روس سے مالي مدد بهي مليگي اور انگلستان اور فرانس خاموش رهينگے كيونكه انكو اسلام كے ديرينه دشمن روس كي دوستي اور خاطرداري مسلمان رعايا كي خاطر داري سے زياده عزيز هے -

دولت عثمانيه كو مسلمانان مصر و هندوستان كي طرف سے پيش قرار مدد مل رهي هے ، چنانچه وزير اعظم نے مجهسے بيان كيا كه اسوقت مصر سے ۳۰ لاكهه گني (۴ كرور پچاس لاكهه روپيه) موصول هو چكي هے - هندوستان سے بهي مبالغ خطير موصول هو چكا هے اور هو رها هے - پس اگر مسلمان اپنے اسلامي مركز كي مدد جاري ركهينگے تو انكو اسكي مالي حالت سے اسقدر مايوس هونے كي كوئي وجه نهيں، جسقدر مايوس كرنے كي كوشش لندن اور پيرس كر رهے هيں -

المويد كے نامه نگار كي چهٹي سے معلوم هوتا هے :

چٹلجا اور گيلي پولي كے درميان اسوقت دو لاكهه پچاس هزار فوج سے كم نهيں - اس فوج كا قوام لازي، كردي، عربي، اور تركي عناصر سے هے جنهوں نے عهد كيا هے كه يا موت هے يا فتح - اس فوج كے ساتهه هي توپيں بهي هيں جو حال ميں جرمن سے منگوائي گئي هيں رسد كا سامان بهي معقول هو گيا هے - مخلص نوجوان ترک جيسے بطل الطرابلس انور بے و فتحي بے وغيره كے آجانے سے فوجوں ميں ايک غير معمولي جنگي جوش پيدا هو گيا هے -

أ الن

—: * :—

عظم الله اجورنا واجوركم بمصابنا بعلي بن موسى الرضا عليه السلام

۲۸ - صفر سنه ۱۱ هجري سے ۱۱ ربيع الثاني سنه ۱۲۳۰ هجري تک جو واقعات آل محمد عليهم السلام پر گذر گئے انكو آجتک نه كوئي بهولا هے نه بهول سكتا هے على الخصوص ان دو مظلوموں كے دل خون كن واقعات جو ديس سے پرديس ميں مهمان بلا كر عالم غربت ميں انتهاے بيكسي سے قتل كيے گئے اور بعد قتل و دفن انكے قبور مقدسه سے بهي وه وه سلوک كيے گئے جنكي ياد ميں زمانه كي آنكهيں هميشه خون كے آنسو روئينگي - حسين بن علي اور علي بن موسى الرضا عليهم السلام جن ميں سے ايک كوفيان پر دغا كے مهمان هوكر يزيد بن معاويه كے ظلم سے تين دن كے بهوكے پياسے كربلا كے چٹيل ميدان ميں شهيد هوكر بے غسل و كفن اسي سر زمين ميں دفن هو گئے اور تهوڑے هي عرصه كے بعد متوكل عباسي كے ظلم و ستم سے انكي قبر منور پر كهيتي كرنيكا حكم ديا گيا اور دوسرے كو مامون رشيد عباسي نے مهمان بلا كر زهر دغا سے شهيد كيا اور اس تهذيب كے زمانه ميں روسيوں كے ظلم و ستم سے اس قبر شريف پر گوله باري كيگئي پهر كيا دنيا كا كوئي شخص يقين كرسكتا هے كه كوئي مسلمان كسي وقت اس ظالمانه كارروائي كو فراموش كرسكتا هے يا زمانه كا ظالم هاتهه كبهي ان واقعات كے گهرے نقوش كو اهل ايمان كے دلوں سے محو كرسكيگا هرگز نهيں - دنيا جسوقت تک باقي هے اس وقت تک نه حسين بن علي كي مظلومي اور يزيد و متوكل كے ظلم فراموش هوسكتے هيں نه علي بن موسى الرضا كي بيكسي اور مامون و سلطنت روس كے مظالم سهو محو كيے جاسكتے هيں - مجهے ان واقعات كے ياد دلانے كي كوئي ضرورت نه تهي كيونكه گذشته ربيع الثاني سے هر اهل ايمان كا دل مامن رضا كے بے امن هوجانے سے اس درجه پيچين هو رها هے كه كسي وقت ان واقعات كي ياد دل سے محو نهيں هوتي ليكن آل انڈيا شيعه كانفرنس كي مركزي كميٹي نے جو رزوليوشن سال گذشته پاس كيا تها اسكي تعميل ميں يه ياد دهاني البته ميرا ايک فرض تها جو اس مختصر تحرير كے ذريعه ادا كركے جميع مومنين سے التماس هے كه ۱۱ - ربيع الثاني كو اپنے اپنے مقامات پر غريب الغربا امام رضا عليه السلام كي مجالس عزا برپا كريں اور باهم ايک دوسرے سے رسم تعزيت ادا كركے ارواح طيبه حضرات معصومين كو شاد كريں -

داع الى الخير

خادم قوم السيد علي غضنفر عفي عنه

ذیابیطس

خطرناک مرض ہے اس کا جلد علاج کرو

علامات مرض: جن لوگوں کو پیشاب باربار آتاھو یا پیاس زیادہ لگتي ھو - منه کا ذایقه خراب رھتا ھو - رات کو کم خوابي ستاتي ھو - اعضاء شکني - لاغري جسم - ضعف مثانه ھونے سے روز بروز قوت میں کمي اور خرابي پیدا ھوتي جاتي ھو اور چلنے پھرنے سے سرچکراتا ھو - سرمیں درد اور طبیعت میں غصه آجاتا ھو - تمام بدن میں یبوست کا غلبه رھتا ھو - ھاتھ پاؤں میں خشکي اور جلن رھے جلد پر خشونت وغیرہ پیدا ھوجاے اور ٹھنڈے پاني کو جي ترسے - معدہ میں جلن معلوم ھو - بیوقت بڑھاپے کے آثار پیدا ھو جائیں اعضاے رئیسه کمزور ھوجائیں - رقت - سرعت اور کمي باہ کي شکایت دن بدن زیادہ ھوتي جاے تو سمجھه لو که مرض ذیابیطس ھے - جن لوگوں کے پیشاب میں شکر ھوتي ھے اُنکو مندرجۂ بالا آثار یکے بعد دیگرے ظاھر ھوتے ھیں - ایسے لوگوں کا خاتمه علی العموم کاربنکل سے ھوتا ھے - دنبل پشت پر کبھي گردن میں پیدا ھوتا ھے - جب کسي کو کاربنکل ھو تو اُسکے پیشاب میں یقیناً شکر ھونے کا خیال کر لینا چاھیے - اس راج پھوڑے سے سینکڑوں ھونہار قابل لوگ مرچکے ھیں -

مرض کي تشریح اور ماھیت: ذیابیطس میں جگر اور لبلبه کے فعل میں کچھه نه کچھه خرابي ضرور ھوتي ھے اور اس خرابي کا باعث اکثر دماغي تفکرات شبانه روز کي محنت ھے بعض دفعه کثرت جماع - کہنه سوزاک اور کثرت ادرار کا باعث ھوتا ھے - صرف فرق یه ھے که اس حالت میں پیشاب میں شکر نہیں ھوتي بلکه مثانه کے ریشه وغیرہ پاے جاتے ھیں - کبھي ابتداے عمر میں کثرت جماع سے آخر یه مرض پیدا ھوجاتا ھے اور کبھي بخار کے بعد یه مرض شروع ھوتا ھے -

اگر آپ چاھتے ھیں که راج پھوڑا کاربنکل نه نکلے تو علاج حفظ ماتقدم یه ھے که ھماري ان گولیوں کو کھاؤ - شیریني - چاول ترک کردو - ورنه اگر سستي کروگے تو پھر یه ردي درجه ذیابیطس میں اُس وقت ظاھر ھوتا ھے جبکه تمام اندروني اعضاء گوشت پوست بگڑ جاتے ھیں - جو لوگ پیشاب زیادہ آنے کي پروا نہیں کرتے وہ آخر ایسے لاعلاج مرضوں میں پھنستے ھیں جن کا علاج پھر نہیں ھوسکتا - یه گولیاں پیشاب کي کثرت کو روکتي ھیں اور تمام عوارض کمي قواء اور جمله امراض ردیه سے محفوظ رکھتي ھیں -

ذیابیطس میں عرق ماء اللحم اسلئے مفید ھوتا ھے که بوجه اخراج رطوبات جسم خشک ھوجاتا ھے - جس سے غذائیت کي ضرورت زیادہ پڑتي ھے - یه عرق چونکه زیادہ مقوي اور مولد خون ھے اسلئے بہت سہارا دیتا ھے غذا اور دوا دونوں کا کام دیتا ھے -

حب دافع ذیابیطس

یه گولیاں اس خطرناک مرض کے دفعیه کے لئے بارھا تجربه ھوچکي ھیں اور صدھا مریض جو ایک گھنٹه میں کئي دفعه پیشاب کرتے تھے تھوڑے دنوں کے استعمال سے اچھے ہوگئے ہیں یه گولیاں صرف مرض کو ہي دور نہیں کرتیں بلکه انکے کھانے سے گئي ہوئي قوت باہ حاصل ہوتي ھے - آنکھوں کو طاقت دیتي اور منه کا ذائقه درست رکھتي ہیں - جسم کو سوکھنے سے بچاتي ہیں - سلسل بول - ضعف مثانه - نظام عصبي کا بگاڑ - اسہال دیرینه یا پیچیش یا بعد کھانے کے فوراً دست آجاتے ہوں یا درد شروع ہوجا تا ہو یا رات کو نیند نه آتي ہو سب شکایت دور ہو جاتے ہیں -

قیمت في توله دس روپیه

میر محمد خان - تالپٹر والئي ریاست خیرپور سندھه — پیشاب کي کثرت نے مجھے ایسا حیران کردیا تھا اور جسم کو بے جان اگر میں حکیم غلام نبي صاحب کي گولیاں ذیابیطس نه کھا تا تو میري زندگي محال تھي -

محمد رضا خان - زمیندار موضع چنه ضلع اٹاوہ — آپ کي حب ذیابیطس سے مریض کو فائدہ معلوم ھوا - دن میں ۱۶ بار پیشاب کرنے کي بجاے اب صرف ۵ - ۶ دفعه آتا ھے -

عبد القدیر خان - محله غرقاب شاہ جہان پور — جو گولیاں ذیابیطس آپ نے رئیس عبد الشکور خان صاحب اور محمد تقي خان صاحب کے بھائي کو زیادتي پیشاب کے دفیعه کے لئے ارسال فرمائي تھیں وہ اور بھیجدیں -

عبد الوھاب ڈپٹي کلکٹر - فازیپور — آپ کي بھیجي ھوئي ذیابیطس کي گولیاں استعمال کر رھا ھوں - بجاے ۴ - ۵ مرتبه کے اب دو تین مرتبه پیشاب آتا ھے -

سید زاھد حسن - ڈپٹي کلکٹر الہ آباد — مجھے عرصه دس سال سے عارضه ذیابیطس نے دق کر رکھا تھا - بار بار پیشاب آنے سے جسم لاغر ھوگیا - قوت مردمي جاتي رھي - آپ کي گولیوں سے تمام عوارض دور ھوگئے -

رام ملازم پوسٹماسٹر جنرل — پیشاب کي کثرت - جاتي رھي - مجھه کو رات دن میں بہت دفعه پیشاب آتا تھا - آپ کي گولیوں سے صحت ھوئي -

اِنکے علاوہ صدھا سندات موجود ھیں -

مجرب و آزمودہ شرطیه دوائیں جو بادائي قیمت نقد [illegible] دیجاتي ھیں

— * —

زود کن

داڑھي مونچھه کے بال اسکے لگانے سے گھنے اور لمبے پیدا ھوتے ھیں - ۲ توله دو روپے

سر کا خوشبودار تیل

دلربا خوشبو کے علاوہ سیاہ بالوں کو سفید نہیں ھونے دیتا نزله و زکام سے بچاتا ھے شیشي خورد ایک روپے آٹھه آنه کلاں تین روپے

حب قبض کشا

رات کو ایک گولي کھانے سے صبح اجابت با فراغت اگر قبض ھو دور ۲ درجن ایک روپیه

حب قائممقام افیون

انکے کھانے سے افیم چانڈو بلا تکلیف چھوٹ جاتے ھیں فیتوله پانچ روپے

حب دافعه سیلان الرحم

لیسدار رطوبت کا جاري رھنا عورت کے لئے وبال جان ھے اس دوا سے آرام - دو روپے

روغن اعجاز

کسي قسم کا زخم ھو اسکے لگانے سے جلد بھر جاتا ھے بدبو زائل - نا سور - بھگندر - خنا زیر کے گھاؤ - کاربنکل زخم کا بہترین علاج ھے - ۲ توله دو روپے

حب دافع طحال

زردي چہرہ - لاغري کمزوري دور مرض تلي سے نجات :- قیمت دو ھفته دو روپے

برء الساعة

ایک دو قطرے لگانے سے درد دانت فوراً دور - شیشي چار سو مریض کے لئے ایکروپے

دافع درد کان

شیشي صدھا بیماروں کے لئے - ایکروپے

حب دافع بواسیر

بواسیر خوني ھو یا بادي ریحي ھو یا سادي - خون جانا بند اور مسے خود بخود خشک - قیمت ۲ ھفته دو روپے

سرمه ممیرہ کراماتي

مقوي بصر - محافظ بنائي - دافعه جالا - دھند - غبار - نزول الماء سرخي - ضعف بصر وغیرہ * فیتوله معه سلائي سنگ یشب دو روپے

حکیم غلام نبي زبدۃ الحکما - لاھور

* * *

" اس زمین کا ہر ذرہ اپنے طلبگاروں سے قرباني چاهتا هے - عثمان ارل کي نسل نے نہیں معلوم آٹھہ سو برس کے اندر زندگي اور خون کي کتني قربانیاں کرکے ان ذروں کو خریدا ہے ؟ آج بھي اسکي مٹي ہم سے رهي مانگتي ہے ' جو همیشه مانگتي رهي - پھر کیا کوئي اسلام کا فرزند ہے جو اسکو جواب دے ؟ "

یہ جوش اور خود رفتگي کا ایک شعله تھا ' جو لفظوں کي صورت میں جہاز " باربروس " کے کپتان : (خیري بک) کي زبان سے نکلا اور مارمورا کي فضاے تاریک میں قومي قرباني اور فوجي فرض کي ایک نئي روشني نمودار هوئي !

وہ اسکے بالائي تختے پر کھڑا تھا - جہاز کي تمام روشني گل کردي گئي تھي تا کہ دشمنوں کو نقل و حرکت معلوم نہوسکے - لیکن کبھي کبھي ساحل پر پھٹنے والے گولوں سے روشني پیدا ہو کر (خیري بک) کے چہرے کو نمودار کر دیتي تھي - آج کي دهشت انگیز تاریکي میں دشمنوں کے گولوں کے اندر سے آگ نکلتي تھي ' تو اسکا دل بھي ایک آتشکدہ تھا -

مگر جو شعلے اسکے منہہ سے نکل رہے تھے انکي روشني خاموش تھي !

* * *

ایک سیکنڈ کے وقفے کے بعد اس نے پھر تقریر شروع کي ' اسکے سامنے سپاهیوں کي صفیں خاموش کھڑي تھیں -

اس نے کہا :

" دشمن سامنے کي پہاڑوں پر پہنچ چکا ہے - اگر دو گھنٹے اسکو اور مہلت دي گئي ' تو وہ اسپر پوري طرح قابض هوجاے گا - وهاں اسکے توپخانے قائم هوجائیں گے ' اور پھر نہیں معلوم اسکو وهاں سے ہٹانے کیلیے کتني بڑي قربانیوں کي همیں ضرورت ہو ؟ نہیں معلوم پھر کتني ترک عورتوں کو بیوہ هونے پڑے ؟ کتني شیرخوار بچوں کو داغ یتیمي سہنا پڑے ؟ کتني لاشیں پل بنائي جائیں ' اور کتنے خونوں کے سیلاب بہیں ؟ لیکن اس وقت صرف چند مقدس لاشوں کي همیں ضرورت ہے ' جو قوم کو زندہ کرنے کیلیے مرنا گوارا کرلیں ' اور اسطرح ایک سخت آنے والي هلاکت سے اپنے بھائیوں کو محفوظ کردیں - صرف ایک توپ اور سو آدمي ! یہي چیز ہے ' جو آٹھہ سو برس کي " تاریخ عثماني " آج ہم سے مانگتي ہے - اگر ہم کسي طرح ساحل پر اتر کر انکي توپوں کا جواب دینے لگے ' تو یقین ہے کہ وهاں قائم نہ رهسکیں گے ' اور پھر کل کو کسي بڑے حملے کي بربادي همارے فوج کو گوارا نہیں کرني پڑیگي - .... سب سے پہلے میں خود اپنا نام پیش کرتا هوں ! "

* * *

یکایک " باربروس " کو کے عظیم الشان هیکل ایک خفیف سي جنبش هوئي ' اور فوراً کشتیاں سمندر میں ڈالدي گئیں - سو آدمیوں کي یہ ایک مختصر جماعت تھي ' جس نے ساحل کي طرف بڑھنا شروع کردیا -

سامنے سے گولوں کي لگاتار بارش ہو رهي تھي ' اور پھٹنے والے گولوں کي آتش افشانیوں سے تمام ساحل ایک فضاے آتشیں ہو رہا تھا ' مگر یہ کشتیاں بے خوف و خطر جارهي تھیں - پھر کیا ان کشتیوں میں انسان نہ تھے ؟

انسان تو تھے ' مگر وہ انسان ' جنکو اپني زندگي سے بڑھکر قوم و ملت کي زندگي عزیز ہے - پس وہ جاتے تھے ' تا کہ خود مرجائیں لیکن اپني قوم و ملت کي عزت کو زندہ کردیں !

ساحل تک پہنچنے سے پہلے ایک کشتي کو گولہ لگا اور غرق هوگئي صرف تین کشتیاں ساحل تک پہنچیں ' اور ۷۵ - سپاهیوں نے آترکر پُل کو عبور کرنا چاہا - ۱۵ - راہ میں گولوں سے اڑگئے - اب صرف ٦۰ - شخص باقي تھے -

انھوں نے دامن کوہ کے قریب پہنچتے هي ایک زلزله انگیز نعرۂ تکبیر بلند کیا ' اور بجلي کي سرعت سے پہاڑ پر چڑھنا شروع کردیا - بلغاري اس خیال میں تھے کہ ترکوں کي هشیاري سے پہلے ہم اوپر تک پہنچ چکے هیں اور اب انکا باهر نکلنا محال ہے - لیکن اس ناگہاني آواز نے انکے هوش و حواس پراگندہ کردیے ' اور هر شخص یہ سمجھکر بے اختیار هوگیا کہ " ترکي فوج پہاڑ تک آگئي " -

* * *

٦۰ - آدمیوں میں سے صرف ۱۷ - آدمي اوپر تک پہنچ سکے - انھوں نے تمام پہاڑوں کو دشمنوں سے خالي پایا ' کیونکہ انکے پہنچنے سے پہلے وہ دو توپیں چھوڑ کر بھاگ چکے تھے !

* * *

صبح کو (خیري بک) کو چتلجا کے فوجي شفا خانے میں پہنچا دیا گیا ' کیونکہ اسکا تمام جسم زخموں سے چور تھا -

وہ زندہ رہا ' لیکن اگر وہ زندہ نہ بھي رهتا ' جب بھي وہ زندہ تھا !

فهرست

زراعانۂ دولۂ علیۂ اسلامیۂ

— * —

(۱۲)

	پائي	آنه	روپیه
کمال الدین صاحب لکھنؤ	•	•	۱
محمد خلیل صاحب موضع مروئي ضاع گیا	•	•	۲
سید بنیاد حسین صاحب گونڈہ	•	•	۸
سید محمد نبي صاحب شاهجہانپور	•	•	۱۵٦
احمد حسین صاحب - مراد آباد	•	•	۱
احمد بخش صاحب ملتان	•	•	۱۰
بابو رحمت الله صاحب ٹھیکیدار	•	•	۵۰
سید عبدالحکیم صاحب شاهجہانپور	•	•	۱۰
بذریعه مظہر الحسین صاحب :—			
عصمت النسا صاحبه بنت لطافت حسین صاحب	•	•	۲
اهلیه منشي فضل کریم صاحب	•	•	۲
منشي احسان الحق صاحب مرحوم	•	•	۱
بذریعه مولوي عبد الرزاق صاحب سیتا پور :—			
امام بخش صاحب	•	۸	۱
ولي محمد صاحب	•	۹	•
خدا بخش صاحب	۹	۲	•
اشرف خانصاحب	•	۲	•
حامد صاحب	•	۲	•
اهلیه کریم بخش صاحب	۳	۲	•
بذریعه مولوي محمد مجیب صاحب آروي :—			
مولوي محمد مجیب صاحب آروي	•	•	۱
مولوي عزیز صاحب آروي	•	•	۱
مولوي صدیق صاحب چھپروي	•	•	۱
همشیرہ صاحبه مولوي صدیق صاحب چھپروي	•	•	۱
مولوي عبد الحي صاحب بجنوري	•	۸	•
ایک بزرگ از اله باد جنکے نام ظاهر کرنے کي اجازت نہیں	•	•	۱
بذریعه مولوي شمس الدین احمد صاحب - هازرہ روڈ :—			
بالي بیس عدد چاندي کي - دو عدد گڑ کڑے - نقد	•	•	۲۷۵
میزان	•	۲	۵۲٦
میزان سابق	٦	۲	۱۱٦۵۷
میزان کل	٦	۴	۱۲۱۸۳

PRINTED & Published by A. K. AZAD, at The HILAL Electrical Prtg. Pblg. House, 7/1 McLeod Street, CALCUTTA

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين
القرآن الحكيم

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

میر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت		قیمت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ		سالانہ ۸ روپیہ
کلکتہ		ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۹ — کلکتہ: چہارشنبہ ۲٦ ربیع الاول ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۲

Calcutta : Wednesday, March 5, 1913.

قیمت فی پرچہ — صرف تین آنہ

انگريزي حکومت کا مسلمان هوجانا

— * —

اب بالکل يقيني هے - کيونکه حضرت شيخ سنوسي کے خليفه نے بمقام بيروت سيدي خواجه حسن نظامي سے آئنده حالات کي نسبت جسقدر پيشين گوئياں کي تهيں (اور جنکو کتاب شيخ سنوسي کے حصه اول و دوم ميں شائع کرديا گيا تها) سب هو بهو سچي ثابت هوئيں - اب صرف انگريزي حکومت کے مسلمان هو جانيکي پيشين گوئي باقي هے - جو خدا نے چاها تو عنقريب پوري هوگي - پس اگر آپ يه پيشين گوئياں اور ترکي و ايران علي الخصوص افغانستان و جاپان و چين وغيره کے انجام کار کو ديکهنا چاهتے هيں - تو رساله شيخ سنوسي کے دونوں حصے پڑهئے - قيمت هر دو آٹهه آنه -

کليات اکبر - لسان العصر و جدان الملک خان بهادر مولوي سيد اکبرحسين الهآبادي کے زبردست کلام کے دونوں حصے چهپ کر تيار هيں - کاغذ لکهائي چهپائي نهايت اعلى هے - اور صرف همارے هاں دستياب هو سکتے هيں - قيمت هر دو حصص ۳ روپيه ۸ آنه -

مضامين خواجه حسن نظامي ميں غدر کے اور تيموريه خاندان کے سچے مگر نهايت درد ناک قصے درج هيں نيز آلو - مچهر - دياسلائي وغيره عنوانوں پر نهايت مزيدار اور معني خيز مضامين هيں -

سفرنامه هندوستان، بمبئي، گجرات، کاٹهياواڑ، سومنات وغيره مقامات کا دلچسپ سفرنامه بطريق روز نامچه از سيدي خواجه حسن نظامي دهلوي قيمت ۸ آنه -

اسلام کا انجام مصر کے شيخ المشائخ کي حوصله افزا پيشين گوئياں - قيمت ۴ آنه

اسرار مخفي رموز کا خزانه بس ديکهنے کے قابل قيمت ۴ آنه -

ترکي فتح شاه مشتاق احمد صاحب منجم دهلوي کي پيشين گوئياں - قيمت ۲ پيسه

دل کي مراد - شاه صاحب کے طلسماتي تعويذ قيمت ڈيڑه آنه -

کار کن حلقه نظام المشائخ دهلي سے منگائيے

شائقين تواريخ و تصوف کو مژده

——:○*○:——

مزارات اوليا دهلي بالکل نئي تصنيف هے - تمام اوليائے کرام و صوفيائے عظام جو دهلي کي مقدس سر زمين ميں مدفون هيں ان کے بسيط حالات سلسله وار دو حصوں ميں درج کئے گئے هيں - زائرين کے ليے اس سے بڑهکر کوئي رهنما نهيں هو سکتا - قيمت حصه اول ۹ آنے حصه دوئم ۳ آنے هر دو حصص معه محصول ڈاک و خرچ وي - پي پيکنگ وغيره ۱۰ آنے -

هندوستان کي اسلامي تاريخ عهد افغانيه - مصنفه صوفي کرام الهي صاحب ڈنگوئي - ۴۲ تواريخوں کا لب لباب هے - معترضين کے حملوں کا معتبر اور مستند حوالوں کے ثبوت سے جواب ديا گيا هے - فاضل اجل مولوي سيد احمد صاحب مولف لغات آصفيه فرماتے هيں که اس سے بهتر هندوستان کي تاريخ اب تک ان کي نظر سے نهيں گذري قيمت ۲ روپيه ۸ آنے محصول ڈاک و خرچ وي - پي ۳ آنے -

المشتهر - منيجر اسلاميه بک ڈپو و جنرل اخبار ايجنسي بازار بلي ماران - دهلي -

حميديه هوٹل

——:○*○:——

نمبر ۱۳۱ لور چيت پور روڈ

—:*:—

همارے هوٹل ميں هر قسم کي اشيائے خوردني و نوشيدني هر وقت طيار ملتي هيں نيز اسکے ساتهه مسافروں کے قيام کيليے پر تکلف اور ارام ده کمروں کا بهي انتظام کيا گيا هے جو نهايت هوادار فرنشڈ اور بر لب راه واقع هيں جن صاحبوں کو کچهه دريافت کرنا هو بذريعه خط و کتابت منيجر هوٹل سے دريافت کر سکتے هيں - جنگ ترکي و اٹلي اور جنگ بلقان کي جمله تصويريں همارے هوٹل ميں فروخت کے ليے موجود هيں مع تصوير شيخ سنوسي وغيره -

المشتهر شيخ عبد الکريم مالک حميديه هوٹل

فذاقت وبال امرها ، وكان عاقبة امرها خسرا

(۶۵ : ۹)

انقلاب عثمانی

— * —

۲۳ - جنوری : سنہ ۱۹۱۳ -

— * —

یہ تصویر عین اس موقعہ کی ہے ، جب (غازی انور بے) مع فدائیان اتحاد و ترقی باب عالی میں داخل ہوے ہیں - ناظم پ
چیختا ہوا باہر نکلا ہے ، اور اسکے ایڈیکانگ نے گولی چلائی ہے ، جس کے جواب میں انقلاب خواہوں کی طرف سے بھی گولی چلی اور ناظم لڑکھڑا کر گر
اسکے دہنی جانب دروازہ ہے ، جہاںسے انور بے داخل ہوا - اسکے کاندھے پر اور کوٹ پڑا ہے ، اس علامت سے آپ پہچان لیں - گول
کی دوسری جانب ناظم پاشا گولی کھاکر گر رہے ہیں - انکے پیچھے کامل پاشا کا ایڈیکانگ ، انور بے پر حملہ کر رہا ہے - انور بے کے عقب
بھی ایک شخص زخمی ہوچکا ہے - اسکو کامل پاشا کے ایڈیکانگ نے گولی ماری تھی -

اطلاع

(۱) اگر کسي صاحب کے پاس کوئي پرچہ نہ پہنچے ' تو تاریخ اشاعت سے دو ہفتہ کے اندر اطلاع دیں ' ورنہ بعد کو فی پرچہ چار آنے کے حساب سے قیمت لي جائیگي -

(۲) اگر کسي صاحب کو ایک یا دو ماہ کے لئے پتہ کي تبدیلي کي ضرورت ہو تو مقامي ڈاکخانہ سے بندوبست کرلیں ' اور اگر تین یا تین ماہ سے زیادہ عرصہ کے لئے تبدیل کرانا ہو تو دفتر کو ایک ہفتہ پیشتر اطلاع دیں -

(۳) نمونے کے پرچہ کے لئے چار آنہ کے ٹکٹ آنے چاهیں یا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -

(۴) نام و پتہ خاصکر ڈاکخانہ کا نام همیشہ خوش خط لکھیے -

(۵) خط و کتابت میں خریداري نمبر کا حوالہ ضرور دیں -

نوٹ — مندرجہ بالا شرائط کي عدم تعمیلي کي حالت میں دفتر جواب سے معذور ہے اور اس وجہ سے اگر کوئي پرچہ یا پرچے ضائع هوجائیں تو دفتر اسکے لئے ذمہ دار نہ ہوگا -

(منیجر)

شـــرح اجـــرت اشتـــهـــارات

—*—

میعاد اشتہار	في صفحہ	في کالم	نصف کالم	نصف کالم سے کم
ایک هفتہ ایک مرتبہ کے لئے	۱۵ روپیـــہ	۱۰ روپیہ	۷½ روپیہ	۸ آنہ في مربع انچ
ایک ماہ چار مرتبہ "	۵۰ "	۳۰ "	۲۰ "	۷ آنہ " " "
تین ماہ ۱۳ " "	۱۲۵ "	۷۵ "	۴۵ "	۶ آنہ " " "
چھہ ماہ ۲۶ " "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۷۵ "	۵ آنہ " " "
ایک سال ۵۲ " "	۳۰۰ "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۴ آنہ " " "

(۱) ٹائیٹل پیج کے پہلے صفحہ کے لیے کوئي اشتہار نہیں لیا جائیگا - اسکے علاوہ ۳ صفحوں پر اشتہارات کو جگہہ دیجائیگي -

(۲) مختصر اشتہارات اگر رسالہ کے اندر جگہہ نکال کر دیے جائیں تو خاص طور پر نمایاں رهیں گے لیکن انکي اجرت عام اجرت اشتہارات سے پچیس فیصدي زائد هوگي -

(۳) همارے کارخانہ میں بلاک بھي طیار هوتے هیں جسکي قیمت ۸ آنہ في مربع انچ ہے - چھاپنے کے بعد وہ بلاک پھر صاحب اشتہار کو واپس کردیا جائیگا اور همیشہ انکے لئے کارآمد هوگا -

شرائـــــط

(۱) اسکے لئے هم مجبور نہیں هیں کہ آپکي فرمایش کے مطـــابق آپکو جگہہ دیں ' البتہ حتي الامکان کوشش کي جاے گي -

(۲) ایک سال کے لئے اشتہار دینے والوں کو زیادہ سے زیادہ ۴ اقساط میں ' چھہ ماہ کے لئے ۲ اقساط میں ' اور سہ ماهي کے لئے ۳ اقساط میں قیمت ادا کرني هوگي اس سے کم میعاد کے لئے اجرت پیشگي همیشہ لي جائیگي اور وہ کسي حالت میں پھر واپس نہوگي -

(۳) منیجر کو اختیار هوگا کہ وہ جب چاهے کسي اشتہار کي اشاعت روک دے ' اس صورت میں بقیہ اجرت کا روپیہ واپس کردیا جاے گا -

(۴) هر اُس چیز کا جو جوے کے اقسام میں داخل هو ' تمام منشي مشروبات کا ' نحش امراض کي دواؤنکا اور هر وہ اشتہار جسکي اشاعت سے پبلک کے اخلاقي و مالي نقصان کا ادنی شبہہ بھي دفتر کو پیدا هو' کسي حالت میں شائع نہیں کیا جاے گا -

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين — القرآن الحكيم

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

عنوان تلغراف
« الہلال »

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

AL-HILAL
Proprietor & Chief Editor :
Abul Kalam Azad.
7-1 McLeod street,
CALCUTTA.

Telegraphic Address.
"AL-HILAL"
Yearly Subscription, Rs. 8.
Half-yearly „ „ 4-12.

نمبر ۹ — کلکتہ: چہارشنبہ ۲۶ ربیع الاول ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۲
Calcutta : Wednesday, March 5, 1913.

فہرست

— * —

تصاویر

— * —

تلغراف خصوصی

— * —

جنگ پر ایک پر اسرار خاموشی طاری ھے - اس تمام ہفتے میں کوئی تار برقی دفتر میں نہیں پہنچی - ریوٹر کی تار برقیوں میں جنینا کی ایک جنگ کی خبر دی گئی ھے - اور محمود شوکت کا سرکاری بیان نقل کیا ھے کہ صلح کی کوئی خواہش نہیں کی گئی - یہ پہلے سے معلوم تھا -

اعلان

— * —

(۱) یہ نمبر غیر معمولی تاخیر کے بعد یعنی اتوار کے دن ڈاک میں ڈالا جاتا ھے - اینده سے پرچہ عین وقت پر نکلے گا یا نہیں نکلے گا -

(۲) ایڈیٹر سخت بیمار' اور خطوں کے جواب سے مجبور -

(۳) اس نمبر کی اشاعت کے اسباب میں علاوہ علالت کے' ایک خاص سبب یہ تھا کہ کمپوزیٹروں نے اسٹرائک کردی تھی - جسکی وجہ سے کام بالکل بند رہا -

(۴) خط و کتابت میں اِن امور کا خیال رکھیے' ورنہ دفتر کی دقتیں بڑھتی جائیں گی -

(الف) جو خطوط دفتر کے متعلق ھوں ان پر ایڈیٹر کا نام نہ لکھا جاے منیجر کا نام ھو -

(ب) بعض حضرات ایک ھی خط میں ایڈیٹر کو بھی مخاطب کرتے ھیں اور پھر اُن امور کو بھی لکھتے ھیں' جنکا تعلق دفتر سے ھے - اگر وہ خط دفتر میں بھیجدیا جاے' تو ایڈیٹر جواب کیلیے اسے رکھہ نہیں سکتا - اگر جواب لکھنے کے انتظار میں رکھدیا جاے تو تعمیل میں تاخیر ھو - پس ضروری ھے کہ جو خطوط ایڈیٹر کو لکھے جائیں انمیں صرف وھی امور ھوں' جنکا تعلق ایڈیٹر سے ھے -

البتہ دفتر کی کسی بدنظمی یا شکایت پر اگر ایڈیٹر کو توجہ دلانی ھو تو وہ دوسری بات ھے - کم ازکم اتنا تو ضرور کیا جاے کہ ایک ھی لفافے میں الگ الگ دو کاغذ ھوں -

افکار و حوادث

— * —

نـاصـح مشـفـق

— * —

مسلمانوں کے اگر دشمن بڑھتے جاتے ھیں تو خوشي کي بات ھے که نئے نئے دوستوں کي بھي کمي نہیں - منجمله انکے ایک نئے دوست دلنواز اور ناصح مشفق صوبجات متحدہ کے جدید فرمانروا ھیں - کیا ھوا اگر (فرڈي ننڈ) ھمارے خلاف اعلان جہاد مقدس کرتا ھے' کیونکه (سر جیمس مسٹن) بھي موجود ھیں' جو اسکو بالکل غلط بتلاتے ھیں -

ھم سمجھتے ھیں که ھز آنر جبسے اس صوبے کے تخت فرماں روائي پر متمکن ھوے ھیں' انکا زیادہ وقت ھمارے ھي فکر میں بسر ھوتا ھے - وہ ایک صوبے کے حکمران ھیں جس میں مسلمان بستے ھیں' پس انکو بڑي پریشاني ھے که کہیں گمراھیوں میں مبتلا ھو جائیں - اسلیے انکا کوئي وعظ نصائح مشفقانه و حکیمانه سے خالي نہیں جاتا - وہ ھمارے قومي کالج کے پیٹرن ھیں' اسلیے انکو به حیثیت ایک مسلمان فقیہه کے طلباے کالج کیلیے فتوا دینا پڑتا ھے که ترکوں کے غم میں روزہ رکھنا جائز نہیں' مزید براں یه که صحت کیلیے بھي مضر ھے - انکو " اسلام کي شاندار روایات " کے تحفظ کي سب سے زیادہ بے چیني ھے' اسلیے علي گڈہ کالج کے وعظ میں ارشاد ھوا تھا که اپنے اقبال کي گذشته باتیں بھول جاؤ' اور اب ارشاد ھوتا ھے که جو کچھه دنیا میں ھو رھا ھے اسکو بھي بھلادو!

پچھلے دنوں گورکھپور میں وعظ فرماتے ھوے آپ اپنے اس ذکر محبوب کو فراموش نه کرسکے!

ذکر میرا مجھسے بہتر ھے که اس محفل میں ھے

ھز آنر نے فرمایا:

میں یہاں کے مسلمان حضرات کو ایک دوستانه مشورہ دینا چاھتا ھوں - مسلمانوں کے دلوں کو بہادر ترکوں کي شکستوں اور زخمیوں اور بیواؤں کي حالت زار سے سخت چوٹ لگي ھے' جس سے آپ نے عملي ھمدردي کا ثبوت دیا ھے - مصیبت زدہ لوگوں کي دستگیري کے لیے چندہ دیجئے - ھندوستان کے مسلمان یه چاھتے ھیں که اس قضیه میں ترکوں کے حق میں باعزت صلح ھو - برٹش گورنمنٹ ان کي اس خواھش سے متاثر ھوکر فریقین کے درمیان صلح کرانے کي کوشش کر رھي ھے' مگر اس دور افتادہ حصۂ دنیا میں نه تو آپ جانتے ھیں' اور نه میں جانتا ھوں که بین الاقوامي مسائل کیسے پیچیدہ اور نازک ھوتے ھیں؟ پھر یوروپین سلطنتوں کو ترکوں کی مخالفت کا یه الزام دینا اور یه کہنا که وہ ریاستہاے بلقان کو صلح کے لیے مجبور نہیں کرتیں' سراسر بے انصافي ھے - اس وجه سے مجھے یه دیکھه کر رنج ھوتا ھے که مسلمان اخبارات میں لکھتے اور جلسوں میں تقریریں کرتے وقت بے سوچے سمجھے باتیں کہتے ھیں - ان کي تقریر و تحریر سے ظاھر ھوتا ھے گویا تمام یوروپ ترکوں کا دشمن ھے' جس نے ان کے مٹانے کي قسم کھا لي ھے' مگر در اصل یه بات بالکل بے بنیاد ھے - مگر وہ لوگ جوش اور غصه سے ایسي باتیں کہتے ھیں' اسلیے قابل درگذر ھیں "

معلوم ھوتا ھے که آج کل مسلمانوں کو نصیحت کرتے ھوے یه بات کچھه لازمي طور پر ضروري سمجھه لي گئي ھے که سب سے پہلے چندہ دینے کي تعریف و ترغیب ضرور بیان کردي جاے - ابھي چند دن گذرے ھیں که (سر آغا خان) نے ھمکو نصیحت کي تھي - ھز آنر کي طرح وہ بھي مسلمانوں کے حکمران ھیں - لیکن انکي تمہید بھي بعینه یہي تھي که چندہ دو - شاید جو نصائح حقیقي آگے چلکر ارشاد ھوا کرتے ھیں' انکے لیے مخاطب میں استعداد سماعت پیدا کرنے کیلیے اس تمہید دلپذیر سے کام لینا ناگزیر ھے -

بہر حال نصیحت کي صدا خواہ کہیں سے آے' اسکا جواب شکر اور پھر عمل ھے - شکر کیلیے تو ھم بہمه وجوہ مستعد ھیں' اور جب انگلستان کے بڑے بڑے حکمران عہدہ داروں کو یاد کرتے ھیں' تو ھز آنر کي شکر گذاري اور زیادہ بڑھجاتي ھے - کیا ھوا اگر ھز آنر کو ھماري چند باتیں پسند نہیں' لیکن تاھم انکو " دروازۂ مسیحیت " کے نظارے کا تو شوق نہیں ھے؟

اب رھا عمل' تو افسوس کے ساتھه کہنا پڑتا ھے که گو ھم اسکیلیے طیار ھوں' لیکن ھمارے چاروں طرف کے اسباب اسکے لیے طیار نہیں ھیں - ھز آنر ھمارے کانوں کو اپنے نصائح سنا سکتے ھیں' لیکن دماغوں سے ھماري عقلیں چھین نہیں سکتے - وہ اپني دوستانه نصیحت کے پیچھے اپني قوت حکمراني کا گرز گراں رکھه سکتے ھیں' لیکن ھماري آنکھوں پر پردہ نہیں ڈال سکتے - انکے اختیار میں ھے که غلط کو صحیح بتلادیں' مگر انکے لیے ابھي اس قوت کو حاصل کرنا باقي ھے که سچ کو جھوٹ ثابت کردیں - وہ اگر کہیں که ھماري عقلیں ضعیف اور ھمتیں پست ھیں' تو ھم مان لیں گے' کیونکه اسکا بڑا ثبوت یہي ھے که وہ ھمکو نصیحت کر رھے ھیں' لیکن اگر وہ کہیں که ھم عقل سے بالکل محروم ھیں' تو اسے تسلیم کرنے کیلیے ابھي طیار نہیں - البته اگر نصیحت فرماؤں کي نصیحت کا' اور مخاطبین کي سماعت کا یہي حال رھا' تو عجب نہیں که وہ وقت بھي آجاے - اور یه پھر انکي مزید خوش قسمتي ھوگي -

سنه انیس سو تیرہ میں ایک صوبے کا حکمران اپني سرکاري تقریر میں ھم سے خواھش کرتا ھے که واقعات کو جھٹلاؤ اور دنیا کو بھول جاؤ اور خود یه بھول جاتا ھے که الحمد لله اب اسکے مخاطب شمالي نائجیریا کے وحشي نہیں ھیں' بلکه ھندوستان کے لکھنے پڑھنے والے انسان ھیں! انساني جراتوں کي اس عجیب ترین مثال کو کیا کہا جاے؟ وہ کہتے ھیں که " اس دور افتادہ ملک میں نه آپکو اصلي حالات معلوم ھیں اور نه مجکو " ممکن ھے که مسلمانوں کي خیر خواھي کے افکار و تردداد سے ھز آنر کو اس کي مہلت نه ملتي ھو که وہ حالات معلوم کریں' لیکن الحمد لله که ھم کو معلوم ھیں - ھم جانتے ھیں که طرابلس کي جنگ کیونکر چھڑي اور وہ کون حکومت تھي جو اس جنگ سے اصلی فائدہ اٹھانا چاھتي تھي؟ ھم کو یاد ھے که ۲۶ - اکتوبر کو عیسائي تہذیب و تمدن کے ایک جنگي مشنري نے طرابلس میں خون کا سیلاب' اور انساني لاشوں کي دیواریں کھڑي کردیں' اور انگلستان کي نوع پرست مٹي کے بنے ھوے پتلوں میں سے کسي کو شرم نه آئي که سنه ۱۸۹۸ - کے انگریزي فتنۂ مسیحي کو یاد کرکے اٹلي سے باز پرس کرے - ھم اُس حکومت کو اچھي طرح پہچانتے ھیں جسکے سامنے اسکے ایک نئے آشنا نے ایران میں (ثقة الاسلام) کو پھانسي دي اور مسلمانوں کي ایک مقدس زیارت گاہ کا گنبد گولہ باري سے توڑ ڈالا مگر اسکي سوئي ھوئي شرم و غیرت کو ذرا بھي جنبش نه ھوئي - ھماري آنکھیں اس حکومت کے پہچاننے میں کبھي دھوکا نہیں کھا سکتیں' جس نے ترکي کو اٹلي سے صلح کرلینے پر مجبور کرنا چاھا' اور اسکے لیے یه ترکیب اختیار کي گئي که بلقاني ریاستوں نے ترکي سرحد پر قزاقي شروع کردي - ھم کو اچھي طرح معلوم ھے که

شذرات

چندہ هلال احمر

ایک خطرۂ عظیم

(۲)

لیکن اب سوال یه هے که بحالت موجودہ کیا کرنا چاهیے ؟

اولین کام یه تها که چندے کے وصولی کے کاموں کو صرف چند معتبر هاتهوں میں محدود کردیا جاتا اور ایک سنترل کمیتی اسکے لیے قائم کی جاتی' تاکه جو طوائف الملوکی پهیلی هوئی هے اسکا انسداد هو -

لیکن سردست اس بحث کو بوجوہ نہیں چهیڑنا چاهتے - اگر چهیڑینگے تو ایک نیا مناقشۂ شدید پیدا هوجائیگا - صرف اسقدر کہدینا کافی سمجهتے هیں که لوگ احتیاط اور عقلمندی سے کام لیں' اور مشتبه هاتهوں سے اپنے تئیں بچائیں - خواہ وہ هاتهه کتنا هی بلند اور معزز هو -

اسکے بعد اهم ترین سوال قسطنطنیه کا سامنے آتا هے - هم کو صاف صاف طور پر کہنا پڑتا هے که انجمن هلال احمر قسطنطنیه کے نام روپیه بهیجنا کسی طرح قرین مصلحت نہیں - اس وقت تک لاکهوں روپیه اسکے نام جا چکا هے - اور اب تک بعض لوگ بهیج رهے هیں - اول تو وہ کوئی ذمه دار حکومت کی جماعت نہیں - پهر جیسا که پچهلے اشاعت میں لکهه چکے هیں' ارسال زر سے اصل مقصود اعانت حکومت هے' نه که وهاں کی کسی انجمن کیلیے روپیه فراهم کرنا -

پس آینده سے کوئی صاحب چندہ هلال احمر کا روپیه " انجمن" کے نام نه بهیجیں' بلکه براہ راست حکومت کے نام روانه کریں - اسکے لیے ضروری بات یه تهی که دولت عثمانیه کو صحیح طور پر علم هو جاتا که ارسال زر سے اصل مقصود همارا کیا هے ؟ هم نے اپنی جس چٹهی کا ذکر گذشته اشاعت میں کیا تها' اسمیں علاوہ اور بہت سے ضروری امور کے' اس بارے میں بهی تفصیلی خیالات ظاهر کیے تهے' اور هز ایکسلنسی محمود شوکت پاشا کو یقین دلایا تها که هندوستان کی رقوم گو بہت حقیر هیں' لیکن جن حالات میں پیش کی جاتی هیں' انکے لحاظ سے حق رکهتی هیں که انکے عمدہ استعمال کا مطالبه کریں - همکو اپنی خدمات محقرہ کا پورا معاوضه مل جاے گا اگر اطمینان هو جاے' که وہ وقت کی اصلی اور مقدم ضروریات میں صرف هوتی هیں -

هز ایکسلنسی نے بذریعه تار جن امور کا اشارةً جواب دیا' انمیں ایک یه مسئله بهی تها -

هم نے یه بهی لکها تها که جو روپیه ابتک هندوستان سے (هلال احمر) کے نام گیا هے' اسکی نسبت همارا اطمینان مضطرب هے - حکومت کی طرف سے باقاعدہ تحقیقات هونی چاهیے که اس روپیه کی مجموعی تعداد کتنی هے ؟ کن کن لوگوں نے بهیجی هے ؟ وہ کیونکر صرف کیا گیا هے' اور کیوں نه حکومت اسکو اپنے قبضه تصرف میں لیلے ؟ نیز حکومت کی جانب سے از سر نو رسیدیں آنی چاهئیں' تاکه مزید اطمینان کا ذریعه هو' جنکو رسیدیں نه ملیں وہ اپنے روپیه کی نسبت تحقیق کرائیں' اور پبلک معلوم کرسکے که لینے والوں نے انکا روپیه واقعی بهیجا هے یا نہیں ؟

هم سے ایک فہرست هندوستان کے اُن لوگوں کی طلب کی گئی تهی' جنهوں نے بڑی بڑی رقمیں جمع کی هیں اور اس بارے میں کوشش کی هے - جہاں تک همکو معلوم تها' ایک فہرست مرتب کر کے بهیجدی هے' نیز ایک فہرست اُن ناموں کی بهی بهیج دی هے' جنهوں نے (هلال احمر) کے نام روپیه بهیجا هے' یا بهیجنے کا اعلان کیا هے -

روپیه کی نسبت همارا خاص ارادہ دوسرا هے - همکو معلوم هے که (غازی انور بے) کے ساتهه جو جماعت اس وقت کسی عظیم الشان مقصد کے حصول کیلیے نکلی هے' اسمیں ایک گروہ بعض عرب اور کرد مجاهدین کا بهی هے - هماری تمنا هے که هندوستان سے ایک معقول رقم مخصوص فراهم هو کے روانه هوتی رهی' اور اسکے لیے کوئی قابل اطمینان انتظام هو جاے که وہ صرف غازی موصوف کی مهم میں صرف هوگی - یه کام چنداں مشکل نہیں هے - هم مسلسل مخابرہ کر رهے هیں - اگر واقعات نے مہلت دی' اور تشفی بخش جوابات آگئے تو بہت جلد اسکا اعلان کر دینگے -

مجوزہ یونیورسٹی دیپوتیشن کی نسبت ایک تحریر آجنے صفحۂ مراسلات میں درج کی جاتی هے' جس میں قوم کو جناب نواب (وقار الملک) کی تحریر گرامی پر توجه دلائی هے' اور بجا طور پر افسوس کیا گیا هے اُس متفقه تغافل پر' جو انکی تحریر کے ساتهه خلاف معمول قدیم ظاهر کیا جا رها هے -

هم خود اس معاملے کو پوری تشریح اور تفصیل کے ساتهه پیش کرنا چاهتے تهے - چنانچه ایک سلسلۂ تحریر شروع کردیا گیا هے جو تین نمبروں میں ختم هوگا -

دوسرا نمبر آج کی اشاعت میں آپ پڑهینگے' اور تیسرا اشاعت آئندہ میں -

درحقیقت یه امر غور کرنے کے قابل هے که نواب (وقار الملک) بهادر کی تحریر کو نکلے هوے کئی هفتے هوگئے - وہ صراحةً طور پر ایک سازش' فریب' غلط بیانی' اور خانه ساز کارروائیوں کے کرنے کا الزام ارباب حل وعقد کو دے رهے هیں' لیکن پهر یه کیا هے که دلوں کی طرح سب کی زبانوں پر بهی مہریں لگ گئی هیں' اور ایک صدا بهی کہیں سے نہیں اٹهتی ؟ کیا یه اسکا ثبوت قطعی نہیں هے که حربه شدید' اور ڈهال سے هاتهه خالی هیں ؟

اس تجاهل عارفانه سے اصل مقصود یه هے که کسی طرح اس تحریر اور اسکے اثر کو دبا دیا جاے' اور ڈیپوٹیشن کے متعلق پهر کوئی نئی بحث پیدا نہو - چند دن اور اسی طرح نکل جائیںگے' پهر جب ڈیپوٹیشن وبسراے کی خدمت میں پنچ جاےگا تو نه نواب صاحب کی تحریر کسی کو یاد آے گی اور نه ۲۸ ڈسمبر کے پچهلے پهر کی پر اسرار صحبتیں -

وہ اچهی طرح جانتے هیں که با این همه جوش و خروش' قوم ابتک احمق اور هر سخت سے سخت فریب کو گوارا کرنے کیلیے طیار هے - پس کوئی وجه نہیں که انکو بے اطمینانی هو ابهی کل کی بات هے که سرآغا خاں نے ترکوں کو مسٹر گلیڈ اسٹون کی وصیت کی تعمیل کا حکم دیا' آج وہ ایک لاکهه روپیه قرض دے رهے هیں اور هم کو پوری اُمید هے که بے وقوف قوم کو خوش کر دینے کیلیے یه کافی هے -

سخت ضرورت هے که قوم بغیر فرصت کو ضائع کیے هوے نواب صاحب قبله کی شہادت پر متوجه هو' اور یا اسکی تائید کرے - یا تسلیم کراے که جو کچهه انهوں نے لکها هے جهوٹ هے -

۲۶ ربیع الاول ۱۳۳۱ ھجری

حدیث الغاشیہ

(۳)

نشۂ نیم شبی کا صبح خمار
یا
یونیورسٹی فونڈیشن کمیٹی

وہ " شیفتہ " کہ دھوم تھی حضرت کے زھد کی '
میں کیا کہوں کہ رات مجھے کس کے گھر ملے !!

(۱)

مرغ اسیر کی گرفتاری اور صیاد بے مہر کی تغافل شعاری کا مرثیہ ہمارے شعرا کی بدولت ایک دلچسپ داستان بنگئی ہے -

فرض کیجیے کہ کوئی قیمتی چڑیا آپکے ہزاروں آرزوں اور تمناؤں سے پکڑی ہو ' اور اسکا مضغۂ ضعیف آپکی مضبوط مٹھی میں اس طرح دبا ہوا ہو ' کہ ذرا انگلیوں کو اور سخت کیجیے تو غریب کی کاغذی پسلیاں ریزہ ریزہ ہو جائیں -

لیکن یکایک آپکو ایک ٹھوکر لگی ' اور اب جو دیکھتے ہیں تو ھاتھہ خالی ہے ' اور وہ صید ستم سامنے کے کسی درخت کی بلند ٹہنی پر بے فکر و بے پروا بیٹھا ہوا چہچہا رہا ہے - گویا اسطرح آپکو چیلنج دے رہا ہے کہ صیادی کا دعوا ہے ' تو یہاں آکر گرفتار کیجیے ! آپ حسرت سے دیکھتے ہیں اور انقلاب حالت پر خونبار ہیں ! اللہ اللہ ! ابھی چند لمحے پہلے جو مشت پر و بال اپنی زندگی و موت کیلیے ہمارے رحم کا محتاج تھا ' اب ہماری بے بسی و لا چاری پر اپنی آزادانہ پر فشانیوں سے طعنہ زن ہے !

بعینہ یہی حال فونڈیشن کمیٹی کے پہلے اجلاس کا تھا ' وہ صیادان سخت پنجہ ' جنھوں نے قومی آزادی اور جماعتی رائے کی سنہری چڑیا کو برسوں اپنی آھنی انگلیوں میں دبا کر مقید کر رکھا تھا اور استبداد گرفت کا یہ حال تھا کہ اف کرنے کی بھی اجازت نہ تھی ' اب چشم تر اور نگاہ خونبار سے دیکھہ رہے تھے کہ ایک ھی جست برق رفتار میں انکے قبضے سے نکل گئی ہے ' اور وہ ھاتھہ ' جو کل تک کسی کے پر و بال مقید سے بھرے ہوے تھے ' اب خالی ہیں تاکہ جی بھر کے اپنی محرومی اور بے بسی پر ماتم کرلیں !

ناکامی سے بڑھکر ناکامی کے طعنوں کی تکلیف ہوتی ہے - ستم یہ تھا کہ یہ بے مہر چڑیا اڑکر چلی نہیں گئی تھی ' بلکہ سامنے کے ایک درخت پر بیٹھی ہوئی تھی - کبھی اپنے پروں کو ھلا ھلا کر یاد دلاتی کہ یہی پر تھے ' جنکو آپکے قبضے میں حرکت کی بھی اجازت نہ تھی ' لیکن اب کسطرح ہوا میں پھیلاے جا رہے ہیں ؟ کبھی گردن ھلا ھلا کر چہچہاتی ' اور اسمیں یہ دلدوز طعنہ مضمر تھا کہ کل تک یہی زبان تھی ' جو کسی کے خوف و ہیبت سے ہلنے کا تصور بھی نہیں کرسکتی

تھی - آج آپکی زبان بھی اسکے سامنے کھلتے ہوے کٹ کٹ جاتی ہے !

فانظر کیف کان عاقبۃ المکذبین !

(۲)

بہر حال انقلاب حالت نے لیڈروں کے کیمپ میں ایک تہلکہ مچا دیا ' پچھلی جنگ کی ہزیمت سامنے تھی ' اور آئندہ کی خوفناک ہزیمتوں کے تصور سے اس " لیڈری " کے " سومنات " کا ہر بت لرزاں و ترساں تھا :

فاقبـل بعضھـم علـی	پس لگے آپسمیں ایک دوسرے کو ملامت
بعض یـتلاومون ' قالوا	کرنے ' اور آخرکار سب بول اٹھے کہ ھاے
یا ویلنا انا کنا طاغین !	ہماری کم بختی ! بیشک ہم بڑی
(۶۸ : ۳۰)	نا فرمانیوں اور گمراھیوں میں مبتلا تھے !

تاہم ایک ھی رات درمیان میں باقی رہگئی تھی ' اور جو کچھہ ہونا تھا ' ضرور تھا کہ طلوع آفتاب کی روشنی سے پہلے ھی انجام پا جاے - پس جب " سومنات " کے چھوٹے بتوں نے دیکھا کہ ہمارا عمل السحر کچھہ کام نہیں دیتا ' تو :

قال اوسطھم '	ان میں جو سب سے بہتر آدمی تھا ' کہنے لگا کہ کیا
الم اقل لکـم	میں تم سے نہیں کہا کرتا تھا کہ اپنے (اُس آخری)
لولا تسبحون	معبود ھی کی تسبیح و تقدیس کیوں نہیں
(۶۸ : ۱۸)	کرتے (جو تمام مشکلوں کو حل کرنے والا ہے ؟)

یہ اس طرف اشارہ تھا کہ طاقتوں اور قوتوں کے اس " بت اعظم " سے کیوں نہیں خواستگار اعانت ہوتے ' جسکی سحرکار آنکھوں کی برق بخشی سے اس مندر کے تمام چھوٹے بڑے سنگی بت طاقت حاصل کرتے ہیں ؟

افـرایتـم اللات	(پھر) کیا تم نے " لات " اور " عزی "
والعـزی ' ومناۃ	نامی بتوں کو نہیں دیکھا ہے ؟
الثالثـۃ الاخری ؟	اور وہ ' جو ایک (سب سے بڑا) تیسرا
(۵۳ : ۱۹)	بت اور ہے ' اور جسکا نام " منات " ہے ؟

دعا مستجاب ہوئی اور بالآخر " اعمال و اشغال مخفیہ " کی یہ عظیم الشان رات اس طرح شروع ہوئی کہ سب سے پہلے اس " مقدس عمل تسخیر " کو انجام دیا گیا ' جس کا ظاہری و سادہ نام ظاہر بین لوگوں کی زبان میں (ڈنر) ہے ' اور ہماری اصطلاح میں : بل ھی فتنۃ ' و لکن اکثرالناس لا یعلمون (۱) میں داخل -

(۳)

راویان صداقت شعار اور ناقلان عدالت آثار روایت کرتے ہیں کہ یہ " عمل " ساڑھے بارہ بجے تک بجمیع شرائطہ جاری رہا :

اور جو کچھہ کہ ہوا ' قابل اظہـار نہیں

" تسخیر کواکب " کے عمل کی مشکلات آپ کو یا ہمکو کیا معلوم ؟ انسے پوچھیے جنھوں نے اس فن کے علم و عمل ' دونوں میں دستگاہ ہیں حاصل کی ہیں - پھر مقصد جیسا اہم ہوتا ہے ' اتنا ھی عمل بھی قوی ہوتا ہے - اس عمل میں بڑی مشکل یہ تھی کہ " قران السعدین " نہیں ' بلکہ " قران الضدین " کا سامان کرنا تھا ' مریخ اور زہرہ ' دونوں کو جمع کرنا تھا ' اور مشتری کے گرد حلقہ کھینچنا تھا تاکہ " زحل " کے فرمان سے باھر قدم نہ نکالے - بہرحال عامل کا پنجہ سخت تھا ' مریخ اور زہرہ ' دونوں کو ایک دائرے میں جمع کر ھی کے چھوڑا ' یہاں تک کہ " زہرہ " سے بایں ہمہ ناز و عشوہ ' وعدہ لے لیا گیا کہ عین حضرت " مریخ " کے برج کے سامنے ' اپنا رقص ھوش انگن نظارہ گیان ارضی کو دکھلائے گی !

(۱) بلکہ وہ ایک بڑا فتنہ ہے ' مگر افسوس کہ اکثر لوگ اس حقیقت سے واقف نہیں -

(سر جيرڈ لوتهر) اُس حکومت کا کونسل هے ' اور اُس نے مختار پاشا کو یه کهکر کس طرح دهوکے میں رکها تها که " جنگ کیلیے ترکي کوئي طیاري نه کرے ' هم ریاستوں کو کسي طرح جنگ شروع کرنے نه دینگے " اور اسلیے خواہ کتنے هي پردے ڈالے جائیں ' مگر هم اس حکومت کو بیک نظر شناخت کرلے سکتے هیں ' جس نے ترکوں کي اس درد انگیز شکست کے اسباب فراهم کیے -

پهر ان تمام باتوں کو جانے دیجیے - هم هز آنر کي خاطر اُس حکومت کے پهچاننے سے کیونکر انکار کردیں ' جسکا وزیر اعظم سلانیک کے فتح کي خبر سنکر اپنے مقدس صلیبي خوشي کے جوش کو دبا نه سکا اور قسطنطنیه کے فتح کي اُس امید نا کام و رسوا کن کا اعلان کردیا ' جسکے ابتک پورا نهونے کي شرمندگی کو تو همارے هز آنر بالقابه کا دل بهي ضرور محسوس کرتا هوگا ' گو مواعظ و نصائح میں اسکے اظهار کا کوئي موقع نهو -

پهر اگر هز آنر کي محبت فرمائیوں کي خاطر اس واقعه کو بهي فراموش کردیں ' تو اس یاد داشت کا کیا جواب هوگا ' جسکے نیچے " مسیحي اتحاد " کے تمام دستخطوں کے ساتهه سب سے بڑي " اسلامي سلطنت " کے بهي دستخط تهے ' اور جسکا یه مضمون تها که ترکي فوراً تمام مفتوحه اور غیر مفتوحه مقامات بلغاریا کے حواله کر دے ؟ کیا هز انر چاهتے هیں که پانچ هزار مسلمان عورتوں کو ایک مسجد میں جلا دیا جاے ' سر ایڈورڈ گرے کي صمٌّ بکمٌ بارگاه سے جواب دیا جاے که " هم کچهه نهیں کرسکتے " اور پهر بهي هم اپنے تئیں اپنے ناصحوں کے هاتهه میں چهوڑ دیں تاکه وه هماري آنکهوں پر باطمینان پٹي باندھ دیں اور کانوں کو آهني چادروں سے بند کردیں ؟

•

اصل یه هے که نصیحت کرنا آسان هے مگر درد مندوں کے دل کو سمجهنا مشکل هے - هز انر نے نصیحت فرمائي کي مشق تو خوب کرلي ' لیکن دلوں کے سمجهنے کي مشق باقي هے :—

بزیر شاخ گل افعي گزیده بلبل را
نوا گران نخورده گزند را چه خبر ؟

هز انر الله کا شکر کریں که خدانے انکو اس قوم میں پیدا کیا هے ' جو همارے اقبال مرحوم کي جانشین هے ' اور هماري کهوي هوي متاع سے جسکي دکان کي ارائش هوئي هے - قوت و حکومت کا جو خلعت همارے جسم پر راس نه آیا ' قدرت نے وہ اسکے کاندهوں پر ڈالدیا -

هر جاده که از نقش پئے تست به گلشن
چا کیست بجیب هوس انداختهٔ ما

انکو هم بدبختوں کے دل کي ٹیس کیا معلوم ؟ اقبال و کامراني کے بستر پر ارام کرنے والے خاک محرومي و مذلت پر لوٹنے والوں کا درد دل نهیں سمجهه سکتے - بهتر هے که وه هماري فکر میں اپنا عیش تلخ نه کریں ' اور هم کو هماري حالت پر چهوڑ دیں - هم اپنے ناصحوں کو دیکهه چکے هیں اور اب کسي نئے تجربے کي هم میں همت نهیں -

(هز انر) براہ نوزش فرض کریں که ترکي کے کسي ارمني گرجے کے گنبد کا مثلث ناس ترکي توپوں کي زد سے گرگیا هو ' یا کسی مقدس پادري کو پهانسي پر چڑها کر ' اسکا موقعه دیا گیا هو که اپنے خداوند مصلوب کي سنت ادا کرنے کا شرف عظیم حاصل کرے - یا گرجے کے احاطے کے اندر پانچ هزار " مقدس کنواري " کے پرستاران جمیله کے ساتهه وهي سلوک کیا جاے ' جو فلاکت زده البانی عورتوں کے ساتهه کیا گیا هے - اور اسکي نسبت هاوس اف کامنس میں حکومت کو جب توجه دلائي جاے که اسلام کي اس بربرانه خوں ریزي اور وحشیانه ظلم و تعدي پر کیوں خاموشی اختیار کرلي گئي هے ؟ تو سر ایڈورڈ گرے جواب دیں که " ایک غیر طرفدار حکومت کیلیے یه محال هے که وهاں جاکر اسکا انسداد کرے "

هز آنر اپنے قلب مبارک پر هاتهه رکهکر فرمائیں که ایسي حالات میں انکے خیالات اپني قومي حکومت کي نسبت کیا هونگے ؟

(هز آنر) کسي ایسے " مسیحي اتحاد " سے با لکل بے خبر هیں جو اسلام کو مٹانے کیلیے کیا گیا هے ' اور اسکو صرف چند فتنه انگیز مفسدوں کا اختراع سمجهتے هیں - یه اچهي بات هے ' اور هندوستان میں همارے حکمران یورپ اور انگلستان کے واقعات سے عملاً لاعلم هي رهیں تو انکے اور همارے ' دونوں کیلیے بهتر هے - لیکن افسوس که جس طرح هز آنر اپنے آپ کو اور همکو ' دونوں کو یورپ کے " بین الاقوامي " فلسفهٔ سازش کے سمجهنے سے قاصر سمجهتے هیں ' ویسا هي هم بهي خود اپنے تئیں اور انکو ' دونوں کو واقعات کے قدرتي اثر کے محو کرنے سے بهي قاصر پاتے هیں - هز آنر کي قدرت سے باهر هے که وه " مشرقي مسئله " کي اُس پوري تاریخ کو هم سے چهپا سکیں جو گذشته نصف صدي کے " بین الاقوامي مسائل " کي اصلي محور رهي هے - سلطان عبد الحمید نے ممالک غیر کي خبروں اور یورپ کے اخباروں کي فوج میں اشاعت بند کردي تهي ' مگر گورنمنٹ آف انڈیا کے هم شکر گذار هیں که اُس نے ایسا نهیں کیا هے - پس جو کچهه همیں معلوم هے هم اس پر هز آنر کي تصدیق و تغلیط کے محتاج نهیں -

فرڈنینڈ اور شاہ یونان اعلان جهاد کرتا هے ' جس طرح چوتهي صلیبي جنگ میں پادریوں کے گروه جنگ مقدس کا صبح و شام وعظ سناتے تهے ' اسي طرح بلغاري اور سروي پادري فوج کے ساتهه ساتهه بائبل در بغل سفر کرتے هیں ' لیکن تمام یورپ کي فضا میں ایک صداے اعتراض بهي نهیں اٹهتي - یه کیا هے ؟ اگر شیخ الاسلام بهي بلغاریا کے مقابلے میں اعلان جهاد کر دیتا ' تو کیا انگلستان اور یورپ کي حکومتیں خاموش هو رهتیں ؟

با وجود اسکے انگلستان سے مسٹر (بکائن) ممبر پارلیمنٹ صوفیا جاتے هیں اور اعلان کرتے هیں که " تمام انگریز اس جنگ میں بلقان کے ساتهه دل سے شریک هیں ' اور بهت سے انگریز بطور والنٹیر کے آنے والے هیں "

انگلستان میں پادریوں نے اتوار کے دن بلقانیوں کي فتح و نصرت کی دعائیں مانگیں - جنوبي ویلز کے بشپ نے نٹنگهم میں تقریر کرتے هوے کها :

"ترکي کے عیسائیوں کي حالت اب نا قابل برداشت هے - ضرور هے که اعلان جنگ کیا جاے - لهذا آج کا دن اعلان جنگ کا دن هے "

مسٹر لائڈ جارج اور وزیر مال اس انجمن کے قائم کرنے میں شریک هوتے هیں ' جو ویسٹ منسٹر میں بلقانیوں کي حمایت کیلیے قائم کي گئي تهي ' اور انگریزي پارلیمنٹ کے ممبر اسمیں حصه لیتے هیں - اس انجمن میں یه طے کیا جاتا هے که " بلقاني حق بجانب هیں ' نتیجه خواه کچهه هي کیوں نهو ' مگر مقدونیا ضرور آزاد کردیا جاے گا "

رهي انگلستان کي عام پبلک ' تو ابهي کل کي بات هے که (پال مال گزٹ) نے لکها تها :

" همارا اصلي فرض یه هے که عیسائیوں کي مدد کریں - بیشک یه هماري دلي تمنا هے که هم اپنے بلقاني عیسائي بهائیوں کو دیکهیں که وه اسي طرح اس تخت سیادت کو الٹ رهے هیں ' اور مشرقي و جنوبي یورپ کو مسلمانوں سے پاک کر رهے هیں ' جس طرح انکے بهائیوں نے کبهي اسپین کو عربوں سے پاک کیا تها "

کیلیے کیا ایسي جلدي آ پڑي تهي ' جو جلدي کي جاتي ؟ بہر حال اُدھر رو نمائي میں دیر ' اِدھر مشتاقان دید کي بے صبري ' عجیب کشمکش تهي :

ہوتـا ہے از دحـام تمنـا اسي قـدر
ہوتي ہے جتني دیر کشود نقاب میں

خدا خدا کرکے صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب بطور مقدمۃ الجیش کے تشریف لائے - گو خود انکا آنا جلوۂ یوسفي نہ تھا ' لیکن اپنے ساتھہ " نسیم پیراهن " کي بشارت ضرور رکھتا تھا - انھوں نے سب سے پہلے " صحبت نیم شبي " کا اعلان کیا ' اور " جنگل میں منادي کرنے والے یوحنا " کي طرح خبر دي کہ " راہ صاف کرو کیونکہ آسمان کي بادشاهت اب قریب ہے ! ! "

(۸)

یہاں تک کہ دس بجے - صدھا نظر ہاے منتظرہ ' اور صدا ہاے مضطرب کي صفوں سے گذرتي ہوئي " ارباب حل و عقد " کي قطار جلوہ فروش ہوئي ' اور " حجلۂ سازش " (۱) کے تمام " عروسانِ شب زندہ دار " ایک ایک کرکے نظر نواز بزم و انجمن ہوے - چہروں نے پہلي ہي نظر میں ارباب نظر سے رمز فروشي کي کہ رات بھر میں رنـگ بدل چکے ہیں :

شب تو شراب خوردۂ ' با تو صد نشانیها ست !

انھي میں ہمارے شیوہ طراز دوست مسٹر (محمد علي) بھي تھے - صحبت نیم شبي کا خمار آنکھوں میں ' اور شب بیداري کي افسردگي چہرے پر - جي میں آیا کہ بڑھکے پوچھیں :

تو شبانہ مي نمائي ' بہ برکے بودي امشب ؟
کہ هنـوز چشـم مستت اثـر خمـار دارد !

لیکن ہمارے دوست نے اپني ایک رات کي حریف پرور اداؤں سے نئے دوستوں کا ایسا حصار ہجوم پیدا کرلیا تھا ' کہ اب اسکا موقعہ ہي کب باقي رہا تھا ؟

جو کام میں غیر کے ہوئیں صرف
افسـوس وہ دلـربا ادائیـں !

(۹)

در اصل اب فونڈیشن کمیٹي کي تمام بحث آکر اسپر ختم ہوگئي تھي کہ ڈاکٹر میجر (سید حسن) بلگرامي کا رزلیوشن منظور ہو یا غیر منظور - تمام دیگر مسائل طے پا چکے تھے ' اور اصلي پتھر جو ارباب کار کو حصول یونیورسٹي کي راہ میں نظر آتا تھا ' یہي رزلیوشن تھا -

اس رزلیوشن کا مقصد في الحقیقت کسي قومي یونیورسٹي کیلیے اصل مبنی ' اور بمنزلۂ بنیاد کار کے تھا ' یعنے گورنمنٹ کے اختیارات کا مسئلہ - رزلیوشن کے الفاظ یہ تھے :

" قوانین کالج کي دفعہ ۴۱ - ضمن ٥ - میں جو اختیارات اسوقت ٹرسٹیوں کو حاصل ہیں ' انسے زیادہ اختیارات یونیورسٹي کي صورت میں ' حضور ویسراے کو بحیثیت چانسلر نہ دیے جائیں "

میجر صاحب نے اس تجویز کو بعد از ہزار سعي و مجاہدت پیش کیا ' اور تمـام آزاد خیال طبقے نے (جو قوم کو قومي یونیورسٹي کے دھوکے میں ایک گورنمنٹ یونیورسٹي خـریدنے سے بچانا چاهتا تھا ' اور جسکي قیمت میں علي گڈہ کالج بھي ہاتھہ سے جاتا تھا) ساتھہ دیا اور آخر تـک ساتھہ دینے کیلیے طیار تھا - اب جو وہ تشریف لاے ' تو اسٹیج پر آتے ہي میں نے انسے پوچھا : فرمائیے کیا ارادہ ہے ؟ کہا کہ " صلح کاري کے ساتھہ کام کرنا بہتر ہے ' اور مجھکو یقین دلایا گیا ہے کہ بحالت موجودہ میرا رزلیوشن پاس نہیں ہوسکتا " (حالانکہ آخري خیال درست نہ تھا)

میں نے اُسي وقت " انا للہ " کا جو برسوں کي شام کو زباں پر گذرا تھا ' اعادہ کیا ' کہ اپنے قیاسات کي پوري تصدیق ہوگئي - اب " صلح " کي خواهش ہے ' گو تمام یوروپین ٹرکي ہاتھہ سے جاے -

میجر صاحب کانفرنس کي صدارت کیلیے تشریف لاے تھے ' اور في الحقیقۃ ... جس قابلیت اور صداقت کے ساتھہ انھوں نے اپنے فرض کو ادا کیا ' وہ انکي عظمت کیلیے بہت بڑي چیز ہے - پس بہتر تھا کہ وہ فونڈیشن کمیٹي کے اجلاس میں حصہ نہ لیتے اور اس رزلیوشن کو پیش ہي نہ کرتے - وہ نئے نئے قوم کے سامنے آئے اور آتے ہي اپنے تئیں ایک از مایش میں ڈال دیا ' حالانکہ از مایش کي راہ دوسري ہے :

عاشقـي شیـوۂ دندان بلاکش باشـد

۲۹ - کي سہ پہر کو ہمیں خیال ہوا تھا کہ کہیں میجر صاحب کي استقامت " ارباب حل و عقد " کے مقابلے میں مرعوب نہ ہوجائے ' ہم نے خیال کیا تھا کہ اگر وہ اپني تجویز میں ترمیم پسند کرینگے یا واپس لے لیں گے ' تو معاً کوئي دوسرا شخص اسکو پھر پیش کردیگا - لیکن افسوس کہ ۲۸ - کي صبح کو حالت بدلگئي - ہم ایک شعر یاد کرنے لگے ' جسکا پہلا مصرعہ یاد نہیں آتا تھا - دوسرا مصرعہ یہ ہے :

اگر ماند شبے ماند ' شبے دیگر نمي ماند

(۱۰)

با وجودیکہ مجلس " نیم شبي " کے قول و قرار صلح سے دل مطمئن اور منصوبے قوي تھے ' لیکن پھر بھي جنـگ کے اجرا کا خوف دلوں میں باقي تھا - اسکے لیے علاوہ اور بہت سي تدابیر مختلفہ کے جو بارہ دري کے دروازے اور خود اندر بھي کي گئیں تھیں ' ایک خاص تدبیر خود اسٹیج پر بھي ارادوں کي مخبري کرتي تھي - دو قطاروں کي مصفف پلٹنیں پریسیڈنٹ کي کرسي اور میز کے چاروں طرف فرش پر بٹھائي گئي تھیں ' اور نہیں معلوم اس بلغاري محـاصرہ کا (ایڈریا نوپل) کونسا تھا ؟ بعض اشخاص جو کل تـک جلسوں میں اپني پگڑیوں کے ذریعہ ممتاز تھے ' ہم نے خاص طور پر دیکھا کہ آج کے پیش آنے والے واقعات سے متنبہ ہوکر ترکي ٹوپي کے یونیفارم سے لیس ہوکر آے تھے - شاید اسلیے کہ اوروں کے پگڑي اتارنے سے پہلے خود ہي اُتار بیٹھیں ' یا اسلیے کہ جنـگ کے موقعے جس مستعدانہ چستي و چالاکي کے خواہاں ہوتے ہیں ' انکے لیے پگڑي کے زود گسل پیچ مناسب حال نہیں -

ہم نواب (وقار الملک) بہادر کے پیچھے ہي بیٹھے ہوے تھے - ہم نے دیکھا کہ اس حالت کو بطور خود نواب صاحب قبلہ نے محسوس فرمایا ' اور ان لوگوں سے باصرار کہا کہ اسطرح نہ بیٹھیں ' غالباً یہ بھي فرمایا تھا کہ اس سے لوگوں کو شبہات پیدا ہوتے ہیں (مگر یہ آخري جملہ یقیني طور پر یاد نہیں ' ممکن ہے کہ کسي اور نے کہا ہو)' لیکن وہ نبرد آزمایان جنـگ ' جو آج اپنے دست و بازو کے جوہر دکھلانے کیلیے جمع ہوے تھے ' بھلا ان نصائح و احکام کي کب پروا کرنے والے تھے ؟

اس ہجوم و حصار سے ایک خاص مقصود بظاہر یہ نظر آتا تھا کہ اگر کوئي شخص مخالفت میں تقریر کرنے کیلیے آمادہ ہو ' تو اسکو بر وقت اسکا موقعہ ہي نہ ملے ' کیونکہ اول تو مقرر کیلیے کھڑے رہنے کي کہیں جگہ ہي نہ تھي - دوسرے اس محاصرے

(۱) سازش کا لفظ شاید پہلے بھي کہیں گذر چکا ہے - لیکن یہ میري جانب سے نہیں ہے ' بلکہ بعینسہ نواب صاحب قبلہ کا لفظ ہے - جو انھوں نے اپنے مضمون میں دو جگہ استعمال فرمایا ہے - منہ -

اس صحبت فلکي میں تو یه عجائب و غرائب انجام پا رھے تھے ' اور ادھر زمین کے بسنے والوں کي قسمت سر پیٹ رھي تھي :

بگزر ز سعــادت و نحــوست ' که مــرا
ناھیــد بغمــزہ کشت و مریخ بقھــر !

(٤)

اصل یه ھے که پہلے اجلاس میں جن بعض زبان آوران ازادي نے سرگرم تقریریں کي تھیں ' انکي نسبت لیڈروں نے پہلے ھي سمجھه لیا تھا که ابھي ان سنہري تکروں کیلیے آگ کي آزمائش باقي ھے - ۲٦ - ڈسمبر کے جلسے میں جبکه لفظوں کي جگه زبانوں سے شعلے نکل رھے تھے ' تو (راجه صاحب محمود آباد) ھمارے مجلس طراز دوست مسٹر (محمد علي) کو مخاطب کرکے دل ھي دل میں ضرور کہتے ھونگے :

مجلس طرازیوں کے چکھاؤنگا سب مزے
تم اتفــاق سے کہیں تنہــا اگر مــلے

بالاخر انتظار میں زیادہ دیر نہیں لگي' اور بہت جلد تنہائي کا " گوشهٔ خلوت " ھاتھه آگیا - خلوت کے اسرار و نیاز محرمانِ مجلس تک تو پہنچتے نہیں ' ھم ایسے غیروں کو کیا خبر؟ تاھم یہاں تک تو تمام راوي متفق ھیں که (راجه صاحب) نے اپني شکست کا اعتراف کیا اور کہا که اگر ھرانا ھي چاھتے تھے تو ھار جانے کا اقرار کرتے ھیں - اب آور کیا چاھتے ھو ؟ :

بیــا که ما سپــر انداختیم اگر جنـگ است !

کہا جاتا ھے که (راجه صاحب) نے کہا تھا که " جب تـک مسٹر محمد علي رام نه کیے جائیں گے ' کچھه نہیں ھوگا " یہي سبب ھے که اس " خلوت شب " کي بارات کا دولھه انھي کو بنایا گیا ' اور رات بھر " سہرے " کي تزئین و آرایش میں صـرف ھوگئي - خیــر ' ھمکو اس سے کوئي بحث نہیں که رات بھر کي بیداري خلوت میں کیا کچھه کیا گیا ؟ ھم تو صبح کي چشم خمار آلود ' اور زلف پریشان کي ادائیں دیکھنے والوں میں تھے - اور یه جو اپنے حصے میں آیا ' تو اسپر شاکي بھي نہیں - ھمارے دوست کے ھم وطن بلکه انکے سابق رئیس (یوسف علي خاں ناظم) کا فلسفه اس مـوقعه کیلیے ھمیں یاد تھا :

ادائیں شب کي تو سب لوگ دیکھتے ھیں ' مگر
ھم انکي بگڑي ادائیں سحــر کو دیکھتے ھیں

(٥)

خیر ' یه تو اس " شب وصل " کي شام تھي ' اسکے ذکر کو کہیں جلد نبٹائیے ' کیونکه اصلي پر لطف حصه تو اسکے بعد آتا ھے ' جبکه رندانِ بادہ گســار نے " حجلهٔ نیــم شبي " اراسته کیا ' اور موٹر کاریں بھیج بھیج کر ایک ایک شریک پیماں کي قسمتِ خفته کو مژدهٔ بادہ گساري سے بیدار کیا گیا :

وقت آں نیست که در حجره بخوابي تنہا !

" ذکر عیش بهه از عیش " یعني :

ذکر حبیب کم نہیں وصل حبیب سے !

چشم تصور سے کام لیجیے که ڈسمبر کے آخري ھفتے کي سرد راتیں ھیں ' لیلاۓ شب کي زلف کمر سے گذر چکي ھے ' ایک کنج خلوت میں صحبت بادہ پرستي گرم ھے ' اور گرم گرم سازشوں کي :

دھري شراب ھے ' بیٹھے ھیں جا بجا ساقي !

قبل اسکے که آپ کسي مدعي زھد کو الزام دیں' آپ ھي کو منصف بناتے ھیں که بھلا ایسي توبه شکن اور ولوله انگیز صحبت میں اگر ھمارے کسي " دوست " کي توبه نے لغزش کھائي' اور اُس جام عہد فراموش کو منهه سے لگاتے ھي بني' جو کسي کے "دست طلائي" نے پیش کیا تھا ' تو انصاف کیجیے ' آخر پہلو میں دل کس کے نہیں ھے ؟ اور پھر یه تو وہ مقام ھے که ھاروت و ماروت کے قدم بھي لڑکھڑا گئے تھے :

ساقیا مرنج از من ' عالم جوانیہا ست !

خود صحبت آزمایانِ شبینه کا بیان ھے که یه بادہ گساري رات کے دو بجے تک جاري رھي تھي - الله الله !! جاڑے کي راتیں اور پچھلے پہر کي "پر اسرار" صحبتیں !! آپ الزام واعتراض کي فکر میں ھیں' اور " رات کے دو بجے " کے لفظ سے نہیں معلوم کیسے کیسے خیالات میرے دماغ میں گذر رھے ھیں ؟ رات کي تاریکي' پچھلا پہر' رندان شاطر و کہنه مشق کا ھجوم ' اور بعض نوجوان و نوآموز مدعیان حریت ' پھر شغل مے پرستي کا یه عالم ! اب کیا کہوں که کیا کہنا چاھتا ھوں ؟

مست بر بستــر من افتد و رندان دانند
حالت مست ' که بر بستر ھشیار افتد !

(٦)

اب اُدھر کي سنیے - یہاں تو شب زندہ دارانِ بادہ گساري " صبح خمار " کي اعضا شکنیوں میں کروٹیں بدل رھے تھے' اور ادھر صبح اٹھه بجے ھي سے اجلاس کا ھال تماشائیان بزم سے بھر گیا - ایک دن پہلے حصول مقصد کیلیے جو تدابیر گونا گوں و بوقلموں اختیار کي گئي تھیں ' منجمله انکے ایک تدبیر خاص یه تھي که جلسه کیلیے ٹکٹ مقرر کر دیا گیا ' اور یہاں تک ھمیں بھي اتفاق تھا ' کیونکه آج اسٹیج پر پردے سے جو پتلیاں نکلنے والي تھیں ' وہ تھیٹر کے اموخته یاد کیے ھوے ایکٹروں کي طرح ایک تماشے سے زیادہ نه تھیں ' اسلیے ضرور تھا که (باصطلاح عوام) اس " تماشه گھر " کیلیے ٹکٹ بھي مقرر کیا جاے ' لیکن اسپر طرہ یه تھا که ٹکٹ کیلیے پہلے تو یه شرط لگائي گئي ده صبح آٹھه بجے سے پہلے لے لیے جائیں ' حالانکه جاڑوں میں اٹھه بجے تـک رات کي کہر سے فضا بھي صاف نہیں ھوتي - پھر ٹکٹ کیلیے تھیٹر کے صدر دروازے پر ٹکٹ گھر کي کھڑکي کا اعلان کیا گیا تھا ' لیکن جو لوگ وھاں پہنچتے تھے انسے کہا جاتا تھا که راجه صاحب کے ھاں جایئے - راجه صاحب کے ھاں سے صدا اُٹھتي تھي که جہانسے آئے ھیں' اسي طرف پچھلے پانوں پھریے :

یاں سے واں ' واں سے یہاں' حکم ھوا وصل کي شب
ھــم اٹھــاتے ھي بچھاتے رھے بستــر اپنــا !

اس سے غالباً مقصود اصلي یه تھا که ان مشکلات کي وجه سے ازاد خیال طبقے کي مجاریتي جمع نہو سکے - یه بھي خبر اڑرہي تھي که ایک جماعت کل کیلیے باھر سے ٹھیکے پر بلائي گئي ھے - ایک جماعت راوي ھے که پولیس کي قوت سے بھي کام لینے کا ارادہ کیا گیا تھا - لیکن صبح کو پھر ان تمام انتظامات کے عمل میں لانے کي ضرورت باقي نہیں رھي ' کیونکه رات کے قول و قرار کے بعد سب مطمئن ھوگئے تھے ' که جب خیموں میں باھم صلح کرلي ھے ' تو میدان جنـگ میں لڑائي کا اب کیا خوف ؟ (ناظم پاشا) جب ساتھه ملگیا تھا ' تو (کامل پاشا) بے فکر ھو گیا تھا' کیونکه اُس نے سمجھه لیا تھا که فوج کي اصلي قوت اسکے ھاتھه میں ھو یا نہو' لیکن اس وقت تو ضرور ھے -

(۷)

غرضکه آٹھه بجے سے جلسه منعقد ' اور " صاحبان حل و عقد " کا منتظر تھا ' لیکن کسي بزرگ کا پته نہیں ' اور اب پته لگے تو کیونکر؟ جس جنگ کیلیے یہاں فوج جمع تھي ' اسکي صلح رات کے دو بجے کي تاریکي ھي میں انجام پا چکي تھي - اب جلسے میں شرکت

یعنے ایک ھاتھہ ایمان سے ملائیے اور دوسرا وقف مصافحۂ نفاق - یعنی ایک ھاتھہ میں " جام غلامی" اور دوسرے میں " سندان حریت "

درکفے جام شریعت درکفے سندان عشق
ھر ھوسنـا کے نداند جام و سندان باختن

مذبذبین بین ذالک ' لا الی ھا اولاء ' ولا الی ھا اولاء ! (۴ : ۱۴۲) :

معشـوق ما بشیوہ ھر کس موافق ست
با ما شـراب خورد و بزاھد نمـازکرد

نومن ببعض و نـکفـر ببعـض ' و یـریدون ان یتخـــذوا بیـن ذالک سبیلا (۴ : ۱۵)	بعض باتوں میں راہ ایمـــان اختیار کرینـگے اور بعض میں راہ کفـــر' وہ چاھتے ھیں کہ ان دونوں کے درمیـان کوئي تیسري راہ اختیار کریں -

حقیقت یہ ھے کہ اس " جمع اضداد " کي راہ نہایت مشکل ھے - ایک ھاتھہ میں جام باطل پرستي رکھیے ' اور دوسرے میں سندان حق پرستي ' اور دونوں کو باھم زور زور سے ٹـکرایئے ' مگر شرط یہ ھے کہ باطل کے جام بلوریں میں بال تـک نہ آے ' اور سندان حق پرستي بھي ھاتھہ سے الـگ نہو !

ھر ھوسنا کے نداند جام و سندان باختن !

اوروں کي خبر نہیں ' مگر اپني کمزوري کا تو ھمیں صاف صاف اعتراف ھے - اس شعبدہ بازانہ چابک دستي کي مشق کیلیے بڑي بڑي قابلیتوں کي ضرورت ھے ' یہ مقامات عالیہ ھم تہي دستان کمال کو ابھي حاصل نہیں ھوے -

(۱۳)

میجر صاحب کي تائید کے بعد میں نے تقریر کرني چاھي ' لیکن خواجہ غلام الثقلین صاحب نے کہا کہ وہ رزولیوشن کي نسبت ایک ترمیم قلمبند کرچکے ھیں ' اسکو پیش کرینگے - چنانچہ خواجہ صاحب نے نہایت خوش اسلوبي کے ساتھہ تقریر کي اور دانشمندانہ طریقہ سے بعض اختیارات مہمہ کے محفوظ رکھنے کي ضرورت واضح کي - لیکن انتظامات مخفیہ سرگرم کار تھے - مخالفت کي آوازیں اٹھنا شروع ھوگئیں -

اس عرصے میں ' میں کیا سونچ رھا تھا ؟ تمام قیاسات کي تصدیق ھوچکي تھي ' اور معلوم ھوگیا تھا کہ آزاد خیال پارٹي کي قوت کو شکست دینے کیلیے ایک عنصر ' مرکب سے الـگ کرلیا گیا ھے - پھر اور جو جو تدبیریں ۲۶ - کے مدعیان آزادي اور ھنگامہ فرمایان حریت کو اپنے قابو میں لانے کیلیے کي گئی تھیں ' وہ بھي کامیاب ھوگئي ھیں - ایک پورا جال ھے ' جسمیں سب کے پانوں پھنس گئے ھیں - پھر کیا رنـگ بدلا ھوا دیکھکر میں بھي خاموش ھوجاوں ؟

یہ ایک مفت کي ھر دل عزیزي اور احسان مندي تھي جو بغیر کسي نقصان کے حاصل ھوتي تھي - کیونـکہ تمام مدعیان آزادي و حق پرستي سر جھکا چکے تھے ' اور اب اس حق و باطل کے مرکب معجون ھي کا نام " حق خالص " تھا ' پس آزاد خیالي اور حق پرستي پر کوئي آنچ نہیں آتي ھے ' اور ھر دلعـزیزي کي دولت ھاتھہ آجاتي ھے - حق بھي اپنے ھي حصے میں آتا ھے ' اور باطل کا دامن بھي نہیں چھوٹتا - پھر کیا مضائقہ اگر چند لمحے کي خاموشي سے مدتوں تـک کام دینے والي کمائي پیدا کرلي جاے ؟

یہ خیالات تھے جو اس موقعہ پر قدرۃً ھر دماغ میں گذر سکتے تھے ' لیکن گو قوت کا ایک لمحہ کیلیے بھي دعوا نہیں ' تاھم ایسے ایسے نزعات شیطانیہ کیلیے تو الحمد للہ اپنے پہلو میں ایک قوت رکھتا ھوں - " ھر دلعزیزي " کي خواھش سب سے بڑا " شیطان " ھے جسکي ایک نگاہ گرم کے ساتھہ ھي ھمتوں اور استقامتوں کي بڑي بڑي چٹانیں پاني ھوکر بہہ جاتي ھیں ' لیکن جس دن میں نے اپني پہلي اواز

زنجیر سے ازاد کر لیا ' اور استقامت کي توفیق اللہ کے ھاتھہ میں ھے -

میرے عقیدے میں " ھر دلعزیز " کا زیادہ صحیح نام " منافق " ھے اور یہ محال قطعي ھے کہ ایک شخص " حق گو " بھي ھو اور پھر بزم ایمان و کفر' دونوں میں ھر دلعزیز ھو - جو لوگ چلنا چاھتے ھیں' انکو سمجھہ لینا چاھیے کہ انکے سامنے صرف دو ھي راھیں ھیں' حق و باطل ' کفر و ایمان ' نور و ظلمت ' اور خدا پرستي و شیطان پرستي ' انھي دو راھوں میں سے کسي ایک کو اختیار کرلیں - یہ بالکل فضول کوشش ھے کہ دونوں میں سے کوئي نئي درمیاني راہ پیدا کي جاے - میں نے تو ارادہ کرلیا ھے کہ خواہ کچھہ ھي کیوں نہو ' لیکن اپنے ظاھر و باطن کو ایک رکھونگا ' اور جو دل میں ھوگا ' اسي کو زبان کے حوالے کرونگا ' دعا کرتا ھوں کہ خدا جلد مجھے کسي سخت آزمایش میں ڈالے ' اور مجھے اپنے دل کي استقـامت کے آزمانے کا موقعہ ملے - وعلی اللہ ' فلیتوکل المتوکلون -

مجھکو بعض صاحبوں نے روکا کہ اب مخالفت میں تقریر کرنا بے فائدہ ھے - نواب اسحاق خاں صاحب نے کہا کہ ایک بات پر اب سب متفق ھـوگئے ھیں ' مخـالفت سے کیـا فائدہ ؟ لیکن در حقیقت ان بزرگوں کي غلطي تھي - مخالفت اسلیے نہیں کي جاتي کہ موافقت کي صدائیں بلند ھوں ' اور لوگ چیرز کا ھنگامہ بپا کر خیر مقدم کریں ' بلکہ صرف اسلیے کي جاتي ھے کہ ایمان اور ضمیر کا حکم ھوتا ھے کہ ایسا کرو - یہ حکم بالکل اس سے بے پروا ھے کہ لوگوں کا کیا حال ھے ؟ کوئي سچي بات اسلیے نہیں ترک کردي جاسکتي ' کہ لوگ اسکا استقبال نہیں کرینگے - سچ ' سچ ھے اگرچہ تمام عالم میں ایک بھي اسکا دوست نہو - البتہ یہ حالات و واردات اور ھیں - جنکے سمجھنے سے اپنے بزرگوں اور دوستوں کو ابھي عرصے تـک مجبور و معذور سمجھتا ھوں :

حریف کاوش مژگان خوں ریزش نئي ناصح
بدست آور رگ جانے ' و نشتر را تماشا کن

جس چیز کو آپ لوگوں نے " ایمان " سمجھا ھے ' اپنے عقیدے میں وھي کفر ھے - حق کي پرستش کیلیے اولین شے قرباني ھے اور آپکا دماغ ابھي اسکا تصور بھي نہیں کرسکتا - ساري عمر نفس کي پرستش میں کٹي ھے ' اب چند لمحوں کے اندر آپکو خدا کیسے دکھلا دوں ؟ اپني اپني راہ ھے ' اور اپنا اپنا مذھب :

و للناس فیما یعشقون مذاھب

اب لوگ مجبور ھیں ' لیکن میري راہ میرے لیے چھوڑ دیجیے ' اور جہاں جا رھا ھوں ' جانے دیجیے - آج نہیں ' مگر کل بتلاؤنگا کہ حقیقت کیا ھے ؟ - خدا کا ھاتھہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ' اور " مستقبل " سے بڑھکر کوئي جج نہیں - عنقریب کھل جاے گا کہ میں کس راہ پر تھا ' اور آپ کہاں جا رھے تھے ' اور وہ مقلب القلوب اپنے بندوں کے دلوں کو میرے لیے کھولتا ھے یا آپکے لیے ؟ البتہ جن دلوں کو خدا اپنے نور ھدایت کیلیے چن لیتا ھے ' ان میں اور تم میں یہي فرق ھے کہ وہ آج جس چیز کو دیکھتے ھیں ' تم کل دیکھو گے - اسي معاملے کو دیکھو ! جلسے میں صرف میں ھي ایک مجرم تھا ' جس نے مخالفت کي - اور سب خاموش رھے ' یا سر شاري نفاق سے جھومتے رھے - لیکن آج سیکڑوں ھیں جو سر پیٹ رھے ھیں - پھر یہ کیا ھے ؟ کیا یہ ایک الہي نشاني نہیں ھے جو حقیقت کے چہرے کو بے نقاب کر رھي ھے ' اور بتلا رھي ھے کہ کس کي زبان اللہ کے ھاتھہ میں ھے جو اسکو کھلواتا ھے ' اور کس کے دل نفس کے قبضے میں ھیں ' جو انھیں ھلنے نہیں دیتا ؟ پھر کیا کوئي انکھہ ھے جو دیکھے ! کوئي کان ھے جو سنے ! اور کوئي دماغ ھے جو سونچے ؟

و ھو الذي انشا لکم السمع و الابصار و الافئدہ ' قلیلا ما تشکرون (۲۳ : ۸۰) [اور وھي خداے قدیر و حکیم ھے - جس نے تمہارے لیے کان ' آنکھیں ' اور دل پیدا کیے '

کي صفوف کي وجهه سے راه مرور اسطرح بند هوگئي تهي' که وهاں تک پهنچنے کيليے کئي منٹوں کي جد و جهد مطلوب تهي - خود هم اور خواجه غلام الثقلين اگر اتفاق سے بالکل استيج کے کنارے پيشتر هي سے بيٹهے هوے نه هوتے' تو تقرير کرنے کا موقعه هي نه ملا هوتا' کيونکه جتني دير ميں مخالف اٹهکر کنارے تک پهنچنے کي کوشش کرتا' اتني دير ميں رزوليوشن پاس هي کرديا جاتا (جيساکه بعد کو به جبر کيا گيا)

ايک اور تدبير خاص وه تهي' جسکے ذريعه موافقت کے چيرز اور مخالفت کا شور و هنگامه پيدا کرنے کي کوشش کي گئي تهي - يعني استيج پر بيٹهنے والي جماعت کا ايک طبقه نيچے مجلس کي مختلف قطاروں ميں متفرق هوکر بيٹهه گيا تها' تاکه وقت ضرورت مجمع کے هر حصے سے ايک ايک صداے موافق اٹهکر شور مچادے' اور معلوم هو که هر طرف سے صدائيں اٹهه رهي هيں - اس انتظام کا سلسله اخر مجمع تک موجود رکها گيا تها - استيج کے سامنے کي تمام کرسيوں پر بهي شريکان راز اشخاص بٹهائے گئے تهے' تاکه اگر کوئي مخالفت ميں تقرير کرے' تو معاً نيچے سے آوازيں اٹهنا شروع هوجائيں' اور اسکے هنگامے ميں مجمع کي مخالف صدائيں مدغم هوکر مفقود هوجائيں- چنانچه جونهي آنريبل خواجه غلام الثقلين نے ترميم پيش کي' گو وه مخالفت ميں نه تهي' بلکه صرف ترميم تهي' تا هم شور و غل کي آوازيں معاً سنائي دينے لگيں -

هم نے يه بهي سنا تها (والعهدة على الراوى) که رات کے پيمان و عهد کے بعد بعض ممتاز ازادي خواه اشخاص نے ايک کاغذ اپني تمام جماعت ميں پهرا ديا تها' جسميں " صحبت نيم شبي " کے صلح نامے کا ذکر تها' اور لکها تها که اب ۲۶ - کے جلسے کے تمام ازاد خيال لوگوں کو اسي کي تائيد کرني چاهيے' اور کسي مزيد مخالفت کي ضرورت نهيں - هم نهيں کهه سکتے که کهاں تک يه درست هے؟ مگر باره دري کے دروازے پر جب ٹکٹ ديکهنے والوں اور آنے والوں ميں هاتها پائي هوري تهي' تو هم شور و غل سنکر باهر نکلے تهے - هم نے اپنے ايک دوست کو ديکها تها' جنکے هاتهه ميں ايک کاغذ تها' اور ايک حلقهٔ احباب ميں کهڑے باتيں کر رهے تهے - هم نے اينده ارادوں کی نسبت پوچها مگر وه ٹال گئے - والله اعلم بحقيقة الحال -

قصه مختصر يه که بڑے بڑے سامان کيے گئے تهے' اور چونکه " صلح " هوچکي تهي' اسليے اب انتظامات خود اُنهي کے هاتهوں انجام پا رهے تهے' جو ۲۷- کي شام تک خود فريق جنگ اور " ازاد خيال " جماعت کے سرغنه سمجهے جاتے تهے' اور در اصل افسوس بهي اسي کا هے :

نيم بسمل اُس نے گر چهوڑا' تو کچهه پروا نهيں
پر يه غم هے' اعتبار دست قاتل اٹهه گيا

(۱۱)

بهر حال مجلس جم چکي تو پرده اٹها' اور اس تماشے کا ايک هي ايکٹ شروع هوگيا - سب سے پہلے همارے عشوه فرما دوست مسٹر (محمد علي) باهر نکلے اور رزوليوشن پيش کيا' وه بيٹهے تو ميجر (سيد حسن) بلگرامي اٹهے اور تائيد کی :

يکے بدزدي دل رفت و پرده دار يکے !

اب نه ۲۶ - کے محرک تهے اور نه موید:

يه لوگ بهي غضب هيں که دل پر يه اختيار!
شب موم کرليا' سحر آهن بناليا!

۲۶ - کي سه پهر کو همارے دوست کا مزاج بهت گرم تها' انکي تقرير اتني پرجوش تهي که اسکي بے اعتدالي هم کو بهي نا گوار گذري اور انکے کان ميں کها که خدا را ذرا لب و لهجه نرم کيجيے - على الخصوص يه بات همیں کچهه اچهي نظر نهيں آئي که سارا زور " جوش محمد " اور " متين الله " کے ضلع پر وه صرف کر رهے تهے اور تقرير صرف صاحبزاده آفتاب احمد خاں صاحب پر شخصي ايرادات کرنے ميں جاري تهي - حالانکه بهتر تها که بغير تشخّص و تعيّن کے وه سب کچهه کهتے - هم کو اعتراف هے که صاحبزاده آفتاب احمد خاں نے اس وقت قابل تعريف ضبط و تحمل سے کام ليا' اور اپني تقرير ميں ايک لفظ بهي نهيں کها - گو جلسه انکا مخالف تها' مگر غصه تو وه شے هے که موقعه شناسي کي مهلت هي کب ديتا هے ؟

ليکن آج انکی تقرار اتني ٹهنڈي تهي که پرسوں جن لوگوں نے انکے جوش کے انگاره سے اپني انگيٹهياں روشني کي تهيں' آج انکو آغاز تقرار هي سے جمهائياں آنے لگيں - پرسوں همارے دوست کے هاتهه ميں شامپين کے جام تهے' آج انهوں نے چاها که ٹهنڈے پاني هي کو وائن گلاس ميں بهر بهر کر تقسيم کرديں - سوڈا بهي نهيں -

هم نے تقرير کا پهلا لفظ هي چکهه کر اپنے قريب کے بيٹهے هوے احباب سے کهديا تها که آج يا تو صرف پاني هے' يا پاني اسقدر ملا ديا هے که بو اور ذائقه' دونوں کا پته نهيں :

مرا اے مي فروش آن بيخودي نيست
مگر در باده آبے کرده باشي

سب سے پہلے همارے دوست نے قسميں کهانا شروع کيں که مجهپر خدا کيليے اعتماد کيجيے' ليکن وه بهول گيے که زياده قسميں کهانا کوئي اچهي علامت نهيں سمجهی جاتي گو اچهي علامت هو:

قسم سچي سهي' پهر بهي ضرورت کيا هے کهانے کي!

همارے دوست کو معلوم نهيں که اعتماد حاصل کرنے کا ذريعه قسموں اور عهد و پيماں ميں نهيں هے' بلکه کسي اور هي چيز ميں هے - سچا اعتماد پيدا کرنے والوں نے کبهي خود قسميں نهيں کهائي هيں' بلکه اپني استقامت اعمال کے زور سے اعتماد کي قسميں دنيا سے لي هيں - اس نکتے کو (خانخاناں) نے سمجها تها :

به پيش صدق و صفا حرف عهد بيکارست
نگاه اهل محبت تمام سوگند ست !

الم تر الي الذين يزکون انفسهم ؟ بل الله يزکي من يشاء !

قبل اسکے که کوئي کچهه کهے' خود انهی نے ڈيپوٹيشن کي تجويز کو " سادي چيک بک " سے تعبير کيا' اور پهر واقسموا بالله جهد ايمانهم کا سلسله شروع هوا - کيا يه اسکا ثبوت نه تها که خود انکا ضمير بهي اس وقت عالم اضطراب ميں هے' اسليے خود هي اپنے سے کهٹکتے هيں' اور خود هي جواب ديتے هيں ؟ صاف معلوم هوتا تها که آج جو کچهه زبان سے نکل رها هے' اس سے همارے دوست کو خود بهي حيا آ رهي هے :

ميں اپني چشم شرق کو الزام خاک دوں
تيري نگاه شرم سے کيا کچهه عياں نهيں ؟

(۱۲)

غرضکه دو دن کي فريقانه معرکه آرائي کو اب اور کهاں تک طول ديا جاتا ؟ اسکا فيصله يوں کيا گيا که بين بين طريقه پسند کيجيے که خير الامور اوسطها - کفر و اسلام' دونوں کو اختيار کيجيے - اهرمن اور يزداں' دونوں کو رام کيجيے - ايک هي طرف کيوں جهکيے جب دونوں کي خوشنودي حاصل هوسکے ؟ صرف کعبے هي کے کيوں هو رهيے جب بتکدے سے بهي رسم و راه رهسکے ؟ ايک هاتهه ميں زنار برهمن ليجيے اور دوسرے هاتهه ميں سجۂ زاهد -

انجمن کے بقیة السیف ممبر زمانے کو مخالف دیکھکر خاموش هوگئے تھے ' لیکن جب انھوں نے دیکھا کہ کامل نے پہلے تو اصلي فرصت جنگ کو دول یورپ اور علي الخصوص اس بساط سیاست کے سب سے بڑے خطرناک شاطر (انگلستان) کے اعتماد پر قربان کردیا ' اور اب صلح کي سازش شروع هوگئي هے ' تو صبر نه کرسکے ' اور باوجود بے پر و بالي کے ایک مرتبه اوڑنے کي آور کوشش کي -

(کامل پاشا) نے انجمن کے ممبروں کے تعلقات قصر سلطاني سے بالکل منقطع کردیے تھے ' اور اس امر کا نہایت شدید انتظام کیا تھا کہ کوئي شخص بغیر کامل کي وساطت کے سلطان المعظم سے مل نه سکے - اسمیں یه مصلحت تھي کہ جنگ کے حالات اور فوجي و قومي آراز سے سلطان المعظم بالکل بے خبر رهیں ' اور جو اطلاعات کامل پاشا اُن تک پہنچادے ' اُسي پر اعتماد کرتے رهیں -

پس سب سے پہلي کوشش جس سے انجمن نے اپنا موجوده دور حیات شروع کیا ' خاندان سلطاني کي اعانت کو حاصل کرنا تھا ' اسي کا نتیجه وہ قومي وفد تھا جو شہزاده یوسف عزالدین کي سعي سے باریاب بارگاہ سلطاني هوا ' اور جسکي سرگذشت هم (انقلاب عثماني) نمبر (۲) میں لکھه چکے هیں -

لیکن کامل پاشا کا ستاره ابھي اوج پر تھا - اُس نے فوراً ایک فتنۂ تازه بپا کردیا ' اور ایسي چال چلي ' که سلطان المعظم کو چند لمحوں کے اندر اپنے هاتھوں میں کرلیا - اس نے کہا کہ اتحادي آپکو تخت سے اُتارنے کي تدبیریں کر رهے هیں - پرنس یوسف اسلیے انکا ساتھه دیتا هے کہ تخت نشین بننے کے منصوبوں میں هے - ساتھه هي ایک فرضي سازش کي خبردي جو گویا محمود شوکت پاشا کي سرکردگي میں انجام پا رهي هے ' اور تمام اتحادي اور خاندان سلطاني کے ممبر اسمیں شریک تھے -

اسي کا نتیجه وہ عام گرفتاري تھي جس نے چند گھنٹوں کے اندر ۸ - سو انجمن کے ممبروں اور هواخواهوں کو دنیا سے الگ کردیا -

* * *

جو لوگ بچے تھے ' وہ قسطنطنیه سے خفیه نکل گئے - صرف آٹھه آدمي شہر میں اسلیے رهگئے ' تاکه ان گرفتاران ظلم کي رهائي کي تدبیریں کریں -

یه ایک نہایت خطرناک قیام تھا ' جو ان آٹھه فدائیان ملت نے گوارا کیا - قید خانے کے دروازے انکے منتظر تھے ' اور کمال پاشا کي آنکھیں بیدار تھیں ' تاهم انکي غیرت نے گوارا نہیں کیا کہ رفیقان کار زندان بلا میں گرفتار هوں ' اور وہ انکو چھوڑ کر اپنے عیش کدوں کي راہ لیں -

انکو بڑي تقویت (شہزاده یوسف) سے ملي جس نے انکو اپني حفاظت میں لے لیا تھا اور عہد واثق کیا تھا کہ انکي اعانت سے کبھي دست بردار نهوگا -

یہي اٹھه آدمي تھے ' جنکو آنے والے حوادث و انقلاب کا اصلي باني ' اور اتحاد و ترقي کے نئے دور کا مبدۂ اصلي سمجھنا چاهیے -

ان میں سے چھه آدمي حسب ذیل هیں ' جنکے نام هم کو معلوم هوسکے :

(۱) ڈاکٹر مصباح الدین شریف بے
(۲) عزیز بے (غازي انور بے کے چھوٹے بھائي)
(۳) خلیل بے (جنکي تصویر دو مرتبه الهلال میں شائع هوچکي هے)
(۴) عمر ناجي بے مناستري
(۵) عثمان نجاتي بے سب ایڈیٹر طنین
(۶) شریف نوري بے ایڈیٹر اخبار " عثماني " سلانیک

کامل پاشا کي ان لوگوں پر نظر تھي - اس نے گرفتاري کیلیے پوري تجسس کي ' لیکن یه لوگ اسطرح پوشیده رهے کہ اسکو انکے قسطنطنیه سے چلے جانے کا یقین هوگیا -

* * *

ان اٹھه ادمیوں میں پانچ انجمن کے " فدائیوں " میں سے تھے - " فدائي " گروه اور انکے پر اسرار فرائض کا بیان آگے آے گا -

ان لوگوں کے سامنے دو کام تھے - مقدم ترین کام گرفتاران حکومت کو رها کرانا تھا - اسکے بعد انقلاب حالت کي سعي -

محمود شوکت پاشا بھي نظر بند کردیے گیے تھے اور انسے اس بارے میں کوئي مدد نہیں ملسکتي تھي -

ادرنه کے ایک خیمے میں غازي انور بے اور انکے هم راز

یه اُس راز دارانه صحبت کا مرقع هے ' جہاں روانگي سے ایک دن پہلے غازي موصوف نے مشورے کیلیے اپنے چند رفیقان صرابلس کو جمع کیا تھا -

ترکي میں باوجود انقلاب دستور کے ابتک پبلک اوپینین کوئي شے نہیں هے ' اور اصلي طاقت فوج هے - جو لوگ انجمن اتحاد و ترقي کو الزام دیتے هیں کہ اس نے فوجي قوت کو انقلاب حمیدي کے بعد بھي اپنے قبضے میں رکھا ' وہ بھول جاتے هیں کہ قسطنطنیه پیرس یا نیویارک نہیں هے - جب هر تحریک اور هر جماعت اپنے هر طرف مخالف قوتوں کا حصار پاے ' تو اپنے زنده رهنے کیلیے مجبور هے کہ کسي نه کسي قوت کو اپنا حامي بنائے - ترکي میں فوجي آواز کے سوا آور کسي آواز میں قوت نہیں هے ' اور ابھي عرصے تک یہي حالت رهے گي -

پس ضرور تھا کہ اس وقت بھي فوج هي سے مدد لي جاتي - فوجي افسروں کا بڑا حصه همیشه اتحادیوں کے ساتھه رها اور اب بھي ساتھه تھا ' مگر انقلاب وزارت نے انکے تعلقات فوج سے بالکل منقطع کردیے تھے ' اور انکو کچھه خبر نه تھي کہ اتحادیوں پر کیا گذر رهي هے ' اور موجوده حکومت ملک کے ساتھه کیا کر رهي هے ؟ -

یه جماعت دو حصوں میں منقسم هوگئي - چار آدمي بھیس

ناموران غزوۂ بلقان

انقلاب عثمـــاني

(٤)

— * —

(انور بے) كي طلبي سے ورود قسطنطنيه تـک

—: * :—

(مقتبس از بعض جرائد عثمانيه و مراسلۂ ڈ ـ ٹر مصدام الدن ب)

— * —

تبارک الذي بيده الملـكوت ' و هو علی کل شئ قدير !

—: * :—

انقلاب پر كئي هفتے گذر گئے - اس عرصے ميں عربي اخبارات کے مضامين ' ٹائمس اور ڈيلي ٹيلي گراف وغيره کے نامه نـگاروں كي مراسلات ' اور اور مختلف ذرائع سے آئي هوئي معلومات شائع هوتي رهيں - ليكن با ايں همه اصلي عقده اب تـک لاينحل هے !

عين انقـلاب کے دن جو واقعات گذرے ' انكي صحيح روايت كا تجسس بعد كو هو رهے گا - وه علانيه پيش آنے والے واقعات تھے جو روز روشن ميں سب كو نظر آے - ليكن اس سررشتۂ طلسم كي اصلي گره يه هے كه جو كچھه پردے کے باهر دنيا نے ديكھا ' اسكا ساز و سامان ' پردے کے اندر كيونكر كيا گيا ؟ يه ايک ميدان كارزار تها ' جس نے صبح كو فتح و شكست كا فيصله كر ديا ' ليكن وه كون تها ' جس نے شب كي تاريكي ميں اسكا نقشه مرتب كيا ؟ يه ايک كلمۂ الهي كي حفاظت ' اور تخت خلافت کے بقا کے ليے فزع اكبر كا دن تها ' اور ضرور تها كه اسكو نجات دينے كيليے دست خالق كسي دست مخلوق كو اپنا آله بنائے - پس اس نے بنايا اور اپني تلوار اپنے بندوں کے هاتھوں ميں پكڑا دي ' ليكن پھر وه كون تها ' جو اس نيابت الهي كا مستحق هوا ' اور جسكے دست حق پرست نے " سيف الله المسلول " سے ملقب هونے كا استحقاق پيدا كيا ؟

اس آخري سوال کے جواب ميں بغير كسي تامل کے كها جاسكتا هے كه (انور بے) - ليكن پھر نصـرت الهي كي يه قوت قاهره ' اسلام پرستي اور خدمت ملي كا يه مجسمۂ وحيد ' عقول و مدركات انسانيه كيليے يه ايک برق اعجاز ' يعني (انور بے) اندرون طرابلس اور صحراے ليبيا سے كيونـكر باسفورس کے كنارے پهنچ گيا ؟

ان سوالات كا ابتـک كہيں سے جواب نہيں ملا ' يهي وه اصلي عقده هے ' جو اب تـک لاينحل هے اور جب تـک حل نهو ' اس وقت تک هم اس انقلابِ محبوب و عزيز کے متعلق بالكل تاريكي ميں هيں -

ليكن ميں آج اسے حل كرونگا ....

* * *

اتحاد و ترقي كي وزارت كي شكست کے ساتھه هي جنـگ بلقان شروع هوئي تهي - گو وه فريقانه مناقشات كا ايک شديد ترين دور تها ' تاهم ياد هوگا كه بمجرد اعلان جنـگ کے اتحاد و ترقي نے اپنا اعلان صلح شائع كر ديا تها اور لكهديا تها كه چونكه حكومت كو غيروں سے مقابله پيش آگيا هے ' اسليے اب آپس كي رنجشيں بهول جانا چاهئيں -

جاويد بے ' طلعت بے ' اور خليل بے ' فوج ميں داخل هوگئے تھے - ليكن با اين همه (كامل پاشا) كي وزارت نے رياست هاے بلقان سے لڑنے كي جگه انهي كو اپني اصلي جنـگ كا نشانه قرار ديا ' اور انكي جانب سے گذشته باتوں کے بهولنے اور نئي كاوشوں كو دور كرنے كي جتني زياده كوشش هوئي ' اتني هي كامل پاشا نے اپنے حاكمانه اقتدار سے سختياں شروع كرديں - كامل ايسا كرنے كيليے مجبور تها - وه ايک پتلي تهي ' جسكي ڈور انگلستان کے هاتھه ميں تهي ' اور اس نے كامل كو اسليے وزير نهيں بنايا تها كه اپنے مقدوني پيش روؤں سے لڑاے ' بلكه اسليے كه ملـک كي اصلي محافظ جماعت (اتحاد و ترقي) كو نابود كردے -

سب سے پهلے پريس پر مصيبت آئي ' اخبارات بند كردے گيے ' پھر جلا وطنياں شروع هوئيں - فرضي مقدمات قائم كيے گئے - ايک فوجي عدالت شديد وقتی ضرورت كي فرضي توجيهه سے كهـول دي گئي ' اور سب سے آخر يه ' كه ايک فرضي سازش كا الزام ركهكر گرفتاريں شروع كرديں -

في الحقيقت اس چند ماه كي فرصت ميں انجمن اتحاد و ترقي كي قوت كو دائمي طور پر كچل ديا گيا تها ' اور (پيرا) كا (انگلو ٹركش) اتحاد اپنے ديرينه منصوبوں ميں كامياب هوگيا تها ' ليكن تاهم اس جڑ کے كچھه ريشے زمين کے اندر باقي رهگئے تھے ' اور صداقت كي اگر ايک چنگاري بهي باقي رهجاتي هے ' تو آتشكده بننے كيليے كافي هے -

غـــازي انـور بے درنه ميں روانـگي سے پہلے

اواخـــر نومبـــر [illegible]

مسئلۂ اسلامیہ

یا

مسئلۂ شرقیہ

(بسلسلۂ " مستقبل الاسلام ")

سیاسي مضمون نگار بسا اوقات مستقبل کے متعلق پیشین گوئیاں کرتے ھیں' جو سیاسي راز آشنائي ' واقعات و حوادث کے تجارب ' تاریخ ماضي کي ورق گرداني ' اور حال کے غائر مطالعه پر مبني ھوتي ھیں -

منجمله ان عنوانات کے ' جن پر ان مضمون نگاروں نے خامه فرسائیاں کي ھیں' ایک عنوان (مسئله اسلامیه) ھے' جسکي پر فریب تعبیر (مسئله شرقیه) کے نام سے کي جاتي ھے - (مسئله شرقیه) پر جسقدر مضامین شائع ھوتے ھیں' انکے خیالات اور تعبیر میں کسیقدر اختلاف ھے ' جسکي وجه کچھه تو آراء کا اختلاف ' اور مصالح دول کا تعارض ھے ' اور کچھه اھل مشرق کو مغالطه اور فریب دینے کي تدابیر کا تنوّع و اختلاف - مگر با ایں ھمه اس امر سے ھر مضمون نگار کو اتفاق ھے کہ مشرق اور اھل مشرق کے متعلق یورپ کے سامنے ایک نہایت پر خطر' پیچیدہ ' اور لاینحل مسئله درپیش ھے' جسکي کشائي گرہ مغربي افق سیاست کي صفائي اور با ھم دگر دوستانه تعلقات پر مبني ھے -

یورپ کے دول ستہ کا اتحاد مسئله شرقیه کے حل کي سب سے پہلي اور سب سے آخري شرط تھي ' جو حال کي متعدد یاد داشت کي صورت میں پوري ھوگئي' اسلیے اب مشروط کا وجود بھي کچھه دور نہیں - پس ضرورت ھے کہ مسلمانوں کو اس نقشۂ حل کا علم ھوجائے' جو عرصه ھوا ترتیب دیا جا چکا ھے ' اور جس پر (غالباً) نظر ثاني کے لیے لندن میں مجلس سفراء مدعو کي گئي تھي -

مسئله شرقیه کے مقاصد

(۱) دولت عثمانیه کي اسطرح تقسیم ھو کہ ھر سلطنت کو اسکي حسب ضرورت ٹکڑے ملیں' اور ساتھه ھي یورپ کي قوتوں کے توازن میں فرق بھي نه آئے - اس مقصد کو پیش نظر رکھتے ھوئے نقشۂ تقسیم حسب ذیل ترتیب دیا گیا تھا -

انگلستان ... ... مصر' سوڈان ' اور عرب
فرانس ... ... شام
جرمن ... ... اناطولیا -
اطالیا ... ... قیروان اور طرابلس
روس ... ... آستانۂ علیه (قسطنطنیه)
آسٹریا ... ... سالونیکا اور بحر ادریاٹیک میں کوئي بحري اسٹیشن

(۲) عموماً اھل مشرق کے اور خصوصاً اھل اسلام کے شیرازہ کو پراگندہ کرنا ' تا کہ عیسائي نو آبادیاں قائم کیجا سکیں ' اور مشرق اور مغرب قریب کي زر خیزیوں سے مغرب بعید کے سامان عیش و طرب مہیا کیے جاسکیں -

(۳) مشرقي اقوام کے مذھب میں تغیر پیدا کیا جائے ' کیونکه بغیر مذھبي تبدیلي کے اسلام کي پولیٹکل قوت کا خاتمه نہوگا' پس ضرور ھے کہ یسوع مسیح کي بادشاھت عالمگیر بنائي جائے ' اور زمین کے ھر قطعه پر پرستاران صلیب کا جھنڈا لہرائے -

مسئله شرقیه کا سبب اصلي

مسئله شرقیه کے اغراض سے مجملاً معلوم ھوگیا ھوگا کہ اسکي افرینش کے اسباب کیا کیا ھیں ؟ مگر اب ھم اسکو کسي قدر تفصیل سے بیان کرتے ھیں -

گو یورپ خود ستایانه طور پر مدعي ھے کہ وہ تعصب کي قید و بند سے آزاد ھوگیا ' مگر واقعه یه ھے کہ آج اسکي قوت قاھرہ اور تسلط عامه کي زندگي ھي تعصب کے دم سے ھے - وہ دونوں قسم کے تعصبوں میں گرفتار ھے - مذھبي بھي اور قومي بھي -

اقوام یورپ کا تعصب جنسي اسقدر مشہور و معروف ھے کہ اسکے متعلق زیادہ لکھنے کي ضرورت نہیں - مثال کے لیے امریکه' افریقه ' اور ھندوستان کے باشندوں کے ساتھه ان کے متعصبانه برتاو کي ھزارھا شہادات عیني و یقیني کافي ھیں -

یورپ کے طرف تعصب مذھبي کے انتساب سے لوگوں کو تعجب ھوگا ' کیونکه یورپ نے اپني بالاخوانیوں میں "مذھبي بے تعصبي" کا وصف نہایت بلند آھنگي سے بیان کیا ھے -

مگر یه واقعه ھے کہ یورپ با ایں ھمه علمي و صناعي ترقي کے مذھبي تعصب میں آج بھي اسي مرکز پر ھے' جہاں جنگ صلیبي کے زمانه میں تھا - دیکھو ! ایک ارتھوڈکس بطریق کو آستانه میں پھانسي دیجاتي ھے - انگلستان جو مذھباً پروٹسٹنٹ ھے' اور فرانس جو مذھباً رومن کیتھولک ھے' یه دیکھتے ھي فوراً اپني اپني جنگي قوتوں کي نمایش کرتے ھیں اور تعزیر و پاداش کے غلغلوں سے تمام یورپ میں آگ لگ جاتي ھے - لیکن جب ایران میں عاشورہ کے دن ثقة الاسلام کو پھانسي دیجاتي ھے' تو دونوں خاموش رھتے ھیں - آرمینیا میں نا خواندہ و وحشي کرد اور البانیوں کے ھاتھوں چند عیسائي قتل ھوتے ھیں تو تمام یورپ بھڑک اٹھتا ھے - انگلستان کا وزیر اعظم غصه سے از خود رفته ھوجاتا ھے اور کہتا ھے کہ ان اشقیاء (مسلمانوں) کے ھاتھوں سے یه کتاب (قرآن حکیم) لیکے جلادو' کیونکه جب تک یه کتاب انکے ھاتھوں میں رھیگي' وہ ھمیشه متعصب رھیں گے - لیکن ایران' طرابلس' اور مقدونیه میں مساجد کي توھین کیجاتي ھے - عورتوں کي عصمت پر حملے ھوتے ھیں - عورتیں اور مرد' بوڑھے اور بچے' سب بلا تمیز ته تیغ کیے جاتے ھیں ' مگر کوئي جنبش پیدا نہیں ھوتي - اور پھر جب پارلیمنٹ میں سوال ھوتا ھے تو اسکا جواب دیا جاتا ھے کہ " نا طرفدار حکومت کے لیے یه نا ممکن ھے کہ وہ مظلوموں کي حمایت کے لیے میدان کار زار میں جائے "

مختصر یه کہ مسئلۂ شرقیه کا سر چشمه یورپ کا مذھبي اور جنسي تعصب ھے' اور اسکے سوا کچھه نہیں -

مسئله شرقیه کا آغاز

اٹھارویں صدي کے اواخر میں ینگ چري فوج کي بے قاعدگیوں' افسروں کي نا فرمانیوں' اور یونان' رومیلي ' اور ایشیاے کوچک کے عیسائیوں کي بغاوتوں نے دولت عثمانیه کي حالت نہایت مخدوش کردي تھي ' یہانتک کہ بد اندیش ایک طرف رھے' اسکے خیرسگال بھي نفس آخریں شمار کر رھے تھے -

اس فرصت کو غنیمت سمجھکے روس اور آسٹریا نے یوروپین ترکي کي تقسیم کي بابت سنه ۱۷۸۷ - میں ایک معاھدہ کیا - یه معاھدہ اگر نافذ ھوگیا ھوتا' تو آج دولت عثمانیه پرستاران صلیب

بدلے پوشیدہ (چتلجا) چلے گئے - چتلجا جانے کیلیے بھی بڑے انتظامات کی ضرورت تھی ' فوجی چوکیاں قدم قدم پر قائم تھیں اور ان سب کو دھوکا دینا ممکن نہ تھا - اسکے لیے یہ تدبیر کی گئی کہ سامان رسد کی جو گاڑیاں صبح شام روانہ ہوتی تھیں ' ان میں سے ایک گاڑی کے محافظ سپاہیوں کو قبضے میں کیا گیا اور انکی جگہہ چار ممبر بھیس بدلکر گاڑی کے ساتھہ روانہ ہو گئے -

وہاں پہنچکر شتلجا کے مختلف قلعوں اور گڑھیوں میں شب کے وقت ان لوگوں نے دورہ کرنا شروع کر دیا - فوج میں جو خاص معتمد اتحادی افسر موجود تھے ان پر اپنے تئیں ظاہر کیا اور ملک کی موجودہ حالت کا افسانہ سنایا - انکو پہنچے ہوے ابھی تین دن ہی گذرے تھے کہ یکایک تمام فوجی حلقوں میں ایک جنبش عام پیدا ہو گئی اور غیظ و غضب اور برہمی کے اثار دیکھکر ناظم پاشا گھبرا گیا - لیکن با این ہمہ کچھہ پتہ نہیں چلتا تھا کہ اسکا مقصد کیا ہے ؟ چوتھے دن تمام افسروں کا ایک وفد اپنے اپنے فوجی حلقوں کی قائم مقامی کے ساتھہ ناظم پاشا کے پاس آیا اور خواہش کی کہ " سلطان المعظم ایک ارادۂ خاص کے ذریعہ اتحادی ممبروں کو فوراً رہا کردیں ' ورنہ ہم مجبوراً اس غرض سے قسطنطنیہ جائیں گے "

ناظم مجبور ہوا کہ اس بارے میں عاجلانہ کارروائی کرے - اس نے وہ مشہور تار برقی سلطان المعظم کے نام روانہ کی ' جسمیں فوجی اغتشاش کی اطلاع دی گئی تھی اور نیز درخواست کی تھی کہ " فوراً اتحادی جماعت کی رہائی کا حکم نافذ فرمائیے ' ورنہ فوج ہاتھہ سے نکلی جا رہی ہے " ادھر قسطنطنیہ میں شہزادہ یوسف عز الدین سرگرم کار تھے - وہ علانیہ حمایت کیلیے اٹھہ کھڑے ہوے ' نتیجہ یہ نکلا کہ کامل پاشا کی کچھہ نہ چلی ' اور ارادۂ سلطانیہ جاری ہو گیا کہ فوجی عدالت کی جگہ ایک علانیہ سول کورٹ میں متہمین کی تحقیقات کی جاے اور اگر جرم قطعی الثبوت نہ ہو تو رہائی میں ایک لمحے کی بھی تاخیر نہو -

عشق ملت اور خدمت وطن کے سوا انکا اور جرم ہی کیا تھا ؟ با لاخر تمام گرفتاران ظلم رہا ہو گئے -

* * *

اب انجمن کی قوت تازہ ہو گئی - یہ وہی وقت تھا جسکی نسبت (ڈاکٹر مصباح الدین) نے اپنے گذشتہ خط میں لکھا تھا کہ " اب ہم ازاد ہیں - اب اتحادی ہونا کوئی جرم نہیں - ہمارے دست عمل پیشتر کی طرح مقید نہیں رہے "

ان آٹھہ آدمیوں نے اپنے مشن کا پہلا کام یوں انجام دیا -

* * *

انسانی فطرۃ کے فضائل کا سب سے بڑا منظر وہ ہے ' جب وہ با وجود مصائب و آلام میں محصور ہو جانے کے ' اُن کاموں کو انجام دینے کیلیے بڑھتی ہے ' جنکو آرام و راحت کی گھڑیوں میں بھی انجام دینا مشکل ہے - ان بقیۃ السیف آٹھہ آدمیوں نے صرف یہی نہیں کیا کہ دو لاکھہ سپاہیوں کے دل ہاتھہ میں لیکر ' آٹھہ سو آدمیوں کو رہا کرا دیا ' بلکہ ملک کی نجات اور بقا کی آخری تدبیریں بھی شروع کردیں -

(۲)

صلح نامہ اٹلی و دولت علیہ کے نافذ ہو جانے کے بعد (غازی انور بے) نے قطعی ارادہ کرلیا تھا کہ ابھی چند برسوں تک طرابلس سے نہ ہلیں اور جس " عربی طاقت " کے پیدا کرنے کا اس جنگ نے سامان کر دیا تھا ' اور جو کامل ڈیڑہ سال کی لگاتار سعی و مجاہدت کے بعد وجود میں آئی تھی ' ضرور تھا کہ اب اسکو تکمیل تک پہنچایا جاے - سب سے بڑا اہم کام یہ تھا کہ (شیخ سنوسی) اور قبائل عرب کو جنگ پر قائم رکھا جاے ' اور اندرون عرب میں نشر تعلیم و تربیت کی مہمات کو ترقی دی جاے -

وہ اپنے کاموں میں مصروف تھے ' اور ترکی کے تازہ حالات سے بے خبر ' کہ یکایک پرنس (عمر طوسون پاشا) نے انکو کامل پاشا کے برسر اقتدار ہونے کی خبر دی ' اور لکھا کہ مختار پاشا کا نام محض ایک دھوکا ہے - نئی حزب الحریۃ و الائتلاف کامل پاشا کے پردے میں کام کر رہی ہے -

ساتھہ ہی وہ خطوط بھی انکو پہنچاے جو آستانۂ علیہ سے اس بارے میں آئے تھے -

یہاں یہ ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ طرابلس میں (انور بے) کے قسطنطنیہ سے تعلقات اب صرف (عمر طوسون پاشا) کے ذریعہ قائم تھے ' کیونکہ سرکاری ڈاک جو کبھی براہ تیونس اور کبھی براہ مصر انکے پاس پہنچتی تھی ' وہ تبدیل وزارت کے ساتھہ ہی کامل پاشا کے ہاتھہ میں آگئی تھی اور اب محال قطعی تھا کہ اس کے ذریعہ اُن میں اور انجمن اتحاد و ترقی میں تعلق باقی رہسکتا - پس تغیر وزارت کے ساتھہ ہی ' انہوں نے اپنے دوستوں کو لکھدیا تھا کہ ائندہ خاص مراسلات پرنس موصوف کے ذریعہ کی جائیں -

قسطنطنیہ میں غازی انور بے اور مجلس مشورہ

وسط میں غازی موصوف ہیں ' اور دونوں طرف اتحاد و ترقی کے مخصوص ممبر

کامل پاشا کے اقتدار اور انجمن کی شکست کی خبر نے اگرچہ غازی انور بے کو نہایت مضطرب کردیا تھا تاہم وہ اپنی جگہہ سے نہ ہلے - اس زمانے ہیں کلکتہ کا مشہور مجاہد طرابلس (حاجی عبد الغنی) درنہ میں مقیم تھا اور اسکے خیمے اور غازی موصوف کے خیمے میں صرف چند قدموں کا فاصلہ تھا - اسکا بیان ہے کہ :

" بمجرد ان حالات کے معلوم ہونے کے (انور بے) کے چہرے کی دائمی شگفتگی پر کبھی کبھی افسردگی غالب آنے لگی تاہم وہ اپنے کاموں میں منہمک اور اپنے ارادوں میں مصروف تھے - البتہ انکی خاموشی بڑھگئی تھی - فرصت کے چند لمحوں میں قدیمی عادت کے خلاف اکثر چپ بیٹھے رہتے "

انور بے کو یقین ہو گیا تھا کہ اب حالات خطرناک ہیں - اور کامل پاشا کا برسر حکومت ہونا اسکا ثبوت قطعی ہے کہ اجانب و اغیار کسی مہلکۂ عظیم میں کلمۂ اسلام کو مبتلا کرینگے - تاہم ایک وقت میں دو کام نہیں ہو سکتے ' اسلیے فرض کا تقاضا یہی ہے کہ اپنے موجودہ وظیفہ عمل میں مصروف رہوں -

شئون عثمانیه

هذا السم سرویا

— * —

ایک جنگي نامه نگار کي چتھي - ایک مشہور انگریزي اخبار میں

— * —

اطالي ' آستروي ' اور ناروي قونصلوں کي رپورتوں نے یه ثابت کردیا هے که البانیا میں سروي افسروں اور سپاهیوں کي گونه گوں ستم رانیوں کي خونیں داستانیں ' محض افسانه نه تهیں بلکه اصلي واقعات تھے -

گذشته چند هفتوں کے اندر یورپ میں جنگ عام کے چھڑ جانے کا وهمي خوف بدقسمت البانیوں کے حق میں کسیقدر مفید ثابت هوا تها ' کیونکه مظالم کا مقیاس الحرارت ایک حد تک گر گیا تها -

راحت و ارام کي گهڑیاں گو عموماً مختصر و زود فنا هوتي هیں مگر بدبخت قوموں کے حق میں اور بهي خفیف اور جلد گذر جانے والي هوتي هیں - ستمزده الباني شدت مظالم کي کمي سے زیاده عرصه تک راحت اندوز نه هوسکے ' اور دز باره مظالم کي گرم بازاري شروع هوگئي -

آستروي قونصل نے شروع هي سے روئداد مظالم کي جمع و ترتیب کے ساتهه اعتنا کیا ' اور ان خونیں مناظر کو فراهم کرتا رها جو سروي افسروں اور سپاهیوں کي تلواریں اور سنگینیں البانی مرد ' عورت ' بوڑھے ' بچے ' مسلح ' اور غیر مسلح اشخاص کے خون کے ساتهه ملکر پیدا کر رهي تهیں - اتفاق سے مجهے ان روائدوں کے مطالعه کا موقع ملگیا میں نے ان کو بہت غور سے پڑھا ' اور اب میں بوثوق کہتا هوں که سروي جنرل (چانکو ویتچ) کي ماتحت فوج کے مظالم اور سیه کاریاں دینا کے ان بدترین واقعات میں سے هیں ' جن کو تاریخ نے عهد وحشت کي یادگار کے طور پر محفوظ رکھا هے - میں ان ان روئدادوں کے مطالعه کي بنا پر کہتا هوں که یه واقعه هے که ساحل بحر ادریاتک پر مارچ کے دوران میں نه صرف غیر مسلح البانیوں کو ته تیغ کیا گیا ' بلکه بہت سے البانیوں کے اعضاے جسم کو اس بري طرح کاٹا گیا ' که شاید انساني عهد وحشت کي تاریخ بهي اسکي نظیر پیش کرنے سے عاجز هوگي - اسکے علاوه بہت سے غیر مسلح نوجوانوں ' کمر خمیده بوڑھوں ' بیکس عورتوں ' اور معصوم بچوں کا قتل عام کیا گیا ' جسکا کوئي شمار نہیں کیا جا سکتا -

روائدادوں کے مطالعه سے معلوم هوتا هے که ان وحشیانه ستمکاریوں کا اصلي باعث خلاف اسلام مسیحي جوش تها ' جو سروي فاتحوں کے سینوں میں جوش مار رها تها - اسکي ایک روشن دلیل یه هے که تمام البانیا میں سروي فاتحوں کي تلواروں اور سنگینوں کے تختۂ مشق صرف مسلم سر اور مومن سینے تھے -

اس سے بهي روشن تر اور قطعي فیصله کن دلیل یه هے که روئدادوں کے بیان کے بموجب ان متعصب فاتح افسروں نے علي رؤس الاشهاد اعلان جهاد کیا اور سروي افسروں نے اپني اپني فوجوں کو جنگ کے لیے بر انگیخته کرتے هوے کہا " همارے بادشاه یسوع مسیح کہتے هیں که " میرے وه دشمن جو نہیں چاهتے که میں ان پر حکومت کروں انکو یہاں لاو اور میرے سامنے قتل کرو " اسلیے همارے جهاد مقدس کا مقصد صرف اسوقت پورا هوگا جب که هم البانیه کي زمین ناپاک مسلمانوں سے پاک کردیں - پس همارا یه اصلي مقصد هے که البانیه میں آخري مسلمان کو بهي ته تیغ کردیں " - ظاهر هے که افسروں کي زبان سے اس قسم کا اعلان پہاڑي بهوکے بھڑیوں پر کیا اثر کریگا ؟

سروي فوج میں (جو متعصب ' وحشي ' جاهل ' اور لٹیروں کا مجموعه تهي) ایک آگ سي لگ گئي - " مسلم کشي " کے جوش سے هر سروي سپاهي لبریز هوگیا - " مسلم کشي " سروي فوج کا تکیه کلام هوگیا تها ' جسکي صداے بازگشت زبان تیغ سے بهي آنے لگي - (کمانوو) اور (اسکوب) میں ۳ - هزار نفوس سے زائد ذبح کیے گئے جنمیں صدها وه معصوم بچے بهي تھے ' جن کي زبان ابهي اسلامي کلمه سے آشنا بهي نہیں هوئي تهي ! !

یه البانی افسانۂ غم انگیز (تریجڈي) کا پہلا دور (پارٹ) تها - اسکے بعد کا دور اس سے بهي زیاده خونچکاں هے - یعني (پرشتنه) میں ۵ - هزار البانی ذبح کیے گئے - جمله معترضه کے طور پر یه بتانا ضروري هے که یه تمام مقتولین وه نہیں هیں ' جو میدان جنگ میں کام آئے هیں ' بلکه صرف وه لوگ هیں ' جنکا شکار بلقان کے مقدس مجاهدیں نے کیا -

منجمله ان خونیں تماشوں کے جو سروي مجاهدین نے البانیه کے تماشاگاه میں کهیلے هیں ' ایک تماشه یه تها :

سروي سپاهیوں کي ایک ٹولي آتي هے اور اسلامي محلوں کے مکانات میں آگ لگاتي پهرتي هے - گهر والے نکل نکل کے بهاگتے هیں ' دروازوں پر سروي سپاهیوں کے پرے کے پرے نظر آتے هیں ' وه ان بهاگنے والوں کو گرفتار کرلیتے هیں ' مرد رهیں بندوقوں کے هدف بنائے جاتے هیں ' اور کچهه سپاهي بچوں کو گود میں لي هوئیں بیکس ماؤں پر ٹوٹ کر ' ان کي گود سے بچوں کو چهین لیتے هیں - بلکتے هوے بچے درختوں کي ڈالیوں میں لٹکائے جاتے هیں ' اور نمایشي جنگوں کے پهلوں کي طرح سروي چمکتي هوئي تلواریں اپني کاٹ کے جوهر دکها تي هیں - اسکے بعد ستمدیده ماؤں پر حمله کیا جاتا هے اور اسکے بعد جو واقعات پیش آتے هیں انکے بیان سے میں اپنے قلم اور اپکے اخبار کے صفحات کو الوده کرنے کي جرأت نہیں کر سکتا -

قتل و غارت سروي فوج کا ایک شغل تفریح تها - دس دس باره باره سپاهیون کي ٹولیان مسلمانوں کے گهروں میں گهس جاتي تهیں ' اور مال و اسباب کو بے دریغ لوٹ لیتي تهیں - اگر گهر میں کوئي هتیار ایک طرف ' ایک بڑا چاقو بهي نکلتا تها ' تو فوراً گهر والون کو سزاے موت سناد یجاتي تهي اور بندوق کا منهه یا تلوار کي دهار اسکا فوراً نفاذ کردیتي تهي - اسطرح سروي دیوان انصاف سے ۳۵ - ۳۶ مسلمان البانيَ روزانه سزا یاب هوتے تھے -

سروي مظالم کا علم صرف غیر سروي ذرائع هي سے نہیں هوا هے بلکه بعض سروي دهان وقلم نے بهي انکي داستانسرائي کي هے -

(هر تو متیچ) سیکریٹري سابق وزارت سرویا بتصریح بیان کرتا هے که اس نے باثنائے سفر (بزدیرینه) اور (ایبک) کے درمیان کے دیہاتوں میں اٹهتے هوے دهوں اور شعلوں کے سوا اور کچهه نہیں دیکها - راسته میں نہایت کثرت سے سولیاں ملیں اور (دیا کوده) تو سولیوں کي جهاڑي معلوم هوتا تها ! !

کي قلمرو میں کب کي داخل هوچکي تهي' مگر اسوقت تک مسیحي اتحاد کي تکمیل کا وقت نہیں آیا تها - ایک طرف خود دول یورپ میں باهم اختلاف تها' دوسري طرف ترکوں میں باوجود گونه گوں مفاسد کے ایسے اشخاص موجود تهے' جنکي قوت تدبیر نے اتحاد دول کو منعقد هونے نہیں دیا -

مسئله شرقیه کا دوسرا دور

سنه ۱۸۲٥ - میں یونانیوں نے استقلال کا علم بغاوت بلند کیا' جسکے نیچے هزاروں عیسائي بطور والنٹیر کے جمع هوگئے - ایک ارتهوڈکس بطریق کو قسطنطنیه میں پهانسي دیگئي تهي جسکي وجه سے تمام دول یورپ دولت عثمانیه کي مخالفت پر دست بدست هوگئیں - جب که دولت عثمانیه استقلال خواه یونانیوں سے بر سر پیکار تهي' تو روس نے دفعتاً اسکے خلاف اعلان جنگ کردیا - انگلستان اور فرانس' روس کے ساتهه ملگئے اور ایک بحري مظاهره (نیول ڈیمونسٹریشن) کرکے سلطان المعظم کو مجبور کیا که وه جنگ کو موقوف کردیں اور یونان کو خود مختاري' دردانیال اور ڈینیوب میں جهاز راني کي آزادي' اور روس کو تاوان جنگ دیں!

یه مسئله شرقیه کا دوسرا دور تها' جسمیں روس کے ساتهه آسٹریا کے بدلے فرانس اور انگلستان دست بدست تهے -

مسئله شرقیه کا تیسرا دور

مسئله شرقیه کا تیسرا دور سنه ۱۹۱۱ - سے شروع هوتا هے - اطالیا نے دولت عثمانیه سے بے وجه اعلان جنگ کیا اور تمام دول یورپ نے ناطرفداري کي پالیسي اختیار کي - نخلستان میں قتل عام هوا' اور سب نے خاموشي اختیار کرلي - انگلستان مسئله مصر کي وجه سے در پرده اس دور کا سرغنه تها - ترکي نے صلح سے انکار کیا تو مقدونیا کي ریاستوں کو بر سر پیکار کردیا گیا - بالاخر سلطنت عثمانیه نے طرابلس کو خود مختار کردیا اور اطالیا اسکے الحاق کا اعلان کرتي هے -

موجوده حالت

اسکے بعد ریاستهاے بلقان کے اعلان جنگ سے ایک نیا زمانه شروع هوتا هے - دول نے پهر ناطرفداري کي پالیسي بظاهر اختیار کي اور اسکے ساتهه هي یه بهي اعلان کیا که کوئي جغرافي تغیر نه هوگا - مگر جب ریاستهاے بلقان نے اُن سازشوں سے میدان جنگ میں فائده اٹهایا' جنکے ذریعه دول یورپ نے ترکي فوج کو طیاري کا موقع نہیں دیا تها' تو اپنے سابقه اعلان کو واپس لیلیا اور مفتوحه ممالک ایک طرف رهے' غیر مفتوحه مقامات (اڈریانوپل' سقوطري' جزائر ایجین' کریٹ) سے دست بردار هونے کیلیے متفقه یاد داشت کے ذریعه دولت عثمانیه پر زور ڈالا گیا - یاد داشت کو پر اثر بنانے کے لیے انگلستان' فرانس' اور اطالیا نے اپنے جنگي جهازوں کو نقل و حرکت کا حکم بهي دیدیا تها -

سابق نقشۂ تقسیم کي بعض دفعات کا نفاذ

تیسرے دور میں سابق نقشه کي بعض دفعات نافذ کردي گئي هیں - مثلاً طرابلس (جسکو دولت عثمانیه نے خود مختار کردیا هے اور جہاں کے باشندے اپني خود مختاري برقرار رکهنے کے لیے اسوقت تک شمشیر بکف هیں) اطالیا کو دلوادیا گیا هے - کریٹ پر یوناني جهنڈا بلند کیا گیا' باوجودیکه دول یورپ نے اسکي حفاظت کا قانوني عهد کیا تها - ایک اٹالین اخبار کے بیان کے بموجب اختتام جنگ کے بعد مصر کي خود مختاري اور برطانیه کي فوجي نگراني کا فرمان بهي سلطان المعظم سے لیا جائیگا اور اسکي خبر مسٹر (بلنٹ) دیچکے هیں -

نقشۂ تقسیم تیسرے دور میں

اس دور میں ممالک عثمانیه کا نقشۂ تقسیم کسیقدر بدلگیا هے - (سالونیکا) آسٹریا کے بدلے بلقانیوں کو دیدیا گیا هے - (اناطولیا) پر روس قابض هونا چاهتا هے -

جرمني کے مصالح اناطولیا سے زیاده اور دوآبه دجله و فرات سے وابسته هیں -

گو مسئله اسلامیه کا یه ایک نہایت نامکمل خاکه هے' مگر تاهم اس سے اسقدر اندازه هو سکتا هے که عیسائي دنیا اسلام کے ساتهه کیا کرنا چاهتي هے ؟

کیا مسلمان اسقدر ساده لوح اور دیر فہم هیں که با این همه واقعات وه اب بهي هلال کے لیے صلیب کي معاونت کے اُمیدوار رهینگے ؟ کیا وه اس درجه خوش گمان اور دیر شک هیں که اب بهي انگلستان کے دعوئے " مذهبی بے تعصبي " کو باور کرلیں گے ؟

کیا وه اسقدر فریب خورده هیں که " انصاف و مساوات کي ماں " " انساني همدردي سے لبریز " اور " قدیم شاندار روایات " کي شیریں ترکیبوں کے دام میں گرفتار رهینگے - ؟

کیا وه اسقدر سرد جوش هیں که اب بهي گلفرو شان یورپ کي مسلم فریبي اور صریح مظالم کي حیله طرازي و عذر جوئي ان کو متنبه نه کرے گي ؟ اور کیا وه اسقدر غیر عاقبت اندیش هیں که اب بهي " مساعد نفس " کے طلائي اصول کے بموجب حفاظت اسلام کے لیے با قاعده اور مسلسل کوشش شروع نه کرینگے ؟

پهر سب سے آخر یه که جو منافقین وکفر پرست زبانیں اب تک انگلستان کے " سب سے بڑي اسلامي سلطنت " هونے کا وعظ کرتي هیں اور مسلمانوں کو مشوره دیتي هیں که هر طرف سے انکهیں بند کرکے صرف انگلستان کي مسلم نوازي پر آسرا لگاے بیٹهے رهیں' کیا انکو اب بهي اپنے ضمیر اور اپنے خدا سے شرم نه آے گي ؟

ضرورت هے که ان سوالات کا جواب زبان قال کے بدلے زبان حال سے دیا جاے -

مسلمانوں کو یاد رکهنا چاهیے که اگر انهوں نے ان عبرت آموز واقعات سے فائده نه اٹهایا' اور حفاظت اسلام کي مسلسل اور باقاعده کوشش شروع نه کي' تو وه وقت دور نہیں جب طرابلس اور فلي پولي کي مسجدوں کي طرح خانه کعبه کي طرف بهي صلیب کا جهنڈا لہراتا هوا بڑهے گا' اور پارلیمنٹ میں کسي سوال کے جواب میں کہا جاے گا که هندوستاني مسلمانوں کے مذهبي اپیل کے لیے ایک ناطرفدار حکومت میدان کارزار میں نہیں جاسکتي -

[بقیه مضمون صفحه ۱۳۰ کا]

اور همکو یقین هے که تم (اے معزز اهل صلیب) همارے وطني جذبات کي پوري قدر کروگے اگرچه وه تمهاري راے کے خلاف هو -

اور تمهاري قوم کے وه جذبات جو که ممالک متحدۂ بلقان کے ساتهه هیں هم سے انصاف کرنے کیلیے مانع نهونگے اسلیے که وه البانیه جسپر مکار و خائن نصاری چاروں طرف سے هجوم کر رهے هیں' اوسکي نظر میں عَلَم هلال سے بهتر کوئي ملجاء و ماوی نہیں هے -

اور اگر اس لڑائي میں البانی قوم فتحیاب هوئي' تو ملت البانیه مجلس مقدس روسي کي نہایت ممنون هوگي که اوسنے ولایت متحده میں الباني چرچ کا اعتراف کیا هے - اور اگر هم مغلوب هوں اور اپني وطني مصیبتوں کے بعد زنده رهیں تو آپ سے امید کرتے هیں که آپ همکو باقي مصیبت کے دن کاٹنے کے لیے سائبریا کے گرجا گهروںمیں رهنے کي اجازت عطا فرمائیں گے -

جنوبي البانيه میں کیسے ھیں' اون سے آپ لوگ خود ھي واقف ھیں - اسیطرح ھمیں یه بھي یاد دلانیکي ضرورت نہیں معلوم ھوتي که یوناني بشپوں نے ھماري ملکي زبان پر کیا کیا آفتیں ڈھائي تھیں ؟ اور آرتھوڈکس البانیوں پر عام طور پر کیسے ناکردني افعال کے وہ مرتکب ھوے ھیں ؟ نیز محض سیاسي وجوہ کي بنا پر وہ البانیوں کو بپتسما دینے سے انکار کرتے تھے ' اور علاوہ اوسکے یوناني پادریوں کے جاسوس حکومت سے البانیوں کي مخبریاں کرتے رھتے تھے - زمانۂ عبد الحمید میں البانیہ کے صدھا بچوں پر نزول مصائب کے باعث بھي رھي ھوے اور انکي جرائم پیشه ٹولیوں نے اونکے ورغلانے سے عوام کو اور پادریوں کو (جنکا کوئي جرم بجز سچي محبت وطن کے نه تھا) قتل کیا - ان مظالم کي تائید میں (جو یوناني بشپوں نے البانیوں پر جائز رکھے) ھم خود بلغاریوں کو شہادت میں پیش کرتے ھیں - کیونکه ان تمام مصائب میں وہ بھي ھمارے شریک حال رھچکے ھیں اور اس بات کي دلیل (که ریاست ھاے بلقان کي کامیابي کي صورت میں البانیونکي کیا حالت ھوگي) وہ معامله ھے' جو سرویه نے بعد معاھدۂ برلن کے کیا تھا - سرویه کو اس معاھدہ کے ذریعه ایک قطعه البانیه کا دیا گیا تھا ' لیکن اس عیسائي سلطنت نے مدنیت و تہذیب کي مہم کو اس الباني زمیں میں اسطرح انجام دیا که ایک لاکھه البانیونکو نکال دیا اور اونکي جائدادیں بلا معاوضه ضبط کرلیں ' اور اس وجه سے ھزاروں انسان بھوک اور سردي کے شدائد سے مرگئے اور یک قلم فنا ھوگئے -

جو سروي اپني ماسک کي تاریخ سے واقف ھے ' اگر اس وحشیانه اور انتہائي ظلم سے انکار کرے' تو ھمارے پاس حجت تمام کرنے کیلیے صدھا شہادات موجود ھیں -

ھماري پالیسي مانٹي نیگرو کي نسبت اگرچه بظاھر ایسي معلوم ھوکه ھم مانٹي نیگرو کي اون مہربانیونکي ناشکري کرتے ھیں جو آنھوں نے دو سال پہلے مالیسوریونکي شورش کے وقت ھم پر کي تھیں جبکه ھم نے اونکے ملک میں پناہ لي تھي - لیکن حقیقت یه ھے که جسقدر گیہوں پناہ گزینونکو دیا گیا تھا ' اوس سے دس گنا زیادہ قیمت ترکوں نے بادشاہ نکولس کو ادا کردي اور جبکه رقم پہنچگئي تو بادشا نے سرداران البانیه کو ترکوں کي شرائط قبول کرنے پر مجبور کیا اور وہ بغیر حصول ضمانت اپنے اپنے ملک کو واپس گئے -

اور ایک بڑي دلیل اس بات کیلیے که مانٹي نیگرو کے خاندان شاھي کي دوستي محض مال پر مبني ھوتي ھے اور اس امر کي ' که ھمارا پہلا قول بادشاہ کي نسبت اختراع نہیں ھے ' وہ معامله ھے جو جنگ روس و جاپان کے زمانه میں پیش آیا - اوسوقت سلطنت روس اپني مالي مشکلات کي وجه سے اس بات پر مجبور ھوئئي تھي که جو امداد سالانه مانٹي نیگرو کو دیا کرتي تھي روک لے - اس سے یه نتیجه نـکلا ' که ولیعہد مانٹي نیگرو پرنس دینیلو نے امیر البحر ٹوکیو اور جاپاني فوج اور بیڑے کا جام صحت نوش کیا - جبکه اھالي مانٹي نیگرو نے روس کے ان انعامات کي تحقیر کی ' جسنے مانٹي نیگرو کي آزادي کیلیے لاکھوں جانیں اور کروڑوں روپیه کي قرباني کي ھے ' تو ھمکو البانیوں کے ساتھه انصاف کي کیسے امید ھوسکتي ھے ؟ وہ ھمکو اسوقت متہم کرتے ھیں که عیسائیونکي لڑائي میں ھم عثمانیونکے شریک ھیں ' لیکن ھمارے پاس اس باطل تہمت کا جواب اونھي کي گذشته سیاست ھے -

علاوہ ازیں ممالـک بلقان نے باوجود عیسائي ھونیکے البانیوں کي قومیت مٹانے میں سلطان عبد الحمید کي مدد سے درگذر نہیں کي - اور نئي ٹرکي کے پردہ میں ریاست ھاے بلقان اون تمام فوجي مہموں میں شریک رھیں' جو ترکوں نے البانیوں پر بھیجیں - ان وجوہ سے ھم نے وطن کي حفاظت کیلیے ضروري سمجھا که ھم ایسے سلطان کے مخلص رھیں ' جسکي زندگي نہایت پاک ھے ' اور ایسي حکومت کی مدد کریں ' جسنے الباني قوم کے ساتھه عدل و انصاف کیا ھے ' یعنے دولت علیه عثمانیه کي -

ھم یه بھي ظاھر کردینا چاھتے ھیں که ھم ریاست ھاے بلقان سے اس لیے مقابله نہیں کر رھے ھیں که ھمارے دل میں ان عناصر سے کینه ھے جو ممالـک بلقانیه سے مرکب ھیں - بلکه اونکي ظالمانه سیاست اور تہذیب البانیه کے لغو دعوونکي وجه سے - بلقانیوں میں جو خوبیاں ھیں' اونکي ھم ضرور قدر کرتے ھیں -

لیکن ھم افسوس کرتے ھیں که وہ اپني کوششیں اس ظالمانه جنـگ پر صرف کر رھے ھیں ' جس کا نفع بجز اونکے بادشاھوں اور مدبرین کے کسیکو نہیں پہنچ سکتا - کیونکه جس مہم کے واسطے یه کھڑے ھوئے ھیں ' وہ عقلمندوں کي رائے میں اونکي قابلیت اور فوجي حیثیت سے زیادہ ھے - یه کہا جاتا ھے که عیسائي تہذیب ممالـک بلقان میں عثماني تہذیب سے بہتر ھے - حالانکه یه کہنا اوسیقدر صحیح ھے ' جتنا که قرون وسطے میں صلیبي متعصبونکا اون مسلمان عربونکي نسبت (جو تہذیب کے انتہائي عروج پر تھے) ایسا کہنا صحیح تھا - کیونکه بلغاري ' یوناني ' سرویوں نے مقدونیه میں ایک دوسریکے مقابله میں وہ وہ شرمناک حرکات کیے ھیں' جنکي مثال تاریخ عثماني میں نہیں ملسکتي ' اور انھي شرمناک افعال کا وہ عنقریب پھر اعادہ کرنے والے ھیں - اس جنـگ میں فتح یاب ھونیکے بعد تقسیم مال غنیمت کے وقت ایک دوسرے کا گلا دبائیگا - یورپ کا فرض تو صرف یہي ھے که کھڑا دیکھتا رھے ' لیکن ھماري دلي خواھش ھے که ایسي نوبت نه آئے ' اور عثماني لشکر ان طمع کے نشه میں مخمور غارتگرونکا تکبر توڑ کر ھمیشه کیلیے اونکي بدمزاجي نکالدے -

یه ھے خلاصه اون اسباب کا ' جس نے البانیونکو بلقانیوں کي صلیب کے مقابلے میں عثماني ھلال کیطرف مائل کردیا ھے ' کیونکه الباني اس لڑائي کو مسیحیت کي لڑائي بمقابله اسلام کے نہیں سمجھتے ھیں - وہ جانتے ھیں که یونانیوں اور بلقان کے سلافي بے وقوفوں کي اپني حدود کي توسیع کے لیے یه ایک کوشش ھے' اور یه توسیع صرف ھماري سرزمین ھي سے ھو سکتي ھے' پس عثماني محض ھمارے لیے لڑ رھے ھیں -

ممالک متحدہ امریکه میں البانیوں نے اس کو خوب سمجھه لیا ھے - یہانتـک که انھوں نے مشرقي اور مغربي ولایت میں جو جلسے منعقد کیے ' اونمیں اس بات پر متفق ھوگئے که ترکوں سے جو جو کدورتیں ھیں اونکو بھول جانا چاھیے ' اور حکومت عثمانیه کے ساتھه کامل اتحاد رکھنا چاھیے -

یہي نہیں بلکه انھوں نے عثماني لشکرکي فتح کیلیے نماز کا اعلان کہـا ' اور بوسٹن ' سوٹ ' بروج ' اضلاع ولایت ماس ' پٹکورد ' ماین ' ماستواد ' نیویارک' الرون' ھابو' میں ترکونـکي فتح کیلیے دعا مانگي - جسوقت سلطاني لشکرکي فتح کے لیے دعا مانگي گئي ' ھم نے اپنے قوم کو روتے ھوئے دیکھا ' اور اگر چند مہینے پہلے ھم ایسا کرتے' تو یہي الباني اور ھمارے مسلمان بھائي ھمکو سنـگسار کر دیتے -

حالات موجودہ کے متعلق الباني قوم کي پالیسي آپ پر واضح کرنیکے لیے جسقدر کہنے کي گنجائش تھی' ھم کہ چکے' اور ھمارے قول کو یقین ھے که آپ پورا مدلل اور موثق و معتمد پائیں گے -

ھم فرض سمجھتے ھیں که اپني موت و حیات کے خیال سے' اور اپني وطن کي مدافعت کیلیے اجنبي لٹیروں سے جہانتک ممکن ھو لڑیں

[بقیه کیلیے صفحه ١٠ ملاحظه ھو]

بلغراد کے اخبارات قتل و غارت کي داستانیں سروي فوج کے کارنامہ هاے زرین کے زیر عنوان بیان کرتے تھے - چنانچہ ایک اخبار نے لکھا تھا کہ کرنیل (ارستوبچ) کے زیرکمان صلیبی مجاهدین جون هي (بر زرین) میں داخل هوے ' افسروں نے ان سے کہا : " اے بہادر مجاهدو ! خداوند یسوع مسیح کا حکم یاد کرو اور اسکي تعمیل کرو ! " یہ سنتے هي سروي مجاهد " مسلمانوں کے گھروں پر ٹوٹ پڑے - اور نہب و سلب ' قتل و ذبح کا بازار گرم هوگیا - یہاں تک کہ تمام شہر دشمنان مسیحیت سے پاک کردیا گیا - "

برلیپ ' قرصوہ ' قرشیتنزہ کے مظالم نا قابل بیان هیں -

برزرین کے ایک معزز البانی نے مجھسے بیان کیا : جو " البانی سروي سپاهیوں کي شکایت بالا دست افسروں کے پاس لیجاتا تھا ' قطعاً قتل کردیا جاتا تھا "

البانیا کے قرضدار عیسائي اپنے مسلمان قرضخواهوں کے متعلق سروي افسروں سے جاکر لگاتے تھے کہ وہ باغي هیں - سروي افسر محض ایک شہادت پر بلا مزید تحقیق کے انکو سزاے موت کا حکم دیتے اور انکي تمام مملوکات اس قرضدار مخبر کو نہایت ارزان قیمت پر دیدیجاتي تھي -

(فرلیوفیتس) نامي ایک گاں میں جب سروي فوج داخل هوئي ' تو باشندگان شہر سروي افسر فوج کے پاس گئے اور جان بخشي کي درخواست کي - افسر نے انکو تسلي دي اور ان سے وعدہ کیا کہ انکي جان ' آبرو ' اور مال ' تینوں میں سے کسي کو صدمہ نہیں پہنچیگا - مگر جوں هي یہ بدنصیب باشندے گھر واپس پہنچے ' بے دریغ ۴ - سو شخص قتل کردیے گئے - یہاں تک کہ گاں بھر میں ۱۲ - مسلم خاندانوں کے علاوہ ' تمام خاندان تہ تیغ کردیے گئے تھے -

(باتا) میں تمام مسلمان قیدي جانوروں کي طرح ذبح کیے گئے - بیان کیا جاتا ھے کہ جسطرح شکاري فخر کے موقع پر یہ دیکھتے هیں کہ کس نے زیادہ شکار مارے ؟ اسیطرح سروي افسر مفاخرت کے موقع پر یہ دیکھتے ' کہ کس نے زیادہ مسلمان مارے ؟!

صلیب احمر کے ایک ڈاکٹر کا بیان ھے کہ سروي جنرل (استیفا نوبتچ) نے صدها آدمیوں کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے انکو توپوں سے اڑوا دیا - اسي ڈاکٹر کا یہ بھي بیان ھے کہ (سلنجہ) کے قریب سروي جنرل (زوکو ویتچ) نے ۹۵۰ البانی مسلمانوں کو ذبح کیا -

ان مظالم کو پڑھکر یورپ کي عموماً اور دولت برطانیہ کي خصوصاً دانستہ خاموشي کیوجہ سے قدرتاً سوال پیدا هوتا ھے کہ اس نویں صلیبي جنگ میں کیا دولت برطانیہ بھي شریک ھے ؟ هر انگلش مین و نیز وہ تمام مسلمان جو هندوستان اور مصر میں برطاني اثر کے قیام کے طرفدار هیں ' ضرور دل سے خواستگار هونگے کہ اس کا جواب نفي میں هو ' مگر یاد رکھنا چاهیے کہ اهل مشرق اب اسقدر سادہ لوح اور طفل مزاج نہیں رھے کہ سابق کي طرح ڈپلو میٹک جوابوں سے بہل جائیں - ان کي تسلي اب صرف اس جواب سے هو سکتي ھے جو زبان عمل سے دیا جئے - اس لفظ پر پہنچکے افسوس کے ساتھہ کہنا پڑتا ھے کہ اسوقت انگریزي زبان عمل کے جواب کا میلان نفي کي جگہ ' اثبات کي طرف ھے -

الهـــلال کي ایجنسي

— * —

هندوستان کے تمام اردو ' بنگلہ ' انگریزي اور گجراتي هفتہ وار رسالوں میں الهلال پہلا رسالہ ھے ' جو باوجود هفتہ وار هونے کے ' روزانہ اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا ھے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشي هیں تو اپنے شہر کیلیے اسکے ایجنٹ

البانیـــا اور دولت علیـــه

مقتبس از " الراي العام "

— * —

مترجمۂ جناب قمر شاہ خاں صاحب (رامپور)

— * —

ایک ارتھر ڈکس البانی پادري مقیم بوسٹن (امریکہ) نے حسب ذیل کھلي چٹھي البانیا کي مجلس بطریق کے نام شائع کي ھے :

ایک چٹھي فادر الگزنڈر هو تونتز کي (جو نیو یارک میں روسي بشپ هیں) همکو ملي ' جسمیں انہوں نے عیسائي البانی مقیم امریکہ کے خیالات دربارۂ جنگ بلقان معلوم کرنا چاھے هیں - اگرچہ مراسلۂ مذکورہ خاص طور پر لکھا گیا ھے اور فادر موصوف نے دوستانہ لہجہ میں ظاهر کر دیا ھے کہ وہ همارے رائے پر معترض نہیں هیں ' لیکن هم ضروري سمجھتے هیں کہ اپني پالسي ظاهر کرنیکے لیے اس مسئلہ پر پوري طرح بحث کریں اور اپني سیاسي حالت اور اوسکے اسباب وضاحت سے بیان کردیں ' تا کہ کسیکو غلط فہمي واقع نہو ' اور اگر ان اسباب کے بوضاحت بیان کردینے میں هم کامیاب هونگے ' تو همکو یقین ھے کہ مجلس مقدس کے معزز ارکان اور کنسیۂ روسیہ اور محترم روسي قوم همارے رائے کو (جو اس مسئلہ میں ھے) سمجھہ لیگي اور همارے جذبات کو انصاف کي نظر سے دیکھے گي -

عیسائي البانی اپنے مسلمان بھائیوں کے دل و جان سے شریک هیں اور اجنبي حملہ آوروں کے مقابلہ میں جرأت کیساتھ وطن کي مدافعت کر رھے هیں - اسکي تفصیل بیان کرنا اور سمجھنا نہایت سہل ھے ' اسلیے کہ اگر کوئي شخص نقشے میں جزیرہ نماے بلقان پر غور کریگا تو البانی زمین کو یونان ' مانٹي نیگرو ' اور سروي قوموںکا رزمگاہ پائیگا - اور جو شخص بلقان کے سیاسي حالت سے واقف ھے اوسپر روشن ھے کہ اگر اس لڑائي میں ترکوں کو شکست هوئي تو البانیا دول بلقان میں تقسیم هو جائیگا اور نقشۂ یورپ سے همیشہ کیلیے محو کر دیا جائیگا -

جملہ البانی بلا لحاظ اختلاف مذاهب ' اور آپس کے سیاسي جھگڑوں کے ' اس بات کو خوب جانتے هیں کہ یہ جنگ محض اسلیے ھے کہ البانی قوم اپنے حقوق کي حفاظت پر قادر هونے سے پیشتر پیس ڈالي جاے - اس خیال کا مزید یہ واقعہ ھے کہ ممالک بلقان نے سلطنت عثمانیہ پر ایسے وقت میں اعلان جنگ کیا ' جبکہ حکومت عثمانیہ اس طویل وخونریز شورش البانیا کو ختم کردینے پر راغب تھي اور سرکاري طور پر اوسنے البانیوں کي قومیت کا اعتراف کرکے همکو وطني مدارس جاري کرنیکا حق اور آزادي عطا کردي تھي - ممالک بلقان نے سلطنت عثمانیہ پر اپنے ناگہاني حملہ سے البانیوں کو ان وطني حقوق سے متمتع نہونے دیا جو کسي دوسریکے حقوق کے خلاف و مضر نہیں هیں ' بلکہ وہ طویل زمانہ جس [illegible] ادبار و مظالم میں پڑے هوے تھے ' اوسکو حکومت عثمانیہ [illegible] معاهدہ نے ختم کردیا تھا -

هماري اس پالیسي کے یہ [illegible] کے اور بھي اسباب هیں مگر سردست [illegible] هر زمانہ میں عیسائي [illegible] والا پہلا سبب یہ رھا [illegible] مغلوب هون همکو ممالک متح[illegible] [illegible] سو آپ سے امید کرتے هیں البانیونکا اعتقاد [illegible] دن کاٹنے کے لیے سائبریا کے گرجا زیادہ مشفق [illegible] [illegible] عطا فرمائیں گے -

جهوٹي قسم سے آپکا ايمان تو گيا ؟

اسلامي اخبارات کي خدمت ميں خاکسار دوبارہ يه عرض کرنيکي اجازت چاهتا هے که وه نواب صاحب قبله کے مضمون کو تمام و کمال نقل کرکے اس آواز کو تمام قوم تک پهونچائيں اور اس پر نهايت آزادي کے ساتهه راے زني کريں - ورنه بعد از وقت طويل و عريض ليڈر لکهنے کا فائدہ معلوم -

(الهـلال) کلکته نے اگرچه سب سے پہلے نواب صاحب قبلـه کے مضمون کو تمام و کمال نقل کرديا تها مگر اسکے متعلق اپنے خيالات ظاهر کرنے کا جو وعدہ کيا تها وه ابهي تک پورا نهيں کيا - مسلم گزٹ نے چند اقتباسات اور مختصر سے اڈيٹوريل نوٹ پر اکتفا کرکے خاموشي اختيار کي - زميندار نے ايک مدت کے بعد اس مضمون کو پانچ يا چهه ٹکڑوں ميں شايع کيا اور باوجود " ايک زبردست اور دل هلادينے والي آواز " اور " ايک گهري سازش کا انکشاف " کے زبردست عنوان قائم کرنے کے خود اسکا اپنا دل ذرا بهي نهيں هلا - آنريبل مسٹر محمد شفيع کي صدارت مسلم ليگ کے خلاف تو صداے بے هنگام بلند کرنے کيليے ليڈروں پر ليڈر لکهے جاتے هيں مگر گهري سازش کے انکشاف کے متعلق دوسطروں کا نوٹ لکهنے کيليے بهي گنجايش و فرصت نهيں - وکيل و پيسه اخبار بالکل هي خاموش - آبزور نے ايک مختصر سا نوٹ لکهديا تها اور بس - (کامريڈ) بهلا کيا لکهيگا - وه تو خود ايک فريق هے - نواب صاحب قبله کے مضمون کا تو وه بهولے سے بهي ذکر نهيں کرتا ' البته اس بات پر خوشي ظاهر کرتا هے که هز هائي نس آغا خاں اور راجه صاحب محمود آباد حضور ويسراے سے ڈيپوٹيشن کي حاضري کے متعلق خط و کتابت کر رهے هيں !

خاکسار مقبول احمد سکرٹري پراونشل کميٹي مسلم يونيورسٹي - } رياست کشمير - ۲۸ فروري سنه ۱۹۱۳ع

ايک تجـويـــز

— * —

غازي انور بک کي خود نوشته سوانح عمري

— * —

۱۲ - ربيع الاول کے اخبار ميں جو آپ نے آينده نمبر ميں انور بے کي خود نوشته سوانحعمري کے درج کرنے کا وعدہ کيا هے ' اسکي نسبت ميں يه راے دونگا که شائع کرنے سے قبل اُس کا حق تاليف رجسٹري کراديا جائے اور آينده پرچے سے برابر تين چار پرچوں تک خريداران الهلال کو اطلاع ديجائے که وه اُس نمبر کو کم سے کم ڈهائي روپيه کو وصول کريں اور هر ايک خريدار اُس نمبر کا ايک اور خريدار پيدا کرے ' اور يهه روپيه جو اس طريقه سے وصول کيا جاے ' زر اعانۂ هلال احمر ميں جمع کرکے قسطنطنيه بهجديا جاے تا که وه انور بے کي راے سے اُسکو صرف کريں - ميں سمجهتا هوں که يهه ايک بهت هي حقير رقم هوگي ليکن اِس سے همارا وه جوش محبت معلوم هوجائگا جو انور بے کي ذات کے ساتهه همکو هے - خداوند کريم اُس کو اپني امن و امان ميں رکهے ' اور اُسکي کوششوں اور مساعي کو مشکور کرے - اگر يهه تجويز آپ منظور نکريں تو بهي وه رساله جس ميں مذکورہ بالا سوانح عمري درج هو ميرے پاس دس روپيه ميں وي پي کرديجئے گا - ميں ايک قانع آدمي هوں جيسا که آپ جانتے هيں - ليکن آج مجهکو اپني حالت کا رنج هے ' کاش ميں کچهه دے سکتا يا کر سکتا -

(از بهوپال)

فهـــرست

زر اعانۂ دولت عليۂ اسلاميه

—:*:—

(۱۳)

ان الله اشتري من المومنين انفسهم و اموالهم ' بان لهم الجنة

—*—

	پائي	آنه	روپيه
مولوي واحد حسين صاحب وکيل هائيکورٹ کلکته	۰	۶	۲
بذريعه قافله مولوي شهاب الدين صاحب مانک تله بزرگان کاکناڑا بهاٹ پاڑا نقد	۰	۲	۸۸
,, تين بٹن معه زنجير و تعويذ چاندي کے دو عدد بذريعه ڈاکٹر عبد الله خانصاحب بکاني	۰	۰	۱۲۵
بذريعه مياں حسين صاحب محله گولک پور بانکي پور	۰	۴	۱
نور محمد صاحب سب اورسير (مانهه) جهانسي	۰	۰	۵
بذريعه نياز علي خانصاحب سپروائزر نهر جهيلم منگلا هيڈ ورکس	۰	۵	۳۶۱
بذريعه ولي محمد صاحب عباسي اوديپور	۰	۸	۲۱۲
بذريعه مولوي حبيب النبي خان صاحب صولت (کرايه - کلکته) :—			
لفٹنٹ جے - ايف - إباٹ صاحب بهادر (پلٹن نمبر ۱/۸ گورکها - ڈبرو گڑه)	۰	۰	۲۰
شيخ محبوب مياں صاحب (کرايه)	۰	۰	۱
معرفت مولوي حيات بخش صاحب (بالو بازار)	۰	۲	۳
منشي کرامت علي صاحب (کرايه)	۰	۸	۱
معصوم بچوں کي عيدي	۶	۲	۱
حافظ غلام حسين صاحب (کرايه)	۰	۰	۱
بابو آستاگر صاحب (کرايه)	۰	۰	۱
منشي عبد العزيز خان (بالو بازار)	۰	۰	۳
جناب کريم بخش عطار صاحب (مرزا پور)	۳	۷	۰
جناب عبد الحکيم صاحب (مرزا پور)	۶	۳	۰
,, عبد المجيد خان صاحب (کرايه)	۰	۰	۱
,, شيکو مياں صاحب (کرايه)	۰	۴	۰
,, شيخ مجيب الرحمن عرف موجو مياں (کرايه)	۰	۸	۰
,, سيد دلاور علي صاحب (کرايه)	۰	۴	۰
,, منگلو مياں صاحب (کرايه)	۰	۸	۱
متفرقات	۹	۸	۲۹
جناب محمد حنيف صاحب	۰	۲	۰
ميزان	۰	۳	۸۶۵
ميزان سابق	۶	۴	۱۲۱۸۳
ميزان کل	۶	۷	۱۳۰۴۸

مبلغ چاليس روپيه جو بذريعه مولوي حبيب النبي خانصاحب صولت کرايه روڈ کلکته وصول هوا تها فهرست نمبر ۹ ميں شائع کيا گيا تها آج اسکي تفصيل درج ذيل کي جاتي هے :—

	پائي	آنه	روپيه
منشي احمد علي صاحب (خضرپور - کلکته)	۰	۰	۲۸
مولوي اظهر السعدين صاحب (کرايه)	۰	۰	۵
محمد اسمعيل استاگر صاحب (کرايه)	۰	۰	۲
قاضي صوبه جان صاحب (کرايه)	۰	۰	۱
جناب اسمعيل مياں صاحب جهاؤتلا روڈ	۰	۰	۲
ماسٹر امام الدين (راؤڈن اسٹريٹ)	۰	۰	۱
ماسٹر نصير الدين (کرايه)	۰	۰	۱

مجلس تکمیل مسلم یونیورسٹي علی گدہ کا مجوزہ :

خانـہ سـاز ڈیپوٹیـشن

(اسلامي اخبارات اور مسلم پبلـک کي خاص اور فوري توجہ کي ضرورت)

— * —

جہاں یہ دیکھکر بے حد مسرت هوتي هے کہ هندوستان کے مسلمان ترک بهائیوں کي مصیبت کو اپني مصیبت' اور ایرانیوں ' مراکشیوں' اور طرابلس کے جانباز عربوں کي تباهي کو اپني تباهي سمجهکر ان کي موجودہ مشکلات و مصائب میں اپني گہري همدردي کا اظہار کرتے هیں اور ان کے لیے چندہ جمع کرنے اور دیگر اخلاقي امداد دینے میں اپني پوري سرگرمي دکھاکر قدیم شاندار اسلامي روایات کو تازہ کررهے هیں' وهاں یہ دیکھکر از حد رنج و افسوس هوتا هے کہ هندوستان کے مسلمان اپنے خاص هندوستاني معاملات کو نہایت بے پروائي کي نظر سے دیکهہ رهے هیں اور انهوں نے ایک ایسے قومي معاملہ کي طرف سے' جسکے متعلق اخبارات و پبلـک جلسوں میں نہ صرف بہت هي گرما گرم مباحثے هوچکے هیں' بلکہ جس کو متفقہ طور پر مسلمانان هندوستان کي قومي حیات و ممات کا مسئلہ قرار دیا گیا هے' مطلقاً آنکهیں بند کر لي هیں -

یہ امر یقیناً موجب مسرت هے کہ ترکي کے معاملہ میں جب هزهائینس (آغا خاں) مسلمانوں کي عام راے کے خلاف ایک مضمون لکهتے هیں تو مضمون شایع هونے کے چند گهنٹے بعد هي فوراً آغا خاں کے خیالات و رویہ پر اظہار نفرت و حقارت کیا جاتا هے اور پهر کلکتہ ' لاهور' مدراس ' هندوستان کے تمام طول و عرض میں جہاں جہاں وہ مضمون پہنچتا هے ' مسلمانوں میں ایک هلچل اور عام بے چیني پیدا کردیتا هے - هر جگهہ اور هر مقام پر اظہار ناراضگي کے جلسے منعقد هوتے هیں - ملامت اور نفرت کے ریزولیوشن پاس کئے جاتے هیں - بے اطمیناني و بے اعتمادي کے تار دوڑاے جاتے هیں - مگر کیا یہ امر موجب افسوس نہیں کہ قوم کا مسلمہ لیڈر نواب وقار الملک بیماري کي حالت میں اپنا قومي فرض سمجهکر انسٹیٹیوٹ گزٹ علی گدہ میں ١٠ - صفحے کا ایک مبسوط مضمون لکهتے هیں اور قوم فروشوں کي (١) قوم فروشي کے بهانڈے کو اخبار کے هزار راهے پر پهوڑ دیتے هیں اور مسلمانان هندوستان اس کو بے پروائي کي نظر سے دیکهکر اسکي طرف متوجہ بهي نہیں هوتے ؟ نہ مسلمانوں کي کسي انجمن کے جلسہ میں ان قوم فروشوں کے خلاف کوئي ریزولیوشن پاس هوتا هے - نہ کوئي اسلامي کمیٹي یا پبلـک جلسہ اس خانہ ساز ڈیپوٹیشن کے خلاف ملامت و نفرت کا اظہار کرتا هے - نہ کوئي اسلامي اخبار اس قوم فروشانہ کارروائي پر کوئي خاص نوٹس لیتا هے اور نہ مجوزہ خانہ ساز ڈیپوٹیشن کے متعلق بے اطمیناني و بے اعتمادي کے تار دوڑاے جاتے هیں ! کیا مسلمانوں کو نواب صاحب قبلہ کے اس مضمون کي صداقت میں کوئي شک و شبہ هے ؟ میرے خیال میں قوم کا وہ کون بد نصیب فرد هوگا' جسکا یہ خیال هو - اور جس صورت میں کہ نواب صاحب قبلہ کے مضمون کي تردید میں اسوقت تـک قوم فروشوں کے کیمپ سے ایک آواز بهي نہ اٹهي هو' بلکہ نواب صاحب قبلہ کے مضمون کي تائید شیخ محمد عبد اللہ صاحب بي - اے - ایل - ایل - بي - اور آنریبل خواجہ غلام الثقلین صاحب بي - اے - ایل - ایل - بي - ٹرسٹیان کالج کے مضامین مندرجہ انسٹیٹوٹ گزٹ و مسلم گزٹ سے هوتي هے تو کوئي خفیف سا شک و شبہ بهي کیونکر باقي رہ سکتا هے -

تو پهر اے هندوستان کے مسلمانو ! کیا تم چاهتے هو کہ تمہارا تمام سرمایہ' تمہاري تمام عمر کي پونجي ' تمہارا تمام بنا بنایا کهیل ' یعني مدرسة العلوم علی گدہ' جس پر کئي ایک بزرگان قوم کي زندگیاں صرف هوچکي هیں - جس پر قوم کا بے شمار روپیہ خرچ هوچکا هے - جس پر قوم کي نگاهیں اٹهتي هیں اور جو قوم کي تمام امیدوں کا مرکز هے ' گورنمنٹ کے حوالہ کردیا جاے ؟ هندوستان کے مسلمانو ! کیا تم اس بات پر رضامند هو کہ مدرسة العلوم کي رهي سهي آزادي کا بهي خاتمہ هوجاے ؟ اور کیا تم اس بات کے لیے تیار هو کہ یونیورسٹي اگر تمهیں مل بهي جاے تو اسکا نام مسلم یونیورسٹي نہ هو بلکہ علی گدہ یونیورسي هو- جو آزاد' اسلامي' اور مکمل یونیورسٹي نہ هو' بلکہ گورنمنٹ کي ' غیر اسلامي ' اور محدود یونیورسٹي هو ؟ اگر ان تمام باتوں کا جواب نفي میں هے تو پهر اے مسلمانو ! بر وقت کیوں کوشش نہیں کي جاتي کہ مسلمانوں کا کالج مسلمانوں هي کا رهے - مسلمان گورنمنٹ سے نماز بخشوانے گئے تهے ' مگر وهاں تو چند جاہ طلبوں اور خود غرضوں کي طفیل اور ان قوم فروشوں کے صدقے ' جنکے جسموں میں (کامل) کي روح کام کر رهي هے ' الٹے روزے بهي مسلمانوں کے گلے پڑ رهے هیں - مسلم یونیورسٹي ' تو کیا ملیگي ؟ کالج بهي جاتا رهیگا - اور جو تهوڑي بہت آزادي اسوقت مسلمانوں کو کالج میں حاصل هے اس سے بهي مسلمانوں کو هاتهہ دهونے پڑینگے -

پس میں تمام مسلمانوں سے بالعموم اور اسلامي اخبارات ' انجمنوں' اور مسلم یونیورسٹي پراونشل کمیٹیوں سے بالخصوص نہایت زور سے اپیل کرتا هوں کہ وہ اس معاملہ کي اهمیت و نزاکت کو پورے طور پر محسوس کریں اور قوم فروشوں کي اس قوم فروشانہ کارروائي کے خلاف جو لکهنو میں درون پردہ راتوں رات کیگئي هے زبردست آواز بلند کریں اور مجوزہ خانہ ساز ڈیپوٹیشن کے متعلق اپني بے اطمیناني و بے اعتمادي صاف ظاهر کردیں - ورنہ اگر قوم خاموش رهي اور موجودہ خانہ ساز ڈیپوٹیشن ... جس میں اکثریت ایسے حضرات کي هے جو گورنمنٹ کي شرائط پر یونیورسٹي لینا چاهتے هیں اور عام پبلـک اوپینین (عام راے) کي بے وقري کرنے پر تلے هوے هیں' حضور وایسراے کے پاس پہنچ گیا تو یقیناً اسکا نتیجہ وهي هوگا' جو مسلمانوں کي تعلیمي تباهي کے سوا اور کچهہ نہیں هو سکتا - یعني یونیورسٹي کو گورنمنٹ کي پیش کردہ شرائط پر ان تمام قیود اور پابندیوں کے ساتهہ جو مجوزہ مسلم یونیورسٹي کو گورنمنٹ یونیورسٹي بنادینگي' منظورر قبول کرلیا جائیگا - اسوقت قوم کا شور و غل بالکل بے کار' بے سود' اور صداے بے هنگام ثابت هوگا - یکے نقصان مایہ و دیگر شماتت همسایہ والی مثل صادق آئیگی' اور سواے اسکے اور کیا هو سکیگا کہ قوم مسٹر محمد علي اڈیٹر کامریڈ سے خطاب کرکے یہ مصرعہ پڑهے - (١)

---

(١) ڈیپوٹیشن کے معاملے میں آپکو غصہ بہت هے ' لیکن اتني سختي بهتر نہیں (الهلال)

(١) اس مصرعہ کے لکهنے کا بهلا یہ کون موقعہ تها ؟ همارا خیال مسٹر محمد علي کي نسبت ایسا نہیں هے - البتہ ان سے ایک لغزش ضرور هوگئي (الهلال)

ذیابیطس [illegible]

خطرناک مرض ہے اس کا جلد علاج کرو

علامات مرض: جن لوگوں کو پیشاب بار بار آتا ہو یا پیاس زیادہ لگتی ہو - منہ کا ذایقہ خراب رہتا ہو - رات کو کم خوابی ستاتی ہو - اعضاء شکنی - لاغری جسم - ضعف مثانہ ہونے سے روز بروز قوت میں کمی اور خرابی پیدا ہوتی جاتی ہو اور چلنے پھرنے سے سر چکراتا ہو - سر میں درد اور طبیعت میں غصہ آجاتا ہو - تمام بدن میں یبوست کا غلبہ رہتا ہو - ہاتھ پاؤں میں خشکی اور جلن رہے جلد پر خشونت وغیرہ پیدا ہوجاے اور ٹھنڈے پانی کو جی ترسے - معدہ میں جلن معلوم ہو - بیوقت بڑھاپے کے آثار پیدا ہو جائیں اعضاے رئیسہ کمزور ہوجائیں - رقت - سرعت اور کمی باہ کی شکایت دن بدن زیادہ ہوتی جاے تو سمجھہ لو کہ مرض ذیابیطس ہے - جن لوگوں کے پیشاب میں شکر ہوتی ہے انکو مندرجۂ بالا آثار یکے بعد دیگرے ظاہر ہوتے ہیں - ایسے لوگوں کا خاتمہ علی العموم کاربنکل سے ہوتا ہے - دنبل پشت پر کبھی گردن میں پیدا ہوتا ہے - جب کسی کو کاربنکل ہو تو اُسکے پیشاب میں یقیناً شکر ہونے کا خیال کر لینا چاہیے - اس راج پھوڑے سے سینکڑوں ہونہار قابل لوگ مر چکے ہیں -

مرض کی تشریح اور ماہیت: ذیابیطس میں جگر اور لبلبہ کے فعل میں کچھہ نہ کچھہ خرابی ضرور ہوتی ہے اور اس خرابی کا باعث اکثر دماغی تفکرات شبانہ روز کی محنت ہے بعض دفعہ کثرت جماع - کہنہ سوزاک اور کثرت ادرار کا باعث ہوتا ہے - صرف فرق یہ ہے کہ اس حالت میں پیشاب میں شکر نہیں ہوتی بلکہ مثانہ کے ریشہ وغیرہ پاے جاتے ہیں - کبھی ابتداے عمر میں کثرت جماع سے آخر یہ مرض پیدا ہوجاتا ہے اور کبھی بخار کے بعد یہ مرض شروع ہوتا ہے -

اگر آپ چاہتے ہیں کہ راج پھوڑا کاربنکل نہ نکلے تو علاج حفظ ماتقدم یہ ہے کہ ہماری ان گولیوں کو کھاؤ - شیرینی - چاول ترک کردو - ورنہ اگر سستی کروگے تو پھر یہ ردی درجہ ذیابیطس میں اُس وقت ظاہر ہوتا ہے جبکہ تمام اندرونی اعضاء گوشت پوست بگڑ جاتے ہیں - جو لوگ پیشاب زیادہ آنے کی پروا نہیں کرتے وہ آخر ایسے لا علاج مرضوں میں پھنستے ہیں جن کا علاج پھر نہیں ہوسکتا - یہ گولیاں پیشاب کی کثرت کو روکتی ہیں اور تمام عوارض کمی قواء اور جملہ امراض ردیہ سے محفوظ رکھتی ہیں -

ذی [illegible] اسلئے مفید ہوتا ہے کہ بوجہ اخراج [illegible]
زیادہ پڑ [illegible]
دیتا ہے [illegible]

حب دافع ذیابیطس

یہ گولیاں اس خطرناک مرض کے دفعیہ کے لئے بارہا تجربہ ہوچکی ہیں اور صدہا مریض جو ایک گھنٹہ میں کئی دفعہ پیشاب کرتے تھے تھوڑے دنوں کے استعمال سے اچھے ہوگئے ہیں یہ گولیاں صرف مرض کو ہی دور نہیں کرتیں بلکہ انکے کھانے سے گئی ہوئی قوت باہ حاصل ہوتی ہے - آنکھوں کو طاقت دیتی اور منہ کا ذائقہ درست رکھتی ہیں - جسم کو سوکھنے سے بچاتی ہیں - سلسل بول - ضعف مثانہ - نظام عصبی کا بگاڑ - اسہال دیرینہ یا پیچش یا بعد کھانے کے فوراً دست آجاتے ہوں یا درد شروع ہوجاتا ہو یا رات کو نیند نہ آتی ہو سب شکایت دور ہو جاتے ہیں -

قیمت فی تولہ دس روپیہ

میر محمد خان - تالپور والئی ریاست خیرپور سندھہ — پیشاب کی کثرت نے مجھے ایسا حیران کردیا تھا اور جسم کو بے جان اگر میں حکیم غلام نبی صاحب کی گولیاں ذیابیطس نہ کھاتا تو میری زندگی محال تھی -

محمد رضا خان - زمیندار موضع چتہ ضلع اٹاوہ — آپ کی حب ذیابیطس سے مریض کو فائدہ معلوم ہوا - دن میں ١٢ بار پیشاب کرنے کی بجاے اب صرف ٥ - ٦ دفعہ آتا ہے -

عبد القدیر خان - محلہ غرقاب شاہ جہان پور — جو گولیاں ذیابیطس آپ نے رئیس عبد الشکور خان صاحب اور محمد تقی خان صاحب کے بھائی کو زیادتی پیشاب کے دفیعہ کے لئے ارسال فرمائی تھیں وہ اور بھیجدیں -

عبد الوہاب ڈپٹی کلکٹر - غازیپور — آپ کی بھیجی ہوئی ذیابیطس کی گولیاں استعمال کر رہا ہوں - بجاے ٣ - ٥ مرتبہ کے اب دو تین مرتبہ پیشاب آتا ہے -

سید زاہد حسن - ڈپٹی کلکٹر الہ آباد — مجھے عرصہ تین سال سے عارضہ ذیابیطس نے دق کر رکھا تھا - بار بار پیشاب آنے سے جسم لاغر ہوگیا - قوت مردمی جاتی رہی - آپ کی گولیوں سے تمام عوارض دور ہوگئے -

[illegible] ملازم پوسٹماسٹر جنرل — پیشاب کی کثرت - جاتی رہی - مجھہ کو رات دن میں بہت دفعہ پیشاب آتا تھا - آپ کی گولیوں سے صحت ہوئی -

اِنکے علاوہ صدہا سندات موجود ہیں -

مجرب و آزمودہ شرطیہ دوائیں جو بادائی قیمت [illegible] تا [illegible] [illegible] آتی ہیں

— * —

زود کن

داڑھی مونچھہ کے بال اسکے لگانے سے گھنے اور لنبے پیدا ہوتے ہیں -
٢ تولہ دو روپے

سر کا خوشبودار تیل

دلربا خوشبو کے علاوہ سیاہ بالوں کو سفید نہیں ہونے دیتا نزلہ و زکام سے بچاتا ہے شیشی خورد ایک روپے آٹھہ آنہ کلاں تین روپے

حب قبض کشا

رات کو ایک گولی کھانے سے صبح اجابت بافراغت اگر قبض ہو دور
٢ درجن ایک روپیہ

حب قائممقام افیون

انکے کھانے سے افیم چانڈو بلا تکلیف چھوٹ جاتے ہیں فیتولہ پانچ روپے

حب دافعۂ سیلان الرحم

لیسدار رطوبت کا جاری رہنا عورت کے لئے وبال جان ہے اس دوا سے آرام - دو روپے

[illegible] مغز [illegible] اعجاز

[illegible]

حب دافع طحال

زردی چہرہ - لاغری کمزوری دور مرض تلی سے نجات - قیمت دو ہفتہ دو روپے

برأالساعة

ایک دو قطرے لگانے سے درد دانت فوراً دور - شیشی چار سو مریض کے لئے ایکروپے

دافع درد کان

شیشی صدہا بیماروں کے لئے - ایکروپے

حب دافع بواسیر

بواسیر خونی ہو یا بادی ریحی ہو یا سادی - خون جانا بند اور مسے خود بخود خشک - قیمت ٢ ہفتہ دو روپے

سرمۂ ممیرہ کراماتی

مقوی بصر - محافظ بینائی - دافعہ جالا - دھند - غبار - نزول الماء سرخی - ضعف بصر وغیرہ * فیتولہ معہ سلائی سنگ یشب دو روپے

فکاهت

—:○(*)○:—

(۱)

سر آغا خاں کا خطاب ترکوں سے

— :*: —

گفت با تُرک حضرت آغا * آنچه گویم به گوش در گیرید
بگذارید خاک یورپ را * دل ازیں مرز و بوم، بر گیرید
ایشیا مسکن قدیم شماست * باز آں خاک را مقر گیرید
دل به صید رمیدهٔ نتواں بست * یک شکار شکسته پر گیرید
اسپ، گر زیر راں نمي آید * بگذارید و مادهٔ خر گیرید
کار پیشینهٔ شما کشت است * مرغزارے و گاو نر گیرید
بانگ توپ و تفنگ درد سر ست * ناوک و خنجر و سپر گیرید
نوبت ریل و تلغراف گذشت * قاصد و پیک و نامه بر گیرید
کار دنیا کسے تمام نکرد * هرچه گیرید مختصر گیرید

(۲)

ترک سے حضرت آغا نے یہ ارشاد کیا: * کیوں ہو بے فائدہ یورپ میں گرفتار الم ؟
ایشیا میں اگر آجاو تو پھر تا بہ ابد * پاوں پھیلا کے پڑے چین سے سوؤگے چہ غم ؟
نظر آجائگي بیکاري آلات جدید * جب کہ تم وادي تاتار میں رکھوگے قدم
ریل یا تار کي پھر ہوگي نہ حاجت تم کو * ڈاک پہنچانے کو آجائینگے مرغان حرم
خود ھي کہدوگے کہ بیکار ھیں سب توپ و تفنگ * نظر آئیگا جو تیر افگنیوں کا عالم
سلک بعري کي ادا دل سے اُتر جائیگي * دیکھہ لوگے جو کمندوں کا وہ پیچ اور وہ خم
فائدہ کیا ھے کہ تم ریل کا احسان اُٹھاو * آپ کا اسپ سبک سیر ھے کس بات میں کم ؟
آپ صحرا میں چلائیں گے جو خشکي کا جہاز * پھر نہ کچھہ بھاپ کي حاجت ھے نہ طوفانکا غم
لطف جو بانگ جرس میں ھے وہ سیٹي میں نہیں * زیر کوکہہ نہیں سکتا کوئي ہم پایۂ بم
لمپ کي شعلہ فشاني میں کہاں وہ انداز * شمع کي بزم طرازي کا جو کچھہ ھے عالم
فیصلہ بیٹھہ کے چوپال میں کردیگا جو پنچ * ہوگا یورپ کے قوانین سے بڑھکر محکم
اور مانا بھي کہ فردوس بریں ھے یورپ * حضرت خواجۂ شیراز یہ کرتے ھیں رقم

پدرم روضۂ رضواں بہ دو گندم بفروخت
ناخلف باشم اگر من بہ جوے نفروشم

کشاف

یونیورسٹي ڈپوٹیشن

— * —

آپ نے " بعثت سفارت " پہ جو کي تھي تقریر * تھا حقیقت میں وھي شیوۂ ازاد وشي
دفعۃً طبع مبارک نے جو بدلا انداز * سب کو حیرت تھي کہ کیوں آپ نے کي کج روشي
یا تو اس زور سے تھے آپ " سفارت " کے خلاف * یا کہ خود آپ بھي شامل تھے اُسي میں بخوشي
بادۂ جام سفارت طرب انگیز سہي * آپ کي شان کو زیبا نہ تھي یہ بادہ کشي

* * *

کھینچکر اک نفس سرد یہ ارشاد ھوا: * " ذوق ایں بادہ نہ داني بخدا تا نہ چشي

نقاد
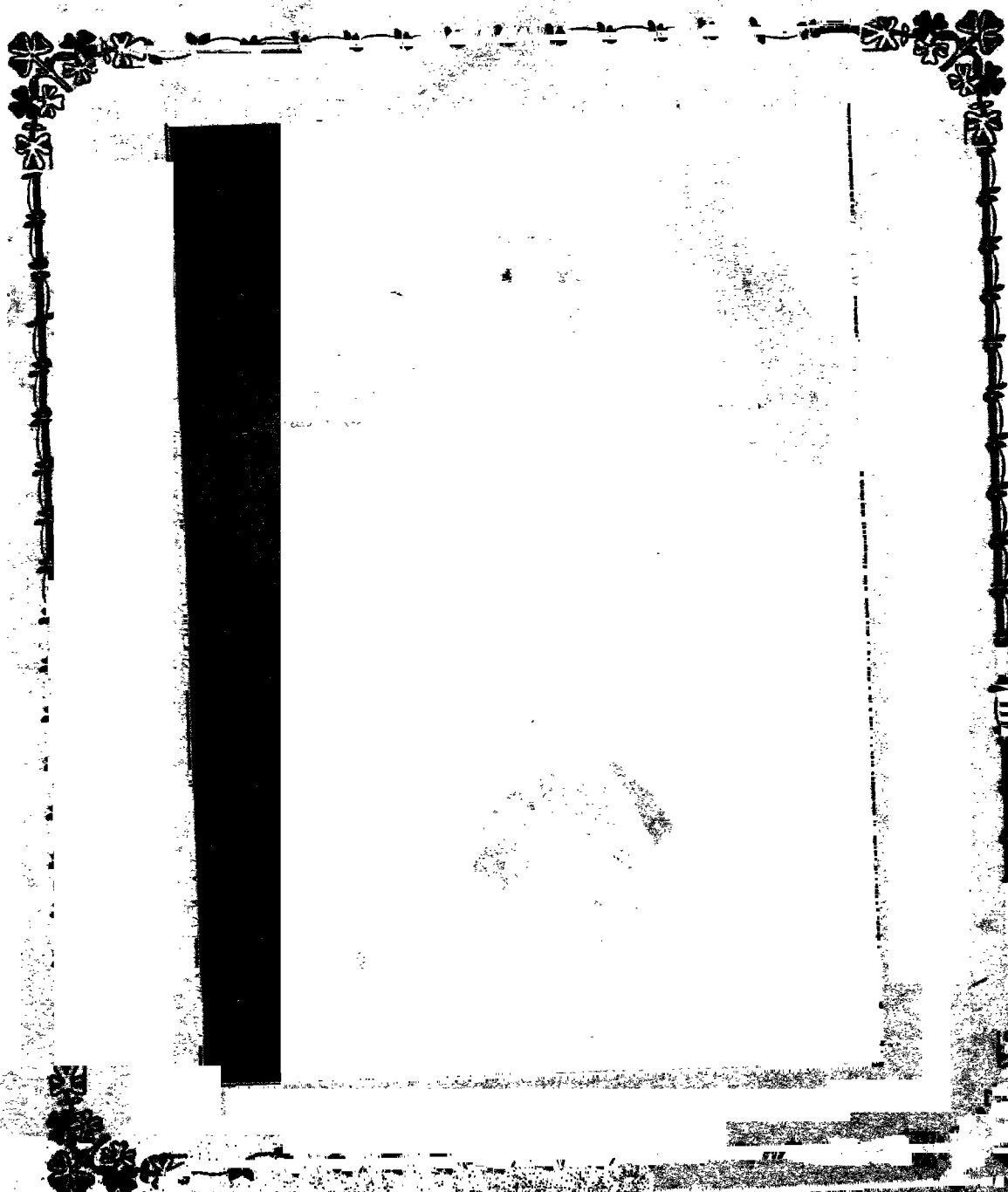
اطلاع - ڈاکٹر ایس - کے برمن کی خوبصورت تصویردار انگوری جنتری سنہ ۱۹۱۳ع کی متفرق جگہہ کے دس شریف آدمیوں کا نام اور پتہ لکھنے پر بلا قیمت و محصول بھیجی جاتی ہے -

عرق پودینہ

ولایتی پودینہ کی ھری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے اسکا رنگ پتی کے رنگ کاسا ہے اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی آتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے ریاح کھولنے نہایت مفید دوا ہے پیٹ پھولنا ڈکار کا آنا پیٹ میں درد بدھضمی متلی اشتہا وغیرہ ریاح کی علامات دور ہوجاتی ھیں - قیمت فی شیشی ۸ آنہ محصول ہ آنہ

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

انگریزی حکومت کا مسلمان ہوجانا

— * —

اب بالکل یقینی ہے - کیونکہ حضرت شیخ سنوسی کے خلیفہ نے بمقام بیروت سیدی خواجہ حسن نظامی سے آئندہ حالات کی نسبت جسقدر پیشین گوئیاں کی تھیں (اور جنکو کتاب شیخ سنوسی کے حصہ اول و دوم میں شائع کردیا گیا تھا) سب ہو بہو سچی ثابت ہوئیں - اب صرف انگریزی حکومت کے مسلمان ہو جانیکی پیشین گوئی باقی ہے - جو خدا نے چاہا تو عنقریب پوری ہوگی - پس اگر آپ یہ پیشین گوئیاں اور ترکی و ایران علی الخصوص افغانستان و جاپان و چین وغیرہ کے انجام کار کو دیکھنا چاہتے ہیں - تو رسالہ شیخ سنوسی کے دونوں حصے پڑھئے - قیمت ہر دو آٹھہ آنہ -

کلیات اکبر - لسان العصر و جناب الملۃ خان بہادر مولوی سید اکبر حسین الہ آبادی کے زبردست کلام کے دونوں حصے چھپ کر تیار ہیں - کاغذ لکھائی چھپائی نہایت اعلی ہے - اور صرف ہمارے ہاں دستیاب ہو سکتے ہیں - قیمت ہر دو حصص ۳ روپیہ ۸ آنہ -

[illegible] حسن نظامی میں [illegible] کے اور تیموریہ خاندان کے سچے جگر نہایت درد ناک قصے درج ہیں نیز آلو - مچھر - دیاسلائی وغیرہ عنوانوں پر نہایت موعظت اور معنی خیز مضامین ہیں -

[illegible] اندور دلی بمبئی کھمبایت کاٹھیاواڑ سومنات وغیرہ مقامات کا دلچسپ سفرنامہ بطریق روزنامچہ از سیدی خواجہ حسن نظامی دھلوی قیمت ۸ آنہ -

[illegible] انجام مصر کے شیخ المشائخ کی حوصلہ افزا پیشین گوئیاں - قیمت ۴ آنہ

اسرار مخفی رموز کا خزانہ بس دیکھنے کے قابل قیمت ۴ آنہ -

ترکی فتح شاہ مشتاق احمد صاحب منجم [illegible] کی پیشین گوئیاں - قیمت ۲ پیسہ

دل کی مراد - شاہ صاحب کے طلسماتی تعویذ قیمت [illegible] آنہ -

دفتر کن حلقہ نظام المشائخ دھلی سے منگائیے

شائقین تواریخ و تصوف کو مژدہ

—:○ * ○:—

مزارات اولیاء دھلی بالکل نئی تصنیف ہے - تمام اولیائے کرام و صوفیائے عظام جو دھلی کی مقدس سر زمین میں مدفون ہیں ان کے بسیط حالات سلسلہ وار دو حصوں میں درج کئے گئے ہیں - زائرین کے لیے اس سے بڑھکر کوئی رہنما نہیں ہو سکتا - قیمت حصہ اول ۹ آنے حصہ دوئم [illegible] آنے ہر دو حصص معہ محصول ڈاک و خرچ وی - پی پیکنگ وغیرہ ۱۰ آنے -

[illegible] کی اسلامی تاریخ [illegible] مصنفہ صوفی کرام الٰہی صاحب ڈنگوئی - ۴۲ تواریخوں کا لب لباب ہے - معترضین کے حملوں کا معتبر اور مستند حوالوں [illegible] سے جواب دیا گیا ہے - فاضل اجل مولوی سید احمد صاحب مولف لغات آصفیہ فرماتے ہیں کہ اس سے بہتر [illegible] کی تاریخ [illegible] ان کی نظر سے نہیں گذری قیمت ۲ روپیہ ۸ آنے محصول ڈاک و خرچ وی - پی ۳ آنے -

[illegible] - منیجر اسلامیہ بک ڈپو - جنرل اخبار ایجنسی بازار بلی ماران - دھلی -

حمیدیہ ہوٹل

—:○ * ○:—

نمبر ۱۳۱ لور چیت پور روڈ

—:*:—

ہمارے ہوٹل میں ہر قسم کی اشیائے خوردنی و نوشیدنی ہر وقت طیار ملتی ہیں نیز اسکے ساتھہ مسافروں کے قیام کیلیے پر تکلف اور آرام دہ کمروں کا بھی انتظام کیا گیا ہے جو نہایت ہوادار فرنشڈ اور بر لب راہ واقع ہیں جن صاحبوں کو کچھہ دریافت کرنا ہو بذریعہ خط و کتابت منیجر ہوٹل سے دریافت کر سکتے ہیں - جنگ ترکی و اٹلی اور جنگ بلقان کی جملہ تصویریں ہمارے ہوٹل میں فروخت کے لیے موجود ہیں مع تصویر شیخ سنوسی وغیرہ -

[illegible] شیخ عبد الکریم مالک حمیدیہ ہوٹل

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحکیم)

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad.

7-1 McLeod street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL - HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4 - 12.

الهلال

ایک هفته وار مصور رساله

میر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنیٰ بابی الکلام الدهلوی

مقـام اشاعت

۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکته

عنوان تلغراف

« الهـلال »

قیمت

سالانه ۸ روپیه

ششماهی ٤ روپیه ۱۲ آنه

جلد ۲ | کلکته: چهارشنبه ۳ ربیع الثانی ۱۳۳۱ هجری | نمبر ۱۰

Calcutta : Wednesday, March 12, 1913.

فهـرست

— * —

تصـــاویـــر

— * —

تلغـــراف خصـــوصـــي

فـتـــح عظیـــم

—:*:—

بحـــري کار نـــامے

— * —

(قسطنطنیـه : ۱۳ - مـارچ)

— * —

بجـواب " الهـــلال "

تسخیر (جنینا) کي یهاں کوئي خبر نهیں دي گئي هے - البته جنگ شدید کي خبریں برابر ملتي رهیں - بلغاریوں اور یونانیوں میں باهم تباه کن جنگ شروع هوگئي - "تصویر افکار" کا تار چهپا هے که ابتک ۱۲ - سو بلغاري اور ایک هزار یوناني باهم دگر لڑکر مقتول هو چکے هیں -

(۲)

تائید الهي ایک نصرت عظیم کي صورت میں ظاهر هوئي - " حمیدیه " جهاز کي آتش افشانیوں نے سرویں استحکامات جنگ میں هلاکت اور تباهي پهیلا دي - میڈوا میں فوجي بارک مع سپاهیوں کے خاک کا ڈهیر هوگئي - رسد اور غله کے ذخائر برباد هوگئے -

التمـــاس

(۱) نمبر ۷ ' و ۸ ' جلد (۲) قبل از وقت ختم هوگئے هیں - دوباره چهپنے پر حاضر خدمت کئے جائینگے - شائقین ذرا توقف فرمائیں -

منیجر

اطلاع

(۱) اگر کسي صاحب کے پاس کوئي پرچه نه پہنچے' تو تاریخ اشاعت سے دو هفته کے اندر اطلاع دیں' ورنه بعد کو في پرچه چار آنے کے حساب سے قیمت لي جائیگي -

(۲) اگر کسي صاحب کو ایک یا دو ماہ کے لئے پته کي تبدیلي کي ضرورت هو تو مقامي ڈاکخانه سے بندوبست کرلیں' اور اگر تین یا تین ماہ سے زیادہ عرصه کے لئے تبدیل کرانا هو تو دفتر کو ایک هفته پیشتر اطلاع دیں -

(۳) نمونے کے پرچه کے لئے چار آنه کے ٹکٹ آنے چاهئیں یا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -

(۴) نام و پته خاصکر ڈاکخانه کا نام همیشه خوش خط لکھیے -

(۵) خط و کتابت میں خریداري نمبر کا حواله ضرور دیں -

نوٹ — مندرجه بالا شرائط کي عدم تعمیل کي حالت میں دفتر جواب سے معذور هے اور اس وجه سے اگر کوئي پرچه یا پرچے ضائع هوجائیں تو دفتر اسکے لئے ذمه دار نه هوگا -

(منیجر)

شرح اجرت اشتہارات

—*—

میعاد اشتہار	في صفحه	في کالم	نصف کالم	نصف کالم سے کم
ایک هفته ایک مرتبه کے لئے	۱۵ روپیه	۱۰ روپیه	۷½ روپیه	۸ آنه في مربع انچ
ایک ماہ چار مرتبه "	۵۰ "	۳۰ "	۲۰ "	۷ آنه " " "
تین ماہ ۱۳ " "	۱۲۵ "	۷۵ "	۴۵ "	۶ آنه " " "
چھه ماہ ۲۶ " "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۷۵ "	۵ آنه " " "
ایک سال ۵۲ " "	۳۰۰ "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۴ آنه " " "

(۱) ٹائیٹل پیج کے پہلے صفحه کے لیے کوئي اشتہار نہیں لیا جائیگا - اسکے علاوہ ۳ صفحوں پر اشتہارات کو جگه دیجائیگي -

(۲) مختصر اشتہارات اگر رساله کے اندر جگه نکال کر دیے جائیں تو خاص طور پر نمایاں رهیں گے لیکن انکي اجرت عام اجرت اشتہارات سے پچیس فیصدي زائد هوگي -

(۳) همارے کارخانه میں بلاک بھي طیار هوتے هیں جسکي قیمت ۸ آنه في مربع انچ هے - چھاپنے کے بعد وہ بلاک پھر صاحب اشتہار کو واپس کردیا جائیگا اور همیشه انکے لئے کارآمد هوگا -

شرائط

(۱) اسکے لئے هم مجبور نہیں هیں که آپکي فرمایش کے مطابق آپکو جگه دیں' البته حتي الامکان کوشش کي جاے گي -

(۲) ایک سال کے لئے اشتہار دینے والوں کو زیادہ سے زیادہ ۴ اقساط میں' چھه ماہ کے لئے ۲ اقساط میں' اور سه ماهي کے لئے ۳ اقساط میں قیمت ادا کرني هوگي اس سے کم میعاد کے لئے اجرت پیشگي همیشه لي جائیگي اور وہ کسي حالت میں پھر واپس نهوگي -

(۳) منیجر کو اختیار هوگا که وہ جب چاهے کسي اشتہار کي اشاعت روک دے' اس صورت میں بقیه اجرت کا روپیه واپس کردیا جاے گا -

(۴) هر اس چیز کا جو جوے کے اقسام میں داخل هو' تمام منشي مشروبات کا' فحش امراض کي دواؤنکا اور هر وہ اشتہار جسکي اشاعت سے پبلک کے اخلاقي و مالي نقصان کا ادنی شبهه بھي دفتر کو پیدا هو' کسي حالت میں شائع نہیں کیا جاے گا -

نوٹ — کوئي صاحب رعایت کے لئے درخواست کي زحمت گوارا نه فرمائیں - شرح اجرت یا شرائط میں کسي قسم کا رد و بدل ممکن نہیں -

فلـــم اري كالدعـاء اعم نفـع
و اعظم في مكافات الصـديق

مسٹر (مظہر الحق) یاد رکھیں کہ اگر وہ قوم کي خاطر کچھہ کھونے کیلیے طیار ہیں' تو قوم بھی اپني بہترین متاع انکو دینے کیلیے طیار ہے - غریب قوم کیا کرے ؟ وہ تو اپنا دل ھاتھوں میں لیے ہوے کب سے حیران وسرگردان پھر رھي ہے ' مگر افسوس کہ کوئي خریدار ھي نہیں ملتا - کونسا دروازہ ہے جس پر وہ نہیں پہنچي ' اور اعتماد کي کونسي آواز تھي ' جس کو اُس نے نہیں آزمایا ؟

نفائس دل و دین مي دهم به نیم نگاه
به من معاملۀ کن که راست گفتارم

اس ڈیپوٹیشن کي تحریک جن طریقوں کي ساتھہ کي گئي ' پھر ممبروں کا جس طرح انتخاب ہوا ' اور انتخاب میں جن جن ذرائع و وسائل مخفیہ سے کام لیا گیا ' وہ نواب صاحب قبلہ کي زبان مبارک سے قوم سن چکي ہے - پس در حقیقت ایک ایسي جماعت میں شریک رهنا' جسکي پیدایش سازش کے ناجائز حمل سے ہوئي ہو' خود اپنے ضمیر اور ایمان کو الودهٔ معصیت کرنا تھا - ڈیپوٹیشن کا جانا اور رسمي آمد و رفت محض ایک دلفریب کن حیلہ تراشي ہے ' تا کہ کسي طرح ازاد خیال طبقہ رام کیا جاسکے - مسٹر (مظہر الحق) کا نام بھي اسي لیے رکھا گیا تھا ' تا کہ لوگ سمجھیں کہ کیسے کیسے آزاد خیال لوگ اسمیں شریک ہیں ' اور پھر اسکي طرف سے بالکل مطمئن ہو جائیں -

حقیقت یہ ہے کہ یہ ڈیپوٹیشن یونیورسٹي کے اهم مسائل میں کسي تغیر کا ذریعہ نہیں ہوسکتا - اور نہ ہونے کا ارادہ ہے - گورنمنٹ کو اب اسپر کوئي اعتراض نہیں کہ علي گـڈھ کي معہودہ یونیورسٹي کے نام میں " مسلم " کا لفظ بڑھا دیا جاے اور یہ تو ساري دنیا کو معلوم ہوچکا ہے کہ اسکولوں کے الحـاق تـک وہ راضي ہوچکي ہے - پس ڈیپوٹیشن کي تجویز سے مقصود یہ تھا کہ انهیں منظور کردہ چیزوں کو قوم کے سامنے اسطرح پیش کر دیا جاے کہ وہ سمجھے ' یہ خاص مراعات تھیں جو ڈیپوٹیشن نے سعي و کوشش کرکے حاصل کرا دیں -

تاهم مسٹر (مظہر الحق) نے نہایت دانشمندانہ کارروائي کي کہ اتمام حجت کا پورا موقعہ دیا ' اور پہلي مجلس میں شریک ہوکر اور اپنے خیالات ظاهر کر کے مستعفي ہوے - انہوں نے ایک مثال قائم کردي کہ ایک راست باز آدمي کو ایسے موقع میں کیا کرنا چاهیے ؟

مسٹر (مظہر الحق) نے مستعفي ہو کر همارے سامنے مقابلہ کرنے کیلیے کیسے عبرت انگیز مناظر پیش کردیے ہیں ! ایک طرف تو وہ لوگ ہیں جو اس ڈیپوٹیشن کي شرکت کي عزت کے معاوضے میں اپني ازاد خیالی کو تاراج کردینے کیلیے طیار ہیں - دوسري طرف وہ لوگ ہیں جو (بقول نواب صاحب قبلہ) اس ڈیپوٹیشن کي ممبري کو ایک ایسي دولت عظمی سمجھتے ہیں ' جسمیں اب کسي دوسرے حصہ دار کا تصور بھي انکے لیے تکلیف دہ ہے - تیسرے طرف مسٹر (مظہر الحق) ہیں ' جنکو بے طلب اسکي شرکت کي مکرر عزت دي گئي تھي مگر انہوں نے سچائي اور اصول کي خاطر اُسے ٹھکرا دیا ! انہوں نے اس عزت کي پروا نہیں کي جو صداقت اور آزاد خیالی سے خالي تھي' پس اسکا بہترین معاوضہ وہ عزت ہے' جو ان قوم نے لاکھوں دلوں میں انہوں نے اپنا گھر بنا کر حاصل کرلي ہے -

ومن كان يريد العزة فلله العزة جميعا ' اليه يصعد الكلم — جو لوگ عزت کے بھوکے ہیں انکو معلوم ہونا چاهیے کہ تمام عزت بخشیاں الله هي کے هاتھہ میں ہیں - تمھارے

الطیب ' و العمل الصـالح یرفعــه (۳۵ : ۱۱) — اعمـال صـالح اسي کي درگاہ تـک پہنچتے ہیں اور رهي نیک عمل کرنے والوں کے درجوں کو بلند کرتا ہے -

مسٹر (مظہر الحق) نے اپني چٹھي میں ۵ - مارچ کے جلسے کي جو کارروائي درج کي ہے ' اس سے مجوزین ڈیپوٹیشن کي نقاب پوشي کا خاتمہ ہوگیا ہے ' اور جو باتیں همیں ۲۸ - ڈسمبر کي صبح کو معلوم تھیں ' امید ہے کہ اب دنیا کو ۵ - مارچ کے بعد اچھي طرح نظر آجاے گي - (مسٹر مظہر الحق) نے تجویز پیش کي تھي کہ کارروائیوں سے قوم کو بے خبر نہ رکھا جاے - اس سے کم ازکم اتنا تو ہو جاتا کہ هر شخص کي نسبت قوم فیصلہ کرسکتي کہ اس نے قوم کي خواهشوں کو کہاں تـک یاد رکھا ہے ؟ لیکن هم نے سنا ہے کہ یہ تجویز جب پیش کي گئي ' تو ایک هي نام کے دو آزاد خیال بزرگوں یعنے مسٹر محمد علي (کامرِیڈ) اور مسٹر محمد علي (جینا) نے مخالفت کي - اور مصر ہوے کہ کارروائیاں بصیغہ راز رکھي جائیں -

اگر یہ سچ ہے تو همیں ایک سال کے گذشتہ واقعات ایک مرتبہ یاد کرلینے چاهئیں - ۱۱ - اگست سنہ ۱۲ ۱۹ - کو کانسٹیٹوشن کمیٹي کا جو اجلاس لکھنو میں ہوا تھا ' اسمیں همارے دوست "راز داري" کے سخت مخالف تھے - کامرِیڈ کي پچھلي فائل کي بھي اسکے لیے ورق گرداني کي جا سکتي ہے - یہ اب دنیا کیوں پلٹ گئي ؟

مانا کہ ڈیپوٹیشن کي تجویز ضروري تھي ' صلح جنگ سے بہتر ہے ' اور قوم کو قسموں کي عزت کا پاس کرنا چاهیے - لیکن کیا اب همارے دوست کیلیے " راز داري " کا گذشتہ نقاب تاریک بھي انکے مطعون لیڈروں کي طرح ضروري ہوگیا ؟

مشاطہ کا قصـور سہي سب بنـاؤ میں
کیا اُس نے اس نظر کو بھي پر فن بنا دیا ؟

ممکن ہے کہ تم اپنے اعمال قوم سے مخفي رکھہ لینے میں کامیاب ہوجاؤ لیکن میرے عزیز دوستو ! تم بڑي ناداني میں پڑے ہو - خدا کي انکھہ سے بچنے کیلیے تمهارے پاس کوئي پردہ نہیں ہے :

او لیس اللــه با علم بمـا فـي صـدور العالمیـن ؟ (۲۹ : ۹) — کیا الله تعالی اُن چھپے ہوے بھیدوں سے واقف نہیں ہے جو دنیا کے سینوں میں مدفون ہیں ؟

بہر حال قوم کے هاتھہ میں مسٹر (مظہر الحق) نے بہت اچھي کسوٹي دیدي ہے - مدعیان ازادي و راستي کي آزمایش کي یہ بہترین گھڑیاں ہیں - اب دیکھنا یہ ہے کہ ممبران ڈیپوٹیشن میں اور بھي کسي کا قدم ہے ' جو اس طرح سچائي کي طرف حرکت کرے ؟

مسلمان اگر اپني بے وقوفي پر رحم کھائیں ' تو انکے لیے کام کرنے کا یہ اصلي وقت ہے -

نہایت ضروري ہے کہ هر مقام پر جلسے کیے جائیں اور نواب (وقار الملک) بہادر کي تائید میں آوازیں بلند ہوں : هذه تذكرة ' فمن شاء اتخذ الى ربه سبيلا -

هفتۂ جنگ

اس هفتہ کي خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ بلقاني فوجوں میں سے صرف یوناني فوج جنگ آرا ہوئي - نتیجۂ جنگ کے جسقدر معلومات ہیں وہ یوناني ذرائع سے ہیں' جن پر اعتماد و عدم اعتماد کا فیصلہ اب هر شخص کیلیے آسان ہوگیا ہے - انهنس کے ۴ - ماه حال کے تار سے معلوم ہوتا ہے کہ یوناني بیڑے نے (جنینا) کے قلعہ (سنیڈا کوارنٹا) پر گولي باري کي - جس سے ایک ترکي توپخانہ ضائع ہوا - اسکے بعد یوناني بیڑا فوج کے

شذرات

—○:*:○—

مسٹــــر مظہــــر الحــق کا استعفٰی !

ذالــک، فلیتنــا فس المتنــا فسون !

— * —

مسلم یونیور سٹی ڈیپوٹیشن

— * —

فمنھم ظـالـم لنفســه و منھـم مقتصد ' و منھم سابق بالخیرات بـاذن الـلـه ' ذالک ھو الفضل الکبـ[illegible]ـر (۳۵ : ۳۱)

اس جماعت میں کچھہ لوگ تو ایسے ھیں جو طریق ھدایت و صداقت کو چھوڑ کر اپنے نفوس پر ظلم کر رھے ھیں - بعض ان میں سے درمیانی راہ چلتے ھیں' اور پھر انھی میں بعض نفوس قدسیہ ایسے بھی ھیں' جو اعمال نیک میں راست بازانہ پیش قدمی کـرتے ھیں - یہ اللہ کا بہت بڑا فضل ھے جسکی انکو توفیق دی گئی ھے -

— * —

کامل اس فرقــہ زھــاد سے اٹھــا نــہ کوئی
کچھہ ھوے تو یہی رندان قدح خوار ھوے !

—:*:—

ناظرین کو معلوم ھے کہ میں نکتہ چیں ھوں' منقبت سرا نہیں - میرا دستور العمل یہ ھے :

قصیــدہ کار ھــوس پیشگاں بــود عرفی
تو از قبیلۂ عشقی ' وظیفہ ات غزل ست

حق گوئی کی راہ میں عموماً دو قوتیں مانع ھوتی ھیں : دولت و طاقت ' اور ذاتی تعلقات و وابستگی - اتنے زمانے میں احباب کم از کم اسکا تو اندازہ کرچکے ھیں کہ الحمد للہ یہ دونوں پتھر میری راہ میں حائل نہیں ھوسکتے :

ھم کعبۂ و ھم بتکدہ سنـگ رہ ما بود
رفتیـم و صنم بر سر محراب شکستیم

دولت و طاقت اور حکومت و اقتدار کے مقابلے میں جو کچھہ اپنا حال ھے' وہ محتاج بیان نہیں - زبان اور قلم' دونوں اسکا جواب دیسکتے ھیں - رھے ذاتی تعلقات ' تو آپ دیکھہ رھے ھیں کہ یونیورسٹی فونڈیشن کمیٹی کے پچھلے اجلاس کے واقعات میرے لیے واقعی پر از اشکال تھے - مسٹر محمد علی نہ صرف میرے ایسے دوست ھی ھیں' جن سے دوستانہ حد سے بھی گذر کر' برادرانہ و عزیزانہ تعلقات رکھتا ھوں' بلکہ یہ بھی ھے کہ مجھکو انکی دوستی نہایت عزیز ھے - تاھم کچھہ دنوں تـک خاموش رھا اور پھر دیکھا تو معلوم ھوا کہ تعلقات کا مسئلہ نہیں بلکہ عقیدے اور راے کا سوال ھے - تعلقات کی ایسی تاروں کی کیا حقیقت ھے؟ اس راہ میں تو زنجیریں بھی ٹوٹ جاتی ھیں -

پس جو کچھہ میری راے تھی' بلا تامل حوالۂ قلم کر دی - دوستی کیا چیز ھے؟ ھماری خون اور نسل کی رشتہ داریوں کو بھی حق اور عقیدے کے آگے ھیچ ھونا چاھیے -

با ایں ھمہ میری نکتہ چینی ھی آج مجھکو مجبور کرتی ھے کہ (مسٹر مظہر الحق) کی تعریف میں جسقدر ممکن ھو' اسراف کروں - وہ اسراف نہیں' بلکہ عین اعتدال ھے -

میں دیکھہ رھا ھوں کہ زمانہ کس قدر پر آشوب ھے ' اور حق و راستی کی مظلومی کس درجہ درد انگیز حد تـک پہنچ چکی ھے؟ کوئی نہیں جو اسکی خاطر تھوڑی سی تـکلیف گوارا کر لے - کوئی نہیں جو خدا کی خوشنودی کی خاطر اسکے چند بندوں کا غصہ جھیل لے ' اور پھر کوئی نہیں جو اپنے قول ھی کی عزت کیلیے اپنے عمل کو بھی قابل عزت بنائے - ھر دعوا دلیل سے محروم ' ھر قول عمل کا مخالف ' اور ھر سفیدی نمایش اور نفاق کی سیاھی سے آلودہ ! تعریف کی خواھش سے دماغ مخبوط ھو رھے ھیں ' مگر کوئی نہیں جو پہلے تھوڑی سی مذمت گوارا کر کے' تعریف کا اپنے تئیں مستحق ثابت کرے - حالانکہ کوئی دوستی بغیر دشمنی کے ' کوئی محبوبی بغیر مبغوضی کے ' اور کوئی تعریف بغیر تحمل مذمت کے حاصل نہیں ھو سکتی - جو لوگ دنیا سے " تعریف و مدح " مانگتے ھیں ' انکو پہلے بتلانا چاھیے کہ اسکے لیے انھوں نے کیا کھو یا ھے ؟ :

آحسب النـاس ان یتـرکـوا ان یقولوا آمنـا وھم لا یفتنون؟ ولقـد فتنـا الذین من قبلھم فلیعلمن اللہ الذین صــدقوا' ولیعلمن الکاذبین- ام حسب الذین یعملون السیئات ان یسبقونا ؟ ساء ما یحکمــون ! (۲۹ : ۴) و من یجاھد' فانما یجاھد لنفسہ' ان اللـہ لغنی عن العالمین (۲۹ : ۶)

کیا یہ لوگ سمجھتے ھیں کہ زبان سے ایمانداری اور راستبازی کا دعوا کردینگے اور بغیر آزمائے ھوے چھوڑ دیے جائیں گے ؟ (حالانکہ) جو لوگ اُن سے پہلے گذر چکے ھیں' خدا نے انکو بھی آزمایش میں ڈالا تھا (اور یہ ناگزیر ھے پس) عنقریب خدا اُن لوگوں کو معلوم کر کے رھے گا جو اپنے دعوئے صداقت میں سچے ھیں - اور انکو بھی ' جو اپنے اندر جھوٹ کے سوا کچھہ نہیں رکھتے - کیا جن لوگوں کی قوتیں اعمال بد میں خرچ ھو رھی ھیں وہ سمجھتے ھیں کہ ھمارے قابو سے باھر ھو جائیں گے ؟ اگر ایسا سمجھتے ھیں تو یہ کیا ھی بری سمجھہ اور کیا ھی برا فیصلہ ھے ! یاد رکھو کہ جو سچائی اور راست بازی کی راہ میں تکلیف اٹھاتا ھے تو وہ اپنے ھی بھلے کیلیے ایسا کرتا ھے - خدا دنیـا کے تمـام لوگوں اور انکے اعمال سے بے نیاز ھے -

مسٹر (مظہر الحق) نے مسلم یونیورسٹی کے ڈیپوٹیشن کی ممبری سے استعفا دیدیا ' جسکو ایک مبسوط تحریر کی صورت میں آپ آج کی اشاعت میں پڑھیں گے - میں اپنے عقیدے اور اپنی بصیرت کے مطابق یہ کہنے پر مجبور ھوں کہ انھوں نے استعفا نہیں دیا ھے ' بلکہ سچائی اور راستبازی کی ایک ایسی مثال عظیم قوم کے سامنے پیش کر دی ھے ' جسکے نمونے عرصے سے ھماری کارفرما جماعتوں میں ناپید و معدوم تھے - خدا نے مومنوں کی سب سے بڑی خصلت یہ بتلائی ھے :

یجاھدون فی سبیل اللہ ولایخــافـون لومۃ لائم -

حق کی راہ میں جہد و سعی کرتے ھیں اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہیں کرتے -

مجکو اعتراف ھے کہ مسٹر (مظہر الحق) نے اس حقیقی خصلت ایمانی کا نمونہ قوم کو دکھلا دیا -

وفی ذلک ' فلیتنا فس المتنا فسون !

اور یہی چیـز ھے ' جسکی پیروی کرنے والوں کو پیروی کرنی چاھیے -

نہیں سمجھتا کہ اسکے سوا اور کیــا کہوں کہ اللہ تعالی اس خدمت جلیل اور عمل عظیـم کیلیے انـکو جزاے خیر دے ' اور اُس وقت کے دکھلانے میں زیادہ دیر نہ کرے ' جب قوم پرستی اور راست بازی کی ایسی ھی مثالیں بکثرت قوم کے سامنے ھوں :

انقلاب عثمانی

—: * :—

۲۳ - جنوری سنہ ۱۹۱۲

قبل از انقلاب

باب عالی کے دروازے پر انقلاب خواہوں کا ہجوم

مشہور " اوشک " پلٹن کے سپاہی ، جو محافظ سپاہیوں کی جگہہ ۲۳ - کی صبح کو باب عالی پر متعین کرا دیے گئے تھے' اور جو ابتدا سے " انجمن اتحاد و ترقی " کے ہوا خواہوں میں سے ہیں -

آتارنے میں کامیاب ہوگیا - ۷ - کے تار سے معلوم ہوتا ہے کہ جنرل (سارڈزر) سواروں کے تین سکویڈرن لیے ہوے جنینا میں داخل ہوگیا -

" داخل ہونے سے پہلے دو دن نہایت سخت جنگ ہوتی رہی' جس میں یونانیوں نے ایک نیا نقشہ جنگ اختیار کیا تھا - یونانی فوج نے اپنا بایاں بازو اٹھالیا اور بیزانی پر خوفناک گولے پھینکے - ترکی توپیں خاموش ہوگئیں - اس عرصہ میں فوج بائیں جانب بڑھی - گولہ باری دوسرے دن صبح تک نہایت شدت کے ساتھہ جاری رہی - پیادہ فوج ترکوں کو شکست دیتی ہوئی سرعت و بہادری کے ساتھہ (بیزنی) میں سیلاب سمندر کی طرح امنڈ آئی - یونانی دباتے ہوے جنینا تک چلے گئے - راستہ میں انہوں نے آدمی اور توپیں گرفتار کیں - ۹ - کا تار بیان کرتا ہے کہ یونانی سواروں کے دو سکوائڈرنوں نے شمال جنینا پر توپیں سر کرتے ہوے ۲ - ہزار ۳ - سو ترک مہاجرین کو گرفتار کرلیا - یونانی ولیعہد اپنے تار میں بیان کرتا ہے کہ جنینا میں ۳۵ - ہزار ترکی فوج تھی - سب نے اپنے آپکو حوالہ کر دیا "

ان اطلاعات کی عثمانی ذرائع اطلاعات نے تکذیب نہیں کی' مگر یہ اطلاعات خود آپ اپنی تضعیف کر رہی ہیں - مثلاً بیان کیا جاتا ہے کہ جنینا میں ۳۵ - ہزار فوج نے ہتیار رکھدیے اور کوئی وجہ نہیں بیان کیجاتی - حالانکہ یہ ظاہر ہے کہ ۳۵ - ہزار سپاہی بے وجہ ہتیار نہیں رکھہ سکتے - اسکے علاوہ ۷ - کے تار سے معلوم ہوتا ہے کہ جنینا فتح ہوگیا' مگر ۹ - کے تار میں بیان کیا جاتا ہے کہ یونانی سواروں نے شمال جنینا پر گولہ باری کرتے ہوے ۲ - ہزار ۳ - سو ترک مہاجرین گرفتار کیے - اگر در حقیقت جنینا ۷ - کو فتح ہوگیا تھا تو پھر ۹ - کو شمال جنینا پر گولہ باری کیوں کی گئی ؟ علاوہ ازین جس تار میں تسلیم شہر کی خبر بیان کی گئی ہے' اسمیں خود صیغۂ تضعیف یعنی " یہ رپورٹ کی گئی ہے " استعمال کیا ہے -

نازنینان لندن میں سیاسی حقوق طلبی کے جذبات روز افزوں ہیں :

خوش طبیبی ست ' بیا تا همه بیمار شویم

یہ عام قاعدہ ہے کہ جب کسی جماعت میں کوئی خاص جذبہ عالمگیر اور راسخ ہوجاتا ہے تو دو جماعتیں پیدا ہوجاتی ہیں - ایک معتدل اور دوسری گرم - اسوقت حقوق طلب خاتونوں میں بھی دو جماعتیں ہیں : ایک معتدل ہے' جو صرف قانونی ذرائع سے حقوق حاصل کرنا چاہتی ہے' اور دوسری گرم ہے جو مسٹر (ٹالسٹ) کے مسلک پر عمل کرتی ہوئی کہتی ہے کہ بغیر قانون شکن ایجی ٹیشن کے مطالب براری ممکن نہیں - موخر الذکر میں ایک گروہ ہے جو اپنے آپ کو فوجی کہتا ہے - کیونکہ وہ حقوق طلبی کے لیے اسلحہ بھی استعمال کرنا چاہتا ہے -

جب سے لبرل گورنمنت برسر اقتدار ہوئی ہے' اس گروہ نے وزرا کی زندگی تلخ کردی ہے - فوجی گروہ کی کار روائیوں کا آغاز دسمبر سنہ ۱۹۰۵ - سے ہوتا ہے - دسمبر سنہ ۰۵ - میں سر ہنری کیمپل بینر مین جب وزیر اعظم ہوے' تو مع اپنے رفقاء وزارت کے البرٹ ہال میں گئے اور ایک عظیم الشان جلسہ میں تقریر کی - مس (کرائسٹیبل پانکہرسٹ) گیلری میں بیٹھی تھیں - انہوں نے وہیں سے ایک جھنڈا ہلا دیا' اور باواز بلند پوچھا : " لبرل گورنمنت عورتوں کیلیے کیا کرنا چاہتی ہے ؟ "

اسکے بعد ہی ہارس آف کامنس پر حملہ ہوا' جو کچھہ عرصہ کے بعد فرو ہوگیا - لیکن یہ ایک مہلت جنگ تھی - تھوڑے ہی دنوں کے بعد پھر حملہ کیا گیا اور اسوقت سے اسوقت تک برابر جاری ہے - فوجی گروہ نے ایذا رسانی کی صدہا شکلیں اختیار کی ہیں - قریباً تمام وزارت خانوں کے ہر ممبر پر حملے کیے - تار کاٹ دیے گئے - کھڑکیاں توڑ ڈالی گئیں - لیٹر بکس اکھاڑ کر پھینک دیے - خطوط ضائع کردیے - ذیل میں ہم انکے یادگار حملوں کی ایک مختصر سی فہرست درج کرتے ہیں -

وزرا پر حملہ

(۱) ۷ - دسمبر سنہ ۹ - کو لیمپن کیسل واقع فولکیسٹن میں وزیر اعظم پر حملہ کیا گیا -

(۲) ۱۴ - نومبر سنہ ۹ - کو مسٹر چرچل برسٹون میں کتے کے کوڑے سے مارے گئے -

(۳) ۲۳ - نومبر سنہ ۹ - کو ہارس گارڈ پیریڈ میں ہنگامہ پیدا کر کے دق کیے گئے -

(۴) ۱۸ - جولائی سنہ ۱۲ - کو جب کہ وزیر اعظم مع مسٹر جان ریڈمنڈ کے ڈبلن اسٹریٹ میں گاڑی پر جا رہے تھے' ان پر کلہاڑیاں پھینکی گئیں -

(۵) ۲۰ - جولائی سنہ ۱۲ - کو وزیر اعظم پر چیسٹر میں حملہ کیا گیا -

پارلیمنٹ پر یورش

۱۱ - فروری سنہ ۸ - کو ۵۰ - عورتوں نے ہارس آف کامنس پر حملے کیے اور اس جرم میں گرفتار کی گئیں -

۳۰ - جون سنہ ۸ - کو ۹ - عورتیں اسی جرم میں گرفتار کی گئیں

۳۰ جون سنہ ۹ - کو ۱۲۰ - عورتیں اسی جرم میں گرفتار ہوئیں -

۲۱ - نومبر سنہ ۱۱ - کو ۲۲۳ - عورتیں اسی جرم میں گرفتار ہوئیں -

جائداد پر حملہ

۱۸ - جون سنہ ۸ - کو وزیر اعظم کے محل پر یورش کی گئی -

یکم مارچ سنہ ۱۲ - کو ویسٹ منسٹر اور ویسٹ اینڈ کی کھڑکیوں کے توڑے جانے سے ۴ - ہزار پونڈ کا نقصان ہوا -

۲۶ - نومبر سنہ ۱۲ - کو تمام شہر کے لیٹر بکسوں سے خطوط اڑا دیے گئے -

۳۰ جنوری سنہ ۱۳ - کو لیمبتھہ پیالس اور ویسٹ اینڈ کی چھہ کھڑکیاں توڑی گئیں -

ان واقعات کے بعد دو نہایت عظیم الشان واقعے اور ہوے - ایک یہ کہ مسٹر لائڈ جارج کا مکان اڑا دیا گیا - دوسرا یہ کہ بولنگ کلب کے تمام خیموں میں آگ لگادی -

خود شناسی سرچشمہ ہے حقوق شناسی کا' اور حقوق شناسی آغاز ہے حقوق طلبی کی - حقوق طلبی ایک ایسا جذبہ ہے جو پیدا ہونے کے بعد' پھر فنا نہیں ہوسکتا - یہ ایک بھاپ ہے' جتنی دبائی جاتی ہے' اتنی ہی زور سے نکلتی ہے - یہ جذبہ جب اپنی پوری قوت کو پہنچ جاتا ہے تو اسکے لیے بند قانون' موم‌ہاے آتشدیدہ ہوجاتے ہیں' جنکو اسکی معمولی سی جنبش ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی ہے - بالا دست جماعت کو زیر دست جماعتوں میں بیداری اور خود شناسی پیدا کرنے سے پہلے حقوق بخشی کے لیے تیار ہوجانا چاہیے - یاد رکھنا چاہیے کہ حقوق طلبی کا جذبہ سخت ضدی ہے - وہ صرف ایک ہی صورت سے راضی ہوسکتا ہے' یعنی یہ کہ جو کچھہ مانگتا ہے' اُسے فوراً دیدیا جاے -

۲۳ ربیع الثانی ۱۳۳۱ ھجری

حدیث الغاشیه

(٤)

نشۂ نیم شبي کا صبح خمار
یا
یونیورسٹي فونڈیشن کمیٹي

رات اور زلف کا یہ افسانہ !
قصہ کوتہ ' بڑي کہاني ھے

(۱)

صداقت کي مظلومي کوئي نیا واقعہ نہیں ھے - اسپر آزمایش وابتلا کے ایسے ایسے ھلاکت خیز وقت آئے ھیں ' جب خداکي زمین پر چند دلوں کے سوا اس کا کہیں نشیمن نہ تھا ' لیکن با وجود اسکے سچ ' سچ رھا ' اور باطل باطل - صداقت اپنے حامیوں کي کثرت و قلت اور استقامت و تزلزل سے ھمیشہ بے پروا رھي ھے اور ھمیشہ رھے گي - وہ تمھارے پاس اسلیے نہیں آتي کہ تمھاري محتاج ھے ' بلکہ اسلیے کہ تم اسکے محتاج ھو - اگر تم نے اپنے تئیں اھل ثابت نہیں کیا تو تم سے اپنا رشتہ کاٹ لیگي اور کسي اور مستقیم دل کو اپنا نشمین بنایگي - اگر ۲۶ - کي شام تک یونیورسٹي کے بارے میں ھمارا خیال حق تھا ' تو ۲۷ - کي شام کے (ڈنر) کے بعد ' اور دو بجے کي خلوت نیم شبي کي صبح کو وہ باطل نہیں ھوسکتا تھا - اگر ۲۶ - کي سہ پہر کو سچ ' سچ تھا ' اور صدھا آوازیں اسکا استقبال کرتي تھیں ' تو ۲۸ - کي صبح کو بھي وہ سچ ھي تھا ' گو ایک اواز بھي اسکي حمایت کیلیے نہیں اُٹھتي تھي - سچ کي کسوٹي اسکے حامیوں کي کثرت نہیں ھے - اُسکے لیے اتنا ھي کافي ھے کہ وہ سچ ھے - حق کي پرستش کے ایماں بکف مدعیوں کي استقامت اگر متزلزل ھے تو کیا مضائقہ ؟ حق کي قوت کا استحکام متزلزل نہیں ھوسکتا - حقیقي قوت اُسي میں ھے ' اور جن مبارک ھستیوں کو اسکے علم کے نیچے جگہہ مل گئي ھے ' انجام کار فتح یابي بھي انھي کے حصے میں آئیگي -

و تلک الدار الاخرة ' نجعلها للذین لایریدون علواً في الارض ولا فساداً ' و العاقبة للمتقین -	اور یہ اخر کي کامیابیوں کا گھر انکے لیے ھے ' جو دنیا میں بڑائي اور پیشوائي نہیں چاھتے اور نہ فساد پھیلاتے ھیں ' اور یاد رکھو کہ انجام کار اللہ سے ڈرنے والوں ھي کیلیے ھے -

آپ دیکھتے ھیں کہ سورج مشرق سے نکلتا ' اور مغرب میں ڈوبتا ھے - والذي نفسي بیدہ ' میں بھي بعینہ اسي طرح دیکھہ رھا ھوں کہ سچائي غربت و کس مپرسي سے اُٹھتي ھے ' اور فتح و کامراني کا علم بنکر لہراتي ھے - یہ میرا یقین اور میري بصیرت ھے - آپکو نظر نہیں آتا تو میں دکھلا بھي نہیں سکتا -

(۲)

بہر حال میں نے مخالفت میں تقریر کي ' اور نرم و خوشنما ' پر اشتمال و ذو جہتین ' اور معاني زھر آلود و الفاظ شہد نما کي جگہہ ' صاف صاف لفظوں میں اس کارروائي کو نا قابل اعتماد بتلایا - یہ پیشتر سے معلوم تھا کہ اسکا نتیجہ کیا ھوگا ؟ مگر اظہار حق اور امر بالمعروف نتیجہ کے خیال سے بے پروا ھے - وہ ایک فرض ایمان اور محض تعبد الٰہي ھے ' اور وقت کے بدلنے اور لوگوں کے منھہ پھیر لینے سے اسکا حکم نہیں پھر سکتا - میرے لیے اسقدر کافي ھے کہ آج ' جبکہ بعد از خرابي بصرہ بڑي بڑي آوازیں ڈیپوٹیشن کي مخالفت میں اُٹھہ رھي ھیں ' اور طرح طرح کے لقب اسکو دیے جارھے ھیں ' الحمد للہ کہ اپنے ضمیر اور ایمان سے شرمندہ نہیں ھوں ' اور دلوں کي عبرت اور نگاھوں کي بصیرت کیلیے یہ نشاني بس کرتي ھے کہ جس جگہہ لوگوں کے قدم آج پہنچے ھیں ' وہ عین اُس وقت ھي میرے قدموں کے نیچے تھي ' اور جو روشني وقت گذر جانے کے بعد انکو آج نظر آئي ھے ' وہ عین وقت پر میں دنیا کو دکھلا رھا تھا - اُس وقت تم نے نہیں دیکھا ' اور اب اپني انکھوں کو مل رھے ھو - بہتر ھے کہ اپنے سروں کو پیٹو : ان في ذلك لایات لقوم یعقلون -

(۳)

میں نے اپني تقریر میں کہا تھا کہ اسقدر جوش و خروش ' جمع و اجتماع ' ادعا و شورش ' اور ھنگامۂ رستخیز ' کے بعد یونیورسٹي کي قسمت پھر چند شخصوں کے ھاتھوں میں دیدینا کیا معني رکھتا ھے ؟ یہ بھي کہا تھا کہ قوم کو اب اپني قسمت کے فیصلے کیلیے کسي پر اعتماد نہیں کرنا چاھیے -

اس آخري فقرے کي چبھن بہت سخت تھي - بڑے بڑے کرسیوں کے وزني بوجھہ (جنکے لیے قرآن کریم نے بہت اچھي تشبیہ دي ھے کہ " کانہم خشب مسندہ ") لگے تلملا تلملا کر زانو بدلنے ' اور مضطرب ھو ھو کے دیکھنے :

رایت الذین في قلوبہم مرض ' ینظرون الیک نظر المغشي علیہ من الموت ! (۴۷ : ۳۹)	جن لوگوں کے دل مرض ضلالت سے بیمار ھو رھے ھیں ' (اعلان حق کے وقت) تم دیکھوگے کہ تمھاري طرف مضطرب ھو ھوکے دیکھہ رھے ھیں ' جیسے کسي پر موت کي بے ھوشي طاري ھو اور اسکي آنکھیں پھٹي کي پھٹي رھجائیں !

(٤)

لیکن یہ بالکل بے فائدہ تھا :

من جرّب المجرب ' حلت بہ الندامہ

یہاں محض اشخاص پر اعتماد کا سوال نہیں ھے بلکہ حالات پر ' اور اگر حالات پر ھمیں اعتماد نہیں ' تو یہ کوئي بگڑنے کي بات نہیں ھے - اگر یونیورسٹي کي قسمت کا فیصلہ اُن اشخاص کے ھاتھہ میں ھوتا ' جو ھمارے سامنے پیش کیے گئے ھیں ' تو باوجود انکي تمام کمزوریوں کے پہلا شخص میں ھوتا ' جو کہتا کہ اعتماد کرو اور راضي نامہ داخل کردو - یہ کہنے میں ھمارا کوئي حرج نہیں کہ جناب سر (راجہ صاحب محمود اباد) پر ھمیں اعتماد ھے - کون کہتا ھے کہ شخصاً میجر سید حسن بلگرامي اور مسٹر محمد علي لائق اعتماد نہیں ؟ یہ تو ھمیں اُسوقت معلوم نہیں تھا کہ (نواب وقار الملک) بہادر ڈیپوٹیشن

بـــڑا مـــزه هـــو جو محشر میں هم کریں شکوه
وه منتـــوں سے کہیں "چپ رهو خدا کیلیے"

لے دیکے اِک خواجه صاحب همارے ساتهه اتّهے تهے - انکو بهي همارے دوست استیج کے پیچهے لے گئے ! بیچارے (میر حسن) کو بهي یهي شکایت تهي :

جو کوئي آئے هے نزدیـک هي بیٹهے هے ترے
هم کہاں تـک ترے پہلـو سے سرکتے جائیں ؟

هم تو اُس وقت تقریر کر رهے تهے - کسے معلوم که استیج کے گوشوں میں کیا هو رها هے' ورنه خواجه صاحب کو پہلے هي سے خبردار کر دیتے :

لغـــزش نهـو' بـلا هے حسینـــوں کا التفـــات
• اے دل سنبهل ' وه دشمن جـاں مہرباں هے اب !

خیر' بهتر هے - آپ لوگ اپنے سر مفت میں کیوں الزام لیں ؟ صلح هوتي هو تو جنگ کیوں کریں ؟ الزاموں اور مخالفتوں کیلیے تو ایک زیاں پسند' نفع فراموش ' محروم عقل و دانش دماغ مجهه دیوانے هي کا بنا هے - اور کوئي کیوں بدنام هونے لگا ؟

قسمـــت کیـا هر ایک کو قسام ازل نے
جو شخص که جس چیز کے قابل نظر آیا

دنیا کو یه عقلمندي و دانش ' اور مجهه کو اپنا جنون و نفع و دشمني مبارک رهے - میں دعا مانگتا هوں :

و یرحم الله عبداً قال آمینا !

(۸)

(کامل پاشا) نے جب اپنے اعمال مخفیه کو انجام دینا چاها تو چاروں طرف نظر ڈالي - فوجي قوت صلح کي کي مخالف تهي - اس نے سونچا که بغیر (ناظم پاشا) کے ملائے کامیابي نہیں هو سکتي - پہلے ناظم صلح کے اشد شدید مخالف تهے ' اور (چٹّلجـا) سے تار پـر تار دیتے تهے - لیکن جب ۲۳ - جنـوري کـو سرائے (دوملہ باغیچه) میں " قومي مجلس " منعقد هوئي ' تو اس تماشے کا هر ایکٹر اپنے پارٹ کي مشق کر آیا تها - ناظم پاشا سب سے پہلے کهڑے هوے اور کہا که جنگ سے کیا فائده ؟ بہتري اس میں هے که صلح کرلي جاے - اب کامل پاشا خاموش تها ' اسلیے که (ناظم) کے اندر سے اُسي کي صدا نکل رهي تهي' اسکو لب هلانے کي ضرورت هي کیا تهی ؟

یہاں بهي آج " قومي مجلس " تهي ' اور صلح کي سعي و ارزوے شدید - نه تو سر (راجه صاحب) کو لب هلانے کي ضرورت هوئي' نه انکے اعوان و انصار کو' صرف ایک همارے دوست هي کافي تهے :

سر دوستاں سلامت که تو خنجر آزمائي !

(۹)

غرضکه کہاں تـک اس افسانے کو طول دیجیے - زلف یار کي آجتک کون پیمایش کرسکا هے ؟

ما جرا ها ست بان زلف فسون ساز مرا

بالاخر وهي هوا ' جسکا هزاروں تمناؤں اور ارزؤں کے ساتهه انتظام کیا گیا تها :

یاں لعل فسوں ساز نے باتوں میں لگایا '
دے پیچ ادهـر زلف اوڑا لیگئی دل کو

مسٹر ممتاز حسین بیرسٹرایٹ لا لکهنو نے بولنا چاها ' مگر اب کون بولنے دیتا هے ؟ یاران کار فرما پر ایک ایک منٹ ایک ایک برس کا گذر رها تها - جلدي تهي که نہیں معلوم کن کن اعمال مخفیه اور ظائف " نصف اللیل " کے بعد اپنا بخت خفته بیدار هوا هے' اور لوگوں کي آنکهوں پر غنودگي طاري هوئي هے - کہیں ایسا نهو که ادهر انکي آنکهه کهلے ' اور اُدهر اپني قسمت پهر چادر منهه پر ڈال لے -

بهزار مشکل انکو نہایت نپا تلا وقت دیا گیا ' لیکن ادهر ایک لفظ منهه سے نکلتا تها ' اُدهر گهڑي دکهلائي جاتي تهي که وقت هو گیا !

اسکي محفل کي دیکهنا تهذیب !
بات کا انتظـــام هـــوتـــا هے

تقریر کیا کرتے ' انهیں وقت کي حساب فهمي سے فرصت هي نہیں ملتي تهي - مجبوراً خاموش هو گئے -

(۱۰)

جن لوگوں کي کشت امید میں ۲٦ - کي شام تک خاک اوڑ رهي تهي ' آج دیکهتے تهے تو گهٹا ئیں امنڈي آ رهي هیں - خوف تها که یہاں کي فضا کا کیا ٹهکانا ؟ کہیں پهر موسم بدل نه جاے - یکایک غل مچا که رزولیوشن پاس کردو ! سر راجه صاحب نے حضار مجلس سے پوچها که منظور هے ؟

این سخن را چه جوابست تو هم میداني !

یہاں خود هي دست سوال تها اور خود هي زبان جواب ؟

خود کوزهٔ و خود کوزگر و خود گل کوزه

بهلا یه بهي کوئي پوچهنے کي بات تهي ؟ اگر " حلقهٔ نیم شبي " کا بس چلتا تو اس سوال کا جواب زبان کي جگهه دل کے ٹکڑوں کي پیشکش سے دیتے که دل و جان سے منظور هے' کہیں خدا کیلیے پاس بهي کیجیے ؟

ساقي مے دے' که اهل مجلس
پاني پانـــي پـــکارتے هیـــں !

یکایـــک شور اٹها که "منظور ! منظور ! منظور ! ! " استیج اور اُسکے ارد گرد جو حلقه تها' وهي منظوري لینے والا تها اور وهي منظوري دینے والا - نه سوال میں دیر لگي اور نـــه جواب میـــں -

(۱۱)

رزولیوشن کے پاس کر دینے کي خوشي کے هیجان نے هوش و حواس کهو دیے تهے ' جن نو جوانوں نے پرسوں اپني گلا بازي سر گرم تقریروں میں دکهلائي تهي ' آج انکي گرج اس هنگامے کے بپا کرنے میں کام آگئي - چیختے چیختے گلا بیٹهه بیٹهه جاتا تها ' مگر سینوں کے اندر اوازوں کا ایک سمندر بهه رها تها - اوازاگلتے اگلتے منهه دکهه جاتے تهے' مگر برق و رعد کا سیلاب تها که کسي طرح بند هي نہیں هوتا تها - " بلغاري محاصره" کي پلٹنیں اپني بیکاري سے کچهه اُکتا سي گئي تهیں - اب انهوں نے ایک گهنٹے کي خاموشي کي کسریوں نکالي که کچهه دیر کیلیے باره دري کے استیج کو " هارمسٹن سرکس " کا تماشا گاه فرض کرلیا اور لگے بے تکان قلا بازیاں کهانے :

دل از تمکین شود بے ذوق زنهار
کہے طفلي شور مستانه مي رقص !

جن لوگوں نے اُن عجیب و غریب گهڑیوں کو نہیں دیکها هے محال هے که انهیں اسکي کیفیت سمجهائي جاسکے - چهرے جوش و هیجان سے سرخ' گردن کي رگیں ابهري هوئیں' گلے شدت شور و هنگامے سے پڑے هوے' هاتهه میں اچهلتي هوي ٹوپیاں' اور پانوں کو اضطراب رقص سے قرار نہیں - منهه سے کف اوڑ رهي تهي ' اور چونکه قریب قریب کهڑے تهے' اسلیے آپس هي میں ایک دوسرے کے چهرے پر پڑ رهي تهي - رومال نکال کر منهه پونچهتے اور پهر کف اوڑاتے - منتظمین جلسه کو کیا معلوم تها که باره دري کے استیج سے میدان رقص کا کام لیا جاے گا ورنه اسکي رعایت ملحوظ رکهتے - نتیجه یه تها که جوش تو اجهه

كي موجوده صورت كے مجوزين ميں شريك نہيں هيں - انكا نام بهي فہرست ميں شامل تها ' پهر قوم ميں كون شخص هے جو كہہ سكتا هے كه نواب صاحب قبله لائق اعتماد نہيں ؟ ليكن اصلي سوال يه نہيں تها - سوال يه تها كه كيا وه حالات بهي قابل اعتماد هيں ' جنميں يه ڈيپوٹيشن مبتلا هوگا ؟ كيا اُس فضاے آهني پر بهي بهروسه كيا جاسكتا هے ' جهانكي هوائيں حوصلوں اور عزموں كى چٹانوں كو سرمه بنا كر اڑا ديتي هيں؟

اور جب رايوں كي تبديلي وتغير كي ايسي مثاليں همكو دكهلائي جاتي هيں كه ايک رات كے اندر جنگ كے خواستگار صلح كے آرزو مند هو جاتے هيں' اور جو چيز شام تک سياه تهي' وهي صبح كو سفيد بن جاتي هے' تو پهر همارا كيا قصور هے اگر هم اعتماد و عدم اعتماد كے سوال كو چهيڑتے هيں ؟ هم تو اسقدر بے وقوف اور هر فريب تازه ميں آجانے والے هيں كه چک بک كي كيا حقيقت هے' همنے تو ايک نگاه ناز پر اپنے دلوں كو حوالے كر ديا هے - ليكن آخر تا بكے ؟ كب تک نئي نئي ازمايشوں ميں ڈالے جائيں گے ؟

هم زمانے كي حالت يه ديكهتے هيں كه چار آدميوں كي مجلس ميں بهي كسي كو جرات نہيں هوتي كه جو كچهه دل ميں هے اسكو صاف صاف حوالۀ زبان كردے' پهر هم كو بتلايا جاے كه خواستگاران اعتماد ميں وه نفوس قدسيه كون هيں' جو گورنمنٹ هاؤس ميں اُس استقامت كو ظاهر كرينگے ' جس كي مثال ۲۸ - ڈسمبر كو قيصر باغ كي باره دري ميں پيش نه كرسكے ؟

هم كو سب پر اعتماد هے مگر اعتماد نہيں هے اپني بدبختي پر' اعتماد نہيں هے اپني محرومي پر' اعتماد نہيں هے اُن واقعات وحالات پر' جو اس ڈيپوٹيشن كو پيش آئيں گے ' اور جنكے سامنے نه كسي كي استقامت چلے گي اور نه دعوئے عزم و ازادي - جماعت جتني وسيع هوتي جاتي هے' اُتني هي اسكي قوت بڑهتي جاتي هے' اور جتني كم هوتي جاے گي ' اتني هي راے دينے والوں كيليے دقتيں بڑهتي جائيں گي - آپ ايک جلسے ميں كهڑے هوكر اور ايک بهت بڑي جماعت كے صداے اتفاق سے قوي همت هوكر جس طرح گورنمنٹ پر نكته چيني كرتے هيں' كيا حضور ويسراے كے سامنے بهي اسي طرح كر سكتے هيں ؟ هاں كر سكتے هيں مگر وه هستياں اور هيں' آپ نہيں هيں :

هر مدعي كے واسطے دار و رسن كہاں ؟

(٥)

جو لوگ جلسے ميں شريک تهے انكو ياد هوگا كه همار[illegible] الفاظ كيا تهے ؟ هم نے كہا تها :

" تم اس وقت ناداني اور غفلت كے هاتهه بک گئے هو مگر وه وقت دور نہيں هے جب " اعتماد " كي اس اخري آزمايش پر بهي تم كو متاسف هونا پڑيگا "

ابهي وه وقت نہيں آيا ' مگر تاسف ابهي سے شروع هوگيا هے - انشاء الله العزيز اُس كا اصلي وقت بهي آ رها هے' - اُسوقت هم پهر يک امرتبه اپنے انهي الفاظ كو دهرائيں گے : وان ادرى اقريب ام بعيد ما توعدون - [اور ميں نہيں جانتا كه جس وقت كا وعده كيا گيا هے وه قريب هے يا ابهي اسميں دير هے ؟ - ۲۱ : ۱۰۹)

(٦)

جلسے ميں اس وقت تين طرح كے لوگ تهے : " مجلس نيم شبي " كے محرمان راز- انكے متبعين' جو خود باریاب صحبت نه تهے مگر انكے نام احكام جاري هوگئے تهے - اور كچهه عام لوگ ' جو اس ناگهاني انقلاب سے بالكل بے خبر تهے اور ساده دل اور بے خبر دل هونے كي وجه سے كوئي اواز اور راے نہيں ركهتے تهے -

ان غريبوں كا عجيب حال تها- ان ميں بهت سے تعليم يافته اور بهت سے سرگرم مدعيان ازادي و حريت بهي تهے ' مگر يه سب اس تيغ تيز سے زخمي هوے كه مسٹر (محمد علي) كو تحريک كرتے' اور ميجر صاحب كو تائيد كرتے هوے ديكها - ايک دن پہلے تک ازادي كا علم انهي كے هاتهوں ميں ديكهه چكے تهے - پس سمجهے كه جب انهي حضرات كے طرف سے تحريک و تائيد هو رهي هے' تو ضرور كوئي اپنے هي مطلب كي بات هوگي' گو ابهي هماري سمجهه ميں نہيں آتي !

وهي كمبخت مذاق تقليد جو كل تک پرانے ليڈروں كے اندها دهند اتباع كي صورت ميں خانماں سوز عقل و دانش تها ' آج ازادي كے عهد تازه ميں نئے لوگوں كے اتباع كي صورت ميں فهم و دراست كي گردن كا طوق بنا - درد و ندامت كے ساتهه كہنا پڑتا هے كه ابناے عصر كي غلامي بهي مقلدانه تهي' اور اب آزادي بهي مقلدانه هے- كچهه حصه نئے دور كا گذر جاے ' اور مدتوں كے گرفتار تقليد دماغ (جو بالكل شل اور معطل هوگئے هيں) كچهه كچهه فكر و اجتهاد كے عادي هو جائيں- تو پهر شايد هر شخص اپني سمجهه سے هر بات كو سمجهنے كي كوشش كرے - وما ذلك على الله بعزيز !

(۷)

اب قديم و جديد ' اور مستبدين و احرار كي " متحده سازش " سخت بد حواس هوئي كه كہيں بنا بنايا كهيل بگڑ نه جاے- هر طرف سرگوشياں شروع هوگئيں :

انما النجوي من الشيطان ليحزن الذين آمنوا ' وليس بضارهم شئيا الا باذن الله ' وعلى الله فليتوكل المومنون (٥٨ :	راز دارانه سرگوشياں شيطان كي وسوسه اندازي سے هوتي هيں ' تاكه مسلمان اُس كي وجه سے ازرده خاطر هوں' حالانكه بغير مشيت الهي كے يه سرگوشياں كچهه بهي نقصان نہيں پہنچا سكتيں - مسلمانوں كو چاهيے كه هر طرف سے هٹ كر صرف الله هي پر اعتماد كريں -

معاً خواجه غلام الثقلين صاحب كو بهي ڈيپوٹيشن ميں شريک كرليا گيا - انكا بيان هے كه مجهے اسٹيج كے " اقصاے مغرب " سے " مشرق [illegible] " كي طرف كهينچ كرليگئے - وهاں قسميں كها كها كر اطمينان [illegible]ـيں كه مان جاؤ - كيا كرتا ؟ مجبوراً ماننا هي پڑا :

[illegible]ـهم (٥٣ :	انهوں نے بچاو كيلے اپني قسموں كو ڈهال بنا ركها هے -

گو مے هے تند و تلخ' په ساقي هے دلربا
اے شيخ بن پڑيگي نه كچهه هاں كيے بغير

خواجه صاحب كہتے هيں كه جب معامله يہاں تک پہنچا ' تو ميں نے بهي مناسب نه سمجها كه اور زياده مخالفت كروں - عرصے كے بعد كانفرنس ميں آيا تها - لوگ كہتے كه اسي نے چلتي گاڑي ميں روڑا اٹكا ديا -

بهر حال ياران طريقت نے خواجه صاحب كو بهي چپ كرا هي ديا :

پا مال اک نظر ميں قرار و ثبات هے
اُسكا نه ديكهنا ' نگه التفات هے

اب خواجه صاحب سے كيا گله شكوه كريں ؟ وه كہتے هيں كه مجهے قسموں نے فرصت هي نه دي :

ناز سے ' عشوه سے ' غمزه سے لگا ليتے هيں
وه جسے چاهتے هيں اپنا بنا ليتے هيں

خواجه صاحب نے بهي ديكها كه كسي كي منتيں مفت ميں هاتهه آتي هيں ' يه ضد اور هٹ كا موقعه نہيں :

مقالات

تاریخ تمدن یورپ کا ایک صفحہ

—:○:(*):○:—

قمار خانہ "کارلو"

—:※:—

ریاست مونا کو کے مختصر حالات

فرانس کے شہر (نیس) سے مشرق کي طرف ایک چھوٹي سي خود مختار ریاست (موناکو) نامي واقع ھے - اس ریاست کے تین طرف ممالک فرانس' اور ایک طرف بحر روم ھے -

اس ریاست کي کل کائنات صرف تین مقامات ھیں : شہر موناکو' کوہ کارلو' اور کنڈا - ریاست کي آبادي ١٩ - ھزار ھے - جسمیں ١٠٢٤ - شہر موناکو میں' ٣٧٩٤ - کوہ کارلو میں' اور ٦٢١٨ کنڈا کے باشندے ھیں -

رئیس کا نام شہزادہ (البرٹ) ھے' جو اپنے باپ شہزادہ چارلس ثالث کے وفات کے بعد تخت نشین ھوا -

کوہ کارلو کے قمار خانہ بننے کے اسباب

ریاست بہت چھوٹي ھے - اس کي آمدني اتني نہ تھي کہ چارلس ثالث' سابق فرماں رواے ریاست کے تمام مصارف اس سے نکل سکتے - اسلیے اس نے پیرس کے ایک باشندے سے توسیع آمدني کي بابت مشورہ کیا - یہ شخص نہایت چالاک اور فطین تھا - اس نے کہا کہ یہ کوئی مشکل معاملہ نہیں' نہایت آساني سے آپ ایک بڑے والي ملک کي آمدني پیدا کرلے سکتے ھیں - اب تک آپنے صرف اپني ریاست کي قلیل آمدني کو صرف کیا - اب بہتر ھے کہ دنیا کي بڑي بڑي دولت مند قوموں کي دولت پر متوجہ ھوں - اسکے لیے صرف ایک عمدہ قمارخانہ قائم کرنے کي زحمت گوارا کرني پڑیگي -

چارلس ثالث کویہ مشورہ پسند آیا' اور اس نے (دیول) اور لفارز دو فرانسیسي شخصوں کو اپني ریاست میں قمار خانہ قائم کرنے کا لائسنس دیدیا - ان دونوں شخصوں نے ملکے ایک قمار خانہ قائم کیا' لیکن بعض حالات ایسے پیش آے کہ اسمیں کامیابي نہیں ھوئي -

قمار خانہ کارلو کا باني

شہر (ھمبرگ) میں (بلانک) نامي ایک شخص تھا - یہ شخص تار آفس کے کارپردازوں کو رشوت دیکے ان تاروں کو حاصل کرلیا کرتا تھا' جو بنکوں کے نرخ کے متعلق پیرس سے آیا کرتے تھے - اس جرم میں اسکو چھہ ماہ کي سزا ھوگئي - چھہ ماہ کے بعد جب قید خانہ سے نکلا تو اس نے ایک چھوٹا سا ھوٹل قمار بازي کے لیے قائم کیا - اس ھوٹل میں نمایاں کامیابي ھوئي - اس نے خیال کیا کہ اگر کامیابي کي یہي رفتار رھي' تو عجب نہیں کہ حکومت جرمني ھوٹل کو بند کرانے پر متوجہ ھوجاے - اسلیے اسکو ایک ایسے مقام کي فکر ھوئي' جہاں کسي طرح کي مزاحمت کي خلش نہ ھو - کسیقدر جستجو کے بعد کوہ کارلو کا علم ھوا' اور اس نے فوراً یہاں پہنچکر سنہ ١٨٦٠ع میں (دیول) اور (لفاریر) سے قمار گاہ کا لائسنس خرید لیا -

جمال عشق و شرافت

فرانس کے ایک مشہور کامل الفن مصور نے اس تصویر کے ذریعہ "قمار بازي" کے نتائج محزنہ پر دنیا کو توجہ دلائي ھے -

(طامس) ایک سنگ دل قمار باز' رات کو گھر سے نکلا - جس طرح قطب نما کي سوئي ھمیشہ قطب کي طرف رھتي ھے' اسي طرح قمار باز کا دل بھي قمار خانے کي جستجو سے ھٹ نہیں سکتا - لیکن عین اسي وقت اس گھر میں ایک اور دل بھي تھا' جسکي محبت کي سوئي بالکل اسي طرح "طامس" کے بے مہر دل کي طرف پھري ھوئي تھي !

اسکي بیوي نے اپنے شیر خوار بچے کي طرف دیکھا' جسکو صبح سے دودہ کا ایک قطرہ نصیب نہیں ھوا تھا کیونکہ خود اسکي ماں پر دو شامیں واقے کي گذر چکي تھیں - وہ بلک رھا تھا' لیکن اسنے جلد ھي اسکي طرف سے آنکھیں ھٹالیں اور ان پر آب آنکھوں سے' جنمیں حسرت و مایوسي کے انسو بھرے ھوے تھے (طامس) کي طرف دیکھا -

آہ ! "عورت" کي نظر' جبکہ اسمیں مایوسي ھو ! آہ وہ قطرۂ عالم کي حکمران جمیل' جسکي نگاہ قاھر امیدوں اور مایوسیوں کي بخشش گاہ ھے' کون دیکھہ سکتا ھے کہ خود کسي نگاہ سے رحم امید کي طالب ھو ؟

لیکن (طامس) نے اسکي نگہ امید طلب' اور اشک داد خواہ' کي حقارت کي - اس نے بے پروائي سے اسے ٹھکرا دیا - وہ سونچنے لگي کہ یہي بے مہر' اشک محبت سے نا آشنا' آنکھیں نہیں' جنھوں نے ایسے پانچ سال پہلے ایک ایسي ھي رات میں اپنے اشک ھاے محبت خواہ سے میرا ھاتھہ تر کردیا تھا ! ... ... اس نے مجھسے محبت مانگي تھي لیکن آج میں اس سے رحم کي طالب ھوں !

وہ قمار خانے کي طرف روانہ ھو گیا - کاش وہ کسي طرح دیکھہ سکتا کہ یاس و حسرت کي نگاھیں کس طرح اسکا تعاقب کر رھي ھیں ؟ وہ عشق قمار سے بیخود تھا - کاش اسے یاد آتا کہ ایک دل ھے' جو اسي کي طرح قمار محبت میں بازي ھار چکا ھے' اور اب فتح یاب دشمن کے قبضے میں ھے ! !

صبح کو "وہ" اٹھي - بچے کو گود میں لیا اور قمار خانے میں آکر اپنے گم گشتۂ قمار کو تلاش کیا - اسکا سر چکرا رھا تھا مگر اس کو سننا پڑا کہ رات کو پولیس کا ایک گروہ اسکے شوھر کو گرفتار کرکے لے گیا ھے - اب اسکي آنکھیں خشک تھیں - سفر حیات کي ایک خاص منزل انسوونکي بھي ھے' مگر وہ اس سے گذر چکي تھي - وہ راہ پوچھتي ھوئي قید خانے کے دروازے پر پہنچي - بچہ اسکي گود میں تھا - دروازے کے روزنوں سے جھانک کر ڈھونڈھنے لگي کہ طوق و زنجیر کي اس فضاے محن میں وہ کہاں ھے ؟

ميں گردش رقص کي جگهه نهيں ملتي تهي ' اسليے جو رقاص جهاں کهڑا تها ' وهيں اپنے پاؤں سے استيج کے چوبين تختوں کو کوٹ رها تها !!

يه ايک رقص مغلوبه کا اصلي ايکٹ تها اگر (سر هنري ارونـگ) زنده هوتا اور اس مجمع کو ديکهتا ' تو يقين هے که ان پرجوش نوجوانوں کي ايک کهيپ تو ضرور اپنے ساتهه ليجاتا -

(١٢)

ليکن اس عجيب الخلقت تماشے کا ايک خاص منظر تو ره هي گيا -

جونهي رزوليوشن کے پاس کرنے کا غل مچا ' هم نے ديکها که معاً سر (راجه صاحب محمود آباد) اپني کرسي سے مضطربانه اٹهے ' اور (نواب وقار الملک) بهادر کے هاتهوں کو بے اختيارانه چوم لينا چاها - نواب صاحب قبله کي جو سچي عظمت قوم کے دل ميں هے ' اسکے لحاظ سے اگر (راجه صاحب) انکے قدم بهي چوم ليتے تو يه کوئي بڑي بات نه تهي ' ليکن رزوليوشن کے پاس کرنے کے ساتهه هي اس مضطربانه اور بيخودانه تعظيم کا هم مطلب نه سمجهے که دست بوسي کي قيمت نقد کيليے کوئي متاع نقد بهي هوني چاهيے - مگر اب خود نواب صاحب قبله کي تحرير گرامي سے يه عقده حل هوگيا ' اور معلوم هوگيا که واقعي اُس وقت راجه صاحب اپني بے اختيارانه اظهار ممنونيت ميں حق بجانب تهے -

ياد هوگا که نواب صاحب قبله نے اپني تحرير ميں ايک جگهه ارقام فرمايا هے :

" بعض معزز دوستوں نے پرائيوٹ طور پر مجهسے پوچها که کيا آپ رزوليوشن کي تائيد کرينگے ؟ ميں نے عرض کيا که ميرے مرتبه مسوده اور اس ميں اختلاف هے اسليے ميں ترميم پيش کرونگا - اس پر مجهسے بهت اصرار کيا گيا که ميں ايسا نه کروں ورنه جلسے ميں بهت گڑبڑ هوجائيگي * * * * مسٹر محمد علي نے رزوليوشن پيش کرتے هوے کها که رات کو بڑي رات گئے تـک اس رزوليوشن کے متعلق مشوره هوتا رها اور فلاں فلاں صاحبوں کے اتفاق سے (جن ميں ميرا نام بهي انهوں نے ليا) اسکا مسوده مرتب هوا هے (حالانکه يه صحيح نه تها کيونکه نواب صاحب کے مجلس سے چلے آنے کے بعد بعض لوگوں کو موٹر کاريں بهيجکر بلوايا گيا اور خود هي اس رزوليوشن کا مسوده ' اور ممبران ڈيپوٹيشن کي فهرست مرتب کي - نواب صاحب قبله کے سامنے يه بات قرار پائي تهي که صبح کو خود ايک مسوده رزوليوشن مرتب کرکے پيش کريں ' چنانچه بقيه رات جاگ کر اور سخت تکليف و مشقت برداشت کرکے انهوں نے مرتب فرمايا ' ليکن صبح کو کسي نے پوچها تک نهيں که وه مسوده کهاں هے - الهلال)

اسپر ميں نے اپنے اُن معزز دوست کو جنهوں نے خاموش رهنے کي تاکيد کي تهي توجه دلائي که اس رزوليوشن کي ذمه داري اب ميرے اوپر بهي آتي هے ' مگر انهوں نے اس وقت سکوت فرمايا اور کوئي جواب نهيں ديا - اُس وقت ميں نے اپنے آپ کو سخت مشکل ميں پايا *
جلسے ميں ايک طرف تو ميرا نام مجوزين فهرست ميں خلاف واقع ليا گيا * * * اور جلسے کو دهوکا ديا گيا ' دوسري طرف اس بات کي کوشش کي گئي که ميں جلسے ميں بالکل سکوت اختيار کروں "

اب اس " عقدهٔ دست بوسي " کا حل بالکل سامنے هے - يه مضطربانه اظهار تعظيم و تکريم اسليے تها که " اگر آپ خاموش نه رهتے تو يه کشتي طوفاني کيونکر ساحل مراد تـک پهنچتي ؟ "

(١٣)

حريفان خلوت نے " صحبت نيم شبي " کي مجلس خاص کے مزے لوٹے ' ليکن اس باده گسارانه فياضي کا اعتراف کرنا چاهيے که صبح کي مجالس عام کو بهي سرشاري و بيخودي سے محروم نه رکها - کيونکه باره دري سے نکلکر جو کچهه گذري ' اسکي ذمه داري تو کوئي نهيں لے سکتا اور کيوں لے ؟ ليکن اسميں شـک نهيں که باره دري کے اندر تو سبهي مست تهے :

بيخود اس دور ميں هيں سب حاتم
اندنـوں کيــا شـراب سستـي هے !

ليکن هم کهيں کهه چکے هيں که همارے ساقي مآب دوست نے پلائي تو ضرور کوئي ايسي هي شے ' جسکا رنـگ سرخي مائل ' اور نظر رنگے ليے زلولواه انگيز تها ' ليکن اسميں شک هے که کهيں پاني تو زياده نهيں ملا ديا تها - کيونکه هم نے ٢٨ - هي کو ديکها که شام هوتے هوتے جمهائياں آني شروع هوگئيں تهيں ' اور چهرے اکثر بے حال تهے - باره دري سے نکلنے کے بعد هي چند مدعيان ازادي ملے جنسے هم نے پوچها که يه کيا هنگامه تها ؟ ليکن وه رزوليوشن کا مطلب بهي نه بتلاسکے ! جب کها که بے سمجهے بوجهے آپنے بهي تو " رقص مغلوبه " ميں حصه ليا تها ' تو يکايک انکے سر ميں خارش شروع هوگئي ' حالانکه اب هاتهه کي جگهه ' سر نهيں بلکه پيشاني تهي :

گيـا هے سانپ نکل ' اب لکيــر پيٹا کر

وهاں تو سب دم بخود رهے ليکن ڈيپوٹيشن کي شرکت کا مسئله ايسا نه تها ' جو بعد کو ياد نه آتا - هم نے سنا هے که بقيه تمام دن اسي معرکه آرائي ميں صرف هوا :

يه بعد از انفصال اب اور هي جهگڑا نـکل آيا

بزرگان پنجاب نے فوراً اپنا بستر لپيٹا که هماري قائم مقامي کا لحاظ نهيں رکهـا گيـا ' اور صحبت نيـم شبي کي کسي کو خبر بهي نهيں دي ' گويا اور تو تمام صوبوں کي قائم مقامي کا کامل لحاظ رکها گيا تها !! سنا هے که جناب (راجه صاحب) اسٹيشن دوڑے هوے گئے ' که خدا کيليے اور جو جي ميں آے کيجيے ' مگر روٹهکر تو نه جائيے :

تم هي سچے سهي اس بات کا جهگڑا کيا هے ؟

مسٹر محمد علي نے پہلے انکے بستروں پر قبضه کيا تها مگر نه چلي - جناب راجه صاحب گئے اور دلوں پر اسطرح قبضه کرليا که دو ممبر اور بڑها ديے :

رنجيدهٔ ميروي ز سر کوئے او سليم !
چوں ميشود ' نيايد اگر از قفا کسے ؟

بمبئي کے لوگوں کو بهي سخت شکوه تها - همارے ايک دوست نے کها که " صاحبزاده افتاب احمد خاں صاحب کو اعلان جنـگ دے آيا هوں - جب يه حال هے تو آئنده سے الفراق بيني و بينک " معلوم نهيں که اس التي ميٹم کا کيا جواب ملا ؟

الهـــلال کي ايـجنسي

— * —

هندوستان کے تمام اردو ' بنگله ' گجراتي اور مرهٹي هفته وار رسالوں ميں الهلال پهلا رساله هے ' جو باوجود هفته وار هونے کے روزانه اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ايک عمده اور کامياب تجارت کے متلاشي هيں تو اپنے شهر کيليے اسکے ايجنٹ بن جائيے -

جب که میرے یه خیالات هیں ' تو اب بآساني اندازہ هوسکتا هے که مجهے اسوقت کتني مایوسی هوئي هوگي ' جب ۲۹ - دسمبر کو لکهنؤ پہنچکے یه سنا هوگا ' که اس جلسه میں ۲۴ آدمیوں کی ایک کمیٹي کو " بلینک چک " دیدیا گیا هے اور انکو اختیار دیا گیا هے که جو چاهیں کریں ' حتي که اگر چاهیں' تو قوم کے طول طویل غور و تامل کے بعد بالاتفاق طے کردہ امور کو بهي بیدردي اور بے خیالي سے پامال کردیں ؟

همارے محترم لیڈر نواب وقار الملک بهادر محمودآباد هاوس میں فروکش تهے - میں یه خبرسنتے هي سیدها انکے پاس گیا - میں نے کہا که اس فیصله کی ڈیپوٹیشن کیلیے جو تدبیر اختیار کي گئي هے ' وہ قوم کے مصالح کے لیے سخت مهلک هے - نواب صاحب نے جواب میں فرمایا : " میں اسکا ذمه دار نہیں " -

جلسه کے بعد نواب صاحب نے پریس میں ایک نهایت مبسوط خط بهیجا هے ' جسمیں ان تمـام اعمال پر سے پردہ اٹها دیا هے جو وفد سازي کے لیے اختیار کیے گئے تهے - یه خط نهایت سنگین اور گراں وزن اعتراضات پر مشتمل هے - اسکي اشاعت پر ایک مهینه گزر چکا ' مگر باوجود اسکے اب تـک نه اسکي تردید کي گئي هے اور نه تشریح !

مجهے اُمید هے که مبالغه طرازي نه سمجهي جائیگي اگر میں کہوں که سب سے زیادہ ذمه دار اور معزز قلم سے نکلے هوے اس خط نے تمام قوم میں بے چیني پیدا کردي هے اور اس کمیٹي کے خلاف قوم کے طرف سے قابل التفات آوازیں بلند هو رهي هیں -

یه خط جب پریس میں آیا تو اسي وقت ڈپوٹیشن کي ممبري قبول کرنے میں مجهے پس و پیش هوا ' اور بالاخر میں نے فیصله کر بهي لیا که اس اعزاز کي بالاکراہ منظوري سے انکار کردوں' لیکن میرے بعض ایسے بهاري احباب نے' جنهوں نے اس تحریک میں سرگرم حصه لیا تهـا ' دوستانه طور پر مشورہ دیا که اسکي پهلي هي منزل میں مستعفي هوکے' ایک نازک ترین وقت میں قوم سے کنارہ کشي کرنے کا الزام اپنے سرنه لوں - ان احباب نے مجهے یه بهي مشورہ دیا که میں کمیٹي کے اولین جلسه میں' جو ۵ - ماہ حال کو دهلي میں منعقد هونے والا تها' شرکت کروں اور ممبروں کے سامنے اپنے خیالات ظاهر کردوں - مشورہ معقول تها - میں نے قبول کرلیا -

چنانچه اسي خیال کا نتیجه تها که میں دهلي گیا اور میں نے ایک باقاعدہ رزولیوشن کي صورت میں یه تحریک کي که کمیٹي کي تمام کارروائي عام طور پر (پبلک) کي جاے ' اور وقتاً فوقتاً شائع کیا جاتا رهے که هم اب تـک کیا کرچکے هیں اور کیا کیا کرنا چاهتے هیں ؟ (تاکه قوم کو هماري نسبت راے قائم کرنے کا موقعه ملے) -

میں نے یه بهي تحریک کي که ڈیپوٹیشن میں کثرت راے سے جو اشخاص اختلاف کریں ' انکے نام بهي شائع هونا چاهئیں ' تاکه کم از کم قوم کو یه معلوم هوجاے که ڈپوٹیشن کے فلاں فلاں ممبر نے فلاں راے دي تهي' گو کثرت راے کے آگے نه چلي -

میں نے کہا که کانسٹي ٹیوشن کمیٹي کي کارروائي میں جو اخفاء کیا گیا تها ' اس نے عام قلوب میں بے اعتمادي اور شکوک پیدا کردیے تهے اور اسلامي اخبارات نے نهایت سخت زبان میں اسکي مخالفت کي تهي - میرے پاس اس یقین کے وجوہ هیں که قوم اسلامی اخبارات هي کے ساتهه هے - پس اگر یونیورسٹي کي تحریک کو کامیاب بنانا هے تو کمیٹي اپنے ساتهه عام راے کا بهي دفتر رکهے - میں پیش بیني کرتا هوں که اگر ایسا نه کیا گیا تو مستقبل میں نهایت شدید مشکلات اور ناگوار تفریق کا خطرہ هے ' جس سے مطلع کرنا بحیثیت ایک فرد قوم کے میرا فرض هے -

میں نے کہا که یه صحیح هے که اسوقت ۳۰ - لاکهه روپیه جمع هے مگر یه نه بهولنا چاهیے که مصارف یونیورسٹي کے سمندر میں یه ایک قطرہ سے زیادہ نہیں - ابهي بالکل آغاز هے اور آج کے بعد پهر بارها همکو قوم کي مدد کي ضرورت پڑیگي - پس ممبران کمیٹي قوم کے ساتهه جیسا برتاو کرینگے' ویسے هي برتاو کي انکو قوم سے بهي امید رکهنا چاهیے' جب که آیندہ ضرورتوں کے لیے وہ اسکے سامنے هاتهه پهیلائنگے -

اگر ممبر اسوقت قوم کے فیصله کي عزت کرینگے اور انکي پیروي' تو قوم پسندیدگي' مسرت' اور گرمجوشي کے ساتهه انکا استقبال کریگي ورنه اسمیں عالمگیـر " نفـرت " پیـدا هو جائیگي' جس کا ایک اور صرف ایک هي سبب یه هوگا که کمیٹي نے قوم کي راے ظاهر نہیں کي' بلکه اپني شخصي راے ظاهر کي' اگرچه وہ قومي راے سے کتني هي مختلف تهي -

جیسا که پہلے سے میرا خیال تها ' میري راے کو اکثر حاضر الوقت ممبروں نے منظور نہیں کیا - "اخفا" اور "راز داري" پر اصرار کیا گیا' مصلحتاً اسوقت فیصله صادر نہیں هوا اور ایندہ اجلاس لکهنؤ کے لیے ملتوي کردیا گیا -

حال میں کمیٹي کے طرف سے دهلي کے جلسے کي ایک روئداد شائع هوئي هے - میں دیکهتا هوں که میري تحریک کا اسمیں کہیں ذکر نہیں اور وهي اپني پراني "اخفا" کي پالیسي پر عمل هے -

ان حالات کي بنا پر میں محسوس کرتا هوں که راست بازي کے ساتهه ایسے ڈپوٹیشن کے ساتهه نہیں رهسکتا ' جسکي کارروائي کي تائید میں دیدہ و دانسته نہیں کرسکتا - اسلیے اپنے آپ کو استعفا دینے پر مجبور پاتا هوں ' اور اس خط کے ذریعه استعفا پیش کرتا هوں - مجهے یقین هے که میرے استعفا سے کمیٹي کے لیے معامله هموار هوجائیگا ' اور اسکو کام کرنے میں آساني هوگي -

اخر میں آپ کو یقین دلانا چاهتا هوں که اگر مجهے ایک لحظه کے لیے بهي یقین هوتا که آپکي کمیٹي کے لیے (موجودہ طرز عمل کے باوجود) میں مفید ثابت هوسکتا هوں تو نهایت خوشي سے اس عظیم الشان کام میں آپکے ساتهه شریک هوتا ' جو اسوقت آپکے سامنے هے -

چونکه معامله عظیم الشان اور عام اهمیت کا هے ' اسکے علاوہ میں یه بهي چاهتا هوں که پبلـک کو میرے استعفا کے اسباب معلوم هوجائیں ' اسلیے اس خط کو پریس بهیجنے کي آزادي حاصل کرتا هوں -

مظهر الحق

(بیرسٹر اٹ لا - بانکي پور)

اولــڈ بوائز ایسوسي ایشـــن

— * —

میں نهایت ممنون هونگا اگر اپ مجهے اجازت دینگے که اپکي اخبار کے ذریعه سے جمله هندو اور مسلمان اولڈ بوائز صاحب مدرسة العلوم علي گڈه کو خواہ وہ ممبر هوں یا نه هوں اولڈ بوائز ایسوسي ایشن کے طرفسے مدعو کروں که وہ ایسوسي ایشن کے سالانه جلسه و ڈنر میں جو ۲۱ - ۲۲ - ماہ حال کو کالج هذا میں منعقد هوگا تشریف لاکر شرکت فرمادیں - چونکه اس سال کے جلسه میں بهت سے نهایت اهم امور کو طے کرنا منظور هے اسوجه سے یه جلسه معمولي جلسه نه هوگا جمله صاحب کا تشریف لانا نهایت ضروري هے - جو صاحب ممبر هوں مگر کسي وجه سے تشریف نه لاسکیں وہ بدرجه مجبوري اپني تحریري راے' پندرہ ماہ حال تـک دفتر ایسوسي ایشن میں بهجدیں -

نیاز مند شوکت علي ، انریری سکریٹري اولڈ بوائز ایسوسي ایشن

بلاک نے ٦ - لاکهه گنی لگا کے نہایت ماہر انجینیروں کي زیر نگرانی ایک پرشوکت عمارت اور ایک دلکش پائیں باغ تیار کرایا ' اور همبرگ سے اپنا تمام سامان قمار بازي بهي لے آیا - رفته رفته اس قمار خانے کي شهرت پهیلنے لگي - دور دور سے لوگ آ آکر شریک هونے لگے ' اور تهوڑے هي دنوں کے اندر قمار خانه یورپ اور امریکه کے قمار بازوں کا ایک عظیم الشان مرکز هوگیا -

قمار خانے کي آمدني

اس قمار خانے کي آمدني اس تخمینے سے کہیں زیادہ هے ' جسقدر ان حالات کے علم کے بعد کیا جاسکتا هے - ریاست میں حفظ امن ' نگراني باغات ' اصلاح ریلوے کے مصارف اور اسکے علاوہ ریاست کو ایک لاکهه فرنک سالانه دینا ' بلانک کے بجت کي صرف چند مدین تهیں -

اس نے اسي قمار خانے کے خالص منافع سے اپنے تمام مصارف کے بعد دس ملین پونڈ جمع کر لیے تهے !

لیکن ایک نئي مشکل یه پیدا هوئي که باشندگان ریاست کو قمار خانه پسند نه تها - قمار خانے کے خلاف عام جوش یہاں تک بڑها که رعایا نے رئیس کے مقابله میں بغاوت کر دي - بلانک نے اس موقعه سے عجیب طرح سے فائده اٹهایا - اس نے یه تجویز پیش کردي که تمام رعایا ٹیکس سے معاف کر دیجائے - انکے معاوضے میں ٹیکس کي پوري رقم میرا قمار خانه ادا کر دیا کریگا -

اس تجویز نے رعایا کے دلوں کو مسخر کر دیا اور بغاوت فرو هوگئي -

ان مصارف کے معلوم هونے کے بعد غالباً یه تخمینه (جیسا که کیا گیا هے) بیجا نہیں ' که بلانک کو قمار خانے سے کئي ملین پونڈ سالانه کي بچت تهي ! !

قمار خانے کا لائسنس اور اسکا معاوضه

اس قمار خانے کا لائسنس بلانک کے پاس سے ایک کمپني کے هاتهه میں گیا - اس کمپني نے لائسنس کي تجدید سنه ۱۹۴۷ع کے لیے کي ' اور اسکے مقابله میں ریاست کو ۱۸۹۹ع تک ۲۴ - لاکهه پونڈ دیتي رهي - لیکن اسکے بعد یه رقم برابر ترقي کرتي رهي تهي - چنانچه سنه ۱۹۰۷ - میں کمپني نے ۵ لاکهه پونڈ ' اور سنه ۱۹۱۳ع میں ٦ - لاکهه پونڈ ادا کیے ' اور سنه ۱۹۱۷ ع میں ۸ - لاکهه پونڈ ' سنه ۲۷ع میں ۹ لاکهه پونڈ ' اور سنه ۳۷ ع میں ۱۰ - لاکهه پونڈ دیگي -

قمار خانے کے بند کرنے کي کوشش -

قمار خانے کي دلکشي اور عالمگیري روز بروز بڑهتي گئي - یورپ کے دولتمند خاندانوں کے ممبر یہاں آنے اور قسمت آزمائي کرنے لگے - قمار خانے کے قواعد اس طرح سے ترتیب دیے گئے تهے که اکثر لازمي طور پر کهیلنے والے هارتے تهے ' گو بظاهر وه سمجهتے تهے که جیت بهي جایا کرتے هیں - نہیں معلوم بر اعظم اور یورپ کے کتنے شخصوں اور خاندانوں کے خزانه هاے عظیمه تهے ' جو اسکي سرزمین میں مدفون هیں ! آزادانه قمار بازي کے جلو میں افلاس ' اور افلاس کے جلو میں اجتماعي مفاسد همیشه رهتے هیں - انگلستان اور فرانس نے اسکي روز افزوں دلکشي پر توجه کي اور رئیس پر زور ڈالکے قمار خانه بند کرنا چاها - ممکن هے که انگلستان اور فرانس کلید (قسطنطیه) کي حوالگي کي بابت دولت عثمانیه کے مقابله میں کامیاب هوں ' کیونکه وه ایک ایشیائي سلطنت هے ' مگر یورپ کي ایک ریاست کے مقابلے میں (گو وه کتني هي چهوٹي کیوں نہو ؟) یورپ کي بڑي بڑي فوجي اور اخلاقي قوتیں بهي بیکار هیں - رئیس نے اس متفقه یاد داشت کے جواب میں صاف کہدیا که اگر قمار خانه کے بند کرنے پر وه مجبور کیا گیا تو اپني خود مختاري سے دست بردار هوجائیگا اور شہنشاه جرمني کي ماتحتي قبول کرلے گا - اس جواب سے مدبران فرانس و انگلستان کے هوش اڑ گئے ' اور یاد داشت واپس لیلی گئي -

و فی ذلک ، فلیتنافس المتنافسون ! !

—○:*:○—

استعفا اور خط

— * —

مسلم یونیورسٹي ڈپیوٹیشن

— * —

بنام سکریٹري صاحب مسلم یونیورسٹي فونڈیشن کمیٹي

—:*:—

جناب نواب صاحب !

جب سے میں دهلي سے آیا هوں ' نہایت تردد کے ساتهه غور کر رها هوں که آیا یونیورسٹي ڈیپوٹیشن میں اپني ممبري کے قائم رکهنے کے ساتهه میں قوم کو کوئي فائده پہنچا سکتا هوں ؟ نہایت افسوس کے ساتهه کہتا هوں که جس نتیجه پر پہنچا ' وه یه هے که " نہیں "

یه پیچیده سوال چونکه مسلمانان هندوستان کے لیے معقول حد تک اهم هے ' اسلیے قدرتاً مجهے اپنے خیالات کي بالتفصیل تشریح کرنا چاهیے -

گذشته دسمبر کو کانگرس کے اجلاس بانکي پور کي استقبالي کمیٹي کا صدر تها - فرائض صدارت کي مشغولیت کي وجه سے فونڈیشن کمیٹي کے جلسه لکهنو میں شریک نه هوسکا ' اور میري عدم موجودگي میں میرا نام بهي ممبران ڈیپوٹیشن کي فہرست میں شامل کر دیا گیا -

میں آپ کو یقین دلاتا هوں که اگر میں اسوقت موجود هوتا تو ضرور بالضرور هر ایسے رزولیوشن سے اختلاف کرتا ' جسکا منشا یه هو که کسي خاص جماعت کو اسدرجه کامل اختیارات دیدے جائیں - میں بذات خود همیشه سے اس اصول کا سخت مخالف هوں که چند اشخاص کو (خواه انکي زندگي کتني هي نمایاں کیوں نه هو) غیر محدود اختیارات تفویض کر دیے جائیں -

یونیورسٹي ایک ایسا مسئله هے ' جس سے تمام قوم کو نہایت سرگرم اور ناگزیر دلچسپي هے - هر طبقے اور هر حلقے سے چنده آیا هے - شاه و گدا ' یتیم و بیوه ' فقرا و درویش ' سب نے اپني اپني استطاعت کے مطابق چنده میں حصه لیا - میں نے اپنے صوبے میں فراهمي چنده کے کام میں شرکت کي تهي - میں بلا مبالغه اور الفاظ کے بالکل لغوي معني میں ' شہر بشہر اور قصبه بقصبه اسطرح پهرا هوں ' که میرے هاتهه میں کاسهٔ کلاه تها ' اور کوچه و بازار میں دریوزه گروں تک سے پیسے اور پائیاں وصول کر رها تها - اسلیے میري حثیت ایک معتمد علیه شخص کي هے - میں اپنے آپ کو ان لوگوں کے سامنے جوابده سمجهتا هوں جنهوں نے اس بارے میں اعتماد کیا تها اور ذمه دار هوں اس کا ' که " لیڈروں " کي " توثیق " پر چنده دینے والوں سے جو وعدے کیے گئے تهے ' وه واجبي طور پر پورے کیے گئے یا نہیں ؟

لکهنؤ کے جلسه میں میرے نزدیک یه هونا چاهیے تها که چند اصولي امور مثلاً چانسلر کے اختیارات ' کالجوں اور اسکولوں کا الحاق ' یونیورسٹي کي ساخت وغیره ' قطعي و مختتم طور پر طے هو جاتے ' اور دیگر جزئیات ایک چهوٹي سي کمیٹي کے سپرد کردیے جاتے -

مراسلات

آبادي کے تاثير کا اندازہ کرليتے هيں - اندروني تغيرات کے مقابله ميں مسلمانوں کي جو حالت رهي اس سے انکو يه انداز هوگيا که مسلمان آبادي کے عضو ماؤف ' ترقي کے سد راہ ' حاکم پرستي کا پيکر ' پاليسي کے نقاب پوش ' اور حق فروش اشخاص پر ايمان لانے والے هيں -

حکمران قوم سے جذبات کي پاس داري کي اميد صرف اس جماعت کو رکھنا چاهيے ' جو اپنے آپ کو حکمران گروہ کي نگاہ ميں وزنـدار اور اهـم ثابت کرچکي هو - اور اهميت کارنامه هاے اسلاف کے اعادہ سے نہيں حاصل هوتي ' بلکه صداقت ' حريت ' عبرت غيرت ' حميت ' اور ايثار سے ثابت هوتي هے - پس جب که ائتلاف مثلث اور اسکي مسلمان رعايا ميں صرف حکومت کا تعلق تها ' اور اس حيثيت سے اس نے اپنے آپ کو نہايت پست ذوق ' کم حوصله خوشامد طراز ' اور جذبات کش ثابت کرديا ' تو کيوں ائتلاف مثلث مسلمانوں کے جذبات کے ليے اپنے قيمتي مصالح کي قرباني کرتيں ؟

خلاصه يه که التوے جنگ پر دستخط کرنے سے پہلے بلغاريا کا ادريانوپل اور جزائر ايجين کي حوالگي پر مصرنه هونا ' مگر لندن ميں صلح کانفرنس کے منعقد هوتے هي ان دونوں مطالبات پر نہايت شديد اصرار کرنا ' بلقاني پاليسي ميں ايک پراسرار تغير هے اور غالباً يه دول ائتلاف مثلث کے اشارہ سے هوا هے - باب عالي نے ان بيجا مطالبات کا يه جواب ديا هے که اس نے مقدونيا جسميں سالونيکا اجيسا اهم شہر موجود هے ' ديديا - البانيه کي حد بندي انکي مرضي پر چهوڑ دي ' اور کريت ميں تعلقات عثماني کے بقا و عدم بقا کو دول کے هاتهه ميں ديديا - ان اهم رعايتوں کے بعد وہ ادريانوپل کے دينے پر راضي نہيں ' کيونکه وہ قسطنطنيه کي کنجي هے ' اسکے باشندوں کا بيشتر حصه مسلمان هے ' ليکن جب اس جواب پر بهي بلقاني اصرار ميں فرق نه آيا اور ائتلاف مثلث کا زور پڑا تو باب عالي نے مضافات ادريانوپل کے تين مقام : مصطفى پاشا ' قرحه علي ' اور طمراس بهي ديدينے کا وعدہ کيا اور بعض اشخاص کا بيان هے که بحيرہ ابيض پر دده اغاج نامي مقام بهي ديدے کا وعدہ کيا هے -

(يه کامل پاشا کي آخري فياضياں تهيں ' ليکن قدرت نے صفحهٔ وزارت اولٹ ديا : و لعل الله يحدث بعد ذلک امرا - الهلال)

يادگار حادثهٔ هائلـــهٔ مشهـــد مقـدس

— * —

١١ - ربيع الثـاني

— :*: —

مولانا ! ميں نے ٢٦ - فروري سنه ١٩١٣ ع کے الهلال ميں جناب سيد علي غضنفر صاحب کا اعلان پڑها اور بڑے شوق سے پڑها - مجهے سيد صاحب موصوف کے ان خيالات سے اتفاق هے جو انهوں نے ان مصائب و مظالم کي نسبت ظاهر فرمائے هيں ' جو حضرت امام حسين اور حضرت علي بن موسى الرضا عليهما السلام پر وارد هوے اور جنکي ياد قيامت تک نه صرف مسلمانوں کے ' بلکه هر ايک انصاف پسند اور صاحب درد شخص کے دلکو بيچين و بيقرار رکهے گي -

روسيونکا تشدد ' روسيونکا ظلم ' روسيونکا بلا تميز سن و سال زن و مرد کو ذبح کرديںا ' علماء اسلام کو سوليوں پر چڑهانا ' اور اونکے پاک سينوں کو جنميں خداء واحد کي توحيد ' رسول برحق کي رسالت ' اور اسلام کا پاک نور متمکن تها ' گوليوں اور سنگينوں سے پاش پاش کرديںا ' اور پهر روضه مبارک حضرت موسى الرضا پر گوله باري کرکے اوسے سخت بے حرمت کرنا ' کچهه ايسے دل هلاديںے والے واقعات هيں جو صفحهٔ هستي سے کوئي دنياوي طاقت نہيں مٹا سکتي - سال گذشته ميں جب مظالـم کا ظـهور هوا تهـا ' تو يهـه ايک قدرتي امـر تها که هر مسلمان کے دل ميں اونکي وجه سے رنج پيدا هو ' چنانچه مجهے بهي سخت قلق هوا اور طبيعت عرصه تـک بيچين رهي - مگر بعد ازاں ميں سمجهه گيا تها که ان تمام مظاهرات عالم ميں قدرت خداوندي کا ايک خاص راز هے ' جسکا نه تو هم سردست احساس هي کرسکتے هيں اور نه هماري دنياوي بلکه گم کردہ بصيرت آنکهيں ديکهه سکتي هيں - کيونکه يهه امر يقيني تها که اگر گناہ گار هيں تو مسلمان ' اور اگر شريعت و طريقت محمدي (صلعم) کو فراموش کرکے مضحکهٔ عالم بنگئے هيں تو مسلمان ' اور مسلمان بهي وہ ' جو زندہ و موجود هيں - پهر اوس بزرگ طريقت اور امام برحق اور رسول کے بيٹے کا کيا قصور تها جو آج سے قريباً ١٣ - سو سال پيشتر اس دنياء فاني سے رحلت کرگيا تها ' جسکي پاک زندگي خدا رسول کے احکام کي کما حقهه پابندي اور خلق خدا کي خدمت هي ميں بسر هوئي تهي ؟ يهي وہ چيزيں هيں جنهيں ميں راز الهي يا حکمت خداوندي خيال کرتا هوں اور يه حکمت نہايت هي معني خيز حکمت هے اور اسکے اصلي وعملي نتايج کے ظهور کے ليے همیں چند سال منتظر رهنا پڑيگا - ميرا ايمـان هے که جو نتايج اس حکمت بالغه سے ظاهر هونگے وہ ايسے هونگي جنسے دنيا کي قوموں کي تاريخيں بنتي هے اور جنکے ذريعه دنيا ميں قوميں اپنے ليے خود تاريخ پيدا کرتي هيں -

سيد علي غضنفر صاحب نے اعلان مذکورہ آل انڈيا شيعه کانفرنس ميں جماہ مومنين کو مشورہ ديا هے که ١١ - ربيع الثاني مطابق ٢٠ مارچ سنه ١٩١٣ کے دن تمام اطراف و اکناف هندميں مجالس برپا کريں اور باهم ايک دوسرے سے رسم تعزيت ادا کرکے ارواح طيبه حضرات معصومين کو شاد کريں -

مجهے سيد صاحب موصوف کے اس مشورہ سے اتفاق بهي هے اور ميں اس تجويز کا مخالف بهي نهوں - جهانتک انعقاد مجالس تعزيت اور فاتحه خواني کا تعلق هے ' اسے تو ميں ضروري و ابدي خيال کرتا هوں - يه بات بهي نہايت ضروري هے که روسي مظالم کي ياد ميں ١١ - ربيع الثـاني کو ايک خاص اهميت ديجاے اور اسے بهي محرم سے کم نه سمجها جاے کيونکه اس قسم کي تقريبوں سے طبيعت پر ايک خاص اثر پيدا هوتا هے اور اگر کسي بنـدہ خدا کے دلميں درد پيـدا هوجاے اور وہ ان مجالس سے متاثر هوکر عملي کام کرنے کي طرف مايل هوجاے تو بلا شبه ايسي مجالس باعث خير ثابت هوتي هيں - مگر بات يه هے که اب وہ وقت نہيں رها که هم گهروں ميں بيٹهکر رويا کريں - قومي تنزل کي بديهي نشـاني اگر هوسکتي هے تو اس سے بڑهکر نہيں که افراد قوم ميں يا تو اپنے تنزل کا احسـاس هي نه هو ' اور اگر هو تو اسباب ادبار کے دور کرنے کي طاقت ' جرات ' يا خيال تـک نه آئے - کسي خيال کو عمل ميں لانا اور بعد ازاں اوسپر کاربند هونا بهترين وسايل ترقي ميں شمار هوتا هے - عورتوں کي طرح گهر ميں بيٹهکر رونے اور بيان کرنے کا زمانه گذرگيا - مصائب و آلام کي مهيب صورت بت بنکر همارے

شئون عثمانیه

المسئلة الشـــرقیه

(۲)

مطالبـــات بلقـان اور ائتـلاف مثلث

—:*:—

ایڈریا نوپل کا مطالبه کس کي طرف سے ہے ؟

— * —

ایک عثماني نامه نگار کے قلم سے -

— * —

هم کو اس امر کا یقین ہے که بلغاریوں نے التواء جنگ پر اسوقت دستخط کیے هیں' جب که انکے دلوں میں جنگ کي طرف ذرا بهي میلان نه تها - پهر یه' که ان کو اچهي طرح معلوم تها که دولت عثمانیه اپنے سابق دار الخلافه کو کسي طرح بهي حوالے نهیں کریگي' بلکه یه تو انکي صلح کي یاد داشتوں سے بهي معلوم هوتا تها که وه اس شهر کي سپردگی کا مطالبه نه کرینگے' اور چتالجه سے قسطنطنیه واپس آنے کے بعد ناظم پاشا کي گفتگو سے بهي معلوم هوتا تها که بلغاریوں نے مسئله ایڈریا نوپل سے قطع نظر کرلیا ہے -

با ایں همه لندن کانفرنس کے منعقد هونے کے بعد اڈریا نوپل کے لینے پر اصرار کرنا اور یه کہنا که بغیر اسکي حوالگي کے صلح نه کرینگے ' کیا معني رکهتا ہے ؟ بعض لوگوں کا خیال ہے که چتالجا میں اظهار تساهل محض ایک فریب تها ' جس کا مقصد یه تها که انکو اپني پراگندگي کے جمع کرنے اور ایڈریانوپل کے ذخائر کے ختم هو جانے کے لیے وقت ملجائے - اڈریا نوپل کي بابت انکا خیال تها که اسمیں زائد سے زاید تاریخ التواے جنگ سے ایک ماه تک کے لیے سامان خورد و نوش هوگا ' اور اس بنا پر شهر خود بخود مسخر هو جائیگا -

مگر اکثر لوگوں کا خیال ہے که جرمن اور آسٹریا کو نقصان پهنچانے کے لیے دول ائتلاف مثلث کي طرف سے بلغاریا پر زور ڈالا گیا ہے که وه اڈریانوپل کي حوالگي پر اصرار کرے' اور چونکه کانفرنس لندن میں هو رهي تهي اور کامل پاشا نے سر ایڈورڈ گرے کے مشوروں سے فائده اٹها نے کي امید ظاهر کي تهي' اسلیے امید قوي تهي که (بلغاریا) کو ایڈریا نوپل ملجائیگا -

(ائتلاف مثلث)میں تین سلطنتیں هیں: روس' فرانس' اورانگلستان - روس کے زور ڈالنے کي وجه تو ظاهر ہے' کیونکه اگر اڈریا نوپل بلغاریا کو ملگیا تو سلافي عنصر کي قوت بڑهجائیگي جس کا روس اپنے آپ کو ملجاؤ ماوا کہتا ہے - فرانس و انگلستان کے زور ڈالنے کے وجوه بهي عند سمجهه میں آجاسکتے هیں - یه تو اچهی طرح معلوم ہے که انگلستان اور فرانس کو روس کي خاطر داري منظور ہے - اور یه خاطر داري اس حد تک عزیز ہے که اپني کروروں محکوم مسلمان رعایا کي دلازاري میں بهي دریغ نهیں - دنیا جانتي ہے که ایران کي تباهي کا باني روس اور اسکا مددگار انگلستان ہے' کیونکه اگر انگلستان نے اتني چشم پوشي نه کي هوتي' تو اسکي یه حالت نه هوتي - انگلستان اور فرانس کو روس کي خاطر داري اسواسطے عزیز ہے که وه اسوقت طاقت ور دیو ہے اور اسکي طاقت اور جنگجوئي کو سب تسلیم کرتے هیں ' اسلیے اسکي دوستي جرمني کے عفریت اعظم کے خوفناک حملے سے (جس سے انگلستان اور فرانس کانپ رهے هیں) بچنے میں مدد دیگی -

دولت عثمانیه ایک خوان یغما ہے ' جسمیں یورپ کي تمام سلطنتیں حصه دار هیں - انگلستان نے اپنے لیے مصر' فرانس نے شام ' جرمني نے بغداد' روس نے اناطولیا ' اٹلي نے طرابلس تجویز کرلیا ہے اور هر سلطنت اپنے اپنے پیش نظر حلقے میں اپنا اپنا اثر پهیلا رهي ہے - مگر یه خیالی تقسیم اسي وقت واقعي هوسکتي ہے جب که مریض (ترکي) کے اخري انفاس موقوف هو جائیں اور افتاب هستي همیشه کے لیے بحیرۂ باسفورس میں غروب هوجاے - اسمیں دشواري یه ہے که بعض حصوں کے متعلق ابهي طے نهیں پایا که وه کون لیگا ؟ خوف ہے که کہیں تقسیم کے وقت خانه جنگي شروع هو اور تمام یورپ میں آگ نه لگجاے - اسلیے یورپ کي راے ہے که مریض کے دست و بازو قطع کردیے جائیں تاکه آینده وه مقابله کے قابل نه رهے - ساتهه هي کچهه عرصے تک زنده بهي رکها جاے تاکه اسکے ۳۰ کرور ساده لوح' ناواقف' عدو فراموش' اور دوست و دشمن میں تمیز نه کرنے والے هم مذهبوں پر اسکے ذریعه اثر ڈالا جاے - وه همارے هاتهه میں گریموفون هو - جو کچهه هم اسمیں بهردیں وهي بولنے لگے - مسلمان چرواهے کي بکریوں کي طرح آواز پر دوڑیں اور نصرانیت کي قربانگاه طمع پر ذبح کر دیے جائیں -

اسمیں کوئي شک نهیں که مصر کا انگلستان کے قبضه میں آجانا انگریزي مصالح کے لیے نهایت مفید ہے مگر کیا مسلمان اسکے لیے راضی هونگے که مصر کي (جو دماغ اسلام کہلاتا ہے) آزادي کا (گو زباني هي سهي) خاتمه هو جاے ؟ شام کا فرانس کے قبضه میں آجانا فرانسیسي مصالح کے لیے نهایت مفید ہے مگر مسلمانان مراکش و الجزائر و تیونس اس پر راضي هونگے که دولت عثمانیه کے جسم سے ایک ٹکڑا اور کاٹ لیا جائے ؟ بیت المقدس کا کسي عیسائي سلطنت کے قبضه میں آجانا دنیاے عیسائیت کے لیے ایک مژده عظیم هوگا ' مگر کیا اسیطرح دنیاے اسلام کے لیے ماتم انگیز خبر نه هوگي ؟ خانه کعبه پر صلیبي جهنڈے کا لهرانا عیسائي دنیا کے لیے از خود رفته کردینے والي خبر هوگي ' مگر کیا کوئي مومن قلب جسمیں رائي برابر بهي ایمان هوگا ' اسوقت پهٹ نه جائیگا ؟ پس ایسي قوم سے جو هم سے هر حیثیت سے مختلف هو' اوسکے مصالح کے قرباني کي درخواست کرنا یا امید رکهنا ' ایک ناجائز درخواست اور امید ہے ' اور اسکا جواب ذلت آمیز خاموشي کے سوا اور کچهه نهیں هوسکتا -

یورپ میں حکومت تجارت کے مرادف ہے - یورپین حکومتیں صرف اسوقت اپني کسی مصلحت سے دست کش هو سکتي هیں' جب ثابت هوجائے که اس سے زیاده اهم مصلحت کو ضرر یا فائده پهنچتا ہے - پس اگر ائتلاف مثلث کي اسلامي رعایا یه چاهتي تهي ' که انکي حکومتیں اپنے مصالح کے مقابله میں رعایا کے جذبات کا لحاظ کریں ' تو انکا اولین فرض یه تها که اپنے آپ کو آبادي کا ایک ایسا جزء ثابت کرتیں ' جس سے حکومت کے مصالح پر اثر پڑتا -

اهل مغرب نهایت دانشمند هیں - جزئي جزئي واقعات سے نهایت اهم نتائج اخذ کرتے هیں' اندرون ملک کے سیاسي تغیرات اور ان سے

ناموران غزوۂ بلقان

سرگذشت انقلاب

(۵)

— * —

انور بے کي طلبي سے ورود قسطنطنیہ تک

— * —

(مقتبس از جرائد عثمانیہ و مراسلۂ ڈاکٹر مصباح الدین شریف بے)

— * —

نیز بحالت موجودہ غازي انور بے کا قسطنطنیہ جانا بھي مخدوش تھا' اور بہت ممکن تھا ' کہ اتحاد و ترقي کے مخالف ایک فتنۂ تازہ برپا کر دیتے اور کسي مفید فوجي خدمت کا بھي موقعہ نہ دیتے -

مشہور مجاہد دستور: (نیازي بے)

یہ تصویر سنہ ۱۹۰۸ - کي ہے - جب نیازي بے نے (رسنہ) سے مشہور دستوري تحریک کا علم بلند کیا تھا -

جنگ نے اپني ابتدائي منزلیں طے کیں ' اور اس عجیب جنگ کي ابتدائي منزلیں ھي اسکی انتہا تھي - پیہم شکستوں کي خبریں برابر غازي موصوف کو پہنچتي رهتي تھیں اور پرنس عمر طوسون پاشا نے روزانہ ڈاک کا انتظام کر دیا تھا -

تم ' کہ جسم اسلام کے ایک عضو معطل ' اور چہرۂ ملت کیلیے ایک داغ ناکامي ھو' جب مصطفے پاشا' قرق کلیسا' شار لو' اور لولي برغس کي شکستوں کي خبریں سنکر وقف درد و اضطراب ھوگئے تھے' تو اندازہ کرو کہ ان شکستوں کي خبروں نے موجودہ نسل اسلامي کے سب سے بڑے زندہ و کار فرما فرزند پر کیا اثر ڈالا ھوگا ؟

اسلامي مصائب کي خبروں کے انتشار نے تمام عالم اسلامي کو جنگ طرابلس کے گذشتہ واقعات یاد دلا دیے تھے - ھر شخص آرزو کرنے لگا تھا کہ کاش " انور بے " آج درنہ کي جگہ ادرنہ میں ھوتا ؟ مصر کے بعض غیرت مندان ملت نے چار آدمیوں کا ایک وفد طبرق بھیجا' تاکہ غازي موصوف کو قسطنطنیہ جانے کي طرف توجہ دلاے - الجزائر سے صدھا مراسلات پہنچیں ' جنمیں ارزوئیں کي گئي تھیں کہ یہ وقت طرابلس کي جگہہ مرکز خلافت کے تحفظ کا ھے' اور آپکو کسي نہ کسي طرح آستانہ پہنچ جانا چاھیے - اخبار (الزھرہ) تیونس میں ایک موثر اپیل شائع ھوئي تھي' جس میں افسوس کیا تھا کہ انور بے آج قسطنطنیہ میں نہیں ھیں -

آپ سنکر تعجب کرینگے مگر اب اظہار میں کوئی ھرج نہیں کہ آپکے ھندوستان سے بھي یہي پیام غازي موصوف کے نام بھیجا گیا تھا' اور ایک شخص نے اسي غرض سے وھاں تک کا سفر کیا تھا -

تاھم انور بے نے طرابلس سے حرکت نہیں کي اور یا خاموش رھے' یا یہ کہا کہ " ایک وقت میں سپاھي کے سامنے ایک ھي جنگ ھوني چاھیے " -

* * *

اب وہ وقت آیا جب جنگ ملتوي اور صلح کے سامان شروع ھوے - کامل پاشا کے تاریک مقاصد بالکل روشني میں آگئے - اتحاد و ترقي کے ممبروں پر کھلے بندوں ظلم ھونے لگا ' پریس دور حمیدي کے احتساب میں آگیا' اور جاسوسي کا بازار پھر گرم ھوگیا -

اتحادیوں نے دیکھا کہ ھماري طاقت بالکل ٹوٹ گئي ھے ' اور اصلاح حال ھمارے امکان سے باھر ھے - اب اگر کوئي علاج ھے' تو یہي ھے کہ اس فرشتۂ نصرت ' غازي انور بے کو طلب کیا جاے -

رھي ۸ - آدمي ' جن میں سے بعض کے نام ھم لکھہ چکے ھیں ' اب اتحاد و ترقي کی اصلي کارکن جماعت تھي - پرنس یوسف عز الدین کي سر پرستي سے کسي قدر مطمئن اور بے خوف ھوگئے تھے - وہ جمع ھوے اور ایک پوري متفکر اور پر محن رات بحث و مشورہ میں بسر کي - وہ دیکھہ رھے تھے کہ مطلع غبار آلود ھے ' طوفان کے آثار شروع ھوگئے ھیں بادبان بیکار ھے ' اور موجوں کے طمانچوں سے کشتي تہہ و بالا ھو رھي ھے - اس وقت جب تک ایک غیبي ھاتھہ ناخدائي نہیں کریگا ' کشتي کا ساحل مقصود تک پہنچنا محال ھے -

لیکن سوال یہ تھا کہ انور بے کو کیونکر اطلاع دي جاے ؟ اگر مصر کے ذرائع سے اطلاع دي جاتي ھے تو اتنا وقت نہیں ھے کہ خط و کتابت میں ایک عرصۂ طویل صرف کردیا جاے - پھر خط و کتابت محفوظ طریقہ سے ممکن نہیں - تیلي گراف اور پوسٹ افس' دونوں زیر احتساب تھے - ممکن ھے کہ انور بے کو عذر ھو' جب تک پوري طرح اصلي حالات منکشف نہونگے وہ اپنے عذرات کو پیش کرینگے

سامنے کهڑي ہے- هماري آنکهیں ' همارا دل ' همارے قوائے دماغي بلکه جسم و جان بهي اس بات کو محسوس کر رہے هیں که یورپ کي عیسائیت نے اور شکم پرور مدبرین نے ایشیا و افریقه میں نہیں بلکه یورپ میں بهي اسلام کي بیخکني اور بربادي کیلیے کمر باندهلي ہے اور کوئي دن خالي نہیں جاتا که یورپ کے دفاتر خارجیه میں کسي اسلامي طاقت یا مسلمان افراد قوم کي تباهي او ر اونہیں محکوم بنانے کے سامان پر غور نہیں کیا جاتا هو - اس بیانسے کسي عقلمند آدمي کو انکار نہیں هوسکتا که موجوده زمانه اسلام کي زندگي اور موت کا زمانه ہے - یا تو اسلام کي عزت ' اسلام کا وقار ' اور اسلام کي عظمت انهیں چند سالوں میں بحال رهیگي اور یا همیشه کے لیے خدانخواسته مفقود و نابود هوجائیگي- یه ایسے زبردست اور صریح نتایج هیں که انسے انکار کرنا محض جہالت ہے -

مولانا ! یه وه وقت ہے جسوقت اسلام مسلمانوں سے اون قربانیوں کا ملتجي ہے جو کسي قوم یا کسي دین کو معراج ترقي پر پهنچانے کیلیے هر ایک فرد بشر پر لازمي خیال کي گئي هیں - یه وقت ہے جب اسلام اس امر کا ملتمس ہے که مسلمان قرون اولی کے صفات پیدا کریں اور اسلام اور اسلامي ترقي کے مقابله میں کسي چیز کو بهي عزیز نه رکهیں - مسلمانوں کي مذهبي اور ملکي تاریخ ایسے کارناموں سے بهري هوئي ہے جو صرف ایک مسلمان هي کیلیے نہیں بلکه هر ایک ذیشعور و عقلمند کے لیے مایۂ ناز هوسکتي هیں - یہه وه وقت ہے که مسلمانوں کي متفقه عملي کوشش اسبات میں صرف هوني چاهیے که نه صرف اون اسباب پر غور کریں ' جو اسوقت اونکو هلاکت سے نکال سکتے هیں ' بلکه اون اسباب کو پیدا کریں ' اور اونپر کاربند هوں ' اور اونہیں اپنا دستورالعمل بنائیں- اب تجاویز کا وقت نہیں بلکه کام کرنے کا وقت ہے -

حضرت امام حسین علیه السلام کي شهادت کے عملي نتایج پر اگر غور کیا جاے تو صاف ظاهر هوجائیگا که آپ نے خدا اسکے رسول ' اور اسلام کي حقانیت کے اظہار میں هر ایک قسم کا آرام ' سلطنت ' سامان اسایش و حکومت وغیره کو ترک کر کے اپنے بچے ' اپنے بهائي ' اپنے دوست و اقارب ' سب کے سب کمال اطمینان اور صبر و تحمل سے قربان کردیے اور حرف شکایت تک لب پر نه لائے - یه تمام تکالیف صرف اسیوجه سے برداشت کي گئیں که یزید کي بیعت کي بدعت کا اظہار رسول کے گهرانے سے نه هو اور رسول کي امت اون تمام مکروهات و ممنوعات سے بچے ' جو یزید کے فسق و فجور نے عالم اسلام میں رایج کردي تهیں -

اسلام کے فدائي ایسے هي هوتے هیں اور اسلام اسبات پر ناز کرتا ہے که اسکي فدائیوں کي نظیر ایسي هي معدوم ہے ' جیسا که خود اسلام کا سا کسي اور دین کا هونا معدوم ہے -

مجالس محروزۂ سید علي غضنفر صاحب میں مومنین کا یه فرض هونا چاهیے که اُن اسباب کو پیدا کریں جو ایران میں تحریک بیداري کا باعث هوں - جنکے ذریعه ایرانیوں کو اسبات کا علم هوجاے که اونکي آزادي ' اونکي قومي زندگي ' اور اونکي قومي سلطنت معدوم هوگئي ہے اور اگر اونهوں نے اپنے اندر کوئي تغیر پیدا نه کیا تو وه بهي اِنهي چند سالوں کے اندر هي صفحه هستي سے معدوم هوجائینگے جیسا که اور تساهل شعار اور دست و پا قوموں کا حشر هوا ہے -

زیاده نیاز

حکیم امین الدین بیرسٹرات لا

فهـــرست

زر اعانـــۂ دولت علیۂ اسلامیه

—:⁂:—

(۱۳)

ان الله اشتري من المومنین انفسهم و اموالهم ' بان لهم الجنة

ایک سو پچیس روپیه جو بذریعه ڈاکٹر عبد الله خانصاحب ساکن بکاني وصول هوے' اور جنکي مجموعي رقم فهرست نمبر ۱۳ میں شائع کي گئي ہے :—

نام	روپیه	آنه	پائي
محمد عبد الله خانصاحب بکاني	۱۰	۰	۰
مسز عبد الله خان صاحب	۵	۰	۰
میسز عثمان خانصاحب سب انسپکٹر	۳	۰	۰
منشي عبد الهادي صاحب هڈ کانسل	۳	۰	۰
منشي نذر محمد خانصاحب جمعدار سابق	۰	۴	۰
نذیر خانصاحب پٹبل بارا	۵	۰	۰
منشي علي حسن صاحب محرر جوديشل	۴	۰	۰
گاڑي بانان عید پور	۳	۸	۰
مسلمانان بهالته	۴	۰	۰
نوهاران موڈي	۴	۲	۰
مسلمانان زلاني	۲	۰	۰
سلادر علي خانصاحب جمعدار بهالته	۲	۰	۰
عبد الله خانصاحب	۲	۸	۰
شیخ رحیم بخش کانسٹبل بکاني	۱	۰	۰
مرزا امیر بیگ کانسٹبل	۱	۰	۰
منشي محمود خانصاحب کانسٹبل	۱	۱	۰
امیر خان صاحب کانسٹبل زلاني	۱	۰	۰
الهي بخش صاحب هڈ کانسٹبل	۱	۰	۰
نظیر خانصاحب کانسٹبل زلاني	۱	۰	۰
منشي سلیمان خان صاحب جمعدار جدئل	۱	۰	۰
شیخ احمد بخش صاحب چے پوري	۱	۰	۰
نور خانصاحب حوالدار	۱	۰	۰
محفوظ علي صاحب چپراسي	۱	۰	۰
نظیر خانصاحب شحنه	۱	۰	۰
نبي بخش صاحب شحنه	۱	۰	۰
بانکے علي صاحب شحنه	۱	۰	۰
شیخ غني صاحب	۱	۰	۰
ملان رحیم بخش صاحب	۱	۰	۰
سیدن خانصاحب	۱	۰	۰
شیخ الله بخش صاحب	۱	۰	۰
منشي عفور خانصاحب	۰	۸	۰
اکبر خانصاحب	۰	۸	۰
میرزا احمد بیگ صاحب	۰	۸	۰
رجب علي صاحب بوره	۰	۴	۰
منا	۰	۱	۳
برادران هنود	۴	۲	۹
(۱) معرفت منشي محمد عبد الغني صاحب پٹواري	۷	۰	۰
(۲) معرفت منشي محمود خانصاحب ملازم پولس	۵	۰	۰
(۳) معرفت مرزا امیر بیگ صاحب کانسٹبل	۸	۵	۰
(۴) معرفت عبد الله خانصاحب	۵	۰	۰

خطرناک مرض هے اس کا جلد علاج کرو

علامات مرض: جن لوگوں کو پیشاب بار بار آتا هو یا پیاس زیادہ لگتي هو - منه کا ذایقه خراب رهتا هو - رات کو کم خوابي ستاتي هو - اعضاء شکني - لاغري جسم - ضعف مثانه هونے سے روز بروز قوت میں کمي اور خرابي پیدا هوتي جاتي هو اور چلنے پهرنے سے سر چکراتا هو - سر میں درد اور طبیعت میں غصه آجاتا هو - تمام بدن میں یبوست کا غلبه رهتا هو - هاتهه پاؤں میں خشکي اور جلن رهے جلد پر خشونت وغیرہ پیدا هوجاے اور ٹهنڈے پاني کو جي ترسے - معدہ میں جلن معلوم هو - بیوقت بڑهاپے کے آثار پیدا هو جائیں اعضاے رئیسه کمزور هوجائیں - رقت - سرعت اور کمي باہ کي شکایت دن بدن زیادہ هوتي جاے تو سمجهه لو که مرض ذیابیطس هے - جن لوگوں کے پیشاب میں شکر هوتي هے آنکو مندرجۂ بالا آثار یکے بعد دیگرے ظاهر هوتے هیں - ایسے لوگوں کا خاتمه علی العموم کاربنکل سے هوتا هے - دنبل پشت پر کبهي گردن میں پیدا هوتا هے - جب کسي کو کاربنکل هو تو اُسکے پیشاب میں یقیناً شکر هونے کا خیال کر لینا چاهیے - اس راج پهوڑے سے سینکڑوں هونهار قابل لوگ مر چکے هیں -

مرض کي تشریح اور ماهیت: ذیابیطس میں جگر اور لبلبه کے فعل میں کچهه نه کچهه خرابي ضرور هوتي هے اور اس خرابي کا باعث اکثر دماغي تفکرات شبانه روز کي محنت هے بعض دفعه کثرت جماع - کهنه سوزاک اور کثرت ادرار کا باعث هوتا هے - صرف فرق یه هے که اس حالت میں پیشاب میں شکر نهیں هوتي بلکه مثانه کے ریشه وغیرہ پاے جاتے هیں - کبهي ابتداے عمر میں کثرت جماع سے آخر یه مرض پیدا هوجاتا هے اور کبهي بخار کے بعد یه مرض شروع هوتا هے -

اگر آپ چاهتے هیں که راج پهوڑا کاربنکل نه نکلے تو علاج حفظ ماتقدم یه هے که هماري ان گولیوں کو کهاؤ - شیریني - چاول ترک کردو - ورنه اگر سستي کروگے تو پهر یه ردي درجه ذیابیطس میں اُس وقت ظاهر هوتا هے جبکه تمام اندروني اعضاء گوشت پوست بگڑ جاتے هیں - جو لوگ پیشاب زیادہ آنے کي پروا نهیں کرتے وہ آخر ایسے لاعلاج مرضوں میں پهنستے هیں جن کا علاج پهر نهیں هوسکتا - یه گولیاں پیشاب کي کثرت کو روکتي هیں اور تمام عوارض کمي قواء اور جمله امراض ردیه سے محفوظ رکهتي هیں -

ذیابیطس میں عرق ماء اللحم اسلئے مفید هوتا هے که بوجه اخراج رطوبات جسم خشک هوجاتا هے - جس سے غذائیت کي ضرورت زیادہ پڑتي هے - یه عرق چونکه زیادہ مقوي اور مولد خون هے اسلئے بهت سهارا دیتا هے غذا اور دوا دونوں کا کام دیتا هے -

حب دافع ذیابیطس

یه گولیاں اس خطرناک مرض کے دفعیه کے لئے بارها تجربه هوچکي هیں اور صدها مریض جو ایک گهنٹه میں کئي دفعه پیشاب کرتے تهے تهوڑے دنوں کے استعمال سے اچهے هوگئے هیں یه گولیاں صرف مرض کو هي دور نهیں کرتیں بلکه انکے کهانے سے گئي هوئي قوت باہ حاصل هوتي هے - آنکهوں کو طاقت دیتي اور منه کا ذائقه درست رکهتي هیں - جسم کو سوکهنے سے بچاتي هیں - سلسل بول - ضعف مثانه - نظام عصبي کا بگاڑ - اسهال دیرینه یا پیچیش یا بعد کهانے کے فوراً دست آجاتے هوں یا درد شروع هوجاتا هو یا رات کو نیند نه آتي هو سب شکایت دور هو جاتے هیں -

قیمت في توله دس روپیه

میر محمد خان - تالپٹر والئي ریاست خیرپور سندهه — پیشاب کي کثرت نے مجهے ایسا حیران کردیا تها اور جسم کو بے جان اگر میں حکیم غلام نبي صاحب کي گولیاں ذیابیطس نه کهاتا تو میري زندگي محال تهي -

محمد رضا خان - زمیندار موضع چٹه ضلع اٹاوہ — آپ کي حب ذیابیطس سے مریض کو فائدہ معلوم هوا - دن میں ۱۶ بار پیشاب کرنے کي بجاے اب صرف ۵ - ۶ دفعه آتا هے -

عبد القدیر خان - محله غرقاب شاہ جهان پور — جو گولیاں ذیابیطس آپ نے رئیس عبد الشکور خان صاحب اور محمد تقي خان صاحب کے بهائي کو زیادتي پیشاب کے دفعیه کے لئے ارسال فرمائي تهیں وہ اور بهیجدیں -

[illegible] - بجاے ۳ - ۵ مرتبه کے اب دو تین مرتبه پیشاب آتا هے -

سید زاهد حسن - ڈپٹي کلکٹر الہ آباد — مجهے عرصه دس سال سے عارضه ذیابیطس نے دق کر رکها تها - بار بار پیشاب آنے سے جسم لاغر هوگیا - قوت مردمي جاتي رهي - آپ کي گولیوں سے تمام عوارض دور هوگئے -

رام ملازم پوسٹماسٹر جنرل — پیشاب کي کثرت - جاتي رهي - مجهه کو رات دن میں بهت دفعه پیشاب آتا تها - آپ کي گولیوں سے صحت هوئي -

اِنکے علاوہ صدها سندات موجود هیں -

مجرب و آزمودہ شرطیه دوائیں جو بادائي قیمت نقد تا حصول صحت دیجاتي هیں

— * —

زود کن

داڑهي مونچهه کے بال اسکے لگانے سے گهنے اور لمبے پیدا هوتے هیں - ۲ توله دو روپے

سر کا خوشبودار تیل

دلربا خوشبو کے علاوہ سیاہ بالوں کو سفید نهیں هونے دیتا نزله و زکام سے بچاتا هے شیشي خورد ایک روپے آٹهه آنه کلاں تین روپے

حب قبض کشا

رات کو ایک گولي کهانے سے صبح اجابت با فراغت اگر قبض هو دور ۲ درجن ایک روپیه

حب قائممقام افیون

انکے کهانے سے افیم چاندو بلا تکلیف چهوٹ جاتے هیں فیتوله پانچ روپے

حب دافعه سیلان الرحم

لیسدار رطوبت کا جاري رهنا عورت کے لئے وبال جان هے اس دوا سے آرام - دو روپے

روغن اعجاز

کسي قسم کا زخم هو اسکے لگانے سے جلد بهر جاتا هے بدبو زائل - نا سور - بهگندر - خنا زیر کے گهاؤ - کاربنکل زخم کا بهترین علاج هے - ۶ توله دو روپے

حب دافع طحال

زردي چهرہ - لاغري کمزوري دور مرض تلي سے نجات - قیمت دو هفته دو روپے

برأ السّاعة

ایک دو قطرے لگانے سے درد دانت فوراً دور - شیشي چار سو مریض کے لئے ایکروپے

دافع درد کان

شیشي صدها بیماروں کے لئے - ایکروپے

حب دافع بواسیر

بواسیر خوني هو یا بادي ریحي هو یا سادي - خون جانا بند اور مسے خود بخود خشک - قیمت ۲ هفته دو روپے

سرمه ممیرہ کراماتي

مقوي بصر - محافظ بینائي - دافعه جالا - دهند - غبار - نزول الماء سرخي - ضعف بصر وغیرہ * فیتوله معه سلائي سنگ یشب دو روپے

نامور مدافع ملي : غازي عزيز بک

جنکے مجاهدانه اقدامات عظيمه نے اندرون طرابلس کو اتلي کيليے
ناقابل تسخير بنا ديا هے

ايسي تفصيل خط وکتابت ميں ممکن بهي نہيں -

اسکا ايک هي علاج تها ' يعنے فوراً ايک معتمد شخص روانه هوجاے اور مصر کي راه سے پوشيده طرابلس پہنچکر غازي انور بے کو اپنے همراه لاے - جوچند آدمي انقلاب کا سامان کر رهے تهے ' ان ميں سے هر شخص خود قسطنطنيه ميں نہايت قيمتي وقت رکهتا تها ' اور جن کاموں ميں مصروف تها ' وه خود نہايت اهم اور عظيم الشان تهے - اسليے اس جماعت ميں سے کوئي شخص نہيں جاسکتا تها -

بالا خر راے قرار پائي که انور بے کے رفيق قديم و همراز ' مشهور مجاهد دستور و جانباز ملت (نيازي بے) کو اس مہم کيليے منتخب کيا جاے اور ان سے در خواست کي جاے که ملک کو انقلاب دستور کے زمانے سے بهي بڑهکر ايک خطرناک حالت سے نجات ديں اور اس خدمت کو منظور کرليں -

يه معلوم نہيں که جس وقت يه تجويز قرار پائي ' اس وقت (نيازي بے) کہاں تهے ؟ يقيناً وه کسي فوج کے همراه هونگے -

تاهم اسقدر قريب موجود تهے که فوراً انکو اطلاع دي گئي اور شريک کار هوگئے -

ڈاکٹر (مصباح الدين) لکهتے هيں که في الحقيقت هماري کاميابي کي اصلی تاريخ انور بے کے ورود سے نہيں ' بلکه (نيازي بے) کي شرکت سے شروع هوتي هے - کيونکه اگر اِس جانفروش ملت کي خدمات عظيمه عين وقت پر ميسر نه آجاتيں ' تو انور بے کا ورود اور اسکے تمام نتائج محيّره ظهور پذير هي نه هوتے -

نيازي بے فوراً بهيس بدلکے قسطنطنيه سے ايک جرمن جہاز پر روانه هوگئے - اسکندريه سے قاهره آے اور بغير کسي کو اطلاع دیے (حتی که عمر طوسون پاشا اور اپنے بعض اخص الخواص دوستوں سے بهي نہيں ملے) طبرق پہنچے اور وهاں سے درنه اس هيئت ميں گئے که خود (انور بے) نے ايک کردي مجاهد کی صورت ميں انهيں ديکهکر تعجب کيا -

* * *

طيار هو جانے کے بعد انور بے کے سامنے دو موانع سخت تهے - ايسے شخص کي جستجو ' جو انکے بعد کامل طور پر انکا جانشيں هو ' اور قبائل سنوسيه کے جوش مدافعت کے قيام ' انکی تعليم و تربيت ' اور [illegible] وجلب وسائل جنگ کا پورا انتظام کرسکے - دوسرا خود (شيخ سنوسي) کا اطمينان -

امر اول کے طرف سے اطمينان کرنيل (عزيز بک) کي موجودگي نے کرديا ' جو پہلے عراق ميں سرکاري عهده دار تهے اور اجراے جنگ کے بعد ايک مجاهد کي حيثيت سے آکر شريک جهاد هوگئے - انکے جانفروشانه عزائم اور مجاهدانه اعمال نے تمام قبائل اندرون طرابلس ميں انهيں هر دلعزيز اور محبوب القلوب بنا ديا تها -

(شيخ سنوسي) سے وه خود ملے اور (نيازي بے) نے قسطنطنيه کے تمام موجوده حالات انکے ذهن نشيں کرديے انهوں نے سمجهايا که اگر اس نازک ترين وقت ميں هم نے بهي غفلت کي تو طرابلس کي مدافعت کے نتائج بهي هميں کچهه کام نه دينگے -

ايک مجلس خاص مرتب کي گئي جس ميں انور بے نے اپنے چند خاص معتمدين اور محرمان راز کو بلايا اور اس بارے ميں مشوره کيا - پچهلے نمبر ميں اس موقعه کي ايک تصوير درج کي جا چکي هے -

(المويد) کي وه تمام اشاعات محض کذب و افترا تهيں ' جن ميں (انور بے) کے اس حالت ميں چلے آنے کا شکوه کيا گيا تها که تمام قبائل عرب اور شيخ سنوسي انسے برهم هوگئے هيں اور متاسف هيں که خلاف عهد انهوں نے بے وفائي کي - جو دل اسلام اور اسکي ملت بيضا سے عهد وفا باندهچکا هے ' وه کسي سے بے وفائي نہيں کرسکتا -

شيخ سنوسي خود غازي موصوف کے سفر کے ارادے ميں شريک تهے - انکو قسطنطنيه کے تمام موجوده حالات سمجهاے گئے تهے ' اور وه جانتے تهے که اس وقت (انور بے) کي خدمات کا اصلي مستحق اندرون طرابلس نہيں هے - عزيز بک سرحد سلوم تک خود انکو پہنچانے آے تهے اور (موٹرکار) ميں انکے ساتهه بيٹهے تهے - البته مصالح وقت کا اقتضا يهي تها که اس حرکت کو بالکل پوشيده رکها جاے ' اور انور بے کے عجايب اعمال کا ايک بڑا جلوه ' انکي پوشيدگي اور طلسم نمائي هي ميں هے -

بهر حال (انور بے) روانه هوگئے - (سلّوم) سرحد مصر کا وه اخري مقام هے ' جس پر جنگ طرابلس کے زمانے ميں برطانيه نے باسم مصر قبضه کرليا - وهاں تک وه اپني خاص موٹرکار ميں آے انکے همراه صرف انکا ايک جان نثار ملازم تها ' جسکو وه اپنے ساتهه قسطنطنيه سے لاے تهے -

صحراے ليبيا ميں اثار تمدن !

(غازي انور بے) موٹر کار ميں بيٹهکر طبرق جا رهے هيں

PRINTED & Published by A. K. AZAD, at The HILAL Electrical Prtg. Pblg. House, 7/1 McLeod Street, CALCUTTA

لا تہنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین
القرآن الحکیم

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۱۱ | کلکتہ: چہارشنبہ ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۳۱ ہجری | جلد ۲

Calcutta: Wednesday, March 19, 1913.

قیمت فی پرچہ
ساڑھے تین آنہ

اطلاع - ڈاکٹر ایس - کے برمن کي خوبصورت تصويردار کافوري جنتري سنه ۱۹۱۳ع کي متفرق جگهه کي دس شريف آدميوں کا نام اور پته لکهنے پر بلا قيمت و محصول بهيجي جاتي هے -

عرق پودينه

ولايتي پودينه کي هري پتيوں سے يه عرق بنا هے اسکا رنگ پتي کے رنگ کاسا هے اور خوشبو بهي تازي پتيوں کي سي آتي هے يه عرق ڈاکٹر برمن کي صلاح سے ولايت کے نامي دوا فروش نے بنايا هے رياح کيليے نهايت مفيد دوا هے پيٹ پهولنا ڈکار کا آنا پيٹ ميں درد بدهضمي قلتي اشتها وغيره رياح کي علامات دور هوجاتي هيں - قيمت في شيشي ۸ آنه محصول ۵ آنه

ڈاکٹر ايس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹريٹ کلکته

انگريزي حکومت کا مسلمان هوجانا

— * —

اب بالکل يقيني هے - کيونکه حضرت شيخ سنوسي کے خليفه نے بمقام بيروت سيدي خواجه حسن نظامي سے آئنده حالات کي نسبت جسقدر پيشين گوئياں کي تهيں (اور جنکو کتاب شيخ سنوسي کے حصه اول و دوم ميں شائع کرديا گيا تها) سب هو بهو سچي ثابت هوئيں - اب صرف انگريزي حکومت کے مسلمان هو جانيکي پيشين گوئي باقي هے - جو خدا نے چاها تو عنقريب پوري هوگي - پس اگر آپ يه پيشين گوئياں اور ترکي و ايران علي الخصوص افغانستان و جاپان و چين وغيره کے انجام کار کو ديکهنا چاهتے هيں - تو رساله شيخ سنوسي کے دونوں حصے پڑهيے - قيمت هر دو آٹهه آنه -

کليات اکبر - لسان العصر و جدان الملة خان بهادر مولوي سيد اکبر حسين الهٰبادي کے زبردست کلام کے دونوں حصے چهپ کر تيار هيں - کاغذ لکهائي چهپائي نهايت اعلی هے - اور صرف همارے هاں دستياب هو سکتے هيں - قيمت هر دو حصص ۳ روپيه ۸ آنه -

مضامين خواجه حسن نظامي ميں غدر کے اور تيموريه خاندان کے سچے مگر نهايت درد ناک قصے درج هيں نيز آلو - مچهر - دياسلائي وغيره عنوانوں پر نهايت مزيدار اور معني خيز مضامين هيں -

سفرنامه هندوستان بمبئي، گجرات، کاٹهياواڑ، سومنات وغيره مقامات کا دلچسپ سفرنامه بطريق روز نامچه از سيدي خواجه حسن نظامي دهلوي قيمت ۸ آنه -

اسلام کا انجام مصر کے شيخ المشائخ کي حوصله افزا پيشين گوئياں - قيمت ۴ آنه

اسرار مخفي رموز کا خزانه بس ديکهنے کے قابل قيمت ۴ آنه -

ترکي فتح شاه مشتاق احمد صاحب منجم دهلوي کي پيشين گوئياں - قيمت ۲ پيسه

دل کي مراد - شاه صاحب کے طلسماتي تعويذ قيمت ڈيڑه آنه -

کارکن حلقه نظام المشائخ دهلي سے منگائيے

شائقين تواريخ و تصوف کو مژده

——:○ * ○:——

مزارات اوليا دهلي بالکل نئي تصنيف هے - تمام اولياے کرام و صوفياے عظام جو دهلي کي مقدس سر زمين ميں مدفون هيں ان کے بسيط حالات سلسله وار دو حصوں ميں درج کئے گئے هيں - زائرين کے ليے اس سے بڑهکر کوئي رهنما نهيں هو سکتا - قيمت حصه اول ۲ آنے حصه دوئم ۲ آنے هر دو حصص معه محصول ڈاک و خرچ وي - پي پيکنگ وغيره ۱۰ آنے -

هندوستان کي اسلامي تاريخ عهد افغانيه - مصنفه صوفي کرام الهي صاحب ڈنگوئي - ۴۲ تواريخوں کا لب لباب هے - معترضين کے حملوں کا معتبر اور مستند حوالوں کے ثبوت سے جواب ديا گيا هے - فاضل اجل مولوي سيد احمد صاحب مولف لغات آصفيه فرماتے هيں که اس سے بهتر هندوستان کي تاريخ اب تک ان کي نظر سے نهيں گذري قيمت ۲ روپيه ۸ آنے محصول ڈاک و خرچ وي - پي ۳ آنے -

الم‍شته‍

مر - منيجر اسلاميه بک ڈپو و جنرل اخبار ايجنسي [illegible] ماران - دهلي -

حميديه هوٹل

——:○ * ○:——

نمبر ۱۳۱ لور چيت پور روڈ

— : * : —

همارے هوٹل ميں هر قسم کي اشياے خوردني و نوشيدني هر وقت طيار ملتي هيں نيز اسکے ساتهه مسافروں کے قيام کيليے پر تکلف اور ارام ده کمروں کا بهي انتظام کيا گيا هے جو نهايت هوادار' فرنشڈ اور بر لب راه واقع هيں جن صاحبوں کوکچهه دريافت کرنا هو بذريعه خط و کتابت منيجر هوٹل سے دريافت کر سکتے هيں - جنگ ترکي و اٹلي اور جنگ بلقان کي جمله تصويريں هماري هوٹل ميں فروخت کے ليے موجود هيں مع تصوير شيخ سنوسي وغيره -

الم‍شته‍

مر شيخ عبد الکريم مالک حميديه هوٹل

سسٹم راسکوپ ليورواچ ۱۹ سائز

مضبوط سچا وقت برابر چلنے والي معه محصول دو روپيه آٹهه آنه ايم - اے - مرشکور اينڈ کو نمبر ۵/۱ ويليسلي اسٹريٹ ڈاکخانه دهرمتلا کلکته -

5/1 Wellesley Street P. O. Dharamtollah Calcutta.

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكيم)

الهلال

ایک هفته وار مصور رساله

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor :

Abul Kalam Azad.

7-1 McLeod street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL - HILAL"

early Subscription, Rs. 8.

Half-yearly " " 4 - 12.

مدیر مسئول و محرر خصوصی

[illegible] ابو الکلام الدهلوی

مقام اشاعت

٧ - ١ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکته

عنوان تلغراف

« الهلال »

قیمت

سالانه ٨ روپیه

ششماهی ٤ روپیه ١٢ آنه

جلد ٢

نمبر ١١

کلکته : چهار شنبه ١٠ ربیع الثانی ١٣٣١ هجری

Calcutta : Wednesday, March 19, 1913.

شذرات

—:○:(*):○:—

" ایک شکسته دل مسلمان "

—:*:—

مندرجۂ صدر دستخط سے اپکا خط پہنچا - آپنے جن امور کو لکھا ھے ' وہ مدت سے خود اس عاجز کے پیش نظر ھیں ' اور اپنے کاموں میں مصروف ھوں - بعض اسباب کی فراھمی کا انتظار ' اور مقاصد مہمه پیش نظر ' والا مر بیدہ سبحانه ' انه سمیع مجیب الدعوات -

تعجب ھے که آپ نے اپنا نام اور پته نہیں لکھا ؟ بہتر ھے که خط و کتابت کا سلسله جاری کیجیے -

(ابو الکلام)

هفتۂ جنگ جنگ کی فرد خبر گو مختصر مگر پر معنی ھے -

ایڈریا نوپل کی نسبت پال مال گزٹ کا بیان ھے :

" صوفیا سے لندن میں ایک پرائیوٹ تار اس مضمون کا موصول ھوا که سخت جنگ کے بعد بلغاریوں نے قلعه (هتنتریلا) پر مع ۴ - سو آدمیوں کے قبضه کرلیا ھے اور عنقریب خاص ایڈریا نوپل میں داخله کی امید ھے " -

مگر بلغاری سرکاری [illegible] اطلاع خاموش ھے - ایسی گرانقدر رپر امید [illegible] پر خاموشی کے کیا معنے ؟

[illegible] ر کے سقوطری پہنچگئے ھیں [illegible]

[illegible] میں سخت جنگ ھوئی - [illegible] نے معتاد [illegible] سے مقابله کیا اور عثمانی جنگی [illegible] نے مدد دی -

١٧ - فروری سے حمیدیه روپوش تها - مگر ١١ - کو ظاهر ھوا - سقوطری سے ٧٠ - میل کے فاصله پر دُرازہ کے سربی لشکر گاہ پر گوله باری کی - ریوٹر کا بیان ھے که کوئی شدید نقصان نہیں ھوا - مگر اس بارے میں همارا خاص تار ناظرین پڑھچکے ھیں ' اور اب بمبئی کے عثمانی قنصل کو حسب ذیل اطلاع پہنچی ھے :

فهرست

— * —

تصاویر

— * —

اطلاع

(۱) اگر کسي صاحب کے پاس کوئي پرچہ نہ پہنچے، تو تاریخ اشاعت سے دو ھفتہ کے اندر اطلاع دیں، ورنہ بعد کو في پرچہ چار آنے کے حساب سے قیمت لي جائیگي -

(۲) اگر کسي صاحب کو ایک یا دو ماہ کے لئے پتہ کي تبدیلي کي ضرورت ھو تو مقامي ڈاکخانہ سے بندوبست کرلیں، اور اگر تین یا تین ماہ سے زیادہ عرصہ کے لئے تبدیل کرانا ھو تو دفتر کو ایک ھفتہ پیشتر اطلاع دیں -

(۳) نمونے کے پرچہ کے لئے چار آنہ کے ٹکٹ آنے چاھیں یا پانچ آنے کے ری - پي کي اجازت -

(۴) نام و پتہ خاصکر ڈاکخانہ کا نام ھمیشہ خوش خط لکھیے -

(۵) خط و کتابت میں خریداري نمبر کا حوالہ ضرور دیں -

نوٹ — مندرجہ بالا شرائط کي عدم تعمیلي کي حالت میں دفتر جواب سے معذور ھے اور اس وجہ سے اگر کوئي پرچہ یا پرچے ضائع ھوجائیں تو دفتر اسکے لئے ذمہ دار نہ ھوگا -

(منیجر)

شـــرح اجـــرت اشتـــھـــارات

—*—

میعاد اشتہار	في صفحہ	في کالم	نصف کالم	نصف کالم سے کم
ایک ھفتہ ایک مرتبہ کے لئے	۱۵ روپیہ	۱۰ روپیہ	۷½ روپیہ	۸ آنہ في مربع انچ
ایک ماہ چار مرتبہ "	۵۰ "	۳۰ "	۲۰ "	۷ آنہ " " "
تین ماہ ۱۳ " "	۱۲۵ "	۷۵ "	۴۵ "	۶ آنہ " " "
چھہ ماہ ۲۶ " "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۷۵ "	۵ آنہ " " "
ایک سال ۵۲ " "	۳۰۰ "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۴ آنہ " " "

(۱) ٹائیٹل پیج کے پہلے صفحہ کے لیئے کوئي اشتہار نہیں لیا جائیگا - اسکے علاوہ ۳ صفحوں پر اشتہارات کو جگہہ دیجائیگي -

(۲) مختصر اشتہارات اگر رسالہ کے اندر جگہہ نکال کر دیے جائیں تو خاص طور پر نمایاں رھیں گے لیکن انکي اجرت عام اجرت اشتہارات سے پچیس فیصدي زائد ھوگي -

(۳) ھمارے کارخانہ میں بلاک بھي طیار ھوتے ھیں جسکي قیمت ۸ آنہ في مربع انچ ھے - چھاپنے کے بعد وہ بلاک پھر صاحب اشتہار کو واپس کردیا جایگا اور ھمیشہ انکے لئے کارآمد ھوگا -

شرائـــط

(۱) اسکے لئے ھم مجبور نہیں ھیں کہ آپکي فرمایش کے مطـــابق آپکو جگہہ دیں، البتہ حتي الامکان کوشش کي جاے گي -

(۲) ایک سال کے لئے اشتہار دینے والوں کو زیادہ سے زیادہ ۴ اقساط میں، چھہ ماہ کے لئے ۲ اقساط میں، اور سہ ماھي کے لئے ۳ اقساط میں قیمت ادا کرني ھوگي اس سے کم میعاد کے لئے اجرت پیشگي ھمیشہ لي جائیگي اور وہ کسي حالت میں پھر واپس نہوگي -

(۳) منیجر کو اختیار ھوگا کہ وہ جب چاھے کسي اشتہار کي اشاعت روک دے، اس صورت میں بقیہ اجرت کا روپیہ واپس کردیا جاے گا -

(۴) ھر اُس چیز کا جو جوے کے اقسام میں داخل ھو، تمام منشي مشروبات کا، فحش امراض کي دواؤنکا اور ھر وہ اشتہار جسکي اشاعت سے پبلک کے اخلاقي و مالي نقصان کا ادنی شبہہ بھي دفتر کو پیدا ھو، کسي حالت میں شائع نہیں کیا جاے گا -

نوٹ — کوئي صاحب رعایت کے لئے درخواست کي زحمت گوارا نہ فرمائیں - شرح اجرت یا شرائط میں کسي قسم کا رد و بدل ممکن نہ [illegible] -

میں اپني عظمت کا اعتراف کرانے کیلیے طیار ھے' جسکے لیے انکا زمانۂ قیام حیدرآباد ھمیشہ مشہور رھا ھے -

جو سازشي خاموشي و تجاهل' اور جاهلانه و مقلدانه تغافل انکي اس تحریر کي نسبت ظہور میں آیا ' ھم بادب عرض کرینگے که نواب صاحب اسپر توجه نه فرمائیں - ھم سے زیادہ بہتر اور زیادہ عملي طور پر انھیں معلوم ھے که حق کي معیت کیلیے اصلي سوال فرض کا ھے' نه که نتیجه کا - اسکي تکمیل نتیجه کي محتاج نہیں ھے ' بلکه صرف اعلان کي - قوم کو ابتک اسکا چھینا ھوا دماغ واپس نہیں ملا ھے - وہ مسمریزم کے معمول کي طرح ابتک اپنے اختیار میں نہیں ھے - کسي بات کیلیے غل مچائیے اور ایک ھي وقت میں بہت سي آوازیں بلند کردیجیے ' تو چاروں طرف سے منتشر گله آ آ کر جمع ھونے لگتا ھے - چپ رھیے تو کسي کو ھوش نہیں که کہاں چلنا چاھیے اور کون چروا ھا ھے ؟

کیا غضب کي بات ھے که سال بھر سے یونیورسٹي کیلیے ایک شور قیامت بپا ھے - جس کو دیکھیے آزادي کے شراب میں بدمست - اخباروں میں یہی ذکر' جلسوں میں اسي کے رزولیوشن ' صحبتوں میں اسي کا چرچا - پھر ۲۶ - دسمبر کو دیکھیے تو معلوم ھوتا تھا که آزادي نے دیوتا کے یه جانباز پجاري نہیں معلوم آج کتنوں کا خون کرکے رھیں گے ؟ لیکن جب معامله آخري منزل تک پہنچا اور وھي ھونے لگا ' جسکے خوف سے سال بھر تک آزادي کے وکیلوں کو نیند نہیں آتي تھي ' تو سب کو اسطرح فریب کا سانپ سونگھہ گیا که :

اب آنکھیں رھتي ھیں دو دو پہر بند !

نادانو ! سال بھر سے چیخ رھے تھے که قوم کي قسمت چند آدمیوں کے ھاتھه میں دینا نہیں چاھتے ' پھر یه کیا تھا ' جو چپکے سے آنکھیں بند کرکے تم نے دیدیا ؟

تو داني حساب کم و بیش را !

پھر اس وقت کو بھي جانے دو - کہا جاے گا که ھوش و حواس ھي کس کے درست تھے - لیکن کئي ھفتے کے بعد جب قوم کے سب سے بڑے بزرگ اور قابل احترام زبان نے واقعات پر سے پردہ ھٹایا ' تو اس وقت تک تو ۲۸ - دسمبر کي چھني ھوئي عقل واپس آگئي ھوگي - پھر بھي کسي کي زبان کھلي ؟ کوئي جلسه منعقد ھوا ؟ کوئي رزولیوشن پاس کیا گیا ؟

نواب صاحب قبله مطمئن رھیں - آج لوگ انکي آواز سے تغافل کرسکتے ھیں لیکن کل نہیں کرسکیں گے - البته اس وقت محض تاسف ھوگا ' اور آج تلافي مافات کي فرصت باقي ھے -

نواب صاحب قبله کے مضمون سے نئے نئے انکشافات ھوے ھیں : ابتدائي حصه کو چھوڑ دیتے ھیں که وقت کم ھے - صرف ۲۶ - سے دیکھیے - رات کو ڈپوٹیشن کے ممبروں کي فہرست مرتب ھوئي اور قرار پایا که پچھلے ممبروں کو قطعي طور پر رکھا جاے - انکے چلے آنے کے بعد وہ فہرست اڑا دي گئي ' اور بقول نواب صاحب کے اپنے آبائي ورثے کي تقسیم کي طرح چار آدمیوں نے بیٹھکر جسطرح جي میں آیا باھم تقسیم کرلیا - کہا گیا که ھماري پارٹي کے نصف اور تمہارے نصف ' چلو جھگڑا ختم ھوا :

بردند و برادرانه قسمت کردند

کسي صوبے کي قائم مقامي کا پته نہیں - بنگال سے ایک آدمي نہیں - دھلي سے بھي کسي کو نہیں لیا - پچھلے ممبر صاف الگ کردیے گئے - جن لوگوں سے اپنے ذاتي تعلقات اور دوستیاں تھیں' جن جن شہروں میں وہ رھتے تھے ' وھي وھاں کے قائم مقام ھوگئے -

پھر نواب صاحب سے کہا که آپ رزولیوشن طیار کریں ' انھوں نے اس پیري و علالت میں صبح تک جاگ کر رزولیوشن کا مسودہ طیار کیا ' اور صبح کو منتظر رھے که حسب وعدہ لوگ آئیں گے' مگر جلسے میں پہنچے تو وھاں ایسے لوگ موجود تھے ' جو انکے سامنے انکي عدم موجودگي کو موجودگي سے تعبیر کرنے کے بے امان حربے سے آراسته تھے !

پھر جب نواب صاحب نے اختلاف کرنا چاھا تو انکو روکا ' اور اصرار کیا که خاموش رھیں - اسمیں کوئي شک نہیں که رزولیوشن کے مجوزین میں نواب صاحب کے بھي شامل ھونے کي فریب دھي نے لوگوں کو اور زیادہ مطمئن اور خاموش کردیا تھا -

نواب صاحب قبله نے اس موقعه پر قوم سے معذرت کي ھے که وہ باایں ھمه حالات خاموش نه رھتے' مگر کچھه تو شب بیداري کي تکلیف و قدرتي ضعف و نقاھت کے سبب سے وہ فہرست کے ناموں کو غور سے نه سن سکے' اور کچھه اس خیال سے بھي خاموش رھگئے که مخالفت اس موقعه پر موجب تفریق و نزاع ھوگي - اور پھر بصورت غلطي بعض نہایت درد انگیز لفظوں میں قوم سے معافي مانگي ھے' جنکو پڑھکر ھمارے دل پر سخت چوٹ لگي اور بے اختیار انکھوں میں آنسو آگئے - اول تو جس قوم کي حالت ایسي افسوس ناک ھو' جیسي که انکے مضمون کے ساتھه تغافل کرنے میں نظر آ رھي ھے' وہ اسکي مستحق ھي کب ھے که نواب صاحب قبله کي زبان مبارک اسکے آگے معافي خواہ ھو؟ اور پھر جو کچھه ھو' ھم تو انکو یقین دلاتے ھیں که انکي خاموشي پر کوئي اعتراض نہیں کیا جاسکتا - انکي مجبوریاں واضح ھیں - ھم نے خود اسوقت محسوس کیا تھا که کرسي کي نشست انکے لیے سخت تکلیف دہ ھے - وہ بیٹھه نہیں سکتے اور گراني سر کي شدت سے مضطرب الحال ھیں - ایسي حالت میں مشکل تھا که کارروائي کے احتساب کا وقت پاتے - بالفرض اگر یه کوئي غلطي بھي تھي تو اس مضمون کي اشاعت کے بعد اسکي تلافي ھوگئي - وہ کیسے درد انگیز لفظوں میں قوم سے رخصت ھونا چاھتے ھیں ! حالانکه کمبخت قوم کے پاس انکے بعد اور کیا ھے ؟ الله تعالے انکے انفاس مبارک میں برکت دے اور ابھي عرصے تک انکا سایه ھمارے سر پر قائم رھے - وہ فرماتے ھیں که آئندہ سے میں نه کسي جلسے میں شریک ھوسکونگا اور نه کوئي تحریر ھي لکھه سکونگا - میں کہتا ھوں که آپ تو ان لوگوں میں ھیں ' جنکا صرف قوموں میں رھنا ھي قوموں کي عزت و عظمت کیلیے کافي ھے - کام کا یہاں سوال نہیں -

ترکي فتح

— * —

چتلجا لائن پر ایک خونریز جنگ

— * —

قسطنطنیه ۱۹ مارچ

آج کا سرکاري بیان ھے که چتلجا میں پیدل سپاہ کے ساتھه سخت خونریز جنگ کے بعد ترکوں کو شاندار فتح حاصل ھوئي -

مزید یه که ترکي سپاہ تمام چتلجا لائن پر دشمن کے ساتھه مستعدي سے مصروف جنگ ھے -

" حمیدیہ نے پہلے سروي لشکرگاہ پر درازو میں گولہ باري کي - اسکے بعد سینٹ جان اور میڈوا پر آتش افشاني کرتا رہا - دشمنوں نے بڑي بڑي توپوں سے مقابلہ کیا مگر کچھہ نہ چلي - یونانیوں کے سات جہازوں میں سے ایک اسي وقت غرق ہوگیا اور باقي بھي غرق ہو چکے ہونگے " -

رپورٹر کے ۱۵ - کے تار سے بھي اسکي تصدیق ہوتي ہے -

باب عالي کے ۱۷- کے تار میں بیان کیا گیا ہے :

۱۶- تک ادرنہ اور بلیر کي حالت میں کوئي تغیر نہیں ہوا - چتلجا میں ہماري فوج دشمن سے کئي بار معرکہ آرا ہوئي سب میں دشمن کو شکست ہوئي - (کیلفک کوئي) پر قبضہ کرتے ہوے دشمن کو سخت نقصان پہنچایا -

بلقاني اتحاد کا خاتمہ باوجود اس سخت نگراني کے جو خبروں کے اظہار میں کي جا رہي ہے ' بلقاني اتحاد کے خاتمے کے واقعات و حوادث اب دنیا کے سامنے آگئے ہیں - اور یہي ہونا تھا -

سلانیک کي خانہ جنگیوں کے واقعات محتاج تفصیل نہیں - یونانیوں اور سرویوں اور بلغاریوں میں ادھر سخت خوں ریز جنگیں ہوئیں اور دونوں طرف کے صدہا آدمي مقتول ہوے - ان خبروں کے اخفا کي بڑي کوشش کي جا رہي ہے -

۱۸ - کو صوفیا سے تار آیا ہے کہ پارلیمنٹ میں مخالف جماعت نے حکومت کي پالیسي پر تنقید کرتے ہوے کہا :

" سروي اور یوناني مفتوحہ مقامات میں بلغاریوں کو گرفتار کر رہے ہیں - ان دونوں کے کشور ستایانہ حوصلہ مندیوں کي وجہ سے اتحاد بلقان خطرہ کي حالت میں ہے " -

شاہ یونان کا قتل سب سے زیادہ اہم خبر اس سلسلے میں شاہ یونان کا ناگہاني قتل ہے - اب تک تار نہایت مبہم حالت میں ہیں - آج ۸ - بجے صبح کي خبر تھي کہ کسي شخص نے سلانیک میں طمنچہ کي ضرب سے قتل کر دیا - ۲ - بجے اتنا اور اضافہ ہوا کہ وہ ایک راہ سے گذر رہے تھے کہ (الیکو اسکي نس) نامي ایک سوشیلسٹ نے سات نالي کے ایک طمنچہ سے حملہ کیا - حملہ دو گز کے فاصلے سے کیا گیا تھا اور قاتل نے اپنا اظہار دینے سے انکار کر دیا -

ہم اس امر کو مشتبہ سمجھتے ہیں کہ قاتل سوشیلسٹ تھا - کچھہ عجب نہیں کہ بلغاري یا سروي ہو -

صلح کي نئي شرطوں کا صوفیا کے نیم سرکاري اخبار (میر) نے ذکر کیا تھا - اب ۱۸ - کے تار میں سرکاري طور پر وہ ظاہر ہوگئي ہیں - صرف گیلي پولي کو مطالبات سے مستثنا کردیا ہے - باقي تمام مقامات کا مطالبہ ہے - نیز تاوان جنگ ' اور بلغاري رعایا کیلیے خاص مراعات و رعایات کا -

دول شرائط کے سخت اور قابل ترمیم ہونے کا اعتراف کرتے ہیں - دول یورپ نے اپني گذشتہ متفقہ یاد داشت میں دھمکي دي تھي ' کہ اگر ترکي نے صلح منظور نہ کي ' تو خود قسطنطنیہ اور اور ایشیائي ترکي کي حفاظت خطرے میں پڑ جائیگي ' اور نیز یہ کہ آئندہ دول سے امید مداخلت نہ رکھي جاے -

کامل پاشا نے عاجزي کا سر جھکا دیا تھا ' اسلیے وہ ایسے ہي یاد داشتوں کا مستحق تھا ' لیکن جب شوکت پاشا نے تلوار کے قبضے پر ہاتھہ رکھا تو اب تک نہ تو قسطنطنیہ کے خطرے میں پڑنے کا وقت آیا ہے ' نہ ایشیائي ترکي کے تباہ ہونے کا ' اور نہ اب دول یورپ ہي کو مداخلت سے انکار ہے ! !

افکار و حوادث

—o:*:o—

عرصہ ہوا ' ہم نے (الہلال) میں چند افتتاحي مقالات لکھے تھے ' اور مسلم یونیورسٹي کے خواب گراں کي اُس تعبیر سہل کو (جو آنریبل ممبر تعلیم کے تعبیر نامے سے کمیٹي نے حاصل کي تھي) " نشۂ شام کي نصف شب " سے موسوم کیا تھا کہ :

بنتي نہیں ہے بادۂ و ساغر کہے بغیر

مگر یاد ہوگا کہ ہمارے بعض احباب نے اسے ناپسند فرمایا تھا - شاید اسلیے کہ ایسا کہنا اُن جامہاے ہوش افگن کي تحقیر تھي ' جنکي پے در پے بخشش نے تشنہ کامان صحبت کي یہ حالت کردي تھي کہ :

حریفاں را نہ سر ماند و نہ دستار !

لیکن وہ شراب ہي کیا ' جسکا کیف و سرور نصف شب تک بھي ساتھہ نہ دے ' اور پہلي ہي پہر میں یہ حالت ہوجاے کہ جن ہاتھوں میں کچھہ دیر پہلے شعلۂ حیات سے لبریز جام تھے ' اب دیکھیے تو شدت اعضا شکني و وفور احتضار خمار سے برف کي سل بنکر رہگئے ہیں !

کہ زود اخر شد این نشۂ و من در خمار افتم

بہر حال ہم نے اس تشبیہ کي صحت پر زیادہ اصرار بھي نہیں کیا :

سخت شرماے وہ ' اتنا نہ سمجھتا تھا انھیں
چھیڑتا تھا تو کوئي شکوۂ بیجا کرتا

لیکن ۲۸ - دسمبر کو یادش بخیر لکھنؤ میں رات کے " دو بجے " جو خلوت بادہ گساري منعقد ہوئي تھي ' ہم سمجھتے ہیں کہ اسکي صبح کاذب تو نمودار ہوگئي اور صبح صادق میں بھي دیر نہیں - تارے جھلملا رہے ہیں ' اور سفیدي پھیلتي جاتي ہے - اگر نشۂ شام کي نصف شب خمار میں بسر نہ ہوئي تو مان لینے میں ہمارا کوئي حرج نہیں ' اب دو بجے کي پچھلي پہر کي بادہ آشامیوں کو دیکھنا چاہیے کہ صبح تک سرور قائم رہتا ہے یا نہیں ؟

یہي سبب ہے کہ ہم نے گذشتہ اشاعتوں میں اس سرگذشت کي سرخي میں ترمیم کردي - ہمارے دوست " نشہ شام کي نصف شب " پر معترض تھے - خیر ' اب " نشۂ نیم شبي کي صبح خمار " کو قبول فرمائیں :

کوئي تو بات ہنسي کي نکلے
خندۂ صبح قیامت ہي سہي !

ہم نے بہ تحقیق سنا ہے کہ اس صحبت کا خاتمہ گو دو بجے ہوا مگر آغاز بارہ بجے ہوا تھا - اسلیے " نیم شبي " کي ترکیب پر اعتراض نہ کیجیے -

لیکن جناب (نواب صاحب) قبلہ کي تحریر گرامي کي نسبت ہماري معروضات ابھي باقي ہیں - سب سے پہلے تو انکے اس احسان عظیم و جلیل کا اعتراف کرنا چاہیے ' جو باوجود علالت و ضعف و نقاہت یہ مضمون لکھکر انھوں نے قوم پر کیا ' اور اُس خاموشي کي پوري تلافي ہوگئي ' جس کے لیے جلسے میں وہ مجبور کیے گیے تھے - یہ مضمون في الحقیقت نواب صاحب کي صداقت شعاري اور حق پرستي کي اُن آیات عظیمہ کا ایک شاندار حصہ ہے ' جو انکي حیات مبارک کو اس دور نفاق اور عصر فساد میں ممتاز و نمایاں کردیتي ہیں ' اور جنسے معلوم ہوتا ہے کہ اگر مخالف عناصر کا غلبہ ' اور مجبور کن اسباب کي کشاکش نہو ' تو انکا وہ تاریخي کیریکٹر ہر معاملہ

يجــد احداً افضـل ولا اروع ولا اعلم من علي بن موسي - فلذالك عقد له العهــد من بعده -

علي بن موسي سے بڑھکر صاحب علم و تقــوی نه پایـا - پس انهي کو اپنے بعـد ولي عهـد خلافت مقرر کیا -

عباسیوں کا لباس رسمي سیاہ تها ' اور علویوں کا سبز - بیعت کے بعد اُس نے احکام جاري کیے که آج سے سیاہ لباس ترک کردیا جاے اور تمام فوج و اعیان ملـک سبز لباس اختیار کریں -

اس واقعه نے تمـام عباسیوں اور بني هاشم میں برهمي و غیظ و غضب کي آگ بهڑکا دي - لوگوں نے علانیه کہنا شروع کیا :

لا تخرج الخلافة منــا الـــي اعــدائنـــا !

یه ممکن نہیں که خلافت همارے هاتهه سے نکلکر همارے دشمنوں (سادات و علویئین) کے هاتهه میں چلي جاے -

(مامون) خراسان میں تها - دارالخلافت بغداد میں تمام لوگ اسکي طرف سے پهر گئے - یہاں تـک شورش بڑهي که علانیه اسکي بیعت توڑ کر اسکے چچا (ابراهیم بن المهدي) کے هاتهه پر بیعت کي - (مبارک) کے لقب سے وہ تخت پر متمکن هوا - (اغاني) نے لکها هے که چونـکه ابراهیم شعر و موسیقي میں درجۂ امتیاز رکهتا تها ' اسلیے مشهور شاعر (ابو فراس بن حمدان) نے یه شعر لکها :

منکــم علية ام منهم ' و کان لکــم
شیخ المغنین ابراهیــم ام لهـــم ؟

مامون کا تشیع اور ایثار

مامون الرشیـد نے عبـاسیه کے استحقـاق خلافـت کے ایسے عظیم الشان اور بنیادي مسئله میں کیوں تغیر کیا ؟ اور کیوں بني هاشم و عباسیه کي دشمني مول لي ؟

میں ایک لمحه کیلیے بهي اسکو تسلیم نہیں کرسکتا (جیسا که برادران شیعه کا خیال هے) که یه محض ایک مکر و خدع اور حضرت امام کو شهید کرنے کي ترکیب تهي - اگر مامون کے تشیع اور محبت اهل بیت کي واقعیت سے انـکار بهي کر دیا جاے ' جب بهي یه سوال باقي رهتا هے که ایسا کرنے کي اسکو ضرورت هي کیا تهي ؟ اگر کسي سبب سے (حالانـکه وہ معلوم نہیں) حضرت امام کو وہ شهید هي کرنا چاهتا تها ' تو کیا اسکي یهي تدبیر تهي که ایک ایسا عظیم الشان تغیر مسئله خلافت میں کرکے ' اور تمام دنیا کو اپنا دشمن بنا کے ' پهر اُسکے بعد انـکو شهید کرا دے ؟

اصل یه هے که مامون کي محبت اهل بیت اور مذاق تشیع سے انکار کرنا ' تاریخ کي شهادات موثقه کي بلا وجه توهین هے - اُسنے (برامکه) کي گودوں میں پرورش پائي تهي جو شیعه تهے - عجمیوں کي سوسائـٹي میں رها ' اور اس وقت تـک شیعیت کو سیاسي لحاظ سے مخصوص بعجم سمجهنا چاهیے - تخت نشین هونے کے بعد بهي اسکا ساتهه (خاندان سهل) کے ساتهه رها اور یه شیعه تهے - اُس نے اعلان کردیا تها که " جو شخص معاویه کو اچها کہے گا ' دائرۂ اطاعت سے باهر هے " (متعه) کي حلت کا جیسا شدید اور جابرانه حکم اُس نے دیا تها ' وہ تاریخوں میں موجود هے - حضرت امیر علیه السلام کي افضلیت کي نسبت اسکے مباحثے طول طویل هیں -

خلیفه عمر ابن عبد العزیز نے باغ (فدک) سادات کو دیدیا تها ' مگر پهر اسکے بعد انکے قبضے میں نہیں رها - مورخین نے تصریح کي هے که مامون الرشید نے دو بارہ سادات کو واپس کر دیا که انهي کا حق هے -

تمام عباسیه میں اسي کا عهد هے که سادات و علویئین کي قدر و منزلت ' حتی که ملکي عهدوں پر فائز هونے کے واقعات نظر آتے هیں - اسکے زمانے میں سادات نے متعدد فوجي تحریکیں دعوئے خلافت کے ساتهه شروع کیں ' مگر مامون نے همیشه درگذر ' عفو ' اور نرمي و آشتي سے کام لیا - حالانـکه ظاهر هے که وہ (سفاح) اور (رشید) کا جانشین تها ' اور اسي تخت پر بیٹها تها ' جس پر (متوکل) بیٹهنے والا تها -

پس حضرت امام کو ولي عهد مقرر کرنے کا اصلي سبب قوي ' محبت اهل بیت اور ولولۂ شغف خاندان علي کے سوا اور کچهه نہیں هوسکتا -

ایک اور سیاسي سبب

البته صرف ایک سبب اور هے ' جو اسکے ذیل میں بیان کیا جا سکتا هے ' اور میں اسکو سیاسي نظر سے وقیع سمجهتا هوں - یعنے (عجمي) اقتدار کي افزایش ' اور عربي قوت کو ضعیف کرنے کي تحریک ' جو في الحقیقت اغاز عهد عباسیه سے شروع هوگئي تهي - برامکه ' آل نوبخت ' اور خاندان سهل وغیرہ یکے بعد دیگرے اسکے ارکان و دعات میں سے رهے ' اور خود مامون کا وجود عجمي اثر کي فتح یابي کا ایک واقعه تها - هارون الرشید کے زمانے میں جب (امین) اور (مامون) کي ولي عهدي کي رقیبانه کشمکش هو رهي تهي ' تو وہ در اصل عجم و عرب کي منافست و مسابقت کي معرکه آرائي تهي - مامون کي کامیابي نے عجمي اقتدار کو قائم کردیا ' اور سادات و علویئین کي طرفداري ' اس وقت تـک عجم کا سیاسي مذهب تها -

طبري ' ابن اثیر ' ابن عبد ربه ' اور فخري وغیرہ نے تصریح کي هے که حضرت امام رضا کي ولي عهدي کا معامله در اصل (فضل بن سهل) کے هاتهوں انجام پایا -

پس اس ولي عهدي کا ایک دوسرا سبب قوي یه بهي تها که اسکے ذریعه بني هاشم و عموم عرب کا زور توڑا جاے ' اور عجمي اقتدار همیشه کیلیے تخت خلافت پر قابض و محیط هو جاے -

بهر حال سبب کوئي هو ' مگر یه ولي عهدي ایک سچي خواهش اور ارادے کا نتیجه تهي - مکر و خدع اور حیله طراشي نه تهي ' گو اور صدها موقعوں پر ایسا بهي هوا هو -

ولي عهدي کے بعد

البته اصلي سوال یه هے که جب (امام رضي) کي ولي عهدي کا اعلان هوگیا ' اور اسکي وجه سے تمام بغداد میں برهمي پهیل گئي ' حتی که مامون کي خلافت بهي قائم نه رهي ' اور اسکي بیعت توڑکر لوگوں نے ابراهیم مبارک کو تخت پر بٹها دیا ' تو یه مخدوش اور تخت خلافت کو الٹ دینے والا رنگ دیکهکر مامون مجبور تو نہیں هو گیا که اپني حکومت اور ذات کے تحفظ کیلیے اُس سبب کا انسداد کردے ' جس کي وجه سے یه تمام نتائج پیدا هوے هیں ؟

شخصي حکمراں کیلیے اعتقاد کوئي چیز نہیں

شخصي حکومتوں کي حالت اس بارے میں بالکل نا قابل اعتماد هے - منٹوں اور لمحوں کے اندر تغیرات هو جاتے هیں ' اور کسي حالت کو دوام و قرار نہیں هوتا - شخصي حکمرانوں کے سر پر تاج هوتا هے ' مگر پہلو میں دل نہیں هوتا - انکے تمام جذبات " تاج " کي حفاظت کے ما تحت هوتے هیں اور اس بارے میں وہ گویا انسان کي عام فطري جبلت کے علاوہ ایک نئي جنس خاص بنجاتے هیں - محبت و عداوت ' احسان و ممنونیت ' رشته داري و تعلقات نسل ' اور اِس قسم کے وہ تمام جذبات ' جنکو اخلاق ' فطرۃ انساني میں داخل بتلاتا هے ' انـکے لیے بالکل بے اثر هیں ' اور اسمیں شک نہیں که اس بارے میں وہ ملامت کے مستحق نہیں بلکه رحم کے حقدار هیں - انسان پر سب سے زیادہ غالب جذبه ' حفظ نفس اور جلب نفع کا هے - اسکے تمام اعمال ارادي کا محور یهي جذبه هے - شخصي

۱۰ ربیع الثانی ۱۳۳۱ ہجری

—:○*○:—

اسئلة واجوبتها

— * —

خليفہ مامون الرشيد عباسي
اور
الزام قتل حضرت امام رضا (ع)

— * —

از مولانا محمد حسين صاحب (بيدر علاقۂ نظام)

— * —

الهلال نمبر ۸ - جلد ۲ - مورخه ۱۹ - کے صفحه (۱۳۸) کے دوسرے کالم میں بعنوان " اعلان " يهه تاريخي غلطي ديكهكر مجهے سخت حيرت هوئي كه جناب سيد علي غضنفر صاحب نے مامون الرشيد عباسي كو حضرت امام علي ابن موسى رضي عليه الصلوٰة والسلام كا قاتل قرار ديا هے - تمام صحيح تاريخوں نے (جنكے نام گنا كر مجهے اپني قابليت ظاهر كرنے كي ضرورت نهيں) مامون الرشيد كو محب اهل بيت ظاهر كيا هے اور حضرت امام علي ابن موسى رضي عليه السلام كو اپنے بعد خليفه قرار دينے كا ذكر كيا هے - ايسے جليل القدر خليفه اور محب اهل بيت پر حضرت امام كو " مهمان بلاكر دغا سے شهيد " كرنيكا الزام لگانا ' اس شخص كو اور نيز حضرت امام كے روح مطهر كو تكليف دينا هے - اگر جناب كو فرصت هو اور الهلال كے بيش قيمت كالموں ميں كچهه گنجائش نكل سكے ' تو براه كرم اس تاريخي مسئله پر كچهه تهوڑا سا تحرير فرماكر ممنون فرمائيں -

قطع نظر اس تاريخي غلطي كے عنوان اعلان كے تحت ميں سے بے محل واقعه كا بيان كرنا جسقدر صاحب اعلان كي خوش مذاقي ظاهر كرتا هے ' اسكا ذكر خارج از بيان هے - ايك جليل القدر مسلمان بادشاه اور ابن عم رسول الله صلعم كو برا كهكر همارے جذبات سے اپيل كرنا كه " ايك مجلس عزاے حضرت امام علي ابن موسى رضي عليه السلام مقرر كريں اور روسيوں كے ساتهه مامون الرشيد بے گناه كو بهي برا كهكر ايك دوسرے سے رسم تعزيت ادا كريں اور اسطرح ارواح طيبه حضرات معصومين كو شاد كريں " كس قدر غلط و ناموزوں و فتنه انگيز طريقه هے ؟

الهلال

ميں جناب سے اس خيال ميں بالكل متفق هوں كه مولوي سيد علي غضنفر صاحب نے اظهار مقصد كيليے اچها پيرايه اختيار نهيں كيا ' حالانكه انكے اختيار ميں تها - وه بغير ايك مختلف فيه تاريخي الزام كو چهيڑ نے كے ' اپنا مقصد اچهي طرح انجام دے سكتے تهے -

ميں مصالح .... عمومي كا قائل هوں ' مگر اسكا قائل نهيں كه كسي خوف سے تاريخي تحقيقات و مذاكرات و مناظرات كا دروازه بند كرديا جاے - تاهم غالباً سيد علي غضنفر صاحب ايك مفيد وقت اور نافع عموم اهل اسلام تحريك كي دعوت دے رهے تهے - مناظره نهيں كر رهے تهے - وه وقت گذشته الزاموں كي ياد تازه كرنے كا نه تها -

تا هم معاف كيجيے - اپ كو بهي اسپر برهم هونے كي چنداں ضرورت نه تهي - ديكهيے ' مسٹر امين الدين صاحب بيرسٹر ات لا نے گذشته اشاعت ميں اپنا تمام وقت اصل تحريك كي نسبت كس طرح مشوره دينے ميں صرف كيا ' اور ان امور سے غض بصر كر كے اس غلطي كي پيروي نه كي ' جو سيد صاحب سے هوي تهي -

بهر حال اب آپنے پوچها هے تو كيا كروں اگر جواب نه دوں ؟ ورنه سر دست ان بحثوں كي ضرورت نهيں ديكهتا -

واقعه شهادت حضرت امام رضا (ع)

— * —

حضرت امام (علي بن موسى الرضى) عليه و على ابائه و اجداده الصلوٰة و السلام كي وفات كا واقعه آج هي نهيں ' بلكه غالباً واقعه كے وقت هي سے مشتبه رها هے - عام تاريخوں كا ابتدائي بيان تو يه هے :

و كان سبب موته انه اكل عنباً ' فاكثر منه فمات فجاة - (مختصر الدول صفحه ۲۳۳)	انكي موت كا سبب يه هوا كه انگور بهت كثرت سے كها ليے تهے ' جنهوں نے نقصان پهنچايا اور يكايك انتقال فرما گئے -

ليكن يه سبب اسقدر مهمل اور بے معني هے كه كوئي شخص تسليم نهيں كر سكتا -

پس اسميں شك نهيں كه آپكو انگور ميں زهر ملاكر ديا گيا - جس طرح آجكل كي سركاري خبريں هوا كرتي هيں ' اسي طرح سركاري اعلان ميں انتقال كي وجه يه بيان كي گئي هوگي كه كثرت سے انگور كها گئے تهے !

اس امر كي اسي زمانے ميں كافي شهرت هوگئي تهي كه انتقال زهر كي وجه سے هوا - چنانچه (كاتب عباسي) سے ليكر ابن اثير وغيره تك ' سب زهر خوراني كو تسليم كرتے هيں ' اور اسكي نسبت خاص خاص تفصيلات بهي بيان كرتے هيں -

الزام قتل كا اصلي ملزم

ليكن زهر كس نے ديا ؟

انصاف يه هے كه اس بارے ميں (مامون الرشيد) كا دامن مشتبه ضرور هے ' اگرچه همارے پاس دليل قطعي كوئي نهيں - دونوں پهلو قوي هيں ' اور سوء ظن سے اجتناب شايد قرين احتياط سمجها جاے -

يه ياد ركهنا چاهيے كه تاريخ كي راه مذهبي عقيدت اور حسن ظن كي متحمل نهيں هوسكتي - يهاں بحث " ابن عم رسول الله " (صلعم) كي حيثيت سے نهيں بلكه ايك مسلمان حكمراں مامون الرشيد نامي شخص كي نسبت هے -

انتقال خلافت اور عباسيه كي برهمي

اجمال كي تفصيل يه هے كه سنه ۲۰۰ - هجري ميں مامون الرشيد نے اراده كيا كه اپنے بعد كسي شخص كو ولي عهد مقرر كر دے - اس غرض سے اس نے تمام بني عباس و علويين كو جمع كيا اور كچهه عرصے كے غور و فكر كے بعد ايك مجلس منعقد كركے حضرت امام (علي بن موسى الرضى) كي ولي عهدي كا اعلان كر ديا :

انه نظر في بني العباس و بني علي ' فلم	اس نے تمام خاندان عباس و علي پر نظر ڈالي ' ليكن كسي شخص كو امام

ثابت هے که خود قتل کا اقرار کرتے هو - رها ميرا حکم دينا ، تو يه محض تمهارا دعوا هے ، جس کے ليے کوئي دليل نهيں ! ". پهر حال انکو قتل کرديا اور انکے سرون کو حسن بن سهل کے پاس بهجوا ديا اور فضل کے مرنے پر تعزيت کي اور اسکي جگهه اسکو مقرر کيا -

من اني امرتکم بذلك ، فدعوى ليس لها بينة " ثم ضرب اعناقهم وحمل رؤسهم الى الحسن بن سهل و كتب يعزيه ويوليه مكانه -

در حقيقت (مامون الرشيد) کي اصلي حکومت اسي دن سے شروع هوئي هے ، جس دن امام علي رضا نے اسکو ملک کي حالت سے باخبر کيا ' اور يه انکا حکومت مامونيه پر ايک احسان عظيم هے - کيونکه اگر (ذي الرياستين) تهوڑے دن اور زنده رهتا ، تو مامونی خلافت کا بالکل خاتمه تها -

بهر حال (مامون) نے ملکي شورش کا پهلا علاج تو يه کيا - اب اسکے بعد اس شورش کي علت اصلي ، يعني خلافت کا خاندان عباسي سے سادات ميں منتقل هونا ' اور امام علي رضا کي ولي عهدي کا مسئله درپيش تها -

حادثۂ شهادت امام رضا

مامون کو معلوم هو گيا تها که ميں سادات کي دوستي کے ساتهه کسي طرح تخت خلافت پر قائم نهيں رهسکتا - عباسيوں نے ابراهيم کے هاتهه پر بيعت کرلي هے اور اگر اسکو شکست دے بهي ديگئي ، جب بهي يه فتنه ايسا نهيں هے جو پهر نه ابهرے -

(ذي الرياستين) کي قوت پر اسکو بڑا بهروسه تها ، ليکن مجبوراً خود هي اپنے هاتهه سے کهونا پڑا - پس اسکے سوا اب چاره نه تها که عباسيوں کي خواهش کے آگے سر جهکا ديا جاے اور جس علت نے شورش پيدا کي هے ، اسکو دور کرکے تلافي مافات کي جاے -

سفر کرتے هوے سنه ۲۰۳ - ميں (مامون) طوس پهنچا ، اور چند دنوں کيليے ٹهر گيا که (هارون الرشيد) کي قبر يهيں تهي - حضرت امام علي رضا بهي اسکے ساتهه تهے - دفعةً بيمار هوے اور دفعةً انتقال کرگئے - موت کي علت مسموم انگوروں کا کهانا ايک مسلم واقعه هے -

مامون نے انکي وفات پر نهايت سخت ماتم کيا ، يهاں تک که تين دن تک قبر کي مجاوري کي -

جنازے کے ساتهه ننگے سر چلکر مشايعت کي اور حکم ديا که (هارون الرشيد) کي قبر کهود کر اسي ميں انکو دفن کيا جاے ، تا که انکي برکت سے رشيد کي مغفرت هو -

خاندان اهل بيت کے مشهور مداح (دعبل) نے اسي واقعه کي نسبت هجو لکهي تهي :

ما ينفع الرجس من قرب الذکي ، ولا
على الذكي بقرب الرجس من ضرر

واقعات کا يهي حصه هے ، جهاں پهنچکر مامون کا دامن مشتبه هو جاتا هے ، اور قرين قياس و عقل معلوم هوتا هے که اس نے جو سياست (ذي الرياستين) کے ساتهه برتي تهي ، وهي امام علي رضا کے ساتهه برتنے پر مجبور هو گيا هو -

يه تو يقيني هے که عباسي شورش کے بعد (مامون) کے اس طرز عمل ميں پورا تغير هو گيا تها جو اس سے پهلے سادات و علويئين کے ساتهه تها - شعار علويئين (لباس سبز) کے اختيار کرنے ميں اسکا اهتمام بليغ اوپر گذر چکا هے - جب سنه ۲۰۴ - ميں خراسان سے بغداد پهنچا ، تو خود اسکا اور اسکے ساتهيوں کا لباس سبز تها - جو لوگ دربار ميں آتے تهے ، وه بهي سبز لباس هي پهنے هوتے تهے -

آٹهه دن تک يه حالت قائم رهي ، ليکن جب اس نے ديکها که عباسي اس بارے ميں اعتراض کررهے هيں ، تو معاً حکم ديديا که لباس بالکل بدل ديا جاے اور وهي پرانا عباسي شعار ، يعني سياه رنگ کے کپڑے سب پهن ليں !

واقعه کا دوسرا پهلو

— * —

يهاں تک هم نے جو کچهه لکها ، وه (مامون) کي شرکت قتل کے قرائن اور قياسات تهے ، جنکو ساده و قدرتي ترتيب کے ساتهه هم نے پيش کر ديا -

ليکن اسکے ساتهه هي ايک دوسرا پهلو بهي تاريخي وقعت ، اور قرائن عقلي کي تقويت ، دونو چيزيں رکهتا هے ، اور انصاف کے خلاف هے که اسکي طرف سے آنکهيں بند کرلي جائيں -

(مامون) مصلحت وقت کي وجه سے مجبور هو گيا تها - امام علي رضا کا دشمن نه تها - ليکن تمام عباسي تو ولي عهدي کے بعد سے قطعي انکے جاني دشمن هوگئے تهے - پهر کيا عجب هے که انکے اور مامون کے مخالفين نے خود کوئي سازش کي هو ، اور انگور ميں زهر ملا کر ديديا هو ؟

جو مورخين (مامون) کي شرکت قتل کے مخالف هيں ، وه اسي پر زور ديتے هيں که مخالفين مامون و حضرت رضا نے ايک سازش کرکے يه معامله انجام ديا -

مخالفين امام قتل

انکے دلائل کي وقعت سے بهي انکار نهيں کيا جاسکتا - سب سے زياده قديم راے اس بارے ميں مورخ يعقوبي مشهور به (ابن واضح کاتب عباسي) کي هے - وه تيسري صدي کا مشهور مورخ هے ، اور عهد مامونی کے تمام واقعات خود اس عهد کے لوگوں سے روايت کرکے بيان کرتا هے - اسکا بيان هے که يه سازش (علي بن هشام) نے کي تهي - مامون کو اس سے کوئي تعلق نهيں تها -

(ابن اثير) بهي اس واقعه سے انکار کرتا هے ، اور بعد کو جتني تاريخيں لکهي گئيں ، سب ميں شرکت مامون کے خيال کو (قيل) کے ساتهه لکها هے ، اور اسکي صحت پر زياده زور نهيں ديا هے -

(يعقوبي) کي شهادت کو اس ليے قوي سمجها جاتا هے که وه بظاهر شيعيت کي طرف مائل نظر آتا هے - ڈاکٹر اڈورڈ فانديک (جو ايک بے طرف اور مسيحي مصنف هے) اکتفاء القنوع ميں لکهتا هے : " كان يميل فى غرضه الى الشيعة ، دون اسنديه " - قرب عهد اور تقدم زمانه اسپر مستزاد هے -

البته متاخرين ميں (فخر الدين ابن الطقطقي) نے زياده پهيلاکر اور ايک حد تک قوي لب و لهجه ميں اس الزام کو لکها هے - ليکن اسکي نسبت مخالفين الزام کهه سکتے هيں که وه عباسيه کا سخت مخالف تها - حتى که قتل معتصم اور فتنۂ تاتار و بربادي بغداد کے واقعه پر بهي چنداں متاسف نهيں -

حاصل تحقيق و تفتيش

پس ايسي حالت ميں سچ يه هے که کسي خاص پهلو کو ترجيح دينا مشکل هے - واقعه کي نوعيت اور اسکے گرد و پيش کے حالات اس طرح کے هيں که (مامون الرشيد) کا پوزيشن مشتبه ضرور هے - اور ساتهه هي يه بهي ممکن هے که عام مخالفين امام نے يا بقول (ابن واضح) علي بن هشام نے ايسا کيا هو -

بهر حال کوئي قطعي راے بحالت موجوده نهيں دي جا سکتي - همارے نزديک دونوں پهلو ممکن الوقوع هيں -

فرماں روائي كا تاج گو لعل و جواهر كا هوتا هے ' مگر اسكے اندر هلاكتوں اور خطروں كے كانٹے بهرے هوتے هيں -

منصور نے (ابو مسلم) كے ساتهه كيا كيا اور اس نے كيا كيا تها ؟ اس نے چهه سو برس تک رهنے والي حكومت دلائي اور منصور چند لمحوں كي زندگي دينے پر بهي راضي نه هوا ! (هادي) كي موت كا واقعه بهلايا نهيں جا سكتا ' جو اسي خاندان كا واقعه هے - (برامكه) كے ساتهه (رشيد) كا جو كچهه تعلق تها ' وه محتاج تشريح نهيں - اور سب باتوں سے قطع نظر كيجيے - خود تخت خلافت كے ملنے ميں (يحيى برمكى) كي مساعى كيسي عظيم و ياد گار تهيں ؟ مگر اس شخصي حكومت اور پوليٹكل مجبوري نے جو كچهه (رشيد) سے كرايا ' وه تاريخ عباسيه كا ايک مشهور افسانۂ غم هے - (امين) مامون كا بهائي تها - جب قيد خانے ميں اسپر تلوار چلائي گئي تو اس نے تكيے كو ڈهال بناكر كہا : " انا ابن عم رسول الله ! انا ابن هارون ! انا اخو المامون ! الله الله في دمي ! الله الله في دمي ! ! " ميں رسول الله كے چچا كا فرزند هوں ! هارون كا بيٹا هوں ! مامون كا بهائي هوں - ظالمو ! ميرے ساتهه يه كيا كر رهے هو ؟ ليكن كچهه نه چلي اور بالاخر قتل كر ديا گيا - (ذوي الرياستين) نے (مامون) كے ساتهه وهي كيا تها ' جو (ابو مسلم) نے منصور كے ساتهه ' (بيرم) نے (اكبر) كے ساتهه ' اور (مير جمله) نے (عالمگير) كے ساتهه ' مگر بالاخر جب اسكا اقتدار بڑها اور (ابو مسلم) كي سي حالت پيش آئي ' تو اسي حكومت كے تحفظ كيليے (جو اسكي سعي سے ملي تهی) مجبور هوا كه چند آدميوں كو بهيجكر حمام ميں قتل كرا دے !

(طاهر) ذوالیمنين كے ساتهه بهي اسكو ايسا هي سلوک كرنا پڑا - خاندان آل عثمان كي تاريخ پڑهيے - آخر وه بهي تو انسان تهے ' جنهوں نے اپني اولاد كو قتل كرايا ' اور بهائيوں كے قتل كے واقعات كو تو كون شمار كر سكتا هے ؟

(شاهجهان) اور (اورنگ زيب) اسي كمبخت شخصي حكومت كيليے جن كاموں پر مجبور هوے ' انكے ليے دور جانے كي ضرورت نهيں -

هم جب ان لوگوں كي نسبت بحث كرتے هيں ' تو همارا هاتهه اپنے دل پر هوتا هے ' جو كسي كے تلوے ميں كانٹا چبهے تو تڑپ جاتا هے - اس دل كو بهول جاتے هيں جسكو چتر شاهي اور تاج حكومت كے سايے ميں پتهر اور لوهے كا بنكر رهنا پڑتا هے -

اس بارے ميں خود (مامون) كا كيريكٹر همارے سامنے هے - هم نے ان واقعات كي طرف سرسري اشاره كيا كه تفصيل كي گنجايش نهيں - آپ براه كرم تاريخوں پر نظر ڈال ليں -

مامون كے طرز عمل ميں انقلاب

ديكهيے - (مامون) كي محبت اهل بيت اور ميلان تشيع اس قدر بين ' اور اسكي صداقت كيسي نا قابل انكار هے ؟ سنه ۲۰۱ - هجري ميں اس نے خود هي سياه لباس كي ممانعت كركے اور سبز لباس لازمي قرار ديكر تمام خاندان كو دشمن بنا ليا تها ' ليكن بالاخر جب مجبور هوا ' تو چهه برس كے بعد بالكل اسكے متضاد اور بر عكس حكم جاري كيا كه " تمام سادات اپنا ممتاز لباس سبز ترک كركے ' اسكي جگه آل عباس كا سياه لباس اختيار كريں ' اور آئنده سے دربار ميں انكو آنے كي اجازت نهيں "

غور فرمائيں كه (مامون) كے طرز عمل ميں يه كيسا عظيم الشان انقلاب تها ؟

مامون كي مشكلات

حقيقت يه هے كه (مامون) كے الفت و محبت اهل بيت كرام ميں تو كوئي شک نهيں ' ليكن خاندان عباسيه كي مخالفت اور برهمي نے اسكو مجبور كر ديا - ورنه وه خود اپني راے پر قائم اور مستقيم تها -

ولي عهدي كے واقعه نے تمام بغداد ميں بغاوت پهيلا دي تهي ' اور (ابراهيم) كے هاتهه پر بيعت بهي لي جاچكي تهي ' ليكن (ذوي الرياستين) كي دربار خلافت پر حكومت تهي - اس نے (مامون) كو ملک كي حالت سے بے خبر ركها - كوئي شخص بغير اسكے حكم كے كوئي خبر مامون تک نهيں پهنچا سكتا تها - هرثمه نے جرأت كي ' مگر (ذوي الرياستين) كے دسائس كا شكار هوا - يهاں تک كه (حسن بن سهل) مقابلے كيليے روانه هو گيا ' اور پهر بهي (مامون) كو يهي خبر دي گئي كه "ابراهيم بغداد ميں نائب الرياست كي حيثيت سے كام كر رها هے ' كوئي خد شے كي بات نهيں "

امام رضا كا مامون پر احسان عظيم

يه حالت ديكهكر امام (علي رضا) سے صبر نهوسكا - وه ايک دن آئے اور مامون سے كہا :

يا امير المومنين ! ان الناس ببغداد ' قد انكروا عليک مبايعتي بولايت العهد و تغيير لباس السواد ' و قد خلعوک و بايعوا عمک ابراهيم بن المهدي (الفخري صفحه ۲۰۰ -)	يا امير المومنين ! بغداد ميں لوگ آپ كے مخالف هوگئے هيں - اس سبب سے كه آپنے مجهكو ولي عهد مقرر كيا ' اور سياه لباس كي جگهه سبز لباس پهننے كا حكم ديا - انهوں نے آپكي بيعت توڑ دي هے ' اور آپكي جگهه آپكے چچا ابراهيم بن مهدي كے هاتهه پر بيعت كرچكے هيں -

اب (مامون) كي آنكهيں كهليں - وه اب تک (ذوي الرياستين) كے هاتهه ميں اسي طرح ايک عضو معطل تها ' جيسا كه عرصے تک (اكبر) بيرم كے هاتهه ميں رها تها - اسكو اپني بے خبري اور معطلي كے حس كے ساتهه اس طوفان هلاكت كا بهي علم هوا ' جو اهل بيت كي محبت اور امام رضا كي ولي عهدي كي بدولت اسكي طرف بڑهرها تها -

تاريخ مشاهدے كا نام نهيں هے ' بلكه روايت كا ' اور پهر قرائن و تجسس ' ظنون غالبه ' اور بحث و تعليل كا - غور كرنا چاهيے كه قدرتي طور پر (مامون) اس وقت كن خيالات سے دو چار هوا هوگا ؟ اور حفظ حكومت و نفس كے كن مصالح وقت كو پيش نظر كر ديا هوگا ؟

دسيسۂ قتل ذوي الرياستين

اس نے وهي كيا جو هر شخصي حكمران ايسے موقعه پر كرتا هے - ايک جماعت باهر كے لوگوں كي (ذوي الرياستين) كے پيچهے لگا دي :

فدس جماعة علي الفضل ' فقتلوه في الحمام ثم اخذ هم وقد مهم ليضرب اعنا قهم فقالوا له : " انت امرتنا بذلك ' ثم تقتلنا ؟ " فقال لهم : " انا اقتلكم باقراركم ' واما ما ادعيتموه على	پس مامون نے ايک جماعت فضل كے قتل كيليے خفيه لگا دي ' جنهوں نے اسكو حمام ميں قتل كر ڈالا - پهر مامون نے قاتلوں كو پكڑوا بلوايا ' اور قتل كا حكم ديا - اسپر انهوں نے كہا كه " خود آپ هي نے تو هم كو حكم ديا تها كه آپ قتل كرديں - جب اسكي تعميل كي تو اب هم كو الٹا قتل كيا جاتا هے ؟ " ليكن مامون نے اس قانوني پيچ سے انكو چپ كراديا كه " تمهارا جرم تو

انقـــلاب عثمانی

انجمن اتحاد و ترقی کی نئی وزارت ، انقلاب کے دوسرے دن

(۱) اسکیان افندی وزیر محکمہ پست و تاغراف — (۲) شیخ الاسلام — (۳) شاهزادہ سعید حلیم - پریسیڈنٹ پارلیمنٹ و وزیر خارجیہ

(۴) جلال بک وزیر معد نیات و زراعت — (۵) مارشل محمود شوکت پاشا وزیر اعظم و وزیر جنگ — (۶) ابراهیم پاشا وزیر عدالت

(۷) حاجی عادل بک وزیر داخلی — (۸) رفعت بک وزیر مال — (۹) بزدیا افندی وزیر پبلک ورکس

بحالت موجودہ هم نہیں سمجھتے کہ با هم دگر الزام دهي میں کیوں وقت ضائع کریں ؟ اگر (مامون) سے فی الحقیقت یہ جرم سرزد هوا تو الله کي عدالت کهلنے والي هے اور وهاں آپکي یا میري وکالت کي ضرورت نہیں - اگر نہیں هوا تو بخشدو اور بهول جاؤ - ملاعنۂ روسیه کے مظالم کي تیس اس واقعه کے یاد کرنے پر موقوف نہیں - آج جو کچهه هو رها هے ' جب اس سے همیں عبرت حاصل نہیں هوتي ' تو کل جو کچهه گذر چکا هے ' اسکے دهرانے سے کیا فائدہ ؟

جس وجود مقدس کي ولي عہدي کي تبریک میں (ابو نواس) نے یه اشعار کہے تھے ' آج اسکی قبر مبارک کا گنبد شکسته هو چکا هے اور تمام اسلامي دنیا خاموش هے :

مطهرون نقیات جیوبهم
تجري الصلوة علیهم اینما ذکروا
من لم یکن علویا حین تنسبه
فما له في قدیم الدهر مفتخر
الله لما برى خلقا فاتقنه
صفاکم و اصطفاکم ایها البشر
فانتم الملاء الاعلى ' وعندکم
علم الکتاب و ما جاءت به السور

انجمن هلال احمر قسطنطنیه
کي رسید

—:*:—

متعدد مقامات سے بکثرت خطوط اس مضمون کے آے هیں :

" هم نے چندہ هلال احمر کا روپیه جمع کرکے بعض صاحبوں کے سپرد کیا انهوں نے بیان کیا که براہ راست قسطنطنیه روانه کر دینگے - اب وہ ایک چهپي هوئي رسید دکهلاتے هیں ' اور کہتے هیں که یه انجمن هلال احمر قسطنطنیه سے آئي هے ' مگر هم لوگوں کو اطمینان نہیں - کوئي ایسي شناخت بتلائي جاے ' جس کے ذریعه اصلی رسید کو پہچان سکیں "

(الهلال)

شناخت کیا بتلائي جاے - انجمن هلال احمر قسطنطنیه کي ایک رسید کا بجنسه عکس چهاپ دیا جاتا هے - اسے دیکهه لیجیے اور خدا را مشتبه اور خدشے کے مواقع سے بچیے :

انجمن هلال احمر قسطنطنیه کي رسید

اصلي رسید اس عکس سے طول و عرض میں دگني هے - وہ نہایت قیمتي طباعت کا نمونه هے ' اور جس طرح بینک کي چک بکوں ' یا کرنسي نوٹ پر مختلف رنگوں کي نقاشي هوتي هے ' اسي طرح کي چهپي هوئي هے - چاروں طرف چهوٹے چهوٹے سرخ هلالوں کي جدول هے - اندر کي سطح هلکے آسماني رنگ کي ' اور وسط میں سرخ دائرۂ هلال کے اندر هلال احمر کے دو والنٹیروں کي تصویر هے - سطح کے اندر سفید حرفوں میں " عثماني هلال احمر جمعیتي " نمایاں نظر آتا هے ' اور بالعموم صدر جمعیة یا مفتش کے اسپر دستخط هوتے هیں -

جو رسیدیں آپکو دکهلائي گئي هیں ' انکو بغور دیکهه لیجیے - اگر ایسي نہیں هیں تو فوراً دفتر الهلال میں اطلاع دیجیے - یہاں مشتبه اشخاص و ذرائع کي فہرست مرتب هو رهي هے ' اور بذریعه خط و کتابت تنبیه و تهدید کا سلسله جاري -

مظالم بلقان

—*—

مظالم کا بوٹ

همعصر انگلشمین کا نامه نگار لندن لکهتا هے :

" جیسا که میں بارها اپنے خطوط میں لکهه چکا هوں " ارمینیا کے مفروضه مظالم کي وجه سے مسٹر گلیڈ سٹون کي بدولت تمام یورپ گونج اٹها تها ' اور ترکوں کو ملامت کر رها تها - حالانکه انکا بڑا حصه تو خود بلغاریا کي ایجاد تهي ' اور کچهه نہایت روشن اور بے شرم مبالغه و اغراق - لیکن یہي مظالم کا بوٹ جب دوسرے پیر میں آگیا تو ریڈیکل پارٹي کے پاس اسکے لیے ایک لفظ بهي نہیں تها !

سر ایڈورڈ گرے نے دیدہ و دانسته ان قتلهاے عام کي بابت همارے قونصل کي رپورٹ کو دبا دیا هے - لارڈ مارلے انکے اس فعل کي تصدیق میں کہتے هیں : " اس قسم کے مدفون واقعات کو اکهاڑنا (گو وہ صحیح هي کیوں نه هوں) جذبات کو تلخ کرنا اور صلح کو نا قابل حصول بنانا هے " مگر مسٹر گلیڈسٹون نے قونصل کي رپورٹ کو دبا دینا تو درکنار (اور اگر دباتے بهي تو کیا دباتے ' انکے پاس کوئي رپورٹ هي نه تهي) صوفیا اور ترنوا کے قصوں پر اعتبار کرلیا تها ' اور یهي فرضي قصے تهے جنهوں نے کنسرویٹو پارٹي کو صرف اسواسطے اکهاڑ پهینکا که وہ ترکوں کي حامي "

راقم خط اس زمانے میں ڈینیوب میں تها - اسکے بعد ترکي اور بلغاریا کا سفر کیا - اس بناء پر بذات خود ترکوں کے خلاف مفروضه الزامات تکذیب کے کیلیے سند و شہادت رکهتا هے -

تلغرافات جرائد عثمانیه

—*—

ایک معرکه شدید

میدان جنگ سے آئے هوے تاروں سے معلوم هوتا هے که گیلي پولي کے قریب ایک شدید معرکه هوا ' جسمیں میدان عثماني فوج کے هاتهه رها -

اکسا میلا میں دشمن کو شکست

اکسا میلا (واقع گیلي پولي) میں بلغاري قوت اسقدر کمزور هوگئي که تاب مقابله نه لاسکي - ایک شدید معرکے میں سخت شکست کهاکے گاوں سے بالکل چلي گئي هے -

جب سے دشمن کي فوج سامنے سے هٹي هے ' عثماني فوج کي پیشقدمي گیلي پولي سے شمال کي طرف برابر جاري هے -

ایک خونریز معرکه

حال میں جنوب چرکس کوئي میں عثماني اور بلغاري فوج کے تفتیش کن حصوں میں ایک خونریز اور هولناک رن پڑا - جنگ برچهوں اور سفید هتهیاروں سے هوا کي - عثمانیوں نے دشمنوں کو اسکے فوجي مواقع (پوزیشنوں) سے نکالدیا اور خود اس پر قابض هوگئے - دشمن کے نقصانات شدید تهے - آستانه میں آئے هوے تاروں سے معلوم هوتا هے که جتنے بلغاري شریک جنگ هوے ' اسمیں سے صرف دس بچے - باقي سب کام آئے - عثمانیوں کو غنیمت میں بکثرت هتیار ملے -

شهيـ د راه كشـ ف و علم پرستي !

مكتشف قطب جنوبي

كيپٹـــن رابـــرٹ اســـكاٹ

(۱) مسز اسكاٹ اپنے بچے کے ساتھه بيٹھي هے (۲) مسز اسكاٹ اپنے شوهر کے ساتھه جهاز پر (۳) مسز اسكاٹ بے خبر بچے كو اسكے باپ كا نشان بتلا رهي هے !

وثایق و حقایق

دیـــدہ اعتبـــار

— * —

گوش سخن شنو کجا ' دیـدۂ اعتبار کو ؟ ؟

—:*:—

(از جناب مراسلہ نگار ادیب - از لکھنو)

(۱)

ایک دن جبکہ میں (نظیر آباد) کے چوک سے گذر رہا تھا ' میں نے مسٹر رائے کتب فروش کی دکان کے نیچے بیس تیس آدمیوں کا مجمع دیکھا - ایک بنگالی دکان اور اسکے پاس اسطرح راهگیروں کا جمع هوجانا ' میرے لیے ایک سخت کشش رکھتا تھا - جب میں قریب پہونچا ' تو ان انسانی ستونوں کے درمیان سے پہلی شے ' جو مجکو نظر آئی ' وہ پانی میں بھیگے هوئے اور خاک آلودہ سیاہ بوٹ تھے - جب میں اس مجمع کے اندر داخل هوا تو کیا دیکھتا هوں کہ ایک پیکر بادہ خواری ' مجسمۂ سرمستی ' و وجود سرشاری ' سر سے پاوں تـک کیچڑ میں نہـایا هوا ' جیب مدهوشی میں سرافگندۂ ذلت و رسوائی ' بیٹھا ہے ! !

میں نہیں کہہ سکتا کہ اس مجمع میں کتنے چشمہائے عبرت گیر اور کتنے دیدہ هائے اعتبار تھے ؟ گوشت اور هڈي کے پردہ کے اندر کا حال کون جان سکتا ہے ؟ هاں البتہ اسقدر بتا سکتا هوں ' کہ بعض چہرے متاسف ' بعض متبسم ' بعض هاتھہ کف افسوس ملنے والے ' اور بعض تالیاں بجانے والے تھے ! !

اس قسـم کے واقعات انسانی زندگي میں بہ کثـرت پیش آتے هیں ' لیکن ایک غلط انداز نظـر کے بعد وقف فراموشی هو جاتے هیں -

آہ انسان کي غفلت پیشگي ' جو عصیان حیات کي اصلي شراب ہے ! !

* * *

انگلستان کے شاہ چارلس اول کا قتل ' فرانس کے شاہ لوي اور ملکہ کا ظلـم و تعدي کے هاتھوں مارا جانا ' سنـہ ۱۷۸۹ - کے انقـلاب کا ایک ایک واقعہ ' نپولین کے عہد عزت و اقبال کے بعد زمانۂ ذلت و ادبار ' اور دور کیوں جایئے ' آپکے لیے موجودہ هندوستان کے خاک کا ایک ایک ذرہ اپنے اندر ایک عبرت رکھتا ہے ' جسکي چشم عبرت اندوز ' باز ' اور دیدہ عبرت پذیر ' بینا هو ' ان سے سبق حاصل کر سکتا ہے -

قدیم لیڈروں کي ڈفیٹ اور کس مپرسي ' اور جدید مدعیان اصلاح کي آب و تاب اور ظفر مندي ' پهر ان نوخیز مصلحین کي زود پژمردگي کے آثار کا گذشتہ یونیورسٹي فونڈیشن کانفرنس کي اشک آلود آواز سے یہ مصرع پڑھنا :

حسرت ان غنچـــوں پـہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے !

ان تمام عبرت آمیز باتوں کے ساتھہ ' بلقاني مسلمانوں کے مصائب و آلام کے افسانے ' غرضکہ هندوستان ' آجکل ایک عبرت زار هو رہا ہے - در و دیوار سے صداے عبرت آ رهي ہے ' فضاے عبرت چاروںطرف محیط ہے ' اور هوا تـک میں عبرت بسي هوئي ہے :

هر گل نو ز گلرخـے یاد همي کنـــد ولي
گـوش سخن شنو کجا دیدۂ اعتبـــار کو ؟

* * *

لیکن با وجود اسکے بہت سے آنکھیں هیں جو " علي ابصارهم غشاوہ " کا مصداق هیں - ان پر غفلت کے غلیظ پردے پڑے هوے هیں ' اور وہ دیکھنے نہیں دیتے کہ گرد و پیش کیا هو رہا ہے ؟ خواب غفلت کا زهر رگ رگ میں سرایت کر گیا ہے اور آلام و مصائب کے ظالم هاتھہ اور ذلت و خواري کي بیدرد ٹھوکریں بھي بیدار نہیں کر سکتیں - لیکن جب ایک جسم خوابیدہ ایکطرف تو زور زور سے جھنجوڑا جا رہا هو اور دوسري طرف بے تکان ٹھکرایا جا رہا هو ' اور اسپر بھي آنکھیں نہ کھولے ' تو جان لیجیے کہ وہ جسم خفتہ نہیں بلکہ لاش مردہ ہے اور اس غفلت کي موت کے لیے مناسب جگھہ ' دنیا کا بستر نہیں بلکہ ذلت کي وہ گور ہے ' جو ماضي کے هاتھہ اسکے لیے کھود رہے هیں ' اور مستقبل گمنامي کا پردہ اپنے هاتھہ میں لیے منتظر ہے -

* * *

یہ چند اضطراري خیلات هیں جو زبان قلم سے بے ساختہ نکل رہے هیں ' اور جنکا حیز تحریر میں آنا ناگزیر - اسلیے کہ اگر دل و دماغ سے اٹھے هوے اس طوفان تفکر کو کاغذ پر پهیلنے کي اجازت نہ دیجاے ' تو ایک حق پژوہ قلب کے ڈوب جانیکا سخت اندیشہ ہے -

(۲)

مضمون کي ابتدا ایک مشاهدہ سے کیگئي - شرابي کا افسانہ بیان کرنے سے مقصود ایک محسوس مثال دیکر " عبرت " کي ماهیت ذهن نشین کرنا تھا - " عبرت " منجملہ ان هزاروں الفاظ کے ہے جو اگرچہ دن میں سو سو مرتبہ زبان پر جاري هوتے هیں ' لیکن دماغ پر ایک مدهم نقش اور نہایت دھندلا عکس پڑکر رهجانے کے سوا ' اور کچھہ نہیں هوتا - تمام کلیات کا یہي حال ہے - سبب یہ ہے کہ کلیات (۱) کا وجود خارج میں نہیں هوتا - " انسان " ایک ایسا وجود ہے کہ جسکو فلسفي کي نظر کے سوا چشم عالم تـک نے از ادم تا ایندم نہیں دیکھا - انسان ' پیش نظر هوتا ہے تو همیشہ زید و بکر اور اسي طرح کے دیگر اشخاص و جزئیات کي شکل میں -

" کلیات " جغرافیہ کے نقشوں کیطرح هیں کہ گو اُن کے ذریعہ سے معلومات عامہ میں اضافۂ خطیر هوتا ہے ' لیکن کوئي متخیل شکل ذهن کے سامنے قائم نہیں هوتي ' اور اسلیے ان اشیاء کے متعلق ایک طرح کي پراگندہ فہمي نفس پر طاري هوکر رهجاتي ہے - اسکے بر خلاف جزئیات کي حالت ہے کہ وہ مثل تصویر کے هیں ' جسکا اثر براہ راست همارے حواس پر پڑتا ہے اور اسطرح تخئیل کي مدد سے حافظہ ایک ایک خط و خال کو محفوظ رکھہ سکتا ہے -

جو دماغ فلسفہ اور الهیات کے حقائق و مسائل کے پیچیدہ اور دشوار گذار راهوں سے آشنا هیں ' وہ جانتے هیں کہ محسوس امثال کي دستگیري و رهنمائي کیا معني رکھتي ہے ؟ یہي وجہ تھي کہ مضمون کي بنیاد ایک محسوس واقعہ پر ڈالي گئي اور ایک تجربہ کو پیشطاق بنایا گیا ' تاکہ خیرہ فہمي نہونے پاے ' اور جب عبرت

(۱) انسان ' درخت کتاب ' کلیات کي مثالیں هیں اور ' زید ، عمر ' کوئي خاص درخت ' جزئیات کي - ایک کلي همیشہ چند جزئیات کو محیط و محاصر هوتا ہے - (منہ)

(۱) کپتان اسکاٹ

(۲) مسٹر اسمتھ مع اپنے رفقائے سفر کے ، جو اس سالہ راہ الاسنانی و تعمیم پرستی میں شہید ہوے ۔

(۳) قطب جنوبی کی اقلیم برف کا ایک نظارہ - برف کی سطح پر خیمے اور انسان برف کے دیوتا سے لڑ رہا ہے ۔

اور رذائل ثلاثه کا ازاله کیجیے - کیونکه بغیر اسکے ایک مشت خاک لیڈر نہیں بن سکتا -

جو بد دیانتیاں اسوقت منظر عام پر آچکي هیں، انکو چاهیے که اپنے دامیں منفعل هوں، توبه کریں، آیندہ اصلاح کا عزم جازم کریں - اور جو سرائر ابھي پردۂ نمایش کے اندر مخفي هیں، انکے لیے بھي سبق عبرت حاصل کریں، اسلیے که خیالات فاسدہ کے هاتھوں انکو بھي روز بد دیکھنا پڑیگا - والله مخرج ما کنتم تکتمون -

" لیڈر " کچھه زید، عمر، بکر، کا نام نہیں، بلکه عبارت هے صفات مذکورہ کے مجموعه سے - فطرت انساني هر اُس شخص کو لیڈر ماننے کے لیے طیار هے، جسکے اندر فضائل اربعه مجتمع هوں، اور اسکي ذات رذائل ثلاثه سے پاک هو -

سر (آغا خاں) هوں یا سر (علي محمد خاں) ، (کامریڈ) هو یا (الهلال) - کوئي هو، هم اُسي شخص کو لیڈر تسلیم کرینگے جو مندرجۂ ذیل شرائط پوري کرے -

(۱) حق پرستي میں استقلال هو - شوکت و جاہ، عظمت و اقتدار، حرص مال، هوس القاب، غرضکه کوئي دنیاوي ترغیب، دامن صداقت چھڑا دینے میں کامیاب نهو -

(۲) قومي کاموںمیں تن آساني اور آرام طلبي کو جگه نه دیجائے اور کامل جانفروشي کے ساتھه قومي مفاد حاصل کرنے کي کوشش کي جاے -

(۳) خلوص کے جعلي اظہار اور مصنوعي انہماک سے سخت پرهیز کیا جائے - یاد رکھنا چاهیے که مصنوعي انہماک اور جعلي خلوص، جعلي نوٹ کیطرح ایک دن ضرور پکڑے جائینگے - اسلیے که جسطرح جعلي نوٹ چلانے والے کي آواز میں خوف پنہاں، اور هاتھه کي حرکت میں ایک غیر محسوس رعشه پوشیدہ هوتا هے، اسیطرح جعلي خلوص نمائي، اور مصنوعي انہماک آرائي اپنے اندر مکر اور فریب کي کھٹک رکھتي هے، جسکو دیدہ وري اور ژرف نگاهي کي آنکھه جلد سے جلد محسوس کرلیتي هے، اور اس سے چھپ نہیں سکتي -

(الهـــلال)

همارا مدت سے ارادہ تھا که الهلال میں ایک باب کسي ایسے عنوان کا رکھیں، جسکے نیچے متفرق طور پر هر طرح کے خیالات، جو ایک مطالعه درست و صاحب فکر دماغ میں همیشه گذرتے هیں، اور کسي مستقل مضمون کي صورت میں جمع نہیں کیے جاسکتے، شائع هوں -

مختلف امور کے متعلق بیسیوں ایسے خیالات همارے دماغ میں گذرتے هیں، جنکو اگر قلمبند کیا جاے تو موجب بصیرت هوں، لیکن ضائع جاتے هیں - کتابوں کے مطالعه کے وقت آراؤ معلومات کو جنبش هوتي هے، اور اگر متفرق نوٹوں کي صورت میں اسکا ما حصل محفوظ هو جاے، تو اکثر حالتوں میں مفید هو، مگر ایسا نہیں هوتا - (رثائق و حقائق) کي سرخي اسي غرض سے هم نے قائم کي هے -

بعض چیزیں کمپوز کرنے کیلیے دینا چاهتے تھے که یه مضمون پہنچا - جذبۂ عبرت پذیري پر (گو نا مکمل اور سرسري طور پر) مگر اچھے لفظوں میں اظہار خیالات تھا - اسلیے اسي کو اس عنوان کے نیچے بایں خیال درج کر دیا گیا، که کسي خاص سلسلۂ و ترتیب سے مربوط نه تھا -

اسي مضمون میں دو خیـال ایسے ظاهر کیے هیں، جنسے هم متفق نہیں - ایک مضمون کے تیسرے کالم میں یه خیال که " لیڈري

[بقیه پہلے کالم کا]

کي بانگ کا، تاج سلطنت اور دست عاما میں مشترک طور پر آنا، مرهٹي اقتدار اور زوال دولت مغلیه کا سبب هوا "

اس سے مقصود (اورنگ زیب) کا کیریکٹر هے - مگر یه خیال صحیح نہیں، واقعات تاریخي کے خلاف هے، نیز زوال دولت سے اسے کیا تعلق ؟ - والقصه بطولها -

نیز لکھا هے که " لیڈر کي صرف پبلک زندگي زیر احتساب هو سکتي هے، نه که پریویٹ " ایک لحاظ سے تو یه صحیح هے - قرآن کریم نے بھي سورہ (حجرات) میں فرمایا هے که " ولا تجسسوا " تجسس نه کرو - لیکن اس سے ایک اصولي غلط فہمي بھي پیدا هوتي هے - همارا ذاتي اعتقاد یه هے که " لیڈر " کیلیے اولین شے یه هے که اسکي زندگي اپنے تمام اعمال ظاهر و باطن حتی که جزئیات حیات میں بھي قوم کیلیے ایک نمونه هو - پس جو شخص اپنے آپ کو اس حیثیت سے پیش کرتا هے، ضروري هے که اسکي زندگي میں کوئي راز نهو، اور اسکي پرائیوٹ لائف بھي ایک کھلا صفحه هو - قوم کو حق حاصل هے که وہ صرف استیج هي پر نہیں، بلکه اسکے گھر میں بھي اسکا تعاقب کرے - همارے سلف صالحین نے پیشوائي کے یہي معني هم کو سمجھاے هیں -

انتقاد

— * —

مطبوعات اردو

—:*:—

نہایت شرمندہ هیں که ریویو کیلیے کتابیں بکثرت آتي رهیں لیکن هم نے اجتک ایک لفظ نہیں لکھا - بعض حضرات کي شکایتیں اس بارے میں سوء ظن تک پہنچ گئي هیں، مگر اپني مجبوریوں کو کیا کریں ؟

سب سے پہلي بات یه که الهلال کے پیش نظر جو نمونے هیں، وہ هندوستان سے باهر کے هیں - جب احباب اپني عزت افزائي سے تعریف کرتے هیں، تو هم اپنے دل میں شرمندہ هوتے هیں که اٹھه دس صفحوں میں چند ادھر ادھر کے مضامین شائع کردینے کے سوا اور اسمیں هوتا هي کیا هے ؟ یورپ کے رسائل کو چھوڑ دیجیے، لم ازم ترکي کے بعض ترقي یافته رسائل کي ضخامت اور تنوع مضامین کا مقابله تو کر سکتا - لیکن ساتھه هي همیں یاد آجاتا هے که اُن رسائل کي قیمت کتني هے، اور کتنا وسیع حلقۂ اشاعت اپنے ساتھه رکھتے هیں ؟

این نیست که صحراے سخن جادہ ندارد
وارون روش کج نظري را چه کند کس ؟

ان حالات کي وجه سے اگر کتابوں پر ریویو کا صفحه بھي همیشه الهلال میں رکھا جاے تو اور ضروري مضامین کیلیے جگه کہاں سے آے ؟

پھر اس سے بھي بڑھکر دقت یه هے که ابناے عصر نے " ریویو " کو " تقریظ و مدحت سرائي " کا مرادف سمجھه لیا هے، اور جب کبھي کوئي چیز اخباروں میں ریویو کیلیے بھیجي جا تي هے، تو مقصود یہي هوتا هے که اسکي تعریف کي جاے - فقہا کا اصول هے که " اصل هر شے کي اباحت هے تا وقتیکه کوئي شے عارض حرمت نهو " اسي طرح اخبارات نے بھي یه اصول قرار دے لیا هے که " اصل

کا لفظ کان سنیں' تو معاً آنکھوں کے سامنے اسکی مجسم تصویر بھی پھر جائے -

* * *

مظاہر عبرت اسکے سوا اور کچھہ نہیں نہ کسی لغزش یا فروگذاشت کے نتائج کی محسوس و مجسم مثالیں ہوں ' ارر عبرت سنجی اسکے علاوہ اور کچھہ نہیں کہ ان مثالوں سے ہم متاثر ہوں - جب ہم ایک شرابی کو نالے میں پڑا اور اسکے گرد تماشائیونکو جمع دیکھتے ہیں' تو ہم در اصل شرابخواری کے چند نتائج محسوسہ مشاہدہ کرتے ہیں' اور انکے دیکھنے سے اولاً نفس پر یہ اثر پڑتا ہے کہ خوف و رحم کے مرکب جذبے کو جنبش ہوتی ہے اور اسکے بعد شرب کے طرف سے ایک طرح کی نفرت پیدا ہو جاتی ہے - رفتہ رفتہ نصیحت ان جذبات پر تیرتی ہوئی ساحل قلب سے جا کر ٹکراتی ہے اور "میں شراب ہرگز ہرگز نہ پیونگا" کی ذہنی اور غیر محسوس آواز سے گوشۂ دل گونجنے لگتا ہے -

یہی عبرت پذیری کی آخری منزل ہے - یہاں پہونچکر وہ نفرت کی ایک متعین اور مستقل شکل بن جاتی ہے -

مگر عبرت ربانی کے بہ لحاظ استعداد تحصیل ' مختلف مدارج ہیں اور ان مدارج و مراتب کا تعین نتائج مذکورہ کے اس اثر کے لحاظ سے ہوتا ہے ' جو ہمارے نفس پر مترتب ہوتا ہے - کہیں تو اس اثر کا ظہور ہمارے افعال و کردار میں اسطرح ہوتا ہے کہ ہم شراب سے عملاً سخت پرہیز کرنے لگتے ہیں ' اور کہیں نقش نفرت اسقدر گہرا بیٹھہ جاتا ہے کہ شراب کا تصور چہرۂ تنفر اور پیشانیے اجتناب کے آثار پیدا کر دیتا ہے -

خلاصہ یہ کہ عبرت کے اجزاے ترکیبی یہی چند جذبات ہیں اور عبرت سنجی ایک فطری ملکہ ہے جو ہم میں ودیعت ہے - دوسرے قوی کیطرح یہ بھی عدم مشق سے ضعیف ہو جاتا ہے اور کثرت مشق سے قوی و قوی تر ہو جاتا ہے - پس ہزار افسوس ہے کہ اس مفید اور نہایت قیمتی قوت کی مشق کے مواقع بہ کثرت موجود ہیں ' لیکن ہم غافل ہیں - مگدر کی جوڑی سامنے رکھی ہے' لیکن کاہلی نے دونوں ہاتھہ باندھدیے ہیں !

یہ نکتہ ملحوظ خاطر رہے کہ عبرت پذیری صرف دوسرونکی غلطیوں سے نصیحت و سبق حاصل کرنے ہی کا نام نہیں ہے ' بلکہ خود اپنی غلطیوں سے متاثر و متنبہ ہونا بھی اسمیں شامل ہے - ہر مصیبت ' اور ہر وقت ' خواہ اسکا مظہر دوسرا شخص ہو یا ہم ' خود اپنے اندر' دیدۂ اعتبار کیلیے ایک پیغام عبرت رکھتا ہے -

(۳)

مثلاً اجکل کے تازہ ترین مناظر عبرت اثر میں قومی ریاست اور پیشوائی کا عزل و نصب بھی ہے -

اکبر کے تخت حکومت پر بیٹھنے سے قبل لیڈری کی باگ قباۓ دستار کے ہاتھہ میں تھی - البتہ کبھی ابھی مقتضیات وقت' تاج و تخت کو دست اندازی کرنے پر مجبور کر دیتے تھے - اکبر کے تخت نشیں ہونیکے بعد پانسہ پلٹا ' اور (ابو الفضل) کی ضرب کی مدد سے عنان تحکم کچھہ عرصہ کیلیے مذہب کے ہاتھہ سے نکلکر سلطنت کے ہاتھہ میں آگئی - شکست خوردہ جماعت نے ہر چند کوشش کی' لیکن دست حکومت کی گرفت مضبوط تھی -

سترھویں صدی عیسوی کے نصف النہار پر پہونچنے کے بعد ایک زمانہ آیا کہ تاج و دستار میں مصالحت ہوئی اور آپسمیں ایسا پیار اور اخلاص بڑھا کہ باگ کا ایک تسمہ تاج نے پکڑا اور دوسرا دستار کے ہاتھوں میں نظر آنے لگا - یہ دیکھکر مرھٹی آزمندی کے مہنہ میں پانی بھر آیا ' اور تاریخ شاہد ہے کہ مرھٹی ہاتھہ نے ایک ایسا گستاخانہ جھٹکا دیا کہ لیڈری کی باگ دولت مغلیہ کی' سفید چٹکیونسے نکلکر مرھٹی سیاہ ہتیلی میں پہونچگئی - عین اسوقت ہم چند یوروپین ہاتھوں میں پنجہ بازی ہوتے دیکھتے ہیں کچھہ عرصہ کے بعد فرانسیسی ہاتھہ زیر اور انگریزی ہاتھہ زبر نظر آنے لگتا ہے اور چشم زدن میں مرھٹی ہاتھہ کو ہٹا کر عنان حکومت پر قبضہ کر لیتا ہے -

اِتنے میں ایک بڑے سر والا شخص آتا ہوا معلوم ہوتا ہے - یہ قریب پہونچکر جھک کے سلام کرتا ہے - قابض ہاتھہ ' باگ پکڑنے کا اشارہ کر دیتا ہے - اس نیک مرد کے چلے جانے کے چند اور لوگ آتے ہیں (اس عہد کی ہسٹری سے اب خود بخوبی واقف ہیں) اور پہلے شخص کی انگلیوں کے نشان پر اپنی انگلیاں جما دیتے ہیں -

لیکن بعض جوانان تند خو' باگ کو قابض ہاتھہ کے بالکل قریب مگر بہ لحاظ ادب ' اوپر سے نہیں بلکہ نیچے سے پکڑنا چاہتے ہیں - یہ جرات اس ہاتھہ کو اور نیز زیر دست عنان گیروں کو سخت نا گوار گذرتی ہے -

اس سین پر خاتمہ کا ڈراپ سین ابھی نہیں پڑا ہے اور دنیا شوق آلود نظروں سے ٹکٹکی باندھے تماشہ دیکھہ رہی ہے -

* * *

اب اگر آپ عہد بہ عہد کے لیڈروں کی فہرست کو' عام اس سے کہ وہ صاحبان دولت و حشمت ہیں یا ارباب علم وفضل' اٹھا کر ملاحظہ فرمائیں ' تو ہر لیڈر کے نام کے سامنے ذاتی اوصاف ' خصائل و فضائل ' کے کالم لکھے نظر آئیں گے اور منجملہ دیگر اوصاف حمیدہ کے مندرجہ ذیل صفات مشترک و متواتر پائی جائیں گی -

(۱) حق پرستی (۳) خلوص

(۲) انہماک (۴) سرفروشی

اس فہرست میں تمام لیڈر گو دیگر اوصاف کے لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہوں لیکن اِن صفات میں یکسر متحد تھے - فی الحقیقت یہی فضائل اربعہ وہ عناصر اربعہ ہیں جنسے ایک حقیقی لیڈر کے کیرکٹر کی ترکیب ہے -

اسکے بعد فہرست ھذا کے تیسرے کالم پر نظر ڈالیے' تو آپکو "معائب و رذائل" کا عنوان نظر آئیگا اور اس کالم کے نام کے مقابل' اسکے معائب و قبائح درج ہونگے - اس کالم میں اور سب عیب لکھے ہونگے لیکن یہ نہونگے -

(۱) امانت شکنی (۳) غرضمندی

(۲) بد دیانتی

ایک حقیقی لیڈر کا اخلاق ان متعفن اور زہریلے رذائل ثلاثہ سے ہمیشہ پاک ہو گا -

اس کے ساتھہ ہی یہ امر مکنون خاطر رہے کہ لیڈر کی صرف پبلک زندگی موضوع تنقید و احتساب ہو سکتی ہے ' اسکی پرائویٹ زندگی سے تعرض نہیں کیا جاتا - اور لیڈروں کے رذائل و معزولی کے اسباب انکی پرائویٹ زندگی کے معائب کبھی نہیں ہوتے ' بلکہ ہمیشہ انکی پبلک زندگی کے نقائص - آجکل کے روبہ عزل و تنزل لیڈرونکو بھی انکی پرایویٹ زندگی کے معائب نے نہیں' بلکہ پبلک زندگی کے رذائل ثلاثہ نے سرنگوں کیا ہے - دیدۂ اعتبار کے لیے یہی مقام عبرت ہے -

لیکن عبرت کیلیے یہ اعتقاد نہیں ہونا چاہیے کہ ایک شخص ٹھوکر کھاکر گرپڑے تو پھر اٹھکر چلنا گناہ ہے - نہیں' اگر باقتضاۓ بشریت پاۓ اخلاق کو لغزش ہوگئی ' تو مضایقہ نہیں - اصلاح کی کوشش کیجیے اور اپنے اندر فضائل اربعہ پیدا کیجیے'

نقـد اور ریویو کي مدح هے ' تا وقتیکه همارے اغـراض ذاتي کے منافی نهو "

به اصول خواه کتنا هي قابل ذم هو ' مگر اسمیں شک نهیں که آسان بهت هے - کتابوں کا ڈهیر سامنے رکها ' اور رسمي الفاظ مدح و تحسین تقسیم کرتے گئے -

کاش اس آسانی اور سهل کاري سے هم بهي فائده اٹها سکتے - مگر افسوس که همارے لیے هر کام میں دقتیں هي هیں - هم چاهتے هیں که جسقدر کتابیں ریویو کیلیے آئیں ' جب تک انپر ایک کافی نظر نه ڈال لیں ' اور شنا سانه راے دهي کیلیے مستعد نهو جائیں ' ایک لفظ حوالۂ قلم نه کریں - ریویو نوس در حقیقت پبلک کي طرف سے بهت بڑي ذمه داري اپنے سر رکهتا هے - وه لوگوں کو مشوره دیتا هے که فلاں کتاب کا مطالعه کریں ' اور فلاں اخبار خریدیں - پس بهت ضروري هے که یه مشوره پوري امانت داري اور دیانت پژوهي کے ساتهه هو ' که " المستشار موتمن "

لیکن اسکے لیے بڑا وقت چاهیے - جن لوگوں کو اپنے کتب خانے کي تازه ترین اور جدیـد الا شا عه ذخیرۂ علوم کے مطالعه کا موقعه نهیں ملتا ' وه آجکل کے اُردو پریس کي نکلي هوئي مطبوعات کے مطالعه کیلیے کهاں سے وقت لائیں ؟

ممکن تها که یه کام هم کسي اور صاحب کے حوالے کر دیتے ' مگر اول تو ابهي دفتر خود هي قحط الرجال کا مرثیه خواں هے ' پهر ڈرتے بهي تهے که الهلال میں جو کچهه نکلیگا ' وه هماري طرف منسوب هوگا اور کتابوں کي نسبت نهیں معلوم کیـا راے قایم کي جاے اور کیا لکهدیا جاے !

ایک یورپ کے اخبار و رسائل هیں ' جنکو علم و فن کي بهترین مطبوعات کے نقد کیلیے جگهه نکالني پڑتي هے - ایک هماري قسمت هے که هر شخص جو قلم پکڑسکتا هے ' چند صفحے سیاه کرکے چهپوا لیتا هے اور پهر تمام اخباروں کو ذمه دار سمجهتا هے که کیوں نهیں اپنے کالم کے کالم اسکي مدحت سرائي کیلیے وقف کر دیتے ؟

بهر حال اس مشکل کا علاج کچهه نهیں - کتابیں هر طرح کي اس کثرت سے جمع هوگئي هیں که اگر چند سطروں میں بهي ذکر کیا جاے ' تو بهي صفحوں کے صفحے مطلوب - هم آجتک اس اُمید سے جمع کرتے رهے که شاید دیکهنے کا وقت ملے ' مگر افسوس که آجتک وقت نهیں ملا ' اور کس کو معلوم که کل ملے گا ؟ مجبوراً بالفعل یهي کرتے هیں که کتابوں کي ایک ڈهیري بغیر کسي ترتیب و تقدم و تاخر کے سامنے رکهه لیتے هیں ' اور ٹائٹل پیج ' فهرست ' اور درمیان کے صفحوں پر ایک نظر ڈالکر ' لکهنا شروع کر دیتے هیں - یه ریویو نهیں بلکه ایک طرح کي رسید کتب ' اور یا محض اعلان هے - سر دست اسي پر قناعت فرمائیے - حضرات مصنفین کرام سے معافي خواه هیں اُس تاخیر کیلیے ' جو هوئي ' اور اس اختصار کیلیے جس پر خود بهي هم متاسف هیں - آینده نمبر سے یه کام کسي اور صاحب کے متعلق کر دیتے هیں ' اور پهر امید هے که شکایت کا موقعه نهو -

یهاں یه ظاهر کردینا ضروري هے که " انتقاد " الهلال میں ایک ضروري باب رهے گا ' جسکا اصلي مقصد یورپ اور ممالک اسلامیه کي جدید مطبوعات پر نقد و بحث و مذاکره هے ' یا پهر هندوستان کي بعض مخصوص اور اهم مطبوعات پر ' مثلاً (کتاب الانساب سمعاني) پر هم ریویو لکهه رهے هیں ' جو حال میں یورپ سے شائع هوئي هے -

ترجمۂ تفسیر کبیر
اردو جلد اول

— * —

قیمت ۲ - روپیه - ادارۂ الهـلال

علامۂ (رازي) رحمة الله علیه کی تفسیر کبیر کا یه اردو ترجمه هے ' جس کو جناب مولوي محمد اسحاق صاحب دهلوي نے مرتب فرمایا هے -

تفسیر (کبیر) کي نسبت اگر کچهه لکهوں تو کئي صفحے مطلوب - کبهي نه کبهي تفصیلي طور پر اس موضوع پر لکهنا ضرور هے ' لیکن یهاں اسقدر لکهدینا کافي هے که (تفسیر کبیر) علم تفسیر ' کلام و عقائد ' اختلاف ملل و مذاهب ' اور جمع معقول و منقول کا ایک ایسا ذخیره هے ' جو اگر آج موجود نهوتا ' تو نهیں معلوم ' کن کن اهم مباحث اور معلومات سے هم محروم رهجاتے ؟

قدماء (معتزله) نے تطبیق معقول و منقول اور انداز کلام و حکمت پر تفسیـر لکهنے کي بنیـاد رکهي - تاریخ و تراجم میں هم اُن تفسیر کا حال پڑهتے هیں - مگر بد قسمتي سے (فهرست ابن الندیم) اور (حاجي خلیفه) کے باهر انکا کوئي وجود نهیں - وه تمام سرمایه همـاري محرومي سے ضائع هوگیا - آج نه (قفال کبیر) کي تفسیر کا پته هے نه (ابوبکر اصم) کا - نه (ابو القـاسم بلخي) کي تفسیر ملتي هے ' جسکي نسبت (ابن خلـکان) لکهتے هیں که " ۱۲ - جلدوں میں تهي اور تاریخ اسلام میں پهلي ضخیم تفسیر هے " اور نه (ابو مسلم اصفهاني) کي وه تفسیر (جامع التاویل والمحکم التنزیل) ملتي هے ' جو في الحقیقت ایک ذخیرۂ مبـاحث حکمیه و معارف کلامیه تهي ' اور جسکي نسبت خود امام رازي کا قول هے که " حسن الکلام في التفسیر ' کثیر الغوص علي الدقائق و اللطایف "

اگر امام (طبري) کي تفسیر نه نکل آتي ' تو حکیمانه انداز کي تفاسیر کي طرح ' نقل و روایات و جمیع احادیث و اثار کا بهي تفسیر میں کوئي بڑا ذخیره همارے پاس نه تها -

پس تفسیر کبیر قرآن مجید کے اکثر مشکل مقامات تفسیر کي نسبت جو عمده اور بصیرت افزا مباحث رکهتي هے ' اس سے بهي بڑهکر همارے نزدیک اسکي خصوصیت یه هے که آج یهي ایک تفسیر هے ' جسکے ذریعه سلف و قدماء کے معارف و مباحث کا پته چل جاتا هے ' اور هر مسئله کي نسبت هر طرح کي ارا ؤ توجیهات سامنے آجاتي هیں - اگر یه تفسیر نا پید هو جاتي ' تو نهیں معلوم کیسي سخت تاریکي میں هم اپنے آپ کو پاتے -

جناب مولوي اسحاق صاحب نے اسي تفسیر کے اردو ترجمه کي بنا ڈالي هے ' اور اسکا پهلا ٹکڑه همارے سامنے هے - سر سري نظر میں هم جسقدر اندازه کر سکے ' ترجمه سلیس ' عام فهم ' اور مطلب خیز هے - تقطیع بڑي ' اور کاغذ اور چهپائي نهایت عمده - سب سے بڑي بات یه هے که اس کتاب کے عالي همت پبلیشر نے همکو اطلاع دي هے که جسقدر نسخے اسکے فروخت هونگے ' انکي نصف قیمت چنده (هلال احمر) میں دیدیں گے ' اور اسکا حساب دفتر الهلال کے ذمے چهوڑ دیا هے - پس هم سفارش کرتے هیں که ناظرین الهلال ایک ایک نسخه اس کتاب جلیل کا ضرور خریدیں - انکي هر طرح کي معلومات میں اضافۂ خطیر هوگا -

فکاهات

— * —

یونیورسٹي فونڈیشن کمیٹي کا اجلاس لکھنو

۲۸ - دسمبر - سنه ۱۹۱۲ ء

یه فیض هے جماعت " احرار" کا غرور * اب قوم کو جو شخص پرستي سے عار هے
آزادي خیال کا جو کچهه که هے اثر * یه سب انهي کي فیض کا منت گذار هے
لیکن یه دیکهنا هے که یه عزم ' یه ترنگ * هے دیرپا ' که جوش جنون بهار هے ؟

* * *

اب کے جو لکهنؤ میں دکهایا گیا سماں * سچ پوچهیے تو مضحکهٔ روزگار هے
دیکها یه پہلے دن ' که هر اک گوشهٔ بساط * میدان رزم و عرصهٔ گیر و دار هے
غل هے که وه " مقدمة الجیش " آگیا * اب انتظار فوج یمین و یسار هے
احرار کي صفوں کي صفیں هیں جمي هوئیں * مجلس تمام ' عرصهٔ کارزار هے
اسٹیج پر هر ایک بپهرتا هے اسطرح * گویا حریف رستم و اسفندیار هے
هات اٹهه رهے هیں ' یا علم فتح هے بلند * چلتي هوي زبان هے ' یا ذو الفقار هے
هر نوجوان هے نشهٔ آزادي میں مست * جو هے وه حریت کا سر پر خمار هے
احرار کهه رهے هیں : " نه مانینگے هم کبهي * ویٹو کا ویسراے کو کیا اختیار هے ؟
الحاق اگر نهیں هے تو هر سعي هي عبث ' * مسلم کا لفظ خاص همارا شعار هے "
جو والیان ملک ' که تهے زیب انجمن * سب دم بخود سے تهے که یه کیا خلفشار هے ؟

* * *

یا صبح دم جو دیکهیے آکر تو بزم میں * نے وه خروش و جوش نه وه گیر و دار هے
ٹوٹي هوي صفیں هیں ' علم سرنگوں هیں سب * بازوے تیغ گیر جو تها ' رعشه دار هے
" سازش " کا ایک جال بچهایا هے هر طرف * هر شخص اسکي فکر میں مصروف کار هے
سرمستیاں هیں دور قدح هاے رازکي * هر شخص " حکمت عملي " کا شکار هے

* * *

جو بات کل تلک سبب ننگ و عار تهي * وه آج مایهٔ شرف و افتخار هے
جس بات پر که نعرهٔ نفریں بلند تهے * اب وه قبول خاطر هر ذي وقار هے
کل کهه چکے هیں کیا ؟ یه نهیں اب کسي کو یاد ' * اب نکته هاے زیر لبي پر مدار هے
خود آپ اپنے هات سے کهائي هے ' گو شکست * کهتے هیں پهر ' " یه فتح مبین یادگار هے "

* * *

حیران تهے عوام که کیا ماجرا هے یه ؟ * یه کیا دو رنگیے چمن روزگار هے ؟
" احرار" کا طریق عمل هے اگر یهي * پهر کامیابیوں کا عبث انتظار هے

(کشاف)

سوٹ ابل سلف گورنمنٹ

Suitable Self Government.

— : * : —

کل کهه رهي تهي لیگ یه احرار قوم سے : * " جو جو بلائیں مجهه پڑي تهیں وه هٹ گئیں
اب قید " سوٹ ابل " سے هو کب دیکهیے نجات * وه بیڑیاں تو خیر کسي طرح کٹ گئیں "

" متین الله " اور " جوش محمد "

اعتدال آنے نه پایا هے نه آئیگا کبهي * آپ کي طرح سے مجهکو بهي یهي کهٹکا تها
یه تو هونا هے که اچهلے گي اسي زور سے اب * آپ نے قوم کو جس زور سے دے پٹکا تها

(نقاد)

عام حالات

(اسکاٹ) کا پورا نام روابرٹ فیلکن اسکاٹ ' اور باپ کا نام جان ایڈورڈ اسکاٹ ہے - جون سنه ۱۸۶۸ - کو بمقام آرٹ لینڈس دیونپورٹ پید ہوا - اپنے خاندان میں سب سے بڑا تہا - تعلیم سٹوبنگٹن ہاوس (Stubbington House) میں ہوئي - تعلیم کے بعد سنه ۱۸۸۲ - میں صیغۂ بحریه میں داخل ہوا - سنه ۱۸۶۸ - میں ترقی پاکے ایچ - ایم - ایس میجیٹک کا ٹار پیڈو لفٹنٹ ہوا - دوسرے برس فرسٹ لفٹنٹ ' اور تیسرے برس کمانڈر ہوا - سنه ۱۹۰۴ - میں کیپٹن کے درجه تک ترقي کي ' پھر سنه ۱۹۰۵ - میں آنریري ڈي - ایس - سي آف کیمبرج اور مینچسٹر بنایا گیا - سنه ۱۹۰۸ - میں اس نے متوفي کینن لارڈ بروس کي لڑکي (کیتھرائن) سے شادي کی -

اسکاٹ لینڈ ' امریکه ' سویڈن ' ڈنمارک ' فلیڈیلف ' اور انٹریو کي جغرافي انجمنوں اور نیز شاہي جغرافي انجمن نے اسکو طلائي تمغے دیے تھے -

آغاز شہرت

قدرت کا ہاتھه صلاحیت اور تناسب کا خالق ہے - جس شخص کے لیے وہ تشریف شہرت قطع کرنا چاہتا ہے ' اسکا اندام بھي ویسا ہي بناتا ہے - اسکاٹ نے ۱۴ - برس کے سن میں طالب علمانه زندگي ختم کي - سرد ممالک میں ۱۴ - کا سن ایسا ہي ہے ' جیسے ہندوستان میں ۸ - یا ۹ - برس کا - اسلیے پیش دست لڑکوں کي طرح صیغۂ بحریه میں داخل ہوا اور اپنے بالا دستوں کے احکام کي تعمیل کرنے لگا - اس بچے سے چھوٹے چھوٹے کام لیے جاتے تھے ' اور اُسي طرح لیے جاتے جسطرح که بچوں سے لیے جاتے ہیں - مگر یه کسے معلوم تھا که جو بچه آج اسقدر چھوٹے چھوٹے کام کر رہا ہے ' وہي کل اتنا بڑا کام کریگا ' جسکي نظیر پیش کرنے سے جہاز راني کي تاریخ قاصر ہوگي ؟ اور جس بچے کي بحري زندگي کا سب سے پہلا دن اسقدر بے شان ہے ' اسکي بحري زندگي کا سب سے آخري دن اسقدر پر شان ہو گا ؟

وہ ۱۵ - برس کي عمر تک کام کرتا رہا - سولھویں برس ایچ - ایم - ایس میجیٹک کا ٹار پیڈو لفٹنٹ بنایا گیا - پھر ایک سال کے بعد ہي اول درجه کے لفٹنٹ تک ترقی کي اور اُسکے بعد دوسرے برس کمانڈر ہوگیا -

قطب کي مہموں کا آغاز

۴۸ - سال کي عمر اور ۱۹ - برس بحري تجربه کے بعد اُس نے قطب جنوبي کي تحقیقات کے لیے روانه ہونے کا اراده کیا - گو راستہ موت کے بیستان سے ہوتا ہوا گیا تھا ' مگر اسکو معلوم تھا که نامور کبھي بھي نہیں مرتے ' اور حیات جاوید موت کے منهه میں جاکر بھي قایم رہتي ہے - پس وہ پر شوق و بیخوف دل کے ساتھه - ۶ اگست - سنه ۱۹۰۱ - کو کوس (Cawes) سے روانہ ہوا ' اور دوسرے سال برفستان میں داخل ہو گیا - آغاز سال ہي میں (کنگ ایڈورڈ دي ففتهه لنیڈ) دریافت ہوئي - اسکے بعد موسم سرما خلیج میکمرڈو (McMurdo Cay) میں گذرا - ۲ - نومبر کو پھر کوچ شروع کیا ' اور ایک بطي السیر ' طویل ' اور دشوار سفر کے بعد ۳۰ - دسمبر سنه ۱۹۰۲ - کو عرض البلد کے ۸۲ - درجے اور ۱۷ - دقیقے تک پہنچ گیا -

دوسرا جاڑا بھي برفستان ہي میں کاٹا - اسکي متعدد مہموں کے اسفار کا نتیجه وہ چند گراں قدر ترمیمیں تھیں ' جنکا بحر انطلاطیک کے نقشے میں اضافه ہوا -

اکتشاف کے دو درمیاني حلقے

سنه ۴ - میں اسکاٹ کي واپسي کے بعد دو مہمیں اور روانه ہوئیں - گو ان دونوں مہموں کو اسکاٹ کے حالات سے براہ راست کوئي تعلق نہیں ' مگر سلسلۂ اکتشاف کي تکمیل کے لیے انکا بیان ضروري ہے -

سر ارنیسٹ شیکلٹن (Sir Earnest Shackelton) نے اکتشاف جنوبي کي غرض سے ایک مہم لیجانے کا اراده کیا - چنانچه اپنے روپیه اور چند دیگر احباب کي مالي مدد سے ایک مہم ترتیب دي - اور نمرڈ (Nimrod) نامي وھیلیر جہاز (Whaler) میں یکم جنوري سنه ۱۹۰۸ - کو نیوزي لینڈ سے روانه ہوگیا - اس مہم میں سب سے بڑي بات یه تھي که پہلي مرتبه موٹر کاریں استعمال کي گئیں ' جو تجربه سے نہایت کار آمد ثابت ہوئیں -

اس مہم کے اہم ترین نتائج حسب ذیل ہیں :

(۱) پرروفیسر داود (Pro. David) نے ماونٹ ایریبس (Mount Erebus) پر چڑھکے یه دریافت کیا که اسکي چوٹي کي بلندي ۱۳ - ہزار ۳ - سو قدم - ہے - یه ایک کوہ آتش فشاں کے دہانے کا کنارہ ہے ' اور اسکے غار (Abyss) کا عمق ۹ - سو قدم کے اندر ہے -

(۲) پرروفیسر مذکور نے ۷۲۶۰ - قدم عروج ' ۷۲ - درجه اور ۲۵ - دقیقے طول ' اور ۱۵۵ - درجے اور ۱۶ - دقیقے ش - عرض البلد پر قطب مقناطیسي کو دریافت کیا -

(۳) قطب کي طرف حمله کیا گیا -

۲۹ - دسمبر سنه ۱۹۰۸ - کو ۴ - آدمیوں کي ایک ٹولي ۹۱ - دن کي غذا اور بالاے برف چلنے والي گاڑیاں لیکے روانه ہوي - ۲۶ - نومبر کو وہ اسکاٹ کي تحقیق کردہ جنوبي حد کو عبور کرگئے ' چند دن بعد تمام جانور مرگئے - آدمیوں نے خود گاڑیاں کھینچیں ' اور بڑي بڑي مصیبتیں اٹھائیں - سات دن میں بمشکل تمام بیرڈ مور (Beardmore) کے برفستاني تودوں (Glacier) کي چڑھائي کو کاٹتے حوالي قطب کے حدب (Plateau) میں آئے - اب منزل مقصود صرف ۹۷ - میل کے فاصله پر تھي ' اور بالکل ممکن تھا که وہاں تک پہنچ جاتے ' مگر غذا کي بے وقت کمي اور واپسي کي مسافت کي طوالت نے واپس ہو جانے پر مجبور کردیا -

اس مہم نے ۱۲۷ - دن میں عرض البلد کے ۸۸ - درجے ۲۳ - دقیقے ج تک ۱۵۳۰ - جغرافي میل زمین دریافت کي -

امنڈسن (Amundsen) نے اولاً بحر ارطیق (Arctic) کي تیاري شروع کي ' مگر بعد کو نقشه مہم بدلدیا ' اور ارطیق کے بدلے جنوب کي طرف روانه ہوا - یه مہم خلیج وھیلس (Whales Bay) میں ۱۳ - جنوري کو داخل ہوي -

اُس نے کنگ ایڈورڈ دي ففته لینڈ کے قریب گریٹ باریر (Great Barrier) میں مرکز قائم کیا تھا -

تمام خزاں کا موسم سیل (ایک قسم کي مچھلي ہے : Seal کي فراہمي ' اور کوچ کے لیے مجوزہ خطوط پر گوداموں کي تیاري میں صرف ہو گیا - نومبر میں جنوب کي مہم روانه ہوئي - راستہ وکٹوریا لینڈ کے پہاڑوں سے ہوتا ہوا گیا تھا ' اور بیس میل في یوم کے حساب سے باریر (Barrier) کو قطع کیا ۱۰ - ہزار قدم چڑھائي کے بعد مہم حدب (Plateau) تک پہنچي - سفر کے بقیه حصه میں نرم ڈھالو زمین ملي ' جسکے بعد ۱۶ - دسمبر کو منزل قطب نمایاں ہوا اور جغرافي دنیا کي دیرینه آرزو پوري ہوئي -

خوش قسمتي سے موسم سازگار تھا - سفر واپسي بخیریت انجام پذیر ہوا اور مہم ۱۴ - جنوري سنه ۱۹۱۲ - کو واپس پہنچ گئي -

مذاکرۂ علمیہ

قطب جنــوبي

— * —

کپتــان روابــرت اســکات

— * —

بحر انطلاطیک کا افسانۂ غم

— * —

(۱)

تمہیــد

تمدن یورپ کے خال و خط میں جو چیز سب سے زیادہ نمایاں ہے ' وہ اسکي علم پرستي' اور پھر علم پرستي کي راہ میں طلب صادق ہے -

طالب صادق مطلوب کي تحصیل میں پامردي' سرفروشي' اور سرگرمي کے ساتھہ مصروف رهتا ہے - نہ ناز و نعم اور راحت و آرام اسکے لیے بند پا هوتے هیں' اور نہ مساعي کي ناکامي اور اشخاص کي موت اسکے لیے حوصلہ گسل هوتي ہے - اسکي نظر میں مطلوب اور صرف مطلوب هوتا ہے - وہ هر ممکن کوشش کرتا ہے اور اسوقت تــک کرتا رهتا ہے جب تــک کہ مطلوب حاصل نہ هوجائے یا هستي کي کل ساکن نہ هو جائے :

دست از طلب نہ دارم تا کام من برآید
یا تن رسد بجاناں یا جاں ز تن برآید

اس محک پر یورپ کي علمي' صناعي' تجارتی' مذهبي' غرض کہ تمام اصناف طلب میں سے ایک ایک کو کسو' تم کو صاف نظر آئیگا کہ هر طلب ' طلب صادق ہے - اسي صدق طلب میں یورپ کي تمام کامرانیوں کا راز مضمر ہے -

یورپ کي تاریخ صدق طلب کي صدها عجب پرزور اور پر احترام مثالوں سے لبریز ہے ' اور جیسا کہ زندہ اقوام کا قاعدہ ہے' همیشہ اس فہرست میں نئے نئے اعداد کا اضافہ هوتا رهتا ہے -

من جملہ انکے بیسویں صدي میں صدق طلب کي ایک درخشاں مثال (بحر انطلاطیق) کي انکشافات کا وہ افسانۂ غم ہے ' جسکا تذکرہ اب تــک صفحۂ جرائد پر جاري ہے ' اور صفحات قلوب پر همیشہ منقش رہے گا -

بحر انطلاطیق میں انکشافي مہموں کي اجمالي تاریخ

بحر انطلاطیق کے طویل و عریض کوهہاے برف کي تحقیقات کا خیال سب سے پہلے سنہ ۱۷۳۸ - میں ایک فرانسیسي سرفروش و انکشاف دوست' بوویت (Bovet) نامي کے دل میں پیدا هوا ' اور وہ اس مہم پر روانہ هوگیا' لیکن چنداں کامیابي نہیں هوئي - (بوویت) کے بعد کیپٹن کک (Captain cook) ۱۷ - جنوري سنہ ۱۷۷۳ - میں اسي مہم پر روانہ هوا - یہ دوسري کوشش نسبۃً کامیاب ثابت هوئی (کــک) حلقہ انطلاطیق سے گذرتا هوا عرض البلد کے ۷۱ - درجہ اور ۱۰ - دقیقہ تک جانب جنوب پہنچ گیا تھا' لیکن اس سے آگے نہ بڑھسکا -

نیم کامیابي طلب صادق کے لیے مہمیز ثابت هوتي ہے - یکے بعد دیگرے پیہم چند مہمیں اور روانہ هوئیں' اور مجاهدین علم کي جاں فروشیوں کا سلسلہ برابر جاري رها -

سنہ ۱۸۲۲ - میں تحقیقات کا ایک قدم اور آگے بڑھا - ویڈل (Weddel) نامي ایک اسکاچ کي مہم تین درجے اس مقام سے آگے تک پہنچ گئي ' جہاں تک کہ کک کي مہم پہنچي تھي -

سنہ ۱۸۳۹ - میں ایک مہم ایریبس (Erebus) اور ٹیرور (Terror) نامي دو جہازوں میں امیرالبحر سر جیمس روس (Sir James Ross) کي زیر قیادت انگلستان سے روانہ هوئي -

یہ مہم کوہ پیکر دیوار هاے برف کو چیرتي هوئي ' ڈهائي میل پار نکل گئي - نوکشف شدہ زمین کا نام جنوبي وکٹوریا لینڈ (South Victoria Land) اور اسکي بلند چوٹیوں میں سے ایک کا نام ایریبس ماونٹ (Erebus mount) ' دوسرے کا نام (ٹیرور ماونٹ) (Terror mount) اور تیسرے کا نام روس باریر (Ross Barriar) رکھا گیا -

روس کي اس بے عدیل کامیابي نے اسکو دوسري مہم کي ترغیب دلائي -

سنہ ۴۱ - و ۴۲ - کے درمیان میں وہ پھر روانہ هوا ' اور ایک قطعہ زمین کے ظہور کا اعلان کیا - اسي کو بعد میں اسکاٹ نے دریافت کیا ' اور کنگ ایڈورڈ دي ففتھ لینڈ (King Edward VII land) نام رکھا -

گو اس دفعہ اسکي کوشش تاج کامراني زیب سر نہ کرسکي' مگر تاهم اسکو ایک نمایاں شعاع امید نظر آئي ' جسکي روشني میں وہ تیسري دفعہ پھر روانہ هوگیا -

روس کے تیسرے سفر نے اس برفستان کے متعلق جغرافي معلومات میں اضافۂ خطیر کیا - سب سے بڑا فائدہ یہ هوا کہ قطب تک سفر کا راستہ کھل گیا -

یہي کامیابیاں هیں ' جن کي بدولت صف مکتشفین میں روس سب سے زیادہ بلند نشست پر متمکن نظر آتا ہے -

روس کے بعد کمانڈر جیرلیچ (Gerlache) کے زیر قیادت اور بلجیم کي حکومت کي زیر سرپرستي ایک مہم روانہ هوئي - یہ مہم ۱۷ - درجہ ج ' تــک پہنچي - اثناء سفر میں اس کو نہایت خوفناک شدائد کا سامنا هوا ' بلــکہ واقعــہ یہ ہے کہ اگر اکتشاف قطب شمالي کے مشہور فسانہ طراز: ڈاکٹر کک (Cook) کے بہادر هاتھہ مدد کے لیے نہ بڑھتے' تو یقیناً یہ مہم فنا کے نا پیدا کنار سمندر میں غرق هوگئي هوتي - (جیرلیچ) کی مہم کے بعد سے انیسویں صدي کے آخر تــک کوئي عظیم الشــان مہم نہیں گئي -

بیسویں صدي کے آغاز نے شوق اکتشاف کا ایک نیا دور شروع کیا - صلاے سرفروشي کے زمزمۂ شہادت نے روس کا زمانہ یاد دلا دیا - جرمني' اسکاٹلینڈ ' اور برطانیہ نے اکتشافي مہمیں روانہ کیں - جرمني کی مہم گاس (Gauss) کے زیر قیادت تھي ' جو سنہ ۱۹۰۳ - میں واپس آئي - اسکو گو کوئي نئي زمین نہیں ملی' مگر نہایت اهم علمي نتائج سے پر دامن آئي - اسکاٹلینڈ کي مہم اسکاٹیا (Scotia) نامی جہاز میں ڈاکٹر ڈبلیو - ایس - بروس (Dr. W. S. Bruce) کے زیر قیادت تھي - یہ جرمني کي مہم سے زیادہ کامیابي ثابت هوئي - عرض البلد کے ۸۲ - درجے اور ۲۷ - دقیقے ج تــک بڑھتي هوئي چلي گئي تھي - چند مقامات دریافت بھی کیے ' جنکا نام کنگ ایڈورڈ لینڈ (King Edward Land) ' ماونٹ مارکم (Mount Markham) ' اور (Mount Long Staffe) رکھا گیــا - ان مقامات کے علاوہ جنوبي ملک کے طبقات الارض اور علم النفس کے متعلق نہایت بیش بہا معلومات کے ساتھہ واپس آئي تھي -

برطانوي قومی مہم اسي کیپٹن اسکاٹ کي زیر قیادت تھی ' جسکي حسرت انگیز موت کا افسانہ آج ایک عالم کی زبان پر جاري ہے - اس تمہید سے مقصود یہ تھا کہ اُسکے حالات کي طرف متوجہ هوں -

ذیابیطس

خطرناک مرض ہے اس کا جلد علاج کرو

علامات مرض: جن لوگوں کو پیشاب بار بار آتا ہو یا پیاس زیادہ لگتی ہو - منہ کا ذایقہ خراب رہتا ہو - رات کو کم خوابي ستاتي ہو - اعضاء شکني - لاغري جسم - ضعف مثانہ ہونے سے روز بروز قوت میں کمي اور خرابي پیدا ہوتي جاتي ہو اور چلنے پھرنے سے سر چکراتا ہو - سر میں درد اور طبیعت میں غصہ آجاتا ہو - تمام بدن میں یبوست کا غلبہ رہتا ہو - ہاتھ پاؤں میں خشکي اور جلن رہے جلد پر خشونت وغیرہ پیدا ہوجاے اور ٹھنڈے پاني کو جي ترسے - معدہ میں جلن معلوم ہو - بیوقت بڑھاپے کے آثار پیدا ہو جائیں اعضاے رئیسہ کمزور ہوجائیں - رقت - سرعت اور کمي باہ کي شکایت دن بدن زیادہ ہوتي جاے تو سمجھ لو کہ مرض ذیابیطس ہے - جن لوگوں کے پیشاب میں شکر ہوتي ہے انکو مندرجۂ بالا آثار یکے بعد دیگرے ظاہر ہوتے ہیں - ایسے لوگوں کا خاتمہ علی العموم کاربنکل سے ہوتا ہے - دنبل پشت پر کبھي گردن میں پیدا ہوتا ہے - جب کسي کو کاربنکل ہو تو اُسکے پیشاب میں یقیناً شکر ہونے کا خیال کر لینا چاہیے - اس راج پھوڑے سے سینکڑوں، ہونہار قابل لوگ مرچکے ہیں -

مرض کي تشریح اور ماہیت: ذیابیطس میں جگر اور لبلبہ کے فعل میں کچھ نہ کچھ خرابي ضرور ہوتي ہے اور اس خرابي کا باعث اکثر دماغي تفکرات شبانہ روز کي محنت ہے بعض دفعہ کثرت جماع - کہنہ سوزاک اور کثرت ادرار کا باعث ہوتا ہے - صرف فرق یہ ہے کہ اس حالت میں پیشاب میں شکر نہیں ہوتي بلکہ مثانہ کے ریشہ وغیرہ پاے جاتے ہیں - کبھي ابتداے عمر میں کثرت جماع سے آخر یہ مرض پیدا ہوجاتا ہے اور کبھي بخار کے بعد یہ مرض شروع ہوتا ہے -

اگر آپ چاہتے ہیں کہ راج پھوڑا کاربنکل نہ نکلے تو علاج حفظ ماتقدم یہ ہے کہ ہماري ان گولیوں کو کھاؤ - شیریني - چاول ترک کردو - ورنہ اگر سستي کروگے تو پھر یہ ردي درجہ ذیابیطس میں اُس وقت ظاہر ہوتا ہے جبکہ تمام اندروني اعضاء گوشت پوست بگڑ جاتے ہیں - جو لوگ پیشاب زیادہ آنے کي پروا نہیں کرتے وہ آخر ایسے لاعلاج مرضوں میں پھنستے ہیں جن کا علاج پھر نہیں ہوسکتا - یہ گولیاں پیشاب کي کثرت کو روکتي ہیں اور تمام عوارض کمي قواء اور جملہ امراض ردیہ سے محفوظ رکھتي ہیں -

ذیابیطس میں عرق ماء اللحم اسلئے مفید ہوتا ہے کہ بوجہ اخراج رطوبات جسم خشک ہوجاتا ہے - جس سے غذائیت کي ضرورت زیادہ پڑتي ہے - یہ عرق چونکہ زیادہ مقوي اور مولد خون ہے اسلئے بہت سہارا دیتا ہے غذا اور دوا دونوں کا کام دیتا ہے -

حب دافع ذیابیطس

یہ گولیاں اس خطرناک مرض کے دفعیہ کے لئے بارہا تجربہ ہوچکي ہیں اور صدہا مریض جو ایک گھنٹہ میں کئي دفعہ پیشاب کرتے تھے تھوڑے دنوں کے استعمال سے اچھے ہوگئے ہیں یہ گولیاں صرف مرض کو ہي دور نہیں کرتیں بلکہ انکے کھانے سے گئي ہوئي قوت باہ حاصل ہوتي ہے - آنکھوں کو طاقت دیتي اور منہ کا ذائقہ درست رکھتي ہیں - جسم کو سوکھنے سے بچاتي ہیں - سلسل بول - ضعف مثانہ - نظام عصبي کا بگاڑ - اسہال دیرینہ یا پیچیش یا بعد کھانے کے فوراً دست آجاتے ہوں یا درد شروع ہوجاتا ہو یا رات کو نیند نہ آتي ہو سب شکایت دور ہو جاتے ہیں -

قیمت في تولہ دس روپیہ

میر محمد خان - تالپر والئي ریاست خیرپور سندھ — پیشاب کي کثرت نے مجھے ایسا حیران کردیا تھا اور جسم کو بے جان اگر میں حکیم غلام نبي صاحب کي گولیاں ذیابیطس نہ کھاتا تو میري زندگي محال تھي -

محمد رضا خان - زمیندار موضع چنہ ضلع اٹاوہ — آپ کي حب ذیابیطس سے مریض کو فائدہ معلوم ہوا - دن میں ۱۶ بار پیشاب کرنے کي بجاے اب صرف ۵ - ۶ دفعہ آتا ہے -

عبد القدیر خان - محلہ غرقاب شاہ جہان پور — جو گولیاں ذیابیطس آپ نے رئیس عبد الشکور خان صاحب اور محمد تقي خان صاحب کے بھائي کو زیادتي پیشاب کے دفیعہ کے لئے ارسال فرمائي تھیں وہ اور بھیجدیں -

عبد الوہاب ڈپٹي کلکٹر - غازیپور — آپ کي بھیجي ہوئي ذیابیطس کي گولیاں استعمال کر رہا ہوں - بجاے ۴ - ۵ مرتبہ کے اب دو تین مرتبہ پیشاب آتا ہے -

سید زاہد حسن - ڈپٹي کلکٹر الہ آباد — مجھے عرصہ دس سال سے عارضہ ذیابیطس نے دق کر رکھا تھا - بار بار پیشاب آنے سے جسم لاغر ہوگیا - قوت مردمي جاتي رہي - آپ کي گولیوں سے تمام عوارض دور ہوگئے -

رام ملازم پوسٹماسٹر جنرل — پیشاب کي کثرت - جاتي رہي - مجھ کو رات دن میں بہت دفعہ پیشاب آتا تھا - آپ کي گولیوں سے صحت ہوئي -

اِنکے علاوہ صدہا سندات موجود ہیں -

مجرب و آزمودہ شرطیہ دوائیں جو بادائي قیمت نقد تا حصول صحت دیجاتي ہیں

— * —

زود کن

داڑھي مونچھ کے بال اسکے لگانے سے گھنے اور لنبے پیدا ہوتے ہیں - ۲ تولہ دو روپے

سر کا خوشبودار تیل

دلربا خوشبو کے علاوہ سیاہ بالوں کو سفید نہیں ہونے دیتا نزلہ و زکام سے بچاتا ہے شیشي خورد ایک روپے آٹھ آنہ کلاں تین روپے

حب قبض کشا

رات کو ایک گولي کھانے سے صبح اجابت با فراغت اگر قبض ہو دور ۲ درجن ایک روپیہ

حب قائممقام افیون

انکے کھانے سے افیم چانڈو بلا تکلیف چھوٹ جاتے ہیں فیتولہ پانچ روپے

حب دافعہ سیلان الرحم

لیسدار رطوبت کا جاري رہنا عورت کے لئے وبال جان ہے اس دوا سے آرام - دو روپے

روغن اعجاز

کسي قسم کا زخم ہو اسکے لگانے سے جلد بھر جاتا ہے بدبو زائل - نا سور - بھگندر - خنا زیر کے گھاؤ - کاربنکل زخم کا بہترین علاج ہے - ۲ تولہ دو روپے

حب دافع طحال

زردي چہرہ - لاغري کمزوري دور مرض تلي سے نجات - قیمت دو ہفتہ دو روپے

برأالساعة

ایک دو قطرے لگانے سے درد دانت فوراً دور - شیشي چار سو مریض کے لئے ایکروپے

دافع درد کان

شیشي صدہا بیماروں کے لئے - ایکروپے

حب دافع بواسیر

بواسیر خوني ہو یا بادي ریحي ہو یا سادي - خون جانا بند اور مسے خود بخود خشک - قیمت ۲ ہفتہ دو روپے

سرمہ ممیرہ کراماتي

مقوي بصر - محافظ بینائي - دافعہ جالا - دھند - غبار - نزول الماء سرخي - ضعف بصر وغیرہ * فیتولہ معہ سلائي سنگ یشب دو روپے

حکیم غلام نبي زبدة الحکما - لاہور

مراسلات

ترکوں کي مالي امداد

— * —

فوري طور پر صرف اوقاف سے ممکن ہے

— * —

(۱) ساڑھے ساتھہ کرڑ مسلمانان ھند کي آبادي میں مجاھدین ترکونکي فوري مالي امداد کا مسئله ایک عقدۂ لا ینحل هو گیا ھے - ایک طرف جب هم دیکھتے ھیں که ترکونکي مالي امداد کے نا کافي رھنے سے اسلام کي حیات و ممات کا مسئله وابسته ھے اور دوسري طرف جب هم متوسط اور غریب اصحاب کو اس قلیل عرصه میں کافي رقم کے جمع کرلینے پر قادر نہیں دیکھتے ' تو اس فوري امداد کا سوال اور بھي مشکل ھو جاتا ھے - ضرورت مقتضي ھے که في الفور کئي کروڑ روپیه ترکوں کي امداد کیلیے مہیا ھو جاوے - ممکن ھے که قوم کے سربراوردہ اصحاب ایسي مالي امداد کے مہیا کرنے پر آمادہ بھي ھو جاویں ' لیکن سوال تو وقت کا ھے - یعنے ضرورت آج ھے اور امداد کا تہیه ایک مدت چاھتا ھے - جس سے یہه خطرہ پیدا ھوتا ھے که خدا نخواسته تا " تریاق از عراق اوردہ شود مار گزیدہ مردہ شود " کا مصداق نه ھو جاے - ایسے تنگ اور نازک وقت میں اگر کوئي صورت اس فوري امداد کي مسلمانوں کے ھاتھه میں باقي ھے ' تو وہ اسلامي اوقاف کے معزز همدرد متولیوں کي خاص نظر عنایت سے وابسته ھے ' اور انکي ایسي با وقت مالي امداد اسلامي دنیا کے شکریه کي خاص طور پر مستحق ھے - بشرطیکه وہ اپنے اوقاف سے ایسي مالي امداد کے بہم پہونچانے میں تنگي وقت و ضرورت کو ملحوظ رکھکر عجلت سے کام لیویں -

(۲) یہي وہ خاص وقت ھے جسکے لیے اوقاف کے کروڑوں روپے کا بہتر استعمال کیا جاسکتا ھے - اور خدا و رسول کے نزدیک معزز اور همدرد متولي ان اوقاف کي ذمه داري سے عہدہ برا ھوسکتے ھیں اور عند الناس مشکور -

(۳) اسلامي اوقاف کا بہترین مصرف اگر کوئي ھوسکتا ھے ' تو وہ بالخصوص اسلامي روایات اور شان کا تحفظ - ترک اس وقت اسلامي روایات کے تحفظ کیلیے اپني جانوں کو قربان کر رھے ھیں - ان اوقاف کي خطیر رقوم سے جنکا جائز مصرف اکثر مقامات میں ظہور پذیر نہونے سے آجتک بنیونکي تحویل میں پڑا رھنا ضروري سمجھا گیا ھے ' ترکوں کو مالي امداد بہم پہونچانا ' ان اوقاف کا بہترین مصرف ھے - رنگون ' بمبئي ' سورت ' کلکته ' مدراس ' اجمیر شریف ' پاک پٹن شریف ' سرهند شریف ' پیران شریف ' تونسه شریف - گولڑہ شریف ' دهلي ' لاھور ' پشاور ' و دیگر جمله شہروں و قصبوں کے متولیوں اور مقدس انفاس سجادہ نشینوں اور پیروں سے نہایت اخلاص اور عاجزي کیساتھه استدعا کیجاتي ھے که اپنے اپنے اسلامي اوقاف کي گراں بہا رقوم کو ھفته عشرہ کے اندر اندر ترکوں کي مالي امداد میں منتقل کرنے میں عجلت سے کام لینگے - کیونکه اسوقت غنیم یعنے عدوے اسلام کو تمام دنیا کے گرجوں اور کلیساؤں سے روز مرہ بیش از بیش رقوم فراهم هو هو کر پہنچ رهي هیں -

(۴) معزول سلطان عبد الحمید خاں غازي اپني بیش بہا فراھم کردہ رقوم کو جو جرمني کے بینکوں میں جمع تھیں ' ترکوں کي امداد میں دیگر اسلامي دنیا کے لیے ایک قابل تقلید مثال قایم کرچکے ھیں - اور ایک معزول سلطان کا اپنے معزول کنندوں کي امداد میں اپني کل فراھم کردہ رقوم کا دیدینا اس امر کي بین دلیل ھے که معزول سلطان نے اپنے غازیوں کو خطرے کي حالت میں دیکھکر یه امداد نہیں کي ' بلکه اسلامي کشتي کو خطرے میں دیکھکر -

(۵) اسلامي اخباروں اور رسالوں سے ھماري عاجزانه درخواست ھے که اس استدعا کو جلد سے جلد اپني قابل راي کیساتھه اپنے اخباروں اور رسالوں میں شائع کرکے عند الله و عند الرسول ما جور ھوں -

ڈاکٹر ایم - اے - سعید انصاري - بي - ایم - ایس - سي
سکریٹري هلال احمر شمله

فہرست

زر اعانۂ دولت علیۂ اسلامیه

—:⁂:—

(۱۵)

ان الله اشتري من المومنین انفسهم و اموالهم ' بان لهم الجنة

	پائي	آنه	روپيه
بذریعه قاضي مولوي شہاب الدین صاحب			
نقد	۰	۲	۵۷
قران شریف دو جلد - هیکل چاندي ۱۰ عدد - جہومر چاندي ۳ جوڑے - باله خورد چاندي ۲ عدد - بٹن زنجیر دار چاندي ۳ عدد - بالیاں چاندي ۱۲ عدد بالي سونیکي ایک عدد - کانپہول چاندي ۲ عدد - انگشتري ۱۹ عدد خورد و کلاں - سونیکا بلاق ایک عدد - سونیکے ناک پہول ۳ عد - گہڑي ۲ عدد ٹائم‌پس - ساڑي ایک عدد ریشمي بنارسي - کرتا ایک ع			
بذریعه سفیر حسین خانصاحب -			
نقد (جو زیورات فروخت کرکے اد	۹	۵	۲۴
مسماۃ باسو	۶	۷	۱۲
لیاقت حسین صاحب - لودي پور	۰	۰	۱
بھگن میاں	۰	۰	۱
گون پورہ	۶	۱۲	۱
بذریعه حافظ نظیر احمد صاحب مختار بڈھانه	۰	۰	۷۵
بذریعه عبد الحمید خانصاحب - از مرچا - مونگیر	۰	۰	۲۷۵
بذریعه خدا بخش ' نبي بخش ' قاسم علي خان - سکندر علي خان - عبد الرحیم خانصاحب بزرگان مودا - ھشیار پور	۰	۰	۲۰۰
بذریعه عبد علي ' و عطا محمد صاحب - هوشیار پور	۰	۰	۱۲۰
بذریعه سید احمد حسین صاحب نواھت گیا	-	۴	۱۳
حاجي محمد یوسف صاحب مدراس	۰	۰	۱۰
راي حسین صاحب برھان پور	۰	۰	۳
محمد حسین صاحب اله اباد	۰	۰	۱
عبد الرحمن صاحب ادھمي اله اباد	۰	۰	۳
میزان	۹	۱۵	۷۹۷
میزان سابق	۶	۷	۱۳۰۴۸
میزان کل	۳	۷	۱۳۸۴۶

PRINTED & Published by A. K. AZAD at The HILAL Electrical Prtg. Phlg. House, 7/1 McLeod Street, CALCUTTA

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین — القرآن الحکیم

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۱۲ — کلکتہ: چہارشنبہ ۱۷ ربیع الثانی ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۲

Calcutta: Wednesday, March 26, 1913.

فی پرچہ

DR. ANSARY'S ALL-INDIA MEDICAL MISSION WITH NURSES OF THE TURKISH RED CRESCENT SOCIETY.
Seated in centre of the second lower row is Basim Omer Pasha, President of the Turkish Red Crescent Society.

LT.-COLONEL ENVER BEY (centre second lower row) AND MEMBERS OF DR. ANSARY'S ALL-INDIA MEDICAL MISSION.
[*Photos. taken in the Kadirjah Hospital, Constantinople.*]

اصلاح

(۱) اگر کسي صاحب کے پاس کوئي پرچہ نہ پہنچے ' تو تاریخ اشاعت سے دو ھفتہ کے اندر اطلاع دیں ' ورنہ بعد کو في پرچہ چار آنے کے حساب سے قیمت لي جائیگي -

(۲) اگر کسي صاحب کو ایک یا دو ماہ کے لئے پتہ کي تبدیلي کي ضرورت ھو تو مقامي ڈاکخانہ سے بندوبست کرلیں ' اور اگر تین یا تین ماہ سے زیادہ عرصہ کے لئے تبدیل کرانا ھو تو دفتر کو ایک ھفتہ پیشتر اطلاع دیں -

(۳) نمونے کے پرچہ کے لئے چار آنہ کے ٹکٹ آنے چاھیں یا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -

(۴) نام و پتہ خاصکر ڈاکخانہ کا نام ھمیشہ خوش خط لکھیے -

(۵) خط و کتابت میں خریداري نمبر کا حوالہ ضرور دیں -

نوٹ — مندرجہ بالا شرائط کي عدم تعمیلي کي حالت میں دفتر جواب سے معذور ھے اور اس وجہ سے اگر کوئي پرچہ یا پرچے ضائع ھوجائیں تو دفتر اسکے لئے ذمہ دار نہ ھوگا -

(منیجر)

شـــرح اجـــرت اشتـــھـــارات

—*—

میعاد اشتہار	في صفحہ	في کالم	نصف کالم	نصف کالم سے کم
ایک ھفتہ ایک مرتبہ کے لئے	۱۵ روپیـہ	۱۰ روپیہ	۷½ روپیہ	۸ آنہ في مربع انچ
ایک ماہ چار مرتبہ "	۵۰ "	۳۰ "	۲۰ "	۷ آنہ " " "
تین ماہ ۱۳ " "	۱۲۵ "	۷۵ "	۴۵ "	۶ آنہ " " "
چھہ ماہ ۲۶ " "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۷۵ "	۵ آنہ " " "
ایک سال ۵۲ " "	۳۰۰ "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۴ آنہ " " "

(۱) ٹائیٹل پیج کے پہلے صفحہ کے لیے کوئي اشتہار نہیں لیا جائیگا - اسکے علاوہ ۳ صفحوں پر اشتہارات کو جگہہ دیجائیگي -

(۲) مختصر اشتہارات اگر رسالہ کے اندر جگہہ نکال کر دیے جائیں تو خاص طور پر نمایاں رھیں گے لیکن انکي اجرت عام اجرت اشتہارات سے پچیس فیصدي زائد ھوگي -

(۳) ھمارے کارخانہ میں بلاک بھي طیار ھوتے ھیں جسکي قیمت ۸ آنہ في مربع انچ ھے - چھاپنے کے بعد وہ بلاک پھر صاحب اشتہار کو واپس کردیا جایگا اور ھمیشہ انکے لئے کارآمد ھوگا -

شرائـــط

(۱) اسکے لئے ھم مجبور نہیں ھیں کہ آپکي فرمایش کے مطـــابق آپکو جگہہ دیں ' البتہ حتي الامکان کوشش کي جاے گي -

(۲) ایک سال کے لئے اشتہار دینے والوں کو زیادہ سے زیادہ ۴ اقساط میں ' چھہ ماہ کے لئے ۲ اقساط میں ' اور سہ ماھي کے لئے ۳ اقساط میں قیمت ادا کرني ھوگي اس سے کم میعاد کے لئے اجرت پیشگي ھمیشہ لي جائیگي اور وہ کسي حالت میں پھر واپس نہوگي -

(۳) منیجر کو اختیار ھوگا کہ وہ جب چاھے کسي اشتہار کي اشاعت روک دے ' اس صورت میں بقیہ اجرت کا روپیہ واپس کردیا جاے گا -

(۴) ھر اُس چیز کا جو جوے کے اقسام میں داخل ھو ' تمام منشي مشروبات کا ' نحش امراض کي دواؤنکا اور ھر وہ اشتہار جسکي اشاعت سے پبلک کے اخلاقي و مالي نقصان کا ادنی شبہہ بھي دفتر کو پیدا ھو' کسي حالت میں شائع نہیں کیا جاے گا -

نوٹ — کوئي صاحب رعایت کے لئے درخواست کي زحمت گوارا نہ فرمائیں - شرح اجرت یا شرائط میں کسي قسم کا رد و بدل ممکن نہیں -

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين
القرآن الحكيم

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

AL-HILAL
Proprietor & Chief Editor :
Abul Kalam Azad.
7-1 McLeod street,
CALCUTTA.

Telegraphic Address.
"AL-HILAL"
Yearly Subscription, Rs. 8.
Half-yearly „ „ 4-12.

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

عنوان تلغراف
« الہلال »

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

جلد ۲ | کلکتہ: چہارشنبہ ۱۷ ربیع الثانی ۱۳۳۱ ہجری | نمبر ۱۲
Calcutta : Wednesday, March 26, 1913.

فہرست

— * —

تصاویر

— * —

التماس

— * —

نمبر ۷ ، ۸ ، جلد (۲) قبل از وقت ختم ہوگئے ہیں - دوبارہ چھپنے پر حاضر خدمت کئے جائیںگے شائقین ذرا توقف فرماویں -

منیجر

نا طرافدار" دول نے باب عالي کو ' متعدد یاد داشت بهیجي تهي' اور قسطنطنیه اور ایشیاء کے تاراج کی دهمکي دي تهي -

اس داستان بهر میں سب سے زیاده مزے کي بابت یه هے' که آسٹریا کهتي هے' که وه جو کچهه کر رهي هے' محض انسانیت کے لیے کر رهي هے' کیا یه صحیح هے ؟ کیا آسٹریا اتني انسانیت پرست هے ؟ اگر جواب اثبات میں هے ' تو سوال یه هے ' که اسوقت آسٹریا کي انسانیت پرستي کہاں تهي جب که مقدرنیه' البانیه' اور تهریس میں عورتوں کي چهاتیوں کے کاٹے جانے' بچوں کو نمایشي جنگ کے پهلو کي طرح للکا کے نشانه بنائے جانے ' اور نوجوانوں اور بوڑهوں کو بندوقوں کي باڑه سے اڑائے جانے کي روداد ین شائع هو رهي تهیں' مگر شاید نصاري کے نزدیک انسان صرف وه هے ' جو یسوع مسیح کي بادشاهت میں داخل هے' نهیں بلکه خاموشي کي وجه یه تهي مقدونیه وغیره میں جوکچهه هو رها تها ' وه بادشاه یسوع کے اس حکم کی تعمیل تهی ' که " میرے وه دشمن جو یه نهیں چاهتے ' که میں ان پرحکومت کروں ' ان کو یہاں لاو اور میرے سامنے ذبح کرو " -

صلح

سفراء دول نے بلغاریا کے وزیر اعظم کو شرائط صلح دیدیے هیں یه شرائط حسب ذیل هیں -

(۱) خط اینس و میڈیا کے جنوب کے تمام قطعات باستثناء البانیا حلیفوں کو دیدیے جائینگے -

(۲) حد بندي اور مستقبل جزائر دول کے هاتهه میں هو گا

(۳) ترکي کو کریٹ سے دست بردار هونا پڑیگا -

(۴) حلیفوں کو تاوان جنگ نهیں ملیگا ' مگر اسکے بد لے انکو اس کمیشن میں شرکت کا حق دیا جائیگا ' جو پیرس میں اس غرض سے بیٹهے گا ' که عثماني قرض کا منصفانه (؟) فیصله کرے' ترکي کو بهي اسمیں شرکت کا حق هوگا -

(۵) جوں هي یه شرائط منظور هو جائینگے' جنگ فوراً موقوف هو جائیگي -

بلغاریا اور سرویا نے یه جواب دیا هے که وه مشوره کے بعد جواب دینگے -

* * *

اشقودره' سقوطري' اور ادرنه کي شاندار مدافعت نے دنیا کو محو حیرت بنا دیا هے' مگر اسکي یه قدر کي گئي هے' که با وجود غیر مفتوح هونے کے بلقان کو دلوائے جارهے هیں' اس تقریب سے همیں وه وقت یاد آتا هے' جب که یونان و ترکي میں جنگ هوئي تهي' اور یونان کو ترکوں کے مفتوحه مقامات بهي دلوا دے گئے تهے - مسٹر گلیڈسٹن نے کہا تها " که هلال کے پاس سے صلیب کے پاس آسکتا هے لیکن جو صلیب کے پاس آجائے وه هلال کے پاس واپس نهیں جا سکتا -

واقعه یه هے که یورپ همیشه اسي مقوله پر عمل کرتا رها هے' مگر فرق یه هے' که یه مقوله مسٹر گلیڈسٹن کے دل و عمل کے ساتهه' زباں پر بهي تها' مگر اور لوگوں کے صرف دل اور عمل میں هے " -

حدود البانیا

ریوٹر کو معلوم هوا هے که ' البانیه کے حدود کا پر خار مسئله باهم سفراء دول میں طے هوگیا هے' اور آئنده اسي فیصلے کا نفاذ هوگا ' کیا طے هوا هے ؟ یه پوشیده هے اور وقت مناسب تک پوشیده رهیگا -

ایک مجاهد صلیبي اور انگلستان

۲۰ مارچ کو دار العوام میں شاه یونان کي موت پر موجوده شاه یونان' یونانیوں' ملکه الیگزنڈرا ' شاهنشاه جارج پنجم' کے ساتهه همدردي اور تعزیت کے ووٹ کي تحریک کرتے هوے' مسٹر ایسکویتهه وزیر اعظم انگلستان نے کہا که " اس بے مقصد جرم کي خبر (جس نے لاکهوں انسانوں کو غمگین بنادیا هے) دنیا سکته میں رہ گئی هے'

مسٹر موصوف نے کہا ' که یه امر خاص طور غم انگیز هے' که یه حمله ایسے وقت کیا گیا ' جب که وه اپني امیدوں کو بار آور هوتے هوے دیکهنے والے تهے' آخر میں مسٹر موصوف نے کہا ' که اس ماتم میں یونانیوں کے ساتهه برطانیه کي شرکت کے معقول وجوه موجود هیں' مسٹر بونرلا نے تائید کي ' رزولیوشن پاس هوگیا -

* * *

الشجا یبعث الشجا

مسٹر ایسکویتهه کي مرثیه خواني سے همیں بلقان کے وه صدها خانماں برباد مسلمان خاندان یاد آگئے ' جنکي خاتونیں بے عصمت کي گئیں ' بچے نمایشي جنگ کے پهلوں کي طرح کاٹے گئے' اور مرد بندوقوں اور سنگینوں کا نشانه بنائے گئے' اور " بار آوري امید " کے فقرے نے تو قیامت هي کي نمک پاشي کي - پس اسوقت هم بهي مسٹر ایسکویتهه کي طرح پر فغاں هیں' بلکه ان سے زیاده ' انکے صرف ایک داغ لگا هے' اور یہاں داغ مجسم هیں ' ممکن تها که هم بهي هندوستان کے بعض اجیر نوحه گروں کي طرح ماتم کي صفیں بچهاتے اور نوحه کرتے ' اور اگر هم ماتم کرتے' تو غالباً مسٹر موصوف سے زیاده درد انگیز و جگر دوز طریقے سے کرتے' مگر خداے عزیز و جلیل فرماتا هے که :—

انما ینهاکم الله عن الذین قاتلوکم فی الدین واخرجوکم من دیارکم وظاهروا علی اخراجکم ان تولوهم ومن یتولهم فاولئک هم الظالمون	الله تم کو ان هي لوگوں سے دوستي کرنے سے منع کرتا هے ' جن لوگوں نے تم کو دین کے واسطے قتل کیا هے' اور تم کو تمهارے گهروں سے نکالا هے' اور تمهارے نکالنے میں مدد دي هے' جو لوگ ان سے دوستي کرتے وه هي (مسلمانوں کے حق میں) ظالم هیں -

اس بناء پر همارا عقیده هے که صلیبي مجاهد کي عزاداري کرنا خدا قادر و قهار کی اور اسکے ملائکه کي لعنت کا مستوجب هونا هے' پس هم نهیں چاهتے' که دنیاوي بادشاه کے لیے آسماني بادشاه کي لعنت کے مستوجب هوں ' اور غالباً همارا دنیاوي بادشاه بهي نهین چاهتا ' که ایسي عزاداري میں شریک هوں جسمیں شریک هونا مذهباً همارے لیے حرام هے -

کم من فئة قلیلة غلبت فئة کثیرة باذن الله

حق کي فتح

یونیورسٹي ڈیپوٹیشن

الحمد لله هنگامه باطل پرستي میں مظلوم حق کي صدا بیکار نهیں گئي ' یونیورسٹي ڈیپوٹیشن ٹوٹ گیا ' فونڈیشن کمیٹي از سر نو کام کریگي' یه دوسرا دفعه هے' که قلت کو کثرت پر حریت کو استبداد پر اور حق کو باطل پر فتح هوئي هے' ان في ذالک لایة لقوم یعقلون -

جلسه لیگ

هماري تو شروع هي سے راے تهی ' که جب تک لیگ کے قوام میں استبداد پرست ارباب زر کا عنصر غالب هے' اسوقت اسکي اصلاح سے قوم مایوس رهنا چاهیے' ابکي جلسه سے معلوم هوا ' که قوم اس نکته کو ایک حد تک سمجهنے لگي هے ' حاضرین کي تعداد غیر معمولي طور پر کم تهي ' پبلک نے تو گویا بائیکاٹ هي کردیا تها -

" سیلف گورنمنٹ " کے ساتهه " سوٹ ابل " کي قید پاس هوگئي اور کیوں نه هوتي -

خود کوزه خود کوزه گر و خود گل کوزه

هم آئنده نمبر میں ان شاء الله العزیز' اپنے افکار و آرا ظاهر کرینگے -

شذرات

—:○*○:—

هفتهٔ جنگ

—:*:—

چتلجا ۱۷ تک عثماني سرکاري روداد جنگ کے بموجب خطوط چتلجا پر کوئي حمله عام نهیں هوا ' خفیف مفارشات (اسکریمشیز) هوتے رهے - ۱۹ کو عثماني پیادہ فوج ایک پر جوش معرکے کے بعد فتحیاب هوئي' فتحیابي کے بعد بهي تمام خطوط پر دشمن سے معرکه آرا هوتي رهي - ۲۱ کو صوفیا کے ایک تار سے معلوم هوتا هے' که دو ترکي ڈویژنوں نے بلغاریا کے میمنه پر حمله کیا ' شدید جنگ هوئي' ترکي فوج پانچ سو مقتول و مجروح چهوڑ کے پسپا هوئي' شام کو پهر حمله آور هوئي' پهر پسپا کر دیگئي - ۲۳ کے عثماني سرکاري تار سے (جو هندوستان کے عثماني قونصل عام) کو موصول هوا هے' معلوم هوتا هے که خطوط چتلجا پر سکون طاري هے -

ان خبروں سے صاف طور پر معلوم هوتا هے ' که چتلجا میں خطوط کے استحکام اور فوج محافظ کے جوش و همت میں کوئي فرق نهیں آیا هے ' فوج برابر نکل کے حملے کرتي هے' اور جیسا که قاعدہ هے کبهي کامیاب هوتي هے اور کبهي نا کام -

ادرنه ۲۰ کو عثماني فوج نے دشمن کے اگلي پوزیشنوں پر گوله باري کي' عثماني سرکاري تار سے معلوم هوتا هے' که دشمن کي فوج آتشباري کي تاب نه لاسکي اور بهت سے خندق چهوڑ کے پیچهے هٹ گئي - ۲۲ کو ادرنه سے براہ راست لندن میں اس مضمون کا تار موصول هوا هے' که مدافعت بهادرانه طور پر جاري هے' قلعے پوري طرح مضبوط هیں' انتظام کامل طور بر قرار هے غذا افسر تقسیم کرتے هیں' ۲۰ کا صوفیا کا تار بیان کرتا هے' که حمله عام کیا گیا' جسمیں حمله آور مشرق کے دو قلعه بند نقطوں پر قابض هوگئے -

دریاے اسٹمبي اب تک تو دنیا کو یه یقین دلایا گیا تها' که البانیه بالکل فتح هوگیا مگر ۲۵ کے سٹنجي سے آئے هوے تار سے معلوم هوتا هے' که البانیه کے دریاے اسٹمبي میں جاوید پاشا جانبازانه مدافعت کر رهے تهے ' مگر آخرکار ۲۵ کو پاشاے موصوف نے مع ۱۵ هزار فوج کے سرويي فوج کے آگے هتیار ڈالدیے (؟)

یدپلیني دراز و سے جانب جنوب و مشرق ۷۵ میل کے فاصله پر ایک تیپلیني نامي ایک مقام تها اتهینس کے ۲۷ کے تار سے معلوم هوتا هے' که یونانیوں نے اس پر بهي قبضه کرلیا هے -

حملهٔ عربي

آج آپ شؤن عثمانیه میں طرابلس الغرب کے زیر عنوان چند خوشگوار و امید افزا خبریں پڑهینگے' یه خبریں عثماني ذرائع کي هیں' انکا خفیف پر تو آپ رومه کي اس تار برقي میں بهي دیکهینگے' جو ذیل میں درج کیجاتي هے -

۲۴ مارچ رومه '

باروني بے کے زیر قیادت عربوں کے هاتهوں اطالوي بهت دق هورهے هیں' حملوں کو موقوف کرنے کے لیے' دو اطالوي کالموں نے حمله کیا ' اور گیرین سے جنوب کي طرف ایک مضبوط موقف (پوزیشن) پر دست بدست جنگ کي' عرب ۲۲۰ مقتول چهوڑ کے چلے گئے ' اطالویوں کے ۲۴ زخمي هوے ' اور ۱۳ کام آئے

آپ کو اس سے اتنا معلوم هوگیا هوگا ' که عربوں برابر حملے کر رهے هیں' رهي مقدار نقصانات کي صحت و عدم صحت تو اسکا تجربه آپکو سنه ۱۱ ع میں اچهي طرح هوچکا هے -

* * *

ممالک اسلام میں خانه جنگي کے آثار

جاوا کوبي میں عام طور پر' مسلمان اور کیتهولک ارتهوڈکس هونے پر علانیه مجبور کیے جارهے هیں' اس سلسله میں نه معلوم کتنے امام مسجد علماء اور مشائخ شهید کیے گیے' ان تمام مسلم کشي کي خبروں کے جواب میں تو تمام یورپ نے صرف اس کهنے پر اکتفاء کیا که جنگ میں ایسا هي هوتا هے' مگر حال میں پیلک نامي ایک پادري کے قتل نے ' تمام کیتهولک دنیا میں آگ لگادي هے ' وائنا میں اس واقعه کي تفصیل یه بیان کي گئي هے' که اولاً پیلک سے ارتهوڈکس هونے کي فرمایش کي گئي' جب اس نے انکار کیا' تو اسکو دهمکایا گیا ' جب وہ تهدید سے بهي متاثر نه هوا ' تو اسکے کپڑے چاک کر ڈالے گئے اور اسکو اسقدر مارا گیا که اسکي پسلیاں اور هاته پیر ٹوٹ گئے ' اور وہ زمین پر گر پڑا' مگر اب بهي وہ ارتهوڈکس نه هوا ' آخر ایک شخص نے اسکے جگر میں سنگین بهونکدي اور وہ مرگیا -

ایک آسٹروي جهاز " اسکوڈرا " نامي گرفتار کرلیا گیا هے' اور جبراً سرویي فوج کي نقل و حرکت میں استعمال کیا جا رها هے' سقوطري پر گوله باري میں آسٹریا کا ایک یتیم خانه' خانقاہ' اور چند اور عمارتیں منهدم هوگئي هیں - ان وجوہ سے آسٹریا اور مانٹي نیگرو کے تعلقات نهایت تلخ هورهے هیں -

عام طور یقین کیا جاتا هے' که پولا سے آسٹروي بیڑے کي روانگي کا تعلق انهي واقعات سے هے' گو سرکاري طور روانگي کي وجه حسب عادت نمایشي جنگ بیان کي گئي هے -

حال میں آسٹریا نے مانٹي نیگرو سے حسب ذیل مطالبات کیے تهے -

(۱) قتل پادري کي تحقیقات آسٹروي قونصل کے سامنے کي جائے -

(۲) تبدیل مذهب کي کاروائي فوراً موقوف کردیجائے ' اور اس قسم کے جسقدر واقعات اسوقت تک هوے هیں' وہ سب کالعدم سمجهے جائیں -

(۳) " اسکوڈرا " فوراً چهوڑ دیا جاے -

(۴) اسقوطري کے غیر ملکي لوگوں کو شهر چهوڑنے کي اجازت دیجائے -

مانٹي نیگرو نے نمبر اول کے جواب میں پادري پر بغاوت کا الزام لگایا هے' نمبر دوم کي واقفیت سے انکار کیا هے' نمبر سوم کے بابت فوري تحقیقات کا وعدہ کیا هے - اور نمبر چهارم کے منظور کرنے سے انکار کیا هے مگر یه اطمینان دلایا هے' که آیندہ آتشباري کا رخ صرف قلعوں کي طرف هوگا -

مگر آسٹیریا کے نزدیک یه تمام جوابات ناکافي هیں ' اسلیے اس نے الٹیمیٹم دیدیا هے' که اگر غیر ملکي باشندوں کے ترک اسقوطري تک گوله باري موقوف نه رهي ' تو وہ فوجي طاقت سے کام لیگي - اس الٹیمیم کي وجه سے مانٹي نیگرو پر غیر معمولي خوف و اضطراب چهایا هوا هے - اس نے اپنے حلیفوں کو اسکي اطلاع دي هے' اور دول کے سامنے یه اعتراض کیا هے' که یه کاروائي ناطرفداري کے خلاف هے - مگر سوال یه هے' که اسوقت مانٹي نیگرو کهاں تها جب " سخت

جنگ کا سرچشمه وحشت نهیں بلکه "خود کامي" هے ' جسکے پیش نظر کبهي " اسباب زندگي " اور کبهي " افسري و سیادت " هوتي هے -

تمدن و جنگ

تمدن مانع جنگ هے یا محرک جنگ ؟ یه ایک سوال هے ' جس پر بارها خامه فرسائیاں هو چکي هیں ' قناعت بخش جواب کے لئے ' پہلے دو امور پر غور کر لینا ضروري هے :

(۱) اسباب جنگ کیا هیں ؟

(۲) تمدن کا ان پر کیا اثر پڑتا هے ؟

هم نے ابهی بیان کیا هے ' که جنگ کا سرچشمه " اسباب زندگي " یا " سیادت " کے لئے انسان کي خود کامانه کوشش هے - تمدن نے زندگی کو نهایت پُر تکلف اور گران کر دیا هے ' اور یه ظاهر هے ' که زندگي جسقدر پُر تکلف هوتي جائیگي ' اتني هي زیاده اسباب زندگي کي ضرورت هوگي اور جسقدر زیاده ضرورت هوگي ' اسي قدر اسکے لئے انسان زیاده سرگرمي سے کوشش کریگا -

سیادت کا آغاز فرق مراتب سے هے ' اور فرق مراتب کا آغاز تمدن سے - جب تک کوئي قوم متمدن نهیں هوتي ' اسوقت تک تمام افراد یکساں حیثیت سے رهتے هیں ' لیکن جسقدر انمیں تمدن آتا جاتا هے ' اسي قدر فرق مراتب پیدا هوتا جاتا هے ' اور جسقدر فرق مراتب واضح هوتا جاتا هے ' اسیقدر جاه پسند افراد میں سیادت طلبي کا شوق پیدا هوتا جاتا هے -

تم اگر ایک محض وحشي قبیلے میں جاؤ ' تو نشست و برخاست ' گفتار و کردار ' وضع و قطع ' غرض کسیطرح سے بغیر دریافت کے یه نه معلوم کر سکوگے ' که ان میں شیخ القبیله کون هے ؟ لیکن اب اگر کسي گاؤں میں جاؤ ' تو وهاں تمهیں عام آبادي میں کچهه فرق نظر آئیگا - گاؤں سے کسي قصبے میں جاؤ وهاں فرق کیسیقدر زیاده نمایاں معلوم هوگا ' اور پهر شهر میں اس سے زیاده ' اور اگر کسي دربار شاهي میں جاؤ گے ' تو فرق مراتب کا ایک محیر العقول طلسم زار دیکهوگے !

غور کرو که صحرا ' گاؤں ' قصبه ' شهر اور دربار میں بعض امور مشترک هیں اور بعض مفترق هیں - امر مشترک یه هے ' که هر جگه بالا دست و زیردست هیں ' اور امر مفترق یه هے ' که بعض جگه بالکل تمدن نهیں ' بعض جگه تمدن هے ' مگر ناقص ' بعض جگه کامل تر ' اور بعض جگه (اس زمانه کے اعتبار سے) کامل ترین ' جهاں تمدن نهیں هے ' وهاں دونوں طبقوں کا فرق غیر ظاهر ' جهاں تمدن کم هے ' وهاں ظاهر هے مگر کم ' جهاں پورا تمدن هے ' وهاں پوري طرح یه فرق ظاهر هے - پس اس سے صاف ظاهر هوگیا ' که تمدن سیادت طلبي کے لیے محرک ' اور باعث هے - اس علم کے بعد ' که تمدن اسباب جنگ کو کم کرنے کے بدلے بڑهانے والا هے ' بآساني فیصله کیا جا سکتا هے ' که تمدن مانع جنگ هے یا محرک جنگ ؟

ایک بدیهی شهادت

یورپ کے تمدني تقدمات اسقدر روشن هیں ' که اُن کے بیان کي ضرورت نهیں ' لیکن با ایں همه جنگ کي بابت اسکي کیا حالت هے ؟ اسکا جواب ایک مشهور نقاد مورخ کي زباني یه هے :

وه (Self-love) متمدن اقوام میں غیر متمدن اقوام سے قوي تر هے ' کیونکه علم انسان کے دائرۂ عقل کو وسیع ' اور مطالب کو کثیر کردیتا هے ' جسکي وجه سے اسکے ضروریات بهي بڑه جاتے هیں ' اور اسکو کشاکش کے لیے مجبور کرتي هیں - وه قومیں جو اپني فطري حالت میں باقي هیں ' باوجودیکه تاخت و تاراج اور یورش و جنگ میں ڈوبی هوئی هیں ' لیکن پهر بهي اُن میں ایسے اخلاق پائے جاتے هیں ' جو طمع کي شدت کو کم کردیتے هیں - میري مراد اس سے وه عادت هے ' جسکو (Chivalry) (۱) کہتے هیں ' یه عادت خونریزي اور جنگ کے موقوف کرنے میں بهي ' بارها اسیطرح کامیاب هوئي هے ' جسطرح که بارها جنگ کا سبب هوئي هے -

متمدن اقوام کي جنگ تمامتر شخصي مطامع پر مبني هوتي هے ' انمیں " شیو الیري " کا مطلقاً وجود نهیں هوتا ' چنانچه اسي بناء پر لوگ کہتے هیں که " سیاست کے دل نهیں " -

" متمدن قوموں میں هر قوم اپنے همسایوں کي طرف حسد کي نگاه سے دیکهتي رهتي هے ' اگر اسکي قدرت میں یه هوتا ' که وه سب کو اپنے زیر نگیں کرلے ' تو هرگز دریغ نه کرتي ' مگر چونکه یه اسکے بس میں نهیں هے ' اسلیے وه بلي کي طرح دبکي هوئي ' هر ایسي فرصت کے انتظار میں بیٹهي رهتي هے ' جسمیں وه اچک کے کسي شهر پر قبضه کرلے اور اپنے حدود سلطنت کو وسیع کرسکے - یه صحیح هے ' که وه کسی عذر کے بغیر تلوار نهیں نکالتي ' مگر اکثر عذر فرضي اور غلط هوتے هیں " -

" جب کوئي سلطنت دوسري سلطنت کا کوئي ملک لینا چاهتي هے ' تو پہلے وه یه دیکهتي هے ' که وه اس پر غالب آسکتی هے یا نهیں ' اگر غالب آسکتي هے ' تو پهر کوئي نه کوئي عذر تلاش کر لیتي هے ' اور اس عذر کي بنا پر اعلان جنگ کر دیتي هے ' لیکن اگر غالب نهیں آسکتي ' تو اس سے قوي تر عذروں کے موجود هوتے هوے بهي جنگ کا نام نهیں لیتي " -

جنگ کے لیے سبب آفریني

فاضل نقاد نے جنگ کے لیے متمدن اقوام کي سبب آفریني کي بابت جو کچهه لکها هے ' گو وه حرف بحرف صحیح هے ' مگر تاهم چند مثالوں کا طالب هے -

* * *

هندوستان دنیا کي تمام حوصله مند قوموں کا منظور نظر رها هے - عهد قبل تاریخ سے لیکے اسوقت تک هر عالي حوصله قوم نے اسکے حاصل کرنے کي کوشش کي هے - اسلیے کوئي وجه نه تهي ' که فرانس کو اسکا خیال نه هوتا ' اس کے علاوه وه ایک مدت تک بعض قلعات پر حکومت بهي کرچکا تها - مصر هندوستان کي کنجي هے ' اور بجاے خود بهي سر سبز اور زرخیز ملک هے ' ان گونه گون ترغیبات کي وجه سے فرانس کے اولوالعزم جنرل نیپولین کے دل میں فتح مصر کا خیال پیدا هوا - اس نے فرانسیسي حکومت کے ممبروں کي ایک مجلس مدعو کي ' جسمیں فتح مصر کا اراده ظاهر کیا ' وجوه بیان کرتے هوے کہا که " وه (مصر) دنیا کي سر سبز ترین زمینوں میں سے هے ' اور هندوستان کا راسته هے " دیگر ممبران حکومت نے اس تجویز سے اتفاق کرنے میں تردد کیا ' تو نپولین نے کہا ' که اگر اسکي تجویز سے اتفاق نه کیا گیا ' تو وه اپنے عهدے سے مستعفي هو جائیگا ' مجبوراً تجویز منظور کي گئي ' نیپولین بیڑا لیکے اسکندریه کے ساحل پر آیا ' لیکن داخل هوا ' تو باشندوں میں ایک فرمان اس مضمون کا شائع کیا ، که " هم اسلیے یہاں آئے هیں ' که تمهارے ظالم حکمرانوں کے پنجے سے تم کو نکالیں اور فرانسیسیوں کے ساتهه جو بد سلوکیاں انهوں نے کي هیں ' انکا انتقام لیں " -

---

(۱) (Chivalry) دراصل ایک فرانسیسي نژاد کلمه (Chevalier) هے ' جس نے انگریزي قالب میں آکے یه صورت اختیار کر لي هے -

موخر الذکر ایک فرانسیسي اسم صفت (Chevalier) کا حاصل صفت هے ' اس اسم صفت کے معني اولین اسپ سوار اور معني ثاني نائٹ کے هیں - نائٹ هڈ کے عناصر توام تین صفات سمجهے جاتے تهے (۱) نیک نهادي (۲) بسالت (۳) اسلحه بازي میں چابکدستي -

شیوالیرے کے معني ثاني ان صفات ثلاثه کا مجموعه هیں - عربي میں اسکا ترجمه اریحیت و نجدت دو لفظوں میں هوا هے - ۱۲ منه

۱۷ ربیع الثانی ۱۳۳۱ ہجری

—:○*○:—

اتحاد - یورپ

— * —

(۱)

— * —

تمهيد اور انسان كي ابتدائي حالت

قديم ترين زمانے ميں انسان كي غذا كي حالت يه تهي' كه درختوں كے برگ و بار اور خودرو نباتات كهاتا ' اور چشموں اور درياؤں كا پاني پيتا تها' جب يه چيزيں ختم هو جاتيں' تو انكي نيابت كمزور اور سريع الحصول حيوانات كرتے ' انسان انكو پكڑ ليتا اور كچا كها جاتا' كچا اسليے' كه اسوقت فن طبخ عالم وجود ميں نهيں آيا تها ' جب جانور بهي ختم جاتے تو اس جگهه كو چهوڑ كے كسي اور جگهه چلا جاتا '

قيامگاه كے ليے وه هميشه قرب آب كو ترجيح ديتا تها ' تاكه پينے كے ليے پاني' اور كهانے كے ليے خودرو درخت اور پاني پينے كے ليے آنے والے جانوروں كے كافي ذخيره تـك اسكا دست رس رهے ' اس طرح عرصه تـك انسان خانه بدوشانه زندگي بسر كرتا ر عرصه ميں كبهي كبهي ايسا بهي هوا ' كه اتفاق سے دو يا دو ے خاندان ايک هي وقت ميں ايک هي مقام پر پهنچے -

انسان خود كام پيدا كيا گيا هے' اسليے بمقتضاے فطرت هر ، كي خواهش هوئي ' كه وهي اس جگهه فروكش هو' انميں سے هر ايک نے چاها ' كه دوسرا چلا جائے' مگر خود نهيں گيا - زباني گفتگو هوئي ' مگر كچهه طے نه هوا ' بات بڑهي ' اور قدرتي سادہ ترين هتيار يعني دانت ' هاتهه' اور پير كام كرنے لگے - (غالباً) دنيا كي سب سے پهلي جنگ اسي طرح وقوع پذير هوئي -

ايسا بارها هوا ' كه غذا كي ضرورت هوئي' جستجو كي ' مگر كاميابي نهيں هوئي' يا ايسے وقت ضرورت هوئي' جسوقت كه جستجو نا ممكن تهي - ان تلخ تجارب نے انسان كو حفظ ما تقدم كے ليے غذا جمع كرنے كي تلقين كي ' كچهه صديان اسي حالت ميں گذريں - اس عرصه ميں انسان نے تمدن ميں ترقي كي' اور ضروريات اور گردو پيش كے حالات كي رهنمائي سے زراعت اور جانوروں كي پرورش شروع كي - خشک ساليوں اور امراض نے انسان كو بتايا' كه احتياط يه هے' كه جسقدر زياده اسباب زندگي پر قبضه هوسكے كرليا جائے - اس جذبه نے فطرتي خود كامي كے ساتهه آميز هو كے ' يه خيال پيدا كيا ' كه اگر ممكن هو تو ان اسباب زندگي پر بهي قبضه كرليا جائے' جو دوسروں كے زير تصرف هيں - اسكے ليے ضرورت قوت كي تهي' اسليے هر خاندان نے اپنے اور اپنے رشته دار خاندانوں كے اركان سے جتهے تيار كيے' اور دوسروں كے زير تصرف اسباب زندگي پر يورش كرنے لگے -

نسـل ميں افزايش هوئي ' اسكے عـلاوه چهـوٹي چهوٹي جماعتيں حمله يا مدافعت كو كامياب بنانے كے ليے' متحده كوششيں كرنے لگيں - اسطرح چهوٹي چهوٹي حمله آور ٹوليوں نے بڑي بڑي فوجوں كي شكل اختيار كرلي ' اور معمولي حمله كے بدلے اب بڑي بڑي جنـگيں برپا هونے لگيں - اسوقت ايک ايسے شخص كي ضرورت محسوس هوئي' جو ان هزاروں مقاتلين كو لڑا سكے - ظاهر هے كه اس منصب كا مستحق وهي هوسكتا هے' جو اوروں سے زياده شجاع' زياده دانشمند' اور امور جنـگ سے زياده باخبر هو - ممكن تها كه نوجوانوں ميں دانشمند تر اور شجاع تر ملجاتے' مگر اسكا كيونكر اطمينان هوتا ' كه جوش شباب انهيں شجاعت كے حدود سے نكال كے' تهور كي حد تک نه ليجائيگا - اسكے علاوه دانشمندي تجربے كي نياز مند هے' اسليے يه خدمت ان سالخورده افراد كے سپرد كي گئي ' جو شجاعت و دانشمندي كے ساتهه تجربه كاري كي صفت بهي ركهتے تهے -

ايک شخص كي چشم و ابرو كي گردش پر هزاروں انسانوں كا جنبش كرنا' انساني حيات كا سب سے بڑا منظر هے - شيوخ قبائل نے خدمت سالاري حاجت روائي كے ليے لي تهي' مگر اب شان و عظمت افسري سے جو ذوق آشنا هوے' تو انكو سالاري ميں لطف آنے لگا - مقاتلين نے جنـگ ضرورتاً كي تهي' مگر جب فتح و ظفر نے انكو سربلندي سے روشناس كيا ' تو شيوخ كي طرح انكو بهي جنـگ ميں لطف آنے لگا ' نتيجه يه هوا ' كه اب جنـگ اسباب زندگي كے بدلے جلال سالاري اور لطف سربلندي يا بالفـاظ ديگر كشورستاني اور حكمراني كيليے هونے لگي -

سـرچشمـهٔ جنـگ

نيپولين كهتـا هے " جنـگ ايک وحشيانه حركت هے " بالفاظ ديگر جنـگ كا سرچشمه وحشت هے - ممكن هے كه سرچشمهٔ جنـگ كي بابت نيپولين كي راے صحيح هو' مگر جهاں تـك هماري راے كي پرواز هے' يه خيال صحيح نهيں - دنيا هزاروں برس آگے نكل آئي هے' يورپ ميں آفتاب علم نصف النهار پر هے ' خروش تمدن و تهذيب سے كارزار هستي پر آهنـگ هے' يادگار هاے وحشت كے محو كرنے كے ليے عرقريز كوششيں هو رهي هيں ' وحشت اور همجيت سے هر شخص (غلط يا صحيح طور پر) تبري كر رها هے' مگر با اين همه ' بقول ايک تشبيه طراز كے " يورپ آخري اشاره جنـگ كي منتظر مسلح اقوام كا كيمپ هے - "

پس اگر جنـگ كا سرچشمه وحشت هوتي' تو آج كم ازكم يورپ سے جنـگ كا تمام ساز و سامان محو هو جاتا' حالانكه اس متاع كي سب سے بڑي منڈي وهي هے !

اب سوال يه هے' كه اگر جنـگ كا سرچشمه وحشت نهيں' تو پهر كيا هے ؟ موجوده علم الاخلاق كا يه ايک بنيادي مسئله هے' كه خود كامي اور خود دوستي (Self love) نوع انساني ميں دو عالمگير جذبے هيں دنيا ميں ايک شخص بهي ايسا نهيں مليگا ' جو خود دوستي سے خالي هو' يهي خود دوستي اور خود كامي قدرتي طور پر باهمي منافست و تصادم كا باعث هوتي هيں - اور هر قوم ' هر جماعت ' هر خاندان ' بلكه هر فرد يه چاهتا هے ' كه دنيا كي بهترين چيزيں صرف اسي كے قبضه ميں رهيں ' اور اگر نهيں هيں' تو آجائيں -

افسري و سيادت گو پر خطر هيں' مگر دلكش هيں' گو موجوده حالت ميں اهل هند اسكا اندازه نهيں كرسكتے -

انسان كي خود دوستي و خود كامي اسكو ترغيب ديتي هے' كه جسطرح ممكن هو' لطف سيادت سے بهره ياب هو - پس درحقيقت

انگلستان

جنگ کریمیا ــــ ٦ کرور ۹۰ لاکهه پونڈ اور ۲۷ هزار نفوس -

جنگ جرمن و انگلستان ۱۸ کرور ۲۰ لاکهه پونڈ تعداد نفوس غیر معلوم

جنــگ انــگلستان و فرانس - ۸۳ کرور ۱۰ لاکهه پونڈ - تعداد نفوس غیر معلوم -

فــرانــس

جنگ کریمیا ــــ ۹ کرور ۳۰ لاکهه پونڈ اور ۴ لاکهه ۲۴ هزار نفوس -

جنــگ فرانس و پروشیا ــــ ۳۱ کرور ۹۰ لاکهه پونڈ اور ۱۳۸۸۷۰ نفوس -

روس

جنگ کریمیا ــــ ۱۴ کرور ۲۰ لاکهه پونڈ اور ۹۵ هزار نفوس -

ان چند نامکمل تخمینوں سے اندازہ هو سکتا هے' که معمولی جنگوں کے علاوہ صرف ۱۹۰۰ مشہور جنــگوں میں کتنی جانیں اور کسقدر مال ضائع هوا هوگا ؟

مشاهیر یورپ کے اقوال

ان عظیم الشان نقصانات کی بناء پر' مشکل سے کوئی ایسا فلسفی ملیگا ' جس نے جنگ کی نکوهش نه کی هو' مگر ایک فلسفی سے جنگ کی نکوهش عجب نہیں' تعجب تو یه هے' که خود بعض ان لوگوں نے جنــگ کو برا کہا هے ' جنکا شمار دنیا کے مشہور سپه سالاروں میں هے ' چنانچه (نیپولین) کہتا هے که " جنگ ایک وحشیانه اور بربری حرکت هے ' خواہ وہ کتنی هی شکلیں بدلے ' مگر بهر حال وہ عہد وحشت کی ناگوار یادگار هے " (ولنــگٹن) کہتا هے :

" اگر تم ایک دن بهی جنــگ کو دیکهه لو' تو خدا سے دعا مانگو' که پهر وہ تمہیں روز جنــگ نه دکهائے " اسی کا یه مقوله هے : که " جنگ میں شکست سے بدتر فتح هے " -

ممنوعات جنـگ

کہا جاتا هے' که تمدن جدید کا یه ایک وصف امتیازی هے ' که اس میں جنــگ بهی پابند قانون هے ' گو واقعه یه هے' که وہ اس باب میں بهی آفتاب اسلام سے ضیاء اندوز هوا هے ' جیسا که هم آیندہ نمبر میں بشرط فرصت دکهائینگے -

ارباب تمدن کا بیان هے ' که ان قوانین کا مقصد شدائد جنــگ کوکم کرنا هے ' مگر افسوس که واقعات اسکی تصدیق نہیں کرتے - هم دیکهتے هیں هر روز مہلک سے مہلک تر اسلحه ایجاد هوتے هیں' پس اگر قوانین' جنــگ کی غرض اصلی شدائد کی تخفیف هوتی' تو ان اسلحه کی ایجاد یا کم ازکم استعمال ممنوع هوتا -

اصل یه هے' که تمدن و قانون باهمدگر لازم و ملزوم هیں ' جن قوموں میں تمــدن بالــکل نہیں - انمیں کوئی قانون نہیں ' اور جن قوموں میں جسقدر تمدن هے ' اسی قدر قانون بهی هے - چونــکه قرون اخری میں تمــدن نے غیر معمولی ترقی کی هے ' اسکا لازمی نتیجه یه هوا ' که قانون نے بهی اسی قدر ترقی کی ' اور صلح سے گزر کے جنــگ تــک پہنچگیا ' اور رفته رفته تمام زندہ قوموں کی زبانوں میں اس موضوع پر بهی ایک معتدل ذخیرہ ادب تیار هو گیا -

ان تمام قوانین کی تفصیل نہایت طویل هے' اسوقت هم ممنوعات جنــگ میں سے چند دفعات نقل کردیتے هیں -

(۱) هتیار رکهدینے کے بعد دشمن کو زخمی کرنا -

(۲) زخمیوں پر حمله کرنا -

(۳) دشمن کی طرف سے جب امان طلب کیجائے تو اسکی منظوری سے انکار کرنا -

(۴) گرفتاری کی حالت میں دشمن کی توهین و تعذیب کرنا -

(۵) دشمن پر اچانــک حمله کرنا -

(٦) ایسے گولوں کا استعمال' جس سے دشمن کے زخمیوں کو بے فائدہ تکلیف هو -

(۷) زهر میں بجهے هوے تیروں' پسے هوے شیشے' یا دم دم کی گولیوں کا استعمال کرنا -

(۸) آتشگیر گولوں کا استعمال' جب که فریقیــن جنــگ عیسائی هوں -

(۹) ایسے گولوں کا استعمال' جن کا وزن ۴ سو کیلوگرام سے زیادہ هو' یا جنمیں آتشگیر مادے بهرے هوں (یه دفعه سنه ۱۸٦۸ ع میں سینٹ پیٹر سبرگ کی کانفرنس میں طے هوئی تهی)

(۱۰) زهر کا استعمال' خواہ کنوؤں ' چشموں' نہروں وغیرہ میں ڈالا جاے ' یا کهانے میں ڈالا جاے' یا اسلحه اسمیں بجهائے جائیں -

(۱۱) بغیر اعلان جنــگ کے دفعه حمله کردینا -

(۱۲) جهوٹ بولنا - (مگر فتح و نصرت کی جهوٹی خبریں شائع کرنا بالکل جائز هے) -

(۱۳) عہد شکنی کرنا - (جیساکه اسوقت ریاستہاے بلقان کررهی هیں)

(۱۴) سامان کی گاڑیوں پر سرخ جهنڈا (جو مریضوں کی گاڑیوں کی علامت هے) نصب کرنا -

(۱۵) بل ڈوگ سے کام لینا کیونکه وہ درندہ هے -

(۱٦) تجارتی بندرگاهوں پر گوله باری کرنا -

(۱۷) عورتوں' بچوں ' اور بوڑهوں پر تلوار اٹهانا -

ان واقعات میں جو امور ضروری اور سودمند هیں - وہ وهی هیں جنکو اسلام تیرہ سو برس پہلے کهه چکا هے -

قوانین جنــگ کی زود شکنی

تاریخ بتاتی هے' که جب کبهی دو غیر مساوی قوموں میں جنــگ هوئی هے' تو تمام قوانین دفعه توڑدئے گئے هیں' اور قوی قوم نے اپنے حریف کو زک دینے کے لیے ' جو وسائل مناسب معلوم هوے هیں' اختیار کیے هیں - مثلا بوئروں اور انــگریزوں میں جنــگ هوئی - پهٹنے والے گولوں کا استعمال قانون جنــگ کی رو سے ممنوع تها' مگر انگریزوں نے استعمال کیا دم دم کی گولیاں سخت مہلک اور ممنوع الاستعمال هیں' مگر سنه ۵۷ کے غدر میں' انــگریزوں نے استعمال کیں - هتیار رکهدینے کے بعد حریف کی فوج پر هتهیار اٹهانا جائز نہیں ' مگر تسلیم پلونا کے بعد آدهه گهنٹه تــک روسی توپخانے پلونا پر گولے برسانے رهے - تجارتی بندرگاهوں پر گوله باری ممنوع هے' مگر اطالیا نے سنه ۱۱ میں ساحل بیروت پر گوله باری کی - غیر مسلح جوانوں ' بوڑهوں ' عورتوں ' اور بچوں ' کو قتل کرنا جائز نہیں ' مگر نخلستان طرابلس اور میدانہاے مقدونیه و تهریس میں بلا تمیز هر مسلم که ومه قتل کیا گیا - مختصراً یه که بقول حکیم (سولن) قانون تار عنکبوت هے جو اپنے سے کمزور کو دبا لیتا هے' مگر اپنے سے قوی سے ٹوٹجاتا هے پس واقعه یه هے که لا حکم الا القوہ -

هم کسی ایندہ اشاعت میں اس عنوان پر اسلامی نقطۂ نظر سے بحث کرینگے -

جزائر الغرب ایک زرخیز ملک ہے - فرانس کي دیرینه آرزو
تھي ' که وہ اسکي نو آبادیوں میں آجائے ' مگر اسکے لیے فرصت کا
منتظر تھا ' نیپولین نے جب مصر فتح کرنا چاھا ' تو اسکے لیے
الجزائر کے ایک یہودي مہاجن سے کچھه روپیه قرض لیا ' قرض
کي ادایگي میں عمداً دیر کي گئي - ایک دن فرانسیسي قونصل
امیر الجزائر کے پاس بیٹھا تھا ' قرض کا ذکر آیا ' تو فرانسیسي قونصل
نے کوئي سخت نا ملائم لفظ استعمال کیا ' جس پر امیر کو غصه
آگیا ' امیر کے هاتھه میں ایک پنکھا تھا ' اس نے وهي پنکھا قونصل

امیر الجزائر فرانسیسي قونصل کو پنکھے سے مار رہا ھے

کے منھه پر مارا - قونصل نے اسکي اطلاع اپني حکومت کو کي '
جزائر پر جنگ کیلیے یه علت کافي سے زیادہ تھي ' فوجکشي کي
گئي اور فتح کرلیا گیا -

* * *

سنه ۱۸۹۲ سے قبل تک تو تمام مورخین جنگ فرانس
و پروشیا کا ذمه دار فرانس کو قرار دیتے تھے ' مگر اسکا اصلي ذمه دار
کوئي اور تھا ' اور جو تھا بعد کو خود اس نے اقرار کرلیا -
اسي اجمال کی تفصیل یه ھے ' که فرانس اور جرمني میں
جب اسپین کي بابت اختلاف پیدا ھوا ' تو فرانس نے موسیو
(بنیدیٹي) کو شاہ پروشیا سے ملنے کیلیے بھیجا ' موسیو مذکور
شاہ پروشیا سے ۹ جولائي سنه ۱۸۷۰ ع کو (ایمس) میں ملا -

سفیر فرانس شاہ پروشیا سے گفتگو کر رہا ھے

اور اختلاف انگیز نقطه کے متعلق گفتگو کي ' شاہ نے موسیو
کو جواب نامنظوري کی صورت میں دیا ' مگر ایسے الفاظ
میں جنمیں توھین کا شایبه بھي نه تھا - (بسمارک) کو معلوم
تھا ' که شاہ کا جواب نامنظوري ھوگا ' لیکن وہ چاھتا تھا ' که جواب
کا لہجه سخت ھو ' تا که فرانس کو غصه آئے ' اور جنگ کا آغاز
اسي کي طرف سے ھو - جب بسمارک کو شاہ کے لطف آمیز جواب کا
علم ھوا ' تو اس نے سخت پیچ و تاب کھایا ' اور سونچنے لگا ' که اسکے
متعلق کیا کرنا چاهیے ؟ (بسمارک) اپنے (مفکرات خصوصیه) میں
جو اسکے مرنے کے بعد شائع ھوئي ھیں ' لکھتا ھے " میں نے
اراده کیا ' که اپنے عہدہ سے استعفاء دیدوں ' میں نے ایک پارٹي دي
جس میں مارشل (مولٹک) اور (رون) کو مدعو کیا - ھم لوگ
کھانے کي میز پر تھے ' که تار والا آیا ' اور مجھے ایک تار دیا - اس تار پر شاہ
کے مشیر خاص کے دستخط تھے - اور (ایمس) سے آیا تھا ' جب
اسکا مضمون پڑھا گیا ' تو میں نے دیکھا ' که سفیر فرانس کے مقابله میں
شاہ کي کمزوري سے ' میرے دونوں ھم صحبتوں کے چہروں پر غم کے آثار
نمایاں ھونے لگے ' اور کھانے سے ھاتھه کھینچ لیا ' میں نے تار کئي مرتبه
پڑھا ' شاہ نے مجھے اس تار کے اشاعت کي اجازت دیدي تھي ' میں
نے فوراً قلم اٹھایا ' اور ایک فقرہ کاٹ کے اسکي جگهه دوسرا فقرہ بنادیا '
جس سے تار کا اثر بالکل بدلگیا ' اسکے بعد میں مارشل (مولٹک)
کي طرف متوجه ھوا اور فوج پر اعتماد ' جنگ کے نتیجے ' اپني
مہمات اور تیاري کي تکمیل تک انتظار و امہال ' کے متعلق چند
سوالات کیے ' مارشل مذکور نے سب کے جواب میں یه کہا که " اگر
جنگ ناگزیر ھے ' تو پھر عجلت بہتر ھے ' کیونکه التواء ھمارے لیے
خطرات انگیز ھوگا " اسکے بعد میں نے انکو ترمیم شده تار سنایا ' تار کے
سنتے ھي انکي شکنہاے پیشاني صاف ھونے لگیں ' میں نے ان سے
کہا که یه تار نصف شب سے قبل فرانس پہنچ جائیگا - اسکا اثر علم
سرخ کے برابر ھوگا - ھماري کامیابي اس امر کے ساتھه وابسته ھے '
که ھمارے مقابلے میں اعلان جنگ کیا جاے ...... تاکه ھم
یورپ میں علی الاعلان کہسکیں ' که ھم حمله آور نہیں ' بلکه مدافع
ھیں "

* * *

اھل ٹرانسوال کے پیغام صلح کے جواب میں لارڈ (سالیسبري)
نے تو یہي کہا تھا که " اھل ٹرانسوال نے آغاز جنگ کیا "
مگر راست گو مورخین اعلان کرتے ھیں که " ٹرانسوال کے متعلق
انگلستان کي نیت عرصه سے خراب تھي ' وہ عمداً اھل ٹرانسوال سے
ھمیشه جھگڑا رھتا تھا ' تاکه وہ مجبور ھو کے اعلان جنگ کریں '
چنانچه ایسا ھي ھوا ' جب اھل ٹرانسوال کی پریشاني نا قابل
برداشت حد تک پہنچ گئي ' تو انہوں نے مجبوراً اعلان جنگ کیا

خسائر جنگ

خسائر جنگ کا اندازہ نہایت دشوار ھے - جنگ میں صرف
جان و مال ھي ضائع نہیں ھوتے ھیں ' بلکه کارزار کي اجتماعي و اخلاقي
حالت پر بھی اثر پڑتا ھے - چنانچه نیپولین کہتا ھے که " جنگ
میں اخلاقی قوی اسقدر گرجاتے ھیں ' که اسمیں اور جسمانی قوی
میں ۳ اور ۴ کي نسبت رهجاتي ھے " تاریخ کے قدیم ترین
زمانه سے لیکے اسوقت تک تخمیناً ۱۶۰۰ عظیم الشان جنگیں
ھوئي ھیں - جنمیں سے صرف قرون وسطي کي جنگوں میں تخمیناً
۱۶ ارب ۸۶ کروڑ جانیں کام آئیں - بالفاظ دیگر چند صدیوں میں
موجودہ آبادي سے کئي گونه زیادہ آدمي ضائع ھوئے -
جسطرح که جنگ میں کام آنے والي جانوں کا صحیح اندازہ
نہیں کیا جا سکتا ' اسیطرح ان مصارف کا بھي صحیح تخمینه نہیں
کیا جا سکتا ' جو سلطنتوں کو دوران جنگ میں برداشت کرنا پڑتے ھیں '
مگر تاھم قرون اخیر کي چند مشہور جنگوں کے خسائر کے متعلق
ایک سرسري اندازہ کیا گیا ھے ' جو ذیل میں درج کیا جاتا ھے -

آمندسن فریم (Frame) میں اپنی جماعت لیے جارہا تھا ' خلیج وھیلس (Whales Bay) میں غیر مترقبہ طور پر تیرانوا اور فریم سے ملاقات ہوئی - جہاز لفٹنٹ کیمپبل (Liet. Campble) کے زیر سر گروھی ایک جماعت اتار کے ' شمال کی طرف لوٹا ' اور اپریل میں نیوزیلینڈ پہنچگیا - جہاز پھر جنوب واپس گیا اور یکم اپریل سنہ ۱۲ کو ۱۹ مارچ تک مہم کی خبریں لیکے نیوزیلینڈ واپس آیا -

۲ نومبر سنہ ۱۲ کو اسکاٹ کے زیر سر گروھی ایک جماعت جنوب کے لئے روانہ ہوئی' راستہ میں برف کے تودے چھوڑتی جاتی تھی' تاکہ واپسی میں نشان راہ کا کام دیں' سد (Barrier) پر مہم کی شرح رفتار ۱۰ میل فی یوم تھی -

۳۱ دسمبر کو ۸ هزار ۲ سو قدم عروج (Altitude) پر حدب ملا -

۲۵ جنوری کو ۱۲ آدمیوں کی ایک جماعت مع ۸ یابوں اور دو کتوں کی ٹیموں کے گوداموں کی تیاری کے لیے روانہ ہوئی- اس جماعت کی روانگی کے کسیقدر بعد ایونس کے جنوب کی طرف بحر برف (Sea - Ice) پھٹی - اس شگاف نے جماعت اور منزلگاہ میں مراسلت کا راستہ پیدا کردیا- جماعت مختصر اور بار زیادہ تھا ' اسلیے صرف ھٹ پوانٹ (Hut - Point) سے ۷ میل جانب مشرق ' جنوب و مشرق سد برف (Ice - Barrier) پر ایک مرکزی خیمہ کے نصب میں جماعت ۳۰ جنوری تک مشغول رھی -

جماعت نے رسد کا اصلی حصہ اسی خیمہ میں چھوڑ دیا ' اور ھلکے بوجھ لیکے ' ایک مقام کی طرف روانہ ہوئی ' جسکا نام بعد کو کوارنر کیمپ (Corner Camp) رکھا گیا ' شمال و جنوب کی طرف یہ کوچ قریباً ۲۷ میل کا تھا ' اور جزیرۂ سفید (White-Island) کے غاروں سے بچنے کے لیے جنوب کی طرف واپسی سے پہلے کیا گیا تھا -

۸ فروری کو یہ جماعت دنیوپ کی طرف روانہ ہوئی ' رات کو کوچ اور دن کو آرام کرتی تھی' موسم خاص طور پر ناسازگار تھا - تین یابوؤں کی کمزوری اور لاغری نے' آگے لیجانے کی اجازت نہ دی' اسلیے وہ واپس کردیے گئے -

راہ میں شدید برفباری ہوئی ' دو یابو مرگئے' ایک زندہ بچا' بقیہ یابوؤں اور کتوں کو لیے ہوے جماعت ۱۶ فروری کو عرض البلد کے ساڑھے ۸۹ درجے تک پہنچی' موسم ناسازگار اور جانور مسلوب القوی تھے' پیشقدمی کی کامیابی موہوم' اور جانستانی اغلب نظر آتی تھی' عاقبت اندیشی عناگیر ہوئی ' اسکاٹ نے پیشقدمی کا ارادہ فسخ کردیا' اور ایک گودام بناکے واپسی کا فیصلہ کیا' گودام میں ایک ٹن سے زاید سامان رسد رکھدیا -

ایک معجزہ نما جاں بری

گودام سے فراغت کے بعد' یہ جماعت کتوں کو لیکے مرکزی خیمہ کی طرف واپس ہوئی' راستہ میں جزیرہ سفید کے قریب ایک گوشہ ملا - روشنی نہایت کم ' بلکہ نہ تھی ' جماعت نے اسکو قطع کرنا شروع کیا' دوران قطع میں ایک سخت خطرناک سانحہ پیش آیا '

برفستانی گاڑیوں میں کتے جتے ہوے تھے ' جزیرہ سفید کے غاروں کے قریب جب یہ گاڑیاں پہنچیں' تو کتے ان غاروں میں گر پڑے اسوقت حالت یہ تھی' کہ ایک طرف پل پر گاڑیاں رکی ہوئی تھیں' دوسری طرف غار میں اکثر کتے لٹکرھے تھے' اور ساز دونوں میں رشتہ اتصال تھا - بالکل ممکن تھا ' کہ کتے زیادہ پھڑکتے اور مع گاڑی کے غار کی تہ پر ہوتے - اسوقت حالت خطرناک نازکی کے اس نقطے تک پہنچگئی تھی' جہاں حواس پراگندہ' خاطر آشفتہ ' اور تدبیر آفرینی عقیم ہوجاتی ہے' مگر اسکاٹ کو آھن اندامی اور پختہ عزمی کے ساتھہ ' ثبات قلب اور اجتماع حواس سے بھی بہرہ وافر ملا تھا ' تین گھنٹہ کی مسلسل جانفشان و عرقریز کوشش کے بعد وہ کتوں کے نکالنے میں کامیاب ہوا- ۶۰ قدم کی افتادگی نے ایک کتے کو بہت بری طرح زخمی کیا تھا' اسلیے وہ جانبر نہوسکا -

اسکاٹ مرکزی خیمہ آیا ' یہاں آکے دیکھا ' تو صرف ایک یابو اچھا بچا تھا -

۲۴ فروری کو اسکاٹ مع چند آدمیوں اور ایک یابو کے روانہ ہوا - روانگی کا مقصد یہ تھا ' کہ کوارنر کیمپ میں مزید رسد فراھم کیجائے - واپسی میں ۲۷ کو سخت برفباری ہوئی' مگر مرکزی خمیہ قریب تھا' اسلیے ۲۸ کو یہ جماعت خیمے واپس پہنچگئی -

جیسا کہ اسکاٹ نے اپنے روزنامچہ میں لکھا ہے یہاں ایک غیر معمولی طوفان بپا ہوچکا تھا ' جو تین دن تک رہا تھا ' اور جس نے برف کا ایک انبار عظیم جمع کردیا تھا -

یابو کو دیوار ھاے برف کی پناہ میں رکھنے کی کوشش کیگئی' مگر آندھی کے جھوکوں نے اس کوشش کو بے سود ثابت کیا' اور مسکین جانور کو سخت تکلیف برداشت کرنا پڑی - ان حالات کی بنا پر اسکاٹ نے بغیر کسی تاخیر کے' ھٹ پوائنٹ واپس آنے کا فیصلہ کیا -

ایک صدمہ شدید

ایک یابو کو برفباری سے سخت نقصان پہنچا تھا ' اوٹیس' گرین ' اور اسکاٹ اسکی حفاظت کے لیے پیچھے رهگئے ' اور باورس چیری (Cherry) گیرارڈ (Garrard) اور کرین (Crean) چار نہایت عمدہ یابوں کو لیکے کتوں کے پیچھے پیچھے چلے -

یہ جماعت جب ھٹ پوائنٹ کے قریب پہنچی ' تو اسوقت بحر برف میں شگاف پڑرھے تھے' یہ دیکھکے وہ فوراً واپس ہوئی' واپسی میں وہ جنوب کی طرف ۴ میل تک چلی گئی -

جانوروں کی خستگی و ماندگی برابر بڑھ رھی تھی' یکم مارچ کو ۲ - بجے ماندگی اس حد تک پہنچگئی ' کہ جماعت کو مجبوراً منزل کرنا پڑی -

کوئی ۴ - بجے کا عمل تھا ' کہ ایک خروش نے باورس کو بیدار کردیا ' باورس نے اٹھکے دیکھا' تو معلوم ہوا' کہ برف کے تودے پھٹ رہے ھیں اور سیلاب کی طرح سرعت کے ساتھہ خیمہ کی طرف بڑھتے چلے آرھے ھیں -

یابوں کے باندھنے کے لیے ایک قطار میں میخیں گاڑی گئی تھیں - دیکھا' تو ایک یابو غائب ہوگیا ہے' یہ حالت دیکھکے جماعت جنوب و غرب کی منجمد برف کیطرف روانگی کا فیصلہ کیا ' برفستانی گاڑیاں لادی گئیں اور جماعت روانہ ہوگئی - گاڑی کے کھینچنے میں غیر محدود مشاکل پیش آے - یابو ایک بہتے ہوے تودۂ برف (Floe) سے اُچک کے دوسرے بہتے ہوے تودہ برف پر جاتے تھے اور دوسرے سے تیسرے پر' وھلم جراً -

دوپہر ہوتے ' جماعت سد (Barrier) کے قریب پہنچی' اسوقت حالت سنگین سے سنگین تر ہوگئی تھی ' پیچھے گرم تعاقب سیلاب تھا اور آگے سد کی نا قابل صعود دیوار برف ' اس امید پر' کہ شاید دیوار برف میں کوئی شگاف ملجاے ' ولسن مشرق کی طرف گرم سیر ہوا' اتفاقاً اسکو ایک شگاف ملگیا - جسکے سہارے سے وہ سطح پر چڑھگیا -

اسکاٹ کی ٹولی نے بیمار یابو کی جان بری کی ہر ممکن کوشش کی' مگر ناکامی ہوئی - یہ ان سوانح سے بالکل بیخبر تھی' جو ولسن کی ٹولی کو پیش آئے تھے' اسلیے جب اسکو اپنے مقصد میں کامیابی نہیں ہوئی' تو وہ وھاں سے روانہ ہوگئی' دوپہر سے پہلے وہ لب سد پر پہنچی ' یہاں اسکو غیر متوقع ھولناک منظر نظر آیا' اس نے دیکھا' کہ بحر برف ندارد ہے اور سد کی برف پیر کے نیچے

مذاكرة علمية

قہا .ا جنوبي

— * —

كپتان رابرٹ اسكاٹ

(٢)

— * —

سنه ١٩١٠ ع كي مهم

امنسڈن كي مهم كے بعد برطانوي انطلاطيقي مهم (جسكے واقعات هم اس مضمون ميں بيان كرنا چاهتے هيں) روانه هوئي - اسكي روانگي كي اطلاع سب سے پہلے ٹائمس نے ان الفاظ ميں دي تهي :

" ايک برطانوي انطلاطيقي مهم زير ترتيب هے ' جو سنه ١٩١٠ ع تک انگلستان چهوڑديگي "

كپتان (اسكاٹ) نے سر ارنيسٹ شيكلٹن مكتشف قطب شمالي سے اس مهم كي بابت گفتگو كي - شيكلٹن اسوقت اپني مهم كے بعض اهم علمي نتائج كي تكميل ميں مصروف تها ' اسليے اس سے زيادہ نه كرسكا ' كه اپني دلي همدردي كا اظهار كرے اور تياري ميں اپني سنه ٩ - ١٩٠٧ كي مهم كے تجارب سے فائده اٹهانے كا موقع دے - اسكاٹ نے اسكي سر كردگي اپنے ذمه لي ' اور صيغۀ بحريه ميں اپنے عهده سے مستعفي هوگيا -

ٹيرا نوا

ٹيرانوا (Terra Nova) ايک اسكاچ وهيلگير دخاني جهاز هے - يه جهاز سنه ١٨٨٤ ميں بمقام ڈنڈي (Dundee) بنايا گيا تها - اور مسرس برونگ برادرس (Messrs Browing Bros) عرصه تک اسكو آبهاے شمالي ميں وهيلگيري ميں استعمال كرتے رهے -

ٹيرانوا امارت بحريه (Admiralty) كي اجازت سے دو ايک بار بحر انطريطق مين بهي اكتشاف كي غرض سے جا چكا تها -

غرض كچهه تو اسلئے ' كه برطانوي ساخت اور برطانوي ملكيت ميں تها ' اور كچهه اسليے كه چند بار مستعمل هونے كي وجه سے قابل اعتماد تها ' ٹيرانوا جهاز هي خريدا گيا -

چند ممتاز رفقاء

يوں تو اسكاٹ كے ساتهه بهت لوگ تهے ' مگر انميں قابل ذكر حسب ذيل اشخاص هيں -

(١) لفٹنٹ بي - آر - جي - اينوس آر - اين - قائد ثاني (Lieut - B. R. G. Envas. R. N. Second - in - command)

(٢) ڈاكٹر ولسن - (Dr. Wilson) رئيس صيغه علميه و عالم علم الحيوان و مصور -

(٣) كيپٹن اوٹيس (Captain Oates.) داروغه اصطبل خانه (كيونكه اسكا تجربه انكو هندوستان اور تبت ميں هو چكا تها -)

(٤) مسٹر ميكنٹاش بل (Mr. MacKintash Bell) عالم الحيوان

نقشه مهم

اسكاٹ كے پيش نظر اس مهم كا جو نقشه تها ' اسكا ذكر روانگي سے كسيقدر قبل خود اسكاٹ نے شاهي مجلس علميه كے ايک جلسه ميں كيا تها - اس نے كہا تها كه " اسوقت ميرے سامنے تين راستے هيں

(١) مشهور راسته جو بيرڈمور گليشير (Beardmore Glacier) تک جاتا هے -

(٢) اس اميد پر كه كوئي نيا برف كا توده مليگا ' مشرق كي طرف ' آگے بڑهوں -

(٣) سيدها فيرر گليشير (Ferrar Glacier) كي طرف بڑهتا هوا چلا جاؤں ' اور وهاں سے حدب هوتا هوا قطب تک پہنچ جاؤں - "

گو اسوقت اسكے سامنے تين راستے تهے ' مگر بوجوه چند اس نے مشهور راستے كو ترجيح دي اور شيكلٹن كے تجارب سے فائده اٹهايا -

مهم كي فرد عمل ميں بعض دفعات يه تهے :

دسمبر تک ميكمر ڈو سونڈ (McMurdo Sound) اترا جاے ' اور تمام موسم گرما گوداموں كي ساخت اور غذا كي تياري ميں صرف كيا جائے اسكاٹ كو اميد تهي ' كه اخر اپريل تک جماعت كے ليے عمده گودام اور سامان غذا تيار هو جائيگا -

اسكے بعد جاڑے كے اثناء ميں قطب تک پہنچنے كي اخري عظيم الشان كوشش كے ليے تياري كيجائيگي -

سفر كے تين حصے هوں -

(١) جسميں حوالي سد اعظم كا حدب قطع كيا جاے -

(٢) پهاڑي گزرگاهوں كو عبور كيا جاے -

(٣) بلند اور اندروني ميدانوں كو طے كيا جاے -

ايک دفعه يه بهي تهي كه اكتوبر اور نومبر سد كے قطع كرنے اور برف كے تودوں پر چڑهنے ميں صرف كيے جائيں -

اسكاٹ كو اميد تهي ' كه اوائل دسمبر ميں وه بالائي حدب تک اور ٢٢ - دسمبر كو (جسوقت كه آفتاب اپنے انتہائي عروج پر هوگا) قطب تک پہنچ جائيگا -

روانگي

جب تياري ختم هوچكي ' تو شاهي مجلس جغرافيه نے ايک وداعي جلسه كيا - صدر جلسه نے اس جماعت كو خدا حافظ كهتے هوے كها -

" يه وه بهادر هيں ' جو انگريزي صفات ' تحمل ' اور استقامت كي درخشاں مثال بنكر هميشه چمكينگے "

غرض مهم كيپٹن اسكاٹ كي سر كردگي ميں ٢٩ - نومبر كو نيوزيلينڈ سے روانه هوئي -

آغاز مشاكل

ٹيرانوا نيوزيلينڈ سے ١٩ نومبر سنه ١٠ ع كو روانه هوا - ٦ دسمبر كو جب وه عرض البلد كے ٦٥ درجے تک پہنچا تو اسكو منجمد برف (Pack ice) ملي - جهاز آگے بڑها اور ٣٠ دسمبر كو كيپ كروزر (CapeCrozier) سے كسيقدر فاصله پر بحر روس (Ross Sea) ميں پہنچا - سمندر كي حالت اس قابل نه تهي ' كه مهم اتر سكتي - جهاز كا رخ ميكمرڈو سونڈ كي طرف پهير ديا گيا - يه راسته غير معمولي طور پر كهلا هوا نكلا -

زمستاني منزل گاهيں كيپ ايونس (Cape Evans) ميں قائم كي گئيں '

بیسویں صدی کے ترقی یافتہ چور

جو

علمی طریقے سے ایک مستحکم ترین فولادی الماری کے خزانے چرا رہے ہیں -

پھٹ رہی ھے' یہ حالت ایک عظیم الشان آنے والے سیلاب کي گرد راہ تھي' اسکاٹ فوراً تاڑ گیا' ولسن سے ملاقات ھوئي تو اس نے بیان کیا کہ " عینک کي مدد سے میں نے یابوروں کو بحر برف میں بہتے ھوے دیکھا ھے " اس روایت سے اسکاٹ کے خیال کي تائید ھوئي' گھنٹہ بھر کے بعد کریں آتا ھوا دکھائي دیا' جب وہ قریب آگیا' تو اس نے اپني سرگذشت بیان کي' جسکے سنتے ھي ارتیس اور اسکاٹ' کریں کو اپنے ھمراہ لیکے' مغرب کي طرف ولسن کي ٹولي کے بقیہ اعضاء کو نکالنے کے لیے روانہ ھوے -

ایک خلیج کے گرد انھوں نے چلنا شروع کیا' چلتے چلتے ۲ بجے شام کو خوش قسمتي سے گم شدہ ٹولي نظر آئي -

اب موجیں تہ نشین ھوگئیں تھیں اور شمال و مغرب کي طرف منجمد برف کا بہنا ھنگامي طور پر موقوف ھوگیا تھا

آلپن (ایک قسم کا درخت ھے) کي رسي کے ذریعہ سے تمام آدمي بغیر کسي دقت کے نکال لیے گئے - کام رات کو بھي جاري رھا' برفستاني گاڑیوں اور سامان کے نکال لینے میں بھي کامیابي ھوئي' یابو ۳۰ میل کے فاصلہ پر تھے' وہ نہیں نکالے جاسکے' آخر شب کو قریباً ۳ بجے منجمد برف میں پھر حرکت شروع ھوئي' ۸ بجے' صبح کو پھر یہ حرکت سکون سے بدلگئي' اب یہ لوگ شمال کي طرف روانہ ھوے' یہ دیکھکے کہ یابوروں نے اپنے نکالنے کي غیر معمولي جوش کے ساتھہ کوشش کي ھے' ارتیس اور بارس ایک طویل چار کانٹے منجمد برف تک پہنچے' اور باقي لوگ سد کے حصہ زیرین میں خندق کھودنے لگے' بہتے ھوے برف کے تودے نا ھموار اور سطح آب سے بلند تھے' ارتیس' اور باررس نے یابوروں کو جست کي ترغیب دي' ایک تو نکل آیا' مگر دو جست میں ناکام رہے اور غرق ھوگئے' منجمد برف سے پھر شمال کي طرف حرکت شروع کي -

اسکاٹ مع اپنے رفقاء کے روانہ ھوا' ۴ مارچ کو یہ لوگ کیسل رک (Castle Rock) سے مشرقي پہاڑیوں پر چڑھے اور ۵ کو بخیریت ھٹ پوائنٹ پہنچگئے -

اس سفر میں تین نہایت توانا اور قوي ھیکل یابو ضائع ھوگئے' جیسا کہ اسکاٹ نے اپنے روز نامچہ میں لکھا ھے' ان تین قوي و توانا یابوں کا ضائع ھونا مہم کے لیے ایک سخت صدمہ تھا اور اگر چند اور یابو باقي نہ ھوتے تو تمام نقشہ درھم برھم ھو جاتا -

یہ تمام مصائب ایک موج کا کرشمہ تھے' جو دس میل تک پھیلي ھوئي تھي' اس موج میں گھلي ھوئي برف کے پاني کے علاوہ سد اور خ'کنارے کي برف کے بڑے بڑے ٹکڑے بھي تھے' یہاں کي یہ حالت صرف اسي سال نہ تھي' بلکہ سنہ ۱۹۰۲ ع سے یہ ھي حالت رھتي ھے - یہ جماعت ڈسکوري ھارس پہنچي' مگر یہاں دیکھا' تو مکان کي عجیب حالت تھي' کھڑکیاں ٹوٹي ھوئي اور پٹ قلابوں سے نکلے ھوے تھے' اندر برف سخت (solid ice) پٹي پڑي تھي' فوراً سب نے ملکے اندر کي برف نکالي' اور شکستہ مقامات کي ضروري مرمت کي' مرمت کے بعد اس کھلے برفستان میں اس مکان نے بڑا آرام دیا -

ایک عرصہ تک ان لوگوں کو انجماد سمند کا انتظار کرنا پڑا' اس عرصہ میں انکے بود و ماند کي وہ حالت تھي' جو انسان کي آغاز تمدن میں تھي - ٹین اور چند اور دھاتوں کو ملاکے ایک ایک ناھموار اور بدقوارہ انگیٹھي' اور ایک بھدا اور سادہ چراغ تیار کیا گیا تھا' چراغ میں وھیل کي چربي جلائي جاتي تھي' غذا سیل تھي' جو ایک دور پہاڑي کے قریب ملتي تھي اور وہ بھي بہت تھوڑي' گو ایسا کبھي نہیں ھوا کہ بالکل نہ ملي ھو -

علـــوم حـديثـــہ کي تـرقي

اور

جـرائم و خبـــائث

—:*:—

علم ایک آلہ ھے' جس طرح کے ھاتھہ میں ھوگا' ویساھي نتیجہ پیدا کریگا -

علمي ترقي ایک طرف محافظین مال و دولت کیلیے ایسے ایسے طلسمي صندوق اور آھني الماریاں ایجاد کرتي ھے' جسکو دیکھکر عقل کو تعجب اور دماغ کو تحیر ھوتا ھے - لیکن ساتھہ ھي دوسري طرف چوروں کے لیے ایسے ایسے آلات عجیبہ اور وسائل نادرہ بہم پہنچادیتي ھے' جنکے ذریعہ سے اُس طلسم محافظ کي کنجي وہ ڈھونڈھ نکال لیتے ھیں' اور جس علم نے مال کي حفاظت کرائي تھي' وھي علم دوسرا نقاب منہہ پر ڈالکر اُسکي قزاقي بھي کرا دیتا ھے !!

* * *

حال میں انگلستان کے ماھرین علوم چوروں نے جس عجیب علمي طریقہ سے ایک صندوق کو کھولنا چاھا تھا' اسکا تذکرہ آجکل علمي رسائل میں بکثرت کیا جا رھا ھے -

ھالین رائڈ کٹ کے ایک جوھري کے یہاں آھني الماري کے اندر ۸۰ پونڈ کے قیمتي موتي رکھے تھے' ۳ فروري کي رات کو چوروں کي ایک با قاعدہ جماعت نقب زني کے بعد' دکان میں پہنچي' اور بالکل علمي طریقہ پر الماري کے کھولنے کي کوشش کي - وہ یقیناً کامیاب ھوتے' مگر تکمیل کار میں دیر ھو گئي' یہاں تک کہ صبح کے چھہ بجے گئے' غریب جوھري کي قسمت خفتہ بیدار ھوئي' اور پولیس کي موجودگي نے ان ماھرین علم و فن کو ایک قیمتي تجربے کي تکمیل کا موقعہ نہیں دیا -

* * *

نقب زنوں نے سب سے پہلے ایک ھلکے قسم کا خیمہ استعمال کیا' جو اسي غرض سے اُنکے ھمراہ تھا -

خیمہ اسطرح نصب کیا گیا تھا' کہ اُس کے اندر دیوار کا وہ حصہ آگیا تھا' جس کے ساتھہ لگي ھوئي اندر کي طرف آھني الماري تھي - یہ چاٹوڈ کمپني کي ساختہ تھي' جسکي مضبوطي' اور کیل پرزونکا استحکام مسلم ھے -

جب الماري کي دیواروں میں سے راہ پیدا کرنے کي کوشش کامیاب نہیں ھوئي' تو اس جماعت نے دوسرا طریقہ اختیار کیا - انھوں نے الماري کے ایک رخ کي تہہ پر نہایت سخت اور خوفناک شعلہ باري شروع کردي' اور علمي اصول سے اسمیں اسقدر انتہا درجہ کي حرارت اور ناریت پیدا کي' کہ تھوڑي ھي دیر کے اندر سطح میں ایک بڑا سوراخ پیدا ھوگیا - اتنا بڑا سوراخ' کہ جس سے بآساني ھاتھہ اندر چلا جائے !

فائر پروفنگ کا قاعدہ ھے' کہ حرارت کے پہنچنے سے پگھلکے' دھار کي سیال صورت میں بہنے لگتي ھے' اور الماري کے اندروني اور بیروني حصے میں حائل ھو جاتي ھے - اسي لیے

[پچھلے کالم کا بقیہ]

ناداري میں نہایت حقیر چیز کي بھي بہت قدر ھوتي ھے - اتفاق سے وھاں ایک پرانا صندوق ملگیا' اسکے متعلق اسکاٹ اپنے روز نامچہ میں لکھتا ھے کہ :

" کہ ایک پراني میگزین کے ایک صندوق کے اکتشاف کا ھم نے بیحد لطف اٹھایا اور اس سے بہت آرام ملا " (باقي آیندہ)

آلماري کي ديوار ميں اسکے عقلمند موجد نے دو انچ کي فائر پرروفنگ دے دي تهي -

اگر آکسيجن (Oxygen) کي دهار کا رخ کسي ايسي دهات کي طرف' جو پہلے گرم کي جا چکي هو' پهير ديا جاے' تو قاعده هے که دهات بهڑک اٹهتي هے' اور فوراً آئرن آکسڈ (Iron oxide) کي شکل ميں جل جاتي هے - ايسي ٹيلن (Acetylen) کے ساتهه آکسيجن کي آميزش اسي غرض سے هے -

يه چوري جن آلات و وسائل علميه کے ذريعه سے کي گئي تهي' انکا ايک مرقع آجکي اشاعت کے ساتهه علحده صفحه پر چهاپا جاتا هے - اسکو پيش نظر رکهه ليجيے -

تصوير ميں دو لمبے چونگے هيں - ان ميں سے ايک ميں ايسي ٹيلين هے اور دوسرے ميں آکسيجن' ان دونوں چونگوں ميں گيس کي اتني مقدار آسکتي هے' که دو تين گهنٹے تک متصل شعلے نکلتے رهيں - ايسي ٹيلين شعلے پيدا کرتا هے' اور آکسيجن حرارت کو سخت خوفناک حد تک تيز کرديتا هے -

يه دونوں گيس دو ربر کي نالیوں سے هوکے' مہنال کے پاس مل جاتے هيں' اور اپني متحده اور مرکبه طاقت سے آگ اور بربادي کے ايک ديوتا کي قوت بن جاتے هيں -

تا هم يه ايک سخت خوفناک تماشه تها - اسي ليے نقبزنون نے ايک کيميا وي تجربه کرنے والے پرروفيسر کي طرح' اپنے چہروں کے آگے ابرک کا ايک تخته آويزان کر ديا تها' تا که شعلوں کي حرارت سے آنکهيں محفوظ رهيں - اس تختے ميں ايک سوراخ تها' جس کے اندر سے گيس کے نالي کي مہنال داخل کردي گئي تهي -

آپ ديکهه رهے هيں' که فرش پر ايک ناند رکهي هوئي هے - اس ميں پاني هے' اور يه اسليے هے' تاکه الماري سے جو دهار پگهلکے بہے' وه اسميں آجائے - اگر يه احتياط نه کي گئي هوتي' تو اس مادے سے تمام عمارت ميں آگ لگ هوتي !

ايسي ٹيلن کا اس غرض سے استعمال حال کي اکتشافات ميں سے هے' پہلے اسکي جگهه نايٹرو گليسيرين (Nito glycerime) استعمال کيا جاتا تها -

الماريکي چول کے سامنے دروازے کے شگاف ميں گارا بهر ديا گيا تها - اس گارے ميں نائيٹرو گليسيرين کيليے ايک پياله نما ظرف رکها گيا تها -

انفجار کے ليے ايک خاص طرح کے فتيلے سے کام ليا گيا تها -

* * *

يه علم کے کرشمے هيں' جو محافظ و سارق' فرشتۂ امن اور ديو جنگ' وسيلۂ راحت اور ذريعۂ خسران' دونوں هے -

الہلال کي ايجنسي

— * —

هندوستان کے تمام اردو' بنگله' گجراتي اور مرهٹي هفته وار رسالوں ميں الهلال پہلا رساله هے' جو باوجود هفته وار هونے کے' روزانه اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ايک عمده اور کامياب تجارت کے متلاشي هيں تو اپنے شهر کيليے اسکے ايجنٹ بن جائيے -

تصحيح

نمبر ۱۱ کے صفحه ۱۸۶ ميں نيچے سے پانچويں سطر ميں " علم النفس " کے بدلے " علم وظائف الاعضاء " هونا چاهيے -

فهرست

زر اعانۂ دولت عليۂ اسلاميه

—:::—

(۱۶)

ان الله اشتري من المومنين انفسهم و اموالهم' بان لهم الجنة

مبلغ - ۵ - ۳۶۱ جو بذريعه نياز علي خانصاحب سپروائزر نهر جهيلم منگلا هيڈ ورکس وصول هوے اور جنکي مجموعي رقم نمبر ۱۳ ميں شائع کي گئي هے -

	روپيه	آنه	پائي
مياں الله ديا	۲	۰	۰
مستري ذاکر حسين	۲	۰	۰
خواجه فرزند علي سب اورسير	۱۲	۸	۰
احمد علي ميٹ	۴	۰	۰
مستري چراغ دين	۶	۴	۰
چودهري امير خاں	۲	۰	۰
چودهري نياز علي خاں سپروائزر	۶۶	۰	۰
همشيره صاحبه چودهري نياز علي خاں	۵	۰	۰
اهليه چودهري نياز علي خاں	۷	۰	۰
مستري محمد شريف	۱	۰	۰
مياں عبد الغني سب اورسير	۱۸	۰	۰
قاضي سيد احمد سب اورسير	۱۸	۰	۰
اهليه صاحبه قاضي سيد احمد	۱۰	۰	۰
ڈاکٹر فضل کريم	۱۰	۰	۰
خان محمد مبين اورسير	۳۰	۰	۰
مولوي رحمت علي سب اورسير	۱۱	۴	۰
مياں صدر دين کلرک	۳	۰	۰
قاضي محمد اعظم کلرک	۲۰	۸	۶
مياں سردار محمد سب اورسير	۱۵	۴	۰
مياں عبد الکريم کلرک	۴	۰	۰
مياں عبد الرحمان پوسٹ ماسٹر	۵	۰	۰
مستري عطا محمد	۵	۰	۰
مياں ضيا الدين کلرک	۱۵	۸	۰
مستري عبد الکريم	۳	۰	۰
مياں فضل کريم	۲	۰	۰
مياں فيروز دين کلرک	۲	۰	۰
شير خان جمعدار بمعه مزدوران	۵	۳	۰
مستري غلام قادر	۲	۰	۰
غلام محمد ميٹ	۱	۰	۰
نظير بيگ ڈرائور	۵	۰	۰
هنگو ڈرائور	۱	۰	۰
خدا بخش ميٹ بمعه مزدوران	۱	۸	۰
ساون لوهار	۲	۰	۰
غلام محي الدين فٹر	۶	۰	۰
غلام قادر فٹر	۵	۰	۰
مستري محسن خان	۴	۰	۰
دادو ڈرائور	۵	۰	۰
غلام محمد ميٹ و مزدوران	۰	۱۴	۰
فيروز دين ڈرائور	۲	۰	۰
روشن دين فٹر	۵	۰	۰
مستري حسن محمد	۱	۰	۰
اکرم خان	۱	۰	۰
برکت فٹر وکل پلس ميٹو	۸	۰	۰
جماعت ڈرائور	۱	۳	۰
بدر دين ڈرائور	۲	۰	۰
رجب علي ڈرائور	۲	۰	۰
مراد بخش ڈرائور	۱	۳	۰
سيف علي ڈرائور	۶	۰	۰
ڈهيرو ڈرائور	۲	۰	۰
روشن ميٹ و مزدورون	۴	۸	۰
الف دين ٹهيکدار و مزدوران	۵	۹	۰
پيرا حجام	۲	۰	۰
متفرق معرفت مياں عبد الغني	۷	۹	۰
ديگر متفرق	۳	۰	۰

نمورانِ غزوۂ بلقان

”حمیدیہ“ شکستگی کے بعد
قسطنطنیہ جا رہا ہے حصہ
پیشین زیر آب ہے -

”حمیدیہ“ مرمت کے بعد

”حمیدیہ“ میں گیارہ گز مربع سوراخ ہوگیا ہے اور قسطنطنیہ
کو واپس جا رہا ہے

کپتان حسین رؤف کمانڈر ”حمیدیہ“

” حمیدیہ “ گذشتہ سال جنگ بلقان میں بلغاریا کے مقابلہ میں معرکہ ارا ھوا تھا ۲۲ نومبر کو ایک ضرب شدید نے اسمیں ۱۱ مربع گز کا ایک شگاف پیدا کردیا ' جہاز مرمت کے لیے قسطنطنیہ روانہ ہوگیا ' رفتار میں اسکی حالت یہ تھی ' کہ پانچ انچ کے علاوہ تمام جہاز غرق آب تھا -

شگاف کا طول و عرض اور رفتار کی حالت دیکھتے ہوے کسی کو بھی یہ امید نہ تھی کہ ” حمیدیہ “ قسطنطنیہ پہنچیگا ' مگر با ایں اسکے پختہ کار و دانشمند کمانڈر غازی رؤف حسین بک نے سررشتہ همت ہاتھہ سے نہیں دیا اور ایسی مہارت و چابکدستی کو کام فرمایا ' کہ عالمگیر مایوسی کے علی الرغم ” حمیدیہ “ قسطنطنیہ پہنچگیا - قسطنطنیہ میں اسکی مرمت ہوئی -

چند روز تک ” حمیدیہ “ کے متعلق خبروں پر خاموشی رھی ' ایک دن دفعۃ یہ خبر آئی کہ ” حمیدیہ “ نے ” میس ... “ پر گولہ باری کی اور اس خوش اسلوبی سے کی کہ موخر الذکر کے غرق و تسلیم کے علاوہ تیسری صورت نرھی ' اسلیے اس نے اپنے ... کو ڈبو دیا -

حال میں ” حمیدیا “ نے ” میڈیا “ پر گولہ باری کی تھی ' اور چلتے اس قادر اندازی کے ساتھہ دو نشانے مارے ' کہ سرزی با اور میگزین میں آگ لگ گئی ' جس سے ایسا شدید نقصان کہ دشمن کو بھی اعتراف کرنا پڑا -

فکاہات

—:*:—

(۱)

لیگ کي دائم المرضي کي علت اصلي

حضرت لیگ نے اب کي سر منبر یہ کہا * کہ " بس اب " سلف گورنمنٹ " کي طیاري ہے
وہ گئے دن، کہ نہ تھي حق طلبي پیش نظر * اب تو میرے رگ و پے میں بھي یہي ساري ہے
وہ گئے دن، کہ تملق تھا مرا طرز عمل * اب تو جو بات ہے، وہ شیوۂ خود داري ہے
اگلي اسکیم سے جو کچھہ کہ رہا ہے باقي * وہ فقط شیوۂ تعلیم " وفاداري " ہے
میں نے یہ " سوٹ ابل " کي جو لگائي ہے قید * یہ عجب نکتۂ آئین جہانداري ہے !
فن انشا و بلاغت کا بھي رکھا ہے لحاظ * کوئي کیا جانے، کہ کیا اس میں فسوں کاري ہے ؟
میں نے اس لفظ میں رکھے ہیں هزاروں پہلو * ایک جملہ ہے، مگر لاکھہ پہ بھي بھاري ہے
آپ جتنا اسے کھینچیں گے لچک جائے گا * سادگي میں بھي وهي شیوۂ عیاري ہے
یاں تلک کانگرس کا بھي نہ پہنچا تھا خیال * نہ سمجھیے گا، کہ یہ بھي کوئي فنکاري ہے
ہوتي جاتي ہیں، جو یہ لیگ کي شاخیں قایم * چشمہ فیض ہے، جو چار طرف جاري ہے
الغرض جلسۂ سالانہ کے ہوتے ہوتے * آپ دیکھینگے کہ کیا لیگ کي جباري ہے "

* * *

یہ تو سب کچھہ ہے، مگر دیکھیے کب تک جائے
بات کرنے کي جو یہ آپ کو بیماري ہے

(نقاد)

(۲)

ترکوں کو صلاح ترک یورپ

نہیں کچھہ امتیاز دوست دشمن اس زمانے میں * کرم فرما جنھیں سمجھے تھے، وہ نکلے ستم آرا
وہ آغا خاں، جنھیں ہندوستان کے سادہ دل مسلم * کہا کرتے تھے کل تک " نا خدا هست کشتي مارا "
ہیں لکھتے اج ایک مضموں ٹائمس آف بمبي میں * جسے پڑھکر ہر ایک مسلم کا دل ہوتا ہے صد پارہ
وہ لکھتے ہیں کہ " بہتر ہے کہ یورپ چھوڑدے ترکي * اٹھالے جائے ارض ایشیا کو اپنا پشتارا "
یہ کیسي راے ہے ؟ کیوں ہے ؟ نہ پوچھو اس معمے کو * یہ ہیں اسرار پنہاں انکے افشاء کا نہیں یارا
مگر کہنا یہ ہے، سنتے هي یہ مضمون شور افزا * بڑھا جوش و خروش ایسا کہ ہر اک شخص بنکارا
جہاں دیکھا، جسے دیکھا، مخالف هي نظر آیا * نہیں دو چار، ہم آهنگ تھا هندوستان سارا

* * *

بھري ایک سانس ٹھنڈي اور پڑھا یہ شعر حافظ کا * سنا جب حضرت شفاف نے یہ ماجرا سارا
من ازاں حسن روز افزوں کہ یوسف داشت دانستم * کہ عشق از پردۂ عصمت بروں آرد زلیخا را

* * *

کھلا عقدہ نہ اغا خاں کي اس شوری طرازي کا * بہت ہم عقل دوڑایا کیے، ہر چند سر مارا
نظر آیا بالاخر ایک سیاح جہاں دیدہ * کہ حل کرد او زنیرو فراست ایں معمارا
کہا اس نے " صلاح ترک یورپ پر تعجب کیوں ؟ * مگر شاید نمي داني تو قوم و ملک اغا را
یہ ایراني ہیں، جو ہیں عاشقاں خانہ برانداز * ہے انکا قول یہ با وصف فقد شاهي دارا
اگر آں ترک شیرازي بدست آرد دل مارا * بخال هندوش بخشم سمرقند و بخارا را

خریداري تہ سکات

بہت چھینٹے دیے بارد مزاجوں نے اُنھیں، لیکن * کسي صورت نہ مقیاس الحرارت کا دبا پارا
یہ بڑھتا جوش جب دیکھا، تو حامي بنکے ترکوں کے، * بڑھاکر هاتھہ چندے کا، مسلمانوں کو تھپکارا
یہ پالیسي، یہ ترکیبیں، ہیں پالیٹکس کے جوہر * کبھي تعریف فرمادي، کبھي برعکس لکھہ مارا

(شفاف)

گذشته چند دن میں صرف زرجاج کے انگریزي شفا خانے میں ۴۵۰ - زخمیوں کا علاج کیا گیا - اس سے انداز کیا جاسکتا ہے، کہ دیگر مقامات کي کیا حالت هوگي -

بستر لوید کو (کتارو) سے معلوم هوا ہے، کہ محاصرہ اشقودرہ میں پیہم ناکامیوں کي وجہ سے اهل جبل اسود کے دلوں میں ناامیدي سما گئي ہے - حال میں سروي فوج کي مدد سے جو حمله کیا گیا تھا اسمیں سخت نقصان کے ساتھه ناکامي هوئي، شفا خانے مریضوں سے بهرے هوئے هیں، متصل پانچ دن کے معرکے میں مقتولین کي تعداد ۳ هزار ۵ سو ہے

ابتک حکومت کي طرف سے همیشه فتوحات اور قرب تسلیم کي خبریں شائع کیجاتي رهیں، جس سے قوم نے امید کي نهایت بلند عمارتیں قائم کیں (گو وہ هوا میں تهیں) اب محافظ فوج کي حیرت انگیز مدافعت نے آنکھیں کھولدي هیں، اور بتا دیا ہے، کہ اب تک جو کچھه شائع کیا گیا ہے، وہ محض مبالغه طرازي ہے، اسکے علاوہ ادهر دول یورپ نے اشقودرہ کو البانیه سے ملحق کرنے اراده ظاهر کیا - ان وجوہ سے اهل جبل کے قوي رو بانحطاط هیں اور یه حالت اسوقت تک روز افزوں ہے -

اسطول عثمـــاني

— * —

عثماني بیڑے کي نقل و حرکت کي نسبت زیاده نهیں کها جا سکتا، مگر اسقدر یقیني ہے، کہ آهن پوش " مسعودیه " نے بہت بڑے بڑے گولے (ترکوس) کے آگے کے بلغاري مرکزوں پر پهینکے -

جنگي جهاز " آثار توفیق " (قاضیکوي) میں دو تباہ کن کشتیوں کے ساتھه لنگر انداز ہے -

" مجیدیه " کي بابت کها جاتا ہے کہ بحر اسود میں پهر رها ہے - یہاں یه خبر مشهور هوئي تهي کہ " حمیدیه " جده پهنچگیا اور وهاں عثماني ارباب حکومت سے اسکے ریاں (جهاز کے افسر اعلی) نے یه بیان کیا کہ عنقریب بحر ازخبیل میں واپس جائیگا -

جهاز " طورغود رئیس " (رودستو) میں بلغاري نقل و حرکت کي نگراني کررها ہے -

۵۰۰ بلغـــاري

جون ترک سے ایک ایسے شخص نے، جو خود معرکه میں شریک هوا تها، بیان کیا ہے، کہ جوکوئي پر " باربروسا " کي گوله باري نے ۵۰۰ سو بلغاري ضائع کیے -

حمیدیه

دس بجے شب کو " حمیدیه " آبهاے حیفا میں پهنچا، یہاں وہ کوئلے اور دیگر ضروریات کے لیے آیا ہے، جهاز کے کمانڈر غازي رؤف حسین بک هیں، چند آدمي ان سے ملنے جهاز پر گئے، کمانڈر موصوف جوش اور شجاعت سے لبریز هیں، آنے والوں سے نهایت اچهي طرح ملے اور دوران گفتگو میں تبسم کرتے هوے کها کہ " هم اور همارے رفقا ملک و ملت پر نثار هونے کے لیے تیار هیں، هم حفظ ناموس اسلام و آزادي وطن کي راہ میں موت کو قابل رشک خوش قسمتي سمجهتے هیں " -

فوج میڈیا

جون ترک قسطنطنیه کو نهایت معتبر ذریعه سے معلوم هوا ہے کہ جو عثماني میڈیا میں اتاري گئي تهي، وہ برابر بلغاري فوج سے معرکه آرا هو رهي ہے، عثماني فوج کئي بار ناف شهر تک گهستي هوئي چلي گئي اور بے قاعده جنگیں برپا کیں - یه فوج اسوقت تک بلغاریوں کو سخت نقصان پهنچاچکي ہے -

مالي حالت کي اصلاح

— * —

صباح (ترکي اخبار) کا بیان ہے: کہ " آخري جلسه میں محمود شوکت پاشا وزیر اعظم نے ۲۷ اقتصادي تجویزوں پر غور کیا ہے، جنکے لائسنس کمپنیوں کو دیے جائیں گے -

طرابلس الغرب

شیخ سنوسي کا وفد

— * —

سید السنوسي کا وفد سید عبد العزیز، سید احمد، اور دو اور بزرگ جمله ۴ اعضاء سے مرکب ہے - یه وفد خشکي کے راسته سے شام، اطنه، اور قونیه هوتا هوا ۱۰ فروري کو آستانه پهنچا ہے -

جلالتماب سلطان المعظم کي طرف سے مابین همایوني کے مدیر ثاني رجائي بک، حکومت کي طرف سے طلعت بک، (تشریفات کے ایک عهده دار) اور مجلس امانت و آستانه کي طرف سے، باش کاتب ممدوح بک، استقبال کے لیے گئے، وفد جب (راس القصر) پهنچا، تو خزانه کے کتخدا نے فوج کے ایک دستے کے ساتھه، استقبال کیا - اصطبل خاص سے گاڑیاں بهیجي گئي تهیں، انهي پر سوار هو کے (سراے مجیدیه) میں آئے اور رهیں فروکش هوے -

جلالتمآب کے خزانه - [illegible] کے لیے یه وفد سید السنوسي کي بندوق خاص لایا ہے -

عربي حمله

— * —

(ٹائمس) کا جنگي نامه نگار قصر یفرني (یه ایک شهر ہے جو دهبیات کي راہ سے طرابلس کے جنوب و غرب میں ۷۰ میل کے فاصله پر واقعه ہے) تار دیتا ہے :

طرابلس کي خود مختار حکومت نے اطالیا سے پهر معرکه آرائي شروع کردي ہے، ۴ هزار کي جمعیت شیخ العرب کے زیر علم، اور دو سو کي جمعیت بلاد توراج سے آئے، زواره میں جمع هوئي - سخت جنگ هوتي رهي، بالاخر اهل عرب فتح یاب هوے - اطالین - انسان اور حیوان، دونوں کي ایک تعداد کثیر کام آئي -

اراده ہے، کہ اس حکومت عربي کا انتظام وهي هو، جو شیخ باروني نے قصر یفرني میں تجویز کیا تها، شیخ باروني نے بڑا کام کیا ہے ترکوں اور عربوں کو انهوں هي نے ملایا - عربوں میں انکي بڑي شهرت ہے - (شیخ سلیمان باروني کے حالات اور تصاویر الهلال میں بارها شائع هو چکي هیں - الهلال)

ایک اجتماع عظیم

— * —

حفظ استقلال، تشکیل حکومت، اور تعین قائد کے لیے

بیسویں صدي میں حق کشي اور عدل سوزي کي [illegible] مثال مسکین طرابلس ہے، طرابلس خود مختار کیا گیا، اسکے الحاق کا اعلان کیا، اهل طرابلس نے الحاق کو

شئون عثمانیه

اخبار و حوادث

—:○*○:—

تلخیص جرائد عربیه

چتلجــا

— * —

ادهر دو دن تـک گو موسم اچها رها ' مگر چتلجا اور بلغاریوں کے بیچ کي دلدل فریقین کي پیشقدمیوں میں حائل رهي - بظاهر معلوم هوتا هے ' که عثماني توپوں کي زد سے بچنے کیلیے بلغاري در کاوں جلا کے پیچهے هٹ گئے هیں

دولت عثمـانیه نے جمع شده فوج کا ایک حصه تو ازمید اور میدیا میں اتار دیا هے ' اور بقیه نامعلوم مقامات پر جهازوں کے ذریعه سے روانه کردیا هے ' موخر الذکر فوج دسویں کمپني کي هے ' اسکے قائد بطل الطرابلس انور بے هیں ' مگر عنقریب انکے ساتهه خورشید بک بهي روانه کیے جائنگے - انور بے نے اپنا شعار " فتح یا موت " قرار دیا هے -

خالقه کوي پر (جو چتلجا کے محاذات میں واقع هے) بلغاریوں نے سفید اسلحه سے حمله کیا ' عثمانیوں نے جواب دیا ' شدید جنگ هوئي ' دشمن سخت نقصان کے ساتهه پسپا هوگیا -

افسروں نے ۹ یوناني اور ایک بلغاري جمله ۱۰ جاسوس گرفتار کیے هیں ' یه جاسوس عدالت جنگ کے حواله کردیے گئے هیں -

پیشقدمیاں

چتلجا میں عثماني فوج کي پیشقدمیاں جاري هیں ' بلغاري فوج کے اهم حصے تشرلو کي طرف هٹ رهے هیں ' بلغاري واپسي کے وقت تهوڑي فوج چهوڑ آتے هیں ' یه هي وه فوج هے ' جس سے اور عثماني فوج سے با با برغاس کي پهاڑوں پر چند خفیف مناوشات هوئے ' نقصانات غیر اهم هیں -

ادرنـه

— * —

سخت گوله باري هوئي ' صرف شهر پر تخمیناً ۱۵۰ گولے گرے - محله (قرقش) کو غازي شکري پاشا قائد ادرنه نے غیر لوگوں کیلیے خاص کردیا هے - اسلیے یه محله ناطرفدار سمجها جائیگا -

ادرنه میں رسد

بعض خاص ذرائع سے معلوم هوا هے ' که البطل العظیم شکري پاشا نے آغاز محاصرہ کے وقت سرکاري گوداموں میں رسد کي مقدار وافر جمع کرلي تهي ' محاصرہ سے گهبرا کے بعض بلغاري بطل موصوف کے پاس آئے ' اور تسلیم کي درخواست کي ' بطل موصوف نے اس درخواست کے جواب میں انهیں پهانسي دلوادي ' تاکه آئنده کسي کو اس قسم کي درخواست کي جرات نه هو -

حوالي اشقودره

— * —

(نیو فري پریس) کا نامه نگار اطلاع دیتا هے :

جنـگ کے متعلق جبل اسود کي سرکاري روئدادیں مبالغه سے لبریز هوتي هیں ' اشقودره کے متعلق قابل اعتماد خبروں سے یه نتیجه نکلتا هے ' که ترابوش ' بردانیول ' اور بادیکه میں جو معرکے هوئے ' انکا انجام مانٹي نیگرو کي شکست پر هوا ' کرنل (یووبوفنتیش) کے زیر قیادت (بادیکه) پر حمله کیا گیا تها ' مگر نا کام رها ' سخت نقصان کے ساتهه واپس هونا پڑا -

ترابوش پر بهي نهایت جوش و همت کے ساتهه حمله کیا گیا ' مگر بیکار گیا ' قلعوں کو بالکل نقصان نهیں پهنچا ' بلکه محافظ فوج کا جوش اور بڑهگیا ' اشقودره میں بلوه کي خبر بالکل بے بنیاد هے ' سامان غذا و جنگ کافي مقدار میں موجود هے - آخري وقت تک مدافعت پر فوج تلي هوئي هے -

(جون ترک) کا نامه نگار خصوصي تار دیتا هے :

مانٹي نیگرو اشقودره کے محاصره میں تنگ گیري صرف سروي توپونکے برتے پر کرسکتے هیں ' تاهم عثماني فوج کي همت میں فرق نهیں آیا هے ' اعادۂ جنگ کے دوسرے هي دن عثماني فوج نے شهر سے خروج کیا ' اور دفعة سروي فوج پر آتش باري شروع کردي ' جس سے سروي فوج کا سخت نقصان هوا -

ڈیلي میل کا نامه نگار تار دیتا هے :

عثماني نکلے ' انکے ساتهه البانی والنٹیر بهي تهے ' تین سروي رجیمنٹوں پر حمله آور هوے ' سخت جنگ کے بعد دشمن سے هتیار رکهوالیے -

حمله اشقودره

قرائن سے معلوم هوتا هے ' که اشقودره پر حمله موقوف هوگیا هے - جمعه اور هفته کو شهر پر هر طرف سے سخت گوله باري هوتي رهي ' مگر اسکے بعد دفعة موقوف هوگئي ' اور اب دو دن سے سکون تام طاري هے -

بروریکا کے جانب جنوب بڑے بڑے غار هیں ' بیان کیا جاتا هے ' که ان غاروں کي وجه سے حمله ناممکن تها ' اسلیے سروي حملے کا نقشه بدل گیا هے ' مگر یه احتمال صحیح نهیں ' که موجوده سکون تغیر نقشه کا نتیجه هے -

یه معلوم هے ترکوں نے یکشنبه کو انجلوا بالکل خالي کردیا هے ' اتوار کو ترابوش کي بلندیوں اور اطراف و جوانب کي طرف مانٹي نیگرو کي پیشقدمي کا منظر نهایت عجیب و غریب تها ' مگر میدان جنگ میں بعض حرکات میں دیر هوئي ' جسکي وجه سے انکو واپس هونا پڑا -

خسائر جبل اسود

سٹنجي (دار السلطنت مانٹي نیگرو) میں آئي هوئي خبروں کے بموجب مانٹي نیگرو کو بار دنجولت کے معرکوں میں سخت نقصان هوا ' حوالي ترابوش کے نقصانات بهي اسي کے قریب قریب تهے - انگریزي انجمن صلیب احمر کے طبي مشن (جو پهاڑ کي بلندیوں اور ٹیلوں پر خیمه زن هے) کا کام غیر معمولي طور پر بڑهگیا هے -

مگر بایں " دنیا کي سب سے بڑي اسلامي سلطنت " نے سب سے پہلے اور اسکے بعد دیگر دول یورپ نے اطالیا کے الحاق کو تسلیم کیا -

کیا در حقیقت عرب الحاق طرابلس کو نامنظور کرتے هیں ؟

اسکا جواب گو انکي زبان و تیغ دونوں بارها دیچکي هیں ' مگر جس پرمعني ' اثر آگین ' اور باقاعدہ طریقے سے ۱۲ اور ۱۴ ذیحجه سنه ۱۳۳۰ھ کو دیا گیا ھے ' اسکي نظیر اس سے پہلے نہیں ملسکتي ۱۲ ذیحجه کو البطل العظیم شیخ سلیمان باروني کي زیر صدارت ایک اجتماع عام هوا ' قریب و بعید کے ۳ سو قبائل نے اپنے وفود و شیوخ شرکت کے لیے بهیجے ' جلسے کا منظر عجیب پر اثر ' پر عظمت اور پر هیبت تها ' جلسه گاہ شیوخ ' اعیان ' مجاهدین ' اور عام لوگوں سے پُر تهي ' شیوخ و اعیان اپنے لباس فاخرہ میں ' اور مجاهدین کرام لباس جهاد میں تهے ' مجاهدین کي کمروں میں حافظ ناموس اسلام مقدس تلواریں بندهي هوئي تهیں ' جو خاموشي کي آواز میں کرهي تهیں ' که اگر وہ نه هوتیں ' تو مراکش ' تونس ' اور الجزائر کي طرح طرابلس پر پر بهي آج صلیب پرستار حکمران هوتے -

هرگه و مه دفاع وطن و حفظ استقلال کے جوش سے لبریز تها ' چهروں سے ثبات عزم کے آثار ظاهر هو رهے تهے ' جلسه کا افتتاح شیخ باروني نے ایک دلنشین ' اثر آگین ' اور شجاعت انگیز تقریر سے کیا ' آغاز تقریر میں شیخ موصوف نے اطالیا کي دروغبازي ' فریب کاري اور بدعهدي ' بعض اخوان وطن کے انخداع ' اور اسکے تلخ نتائج کي طرف توجه دلائي ' اسکے بعد اتحاد اور حفظ استقلال کي ترغیب دیتے هوے کہا -

" ۱۴ مهینه هو گئے ' تم ابتک اپنے جوش بسالت کي بدولت اپنے بزدل دشمن کے پامال کرنے میں کامیاب هوتے رهے ' اس طویل مدت میں ایک واقعه بهي ایسا پیش نہیں آیا ' جس سے تمهارے جوش و خلوص یا اتحاد و اتفاق پر حرف آتا ' اس بناء پر میں سمجهتا هوں ' که مجهے یه کهنے کا حق هے ' که تم نے اپنا مرکز نظر صرف اتفاق و ائتلاف قرار دیا هے ' بارک الله في ذلک "

آگے چلکے کہا " که میں اس فرصت سے فائدہ اٹهانا چاهتا هوں ' اور اپني طرف سے اور تمام عالم اسلامي کي طرف سے اس غیرت عربیه اور حمیت اسلامیه پر ' تم کو مبارکباد دیتا هوں ' جسکا اظهار تم نے افریقه کے دیرینه اور آخري اسلامي ملک کي مدافعت میں کیا هے - تم کو معلوم هے ' که افریقه کل تک توحید کے زیر نگیں تها ' مگر آج تثلیث کے زیر عصا هے ' اس وسیع قطعه زمین میں اب آزاد اسلامي حکومت کي اگر کوئي یادگار هے ' تو وہ طرابلس الغرب هے ' پس تمهاري مدافعت صرف وطن عزیز کي راہ میں نہیں هے ' بلکه ملت بیضاء کي راہ میں بهي هے " اسکے بعد شیخ جلیل نے ان چند اشخاص کا شکریه ادا کیا ' جنهوں نے اس مدافعت میں خاص طور پر حصه لیا هے ' اسکے بعد کہا -

" که میں اپنے خطبے کے ختم کرنے سے پہلے تم لوگوں سے یه کهنا چاهتا هوں ' که آج پهر هم دین و استقلال کے عهد مدافعت کي تجدید کریں ' اور قسم کهالیں ' که هم اسوقت تک هتیار نہیں رکهینگے ' جب تک خدا همارے اور همارے دشمنوں میں فیصله نه کردے ' وهو احکم الحکمین تمام حاضرین نے قسم کهائي ' فتح و ظفر کي دعا اور شیخ جلیل اور مجاهدین کي ستایش کا خروش بلند هوا ' اور جلسه برخواست هوا -

۱۴ کو پهر شیوخ قبائل جمع هوے ' اور حسب ذیل عهد نامه لکها گیا -

بسم الله الرحمن الرحيم

— * —

اس فرمان سلطاني کي بناء پر ' جو هم کو یکم ذیحجه کو موصول هوا هے اور جو هم کو انتظامي خود مختاري دیتا هے ' هم اس عطیه سلطاني کو کمال مسرت و ممنونیت کے ساتهه قبول کرتے هیں ' اور اور اپنے قائد سلیمان باروني کو تکلیف دیتے هیں ' که وہ اس اعلان کي اطلاع جن کو جن کو دینا ضروري هو ' ان کو ان کو دیدیں اور ایک حکومت قائم کریں ' جو بموجب قواعد شرع و اصول عمران ' حفظ راحت ' قیام امن ' حفاظت دین و وطن ' وغیرہ وغیرہ ان تمام اعمال کو انجام دے ' جنکي ضرورت هے ' اور نیز حفظ راحت اور مدافعت استقلال کے لیے تمام وسائل مثلاً جمع مال ' فراهمی اسلحه وغیرہ وغیرہ کو اختیار کرے والتوفیق من الله والنصر بیدہ -

اس عهد نامه پر سب نے دستخط کے ' دول یورپ کو اعلان استقلال و تشکیل حکومت کي اطلاع دیگئي ' استقلال کا علم بلند کیا گیا ' فوج اور پولس کے عهدوں پر نئے اشخاص مامور کیے گئے ' جو اپنے فرائض نهایت جوش ' مستعدي ' اور خوش اسلوبي کے ساتهه انجام دے رهے هیں -

اس ملکي انتظام کے بعد مجاهدین کرام کو حمله کا حکم دیا گیا ' ترهانه اور سرن میں دو هولناک معرکے هوئے ' جسمیں دشمن کے سپاهیوں کے علاوہ بارہ افسر مارے گئے -

انکشاف سازش

حال میں اطالوي جنرل مولا ماني نے لواء جبل کے اعیان و اشراف کے پاس چند جوابات بهیجے تهے ' جسمیں انکو سبز باغ دکها لئے تهے ' مگر حسن اتفاق سے اسکا پته لگ گیا ' مکتوب الیهم فوراً گرفتار کرلیے گئے ' خانه تلاشیاں هوئیں ' جسمیں مزید اطالوي فرمانات اور سکے بر آمد هوے ' یه اعلانات ان خائنوں کے پاس پوشیدہ طور پر اسلیے بهیجے گئے تهے ' که وہ انکو قبائل میں تقسیم کردیں اور اطاعت کي ترغیب دیں -

مشایخ میں پولیٹکل تحریک

— * —

خانقاہ نشینوں کي جنبش

— * —

زمانه وہ هے ' که مشائخ صوفیه اپنے خلوتکدوں سے باهر آئیں اور پالیٹکس و سیاست میں هاتهه ڈالیں - مگر کونسي سیاست ؟ سوڈا نوشي اور ڈنر خوري کي نہیں ' اپنے بزرگوں اور جبه و عمامه کي آبرو ریزي کي نہیں ' صرف حفاظت روحانیت کي سیاست ' نئي روشني والوں کو خدا کا راسته انکي عقل اور سمجهه کے موافق بتا نیکي سیاست - لهذا توحید کے نام سے ایک اخبار نکالنے کي تجویز هوئي هے ' جو میرٹهه سے هفته وار با تصویر ۱۰ اپریل سنه ۱۹۱۳ع سے جاري هوگا - یه اخبار مشائخ کو کام کرنیکے طریقے بتائیگا - یه حلقه نظام المشائخ کا زبردست آرگن هوگا ' جو حلقه کے اغراض کو عمل میں لانیکي کوشش کریگا ' یه خانقاہ نشینوں میں جنبش پیدا کریگا - اسکے نگراں اور سر پرست مولانا خواجه نظامي دهلوي هونگے - قیمت سالانه ۳ روپیه نمونه ایک آنه کے ٹکٹ آنے پر دیا جائیگا ' مفت نہیں - الهلال کا حواله ضرور دیجیے

منیجر اخبار توحید } لال کورتي میرٹهه

PRINTED & Published by A. K. AZAD, at The HILAL Electrical Prtg. Pblg. House, 7/1 McLeod Street, CALCUTTA

البطل الجليل والمدافع النبيل
الغازي شكري پاشا قائد ادرنه

اطلاع

(۱) اگر کسي صاحب کے پاس کوئي پرچه نه پهنچے' تو تاریخ اشاعت سے دو هفته کے اندر اطلاع دیں' ورنه بعد کو في پرچه چار آنے کے حساب سے قیمت لي جائیگي -

(۲) اگر کسي صاحب کو ایک یا دو ماه کے لئے پته کي تبدیلي کي ضرورت هو تو مقامي ڈاکخانه سے بندوبست کرلیں' اور اگر تین یا تین ماه سے زیاده عرصه کے لئے تبدیل کرانا هو تو دفتر کو ایک هفته پیشتر اطلاع دیں -

(۳) نمونے کے پرچه کے لئے چار آنه کے ٹکٹ آنے چاهیں یا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -

(۴) نام و پته خاصکر ڈاکخانه کا نام همیشه خوش خط لکهیے -

(۵) خط و کتابت میں خریداري نمبر کا حواله ضرور دیں -

نوٹ — مندرجه بالا شرائط کي عدم تعمیل کي حالت میں دفتر جواب سے معذور هے اور اس وجه سے اگر کوئي پرچه یا پرچے ضائع هوجائیں تو دفتر اسکے لئے ذمه دار نه هوگا -

(منیجر)

شــرح اجــرت اشتــهـــارات

—*—

میعاد اشتہار	في صفحه	في کالم	نصف کالم	نصف کالم سے کم
ایک هفته ایک مرتبه کے لئے	۱۵ روپیه	۱۰ روپیه	۷½ روپیه	۸ آنه في مربع انچ
ایک ماه چار مرتبه "	۵۰ "	۳۰ "	۲۰ "	۷ آنه " " "
تین ماه ۱۳ " "	۱۲۵ "	۷۵ "	۴۵ "	۶ آنه " " "
چهه ماه ۲۶ " "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۷۵ "	۵ آنه " " "
ایک سال ۵۲ " "	۳۰۰ "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۴ آنه " " "

(۱) ٹائیٹل پیج کے پہلے صفحه کے لیے کوئي اشتہار نہیں لیا جائیگا - اسکے علاوه ۳ صفحوں پر اشتہارات کو جگهه دیجائیگي -

(۲) مختصر اشتہارات اگر رساله کے اندر جگهه نکال کر دیے جائیں تو خاص طور پر نمایاں رهیں گے لیکن انکي اجرت عام اجرت اشتہارات سے پچیس فیصدي زائد هوگي -

(۳) همارے کارخانه میں بلاک بهي طیار هوتے هیں جسکي قیمت ۸ آنه في مربع انچ هے - چهاپنے کے بعد وه بلاک پهر صاحب اشتہار کو واپس کردیا جایگا اور همیشه انکے لئے کارآمد هوگا -

شرائــــط

(۱) اسکے لئے هم مجبور نہیں هیں که آپکي فرمایش کے مطـــابق آپکو جگهه دیں' البته حتي الامکان کوشش کي جاے گي -

(۲) ایک سال کے لئے اشتہار دینے والوں کو زیاده سے زیاده ۴ اقساط میں' چهه ماه کے لئے ۲ اقساط میں' اور سه ماهي کے لئے ۳ اقساط میں قیمت ادا کرني هوگي اس سے کم میعاد کے لئے اجرت پیشگي همیشه لي جائیگي اور وه کسي حالت میں پهر واپس نهوگي -

(۳) منیجر کو اختیار هوگا که وه جب چاهے کسي اشتہار کي اشاعت روک دے' اس صورت میں بقیه اجرت کا روپیه واپس کردیا جاے گا -

(۴) هر اُس چیز کا جو جوے کے اقسام میں داخل هو' تمام منشي مشروبات کا' نعش امراض کي دواؤں کا اور هر وه اشتہار جسکي اشاعت سے پبلک کے اخلاقي و مالي نقصان کا ادنی شبهه بهي دفتر کو پیدا هو' کسي حالت میں شائع نہیں کیا جاے گا -

نوٹ — کوئي صاحب رعایت کے لئے درخواست کي زحمت گوارا نه فرمائیں - شرح اجرت یا شرائط میں کسي قسم کا رد و بدل ممکن نہیں -

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين — القرآن الحكيم

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad.

7-1 McLeod street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL-HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی

مقام اشاعت

۱-۷ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

عنوان تلغراف

« الهلال »

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

جلد ۲   کلکتہ: چہار شنبہ ۲٤ ربیع الثانی ۱۳۳۱ ہجری   نمبر ۱۳

Calcutta: Wednesday, April 2, 1913.

فہرست

— * —

تصاویر

— * —

[بقیہ شذرات صفحہ ۴ کا]

پر شدید گولہ باري کي - بلغاریوں میں بے انتظامي پھیل گئي اور چھہ ہزار ترکوں نے سنگینوں سے مخالفانہ حملہ کرکے مقابل کے ڈھالو مقامات کے نیچے بلغاري فوج کا صفایا کردیا - ۴ ہزار بلغاري مقتول و مجروح ہوے - بلغاریوں کے لیے اب یہ ناممکن ہے' کہ وہ چتلجا کے خطوط مدافعت پر حملہ کریں - کیونکہ اس صورت میں ان کو اپنے میمنہ پر ترکوں کے حملہ آور ہونے کا خطرہ ہے -

تلغراف خصوصي

(قسطنطنیہ ۳۰ مارچ)

ادرنہ مسخر ہوگیا' دشمن کا قبضہ شہر پر نہیں ہوا' بلکہ کھنڈروں پر' اور غیر معمولي قرباني کے بعد - چارش

(قسطنطنیہ ۳۱ مارچ)

ہاں تسخیر کي خبر صحیح' مگر غیر معمولي مدافعت کے بعد' دشمن کے نقصانات شدید ترین' چتلجا میں ہماري حالت اچھي' مصر میں سازش کے سامان ہو رہے ہیں - مصباح

اعتذار

— * —

حیران ہوں کہ میں کن لفظوں میں اپني اُس ندامت' اور پریشاني کا اظہار کروں' جو گذشتہ نمبر کے صفحۂ فکاہات کو دیکھکر مجھپر طاري ہوئي' اور ایک امر جو ہوچکا ہے' نہیں سمجھتا کہ کیونکر اسکے اثر کو محو کردوں - میں دو ہفتے سے سفر میں ہوں' اور گذشتہ نمبر کا اکثر حصہ میري موجودگی میں مرتب ہوچکا تھا - میري عدم موجودگي میں ایک لغو نظم " شفاف " کے بے معني نام سے درج کردي گئي' جسکے اشعار کا وزن تک درست نہیں' اور ایک شعر بھي ایسا نہیں جو قابل اشاعت و اندراج ہو - رسالہ چھپکر شائع ہوا' تو میري نظر سے بھي گذرا - عرض نہیں کرسکتا کہ جس وقت اس نظم پر پہلي نظر پڑي' تو کس درجہ طبیعت کو اضطراب و رنج ہوا - سراسیمہ ہوکر رہگیا کہ کیونکر ہزاروں ناظرین الہلال کو اسي وقت اپني بے خبري کي اطلاع دوں !

نہایت شرمندگي کے ساتھہ ناظرین سے معافي خواہ ہوں کہ میري مجبوري پر نظر رکھکر معذرت کو قبول فرمائیں - غالباً یہ پہلا ادبي گناہ ہے' جو الہلال سے سرزد ہوا ہے' اور میري معذرت واضح ہے : و العذر عند کرام الناس مقبول

چاہتا ہوں کہ گذشتہ نمبر کا وہ صفحہ اس نظم کو نکالکر مکرر چھپوالوں' اور وہ الہلال کے ساتھہ شائع کردیا جاے' تاکہ اس صفحہ کو رسالے سے خارج کرکے اُسکي جگہ یہ ورق لگادیا جاے - کم ازکم قائل تو محفوظ رہے گي -

(فقیر ابو الکلام)

انسان کے اختیار میں صرف کوشش ہے' کامیابی اسکے حدود اختیار سے باہر ہے میدان جنگ میں ایک سپاہی کا اس سے زیادہ فرض نہیں ' کہ وہ جانبازی ' پامردی ' اور دانشمندی کے ساتھہ دشمن کا مقابلہ کرے' اگر اس نے ایسا کیا ' تو مستحق آفریں ہے ورنہ سزاوار پاداش ' شکست ہو یا فتح '

اسلے اگر مشاہیر و ابطال کی صف میں نیپولین اور عثمان پاشا بھی ہیں ' تو یقیناً مدافع جلیل غازی شکری پاشا بھی انکے دوش بدوش ہونگے -

یہ تفصیل تما متر صوفیا اور ایک نامہ نگار کے بیان کی مرتب صورت ہے' اور بیک نظر معلوم ہوجاتا ہے' کہ اسوقت تک بلغاریوں کے عجز کی عذر جوئی اور فتح کی تفخیم و تعظیم کی کوشش کی گئی ہے' لیکن با ایں اگر اسمیں مبالغہ و اغراق کا عنصر اس حد تک نہیں' کہ واقعیت کا عنصر فنا ہوگیا ہے' تو اس تسخیر سے ان معلومات کی تکذیب نہیں ہوتی' جو الہلال کے صفحات میں وقتا فوقتا شائع ہوتے رہے ہیں - ان تمام معلومات کا خلاصہ دو عنوانوں کے تحت میں آسکتا ہے ایک عدم تسلیم کا معاہدہ اور دوسرے سامان کی کافی مقد- امر اول - کے متعلق ہم ابھی تفصیل کے ساتہ لکہ آے ہیں - رہا امر دوم ' اسکے لئے آپ ایک بار پھر تفصیل تسخیر پر ایک غلط انداز نظر ڈالیں ' آپ کو اسمیں زیر خط مقامات میں ملیگا ' کہ محصورین نے سامان میں آگ لگادی ' جب معاصرین داخل ہوے تو اسوقت گلے چراگاہوں میں چر رہے تھے ' پس کیا یہ اس امر کی شہادت نہیں ' کہ سامان کی کمی نہ تھی -

اس بحث میں سب سے آخری نقطہ یہ ہے 'کہ آیا وزارت سابقہ کی راے صحیح تھی ؟ اور کیا انقلات اور اجراے جنگ اتحادیں کی خود کامی یا خام کاری تھی ؟ ابھی اسباب تسخیر تاریکی میں ہیں' جسقدر تفصیل آئی ہے وہ اجمال سے بھی کم ہے ' اسلیے اسکا صحیح جواب نہیں دیا جاسکتا ' مگر " آقاے کامل " کی مجوزہ نام نہاد قومی مجلس کی کارروائی (جو الہلال نمبر ۷ میں شائع ہو چکی ہے) کے پڑھنے کے بعد ہم جس نتیجہ پر پہنچے تھے' وہ یہ تھا ' کہ مجلس کے فیصلہ صلح کی بنیاد دو امر پر ہے -

(۲) تاراج ایشیاء کا خوف

(۱) مالی مشاکل کا نا قابل حل ہونا

پس اگر ہم صحیح نتیجہ پر پہنچے تھے تو ہم کو اس کہنے میں کوئی تامل نہیں ' کہ با ایں تسخیر اتحادی وزارت کاملی وزارت سے نسبتا کامیاب رہی -

محمود شوکت پاشا نے شمشیر کے قبضہ پر ہاتھہ رکھا تو تاراج کی دھمکی دینے والے پھر نا طرفداری کے کمینگاہ میں روپوش ہوگئے اور مالی مشائل کا انتظام - جو انگلستان ایسے دولتمند ' ملک کے پرستار ہونے کے باوجود کامل سے نہیں ہو سکا تھا - اس حد تک ہوگیا ' کہ واجب الاداء تنخواہیں بے باق کردی گئیں - اور دو ماہ تک جنگ جاری رہی اور ابھی ہے -

اگر یہ صحیح ہے ' کہ ایک غیور شریف کے لئے حملہ آور کو اپنے حرم کی حوالگی حرام ہے اور اسوقت تک مدافعت کرتے رہنا فرض ہے ' جب تک کہ اسکے قوی جواب نہ دیدیں ' تو ہم کہتے ہیں کہ ادرنہ - وہ ادرنہ جسکے چپہ چپہ پر اسلامی یاد گاریں کندہ ہیں' جہاں اسلام کے نامور و درخشان فرزند مدفوں ہیں ' اور سب سے آخر میں مگر سب سے مقدم یہ کہ ' جو قسطنطنیہ کی کنجی ہے - کی حوالگی (جو کامل چاہتا تھا) ترکوں کے لئے حرام تھی' اور انکا فرض تھا ' کہ اسکی مدافعت اسوقت تک کریں جب تک کہ انکے امکان میں ہو (جیسکا کہ اتحادی وزارت نے کیا) ادرنہ کی تسخیر اسکی تسلیم سے بدرجہا زیادہ بہتر ہے کیونکہ ایک سپاہی کے لیے میدان میں زخمی ہوکے گرفتار ہونا ' بے زخمی ہوے ہتھیار ڈالدینے سے بہرحال اور بدرجہا بہتر ہے -

چتلجا

تسخیر ادرنہ کے بعد چتلجا کے متعلق خبروں کی حالت تشویش انگیز تھی - عثمانی ذرائع خاموش تھے - غیر عثمانی ذرائع تمامتر شکست و ہزیمت کی داستانسرائی کرتے تھے - ۲۵ مارچ کو صوفیا سے اطلاع دی گئی تھی' کہ بلغاری آگے بڑھے' دشمن پس پا ہوا' اب بلغاری عثمانلی اور اپیی و تیس کے درمیانی خط پر قابض ہیں - ۲۷ کو بلغاری سفارتخانے نے اطلاع دی ' کہ بلغاری شہر پر قابض ہوگئے - ۲۸ کو ریوٹر کو قسطنطنیہ سے یہ خبر ملی " کہ چتلجا میں جنگ ہوئی ' جسکا نتیجہ ترکوں کے خلاف نکلا ' ابتداً وہ انتظام قائم رکھسکے ' مگر آخر میں بے انتظامی پھیلگئی - معلوم ہوتا ہے ترک خوفزدہ ہوگئے ہیں' ترکوں نے شہر ۲٦ ہی کو خالی کردیا تھا ' اسوقت وہاں ہیں' جہاں وہ نومبر میں تھے - کسی سنگین بلغاری حملہ کی علامت نہیں' مگر انور بے کی محفوظ فوج پیشگاہ (فرنٹ) بھیجدیگئی ہے - چتلجا پرجوش جنگ کے بیان میں مبالغہ کیا گیا ہے - گذشتہ نصف ماہ میں چتلجا سے قسطنطنیہ صرف ۵ سو زخمی آئے ہیں " - مگر ۳۰ کو خبروں کا رخ بدلگیا - قسطنطنیہ سے سرکاری طور پر اطلاع دیگئی ' کہ دشمن نے بویکچکمجی کے آگے کے مقام پر قبضہ کرلیا تھا' مگر سخت نقصان کے بعد نکالدیا گیا اور عثمانی فوج نے دوبارہ اس مقام پر قبضہ کرلیا -

یہ تار گو سرکاری تھا ' مگر معرکہ کی اہمیت کے باب ہیں خاموش تھا' یکم اپریل کو ریوٹر نے تفصیل شائع کی' جس نے معرکے کی اہمیت اور اس جوش جنگ سے پردہ اتھادیا' جو عثمانی فوج نے ادرنہ کے ہمت شکن اور استقامت افگن سانحہ کے بعد دکھائی ' تفصیل بجنسہ درج ذیل ہے -

لندن یکم اپریل - ترکی فوج کے ساتھہ جو خاص نامہ نگار بویکچکمجی کے معرکہ کارزار میں موجود تھے انہوں نے اس جنگ کی مفصل خبریں بھیجی ہیں' جن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لڑائی نہ صرف نہایت شدید تھی ' بلکہ چتلجا کے آیندہ کارناموں پر اس کا نہایت ہی اہم اثر پڑے گا - بلغاریوں کا مقصد یہ تھا' کہ ترکی فوج جو خلیج چیکمجی کے مغربی جانب میں مرتفع میدان پر قابض ہے' اس کا تعلق قلب جیش (اصلی بڑی فوج) سے ' جو چتلجا کے خطوط مدافعت پر موجود ہے' منقطع کردیں - ۲۵ - مارچ کو بلغاریوں نے عظیم الشان فوجی جمعیت سے پیش قدمی کی - عزت پاشا نے اپنی فوج کا جزو اعظم قلبی مورچوں کی طرف ہٹالیا - اس کے بعد دو روز تک خوفناک گولہ باری ہوتی رہی - بلغاریوں کو اس حالت میں' جبکہ وہ مقبوضہ حصے میں مورچے کھود کر کمینگاہوں میں چھپنے کی کوشش کر رہے تھے' ترکی توپوں کی سخت آتشباری کا سامنا کرنا پڑا ' جن کو آلات تنویر (سرچ لائیٹس) سے برابر مدد مل رہی تھی - بلغاریوں نے جمعہ کے دن صبح کو کہرے کی تاریکی میں یہ کوشش کی' کہ ایک جناجی پیش قدمی (فلینک مارچ) کے ذریعہ سے چتلجا کے خطوط مدافعت کے سامنے ایک آخری حملہ کرکے چیکمجی کی مغربی جانب میں ترکوں کے پیر اکھیڑدیں' لیکن کہرے کے موقوف ہوجانے پر بلغاری فوج موت کے جال میں گرفتار ہوگئی' اور ترکوں نے اسے

(بقیہ صفحہ اول کے آخر میں -)

شذرات

تسخیر ادرنہ

۲۷ - مارچ کي اولین تقسیم میں ریوٹر نے ادرنہ پر بلغاریا کے کامل استیلاء کي خبر شائع کي ' دفتر سے اسي وقت متعدد تار قسطنطنیہ روانہ کیے گئے - جوابات آے ' مگر دیر میں ' اسي لیے ان تاروں کے جواب میں تاخیر ہوئي ' جو دفتر میں بغرض دریافت حال موصول ہوے تھے - یہ جوابات صفحہ اولي میں درج ہیں ' ریوٹر نے جو تار برقیاں شائع کي ہیں - انکے بموجب رو داد تسخیر حسب ذیل ہے -

۲۵ مارچ ۱ بجے شب کو بلغاریوں نے ایک متحد الوقت حملہ عام کیا - ۳ بجکے ۵۰ منٹ پر غیر معمولي پر جوش مقاومت کے علي الرغم بلغاریوں نے سنگینوں سے حملہ کیا ' اور مشرقي حصہ پیشین کے تمام آگے بڑھے ہوے مقامات اور قلعوں کے خط سے ٹھیک مشرق کي طرف کے تمام قلعہ بند نقطوں پر قابض ہوگئے - اس معرکہ میں بلغاریوں نے برابر میں توپیں ۴ زود کار اور ۳ سو آدمي گرفتار کیے -

اسي دن دوراز لشکر چوکیاں سرو انڈیري نامي ایک مقام پر جو (قلعوں کے خط سے قریباً ایک کیلومٹر کے فاصلہ پر واقع ہے) پر قابض ہوگئیں - اسي دن ترک جنوبي مقامات سے بھي ہٹادیے گیے - ۲۶ کو حملے کي تیاري ہوئي ' پلے مویشیون کے گلے بھیجے گئے ' گلون کے بعد آہن پوش و سپر بردار سپاهي روانہ ہوئے ' قلعہ کي دیوار ۴۰ قدم بلند چٹان سے کاٹکے بنائي گئي تھي - دیوار چارون طرف سے لوھے کے جال سے گھري ہوئي تھي ' بلغاري فوج نے اس جال کو کاٹنا شروع کیا ' رن پڑا ' سنگینون تک نوبت پہنچي ' اور سخت گھمسان کي لڑائي ہوئي -

جنوب ادرنہ میں سرویون سے بلغاریون کو بیحد مدد ملي ' سروي فوج کا پورا ایک ریجمنٹ کام آیا - آخري حملہ کے آغاز میں بلغاري خس و خاشاک کي طرح کاٹے گئے اور ترکي مقامات (پوزیشنز) تک پہنچنے سے پہلے پوري پوري کمپنیان برباد ہوگئیں -

ترکون نے سامان غذا ' گوداموں ' اسلحہ خانون ' توپخانون ' شفاخانون ' اور بارکون ' میں آگ لگادي -

۲۶ کو ۲ بجے شکري پاشا نے جنرل اونف کے سامنے تلوار ڈالدي -

صوفیا میں بلغاري مرکز کو اطلاع دي گئي کہ اس معرکہ میں ۱۱ ہزار بلغاري مجروح و مقتول ہوے ہزار عثماني گرفتار ہوے ۲۸ مشین گن اور ۶ سو ۵۰ مختلف قسم کي توپیں غنیمت میں ملیں -

نامہ نگار خاص (جسکو بلغاري فوج کے ساتھہ شہر میں داخل ہونے کي اجازت دي گئي تھي) بیان کرتا ہے ' کہ صرف ۸۰ میداني توپیں اس پہاڑي ٹیلے پر لگي ہوئي تھیں ' جو ادرنہ کے مشرق میں واقع ہے اور قلعہ کو محیط ہے - لڑائي کے میدان میں دو اور تین میل کے درمیاني فاصلہ پر ۱۶۰ توپیں لگي ہوئي تھیں - صرف ایک روز میں ۳۰ ہزار پھٹنے والے گولے پھینکے گئے ' جنھوں نے عملي طور پر تمام قلعوں کو نابود کردیا - بعد میں داخلے کے بعد معلوم ہوا ' کہ یہ تمام قلعے اینٹوں کے بنے ہوے دیرینہ وکہنہ گنبد ہیں ' جن پر مٹي کي استرکاري ہے - توپوں کے نصب کرنے کے لیے صرف زمین کھود کے جگہ بنالي گئي ہے - یہ ترکي افسانے تھے ' کہ جدید وضع کے زبردست قلعے بنے ہوے ہیں - اسکي مضبوطي کو سب سے زیادہ اهمیت اسوجہ سے حاصل ہے ' کہ وہ قدرتي طور پر مضبوط مقام ہے - اگر بلغاري اصل حقیقت سے آگاہ ہوتے تو نامہ نگار استمرار مقاومت کي وجہ بلغاریوں کي لا علمي ثابت کرنا (چاهتا ہے ' مگر یہ اسکا جہل یا تعصب ہے ' ورنہ خود عثماني تسلیم کرتے ہیں ' کہ انکے حالات سے انکے دشمن ان سے زیادہ واقف ہیں ' اور کیوں نہ ہوں جب کہ افسر قلعوں کی تعمیر میں مزدوري کریں اور ایک ایک گوشے کو اپني آنکھہ سے بنتے دیکھیں - الہلال) وہ اس مقام کو ' جو صرف ایک مورچہ بند فوجي کیمپ تھا ' تین مہینے قبل هي سنگینوں سے فتح کر لیتے - شکري پاشا کے پاس وہ تمام توپیں بھی نہیں تھیں ' جنکي نسبت کہا جاتا تھا ' کہ انکے پاس موجود ہیں - جب دشمن کي فوج بلند مقامات کي طرف حملوں پر حملے کر رهي تھي ' تو شکري پاشا نہایت خوش اسلوبي سے اپنے توپخانوں کو ایک جگہ سے دوسري جگہ منتقل کردیتے تھے جس سے دشمن کو یہ معلوم ہوتا تھا کہ انکے پاس بہت توپخانے ہیں - جب بلغاري شہر میں داخل ہوے ' تو انکو یہ بات دیکھکے سخت حیرت ہوئی ' کہ مویشیوں کے گلے شہر کے قریب کي چراگاہوں میں چر رہے ہیں - قلعہ کي فوج اور شہر کي رعایا بھي پریشان نہیں معلوم ہوتي تھي -

اس تفصیل کے پڑھنے کے بعد اب آپ غور کریں ' کہ ۲۵ مارچ کو حملہ ہوتا ہے ' عثماني فوج غیر معمولي جوش کے ساتھہ مدافعت کرتي ہے ' مگر با ایں دشمن کامیاب ہوتا ہے ' اسکے بعد دو اور تین میل کے درمیان فاصلہ پر ۱۶۰ ساٹھہ توپیں گولہ باري کرتي ہیں ' جنمیں سے صرف ایک قلعہ پر ۸۰ توپیں آگ برساتي ہیں - اسکے بعد دشمن کي فوج بڑھتي ہے ' اور آهني جال کاٹڈالتي ہے - اسکے بعد اور بڑھتي اور سنگینوں تک نوبت پہنچتي ہے ۱۲۷ دن کے محصورین همت و شجاعت کے ساتھہ مقابلہ کرتے ہیں ' بلغاري فوج کے ساتھہ سروي فوج بھي شریک ہے ' سروي فوج کے پورے ریجمنٹ کے ریجمنٹ اڑ جاتے ہیں ' بلغاري بھي خس و خاشاک کي طرح کاٹے جاتے ہیں ' مگر وہ آگے بڑھتے ہیں اور شہر پر قابض ہو جاتے ہیں - یہ تصویر جنگ کا ایک رخ ہے ' دوسرا رخ یہ ہے ' کہ قلعوں کي کائنات کہنہ گنبد ہیں ' توپوں کے رکھنے کے لیے زمین میں گڑھے کھودے گئے ہیں ' توپوں کي تعداد ناکافي ہے ' مگر قائد اپنے حسن انتظام سے انکي تعداد کئي چند زیادہ دکھاتا ہے ' دشمن مقام پر مقام لیتا چلا جاتا ہے ' مگر جب دست بدست جنگ کا موقع آتا ہے ' تو عثمانی فوج جوش کے ساتھہ مقابلہ کرتي ہے ' مگر ایسے اسباب جمع ہو جاتے ہیں ' کہ با ایں پر جوش مدافعت و مقاومت دشمن شہر میں داخل ہو جاتا ہے -

اب سوال یہ ہے ' کہ عثماني فوج نے ۲۵ کو ۱ بجے شب سے لیکے ۲۶ کے ۲ بجے دن تک کي فیصلہ کن و خوفناک مدت میں - جبکہ ہر دوسرا گھنٹہ پہلے گھنٹے سے زیادہ حوصلہ گسل اور همت سوز ہوتا تھا - ایک منٹ کے لیے پست همتي ' سرد جوشي ' اور خوفزدگي کا اظہار کیا ؟ کیا شکري پاشا نے شہر پر بلغاریوں کے استیلاء تام سے پہلے هتیار ڈالے ؟ کیا اگر شکري پاشا هتیار نہ ڈالتے تو شہر پر بلغاریوں کا قبضہ نہ ہوتا ؟ اور مختصراً یہ کہ کیا محصورین نے مقاومت کا کوئي دقیقہ اٹھا رکھا ؟

اگر ان تمام سوالات کے جوابات نفي میں ہیں ' تو اب سوال یہ ہے ' کہ محصورین نے اس عہد کو پورا کیا یا نہیں جو انہوں نے بطل الطرابلس انور بے سے کیا تھا ؟

فـي الا رض ولا فسادا ' والعاقبة للمتقين -	ومنافع کیلیے دنیا میں فساد پھیلاتے هیں ' اور یاد رکھو ' کہ هر کام کا انجـام و آخر صرف الله سے ڈرنے والوں هي کیلیے ہے -

قران کریم میں " العاقبة للمتقین " هر جگه اسي لیے کہا گیا ہے ' کہ اغراض فاسدہ اور مقاصد ردیہ گو بظاهر حق و صداقت کے مقابلے میں کامیاب هو جاتے هیں ' انکي کامیابي محض هنگامي عارضي هوتي ہے ' اور انجام کار کي فتح و فیروزمندي انکے حصے میں نہیں آسکتي - یہي آخر کي کامیابي ہے ' جسکو خدا تعالے نے اس دنیا میں اپني تائید غیبي کے اعلان کیلیے ایک نشاني قرار دیا ہے ' اور یہ اُسي کا دست نصرت ہے ' جو حق کو نتائج و عواقب کي نصرت بخشکر بتلا دیتا ہے ' کہ خود وہ کس کے ساتھہ ہے ؟ اگر ایسا نہو تو پھر دنیا شیطان کا تخت گاہ بن جاے اور خدا کي روشني سے نسل ادم کي آنکھیں محروم هو جائیں -

کیا نہیں دیکھتے ' کہ قران کریم میں هر جگه خـدا تعالی نے ان لوگوں کے اعمال کو (جنکے اغراض و مقاصد مرضات الہي کي خواهش اور نور صداقت و حق پژوهي سے خالي هیں) همیشہ اُن چیزوں سے تشبیہ دي ہے ' جو اپنے اندر کوئي نہ کوئي کامیابي کا هنگامي اثر و جلوہ ضرور رکھتي هیں ' لیکن پھر آخر میں انکي نا کامي نمایاں هو جاتي ہے - مثـلاً ایک جگه فرمایا :

اعمالهم کسراب بقیعـة یحسبه الظمـان ماء ' حتی اذا جاءہ لم یجدہ شیئا و وجد الله عندہ فوفاہ حسابه ' و الله سریع الحساب - (۲۴ : ۳۹)	ان لوگوں کے کاموں کي مثال ایسي ہے ' جیسے کسي چٹیل میدان میں چمکتا هوا ریت ' کہ پیاسا آدمي دور سے اُسے پاني سمجھکر دوڑتا ہے ' لیکن جب قریب پہنچتا ہے ' تو ریت کے تودوں کے سـوا اور کچھہ نہیں پاتا -

* * *

ایک دوسرے موقعہ پر مکڑي کے جالے کي مشہور مثال دي :

مثل الذین اتخذوا من دون الله اولیاء کمثل العنکبوت ' اتخذت بیتا ' و ان اوهن البیوت لبیت العنـکبوت ' لو کانوا یعلمون (۲۹ : ۴۰)	ان لوگوں کي مثال جو الله کے علاوہ اور لوگوں سے دوستي کرتے هیں ' مکڑي کي ہے ' مکڑي گھر بنانے کو تو بناتي ہے مگر گھروں میں کمزور ترین اسي کا گھر ہے ' کاش یہ لوگ سمجھتے -

پہلي آیت میں اعمال ضلالت کي مثال اُس شخص کي سي بتلائي ' جو پیاسا هو ' مگر دریا کي جگه ریگستان کو سمندر سمجھکر اُسکي طرف دوڑے ' اور بالاخر ناکامي اور نامرادي کے سوا اُسے کچھہ حاصل نہو - دوسري آیت میں مکڑي کے جالے سے تشبیہ دي ہے ' کہ جو کام رشتہ الہي اور تعلق ایماني کي قوت سے خالي هوتے هیں ' انکي هستي مکڑي کے جالے کي طرح هوتي ہے ' کہ جبتک وہ قائم ہے ' نہایت مرتب و منظم نظر آتا ہے ' لیکن جونہي هوا کي ایک هلکي سي موج بھي اس پر سے گذري ' اور هباءً منثورا هوگیا : و ان اوهن البیوت لبیت العنکبوت لو کانوا یعلمون -

(۳)

في الحقیقت غور کیجیے ' تو انساني اعمال کي ضلالت کیلیے اس تشبیہ و تمثیل سے بڑھکر اور کوئي بیان نہیں هو سکتا تھا ' اور اصل یہ ہے ' کہ قران کریم کے سب سے زیادہ اسرار و معارف اسکي تمثیلوں اور تشبیہوں هي میں هیں لیکن :

تـقـاصر عـنـه افهـام الرجـال

مکڑے کا جالا کیسي عجیب اور موثر چیز ہے ! کس ترتیب اور نظم کے ساتھہ اسکا ایک ایک تار دوسرے سے ملحق ہے ' اور کس درجه کامل طور پر اشکال ریاضي کے تسویۂ و تناسب کے ساتھہ اسکے دائرے ' دائروں کے مدارج ' اور هر درجے میں متعدد خانے هوتے هیں ؟ پھر اُس محنت و سعي پر نظر ڈالیے ' جو جالے کے بنانے میں وہ گوارا کرتا ہے - کیسي خود فروشانہ محویت کے ساتھہ ایک ایک تار کو بنتا ہے ' اور کس اَنتھک سعي کے ساتھہ ' ٹوٹنے کے بعد پھر از سر نو بنانا شروع کر دیتا ہے - وہ گویا ایک نہایت منظم ' مرتب اور خوشنما عمارت هوتي ہے ' جس کي تعمیر میں حیات دنیوي کي پوري قوت صرف کر دي جاتي ہے - با ایں همه اسکے ثبات و قرار کا یہ حال هوتا ہے ' کہ اسکي تعمیر وتکمیل کے عین عروج کي حالت میں ' اگر هوا کي ایک هلکي سي حرکت بھي مقابل هو جاے ' تو ایک لمحہ کیلیے بھي قائم نہیں رهسکتا ' اور چشم زدن میں نابود و مفقود هو جاتا ہے -

بعینه یہي حالت اُن تمام کاموں کي هوتي ہے ' جو حق و معروف کا مقابلہ کرنا چاهتے هیں - یہ نہیں ہے ' کہ انکو کامیابي نصیب نہیں هوتي - اگر وہ ابتدا سے ناکام و نامراد رهیں ' تو عاقبت امور - اور نتائج اعمال کے فتح و ظفر کا فیصلہ بیکار هو جاے - وہ بظاهر کامیاب هوتے هیں ' اور مکڑي کے جالے کي ظاهر فریبي کي طرح دیکھنے والوں کو انکي کامیابي نہایت خوشنما اور منظم نظر آتي ہے - وہ اپنے مقاصد ضلالت کي انجام دهي میں اُس سے کم محنت و سعي نہیں کرتے ' جس قدر ایک مکڑا جالے کے بننے میں تمام عمر کرتا رهتا ہے - وہ اپني دولت ' اپني عزت ' اپنا رسوخ ' اپني صحت ' اور اگر قابلیت حاصل ہے ' تو اپني قابلیت غرضکہ تمام قوتوں کو وقف اعمال ضلالت کردیتے هیں - پھر دنیا دیکھتي ہے ' کہ ایک نہایت خوشنما اور مرتب دائرہ بنکر طیار هوگیا ہے ' جس میں طرح طرح کے خانے ' اور طرح طرح کے اشکال و صور بنے هوے هیں - لیکن جس طرح مکڑے کے جالے کي هستي اُس وقت تک هوتي ہے ' جب تک هوا کا کوئي جھونکا اسپر سے نہیں گذرتا ' اسي طرح اسکي زندگي بھي صرف اتني هي دیر تک کیلیے نظر فریب رهتي ہے ' جب تک یاد حق و صداقت میں حرکت نہیں هوئي ہے ' اور اُسکا رخ اُسکي طرف نہیں هوا ہے - مکڑا اپني تمام زندگي ایک ایسي شے کے بنانے میں صرف کر ڈالتا ہے ' جس کو وہ اپنے لیے بہترین ذریعۂ آرام و راحت سمجھا ہے ' مگر در اصل اُسکي تمام زندگي ایک محض ناپائدار اور سریع الفنا عمارت بنانے میں ضائع جاتي ہے - بالـکل اسي طرح یہ گمکردگان اعمال سمجھتے هیں ' کہ هماري محنت ایک محفوظ اور مفید اغراض عمل کے انجام دینے میں خرچ هو رهي ہے ' حالانکہ " تار عنکبوت " کي طیاري کي طرح ' انکي زندگي اور محنت کي یہ نامرادانہ تباهي هوتي ہے ' اور وہ خود اپنے هاتھوں اپني قوتوں کو ضائع کر دیتے هیں -

پس حق کے مقابلے میں باطل کي کامیابي سے مغرور نہیں هونا چاهئے ' کہ کامیابي تو ضرور هوتي ہے ' لیکن ثبات و قرار اور نتیجۂ آخر کي کامیابي ایک شے ہے ' جس پر اس آسمان کے نیچے حق کے سـوا کسي کا قبضہ نہیں - یہ بہت ممکن ہے ' کہ باطل کي سعي و محنت ایک نظر فریب چیز همارے سامنے پیش کردے ' اور بظاهر معلوم هو کہ کامیاب هوگیا - لیکن یہ کامیابي ایسي هي کامیابي هوگي ' جیسي کہ مکڑے کو جالے کے بننے اور طیار کردینے میں حاصل هوتي ہے - یہ نہیں هوتا کہ اسکي سعي ناکام رہے - وہ جس گھر کو بنانا چاهتا ہے ' اسکي تعمیر میں پوري طرح کامیاب هو جاتا ہے - لیکن اسکو کیا کیجئے کہ جس مصالح اور سامان سے بنایا جاتا ہے ' اس سے کوئي پائدار چیز بن هي نہیں سکتي -

۲٤ ربیع الثانی ۱۳۳۱ هجری

—:○*○:—

۔ ۱ایث الغ اشیا ۔

(٥)

— * —

جـاء الحـــق و زهق البـــاطل

ان البـــاطل کان ذهـوقا

— * —

اولا یرون انهـم یفتنون في کـل عام٬ مرة او مرتین٬ ثـم لا یتـوبون ولا هم یذکرون (۹ : ۱۲۷)	کیـا یه لوگ نہیں دیکھتے ٬ که کوئی برس ایسـا نہیں گذرتا ٬ جس میں ایک یا دو مرتبه یه لوگ آزمایشوں میں نه ڈالے جاتے هوں ٬ مگر باوجود اسکے نه تو وه اپني بد اعمـالیوں سے توبه کرتے هیں ٬ اور نه ان تنبیهوں سے عبرت پکڑتے هیں ! !

— ⁂ —

معتقد هوں کعبے کا ناظم ٬ مگر جاکر وهاں
عبرت آتي هے ٬ که کیا بتخانه ویراں هوگیـا ؟

— * —

میں لکھنؤ پہنچتے هي پھر بیمار هوگیا تھا ٬ اسلیے یونیورسٹي ڈیپوٹیشن کے ٹوٹنے کي نسبت کچھه نه لکھه سکا -

لیکن اب ضروري هے که اسکي نسبت چند کلمات عرض کروں :

دنبال تو بودن گنه از جانب ما نیست
با غمزه بگـو ٬ تا دل مردم نه ربـاید

کوئي واقعه هو ٬ اسپر سرسري نظر ڈالکر نہیں گذر جانا چاهیے ٬ اور عبرت و بصیرت اندوزي کیلیے هر وقت مستعد رهنا چاهیے - کامیابي اور ناکامي ٬ دونوں میں همارے لیے ذخائر عبرت هیں ٬ فتح و شکست ٬ دونوں هم کو نصیحت کرسکتي هیں - اور غور کیجیے ٬ تو تنبه و اعتبار کا اصلي وقت فتح هي کي گھڑیاں هیں - شکست کا وقت تو ماتم و حسرت میں بسر هوجاتا هے : فبشر عبادي الذین یستمعون القول ٬ فیتبعون احسنـه - اولائـک الذین هدا هم الله ٬ و اولائـک هم اولو الالباب - (۳۹ : ۱۹) (۱)

اس خبر کو سنتے هي هر شخص کي زبان سے بے اختیارانه صدا جو نکلي هوگي ٬ وه یہی هوگي که " حق نے باطل پر ٬ حریت نے استبداد پر ٬ اور قوم نے افراد پر فتح پائي "

یقیناً فتح پائي ٬ رات کي پرده پوش اور جرائم پرور تاریکي میں نہیں ٬ بلکه علانیه روز روشن کي فیصله کن روشني میں فتح پائي - سازش و خدع کے هتھیاروں سے نہیں ٬ بلکه حق اور راست بازي کے حربۂ الهي سے فتح پائي - دولت و رسوخ ٬ دبدبۂ و سطوت ٬ جمعیت و قوت اور ادعا و تعدي کي نمایش فروشیوں کي طاقت دکھلا کر نہیں ٬ بلکه بے سروسا ماني ٬ ضعف و عاجزي ٬ قلت اعوان و انصـار ٬ اور فقـدان اسباب و وسائل کے ساتھه فتـح پائي -

یقیناً یه ایک فتح مبین تھي ٬ مگر حق و باطل کي آویزش کي تاریخ میں یه کوئي نیا واقعه نہیں هے ٬ بلکه اسکے خوارق و معجزات کو سنیے ٬ تو انکے آگے اس فتح کي حقیقت هي کیا هے ؟ اس سر زمین عجائب خیز کا ایک ایک ذره اپنے اندر سچائي کي فتح و نصرت کا ایک صحیفۂ خوارق رکھتا هے ٬ اور نہیں معلوم آغاز عالم سے اس وقت تک حق و باطل میں کتنے معرکه ها ے زهره گداز هوچکے هیں ؟ اول تو اُن واقعات کے مقابـلے میں یه معامله هي کونسا ایسا عظیم الشان تھا ؟ پھر باطل پرستی نے اسي دنیا میں جیسي جیسي عظیم الشان دنیوي قوتیں ٬ اور قاهر و جابر فوجیں ٬ اپنے ساتھه رکھی هیں ٬ انکو سامنے لائیے تو معلوم هو ٬ که اس معرکے میں وه ساز وساماں هي کسے میسر تھا ؟ هم نے حق و باطل کي جنگ آرائي کي تاریخ میں بڑے بڑے عظیم الشان تختوں کو الٹتے دیکھا هے ٬ جنکي سطح سونے کي تھي ٬ اور جنکے حواشي پر لعل و جواهر سے گلکاري کي گئي تھي - هم نے اُن عظیم الهیئۃ اور قدیم البنیان مندروں اور هیکلوں کي دیواروں کو سرنگوں دیکھا هے ٬ جنکے صحن چاندي سونے اور لعل و جواهر کے درخشاں ٹکڑوں سے رکے هوے تھے - هم نے تاریخوں میں اُن معرکوں کي سرگذشت پڑھي هے ٬ جنمیں باطل پرستی کي فوجیں بے کنار سمندر کي طرح پھیلي هوئي تھیں ٬ مگر حق کا علم اپنے سائے میں صرف ایک هي وجود بے سروسامان رکھتا تھا ٬ مگر با ایں همـه عاقبت کار اسي کے لیے تھي - حق و صداقت کا حریف آج هي پیدا نہیں هوا هے - وه مع اپني طاقتوں اور قوتوں کے همیشه سے موجود هے ٬ اور جب کبھي حق سے مقابل هوا هے ٬ تو اُس نے اپني طاقتوں کي انتهـائي نمائشیں کي هیں - پس جس صداے حق کي فتح یابیوں کي تاریخ ایسے عظیم الشان مقابلوں کا افسانه سناتي هو ٬ اسکے لیے آجکل کے بعض مدعیان کار فرمائي کے نمایشي هنگامے کیا حقیقت رکھتے هیں ؟ جس دست و بازو نے آهن پوش حریفوں کي صفیں الٹ دي هوں ٬ اور باطل پرستی کے مهیب دیوؤں اور عفریتوں کو انگلیوں پر چرخ دیکر دے پٹکا هو ٬ اسکے لیے چاندي سونے کي چنـد متحرک پتلیاں کیا رعب و سطوت پیدا کرسکتي هیں ؟

پس اس بناپر جو کچھه هوا ٬ اسمیں آپکے لئے ندرت اور تعجب کي کوئي بات نہیں ٬ البته غور کیجیے تو عبرت و بصیرت ضرور هے : و ان الظالمین بعضهم اولیاء بعض ٬ و الله ولی المتقین (٤٥ : ۱۸)

(۲)

سب سے پہلي بصیرت جو اس واقعه میں همارے لیے هے ٬ وه وهي هے ٬ جس کو آغاز اشاعت الهلال سے بار بار کہه چکا هوں ٬ لیکن وه میرا ایک ایسا اعتقاد محکم اور ایقان قلبي هے ٬ جسکي صدا هر آن و هر لمحه میرے اندر سے اُٹھتي رهتي هے ٬ اور میں خواه کتني هي مرتبه اسکو دهراوں ٬ لیکن تھکنے کي جگه هر مرتبه ایک راحت تازه پاتا هوں - وه حق کي فتح مندي ٬ اور هر مظهر باطل کي شکست کا قانون الهي هے ٬ جس نے ابتـدا هي سے اپنے حلقه بگوشوں کو پیغام نصرت سنادیا تھا که :

و تلك الدار الاخرة نجعلها للذیـن لایریـدون علـواً	اور آخر کار کي کامیابیوں کا گھر انکے لیے هے ٬ جو دنیا میں پیشـوائي اور لیڈري کے خواهشمنـد نہیں ٬ اور نه اپنے اغـراض

(۱) پس الله کي طرف سے بشـارت هے ٬ اُن بندوں کیلیے ٬ جو کلام حق کو کان لگا کر سنتے هیں ٬ اور اُسکي اچھي باتوں پر عمل کرتے هیں ٬ یہي لوگ هیں ٬ جنکے دلوں کو خدا نے هدایت کیلیے کھول دیا هے ٬ اور یہي عقل سلیم رکھنے والے هیں - (منه)

نتیجه نکلا ' اور جس سرزمین میں ایک اینٹ بهي اپني جگه سے هلائي نهیں جاسکتي تهي' وهاں آج ایک پوري بني بنائي عمارت اس طرح منهدم هوگئي هے' که اسکے اطلال و آثار تک کا پته نهیں' اور (فاونڈیشن کمیٹي) کا میدان' جس طرح ۲۸ - ڈسمبر کي صبح سے پہلے صاف تها' اب پهر ویساهي بار عمارت سے سبکدوش هوگیا هے' قوم کو " چک بک " واپس ملگئي هے' اور آینده خواه بنک کي دیواروں کے نیچے سرنگ کهود کر خزانه هي کیوں نه نکال لیا جاے' مگر الحمد لله اب تک کوئي چک اسکے نام نهیں گئي هے -

(٦)

ایک سب سے بڑي عبرت اس واقعه میں قوم کیلیے یه هے' که وه اپني قوت کا اندازہ کرے' اور محسوس کرے که تغیرات حالات نے جو هیبت و جبروت اسکي آواز میں پیدا کردیا هے' یه کیسي بدبختي هے' که خود وه اُس سے غافل هے؟ تلوار اگر کند هوگئي هے تو شکایت کا موقعه نهیں' لیکن افسوس اسکے حال پر هے' جو اپنے هاتهه میں ایک ایسي تیغ تیز رکهے' جس کي کاٹ کے خوف سے حریف کانپ رها هو' لیکن خود وه اسکے جوهر سے بے خبر هو -

دو سال سے قوم نے اپني راے اور آواز کي جو هیبت اشخاص کے دلوں پر قائم کردي هے' وه اصلي قوت عمل هے' بشرطیکه قوم اُس حربے سے کام لے' نیز یه' که صحیح' معتدل' اور بر وقت کام لے - فاونڈیشن کمیٹي کے گذشته اجلاس' اور پهر ڈیپوٹیشن کي شکست' یه دو متضاد واقعات هیں' جنکو جمع کرتا هوں' تو اصلیت سامنے آجاتي هے - اس سے معلوم هوتا هے که قوم کي بیداري میں شبه نهیں' اسکي قوت اور هیبت کے اعتراف سے بهي دلوں کو انکار نهیں' گو زبانوں کو انکار هو - لیکن مصیبت یه هے' که برسوں کي تقلید' اور اعتماد نے دماغوں کو معطل کردیا هے' خود اپني سمجهه اور فکر سے کام لینے کي عادت مفقود هے' اور میدان عمل میں دو آموزي اسپر مستزاد - نتیجه یه هے' که پہلے اشخاص کي قوت و استبداد سے شکست کهاتي تهي - اب قوت سے نهیں' مگر غلط فهمي' ساده لوحي' نو آموزي' اور خدع و فریب سے شکست کها جاتي هے - پهر اصلي مصیبت یه هے' که تقلید و اعتماد بیجا کي عادت دیرینه اب بهي زنجیر پا هے' اور وقت پر معـاملات کو سمجهنے اور غور کرنے کي قوت پیدا نهیں هوئي هے - لیکن ساتهه هي چونکه حس و بیداري کے وجود میں شک نهیں اور حقوق کے مطالبه کا خیال پیدا هو گیا هے' اسلیے اگر حقیقت سے پردے اُٹها دیے جائیں' اور کوئي آواز چیخ چیخ کر اپني طرف متوجه کرنے کي پوري کوشش کرے' تو فوراً ایک حرکت هر طرف پیدا هوجاتي هے' اور لوگ ساتهه دینے سے انکار نهیں کرتے -

آج جس قوم کي صدا نے " ارباب حل و عقد " کو مجبور کیا که ڈیپوٹیشن کي کارروائي کو منسوخ کر دیں' وه اُس وقت بهي موجود تهي' جب ۲۸ - ڈسمبر کو ڈیپوٹیشن کي تجویز نعره هاے مسرت کے غلغلوں اور چیرز کے صدا هاے متصل و پیهم کے هنگاموں میں پاس کي گئي تهي - ڈیپوٹیشن کي مخالفت میں جو خیالات آج الهـلال کے صفحات پر شائع هوے' یهي خیالات تهے' جو عین تجویز کے پیش هونے کے بعد ظاهر کیے گئے تهے' اور سننے والوں میں بهي بہت سے اشخاص رهي تهے' جنهوں نے الهـلال کے صفحات پر آج نظر ڈالي - مگر پهر غور کیجیے که نتائج دونوں وقت کے کیسے مختلف بلکه متضاد هیں؟

اسکي علت وهي هے' جو سطور بالا میں ظاهر کي گئی - قوم کي بیداري اور صداے حق کي سماعت کیلیے مستعدي میں شک نهیں' لیکن اسکا کیا علاج' که وقت پر کام کرنے والوں کي نیرنگ طرازیوں اور شعبده سامانیوں کا هجـوم اُسے اصلیت کے سمجهنے کي مہلت هي نهیں دیتا؟ لوگ قطعاً غلط فهمي میں پڑگئے' اور بالکل نه سمجهے' که هم سے کیا مانگا جا رها هے اور کیا هے جو هم نے اٹها کر دیدیا هے؟ خریداروں نے در اصل یه سمجهنے کي کسي کو فرصت هي نه دي : که :

مشتري چه کس ست و بهاے ما چند ست ؟

لیکن جب کچهه زمانه گذر گیا' اور اسکے بعد اصلي حالات به عنوان خاص لوگوں کے سامنے پیش کیے گئے' تو غلط فهمي دور هونا شروع هوئي' اور جو بات وقت پر نه سمجهے تهي' اب هر شخص کے سمجهه میں آنے لگي - نتیجه یه نکلا' که جلسے بهي منعقد هوے' تجویزیں بهي پاس هوئیں' مضامیں بهي نکلنے لگے' اور قوم اپني طاقت سے کام لینے کیلیے مستعد هوگئي -

پهر اس پہلو پر بهي نظر رهے' که نواب صاحب قبله کا مضمون نکلا' لیکن کس طرح نذر غفلت و اغماض هوکر رهگیا؟ اس موقعه پر بهي لوگ محتاج تهے' که انکي غفلت پر ایک پر زور صداے تاسف بلند کي جاے' ان تمام حالات سے صاف طور پر واضح هوتا هے' که بیداري پیدا هوگئي هے' مگر بیدار کرنے والوں کا کام ختم نهیں هوا هے' بلکه سب سے زیاده اهم کام ابهي باقي هے - یه بیداري کچهه مفید نهیں هوسکتي' اگر کوئي هاتهه غفلت کے نازک موقعوں پر بهي بیدار رکهنے کیلیے هر وقت مستعد نه رهے' اور همیشه معاملات کي تـه اور اصلیت سے خبردار نه کرتا رهے - لوگ اُٹهه بیٹهے هیں مگر چلنے کے قابل نهیں' اور پهر لیٹ جانے کا کهٹکا هر وقت لگا رهتا هے - پس رفت هے' که کام کرنے والے قوم کي بیداري کي زیاده رجز خواني نه کریں' بلکه بیداري کو قوي' کرنے اور دماغ میں صحیح هشیاري پیدا کرنے کي سعي میں مصروف هو جائیں -

(۸)

یه بهي یاد رکهنا چاهیے که قوم نے اپني آواز میں جو قوت پیدا کرلي هے' وه ایک اصلي قوت عمل هے' جسکے بغیر کوئي نیا دور پیدا نهیں هوسکتا تها' تاهم یه ایک قوت هے' اُسي حالت میں مفید هے جبکه اسکا استعمال صحیح هو' پس یه بڑي سخت اور مہلک غلطي هوگي' اگر لوگ ان کامیابیوں پر مغرور هو جائیں' اور افراد اپني قوت سے جو بیجا فائده اٹهاتے تهے' ویساهي غلط فائده قومي قوت اور راے کے نام سے بهي اٹهایا جاے - بہت بڑي ضرورت اس امر کي بهي هے' که اس قوت کا استعمال همیشه حزم و احتیاط' اور اعتدال' و صحت طریق استعمال کے ساتهه هو -

(باقي آینده)

(٤)

میں کہنا چاھتا تھا کہ " یونیورسٹی ڈیپوٹیشن " کی شکست میں اس قانون الهي کي ایک عبرت انـگیز بصیرت پوشیدہ ھے - ایک مرتبہ گذشتہ تین ماہ کے واقعات کو یاد کرلیجیے اور دیکھیے کہ کس انتہاے جد و جہد اور کمال سعي و جانفشاني کے ساتھہ " ارباب حل و عقد " نے اس ڈیپوٹیشن کي عمارت کھڑي کي تھي ' اور بعض لوگوں نے اپني کیسي کچھہ گران بہا چیزیں اسکے پیچھے نہیں دیدي تھیں - راتوں کي نیندیں اسکے لیے قربان کي گئیں ' دن کا آرام و راحت اسکے لیے غارت ھوا - بہت سے دعوؤں سے دست برداري کي گئي ' اور اس صلح کے لیے جنـگ کي فتح مندیوں کي نمایش و شہرت سے بھی ھاتھہ اٹھالیا گیا ' مگر با ایں همـه اس جد و جہد ' جوش و خروش ' غرور و ادعا ' طمانیة و استغنا ' اور اظہار سطوت و جبروت کے بعد کیا نتیجہ نکلا ؟ یہ کہ صداے حق و معروف کے ایک جھونـکے ھي میں اس بیت عنکبوت کا خاتمہ تھا : و ان اوھن البیوت لبیت العنـکبوت ' لوکانوا یعلمون :—

هم بڑي چیـز سمجھتے تھے ' پہ میخـانے میں
نـکلا اِک جام کي قیمت بھی نہ ایمان اپنا !

جیسا کہ بار بار لکھہ چکا ھوں ' اس موقعہ پر بھي توجہ دلانا چاھتا ھوں ' کہ اس واقعہ کو سرسري نظر کے حوالے نہ کیا جاے - یہ ایک بین ترین مثال تازہ ھے ' اس امر کي کہ حق کي کوئي صدا ضائع نہیں جا سکتي ؛ اور گو دنیوي اور انساني طاقتیں کتني ھي مخالف ھوں ' لیکن وہ بالاخر کام کر جاتي ھے - کام کرنے والوں کیلیے امید اور ھمت کا یہ ایک پیغام ھے ' اور منکرین قوت حق و معروف کیلیے عبرت و موعظـة کا ایک تازیانہ : وتلـك الامثـال نضربهـا للنـاس لعلهـم یتفکـرون -

(٥)

۲۶ اور ۲۸ - ڈسمبر کو جو اجتماع لکھنو میں ھوا تھا ' وہ صحیح طور پر فاونڈیشن کمیٹي کا اجلاس ھو یا نہو ' لیکن تاھم اسکو یونیورسٹي کا آخري فیصلہ کرنے کیلیے کافي سمجھا گیا ' اور ڈیپوٹشن کے انتخاب کے مسئلہ کو بظاھر عام اتفاق راے سے منظور کرالیا گیا - جلسہ کے بعد بھی ایک عرصے تک کوئي صداے مخالف نہیں اٹھی ' اور پھر جناب نواب صاحب قبلہ کي تحریر شائع بھي ھوئي ' تو اسمیں نفس مسئلۂ انتخاب وفد و تفویض اختیارات کاملہ کي نسبت چنداں اعتراض نہ تھا ' بلکہ زیادہ تر اشخاص وفد کي قلت و کثرت اور طریق انتخاب کي بے قاعدگیوں پر اظہار تاسف کیا گیا تھا - نیز یہ کہ تحریر کا ماحصل ڈیپوٹیشن کے ممبروں میں اضافہ تھا ' نہ کہ اصل ڈیپوٹیشن کي شکست اور بالکلیہ برھمي - ایسي حالت میں ظاھر ھے ' کہ اس کارروائي کي مخالفت بحالت موجودہ بالکل بے سود نظر آتي تھي - اس کو اسکا خیال بھي ھوسکتا تھا ' کہ اس تمام کارروائي ھي کو سرے سے باطل کردیا جائیگا ؟ اور قوم کو اس سے چھینني ھوئي " بلنـک چک بـک " پھر واپس ملجائیگي - جلسے میں جو آواز مخالفت کي بلند کي گئي تھي ' وہ " لکھنو کي نا کام کوشش " تھي ' اور اب " کامیاب حلقے کیلیے کوئي وجہ نہ تھي ' کہ لکھنو کي " کامیابي " کا " کلکتہ کي ناکامي " سے مبادلہ کرے - لیکن باوجود اسکے عرصے کے بعد جب آواز بلند کي گئي ' تو دو ھفتے کے اندر ھي اسکا اثر ھر طرف سے نمایاں ھونے لگا ' ور رفتہ رفتہ حالات میں اس درجہ تغیر ھوا ' کہ اضافہ و اصلاح ھي نہیں ' بلکہ سرے سے ڈیپوٹیشن ھي کا خاتمہ کر دینا پڑا ' اور جس عمارت کو تکمیل تـک پہنچا کر اسکے گنبد اور برجیوں کیلیے اینٹیں چني جا رھي تھیں ' اسکي بنیاد ھي مسمار ھوگئي ! !

پس یہ نتیجہ بتلاتا ھے کہ ھمارے آگے " کامیاب " کاموں کا خواہ کیساھي محکم وقوي قلعہ ھو ' اور خواہ مقاومت کا اصلي وقت گذرھي کیوں نہ جاے ' لیکن تاھم اعلان حق کي طاقت تسخیر اپنا اثر دکھلاے بغیر نہیں رھتي ' اور اسکے لیے صرف یہ دیکھنا چاھیے ' کہ خود ھماري نیت اور حق پرستي کا کیا حال ھے ' مقابل و حریف کي کامیابي کا کوئي سـوال نہیں - آجکل حق کي غربت و کس مپرسي کا ایک خاص سبب یہ بھي ھے ' کہ لوگ اعلان حق و سعی اصلاح کي ضرورت محسوس کرتے ھیں ' لیکن اس خیال سے قدم نہیں اٹھاتے ' کہ مخالف کامیاب ھوچکے ھیں ' اور اب انکي مخالفت کا مناسب اور اصلي وقت نہیں ھے - اسي کا نتیجہ ھے ' کہ اشخاص نکتہ چیني کي طرف سے بے پروا ھوگئے ھیں ' اور سمجھتے ھیں ' کہ ایک مرتبہ اگر وہ کسي طرح اپنے کاموں کو کامیاب دکھلادینے میں کامیاب ھوجائیں گے ' تو پھر کامیاب کاموں کي مخالفت کو بے سود و بے وقت سمجھکر ' کوئي مخالفت کا تصور بھي نہیں کریگا - اس طرح کے کاموں کیلیے انھوں نے بعض خاص اصطلاحیں وضع کرلی ھیں - مثلاً " طے شدہ مسئلہ " - " اتفاق عام کا فیصلہ " - " کثرت راے کا فیصلہ " " کثرت راے کا قرار دادہ " - قوم بھي بالعموم ان ترکیبوں سے مرعوب ھوگئي ھے ' اور کسي بندۂ خدا کو مخالفت کا خیال ھوتا ھے ' تو یہ سمجھکر خاموش ھورھتا ھے ' کہ اب مخالفت کا وقت باقي نہیں رھا - ایک طے شدہ اور اتفاق عام کے فیصل کردہ مسئلے کي نکتہ چیني کرنا بالکل بے اثر بلکہ تمسخر انگیز ھوگا -

مذھب ' اخلاق ' اور قانون ' ھر لحاظ سے یہ ایک سخت خطرناک اور اصولي غلطي ھے ' اور در اصل اعـلان حـق و امربالمعروف کے سـد باب کي ایک علت قوي ' لیکن میں اس وقت صرف اس تازہ ترین مثـال پر توجہ دلاؤنگا - جو لوگ کسي سچي بات کو سچ کہنے کیلیے اسکا سچ ھونا کافي نہیں سمجھتے ' اور اسکي ضرورت دیکھتے ھیں ' کہ لوگ اسے سچ مان بھي لیں ' انکو اس مثال سے عبرت پکڑني چاھیے - میں نے جب عین جلسے میں ڈیپوٹیشن کي تحریک کي مخالفت کي تو اس سے بالکل بے پروا تھا ' کہ نتیجہ کیا نکلے گا ؟ پھر الهـلال میں مضامین کا سلسلہ شروع کیا ' تو اس وقت بھي یہ خیـال پیش نظر نہ تھا ' کہ سردست اس کوشش میں کامیابي ھوگي یا نہیں ؟ کیونکہ بار بار کہہ چکا ھوں ' میرے عقیدے میں حق کي اس سے بڑھکر کوئي توھین نہیں ھوسکتي ' کہ اسکے اعلان کو نتائج اور کامیابي کے ظہور کا محتاج قرار دیا جاے - اور اگر ایسا ھو تو اس دنیا میں ' جسکا نصف کرّہ ھر وقت تاریک رھتا ھے ' کبھي بھي حق کي روشني ظاھر نہو - پس یہ محض ایک عقیدے اور راے کا اظہار تھا ' اور نتائج کے انتظار سے بالکل بے پروا ' تاھم اگر نتیجہ خدا کے ایک عاجز بندے کے پیش نظر نہ تھا ' تو کون کہہ سکتا ھے ' کہ اس نصرت فرماے حق و صداقت کي مشیت میں بھي نہ تھا ' جس نے ھر کام میں عواقب امور کي کامیابي کو اپني نصرت بخشي کي ایک آیت مبین اور اثر عظیم قرار دیا ھے ؟ ان ینصرکم الله فلا غالب لکم ' و ان یخذ لکم ' فمن ذ الذي ینصرکم من بعدہ ؟

و علی الله فلیتوکل المومنون -

کردیتا جس سے انتظامات مذکورۂ بالا کي ' ایک هي دفعه نہیں تو بتدریج' تکمیل هوکر رهتي - یه فرمان ٹهیک اُسي انداز اور اُسي پیرایے میں جاري کیا جاتا ' جو حال میں طرابلس کو خود مختارانه حکومت عطا کرتے وقت اختیار کیا گیا تھا - خوش قسمتي سے انگلستان کے اشاروں پر چلنے والے وزیر کے زوال نے اسلام کے خلاف اس بڑي سازش کا ایک طرح سے خاتمه کردیا هے اور هم تو سمجهتے هیں ' که اب اس کارروائي کي تجدید بہت جلد نه هونے پائیگي -

ساتهه هي ساتهه هم " ایجپٹ " کے مسلمان ناظرین سے ' خواه وه مصر میں هوں ' یا روم میں ' یا هندوستان میں ' اپیل کرتے هیں ' که وه اِس امر کي نسبت دهوکا نه کهائیں ' که اِسلام کو جس خطرے کا اِس وقت مقابله هے ' اُسکی حقیقت اور اصلیت کیا هے ؟ واقعه یه هے ' که اسلام همارے نام نہاد " لبرل انگلش گورنمنٹ " کے هاتهوں تباه اور برباد هو رها هے - مسلمانوں کو چاهئے ' که اُس موقع پر جہاں اُنکے مذهب کا تعلق هو ' اور جس جگه باقي مانده آزاد اسلامي حکومتوں کی بہبودي پیش نظر هو ' لفظ " لبرلیزم " (آزاد خیالی) سے دهوکا نه کهائیں - آزاد خیال انگلستان کو مسلمانوں کي ترقی سے ذره بهر همدردي نہیں هے - انگلستان اُنکي ترقي سے خائف اور لرزاں هے ' اور همیشه اُسکا سر کچلا کرتا هے -

پس " لندن مسلم لیگ " یا " آل انڈیا مسلم لیگ " جیسي انجمنوں ' (جنهیں اسلامي جذبات کي نمایندگي کا دعوے هے) ' کا اِس وقت گورنمنٹ کے آگے منت سماجت کے ساتهه درخواست کرنا ' محض حماقت هے - انصاف کے احساسات سے درخواست کرنا بهي سراسر بے سود هے - یه احساسات تو کب کے اُٹهه گئے هیں - انگریزي معدلت گستري یا حریت پسندي کي دهائي سے بهي کوئي کام نہیں نکلنے کا - اس قسم کي عبارتیں با ارچهي تصور کی جاتی هیں ' اور کچهه بهي وقعت نہیں رکهتیں - اگر انگریزوں کے دلوں پر ' جہاں تک مسلمانوں کے معاملات سے اُنکا تعلق هے ' کسی دلیل کا کوئي اثر هو سکتا هے ' تو وه یه هے ' که شاهي اقتدار کو صدمه پہنچنے کا خوف دلایا جائے ' اور علی الاعلان صاف صاف کهدیا جائے ' که جسوقت تک که انگریزوں کي شرکت فرانس ' روس ' اطالیه ' اور دیگر اسلام کي دشمن سلطنتوں کي کارروائیوں میں جاري رهے ' اُس وقت تک حکومت برطانیه هندوستان کے کروروں مسلمانوں کو اپني دل سے وفادار رعایا شمار نه کرے - اور جب کبهي هندوستان میں انگریزوں کے لیے مصیبت کا دن نمودار هو ' تو ان کروروں میں سے ایک سے بهي دوستي یا امداد کي توقع نه رکهے - اگر اس قسم کے الفاظ اس وقت لیڈران مسلم لیگ کي زبانوں سے دلیري اور همت کے ساتهه نکلینگے ' تو اُنکا اثر ڈاؤننگ اسٹریٹ (دفتر وزیر خارجیه انگلستان) پر پڑیگا - ایسے الفاظ اِسلام کي اِس نازک ترین خطرے کي حالت میں ' اُسکے لئے اُن تمام منت سماجت اور آنسوؤں سے ' جو اِن کے ضرورت سے زیاده دور اندیش لیڈروں نے پچهلے چهه مہینے میں همارے بے پروا وزراء کے آگے ضائع کئے هیں ' بدرجها مفید ثابت هونگے - بلکه سرمایه هلال احمر اور جنگ کے جاري رکهنے کے واسطے دوسرے قسم کے سرمایوں کے لئے جو چندے جمع کئے جا رهے هیں ' اُنسے بهي زیاده سود مند هونگے -

الاخلاق

— * —

تمہید

مشرق کے علوم و فنون ' صنائع و تجارت ' معاشرت و سیاست ' مختصراً یه ' که تمام مظاهر زندگي اصلاح طلب هیں - اسلیے یه صحیح هے ' که مشرق کو کسي اصلاح سے استغناء نہیں - لیکن یه ایک نا قابل انکار صداقت هے ' که قوم میں مذهبي ' سیاسي ' اجتماعي ' وغیره وغیره گونه گوں اصلاحات کا آغاز اسوقت تک کامیاب نہیں هوتا ' جب تک که اسکے افراد میں ایک ایسا گروه نه موجود هو ' جسمیں طول تفکر ' حسن تمییز ' اصابت راے ' اور جرأت اخلاقي هو -

یه گروه عموماً نوجوانوں میں سے پیدا هوتا هے - کیونکه انمیں بڑهاپے کي عافیت اندیشیوں کے بدلے جواني کي ولوله خیزیاں هوتي هیں ' جو ان کو حریت پرستي اور حق گوئي کي طرف بڑهاتي هیں - اسلیے ایک مصلح کا فرض اولین نوجوانان قوم کي اخلاقي اور دماغي پرداخت هے -

تعریف

جسطرح که سنگ چقماق میں آگ پوشیده هے ' اسي طرح انسان میں گونه گوں صدها قوي پوشیده هیں - ان قوي سے جب ابتداءً کام لیا جاتا هے ' تو کسي قدر تعمد و تکلف کي ضرورت هوتي هے ' لیکن جب عرصه تک برابر سلسله استعمال جاري رهتا هے ' تو پهر انکي یه حالت هوجاتي هے ' که انکے استعمال کے لیے قصد و اراده کي ضرورت نہیں رهتي ' بلکه حسب موقع وه از خود کار فرما هونے لگتے هیں - اور اگر بہت زیاده عرصه تک انکا استعمال جاري رهتا هے ' تو وه اسطرح جزو زندگي بنجاتے هیں ' که ان سے علحدگي کے لئے نه صرف اراده کي ضرورت هوتي هے ' بلکه تکلیف هوتي هے - جب انسان کسي قوت کے استعمال کا اس درجه تک خوگر هوجاتا هے ' تو یه خوگري عادت یا خلق کہلاتي هے -

اخلاق کي شکل پذیري

تم نے بارها دیکها هوگا ' ایک آهني تار بالکل سیدها تها ' مگر جب کسي شے پر لپیٹا گیا ' تو اسکي بهي وهي شکل هوگئي اور اگر زیاده عرصه تک لپٹا رها ' تو وه شکل تار میں اس درجه راسخ هوگئي ' که اسکا سیدها کرنا دشوار هوگیا - قوي اخلاقي کی بهي بعینه یه هي حالت هے - وه ابتداءً بے شکل هوتے هیں ' لیکن جب عرصه تک ایک مخصوص اسلوب پر استعمال کیے جاتے هیں ' تو وه ایک خاص شکل اختیار کرلیتے هیں -

اقسام اخلاق

گو همارے زبان میں اخلاق کا استعمال اکثر اخلاق حسنه ' بلکه اخلاق حسنه کي ایک خاص صنف یعني خاطر مدارات کے معني میں هوتا هے ' چنانچه خوش اخلاق اس شخص کو کہتے هیں ' جو ملاقات میں اعتناء و التفات کو کام فرماتا هو ' مگر واقعه یه هے ' که اخلاق کا دائره معاني اسقدر تنگ نہیں - اخلاق مجموعه عادات کا نام هے ' اگر عادات اچهے هیں ' تو وه شخص خوش اخلاق هے ' اور اگر برے هیں تو بد اخلاق هے -

میں اسوقت اخلاق کي پیش پا افتاده تقسیم حمیده و ذمیمه سے گزر کے ' دو اور تقسیمیں بیان کرنا چاهتا هوں -

(۱) اخلاق طبیعي ' یه وه اخلاق هیں جو انسان اپنے ساتهه لیکے پیدا هوتا هے ' انکا استیصال ناممکن ' مگر تقویت و تضعیف ممکن هے ' تم نے دیکها هوگا ' بعض لوگوں میں انکي صحبت کے عام اخلاق کے خلاف بعض عادتیں پائي جاتي هیں ' یه وهي عادات هیں جن کو هم فطري کہتے هیں -

مقالات

انگلستـــان اور اِسلام

(٥)

اثر خامه محرم سیاست مسٹر بلنـٹ

ترکوں اور بلغاریوں کي جنگ کا آخري نتیجه خواه کچهه هي کیوں نه هو - سلطان المعظم اِس وقت کم از کم اِس بات پر مبارکباد کے مستحق هیں ' که کامل پاشا کي وزارت سے بر طرفي کے ساتهه اُنهوں نے ایک نهایت فتنه انگیز مفسد کے چنگل سے ' جو اِسلامي اغراض کے حق میں سخت غدّار تها ' چهٹکارا پالیا هے - یورپ کي تینوں شدید ترین دشمنانِ اِسلام طاقتوں' یعنے انگلستان - فرانس اور روس نے' بالخصوص انگلستان نے' اِس بوڑهے نوکر کے ذریعے سے' جس حکمت عملی کو کام میں لانا چاها تها' اُسکي اصلي کیفیت - نیز اصلي مطلب برآري ' یعنے سلطنت عثمانیه کو آپس میں بتدریج تقسیم کر لینے کے جو طریقے عمل میں لائے جارهے تهے - اُنکي مفصل سرگزشت " ایجپٹ " کے ناظرین پر پوشیده نهیں هے - پچهلے چهه مهینے میں مختلف مضامین کے ذریعے سے هم صحیح واقعات پر روشني ڈالتے رهے هیں - اور وزیراعظم قسطنطنیه' جو نامیمون ونا مبارک بهروسا انگریزي وزارت پر کرتا رها تها ' اُس سے جو تباهي خلافت پر آنے والي تهي - اِس پر بهي هم متعدد مواقع پر متنبه کرتے رهے هیں - همیں اِس بات کا علم تها ' که سراڈورڈ گرے نے اِسلام کي مخالفت پر کمرچست باندھ لي هے - همیں یه بهي معلوم تها که ڈاؤ ننگ اِسٹریٹ (دفتر سراڈورڈ گرے) سے انگریزي مدبري کي جو آواز اصبهـ... کي صورت میں بلند هوگي - وه اِسلام کے حق میں ایک غدار آواز هوگي - هم یه بهي بتاتے رهے هیں' که سلطان کو یورپ میں اگر دوستي کي کهیں کچهه توقع هوسکتي هے - تو " اتحاد مثلث " سے نهیں' بلکه " ایتلاف مثلث " کي صرف اُس طاقت سے' جسکا نام جرمني هے - کامل " اتحاد مثلث " کي اغراض کا نمایندہ تها - اِسکا زوال انگلستان' فرانس' اور روس کي راه میں ایک سنگ گراں هے - اور سراڈورڈ گرے کے منهه پر تو ایک ایسا طمانچه هے ' جسے وه یاد کرتے هونگے -

جسوقت سے' که موجوده جنگ میں قسمت کا رخ یورپ میں عثماني افواج کي طرف سے پهرا هوا نظر آنے لگا هے' اسوقت سے همارے دفتر خارجیه کي دن رات یهي کوشش رهي هے ' که کسي نه کسي طرح پهسلا بهلا کر جرمني کو بهي سلطان کے ایشیائي مقبوضات کي مجوزه تقسیـــم میں اپنا سهیم بنالے - اسکے لئے حلقهاے مصـــالح کي مشهور و معروف صورت سامنے موجود هي هے - یه ٹهاني گئي تهي' که ایشیاے کوچک جرمني کے لئے حلقه مصالح قرار دیا جائے' فرانس کو ایران اور ترکي آرمینیا میں آزادانه اختیارات دلوائے جانے کو تهے - قسطنطنیه کو ایک مشترکه بین الاقوامي نفع بنا کر رکهدیا جاتا - اور ڈاردانیال یورپ کے کل جنـگي جهازات کے لئے کهل جاتا - عثمانیوں کے ایشیائي صوبجات عیسائي طاقتوں کي مختلف اغراض - ملکي هوں یا مالي - کے نشانے بنادیے جاتے - ممکن تها ' که یه ساري باتیں ایک هي دفعه نه هوتیں - لیکن رفته رفته هر طاقت اپني اپني فرصت کے وقت اپنے مقاصد و اغراض کي تکمیل کرالیتي - سلطان کي براے نام حکومت صرف اس غرض سے بر قرار رکهدي جاتي' که جب کبهي کسي طاقت کو مسلمانوں کے جذبات کو عیسائي حکومت کے ماتحت کرنے کي ضرورت پڑے - تو اسمیں اُنکے ذریعه سے سهولیت اور آساني هو - یهی تجویز تهي' جو یورپ کي مجتمعه طاقتوں کی طرف سے امن عامه کے لئے پیش کي گئي تهي - یه تجویز خصوصاً سرایڈورڈ گرے کے دماغ سے نکلي تهي - یه محض ایک خوش نصیبي کي بات هے' که قیصر جرمني نے ابتک اس انگریزي سازش میں شرکت منظور نهیں کي هے - اور سلطنت عثمانیه کی تقسیم کا خیال اگرچه همارے دفتر خارجیه نے بالکل ترک نهیں کر دیا هے' پهر بهي کم سے کم تهوڑے عرصے کے لئے تو یـه تقسیـم ملتـوي هوگئي هے - نئے وزیر اعظم' محمود شوکت پاشا ' ایک با دیانت شخص هیں - اور ان پر اعتماد کیا جاسکتا هے' که وه اسلام کے ساتهه غداري نه کرینگے - کم سے کم اسوقت تو جرمني الکی تائید اور حمایت کے لئے مستعد هے - اصلي اور حقیقي حالت یه هے' جو میں نے اوپر بیان کردي - سراڈورڈ گرے کے دل کي کیفیت غصے کے مارے جو جو کچهه هو رهي هوگي' وه محتاج بیان نهیں - لیکن اب اُنکے لئے اسکے سوا کوئي چارۂ کار نهیں هے که' قهر درویش بر جان درویش کهکر' اس طمانچے کے ضرب کو بطیب خاطر برداشت کرلیں ' اور اپنے اندروني جذبات کو چهرے سے نمایاں نه هونے دیں - اب جنـگ کے ختم کرانے کے لئے سلطان پر نهیں بلکه بلقاني حلیفوں پر دباؤ ڈالا جاے گا - قسطنطنیه پر چڑهائي کي اجازت نه دیجائیگي - یه بهي ممکن هے' که اڈریا نوپل سلطان هي کے قبضے میں رهنے دیا جاے -

ان تمام واقعات میں جس بات سے همیں سب سے زیاده دلچسپي هے ' اور جو دریاے نیل پر اسلامي آزادي کي اُمیدوں سے متعلق هے ' وه یه هے' که قسطنطنیه میں کامل کے زوال کے ساتهه وه خاص سازش بهي کچهه دنوں کے لئے ملتوي کردیني پڑي هے ' جو مصر پر انگریزوں کے قانوني دائمي تسلط کرلینے کي نیت سے کی گئي تهي - یقیناً پچهلے سال موسم سرما میں سراڈورڈ گرے اور کامل کے درمیان یه امر قطعي طور پر فیصله پاچکا تها که " سلطان مصر کو اپني سلطنت سے کلیةً " آزاد کرکے انگریزوں کي نگهداشت میں رکهدینگے - خدیو باد شاه کا لقب اختیار کرلینگے - اس درجے پر پهنچنے کے یه معني هونگے ' که اصلي اختیارات اُن سے مطلقاً سلب هوجائینگے - خراج جو باب عالي کو دیا جاتا هے' اُسکے عوض میں ایک معقول رقم یکمشت ترکوں کو دیدي جائیگي - جسکي اُنهیں اشد ضرورت هے - ملکي قرضے کي ادائگي کا بار انگلستان کي گردن پر رهیگا - دوامي فوجي تسلط کے ذریعے سے امن اور سیاسي انتظامات قائم کرالینے کے بعد مصر پر پورا قبضه آپ سے آپ هو جائیگا - مصري حب الوطنوں کي رضامندي اُنهیں ایک قسم کي رعایت دیکر' جو انتظامي حکومت (کانسٹي ٹیوشن) کے نام سے موسوم هوگي ' لے لي جائیگي - ان جدید انتظامات کو حکومت خود مختاري کا شاندار لقب عطا کیا جائیگا - اس میں ذرا بهي شک نهیں هے' که اگر بلغاریوں کے ساتهه صلحنامے پر دستخط هوچکنے کے بعد بهي کامل عهده وزارت پر مامور رهتا' تو وه ایک ایسے حکمنامے پر ضرور دستخط

کہ جسقدر یہ شرط مقدم ہے ' اسی قدر اسکی طرف سے غفلت کیجاتی ہے ' مائیں جو بچوں کے پالنے میں رات کو رات اور دن کو دن ' نہیں سمجھتیں ' اور باپ جو اولاد کی تعلیم و تربیت میں کسی چیز سے بھی دریغ نہیں کرتے ' عموماً اس نہایت اہم شرط سے چشم پوشی کرتے ہیں - وہ اپنی صحت لذائذ زندگی ' یا غفلت کی بدولت تباہ کر دیتے ہیں ' اور اسکا خمیازہ نہ صرف وہ خود کھینچتے ہیں ' بلکہ انکے بعد آنے والی نسلیں پشتہا پشت تک کھینچتی رہتی ہیں - یہ واقعہ ہے ' کہ ہزار ہا بچوں کی جسمانی ' دماغی ' اور اخلاقی کمزوری کے ذمہ دار انکے والدین کی کمزوری ہے -

دوسری شرط حسن تربیت ہے ' بیشک یہ صحیح ہے ' کہ جوانی یا بڑھاپے میں اصلاح اخلاق محال نہیں ' لیکن قریب محال ضرور ہے ' کیونکہ انسان جسوقت پیدا ہوتا ہے ' اسوقت وہ ایک لوح سادہ ہوتا ہے ' وہ ہر قسم کے نقش قبول کرنے کے لیے تیار ہوتا ہے ' لیکن جب ایک نقش کھنچ جاتا ہے ' تو اسکا مٹنا اکثر دشوار طلب اور کبھی نا ممکن ہو جاتا ہے ' اسلیے جو قوم چاہتی ہے ' کہ اسکی آیندہ نسلوں کی اخلاقی حالت عمدہ ہو ' اسکو چاہئے ' کہ اس سادہ لوح پر شروع ہی سے عمدہ نقش کھینچے - اسکے لئے اسکو حسب ذیل امور ملحوظ رکھنا چاہئیں -

(۱) ایسی فضاء کا انتخاب جو اخلاق رذیلہ کی سمیت سے محفوظ ہو -

(۲) اخلاقی قوی کا صحیح اندازہ ' تاکہ جو حصہ کمزور ہو ' اسکو خاص طور پر قوی کیا جاے -

(۳) مدنظر کے لیے کوئی بلند شے پیش کرنا

(۴) افکار عالیہ کی تلقین -

(۵) روزانہ زندگی میں اصول اخلاق کا نفاذ -

حسب ذیل قوی کو خاص طور پر ابھارنا چاہیے

(۱) حقیقت پرستی -

(۲) جرأت اخلاقی -

(۳) استواری عزم -

ابتدائی تربیت اور مشرق

مشرق میں بچوں کی اخلاقی تربیت کا بہترین آلہ " قمچی " یا " تسمہ " سمجھا جاتا ہے - یہ نہایت سخت غلطی ہے - مارنے سے بجز اسکے کہ بچے کے دل میں معلم کی ہیبت اور اس عادت سے نفرت پیدا ہو ' اور کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا -

بچے کی اخلاقی تربیت کا صحیح ترین اصول یہ ہے ' کہ جس عادت سے باز رکھنا منظور ہو ' پہلے اسکے فوائد اور نقصانات اسکو سمجھائے جائیں ' اور اسکے بعد اسکے چال چلن کی نگرانی رکھی جاے ' فراموشی کے وقت اسکو یاد دھانی کیجاے ' یاد دھانی کے ساتھ بچے کو اسکے فوائد و مضار کی طرف متوجہ کیا جائے ' اس طرح بچہ بہت جلد خود بخود تعمیل حکم کرنے لگے گا -

بچے کی پہلی اخلاقی درسگاہ گھر ہے ' اور اسکے بعد مدرسہ کا نمبر ہے - مگر گھر میں صرف زمین تیار ہوتی ہے ' تخم پاشی درحقیقت مدرسہ میں آکے ہوتی ہے - اسلیے جسطرح زمین کے تیار کرنے میں سخت توجہ کی ضرورت ہے ' اسیطرح تخم پاشی اور اسکے آبیاری کے لیے بھی اعتناء شدید کی حاجت ہے - نصاب میں اخلاقی کتابوں کا داخل کرنا ' یا دارالخطابہ (لیکچر روم) میں اخلاقی تقریروں کا ہونا ' اسوقت تک مفید نہیں ہو سکتا ' جب تک کہ خود مدرس کی شخصیت با اخلاق نہ ہو - کتاب کے نقوش اور تقریروں کے ہوائی تموجات معلم ہیں ' مگر مردہ ' لیکن مدرس زندہ معلم ہے ' اور یہ ظاہر ہے ' کہ انسان پر جو ایک زندہ معلم کا اثر ہو سکتا ہے ' وہ ایک مردہ معلم کا نہیں ہو سکتا - پس اگر مدرس کی کتاب زندگی میں اخلاقی سبق نہیں ' تو محض نصاب کی کتابوں یا دار الخطابہ میں بلاغت کار تقریروں سے اخلاقی تربیت کی امید غلط امید ہے -

دیگر امور کی طرح یہ نکتہ بھی مغرب کے پیش نظر اور مشرق کے پس پشت ہے ' مغرب میں بچوں کے لیے مصنف ' معلم ' اور مربی ' زبردست شخصیت و علمیت کے لوگ ہوتے ہیں - مگر مشرق میں اسکے بالکل برعکس ہے موخرالذکر میں بچوں کی تعلیم و تربیت کم درجہ کا کام سمجھا جاتا ہے ' اسکو صرف وہ لوگ کرتے ہیں جو دیگر ذرائع سے معاش پیدا نہیں کرسکتے ' اسی کا نتیجہ ہے ' کہ مشرق کے فرزند اعلی تعلیم حاصل کرنے کے بعد بھی مغرب کے فرزندوں سے اخلاق میں پیچھے رہتے ہیں -

(٢) اخلاق کبسي - یه وہ اخلاق هیں ' جو انسان صحبت سے سیکھتا ھے اور رفته رفته وہ اسمیں قریباً اتنے هي جاگیر هو جاتے هیں' جتنے که اخلاق طبیعي راسخ هوتے هیں -

یه تقسیم کانت کي تھي ' پررفیسر ڈیوي امریکي نے اخلاق کي حسب ذیل تقسیم کي ھے -

وہ اخلاق جنکا تعلق -

(١) ادراک سے ھے -

(٢) جذبات سے ھے -

(٣) ارادہ سے ھے -

اخلاق متعلق بادراک وہ اخلاق هیں' جن کے ذریعہ سے کذب و صدق' وهم و شک ' ظن و یقین' وغیرہ وغیرہ میں تمییز هوتی ھے -

اخلاق متعلق بجذبات وہ اخلاق هیں' جنکا تعلق جذبات سے ھے' جیسے حسن دوستي ' لذت پسندي ' وغیرہ وغیرہ -

اخلاق متعلق با رادہ وہ اخلاق هیں' جنکا تعلق ارادہ سے ھے' جیسے صبر' استقلال' حلم ' وغیرہ وغیرہ -

سر چشمہاے اخلاق

انسان میں اخلاق کے تین سر چشمے هیں :—

(١) وراثت

(٢) موثرات

(٣) ارادہ

وراثت - عموماً بچه جس شخص سے جسقدر قریب هوتا ھے' اسیقدر اس سے زیادہ مشابهه هوتا ھے ' مثلا بچه سب سے زیادہ والدین سے قریب هوتا ھے' اسلیے وہ نسبتاً سب سے زیادہ والدین سے مشابه هوتا ھے - والدین کے بعد والدین کے والدین سے قریب هوتا ھے' اسلیے تیسري یا چوتھي پشت کے لوگوں کي بنسبت ان سے زیادہ مشابه هوتا ھے ' و هلم جراً ' مگر یه قاعدہ کلیه نہیں بسا اوقات اسکے خلاف شہادتیں ملتي هیں -

موثرات خارجیه - اسکي دو قسمیں هیں -

(١) فضاء مادي ' جیسے آب و هوا' چنانچه تجربه سے ثابت هوتا ھے ' که معتدل ممالک کے لوگ عموماً راحت طلب' عیش پسند' اور کاهل هوتے هیں' لیکن غیر معتدل ممالک کے لوگ چاق و چوبند' چست و چالاک ' محنتي اور جفاکش' هوتے هیں - غیر معتدل ممالک میں گرم ممالک کے باشندے سریع الانفعال هوتے هیں - وہ جسقدر جلد خوش هوتے هیں - اسي قدر جلد ناراض هوتے هیں - سرد ممالک کے باشندے بطی الانفعال هوتے هیں ' مگر جب متاثر هو جاتے هیں ' تو وہ تاثر پھر جلد زائل نہیں هوتا وغیرہ وغیرہ -

(٢) فضاء اخلاقي - احباب' اصدقاء' معلمین و بیک لفظ صحبت یا سوسائٹي -

اسپنسر کہتا ھے " که انسان اپنے والدین سے زیادہ اپنے همعیشوں سے مشابه هوا ھے' صحبت کے اثر کا اندازہ اس سے هوسکتا ھے' ایک پیشے کے لوگوں میں بہت سے اخلاق مشترک هوتے هیں' بلکه یہاں تک دیکھا گیا ھے ' که اگر دو نہایت هي قریب کے رشته دار دو مختلف پیشے کرتے هوں' تو ان دونوں کے اخلاق باهم دیگر اس سے کم مشابه هوتے ' جتنے که دونوں کے اخلاق اپنے اپنے هم پیشه لوگوں سے مشابه هوتے هیں" - ایک فرانسیسي مثل ھے " که تم اپنے هم نشینوں کو مجھے بتا دو' میں تمھیں یه بتا دونگا ' که تم کیسے هو"

ارادہ - اخلاق کے دو سبب یعنے اسلاف اور صحبت (سوسائٹي) کا انتخاب انساني قدرت سے باهر ھے' لیکن تیسرا سبب یعني ارادہ اسکي قدرت میں ھے ' بیشک یه صحیح ھے' که وراثت اور صحبت کا اثر نہایت سخت راسخ هوتا ھے' مگر با ایں انسان کا ارادہ اگر قوي ھے' تو وہ اس اثر کو زائل کرسکتا ھے '

اگر هم عبرت آموز نظر سے اشخاص کي زندگي کا مطالعه کرینگے ' تو همکو بہت سے لوگ ملینگے' جنمیں انکے بزرگان خاندان اور انکي صحبت کے خلاف اخلاق موجود هونگے - یه بالکل بدیہي ھے' که ان اخلاق کا سر چشمه نه وراثت هوگي اور نه صحبت ' اب جو چیز رهجاتي ھے ' وہ طبیعت کا میلان اور ارادے کي مساعدت ھے - پس یہي دو چیزیں انکا سر چشمه هونگي - اِسي بناء پر علماء اخلاق کا یه خیال ھے ' که انسان کا مستقبل وراثت اور صحبت سے زیادہ اسکے ارادے پر موقوف ھے - اس نظریه کي مزید تائید اس واقعه سے بھي هوتي ھے ' که دنیا میں جتنے ارباب اخلاق پیدا هوے هیں ' وہ ایسي قوموں میں سے پیدا هوے هیں ' جنکي اخلاقي حالت نہایت بدتر تھي' اور قطعاً ان میں سے انکے بڑے ارباب اخلاق کے پیدا هونے کي امید نہیں کي جا سکتي تھي -

ارادے کے مدارج مختلف هیں' بعض اشخاص کا ارادہ فطرتاً نہایت قوي هوتا ھے ' اور بعضوں کا کمزور' اور بعض کا متوسط درجه کا -

جسطرح جسم ورزش اور نگہداشت سے بڑھتا ھے' بعینه یه هي حالت ارادے کي بھي ھے - اگر کوشش کیجائے تو ایک کمزور ارادہ قوي اور ایک قوي ارادہ قوي تر هوسکتا ھے - بچپن میں تمام قوي انساني کا آغاز ظہور هوتا ھے - اسوقت وہ هر طرح کی تربیت قبول کرنے کے لئے تیار هوتے هیں - اسلیے ارادے کي ترتیب اور تقویت کا بہترین زمانه طفولیت کا زمانه ھے - اسي لئے مغرب میں بچوں کو تیسرے یا چوتھے هي برس سے استواري عزم و پختگي ارادہ کي تعلیم دیجاتی ھے -

اخلاق کي آراستگي

اخلاق کي ماهیت اور اسباب کے معلوم هونے کے بعد اب یه سوال پیدا هوتا ھے' که انکي آراستگي یا تہذیب کا کامیاب ترین ذریعه کیا ھے ؟

قدرت نے انسان میں مختلف قوي ودیعت کیے هیں' جنکي نشونما کے لیے غذا اور ورزش کي ضرورت ھے - مگر جسطرح ' که ان قوي کے جو هر مختلف هیں ' اسیطرح انکي غذا اور ورزش بھي مختلف ھے ' جسماني قوي کي غذا اور ورزش ماکولات و مشروبات اور والعاب ریاضیه (جمناسٹک) هیں' مگر اخلاقي قوي کے لیے یه چیزیں بیکار هیں ' انکي غذا افکار عالیه' اور انکي ورزش زمانه کي کشمکش ھے - جسطرح ' که هر شخص کے جسم کے لیے ایک هي قسم کي غذا اور ایک هي نوعیت اور ایک هي حد تک کي ورزش مفید نہیں' اسیطرح هر شخص کے لیے ایک هي نوعیت کے افکار عالیه اور ایک هي نوعیت و شدت کي کشمکش زمانه مفید نہیں - اسلیے آراستگي اخلاق کے شائق کے لیے دو امر نہایت ضروري هیں -

(١) اخلاقي غذا کے لیے ایسے افکار کا انتخاب ' جو اسکی طبیعت کے مناسب هوں

(٢) زندگي کی ان کشمکشوں سے اجتناب ' جو اسکي طبیعت کے غیر مناسب هوں -

شرائط کامیابي

جسطرح انسان کي جسماني ترقي کے لیے اسلاف کی صحت' آب و هوا کي عمدگي ' قوي کے استعمال و تعطیل' میں اعتدال' حزن و مسرت میں توازن' وغیرہ وغیرہ شرائط هیں ' اسیطرح اخلاقي ترقي کے لیے بھي چند شرائط هیں -

اولین شرط والدین کے جسم وعقل کي تندرستي ھے - مگر افسوس

ذي روح و غير ذي روح مادوں میں تشابه في الحركت

لیکن بعض علماء طبیعات بعض ایسے اجسام میں' جو کسي حالت میں بھي ذي روح تسلیم نہیں کیے جا سکتے' ایسي حرکتیں دکھاتے ھیں' جو عموماً ذي روح مادوں میں ہوتي ھیں - مثلاً روغن زیتون اور سیماب کے قطرات میں وہ ایک قسم کي حرکت دکھاتے ھیں' جسکي نوعیت کسیطرح بھي ذي روح اجسام کي حرکت کي نوعیت سے ممتاز نہیں ہوتي ھے' حالانکہ اس میں کوئي شک نہیں' کہ مقدم الذکر کي حرکت کیمیاوي و طبیعي اسباب و علل کا نتیجہ ھے -

جنبش مژگان اور انقباض عضلات پر جب ھم دقت نظر کے ساتھہ بحث کرتے ھیں' تو ان دونوں حرکتوں اور حرکت امبیه میں تشابه کي ایسي صورتیں نظر آتي ھیں' جن کی بنیاد پر ھم کو یقین ھو جاتا ھے' کہ یہ حرکات حرکت امبیه کے ھم نوع ھیں' اور یہ کہ انکي پیدایش بھي قریباً حرکات امبیه کي طرح ھوتي ھے -

نتیجہ تشابه

اس میں کوئي شک نہیں' کہ وہ مرکب حرکتیں جو ذي روح مادوں کي ما به الامتیاز ھیں' دفعۃً پیدا نہیں ھوئیں' بلکہ اس بسیط حرکت کي ترقي یافتہ صورت ھیں' جسکا ظہور اکثر جمادات میں بھي ھوتا ھے - مرکب حرکات کا آغاز' خواہ ان حرکات کي شکل میں ھوا ھو' جنکو امبیا پیدا کرتي ھے' یا ان حرکات مژگان کي شکل میں' جن کو نقاعیات یا خلایا ھدبیه پیدا کرتي ھیں' یا عضلات کے ان انقباضات کي شکل میں' جو ارادے کے زیر اثر پیدا ھوتے ھیں' یا قلب کے ان حرکات کي شکل میں' جو نفس کے انفعال و تاثر سے پیدا ھوتے ھیں - بھر نوع ھم اس نتیجہ کے نکالنے پر مجبور ھیں' کہ حرکات مادہ کے عام قوانین کے تابع ھیں' اور یہ' کہ انکا وجود ایسے اسباب کے ساتھہ وابستہ ھے' جو حرکت جمادات کے اسباب کے مشابه ھیں -

تمثیل و عدم تمثیل

مگر ایک معترض یہ کہسکتا ھے' کہ ممکن ھے' کہ وجوہ تشابه سطحي ھوں - اور یہ صرف امکان نہیں بلکہ واقعہ ھے' چنانچہ ھم جب دقت نظر کے ساتھہ ذي حیات مادوں کي طبیعت (نیچر) سے بحث کرتے ھیں' تو ھم کو ذي حیات مادوں میں بعض ایسے امور ملتے ھیں' جو غیر ذي حیات مادوں میں نہیں ملتے' مثلاً تمثیل' عدم تمثیل اور تحلیل غذا -

لیکن یہ اعتراض صحیح نہیں - جن امور کي طرف معترض اشارہ کرنا چاھتا ھے' وہ ایسے حالات کا نتیجہ ھیں' جنکو حیات سے وابستہ کرنے کا وھم بھي کسي فہمیدہ دل میں نہیں گذر سکتا - اسکي بہترین مثال سیال مادوں کے وہ تغیرات ھیں' جسمیں ایک جھلي درمیاني پردہ بنکے باھم آمیزي میں حائل ھوجاتي ھے -

مظاھر کیمیاوي

مادہ کي دو قسمیں ھیں' آلیہ' اور غیر آلیہ - کچھہ عرصے سے بعض لوگوں کا خیال ھے' کہ مادھاے آلیہ اور غیر آلیہ کي کیمیا باھم دیگر بالکل مختلف ھوتي ھے - مادھاے آلیہ اور غیر آلیہ میں حد فارق گذشتہ صدي کے اوسط تک تو نہایت واضح نظر آتي تھي' مگر اسکے بعد' علم نے جتنے قدم آگے رکھے' اتني ھي وہ حد غامض ھوتي گئي' اور ھوتے ھوتے یہاں تک نوبت پہنچي' کہ اب بالکل غیر محسوس ھے - کل تک ذي روح مادوں کي کیمیا علم الکیمیا کے دائرہ بحث سے خارج سمجھي جاتي تھي' مگر آج وہ مادھاے آلیہ کي کیمیا کي ایک شاخ ھے' اور علماء حیات کے ھاتھہ سے نکلکے علماء کیمیا کے ھاتھہ میں جارھي ھے -

(باقي آیندہ)

فہرست

زر اعانۂ دولت علیۂ اسلامیہ

—:❁:—

ان اللہ اشتري من المومنین انفسھم و اموالھم' بان لھم الجنۃ

(۱۷)

فہرست نام بزرگان موضع بیگون جنکي مجموعي رقم ۸ - ۲۱۲ بذریعہ ولي محمد صاحب عباسي' ساکن رودے پور' وصول ھوئي اور فہرست نمبر ۱۳ میں شائع کي گئي -

	روپیہ	آنہ	پائي
امام بخش چوھان موضع بیگون	۱۰	-	-
کریم بخش اگوان	۲	-	-
علي محمد چاندنا	۱	-	-
اللہ بیلي اجمیري	۵	-	-
احمد چوھان	۱	-	-
عمر مرتوال	۱	-	-
محمد مرتوال	۱	-	-
علي محمد خلخي	۱۵	-	-
رحیمدا مرتوال	۲	-	-
عبد امرتوال	-	-	-
نورالدین چوھان	۱	-	-
محمد بخش	۱	-	-
نورا کاچرا	۱	-	-
قایم گہلوت	۳	-	-
نورا مرتوال و مد چمڈا	۲	-	-
ھاشم ھانسي وال	۲	-	-
یعقوب نمبم	۱	-	-
بخشا اجمري	۱	-	-
چدا بخش ھانسي وال	۵	-	-
محمد سروارے	۲	-	-
نورا مرتوال موضع بیگون	-	۱۳	-
اللہ اکبر بازي	۱	-	-
کریم بخش ملہ	۱	-	-
اللہ بخش مرتوال	۱	-	-
رمضو ولد اسمعیل چوھان	۱	-	-
واحد ولد قادر چوھان	۱	-	-
الہ بخش کبکریہ	۲	-	-
خدا بخش اجمري	۱	-	-
حسنا اجمري	۱	-	-
سبحان چوھان	۱	-	-
سلیمان چوھان	۱	-	-
رضا علي یوبیہ	۱	-	-
علاؤ الدین چوھان	۱	۱۳	-
واصل چوھان	۱	-	-
محمد چوھان	۱	-	-
حسنا پذیار	۱	-	-
خواجو مرتوال	-	۸	-
راجو چوھان	۱	-	-
اللہ بخش اجمري	-	۸	-
اللہ بخش سوکي	۱	-	-
رمضو چوھان ولد نبي بخش	۱	-	-
قاسم مرتوال	۱	-	-
امیر ھانسي وال	۱	-	-
واصل ولد قادر چوھان	۱۰	-	-
وزیر مرزواتي	۱	-	-
احمد گدیلود	۱	-	-
رسول اجمیري	۱	-	-
رمضو و سر فاضل چوھان	۱	-	-
واحد ولد فاضل چوھا	۱	-	-
احمد ولد اللہ بخش چوھان	۱	-	-
اللہ رکہہ جہتري واز	۱	-	-

(باقي آیندہ)

مذاکرۂ علمیہ

الحیاۃ

—:○*○:—

یورپ کي علمي شیفتگي اور شیفتگي کے ساتھہ گونہ گوں مساعي کي تفصیل کا یہ موقع نہیں ' مختصراً یہ ہے ' کہ وہ علم کے نشر و اشاعت اور توسیع و تقدم کے لیے ہر ممکن کوشش کر رہا ہے' اس سلسلہ مساعي کا ایک حلقہ اسکے مجامع علمیہ ہیں -

ان مجامع کے سالانہ جلسے عموماً مختلف ممالک و امصار میں ہوتے ہیں - شرکاء جلسہ علمدوست اور مشاہیر علما ہوتے ہیں - ان صحبتوں میں تبادلہ افکار کے علاوہ ' محاضرات (علمي تقریروں) کا ایک سلسلہ ہوتا ہے ' جسمیں صاحب محاضرہ اپني سال بھر کي کدو کاوش کے نتائج بیان کرتا ہے - یورپ کي تمام علم پرست اقوام میں اس قسم کے مجامع موجود ہیں ' چنانچہ برطانوي قوم میں بھي اس قسم کا ایک مجمع ہے - سال گذشتہ اس مجمع کا جلسہ ۳۵ - برس کے بعد دوسرے بار بمقام ڈنڈي منعقد ہوا تھا - جلسہ کے صدر پروفیسر ھیفر تھے ' پروفیسر موصوف علم وظائف الاعضا کے مشہور عالم اور اڈنبرا یونیورسٹي میں اس فن کے پروفیسر ہیں -

پروفیسر موصوف نے اپنے خطبہ رئیسیہ (پریسیڈنشل اڈریس) کا موضوع "حیات" قرار دیا تھا - جسکا ایک حصہ آج شائع کیا جاتا ہے - "علم الحیات" فن دقیق ' اور اردو کے لیے بالکل نیا ہے ' اور فلسفیانہ اسلوب بیان ان پر مستزاد ' خطبہ کو سریع الفہم بنانے کے لیے مجبوراً جابجا محو و اثبات کرنا پڑا ' اسلیے غالباً اس مضمون کي تعبیر ترجمہ کے بدلے اقتباس زیادہ موزوں ہوگي -

تعریف

حیات کیا شے ہے ؟ ہر شخص کو اسکا علم یاظن علم ہے ' یا کم ازکم حیات کے معمولي اور واضح مظاہر کا علم ہے ' اسلیے اکثر یہ خیال ہوتا ہے ' کہ اسکي تعریف صحیح مشکل نہیں ' مگر واقعہ یہ ہے ' کہ اسکي تعریف میں بڑے بڑے ارباب اندیشہ سرگرداں ہیں -

اسپنسر نے تو اپني کتاب (جو اس نے مبادي علم الحیات پر لکھي ہے) کے دو باب تعریف کے لیے وقف کردیے ' اور تمام سابق تعریفات پر بحث کرنے کے بعد ایک تیسري تعریف پیش کي ' مگر آخر میں خودھي اعتراف کیا ' کہ اس سے بھي حیات کي کوئي جامع و مانع تعریف نہیں ہو سکي -

حیات کي عامیانہ تعریف (جو اکثر اہل لغت لکھا کرتے ہیں) یہ ہے " کہ حیات زندوں کي حالت کا نام ہے " واسٹر نے کلوڈ پانیر کي پیروي میں حیات کي یہ تعریف کي " کہ حیات ان مظاہر کے مجموعہ کا نام ہے ' جو تمام زندوں میں مشترک ہیں "

مگر یہ دونوں تعریفیں تو ایسي ہیں ' کہ انکے نام سے تعریف کو شرم آتي ہے - میرا اسوقت یہ مقصد نہیں ' کہ میں آپکا وقت ایک ایسی گرہ کي کشایش میں مشغول کروں ' جسکے آگے اکابر فلاسفہ نے سپر ڈالدي ہے - خصوصاً اسلیے کہ علم کے تقدمات حدیثہ سے معلوم ہوتا ہے ' کہ زندہ اور غیر زندہ مادوں میں فرق اس سے کم واضح ہے ' جتنا کہ ان تقدمات کے قبل سمجھا جاتا تھا ' اسلیے اب حیات کي جامع و مانع تعریف اور بھي زیادہ مشکل ہوگئي ہے -

حیات کا ضد موت نہیں

اکثر لوگ سمجھتے ہیں کہ حیات کا ضد موت ہے ' مگر یہ ایک شدید غلطي ہے ' موت کا لفظ حیات سابقہ پر دلالت کرتا ہے ' گو دلالت التزامي ہے ' یعني موت اسوقت ہوگي ' جب کہ پہلے حیات ہو -

علم وظائف الاعضا ' ہمیں بتاتا ہے ' کہ موت کا شمار مظاہر حیات میں ہے ' موت بھي زندگي کا ایک دور ہے ' مگر آخري اور انتہائي - اسکے علاوہ تضاد کے لئے احدالضدین کا وجود ہر حالت میں ضروري ہے ' مگر ہم دیکھتے ہیں ' کہ مثلاً جمادات نہ زندہ ہیں اور نہ مردہ ' اسلئے حیات کا شمار ان کلمات میں کرنا چاہیے ' جو اضداد نہیں رکھتے -

ایک عالمگیر غلطي

عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ " نفس " و " حیات " دونوں ایک ھي چیزیں ہیں ' اس خیال کا منشا غالباً یہ ہے ' کہ نفس کا تصور اسوقت تک نہیں ہوسکتا ہے ' جب تک کہ اسکے ساتھہ حیات کا تصور بھي نہ کیا جاے ' اسکے علاوہ تصور نفس میں جسقدر ارتقاء ہوا ہے ' وہ زندہ اجسام کے ترقي یافتہ ترین مظاہر حیات کے مطالعہ سے ہوا ہے -

گو یہ خیال عالمگیر ہے ' مگر کسي خیال کا شیوع اسکي صحت کي دلیل نہیں ' نفس و حیات میں کامل فرق ہے ' اور یہ فرق اسوقت تک نہیں جا سکتا ' جب تک کہ نفس کے معني میں اس حد تک وسعت نہ پیدا کیجائے ' جہاں پہنچکے " نفس " اپنے مابہ الامتیاز معاني سے محروم ہوجائے - یہ اسلئے ' کہ جن مسائل کا تعلق " حیات " سے ہے ' ضرور انکا تعلق مادہ سے بھي ہے ' پس حیات کا وجود بمعني علمي بغیر مادے کے نا ممکن ہے ' اسکے علاوہ مظاہر حیات اور مظاہر مادہ کے طرق بحث ایک ھی ہیں -

مظاہر حیات کے نتیجہ بحث سے معلوم ہوتا ہے ' کہ " حیات " پر بھي انھي قوانین کي حکومت ہے ' جن کي حکومت جمادات پر ہے ' جسقدر ہمارا مطالعہ مظاہر حیات عمیق ہوتا جاتا ہے ' اسي قدر ہم اس نظریہ (تھیوري) کے اعتقاد سے قریب اور گذشتہ نظریہ یعني ' مخصوص مگر غیر معلوم اسباب کي طرف انتساب ' سے دور ہوتے جاتے ہیں - پس اگر نفس و حیات دونو مرادف ہونگے ' تو اسکے معني یہ ہونگے ' کہ مباحث نفس بھي مباحث مادہ سے اسي قدر قریب ہیں جسقدر کہ مباحث حیات قریب ہیں ' حالانکہ ان دونوں علوم کے مباحث میں وہ نسبت ہے جو خط قطر کے دونوں کناروں میں ہے -

مظاہر حیات

حرکت — حرکت ذاتیہ حیات کا روشن ترین مظہر ہے - ہم ایک کتے کو چلتے یا پرندے کو اڑتے دیکھتے ہیں ' تو ہم جان لیتے ہیں ' کہ زندہ ہے ' ہم خرد بین سے ایک قطرہ آب کو دیکھتے ہیں ' تو اسمیں ہم کو بیشمار متحرک ذرے نظر آتے ہیں ' یہ دیکھکے ہم کہہ اٹھتے ہیں ' کہ یہ قطرہ ذي روح مادوں سے پر ہے - ہم خرد بین سے دیکھتے ہیں ' ایک صاف مادہ ہے ' اسکے بعض حصے ابھرے ہوے ہیں ' یہ مادہ مختلف شکلیں بدلتا ہے ' اسکے ابھرے ہوے حصے پھیلتے ہیں ' یہ مادہ ایک طرف سے دوسري طرف حرکت کرتا ہے ' پس ہم یقین کرتے ہیں ' کہ یہ ذي روح ہے ' اور اسکو ہم (امیبالیماکس) اور اس حرکت کو حرکت امیبیہ کہتے ہیں -

ہم دیکھتے ہیں ' کہ ہمارے اجسام کے خلایا اور خون کے سفید کروي ذرات ہمیشہ حرکت کرتے رہتے ہیں - ہم یہ بھي محسوس کرتے ہیں ' کہ یہ حرکات اس سابق الذکر مادے کے حرکات سے ایک حد تک مشابہ ہیں اس تشابہ فی الحرکۃ سے ہم یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں ' کہ اجسام کے خلایا اور خون کے سفید کروي ذرات میں بھي حیات ہے - ہمارے نزدیک اس تشابہ سے اس سے زیادہ قرین عقل کوئي دوسرا نتیجہ نہیں نکالا جا سکتا -

مراسلات

تقاريظ خصوصي

الهلال كي مالي حالت

—:*:—

۱۵- فروري كو دس روپيه كا ايک مني آرڈر خدمت شريف ميں

اور فضيلتوں كو ميں كيا كہوں ؟ تمام جہان جانتا هے - صرف ظاهري محاسن كا ذكر كرتا هوں - كاغذ ايسا عمده جو بڑي بڑي قيمت كي اُردو كتابوں كو بهي نصيب نهيں - چهپائي نفيس و اعلے ' تصاوير سے مزين - غرض اخبار كي ظاهري خوبياں ديكهكر يقين كرنا پڑتا هے ' كه سالانه چنده اصل لاگت كيليے بمشكل كفايت كرتا هوگا . ليكن ايک اور خصوصيت هے ' جو الهلال كو ديگر اُردو اخبارات سے

فكاهات

ليگ
مع
سوت ابل

ليگ كو " سلف گورنمنت " هے اب پيش نظر * للّه الحمد ' كه حل هو گئي ساري مشكل
اب يه بيجا هے شكايت ' كه وه آزاد نهيں * اب يه كهنا غلطي هے ' كه وه هے پا در گل
ملک كے جمله مسائل كي يهي هے بنياد * اور جو كچهه هے ' اسي چيز ميں هے سب شامل
ليگ نے حق طلبي ميں جو يه جرات كي هے * واقعه يه هے ' كه هے مدح و ثنا كے قابل
كچهه تو هے ليگ ميں جسنے يه كشش كي پيدا * آپ سے آپ جو كهنچتا هے آدهر دامن دل
ليگ والوں نے جو اسٹيج پہ كيں تقريريں * كر ديے اس نے خيالات غلط ' سب باطل
اس دليري سے هر اک حرف ادا هوتا تها * بعض كهتے تهے كه " هے سوے ادب ميں داخل "
الغرض ليگ كے اور مجلس ملكي كے حدود * يوں ملے آكے بهم ' بحر سے جيسے ساحل

* * *

هاں تو اب عرض هے يه خدمت عالي ميں جناب * " كيجيے سلف گورنمنٹ كا مقصد حاصل
امتحانات سول كے ليے لندن كي يه قيد ' * هے يه رفتار ترقي كے ليے سخت مخل
يه جو پيمايش ارضي كا هے سي ساله رواج ' * ملک كے حق ميں هے يه زهر سے بڑهكر قاتل
جو مناصب كه ولايت كے ليے هيں مخصوص * آج ابناے وطن بهي تو هيں اُسكے قابل
صيغۂ فوج ميں تخفيف مصارف هے ضرور * سينۂ ملک په افسوس ! كه بهاري هے يه سل "

* * *

ليگ نے سن كے يه سب ' مجهه سے به آهسته كها * " آپ سمجهے بهي كه اس لفظ كا كيا تها محمل ؟
همنے گو سلف گورنمنٹ كي خواهش كي تهي * شرط يه بهي تو لگا دي تهي كه هو " سوت ايبل "
آپ جو كهتے هيں ' وه هے حد ادراک سے دور * هم كو اس خواب پريشاں ميں نه كيجيے شامل
يه وه باتيں هيں ' جو مخصوص هيں يورپ كے ليے * آپ طے پهلے غلامي كي تو كر ليں منزل ! ! "

(وصاف)

بهيجكر ساتهه هي ايک تفصيلي خط بهي لكها گيا تها - آج آپ كے كارڈ مورخه ۱۲ - فروري سے معلوم هوتا هے ' كه همارا وه خط آپكو نهيں پهنچا - لهذا دس روپيه كے مني آرڈر بهيجنے كي غرض مكرر بيان كرتے هيں -

هندوستان كي اسلامي دنيا ميں (الهلال) كا وجود ايک نعمت غير مترقبه اور رحمت الهي سے كم نهيں - اسكي معنوي خوبيوں

ممتاز ثابت كرتي هے - يعنے هر هفته وه خاص اور طولاني ٹيلي گرام ' جو پهلے صفحه ميں درج هوتا هے ' همارے خيال ميں گويا اخبار كي جان هے - ڈاكٹر مصباح الدين كي صداقت دلوں پر خاص طرح كا اثر كرتي هے - بلكه مرده دلوں ميں نئي روح پهونک ديتي هے - با ايں همه اسميں كوئي مبالغه نهيں هوتا - مسلمانوں كو خوش كرنے كيليے افراط و تفريط سے كام نهيں ليا جاتا - جو بيان هے ' واقعي '

ادبیات

—:*:—

خلافت فاروقي کا ایک واقعہ

عام الرمادہ کہتے ہیں، جسکو عرب میں لوگ * عہد خلافت عمري کا وہ سال تھا
اُس سال قحط عام تھا ایسا، کہ ملک میں * لوگوں کو بھوک پیاس سے جینا محال تھا
پاني کي ایک بوند نہ ٹپکي تھي ابر سے * ہر خاص و عام سخت پراگندہ حال تھا
اعراب کي بسر حشرات زمیں پہ تھي * سب اُٹھہ گیا، جو فرق حرام و حلال تھا
تشویش سب سے بڑہ کے جناب عمر کو تھي * ہر دم اسیکي فکر، اسیکا خیال تھا
تدبیر لاکھہ کي تھي، مگر رک سکا نہ قحط * گو انتظام ملک میں اُن کو کمال تھا
معمول تھا جناب عمر کا، کہ متصل * کرتے تھے گشت، رات کو سونا محال تھا
اک دن کا واقعہ ہے، کہ پہنچے جو دشت میں * کوسوں تلک زمیں پہ خیموں کا جال تھا
بچے کئي تھے، ایک ضعیفہ کي گود میں * جن میں کوئي بڑا تھا، کوئي خرد سال تھا
دیکھا جو اُسکو یہ، کہ پکاتي ہے کوئي چیز * جاتا رہا، جو طبع حزیں میں ملال تھا
سمجھے، کہ اب وہ ملک کي حالت نہیں رہي * کم ہو چلا ہے، قحط کا جو اشتعال تھا
پوچھا خود اُس سے جاکے، تو رونے لگي "کہ آہ! * کیا آپ کو غذا کا بھي یاں احتمال تھا؟
بچے یہ تین دن سے تڑپتے ہیں خاک پر * میں کیا کہوں زباں سے ان کا جو حال تھا
مجبور ہو کے، ان کے بہلنے کے واسطے * پاني چڑھا دیا ہے، یہ اُسکا اوبال تھا
ان سے یہ کہدیا ہے " کہ اب مطمئن رہو * کھانا یہ پک رہا ہے، اسي کا خیال تھا "
بے اختیار رونے لگے حضرت عمر * بولے کہ " یہ میرے ہي کئے کا وبال تھا
جو کچھہ کہ ہے، یہ سب ہے مري شامت عمل * از بس گناہ گار مرا بال بال تھا "
بازار جاکے لائے، سب اسباب آب و نان * جو زخم قحط کا سبب اندمال تھا
چولھے کے پاس بیٹھہ کے، خود پھونکتے تھے آگ * چہرہ تمام، آگ کي گرمي سے لال تھا
بچوں نے پیٹ بھر کے جو کھایا، تو کھل اُٹھے * ایک ایک اب تو فرط خوشي سے نہال تھا
تھي وہ زن ضعیف، سراپا زبان شکر * یاں حضرت عمر کو وہي انفعال تھا
عہدہ عمر کو یہ جو ملا تجھہ سے چھین کر * جو کچھہ گذر رہا ہے یہ اُسکا وبال تھا

(شبلي نعماني)

غزل

—:*:—

کیا ہے جسنے اس عالم کو قائم اُسکو کیا کہیے؟ * خرد خاموش ہے، اور دل یہ کہتا ہے " خدا کہیے "
اسي حیرت میں عمریں کٹگئیں ارباب بینش کي * کسے اللہ کہیے اور کس کو ماسوا کہیے؟
یہ اُنکا کورس کیا کم ہے، کہ میں بھي کچھہ کہوں اُنسے * مري جانب سے بس کالج کے لڑکوں کو دعا کہیے
سرافرازي ہو اونٹوں کي، تو گردن کاٹیے اُنکي * اگر بندر کي بن آئے، تو فیض ارتقا کہیے
مري قران خواني پر نہ ہوں یوں بدگمان حضرت * مجھے تفسیر بھي آتي ہے، اپنا مدعا کہیے

اکبر (الہ ابادي)

ذیابیطس
خطرناک مرض ہے اس کا جلد علاج کرو

علامات مرض: جن لوگوں کو پیشاب بار بار آتا ہو یا پیاس زیادہ لگتی ہو - منہ کا ذایقہ خراب رہتا ہو - رات کو کم خوابی ستاتی ہو - اعضاء شکنی - لاغری جسم - ضعف مثانہ ہونے سے روز بروز قوت میں کمی اور خرابی پیدا ہوتی جاتی ہوا ور چلنے پھرنے سے سر چکراتا ہو - سر میں درد اور طبیعت میں غصہ آجاتا ہو - تمام بدن میں یبوست کا غلبہ رہتا ہو - ہاتھ پاؤں میں خشکی اور جلن رہے جلد پر خشونت وغیرہ پیدا ہوجاے اور ٹھنڈے پانی کو جی ترسے - معدہ میں جلن معلوم ہو - بیوقت بڑھاپے کے آثار پیدا ہوجائیں اعضاے رئیسہ کمزور ہوجائیں - رقت - سرعت اور کمی باہ کی شکایت دن بدن زیادہ ہوتی جاے تو سمجھ لو کہ مرض ذیابیطس ہے - جن لوگوں کے پیشاب میں شکر ہوتی ہے انکو مندرجۂ بالا آثار یکے بعد دیگرے ظاہر ہوتے ہیں - ایسے لوگوں کا خاتمہ علی العموم کاربنکل سے ہوتا ہے - دنبل پشت پر کبھی گردن میں پیدا ہوتا ہے - جب کسی کو کاربنکل ہو تو اُسکے پیشاب میں یقیناً شکر ہونے کا خیال کر لینا چاہیے - اس راج پھوڑے سے سینکڑوں ہونہار قابل لوگ مرچکے ہیں -

مرض کی تشریح اور ماہیت: ذیابیطس میں جگر اور لبلبہ کے فعل میں کچھ نہ کچھ خرابی ضرور ہوتی ہے اور اس خرابی کا باعث اکثر دماغی تفکرات شبانہ روز کی محنت ہے بعض دفعہ کثرت جماع - کہنہ سوزاک اور کثرت ادرار کا باعث ہوتا ہے - صرف فرق یہ ہے کہ اس حالت میں پیشاب میں شکر نہیں ہوتی بلکہ مثانہ کے ریشہ وغیرہ پاے جاتے ہیں - کبھی ابتداے عمر میں کثرت جماع سے آخر یہ مرض پیدا ہوجاتا ہے اور کبھی بخار کے بعد یہ مرض شروع ہوتا ہے -

اگر آپ چاہتے ہیں کہ راج پھوڑا کاربنکل نہ نکلے تو علاج حفظ ماتقدم یہ ہے کہ ہماری ان گولیوں کو کھاؤ - شیرینی - چاول ترک کردو - ورنہ اگر سستی کروگے تو پھر یہ ردی درجہ ذیابیطس میں اس وقت ظاہر ہوتا ہے جبکہ تمام اندرونی اعضاء گوشت پوست بگڑ جاتے ہیں - جو لوگ پیشاب زیادہ آنے کی پروا نہیں کرتے وہ آخر ایسے لاعلاج مرضوں میں پھنستے ہیں جن کا علاج پھر نہیں ہوسکتا - یہ گولیاں پیشاب کی کثرت کو روکتی ہیں اور تمام عوارض کمی قواء اور جملہ امراض ردیہ سے محفوظ رکھتی ہیں

ذیابیطس میں عرق ماء اللحم اسلئے مفید ہوتا ہے کہ بوجہ اخراج رطوبات جسم خشک ہوجاتا ہے - جس سے غذائیت کی ضرورت زیادہ پڑتی ہے - یہ عرق چونکہ زیادہ مقوی اور مولد خون ہے اسلئے بہت سہارا دیتا ہے غذا اور دوا دونوں کا کام دیتا ہے -

حب دافع ذیابیطس

یہ گولیاں اس خطرناک مرض کے دفعیہ کے لئے بارہا تجربہ ہوچکی ہیں اور صدہا مریض جو ایک گھنٹہ میں کئی دفعہ پیشاب کرتے تھے تھوڑے دنوں کے استعمال سے اچھے ہوگئے ہیں یہ گولیاں صرف مرض کو ہی دور نہیں کرتیں بلکہ انکے کھانے سے گئی ہوئی قوت باہ حاصل ہوتی ہے - آنکھوں کو طاقت دیتی اور منہ کا ذائقہ درست رکھتی ہیں - جسم کو سوکھنے سے بچاتی ہیں - سلسل بول - ضعف مثانہ - نظام عصبی کا بگاڑ - اسہال دیرینہ یا پیچیش یا بعد کھانے کے فوراً دست آجاتے ہوں یا درد شروع ہوجاتا ہو یا رات کو نیند نہ آتی ہو سب شکایت دور ہوجاتے ہیں -

قیمت فی تولہ دس روپیہ

میر محمد خان - ٹالیٹر والمی ریاست خیرپور سندھ — پیشاب کی کثرت نے مجھے ایسا حیران کردیا تھا اور جسم کو بے جان اگر میں حکیم غلام نبی صاحب کی گولیاں ذیابیطس نہ کھاتا تو میری زندگی محال تھی -

محمد رضا خان - زمیندار موضع چنہ ضلع اٹاوہ — آپ کی حب ذیابیطس سے مریض کو فائدہ معلوم ہوا - دن میں ۱۶ بار پیشاب کرنے کی بجاے اب صرف ۵ - ٦ دفعہ آتا ہے -

عبد القدیر خان - محلہ عرقاب شاہ جہان پور — جو گولیاں ذیابیطس آپ نے رئیس عبد الشکور خان صاحب اور محمد نقی خان صاحب کے بھائی کو زیادتی پیشاب کے دفعیہ کے لئے ارسال فرمائی تھیں وہ اور بھیجدیں -

عبد الوہاب ڈپٹی کلکٹر - غازیپور — آپ کی بھیجی ہوئی ذیابیطس کی گولیاں استعمال کررہا ہوں - بجاے ۴ - ۵ مرتبہ کے اب دو تین مرتبہ پیشاب آتا ہے -

سید زاہد حسن - ڈپٹی کلکٹر الہ آباد — مجھے عرصہ دس سال سے عارضہ ذیابیطس نے دق کررکھا تھا - بار بار پیشاب آنے سے جسم لاغر ہوگیا - قوت مردمی جاتی رہی - آپ کی گولیوں سے تمام عوارض دور ہوگئے -

رام ملازم پوسٹماسٹر جنرل — پیشاب کی کثرت - جاتی رہی - مجھکو رات دن میں بہت دفعہ پیشاب آتا تھا - آپ کی گولیوں سے صحت ہوئی -

اِنکے علاوہ صدہا سندات موجود ہیں -

مجرب و آزمودہ شرطیہ دوائیں جو بادائی قیمت نقـــد تا ... ول ... دیجـــاتی ہیں

— * —

زود کن

داڑھی مونچھ کے بال اسکے لگانے سے گھنے اور لمبے پیدا ہوتے ہیں - ۲ تولہ دو روپے

سر کا خوشبودار تیل

دلربا خوشبو کے علاوہ سیاہ بالوں کو سفید نہیں ہونے دیتا نزلہ و زکام سے بچاتا ہے شیشی خورد ایک روپے آٹھ آنہ کلاں تین روپے

حب قبض کشا

رات کو ایک گولی کھانے سے صبح اجابت با فراغت اگر قبض ہو تو ۲ درجن ایک روپیہ

حب قائمقام افیون

انکے کھانے سے افیم چانڈو بلا تکلیف چھوٹ جاتے ہیں فیتولہ پانچ روپے

حب دافعہ سیلان الرحم

لیسدار رطوبت کا جاری رہنا عورت کے لئے وبال جان ہے اس دوا سے آرام - دو روپے

روغن اعجـاز

کسی قسم کا زخم ہو اسکے لگانے سے جلد بھر جاتا ہے بدبو زائل - ناسور - بھگندر - خنا زیر کے گھاؤ - کاربنکل زخم کا بہترین علاج ہے - ٦ تولہ دو روپے

حب دافع طحال

زردی چہرہ - لاغری کمزوری دور مرض تلی سے نجات - قیمت دو ہفتہ دو روپے

برأالسـاعة

ایک دو قطرے لگانے سے درد دانت فوراً دور - شیشی چار سو موقف کے لئے ایکروپے

دافع درد کان

شیشی صدہا بیماروں کے لئے - ایکروپے

حب دافع بواسیر

بواسیر خونی ہو یا بادی ریحی ہو یا سادی - خون جانا بند اور مسے خود بخود خشک - قیمت ۲ ہفتہ دو روپے

سـرمہ ممیرہ کراماتی

مقوی بصر - محافظ بدائی - دافعہ جالا - دھند - غبار - نزول الماء سوختی - ضعف بصر وغیرہ * فیتولہ معہ سلائی سنگ یشب دو روپے

جسکي بتدريج ديگر ذرائع سے تصديق هو جاتي هے - يه ايک ايسي خصوصيت هے' جو آجتک کسي اُردو رسالے کو نصيب نہيں هوئي اور سب سے پہلے الهــلال هي نے اسکي راه پيـدا کی - هم دل سے چاهتے هيں ' که هر هفته اِن خاص تاروں کا سلسله جاري رهے - اب يه بات باقي رهي ' که آپ اخبار کي موجوده آب و تاب قايم رکهکر ايسے طـويل تاروں کا خرچ کب تک برداشت کرسکينگے ؟ بڑا ظـلم هو گا اگر ناظرين الهـلال اس معامله ميں آپکا هاتهه نه بٹائينگے - اسي غرض سے دس روپيه کي ناچيز رقم بذريعهٔ مني آرڈر بهيجکر سابق خط ميں هم نے آپ سے درخواست کي تهي' که الهلال کے ديگر ناظرين کو بهي اس معني کي ترغيب هونے کيليے آپ اس خط کو اخبار ميں درج کر ديں - کيونکه جو لوگ ان تاروں کو نهايت شوق اور دلچسپي سے ديکهتے هيں' يه اميد کيونکر نــه رکهي جاے ' که وه اس مبارک سلسله کے استحکام ميں امداد دينے کے متعلق بهي ويسي هي سرگرمي سے کام لينگے ــــ مگر معلوم هوا ' که همارا وه خط هي آپ کو نہيں پهونچا - آپ کا مخلص

حاجي محمد يوسف اينڈ کمپني (مدراس)

(الہلال)

اس لطف فرمائي کا شکرگذار هوں - جو خلوص اور سچي همدردي جناب کے خط کے هر لفظ سے ظاهر هوتي هے' يقين فرماليے که حقير کيليے اصلي قدر و قيمت اُسي ميں هے - جنـاب نے الهـلال کي مالي حالت اور مصارف کي کثرت کا ذکر چهيڑديا ' ميں نے تو اسے مدت هوئي بهـلا ديا هے ' اور يه پڑهکـر چپ هوگيا هوں که :

گل فشانند به بستر همه چوں عرفي و ' من
مشت خس چينم و بر بستر خواب اندازم

تلغرافات کے مصارف پر کيا موقوف هے ؟ ايک زخم هو' تو آپکو مرهم بنانے کي زحمت دوں ' کس کس زخم پر پٹي باندهيے گا ؟ آغاز اشاعت سے اس وقت تـک اخبار کي مالي حالت کا جيسا کچهه حال رها هے ' وه دفتر کے لوگوں کے سوا اور کسي کو معلوم نہيں هو سکتا - ۱۲ - روپيه قيمت هــوتي ' جب بهي موجوده اشاعت کافي نه تهي ' چه جائيکه پچهلي شش ماهي ميں صدها خريداروں کے نام ۴ - روپيه ميں اخبار جاري کرديا گيا تها - ان امور پر اگر اپني نظر هوتي ' تو شايد اس سفر کي پهلي منزل سے بهي گذرنا محال تها - ابناے عصر کا قاعده هے ' که هميشه کسي نه کسي عنوان سے اپني حالت پر ناظرين کو توجه دلاتے رهتے هيں ' اور اپنے ايثار اور بے غرضي کا زمانے کي توجه سے مقابله کرتے هيں ' مگــر اپنے تئيں کچهه يه شان دريوزه گري پسنـد نه آئي ' اور طبيعت نے گوارا نہيں کيا' که اور بهت سي فغـاں سنجيوں کو چهوڑکر اپني حالت کا نالهٔ و فغاں شروع کرديں - گذشته جنوري کے آغاز ميں " فاتحهٔ جلد جديد " لکهتے هوے خيال هوا تها' که دفتر کي مالي حالت کا نقشه هي کم از کم ناظرين کے آگے پيش کرديں ' که گو يه کام شخصي هے ' مگر کم از کم اتنا ضرور هے' که اعراض شخصي نہيں هيں ' مگر پهر دل نے کها' که يه بهي رهي دوکانداري کا چبوتره هے' گو اسپر بورياے قناعت بچها دي گئي هو - بهتر يه هے' که سب کچهه اُسي کے اعتماد پر چهوڑ دو' جسکے اعتماد پر يوں بهي اپنا سب کچهه چهوڑتا هوا هے : وعلى الله' فليتوكل المومنوں -

تلغرافات خصوصيه کا سلسله کئي ماه سے جاري هے - مصارف کا اندازه اس سے کر ليجيے ' که ڈيڑه روپيه في لفظ براه يورپ ترکي کے تاروں کي شرح اجرت هے - اور پهر بے شمار تار جو تحقيق و تفتيش حالات ' و تاکيد و طلب جوابات ميں يهاں سے بهيجے جاتے هيں' انکا خرچ اسکے علاوه هے' مگر آپ ملاحظه فرماتے هيں' که آجتک کبهي الهلال ميں هم نے اتنا بهي نہيں لکها' که يه کوئي اُسکي قابل ذکر خدمت هے' يا ايک خصوصيت و مزيت هے - هم سمجهتے هيں' که انسان کے ليے راه عمل صرف ايک هي هے' اور کوئي نہيں' يعني کام کيے جاے' اور نظر صرف اپنے فرض و عمل پر رکهے - اگر لوگ اُسکی کوئي قيمت محسوس کريں' تو يه فضل و لطف هے' نه کريں تو کوئي وجه شکايت نہيں - اپني نظر دنيا پر نہيں هے' بلکه اپني نيت اور اپنے دل پر هے - جب تـک اپني نيت کي طرف سے اطمينان هے' اس وقت تـک يقين هے ' که الهلال کے کاموں کي محافظت اور اسکے قيام و استحکام کي نگراني ميرے ذمے نہيں ' بلکه اُس کار فرماے حقيقي کے ذمے هے' جسکا وعده هے' که وه کام کرنے والوں کے کام کو کبهي ضائع نہيں کرتا (اني لااضيــع عمل عامل منکم من ذکر و انثى) پس خواه الهلال کے مصارف کتنے هي ناقابل برداشت هو جائيں' ميري صحت و توانائي کتنا هی نا اميد کردے' اور جمعيت خاطر و سکون و فرصت کي طرف سے خواه کتنا هي مايوس هو جاوں ' تاهم ميرے ليے گهبراهٹ کي کوئي وجه نہيں - ميں مطمئن هوں' اور اپنے کاموں کي طرف سے بے فکر و بے پروا - کشتي کو ڈبانے والا سمندر هے ' يا اسکي موجوں کو اُٹهانے والي هوا ' ليکن يه دونوں قوتيں جس فرما نفرماے قاهر کي تابع فرمان هيں ' جب وه ميرے ساتهه هے' تو کشتي کے ڈوبنے کا کيا خوف ؟ من له المولى فلــه الکـــل !

مايفتـــح الله لـلنــاس	الله تعالى اپني رحمت کا دروازه
من رحمــة فـلا ممسـك	لوگوں کيليے کهول دے ' تو کوئي
لهـا ' ومـا يمسـك فــلا	اسکا بنـد کرنے والا نہيں ' اور
مرسـل لـه مــن بعـده '	اگر بند کردے ' تو کوئي نہيں
وهـــو العـزيــز الحكيـــم	جو پهر اُسے کهول سکے ' (۳۵ : ۲)

آپنے دس روپيه کي جو رقم بطور عطيه کے مرحمت فرمائي هے ' وه جناب کي جانب سے " زراعانهٔ دولت عليه " ميں شامل کردي گئي هے - الله تعالى اس لطف و نوازش کيلئے جناب کو جزاے خير عطا فرماے - سب سے بڑا عطيه ' جسکے ليے آپ سے اور نيز اپنے تمام لطف فرما احباب سے عاجزانه التجا کرتا هوں ' صرف يهي هے' که اپني دعاؤں ميں اس خادم کو نه بهوليں ' اور درگاه رب العزت ميں ملتجي هوں' که ميري نيت اور مقاصد کو اس راه ميں استـقـامت عطـا فرماے' اور وساوس و خطرات سے محفوظ رکهے' که اصل کار يهي هے -

و تلک الایام نداولها بین الناس
(۳ : ۱۳۴)
— * —

سلطان سلیم ملک ثانی (رح)

بانی جامع سلیم واقع ادرنہ

مقبرۂ سلطان سلیم (ح)
واقع ادرنہ

اطلاع

(۱) اگرکسی صاحب کے پاس کوئی پرچہ نہ پہنچے، تو تاریخ اشاعت سے دو هفتہ کے اندر اطلاع دیں، ورنہ بعد کو فی پرچہ چار آنے کے حساب سے قیمت لی جائیگی -

(۲) اگرکسی صاحب کو ایک یا دو ماہ کے لئے پتہ کی تبدیلی کی ضرورت هو تو مقامی ڈاکخانہ سے بندوبست کرلیں، اور اگر تین یا تین ماہ سے زیادہ عرصہ کے لئے تبدیل کرانا هو تو دفتر کو ایک هفتہ پیشتر اطلاع دیں -

(۳) نمونے کے پرچہ کے لئے چار آنہ کے ٹکٹ آنے چاهیں یا پانچ آنے کے وي - پي کی اجازت -

(۴) نام و پتہ خاصکر ڈاکخانہ کا نام همیشہ خوش خط لکھیے -

(۵) خط و کتابت میں خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں -

نوٹ — مندرجہ بالا شرائط کی عدم تعمیلی کی حالت میں دفتر جواب سے معذور هے اور اس وجہ سے اگر کوئی پرچہ یا پرچے ضائع هوجائیں تو دفتر اسکے لئے ذمہ دار نہ هوگا -

(منیجر)

شـــرح اجـــرت اشتـــهـــارات

—*—

میعاد اشتہار	فی صفحہ	فی کالم	نصف کالم	نصف کالم سے کم
ایک هفتہ ایک مرتبہ کے لئے	۱۵ روپیہ	۱۰ روپیہ	۷½ روپیہ	۸ آنہ فی مربع انچ
ایک ماہ چار مرتبہ "	۵۰ "	۳۰ "	۲۰ "	۷ آنہ " " "
تین ماہ ۱۳ " "	۱۲۵ "	۷۵ "	۴۵ "	۶ آنہ " " "
چھہ ماہ ۲۶ " "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۷۵ "	۵ آنہ " " "
ایک سال ۵۲ " "	۳۰۰ "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۴ آنہ " " "

(۱) ٹائیٹل پیج کے پہلے صفحہ کے لیے کوئی اشتہار نہیں لیا جائیگا - اسکے علاوہ ۳ صفحوں پر اشتہارات کو جگہہ دیجائیگی -

(۲) مختصر اشتہارات اگر رسالہ کے اندر جگہہ نکال کر دیے جائیں تو خاص طور پر نمایاں رهیں کے لیکن انکی اجرت عام اجرت اشتہارات سے پچیس فیصدی زائد هوگی -

(۳) همارے کارخانہ میں بلاک بھی طیار هوتے هیں جسکی قیمت ۸ آنہ فی مربع انچ هے - چھاپے کے بعد وہ بلاک پھر صاحب اشتہار کو واپس کردیا جائیگا اور همیشہ انکے لئے کارآمد هوگا -

شرائـــط

(۱) اسکے لئے هم مجبور نہیں هیں کہ آپکی فرمایش کے مطـــابق آپکو جگہہ دیں، البتہ حتی الامکان کوشش کی جاے گی -

(۲) ایک سال کے لئے اشتہار دینے والوں کو زیادہ سے زیادہ ۴ اقساط میں، چھہ ماہ کے لئے ۲ اقساط میں، اور سہ ماهی کے لئے ۳ اقساط میں قیمت ادا کرنی هوگی اس سے کم میعاد کے لئے اجرت پیشگی همیشہ لی جائیگی اور وہ کسی حالت میں پھر واپس نہوگی -

(۳) منیجر کو اختیار هوگا کہ وہ جب چاهے کسی اشتہار کی اشاعت روک دے، اس صورت میں بقیہ اجرت کا روپیہ واپس کردیا جاے گا -

(۴) هر اُس چیز کا جو جوے کے اقسام میں داخل هو، تمام منشی مشروبات کا، فحش امراض کی دواؤںکا اور هر وہ اشتہار جسکی اشاعت سے پبلک کے اخلاقی و مالی نقصان کا ادنیٰ شبہہ بھی دفتر کو پیدا هو، کسی حالت میں شائع نہیں کیا جاے گا -

نوٹ — کوئی صاحب رعایت کے لئے درخواست کی زحمت گوارا نہ فرمائیں - شرح اجرت یا شرائط میں کسی قسم کا رد و بدل ممکن نہیں -

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكيم)

الهلال

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor :

Abul Kalam Azad.

7-1 McLeod street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL - HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4 - 12.

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکته

عنوان للتغراف

« الهلال »

قیمت

سالانه ۸ روپیه

ششماہی ٤ روپیه ۱۲ آنه

ایک ہفتہ وار مصور رساله

نمبر ۱٤ ، ۱٥ | کلکته : چہار شنبه ۱ و ۸ جمادی الاولی ۱۳۳۱ ہجری | جلد ۲

Calcutta : Wednesday, April 9 and 16, 1913.

فہرست

— * —

تصـــاویـــر

— * —

اطلاع

—○:*:○—

پچھلے ہفتے رسالے کی اشاعت میں بہت تاخیر ہوگئی تھی - اگر پرچه نکلتا تو پھر وہ تاخیر آیندہ ہفتوں تک متعدی ہوتی ، اور پچھلے دنوں اسکا دور برابر قائم رہچکا ہے - پس بجاے پچھلے ہفتے کی اشاعت کے آج نمبر (۱۴) اور نمبر (۱۵) اکٹھے شائع کیے جاتے ہیں ، تا کہ کسی طرح چند دنوں کی تاخیر کا ایک مرتبہ بل نکل جاے -

منیجر

میں سختي اور غلظت هوتي تو لوگ کبهي پاس نه آتے - پهر عام طور پر کہا :

ادع الی سبیل ربک بالحکمة والموعظة الحسنه

الله کي راه کي طرف دعوت دو تو اسطرح که حکمت وموعظة کے ساتهه ' سختي وجنگ و جدل کي حالت نهو-

خاص یہود و نصارا کي نسبت کہا :

ولا تجادلوا اهل الکتاب ' الی باللتي هی احسن

یهود و نصارا سے جب کبهي مجادله کرو تو بهتر اور احسن طریقے سے -

عام طور پر مسلمانوں کو حکم دیا که اپنے اندر نرمي و محبت ' آشتي و رافت پیدا کریں - حتي که فرمایا :

وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض هونا ' واذا خاطبهم الجاهلون قالوا سلاما - (۲۰ : ۶۵)

اور الله کے نیک اور سچے بندے وه هیں جو زمین پر نہایت فروتني کے ساتهه چلتے هیں' اور جب جاهل انسے جهالت کي باتیں کرتے هیں تو سختي و تشدد کي جگه ' صرف سلام کرکے الگ هو جاتے هیں -

یه تو عام اور اصلي احکام هیں' لیکن سوال یه هے که هم تو قوموں کے ساتهه نرمي و محبت کرتے هیں' لیکن قومیں هم سے تنگ دلي برتتي هیں - هم محبت کیلیے طیار هیں' مگر وه محض اسلیے که هم خداے واحد کے پرستار' اور دین الهي کے پیرو هیں' عداوت و دشمني ' ظلم و تعدي ' قساوت و بے رحمي ' اور خوں ریزي و بربادي کا همیں مستحق سمجهتي هیں - وه هم پر حمله کرتي هیں ' هم کو دین حق کے قیام سے روکتي هیں' همارے شهروں پر چڑه آتي هیں' همارے مساجد پر قبضه کرنا چاهتي هیں ' همارے تخت حکومت کو الٹ دینا چاهتي هیں' هماري عورتوں کي عصمت پر حمله آور هوتي هیں' اور همکو هماري آبادیوں اور زمینوں سے نکل جانے پر مجبور کرتي هیں - پهر ایسي حالت میں کیا هم اپنے تئیں متنے سے نه بچائیں؟ کیا حفظ نفس کا حق طبیعي همارے لیے نہیں هے ؟ اور پهر کیا هم دین مقدس کي بے حرمتي ' شعائر الهیه کي بے ناموسي ' اور پیروان توحید کي مظلومي کا حس اپنے اندر نه پیدا کریں ؟

جب که ایسي صورت پیش آجاے تو پهر اسي قران کا' جس نے گذشته آیات میں احسان عام اور محبت عمومي کا حکم دیا تها ' یه حکم هے :

انما ینهاکم الله عن الذین قاتلوکم في الدین' واخرجوکم من دیارکم وظاهروا علي اخراجکم ان تولوهم' ومن یتولهم فاولیک هم الظالمون (۶۰ : ۸)

بیشک الله تعالے تم کو ان ظالم قوموں سے دوستي رکهنے کي اجازت نہیں دیتا جنهوں نے تمهارے ساتهه بغض اسلام کے ساتهه جنگ کي هے ' اور تم کو تمهارے شهروں اور گهروں سے نکالا هے ' اور جو شخص ایسے ظالموں سے دوستي رکهے گا تو اُس کا شمار بهي ظالمون هي میں هوگا -

اور پهر ایسے لوگوں کے ساتهه مقابله کرنے کا حکم دیا که :

قاتلوا في سبیل الله الذین یقاتلونکم (۲ : ۱۸۷)

الله کیلیے اُن دشمنوں سے قتال کرو' جنهوں نے تمهارے ساتهه قتال کیا هے -

پہلے حکم دیا تها که نرمي کرو' مذهبي دعوت بهي دو تو آشتي و محبت سے - انحضرت (صلعم) کے اخلاق کریمه اور رافت و شفقت کو الله کي رحمت فرمائي سے تعبیر کیا تها ' لیکن اس حالت میں فرمایا که اپنے اندر سختي پیدا کرو که اب کفر کے مقابلے میں جسقدر تمهارے اندر سختي هوگي' اتنا هي ثبوت ایمان هے :

قاتلوا الذین یلونکم من الکفار' ولیجدوا فیکم غلظة -

اپنے آس پاس کے دشمنوں سے لڑو اور چاهیے که وه تمهارے اندر سختي اور شدت محسوس کریں -

اور پهر اسي بناپر اُن یهود و نصارا سے دوستي و محبت کے رسوم ادا کرنے کي قطعي ممانعت کردي' جو مسلمانوں پر حمله آور هوے هوں' یا جنهوں نے اسلام کے خلاف کسي ظالمانه سازش میں حصه لیا هو' اور جو شخص انسے اس قسم کے تعلقات رکهے ' اسکے لیے نهایت شدید وعید نازل کي :

یا ایها الذین آمنوا لا تتخذوا الیهود والنصاری اولیاء بعضهم اولیاء بعض ' ومن یتولهم منکم ' فانه منهم (۵ : ۵۴)

مسلمانو! اُن یهودیوں اور عیسائیوں کو اپنا دوست نه بناو جو مسلمانوں کي مخالفت کي سازش میں باهم ایک دوسرے کے دوست هیں اور پهر جو ایسا کریگا تو یقین رکهے که اسکا شمار بهي اُنهي میں هوگا -

غور کرو! کیسي سخت وعید اُن لوگوں کیلیے فرمائي ' جو اُن عیسائیوں سے رسم و راه دوستي اختیار کریں' جنهوں نے مسلمانوں سے مقاتله کیا هے ؟ فرمایا که ایسے لوگوں کا شمار بهي انهي عیسائیوں کے ساتهه هوگا ! فنعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا -

اور متعدد مقامات میں عام طور پر تمام دشمنان حق و اسلام کي نسبت فرمایا ' مثلاً :

لا یتخذ المومنون الکافرین اولیاء من دون المومنین ' ومن یفعل ذلک ' فلیس من الله في شي (۳ : ۲۷)

مسلمانوں کو چاهیے که اپنے برادران دیني کو چهوڑ کر کفار کو اپنا دوست نه بنائیں - اور جو ایسا کریگا تو پهر اس سے اور خدا سے کچهه سروکار نهیں -

پهر سورهٔ (نساء) میں فرمایا :

یا ایها الذین آمنوا لا تتخذوا الکافرین اولیاء من دون المومنین (۴ : ۱۴۳)

مسلمانو! مسلمانوں کو چهوڑ کر ان کفار کو اپنا دوست نه بناو' جنهوں نے تمهارے خلاف تلوار اٹهائي هے -

اتنا هي نهیں ' بلکه اُن تمام لوگوں کیلیے جو دین الهي کي کسي نهج پر بهي مخالفت کرتے هوں' یا شعائر الهیه کي تضحیک و تمسخر جنکا شیوه هو' اور یا احکام اسلامي کي هنسي اڑاتے هوں (جیسا که آجکل خود ملاحدۂ مسلمین اور متفر نجین مارقین و مفسدین کا شیوه هے) یه حکم صاف سوره (مائده) میں نازل فرمایا :

یا ایها الذین آمنوا لا تتخذوا الذین اتخذوا دینکم هزواً ولعبا (۵ : ۶۰) واذا نادیتم الی الصلوة ' اتخذوها هزواً ولعبا (۵ : ۶۳)

مسلمانو! اُن لوگوں کو اپنا دوست نه بناو جو تمهارے دین کے ساتهه هنسي اور تمسخر کرتے هیں اور گویا اسے ایک کهیل سا بنا لیا هے - جب تم نماز کیلیے اذان دیتے هو تو یه نماز کا تمسخر اڑانا شروع کردیتے هیں -

اب آپ سمجهه گئے هونگے که اس بارے میں اصولي طور پر اسلام کي تعلیم کیا هے ؟ پس یقین کیجیے که آج جن لوگوں نے اسلامي آبادیوں پر حملے کیے هیں ' لاکهوں مسلمانوں کو انکے گهروں سے نکالا هے ' عورتوں کو بیوه اور بچوں کو یتیم کردیا هے ' اور تخت اسلام کو اولت دینے کیلیے اپنے تمام قواے شیطانیه کو کام میں لا رهے هیں ' اور پهر اور جن قوموں اور حکومتوں نے انکي کسي صورت میں بهي اعانت کي هے' یا اس برخلاف اسلام سازش میں شرکت هے' وه سب بموجب ان نصوص قرآنیه اور احکام شریعة حقهٔ اسلامیه کے ' ایک لمحه ' اور ایک دقیقے کیلیے بهي اسکے مستحق نهیں که هم انکے ساتهه رسم و راه دوستي اور طریق مودت و ولایت کو کام میں لائیں ' یا انکے ساتهه

شذرات

—:○*○:—

اینده نمبر کے بعض اهم مضامین

اس نمبر میں مقالۂ افتتاحیه کے جو دو نمبر درج کیے گئے هیں' ان میں پہلا نمبر اثناے سفر کے بعض اوقات پر اندوه کے خیالات کا نتیجه ہے ' مگر دوسرے میں اس اهم تحریک کی تمہید ہے ' جو آٹھه ماه سے پیش نظر تھی ' اور اب وقت آگیا ہے که اسکا اعلان کیا جاے - امید ہے که ائنده اشاعت میں اسکو پیش کر سکونگا -

ایڈیٹر

شاه یونان یا مجاهد صلیب کا ماتم

— * —

علی گڈه سے ایک صاحب ارقام فرماتے هیں : " شاه یونان همارے ملک معظم کے عزیز تھے اسلیے انکے قتل کی خبر پر بعض مسلمان اخبارات نے نہایت تعزیت اور ماتم گذاری کے مضامین لکھے ' اور کہا که گو وه اس وقت اسلام کے مقابلے میں مصروف جنگ تھا ' تاهم مسلمانان هند کی وفاداری کا اقتضا یہی ہے که وه تعلقات شاهی کو ملحوظ رکھکر اداب رسم تعزیت ادا کریں -

تعجب ہے که جناب کی نظر سے وه تحریر نہیں گذری ؟ پھر خدا کیلیے فرمایئے که کیا ایک ایسے پادشاه کے مرنے کا ماتم کرنا همارے لیے مذهباً جائز ہے ' جس نے اسلام کے مٹانے کے ایک مسیحی اتحاد میں حصه لیا هو ' اور جو عین اس جنگ کے زمانے میں مرا هو ' جو خلافت اسلامی کے مٹانے کیلیے لڑی جا رهی تھی ؟ اور کیا مذهباً هم کو ایسی هی وفاداری کی تعلیم دیگئی ہے ؟ "

میں نے وه مضامین دیکھے تو نہیں مگر بعض اشخاص ذکر کرتے تھے -

لیکن میں متعجب هوں که آپکو اس طرح کے مضامین پر تعجب کیوں هوا ؟ مسلمانان هند کی تقریر و تحریر کی تاریخ میں یه کونسا نیا واقعه ہے ؟ جس قوم کی زندگی غیروں کی پرستش اور انکے بخشے هوے اعزاز کے صلۂ و مزد پر هو ' اسکے لیے یه کوئی عجیب بات نہیں -

هم نے اپنے تئیں بھول کر غیروں کی چوکھٹوں پر سجدے کیے هیں - هم نے غیروں کی خاطر اپنوں کو چھوڑ دیا ہے - هم نے انکی ایک نظر التفات کی قیمت میں ایمان و راستبازی تک کی متاع کو لگا دیا ہے - هم نے انکی خوشنودی کیلیے اپنے آپ کو انکے هاتھه میں دیدیا ہے ' اور انھوں نے جب کبھی همارے خاک غلامی پر لوٹتے هوے سروں کو کچلنا چاها ہے ' تو خود همارے هی وجود سے پتھر کا کام لیا ہے - هم یه سب کچھه کر چکے هیں اور کرنے کے لیے تیار هیں - پھر ان سب کے مقابلہ میں یه ایسی کونسی بڑی بات ہے ' اگر مجاهدین صلیب میں سے ایک کے مرنے پر هم نے اپنے اخبار کا کوئی گوشه وقف کردیا ؟

آپکو تو اس کا تعجب ہے ' اور میں کہتا هوں که اگر اس عبدة الحکام اور عبید الدنیا گروه کو کسی طرح علم هو جائے که همارے شہر کے ڈپٹی کمشنر بہادر ابو جہل اور مغیره کی تعریف سے خوش هو جاتے هیں ' تو یقین کیجیے که انکو ایک لمحے کیلیے بھی تامل نهوگا ' اور اُن کے مناقب و فضائل میں صفحے کے صفحے بہ کمال فخر و شرف سیاه کردیں !

آپ پوچھتے هیں تو اپنا خیال ظاهر کردیتا هوں که الحمد لله اپنے خیالات کے اظہار میں بالکل بے پروا اور بے باک هوں ' اور شاید اسلام اور نفاق ایک دل میں جمع نہیں هو سکتے - سب سے پہلے اس بارے میں کسی اصول کو تلاش کیجیے اور پھر دیکھیے که به حیثیت مسلمان هونے کے همارا فرض کیا ہے ؟

اسلام نے تنگ دلی اور جنسی و مذهبی تعصب کی تعلیم نہیں دی ہے - وه انسانی اوصاف و خصائل کے اعتراف ' اور انسانی رحم و محبت کے جذبات کو محض تمیز مذهب و قوم کے تابع نہیں کر دیتا - اس نے همکو سکھلایا ہے که هم هر اچھے انسان کا احترام کریں ' خواه وه کسی مذهب کا هو ' اور خوبیوں اور وصفوں کی طرف کھنچیں ' خواه وه کسی مذهب کے پیرو اور کسی قوم کے فرد میں هوں - قران نے اُن مسیحی رهبانوں اور منصف عیسائیوں کی تعریف کی ہے ' جو سچائی کا ادب کرتے تھے ' حق کی مخالفت میں حصه نہیں لیتے تھے ' اور اچھے اعمال انجام دیتے تھے - اسکے مذهبی تسامح اور بے تعصبی کے نظائر اسقدر کثیر هیں که دهرانے کی گنجایش نہیں -

لیکن تاهم اس قانون احسان عام اور محبت عمومی سے بھی بالا تر ایک شے ہے ' اور میں اجکل کے فرضی غوغاے بے تعصبی میں اس اقرار سے نہیں شرماتا که وه حق کی حمایت ' الله کی پرستش ' اور هدایت و صداقت کے قیام کا جہاد ہے - اسلام هماری هستی کا مقصد یہی بتلاتا ہے که هم دنیا میں خدا کے قائم مقام هوں ' اور اسکی زمین میں سچائی اور روشنی کو همیشه قائم رکھیں - پس اگر کسی قوم ' کسی جماعت ' کسی ملک ' کسی مذهب ' اور کسی فرد کی طرفسے الله کی هدایت اور اسکی هدایت کے پیروؤں کی مخالفت کی جاے ' حق کی روشنی پر ظلمت غالب آنا چاهے ' ظلم و تعدی اور قتل و غارت کا اعلان هو ' یعنے انسانوں کی دوستی اور خدا کی محبت ' دونوں چیزوں میں مقابله پیدا هوجاے ' تو پھر اسکا حکم ہے که تم سب سے اپنا رشته منقطع کر لو ' اور صرف خدا کا ' حق کا ' اسکے دین کے پرستاروں کا ' اسکی عبادت گاهوں کا ' اور اسکی بھیجی هوئی روشنی کا ساتھه دو ' یعنی خدا کی دوستی کی خاطر اُن سب کے دشمن هو جاؤ - پہلی صورت میں جس درجه احسان عام ' خلق و محبت ' اور رافت و شفقت عمومی کا حکم تھا ' اس دوسری صورت میں اتنا هی ' سختی و شدت ' قہر و غضب ' اور غیظ و غلظت کا حکم ہے - اسکا عام حکم تو یه ہے :

لاینہاکم الله عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین و لم یخرجوکم من دیارکم ' ان تبروهم و تقسطوا الیهم ' ان الله یحب المقسطین (۶ : ۷۹)

الله تعالی تم کو اس سے نہیں روکتا که تم اُن غیر قوموں سے ' جنھوں نے تم سے دین کی مخالفت میں جنگ نہیں کی ہے ' اور تم کو تمہارے وطنوں سے نہیں نکالا ہے ' دوستی و نیکی اور انصاف و عدل کے ساتھه پیش آؤ - بلکه الله تو عدل و انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے -

نرمی و رافت عمومی کے احکام تو اتنے هیں که انکا استقصا ممکن نہیں - حضرت موسی کو فرعون جیسی شریر هستی کو مخاطب کرنے کیلیے نصیحت کی که " وقولا له قولا لینا " باتیں کرنا تو نہایت نرمی سے کرنا - خود انحضرت صلی الله علیه وسلم کو فرمایا : " فبما رحمة من الله لنت لهم ' ولو کنت فظاً غلیظ القلب لانفضوا من حولک " اور یه الله کی بڑی رحمت ہے که اُس نے اپکو نرم دل اور صاحب رافت و شفقت بنایا ' اور اگر کہیں طبیعت

۳ - و ۱۰ - جمادی الاولی ۱۳۳۱ ہجری

—:○*○:—

سقـــوط ادرنـــہ (۱)

—:*:—

اور ایک دقیقـــۂ فکـــریہ

(۱)

ولا تہـــنوا ولا تحزنـــوا ' وانتـم الا علون ان کنتم مـومنیـن - ان یمسسکـم قـــرح فقد قرح القـــوم مثلـہ ' وتلـک الایـام نـدا ولہا بیـن النـاس -

ہمت نہ ہارو اور نہ اس شکست کی خبر سنکر غمگین و دل شکستہ ہو - یقین کرو کہ اگر تم سچے مومن ہو' تو آخرکار تمہارا ہی بول بالا ہے -

اگر تم کو اس لڑائی میں سخت زخم لگے' تو ہمت نہ ہارو کہ طرف ثانی کی قوت بھی اسی طرح مجروح ہوچکی ہے ' اور یہ وقت کے نتائج و حوادث ہیں جو نوبت بہ نوبت سب لوگوں کو پیش آتے رہتے ہیں -

— * —

ایتہـــا النفس اجملـی جزعـــا

فـان ما تحـــذرین قـد وقـــع (۱)

— * —

بالاخر ایڈریا نوپل فتح ہوگیا ' اور واقعات و حوادث کے آگے انسانی سعی جیسی کہ ہمیشہ ناکام رہی ہے ' اس معرکے میں بھی ناکام رہی : انا للہ و انا الیہ راجعون :

بہت سعی کیجیے تـو مـر رہیے مـیـر

بس اپنـــا تو اتنـــا ہی مقـــدور ہے

و ما تشاون الا ان یشاء اللہ ' ان اللہ کان علیماً حکیما (۷٦ : ۳۰)

صبح تمنا اور شام حسرت

— * —

اس امیـد آباد عالم میں ' ہـر لمحہ اور ہر آن' کتنی امیدیں ہیں جو پیدا ہوتی ہیں ' اور کتنے ولولے ہیں جو اٹھتے ہیں ؟ پھر ان میں کتنے ہیں جنکے نصیب میں فیروز مندی و کامرانی ہے ' اور کتنے ہیں جنکے لیے حسرت و یاس کے سوا کچھہ نہیں ! بیکس انسان ' جو آرزوں کا بنـدہ ' اور حسرتـوں کے خمیـر کا پتلہ ہے ' شاید صرف اسلیے بنایا گیا ہے کہ نصف عمر امیدوں کے پالنے میں صرف کردے ' اور بقیہ نصف نامرادی کے ماتـم میں کاٹ دے -

(یحیـی بـرمکـی) نے صحـرا میں ایک اعـرابی کو دیکھا تھا کہ میدان سے پتھروں کے ٹکڑوں کو جمع کرتا ہے ' اور جب ایک ڈھیر جمع ہوجاتا ہے تو پھر ایک ایک ٹکڑے کو اٹھاتا ہے ' اور جہانسے لایا تھا' اسی طرف پھینکنے لگتا ہے - کیا انسانی ہستی کی پوری تاریخ اس مثال میں پوشیدہ نہ تھی ؟ ہماری زندگیاں ' جنکے ہنگامۂ حیات سے کارگاہ عالم میں شورش و کش مکش کے طوفان اٹھتے رہتے ہیں ' غور کیجیے ' تو امید کے ایک تار عنکبوت ' اور حسرت کے ایک جلتے ہوے تنکے سے زیادہ کیا ہستی رکھتی ہیں ؟ ساری عمر دنیا کے کاموں میں بسر کر دیتے ہیں - یا صحراے دجلہ کے اعرابی کی طرح صبح تمنا میں امیدوں کے سنگریزے جمع کرتے ہیں ' یا پھر شام نامرادی میں جہاں سے لاے تھے' وہیں پھینکدیتے ہیں کہ ہمیشہ کیلیے مدفون ہوجائیں :

مثل یہ میری کوشش کی ہے ' کہ مرغ اسیر

کـرے قفس میں فراہم خس آشیاں کیلیے !

کارساز قدرت کی بھی کیا کرشمہ سازیاں ہیں ! کچھہ خاک امید کی لی اور کچھہ خاکستر حسرت کی - دونوں کی آمیزش سے ایک پتلا بنایا ' اور انسان نام رکھکر اس ہنگامہ زار ارضی میں بھیجدیا - کبھی امید کی روشنی سے شگفتہ ہوتا ہے' کبھی نا امیدی کی تاریکی سے گھبرا جاتا ہے - کبھی ولولوں کی بہار میں زمرمہ ساز نغمۂ انبساط ہوتا ہے ' اور کبھی حسرت و افسوس کی خزاں میں امیدوں کے پژمردہ پتوں کو گنتا ہے - کبھی ہنستا ہے اور کبھی روتا ہے' کبھی رقص نشاط ہے ' اور کبھی سینۂ ماتم - ایک ہاتھہ سے جمع کرتا ہے' اور دوسرے سے کھوتا ہے :

سراپا رہن عشـــق و ناگـزیـــر الفت ہستی'

عبادت برق کی کرتا ہوں اور افســوس حاصل کا

پس اے ساکنان غفلت آباد ہستی ! و اے رہروان سفر مدہوشی و فراموشی ! ! مجھے بتلاو کہ تمہاری ہستی کی حقیقت اگر یہ نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے ؟ اور اے نیرنگ آرائے تماشا گاہ عالم ! کیا یہ ہنگامۂ حیات ' یہ شورش زندگی ' یہ رستخیز کشا کش ہستی ' تو نے صرف اتنے ہی کیلیے بنائی ہے ؟

کمنـد کوتہ و بازوے سست و بام بلند

بمن حوالہ ز نومیـــدیم کنہ گیـــرنـد !

ربنا ! ماخلقت ہذا باطلا ! !

—:*:—

نہیں معلوم آغاز عالم سے آجتک یہ سوال کتنے دلوں کے اضطراب و التہاب کا باعث ہوا ہوگا ؟ مگر سچ یہ ہے کہ اپنے کان ہی بہرے ہیں ' ورنہ کائنات عالم کا ذرہ ذرہ اس سوال کا جواب نفی میں دے رہا ہے :

محـــرم نہیں ہے تو ہی نوا ہاے راز کا

یاں ورنہ جو حجاب ہے ' پردہ ہے ساز کا

و کاین من ایۃ فی السماوات و الارض ' یمرون علیہا و ہم عنہا معرضون (۱۲ : ۱۰٦)

یہ سچ ہے کہ مصائب و ناکامی کا ہجوم انسان کے دل میں ایسے خیالات پیدا کردیتا ہے ' مگر حقیقت یہ ہے کہ اس صنعت گاہ عالم کا یہ سازو سامان صرف اتنے ہی کیلیے نہیں ہوسکتا - وہ عالم انسانیت کبری ' جو تاج خلافت الہی سر پر' اور خلعت کرامت (ولقد کرمنا بنی آدم) اپنے دوش عظمت پر رکھتا ہے ' کیونکر ممکن ہے کہ صرف امیدوں کے پالنے ' اور پھر انکی موت و احتضار کا تماشـــا دیکھنے ہی کیلیے بنایا گیا ہو؟ افحسبتم انما خلقنا کم عبثا و انکم الینا لا ترجعون ؟

(۱) عربی میں کسی محصور شہر کے حصار ٹوٹ جانے کو (سقوط) کے لفظ سے تعبیر کرتے ہیں ' جو بالکل انگریزی لفظ Fall کا قائم مقام ہے - چونکہ اردو میں کوئی اور موزوں لفظ نہیں ہے ' اسلیے ہم نے اس معنی میں اسی لفظ کو لکھنا شروع کردیا ' اگرچہ اردو میں سقوط بالکل مختلف معنوں میں بولا جاتا ہے -

(۲) اوس بن حجر کا مشہور شعر ہے - یعنی اے نفس محزون ! اب رونا دھونا موقوف کر ! کیونکہ جس حادثے کے خیال سے ڈرتا تھا ' وہ تو ہو چکا !

نرمي و محبت اور شفقت و رافت کا سلوک کریں - اور اگر کریں ' تو پھر الله ' اسکے ملائکه مقربین ' اور رسل مبشرین و منذرین کي نظروں میں همارا شمار بھي انھي دشمنان خدا کے ساتھه ھے -

جب اس بارے میں تعلیم اسلامي کا یه حال ھے ' تو پھر آپ خود ھي فیصله کرلیں که ان میں سے ایک خبیث ترین رکن اتحاد مسیحي ' اور ملعون ترین مجاھد صلیب پرستي ' یعنے شاہ یونان مخذول کے قتل ھونے پر همارے لیے عین ایام جنگ میں صف تعزیت بچھا نے ' اور مسیحي ماتم میں برادرانه و عزیزانه شرکت کرنے کیلیے کیا حکم ھو سکتا ھے ؟ و من یتولھم منکم ' فانه منھم ' ان الله لا یھدي القوم الظالمین -

شاہ یونان ' وہ شخص تھا ' جسکے اندر سب سے پہلے صلیب کے شیطان لعین نے حلول کرکے صداے جہاد دي تھي ' اور آغاز جنگ ھي میں اس جنگ کو اسلام کے برخلاف جنگ مقدس قرار دیا تھا ' پس میں تو ایک سیدھا سادھا مسلمان ھوں ' اپنے دلي اعتقاد کے اخفا پر قادر نہیں ' میں تو صاف صاف کہتا ھوں که اس شریر انسان کے قتل کے واقعه پر میري زبان اسکے سوا اور کچھه نہیں دیسکتي که اسپر ' اسکے حامیوں اور شریکوں پر ' اور اسکي فوج و سامان لشکر پر ' الله کي ' اسکے ملائکه کي ' اور چالیس کرور پیروان دین الٰھي کي لعنت اور پھٹکار ھو ' اور ھر اُس پر ' جو اسکے نقش قدم پر چلے ' اور اسلام کے برخلاف مسیحي جہاد کا اعلان کرے یا در پردہ اسکے ساتھه ساز رکھتا ھو - اولئک یلعنھم الله ' ویلعنھم لا عنون (۲ : ۱۵۵)

و اولئک ماواھم ' جھنم ' و لا یجدون عنھا محیصا (۴ : ۱۲۰) یه ھیں ' جنکا اخري ٹھکانا دوزخ ھے ' اور وھاں سے پھر نکلنے کي انکے لیے کوئي راہ نہیں -

ھفتۀ جنگ سقوطري کي آبادي قریبا ۱۵ - ھزار ھے - باشندے نسباً البانی اور مذھباً رومن کیتھولک عیسائي ھیں -

جبل اسود کي یه کوشش تھي که جسطرح ممکن ھو سقوطري کو ملحق کرلیا جائے ' لیکن آسٹریا کا اصرار تھا که وہ ھر حالت میں البانیا کي خود مختار ریاست کا جزو قرار دیا جائے - آسٹریا کے اصرار کي پشت پر ایک خوفناک فوج تھي ' اور خوف تھا که اگر اسکي فرمایش پوري نه کي گئي ' تو وہ ناطرفداري کي نیام سے تلوار باھر کھینچ کر ' میدان کارزار میں اتر آئے گي - پھر اگر آسٹریا میدان میں آئگا تو اسکے مقابلے کے لیے روس بھي اتریگا ' اور اگر روس اترا ' تو جیسا که جرمني کے ذمه دار اخبار نے (ریشتٹنگ) میں بار بار کہا ھے ' وہ بھي اپنے حلیف کي مساعدت سے خاموش نہیں بیٹھه سکتا ' اور جرمني اترا تو فرانس بھي اتریگا اور اسطرح (بقول بسمارک) کوہ آتش فشان بلقان کي ایک چنگاري تمام یورپ کو جلا دیگي -

یورپ کي ملکي اور تجارتي ترقي مسألۀ مشرقیه پر موقوف ھے ' اور مسألۀ مشرقیه کا حل باھمي اتفاق و امن عامۀ یورپ پر - انگلستان جسکي شاھنشاھي کا مدار ھندوستان پر ھے ' اس اتفاق کے لیے نہایت مضطرب تھا ' کیونکه مسئلۀ مصر اور خلیج فارس کا حل (جنکا براہ راست ھندوستان پر پورا اثر پڑتا ھے) مسئلۀ مشرقیه ھي کے حل پر موقوف ھے -

اسلیے انگلستان نے " منقسمه یورپ " کي شیرازہ بندي کي کوشش کرکے ' ایک اتحادي سازش کي ' اور لندن میں سفراء دول کي ایک مؤتمر (کانفرانس) بلائي گئي - اس کے سامنے دیگر نزاع انگیز مسائل کے علاوہ ' حدود البانیا کا مسئله بھي پیش کیا گیا تھا -

اس مؤتمر نے ۳۱ - مارچ کو یه فیصله کیا که سقوطري البانیا کے ساتھه شامل رھے اور جبل اسود مؤتمر السفراء کے اس فیصله کو نه مانے تو بلا تامل ایک مظاھرۂ بحریه کیا جائے -

شرکاء مظاھرۂ اسوقت تک متعین نہیں ھوے تھے - خیال کیا جاتا تھا که روس ' فرانس ' اور انگلستان شریک مظاھرہ نه ھونگے -

۵ - اپریل کو ریوٹر نے یه تار شائع کیا تھا که اگر مظاھرہ ناکامیاب ھوا اور سقوطري ساقط ھوگیا تو آسٹریا ۱۵ - پہاڑي برائیگیڈ لیکے سٹنجي (دارالسلطنت جبل اسود) پر حمله کر دیگي -

۶ - اپریل کو مؤتمر کے فیصله کي اطلاع جبل اسود کو دي گئي ' جسکے جواب میں کہا گیا که یه مظاھرہ اصول ناطرفداري کے خلاف ھے - ۹ - اپریل کو ریوٹر نے یه خبر شائع کي :

" اگر دول نے جبل اسود کے مقابله میں طاقت کو کام فرمایا تو وہ اپني خود مختاري سے دستکش ھو کے سرویا میں مدغم ھو جائگا "

۱۰ - کو ناکه بندي شروع ھوگئي - باستثناء روس ' تمام دول یورپ شریک ھیں - روس کے محکمۂ جنگ نے ایک اعلان شائع کیا ھے ' جسمیں ظاھر کیا ھے که روس کے لیے نا ممکن ھے که ان تدابیر کي مخالفت کرے ' جن کو دول اپنے فیصلے کے لیے ضروري سمجھتي ھیں - اس اعلان میں جبل اسود کو مشورہ بھي دیا گیا ھے که اپنے اصرار سے باز آجائے - ۱۱ - کو ناکه بند جہازوں نے ایک شاھي کشتي کو گرفتار کیا ' جو تین کشتیوں کي حفاظت میں جا رھي تھي -

۱۲ - کو ریوٹر تار دیتا ھے که سٹنجي کے ایک سرکاري تار سے معلوم ھوتا ھے که جبل اسود سقوطري کے معاوضے کے مسئلے پر غور کرنے کے لیے تیار ھے - کل کا تار ھے که ایک سرکاري اعلان میں ظاھر کیا گیا ھے که جبل اسود سرتسلیم خم کر دیگا ' مگر خون کي ندیوں کے بہنے کے بعد - مگر بظاھر آخري حالت امید نہیں -

صلح ریوٹر کي خبروں کا خلاصه حسب ذیل ھے :

دولت عثمانیه نے شرائط مداخلت منظور کرلیے ھیں - دول کي یاد داشت کے جواب میں بلغاریا نے سارس سے لیکے میڈیٖا تک کے بدلے ' انیوس سے لیکے میڈیا تک سرحد تجویز کي ھے - جواب الجواب میں دول نے اس تقسیم کو منظور کیا ' مگر جزائر ایجین کو وہ اپنے ھاتھه میں رکھنا چاھتي ھیں اور تاوان و قرض کے مسئلے کو اس کمیشن کے ھاتھه میں ' جو پیرس میں بیٹھیگا - ۱۰ - دن کیلیے حلفاء بلقان اور دولت عثمانیه میں ھنگامي صلح طے ھوئي ھے -

ھمیں اس خبر کي صحت میں تامل ھے -

اتحاد بلقان سلانیک پر قبضے کے لیے بلغاري اور یوناني دونوں اپني اپني جگه پر فوجي تیاریاں کر رھے ھیں ' اور عجب نہیں که مناستر کے لیے بھي سرویا اور بلغاریا تیاریاں شروع کردیں - ڈاکٹر ڈینف نے ۱۱ - کو بلغاري وکلا کو مخاطب کرتے ھوے ' اس خوف کي طرف اشارہ کیا ' جو بلغاریا و دیگر حلفاء کے آئندہ تعلقات کے باب میں پیدا ھوگیا ھے - ڈاکٹر ڈینف نے کہا که اپنے حق سے کم پر بلغاریا کبھي راضي نه ھوئي -

ڈاکٹر ڈینف نے ایک تقریر میں بیان کیا ھے که سروي و بلغاري عہد نامه بالکل صاف ھے - اختلاف کي صورت میں زار روس حکم ھوگا - لیکن یوناني اور بلغاري عہد نامه نہایت عجلت میں تیار ھوا تھا - اسمیں تحکیم کي بابت کوئي دفعه نہیں ھے - تاھم سرحد کا فیصله فوج کي تعداد اور نقصانات جنگ کے اعتبار سے ھوگا -

ولـن تجـد لسنـة اللـه تبـديـلا -

الله کے بناے هوے قانون میں تم کبھي تبدیلي نه دیکھوگے -

باغ و چمن میں بهار و خزاں کا انقلاب هو' دریاؤں میں مد و جزر کا آثار چڑھاؤ هو' سمندروں میں سکون و هیجان کا تغیر هو' افراد حیواني کي حیات و ممات ' اور شباب و کهولت کا ایاب و ذهاب ' افراد کي صحت و علالت ' اور اقوام کا عروج و زوال ' یه تمام حالتیں في الحقیقت انهي قوانین الهیه ' اور نوامیس فطریه کے ما تحت هیں ' جنکو فاطر السماوات و الارض نے اس عالم کے نظام و قوام کیلیے روز اول هي سے مقرر کردیا هے - پھر جن افراد و اقوام نے اُن قوانین کے مطابق راه امید اختیار کي هے ' انکے لیے امید کي زندگي هے ' اور جنھوں نے اس سے روگرداني کي هے' انکے لیے نا مرادي و نا کامي کي مایوسي هے - قانون جرم کي سزا دیتا هے' پر مجرم کو جرم کرنے کیلیے مجبور نهیں کرتا - پس شکایت کار ساز قدرت کي نهیں ' بلکه خود اپني هوني چاهیے - خدا نے امید کا دروازه کسي پر بند نهیں کیا هے' اور زمین کي راحت کسي ایک قوم کو ورثے میں نهیں دیدي هے - اس نے پھول اور کانٹے دونوں پیدا کیے هیں - اگر ایک بد بخت کانٹوں پر چلتا هے ' مگر پھولوں کو دامن میں جمع نهیں کرتا ' تو اُسے اپني محرومي پر رونا چاهیے ' باغبان کا کیا قصور ؟

فما کان الله لیظلمهم ' ولـکن کانوا انفسهـم یظلمون - (۸ : ۳۰)

خدا کے انصاف سے بعید تھا که وه کسي پر ظلم کرے' مگر افسوس که بد اعمالیاں کرکے خود آپ انھوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا -

دوسري جگه فرمایا :

ذالك بما قدمت ایدیکم و ان الله لیـس بظـلام لـلعبیـد (۸ : ۵۷)

یه سب بربادیاں تم نے خود اپنے هاتھوں مول لیں ' ورنه الله تو اپنے بندوں کیلیے کبھي ظالم نهیں -

اس نے دنیا کے ارام و راحت ' اور عیش و کامراني کو انسان کے ماتحت نهیں ' بلکه انساني اعمال کا محکوم بنایا هے' اور جب تک کوئي قوم خود اپنے اعمال میں تبدیلي پیدا نهیں کردیتي ' اسپر زمین کي راحتوں کا دروازه بھي بند نهیں هوتا :

ذالك بان الله لم یلك مغیرا نعمة انعمها علي قوم حتي یغیـروا ما بانـفسهـم ' و ان الله سمیـع علیـم (۸ : ۵۵)

ان قوموں کو نامرادي و مایوس کي یه سزا اسلیے دي گئي که ایسا هي اسکا قانون هے - جو نعمت خدا نے کسي قوم کو دي هو' پھر وه کبھي واپس نهیں لي جاتي ' تا انکه خود وه قوم اپني صلاحیت اور قابلیت کو بدل نه ڈالے -

(آینـده اس قانون عروج و زوال امم کي تشریح کرونگا جو قران کریم نے بتلایا هے ' اور آپکو نظر آئیگا که مسلمانوں کے موجوده زوال کے اسباب کیا هیں ؟)

ماضي و حال

— * —

یه انقلابات قدرتي هیں ' اور نهیں معلوم اس دنیا میں کتنے دور قوموں اور ملکوں پر اسکے گذر چکے هیں ؟ آج امید و کامیابي کے جس آفتاب سے غیروں کے ایوان اقبال روشن هو رهے هیں ' کبھي همارے سروں پر بھي چمک چکا هے ' اور جس بهار کے موسم عیش و نشاط سے همارے حریف گذر رهے هیں ' ایک زمانه تھا که همارے باغ و چمن هي میں اسکے جھونکے آیا کرتے تھے - اب کس سے کهیے که کهنا کا وقت هي چلا گیا !

گـذر چکي هے یه فصل بهار هم پر بھی

هم همیشـه سے ایسے نهیں هیں ' جیسے که اب نظر آرهے هیں - زمانه هم سے همیشه برگشته نهیں رها - مدتوں امید کا هم میں

سقوط ادرنه

اور

ایک دقیقۂ فکریه

(۲)

هجوم یاس' و اختلال نظام امید

— * —

من کان یظن ان لـن ینصره اللـه في الدنیا والاخره' فلیمـدد بسبب الی السماء' ثـم لیقطع ' فلینظـر هـل یـذهبن کیـده ما یغیظ ؟ و کـذالـک انـزلنـاه آیـات بینـات ' و ان اللـه یهـدي من یـریـد - (۲۲ : ۱۵)

جو شخص مایوس هوکر الله کي نسبت ایسا ظن بد رکھتا هو که اب دنیا و آخرت میں خدا اسکي مدد کرے هي کا نهین ' تو پھر اسکو چاهیے که اوپر کي طرف ایک رسي تانے ' اور اسکا پھندا بنا کر اپنے گلے میں پھانسي لگالے اور اسطرح زمین سے (جهاں اب وه اپنے لیے صرف مایوسي هي سمجھتا هے) اپنا تعلق قطع کرلے ' پھر دیکھے که آیا اس تدبیر سے اُسکي وه شکایت جسکي وجه سے مایوس هو رها تھا' دور هوگئي هے یا نهیں ؟ اسي طرح هم نے قران کریم میں هدایت و فلاح کي روشن دلیلیں اُتاري هیں' تا که تم انپر غور کرو' اور الله جس کو چاهتا هے اسکے ذریعه سے هدایت بخشتا هے -

—:*:—

ایک هم هیں ' که هوے ایسے پشیمان ' که بس
ایک وه هیں ' که جنهیں چاه کے ارمان هونگے !

— * —

موجوده جنگ بلقان یا جنگ اسلام و فرنگ کي اگر تاریخ لکھي جایگي' تو اسمیں شاید سب سے زیاده موثر اور درد انگیز باب مسلمانان عالم کے اضطراب امید و بیم کا هوگا - یه سچ هے که میدان جنـگ میں صرف مجاهدین ترک تھے ' جنکي لاشیں دشمنوں کي گولیوں سے تڑپتي تھیں' لیکن دنیا میں کروڑوں قلوب بھي تھے جنکي لاشیں نهیں' مگر پهلو میں دل همیشه تڑپتے رهتے تھے -

واقعات نے جلد جلد اپنے اوراق الٹے - امیدوں کو عموماً شکست هوئي اور توقعات میں بالعموم ناکامي - جنـگ کے التوا کے بعد صلح کے مهلـک اور خانماں سوز شرائط سنکر وه مضطرب تھے ' مگر خود

[بقیـد مضمـون پہلے کالم کا]

آشیانه رها هے بلکه همارے سوا اسکا کهیں ٹھکانا نه تھا - اب دنیا میں همارے لیے ماتم و نا امیدي' دو هي کام کرنے کیلیے باقي رهگئے هیں ' لیکن زیاده دن نهیں گذرے که هماري زندگي کیلیے اسي دنیا میں اور بھی بهت سے کام تھے !

و بلـونـا هـم بـا لحسـنـات و السیـات لعلهـم یرجعـون (۷ : ۱٦) و ان في ذالـك لا یـات ' و ما کان اکثر هـم مومنیـن (۲٦ : ٦۸)

اور هم نے اُن قوموں کو اچھي اور بري ' امید اور مایوسي ' فتح اور شکست ' دونوں حالتوں میں ڈالکر ازمایا که شاید یه بد اعمالیوں سے توبه کریں اور راه حق اختیار کرلیں - اور بیشک اس انقلاب حالت میں عبرت و موعظة کي بهت سي نشانیاں هیں' مگر ان میں اکثر لوگ ایمان و ایقان کي دولت سے محروم تھے -

الذين يـذكرون الله قياماً و قعوداً و على جنوبهم ' و يتفكرون في خلق السماوات و الارض ' ربنـا ما خلقت هـذا باطلا ! سبحانـک فقنـا عذاب النار(۳: ۱۸۹)	جو ارباب فکر و حکمت الله تعالی کا هر حال میں ذکرکرتے هیں ' اور آسمان اور زمین کے ملکوت و اثار قدرت پر تفکر و تدبر کي نظر ڈالتے هیں ' انکي زبانوں سے تو یه عالم صنعت دیکھکر بے اختیار صدا نکل جاتي هے که " خـدا یا یه تمام کار گاه صنعت تو نے بیکار و عبث نہیں پیـدا کي هے ! "

بهـار و خـزاں

اور امید و بیـم

اسمیں تو شک نہیں که جس قدر کاوش سے غور کیجیے کا ' جذبات انساني کي تحلیل و تفرید کے آخري عناصر یہي دو چیزیں' امید اور حسرت نظر آئیں گي - وه جو کچهه کرتا هے' یا آینده کي امید هے اور یا رفته پر حسرت' البته یه ضرور هے که امید و یاس کي تقسیم کو صرف افراد و اشخاص میں محدود نه کیجیے ' بلکه اسمیں دراصل قوموں اور ملکوں کي تاریخ پوشیده هے - باغ و چمن میں بهار و خزاں' دو موسم هیں' جو یکے بعد دیگرے آتے هیں' اور اپني اپني آمد کے متضاد و مخالف اثار چهوڑ جاتے هیں - اسي طرح امید اور حسرت کو دو مختلف موسم تصور کیجیے ' جو قوموں اور ملکوں پر بهي آتے هیں' اور وه نامرادي و کامراني کي تقسیم هے' جو اپنے اپنے وقتوں پر قوموں میں هوجاتي هے - بعض قومیں هیں جنکے حصے میں امید کي بهار آئي هے' اور بعض هیں جواب صرف یاس و حسرت کے خـزاں هي کے لیے رهگئی هیں - موسم بهـار زنـدگي و شگفتگي کا موسم هوتا هے' اور انسان کي رگوں کے اندر دوڑنے والے خون سے لیکر' درختوں کي شاخوں اور ٹہنیوں تـک' هر چیز میں جوش حیات' اور ولولۂ انبساط پیدا هوجاتا هے - یہی حال اُن قوموں کا هوتا هے' جو اپنے دور امید سے گذرتي هیں - تمام دنیا اُنکے لیے ایک بهشت امید بن جاتي هے ' اور اسکي هر آواز انکے کانوں کیلیے ایک ترانۂ امید کا کام دیتي هے - وه اپنے اندر دیکھتے هیں' تو دل کا هر کونه امیدوں اور ولولوں کا آشیانه نظر آتا هے' اور باهر نظر ڈالتے هیں' تو دنیا کا کوئي حصه عروس امید کي مسکراهت سے خالي نہیں هوتا - اس طلسم زار هست و نیست میں انسان سے باهر نه غم کا وجود هے اور نه خوشي کا - زندگي کي تمام کامیابیاں اور مسرتیں در اصل دل کي عشرت کامیوں سے هیں - جب تـک آپکے دل کے طاق مخفي میں امید کا چراغ روشن هے' اس وقت تـک دنیا بهي عیش و مسرت کي روشني سے خالي نہیں - لیکن اگر باد صرصر نامرادي کا اولین جهونکا وهاں تـک پہنچ گیا ' تو پهر خواه آفتاب نصف النهار پر درخشاں کیوں نه هو' مگر یقین کیجیے که دنیا کا یه تمام نظام منور آپکے لیے ظلمت سراے تاریک هے -

یه وه خوش نصیب قومیں هیں' که انکے دل کے اندر امید کا چراغ روشن هوتا هے' اسلیے جہاں جاتے هیں ' اقبال و کامراني کي روشني استقبال کرتی هے - چونکه انکے دل کے اندر سلطان امید فتح یاب هوتا هے' اسلیے زمین کے اوپر بهي نامرادي و ناکامي کي صفوں پر فتح یاب هوتے هیں - جس هاتهه میں امید کا علم هو' پهر دنیا کي کوئي قوت اُس هاتهه کو زیر نہیں کر سکتي - انکي امید حسرت و آرزو نہیں هوتي' جو محض ناکامي و نامرادي کے ماتم کے لیے هے ' بلکه کامیابیوں کا ایک پیغام دعوت هوتي هے' جو دل میں امید بنکر' اور دل کے باهر عیش و مراد کي کامراني و فیروز مندي کي صورت بنکر جلوه آرا هوتی هے -

لیکن اسي سطح ارضي کے اوپر' جو امید کي کام بخشیوں سے خوش نصیب قوموں کیلیے عیش مراد کا ایک چمن زار نشاط هے ' وه بد نصیب قومیں بهي بستي هیں ' جنکے دامن حیات میں امید و یاس کي بخشش کے وقت' امید کے پهولوں کي جگهه صرف نا امیدي کے کانٹے هي آئے هیں - جو خزاں کے افسرده و افسرده کن موسم کي طرح ' دنیا میں صرف اسلیے زنده رهتے هیں' که بهار گذشته پر ماتم کریں' اور خزاں کے جهونکوں سے اپنے درخت امید کي پت جهڑ دیکهه دیکهه کر آنسو بهائیں - وه دنیا' جو اوروں کے لیے اپني هر صدا میں ایک پیغام امید رکهتي هے' انکے لیے یکسر ماتم کدۂ یاس بن جاتي هے -دل جب مایوس هو تو دنیا کي هر چیز میں مایوسي هے - انکے دلوں میں امید کا چراغ بجهه جاتا هے ' تو دل کے باهر بهي کہیں روشني نظر نہیں آتي - دنیا کے وه وسیع صحرا' جن پر قدرت نے طرح طرح کي نباتاتي نعمتوں کا دستر خوان چن دیا هے - وه خوشنما اور عظیم الشان آبادیاں ' جنکو انساني اجتماع اور مدني محنتوں نے زمین کے عیش و نشاط کا بهشت بنا دیا هے - وه عظیم الشان اور بے کنار سمندر' جنکي حکمرانی کي طاقت حاصل کرنے کے بعد پهر خشکي کے ٹکڑوں پر حکمراني کي ضرورت باقي نہیں رهتي - غرضکه اس زمین اور زمین پر نظر آنے والي تمام چیزیں ' اُن سے اس طرح منه پهیر لیتي هیں ' گویا وه اس زمین کے فرزند هی نہیں هیں - جبکه بڑي بڑي آبادیاں قوموں اور جماعتوں کي فاتحانه امنگوں کا جولانگاه هوتي هیں' تو ان بد نصیبوں کیلیے صحراؤں کے بهٹ اور پہاڑوں کے غاروں میں بهي کوئي گوشۂ عافیت نہیں هوتا - صحراؤں کي فضائیت ' هوا کي سنسناهٹ ' اور دریاؤں کي صداے رواني ' اوروں کیلیے پیام امید هوتي هے ' مگر انکے کانوں میں ان سب سے نامرادي و فنا کي صدائیں اٹهه اٹهه کر طعنه زن هوتي رهتي هیں - دنیا میں اگر بهار و خزاں ' امید و یاس ' شادي و غم ' نغمۂ و نوحه ' خندۂ و گریه ' اور فنا و بقا ' دو هي چیزیں هیں ' جنکي زمین کے بسنے والوں میں بخشش هوئي هے ' تو مختصر یوں سمجهه لیجیے که پہلي قوموں کو بهار و امید اور شادي و نشاط کا حصه ملا هے ' اور دوسروں کو یکسر یاس و خزاں ' نوحۂ و ماتم ' اور گریه و فغاں کا:

ما خـانـه رسـیدگان ظلمیـم
پیغـام خـوش از دیـار ما نیست

* * *

و مـا ظلمهـم اللـه

و لکـن کانـوا انفسهـم یظلمـون

لیکن یه حالات و نتائج کا ایک دور هے ' جو نوبت به نوبت دنیا کی تمام قوموں ' بلکه کائنات کي هر شے پر طاري هوتا هے - قران کریم نے اسي صرف اشاره کیا هے :

و تلک الایـام نداولهـا بین الـنـاس -	امید و یاس ' شادي و غم ' اور فتح و شکست کے یه ایام هیں ' جو نوبت به نوبت انسانوں پر گذرتے رهتے هیں-

دنیا میں کوئي شے نہیں ' جسنے غم سے پہلے اپنی شادي کے دن بهي نه دیکھے هوں ' اور باغ میں کونسا زنده درخت هے ' جس نے خزاں کے جهونکوں کے ساتهه کبهي نسیم بهار کی لذتیں بهی نہیں لوٹي هیں ؟ دنیا عالم اسباب هے ' اور یہاں کا ایک دره بهی قوانین فطریه و سلسلۂ علل و اسباب کي ما تحتي سے باهر نہیں - پس یه انقلاب حالت بهی ایک قانون الهي اور ناموس فطري کے ما تحت هے ' جس نے همیشه اس عالم میں یکساں نتائج پیدا کیے هیں ' اور اُن میں تبدیلي ممکن نہیں :

مغلوب کرلے اور اسلیے ممکن ہے کہ میں تسلیم کرلوں کہ ہمارے مٹنے کا وقت آگیا ہے ' مگر میں نہیں سمجھتا کہ کوئي مسلم قلب ' جسمیں ایک ذرہ برابر بھي نور اسلام باقي ہے' ایک منٹ' ایک لمحہ ایک دقیقے ' اور ایک عشر دقیقے کیلیے بھي اسکو مان سکتا ہے کہ اسلام کے مٹنے کا وقت آگیا ہے -

انسانوں ھي نے ھمیشہ انسانوں کو مغلوب کیا ہے اور نئي قوموں نے ھمیشہ پراني قوموں کي جگہ لي ہے - اسکا حریف اس عالم میں دیو نہیں بلکہ انسان ھي ہے - پس یہ کوئي عجیب بات نہیں اگر ھمکو ھمارے سیزدہ صد سالہ دشمن آج مغلوب کرکے فنا کردیں' مگر اے خدا کي رحمت کي توھین کرنے والو! میں یہ کیونکر مان لوں کہ ایک مصلوب لاش' حی و قیوم خداے ذوالجلال کو مغلوب کرسکتي ہے؟ اور مایوسي خواہ کتني ھي ھو' مگر کیونکر تسلیم کرلوں کہ انساني گروہ خداے قادر و لازوال کي جبروت و کبریائي کو شکست دیسکتے ھیں؟

- حیران ھوں کہ آج مسلمان مایوس ھو رہے ھیں ' حالانکہ میں تو کفر مایوسي کے تصور سے کانپ جاتا ھوں ' کیونکہ یقین کرتا ھوں کہ مایوس ھونا اس خداے ذوالجلال والاکرام کي شان رحمت و ربوبیت کیلیے سب سے بڑا انساني کفر' اور اس کي جناب میں سب سے بڑي نسل آدم کي شوخ چشمي ہے - تم ' جو ان بربادیوں اور شکستوں کے بعد مایوس ھو رہے ھو' تو بتلاؤ کہ تم نے خدائے اسلام کي قوت و رحمت کو کس پیمانے سے ناپا ہے ؟ وہ کونسا کاھن ابلیس ہے جس نے خدا کے خزانۂ رحمت کو دیکھکر تمھیں بتلا دیا ہے کہ اب اسمیں تمھارے لیے کچھہ نہیں ؟ اطلع الغیب ام اتخذ عند الرحمن عہدا ؟ (۱۹ : ۸۲) ام عندھم الغیب فھم یکتبون ؟ ؟ (۵۲ : ۴۲) (۱) پھر تم کو کیا ھوگیا ہے کہ تم مایوس ھو رہے ھو' اور کیوں تم نے خدا کي طرف سے منہ پھیر لیا ہے ؟ تم کہتے ھو کہ اب ھمارے لیے مایوسي کے سوا کچھہ نہیں ' حالانکہ ایک مسلم دل کیلیے تو نا امیدي سے بڑھکر کوئي کفر نہیں ہے :

لقد جئتم شیأ ادا - تکاد السماوات یتفطرن منہ و تنشق الارض و تخر الجبال ھدا ! ! (۱۹ : ۹۲)

یہ تو تم نے ایسي بڑي سخت بات منہ سے نکالي ہے جس کي وجہ سے عجب نہیں کہ آسمان پھٹ پڑیں ' زمین شق ھو جاے ' اور پہاڑ ریزے ریزے ھو کر زمین کے برابر ھو جائیں (۲)

امیـــد و بیـم

و من یقنط من رحمتہ الا الکافرون ؟

خدا کي رحمت سے کافروں کے سوا اور کون مایوس ھوسکتا ہے ؟

— * —

انسان شاید یاس و امید کے بارے میں کچھہ فطرۃً عاجل ہے - اسکي فطرۃ سادہ ' بچوں کي مثال سے واضح ھوتي ہے - بچوں کا قاعدہ ہے کہ ھر حالت کا اثر بغیر تفکر و تدبر کے دفعۃً قبول کرلیتے ھیں - روتے ھوے بچے کو مٹھائي کا ایک ٹکڑا پکڑا دیجیے تو ھسنے لگتا ہے' اور چھین لیجیے تو فوراً مچل جاتا ہے -

بعینہ یہي حال عقل و فکر کے نشو و نما کے بعد بھي انسان کا ھوتا ہے - البتہ تاثر و نتائج تاثر کي صورت بدل جاتي ہے - قران کریم نے اسي فطرۃ انساني کي عجلت پسندي کي طرف اشارہ کیا ہے' جبکہ کہا ہے کہ خلق الانسان من عجل - انسان کي خلقت میں جلد بازي اور تعجیل کار ہے -

مصائب کے حس اور شادماني کے غرور میں بھي دیکھیے' تو اسکي یہي جلد بازي اور زود اثري ھر موقعہ پر کام کرتي ہے - وہ کس قدر جلد غمگین ھو جاتا ہے اور پھر ایک روتے ھوے بچے کي طرح' جسکے ھاتھہ میں مٹھائي کا ٹکڑا دیدیا گیا ھو' کس قدر جلد خوش ھو جاتا ہے ؟ اسکي مایوسي اور امید واري' دونوں کا یہي حال ہے - جب کبھي وہ اپني کسي توقع میں ناکامي دیکھتا ہے تو فوراً مایوس ھو کر بیٹھہ رھتا ہے ' اور پھر جب کبھي کوئي کامیابي کي خبر سن لیتا ہے ' تو امید و مسرت کے ضبط سے عاجز ھوکر اچھل پڑتا ہے - حالانکہ نہ تو اسکو ان اسباب کي خبر ہے ' جو غم و نا مرادي کے پیچھے ظاھر ھونے والے ھیں ' اور نہ ان عواقب و نتائج کي خبر ہے ' جو بشارت امید کے بعد پیش آنے والے ھیں - اسکي خدا پرستي بھي اس جلد بازانہ یاس و بیم سے شکست کھا جاتي ہے - اگر کوئي خوشي حاصل ھوتي ہے تو سمجھتا ہے کہ خدا میرے ساتھہ ہے ' اور اگر نتائج حالات اور مشیت الہي کسي ابتلاؤ مصیبت میں ڈالدیتي ہے تو دیوانہ وار مایوس ھو جاتا ہے کہ خدا نے مجھکو چھوڑ دیا - سورہ (والفجر) میں اسي حالت کي طرف اشارہ کیا ہے ' اور تمھارے اندر وہ کونسي شے ہے جسکي طرف قران نے اشارہ نہیں کیا ؟ :

فاما الانسان اذا ما ابتلاہ ربہ ' فاکرمہ ونعمہ' فیقول ربي اکرمن - واما اذا ما ابتلاہ فقدر علیہ رزقہ' فیقول ربي اھانن (۸۹ : ۱۵)

انسان کا حال یہ ہے کہ جب اسکا پروردگار اسکے ایمان کو اس طرح آزماتا ہے کہ اسکو دنیا میں عزت اور نعمت عطا فرماتا ہے تو وہ فوراً خوش ھو جاتا ہے اور کہتا ہے کہ میرا پروردگار میرا اعزاز اور اکرام کرتا ہے - اور جب اسکے ایمان کو کسي آزمایش میں ڈالکر اس طرح ازماتا ہے کہ اسکا رزق اسپر تنگ کردیتا ہے (یعني مصیبت میں ڈالدیتا ہے) تو پھر معاً مایوس ھوکر کہنے لگتا ہے کہ میرا پروردگار تو مجھے ذلیل کرا رھا ہے اور میرا کچھہ خیال نہیں کرتا ! !

* * *

مہلک ترین ضلالت انساني

حیات امید و موت قنوط

منجملہ اس حالت کے سب سے زیادہ خطر ناک گمراہ انسان کي وہ مایوسي ہے ' جو مصائب و آلام کا ھجوم دیکھکر اپنے دل میں پیدا کرلیتا ہے ' اور اس طرح خود اپنے ھاتھوں اپنے مستقبل کیلیے نا مرادي و نا کامي کي بنیاد رکھدیتا ہے -

مایوسي سے بڑھکر کوئي شے انسانیت کیلیے قاتل و مہلک نہیں ' اور دنیا کي تمام کامرانیاں صرف امید کے قیام پر موقوف ھیں - یہ امید ھي ہے جس نے زمینوں پر قبضہ کیا ہے' پہاڑوں کے اندر سے راستہ پیدا کیا ہے ' سمندر کي قہاري کو مغلوب کیا ہے' اور جب چاھا ہے اس میں اپني سواري کے مرکب چلاے ھیں ' اور جب چاھا ہے اسکے کناروں کو میلوں اور فرسخوں تک خشک کردیا ہے - پھر امید ھي ہے جس نے مردہ قلوب کو زندہ کیا ہے ' بستر مرگ سے بیماروں کو اٹھایا ہے ' ڈوبتوں کو کناروں تک پہنچایا ہے ' بچوں کو جوانوں کي تیزي سے دوڑایا ہے ' اور بڈھوں کو جوانوں سے زیادہ قوي و طاقتور بنا دیا ہے -

جبکہ قوتیں جواب دیدیتي ھیں' جبکہ زمانہ منہ پھیر لیتا ہے

(۱) ایا انکو عالم غیب کي خبر ھوگئي ہے یا اس بارے میں انھوں نے خدا سے کوئي عہد کرلیا ہے ؟ اور کیا انکے پاس علم غیب ہے کہ جو واقعہ ھو وہ اسے بے کم و کاست لکھدیں ؟

(۲) قران کریم کي آیات کا ھم ھمیشہ ترجمہ دیتے ھیں ، لیکن یہ واضح رہے کہ ترجمے میں لفظي ترجمہ کي رعایت بالکل نہیں کي جاتي - بالعموم ترجمہ کا حصہ بھي اصل مضمون کي عبارت کا ایک مسلسل ٹکڑا ھوتا ہے ، اور آیت کو بطور حاشیے کے دھني جانب دیدیتے ھیں - اس آیت میں بھي " لقد جئتم " کا ترجمہ بالکل نہیں کیا ہے ' صرف حاصل مقصد کو حسب محاورہ لکھدیا ہے -

دار الخلافه میں ایک جماعت آخري سعي و مجاهده کیلیے اٹهه کهڑي هوئي' اور در باره اجراے جنگ کے پهر ایک شعاع امید دکهلائي - حالات گو بدستور تیے ' نئي وزارت آینده کیلیے باوجود بے سروسامانی کچهه نه کچهه سامان کرسکتي تهي' مگر جنگ کے گذشته ایام میں اسکے پیشرو جو کچهه کرچکے تیے' انکي تلافي محال تهي - وه محصور مقامات کو رسد نهیں پهنچا سکتي تهي اور محصور قلعوں میں نئي فوج بهي نهیں بهیج سکتي تهي - با ایں همه مالي مشکلات کا انتظام کیا گیا ' اور دو ماه تک اُس جنگ کو جاري رکها' جسکو ایک هفته اور جاري رکهنے کي قوت بهي تسلیم نهیں کي جاتي تهي ! !

اس عرصے میں امید تهي که حالات میں اور تغیرات هونگے ' اور ایڈریا نوپل کے محاصرے میں دشمن کے لیے مشکلات پیدا هو جائینگي - اسباب و بواعث کي بحث کا یه موقعه نهیں ' انکي تفصیل کسي دوسري جگه پڑهیے گا ' مگر نتیجه یه نکلا که حالات کے عین مطابق ' مگر هماري امیدوں اور ارزؤں کے خلاف ایڈریا نوپل بهي مفتوح هوگیا ' اور بظاهر هر شخص نے محسوس کیا که آخري رشتۂ امید جو باقي رهگیا تها ' اُس نے بهي بے وفائي کي :

فان ماتحذرین قد وقع

میں دیکهتا هوں که (ایڈریا نوپل) کے سقوط کي خبر نے ابناے ملت کي همتوں کو پست کردیا هے - لوگ عموماً نا امید هوگئے هیں ' اور اکثروں کے دل بیٹهه گئے هیں - یاس و اضطراب کا اشکر جب آتا هے ' تو اسکا پهلا حمله عقل و دماغ پر هوتا هے - لوگ حیران هیں که اب کیا کریں ؟ اور مایوس هیں که اب کچهه نهیں کرسکتے - مرحوم (غالب) نے اسي عالم کي تصویر کهینچي هے :

فرصت ز دست رفتۂ و حسرت فشرده پاے
کار از دوا گذشتۂ و افسوں نکرده کس

حسن مصائب رحمت الهي هے

مصیبت کا احساس غم و ماتم کي صورت میں جسقدر شدید هو' بهتر هے ' کیونکه زخم کي تکلیف جتني سخت هوتي هے' اتني هي مرهم کے بنانے میں بهي جلدي کي جاتي هے - اور قدرت الهي کي نیرنگیوں نے اکثر ایسا دکهلایا هے که یاس و نا امیدي جب حد انتہا کو پهنچ گئي هے' تو اسي کي زمین میں امید کي از سرنو تخم ریزي هوئي هے -

پس موجوده مصائب کا حس جسقدر درد انگیز هو' اسکو فال نیک سمجهنا چاهیے ' اور در اصل سچ پوچهیے تو هماري زبانوں کے آه و فغاں کو دیکهتے هوے جسدرجه درد و الم دلوں میں هونا چاهیے تها ' افسوس هے که نهیں هے - هم میں کتنے هیں ' جنهوں نے چند لمحوں کے اضطراب و تشویش سے زیاده اپني زندگي اس غم میں تلخ کي هے ؟ اور پهر کتنے هیں ' جنکے حلق سے ایک وقت کا کهانا بهي کسي بے چیني کے بعد اترا هے ؟

میں سفر میں تها جب سقوط ادرنه کي خبر آئي - مجهے اسکے بعد متعدد مقامات میں جانے کا اتفاق هوا ' اور میں نے مسلمانوں کے مختلف طبقات و درجات کي بہت سي آبادیاں دیکهیں - میں نے دیکها که جو گذرنا تها ' گذر گیا ' لیکن هماري غفلت و مدهوشي کے اعمال ' اور عیش جوئیوں اور راحت پسندیوں کے اشغال بدستور جاري هیں - یه کهتے هوے خود اپنے تئیں ندامت اور تکلیف هوتي هے مگر افسوس که کهنا پڑتا هے -

تا هم یه ضروري هے که دلوں کي بے چیني میں شک نهیں ' اور ایک ٹیس جو پہلے نه تهي ' اب شاید لاکهوں پہلوؤں میں محسوس هو رهي هے - اگر هزاروں هیں جنهیں خواب غفلت سے مهلت نهیں ' تو اُنکي تعداد بهي کم نهیں جو گو ابتک بستروں پر لیٹے هیں مگر اضطراب کي کروٹیں بهي بدل رهے هیں ' اور یه یقیناً کار فرماے قدرت کي ایک سب سے بڑي توفیق بخشي هے - اگر موسم کے بدلنے کا وقت آگیا هے تو اتنے اثار بهي کم نهیں - هم نے بڑے بڑے آتشکدوں اور تنوروں کو دیکها هے که انکے اندر سے آگ کے مہیب شعلے اٹهه رهے تیے ' حالانکه چند گهنٹے پیشتر انکي تہه میں چند بجهتي هوئي چنگاریوں کے سوا اور کچهه نه تها - انهي خاکستر کے تودوں میں چهپي هوئي چنگاریوں کو جب باد تند و تیز کے چند جهونکے میسر آگئے ' تو چشم زدن میں دهکتے هوے انگاروں اور اچهلتے هوے شعلوں سے تنور بهر گیا - پهر کیا عجب هے که سوز و تپش کي جو چنگاریاں اس وقت دلوں میں بجهتي هوئي نظر آرهي هیں ' توفیق الهي کي باد شعله افروز انهي سے اُس آتشکدۂ حیات کو گرم کردے ' جو افسوس هے که روز بروز خاکستر سے بهرتا جاتا هے ! !

ذلک بان الله یولج اللیل في النهـار و یولج النهـار في اللیل و ان الله سمیع بصیر (۶۰ : ۲۲)

یه امید اسلیے هے که قدرت الهي کي نیرنگیوں سے ایسا هونا کچهه بعید نهیں - وه رات کي ظلمت سے دن کي روشني کو' اور دن سے رات کو پیدا کرتا هے ' اور هماري تمام امیدوں کو دیکهتا اور دعاؤں کو سنتا هے -

* * *

لیکن مایوسي پیغام موت هے !

لیکن ساتهه هي افسوس هے که موجوده حس مصائب اور استیلاے غم و اندوه کا رخ تنبه و اعتبار کي طرف نهیں هے' بلکه عموماً مایوسي اور نا امیدي کي صورت میں هے - جس طرف دیکهتا هوں ' سقوط ایڈریا نوپل کے واقعه پر یاس و قنوط کے جذبات کو احاطه کیے هوے پاتا هوں - لوگ کهتے هیں که اب کیا باقي رهگیا هے جسکے لیے امید کي جاے ؟ اور بد قسمتي نے کیا چهوڑا هے ' جو همتوں میں مستعدي پیدا کرے ؟ اب یا تو ماتم کي صفیں بچهائیے ' یا سیلاب بدبختي کي رو پر اپنے تئیں چهوڑ دیجیے که جب ڈوبنا هي هے تو هاتهه پاؤں هلانے سے کیا فائده ؟

پهر کیا اخري سوالات کا وقت آگیا ؟

بهتر هے که اس بارے میں میري زبان پر صاف صاف سوالات هوں : پهر کیا وقت آگیا هے که هم همیشه کیلیے مایوس هوجائیں ؟ کیا هم یه سمجهه لیں که امید و یاس کي تقسیم میں اب همارے لیے صرف یاس هي رهگئي هے ' اور تکمیل فنا میں جسقدر وقت باقي رهگیا هے' اُس میں صرف رفته کا ماتم ' اور آینده کي نا امیدي' دو هي کام کرنے کیلیے باقي رهگئے هیں ؟ کیا یه جو کچهه هورها هے ' هماري زندگي کي آخري ساعات اور موت کے احتضار کي آخري حرکت هے ؟ کیا چراغ میں تیل ختم هوگیا اور بجهنے کا وقت قریب هے ؟ **اور سب سے اخر یه که کیا اعداء اسلام اور اسلام کا اخري مقابله هوچکا ' اور (یسوع) کي مصلوب اور مرده لاش نے خداے حي و قیوم پر فتح پالي ? ?**

میں سمجهتا هوں که یه سوالات مختلف شکلوں میں آج بہتوں کے سامنے هونگے - ممکن هے که مایوسي کا غلبه میرے اعتقاد کو

و ان اصابه فتنة انقلب على وجهه ' خسر الدنيا و الاخرة ' ذالك هوا الخسران المبين (۲۲ : ۱۱)

انکو کوئي فائدہ پہنچ گیا تو مطمئن ہوگئے - اور اگر کبھي مصیبت آپڑي ' تو جدھر سے آئے تھے ' الٹے پانوں ادھر هي کو لوٹ گئے (یعنے مایوس هوکر یہاں سے هاتهہ اتّها لیا) - یہ وہ لوگ هیں کہ جنھوں نے اپني دنیا بھي کھوئي اور آخرت بھي ' اور یہي سب سے بڑا اور بالکل صریح نقصان هے -

فرمایا کہ "خسر الدنیا و الاخرہ" کیونکہ مایوسي کے بعد انسان کي قوة عمل معطل هو جاتي هے - پھر نہ وہ صرف دنیا هی میں ناکام و نا مراد رهتا هے ' بلکہ عاقبت کي خوشحالي سے بھي اُسے نا امید ہي هي ملتی هے -

انسان کا فرض سعي و تدبیر هے ' اور وہ جب تک اس دنیا کي سطح پر باقي هے ' اسکو سعي و کوشش سے باز نہیں آنا چاهیے - همارا کوئي عزیز بیمار هوتا هے ' اور اسکي حالت ' صحت کي طرف سے مایوس کردیتي هے - ڈاکٹر بھي جواب دیدیتے هیں ' تاهم سعي و علاج سے آخري ساعات نزع تک باز نہیں آتے - جب افراد کے ساتھہ همارا حال یہ هے ' تو تعجب هے کہ قوم و ملت کے ساتھہ نہو ؟ کس کو معلوم هے کہ کب دروازۂ رحمت کھلنے والا هے ' اور کب بارش هونے والي هے ؟ دهقان کا کام صرف یہ هے کہ تخم پاشي کرتا رهے :

چون دمبدم عنایت توفیق ممکن ست
در تنگناے نزع نہ کوشد کسے چرا ؟

فتح و شکست کا اصلي میدان

دل کے اندر هے ' نہ کہ اس سے باهر

یہاں تک میں نے جو کچھہ لکھا ' یہ عام انساني حالت کے اعتبار سے تھا ' لیکن اب سونچنا چاهیے کہ بہ حیثیت اسلام کے اس وقت همیں کیا کرنا چاهیے ؟

پھر میں نہیں سمجھتا کہ اگر موجودہ جنگ میں هر طرف نتیجہ شکست هي رها ' اور مسلمانوں کو اپنے آخري دنوں میں ایک سب سے بڑي نقصان رساں شکست اٹھاني پڑي ' تو اس سے فرزندان اسلام مایوس کیوں هوجائیں ؟ اگر ایڈریا نوپل چھہ مہینے کي عدیم النظیر مدافعت ' اور آخر کے محیرالعقول مقابلۂ و مقاتلے کے بعد ' بالاخر قدرتي اسباب و حالات کي بنا پر مفتوح هوگیا ' تو پھر چالیس کروڑ فرزندان اسلام کي حصن امید لشکر مایوسي سے کیوں مفتوح هوجاے ؟ یہ سچ هے کہ همارے دشمنوں نے میدان جنگ میں همیں شکستیں دیں ' لیکن ابھي وہ اس امید کو شکست نہیں دیسکتے ' جو هر مسلم دل کو اسلام کے خداے قادر و قیوم سے هوني چاهیے ؟

ایک لاکھہ سے زیادہ سروي و بلغاري لشکر توپوں کے دهانے کھولکر اگر ایڈریا نوپل کي مٹي کی دیواروں کو ڈھا دیتا هے ' تو یہ کونسا دنیا کا نیا اور عجیب واقعہ هے ؟ اسمیں اُس قوم کیلیے کونسي شرم کي بات هے جس نے سترہ هزار فوج کے ساتھہ ایک بے پناہ اور مٹي کي دیواروں سے بنے هوے مقام میں چھہ مہینے تک مدافعت کي هو ؟ اسپر همیں ماتم نشیں هونے کي ضرورت نہیں - هم ایک لمحہ کیلیے بھي یہ نہیں مان سکتے کہ بلغاري سرویوں نے همارے جرأت و شہامت کو شکست دیدي - لیکن اے اُس خاندان اسلام کے ماتم گسارو ! جسکے چالیس کروڑ فرزند اس وقت سطح ارضي پر چلتے پھرتے هیں ! اگر یہ سچ هے کہ تمھارے دل بھي مایوس هوگئے هیں ' اور تمھارے دل کے اندر خداے ابراهیم و محمد (علیهما الصلواة والسلام) نے جو چراغ امید روشن کیا تھا ' وہ بھي بجھہ گیا هے ' تو پھر اسمیں کوئي شک نہیں کہ واقعي سروي اور بلغاري مجاهدین صلیب نے تم کو شکست دیدي ' اور تیرہ سو برس کے اندر دنیا کي بڑي بڑي طاقتیں اور انسانوں کے بڑے بڑے لشکر جس دشمن کو گرا نہ سکے تھے ' آج واقعي بلقان کي چند ریاستوں کے اجماع نے اُسے گرا دیا !!

هاں اگر یہ سچ هے تو بیشک تمھاري اُس لافنا زندگي کو ' جسے قیصر روم اور کسراے فارس موت سے بدل نہ سکا تھا ' اُس نے مجروح کردیا هے - تمھارے ان آهني جسموںکو ' جنھیں یرموک کے میدان میں متمدن رومیوں کے لاکھوں تیروں کے نشانے زخمي نہ کرسکے تھے ' یقیناً اس نے خاک و خون میں تڑپا دیا هے ' اور تمھارے اُن نشانہاے توحید اور علم هاے دین الهي کو ' جسے اٹھہ صلیبي حملوں کے لاکھوں نیزے بھي نہیں گرا سکے تھے ' سچ یہ هے کہ سرویا کے سور چرانے والوں نے آج پارہ پارہ کرکے گرادیا هے - پھر اسمیں شک نہیں کہ تم مرگئے - تم ' جو کبھي نہیں مر سکتے تھے ' یقیناً مرگئے - تم ' کہ تمھاري رگوں کے اندر خدا کي روح جلال جاري و ساري تھي ' اور اسکي نصرت و حمایت کے ملائکۂ مسومین تمھارے آگے دوڑتے تھے ' یقیناً آج مرگئے - پس جس قدر تمکو ماتم کرنا هے کرلو ' اور جس قدر جلد اپني قبر کھود سکتے هو ' کھود لو ' کیونکہ خدا کي رحمت اور دنیا کي زندگي ' صرف امید رکھنے والوں کیلیے هے ' اور مایوسي کا نتیجہ موت کے سوا اور کچھہ نہیں - خدا تم کو نہیں چھوڑتا پر تم اُسے چھوڑ رهے هو - وہ تمھاري طرف دیکھتا لیکن تم نے نا امید هوکر اسکی طرف سے منہ موڑ لیا ! تم کو معلوم نہیں کہ یہي مایوسي هے جسکو تمھارے خدا نے کفر کي خود کشي سے تعبیر کیا هے :

من كان يظن ان لن ينصره الله في الدنيا والاخره ' فليمدد بسبب الى السماء ' ثم ليقطع ' فلينظر هل يذهبن كيده ما يغيظ ؟ و كذالك انزلناه ايات بينات ' و ان الله يهدي من يريد - (۲۲ : ۱۵)

جو شخص مایوس هوکر اللہ کي نسبت ایسا ظن بد رکھتا هو کہ اب دنیا و آخرت میں خدا اسکي مدد کرے هي گا نہیں ' تو پھر اسکو چاهیے کہ اوپر کي طرف ایک رسي تانے ' اور اسکا پھندا بنا کر اپنے گلے میں پھانسي لگالے اور اسطرح زمین سے (جہاں اب وہ اپنے لیے صرف مایوسي هي سمجھتا هے) اپنا تعلق قطع کرلے ' پھر دیکھے کہ آیا اس تدبیر سے اُسکي وہ شکایت جسکي وجہ سے مایوس هو رها تھا ' دور هوگئي هے یا نہیں ؟ اسي طرح هم نے قران کریم میں هدایت و فلاح کی روشن دلیلیں اُتاري هیں ' تا کہ تم اسپر غور کرو ' اور اللہ جس کو چاهتا هے اسکے ذریعہ سے هدایت بخشتا هے -

هنوز آن ابر رحمت در فشانست

— * —

سب سے پہلے تو هم مایوسي کے اس حصے هي کو تسلیم نہیں کرسکتے کہ دولت عثمانیہ اور ترکوں کي طرف سے بالکل مایوس هو جائیں اور سمجھہ لیں کہ اس جنگ نے انہیں اب بالکل عضو معطل کردیا - جو کچھہ هو چکا هے ' ابھي اسکے بعد بھي سنبھلنے کیلیے کئی میدان باقي هیں اور اگر عبرت و تنبیہ کي یہ سزائیں بے اثر نہ رهیں اور بقیہ قوائے عاملہ کو اُبھرنے اور کام کرنے کي توفیق مل جاے تو اب بھي یہ قوم ' جسکي شمشیر اٹھہ سو برس سے علم اسلامي کیلیے مدافعت کر رهي هے ' پنپ سکتي هے ' اور حالات فوراً متغیر هو جا سکتے هیں -

دنیا میں همیشہ واقعات کا مطالعہ کرنے کیلیے دو طرح کي نظریں رهي هیں ' ایک امید کي اور دوسري مایوسي کي - حکماے یونان کی نسبت سنا هوگا کہ اثار و نتائج عالم پر بحث کرتے هوے ان میں دو مختلف مذاهب امید اور مایوسي کے تھے - پھر جس

جبکہ زمین کے کسی گوشے سے صداے ہمت نہیں آتی' اور جبکہ تمام اعضاۓ عمل جواب دیدیتے ہیں' تو امید ہی کا فرشتہ ہوتا ہے' جو مسکراتا ہوا آتا ہے' اپنے پروں کو کہولتا ہے' اور اسکے سایے میں لیکر' قوت و طاقت' ہمت و مستعدی' چستی و چالاکی کی ایک روح تازہ دلوں میں پیدا کردیتا ہے !

دنیا میں کامیابی اعمال کا نتیجہ ہے' اور اعمال کیلیے پہلی چیز امید ہے - جب تک انسان کے اندر امید قائم ہے' مصیبتوں اور ہلاکتوں کے اگر عفریت بہی سامنے آ کہڑے ہوں' تو بہی اسکو شکست نہیں دیسکتے -

اگر خون اور اسکا دوران انسان کی جسمانی حیات کیلیے ضروری ہے تو یقین کیجیے کہ اخلاقی و ادبی حیات کیلیے امید اسکے اندر بمنزلۂ روح کے ہے - جب تک اسکا دوران دل سے اٹھکر (یا باصطلاح حال دماغ سے نکلکر) جسم کے تمام گوشوں میں حرارت عمل پیدا کر رہا ہے' اسکی قوت عمل زندہ' اسکے اعضاۓ کار متحرک' اور پاے مستعدی سرگرم تگاپو ہیں - لیکن جہاں یہ روح حیات دل سے نکلی' پہر جسم انسانی کیلیے قبر کے سوا کہیں ٹہکانا نہیں -

ایک شخص جب مایوس ہوگیا' جب اس نے یقین کرلیا کہ اب اسکے لیے دنیا میں کچہہ نہیں' جب اس نے فیصلہ کرلیا کہ اب خدا اسے کچہہ نہ دیگا' تو ظاہر ہے کہ اسکا دماغ کیوں سوچے ؟ دل میں امنگ کیوں پیدا ہو ؟ ہاتہہ کیوں ہلے ؟ اور پانؤں بڑہنے کیلیے کیوں متحرک ہوں ؟

قوموں کی زندگی کی ایک بہت بڑی علامت یہ ہے کہ انکا دل امید کا دائمی اشیانہ ہوتا ہے' اور خواہ ناکامی و مصائب کا کتنا ہی ہجوم ہو مگر امید کا طائر مقدس' انکے دل کے گوشے سے نہیں اڑتا - وہ دنیا کو ایک کارگاہ عمل سمجہتے ہیں' اور امید کہتی ہے کہ یہاں جو کچہہ ہے' صرف تمہارے ہی لیے ہے - اگر آج تم اسپر قابض نہیں ہو تو غم نہیں' کیونکہ عمل و جہد کے بعد کل کو وہ تمہارے ہی لیے ہونے والی ہے -

مصیبتیں جس قدر آتی ہیں' وہ انکو صبر و تحمل کی ڈہال پر روکتے ہیں' اور غم و اندوہ سے اپنے دماغ کو معطل نہیں ہونے دیتے' بلکہ مصیبتوں کو دور کرنے اور انکی صفوں پر غالب آنے کی تدابیر پر غور کرتے ہیں - نامرادی انکے دلوں کو مجروح کرتی ہے' پر مایوس نہیں کرتی' اور غم کے لشکر سے ہزیمت اٹہاتے ہیں' پر بہاگتے نہیں -

دنیا ایک میدان کارزار ہے' اور جس چیز کو تم عمل کہتے ہو' دراصل یہ ایک حریفانہ کشمکش اور مقابلہ ہے - پس جس طرح جنگ میں رہنے والے سپاہیوں کو فتح و شکست سے چارہ نہیں - وہ کبہی زخمی کرتے ہیں اور کبہی خود زخمی ہوتے ہیں' اسی طرح دنیا میں بہی جو مخلوق بستی ہے' اسے کامیابی و ناکامی اور فیروزمندی و نامرادی سے چارہ نہیں - کیا ضرور ہے کہ ہمیشہ ہماری ہی تلوار اور دشمن کی گردن ہو ؟ کیوں نہ ہم اپنے سر و سینے میں بہی زخم کے نشان پائیں ؟ بستر پر آرام کرنے والوں کو رونا چاہیے کہ پانوں میں کانٹا چبہہ گیا' لیکن سپاہی کو زخموں پر زخم کہا کر بہی اُف نہیں کرنا چاہیے - کیونکہ اس کی جگہہ تو بستر نہیں بلکہ میدان جنگ ہے -

شکست و زخم کا خوف ہے تو میدان جنگ میں قدم ہی نہ رکہو' اور تلووں کو بچانا چاہتے ہو تو تمہارے لیے بہتر جگہ پہولوں کی سیج ہے - چلوگے تو ٹہوکر کہاؤگے' اور لڑوگے تو زخم سے چارہ نہیں - پس اگر ٹہوکر لگی ہے تو آنکہیں کہولو اور بیٹہکر رونے کی جگہ تیزی سے چلو' کیونکہ جتنی دیر بیٹہکر تم نے اپنا گہٹنا سہلایا' اتنی دیر میں قافلہ اور دور نکل گیا -

پہر اگر دشمن کی کاٹ نے زخمی کیا ہے تو بہاگتے کیوں ہو ؟ مایوسی خودکشی ہے اور امید زندگی - اور زیادہ چابکدستی سے پیکار و جنگ کیلیے طیار ہو جاؤ - کیونکہ جب تک دوسروں کو زخمی کرتے تھے' زیادہ ہمت مطلوب نہ تہی' لیکن زخم کہاکر تم نے معلوم کرلیا کہ دشمن توقع سے زیادہ قوی ہے' اور اب پہلے سے زیادہ ہمت اور مستعدی مطلوب ہے -

میں نے کہا کہ قومی زندگی کی سب سے بڑی علامت یہ ہے کہ اسکا ہر فرد ایک پیکر امید ہوتا ہے' اور اپنے دل کو امید کی جگہ سمجہتا ہے' نہ کہ مایوسی کی - لیکن اتنا ہی نہیں' بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ زندہ قوموں کیلیے مایوسی کے اسباب ہی میں امید کا پیغام ہوتا ہے' اور مصیبتیں جتنی بڑہتی ہیں' اتنی ہی وہ اپنی امید کو اور زیادہ محبت اور پیار سے پالتے ہیں - مصیبتیں انکو مایوس نہیں کرتیں' بلکہ غفلت سے ہشیار کردیتی ہیں' اور عبرت و تنبہ کی صورت میں انکے سامنے آتی ہیں - وہ مصائب کے سیلاب کو دیکہکر بہاگتے نہیں' بلکہ اُس راہ کو ڈہونڈ ہکر بند کرنا چاہتے ہیں' جہاں سے اسنے نکلکر بہنے کی راہ نکالی ہے -

پس مصائب انکے لیے رحمت ہو جاتے ہیں' اور نامرادی انکے لیے کامیابی کا دروازہ کہولدیتی ہے - وہ جسقدر کہوتے ہیں' اتنا ہی زیادہ پاتے ہیں' اور جسقدر گرتے ہیں' اتنا ہی زیادہ مستعدی سے اٹہتے ہیں - وہی دنیا جو کل تک انکے لیے نامرادیوں کا دوزخ تہی یکایک کامیابیوں کا بہشت بن جاتی ہے' اور جس طرف دیکہتے ہیں' تخت فتح یابی بچہے ہوے' اور انہار کامرانی بہتی ہوئی نظر آتی ہیں - یہی بہشت امید ہے جسکے رہنے والوں کی نسبت کہا گیا ہے کہ :

متکئین فیہا علی الارائک' لا یرون فیہا شمساً ولا زمہریرا (۷۶ : ۱۲)	کامیابی و فیروز مندی کے تخت پر تکیے لگاے بیٹہے ہونگے - غم اندوہ کی سوزش و تپش کا اُنہیں حس تک نہوگا -

کیونکہ وہ اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہوتے' پس دنیا بہی انکو مایوس نہیں کرتی -

ہلاکت امید اور موت قنوط

—: * :—

لیکن اسی طرح قومی زندگی کے ایام ممات' اور انسانی ارتقاے حیات کا سد باب' اُس دن سے شروع ہوتا ہے' جس دن کاشانۂ دل سے امید کا جنازہ اٹہتا' اور مایوسی کا لشکر فتنا امنڈتا ہے - جس فرد یا جس قوم کو مصیبتوں اور ناکامیابیوں کے عالم میں مایوس دیکہو' یقین کرو کہ اسکا آخری دن آگیا - مصیبتیں تو اسلیے تہیں' تاکہ غفلت کو شکست اور ہمت کو تقویت ہو' لیکن جو لوگ اللہ کی رحمت سے مایوس ہوجاتے ہیں' دنیا کے اعمال و تدابیر کا دروازہ اپنے اوپر بند کرلیتے ہیں' اور یہ سمجہہ لیتے ہیں کہ اب ہمارے لیے دنیا میں کچہہ نہیں رہا' وہ تو خود اپنے لیے زندگی کے بدلے موت کو پسند کرتے ہیں - پہر دنیا کی کامیابی' زندگی کو لڑکر لینے والوں کیلیے ہے' مٹ جانے کے متلاشیوں کیلیے نہیں ہے -

دیکہو ! قرآن کریم نے کیسے جامع الفاظ میں ایسے لوگوں کی حالت اور انکی مایوسی کے نتائج کی طرف اشارہ کیا ہے' اور اُس نے کس چیز کی طرف اشارہ نہیں کیا' مگر افسوس کہ بہت کم لوگ ہیں' جو اسکی صداؤں پر کان لگاتے ہیں !

ومن الناس من یعبد اللہ علی حرف' فان اصابہ خیرٌ اطمان بہ'	اور انسانوں میں بعض ایسے ہیں جو خدا کی پرستش تو کرتے ہیں' مگر انکے دلوں میں استقامت نہیں ہوتی - اگر

مراسلات

صدا به صحرا

یعنی ایک خط

منجانب کمال الدین ایڈیٹر مسلم اینڈ اسلامک ریویو

بخدمت

ممبران اجلاس آل انڈیا مسلم لیگ منعقدہ لکھنؤ

— * —

برادران اسلام - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - چند ماہ ہوے جب میں ہندوستان سے چلا - میرے اس سفر نے میری اغراض سفر کے متعلق بہت سے بیوجہ قیاسات بعض اصحاب کے دلوں میں پیدا کردیے - بہر حال میں کسی دنیوی مفاد کے لیے یہاں نہیں آیا تھا - **اشاعت و تبلیغ اسلام** میری زندگی کا ایک اعلی مقصد رہا ہے - اسی خیال نے مجھے ہندوستان میں جب تک میں وہاں رہا بیقرار رکھا ' اور اس دنیا کی طرف میرے آجانے کا بڑا بھاری باعث بھی یہی تھا - میں یہاں ان وسائل و اسباب کو دریافت کرنے کے لیے آیا تھا جو اسلام اور علوم اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں یہاں استعمال ہو سکتے ہیں - لیکن میرے یہاں کے قیام نے مجھہ پر بعض ایسے اور امور کا انکشاف کیا جو مجھے پہلے معلوم نہ تھے اور میرا گمان ہے کہ شاید آپ میں سے بھی اکثر کو وہ باتیں معلوم نہونگی -

داعی اسلام :
جناب خواجہ کمال الدین صاحب
بی - اے - مقیم لندن

آج آپ اپنی آیندہ بہتری اور قومی بہبودی کے وسائل سوچنے اور انپر غور کرنے کے لیے جمع ہوے ہیں اور میں خیال کرتا ہوں کہ اگر اس موقعہ سے فائدہ اُٹھاکر آپ کی توجہ اور غور کو ان حالات کی طرف منعطف نہ کروں جو مجھہ پر یہاں آکر کھلے ہیں ' تو میں ایک قیمتی موقعہ کو گویا ہاتھہ سے گنواتا ہوں - اسلامی سلطنتوں کی قطع برید کرنا اور پھر آخر کار اُن کا خاتمہ کردینا ہی اِس وقت بعض کے زیر نظر نہیں' بلکہ روے زمین سے ہمیں بحیثیت قوم مسلم مٹادینا نصب العین ہو رہا ہے - موروں (مسلموں) کا جو حشر اندلس میں ہوا ' وہ ہر جگہ ہمارے انتظار میں ہے اور ہمارا نسیاً منسیا ہونا اب وقت کا سوال ہے -

بد قسمتی سے ہر جگہ یورپ کی عالمگیر خواہش اقتدار و تحکم کی روک ہم مسلمان ہی ہوے ہیں' ہم ہی نے ہر جگہ عیسائیت کو بحیثیت مذہب مغلوب کیا ہے ' لہذا اگر بعض کلیسیا اور بعض ڈپلو میٹک حلقوںمیں ہماری ہستی پسند نہیں کیجاتی ' تو یہ کوئی حیرت افزا بات نہ تھی' لیکن اب تو اور وجوہ کو چھوڑ کر محض ہمدردی انسانی کے متقاضی مغربی بلاد میں بظاہر یہی سمجھا گیا ہے کہ جہاں تک جلد ممکن ہو - ہمارا خاتمہ کر دیا جاوے -

برادران ! اس سے آپ حیران نہ ہوں کہ مغربی دنیا نے ہمارے متعلق یہ راے کیوں قائم کرلی ؟ اس کے اسباب دریافت کرنا کوئی محال امر نہیں - یورپ نے اسلام اور مسلم کا جو مفہوم سمجھہ رکھا ہے ' اگر وہ صحیح اور درست بُنیاد پر ہے ' تو پھر میں کوئی وجہ نہیں دیکھتا کہ کیوں ایک دل کا صاف انسان' جس کو کچھہ بھی ہمدردی بنی نوع ہے ' یورپ کی اس کام میں مدد نہ کرے جس کی غرض یہ ہے کہ **اسلام کو اب دنیا سے مٹا دیا** -

لیکن اگر یہ امور یورپ میں عمداً غلط بیانیوں اور کسی کو ارادتاً بدنام کرنے کے ارادہ نے پیدا کر رکھے ہیں ' تو پھر عام طور پر اہل یورپ کا کیا قصور ہے ؟ اور ایسا ہی اس سے بھی کوئی فائدہ مترتب نہ ہوگا کہ ہم ان غلط بیانی کرنیوا لوں اور اپنے بد نام کنندگان کا احتساب کریں - میرے نزدیک بہترین علاج یہ ہے کہ ہم یورپ کے مطلع سے اس جہالت کے بادل کو ہٹادیں ' جو اس وقت یورپ پر محیط ہوکر اہل یورپ کو اسلامی محاسن دیکھنے کے ناقابل بنا رہا ہے -

تعداد ازدواج ' غلامی ' جزیہ ' جہاد ' صرف یہی مسائل نہیں جن کی غلط تعبیر کورانہ نفرت اور ناحق کے غصہ کو یہاں بھڑکا رہی ہے ' بلکہ اب تو ہر ایک اسلامی شعار زیر عتاب ہو رہا ہے اور نا قابل اصلاح سمجھا گیا ہے - ہمارے اصول الہیات ہوں یا ہمارا فلسفۂ اخلاق ' ہمارا تمدن ہو یا ہمارا اقتصاد ' ہمارے خانگی امور ہوں یا مجلسی امور' الغرض ہمارا ہر امر بھیانک اور وحشیانہ سا نظر آ رہا ہے - ہمارا مفہوم الوہیت مزیل شان باری تعالی ' اور ہمارا اندازہ انسانی انسانیت پر حملہ خیال کیا گیا ہے - نہ تو ہم فرقہ اناث کی نیک فطرت و عصمت پر ایمان رکھتے ہیں اور نہ ہمیں فرقہ ذکور کی قدر افزائی اناث پر بھروسہ ہے - کہا جاتا ہے کہ ہم حسد و رقابت سے مغلوب ہوچکے ہیں اور اسی لیے ہم نے بنی نوع کو اُس خوشی سے محروم کر رکھا ہے جو عورت اور مردوں کے خصوصاً بال وغیرہ میں خلاملا اور بے تکلف ملنے جلنے سے پیدا ہوتی ہے - ہم تو حقیقی خوبصورتی اور علو شان کی طرف سے بھی بالکل اندھے ہیں چنانچہ ہم پسند نہیں کرتے نہ ہم اپنی مستورات کے دل لبھانے والے محاسن اور ان کی خوبصورتی کا کسی غیر کو قدردان ہونے دیں' حالانکہ یہ حسن و خوبی تو عورتوں کو نہ صرف ہماری ہی بلکہ دنیا کی عام مسرت اور خوشی بڑھانے کے لئے ید قدرت نے عطا فرمائی تھی ' اور اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ ہم نے مخلوق کے نصف بہترین

حصہ یعنی عورتوں کو چار دیواری میں بند کردیا ہے اور جو کچھہ اُن میں خیر و خوبی تھی اس طرح اس کا قلعہ قمع کردیا ہے - ہمارے اصول اخلاق بھی عجب بےآھنگی اور بے جوڑ ترکیب اپنے اندر رکھتے ہیں - کہیں رہبانیت ہے تو کہیں عیش پرستی - یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اسلام جذبات بہیمیہ کو تو ضرور مشتعل کرتا ہے لیکن حلیم جذبات کے نمو کیلئے اسمیں کوئی جگہ نہیں - اِس سے مذہبی خبط بھڑکتا ہے اور اسلام عقل اور حس مشترک کا خون کرتا ہے - یہی وجہ ہے کہ مسلم زور بازو سے فتوحات بھی کر لیتا ہے اور تلوار کے زور سے مفتوحہ علاقوں پر قبضہ بھی رکھہ لیتا ہے لیکن مفتوحہ اقوام پر عمدہ حکومت کرنا اسلام کا کام نہیں - القصہ جہالت ' تنگدلی ' تند مزاجی ' درندگی ' عیش پسندی ' نواحی حالات سے نا مناسبت اور نہ معلوم اور کس قدر نفرت انگیز اسی طرح کی باتیں مغربی لوگوں نے ہمارے سر تھوپ رکھی ہیں اور جنکے ذریعہ پادری اپنے نرم الفاظ کے لفافہ میں ' اور بین الاقوامی سفرا اپنے طنز آمیز اشارات میں ہمارے خاص " محاسن " بیان کیا کرتے ہیں - یہ تو ضرور کہا جاتا ہے کہ اسلام پر بھی دن آچکے ہیں - اسلام نے بھی بنی نوع کی

طرح کي نظر سے تم دنیا کو دیکھوگے ' وہ اسي رنگ میں نظر آے گي - مایوسي کي نظر سے دیکھو تو اسکے دلائل بھي بے شمار ھیں ' اور امید کا مذھب اختیار کرو تو اسکے پہلو بھي مایوسی سے کم نہیں - اسلام ھم کو ھمیشہ امید کي تلقین کرتا ھے ' پس کیوں نہ ھم امید کے پہلوؤں ھي پر پہلے نظر ڈال لیں ؟

اس اعتبار سے دیکھا جاے تو (جیسا کہ کسي وقت تفصیل سے لکھونگا) با ایں ھمہ حالات ' ترکوں کي طرف سے مایوس ھوجانے کي کوئي وجہ نہیں پاتا -

اور پھر اگر یہ تسلیم بھي کرلیا جاے کہ اب ترکوں کي قوت کا بالکل خاتمہ ھوگیا تو مجھکو خدا کیلیے جواب دو کہ کیا تمھارے خدا کي قوت کا بھي خاتمہ ھوگیا ؟ مان لو کہ ترکوں کي تلوار زنگ آلود ھوگئي تھي اور اب ٹوٹ کر انکے ھاتھوں سے گرگئي ھے ' لیکن کس کو معلوم ھے کہ ابھي خدا کے لا زوال خزانۂ نصرت میں اور کتني غیر مستعمل تلواریں پڑي ھیں ' جنکو وہ اپنے دین مبین اور کلمۂ محبوب کي حمایت کیلیے چمکا سکتا ھے ؟ اسلام ایک قوت الھیہ ھے ' جس کي زندگي انسانوں اور قوموں سے وابستہ نہیں ھے ' بلکہ قوموں کي زندگي اسکي متابعت اور معیت سے وابستہ ھے - پھر قومیں گرسکتي ھیں اور انسانوں کے فاني جسم مٹ سکتے ھیں ' پر وہ نہیں مٹ سکتا - وہ اپنے خداے لا زوال کي غیر فاني قوت کے ساتھہ ھمیشہ سے ھے اور ھمیشہ رھیگا ' کیونکہ وہ صداقت ھے ' اور صداقت کب نہ تھي ' اور کب نہیں رھیگي ؟

اسلام کا ظہور ترکوں کے ظہور کے ساتھہ نہیں ھوا ھے ' بلکہ ترکوں نے اسکے دم سے اپني ھستي کو برقرار رکھا ھے - کیا تیرہ سو برس پہلے جب غار (حرا) کے غاروں سے حق کي روشني چمکي ' تو اس وقت ترکوں کا ھاتھہ اسکا محافظ تھا ؟ کیا (بدر) اور حنین کے میدانوں میں ترک تھے جنمیں سے تین سو فاقہ مستوں نے تین ھزار جوانان عرب کو خاک و خوں میں ملادیا تھا ؟ کیا (یرموک) اور (قادسیہ) کے معرکہ ھاے خونین میں وہ ترک ھي تھے ' جنھوں نے رومیوں اور ایرانیوں کي ھزاروں لاشوں سے صحراے شام و مدائن کو بھردیا تھا ؟ وہ قوم جس نے تخت کسری کے ھزارھا سالہ عظمت کا خاتمہ کردیا تھا ' ترکوں کي تو نہ تھي - وہ ' جس نے سپہ سالار روم کے سامنے اپنے نیزے کو ریشمیں قالین کے اندر سے زمین میں چبھو دیا تھا ' یقیناً کوئي ترک تو نہ تھا -

پھر (دمشق) اور (بغداد) کے تخت پر کون تھا ؟ اور کن کے گھوڑے تھے ' جنھوں نے (بحر الکاھل) کي مہلک طوفانوں سے گذرکر جبل الطارق پر علم توحید بلند کردیا تھا ؟ ترکوں کو تخت خلافت اسلامي پر قدم رکھے کتنے دن گذرے ھیں ؟ خدا کیلیے ان سوالوں کا جواب دو ! ترکوں سے پہلے جس قوت نے ھمیشہ علم توحید کي حفاظت کي ھے ' کیا وہ آج ترکوں کے بعد کسي دوسري قوم کو بھیجکر نہیں کرسکتي ؟ نادانو ! تم نے اگر اللہ کي بخشي ھوئي حکومت و عزت کو کھو دیا ھے تو غم نہیں ' لیکن یہ کیسي بدبختي ھے کہ اپنے دلوں اور دلوں کي روح امید کو بھي کھو رھے ھو ؟

اس تیرہ سو برس کے اندر کتني قومیں آئیں ' اور اپني اپني باري میں حفاظت اسلام کي خدمت انجام دیکر چلي گئیں - جب تک انھوں نے اسلام کا ساتھہ دیا اور اپنے اعمال و اعتقادات میں اس سے منھہ نہیں موڑا ' اس وقت تک وہ بھي انکے ساتھہ رھا ' لیکن جب انھوں نے اپني صلاحیت اور قابلیت کھودي ' اور اس مقصد کو بھول گئے ' جسکي انجام دھي کیلیے زمین کي وراثت انکو دي گئي تھي ' تو انکا دور کارفرمائي ختم ھوگیا ' اور اللہ نے اپنے دین کي حفاظت کي امانت کسي دوسري جماعت کے سپرد کر دي - وہ اپنے کلمۂ مقدس کي حفاظت کیلیے ھمارا محتاج نہیں ھے ' بلکہ ھم اپنے زندگي کیلیے اسکے دین مبین کي خدمت گذاري کے محتاج ھیں :

یا ایھا الناس ! انتم الفقراء الی اللہ ' واللہ ھو الغني الحمید - ان یشاء یذھبکم ویات بخلق جدید - وما ذلک علی اللہ بعزیز (٣٥ : ١٧)

اے لوگو ! تم اللہ کے دروازۂ فضل و توفیق کے محتاج ھو ' اور اللہ تو بے نیاز اور بے نیازي کي تمام صفتوں سے متصف ھے - اگر وہ چاھے تو تم کو چھوڑدے ' اور تمھاري جگہ اپني دوسري مخلوقات لا بساے ' اور ایسا کرنا اسکے لیے کچھہ مشکل نہیں -

دوسري جگہہ سورۂ (نساء) میں ارشاد ھوا :

وان تکفروا فان للہ مافي السموات ومافي الارض وکان اللہ غنیا حمیدا - وللہ ما فی السماوات وما فی الارض ' وکفی باللہ وکیلا - ان یشا یذھبکم ایھا الناس ! ویات باخرین ' وکان اللہ علی ذلک قدیرا (٤ : ١٣٣)

اور اگر تم اسکے آگے نہ جھکوگے تو وہ تمھارا کچھہ محتاج نہیں ھے ' کیونکہ آسمانوں اور زمینوں میں جو کچھہ ھے ' سب اللہ ھي کے زیر حکم ھے اور وہ بے نیاز اور بہمہ صفت موصوف ھے - اگر وہ چاھے تو اے مغرور انسانو ! تم سے اپني زمین کو خالي کردے اور اسکي جگہ دوسري قوموں کو لا بساے ' اور وہ ایسا کرنے کي پوري قدرت رکھتا ھے -

لا تایسوا من روح اللہ !

نومید مشو ' کہ نا امیدي کفر است

پھر یہ ممکن ھے کہ اس کائنات ارضي کا ھر مخلوق نا امید ھو جاے ' یہ بھي محال نہیں کہ دنیا کي تمام قومیں اور تمام انساني جماعتیں مایوسي کو اپنا قبلۂ مقصود بنالیں ' لیکن جن لوگوں کے دلوں کو اسلام کي امانت سپرد کي گئي ھے ' وہ تو کبھي مایوس نہیں ھوسکتے - اسلام سرتا سر امید ھے ' وہ جب کبھي کسي انسان کا ھاتھہ پکڑتا ھے تو پہلي چیز جو اسے دیتا ھے وہ امید ھي ھے - اسکي اصطلاح میں ایمان امید کا نام ھے ' اور مایوسي کفر کا مبدأ ھے - حضرت یعقوب نے اپنے بیٹوں کو نصیحت کي تھي کہ :

لا تایسوا من روح اللہ ' انہ لا یایئس من روح اللہ الا القوم الکافرون (١٢ : ٨٨)

خدا کي روح رحمت سے مایوس نہو ' اسکي رحمت سے کوئي مایوس نہیں ھوسکتا مگر وھي بدبخت قومیں ' جنھوں نے اپنے دلوں کو کفر کا آشیانہ بنا لیا ھے -

اسکي پہلي آواز اپنے ھر پیرو کیلیے یہ ھے کہ " لا تقنطوا من رحمة اللہ ! ! " وہ مایوسي کو کسي حال میں ایک مومن کیلیے جائز نہیں رکھتا اور کہتا ھے کہ : ومن یقنط من رحمتہ ' الا الکافرون ؟ دنیا میں مسلمان مایوسي کیلیے نہیں پیدا کیے گئے ھیں ' وہ صرف امید کیلیے ھیں ' اور جس دن اسکے لیے نہوں ' اس دن وہ مسلم بھي نہیں - یہ موقعہ اسکي تفصیل کا نہیں ' مگر اس آیت کریمہ کو یاد کرو جس سے اس مضموں کا افتتاح ھوا ھے - خدا نے مایوس ھو جانے والوں کي نسبت فرمایا کہ اگر وہ مایوس ھوگئے ھیں ' تو انکے رھنے کیلیے میري پیدا کي ھوئي دنیا موزوں نہیں " فلیمدد بسبب الی السماء ' فلیقطع " انکو چاھیے کہ رسي کا پھندا گلے میں ڈالکر خود کشي کرلیں ' کیونکہ مایوسي کي دوسري منزل خود کشي ھي ھے -

" الہلال " اپني ھر اشاعت میں اس صداے الھي کو دھراتا ھے :

لا تھنوا ولا تحزنوا ' وانتم الاعلون ان کنتم مومنین -

بدل دینا ایک بڑا بھاری کام تھا - چنانچہ اس کمینہ اور گندے کام کو سر انجام دینے کے لیے بدگو، مفتری، جھوٹ بولنے والوں کی ایک نسل پیدا ھوگئی - ترکوں کے برخلاف بلحاظ قوم تو کیا کہا جاسکتا تھا، اس لیے ھر ایک قابل نفرت امر اسلام کے سر تھوپا گیا - کیونکہ یہ ترکوں کا مذھب تھا، اور اُس مذھب کو جو دنیا میں امن، روشنی، اور تہذیب لایا، اور جس کی تعلیم نے کل تہذیب جدیدہ کے بنیادی اُصول تعلیم کیے، اُس مذھب کو تاریک سے تاریک رنگوں میں ظاھر کیا گیا جس کا نتیجہ موجودہ حالات ھوگئے -

خدا تعالی کی مصلحت نے ھمیں برطانوی سلطنت کے زیر سایہ رکھا ھے اور کئی طریق پر یہ سلطنت ھمارے لئے مفید بھی ھوئی ھے - اب بھی انگریزی قوم انصاف و نصفت شعاری کی حامی ھے - اب بھی کمزور کا ساتھہ دینا اس قوم کا شعار ھے اور مجھے یقین کامل ھے کہ اگر عمدہ رھنمائی سے با ضابطہ کوشش کی گئی اور ھم نے اپنے معاملات سے یہاں کے لوگوں کو اطلاع دی تو یقیناً یہاں پالیسی بدل سکتی ھے - علاوہ ازیں "جان بل" اپنے معاملہ کو خوب سمجھتا ھے اور کسی کے لیے اپنے معاملہ کو نہیں بگاڑ سکتا -

جن لوگوں نے ھمارے خلاف یہ صورت حال پیدا کر رکھی ھے وہ بھی بڑے ھوشیار ھیں، وہ بھی کوشش میں لگے ھی رھتے ھیں کہ یہاں کے متدین لوگوں کو ھمارے معاملات اصلی حالت میں نظر نہ آویں - وہ جانتے ھیں کہ مسلمانان ھند کی متفقہ آواز اگر یہاں پہنچ گئی تو یہاں کے خیالات اور راے کے بدلنے کے لئے کافی ھوگی - اسلیے ھمارے حالات اور کاروبار کو اُلٹے طور پریا نہایت ھی خفیف کرکے بیان کرنے میں کوئی دقیقہ نہیں چھوڑتے - مثال کے طور پر میں اُس دلچسپی کا ذکر کرتا ھوں جو آج کل ھمیں معاملات ترکی سے ھے - وھاں سلطنت کے بڑے بڑے شہروں میں آپ عظیم الشان رفیع جلسہ کر رھے ھیں، جن کی اھمیت نے اعلی افسران سلطنت تک کو آپ کا ھمدرد بنا رکھا ھے - لیکن یہاں کا اخبار پال مال گزٹ اپنے ناظرین کی آنکھوں میں خاک ڈالتا ھے، جب وہ اپنی ۳۱ - کی اشاعت میں بیان کرتا ھے کہ کلکتہ، لاھور، یا دیگر مقامات کے اسلامی جلسے جو بلقانی جنگ کے متعلق برطانوی طریق عمل پر ھورھے ھیں، چنداں قابل التفات نہیں - کیونکہ نوجوان ترکوں کی طرح یہ جلسے بھی چند نوجوان مسلمانوں کی شورش سے ھیں - تمام مسلمان قوم تو اسوقت سخت گھبراھٹ اور بے چینی میں ھے اور یہاں کنسرویٹو جماعت کا یہ آرگن لوگوں کو یقین دلاتا ھے کہ ھم کو ترکی سے کوئی تعلق نہیں اور نہ مسلمانان ھند کو اس قدر انجام ترکی کے متعلق تشویش ھی ھے، بلکہ یہ تو انڈیا مسلم لیگ کے چند نوجوان ممبروں کی کارروائی ھے - جب ھماری حکمران قوم کی یہ بدقسمتی ھے کہ اُس میں ایسے نا قابل اعتبار وقائع نگار اور قوم میں راے پیدا کرنے والے ایسے نا اھل انسان پیدا ھوگئے ھیں، تو پھر اگر وہ کوئی غلطی کر گذرے تو اُس قوم کا کیا قصور؟ یہ تو محکوم قوم کا پہلا فرض ھے کہ وہ اپنے حکمرانوں کو اپنے حالات سے صحیح اطلاع دینے کا مناسب انتظام کریں - ھمارے دردان وطن بھی بڑے ھی ھوشیار اور سمجھہ دار ھیں - مدت سے انھوں نے اِس راز کو سمجھہ لیا ھے اور نہایت ھی اطمینان بخش اس کا علاج کرلیا - انھوں نے یہاں نہایت ھی نا معلوم لیکن نہایت ھی کارکن ذرائع پیدا کرلیے جن سے وہ اپنے مفید خیالات پیدا کرنے میں کامیاب ھوتے ھیں اور اپنی پیش بینی کے ثمرات حاصل کر رھے ھیں -

برادران قوم! آج آپ لکھنؤ میں اُن امور پر غور کرنے لئے جمع ھوئے ھیں جو بالکل آپ کے قریب پیش نظر ھیں - لیکن خدا را اپنے ھم وطن ھندو بھائیوں کی طرح الگ تھلگ کی چار دیواری میں اپنے اغراض و مفاد کو محدود نہ کرو - مسلم تو کل روے زمین کا باشندہ ھے - اُس کا وطن تو کل دنیا ھے - وہ تو نواحی حالات کا غلام نہیں *

برادران! تمھیں ایک دن خدا اور اس کے رسول کے سامنے حاضر ھونا ھے جس نے تم میں اپنا مقدس پیغام چار اکناف عالم میں پہنچانے کیلیے ودیعت کیا ھے لیکن اب نصف دنیا کا دروازہ تم پر بند ھونے لگا ھے اور بقیہ نصف دنیا میں تمہارے دشمنوں نے تمہارے دن گن چھوڑے ھیں - ان حالات کے پیدا کرنے کا ذمہ دار ایک حد تک یورپ کا وہ شوق بھی ھے، جس کے ماتحت وہ کل دنیا پر اپنی عظمت قائم کرنے کی فکر میں ھے - لیکن اس کا بڑا بھاری باعث وہ غلط راے اور غلط محاکمہ، اور غلط مفہوم ھے - جو مغرب میں اسلام کے متعلق قائم ھوچکا ھے - یہ افترا اور بہتان جو ھم پر یہاں لگاے جاتے ھیں کچھہ تو پادریوں کی مہربانی ھے اور کچھہ ایک سخت گہری پولیٹکل مصلحت کا نتیجہ ھے - بدگو مفتریوں کے نہ تھکنے والے قلم نے ھم کو زیادہ تر نقصان پہنچایا ھے - اب اگر ضرورت ھے، تو اس کے مقابل ایسے ھی قلم کی ھے جو حمایت میں اُٹھے! یاد رکھو اور خوب یاد رکھو یورپ کے آلات حرب تمھیں اس قدر خاک میں نہیں ملا رھے ھیں، بلکہ یورپ کی گمراہ کردہ وہ عام راے یہ کام کر رھی ھے جو ھمارے متعلق ھے اور جس نے یہ ایام بد ھمارے لیے پیدا کردیے ھیں - خدا نے چاھا تو ترک تو اس مصیبت سے نکل ھی جاوینگے - لیکن ھمارا بہ حیثیت قوم روے زمین پر قائم رھنا اُس راے اور محاکمہ کی تبدیلی پر منحصر ھے، جو نہایت رذیل طریق پر ھمارے خلاف قائم ھوچکی ھے -

برادران! یہ ایک بڑا بھاری مسئلہ آپ کے سامنے ھے اور آپ کی فوری اور آنی توجہ اور غور کو چاھتا ھے - میں تو یہاں عاجزانہ طریق پر اپنی مذھبی دھن میں آنکلا تھا اور دولت کمانا تو میرا مقصد ھی نہ تھا - میں تو خود اپنی روز افزوں چلتی وکالت کو پیچھے چھوڑ آیا ھوں جسکے متعلق آپکا انتخاب کردہ پریسیڈنٹ آپکو اطلاع دیگا - لیکن مجھے یہاں آکر اپنے ارادہ کو کچھہ بدلنا پڑا - میں اپنے نقصوں سے واقف ھوں اور یہ بڑا بھاری کام ھے جو میرے سامنے ھے اور اس کام کا حق اُسی صورت میں ادا ھوسکتا ھے جب ھمدردانہ کوشش مل جل کر ھو - میں تو دل سے چاھتا ھوں کہ میری جگہ کوئی مجھسے بہتر اور زیادہ کامل انسان آئے - میرا دل چاھتا ھے کہ لندن میں آپکے روزانہ اور ھفتہ وار اخبار ھوں جو ھزاروں میں مفت تقسیم ھوں، کوئی کامریڈ ھو، کوئی محمدن ھو، کوئی آبزرور ھو، کوئی ریویو آف ریلیجنز، کوئی زمیندار ھو،

خدا آپ کے ساتھہ ھو اور آپ کے دلوں میں وہ ضروری باتیں القا کرے جس سے آپ کے معاملات کل روئے زمین پر مضبوط و مستحکم ھوں -

آپکا دینی بھائی
خواجہ کمال الدین ۱۵۱ - فلیٹ اسٹریٹ - لندن

الہلال کی ایجنسی

— * —

ھندوستان کے تمام اردو، بنگلہ، گجراتی، اور مرھٹی ھفتہ وار رسالوں میں الہلال پہلا رسالہ ھے، جو باوجود ھفتہ وار ھونے کے، روزانہ اخبارات کی طرح بکثرت متفرق فروخت ھوتا ھے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشی ھیں، تو اپنے شہر کیلیے اسکے ایجنٹ بن جایئے -

اس حد تک تو ضرور خدمت کي هے که وحشي اقوام کي اصلاح کی هے - اسلام اب بهي مغربي تهذيب اور مغربي مذهب کا راسته صاف کرنے میں بعض جگه کام آسکتا هے - مثلاً وسط افریقه میں - لیکن جهان اب کچهه تهذیب و ترقي هوچکي هے - وهاں اسلام کو اپنے سے بهتر چیز کے لیے جگه خالي کر دیني چاهیے -

یه مختصر سا خلاصه ان امور کا هے' جو اخبارات ' میعادي رسائل ' کتب ' تهئیٹر' تماشه گاه ' تصاویر متحرک' اور عام گفتگو کے ذریعه مجهه پر اپنے تعلق اور اپنے مذهب کے متعلق صرف چهه ماه کي میعاد میں منکشف هوے - حالانکه گذشته بیس سال سے مذهب هي میرے زیر مطالعه رها لیکن یه باتیں بیس سال میں مجهے اپنے اور اپنے مذهب کے متعلق سمجهه نه آئیں ' اور آتیں بهي کس طرح ' جبکه یه سب کي سب باتیں دروغ ' افترا ' اور نهایت هي بیجا غلط بیاني هے - اس میں شک نهیں که ابتدا میں یه امور بعض دشمنان اسلام نے عمداً یهاں پیدا کردیئے - لیکن اب تو یورپ میں لکهوکها کا یهي یقین هے اور انگلستان کا اسمیں کوئي استثنا نهیں - لهذا یه اسي غلط یقین اور غلط محاکمه کي بنیاد پر هے که یورپین اقوام همارے مخالف طبع بعض باتیں سوچا کرتي هیں اور ایسا کرنے میں وه اپنے آپ کو حق بجانب سمجهتي هیں - وه اپنے غلط خیال و محاکمه میں بني نوع کي بهبودي چاهتے هیں اور اس کے مذبح پر وه هم کو قربان کرنا پسند کرتے هیں - هم پر یه الزام هے که هم نے نصف دنیا کو خراب کررکها هے اور اسلئے یه ضروري سمجها گیا هے که بقیه نصف کو همارے مضر اثر سے بچا لیا جاوے - لهذا یه کوئي حیرت افزا امر آپ نه سمجهیں ' جیساکه میں نے معتبر ذرائع سے سنا هے که امریکه میں ریاستهاے متحدۂ بذریعه قانون مسلمانوں کا سرزمین امریکه میں روکنے کا اراده رکهتي هیں - ایسا هي یه امر بهي کچهه عجیب نهیں اگر یورپ' جو اس وقت خود بخود هي خیر خواهي خلق الله کا محافظ بن بیٹها هے' اسلامي سلطنتوں کو خاک میں ملانے کي تجویز میں هے - ممکن هے که اسلامي سلطنتوں کي تقسیم یورپ نے اپنے درباروں میں مدت سے کررکهي هو - مگر وه تقسیم اب گذشته دس سالوں کے اندر اندر معرض عمل میں آرهي هے - جب ان کے نزدیک اسلام بني نوع کے لئے لعنت کا حکم رکهتا هے تو پهر جتني جلدي یه دور هو' اتنا هي اچها هے - یهي تو وجه بظاهر نظر آتي هے که یورپ بالکل خاموش رها اور مجرمانه بے اعتنائي سے اُن وحشیانه مظالم اور خلاف انسانیت ظالمانه حرکات کو دیکهتا رها جو هزاروں ایسے مسلمانوں کي موت کا باعث هوے جو هرگز شامل جنگ نه تهے - تهریس' مقدونیه ' اور البانیه میں تمام اصول انسانیت و شرافت بلغاري اور مانٹي نیگرو ین وحشیوں کے پاؤں تلے روندے گئے - تمام قوانین و ضوابط جو هیگ کانفرس نے بنائے ' وه جنگ بلقان و طرابلس میں توڑدیے گئے - لیکن یورپ پر اس کا اثر نه هوا - چه جائیکه ان عدیم المثال مظالم سے کوئي خفیف سا افسوس و رنج هي اهل یورپ کو هوتا - بلکه ان پر پرده ڈالنے اور اُن کو خفیف درجے دکهلانے کی کوشش کي گئي اور ان کي تشریحات کي گئیں - ذیل کي چٹهي سے ' جو اتفاقاً اسي دن یهاں کے اخبار ڈیلي نیوز میں شائع هوئی جس دن میں یه خط لکهه رها هوں' معلوم هو جائیگا که اس طرح لکهو کها مقلدین انسانوں سے حقیقي واقعات چهپا کر' ان مظالم کے متعلق محاکمه کرنے میں اُن کو گمراه کیا جاتا هے :

قتل عام مقدونیه

جناب - هم میں سے بعض اپنے عیسائي بهائیوں کے خلاف الزام یقین کرنے کے کیسے حریص هیں ' لیکن الزامات خواه کیسے هي خطرناک هیں ' اگر سچ بهي هوں تو بهي ایک ترک کو اس کے خلاف شکایت کرنے کا کوئي حق حاصل نهیں - کیونکه یه تو اس کے اپنے هي هاتهه کا بویا هوا پهل هے جو اُسے آج کاٹنا پڑا - جو خطرناک نقشه سنه ١٨٩٦ ع کے قتل عام آرمینیا کا ایک چشم دید جهازي نے مجهه سے بیان کیا تها ' اس کا اثر اس وقت تک میرے دماغ پر هے - اگر عیسائي باقاعده افواج نے ایسے افعال کئے هیں جو ایک عیسائي کے شایاں نه تهے تو یه تو اُس تعلیم کا نتیجه هے جو صدیوں سے مسلمانوں نے اُن کو دي هے اور یه ایک مزید وجه هے که مسلمانوں کي حکومت کو اب مٹادیا جائے - ایک ظلم رسیده قوم یا تو غریب آرمینیوں کي طرح بزدل هو جایگي یا اهل کریٹ کي طرح تند خو هو جائیگي - مسلمانوں نے هر جگه مصر اور هندوستان میں عیسائي حکومت سے فائده اُٹهایا لیکن عیسائیوں کي حالت تو کهیں بهي اسلامي حکومت کے ماتحت درست نه هوئي - اگر یه الزامات صحیح هیں تو بیشک یه ایک نهایت هي درد ناک مثال هیں -

سنٹ جارکس ویکر لا یونڈل لوئیس
وائٹ چیپل ١٤ فروري سنه ١٩١٣ ع

اسمیں شک نهیں که انگلستان کو جو مراعات هماري هیں' اُن کیوجه سے وه بیشک اب تک الگ رها هے ' لیکن مجهے خطره هے که هماري مبینه پستي اور هماري معکوسي فطرت تو کچهه ایسي ناقابل اصلاح سمجهي گئي هے که شاید انگلینڈ اب ایسے کمزور کا ساتهه نه دے - ابهي ابهي اُس کي پشتیني دوستي مبدل بغیر جانب داري هوچکي هے اور یه غیر جانب داري بهي ممکن هے قائم رهے یا نه رهے -

برادران ! جسماني طور پر تو میں آپ سے بهت دور هوں لیکن میرا دل آپ کے ساتهه هے - میري یه چٹهي جس تکلیف کا باعث هوگي اُس کي کیفیت اور کمیت کو میں یهاں بیٹها محسوس کر رها هوں ' لیکن آپ صبر سے کام لیں اور نهایت ٹهنڈے دل کے ساتهه اُن تجاویز پر غور کریں ' جن سے اس مصیبت کا علاج هو - همارے متعلق یورپ نے جو محاکمه اور قیاس کیا هے اگر وه درست هے ' تو پهر شکوه و شکایت هي کیا - اگر همارے دن لوگوں سے اب گن چهوڑے هیں تو پهر هم اس بات کے هي مستحق هیں ' لیکن اگر یورپ دریاۓ جهالت میں غرق هے اور همارے متعلق عمداً افتراء اور غلط بیاني کا شکار هو رها هے تو پهر همارا فرض هے که هم یورپ کو اس غلطي سے نکالیں اور میں آپ کو یقین دلاتا هوں که آزادي اور حریت کي جس سرزمین میں بیٹها هوں اس میں لکهوکها ایسے انسان نکلیں گے - زیاده توضیح کے لئے میں آپ کو آج سے پچاس سال پہلے کے دن یاد دلاتا هوں جبکه انگلستان ترکي کا رفیق تها - اُس وقت هم انگلستان کي مدد پر حصر کرتے تهے -

اگر گلیڈسٹن کي متعصب مسیحي فطرت اسلام کو نه دیکهه سکتي تهي ' اور وه یهي چاهتا تها که ترک بیک بیني و دوگوش یورپ سے نکل جاویں تو حرج نه تها - اُس کے برخلاف یهاں ایک زبردست عام راے بهي تهي جس کا گلیڈسٹن کو مقابله کرنا تها - چنانچه وه دنیا سے رخصت هوگیا ' لیکن اس آرزو کو ساتهه هي لے مرا - انگلستان کي محبت عثمانیه کو نفرت عثمانیه سے

اختـــلال دولت عثمـــانیه

اور

مصـــائب اسلامی

حضرت مولانا - السلام علیکم - آجکل جو مصائب اسلامی دنیا پر حسب مشیت ایزدی نازل هو رهے هیں ' وہ اظهر من الشمس هیں - وہ مسلمان خوش قسمت هیں جو اخباری دنیا سے باهر رهتے هیں - جنکو اسوقت تک معلوم بهی نهیں که قسطنطنیه کهاں هے ؟ کهاں جنگ هو رهی هے ؟ اور فریقین جنگ کون هیں ؟ ایسے بیخبر مسلمانوں کی تعداد بهی کروروں سے کم نهیں ' مگر جو لوگ جانتے هیں که قسطنطنیه مرکز خلافت هے اور اسوقت صلیب پرستوں کی مظفر و منصور فوجیں اِس اسلامی مرکز کے دروازہ تک پهونچگئی هیں اور بزور شمشیر دروازہ توڑکر اندر داخل هونیکے لیے تیار هیں ' ایسے لوگوں کی تعداد بهی اسوقت کروروں سے کم نهیں - یهاں پرسوں پنجشنبه کے روز معلوم هوا که بلغاریوں نے ایڈریا نوپل تسخیر کرلیا ' توحید وهانسے رخصت هوئی اور تثلیث کا دور دورہ شروع هوگیا - میری زبان سے اوسوقت بے اختیار یهی نکلا " یالیتنی مت قبل هذا وکنت نسیاً منسیا " اب بهر حال جنگ کا خاتمه هے - عارضی صلح کے خاتمه پر بلغاریوں نے جو دهمکی دی تهی اور جسکی وقعت همارے اِسلامی نظروںمیں گیدڑ بهبکی سے زیادہ نه تهی ' اوسکی واقعات نے تصدیق کر دی -

اب میں اپنے چند خیالات جناب کی خدمت میں عرض کرنا چاهتا هوں - مجهے یقین هے که یهی خیالات اسوقت لاکهوں مسلمان دلوں میں موجود هونگے اور اگر آپ اپنی راے ان خیالات کے متعلق اپنے اخبار کے ذریعه سے ظاهر فرمائینگے تو خالی از فائدہ نهوگا -

جسوقت بلغاریوں نے قرق کلیسا پر صلیب کا جهنڈا نصب کیا اسیوقت مسٹر گلیڈسٹن کی آرزو کی تکمیل هوگئی ' یعنی خداوند واحد کے پرستارونکا سر زمیں یورپ سے نام ونشان مٹ گیا : اللهم مالک الملک توتی الملک من تشاؤ وتنزع الملک ممن تشاؤ ! !

اب بهلا اس صلیبی سیلاب کو کون روک سکتا هے ؟ خدا کے لیے تو بلاشک سب کچهه ممکن هے مگر خدا کی جو مشیت هے وہ اون اسباب سے صاف ظاهر هے جو اوسنے اسوقت پیدا کررکهے هیں - ترکوں میں نه تو اتفاق هے نه دولت ' نه علوم اور نه قوت انتظامیه - البته بلحاظ شجاعت و شهامت وہ اسوقت بهی دنیا میں اپنی نظیر نهیں رکهتے مگر خالی شجاعت سے بنتا هی کیا هے سوڈان کے درویش جس قسم کے بهادر تهے وہ دنیا کو معلوم هے - آخری جنگ میں انکی شجاعت هی اونکی شکست کا باعث هوئی - ترکوں کے مقابله میں ایک طرف تو تمام صلیبی دنیا هے اور دوسری طرف خود اندرونی فساد هے - میں نے جسوقت آپکا وہ پرچه دیکها ' جسکے ٹائٹیل پیج پر ناظم پاشا گولی کها کر گرتا هوا نظر آتا آنها تو میری زبان سے بے اختیار نکلا که " خدا حافظ اوس قوم کا ' جسکے گهر کے دروازہ تک زبردست دشمن پهنچگیا هو اور وہ آپسمیں ایک دوسریکو بندوق کا نشانه بنا رهی هو "

ترک کیوں مغلوب هوئے ؟ اسکے جواب میں خود اهل یورپ تسلیم کرتے هیں که بلقانیوں نے ترکوں کو مغلوب نهیں کیا ' بلکه بلقانیوں کے سامان رسد رسانی نے ترکوں کے سامان رسد رسانی کو مغلوب کرا لیا - یعنی یه جنگ سپاهیوں کی جنگ نهیں تهی بلکه بلغاری محکمه کمسریٹ ' ترکی محکمه کمسریٹ سے لڑ رها تها - بلغاریوں کے پاس کهانیکو موجود تها اور بیچارے ترک بهوکهے تهے - میرے خیال میں اس بد انتظامی کا ذمه دار کوئی خاص شخص نهیں ' بلکه اسکا باعث عام خرابی نظم و نسق هے جس سے غالباً ترکی گورنمنٹ کا کوئی محکمه بهی آزاد نهیں -

پس ایسی صورت میں اگر آغا خاں نے ترکوں کو یهی مشورہ دیا که اب آیندہ کے لیے یورپ کو ترک کردو اور ایشیا کو اپنا موطن سمجهو تو اسمیں کیا برائی هے ؟ قدرت نے سامان هی ایسا مهیا کر یاد هے که لا محاله یورپ چهوڑنا پڑے - مسلمانوں کے لیے تو یهی غنیمت هے که کسیطرح ترک ایشیا هی میں اپنا قدم مضبوطی سے جمالیں ' ورنه سامان تو کچهه ایسا نظر آتا هے که یهاں بهی اونکو آرام و چین نصیب نه هوگا -

(۲) مجهے سخت تعجب هوتا هے جبکه میں بعض سر برآوردہ اسلامی اخباروںمیں اس امر کی تحریک دیکهتا هوں که مسلمانوں کو یورپین ساخت کی اشیا کا استعمال ترک کردینا مناسب هے -

پولیٹکل ماتحتی کا لازمی نتیجه تمدنی اور تجارتی ماتحتی هے یورپ کے اسباب کا بائیکاٹ کرنا قریباً ایساهی نا ممکن هے جیسا که آفتاب کا مغرب سے طلوع هونا - ممکن هے که بعض امراء قوم بعض اشیاء یورپ کا استعمال چهوڑ دیں ' مگر اس سے یورپ کیا صدمه محسوس کریگا - کام وہ کرنا چاهیے جو ممکن هو ؟ نه که یه که آپ کوہ همالیه کو اوسکے مقام سے هلا دینے کی کوشش کریں - یه تو ممکن هے که آپ دو چار پتهر وهانسے آٹها لائیں مگر پهاڑ کو اوسکی جگهه سے هلا دینا ناممکن اور محال هے - اسیطرح چند اصحاب کا بعض اشیاء یورپ کو بائیکاٹ کردینا ممکن هے ' مگر ایسا عام بائیکاٹ جسے اهل یورپ محسوس کریں از قبیل محالات هے - مگر با وجودیکه بائیکاٹ صاف طور پر ایک نا ممکن امر هے ' تا هم بعض صاحب الرای نهایت سنجیدگی سے اسبارہ میں خامه فرسائی فرما رهے هیں -

(۳) میں کچهه بهت متمول نهیں هوں تا هم جسقدر مجهکو خدا نے همت دی هے میں مسلمان مصیبت زدگان جنگ کی امداد کے لیے روپیه بهیجتا رها هوں ' اور مجهے یقین هے که اسوقت خیرات کا مصرف سب سے زیادہ بهتر اور مقدم یه هے که اپنے اون مسلمان بهائیوں کی جو اس جنگ کے سبب سے گرفتار مصیبت هیں حتی المقدور روپیه کے ذریعه سے امداد کیجائے - اس سے بڑهکر میرے خیال میں کوئی کار خیر نهیں - مگر تمسکات قرض کی خرید کے بارے میں میری راے ڈانواں ڈول هے - میں نے کئی دفعه ارادہ کیا که کچهه تمسکات خریدوں مگر چند خیالات اسوقت تک مانع رهے هیں اور وہ یهه هیں -

ترکی کی مالی حالت اسقدر خراب کیوں هے ؟ خرابی کا باعث بجز اسکے اور کیا هے که انتظام سلطنت سزاوار تحسین نهیں - اگر ممکن هے که اسوقت کارکنان سلطنت (ماضی و حال) کی جیبیں روپیوں سے پر هوں اگر چه خزانه سلطنت بالکل خالی هے ' تو کیا ممکن نهیں که اسوقت جو روپیه گورنمنٹ ترکی کو بطور قرض دیا جائے وہ بجاے اسکے که اسلامی اور قومی کاموں میں صرف هو بعض غدار اهلکاران سلطنت کے پرایوٹ خزانوں میں پهنچ جائے اور اونکے لیے مزید عیش و عشرت کا سامان مهیا کرے ؟ اس موجودہ جنگ کے نتائج صاف بتلا رهے هیں که ان نتائج کے ذمه دار ترک سپاهی نهیں بلکه ترک اسٹیٹسمین هیں ' پس همکو کسطرح یقین هوسکتا هے که یهه روپیه جو اسوقت هم علحدہ بطور قرض کے بهیجینگے وہ فی الحقیقت ترک سپاهیوں هی کے کام آئیگا - اسوقت ترکی میں کوئی مستقل حکومت نهیں - دو یا اس سے بهی زاید پارٹیاں هیں اور وہ ایک دوسرے کی جان کی دشمن - گذشته وزارت کا انقلاب ایک مشهور اور ممتاز ترک افسر کی جان قربان کرنیکے بعد واقع هوا - اوسوقت هندوستان کے اسلامی اخباروں نے خوشیوں کے

احرار اسلام

ادبیات

جـــرات صـــداقت

—:*:—

مدتوں حضـــرت (عباس) بھي تھ شامل کفـر * کم سے کم یہ ' کہ رسالت پہ نہ تھا اُن کو یقیـــں
(بدر) میں آکے لـــڑے ' اور گرفتـــار هـــوے * بسکہ تقدیر میں تھي خانـــۂ زنداں کي زمیـــں
قیدیوں کے لیے جـو گھـــر کہ هـوا تھـــا طیـــار * اتفاقـــات سے تھـــا خانـــۂ مسجد کے قـــریں
رات کـــو حضـــرت عبـــاس کـــرا ھے اکثـــر * قید کرتے هوے لوگوں نے جو مشکیں تھیں کسیں
دیـــر تـک ســـرور عالـم کو رهي بے خـــوابي * کروٹیں لیتے تھے اور نینـــد نہ آتي تھي قـــریں
وجـہ پوچھي جو صحـــابہ نے ' تو یہ فرمایـــا : * " آتي ھے کان میں عبـاس کي آواز حـــزیـــں "
جب سنا یہ ' تو وهیں کھول دیے هـات اُن کے * چیـــن سے حضـــرت عبـــاس نے راتیں کاٹیـــں

* * *

تھا اِنھي حضـــرت عبـاس کا پوتا (منصور) ' * جوکہ ایوان خلافت میں هـــوا تخت نشیـــں
ایک دن حکـــم دیـــا اُسنے کـــہ (اولاد رسول) * ایک جا جمع کیے جائیں ' جو مل جائیں کہیں
پھـــر دیا حکـــم کہ ان سب کو پنھا کر زنجیـــر * کہہ دو اِن سے کہ بنیں خانۂ زنـــداں کے مکیـــں

* * *

ایک دن سیر کو اس شـــان سے نـــکلا (منصور) * پا بـــزنجیـــر تھے ســـادات یســـار او ریمیـــن
ساتھہ ساتھہ آتے تھے پیـــدل جگر و جان رســـول * اور منصـــور تھـــا زیـب حـــرم خـــانـــہ زیـــن

* * *

ایـــک نے مجمـــع سادات سے بڑھکـــر یہ کہـــا : * "گرچہ اس لطف کے مشکور هیں هم خاک نشیں
غـــزوۂ بـــدر میں لیکن جو کیا هم نے سلـــوک * وہ تو کچھہ اور تھـــا ' ھے یاد بھي تمکو کہ نہیں ؟"

(شبلي نعماني)

غزل

مرا کہ یک دل و صد گونہ آرزو ها هست * شکیب و صبر چگویم کہ نیستم ' یا هست
دلم بہ نـــازکـــي لعـــل او همـــي لـــرزد * کہ بوسـہ بے ادب و شـــوق بے محـــابا هست
ز ناوک غلـــط انـــداز خـــود چہ مي ترسي * بیـــا کہ برلب مـــن شکـــوہ هاے بیجا هست
حدیث خلـد چو گوینـــد با مـــن مجنـــوں * گمـــاں بـــرم کہ مگـــر گوشـــۂ ز صحـــرا هست
ز سینـــہ تا بـــزبا نـم پُر است ' و غمـــزۂ او * هـنـــوز در ادب آمـــوزي تقـــاضـــا هست
بہ سخت جانے مـــن کس مبـــاد کز عمـــرے * مـــدار زنـد گیـــم وعـــدہ هاے فـــردا هست
هزار حیف کہ در ملـک حسن نتـــواں یافت * بجـــز متاع جفـــائے کہ هست و هر جا هست
بیـــا کہ مـــا و تو هـــر دو برابر اُفتـــادیـــم * هر آں قـدر کہ وفـا با تـــو نیست ' با ما هست
جفـــا کني و بہ ایـــن خیـــرگي نمي ترسي * کـــہ روز داد گـــر امـــروز نیست ' فـــردا هست
هنـــوز نشـــۂ دو شینـــہ در بزم باقي است * کہ درس گویـــم و بحثم ز جـام و صهبـا هست

(شبلي نعماني)

PRINTED & Published by A. K. AZAD, at The HILAL Electrical Prtg. Pblg. House, 7/1 McLeod Street, CALCUTTA

مذاكرۂ علميه

افادات

علم الحيات پر ايک خطبۂ علميه

اور

اکتشافات حديثه کے بعض نتائج مہمه

— * —

(۲)

— * —

پچاس سال هوے که (ٹامس گريہم) نے حالت هلاميه ميں مادے کے خواص پر اپنے ملاحظات شائع کيے تهے - يهي ملاحظات هيں جو علم الحيات کے عصر جديد کا ديباچه ثابت هوے -

ذي حيات مادوں کے خواص کے سمجهنے ميں ان سے بيحد مدد ملي - همارے عمليات طبيعيه و کيمياويه جس قدر ترقي کرتے جاتے هيں' اسي قدر هم کو يقين هوتا جاتا هے که طبيعي و کيمياوي حيثيت سے ذي حيات مادے' حيات هي کي طرح هيں - ذي حيات مادے هميشه سيال شکل اختيار کرکے رهتے هيں - اس سيال شکل ميں هلاميات کے علاوه بلور نما اجسام بهي هوتے هيں' جو کبهي هلامي ذرات سے متصل هوتے هيں اور کبهي غير متصل -

هلاميات اور بلور نما اجسام سے مرکب ذي روح مادوں کے گرد' ايک جهلي سي هوتي هے - يه جهلي اکثر هلاميات کي هوتي هے اور کبهي اسکے ساتهه ايک روغني طبقه بهي هوتا هے - يه جهلي گو سيال هلامي اور ايک دوسرے سيال ميں حائل هوتي هے مگر تاهم ان دونوں سيالوں ميں باهم برابر مبادله هوتا رهتا هے - سيال هلامي سے پروٹوپلاسم (۱) نامي ايک شے پيدا هوتي هے - پروتوبلاسم ميں چند اور جهلياں بهي هوتي هيں - ان جهليوں ميں بسا اوقات ايسے طبيعي يا کيمياوي صفات پائے جاتے هيں' جن کي بدولت بعض مادوں کا پروتوبلاسم کي صورت ميں منتقل هوجانا' يا اس سے بالکل نکل آنا' نهايت آسان هو جاتا هے -

ان طبيعي حالات ميں پيدا هونے والے تغيرات' اور ان تغيرات کا مجموعه' جو پروتوبلاسم ميں پيدا هونے والے کيمياوي اسباب کا نتيجه هوتے هيں' انکي تمثيل و عدم تمثيل کا باعث هوتا هے - جنکے مماثل تغيرات' خارج از جسم بهي طبيعي يا کيمياوي ذرائع سے پيدا کيے جا سکتے هيں -

(۱) آگے چلکر (خلايا) اور (خليه) کا لفظ آے گا' اسليے ان دونوں اصطلاحوں کي حقيقت سمجهه ليني چاهيے - حيوانات اور نباتات کے اصل حيات کي ابتدائي تکوين ايک خورد بيني تهيلي سے هوتي هے' جو اسقدر دقيق هے که بغير آلۂ خورد بين (ميکرسکوب) کے نظر نهيں آسکتي - اسکے اندر ايک متحرک سيال ماده مثل ايک لعابي مادے کے هوتا هے - اسي کو انگريزي ميں Protoplasm پروٹوپلسم کهتے هيں - افسوس که اسکے ليے سردست هم کوئي اصطلاح وضع نه کرسکے' اور نه کوئي عربي لفظ اجکل کے تراجم حديثۂ عربيه ميں ملا -

اسي سيال مادے ميں ايک اور چيز مثل گٹهلي کے تيرتي هوئي نمودار هوتي هے' اور اسي سے پهر نباتاتي و حيواني جنين کي تکوين هوتي هے - يهي گٹهلي هے' جسکے ليے عربي لفظ (نواة) هم نے مضمون ميں جا بجا استعمال کيا هے -

يه صحيح هے که تحول و انتقال کے ان تمام درمياني دوروں کا استيعاب هم نے نهيں کيا هے' جنميں سے جسم ميں داخل هونے والے مادوں کو گزرنا پڑتا هے' ليکن جب تک که تغيرات کا حاصل يهي ابتدائي دور اور يهي انتهائي نتائج هونگے (بشرطيکه انکي رفتار طبيعي و کيمياوي قوانين کے مطابق هو) اسوقت تک هم کو اس نتيجے کے نکالنے کا حق هے که ذي حيات مادوں کے تغيرات کے اسباب بهي وهي معمولي کيمياوي و طبعي اسباب هيں -

نمو و توالد جمادات و ماده هاے ذي حيات

ممکن هے که کوئي شخص کهے که ماده هاے ذي حيات اور جمادات ميں مابه الامتياز' صرف اول الذکر کا نمو اور توالد هے - ايسا هميشه کها جاتا هے' مگر ميرے عقيدے ميں شايد هي کوئي دعوی اس خيال سے زياده غلط اور بے اثر هو - تحقيقات قريبه اور تجارب حاليه نے کامل طور پر ثابت کرديا هے که جمادات ميں بهي نباتات و حيوانات کي طرح قوت نشو و نمو موجود هے' اور رفتار نمو کي سستي و تيزي کے سوا کوئي شے نهيں' جو دونوں ميں ما به الامتياز هو - گهڑي کے دائرے ميں منٹوں کي سوئي چکر لگاتي هوئي نظر آتي هے ليکن منٹ کے بڑے کانٹے پر جب تک نهايت غور کے ساتهه نظر نه جمائي جاے' اسکي حرکت محسوس نهيں هوتي - پهر گهنٹے کا کانٹا تو بالکل ساکن و جامد اور غير متحرک محض نظر آتا هے' اور با وجود اسکي حرکت کے علم يقيني کے' کوئي نظر اسکي حرکت کو محسوس نهيں کرسکتي - پهر کيا هم ميں کوئي شخص بهي اسکے ليے طيار هے که گهڑي کي منٹ کي چهوٹي سوئي کي حرکت کو تسليم کرے' مگر بڑے کانٹوں کي حرکت سے انکار کردے ؟

يهي حال مخلوقات عالم کي نشو و نما کي رفتار کا هے - بعض نهايت سريع السير هيں اور اسليے انکي قوت نمو کو هر نظر محسوس کرتي هے - بعض اس سے کم سريع هيں' اور انکا مشاهده زياده غور کا محتاج هے - آخري درجه جمادات کي نشو و نما کا هے' که انکي حرکت گهنٹے کي سوئي کي طرح نهايت بطي السير' اور دير رفتار هے' اور بغير ايک معتد به وقت کے گذرنے اور اسکے خانۂ رفتار کے درجوں پر نظر رکهکر مقابله کرنے کے' کسي طرح اسکا اندازه نهيں کيا جا سکتا -

جمادات ميں عدم نمو کي تغليط کے ليے ميں يهاں (بلورات غير آليه) کي مثال کافي سمجهتا هوں : (آليه اور غير آليه کي تشريح گذشته نمبر ميں گذر چکي هے)

(بلورات غير آليه) کو اگر انکي ضروري غذا ملتي رهے تو انميں بهي توالد و تکاثر هوتا هے - انکے مختلف اصناف هيں' اور هر صنف کے نمو کي ايک خاص حد هے - ان بلورات کا نمو جب اس حد خاص تک پهنچ جاتا هے تو پهر مثل حيوانات کے قد کے' انکے حجم ميں زيادتي نهيں هوتي بلکه نئے بلور پيدا هونے لگتے هيں - يه بهي دريافت هوا هے که جب بلورات اصطناعيه وسط مناسب ميں رکهے جاتے هيں' تو انميں بهي نمو هوتا هے' اور انکے نمو اور ذي روح مادوں کے نمو ميں حيرت انگيز مشابهت هوتي هے -

جمادات ميں توالد بالتناسل

جمادات ميں توالد بالتناسل کا انکار بهي صحيح نهيں - دريائي تريتا کے متعلق (لريب) کے مباحث نے ثابت کر ديا هے که

نعــرے لـگائے اور بڑے جوش سے ترکوں کو اجراے جنـگ کا مشورہ دیا مگر نتیجہ کیا ہوا ؟ - وہ جو پرسوں معلوم ہوگیا جبکہ پیروان یسوع مسیـح صلیب کا جھنڈا ہاتھوں میں لیے ہوئے اس شہر میں داخل ہوئے جو کئي سو برس تـک ترکوں کا دار السلطنت رهچکا هے - آج اوس مسجد کي کیـا کیفیت هوگي جسکي تصویر کچهه عرصه هوا آپکے اخبار میں شائع هوئي تهي ؟ انا لله و انا الیه راجعون - یه جو کچهه هوا حسب فرمان ایزدي هوا مگر اسکي ذمہ داري کا بوجهه کسکي گردن پر هے ؟ تمام ترکي لیڈرون کي گردنوں پر - خواہ وہ کامل پاشا کے پیرو هوں اور خواہ ممبران انجمن اتحاد و ترقي - عجب شان ایزدي هے که ایک طرف تو ترکوں جیسي شجاع قوم اور دوسري طرف چار چهوٹي چهوٹي ریاستیـں - اور یه چاروں صرف چار دن کے عرصه میں ایک ایسي عظیم الشان سلطنت کا شیرازہ پـرا گندہ کردیں ! اسکا باعث سـواے اسکے اور کچهه نهیں که ادهر ترک مزے سے میٹهي نینـد سو رهے تهے اور ادهر سالهـا سال سے بلقاني اس جنگ کے لیے تیاریاں کر رهے تهے - تـرکوں کو یه بهي خبر نه تهي که هماري همسایه ریـاستیں کس تیـاري میں مصروف هیـں اور انکي فوجي طاقت کس پایه تک پهنچگئی هے - اس غفلت اور کوتاہ اندیشي کا نتیجه رهي هوا ' جو هونا تها - اب آپ فرمائیں که اگر اس صورت میں همارے هندوستاني مسلمان مر مرا کر دو تین کرور روپیه بطریق قرض حسنه یا بامید منافعه گورنمنت ترکي کے نذر کردیں تو کیا نتیجه اسپر مرتب هوگا ؟ کیا یه روپیه انکو خواب غفلت سے بیدار کردیگا ؟ اور کیا اس روپیه سے وہ اسلامي عظمت جسکا رونا اج تمام اسلامي دنیا رورهي هے از سرنو یورپ میں قایم هو سکتي هے ؟

(۴) مجهکو ترکوں سے بغایت همدردي هے جسکا باعث صرف یه هے که وہ مسلمان هیں اور نیز اسوقت تـک انکا شمار خود مختار قوموں میں هے - مگر کیا یه صحیح امر هے که قسطنطنیه عرش خلافت هے ؟ اور سلطان روم (خلد الله ملکه و سلطنته) خلیفة المسلمین هیں ؟ میرا عقیدہ تو یه هے (اور اگر اسکي خلاف کوئي معقول دلیل موجود هے تو میں یه عقیدہ بدلنے کے لئے تیار هوں) که جناب پیغمبر خدا صلعم کي وفات کے بعد صرف تیس سال تـک خلافت قایم رهي ' بعد ازاں سلطنت قایم هوگئي ' آخري خلیفه حضرت امام حسن علیه السلام هوے اور اسلامي دنیا میں پهلا پادشاہ حضرت معاویه - پس اصل مرکز خلافت مدینه منورہ تها - جب یهاں مسلمانوں کے هاتهـه سے خلافت کا خاتمه هوا تو پهر ایک نئي قسم کي خلافت سلطنت کے رنـگ میں مختلف مقامات میں جلوہگر هوئی - ترک بادشاهوں نے بزور شمشیر سلطنت قایم کرلینے کے بعد ایک خاص موقعه پر اپنے آپ کو عباسي خلافت کا وارث بنالیا - یه خلافت بهرحال اوس خلافت سے بالکل مختلف تهي جو پیغمبر خدا صلعم کي وفات کے بعد مدینه منورہ میں قایم هوئي تهي - پس اگر یه خلافت وہ خلافت نهیں تو پهر اس خلافت سے مراد کیا هے ؟ کعبه کي حفاظت خدائے تعالی کے اختیار میں هے ' اسوقت تـک ترکوں کي تلوار نے اسے محفوظ نهیں رکها - غیر قوموں نے اگر اسوقت تـک کعبه مقدس کا رخ نهیں کیا تو اسکا باعث یا تو یه هے که وہ عام اسلامي جوش جهاد سے خائف هیں اور یا یه که وہ اس ریگستاني سرزمین کو اپني توجه کے لایق نهیں سمجهتے - بهر حال اگر کسي مخالف قوم نے کبهي اسطرف توجه کي تو خدا خود اپني گهر کي حفاظت کے لیے کافي هے - جو انجام اصحاب فیل کا هوا تهي انجام غالباً اوس فوج کا بهي هوگا -

خاکســار

محمد احتشــام الحق

مسئلۂ تعطیل جمعه

— * —

مسٹر غزنوي کے سوال کا گورنمنت کي طرف سے جو جواب دیا گیا اسکے بعد تعطیل جمعه (نصف روز کي) ضرورت هے یا نهیں ؟

— * —

مسلمان ایک مدت سے اس بات کو محسوس کرتے تهے که جمعه کے دن سرکاري عدالتوں کے کهلے رهنے سے مسلمان ملازموں کو عملاً ایک فرض مذهبي کے ادا کرنے سے باز رهنا پڑتا هے - چنانچه ایک دو سال سے اسکے متعلق مسلمانون نے کوشش شروع کي ' اور مسٹر غزنوي کي تحریک و سعی سے گورنمنت بنگال نے دو گهنٹه کي چهٹي منظور کرلي - حال میں مسٹر غزنوي کے سوال پر گورنمنت کے ممبر نے کونسل میں کہا که گورنمنت به خوشي اسبات کو منظور کریگي که جو مسلمان ملازم جمعه کے ادا کرنے کے لیے چهٹي طلب کرے ' اسکو اجازت دیدي جاے -

اس کارروائي سے بعضوں کو یه خیال پیدا هوکر اطمینان هوگیا هے که اب جمعه کی تعطیل (نصف روز) کي تحریک کی ضرورت نهیں رهي - لیکن بهت سے لوگ ایسے هیں جو سمجهتے هیں که اس کارروائي نے عملي مسئلۂ کو حل نهیں کیا ' گورنمنت کے طرف سے جو جواب دیا گیا هے ' اسکا مطلب بظاهر یه هے که جب کوئي مسلمان ملازم ' اپنے افسر سے جمعه کے دن نماز کے لیے چهٹي طلب کریگا تو وہ اسکو چهٹي دیدیگا - لیکن یه اجازت اور دو گهنٹه کي عام تعطیل ' دو مختلف باتیں هیں -

اجازت کے حکم کا منشا یه هے که هر ملازم کو هر دفعه جمعه کے دن - اجازت طلب کرني پڑیگی - اس صورت میں ظاهر هے که خاص خاص حالات میں اکثر ملازموں کو خود اجازت طلب کرنے میں تامل هوگا - مثلاً جب وہ دیکهیگا که اسکا افسر مسلمان نهیں هے ' اور اسکو کسیکي مذهبي پابندي کي نسبت ' دفتر کے کام کے پورا هونے کا زیادہ لحاظ هے ' تو اس صورت میں گو ملازم کو یه یقین هوگا که اجازت به هرحال مل جائیگي ' تاهم اسکو بار بار اجازت طلب کرنے میں پهر بهي تامل هوگا - بخلاف اسکے اگر یه معلوم هو که مسلمانوں کو جمعه کے دن ۲ - گهنٹے کي عام اجازت هے ' تو بے تکلف هر شخص اس اجازت سے مستفیض هو سکیگا -

اسکے علاوہ مسلمانوں کي اصلي خواهش یه هے که یه دو گهنٹه کي چهٹي مسلمان ملازموں کے ساتهه مخصوص نه رهے ' بلکه عام طور پر جمعه کے دن آدهے دن کي تعطیل دیدي جاے - اسلیے که اگر یه تعطیل مسلمانوں کے ساتهه مخصوص رهي تو مسلمان ملازموں کو یه اندیشه رهیگا که غیر مسلمان افسر همیشه مسلمان ملازموں کو اپني ماتحتي میں لینا پسند نه کرینگے - کیونکه ان کو همیشه یه نظر آیگا که هر آٹهویں دن ایسے ملازموں کي وجه سے سرکاري کاموں کے انجام دینے میں دو گهنٹے ضائع هوجاتے هیں -

ان وجوہ کي بنا پر ' هم تمام اسلامي اخبارات اور اهل الراے حضرات سے مستدعي هیں که وہ به تفصیل و توضیح اس امر کے متعلق اپني راے کا اظهار کریں ' که آیا گورنمنت کي موقت اور محتاج الاعادة اجازت پر قناعت کرلیني چاهیے یا عام تعطیل کے لیے درخواست کرني چاهیے ؟

اور یه ' که اسپر اکتفا کرنا چاهیے که یه نصـف روزہ تعطیل مسلمانوں کے ساتهه مخصوص رهے ' یا عام کردي جاے ؟

شبلی نعمانی - لکهنو

مقالات

حیات کا وجود ایسے اسباب سے ھے ' جو کائنات میں مادے کي گونه گوں شکلوں کے اسباب کے شمائل ھیں اور بالفاظ دیگر حیات کا وجود بھي قانون ارتقاء تدریجي سے ھوا ھے -

بعض جلیل القدر علماء کا خیال ھے که حیات کرۂ ارض پر پیدا نہیں ھوئي بلکه کسي سیارے سے آتي ھے ' اور عجب نہیں که حاضرین میں سے بعض حضرات کو وہ مناقشه یاد ھو ' جو اس مجمع کے اجلاس سنه ۱۸۷۱ - منعقدہ اڈنبرا کے خطبۂ رئیسیه میں سر (ولیم ٹامس) کے ایک اعلان پر ھوا تھا ' جبکه معلم موصوف نے کہا تھا که حیات کرۂ ارض میں ذوات الاذناب (دمدارستارے) کے ذریعه سے آئي اور اسي سے حیوانات میں زندگي پیدا ھوئی !

اس راے پر مختلف و متعدد اعتراضات ھوے تھے جنمیں سے بعض کا جواب آسان نه تھا - ایک شخص نے اعتراض کیا تھا که زمین سے قریب ترین نظام نجمي تـک پہنچنے کے لیے ذوات الاذناب کو ۶۰ - ملین سال کا زمانه چاھیے ' اور اس نظام کے قریب ترین سیارے سے زمین تـک آنے کے لیے ۱۵۰ - سو ملین سال - جب وہ ارض کے جو سے گزرینگے ' تو انمیں اس حرکت و احتکاک (رگڑ) سے اشد شدید حرارت پیدا ھو جائیگي -

پس اولاً یه سمجھه میں نہیں آتا که جراثیم حیات اسقدر طویل مدت تـک کیونکر زندہ رھے ؟ اور اگر یه مان بھي لیا جاے که وہ زندہ رھے تو انھوں نے وہ حرارت کیونکر برداشت کي جسکو کوئي ذي حیات برداشت نہیں کرسکتا ؟

بعض علما نے ایک اور راے اسي کے قریب قریب ظاھر کي ھے - وہ کہتے ھیں که غالباً جراثیم حیات اس غبار بالائي میں موجود تھے ' جو فضاء نجوم میں پھیلے ھوے ھیں - اور پھر ذوات الاذناب کي طرح گرم ھوے بغیر زمین پر گرپڑے - آر - ھینرس کا یہي مذھب ھے - وہ کہتا ھے که اگر جراثیم حیات کسي قسم کي شعاعوں کے ذریعه سے ایتھر میں واپس کردیے جائیں ' تو انکو زمین سے قریب ترین نظام نجمي تـک پہنچنے میں ۹ - ھزار سال ' اور مریخ تـک پہنچنے میں بیس دن لگینگے -

یه مذاھب مسئله نشو حیات کے حل کو قریب کرنے کے بدلے کائنات کے ایسے گوشے میں پہنچا دیتے ھیں ' جہاں تـک شاید ھماري رسائي نه ھوسکے ' اور ھم کو اسکا اعتراف کرنے کیلیے اپنے حد فہم و ادراک سے ماورا کوئي سطح تلاش کرني پڑے -

اگر ان مذاھب کے آگے سر تسلیم خم کردیا جاے ' تو اسکے یه معنے ھونگے که گویا ھمکو نشو حیات کا کوئي علم نہیں اور نه ھوسکتا ھے - اسمیں شک نہیں که بدقسمتي سے اسکا جزء اول صحیح ھے ' مگر ھم کو امید ھے که جزء دوم صحیح ثابت نه ھوگا -

جب ھم مادۂ ارضي کے ان قوا کے نشو و ارتقاء پر غور کرتے ھیں ' جن کا اسوقت تـک ھم کو علم ھوا ھے تو ھم کو معلوم ھوتا ھے که ان مذاھب کو غیر ممکن سمجھنا ھمارے لیے جائز ھي نہیں بلکه ضروري ھے - کیونکه ھم دیکھتے ھي که اصول نشو و ارتقاء کے ذریعه سے اس مسئله کا حل ان مذاھب کے حل سے نسبتاً قریب ھے اور علوم حالیه اسکي تصدیق و توثیق کے معاون ھیں - ھم تسلیم کرلے سکتے ھیں که کرۂ ارض کے علاوہ کائنات کے کسي اور گوشے میں

ھلال و صلیب

اور

مستقبل الاسلام

— * —

از مسٹر مشیر حسین قدوائي بیرسٹرایٹ لا (لکھنو)

—: * :—

حضرت مولانا ! تسلیم - لکھنو گیا اور معلوم ھوا که آپ کئي روز ھوئے تشریف لیگئے -

اب نه جانے جناب کا قیام کہاں ھے ؟ چلئے ایڈریا نوپل بھي گیا - صلح بھي سمجھیے که ھوھي گئي - میں چار ماہ پیشتر ھي اپنے دوست سہروردي کو لکھه چکا تھا که یورپ سے اسلام نکل گیا - ویسا ھي ھوا - اور ابھي کیا ھے - جیسا میں نے مولانا باري صاحب کو لکھا ھے ' ان دو برسوں میں مسلمانوں پر سنگین ترین مشکلات اور حادثات کا بوجھ گرا ' لیکن آئندہ دو برس میں جو واقعات ظاھر ھونگے ' ان کے مقابلے میں یه بھي گرد ھو جاوینگے -

مسلمانوں کي آخري لڑائي ھوچکي - عیسائیوں نے انکو شکست دي - اور شکست بھي فاش - لیکن ابھي ایک آخري معرکه عیسائیت کو اسلام سے کرنا باقي ھے - وہ بھي ھوکر رھیگا ' اور مجھے بہت اندیشه ھے که جلد ھي ھو - اس معرکه میں بھي اگر مسلمان غافل رھے تو یہي نتیجه ھوگا جو ھوا ' بلکه اس سے بھي بدتر -

اسلام کي زندگي

کیا ھماري زندگي سے وابسته ھے ؟

میں یه نہیں کہتا که اس معرکه کے بعد اسلام فنا ھوجایگا - نہیں ' اسلام کبھي بھي فنا نه ھوگا - آفتاب فنا ھو جایگا - مہتاب فنا ھو جایگا ' مگر نور اسلام چمکتا رھیگا - اسلام با وجود مسلمانوں کے شکست کھانے کے بھي بڑھه رھا ھے - اور اگر مسلمان اسلام کو چھوڑ بھي دیں ' تب بھي اسلام فنا نه ھوگا - خدا ضرور کوئي دوسري قوم پیدا کریگا جو اسکے نام اور اسکے اسلام کي عزت کو برقرار رکھے - بلکه میں سمجھتا ھوں که مسلمانوں کا مٹ جانا ھي شاید اسلام کے لئے مفید ھوگا - اب وہ کون ھے جو اس برگزیدہ مذھب کو بد نام کر رھا ھے ؟ وہ کون ھے جو دوسروں کو اسپر طعنه زني کا موقع دیتا ھے ؟ کسنے اسے یورپ سے نکلوایا ؟ کسنے اسکو میجک لنٹرن سے تشبیه دلائي که جسقدر تاریکي ھو اوسي قدر وہ کھلتا ھے ' اور جہاں روشني ھوئي ' جہاں تہذیب ھوئي ' بس وہ مٹ کر رھجاتا ھے ؟ یه سب اس زمانه کے مسلمانوں ھي کي بدولت اسلام نے سنا ' ورنه اسلام تو تاریک سے تاریک مقام کو روز روشن سے روشن تر کر

[بقیه پہلے کالم کا]

بھي حیات کا وجود ھو ' مگر ھمارا کرۂ ارضی اپنے ھر ذرہ میں جو طبیعي قوت نشو و نما رکھتا ھے ' ظلم ھوگا ' اگر اسکو دوسرے کروں سے حیات مستعار لینے کا محتاج قرار دیا جاے - جبکه نشو و ارتقا کا قانون ھر ذي حیات میں ھے ' تو پھر اصل حیات کو اس قدرتي قانون کا نتیجه قرار دینے میں کونسی مشکل درپیش ھے ؟

اندوں کي تلقیح (۱) جسکا شمار اب تک حیات کے مخصوصات میں تھا ' کسي ایسے ذي حیات مادے سے نہیں ہوتي ' جو نر سے منتقل ہو کے آتا ہو - اعصاب ' انسجه ' اعضاء ' مختصراً یه که تمام جنین کي تیاري نر کے جراثیم کے بدلے ایک بسیط کیمیاوي ماده کے ذریعه سے ممکن ہے - اور کبھي اسکي بھي ضرورت نہیں ہوتي بلکه صرف منجنیقي (یعني میکانک کے آلات کے ذریعه) یا کہربائي ذریعه سے حرکت و انتباہ اسکے لیے کافي ہوتي ہے -

ذي حیات مادے کي ترکیب ممکن ہے

شروع میں علماء کیمیا کا یه خیال تھا که ذي حیات مادوں کي ترکیب وقت و اتفاق میں انتہائي نقطه پر ہے ' اور اسکا اندازۂ صحیح مستبعد ہے - اسلیے وہ یقین کرتے تھے که ذي حیات مادے کي ترکیب ممکن نہیں - مگر اب ہم اس راے کے رکھنے پر مجبور نہیں ہیں - اپکو معلوم ہو چکا ہے که حیات کي اولین شکل ایک مادۂ خورد بیني (۲) ہے ' جو ایک مجموعۂ ذرات ' اور بعض حالتوں میں کسي خاص شکل سے متشکل ہوتا ہے - وہ ظروف حیات کے تمام خلایا میں تغذیه و توالد کا سب سے بڑا ذریعه ' اور اس درجه اہم درجه رکھتا ہے که بیجا نہیں ' اگر ارباب کیمیا اُسے خلایا کا خلاصۂ حیات قرار دیں -

اس مادۂ خورد بیني کو (نوات) کے لفظ سے یاد کرتے ہیں -

موسیو موشیر ' اُس کي پیروي میں پروفیسر کوسل ' اور اسکے تلامذہ کے مباحث نے یه ثابت کردیا ہے که نوات کي ترکیب کیمیاوي غیر معمولي درجه کي نہیں ہے - اسلیے ہم کو امید ہے که ایک دن انسان اس مادے کو بھي بنا سکیگا جو نوات کا مایۂ خمیر ہے - یه کہنا صحیح نہیں که اعمال و افعال کے باب میں نوات کي ترکیب کیمیاوي کي جگه اسکي شکل کو اہمیت حاصل ہے ' کیونکه وہ تمام لوگ جو مباحث میں خورد بین سے مدد لیتے رہتے ہیں ' جانتے ہیں که نوات کي شکلیں بیحد مختلف ہیں اور نه صرف مختلف ہیں بلکه بعض نوات کي تو کوئي خاص شکل ہي نہیں ہوتي - صرف پرو تو بلاسم میں پراگندہ ذرات کي شکل میں موجود ہوتا ہے - اس سے میرا مقصد یه نہیں که نوات کي شکل اور اسکے تغیرات غیر اہم ہیں ' بلکه میں یه کہنا چاہتا ہوں که نوات کي شکل اسکے اعمال و افعال کا مبنی و اساس نہیں ہیں - یه ایک مسلم واقعه ہے که وہ ماده جو معمولي خلایا میں آکے نوات کي شکل اختیار کرلیتا ہے ' بعض بسیط ذي حیات مادوں میں بالکل ترقي یافته ذي حیات مادوں کي طرح فرائض طبیعي انجام دیتا ہے ' حالانکه انمیں عمل خلایا کا کوئي وجود نہیں ہوتا -

ترکیب حیات کي ترکیب کیماوي

ذي حیات مادوں کے عناصر قوام کي تعداد مختصر ہے - انمیں چار عنصر یعني کربون ' ہیڈروجین ' آکسیجین ' اور نیٹروجین تو ہمیشه ہوتے ہیں - ان عناصر اربعه کے ساتھه فاسفورس بھي ضرور ہوتا ہے - فاسفورس برو تو بلاسم اور ماده نوائي ' دونوں میں ہوتا ہے مگر مقدم الذکر میں کم ' اور موخر الذکر میں زیادہ -

تجارب سے معلوم ہوتا ہے که شاذ حالتوں کے علاوہ تمام مظاہر حیات کے لیے کم از کم ۷۰ فی صدي پاني کي ضرورت ہے ' لیکن بقاء زندگي کے لیے اتنے پاني کي ضرورت نہیں - چنانچه دیکھا گیا ہے که اگر بالکل نہیں تو ایک بڑي مقدار میں پاني نکلجانے کے بعد بھي بعض ذي حیات مادوں کي زندگی میں کوئي فرق نہیں آیا -

پاني کي طرح بعض نمک ہاے غیر آلیه کا وجود بھي ضروري ہے - ان نمکوں میں مقدم ترین نمک ' کلورڈ سوڈیم اور بعض نمک ہاے کلسیم تیشیم ' اور آہن ہے - انہي تین عنصروں سے حیات کے مرکب کا قوام ہے -

امکان تولد ذاتي

اس تفصیل سے معلوم ہوگیا ہوگا که ماده ہاے حیات کي تولید یا بالفاظ دیگر تولید حیات محال نہیں ہے ' جیسا که اب تک سمجھا جاتا ہے -

(بیتر) کے تجارب کے بعد سے ذي حیات خورد بیني مادوں میں تولد ذاتي کا قائل اب بجز معدودے چند اشخاص کے اور کوئي نہیں -

جہاں تک مجھے علم ہے ' مشاہیر ارباب علم میں ڈاکٹر ستین کے علاوہ اور کوئي شخص اب قدیم عقیدہ پر قائم نہیں ' مگر ڈاکٹر موصوف بھي اپنے متعدد تجارب کے اجرا اور مقالات و کتب کي اشاعت کے باوجود اب تک اپني راے کي صحت لوگوں سے تسلیم نہیں کراسکے - بہر نوع میں تجارب بیتر کے نتائج کو مانتا ہوں - اسوقت تک جو دلائل پیش کیے گئے ہیں اگر انمیں شک ہے تو کوئي مضائقه نہیں ' تجربے اور مشاہدے کي منزل اخري جب تک رونما نہو ' اس سفر علم میں ہمیشه شکوک سے دو چار ہونا پڑتا ہے ' لیکن ساتھه ہي اس شک کو اصل امر کے اعتراف سے مانع نه ہونا چاہیے - یه تسلیم کرلینا چاہئے که غیر ذي حیات مادوں سے ذي حیات مادوں کي تولید ممکن ہے -

حیات نتیجه نشو و ارتقاء ہے

انسان نے اپنے دور وحشت اور تمدن ' دونوں میں ہمیشه یه عقیدہ رکھا ہے که " حیات کا فیضان مادے میں نہیں بلکه مافوق الطبیعۃ مبدء سے ہے " لیکن اس وقت ہمارا دائرہ ' معلومات و تجسس ہے ' اعتقاد نہیں ہے ' یه کہنا پڑتا ہے که یه اعتقاد بصورت ایک دعوے کے ہے مگر کسي علمي بنیاد پر قائم نہیں اور اسلیے علمي دنیا میں واجب التسلیم نہیں ہو سکتا - ہمکو یه اعتقاد رکھنے دو که

(۱) تلقیح سے مقصود نطفۂ حیوانات کي وہ حالت ہے ' جب وہ بیضۂ رحم اُناث کے ساتھه ملتا ہے -

(۲) انگریزي میں ایک اصطلاحي اسم ہے : مائي کروب Microbe یعني وہ نہایت دقیق اور مذل ذرات کے جراثیم نباتاتي و حیواني ' جو تمام فضائے ارضي میں پھیلے ہوے ہیں اور کوئي جگه نہیں جو انسے خالي ہو - علوم حدیثه کا یه ایک عظیم الشان اکتشاف ہے ' اور اسنے علم تشریح و حیات اور علم الجوّ و الہوا میں ایک عجیب انقلاب پیدا کردیا ہے - سب سے پہلے ان جراثیم کو ایک فرانسیسي مکتشف پروفیسر (پاسٹر) نے دریافت کیا تھا ' اور في الحقیقت اُس نے عالم انسانیت کي سب سے بڑي خدمت انجام دي -

ان جراثیم کا جرم اسقدر دقیق ہوتا ہے که دھوپ میں نظر آنے والے ذرات بھي انکے مقابلے میں نہایت کبیر الحجم ہیں - انکو چشم غیر مسلح (یعني بغیر آلات مصنوعي کے) نہیں دیکھه سکتي ' اسلیے انکے دیکھنے کیلیے ایک نہایت قوي المنظر آله مائي کراسکوب Micrascob ایجاد کیا گیا ہے ' جسکے لیے بہت عمده لفظ ہمارے یہاں خورد بین کا رائج ہوگیا ہے - انگریزي میں ان جراثیم کو مائي کروب کہتے ہیں ' اور آجکل عربي میں بھي یہي لفظ میکروب کے لہجه میں رائج ہوگیا ہے - مگر ہم نے اسکي جگه (خورد بیني جراثیم) کا لفظ وضع کیا -

اسي طرح ہر چیز جو خورد بین ہي کے ذریعه نظر آتي ہو ' اور نہایت دقیق الجرم ہو ' خورد بیني کي ترکیب سے موسوم کي جاسکتي ہے - یہاں (مادۂ خورد بیني) سے تکوین حیات نباتاتي و حیواني کي وہ ابتدائي شکل مراد ہے ' جو بصورت ایک گٹھلي کے پرو تو پلاسم میں پیدا ہوتي ہے اور اسي میں رہتي ہے - اجکل عربي کے تراجم علمیه میں اسکو (نواۃ) کہتے ہیں اور وہي لفظ ہم نے بھي اختیار کیا ہے - یه کوئي اصطلاح نہیں ہے بلکه گٹھلي کو عربي میں نواۃ کہتے ہیں -

یه گٹھلي بھي اسقدر چھوٹي اور دقیق ہے که بغیر خورد بین کے نظر نہیں آسکتي - اسي لیے اسکو مادۂ خورد بیني کہنا چاہیے -

چونکه خورد بین کے ذکر میں ضمناً علم جراثیم خورد بیني کا ذکر آگیا ہے اسلیے چند الفاظ اسکي نسبت بھي لکھدیے گئے -

سلیم کا مقبرہ بھی گیا - اور سال بھر کے اندر فرض کرلیجیے کہ قسطنطنیہ کے بھی نکل جانے کا سامان ہوگیا - اب قسطنطنیہ میں ترک اسی وقت تک ہیں، جبتک زار فرڈنی نند کی مرضی ہے ' یا جبتک انگلستان قسطنطنیہ کا معاوضہ اپنے لیے افغانستان ' ایران یا تبت وغیرہ کی طرف روس سے نہیں طےکر لیتا - پھر آخر اب کرنا کیا ؟ بس رونا اور کوسنا ' یا کچھہ اور بھی ؟ کیا ہم لوگ یہ سمجھکر بیٹھے رہینگے کہ اسلام یورپ سے نکل گیا اور قصہ ختم ہوگیا ؟ کیا ہم اب بھی اسلام کے نام اور مسلمانوں کی عزت کی حفاظت کی ذمہ داری تنہا ترکوں کے اوپر ڈالے رہینگے ؟ اور کیا ہم یہ سمجھتے رہینگے کہ اسلامی روح کے بغیر ترک باقی اسلامی مقامات کو اسلام کی حکومت میں محفوظ رکھسکیں گے ؟

مسلمانوں پر یہ نازک ترین وقت ہے - میدان کارزار میں اونھیں شکست ہوئی - لیکن کیا اب اون میں اسلامی روح اسقدر مفقود ہوگئی ہے کہ حمیت اور غیرت بھی جاتی رہی ؟ کیا بس اب وہ شکست کو مان کر ہاتھہ پر ہاتھہ رکھکر بیٹھہ جاوینگے ؟ کیا روس کی چالوں پر اونھوں نے کبھی غور نہیں کیا ؟ کیا اونکی نظر اسقدر خیرہ ہوگئی ہے کہ اونھوں نے اوس واقعہ کو بھی نہیں دیکھا ' جو ایڈریا نوپل کی فتح کی خبریں سنکر ڈیو مائے روس (Duma) کے ایسے موقر اور ذمہ دار جماعت نے خوشی سے برپا کیا ؟ کیا ارمینا اور شام اور یمن اور مصر میں فساد کی جڑیں باقی نہیں ہیں ؟

آخـــری فیصلـــے کا وقت

اب وقت اسکا آگیا ہے کہ نہ صرف ترکوں کو ' بلکہ مسلمانان عالم کو یہ طے کرلینا ہے کہ وہ کسی مقام پر حاکم اعلی بنکر رہینگے یا نہیں ؟

ترک تنہا اگر چاہیں بھی، تب بھی ممکن نہیں ہے کہ وہ حاکم اعلی رہیں - ذراسی صوبہ داریوں نے اس جنگ بلقان میں عملاً یہ دکھا دیا کہ ترک تنہا ہرگز مسلمانوں کی عزت دنیاوی برقرار نہیں رکھسکتے -

اب اس جنگ کے بعد تو اور بھی مشکل ہوگیا - ترکوں سے بڑا حصہ ملک کا نکل گیا اور اونکے ذرائع آمدنی کم ہوگئے -

چھہ عیسائی طاقتیں وہ قوتیں تھیں - اب متحدہ قوت بلقان ایک اور ترکی کی دشمن جان پیدا ہوگئی -

سیاست دانوں کو معلوم ہے کہ انگلستان کی سی دولتمند اور وسیع الذرائع سلطنت کو اپنی بحری قوت کے صرف دو سلطنتوں کے برابر رکھنے میں بھی ایڑی تک پسینہ لانا پڑتا ہے - پھر ترکوں سے یہ کیسے توقع ہو سکے کہ وہ اپنی بحری اور بری ' دونوں قوتوں کو چھہ سات زبردست قوتوں کے برابر رکھسکیں گے ؟

ظاہر ہے کہ ترک اب کسی دوسری سلطنت پر بھروسہ نہیں کر سکتے - پھر آخر وہ تنہا کیسے مسلمانوں کی عزت کے برقرار رکھنے کی ذمہ داری کر سکتے ہیں ؟ اب تو اونکو اپنی شکستہ حالت کا درست کرنا ہی مشکل ہوگا - سال آئندہ اگر زار فرڈنینڈ یا زار نکولس کو بیت المقدس پر حملے کا شوق ہوا - یا مسلمانوں پر رعب جمانے کے لیے جس طرح آج قسطنطنیہ کا ایک دن کے لیے لینا ضروری سمجھا جاتا تھا ' کل مدینہ یا کعبہ کا ڈھا دینا ضروری تصور ہوا تو اوسکی مدافعت کیسے ہوگی ؟

آج کل کی جنگ کے بعد طاقت دار سے طاقت دار قوتیں فتحمندی کی حالت میں بھی ٹوٹ جاتی ہیں - پھر بیچارے ترک کیا کرینگے ؟

یہ وقت نہایت مشکلات کا ہے - ہجوم آفات ارضی و سماوی ہے - مسلمانوں بلکہ کل ایشیا والوں پر اس شکست کا اثر جو ترکوں کو ہوئی، بہت خراب پڑیگا - لیکن ایسے سنگین وقت میں بھی اگر کوئی چیز آڑے آ سکتی ہے، اگر اس شکست کو کوئی چیز فتح بنا سکتی ہے ' اگر آئندہ حالت کو کوئی چیز محفوظ کرسکتی ہے ' تو وہ یہی اسلامی روح ہے -

همـــارے مقـــدم کام

ہم کو تین کام کرنے چاہئیں -

۱ ـــ ہمکو ایـک مضبـوط اور بہت وسیـع پیـن اسلامـک Pan-Islamic (اور اگر دوسری قومیں دل سے شریک ہوں تو پین ایشاٹک Pan-Asiatic) ارگینزیشن -Arganisation بنانا چاہیے - جو اوسی طرح ہر ہر ملک میں مسلمانوں اور ایشائیوں کی پشت پناہی کرے ' جسطرح ہر جگہ بلقانی کمیٹیاں Balkan Comaitees بلقان کے عیسائیوں کی کرتی تھیں -

۲ ـــ ہمکو مسلمانوں میں عام طور پر، اور ترکوں اور عربوں میں خاص طور پر، قدیم اسلامی روح پھونکنے کی کوشش کرنا چاہیے، یہانتک کہ ہم پھر مسلمانوں کا حاصل زندگی کلمۂ لا الہ الا اللہ کی حفاظت و اشاعت بنادیں -

۳ ـــ کل یورپ پر نقش کردینا چاہیے کہ اب کسی ایشیائی یا افریقی ملـک کی ایک انچ زمین بھی یورپ کا غصب کرنا، کل ایشیائیونکی نظرونمیں خار ہوگا - اور انکو یورپ سے بیزار بنادیگا - ایشیا اور افریقہ کی خود مختار سلطنتیں قریب قریب کل مٹ گئیں اور جو رہگئی ہیں ' بہت کمزور ہیں - لیکن پھر بھی ایشیا کے پاس ایک ایسی چیز ہے جو یورپ کے پاس نہیں - یعنی روحانیت! ایشیا اور افریقہ کے باشندے تعداد میں بھی کم نہیں ہیں ' اسلیے ہم ایشیائیوں کی حالت مایوسی کی نہیں ہے - ہمکو صرف خواب خرگوش سے بیدار ہونے کی ضرورت ہے - اگر ہم بیدار ہوگئے تو بلا شبہ ہماری عزت سب قومیں کرینگی - وہ عزت کرنے پر مجبور ہونگی -

مغـربـی تمـدن کا زوال

مادی ترقی کا رخ آجکل عروج پر ہے ' لیکن جو کوئی چشم بینا رکھتا ہو، وہ دیکھہ سکتا ہے کہ اوس ترقی کی حد ہوگئی ' اور اب انتہا کا آغاز ہے - تہذیب مغرب کے عروج کو بہت زمانہ نہیں ہوا ' لیکن اسمیں پستی اور شکستگی کے آثار شروع ہوگئے ہیں - ملکی نظر سے دیکھیے تو لیبر کوئسچن Labour-Question (یعنی مسائل عمال - الہلال) درپیش ہیں - جو شدید معرکہ کلاس Class (یعنی سوسائٹی کے مختلف مدارج کے تصادم - الہلال) کی خبر دیتے ہیں - معاشرتی نظر سے دیکھیے تو سفریجٹس Sufferettes (حقوق طلب عورتوں) کا مسئلہ خانگی خوشی میں خلل انداز ہونے والا ہے -

تجارتی نظـر سے دیکھیے تو یورپ کی قوتوں میں خود تجارتی رقابت اس خونریزی سے ہو رہی ہے ' اور کشاکش زندگانی اسقدر مہیب ہوگئی ہے کہ قوتوں اور قوموں کو مہلک سامان بر و بحر مہیا رکھنے پر مجبور کردیا ہے تا کہ وہ رقیب سے اپنے کو بچاسکیں - جبتـک ایشیا کے ملـک لوٹنے کو اور جولان گاہی کو باقی تھے وہانتـک آپسمیں صاف ہو کر متفق ہوتے رہے - جب وہ باقی نہ رہینگے تو آپس ہی میں خون خرابہ ہوگا ' اور تہذیب مادی کا خاتمہ -

اس تہذیب مادی کا اثر اخلاق اور عادات انسانی پر بھی مضر ہو رہا ہے - وہ وقت آ ہی گیا کہ معاہدے کوئی چیز نہ سمجھے جاویں ' وہ وقت آگیا کہ کمزور کی حمایت کے بجائے اسکو روند دیا جاوے - کیا کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ یہ تہذیب زیادہ عرصہ تک باقی رہسکتی ہے ؟

ایشیا کی تہذیب بدرجہا زیادہ پائدار تھی - اور اب بھی اگر وہ

چکا ھے - وہ تو ربع مسکون پر تہذیب و عام کا علم بلند کر چکا ھے - وہ تو تمام معلوم مذاھب کو اخلاق کا سبق دیچکا ھے - میں سمجھتا ھوں کہ اگر ھم اسلام کے پیرو نہیں ھو سکتے تو ھمکو چاھیے کہ ھم فوراً ایسا مذھب اختیار کرلیں جسکی پا بندی کر سکیں - جو اسقدر ارفع نہ ھو جسقدر کہ اسلام ھے - مسلمانوں کا عیسائی ھوکر انسان اور صلیب کی پرستش کرنا اچھا ھے بنسبت اسکے ' کہ وہ اپنے افعال اور اعمال سے خداے اسلام کو بدنام کریں - اور خداے لا شریک کی عبادت سے لوگوں کی طبیعتوں کو ' اونکے سامنے اپنی ذلیل حالت پیش کرکے ' پھیر دیں -

مسلمانوں کی زندگی

بغیر روح اسلامی کے ممکن نہیں

یا پھر کمر ھمت چست کریں ' اور سچے اور پکے مسلمان بنیں -

مجھے یقین واثق ھے کہ اگر مسلمان مسلمان ھو جائیں ' تو پھر وہ اوس عروج اور مرتبہ پر پہنچے بغیر نہ رھیں ' جسپر وہ کبھی پہونچے تھے - اسلام - اسلام - اسلام -

مسلمانوں کے ھر مرض کی دوا اسلام ھے - ھمکو اس مغربی تہذیب کی ضرورت نہیں ھے - ھمکو اس موجودہ مادی تعلیم کی بھی ضرورت نہیں ھے - ھمکو اس نئی معاشرت کی بھی ضرورت نہیں ھے - ھمکو "ترقی یافتہ" ملکی قوانین اور نظام کی بھی ضرورت نہیں - ھم اوس وقت کیا برے تھے جب ھمارے غریب بھائی بادشاھوں کے سامنے اپنے پھٹے کپڑوںمیں جاکر انہیں مبہوت کردیتے تھے ؟ ھم اوس زمانہ میں کیا برے تھے ' جب ھمارے امیر اونٹ کی مہار پکڑے ' اپنے ملازم کو اوپر سوار کیے ' بیت المقدس کے سے باعظمت اور عیسائیوں کے محبوب مقام کی فتح کے لیے داخل شہر ھوئے تھے ؟ ھم اوس وقت کیا برے تھے ' جب ھمارا ھر فرد راہ خدا میں مجاھد تھا - جب ھم میں سے کسی کو ملک میں احتیاج نہ ھوتی تھی ' بلکہ کل ملک کا خراج ھمارے بیت المال کو ملتا تھا ؟ جب ھم خرمی پر زندگی آسودگی سے بسر کرتے تھے ' اور جب ھم علم کی بنیاد اخلاق اور روحانیت پر رکھتے تھے ' جس سے ھمنے ایک طرف تو روحانی طاقت سے اوھام باطلہ کو فنا کر دیا تھا ' اور دوسری طرف مادی راحت کی ضروری چیزیں فراھم کر لی تھیں -

کیا ھمارے وہ پرانے عمامے اور عبائیں ھمکو چست سے چست کام کرنے میں مانع ھوتی تھیں ؟ کیا ھم اونھیں پہنے ھوئے بوردھابست اور فرانس اور اسپین تک نہیں پہونچے تھے ؟ کیا ھماری اس قدیم معاشرت نے دنیا کو پاکیزہ و طیبہ اور صاف بود باش نہیں سکھا دیا ؟ کیا حرمت نسوان اور اعانت یتیمان و بیکساں میں ھمسے کوئی دوسری قوم بڑھسکی تھی ؟ کیا ھمارا سادہ اور قرآنی قانون ھماری ھر ضرورت کے لیے کافی نہیں ھوگیا تھا ؟ کیا اس تمام عالم میں باوجود اس ترقی عقل سیاسی و مادی کے کوئی حکومت ایسی قائم ھو سکی جو مساوات ' حریت ' اخوت کے اصولوں پر اس مضبوطی اور خوبی سے قائم ھوئی ھو ' جیسی حضرت عمر (رض) کے وقت میں تھی ؟ کیا وہ پہرا جو اسلام نے ھمارے نفسوں پر مقرر کردیا تھا ' اوس قانونی گرفت اور پولیس کی روک تھام سے کمزور اور کم اثر تھا جو آج ھمپر مسلط ھے ؟ نہیں - ھم کو کچھہ نہیں چاھیے سوا اسلام کے - اسلام ! اسلام ! اسلام ! ھمارے ھر مرض کی دوا اسلام - اسلام کا ھمارے اوپر کسقدر احسان ھے ؟ اسلام کا دنیا پر کسقدر احسان ھے ؟ ھم اسلام سے پہلے کیا تھے ؟ جانور - اسلام نے ھمکو کیا بنا دیا ؟ انسان - دنیا اسلام کے پیشتر کیا تھی ؟ تماشہ گاہ - اسلام نے دنیا کو کیا بنا دیا ؟ دار العلم والعمل - جبتک مسلمانوں میں اسلام کی محبت رھی - جبتک اونھوں نے اسلام کی سچی اور دلسے پیروی کی ' اوسوقت تک اونھوں نے زوال نہیں دیکھا - وہ آپسمیں بھی لڑے - انھوں نے ظلم بھی کیا - لیکن جبتک اونکا عقیدہ بجا رھا - جبتک وہ باوجود ذاتی عناد اور بشری کمزوریوں کے اسلام کے دلدادہ رھے - اوسکے اصولوں کا احترام کرتے رھے - اسوقت تک انھوں نے نیچا نہیں دیکھا - اسلام نیچا دیکھنے کی چیز ھی نہیں ھے - اوسکی ساخت ھی صناع عالم نے ایسی رکھی ھے کہ ھر چیز سے بالا اور بلند رھے - جس شخص میں اسلام کی روح ھے وہ پست نہیں ھوسکتا - اوسکی گردن کسی کے آگے جھک نہیں سکتی - روحانیت پر کوئی مادی چیز غالب نہیں آسکتی - کیا روح کو کوئی توپ کے گولے سے اڑا سکتا ھے ؟ کیا وہ قوم جسمیں اسلام کی روح ھو توپ و تفنگ سے فنا کی جا سکتی ھے ؟ نہیں - مگر چاھیے تو اسلام کی روح - اگر وہ نہیں تو کچھہ نہیں - مسلم بلا اسلامی روح کے بد ترین انسان ھے - مسلمان اسلامی روح کے ساتھہ افضل الناس ھے - میں آیندہ کی عیسائیت اور اسلام کی دوبارہ معرکہ آرائی کو اپنی دوربین آنکھوں سے دیکھہ رھا ھوں - میری روح اس اندیشہ سے لرز جاتی ھے کہ مبادا اوس وقت بھی مسلمانان عالم اسلامی روح سے معرا نہ ھوں - مسلمانوں میں اگر اسلامی روح نہیں تو وہ کمزوروں سے بھی مغلوب ھوجائینگے - اگر اونمیں اسلامی روح ھے تو وہ کسی طاقت دار سے طاقت دار قوت سے بھی مغلوب نہ ھونگے -

گذشتہ سے سبق

اگلے زمانہ میں جو سبق ملا وہ تاریخی واقعات ھیں - کیا اس زمانہ کے قریب قریب ھر معرکہ میں یہ نہیں ھوا کہ مسلمان تعداد میں کم - فوجی ساز و سامان میں کم - قواعد و ضوابط فوجی سے بے خبر - پھر بھی فتح اونھی کے ھاتھہ میں رھتی تھی ؟ وہ کون قوت تھی جو (ضرار) کو ایک نیزہ ھاتھہ میں لیکر ننگے بدن ' ایک تیغ و تبر اور زرہ بکتر سے مسلح جوان کے مقابلہ پر آجانے کیلیے اکساتی تھی ؟ اور وہ کون سی قوت تھی جو قبل اسکے کہ غنیم کی تلوار اسکے ننگے بدن پر گرے ' اسکے نیزے کی نوک سی انی کو زرہ بکتر کے پار پہونچا دیتی تھی ؟ یہ وھی اسلامی روح کی قوت تھی -

پھر وہ کون قوت تھی جو فاقوں پر فاقہ کرنے کے بعد بھی اسلامی مجاھدین میں اسقدر زور باقی رھنے دیتی تھی کہ شراب خوار اور لحم الخنزیر سے پر شکم غنیم پر غالب آجاتے تھے ؟ وھی اسلامی روح تھی -

اور وہ کون اخلاقی جرأت اور اولو العزمی تھی جو حضرت خالد کو بحالت ایک معمولی سپاھی کے اوسی جان نثاری اور شیردلی پر آمادہ و مستعد رکھتی تھی ' جیسی بہ حیثیت ایک کمانڈر ان چیف اور سپہ سالار افواج کے اون میں تھی ؟ یہ بھی وھی اسلامی روح تھی -

ھماری آنکھوں کے سامنے ایک حسرتناک اور عبرتناک واقعہ یہ پیش آیا کہ عین اوسوقت ' جب غنیم دار السلطنت اسلامی کے دروازے پر ھے ' ایک سپہ سالار اور ایک وزیر معزول کیا گیا ' لیکن اوسکے لیے مادی قوت کی ضرورت پڑی اور اوس فعل نے ایسے نازک وقت پر بھی عداوت ذاتی کی آگ بھڑکا دی - اور کتنوں نے اوس عزل کے انتقام کے جوش میں وطن فروشی تک پر تیاری کرلی - ترکوں پر اس سے زیادہ نازک وقت پھر پڑ نہیں سکتا ' جو اسطرف پڑا ' پھر بھی اونمیں ایکا نہ ھوا - پھر بھی وہ ذاتی عناد کو دبا نہ سکے - سلطنت کا بڑا حصہ ھاتھہ سے نکل گیا ' مگر باھمی جنگ و جدل موقوف نہ ھوئی -

مستقبل

اچھا ' اب یہ ھو چکا ھے - باب مسیحیت بھی مسلمانوں کے ھاتھہ سے گیا - البانیہ بھی گیا - سکندر ذوالقرنین کا وطن بھی گیا - سلطان

کے لیے کون سي تہذیب چاهیے اور اس تہذیب کے دبانے کے لیے کون مذهب یا کون قوم مناسب هے ؟ میں مسلمان هوں - محض پیدائشی مسلمان نہیں - بلکه میں سمجھتاهوں که اگر میں کسي مذهب کا پابند هوسکتا هوں تو اسلام هي کا - اگر میري گردن کسي کے آگے عاجزانه جھک سکتي هے تو وہ خدا هے ' اور خدا بھي وهي جو ان صفات کا هو :

هو الله الذي لا اله الا هو ' عـالم الغیب و الشهادہ ' هو الرحمن الرحیم - هو الله الذي لا اله الا هو ' الملک القدوس السلام المومن المهیمن العزیز الجبـار المتکبر - سبحان الله عمـا یشرکون - هـو الله الخالق الباري المصور له الا سماء الحسنی ' یسبح له ما في السماوات و الارض ' و هو العزیز الحکیم -

اگر مذهب ضروري هے تو اسلام کے سوا کوئي نهیں

اگر میں کسي انسان کا ایسا معتقد هوسکتا هوں که اسکے ارشادات کو بلا چون و چرا قبول کروں ' تو اوس انسان کا ' جو حقیقي طور پر رحمت للعالمیں تھا - جو واقعي اکمل البشر اور افضل الناس تھا - جسکا سر دنیا کے گراں قدر و بلند مرتبه شخصوں سے بھي بلند تھا - میں مسلمان هوں - مسلمان هونے پر مجھے فخر هے - اور میري دلي آرزو یه هے که میں تمام دنیاکو نعرۂ لا اله الا الله محمد رسول الله لگاتے سنوں - میں اسکا اقرار کرتا هوں که میرے لیے اس سے زیادہ اور کوئي خوشي کي بات نہیں هوسکتي که کل ایشیائي اور افریقي باشندے مسلمان هوجاویں - مسلمان سے هرگز میرا مطلب آجکل کے مسلمان نہیں هیں - بلکه قرون اولی کے مسلمان - ایسے مسلمان جو عمل صالح سے مسلمان تھے -

ایسے مسلمان جنکي زندگي ' جنکي موت ' جنکی نیکیاں ' اور جانفروشیاں ' سب اپنے الله کے لیے تھیں - جو بیکسـوں پر رحم کرتے تھے - یتیموں کي مدد کرتے تھے - سچ بولنا جنکا شعـار تھا - دوسروں کے لیے خود تکلیف اوتھانا جنکا شیوہ تھا - جو جانوروں تـک پر ظلم کے روا دار نه تھے - جو کسي موقع پر انصاف سے نه هٹـتے تھے - جو راہ حق پر نه صرف اپني جانیں بلکه کل اپنے خانـدان کي جانیں اور مال نثار کردیتے تھے - جنـکي جرات اخلاقي و جسمالي دونوں اعلی ترین مرتبه پر تھیں - الغرض میں ایشیا اور افریقه کیا ' کل دنیا کا مسلمان هوجانا چاهتا هوں - سچے دل سے چاهتا هوں - اور اسمیں جو کوشش هو ' اسے کرنے کیلیے موجود هوں - لیکن اس کے ساتھه هي میں یه نہیں کہتا که اور پیغمبروں میں عظمت اور بزرگي نه تھي - میں تو " لانفرق بین احد من رسله " کا قائل هوں - رام هوں ' یا کرشنا - شیو هوں ' یا بدھا - یه سب وہ گراں قدر لوگ تھے ' جنکي عظمت جسقدر هم کریں کم هے - اگر ایشیا کے سب باشندے محمد عربي (صلعم) کا پیرو اپنے کو نہیں کہنا چاهتے ' تو همیں یه تو نه چاهیے که اونکو آگے کرنے سے محض تعصب کي بنیاد پر پس و پیش کریں ؟

یه سب کو معلوم رهنا چاهیے که اسلام کے اصول عالمگیر هوگئے هیں - اور بالاخر وهي کل بني نوع انسان کے اصول هونـگے - اگر وہ ترقي پذیر رها اور کمال ترقي تک پهونچا -

ایسي حالت میں اوس سے تعصب رکھنا خود اپنا نقصان کرنا هے - ور اگر اسوقت یه امر قابل لحاظ نه هو ' تب بھي یه دیکھنا تو ضرور هے که کون قوم ' یا کس مذهب کے پیرو اسوقت مادي تہذیب کا کامیابي سے مقابله کرسکنے کي اهلیت رکھتے هیں ؟ جو قوم یا جو مذهب اسکي امید دلائے ' اوس کو کل ایشیا و افریقه کو بلکه دنیا کے کل اوس حصے کو ' جو روحانیت کے عنصر کو تہذیب سے مفقود هونے دینا نه چاهے ' اوسي قوم اور اوسي مذهب کو آگے کرکے استقلال ' تحمل ' اور دلسوزي کے ساتھه حمایت کرني چاهئے -

میں جو خیالات جاپان کی بابت رکھتا هوں ' وہ میں ظاهر کرچکا ' لیکن اگر روحانیت پسند باشندگان عالم یه سمجھتے هوں که جاپانیوں کي قوم اور بودہ مذهب هي مادي تہذیب و ترقي کا مقابله کرکے روحانیت کا بول بالا کرسکتا هے ' اور روحانیت پسند قوموں کو غلامي سے آزاد کرا سکتا هے ' تو بلا پس و پیش میں کہونگا که مسلمانوں کو بھي فوراً چاهیے که جاپان کو آگے کرکے اوسکي حمایت کیلیے کمر بسته هوجائیں -

اب تنگ دلي ' تعصب ' اور بیجا جنبه داري کا وقت نہیں هے - جاپان اگر عالم گیري کي همت رکھتا هے ' تو اوسے بیشک میدان میں آنا چاهئے ' اور روحانیت کے مقصد کو اوتھانا چاهئے - بهر صورت اب وقت خواب کا باقي نہیں رها -

روحانیت بالکل مغلوب هو رهي هے - اگر اب بھي اوسکا تحفظ نه کیا گیا ' تو پھر کامیابي محال نہیں تو هزار چند زیادہ دشوار هو جاویگی -

هم مسلمانوں کو همارے خدا نے خیرالامم کہا هے - اسلیے سب سے زیادہ همارا فرض هے که هم اس حالت کو محسوس کریں - اور بني نوع انسان کے شرف کو برقرار رکھیں -

وقت کا سـوال

مسلمـانوں کے لیے سوال اب یه نہیں هے که تـرک جئیں یا نه جئیں - عرب زندہ رهیں یا نه رهیں - اونکے لیے سـوال اب یه نہیں هے که ایڈریا نوپل رهے یا نه رهے - قسطنطنیه رهے یا نه رهے - اونکے لیے اب اسکا سوال بھي نہیں رها که یورپ سے اسلام خارج هو یا نه هو ' اور افریقه میں اسـلامي سلطنت خود مختار باقي رهے یا نه رهے - یه عظیم الشان مسئله اونکے لیے خارج از فکر هے -

بغداد میں خلافت کے چراغ کو گل کردیا تھا - اور قطع نظر ان امور کے جنـگ صلیب یه اول هي نہیں هوئي -

مسلمانوں کي شان یه هے که مصیبت پر ثابت قدمي دکھا دیں - اونکے جوش شجاعت اور فیض سخاوت ' دونوں کو مصیبتوں کي حالت میں ترقي هوتي هے -

مسلمان بلا شبه شکست کھا گیے هیں - مگر کیا اونکي همت بھي توت گئي هے ؟ کیا وہ مایوس بھي هوگیے ؟ کیا انهوں نے

لا تقنطوا من رحمت الله

کے جادو اثر اور جان بخش ارشاد کو فراموش کردیا هے ؟

اسطرف مجھے غریب مسلمانوں سے ملنے کا اتفاق هوا تو مجھے یقین کامل هوگیا که ابھي مسلمانوں کے دل مردہ نہیں هوگئے - ابھي اونمیں اسلام کي محبت موجود هے -

اگر اسلام کي خدمت کا شوق کم هوا هے تو هم ایسے مسلمانوں میں ' جن پر مغربي عنصر غالب آگیا هے -

افسوس هے تو یه که وہ بچارے مسلمان جنمیں اسلام کا درد هے مادي تہذیب سے نا بلد هیں - وہ یه نہیں جانتے که کسطرح وہ حسن و خوبي سے آج کل اسلام کي خدمت کرسکتے هیں - اونمیں اب بھي ایسے جوانمرد نکلینگے جو اسلام کے لیے توپ کے منه میں گھس جاویں - اپني سمجھه کے موافق وہ هر طرح کي اسلام کي خدمت کرنے کو تیار هیں -

لیکن اونکو چونکه مادي تہذیب سے واقفیت کم هے اسلیے وہ بہترین صورت مدد کي سونچ نہیں سکتے -

اور هم لوگ جو سونچ سکتے هیں اونکو شراب و کباب سے بلکه

عروج پر پہنچا دیجاڑیے تو رهي دنیا کے کاربار کے چلانے میں زیادہ کام آسکتي ہے -

مگر ایشیا کي قو میں بیدار بهي تو هوں - ایشیائي تہذیب کا زنگ بهي تو دفع هو -

میں جانتا هوں که لوگ اسے فیناٹزم Fane tessm اور جنون کہینگے - میں جانتا هوں که اس حالت بربادي و تباهي میں یه بات منه سے نکالنا بہتوں کو هنسا دیگا - لیکن میں کہے بغیر نہیں رهسکتا که ایشیا کو عروج دینے کا مادہ سب سے زیادہ اسي قوم میں ہے' جس نے مذهب اسلام اختیار کیا هو - عیسائیت کے "مذهب مخالف" " fiaith antayonisdic " هي میں عیسائي تہذیب کی جگه لینے کا مادہ ہے -

صرف اسلام هي جامع روحانیت و مادیت ہے

(۲) مسلمانوں کا خمیر هي ایسا تیار کیا گیا ہے که اونمیں قوم اوسط هونے کي قابلیت هو' اور جو عیسائي مادیت اور هندوں کي روحانیت کے بین بین ایک تہذیب قائم کر سکے - میں عرض کرچکا هوں که تنہا روحانیت سے کام اسلیے نہیں چلسکتا که مقابله خالص مادیت سے ہے -

اگر ایک چور کوئي مال لیے جا رہا هو' تو پہلا کام تو یه هونا چاهیے که مال رکها لیا جاے اور قوت مادي سے کام لیا جاے - اوسکے بعد پهر چاهیے که چور کي درستي اخلاقي کے لیے اوسپر روحاني اثر ڈالا جاے که وہ چوري کا ارادہ هي نه کرے' اور اپنے پڑوسي کو امن سے سونے دے -

روحانیت بہت اعلی چیز ہے - مگر مادي ترقي کے بغیر هم روح کي برتري قائم نه رکهه سکینگے -

همارا تمدن سادہ رہے - هم تجارت میں بهي بہت ترقي نه کریں - همکو اسلیے روپیه کي بهي بہت ضرورت نه هو که هم قناعت پیدا کریں' اور کشاکش زندگاني کو زیادہ شدید نه بننے دیں - لیکن جب همارے اوپر دفعتاً اوس طرح چهاپه مارا جایگا' کا جسطرح طرابلس کے عربوں پر مارا گیا تها' تو هم کیا کرینگے ؟

یورپ کا آج حال یه ہے که یورپ کے علاوہ افریقه' ایشیا' امریکه' کہیں کوئي ایسي زمین وہ چهوڑنا نہیں چاهتا' جہاں کے لوگ' اور جہاں کا مال اوسکے تنازع للبقاء میں معین هو -

مذاهب هند اور مقابلۂ مادیت

ایسي حالت میں هم اکیلي روحانیت کو لیکر چاٹ نہیں سکتے - جاپان مادي تہذیب کو اختیار کر رہا ہے' مگر مجهے اندیشه ہے که اوسکا بهي وهي حال هوگا جو عیسائیوں کا هوا - روحانیت مفقود هو جاویگي' انسانیت ختم هو جاویگي' اور انسان ایک ایسي کل بنجا ویگا جو روپیه اور سامان عیش نفس ڈهالا کرے - میں یه اسوجه سے نہیں کہتا که میں بدہ مذهب کي روحاني قوت سے بے خبر هوں - عیسائي مذهب کي اور بدہ مذهب کي روحانیت میں کچهه بہت فرق نوعیت کا نہیں - هاں بدہ مذهب کي روحانیت عیسائیت سے ارفع اور ارجمند ہے - مگر دونوں کي روحاني حالت اس جہاں کون و فساد کے لیے مناسب نه تهي - جسطرح مادیت نے عیسائي روحانیت پر غلبه کر لیا' اور عیسائي تہذیب محض خود غرضي اور بہیمیت کي طرف منتقل هوگئي' اوسي طرح مجهے اندیشه ہے که بدہ مذهب کي روحانیت کا بهي یهي حال هوگا - جاپان اپني شخصیت خاص قائم رکهکر ترقي نہیں کر رہا ہے' بلکه مغربي رنگ میں اپنے کو رنگ رہا ہے' اور چونکه اسوقت اوسے کامیابي هوگئي ہے' اسلیے وهي رنگ اختیار کرلینے کي اور بهي رغبت هوگي - مسلمانان ترکي بهي اوسي رنگ پر آرہے تھے' مگر اونکے تو قدرت کي جانب سے ایک طمانچه سخت رسید هو گیا - لیکن جاپان کامیاب هوا' اور روس کو اوسنے معقول سبق دیدیا' جسکا اثر حکمت اور روباهیت سے جلد ضائع کیا جا رہا ہے' مگر پهر بهي جاپان کي کامیابي میں شک نہیں' اور اوسکو مغربي رنگ اختیار کرنے پر وہ کامیابي کافي ترغیب دیسکتي ہے' بلکه دیرهي ہے - ابهي کئي دن هوے که شاہ جاپان کي قتل تک کي سازش کا اظہار هوا تها - یه بهي مغربي رنگ ہے - هندؤں کي تہذیب بهي بہت اعلی اور فلسفیانه ہے - اونکي روحانیت درجه کمال کو پہونچي هوئي ہے - لیکن روحانیت کے کمال پر پہونچنے کا نتیجه یه ہے که مادي ترقي قبول کرنے کي قابلیت صحیح نہیں رهي ہے - هندوستان کے الوالعزم مدبر امکاني کوشش هنود کے اصلاح تمدن کي کر رہے هیں - هندوستان کے مسلمانوں کي نسبت هنود نے بہت کچهه مادي رنگ حاصل کیا ہے - لیکن اگر غور سے دیکهیے تو هندونکے لیے رکاوٹیں حد سے زیادہ هیں - جنکا هزار برس میں بهي پوري طرح سے دفع هونا آسان نہیں -

اصل یه ہے که هندونکي تہذیب زمانۂ موجودہ کے بالکل خلاف ہے - اور یه کسیطرح آسان نہیں نظر آتا که هندوں کي قوم مادیت اور روحانیت' دونوں سے فائدہ حاصل کرے - پس اگر کوئي قوم مادیت کے مقابلے کے لیے باقي رهتي ہے تو وہ وهي ہے جسکو مادي تہذیب نے ابهي ابهي روندا ہے - میں پهر کہونگا - اور پهر کہونگا - که مادي تہذیب کے مقابله کے لیے' نہیں مادي تہذیب کو نیچا دکهانے کے لیے' مسلمانوں سے زیادہ کوئي قوم موزوں نہیں -

اونمیں وہ روحانیت ہے جو مادیت سے ساز کر سکتي ہے' اور جسپر پهر مادیت غالب نہیں آسکتي - اگر ذرا برابر بهي اسبات کي کوشش کي جاوے که اپني حالت قائم رہے -

اسلام ایسي معمولي تعلیم نہیں دیتا که کوئي ایک گال پر طمانچه مارے تو دوسرا اوسکي طرف پهیر دو -

وہ یه بهي نہیں کہتا که سوئي کے ناکے سے اونٹ کا پار هوجانا آسان ہے لیکن مالدار آدمي کا بہشت میں جانا آسان نہیں -

مسلمان یه آبہت ساني سے کرسکتے هیں که اپني تہذیب اسلامي اور ایشیائي پر قائم رهیں اور پهر بهي یورپ کے هم سطح آجائیں -

اونمیں ذات پات چهوت اچهوت کے جهگڑے کہاں هیں ؟ اونمیں خود کشي اور باد شاہ پرستي کي خرابیاں کہاں هیں ؟ آجکل یورپ نے جمهوري اصول اختیار کر رہا ہے - اور تجربه نے یه بتا دیا که ظلم کو روکنے کے لیے اس سے بڑهکر کوئي طریق حکومت نہیں -

پهر مسلمانوں سے بڑهکر جمهوریت پسند اور کون هو سکتا ہے ؟ هر مسلمان کے خمیر میں ڈما کرٹزم Dmocratisim هونا چاهیے -

مسلمان هي ایک ایسي قوم ہے جو غیر اسلامي اصول حکومت سے مستغني هو سکتي ہے -

اصل میں موجودہ تہذیب قائم هي اسلامي اصول پر هوئي تهي لیکن چونکه عیسائي مذهب میں تہذیب کے اخلاقي حالت پر بجا رکهنے کا سامان نه تها' حضرت مسیح نے تہذیب و معاشرت کے اصول منضبط نه کیے - اسلیے عیسائیوں میں وہ اسلامي تہذیب آکر بالکل مادیت هوگئي' اور اب اسکو اسلامي تہذیب کیا' خود عیسائي تہذیب کہنا بهي غلطي ہے -

ابتو یه تہذیب بیسویں صدي کي تہذیب ہے - جسکي بنیاد بالکل اصول ضروریات Ulltorean Prinsiph پر ہے -

اب ایشیائي قوموں کو یه دیکهنا ہے که ایسي تہذیب کے مقابلے

(عـــلانات)

دها ي ئ ن غ ار

بیگے تیموري تاجدار اور اسکے خاندان کي کیا شان تهي - اور غدر کے بعد کیا هو گئي - پهولوں کي سيج پر سونے والي شهزادیاں ظلم و ستم کے کانٹوں پر کیونکر سوئیں - آنکے معصوم بچوں نے کس کس کے طمانچے کهائے بهادر شاہ غازي اور انکے بال بچوں پر کیسي کیسي بپتائیں پڑیں - شهنشاہ هند کے بیٹوں اور نواسوں نے دهلي کے بازاروں میں کسطرح بهیک مانگي - اسکے سچے اور چشم دید قصے مضامین خواجه حسن نظامي میں بکثرت جمع کیے گئے هیں - یه مجموعه ڈهائي سو صفحه کا هے - جسمیں مضامین غدر کے علاوہ اور بهي بهت سے دلچسپ مضمون خواجه حسن نظامي کے هیں - قیمت صرف ایک روپیه -

اگر هندوستان میں انگریزی چراغ گل هو جائے

خدا نخواسته حکومت کا نهیں بلکه انگریزوں کي پهیلائي هوئي نئی روشن کا چراغ اگر گل هوجائے اور اهل هند اپنے قدیمي تمدن اور پراني روشني کے اصول کو اختیار کر لیں تو اسوقت نئي روشني کي بولتي هوئي تاریخ لسان العصر اکبر اله آبادي کے کلام میں جوں کي توں مل جائیگي - کلیات اکبر کا یه لا جواب مجموعه دو حصوں میں همارے هاں موجود هے - قیمت تین روپیه آٹهه آنے -

یـــورپ اپنے گهـــر میں رهے

ایشیاء و افریقه میں اسکا رهنا عقل اور فطرت کے خلاف هے - یه مقوله مصر کے زبردست بزرگ' اور تمام صوفیوں کے شیخ المشائخ کا هے جو انهوں نے اپني کتاب مستـقبل الاسلام میں لکها هے - اس کتاب میں ایسي دل کو لگنے والي پیشین گوئیاں هیں که مسلمان علی الخصوص ایشیائي آنـکهه دیکهکر باغ باغ هو جاتي هے - اسکے اردو ترجمه کا نام اسلام کا انجام هے - قیمت چار آنے -

زار روس کي هتـ ڑیاں

اس کا بهید شیخ سنوسي کے رسالوں میں هے جسمیں ظهور حضرت امام مهدي اور شهنشاہ انگلستان کے مسلمان هونے اور آئنده زمانه کے هولناک انقلابات کي سچي پیشین گوئیاں هیں -

حصه اول ۴ آنه - حصه دوم کتـاب الامر ۴ آنه - حصه سوم فیضان ۸ آنه -

هندوستـــان میں جهـــاد

سلطان محمود غزنوي نے سومنات میں کیونـکر جهاد کیا - اسکے چشـم دید منظر روزنامچه خواجه حسن نظامي میں ملینگے جسمیں سـفر بمبئي سومنات کاٹهیاواڑ گجرات وغیرہ کا دلچسپ تذکرہ هے - قیمت ۸ آنه

محدث گـنگوهي کي گرفـ اري

عارف و فاضل حضرت مولانا رشید احمد محدث گنـگوهي رحمة الله علیه غدر کے زمانه میں کیونکر گرفتار هوئے اور آنپر کیا کیا گزري اسکا ذکر انـکي نئي سوانح عمري میں هے - یه کتاب نهیں هے حقائق و معارف کا عظیم الشان خزانه هے - با تصویر قیمت ایک روپیه ۸ آنه - اسرار مخفي بهید - ۴ آنه ترکي فتـح کي پیشین گوئیاں قیمت دو پیسه - دل کي مراد قیمت ۱۰ آنه - رسول کي عیدي قیمت ۲ آنه

یه سب کتابیں کارکن حلقه نظام المشائخ دهلي سے منگائیے -

کوت اور ترازرس Troutsers کي شکلین دیکھنے سے فرصت نہیں - همپر بدقسمتي سے یورپ کي تہذیب کا سکه اسقدر بیٹھه گیا ھے که ذرا برابر بھي اوس سے انحراف کریں تو شرمندہ هو جاتے هیں -

معلوم تو یه هوتا ھے که مغرب نے همارے جسم هي کو نہیں بلکه هماري روح کو بھي مغلوب کرلیا ھے -

اگر یورپ همسے یه کہے که اسلام یورپ میں رهنے کے قابل نہیں - تو هم بھي فوراً کہدینگے که ترکوں کو یورپ سے نکلر اور ایشیا میں آکر انگلستان کي پرورش سے زندگي بسر کرنا چاهئے ! !

اگر یورپ همسے یه کہے که اسلام جمہوریت کے ساتھه نہیں چلسکتا تو هم بھي فوراً یه تسلیم کرلیں گے که ایران اور ترکي میں جو اندوہ ناک انقلابات هوے' وہ اوسي وجه سے هوے ! !

یه تو بڑے بڑے معاملات هیں - هماري افسوس ناک حالت تو یه ھے که هم ذراسے ٹب میں پاني بھر کر نہانے کو' باوجود اسکے که وہ طب اور سائنس کي رو سے قطعاً مضر اور گندہ طریقه ھے' صرف اسلیے پسند کرتے اور اختیار کرتے هیں که یورپ میں وہ رائج ھے -

افسوس که هم میں هي اسکي قابلیت تھی که هم اپني تہذیب کو پھر بلند مرتبه پرپہونچاتے ' اور اپنے ملک - اپنے مذهب - اپني قوم کے عروج کے طریقے نکالتے - لیکن هماري حالت یه ھے که هم اپنے آپ کو بھول گئے هیں - اور اسپر فخر کرتے هیں که هم مہذب بھي اگر سمجھے جاتے هیں تو اس حالت میں که مغرب کي بُري اور بھلي هر طرح کي تہذیب پر کاربند هوں -

میں نے ایک غزل کہي تھي - اوسکا ایک شعر یه تھا :

برا هو اس محبت کا - بھلا هو حسن دلکش کا
میں اپنے آپ سے گم هوں مگر میرا پتا تم هو

آخر کے " بھلا " کو بھي " برا " کہکر' مسلمانوں کي حالت کے مطابق اسے بنا سکتے هیں -

مادي تہذیب کي اس نمایشي دلاویزي اور عقل فریبي نے مسلمانوں کو خود اپنے سے بھلا دیا ھے - اور مغربي تہذیب کا نشان انکے لیے بھي قائم کردیا ھے - وهي معیار تہذیب و انسانیت ھے -

مولانا ! یاد رکھیے که قادر حقیقي هم هي لوگوں سے شدید بازپرس کریگا که همنے اُن دلدادگان اسلام کي حمایت کیوں نه کي ' جو اسطرح سے اسلام کي خدمت کو تیار تھے -

آپ نے جو پالیسي اختیار کي ھے اور جس عظیم الشان خدمت کو اپنے ذمے لے لیا ھے' وہ یقیناً اصلي اور صحیح علاج ھے - آپ مسلمانوں میں مذهبي روح پھونکنا چاهتے هیں ' اور معارف قران کے ذریعه سے -

بیشک اوسکا' اثر هوگا - بلکه بہت کچھه هو چکا ھے' لیکن وقت اسکا مقتضي ھے که اسکے اثر کو ضائع نه کیا جاے اور کوئي عملي کام شروع کردیا جاے -

میري خدام کعبه کي اسکیم Scheme کو بھي آپ نے ڈال رکھا اور میرے پاس ٹھیک مسودہ بھي نہیں ھے -

کچھه کرنا ' اور جلد کرنا ضروري ھے - آپ یه تو دیکھیں که آپ تو ایک بہت بڑا کام کر رھے هیں رهیں یعني " الهلال " کي روشني هند میں پھیل رهي ھے - میں تو بیکار هو رها هوں - کچھه تو کروں - خدام کعبه کي اسکیم چلے تو اُسي کام کو کروں -

جو پین اسلامک Pan. Islamic انجمن کي مالخولیائي اسکیم تھي اوسے بھي بھیجتا هوں - ملاحظه فرمائیے - آپ تو اوسپر نه هنسینگے' مگر هندوستان کے نوے فی صدي مسلمان اوسکو پڑھکر مجنون ضرور کہینگے - وہ کہیں گے که عمل میں لانے والي چیز نہیں - اچھا نہیں - اور پھر نہیں - اور پھر نہیں - شاید وہ وقت بھي آجاے که وہ قابل عمل هوجاے - جو چیز فوراً عمل کي هو اوسے کرنا چاهیے -

بہر حال کچھه کرنا چاهیے - پھر اوٹھیے - اب دیر کیا ھے ؟ سونچ کیا ھے ؟ انتظار کیا ھے ؟

والسلام

الهــــلال

پیش نظر امور سے یه عاجز غافل نہیں - گذشته آٹھه ماہ سے شب و روز یہي فکر دامنگیر رهي ھے - لیکن میري نظر اور پہلوؤں سے پڑ رهی تھي - میں اُس بہترین طریق عمل ' اور ایک نقطۂ کار کا متلاشي تھا ' جسکے چاروںطرف اپني موجودہ صدها ضرورتیں جمع هوسکیں - بہر حال جو کچھه سونچنا تھا' سونچ چکا هوں ' اور رحمت الهي کا شکر کرتا هوں که اُس نے اپنے فضل وکرم سے راہ سوجھا دي ھے - آیندہ نمبروں میں اسکي توضیح دیکھه لیجیے گا - آجکي اشاعت کے مقالات افتتاحیه گویا اسي کي تمہید میں - آپکي اسکیم " خدام کعبه " بھي شائع کر دیتا هوں - وما توفیقي الا باالله - علیه توکلت والیه انیب -

	روپیه	آنه	پائي
اهلیه قاضي محمد حسین صاحب محله جهنڈا کلاں	۳	۱۱	٦
سید محمد یوسف میاں محله جهنڈا کلاں	۱۵	-	-
سید حسین احمد میاں محله جهنڈا کلاں	۵	-	-
چند مسلمانان شاهجهانپور	۲	۹	-

بذریعه سید بشارت علي و سید مظهر امام صاحب

هنسلي نقرئي ایک - کنگن نقرئي ایک جفت - بالي نقري ۹ عدد - جهومر نقري ایک - بتانا نقري ایک جفت - چهلا نقرائي ایک جفت - جوشن ایضاً ایک جفت - آرسي ایک - انگوتهي نگدار ایک - پاندان برنجي ایک معه بودرچو - حصه برنجي خرد و کلاں ایک - کمور برنجي ایک - سالي ملیگیا ایک - برنجے ایک - لوٹا برنجي ایک - پاندان معه بودوجه ایک - پاندان مدور ایک - بورجه مه مسي ۵ عدد - ایضاً رکابي خرد و کلاں بدهنا و بدهني - ایضاً ۵ عدد - کٹورہ مسي ایک - گلاس الیومونیم ایک - کهرے بلم‌سري دوعدد - گهڑي جیبي کهنه ایک - سگریت کیس دوعدد - تسبیح ایک - سولي لیس ایک - سولي مخمل ایک - انٹا ایک - بیپک ایک - چاقو ایک - صافه ایک - اچکن جامداني ایک - عهد نامه معه جرداں ایک - کتاب از قسم ناول گیارہ جلد - گلوبند سرخ ایک - رجب علي سوداگر بکس ایک - نقد — ۱۵ ۵ -

بذریعه ڈاکٹر فضل شاه صاحب جهت پت — ۱۰۱ ۷ •

	روپیه	آنه	پائي
جناب عبد العمید خاں صاحب	۵	•	•
خان بهادر سردار لشکر	۱۰	•	•
حاجي کریمداد خاں	۵۰	-	-
معرفت جناب خانصاحب منشي عزاز الدین	۹	-	-
کریمداد ملازم هسپتال	۱	۱	-
منشي صوبه خاں برینچ پوستماستر	۳	-	•
منشي فیض محمد خان کرد اور قانونگوں	۸	۸	•
مرزا محمد حسن عرائض نویس	۲	•	•
جناب ڈاکٹر فضل شاه	۱۰	-	-
سید عبد الخالق	۳	-	-
بقایا رقم جو که پہلے چندوں سے بچي تهي	۲	۱۵	•

بزرگان ٹیٹا گڑه - کلکته دو گهڑیاں جیبي - و نقد — ۳۵۵ ۱۴ •

	روپیه	آنه	پائي
جناب خلیل الرحمن صاحب باقر گنج - بانکي پور	٦	٦	•
بزرگان جموئي ضلع مونگیر بذریعه محمد یعقوب صاحب	۱۳۰	-	•
عبد القادر صاحب ضلع ڈیره غازي خاں	۲۰	•	-
بذریعه حبیب النبي خانصاحب صولت	۳	•	-
بزرگان صاحب بگان بمقام کالي گهاٹ بذریعه نعمت صاحب مستري	٦۰	۱	٦
ایس - ایم - پیارے صاحب از مخدوم پور - گیا	۴۱	-	-
ایک خاتون از دیار پور - سوهاگ پور بذریعه سید احمد صاحب (علیگڈه)	۱۹۵	-	-
بزرگان برهل گنج ضلع گورکهپور بذریعه سید محمد قاسم صاحب کلرک تهانه	۱٦	۱۲	۹
جناب چودهري اعجاز رسول صاحب ردولي	۲	-	-
بزرگان بایزید پور ضلع مونگیر بذریعه شمش الهدی صاحب	۱٦	۱۲	-
شیخ محمد عطا الله صاحب طالب علم اٹاوه	۳	•	-
نبي بخش - خدا بخش صاحب بستي مونڈي خان هوشیارپور	۲۵	۲	-
نذیر الدین صاحب نعماني ردولي	۵	•	-

برادران هنود و اسلام ریاست جبرکهاري ضلع همسرپور بذریعه جناب منشي عبد الرحمن صاحب و فخر الحسن صاحب — ۲۵۰ - -

(به تفصیل ذیل)

چنده متفرق جو عید گاه میں بقر عید کو

	روپیه	آنه	پائي
وصول هوا	۱۲	۱۲	٦
منشي عبد الوحید صاحب معه اهلیه خود	۳	۱۰	•
منشي عبد العزیز صاحب معه اهلیه وپسرخود	۷	•	•
بابو سعید احمد صاحب ڈاکٹر شفاخانه ریاست	۱۴	۷	•
جناب والده صاحبه ڈاکٹر صاحب ممدوح	۱۰	•	•
منشي عیوض علي صاحب پیشکار	۱	۱۲	٦
منشي احمد حسین صاحب کمال الدوله	۱	۱۰	•
منشي بهوري خانصاحب	۱	۱۴	•
منشي عبد الباسط صاحب	۴	٦	•
مرزا احمد حسین صاحب سرشته دار حضور دربار	۲	•	•
منشي رجب علي خانصاحب منصرم پیماش	۱	۵	•
نجف خانصاحب سوار	•	۱۳	•
منشي فخر الرحمان صاحب	۹	•	٦
مولا بخش صاحب سوداگر	۱۱	۸	•
سید سرفراز علي صاحب سوداگر	۲	•	•
منشي رسول خانصاحب افسر دیم	۴	۱۲	•
منشي صادق حسین خانصاحب سب انسپکٹر پولیس	٦	•	•
شمس الدین صاحب سوداگر مهوبا	۱	•	•
قوم چنده جو مبله ریاست جرکهاري میں وصول هوے	٦	۸	٦
عبد الجلیل خانصاحب عرف پول خان	۵	•	•
چهوٹے خانصاحب سپاهي	۲	۸	•
امام خانصاحب سپاهي	۳	۱	•
رسولی هرن باز صاحب	•	۱۱	۳
منشی امیر الله خانصاحب اهلمد اپچنٹی معه اهلیه خود	۵	٦	•
منشی عبد الکریم صاحب سرشته دار ریاست	۵	•	•
بیگم صاحبه مدارالمهام صاحب	۲	•	•
والده صاحبه حافظ یوسف علی	۱	•	•
حکیم مهر خانصاحب حکیم ریاست	۱	•	•
منشی عبد المجید صاحب مورمال	۴	•	•
منشی احمد جان صاحب باگول	۱	۹	•
منشی امجد علی صاحب	۱	•	•
مولوي محمد ابراهیم صاحب مجسٹریٹ درجه سویم	۱	•	•
جگن خانصاحب ٹهیکدار آبکاري	۲	•	•
شیخ الهی بخش صاحب سوداگر	۳	•	•
سید باقر حسین صاحب	۱	۹	•
میر اصغر علی صاحب اورسیر	۱	•	•
شیخ غازي صاحب تماکو فروش	۱	•	•
منشی بهادر خان صاحب مدرس انگریزي	۱	•	•
دیوان شیخ محمد صاحب	۱	•	•
سید عبد الرحیم صاحب حضور دربار	۱	•	•
حکیم احمد حسین صاحب حضور دربار	۲	•	•
شیخ مداري خلیفه چررنی	۱	•	•
محمد خانصاحب	۱	•	•
رمضان صاحب	۱	•	•
مرزا واجد بیگ صاحب ٹهیکدار تعجورت	۱	•	•
منشي ارشاد حسین خانصاحب مورمال	۱	•	•
منشي عبد الحکیم صاحب سب انسپکٹر پولیس	۲	•	•

فهـــرست

زراعانـــهٔ دولت علیهٔ اسلامیـــه

(۱۸)

ان الله اشتري من المومنين انفسهم و اموالهم ' بان لهم الجنه

بقیه فهرست اسماء بزرگان موضع بیگون' جنکي مجموعي رقم ۸ - ۲۱۲ بذریعه جناب ولي محمد صاحب عباسي ' ساکن ادے پور' وصول هوئي اور فهرست نمبر ۱۳ میں شائع کي گئي تهي -

	پائي	آنه	روپیه
سبحان نیورا	۰	۰	۱
حمان مرتوال	۰	۸	۰
فاصل مرتوال	۰	۰	۱
الله بخش هانسي وال	۰	۰	۱
امیر حسنا - چوهان	۰	۶	۰
اصلم الدین چوهان	۰	۱۰	۰
قامتو چوهان	۰	۸	۰
نعمت گوري	۰	۰	۱
قادر اجمیري	۰	۸	۰
الله رکها مرتوال	۰	۸	۰
محمد ولد قاسم هانسي وال	۰	۸	۰
نبي بخش هانسي وال	۰	۰	۱
الله رکها اجمیري	۰	۸	۰
الله بخش ولد داؤد لاهوري - بیگون	۰	۰	۱
الله رکها ولد نورا هانسي وال	۰	۸	۰
رمضو ولد فاصل چوهان	۰	۰	۱
الله بخش ولد کریم بخش	۰	۱۰	۱
چهوٹو اجمیري	۰	۸	۰
کریم چاندن	۰	۰	۱
راجو	۰	۰	۱
رسول	۰	۰	۲
فاصل	۰	۰	۱
الله بخش	۰	۰	۳
نبي بخش پٹیل	۰	۰	۲
هاشم جان والا	۰	۰	۱
داؤد بهابجوري	۰	۰	۱
نورا جان والا	۰	۰	۵
حسنا ولد میرو	۰	۰	۲
ڈپٹو	۰	۸	۰
نبي بخش کدواسا والا	۰	۰	۱
للو	۰	۰	۱
گوٹو ولد قادر	۰	۰	۱
نبي بخش	۰	۰	۴
نورا پٹیل	۰	۰	۱
دهولا	۰	۸	۰
نبي بخش ولد امام بخش نداف بیگون	۰	۰	۱
چاندو	۰	۰	۱
امام بخش چوني بیگون والا	۰	۱۳	۱
تالو	۰	۰	۱
رحمان ولد میرو	۰	۸	۰
شهاب الدین چهپه بیگون	۰	۰	۵
کریم بخش	۰	۰	۱
جمال الدین	۰	۰	۱
اسحاق	۰	۰	۴
مسماة فاطمه بیوه نورا	۰	۴	۰
ابراهیم نیلگر بیگون	۰	۰	۲
حسنا	۰	۰	۴
پیر بخش	۰	۰	۵
غریب	۰	۰	۱
خدا بخش	۰	۰	۱
خواجو	۰	۰	۱
خواجو بهلوارۂ والا	۰	۶	۰
نبي بخش	۰	۴	۰
گدا سچا	۰	۰	۲
الله نور سمرگندہ والا	۰	۰	۱
قدرت الله خان کوتوال	۰	۰	۵
دوست محمد خان همدرد سپاهي بیگون	۰	۰	۲
دراز خان	۰	۰	۳
گلاب خان ولد نبي بخش	۰	۰	۲
نصر محي خان	۰	۸	۰
اکبر خان	۰	۰	۱
پیرخان ولد مدح خان	۰	۰	۱
منیر خان	۰	۰	۱
چاند خان	۰	۴	۰
عزیز خان	۰	۰	۱
لعل خان	۰	۰	۱
ناتهو سارکر بیگون	۰	۰	۱
عالم کاغذي	۰	۲	۰
الله بخش مصور	۰	۰	۱
محمد ڈولر والا	۰	۰	۲
حسنا آهنگر	۰	۰	۱
مستان شاہ	۰	۰	۱
چهوٹو ورق ساز	۰	۰	۱
رحیم بخش بهبوجه	۰	۸	۰
رحمان سوزگر	۰	۸	۰
حسن شاہ صاحب جفت فروش	۰	۸	۰
نبي بخش جعفر	۰	۴	۰
بهورا شاہ جعفر	۰	۰	۱

اسمائے بزرگان شاهجهانپور جنکا چندہ ... ... ۱۵۶ - بذریعه جناب مولوي سید محمد نبي صاحب وکیل شاهجهانپور وصول هوا اور فهرست نمبر ۱۲ میں شائع کیا گیا -

	پائي	آنه	روپیه
سید محمد غلام رباني صاحب میاں محله جهنڈا کلاں	۰	۰	۲۰
سید رفیق حسن صاحب محله خلیل	۰	۰	۵
حکیم سید جمیل الدین صاحب محله نجو خلیل	۰	۰	۲
همشیرہ سید محمد حسن صاحب میاں محله غلیري	۰	۰	۵
سید محمد حسین صاحب میاں محله جهنڈا کلاں	۰	۰	۱
عنایت احمد خاں صاحب محله غلیري	۰	۰	۱
محمد کشور علي خاں صاحب محله تارین بهادر گنج	۰	۰	۵
سید مشرف علي میاں محله جهنڈا کلاں	۰	۰	۵
سید عبد الحکیم میاں محله جهنڈا کلاں	۰	۰	۱۰
اهلیه سید محمد نبي میاں محله جهنڈا کلاں	۰	۰	۵۰
اهلیه سید غلام رباني میاں محله جهنڈا کلاں	۶	۵	۱۰
همشیرہ سید غلام رباني میاں محله جهنڈا کلاں	۰	۰	۴۷

	پائي	آنه	روپيه
نورن باچر والا	•	۲	•
گیو شتر سوار	•	۲	•
نور بیگ	•	۲	•
مهر خانصاحب شتر سوار	٦	•	•
خدا بخش صاحب	٦	•	•
جهنگي باجے والا	•	۱	•
رمضان تلنگا	٦	•	•
دیوان خان تلنگا	•	۱	•
مسماۃ برتي بهو فیل خانه	•	۱	•
شیخ روشن صاحب	•	۲	•
کهري صاحب	•	۱	•
شیخ نتهو صاحب	•	۲	•
رسول بخش صاحب	•	۱	•
مرزا فوجي صاحب	۲	•	•
مرزا بشارت صاحب	•	۱	•
چهوٹے خانصاحب	۲	•	•
یوسف خانصاحب گوله انداز	•	۴	•
غازي خانصاحب چابک سوار	•	۲	•
شیخ کلو گوله اندار	•	۲	•
نور خانصاحب سپاهي	•	۲	•
نور خانصاحب سپاهي	•	۲	•
دایم خانصاحب سپاهي	•	۱	•
بدلو سیقل گر	۲	•	•
باسط سپاهي	۲	•	•
شیخ اسمعیل صاحب	•	۵	•
شیخ بشارت	•	۵	•
بادل خانصاحب سپاهي	۳	•	•
یعقوب بیگ گوله اندار	•	۳	•
مرزا بشارت بیگ صاحب	•	۴	•
شیر علي صاحب عطر فروش	•	۴	•
علي مرزا صاحب گوله انداز	•	۵	•
دایم خانصاحب پهلوان	•	۸	•
مرزا اچهن بیگ صاحب	•	۴	•
مرزا خاتم بیگ صاحب	•	۴	•
مرزا کریم بیگ	•	۸	•
محمد شیر خانصاحب مدرس	•	۲	•
رمضان بیگ صاحب	•	۲	•
فتح خانصاحب	•	۱	•
علي خانصاحب بلم بردار	•	۱	•
منو خانصاحب	•	[illegible]	•
نتهو خانصاحب	•	[illegible]	•
مدار حسین بیگ صاحب	•	۱	•
شیخ غازي صاحب	•	۱	•
رضا بیگ صاحب	۲	•	•
منو بیگ صاحب	۲	•	•
محمد بیگ صاحب	۲	•	•
وزیر قهار صاحب	•	۱	•
نبي بخش صاحب	•	۲	•
قادر بیگ	•	۳	•
رجب قهار	•	۱	•
حافظ فقیر محمد صاحب	•	۲	•
پٹهو صاحب	•	۱	•

	پائي	آنه	روپيه
گلاب خانصاحب	•	۲	•
چهوٹے خانصاحب	•	۱	•
مدو خانصاحب هرن باز	•	٦	•
مظفر حسین صاحب چوکیدار	•	۱	•
غلام اکبر خانصاحب مختار	•	۴	•
شیخ عبد الله صاحب سپاهي	•	۲	•
حسین خانصاحب سپاهی	•	۲	•
دین محمد صاحب سپاهی	•	۲	•
شیخ خیراتی روشن چوکیدار	•	۸	•
نجف خانصاحب چوکیدرے	•	۴	•
غازي خانصاحب برقنداز	•	۲	•
سري بهشتی	•	۱	•
نبو صاحب سپاهی	۱	۱	•
شیخ عثمان	•	۴	•
امیر خانصاحب مور دربار	•	۴	•
عبد الرشید صاحب مختار	•	۴	•
شیخ الهی بخش صاحب سوار	•	۴	•
حاجی اله دین صاحب	•	۴	•
میر بخش - شترخانه	•	۱	•
عیدو سبزي فروش	•	۲	•
سبقول سبزي فروش	•	۲	•
مان خانصاحب افسر دیم	•	۴	•
پٹو خانصاحب	•	۲	•
امام باجے والا	•	۲	•
زوجه محمد امان خانصاحب	•	۱	•
چاند سپاهی	•	۱	•
به ذریعه شیخ چاند صاحب سپاهی	•	۳	•
منشی گلاب خانصاحب مور	•	۳	•
ٹونڈي رنگریز	•	۱	•
تانتي خلاصي	•	۱	•
کهري منشکا سطاسب	•	۲	•
پیر خانصاحب گوله انداز	•	۲	•
حسین بیگ منکا	•	۱	•
قربان علي سپاهي	•	۱	•
مرزا مداري بیگ صاحب	•	۲	•
بفاتي بساطي	•	۲	•
جمن منهار	•	۳	•
لعل محمد منهار	•	۱	•
شیخ بهوري	•	۴	•
عثمان خانصاحب طالبعلم	•	۴	•
گیو سائیس	۴	۱	•
پیٹو خانصاحب سپاهي	•	۴	•
مرزا ولایت علي بیگ	•	۲	•
جهسو خانصاحب سپاهي	•	۲	•
کالیخانصاحب سوار	•	۴	•
دللو سپاهي	•	۲	•
فقیري جمعدار تحصیل	•	۴	•
حسن خان وزن کش	•	۴	•
مان خانصاحب سپاهي	•	۴	•

نام	پائی	آنہ	روپیہ
منشی عبد الحمید صاحب سابق سب انسپکٹر	۰	۰	۱
منشی شہامت حسین صاحب طالب العلم	۰	۰	۲
سبزی فروشوںکی پنچایت سے وصول ہوے	۰	۰	۱۰
قاسم علی صاحب جمعدار نقار خانہ	۰	۴	۱
معرفت منشی وزیر خانصاحب پیشکار	۰	۰	۱۰
منشی عبد الرزاق صاحب مدرس	۰	۰	۲
سید محمد عباس صاحب تحصیدار ریاست بنکم گڈھ	۰	۰	۱
منشی عبد الکریم صاحب سب انسپکٹر پولیس ریاست بہادر	۰	۰	۱
منشی علی شیر خانصاحب سب انسپکٹر	۰	۰	۶
منشی عبد الرحمن خانصاحب ہڈ کانسٹبل ضلع ہودپور	۰	۰	۱
بہادر خانصاحب ٹھیکدار ہمیرپور	۰	۰	۱
شیخ عبد الغفور صاحب ہمیرپور	۰	۰	۱
شیخ لکھو صاحب شتر سوار	۰	۰	۱
مصاحب لوجن سینگھہ جودیو صاحب کرنیل افواج ریاست چرکھاری	۰	۰	۵
پنڈت درگا پرشاد صاحب سب انسپکٹر پولیس	۰	۰	۱
منشی کرشن گوپال صاحب	۰	۸	۰
پنڈت جگناتھہ پرشاد	۰	۰	۱
بلونت سنگھہ صاحب موٹر ڈرائور	۰	۴	۰
سید نیر حسن صاحب سپاہی	۰	۰	۱
عمرو حجن سوداگر تماکو	۰	۸	۱
نور محمد سبزی فروش	۰	۰	۱
راج بخش صاحب سبزی فروش	۰	۰	۱
شیخ بدلو صاحب سبزی فروش	۰	۰	۱
شیخ دموں صاحب سبزی فروش	۰	۰	۱
امیر خانصاحب خانساماں	۰	۰	۱
مسماۃ حسینی جان	۰	۰	۲
مسماۃ حیدری جان	۰	۰	۱
مسماۃ لعل جان	۰	۰	۱
مسماۃ نذیر جان	۰	۹	۱
مسماۃ بیگم جان	۰	۹	۱
مسماۃ مساں جان	۰	۱	۰
مسماۃ پریا والدہ رمضان	۰	۸	۰
مسماۃ جنی	۰	۸	۰
مولوی نور خانصاحب اہلمد	۰	۸	۰
احمد حسین صاحب	۰	۰	۱
رمضان علی صاحب عطر فروش	۰	۸	۰
اعزاز حسین صاحب مختار	۰	۶	۰
محمد خانصاحب قوال	۰	۸	۰
حکیم محمد رضی صاحب اہلمد	۰	۶	۰
شیخ محمد صاحب اہلمد	۰	۸	۰
خیراتی خانصاحب ٹھیکدار	۰	۸	۰
منشی عبد اللطیف صاحب قاضی شہر	۰	۸	۰
ہدایت اللہ خانصاحب ہمسرپور	۰	۸	۰
حاکم سبزی فروش	۰	۴	۰

نام	پائی	آنہ	روپیہ
پیر بخش صاحب	۰	۴	۰
سبسی صاحب نابینا	۰	۱	۰
رمضان علی صاحب خانساماں	۰	۴	۰
منشی رضا بیگ صاحب جمعدار	۳	۶	۰
شیخ فجو برقنداز جنگ خانہ	۰	۴	۰
شیخ روضن صاحب	۰	۴	۰
مولا بخش صاحب چوڑی والا	۰	۴	۰
شیخ الہی بخش صاحب سوار	۰	۴	۰
شیخ عیدو صاحب	۰	۴	۰
شیخ خیراتی سائیس	۰	۴	۰
شیخ حسین سپاہی	۰	۲	۰
پیر بخش صاحب	۰	۲	۰
مہر خانصاحب	۶	۲	۰
مولا بخش صاحب بلم بردار	۰	۱	۰
مصطفی کونچوان	۹	۱	۰
جناب سداری صاحب	۳	۰	۰
منشی بہادر خانصاحب مدرس اردو	۰	۲	۰
رمضان صاحب	۰	۱	۰
شیخ کلو صاحب	۰	۲	۰
آغا صاحب ملنگا	۶	۲	۰
رسول خانصاحب ملازم شفاخانہ	۰	۱	۰
بہادر خانصاحب	۰	۲	۰
علی حسن صاحب	۰	۲	۰
اسمعیل خانصاحب	۰	۲	۰
شیخ فجو صاحب گھر گنور	۰	۴	۰
والدہ لعل خانصاحب	۰	۴	۰
لیاقت حسین صاحب گولہ انداز	۶	۲	۰
سید محمد حسین صاحب	۰	۴	۰
ٹانٹی مومن صاحب	۰	۲	۰
مہر خانصاحب	۶	۱	۰
دلو بہشتی	۰	۱	۰
شیخ شبراتی صاحب رنگساز	۰	۲	۰
شیر خانصاحب گولہ انداز	۰	۴	۰
نور خان ولد غازی خان گولہ انداز	۰	۴	۰
دان خانصاحب گولہ انداز	۰	۲	۰
احمد خانصاحب سپاہی	۰	۲	۰
شیخ عبد القادر صاحب محافظ دفتر	۶	۰	۰
خدا بخش صاحب	۰	۴	۰
مسماۃ نورن	۰	۴	۰
رسول خانصاحب سپاہی	۰	۶	۰
شیخ الہی ڈنکا نواز	۰	۲	۰
شیخ عبد اللہ صاحب عطار	۰	۲	۰
حافظ شیخ سمر صاحب	۰	۴	۰
والدہ عبد الرحمن صاحب	۰	۱	۰
بہول خانصاحب	۰	۴	۰
شاہ خان خانصاحب	۰	۱	۰
کلو خان صاحب بگنلہ ماوڑی کارڈ	۰	۴	۰
سوین تلنگا	۰	۲	۰

	پائي	آنه	روپیه
شمشیر خانصاحب وزن کش	۰	۰	۱
شیخ سبحان وزن کش	۰	۲	۰
رستم خانصاحب وزن کش	۰	۸	۰
شیخ منیم صاحب وزن کش	۰	۴	۰
شیخ خدین صاحب وزن کش	۰	۲	۰
مداوي صاحب وزن کش	۰	۲	۰
شیخ عثمان سپاهي	۰	۴	۰
اسمعیل خان ولد پیرخان	۰	۴	۰
گھسے باجے والا	۰	۱	۰
گل خانصاحب کابلي	۰	۲	۰
تاج محمد صاحب کابلي	۰	۱	۰
بهورا	۰	۲	۰
رمضان وفاتي	۰	۱	۰
ظهور الله صاحب	۰	۲	۰
شیخ اکرام صاحب	۰	۱	۰
پیر خانصاحب جمعدار	۰	۴	۰
للو منشي صاحب	۰	۱	۰
خدا بخش چوکیدار	۰	۱	۰
دختر نصب علي صاحب	۰	۲	۰
پیر خانصاحب سپاهي	۰	۱	۰
ملو رنگریز	۰	۱	۰
حاکم رنگریز	۰	۱	۰
عبدل خیاط	۰	۱	۰
عمر صاحب	۰	۱	۰
رمضان فراش	۰	۱	۰
نتهائتن ڈمریدار	۰	۴	۰
بشارت بیگ صاحب	۰	۲	۰
بدهو صاحب	۰	۱	۰
رحیم صاحب	۰	۱	۰
ایک مسلمان	۰	۲	۰
خواجو صاحب	۰	۴	۰
سید برکت علي صاحب	۰	۲	۰
میر صاحب	۶	۰	۰
مان خانصاحب سوار	۰	۴	۰
سید برکت علی صاحب چرکهاري	۰	۲	۰
شیخ رحیم صاحب	۰	۲	۰
میر خانصاحب جمعدار پولیس	۰	۲	۰
مرزا متهو صاحب	۰	۱	۰
مرزا چنگی صاحب	۰	۱	۰
شیخ سبحان صاحب	۰	۱	۰
میکو صاحب	۶	۰	۰
مرزا حسو صاحب	۰	۱	۰
وزیر خانصاحب سوار	۰	۴	۰
شیخ امیر تلنگا	۰	۱	۰
قاسم علی صاحب	۰	۱	۰
مهر خانصاحب سپاهی	۰	۲	۰
شیخ چاند	۰	۲	۰
ایک مسلمان	۰	۲	۰
رحم خانصاحب تلنگا	۰	۰	۱
فقیري صاحب	۰	۴	۰
منشی عبد الحکیم صاحب طالب علم	۰	۱۲	۰
والده صاحبه فخر الرحمان خان محرر	۰	۰	۱
اهلیه صاحبه فیض محمد	۰	۰	۱
محمد خانصاحب سپاهی	۰	۴	۰

	پائي	آنه	روپیه
مولا بخش	۰	۲	۰
زوجه حیات خانصاحب	۰	۲	۰
فجو حجام	۰	۴	۰
لالی حجام بذریعه امام خان	۰	۲	۰
محبوب بخش صاحب ٹهیکدار	۰	۰	۱
محصول منی آرڈر	۰	۸	۲

	پائي	آنه	روپیه
جناب عبد الکریم صاحب کوهیمه (آسام)	۰	۰	۲۰۰
جناب سید محمد حبیب الحق صاحب شیخو پوري	۰	۰	۲
جناب عبد العزیز خانصاحب سهسرامي	۰	۰	۵
جناب وحید الحق صاحب ستملپور	۰	۰	۷
جناب محمد یوسف صاحب اورسیر جلیسر	۰	۰	۱۷
بذریعه جناب عبد العزیز صاحب اورسیر لوئیلم	۰	۰	۵
جناب منشي نور محمد صاحب ٹهیکه دار	۰	۰	۲۰
جناب غلام حیدر خانصاحب	۰	۰	۵
جناب بابو کیسر دام صاحب	۰	۰	۵

	پائي	آنه	روپیه
بذریعه جناب سید قطب الدین مگنر - هسوا - گیا	۰	۱۰	۳۸
(به تفصیل ذیل)			
بزرگان موضع هسوا ضلع گیا	۰	۴	۲۶
,, بهبنور ,,	۹	۰	۷
,, پالي خورد ,,	۰	۲	۳
,, منگهولي ,,	۳	۳	۲

	پائي	آنه	روپیه
بذریعه جناب ابو طاهر محمد طاهر حق صاحب بهار - پٹنه			
(به تفصیل ذیل)			
بزرگان موضع کوسي ضلع گیا	۰	۰	۷۲
,, گودر هزاري باغ	۰	۰	۲۵
ایک بزرگ جنکا نام ظاهر کرنے کي اجازت نهیں	۰	۰	۳
ایک بزرگ از کید گنج - اله باد	۰	۰	۱

	پائي	آنه	روپیه
بذریعه جناب احمد سعید صاحب افضل گڈه - بجنور	۰	۴	۵۹
(به تفصیل ذیل)			
امام بخش منتري قصاب مانیا والا	۰	۰	۱
عظمت الله پٹواري والا	۰	۰	۱
منشي حبیب الله	۰	۰	۱
حکیم مُولا	۰	۸	۰
حبیب الله ولد محمد بخش	۰	۴	۰
علي محمد ولد الهي بخش	۰	۸	۰
ننهے ولد خدا بخش	۰	۴	۰
رفعتي حجام	۰	۴	۰
خدا بخش قصاب	۰	۶	۰
ننهے رنگساز	۳	۸	۰
رحمت الله ولد الهي بخش	۰	۰	۳
بشیر احمد میگهپور	۰	۰	۱
آصف آباد	۰	۴	۱
احمد سعید صاحب	۰	۰	۲۰
ننهے ولد ایزد بخش	۰	۸	۰
مولا بخش رنگساز	۰	۲	۰
عبد الرزاق صبوحه	۰	۸	۰
محبوب علي	۰	۴	۰
مولا بخش نداف	۰	۸	۰
حجو نداف	۰	۲	۰
کالو نداف	۰	۲	۰
کریم بخش نداف	۰	۲	۰

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين — القرآن الحكيم

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad.

7-1 McLeod street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL-HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly " " 4-12.

مدیر مسئول و محرر خصوصی

مولانا ابو الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

عنوان تلغراف

« الہلال »

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

جلد ۲ — کلکتہ: چہار شنبہ ۱۵ جمادی الاولی ۱۳۳۱ ہجری — نمبر ۱٦

Calcutta Wednesday, April 23, 1913.

فہرست

— * —

تصاویر

— * —

تلغراف خصوصي

— * —

(قسطنطنیہ ۲۲ - اپریل) ۱۹ تاریخ کو ھماري وزارت کا ایک جلسہ ھوا ' جسمیں تمام اتحادي شریک تھے - ۲۳ - رایوں سے برخلاف ۱۲ - کے قرار پایا کہ " عربي زبان " کے مسئلے کو اھل عرب کی دیرینہ خواھش کے مطابق منظور کرلیا جاے - نیز یہ کہ بیروت ' دمشق ' اور مکۂ معظمہ میں بہت جلد سرکاري یونیورسٹیاں قائم کي جائیں - آپنے اپنے خطوط میں اسکي خواھش کي تھي پس یہ خوشخبري برادران اسلام کو پہنچا دیجیے - خدا ترکوں اور عربوں کے اتحاد سے نئے دور اسلامي کا افتتاح کرے -

مصباح

شذرات

—:◯✱◯:—

شمس العلما مولانا شبلي نعماني

اور مسئلۂ " الندوہ "

— * —

(مسلم گزٹ) لکھنو میں منشي اعجاز علي کاکوروي برادر منشي احتشام علي صاحب ' اور منشي اسحاق علي کاکوروي ایڈیٹر الناظر کي دو تحریریں نکلي ھیں ' جنمیں رسالہ الندوہ کے موجودہ ایڈیٹر مولوي عبد الکریم صاحب مدرس دارالعلوم کے ایک مضمون " جہاد " کي نسبت بعض واقعات و حالات درج کیے ھیں -

مجھکو سب سے پہلے اس واقعہ کي نسبت خود مولانا شبلي نے الہ اباد سے ایک خط میں صرف اسقدر لکھا تھا کہ " الندوہ میں ایک سخت مضمون جہاد کے متعلق نکلا ھے جو ندوہ کے مقاصد کے خلاف ھے "

اس سے زیادہ اسمیں کچھہ نہ تھا اور یہ شاید چار پانچ مہینے کي بات ھے -

میں نے اسکے بعد ایک دو مرتبہ الندوہ کے پرچے دفتر میں تلاش کراے مگر معلوم ھوا کہ یا تو وہ پرچہ نہیں آیا ' اور آیا تو اب نہیں ملتا -

اسکے بہت عرصے کے بعد لکھنو سے ایک صاحب کي مراسلت آئي جس میں اس مضمون کي تائید تھي ' میں نے انکو خود اس مضمون کا خط لکھا تھا کہ " جہاد کی نسبت میرا جو

اطلاع

(۱) اگر کسي صاحب کے پاس کوئي پرچه نه پہنچے' تو تاریخ اشاعت سے دو هفته کے اندر اطلاع دیں' ورنه بعد کو في پرچه چار آنے کے حساب سے قیمت لي جائیگي -

(۲) اگر کسي صاحب کو ایک یا دو ماه کے لئے پته کي تبدیلي کي ضرورت هو تو مقامي ڈاکخانه سے بندوبست کرلیں' اور اگر تین یا تین ماه سے زیاده عرصه کے لئے تبدیل کرانا هو تو دفتر کو ایک هفته پیشتر اطلاع دیں -

(۳) نمونے کے پرچه کے لئے چار آنه کے ٹکٹ آنے چاهیں یا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -

(۴) نام و پته خاصکر ڈاکخانه کا نام همیشه خوش خط لکھیے -

(۵) خط و کتابت میں خریداري نمبر کا حواله ضرور دیں -

(۶) مني آڈر روانه کرتے وقت کوپن پر نام ' پورا پته ' رقم ' اور نمبر خریداري (اگر کوئي هو) ضرور درج کریں -

نوٹ — مندرجه بالا شرائط کي عدم تعمیلي کي حالت میں دفتر جواب سے معذور هے اور اس وجه سے اگر کوئي پرچه یا پرچے ضائع هوجائیں تو دفتر اسکے لئے ذمه دار نه هوگا -

(منیجر)

شـــرح اجـــرت اشتـــهـــارات

—*—

میعاد اشتہار	في صفحه	في کالم	نصف کالم	نصف کالم سے کم
ایک هفته ایک مرتبه کے لئے	۱۵ روپیه	۱۰ روپیه	۷ ½ روپیه	۸ آنه في مربع انچ
ایک ماه چار مرتبه "	۵۰ "	۳۰ "	۲۰ "	۷ آنه " " "
تین ماه ۱۳ " "	۱۲۵ "	۷۵ "	۴۵ "	۶ آنه " " "
چهه ماه ۲۶ " "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۷۵ "	۵ آنه " " "
ایک سال ۵۲ " "	۳۰۰ "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۴ آنه " " "

(۱) ٹائیٹل پیج کے پہلے صفحه کے لیے کوئي اشتہار نہیں لیا جائیگا - اسکے علاوه ۳ صفحوں پر اشتہارات کو جگہه دیجائیگي -

(۲) مختصر اشتہارات اگر رساله کے اندر جگہه نکال کر دیے جائیں تو خاص طور پر نمایاں رهیں کے لیکن انکي اجرت عام اجرت اشتہارات سے پچاس فیصدي زائد هوگي -

(۳) همارے کارخانه میں بلاک بهي طیار هوتے هیں جسکي قیمت ۸ آنه في مربع انچ هے - چهاپنے کے بعد وه بلاک پهر صاحب اشتہار کو واپس کردیا جایگا اور همیشه انکے لئے کارآمد هوگا -

شرائـــط

(۱) اسکے لئے هم مجبور نہیں هیں که آپکي فرمایش کے مطـــابق آپکو جگہه دیں ' البته حتي الامکان کوشش کي جاے گي -

(۲) ایک سال کے لئے اشتہار دینے والوں کو زیاده سے زیاده ۴ اقساط میں ' چهه ماه کے لئے ۲ اقساط میں ' اور سه ماهي کے لئے ۳ اقساط میں قیمت ادا کرني هوگي اس سے کم میعاد کے لئے اجرت پیشگي همیشه لي جائیگي اور وه کسي حالت میں پهر واپس نهوگي -

(۳) منیجر کو اختیار هوگا که وه جب چاهے کسي اشتہار کي اشاعت روک دے' اس صورت میں بقیه اجرت کا روپیه واپس کردیا جاے گا -

(۴) هر اُس چیز کا جو جوے کے اقسام میں داخل هو' تمام منشي مشروبات کا ' نحش امراض کي دواؤنکا اور هر وه اشتہار جسکي اشاعت سے پبلک کے اخلاقي و مالي نقصان کا ادنی شبهه بهي دفتر کو پیدا هو' کسي حالت میں شائع نہیں کیا جاے گا -

نوٹ — کوئي صاحب رعایت کے لئے درخواست کي زحمت گوارا نه فرمائیں - شرح اجرت یا شرائط میں

البلاغ

— * —

اقترب للناس حسابهم وهم في غفلة معرضون !

لوگوں کے نتائج اعمال کا وقت قریب آ لگا ، لیکن اسپر بهي وہ غفلت میں سرشار اور اللہ کے طرف سے منهہ موڑے هوے هیں ! !

— * —

استجیبوا لربکم من قبل ان یاتی یوم لا مرد لہ من اللہ ، مالکم من ملجا یومئذ و مالکم من نکیر - فان اعرضوا ، فما ارسلناک علیهم حفیظا - ان علیک الا البلاغ (۴۲ : ۴۶)

اے غافل لوگو ! اُس فیصلہ کن دن کے آنے سے پہلے اپنے خدا کا کہا مان لو ' جو اُس کے طرف سے اعمال بد کے نتائج میں آنے والا ھے ' اور اُسکا ٹلنا ممکن نہیں - اُس دن نہ تو تمہارے لیے کہیں پناہ ہوگي ' اور نہ تم اپنے اعمال بد سے انکار ھي کرسکوگے !!

اگر اسطرح سمجها دینے پر بهي یہ لوگ روگرداني کریں تو (اے پیغمبر) ھم نے کچهہ تم کو اُن پر داروغہ بنا کر تو بهیجا نہیں ' تمہارے ذمے تو بس حکم الہي کا پہنچا دینا ھي ھے - ماننا یا نہ ماننا سننے والوں کا کام ھے -

— * —

ایڈریا نوپل جو حلفاء بلقان کي راہ کامیابي میں بظاهر آخري مانع کامیابي تها ' بالاخر مسخر هوگیا ' مع (جامع سلیم) کي مقدس محرابوں کے ' جنهوں نے دو صدیوں سے اپنے نیچے صرف سجدہ هاے نیاز ' اور زمزمہ هاے توحید و تکبیر هي کو دیکها تها ' اور مع اُن بلند اور عظیم الہیئتہ مناروں کے ' جن پر آج تک روزانہ اعلان و شہادت توحید کي ایک صدا بهي قضا نہ هوئي تهي - وہ فتح هوگیا ' حالانکہ همارے جوش و بیداري کا لشکر عظیم ابتک غفلت و سرشاري کے قلعہ میں محصور ھے اور عبرت اور تنبیہ کے پیہم هجوم ابتک اُسے مسخر نہیں کرسکے !! فیا حسرتا ! و یا ویلتا ! و یا ندما ! !

لمثل هذا یذوب القلب من کمد
ان کان في القلب اسلام و ایمان !

میں سفر میں تها جب میں نے اول بار یہ خبر سني - میں نے دیکها کہ اس خبر کي تصدیق کے بعد بهي دنیا ویسي ھي تهی ' جیسي اس سے پہلے - میں نے دیکها کہ ھم اپنے کاروبار میں مصروف ' اور اپني احتیاجات میں بدستور منہمک هیں - وقت پر کهانا کهاتے هیں اور وقت پر آرام دہ نیند کے انتظار میں بستروں کو تلاش کرتے هیں - زندگي کي مصروفتیوں میں کوئي تغیر نہیں هوا ' اور اپنے اندر بهي دیکها تو حالت ویسي ھي پائي ' جیسي کہ کل تک تهي - حالانکہ ھم میں سے کوئي بهي اس خبر کے سننے کیلیے طیار نہ تها -

میں نے سونچا کہ کیا کسي دن اسي طرح قسطنطنیہ کے مسخر هو جانے کي خبر آ جائیگي ؟ قسطنطنیہ کیا شے ھے ؟ میں نے سونچا کہ کیا ایک دن همارے آخري متاع عزت یعنے بیت جلیل خلیل اللہ اور مسجد مطهرۂ رسول اللہ پر بهي ملاعنۂ صلیب کے حملہ آور هوجانے کي خبر آجائیگي ' اور ھم اسي طرح اپني رفتار مدهوشي میں آگے بڑهجائیں گے ؟ فما ذا جری علی المسلمین ؟ و من لذي دفع بهم من علئین الی اسفل سافلین ؟

و لقد اخذناهم بالعذاب ' فما استکانوا لربهم و ما یتضرعون ! ( )

اور ھم نے ان لوگوں کو عذاب میں گرفتار کردیا پهر انکو کیا هوگیا ھے کہ اب بهي اپنے خدا کے آگے نہیں جهکتے ' اور اپني غفلت پر نہیں روتے ؟

جامع سلیم (ادرنہ) کا محراب و منبر

دنیا میں قوموں کیلیے بڑے بڑے کام هیں - بہت سي هیں جنکو اپنے ایوان حکومت اور تخت جلال کي آرایش کرني ھے - بہت سي هیں ' جنکو اپنے عظیم الشان متمدن شہروں ' اور اپني عالمگیر تجارت کي حفاظت مقصود ھے - بعض اپني قومي دولت و ثروت کے بڑهانے کي فکر میں هیں ' اور بعض خدا کي زمینوں پر قبضہ کرنے کے انتظام میں ' لیکن غور کرو کہ اب همارے لیے دنیا میں کیا کام باقي رهگیا ھے ؟ حکومتیں باقي نہیں رهیں کہ انکے دبدبۂ و سطوت کا نقارہ بجائیں ' دولت و ثروت کب کي جا چکي ھے ' اور جو رهچکي ھے ' وہ بهي برف آتش زدہ ھے - نئي زمینوں پر قبضہ کرنے کي فکر کیا کریں کہ جو چند گوشے اپنے ایام ذلت و نکبت بسر کرنے کیلیے باقي رهگئے تهے ' انکے لایق بهي نہ نکلے - تہذیب و تمدن کي جگہ وحشت و جہالت همارا مایۂ انسانیۃ سمجها جاتا ھے ' اور دنیا کي قوموں کي فہرست میں همارے نام کے ساتهہ " وحشي " اور " نا قابل حیات زندگي " کے القاب لکهے جاتے هیں ' کیونکہ اللہ کي زمین پر رهنے کے اب قابل نہیں رهے - ھم سے زمینیں چهین لیني چاهیئں ' اور جسقدر جلد ممکن هو ' همارے بار ذلت سے دنیا کو پاک کر دینا چاهیے - هماري تیرہ سو برس کي تاریخ کے بعد ' آجکل کي سرگذشت حیات صرف اتني هي باقي رهگئي ھے ! فیا للعار ! و یا للاسف ! ! و آہ ! آہ ثم آہ ! !

گلگونۂ عارض ھے نہ ھے رنگ حنا تو !
اے خون شدہ دل تو تو کسي کام نہ آیا !

هماري تمام متاع اقبال لٹ چکي ھے - ایوان حکومت ڈهہ رهے هیں ' اور تخت شاهي اُلٹ گئے هیں - اب همارے پاس کچهہ باقي رهگیا ھے ' تو بس یہي چند مسجدوں کي محرابیں هیں ' اور چند عبادت گاهوں کے صحن ' اور یا پهر وہ گنبد سبز ' جسکے نیچے دنیا کا سب سے بڑا انسان سو رها ھے !

لیکن آج ایڈریا نوپل کي جامع سلیم کے صحن میں بلغاریوں کے بوٹوں کي گرد اُڑ رهي ھے ' کون کہہ سکتا ھے کہ کل اور کیا کچهہ نہوگا ؟

پهر اے وہ لوگو کہ اپنے ایوان حکومت کي حفاظت نہ کرسکے ' کیا آج خدا کي عبادت گاهوں کي محرابوں اور اُسکي صداے توحید بلند کرنے کے مناروں کي بهي حفاظت نہ کوسکو گے ؟ ؟

* * *

اعتقاد ہے وہ واضح ہے - میں اسکو اصل اصول اسلامي اور بنیاد حیات شریعت سمجھتا هوں - رها وہ مضمون - اور ندوہ کے معـاملات ' تو جب تـک وہ پرچه دیکهه نه لوں ' کچهه نہیں کہه سکتا - آپ وہ پرچه بهیجدیں - "

مگر میرے پاس پرچه نہیں آیا ' اور پهر مجهے اسکا خیال بهي نہیں رها -

پچھلے دنوں لکهنو میں مولانا سے ملاقات هوئي تو یه ذکر نکلا - اس وقت بجاے واقعه کے تفصیلي حالات کے ' اصل موضوع پر کچهه گفتگو شروع هوگئي ' اور ایک بخاري عالم وارد لـکهنو آگئے - انسے میر زاهد کا تذکرہ شروع هوگیا ' پهر مولانا کرامت حسین صاحب آگئے - اور باتیں هونے لگیں ' اور اس طرح وہ بات درمیان هي میں رهگئي -

میں اس وقت سونچتا هوں تو اس واقعه کي نسبت میري معلومات ابتدا سے صرف اتني هي رهي هے ' اور اسي غرض سے میں نے یه تفصیل لکهي -

ان دو مضمونوں سے معلوم هوتا هے که " جب یه مضمون نکلا تو مولانا نے مقامي پانچ ممبروں کو جمع کیا اور انهیں دهمکي دي که اگر اس مضمون کے لکهنے والے کو سزا نه دوگے ' تو میں هز انر سے تمهاري شکایت کرونگا - پهر رزلیوشن کے لفظ میں اپني جانب سے بعض الفاظ بڑها دیے ' اور اس کمیٹي نے ڈپٹي کمشنر صاحب کو لکها که آپ جو سزا تجویز فرمائیں اسکے نافذ کردینے کیلیے هم طیار هیں -

پهر انتظامي جلسه هوا ' اور پہلي کار روائي کالعدم قرار پائي - اسپر هز انر کي چٹهي پہنچي ' اور اب چهه ماہ ملازمت ندوہ سے معطل کر دینے کي وهاں سے سزا تجویز هوئي هے "

اگر یه واقعي سچ هے تو اسمیں کوئي شک نہیں که همارے اعتقاد میں مولانا نے اور ان ممبروں نے نہایت سخت کمزوري دکهلائي - یه سچ هے که ندوہ کي حالت خاص طرح کي هو گئي هے - وہ برسوں ایک باغي جماعت سمجهي گئي ' اور اسکے کام کرنے والوں کو حیدر آباد بهاگنا پڑا یا مکه معظمه کے طرف هجرت کرني پڑي - یه بهي ضرور هے که مولانا جب ندوہ میں آے اور برسوں سعي و کوشش کي تو خدا خدا کرکے گورنمنٹ کا خیال بدلا ' اور اب اسکي زندگی اسکي بخشي هوئي زمین ' اور اسکے مقرر کیے هوے عطیے پر هے - لیکن با ایں همه اِن واقعات سے صرف یه نتیجه نـکلتا هے که اس مضمون کا الندوے میں نکلنا جو ندوے کا آرگن اور ایک محض تعلیمي جماعت کي آواز هے ' نا موزوں تها ' لیکن جب نکل گیا ' اور ایک غلطي جو هوني تهي هوگئي ' تو اب اسپر اسقدر گهبرانے کي کوئي بات نه تهي که ان واقعات تـک معاملے کو پهنچا یا جاے -

ان مضامین میں ظاهر کیا گیا هے که اس جلسے میں مولانا عبد الباري ' مولانا عبد الحي ' منشي احتشام علي ' اور مسٹر ظہور احمد بهي شریک تهے - معلوم نہیں ان صاحبوں نے کیا خیالات ظاهر کیے ؟ لیکن اگر یه سچ هے که اس کمیٹي نے گورنمنٹ کو فیصله کرنے کي دعوت دي تو مولانا عبد الباري سے مجهے نہایت تعجب هے جنهوں نے ویسراے کو اسقدر غضب آلود تار دیا تها ' اور اسپر میں نے بهي اظہار مسرت کا ایک تار انکي خدمت میں بهیجا تها ' نیز مولوي عبد الحي صاحب سے ' جو سید صاحب بریلوي کے خاندان سے هیں ' جنهوں نے سکهوں کے مقابلے میں جہاد کیا تها - پهر منشي احتشام علي سے ' جو لکهنو کے شیعه سني کے فتنے میں اسقدر قوم کا ساتهه دیچکے هیں که انکے لیے ایک نئي کربلا وقف کردي ' اور همیشه " جهنڈے " کے مسئلے میں بمقابله گورنمنٹ اپني جماعت کي سرپرستي فرماتے رهے - گو بد قسمتي سے اب عشرۂ محرم میں انهیں شہر سے باهر چلا جانا پڑا هے -

لیکن میں راے قائم کرنے میں جلدي نہیں کرسکتا - ایک بزرگ جسکے اخلاص ' آزادي خیال ' غیرت اسلامي ' اور جوش ملي کا مجهے بدیہیات جیسا یقین هے ' اور اسکي ایک نہیں ' بلکه بیسیوں شہادتیں میرے سامنے هیں ' جبتـک صحیح ذرائع یقین سے حالات معلوم نهو جائیں ' یقیناً اسکا مستحق هے که فیصله کرنے میں جلدي نه کي جاے -

میں نے اسي خیال سے ایک خط مولانا کیخدمت میں روانه کیا اور لکها که تمام واقعات اصلي سے اطـلاع بخشیے ' لیکن مولوي عبد السلام صاحب کے کارڈ سے معلوم هوا که مولانا سخت علیل هیں اور خط و کتابت سے مجبور -

مجهه کو بڑي هنسي آئي ' جب میں نے هز انر سر جیمس مسٹن بہادر کي اس بارے میں چٹهي پڑهي - انکے نسبت پرایوٹ سکریٹري لکهتے هیں که " هز انر اس بارے میں آپ لوگوں سے اتفاق کرتے هیں که هندوستان میں جہاد کے وعظ کي ضرورت نہیں ' خواہ وہ دفاعي هو یا غیر دفاعي "

لیکن میں هز آنر کو اطلاع دینا چاهتا هوں که وہ اسلامي جہاد کے وعظ کي ضرورت اور عدم ضرورت کا فیصله نہیں کر سکتے - وہ مسلمانوں کے حکمراں هیں ' لیکن اسلام پر حکمراں نہیں - بہتر هے که اس مسئله کے فیصلے کو هم هي پر چهوڑ دیں -

هفته جنـگ

اس هفته میں حلفاء بلقان کے باهمي تعلقات بگڑتے بگڑتے علانیه جنـگ و جدال اور کشت و خوں ریزي تـک پہنچ گئے ' اور ایسا هونا نا گزیر تها -

مقدونیا میں سروي ' بلغاریوں کے ساتهه بري طرح پیش آرهے هیں - بلغاري پارلیمنٹ میں وزیر اعظم نے اعلان کیا که اسکي اطلاع سروي حکومت کو دیدي گئي هے -

ریوٹر کو اطلاع ملي هے که کومانو اور انگري پلینیکا کے درمیان ایک بلغاري جتهے نے سروي سفر مینا پر حمله کیا ' جسمیں آٹهه سروي کام آئے - اس هفته میں کوئي معرکه نہیں هوا - التواء جنـگ کي بابت تحریري معاهدے کي خبر غلط تهي - هم نے پچهلي اشاعت میں اسکے تسلیـم کرلینے سے انکار کیا تها - دوسرے هي دن خود ریوٹر نے اسکا اعتراف کرلیا - صرف زباني طے هوا هے که ۲۳ - ماہ حال تـک جنـگ ملتوي رهیگي اور اگر ضرورت هوئي تو اسمیں اضافه بهي هوسکیگا -

حکومت جبل اسود نے اپنے تمام وکلا کو اطلاع دیدي هے که سقوطري کے معاوضے میں مالي معاوضه منظور نہیں کر سکتي ' کیونکه اس سے اهل جبل کے شاندار عزت (؟) پر حرف آتا هے ' مگر با ایں همه دول نے اصولي طور پر منظور کر لیا هے که جبل اسود کو ایک رقم بطور قرض دي جائے ' جسکي تعداد تیس هزار فرانـک هو ' اور جسمیں تمام دول یورپ شریک هوں - تفصیل ابهي غیر معلوم هے -

کہا جاتا هے که حلفاء بلقان نے دول کي مداخلت کو اس شرط پر منظور کر لیا هے که انکو جزائر ارخبیل (ایجین سي) کے متعلق مباحثے کا اختیار رهے گا - اطالیا کے نیم سرکاري اخبار (ٹریبیونا) کا بیان هے که یونان کے ساتهه جزائر لیمنس ' ساس ' چائس ' متیلین ' اور کوس کے الحاق پر اطالیا اعتراض کریگي -

ایڈریا نوپل کا حمله ' بلغاریا اور سرویا کي قوت کا آخري اور انتہائي ظهور تها - بلغاریا تو اس سے پہلے هي ختم هو چکي تهي - البته سرویا نے ملـکر اس حملے کو تقویت دي - اب تمام وقائع نگار اور یورپین پریس بلغاریوں اور سرویوں کي قوت کے خاتمے کا با صرار اقرار کرتے هیں -

جامع سلیم (ایدریا نوپل)

— * —

جو بقیہ یورپین ترکی میں ہماری آخری متاع عزت تھی ‘ لیکن بالاخر ہم سے چھین لی گئی ! !

غفلت سرشت انسان کا قاعدہ ھے کہ بہت سی مصیبتیں اسکے لیے اسقدر جگر دوز اور زهرہ گداز هوتی هیں کہ انکا تصور بھی کرتا ھے تو کانپ اتھتا ھے - لیکن پھر جب وقت آجاتا ھے ' اور وہ مصیبت سر پر آکر کھڑی هوجاتی ھے ' تو کچھہ دیر متحیر رهکر ' کچھہ دیر رو دهو کر ' اور کچھہ دیر ماتم و فغاں سنجی کرکے آگے بڑھجاتا ھے ' اور جس وقت کے قصور سے لرز جاتا تھا ' اسکو اسطرح جھیل جاتا ھے ' گویا کوئی واقعہ هوا هی نہ تھا !

ایک مدت سے هم عالم اسلامی کے آخری مصائب کے تصور سے کانپ رھے هیں - " آخری وقت " اور " فیصلہ کن وقت " هماری زبانوں پر ھے - هم اُس وقت کا ذکر کرتے تھے ' جب اعداے اسلام همارے نیست و نابود کردینے کیلیے اکتھا هو جائیں گے - هم اُس مصیبت کبری کے خیال سے لرز اتھتے تھے ' جب دشمن قسطنطنیہ کے دروازوں پر آ پہنچیں گے - هم غافلوں کو ڈراتے تھے کہ هشیار هوں کیونکہ ایک وقت آنے والا ھے ' جب آخری فیصلے کی گھڑی سر پر آجائیگی - هم سوتوں کو جگاتے تھے کہ اتھہ کھڑے هوں ' کیونکہ وہ " فزع اکبر " اور " طامۃ الکبری " کا وقت کبھی نہ کبھی آنے والا ھے ' جبکہ فنا و بقا ' اور موت و حیات کا فیصلۂ آخری هوجائیگا -

پھر اگر آنکھیں کھولکر دیکھو تو اُس وقت موعودہ ' اور مصیبت منتظرہ کا دن تو آگیا ' اور اگر اسکی آخری ساعات نہیں آئی هیں ' تو اسکو بھی دور نہ سمجھو - لیکن کیا اپنی غفلت پیشگی کی عام عادت کی طرح ' اس بارے میں بھی همارا ویسا هی حال هوگا ' جیسا کہ هر آنے والی مصیبت کے آ جانے کے بعد هوا کرتا ھے ؟ کیا هم اِسے بھی جھیل جائیں گے ؟ کیا چند آنسوؤں کی ریزش ' اور چند آھوں کی کشش سے زیادہ اور کچھہ نہوگا ؟ اور کیا پانی سر سے گذر جائیگا اور همارے هاتھوں کو حرکت نہوگی ؟

خاک بدھنم ' تھوڑی دیر کے لیے فرض کر لو کہ وہ سب کچھہ هوگیا ' جسکے هونے میں اب کچھہ دیر نہیں ھے - چشم تصور سے کام لو کہ جس آخری ساعت کے تصور سے ڈرتے تھے اور ڈراتے تھے ' وہ مع اپنی آخری هلاکتوں اور بربادیوں کے آگئی - انگلستان نے عرب و عراق اور حجاز و حرمین کی ریاست کی دیرینہ آرزو پوری کرلی - شام پر فرانس نے قبضہ کرلیا ' بقیہ ایشیا جرمنی کے زیر علم آگیا - قسطنطنیہ اور دردانیال کا بھی وہ حشر هوگیا ' جو مسئلۂ مشرقی کے انفصال کے وقت سب سے پہلے هوکر رهیگا ' اور اپنی موت کی آخری خبر بھی هم نے موجودہ جنگ کی خبروں کی طرح ریوٹر کی زبانی سن لی ' تو پھر بتلاؤ کہ اُس وقت اسکے سوا اور کیا هوگا ' جو کچھہ کہ اِس وقت هو رها ھے ؟ کیا در و دیوار سے سر تکراؤ گے ؟ کیا آبادیوں کو چھوڑ کر جنگلوں اور صحراؤں میں چلے جاؤ گے ؟ کیا گنگا اور جمنا کی سطح تم کو اپنی آغوش میں لیکر بچا لیگی ؟ یا بحر عرب کی موجوں میں تمھیں پناہ مل جائگی ؟

اگر ایسا نہوگا تو پھر کیا دنیا میں کوئی انقلاب عظیم هو جائگا ؟ کیا آفتاب اپنے مرکز حرکت کو چھوڑ دیگا ؟ کیا زمین حرکت سے معطل هو جائگی ؟ کیا ستارے آپس میں تکرا جائیں گے ؟

اگر یہ بھی نہوا تو کیا هم رات کا سونا اور دن کا کار و بار چھوڑ دیں گے ؟ کیا کھانا پینا بالکل بند کردینگے ؟ اور کیا همکو زندگی کی احتیاج باقی نہیں رهیگی ؟

حالانکہ هم کو دنیا کے اندر تبدیلی پیدا هونے کی خواهش کا کیا حق ھے ' جب هم خود اپنے اندر کوئی تبدیلی پیدا نہیں کر سکتے ؟

* * *

دنیا اس طرح کبھی نہیں بدلی ھے ' اور وہ هماری امیدوں اور ولولوں کی تابع نہیں - ایران نے بابل کو مسمار کردیا مگر آفتاب اُسی وقت طلوع هوا ' جیسا کہ روز هوتا تھا - سکندر نے ایران میں آگ لگادی ' مگر انسان نے اپنے گھروں کو ' اور صحرا کی چڑیوں نے اپنے آشیانوں کو نہیں چھوڑا - بابل و نینوا کے عظیم الشان تمدن برباد هوگئے ' مگر انکی بربادی کے ماتم میں شاید کائنات کے ایک ذرے نے بھی زحمت نہ اُتھائی - یونان اور رومۃ الکبری کے طلائی مندروں اور سنگی دار العلوموں کی دیواریں سرنگوں تھیں ' اور اسکندریہ کے بیت العلم کا چراغ گل هوگیا تھا ' مگر عرب کے شتر سواروں نے کب اسکی پرواکی ' اور اس انقلاب عظیم نے کب کاروبار عالم کو معطل کیا ؟

اس کائنات ارضی کی گھڑی اپنے کیل پرزوں پر چل رهی ھے ' اور وہ ان حوادث و تغیرات سے بند نہیں هو سکتی - پس اسکی تبدیلی کی خواهش بے فائدہ ھے - اسمیں نہ کبھی تبدیلی هوئی ھے اور نہ هماری خاطر اب هوگی - یہ کوئی تعجب کی بات نہیں - البتہ ایک دنیا خود تمھارے اندر موجود ھے ' سخت تعجب اور حیرت ھے اگر ان حوادث و انقلابات سے خود اسکے اندر کوئی تبدیلی نہو ! اور اگر اس وقت نہوگی تو پھر اور کس وقت کا انتظار ھے ؟

هماری ساری بدبختی اسمیں ھے کہ هم اپنی فتح و شکست کو ایڈریا نوپل کے سامنے ڈھونڈھتے هیں ' حالانکہ اسکا اصلی میدان تو همارے دل کے اندر ھے - و فی انفسکم افلا تبصرون ؟ جب تک هم خود اپنے اندر فتح یاب نہونگے ' اس وقت تک باهر بھی کامیاب نہیں هو سکتے -

العجل العجل ! الساعہ الساعہ !

هاں ایک وقت آنے والا تھا اور وہ آگیا - ایک یوم الفصل تھا ' جس کا آفتاب طلوع هوگیا - پرانی پیشین گوئیوں میں کہا گیا تھا کہ آفتاب مغرب سے نکلے گا ' اور توبہ کا دروازہ بند هو جایگا - هم دیکھہ رھے هیں کہ آفتاب مغرب سے نکل چکا ھے اور توبہ کا دروازہ (کہ فقط مایۂ امیدواری ما بدبختان عالم بود) روز بروز هم پر بند هو رها ھے -

پس وقت آگیا ھے کہ جس کو اُتھنا ھے اتھے ' جس کو چلنا ھے چلے ' اور جس کو اپنے روتھے هوے خدا سے صلح کرلینی ھے کرلے - کیونکہ ساعت آخری ' نتائج سامنے ' مہلت قلیل ' اور فرصت مفقود ھے

فتنبهوا عباد الله و قوموا ایها المسلمون الغافلون ! و جاهدوا فی الله حق جهاده ' و لا تکونوا کالذین قالوا سمعنا و هم لا یسمعون ' ان شر الدواب عند الله ' الصم البکم الذین لا یعقلون -

جستجوے مقصود و توفیق الهی

موسم گذر رها ھے - آسمان همیشہ مہربان نہیں هوتا ' اور وقت جاکر پھر واپس نہیں آتا - آج آتھہ ماہ سے میں دیکھہ رها هوں کہ عالم اسلامی میں جو ایک عام حرکت بیداری پیدا هوگئی ھے ' اور موجودہ مصائب نے بالخصوص مسلمانان هند کے دلوں پر جو اضطراب طاری کر دیا ھے ' وہ ایک اصلی اور حقیقی قوت کار ' اور ایک آخری فرصت عمل ھے ' جس سے اگر کوئی صحیح اور موصل الی المقصود کام نہ لیا گیا ' تو پھر همیشہ حسرت و ماتم کے سوا اور کچھہ نہوگا -

روپیه کا فراهم کرنا ' جذبات و عواطف اسلامیه کو حرکت میں لانا ' مجالس تذکرۂ مصائب ' اور مجامع تحریک و تشویق ' اور اسی طرح کي تمام باتیں' دراصل ضمني اور بطور ذرائع و وسائل کے تھیں - پھر اگر همارى تمام بیداري صرف آلات کي طیاري هي میں صرف هوگئي ' اور اصل عمل کي توفیق نه ملي ' تو یه ایک بہت بڑي بد بختي هوگي -

لوگوں کي نظر سطحي اور بالائي چیزوں پر تھي مگر میں حقیقت حال کو سونچ رها تها - لوگ متاسف تھےکه محرابیں خوشنما نہیں ' انھیں بدل ڈالیے ' مگر میں رو رها تها که بنیاد کھوکھلي هوگئي هے ' اُسکي درستگي کي کیا تدبیر هو ؟

اصلي چیز یه تھي که یه وقت کے مصائب دراصل اُن دائمي اور مستمر اسباب کا نتیجه تھے ' جو پچھلي دو صدیوں سے عالم اسلامي پر طاري هیں' اور جب تـک اس سوراخ کو بند نه کیا جائے' جہانسے سیلاب نکلکر بہا هے' اُس وقت تـک صرف پاني کے ڈول بھر بھر کر پھینکنا' یا در و دیوار کو مضبوط بنانے کیلیے مصالحه جمع کرنا' بالکل لا حاصل هے -

میں اپنے کاموں سے غافل نه تها - (الهـلال) میں جو کچھه لکھه رها تها' اسکو ایک لحمه کیلیے بھي اپني همتـوں اور عزموں کا اصلي مصرف نہیں سمجھا' بلکه همیشه کسي آور مقصود حقیقي کي طرف جانے کیلیے ایک وسیلۂ و ذریعه یقین کیا' لیکن مشکل یه تھي که طریق عمل کا فیصله آسان نه تها -

اس عرصے میں کتني اسکیمیں بنائیں ' اور پھر انـکو چاک کیا ' کتني راهیں سامنے آئیں اور پھر ایک قدم اٹھا کر واپس آ گیا - همارا مرض ایک هي نہیں هے' اور همارا گھر هرطرف سے اُجڑا هوا هے - ضرورت ایک ایسي راه عمل کي تھي ' که ایک هي راه هو ' کیونکه ایک وقت میں انسان ایک هي راه پر چلسکتا هے ' لیکن ایسي هو که پھر اسکے بعد کسي دوسري راه کے تلاش کي ضرورت باقي نه رهے ' اور همارے تمام امراض کیلیے ایک نسخۂ وحید' اور علاج جامع هو -

آپ یقین کیجیے که میں نے بہت سونچا - انساني دماغ کسي چیز پر جسقدر غور کرسکتا هے' شاید میں نے همیشه کیا' اور متصل اور پیهم کیا' مگر با ایں همه کسي ایک تجویز اور راه پر پہنچکر نه رک سکا - یہاں تک که میں تھک گیا ' اور قریب تها که مجھپر عالم تحیر وتعطل طاري هو جاے اور قوت فیصله جواب دیدے -

اللـــه ولي الـــذین امنـــوا

یخرجهـــم من الظلمات الي النـــور

لیکن جب که میں تلاش مقصود میں بھٹـک رها تها ' تو اُس نے ' جس کا هاتھه همیشه سرگشتگان حیراني کا دستگیر ' اور گم گشتگان تحیر کیلیے رهنما و دلیل هے ' میرا هاتھه پکڑ لیا ' اور چہرۂ مقصود کو بے نقاب کردیا - میں نے اُس بجلي کي طرح جو اچانـک ظلمت طـوفاني میں چمکتي هے ' اسکو دیکھا ' پر اُس نے بجلي کي طرح مجھسے بے وفائي نه کي ' اور اپني روشني دیکر پھر واپس نه لي : والذین جاهدوا فینا لنهدینهـــم سبلنـــا ' وان اللـــه لمع المحسنین (٢٩ : ٦٩)

اب میري حیراني ختم هوگئی هے - میں ظلمت میں نہیں بلکه الحمد لله که روشني میں هوں' پس طیار هوں که اُٹھوں' اور جو راه اُسنے دکھلائي هے ' بلا توقف اسکي طرف روانه هو جاؤں - وه ' جو دلوں کو کھولتا' دماغوں کي رهنمائي کرتا ' آنکھوں کو دکھلاتا ' اور هاتھوں کو پکڑتا هے ' ضرور هے که اپني راهنمائی کا دروازه اب بھي کھلا رکھے گا ' اور ٹھوکروں اور گمراهیوں سے بچاے گا - وه هر اُس دل کے ساتھه هے ' جو اسکے ساتھه هونا چاهے' اور هر اُس بھروسه کرنے والے کو بچانے والا هے ' جو اسپر بھروسه کرے : والله ولي الذین آمنوا یخرجهم من الظلمات الى النور - (٢ : ٢٥٨)

مـــــن انصـــاری الـــى اللـــه ؟ ؟

پھر کوئی هے جو میرے ساتھه چلنے کے لیے طیار هو ؟

وه آنکھیں کہاں هیں جو همیشه درد ملت سے خونبار رهتي هیں ؟ وه دل کہاں هیں ' جو حس مصیبت اور فکر مآل سے زخمي هو رهے هیں ؟ میں چاهتا هوں که انکو دیکھوں ' اور میں طیار هوں که انکے آگے اپني تجویز پیش کروں -

جنـگ کي نہیں' سپاهیوں کي ضرورت هے

یه ایک سخت غلطي هے که لوگ اپني مستعدي اور همت کو کام کے تعین اور پیش هونے پر موقوف رکھتے هیں ' حالانکه جو چلنے والے هیں انکے لیے زمین کے تمام گوشے کھلے پڑے هیں -

پس میرے اعتقاد مین پہلي چیز کاموں کي تلاش نہیں هے ' بلکه کام کرنے والوں کي تلاش - دنیا میں کاموں کي کبھي بھي کمي نہیں رهي هے' اصلي کمي کام کرنے والوں کي هے - موجوده زمانه اسلام پر ایک ایام جنگ کا دور هے - همارے اندر بھي' اور هم سے باهر بھي - دشمنوں کا هر طرف هجوم هے ' اور کوئي گوشه نہیں جو حمله آوروں کے اسلحه کي جھنکار سے خالي هو - پس جو لوگ اپنے اندر ایک سپاهي کا جوش ' اور ایک جانبازکي همت رکھتے هیں ' انکے لیے میدان کار کي کوئي کمي نہیں هے - وه مستعد هوکر باهر نکلیں' پھر کونسا گوشۂ اسلامي هے جو آج اپنے جانبازوں کے ورود کا منتظر نہیں ' اور کونسا میدان هے ' جہانسے " اجیبوا داعی الله ! " کي صدائیں نہیں آ رهي هیں ؟

پس قبل اسکے که میں اپنے کاموں کا معرکه زار دکھلاؤں ' چاهتا هوں که معلوم کروں که کتنے سپاهي مستعد پیکار هیں ' اور کتنے هیں جو آج اپنے خدا اور اپني ملت کو اپني زندگي اور اپني قوت کا کچھه حصه دیسکتے هیں ؟ میں بہت جلد اپني تجویزوں کي ایک اسکیم پیش کرونگا' لیکن پہلے مجھے جواب دیجیے که کتنے هیں جو آج اپنے تئیں خدا کو دیدینے کیلیے بالکل مستعد هیں ؟

پھر کہتا هوں که آج ' جبکه هماري قومي زندگی کا کوئی شعبه بھي ایسا نہیں هے جو محتاج احیاء نهو' کاموں کي کوئي کمي نہیں هے - کمي صرف مجاهدین حق ' اور جان نثاران ملت کي هے - آپ اگر اپني زندگي میں سے ' جسکے چوبیس گھنٹے روزانه فکر نفس و جاں میں صرف هوتے هیں' کچھه وقت اپنے اسلام اور اپنے خدا کو بھي دینا چاهتے هیں ' تو اٹھه کھڑے هوجیے ' اور اپنے تئیں ظاهر کیجیے - کاموں کا فیصله منٹوں اور لمحوں میں هو جاے گا -

حـــزب اللـــه

پس میں اعلان کرتا هوں که ابناے ملت میں سے جو ارباب درد آج کام کرنے کیلیے اپنے اندر کوئي سچي مستعدي اور اسکا اضطراب رکھتے هیں ' وه اس پرچے کو دیکھتے هي صرف اتني زحمت گوارا فرمائیں که اپنا اسم گرامي معه نشان و شغل و پیشه کے ایک کارڈ پر لکھکر دفتر الهلال میں بھیجدیں - کیونکه جو طریق کار پیش نظر هے (اور جو اپني ابتدائي منزلوں سے گذر بھي چکا هے) اسمیں پہلي چیز یہي سمجھتا هوں که مجاهدین حق اور جاں نثاران ملت کي ایک فہرست جلد سے جلد طیار هوجاے -

یه بھي ظاهر کردینا ضروري سمجھتا هوں که میري دعوت سیر چمن اور تماشاے لاله زار کي نہیں هے - میں کانٹوں پر لوٹنا چاهتا هوں ' اور ایسے هي اپنا دوست اور زیاں پسند لوگوں کا طالب هوں جنـکو مرهم کي راحت سے زخم کي سوزش زیاده محبوب هو -

مقالات

صفحة من تاريخ الحرب

تاریخ حرب کا ایک صفحہ

— * —

مدافعۂ محصورین

به تذکرۂ محاصرۂ ادرنه

(۱)

" الشي بالشي يذكر " عربي کي مشهور ضرب المثل هے - آجکل جبکه ادرنه (ایڈریانوپل) اور (سقوطري) کي حیرت انگیز مدافعت نے پلیونا ' لیڈي اسمتهه ' اور پورٹ آرتهر کے واقعات دهرا دیے هیں ' همارا ذهن بے ساخته اُن اقوام سالفه کي طرف منتقل هوتا هے ' جنهوں نے اب سے کئي هزار برس قبل اپني ملت و وطن اور اپنے مذهب عزیز کي مدافعت اس استقلال اور جانفروشي سے کي تهي که اسکي خونیں داستانیں آجتک آرائش صفحات تاریخ هیں ! !

قدیم ترین محاصرے اور مدافعت

— * —

دنیا میں جنگ کے آغاز کے ساتهه هي محاصره اور محصورانه مدافعت شروع هوگئي تهي - انسان نے جب پہلے پہل بادیه نشیني کي زندگي سے ترقي کرکے شهري زندگي شروع کي هوگي تو مختلف قوموں ' نسلوں ' جماعتوں ' اور خاندانوں کي باهمي جنگ جوئي نے طاقتور کو محاصرے کي ترغیب دي هوگي ' اور مغلوب و ضعیف محصور هوجانے پر مجبور هوگیا هوگا - سب سے زیاده قدیم ترین محاصره ' محاصرۂ ازوت هے ' جو بسي مینک اعظم کي زیر قیادت کیا گیا تها - یه محاصره ۲۹ برس تک جاري رها ' مگر تفصیلي حالات معلوم نہیں -

اسکے بعد سب سے زیاده دنیا کا قدیمي مشهور محاصره طرواده (Trode) هے ' جس کا افسانه یونان کے مشهور سحر طراز اور ابو الشعر هومر (Homere) نے الیڈ (Iliade) میں نظم کیا هے ' اور گو شاعرانه افسانه طرازي اور یوناني علم الاصنام کے خرافات کي آمیزش سے اسکے اصلي واقعات معلوم کرنا مشکل هیں ' تاهم اسمیں شک نہیں که وه زمانۂ قدیم کي ایک بہت بڑي انساني خوں ریزي ' اور تاریخ حرب کا ایک عظیم الشان جنگي محاصره تها -

یه محاصره ۱۰ برس تک جاري رها تها ' اور اسکي نسبت جنگ و مقاتلات کے عجیب و غریب واقعات هومر بیان کرتا هے -

اس هولناک محاصرے کے بعد ' قرون اولی کے محاصروں کي تاریخ ایک حد تک تاریخي روشني میں آجاتي هے ' اور دنیا کے دو مشهور قدیم ترین محاصرے یروشلیم (بیت المقدس) اور قرطاجنه (کارتهیج) کے همارے سامنے آتے هیں - اس وقت مختصراً انهي دو محاصروں کي طرف متوجه هونگے -

— * —

محاصرۂ بیت المقدس

ایک قدیم رومي محاصره

— * —

تاریخ عروج و زوال امم کا ایک درد انگیز افسانه !

— * —

۷۰ - ویں عیسوي سنه کا آغاز تها ' که روم سے جنگ آزماؤں اور حمله آوروں کا ایک سیلاب عظیم شام کي طرف امنڈا ' اور شهنشاه طیطس (Titus) نے بني اسرائیل کي هزارها ساله عظمت و جبروت کے مسکن ' حضرت (داؤد) کے عظیم الشان ' هیکل ' اور تخت گاه (سلیمان) پر فوج کشي کردي - اسرائیل کے گهرانے کي یه وه آخري بربادي تهي ' جسکي (یسعیا) نبي نے خبر دي تهي ' اور نسل اسحاق کي بد اعمالیوں کي وه سب سے آخري سزا تهي ' جس پر (حزقیل) نبي نے ماتم کیا تها ' اور خداوند خدا نے کہا تها که " اے اسرائیل کي بدکار عورت ! تو نے مجهے چهوڑ دیا ' پس میں غیرقوموں کو بهیجونگا ' جو تیري عظمت و ناموس کو ناپاک کرینگے " (حزقیل ۱۶ : ۲۵)

یہي رومي فوجکشي وه آخري عذاب الہي تها ' جسکے بعد جلال خداوندي نے همیشه کے لیے اولاد اسرائیل سے اپنا رشته کاٹ لیا ' اور (سعیر) کي روشني نے (فاران) کي چوٹیوں کو اپنا مطلع و مبدء بنایا : وکان وعداً مفعولا (۱۷ : ۳)

محاصرے کا آغاز

رومي فوج نے شهر کے قریب پهنچکر اپنا قاصد بهیجا ' اور باشندگان شهر سے کہا که شهر حواله کردیں ' مگر وه بیت المقدس کے مستحکم حصار ' اور آهني عمارات جنگ کي طرف سے مطمئن تهے ' انهوں نے تسلیم شهر سے (عربي میں حوالگي کے معنوں میں " تسلیم " کہتے هیں اور اسکو اردو میں رائج هونا چاهیے) انکار کردیا -

اب رومي فوج کیلیے محاصره ناگزیر تها - ۳۰ هزار آهن پوش فوج نے چاروں طرف سے شهر کا محاصره کرلیا -

بیت المقدس اُس وقت نہایت محفوظ تها - یکے بعد دیگرے تین نہایت مستحکم شهر پناهیں تهیں ' اور انکے باهمي فاصلے مدافعة کے آلات و اسباب جنگ کیلیے نہایت مضبوط عمارتیں رکهتي تهیں - (طیطس) نے اپني فوج کے چار حصے کردیے - تین حصے شمالي جانب پر مامور کیے ' جو بیروني شهر پناه سے ایک میل کے فاصلے پر جم گئے - اور باقي ایک حصه جانب مشرق مقرر کیا ' جو مشهور مسیحي مقدس پهاڑ (کوه زیتون) کے حوالي میں تها -

قدیم آلات جنگ

رومي فوج کے ساتهه اُس زمانے کے ترقي یافته آلات جنگ بے شمار تهے - علي الخصوص طویل و وزني گرز ' سنگ بار منجنیقیں ' آتش افشاں پہیه دار منارے ' اور قدیم زمانے کا وه عجیب و غریب آلۂ جنگ ' جسکے لیے عربي میں (کبش) کا لفظ مستعمل هوگیا تها -

(گرز) قدیم قوموں کا سب سے بڑا آلۂ جنگ تها ' جس کو رستم و سهراب کے کاندهوں پر شاهنامے میں هم نے همیشه دیکها هے - لیکن رومیوں کے پاس ایک خاص طرح کا گرز هوتا تها ' جسکو محاصرے میں استعمال کیا کرتے تهے - یه معمولي گرز سے بہت زیاده

کیونکہ میں عمل کی دعوت دیتا ہوں ، اور راہ عمل کبھی بھی پھولوں کی چادر نہیں رہی ہے - پس جو صاحب اپنا اسم گرامی بھیجیں ، پہلے اپنی مستعدی اور اضطراب دل کا بھی پورا اندازہ کرلیں :

گریزد از صف ما ہر کہ مرد غوغا نیست !
کسیکہ کشتہ نشد از قبیلۂ ما نیست !

فبشر عبادی الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ ، اولئک الذین ھدا ھم اللہ ، و اولئک ھم اولو الا لباب -

[بقیہ مضمون صفحہ ۱۵ کا]

حوالے کیا ، اور انکی نسبت اپنی دلچسپی اور توجہ کا ثبوت دیا - کم از کم ایک صدا تو اٹھی : فجزاکم اللہ تعالی عنی خیر الجزا و کثر اللہ امثالکم -

عود الی المقصود

اب دفعہ وار چند سطور لکھدوں کہ سلسلۂ سخن بہت بڑھگیا -

(۱) ہاں یہ سچ ہے کہ آجکل تراجم علمیۂ حدیثہ میں اصطلاحات کا مسئلہ بہت اہم ہے اور ایک غیر معمولی توجہ و مذاکرہ کا محتاج ، لیکن جس قدر آپ حضرات اسکو مشکل اور ایک امر عظیم اور مانع شدید راہ تراجم و تصنیف میں سمجھتے ہیں ، اس عاجز کے خیال میں امر واقع کے بالکل خلاف ہے - میری سمجھہ میں تو یہ بات نہیں آتی کہ اگر اردو زبان میں ترجمے کیلیے مستعد ہوجائیں تو صرف اصطلاحات کا مسئلہ کیوں مانع ہو؟

یقین کیجیے کہ یہ کوئی ایسی مشکل بات نہیں - البتہ اسکی ضرورت ہے کہ علوم عربیہ سے پوری واقفیت ہو ، اور دماغ میں اس کام کی صلاحیت - اگر یہ نہیں تو پھر اسکے یہ معنی ہیں کہ آپ مترجم بھی نہیں - مترجم کے معنی میں وہ قدرت اور قابلیت بھی شامل ہے ، جس کے ذریعہ زبان غیر کی اصطلاحات کا ترجمہ کیا جاے - اگر ایک شخص اصطلاحات کے باب میں قاصر ہے تو اسکے یہ معنی ہیں کہ وہ مترجم ھی نہیں ہے -

پس یہ جو آپنے لکھا ہے کہ " اردو زبان علوم کے ترجمے کیلیے ناقابل ہے " ایک ایسی بات ہے ، جو آپ ایسے علمی مذاق رکھنے والے شخص کو نہیں کہنا چاہیے - آجتک غریب اردو سے کام ھی کب لیا گیا ہے کہ آپنے اسکے قابل اور نا قابل ہونے کا بے تکلف فیصلہ کردیا ؟ میں کہتا ہوں کہ ایک لمحہ کیلیے بھی ناقابل نہیں ، البتہ وسعت نظر ، اور قدرت وضع الفاظ و تراکیب ، اور علوم ادبیۂ عربیہ و فارسیہ پر نظر ہونی چاہیے -

میں اپنی عام تحریرات میں نئے الفاظ اور مناسب حال عربی اصطلاحات و تراکیب کے رائج کرنے کا حتی المقدور خیال رکھتا ہوں -

نئے علوم سے اگر مقصود فلسفہ ہے تو اسمیں تو کوئی اصطلاح ایسی نئی نہیں ، جو عربی میں نہو - البتہ بعض وہ علوم جنمیں اضافے ہوے ہیں ، اور بعض وہ ، جو زمانۂ حال سے مخصوص سمجھے جاتے ہیں ، اپنے ساتھہ ایک ذخیرہ نئی اصطلاحات کا بھی رکھتے ہیں ، مگر ارباب کار و واقفان فن سمجھہ سکتے ہیں کہ جو کچھہ ہے اپنا ھی قصور ہے ، ورنہ انکے لیے بھی وضع الفاظ کا مسئلہ چنداں مشکل نہیں -

میں بہت جلد خاص اسی مسئلے پر مع ایک ذخیرۂ الفاظ و اصطلاحات کے اپنے خیالات ظاہر کرونگا -

(۲) " مائینڈ " (Mind) کیلیے ہمارے یہاں بہت مدت سے ایک لفظ موجود ہے اور وہ کافی ہے ، یعنے " نفس "

(۳) اسکے بعد آپنے ایک نہایت اہم اور دلچسپ مسئلے پر توجہ فرمائی ہے یعنے " اخلاق میں وراثت کا اثر " -

لیکن اسکے بعد ھی آپ " نفس " اور اسکے اعمال کی بحث کرتے ہوے طریق حل مبحث و ما نحن فیہ سے الگ ہوگئے ہیں -

بیشک انقلاب فلسفۂ قدیم و جدید کے درمیانی دور میں بھی مثل دور سابق ، اس مسئلہ کو تسلیم کرتے تھے ، اور کانٹ نے اسپر زور دیا ، لیکن غالباً جناب کا یہ خیال درست نہیں کہ اب کلیۃ اسکے خلاف فیصلہ ہوگیا ہے ، اور زمانۂ حال کے اساطین فلسفۂ و اخلاق اسکے بالکل قائل نہیں - آجکل تو فلسفۂ و اخلاق پر تعدد مذاہب کا ایک بُحران عظیم طاری ہے - مضمون زیر نقد میں بہت سرسری طور پر چند اخلاقی ملاحظات پر توجہ دلائی تھی ، نہ کہ علمی اصول پر بحث و تنقید - اس مسئلے کے متعلق دونوں مذہبوں کے دلائل و مباحث کا بہت بڑا ذخیرہ پیش نظر ہے ، اور اب جناب نے یہ بحث چھیڑدی ہے تو مستقل عنوان سے اسکی نسبت جواب عرض کرونگا کہ محتاج بسط و استقصاء ہے -

(۴) بیشک تربیت اولاد کا مسئلہ اہم ترین مسائل علم و اخلاق ، و مبدء اصلاح انسانیۃ ، و عماد ترقی ملت و نسل قوم ہے ، اور اُس قوم سے بڑھکر بد بخت کوئی قوم نہیں ، جسکے والدین اپنی اولاد کی جسمانی و دماغی پرورش سے بے پروا ہوں - آپ لوگ تو صرف اسلیے اسے ضروری سمجھتے ہیں کہ موجودہ زمانے کے علم پیداگوا جی (Pedagogi) (علم التعلیم و التربیۃ) کے لحاظ سے ضروری ہے ، مگر میں اسلیے ضروری سمجھتا ہوں کہ اسلام کے خداے حکیم نے قران کریم میں حکم دیا ہے کہ :

یا ایہا الذین آمنوا قوا انفسکم و اھلیکم نارا - (۶۶ : ۶)

مسلمانو ! اپنے آپ کو اور اپنی اولاد اور متعلقین کو آگ کے عذاب سے بچاؤ جو انکو پیش آنے والا ہے -

اور فی الحقیقت (بقول حضرت امیر علیہ السلام ، کما ذکرہ الرازی فی تفسیرہ) اِس آیت کریمہ میں اولاد کی تربیت و تعلیم کو ہر مسلمان پر فرض کردیا ہے ، تاکہ وہ اُن تمام عذابوں سے دنیا میں بچیں ، جو ہر طرح کے جہل و ضلالت سے پیش آتے ہیں -

لیکن معاف فرمائیے گا ، جو لوگ ملک کے پالیٹکس میں حصہ لیتے ہیں ، یا اسلامی مصالح کے ذکر سے حرکت و انتباہ پیدا کرنے کی سعی کرتے ہیں ، اُن پر برہم ہونے کی یہاں ضرورت نہ تھی - بچوں کی تربیت ماں باپ ھی کرسکتے ہیں ، لیکن سیاسی اور جنگی مصائب کے ورود کے بعد نہ مائیں باقی رہتی ہیں ، جو بچوں کو گود میں اٹھائیں ، اور نہ باپ باقی رہتے ہیں ، جو انکو درس فلسفہ و حکمت دیں - آج جو انقلابات مسلمانوں پر طاری ہو رہے ہیں ، انھوں نے گویا ایک جنگ کا دور ہم پر طاری کردیا ہے - یہ ضرور ہے کہ فن حرب کی تعلیم ، اور علوم و صناعۃ کا حصول ہم میں ایسی قوتیں پیدا کردیگا ، جو براہ راست میدان جنگ میں کام آئیں گی ، لیکن جنگ کے ایام میں ان باتوں کی مہلت نہیں ہوتی ، بلکہ صرف اسکی ، کہ خوش اخلاق و بد اخلاق ، واقف فن اور جاہل مطلق ، جیسے کچھہ آدمی میسر آ جائیں ، اور ہتیار کاندھے پر رکھنے کی صلاحیت رکھتے ہوں ، انکو دشمنوں کے سامنے بھیجدیا جاے اور پھر امن کی مہلت نکالکر اصلی اور تدریجی ذرائع تقویت و تعلیم کی طرف متوجہ ہوں -

پس اس وقت پہلی چیز یہ نہیں ہے کہ موجودہ حالت سے ہم اپنی بہتر حالت کیونکر بنائیں ؟ بلکہ یہ کہ اپنی اچھی بری موجودہ حالت میں ھی کسی طرح زندہ اور باقی رہسکیں - اگر ذرا بھی زندگی کی طرف سے اطمینان ہو تو پھر وقتی اور فوری ادویہ کو چھوڑ کر صحیح اصول علاج کے مطابق بتدریج اپنا علاج کرائیں گے -

والعاقبۃ للمتقین

عروج و زوال امم کا یہ قانون الہی ہے ' اور اے کاش کہ آج وہ پیروان اسلام ' جنکو خدا نے بنی اسرائیل کی اس عظمت و جبروت کا جانشین بنایا تھا ' اور جو اُس خلافت ارضی کے وارث ہوے تھے ' جسکی اہلیت (داود) اور (سلیمان) کی نسل میں باقی نہیں رہی تھی ' تاریخ کے ان نتائج قریبہ سے عبرت پکڑیں ' اور آنے والے وقت سے ڈریں :

کذالک یضرب اللہ الامثال ' لعلہم یتذکرون ! — اسی طرح اللہ گذشتہ قوموں اور ملکوں کی مثالیں بیان کرتا ہے ' تاکہ شاید غافل قومیں عبرت پکڑیں ! !

رومی پیش قدمی

یہودیوں کی حالت اُس وقت نہایت افسوس ناک تھی - بابل کی قید اور عرصے کی غلامی نے پھر اُسی سیرۃ اولی پر پہنچا دیا تھا ' جس سے دریاے نیل کے کنارے حضرت موسی نے انہیں نجات دلائی تھی -

تاہم اُنھوں نے اس موقعہ پر اپنے تمام قوی کو جمع کیا ' اور پوری جانبازی سے مدافعت کا سامان کرنے لگے - سب سے بڑی مشکل یہ تھی کہ رومیوں کے سے آلات جنگ اور اسلحۂ ہلاکت انکے پاس نہ تھے ' اور سنگ باری کے برجوں ' عظیم الشان کبشوں ' اور آتشین روغن کی بارش کا کوئی جواب نہیں دیسکتے تھے -

پھر ممکن تھا کہ وہ اسکا جواب دیسکتے ' مگر قدرت الہی کے بھیجے ہوے عذاب یا اپنے اعمال بد کے قدرتی نتائج کا انکے پاس کیا جواب تھا ؟

فاخذہم العذاب وہم ظالمون (۱۶ : ۹۰) — پس عذاب الہی نے انہیں جا پکڑا اور وہ اپنے ظلموں کی وجہ سے اسی کے مستحق تھے -

نتیجہ یہ نکلا کہ کچھہ عرصے کے بعد بیرون شہر کی سر حد محاصرین نے فتح کرلی -

اب رومیوں نے زیادہ شدت اور مستعدی سے قدم آگے بڑھاے ' اور کوہ (زیتون) کی مشرقی فوج نے اپنی منجنیقوں کا رخ مقدس (ہیکل) کی جانب کردیا - ساتھہ ہی مشتعل روغن (نفت) کی بارش بھی شروع کردی - آجکل عربی و فارسی میں کراسن تیل کو نفت کہتے ہیں ' مگر یہ ایک دوسرا معدنی تیل تھا ' جو نہایت سریع الاحتراق تھا ' اور جس مقام پر پڑتا تھا ' بمجرد ایک دوسرے تیل کے پڑنے کے ' اُس سے شعلے بھڑکنے لگتے تھے - قدیم زمانے کی بہت سی متمدن قوموں نے اسکو استعمال کیا ہے ' اور جنگ صلیبی کے عہد میں بزمانۂ محاصرۂ عکہ مسلمانوں نے بھی اس سے کام لیا تھا -

یہودی اب نہایت مضطرب ہوے ' کیونکہ منجنیقوں کے گولے ' اور روغن نفت کی پچکاریاں ہیکل کی دیواروں تک پہنچنے لگیں - بعض پرانی جنگوں میں انہیں چند منجنیقیں مل گئی تھیں - وہ نکالی گئیں ' اور محصورین کی طرف سے بھی گولہ باری کا جواب دیا جانے لگا - لیکن ابھی اس انتظام کو زیادہ دیر نہیں گذری تھی ' کہ ایک اس سے بھی بڑھکر مصیبت کی خبر ملی - یعنے لوگوں نے دیکھا کہ شمالی شہر پناہ کے اندر جا بجا سوراخ ہوگئے ہیں !

اس خبر کے پھیلتے ہی محصورین کے دل بیٹھہ گئے - ہمتوں نے جواب دیدیا - بالاخر مایوس ہوکر پیچھے ہٹ آئے ' اور اس طرح شہر کی پہلی شہر پناہ پر رومی قبضہ ہوگیا -

اب دوسری شہر پناہ کے محاصرے کیلیے برج طیار ہونے لگے - اس عرصے میں رومیوں نے بارہا باشندوں سے تسلیم شہر کی درخواست کی - سمجھایا کہ اس طرح انکی جانیں تہہ تیغ ہونے سے بچ جائیں کی ' مگر یہودی قید بابل کا تجربہ کر چکے تھے - انھوں نے ہر مرتبہ اطاعت قبول کرنے سے انکار کیا ' اور بدستور محصور رہے -

محصورین کی آخری سعی

اسلحہ کے باب میں یہودی رومیوں سے بہت کمزور تھے - اسلیے رو در رو مقابلہ ناممکن تھا - اسکے علاوہ ایک شہر پناہ مسخر ہوچکی تھی اور اس سے قوم کی اخلاقی حالت میں بھی فرق عظیم پیدا ہوگیا تھا - اسلیے یہودیوں نے اسکے سوا چارہ نہ دیکھا کہ کمزور مگر با تدبیر اقوام کے مشہور ہتیار " حیلہ طرازی " سے کام لیا جاے -

چنانچہ انھوں نے شہر پناہ کے اندر سے ایک عمیق سرنگ رومی لشکر گاہ تک کھود دی ' اور اسکا نتیجہ معاً ظاہر ہوگیا - یعنے زمین کے مجوف ہو جانے کی وجہ سے لشکر گاہ کے تمام بروج دفعۃً بیٹھہ گئے - رومیوں کو اس سے واقعی سخت نقصان پہنچا اور کئی دن کی متصل محنت کے بعد پھر دوبارہ برج تعمیر کیے گئے - تاہم جس سازو سامان کے ساتھہ وہ آے تھے ' اسپر ان نقصانات کا کوئی اثر نہیں پڑسکتا تھا - فوج محاصرہ کیے بدستور پڑی رہی -

دوسری شہر پناہ بھی یہودیوں کو چھوڑ دینی پڑی ' اور رومانی فوج فاتحانہ اسپر بھی قابض ہوگئی !

اب یہودی تیسری شہر پناہ میں محصور تھے ' اور یہ آخری حفاظت کا نشیمن تھا ' کیونکہ اسکے بعد چوتھی شہر پناہ تھی - اسی کے اندر ہیکل اعظم اور تمام مقامات مقدسہ تھے ' اور اسکے مفتوح ہو جانے کے بعد بچنا دشوار تھا -

انھوں نے ابکے پھر سرنگیں کھودیں اور اس محنت و جانفشانی کے ساتھہ ' کہ چند دنوں کے بعد ہی تمام زمین کھوکھلی کردی ' اور رومی برجیاں اور عمارات محاصرہ پہلی مرتبہ سے زیادہ نقصان دہ طریقے پر منہدم ہوگئے - اس سے رومیوں کا غیظ و غضب اور بھڑک اُٹھا ' اور جوش انتقام نے مجنون کردیا - انھوں نے اپنی عظیم الشان منجنیقیں اور بڑے بڑے کبش لیکر آخری حملہ بول دیا - وہ برابر ہلاکت اور بربادی پھیلاتے ہوے بڑھتے گئے - یہاں تک کہ آخری شہر پناہ میں بھی شگاف پڑگئے -

خرقیل نبی کی پیشین گوئی

اس سے بھی بڑھکر مصیبت عظمی یہ تھی کہ آتش انگیز روغن نفت کی بارش نے مقدس ہیکل کی دیواروں تک پہنچنا شروع کردیا تھا - بدبخت یہودیوں نے ہرچند کوشش کی ' مگر اپنی ہزار سالہ عظمت کے گھر کو نہ بچا سکے - اصل یہ ہے کہ اب اسرائیل و اسحاق کا خدا بھی اُسے نہیں بچانا چاہتا تھا - اسکا بڑا حصہ آتشزدگی سے برباد ہوگیا ' اور گنبدوں اور میناروں میں سنگی گولوں سے سوراخ پڑگئے - (خرقیل) نبی نے کہا تھا : " میں ہیکل کے گنبدوں پر غیر قوموں کے لگاے ہوے دھبے دیکھہ رہا ہوں " بالاخر اس بدبخت اور خدا کی مغضوب قوم کی آخری سزا کی تکمیل ہوگئی ' اور عروج و زوال امم کے قانون الہی کے نفاذ کو کوئی انسانی سعی روک نہ سکی - رومیوں کے برجوں کی گولہ باری کا اب جواب ممکن نہ تھا -

خاتمہ !

ایک دن صبح کو یہودیوں نے دیکھا کہ رومی لشکر عظیم قتل و غارت ' اور نہیب و سلب کے ہتیار ہاتھوں میں لیے ' آخری شہرپناہ سے اندر داخل ہو رہا ہے :

فجاسوا خلال الدیار ' وکان وعداً مفعولا ! ! (۱۷ : ۳) — پس وہ بستیوں اور آبادیوں میں پھیل گئے ' . اور اللہ کے وعدے کو پورا ہونا تھا اور پورا ہوکر رہا -

لقبا ' اور اسکے ضرب کا اثر بہت زیادہ وزنی ہوتا تھا ' اور شہر پناہ کی دیواروں ' اور قلعہ کے دروازوں کے توڑنے میں کام آتا تھا -

(منجنیق) ایک کثیر الاستعمال مشین تھی ' جسکے ذریعہ بڑے بڑے وزنی پتھر غنیم کے لشکر اور محصور شہر کے اندر پھینکے جاتے تھے - یہ (میکانک) کے یونانی اصل کا معرب ہے ' اور علم الحیل (فن وضع آلات و مشینری) کی قدیم ترین ایجاد - عربوں نے بھی اپنی جنگوں میں اس سے کام لیا ہے - یہ گویا قدیم زمانے کی توپ تھی - پتھر کے بڑے بڑے گولے جب اس سے نکلکر اڑتے تھے ' تو انکی ضرب دیواروں اور قلعوں پر نہایت سنگین پڑتی تھی -

(اتش افشاں منارے) لکڑی کے بنائے جاتے تھے - اسکے نیچے پہیے لگے ہوتے تھے ' تاکہ گاڑی کی طرح نقل و حرکت ممکن ہو - اسکی کئی منزلیں ہوتی تھیں - ان میں بیٹھکر حملہ آور محصورین کی طرف تیزی سے بڑھتے تھے ' اور انکے برجوں سے آتشیں روغن کو شہر کی دیواروں اور عمارتوں پر پھینکتے تھے -

(کبش) اس زمانے کا بہترین ہتھیار تھا - کچھہ آدمی گاڑی کو کھینچتے تھے ' اور کچھہ حفاظت کرتے تھے - یہ گاڑی شہر پناہ سے بھڑائی جاتی تھی ' اور اندر کی فوج محصورین کی تیر اندازی سے محفوظ رهکر ' دیواروں میں نقب لگا دیتی تھی -

عربوں نے اسکو (کبش) اسلیے کہا کہ اسکے سامنے کے رخ پر ایک

کی بڑی بڑی عظیم الشان سرزمینوں کو مع انکے بسنے والوں کے بہا لیجاتے تھے - مگر انھوں نے اس پیمان و عہد کو توڑ دیا ' جو مصر کی غلامی سے نجات پانے کے بعد خداوند خداے قدوس سے سینا کے پہاڑ پر باندھا تھا - جب وہ طرح طرح کی بد اعمالیوں اور فسق و فساد میں مبتلا ہوگئے تو رحمت الہی انسے روٹھہ گئی ' اور اس نے اپنی برکت کی جگہہ اپنے قہر و غضب کو بھیج دیا - خدا کا اس دنیا میں سب سے بڑا قہر یہ ہے کہ وہ کسی قوم سے حکومت و فرماں روائی کی عزت چھین لے ' اور غیر قوموں کی غلامی و محکومی کی زنجیریں اسکے پاؤں میں ڈالدے - پس یہودیوں کیلیے بھی اب دنیا میں اس سزا کے سوا کچھہ نہ تھا - (بخت نصر) کی فوج کشی اور (بابل) کی قید کے بعد (عزیر) کی آہ و زاری نے انکی سزا کی مہلت بڑھا دی تھی ' پر انھوں نے اس فرصت سے بھی فائدہ نہ اٹھایا - اسلیے ضرور تھا کہ آخری غضب الہی کسی جابر قوم کے استیلاؤ تسلط کی صورت میں ظاہر ہو - اور وہ جب کبھی کسی قوم سے روٹھتا ہے تو اسکی عادت ہے کہ اپنی کسی جابر مخلوق کو اسپر مسلط کردیتا ہے - پھر وہ اسکے تخت حکومت کو اولٹ دیتی ہے ' غلامی و محکومی کی بیڑیاں اسکے پاؤں میں ڈالدیتی ہے ' اور عزت ملی اور شرف قومی کی روح اسکے اندر سے کھینچ لیتی ہے !!

رومیوں کا یہ حملہ یہودیوں کیلیے اسی سلسلۂ غضب الہی کی

کبش

رومی آلۂ جنگ ' جو مثل ایک گاڑی کے تھا ' اور جس میں بیٹھکر معاصرین حملہ کرتے تھے -

مینڈھے کا مصنوعی سر بنا کر لگا دیا جاتا تھا - (دیکھو تصویر کبش)

شہر کی بیرونی شہر پناہ اور رومی لشکر کے شمالی حصے کے ما بین جو آباد قطعے تھے ' وہاں کے تمام درخت اکھڑوا ڈالے گئے تھے ' تاکہ فوجی نقل و حرکت میں مانع نہوں -

اطراف شہر کی سر سبزی کا اس وقت یہ حال تھا کہ یہ تمام قطعات طرح طرح کے شاداب درختوں کی کثرت سے ایک جنت ارضی کا منظر معلوم ہوتے تھے ' اور اس کثرت کے ساتھہ تھے ' کہ صرف انکی جڑوں کے کھودنے اور اکھاڑنے میں کامل چار دن رومی فوج نے صرف کیے !!

یہ شام کی سرزمین تھی ' جسکی نسبت قران کریم نے سورۂ (بنی اسرائیل) میں فرمایا : " بارکنا حولہ " ہم نے بیت المقدس کے اطراف کو اپنی برکات سے مالا مال کردیا تھا !

اسکے بعد فوج شمال کی جانب بڑھی ' اور ایک ایسے مقام پر خیمہ زن ہوگئی ' جہاں سے بیرونی حصار شہر کا ایک گوشہ نظر آتا تھا - یہاں معاصرین نے چند برج تعمیر کیے ' اور ان میں بیٹھکر بیت المقدس پر سنگی گولے برسانا شروع کردیے -

فاعتبروا یا اولی الابصار !

یہ وہی بیت المقدس تھا ' جس کو خداے ذوالجلال نے اپنی رحمت و برکت کا نشیمن بنایا تھا - ابراہیم (ع) کے گھرانے سے جو الہی وعدے ہوے تھے ' انکے ایفا کا پہلا گھر اسی میں تھا - بنی اسرائیل کی عظمت و جبروت کے سیلاب اسکی شہر پناہ سے نکلتے تھے ' اور دنیا

اخری سزا تھی ' جسکے بعد بنی اسرائیل کی عظمت کا چراغ ہمیشہ کیلیے گل ہوگیا : ضربت علیہم الذلۃ و المسکنۃ ' و باؤ بغضب من اللہ - (بخت نصر) اور بابلیوں کا ورود پہلا عذاب تھا ' اور یہ آخری - انہی دو عذابوں کی طرف قران کریم نے اشارہ کیا ہے کہ :

و قضینا الی بنی اسرائیل فی الکتاب لتفسدن فی الارض مرتین ' و لتعلن علواً کبیرا - فاذا جاء وعد اولاهما ' بعثنا علیکم عباداً لنا اولی باس شدید ' فجاسوا خلال الدیار ' و کان وعداً مفعولا (۱۷ : ۳)	اور ہم نے بنی اسرائیل سے انکی کتاب توراۃ میں صاف صاف کہدیا تھا کہ تم ضرور زمین پر دو مرتبہ فساد میں مبتلا ہوگے اور اپنی بد اعمالیوں میں مغرور ہوکے نہایت سخت زیادتیاں کروگے ' تو اے بنی اسرائیل کے لوگو ! جب تم میں ظہور فساد و عدوان کا پہلا وقت آیا ' تو ہم نے تمہارے مقابلے میں (بابل کے) ان لوگوں کو بھیجدیا ' جو نہایت جابر اور سخت گیر تھے - وہ تمہاری بستیوں کے اندر پھیل گیے (اور وہ سب کچھہ کیا جو انکو کرنا تھا) اور اللہ کے وعدے کو پورا ہونا تھا ' اور وہ پورا ہوکر رہا -

یہ قوموں کے اعمال کے قدرتی نتائج ہیں - جس بیت المقدس پر ملائکۂ الہی رحمت و برکت کے پھول چڑھاتے تھے ' آج حملہ آوروں کے برجوں سے اسپر پتھروں کے گولوں کی بارش ہو رہی ہے !!

و ما کان اللہ لیظلمہم ' و لکن کانوا انفسہم یظلمون -

ایسے هي لوگوں میں سے ایک قابل تمجید شخص ' کتاب بحث کے مصنف مسٹر اي - ان - بینٹ بھي هیں -

جنگ طرابلس کے شروع هوتے هي وہ معائنہ حالات کیلیے روانہ هوگئے - غالباً اخبار مانچسٹر گارجین کي نامہ نگاري کي حیثیت سے گئے تھے - ٹیونس کا راستہ ' جو اس وقت اندرون طرابلس کیلیے ایک هي دروازہ تھا ' اختیار کیا - درنہ پهنچکر ترکي کیمپوں میں ٹھرے اور تین بڑي لڑائیوں کو اپنے سامنے دیکھا - یہ وقت جنگ کا اصلي زمانہ تھا - اندرون طرابلس اور صحرا کے عربي قبایل جوق جوق آرہے تھے ' شیخ سنوسي کي همدردي پوري طرح حاصل هوچکي تھي ' اطالیوں کي پے در پے شکستوں اور ناکامیوں نے جراتوں اور همتوں کو بڑھا دیا تھا ' اسلیے انکو اصلي حالات معلوم کرنے ' اور صحیح رایوں کے قایم کرنے کا پورا موقعہ ملا - وہ ترکي افسروں کے ساتھہ کیمپوں میں رهے - عربوں کے اُن صحرائي خیموں میں ' جنکے اجزاے ترکیبي ایک پھٹے هوے کمل ' اور ایک کسي درخت کي خشک شاخ سے زیادہ نہیں هوتے ' بارها بیٹھے اور انکے جذبات ملیہ و دینیہ کا مطالعہ کیا - وہ بادیہ نشین قبایل ' جو هزاروں کي تعداد میں ترکي کیمپوں کے سامنے کے میدانوں میں ' اپنے اونٹوں کے پاس ' کھلے آسمان کے نیچے پڑے رهتے تھے ' اور جوش فدا کاري ملت ' و حفظ خاک وطن مقدس ' و عشق اسلام محبوب میں نہ دنکي کي ریگستاني تپش کي انھیں پروا تھي ' اور نہ رات کي مهلک اور مرض پرور هوا و رطوبت کي ' انکے سامنے تھے اور انکو پورا موقعہ حاصل تھا کہ اسلام کي جنگي و سیاسي قوت کے اس آخري غیر مستعمل خزانے کي قدر و قیمت کا اندازہ کریں -

پس انکا سفر گو مختصر تھا ' لیکن اِن نادر مواقع کي وجہ سے بهترین مواد ' اور قابل وثوق آرا کے جمع کرنے کا سامان اپنے ساتھہ لاے ' اور جس سنجیدہ انداز روایت ' اور منصفانہ طریق بحث و استدلال کے ساتھہ اُنھوں نے اس سے کام لیا ' وہ ایک عام سیاحت نامے کي سطح سے اس نا مکمل روز نامچے کي قیمت بڑھا دیتا ہے -

اٹلي کے اس حملے اور نیز یورپ کے موجودہ ظالمانہ و قاتلانہ حرص کا انھیں نہایت درد و تاسف سے اعتراف ہے - صدها مواقع پر انھوں نے اهل عرب کي قوت و شجاعت اور جانفروشي و جذبات صحیحہ کي داد دي ہے - غیر قوموں کے ساتھہ عربوں کے وحشیانہ سلوک ' اور اسلام کے تعصب کے افسانوں پر جابجا هنسي اوڑائي ہے - جن عربوں کو یورپ میں وحشت و بربریت کا خوفناک دیو سمجھا جاتا ہے ' انھوں نے دیکھا کہ فرشتوں کي سي مهرباني ' اور قدوسیوں کي سي نیکي کے ساتھہ وہ انسے ملے ' انکي دعوتیں کرني چاهیں ' اور انکے منصفانہ خیالات کے شکر گذار هوے -

عربوں کي شجاعت و جانفروشي کي شهادتوں نے جب ایک عالم کو متحیر کردیا ' تو بعض اخبارات نے اس اثر کو بے وقعت کرنے کیلیے طرح طرح کے افسانے مشهور کیے - مثلاً لکھا کہ ترکوں سے انکو بیش قرار رقمیں ملتي هیں ' اور اگر ایک دن کا وظیفہ بھي نہ ملے تو فوراً اٹلي سے مل جائیں -

مگر مسٹر بینٹ نے جو حالات دیکھے ' وہ بالکل اسکے متضاد تھے - وہ آغاز کتاب هي میں لکھتے هیں :

" عربوں کے لیے نومبر کے مهینے میں جب بارش هوئي ہے ' بڑي سخت آزمائش کا وقت تھا ' لیکن انھیں ذرا بھي لغزش نہ هوئي - چند چھ طرابلس کا واقعہ ہے کہ جب سنہ ۱۹۰۸ع سے لیکر سنہ ۱۹۱۰ع تک بوجہ امساک باران قحط پڑا تھا ' تو هزاروں عرب فاقہ کشي کي مصیبت سے تنگ آ کر ٹیونس وغیرہ ترک وطن کرکے چلے گئے تھے - لیکن اِس موقع پر جبکہ باران رحمت کا نزول هوا تو میدان جنگ میں تھے ' اور اپنے کھیتوں سے منزلوں دور - بعض اُن میں سے تھوڑے دنوں کے لیے کھیتي کي غرض سے گئے ' لیکن اکثروں نے اپنے آئندہ نفع کو حب وطني پر قربان کردیا اور باوجود اس اندیشہ کے ' کہ آیندہ اُنھیں اور نیز اُنکے بال بچوں کو رزق میسر آنا نا ممکن هوگا ' اپني جگہ سے نہ هلے -

اٹلي والے رشوتیں دیکر اپنا وہ کام نکالنا چاهینگے ' جس کام کو بزور شمشیر انجام دینے کے ناقابل هیں - لیکن میرے خیال میں اسلامي قوت و یک جهتي عربوں کے فطري لالچ پر غالب آیگي "

جیسا کہ مسٹر بینٹ نے بھي لکھا ہے ' یہ ضرور تھا کہ عربوں کو انکے ضروري ما یحتاج کے انتظام کیلیے ایک رقم ضرور دي جاتي تھي ' مگر ظاهر ہے کہ ایسا هونا ناگزیر تھا - وہ ' جو اپني زراعت ' اور اپنے اصلي وسائل گذران چھوڑ کر اپني جانیں قربان کرنے کیلیے آگئے تھے ' کیا اسکے بھي مستحق نہ تھے کہ دو وقت کے کھانے کیلیے چند آنے روز دیے جائیں ؟ پھر یہ کوئي ایسي رشوت تو نہ تھي جو ترک اٹلي کے قیمتي تحفوں اور طلائي طشتوں کو ٹھکرادینے کے معاوضے میں اُنھیں دیتے هوں ' اور نہ انکے لیے معرکہ جنگ هو سکتي تھي -

اصل یہ ہے کہ جنگ عرب کا اصلي مذاق ہے - تاریخ نے بتلا دیا ہے کہ عرب هر کام کیلیے موزوں ہے - تخت پر فرماں روائي کیلیے بھي ' اور امن کے تمدن و تهذیب کے لیے بھي - لیکن سچ یہ ہے کہ جنگ کي قوت اسکے اندر کي اصلي آگ ہے ' اور جب بھڑکا دي جاے ' بھڑک سکتي ہے - ترکوں نے اپنے تمام زمانۂ حکومت میں سب سے بڑي سخت خطرناک غلطي (جسکے نتایج اب بھگت رهے هیں) یہ کي کہ همیشہ اهل عرب کي طرف سے بے پروائي برتي - انکو مٹایا اور ذلیل کیا ' اور انکو خلافت کا رقیب سمجھکر کبھي اُبھرنے اور قابل بننے کا موقعہ نہیں دیا - نتیجہ یہ نکلا کہ اسلام کي اصلي کارفرما قوت محض صحراؤں کي ریگ اور اونٹوں کے غولوں کے اندر محدود هوکر رہ گئي ' اور اهل عرب کو کوئي موقعہ اپني قدیمي روایات عظیمہ کے زندہ کرنے کا نہیں ملا -

جنگ طرابلس میں غازي انور بے کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ اس ترکوں کے سب سے بڑے شخص نے عربوں کے اندر ایک تحریک پیدا کردي ' اور انکو موجودہ حالات سے با خبر کردیا - پس آگ بھڑک اُٹھي ' اور غافل چونک اٹھے - اسمیں نہ طمع زر کو دخل ہے اور نہ بیش قرار تنخواهوں کو - پس اور آجکل کے دور مصائب میں یہ بھولنا نہیں چاهیے کہ اسلام کے مستقبل قریب کو اگر پر امید بننا ہے ' تو یقیناً اسمیں اسلام کے اصلي خزانۂ قوت ' یعنے عربوں کي زندگي اور تحریک کو دخل غالب هوگا : وما ذالك على الله بعزيز -

یہ ضرور ہے کہ طرابلس کي جنگ ترکوں اور اطالیوں کي جنگ تھي اور انگلستان کے باشندوں کیلیے سیاسي اور قومي جذبات کے لحاظ سے اٹلي کے اندر کوئي بڑي کشش نہ تھي - یهي سبب ہے کہ اس زمانے میں بڑے بڑے انگریزي اخبارات نے اس حملے کو قابل اعتراض بتلایا اور بعضوں نے تو بهت سخت مضامین لکھے - پس حق پسند انگریزوں کیلیے اظهار حق کي یہ کوئي بڑي آزمایش نہ تھي - بر خلاف اسکے موجودہ جنگ بلقان جو مسیحي جهاد کے نام سے کي گئي ہے ' اور جو یورپ کو اسلام سے خالي کردینے کے صلیبي ولولے پر مبني ہے ' انگلستان کے باشندوں کیلیے ادعاے حق پرستي و مظلوم نوازي کا اصلي امتحان تھا - اور دیکھنا تھا کہ مسٹر بینٹ '

مذاکرۂ عثمانیہ

پھر وہ سب کچھہ ہوا جو اسکے بعد ہونا تھا - اُس قتل و غارت کا کون اندازہ کرسکتا ہے ' جو کئي دن تک اس مقدس شہر میں جاري رہا ؟ عورتوں اور بچوں تک کو خونخوار فاتحوں کي تلوار سے امان نہ تھي - عمارتیں جل رهي تهیں ' اور دیواریں زمین کے برابر ہوگئي تهیں - جو بچ رہے تھے ' وہ قیدي بنا لیے گئے ' اور جو بھاگ گئے ' انہوں نے پھر بنـي اسـرائیل کے ہزارها ساله گھرانے کي نسبت کوئي اچھي خبر نہیں سني !!

فکاین من قریـۃ اهلکناهـا وهي ظـالمـۃ ' فهی خـاویـۃ علی عـروشها ' و بئـر معطلـۃ و قصـر مشیـد - افلـم یسیروا فی الارض فتکون لهم قلوب یعقلـون بهـا ' او اذان یسمعـون بهـا ' فـا نهـا لا تعمی الا بصار و لکـن تعمـی القلـوب التـي فـي الصـدور - (۲۲ : ۴۴)

پھر انسانوں کي کتني بستیاں ہیں کہ ہم نے انہیں ہلاک و برباد کردیا ' کیونکہ وہ نا فرمان تهیں ' اور انہوں نے احکام الہی سے سرتابي کي تھي - پس وہ اس طرح اُجڑ گئیں ' کہ انکي بڑي بڑي عمارتوں کي دیواریں اپني چھتوں پر گر پڑیں ' انکے لبریز کنویں بیکار و معطل ہوگئے ' اور پکي اینٹوں کے عظیم الشان بناے ہوے محل ویران نظر آنے لگے ! پھر کیا دنیا کے غافل انسانوں نے زمین پر سیر و سیاحت نہیں کي ہے ؟ اور گذشتہ قوموں اور ملکوں کے اُن انقلابات کو نہیں دیکھا ہے ؟ اگر نظر عبرت سے دیکھتے تو انکے پاس دل ہوتے ' جو انجام کار کو سمجھتے - اور کان ہوتے ' جو صداے الہي کو سنتے - اصل یہ ہے کہ جب کسي قوم کے برے دن آتے ہیں ' تو لوگونکي آنکھیں اندھي نہیں ہو جاتیں ' بلکہ وہ دل اندھے ہو جاتے ہیں ' جو انکے سینوں کے اندر پوشیدہ ہیں !

انتقاد

—:○*○:—

وِدھ دی ترکس ان ترپولي

— * —

With The Turks in Tripoli

— * —

مسٹر ای - اِن - بینٹ (E. N. Benit) کے سیاحت نامۂ طرابلس کا ذکر اردو اخبارات میں بارها ہوچکا ہے ' اور اسکے اقتباسات اکثر اخبارات نے شائع کیے ہیں - جس صداقت اور بے تعصبي کے ساتھہ اس شریف انگریز اهل قلم نے حالات جنگ پر بحث کي ہے ' اور ضمناً ترکوں اور اسلام کے متعلق جو پر عواطف خیالات ظاهر کیے ہیں ' وہ یقیناً هماري شکر گذاري کا مستحق ہیں -

موجودہ زمانے میں جنسي و سیاسي تعصب جس خوفناک و تاریک درجہ تک پہنچ گیا ہے ' وہ قرون مظلمہ (Middle Agse) کے مذهبي تعصبات کے خونین مصائب سے بھي زیادہ عالم انسانیت کیلیے خطرناک ہے - یہ سچ ہے کہ اب کوئي عدالت تعذیب روحانئین (Inquisition) نہیں ہے ' جو کافروں اور ساحروں کو زندہ جلا دیتي ہو ' تا ہم وہ متمدن قومیں اپنے ترقي یافتہ قواے جنگ ' اور نا قابل مقاومت وسائل تسلط کے ساتھہ موجود ہیں ' جو لاکھوں انسانوں کو باسم تہذیب و دعوت مدنیت ' محض اس جرم پر قتل کردینا جائز سمجھتي ہیں ' کہ وہ نسل قوقاسي سے نہیں ہیں ' یا ہیں تو جنس ابیض کے وجود کي موجودگي میں انکا وجود کچھہ ضروري نہیں !

اسي جنسي تعصب کي یورپ کے موجودہ افکار و اقلام پر حکومت ہے - تاریخیں ' سفر نامے ' سیاسي اسفار ' اور اخبار و رسائل ' غرضکہ قلم اور سیاهي کي آمیزش سے جس قدر اشیا طیار ہوسکتي ہیں ' اُن سب کے اندر اسي جنسي تعصب کا شیطان حلول کرگیا ہے - نا مور اهل قلم ' اور قابل سے قابل مغربي سیاح ' جب مشرقي اوضاع و اطوار اور عادات و خصائل کي تصویر کھینچتا ہے ' تو اپنے قلم کو اس تعصب کے رنگ و روغن سے الگ نہیں رکھہ سکتا -

علی الخصوص مغرب و مشرق ' اور اسلام و مسیحیت کي جنگ آرایوں میں انصاف اور صداقت بالکل ایک بے اثر جذبہ ہوگیا ہے -

یہ فی الحقیقت دنیا اور انسانیت کیلیے ایک مصیبت عظمی ہے ' اور تمام گذشتہ ازمنۂ ظلم و ظلمت سے ' با ایں همہ شیوع علم و ترقیات علمیۂ عظیمہ ' و رفع منار مدنیۃ و عمران ' و اتحاد و تبادل آراء اقوام و ملل ' و ادعاے مساوات و نوع پرستي و بے تعصبي ' زیادہ خطرناک و مہلک ' اور ایک خوفناک ترین دور انساني ہے -

پھر جنسي تعصب کے ایک ایسے تاریک عہد میں جو خال خال چند نفوس صالحہ یورپ کي سر زمین میں نظر آجاتے ہیں ' اور قومي پاسداري کی خباثت سے پاک و بري ہوکر منصفانہ اظہار حق کرتے ہیں ' انکے وجود کو بسا مغتنم اور انکي خدمت انسانیۃ کو مستحق تحسین و امتنان یقین کرنا چاهیے -

باب المراسلــــت و المناظــــرة (۱)

— * —

اخلاق

— * —

از مسٹر مسعود احمد عباسي (امروهه)

مضمون بالا نظر سے گذرا - حقیقت میں ایسے مضامین جو اب سب سے اول " الهـــلال " میں شایع هونا شروع هوے هیں' سب سے زیادہ قابل توجه و صرف وقت هیں - کیا هي اچها هو که ان مضامین کا سلسله مستقل طور پر جاري هو جاے ' تا که اصحاب تفکر' اور صاحبان تمیز' میدان میں آئیں اور رفته رفته ایک ایسا علمي ذخیرہ طیار کردیں جو قوم و زبان کي ترقي کے لیے نہایت ضروري هے - اب تــک یہي ایک کمي ایسي رهي هے جس کا اجتک کوئي انتظام نہوا -

مگر سب سے بڑي دقت جو حائل هے' وہ اُردو زبان کي علمي زبان هونیکي نا قابلیت هے - بڑي ضرورت هے که انشا پرداز حضرات ایک ایسي لغات طیار کریں جو یورپ کے علمي خیالات کو جگه دیسکے اور مشرقي یا اُردو طرز ادا کے موافق بهي هو - میں دیکهتا هوں که " الحیات " کي سرخي والے مضمون میں صرف اسوجه سے پهیکا پن هے که الفاظ کسي ایک قاعدہ اور قانون کے ماتحت نہیں هیں' مثلاً کہیں آپ مادہ کي تقسیمیں زندہ اور غیر زندہ کي کرتے هیں اور کہیں الیه اور غیر الیه کي - خیر یه گفتگو کسي دوسرے وقت کے لیے زیادہ موزوں هے - اسوقت صرف آپکي توجه کو اسطرف مبذول کرانا مقصود تها ورنه یه خواهش کرنا که صرف تنہا ایک آپ هي اس اهم کام کو بهي انجام دیں ' آپکي تندرستي اور قوت پر حمله هوگا -

آپنے اخلاق کي دو قسمیں کي هیں - طبیعي اور کسبي - طبیعي کے متعلــق آپ فرماتے هیــں که وہ فطــري هوتے هیں اور انسان پیــدائش سے لیکر پیــدا هوتا هے - یہاں مجهکو اختلاف هے اور آگے چلکر میں اس اختلاف کي وجه پیش کرونگا - مگر میں دیکهتا هوں که کچهه آگے چلکر آپ خود اپني تقسیم پر قایم نہیں رهتے اور جب اخلاق کے سرچشموں کا تذکرہ کرتے هیں تو وهاں اسکو کلیه بنانے سے انکار کرتے هیں -

بهر حال یه ضرور هے که آپ اخلاق میں وراثت کے اثر کے موید هیں - اور اکثر کانٹ جیسے بعید زمانه کے اصحاب فلسفه کا بهي ایسا هي خیال تها -

معلوم هوتا هے که ان حضرات نے اولاد میں اپنے والدین سے جسمي مشابہت پا کر اخذ کرلیـا که اخــلاق میں بهي ایسا هي هوگا ' اور سطحي نظر میں کچهه شہادتیں بهي جمع کرلیں ' لیکن صحیح نتائج پر آنیکے لیے جن احتیاطوں کي ضرورت هوتي هے ' اوسکا لحاظ نه کیا - یا یه بهي ممکن هے که ان احتیاطونکي طرف خیال بهي اسوجه سے نه کیا هو که اوس زمانه کا مشہور عام مسئله یه تها که اولاد میں برائي بهلائي ورثه میں والدین سے ملتي هے - لیکن حال میں جو تحقیقاتیں اس موضوع پر هوئي هیں ' اون سے ظاهر هے (بقول کارل پیرسن کے که) وراثت کا اثر بالکل غلط خیال هے اور جسقدر بهي اخلاقي خصوصیات والدین کي اولاد میں پائي جاتي هیں وہ اوس تربیت کا نتیجه هیں جو اولاد کو اپنے والدین کے هاتهه سے پہنچتي هے اور جس میں والدین نے اپني مخصوص عادات و اخلاق کي جهولي اپنے اولاد کے حوالے کردي هے -

(۱) یه ایک مستقل باب کي سرخي هے - اس وقت اسکا بلاک طیار نہیں هوا تها ' اسلیے ٹائپ میں دیدي گئي -

مگر هم دوسرے پہلو سے اسپر غور کرتے هیں -

اخلاق خود کوئي قوة نہیں بلکه یه تابع معلوم هوتے هیں کسي دوسري شے کے ' اور وہ شے وہ هے' جو اخلاق کے برے بهلے هونے پر غور کرتي یا کرسکتي هے - اس شے کو انگریزي میں مائنڈ (Mind) کہتے هیں اور جسکا مرادف ابتک هماري زبان میں دل تها' مگر اب اوسکي سلطنت تو مغربیونکے تفیل دماغ کے پاس اوٹهه گئي هے اور اوسکي وقعت ایک پوسٹ آفس سے زیادہ نہیں هے - جو چیز که تخت نشین هے وہ کیا هے ؟ وهي جسکو مائنڈ کہتے هیں اور یه نام هے تین مظاهر کے مجموعے کا -

(۱) انفعــــال -

(۲) ارادہ -

(۳) سمجهــه -

میرے سامنے دروازہ هے اور میں اوسکو کهولنا چاهتا هوں - گویا مجهپر کهولنے کي خواهش کا ایک اثر هو رها هے - یہي اثر وہ هے جسکو مینے انفعال سے تعبیر کیا هے - افســوس که زبان کے نقص کي وجه سے میں اپنے مطلب کو الفاظ میں واضح طور پر پیش نہیں کرسکتا - آپ تصور میں میرے مطلب تــک پہنچ جاوینگے - میں دروازہ کهول دیتا هوں - یه وہ هے جسکو مینے ارادہ سے تعبیر کیا هے - اگرچه یه لفظ بهي اس مطلب کے لیے بہت کم مناسب هے - ان دونوں کے ساتهه ساتهه ایک تیسري قابلیت اور هے' یعني میں جانتا هوں که دروازہ کهل سکتا هے - یہي چیز هے جسکو مینے سمجهه سے موسوم کیا هے - گویا یه تین چیزیں : انفعال ' ارادہ ' اور سمجه ' مظاهر هیں اوس شے کے' جسکو مائنڈ کہتے هیں - اس لفظ کے مرادف لفظ بنانیکے لیے میں جناب کو توجه دلاتا هوں -

هاں تو اسطرح یه تین قوتیں انسان کے تمام اخلاق اور اعمال پر حکمراني کرتي هیں - یہي وہ هیں جنکے نہونیسے انسان جانور هے اور جنکے هونیسے مگر غیر مناسب حالت میں' انسان ناقص هے' اور هونیسے اور به تناسب' وہ کامل هے -

لیکن ان تینوں مظاهر کے ساتهه چاکرانه حیثیت سے حواس هیں - میں جلتے لمپ کي چمني چهوتا هوں تو مجهپر اثر هوتا هے - فضاے آسمان میں تارے چمکتے دیکهتا هوں تو مجهپر اثر هوتا هے - زبان پر کتوري میٹهي چیزیں چکهتا هوں تو مجهپر اثر هوتا هے - مچهر کو بهنبهناتے سنتا هوں تو مجهپر اثر هوتا هے - اور میں اپنے پچهلے تجربے کي بنا پر سمجهتا هوں که ایک چیز جلتي هے تو دوسري روشن هے وغیرہ وغیرہ -

اگر بچے میں سمجهه کي قابلیت نہیں هے تو کبهي بهي نہیں هو سکتي - لیکن حواس میں بهي کسي ایک کا نہونا ان تینوں قابلیتوں پر کچهه زیادہ موثر نہیں هوسکتا - ایسي مثالیں بهي موجود هیں که تمام حاسوں کے نہونے پر یه تینوں قابلیتیں بهي مفقود پائي گئي هیں - پس اسطرح یه تینوں قابلیتیں اور حواس کسي نه کسي حد تــک ساتهه ساتهه هیں' اور یه اوسوقت تک هر انسان میں صحیح حالت پر موجود هیں' جب تــک عناصر انساني میں کوئي کمي بیشي نہیں هوگئي هے - اگر دماغ سے فاسفورس نکل گیا هے تو یقیناً سمجهه بهي نه هوگي - وغیرہ وغیرہ -

پس ظاهر هے که ایسے دو شخص' جنکا هر حیثیت میں یکساں اثرات سے موثر هونا ممکن هوتا ' خواہ وہ آب و هوائي هوں - خواہ سوشیل' یا اور کچهه' تو ضرور اخــلاق کے لحاظ سے بهي یکساں هوتے مگر ایسا کبهي نہیں هوتا ' اور یه ان دوسرے اثرات کیوجه سے هے ' وراثت پر الزام هي الزام هے -

جب یه ثابت هوگیا که وراثت اخــلاق میں کوئي دخل نہیں رکهتي تو هم پر اپني اولاد کے متعلق ایک ذمه داري آ[illegible] عاید

مسٹر میکالا اور مسٹر ایبٹ وغیرہ کی طرح کتنے ارباب حق پرستی هیں ' جو صدائے انصاف بلند کرتے هیں ؟

بیشک اس هنگامۂ قتل و غارت میں چند پست اوازیں رحم و انصاف کی بھی کبھی کبھی سننے میں آئی هیں - فرانس کے مشہور انشا پرداز (بیرلوتی) کے مضامین ایک اچھی ضخامت کا رسالہ بنگئے هیں - لیکن وہ تو ترکوں کی حمایت ' اور ترکی سوسائٹی کے ایک معجب نارل نویس هونے کی حثیت سے بد نام هے ' اور پھر افسوس کہ ان صداؤں میں سات کڑور مسلمانوں پر حکمرانی کرنے والی قوم کا کوئی حصہ نہیں ' والشاذ کا لمعدوم ! !

اصل یہ هے کہ انگلستان بد بختانہ اس وقت صلیبی جذبات کا شکار هوگیا هے ' اور یہ جذبہ اقلام و صحائف پر اس طرح حاری هے کہ همارے لیے انصاف و رحم کی صدا اب دریاے تیمس کے کنارے نہیں اُٹھہ سکتی !

اٹلی کے قزاقانہ حملہ طرابلس کی تاریخ میں بھی (موجودہ جنگ کی طرح) انگلستان کا نام پہلے صفحہ میں لیا جائیگا -

مسئلۂ مصر و عرب کیلیے ایسا هونا ضروری تھا ' اور گو اسکی طرف عملی پیش قدمی کا طرۂ افتخار سر ایڈورڈ گرے کی کلاہ سیاست کو حاصل هو ' لیکن سچ یہ هے کہ انگلستان کی وزارت خارجیہ میں اُن سے پہلے هی یہ مسئلہ اپنے ابتدائی مرحلے سے گذر چکا تھا ' اور جس وقت فرانس نے تیونس اور الجزائر پر قبضہ کیا هے ' اسی وقت اٹلی کے وزیر خارجی (کرسپی) نے لارڈ (سالسبری) سے مراسلات شروع کردی تھیں - لارڈ سالسبری نے اس موقعہ پر اپنے سفیر کے ذریعہ جو اُمید بخش اور جراٴت پرور جواب دیا تھا ' اسکو مسٹر (بینٹ) نے دیباچہ کتاب میں نقل کیا هے - اسکا خلاصہ یہ هے :

" آپ کی تحریر کا لارڈ سالسبری پر بہت اثر هوا - اُنھوں نے مجھے مندرجۂ ذیل مضمون کا تار دینے کی هدایت کی هے - " اُنکو اس امر سے اتفاق هے کہ جب بحر روم (میڈیٹرینین) کی موجودہ بین الاقوامی حالات میں معمولی یا اهم تبدیلی کا وقت آئیگا ' تو اُس موقع پر یہ امر ناگزیر هوگا کہ اٹلی طرابلس پر قبضہ کرلے " ایک بات میں سالسبری کو آپ سے البتہ اتفاق نہیں هے - اُنکا خیال هے کہ طرابلس پر قبضہ کرنے کا ابھی وقت نہیں آیا - لارڈ سالسبری نے اپنی راے ذیل کے جملہ پر ختم کی هے - وہ کہتے هیں کہ " گورنمنٹ ایطالیہ کو طرابلس مل جائیگا ' لیکن ایک شکاری کو جو چاهتا هے کہ هرن کو مار کر شکار کرلے ' اُسوقت تک انتظار کرنا چاهیے ' جب تک کہ اُسکا شکار بندوق کی زد پر نہ آجاے ' تاکہ اگر نشانہ پورا نہ پڑے اور خالی زخم آجاے ' جب بھی گرفتار هو جاے "

اسکے بعد مسٹر بینٹ لکھتے هیں :

" دول یورپ کو جس میں انگلستان بھی شامل هے ' اٹلی کی قزاقی کے ارادوں سے واقفیت تھی اور اُنھوں نے نہایت خاموشی کے ساتھہ ان ارادوں کے پورا کرنے میں شہ دی - همارے یہاں خارجیہ تعلقات کی یہ حالت هے کہ جس طرح ملک شام کے کاشتکاروں کو باب عالی کے معاملات میں کوئی دخل نہیں ' اُسی طرح عوام انگریزوں کا اپنے محکمۂ خارجیہ پر بھی کوئی اثر نہیں هے - حقیقت یہ هے کہ ایسا واقعہ کبھی دل خوش کن نہیں هوسکتا ' جسے همارے ملک کے ۹۰ - فی صدی باشندے نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے هوں اور جسے بین الاقوامی ڈاکہ کہنا نہایت موزوں هوگا - اور اسپر طرہ یہ کہ همارا محکمۂ خارجیہ بلا کسی خفیف مخالفت کے ایسے علانیہ ڈاکہ کو جائز رکھے ' در حالیکہ ملک میں لبرل پارٹی کی گورنمنٹ هو - آخر میں کیور (۱) کے قول کو ماننا پڑتا هے کہ " هم سلطنت کے لیے وہ کام کرتے هیں اور وہ تدابیر عمل میں لاتے هیں جو اپنی ذات کے واسطے خواب میں بھی خیال نہیں کر سکتے "

اسکے بعد انھوں نے دول یورپ کے معاهدوں اور سیاسی اعلانات کی نسبت کیا خوب لکھا هے :

" میں زمانۂ حال کے معاهدات کے متعلق بحث کرنا نہیں چاهتا کیونکہ اس زمانہ میں عهد و پیمان صرف اس لیے لکھے جاتے هیں کہ جسوقت اُنکی وجہ سے کسی فریق کو تکلیف پہونچنے لگے تو فوراً چاک کر ڈالے جائیں ' بشرطیکہ وہ فریق اسقدر قوت رکھتا هو کہ بلا خرخشہ اپنے عهد کو توڑ سکے " -

یہ کتاب جب شائع هوئی هے ' تو اسکا تذکرہ اخبارات میں کافی هوچکا هے ' اسلیے هم زیادہ بحث کرنا نہیں چاهتے ' ورنہ اسکے اکثر مقامات مستحق اقتباس و استدلال هیں -

(۱) ایطالیہ کا ایک مشہور عالم جو معاملات سیاست میں بہت قابل مانا جاتا تھا -

کارزار طرابلس

—:*:—

قیمت ۱ - روپیہ - درجہ اول باتصویر ۲ - روپیہ - مترجم سے ملسکتی هے

— * —

یہ کتاب اسی سیاحت نامہ کا اردو ترجمہ هے - مترجم مسٹر عبداللہ خاں رئیس خورجہ هیں - چھپائی صاف ' کاغذ اچھا لگایا گیا هے - درجۂ اول کے ساتھہ نامورانِ غزوہ طرابلس اور اشخاص متذکرہ کتاب کی متعدد هاف ٹون تصویریں بھی لگائی هیں ' جنسے کتاب کی دلچسپی میں عمدہ اضافہ هو گیا هے -

مسٹر عبد اللہ خاں دیباچے میں لکھتے هیں کہ یہ انکی پہلی ادبی کوشش هے ' اور ترجمہ نہایت عجلت میں کیا گیا ' تاهم ترجمہ صاف اور سلیس هے - البتہ سرسری نظر میں بعض مقامات گنجلک ' اور بعض موقعوں میں عبارت کی خامی ' اور محاورات کی غلطیاں بکثرت هیں -

محاربات طرابلس

— * —

قیمت ۱ - روپیہ - ۸ - آنہ : انجمن هلال احمر لکھنؤ

— * —

یہ اسی کتاب کا دوسرا اردو ترجمہ هے ' جو انجمن هلال احمر لکھنو کی فرمایش سے جناب شیخ شوکت علی صاحب بی - اے نے بعد حصول اجازت مصنف کیا هے ' اور نو الکشوری پریس میں چھپا هے - کاغذ اچھا هے ' اور چھپائی متوسط درجے کی -

هم نے مثل پہلے ترجمے کے چند صفحات ایک دو مقام سے دیکھے - ترجمہ صاف و سلیس ' اور عبارت بہت رواں اور با محاورہ هے ' البتہ بعض بعض ترکیبیں اور علی الخصوص انگریزی ترکیبوں کا ترجمہ بہت رکیک اور غلط هے - مثلاً جابجا " ڈاکہ زنی " کی ترکیب نظر آئی جو کسی طرح صحیح نہیں ' اور صدها فارسی تراکیب صحیحہ اسکی جگہ ملسکتی هیں -

اسکی فروخت سے جسقدر رقم بچیگی ' وہ انجمن هلال احمر کے فنڈ میں شامل کردی جائیگی - اس بناپر فیاض طبع مترجم یقیناً مستحق تعریف هیں -

افسوس کہ ترجمے کے ساتھہ تصاویر کا انتظام نہیں کیا گیا - البتہ دو نقشے افریقہ و مقامات جنگ کے علحدہ چھاپکر لگا دیے هیں ' اور یہ بہت ضروری تھے -

اب ریویو کا سلسلہ برابر جاری رهیگا - جن حضرات نے کتابیں روانہ فرما کر یقیناً نہایت ناگوار انتظار کی زحمت گوارا فرمائی ' وہ مطمئن رهیں -

—

کیا سامان کیا ؟ کونسي سوسائٹي قائم کي ؟ کتنے طلبا پیدا کیے ؟ اور وهاں کے نکلے هوے اشخاص میں سے کتنے هیں جنهوں نے فلسفۂ و علوم جدیده کي کتابوں کے ترجمے کیے هوں یا انپر کتابیں لکهي هوں ؟

آپکو تعجب هوگا که مصر میں . اسوقت هائي اسکول سے زیاده تعلیم نهیں هے ، اور یه انگلستان کي علمي سر پرستیوں کا حال هے - البته بیروت میں امریکن مشن ' اور جیسوبت فرقے نے کالج قائم کیے هیں - لوگوں کے سطحي مذاق ' اور محض علوم یورپ کے بعض اسما ؤ رسوم رٹ لینے کا وهي حال هے جو یهاں هے - تا هم اگر آپ قلم دارات پاس رکهیں تو میں پچاس سے زیاده کتابوں کي فهرست لکهوادوں جو موجوده علوم و فنوں کے متعلق واقعي صحت و ثقاهت ' اور واقفیت و علم کے ساتهه ترجمه کي گئي هیں یا مستقلا لکهي گئیں هیں - اور ویسے غیر معتبرکتابیں اور سطحي تو صدها هیں !

لیکن فرمایئے ' نئے تعلیم یافته گروه نے اردو کیلیے کیا کیا ؟

یـــا لـــلعجب !

مجکو تو بعض وقت غصه بهي آتا هے اور هنسي بهي - کیا مزے کي بات هے که آج جو لوگ اپنے تئیں الحاد کا نقیب سمجهتے هیں ' جنکو علم و مذهب کے معرکے کے نظارے سے فرصت نهیں ' جنهوں نے اسلام کے شکست کا پورا فیصله کرلیا هے ' جو نئے علوم اور نئے فلسفه کے مناقب و فضائل کا ایک سیلاب عظیم اپنے حلق کے اندر سے بها سکتے هیں ' انکے سرمایۂ علم کا یه حال هے که فلسفه کي مبادیات تک پر ایک مختصر تقریر کي خواهش کیجیے تو منه تکنے لگیں ! ! آجتک اتني بهي توفیق کسي کو نهیں ملي که هم کو اتنا تو بتلا دیتا که نیا فلسفه هے کیا چیز ؟ اور قدیم و جدید میں فرق کیا هے ؟

الحاد نتیجه سمجها جاتا هے شیوع علم کا ' پهر یه کیا هے که هم میں الحاد جهل مطلق کے ساتهه جمع هوگیا هے ؟

بسوخت عقل ز حیرت که این چه بوالعجبیست !

انصاف کیجیے که یه کیسي شرم و غیرت کي بات هے که جو لوگ یورپ کي زبانوں کي تحصیل کریں ' وه علوم و فنون جدیده سے غافل هوں ' اور جن لوگوں کا مایۂ تحصیل یه نهیں هے ' وه آپ کے لیے کوشش کریں ؟

ایک درد انگیز تجربه

کئي سال سے چاهتا هوں که کم از کم اتنا تو هو که اردو زبان میں ایک مختصر مگر جامع تاریخ فلسفه مرتب هو جاے ' جس میں قدیم فلسفه کے مختلف ادوار و مذاهب کي تشریح کے بعد نئے فلسفے کي ابتدائي تغیرات سے تاریخ لکهي جاے ' اور اسکے مختلف انقلابات اور مختلف اسکولوں کو اس خوبي سے بیان کیا جاے که معلوم هو سکے که فلسفه کا اس وقت تک کل سرمایه کیا هے ؟ اور قدیم و جدید کا ما به الامتیاز و اختلاف کس درجه هے ؟

میں نے کتابیں جمع کیں - کسي ایک کتاب کا ترجمه نهیں چاهتا تها ' بلکه بطور خود اخذ و التقاط کے بعد ایک مستقل تصنیف -

میں نے ایسے تعلیم یافته مسلمانوں کو تلاش کرنا شروع کیا جو فلسفه سے واقفیت رکهتے هوں ' اور اس کام میں مجهے مدد دیسکیں - تلاش کا جو نتیجه نکلا وه میرے لیے نهایت درد انگیز تها ' میں جانتا تها که تعلیم یافته مسلمانوں میں علم کا ذوق نهیں ' مگر اس درجه مایوسي کا تو مجهے کبهي تصور بهي نهیں هوا تها - اول تو کسي نے حامي هي نهیں بهري ' پهر بعض اصحاب ملے بهي ' تو اول هي صحبت میں معلوم هوگیا که اس میدان میں مجهه ناواقف سے بهي گئے گذرے هیں - صرف ایک صاحب ایسے ملے ' جنسے واقعی مدد ملتي مگر مشیت الهي نے یک جائي کا موقعه نهیں دیا - اپکو تعجب هوگا که بالا خر جب هر طرف سے مایوس هوگیا تو ایک هندو تعلیم یافته شخص نے مجهپر رحم کها یا ' اور جو کچهه هونا تها وه اسي کي مدد سے هوا !

یه کیسي عجیب بات هے که ایک شخص اردو میں ' اور اس اردو میں جسکے هندوستاني لغۃ عمومي (لنگوافرینکا) هونے کے هنگاموں سے تمام ملک میں ایک طوفان تحریر و تقریر برپا هوا کرتے هیں ' ایک مسلمان شخص کتاب مرتب کرے ' اور اسکو جسقدر مدد ملے ایک تعلیم یافته هندو سے ! افسوس !

کامل اس فرقۂ زهاد سے اٹها نه کوئي
کچهه هوے تو یهي رندان قدح خوار هوے !

ان باتوں کے لکهنے کي یهاں چنداں ضرورت نه تهي ' لیکن یقین کیجیے که میرا دل ان حالات کي ایک نهایت سخت ٹیس اپنے اندر رکهتا هے - میں انگریزي تعلیم یافته جماعت کے افلاس ، علمي اور شدت جهل کے درد سے زخمي هوں - ذرا سي بهي ٹهیس لگتي هے ' تو اپنے خیالات کے اظهار میں مجبور هو جاتا هوں !

افسوس که هم نے اپنے قدیم علوم ' اپني پراني سوسائٹي ' اپنے گذشته اخلاق و آداب ' حتی که اپني قومیت اور مذهب تک نئي تعلیم اور یورپ کے نئے علوم و فنون کیلیے دیدیا ' لیکن یه کیا قهر الهي اور کیا بد بختي هے که اسپر بهي وه جنس همیں نهیں ملني تهي اور نهیں ملي - جیب تو خالي هوا مگر وا حسرتا که هاتهه بهي متاع سے خالي هے !

مـــذا کـرۂ علمیـــه

الهلال میں " مذاکرۂ علمیه " کا باب اسي غرض سے رکها که اپني بساط کے مطابق کچهه نه کچهه لکهتا رهونگا - لیکن انصاف کیجیے که انسان هوں اور هاتهه سے لکهتا هوں ' لکهنے کي کوئي مشین میرے پاس نهیں هے - دماغ تو الحمد لله که فضل الہي سے جواب نهیں دیتا ' مگر وقت اپني قدرتي مقدار کار میں میرے ساتهه خاص رعایت کیوں کرنے لگا ؟

پهر الهلال کي ضخامت بهي محدود - اسي خیال سے (البیان) کا اراده کیا ' دو نمبر اسکے مرتب کر کے رکهدیے ' لیکن معمولي معین کار بهي میسر نه آے ' مجبوراً ملتوي کر دینا پڑا اور اب کسي نه کسي طرح نکالونگا -

آجتک کتنے اشخاص هیں جنهوں نے الهلال کے کسي باب میں بهي کوئي مضمون لکها یا میري مدد کي ؟ لوگوں کي زبانوں کو تقریروں میں اور قلموں کو تحریروں میں دیکهیے تو معلوم هوتا هے که خدمت علم و دین کے ملائکۂ مقدسین هیں ' جنکو خدا نے مسلمانوں پر رحم کها کر بهیجدیا هے - لیکن کام کرنے کیلیے مستعد هوییے تو پهر معلوم هوتا هے که وه تمام هنگامۂ حرکت کا طوفان بها کرنے والے اجسام حیه ' لاشوں کے ڈهیر یا پتهر کی مورتوں سے زیاده نه تهے ! فانظر ! کیف ضربوا لک الامثال ' فضلوا ' فلا یستطیعون سبیلا (۱۷ : ۵۱) -

خود نه لکهیں تو کم از کم اتنا هي کریں که جو کچهه لکها جاے اسے زنده آدمیوں کي طرح پڑهیں ' اسکي نسبت بحث و مذاکره کریں ' اعتراض و نقد کا سلسله شروع کریں ' مراسلۂ و مناظره کي نوبت آے ' اس سے اتنا تو هوگا که آگے کو کام کرنے کي راه صاف هوگي ' کام کے حسن و قبح کا فیصله هوگا ' نیز ایک وجه تشویق و ترغیب کي نکل آئیگي -

بهر حال میں آپکا کمال شکر گذار هوں که آپنے ان چند ابتدائي اور محض سرسري طور پر لکهے هوے صفحوں کو اپنے علمي ذوق کے

[بقیه مضمون کے لیے صفحه ۹ - ملاحظه هو]

هوگئي - بچه بالکل همارے اختیار میں هے - خواه اوسکو هم بري اصابت راے والا ' بڑے اخلاق والا ' اور بڑي سمجهه بوجهه اور عقل و دانش والا بنائیں ' خواه اوسکو اسطرح تباه کردیں ' جیسا که آجکل روزانه هماري جهالت سے تباه هو جاتے هیں - مجهکو سیڈکڑوں بچوں کا تجربه هے ' اور سبکو جاهل ماں باپ کا شکار پایا هے - یه سخت درد ناک هے - میں اُن حضرات سے جو بائیکاٹ میں نهایت تیز هیں ' جو هندوستاني یا اسلامي پالیٹکس میں بڑا حصه لیتے هیں ' به الحاح استدعا کرتا هوں که وه ذرا اسطرف بهي نظر کریں - مجهکو ڈر هے که کهیں وه نسل ' جو اب سے صرف دس سال بعد طیار هوگي ' اپني غلط کاریوں اور اپکي بے توجهي سے کالجوں ' اِسکولوں اور یونیورسٹیوں کو بیکار ثابت نه کردے - فقط

الهــــلال

سب سے پہلے تو میں آپکے ذوق علمي کا شکرگذار هوں که ان مضامین پر آپنے توجه فرمائي ' اور انکي ضرورت کا اعتراف فرماتے هوے نقد و بحث کا دروازه کهولا -

بڑي مصیبت یه هے که لوگوں کو ان چیزوں کا ذوق هي نهیں هے - بیشک ملک میں اخبارات و رسائل کے پڑهنے کا ایک ولوله پیدا هوگیا هے ' لیکن سطحي و عام مضامین کے سوا ' کوئي نهیں جو خالص علمي مباحث و افکار کا خیر مقدم کرنے کیلیے طیار هو -

روشنـــي کا ایک هـــي ذریعـــه

آپ اسکو نهیں مانینگے مگر میں کهونگا که جس گهر میں ایک هي چراغ جلتا هو ' اسکي تمام کوٹهریوں کي روشني اسي کے دم سے وابسته هوتي هے - اسے گل کردیجیے تو یهي نهوگا که درمیاں کا گول کمره تاریک هو جائیگا ' بلکه آس پاس کي تمام کوٹهریاں بهي اندهیري هوجائینگي ' کیونکه چراغ ایک هي تها -

مسلمانوں کے ذوق و شوق کیلیے بهي ابتدا سے ایک هي چراغ جل رها تها ' یعنے ولولۂ مذهبي ' اور جوش تعمیل احکام دیني کا - اس گهر کي آور جتنے کوٹهریاں تهیں ' اخلاق و تربیت کي هوں ' یا حکومت و سیاست کي - علم و فن کي تحقیق و جستجو کي هوں ' یا عمران و تمدن کي ' سب اسي چراغ کي روشني سے منور تهیں - جس چیز کو وه حاصل کرتے تهے ' مذهب کي راه سے ' اور مذهب کے پیدا کیے هوے ولولے سے - یه کیسي عجیب بات هے که مسیحي مذهب کے اصلي دور عروج میں علم و فن پر دور مظلمه گذرا ' پر اسلام کا اصلي زمانۂ عروج وهي تها ' جب گهر گهر علم و فن کے آفتاب درخشاں تهے :

یک چراغست دریں خانه ' که از پرتو ان
هر کجا مي نگري انجمنے ساخته اند

آج همارے هزاروں علماے کرام هیں - جا کر دیکهه لیجیے که تفسیر و حدیث کو اُس ذوق و جانکاهي سے نهیں پڑهتے ' جس قدر محنت سے یوناني فلسفه اور ارسطو کی منطق میں اپنا وقت ضائع کرتے هیں - علم کلام میں بهي جتنا وقت صرف هوتا هے ' اسے بهي ارسطو هي کے حصے میں منتقل کردیجیے که در اصل وه علم کلام نهیں بلکه فلسفۂ یوناني هي هے - (شرح مواقف) کو اگر آپ دیکهیں تو متعجب هوں که کس فن کي کتاب هے ؟

مگر ایسا کیوں هے ؟ کیا موجوده زمانے کے علما کي نسبت کها جاسکتا هے که حکماے یورپ کے سے خالص علمي ذوق اور علمی جذبات سے یه سب کچهه کرتے هیں ؟ میں تو کهه بهي دوں مگر آپ حضرات کب کهنے لگے ؟

اصل یه هے که همارے تمام کاموں کي افتاد هي ابتدا سے ایسي پڑي هے که ذوق علم ' محبت وطن ' قوم پرستي ' سوسائٹي ' قانون ' غرضکه هر شے کا محور مذهب هوگیا هے - قدما نے فلسفه کے حملوں سے بچنے کیلیے ضروري سمجها که علما فلسفه پڑهیں اور اس سے واقف هوں - امام الحرمین اور امام غزالي نے نصاب میں داخل کردیا - نتیجه یه هے که آج ایثینیا اور اسکندریا کے تلامذۂ فلسفه سے زیاده شغف ' همارے علماے دیني کو یوناني فلسفه سے پیدا هوگیا هے !

آپ کهیں گے که یه تو ایک مذهبي خود غرضي هوئي ' علم کو تو علم کیلیے پڑهنا چاهیے ' لیکن میں کهونگا که اس زمانے سے بهي نظر اوپر کیجیے ' اور ابتدائي صدیوں میں اسلامي ممالک پر نظر ڈالیے - آپکو نظر آئیگا که هزاروں فدا کاران علم و مذهب هیں ' جو تلاش و جستجوے مقصود میں اپني زندگیاں صرف کر رهے هیں - یه بهي جو کچهه تها ' اسلام هي کے پیدا کیے هوے ولولے سے تها -

آج بعض مستشرقین یورپ نے اسکي توجیهه یه کی هے که جسقدر حکماے اسلام تهے ' انکو اسلام سے واسطه هي کب تها ؟ اور پهر جو کچهه هوا ایراني و عجمي اثر سے هوا ' یا شام و مصر کے مسیحي حکما کي صحبت سے - لیکن سوال یه هے که ایسے هي ملحد اور غیر قوموں سے تمدن اخذ کرنے والے افراد ' مسیحي دور عروج میں کیوں نهیں پیدا هوے ؟ پهر ان بیچاروں کو یه خبر نهین که ابن مسکویه ' فارابی ' ابن رشد ' ابوبکر رازي ' وغیره کے دیني اعتقاد و اعمال کا کیا حال تها ؟ اکابر معتزله سے بڑهکر علم دوست اور فلسفه خواں کوئي گروه نهیں هوا ' لیکن ساتهه هي اعمال مذهبي میں اُنسے زیاده شدید التقشف ماوراؤ النهر کے فقها بهي نه تهے - کبیره گناه کے مرتکب کو وه مومن هي تسلیم نهیں کرتے ! پس حقیقت یه هے که ساري روشني اسي چراغ کے دم سے تهي - کوئي مانے یا نه مانے مگر میں کهونگا که جب سے یه چراغ گل هوا ' همارے علم و فن کے تمام حجرے بهي تاریک هوگئے -

اسي کو روشن کیجیے - اسلام هي بتلاے گا که " و من یوت الحکمة فقد اوتي خیرا کثیرا ' و ما یذکر الا اولوا الالباب "

جدید تعلیم یافته اور افلاس علمي

یه کیا بد بختي هے که نصف صدي سے هم میں نئي تعلیم پهیل رهي هے - قدیم علما تو آپ لوگوں کے نزدیک جهل و نادانی میں پڑے هیں ' پهر بهي وه اپني عزیز عمریں اُن علوم کے حصول میں صرف کر رهے هیں ' جنکو اپنے عقیدے میں بهتر و اعلی سمجهتے هیں - فرمایئے که نئے تعلیم یافته گروه میں ابتک کتنے فلسفه داں ' کتنے سائنس کے ماهر ' کتنے مصنف ' کتنے مترجم ' اور کتنے ارباب صحائف و مجامع پیدا هوے ؟

هر سال کتنے مسلمان طلبا هیں جو بي - اے کے بعد آگے قدم بڑهاتے هیں ' مگر میں نے کبهي نهیں سنا که انهوں نے ایم - اے میں فلسفه لیا هو - اکثر تو عربي وغیره لیکر بآساني اس مرحلے سے گذر جاتے هیں ' اور بعضوں نے بهت همت کي تو علم ادب لے لیا - اور وه بهي کم هیں -

سر چشمـــۂ علـــم کي خشک سالي !

(علي گڈه) کالج کا نام لیجیے تو لوگوں کو ضیق النفس کا دوره شروع هوجاتا هے ' مگر کیا کیجیے که جو محبت اسکے نادان پرستاروں کو اسکے نقایص کے چهپانے کا مشوره دیتي هے ' وهي محبت نکته چینوں سے اسکے نقایص پر خون کے آنسو بهي رلاتي هے - کوئي خدا کیلیے مجهے بتلاے که اس مرکز اسلامي ' اس کعبۂ مسلمین ' اس قبة الاسلام ' اس قرطبۂ وقت ' اس غرناطۂ عصر ' اور اس کیمبریج اور اکسفورڈ کے بروز و وجود ظلي نے اشاعت علوم جدیده و فلسفه کا آجتک

مرصوف نے اس اسکیم کي تمہید کو نہایت شرح و بسط سے لکھا تھا ' لیکن میں نے بخیـال اختصار ' تمہید اور بیان ضرورت کے بعض حصے نکالدیے - زیادہ تر اس خیال سے که اب ضرورت توسب کے سامنے پوري وضاحت سے آگئي ہے - اصلي شے تجویز ہے - (ایڈیٹر)

کچھه شبه نہیں که الله اپنے نور کا خود محافظ ہے - مگر کیا ہم اوس نور کي امانت اپنے پاس رکھنا نہیں چاہتے ؟ کیا اُس نور کي حفاظت کے لیے اوسے کسي دوسري قوم کو چُنـنا پڑیگا ؟ کیا امت محمدیه کي موجودہ نسل اُس نور کی امین نه رهیگي ؟

دو سال سے هماري شدید ازمائش هو رهي ہے - کتـنے مسلمان طرابلس میں شہید هوئے ؟ کتنے بلقان میں فدا هوے ؟ ظالموں نے همارے بهائیوں کے خون بهانے هي پر اکتفا نہیں کیا ' بلـکه مقبوضه مقامات کے اسلامي متبرک جگهوں تـک کو بے حُرمت کیا - اونـکو اصطبل بنا یا ' اور اُنسے گرجے کا کام لیا ! -

اب بهي بلقان کي متفقه قوتیں اور اونکے ساتهه تمام عیسائي دول اس بات پر مستعد هیں که ایڈریا نوپل کا مقام جهاں خلفاء کي قبریں اور مسجدیں هیں ' مسلمان دولة کے هاتهه سے نـکال لیں -

هم مسلمانوں پر رعب بٹهانے کے لیے بلگیریا قسطنطنیه پر ' جهاں مسجد صوفیا اور مزار مقدسه هیں ' قبضه کرنا چاهتي تهي -

مشهد مقدس کا جو حال هوا ' وہ کسي پر پوشیدہ نہیں - جب بیسویں صدي میں بهي عیسائیت اور تہذیب مادي کا یه ولوله ہے تو اس بات کي اسوقت کیا ضمانت ہے که خدا نخواسته کعبه اور مدینه کا بهي یهي حال نه هوگا ؟ هم لوگوں کو کافي سبق اسبات کا ملگیا ہے که هم کسي دوسري قوت یا مذهب پر کوئي بهروسه نه کریں - اپنے مقدس مقامات کي حفاظت اور خدمت کي فکر هم هي کو کرنا هوگا -

بهائیو ! عیسائي دولتوں کا کیا ذکر ' تمکو اب اپنے کسي ایک قوم یا فرقه پر بهي اپنے مقدس مقامات کو نه چهوڑنا چاهیے - ترک هوں یا ایراني - یه بیچارے تنہا یا متفقه بهي کثیر التعداد دشمنوں کا مقابله نہیں کر سکتے - کوئي ایک قوت دس قوتوں سے مقابله نہیں کر سکتي - مادي تہذیب کے پیرو قوت هي کو حق سمجهتے هیں - ترک جانوں پر جانیں دے رهے هیں - انکي بیبیاں بیوا هورهي هیں - اونکے بچے یتیم هیں - اونکے گهر اوجڑ رهے هیں اور انکي زراعتیں پامال هو رهي هیں - پهر بهي وہ اکیلے کیا کر سکتے هیں ؟ سلطان کیلیے اپنے اجداد کے مزارات هي کو دشمنوں کے دست تصرف سے بچانا دشوار هوگیا هے - تمام عیسائي قوتوں کا دباؤ اونکے خلاف ہے - پهر اسکا کیسے اطمینان هو که جب خانه کعبه ' مدینه طیبه ' بیت المقدس ' اور کربلاے معلی کي طرف دشمنوں کا اجتماع هوجائیگا ' تو وہ اونکي حفاظت کرسکینگے ؟

یه بهي تو معلوم هو که اسـلام کے مقدس مقامات کي عزت اور حفاظت کا فرض اکیلے ترکوں هي کے ذمه کیوں هو ؟ ؟

مسلمانو ! یا تو تم آج سے اپنے کو مسلمان کهنا چهوڑ دو ' اور یا سب کے سب ابهي سے تیار هوجاؤ که تم سب اپنے اسـلام کے مقدس مقامات کي خدمت اور حفاظت کروگے ' اوسکے لیے مستـقل ذرائع اور تدابیر عمل میں لاؤگے ' اور اسلام کو کسي کي نگاهوں میں ذلیل هونے نه دوگے -

باوجود مسلمانوں کے اسوقت کے جوش و خروش کے ' طرابلس ' سلونیکا و برقه کي مسجدیں بے حرمتي سے نه بچ سکیں - اور آج ایڈریا نوپل کي مسجدوں اور مزاروں کو بهي غیر اسلامي هاتهوں میں دیدینے کیلیے شدید زور ڈالا جا رها ہے -

پس اگر همکو واقعي اپنے مقدس مقامات عزیز هیں - اگر همکو واقعي اپنے مذهب سے محبت ہے - اگر هم حرم محترم کو گوله باري سے محفوظ رکهنا چاهتے هیں - اگر هم اپنے هادي اور دنیا کے اعلے ترین انسان کي قبر کو کفار کے حملے سے بچانا چاهتے هیں - اگر شهیـد کربلا کے مزار کا حال امام رضا کے مزار کا سا نہیں هونے دینا چاهتے - اور اگر هم بیت المقدس کو بلـگیریا یا روس کے پنجوں میں جانے دینا نہیں گوارا کرسکتے ' تو اب همکو ضرور مستقل صورت تمام مقدس مقامات کي حفاظت اور خدمت کي نـکالنا چاهیے -

هم سب پر فرض ہے که هم اسکا انتظام کریں که همارے مقدس مقامات کي حالت درست رهے - وهاں مسلمانوں کے جانے آنے میں آرام اور آساني هو - وهاں حفظان صحت وغیرہ کا انتظام معقول هو - اون سے اسلام کے سے عظیم الشان اور با سطوت و جبروت مذهب کي عظمت اور تقدس کا پته چلتا رهے - اور کوئي دوسرا مذهب اون مقدس مقامات کي طرف کبهي بهي نگاه بد سے دیکهنے کي جرأت نه کرسکے -

(تجـویــز)

— * —

انهي اغراض کو مـد نظر رکهکر یه تجویز ہے که ایک انجمن " خدام کعبـه " کے نام سے قـائم هو - اوسے ملـکی معاملات سے تعلق نه هوگا - وہ محض اسلامي انجمن هوگي - اور کوشش اسبات کي کي جاویگي که هر مسلمان اوسمیں شریـک هو ' اور اسلام کے مقدس مقامات کي خدمت پر کمر بسته هو جاے - یه انجمن اور مذاهب سے یوں بے واسطه رهیگي ' لیکن اگر دوسرا کوئي مذهب اوسکي مدد کرے تو وہ بهي حسب امکان اوسکا عیوض کریگي - امن اور آشتي اوسکي پالیسي رهیگي -

هندوستان کے مسلمانوں سے امید ہے که وہ اپنے ملک کي انجمن خدام کعبه میں پورا حصه لیں گے - اوسکي ممبري کا چندہ بہت کم مثلا ایک روپیه سال رکها جاوے گا - جو مسلمان اسقدر دے سکتے هیں ' اوسکے ممبر هونگے - اور جو نہیں دے سکتے وہ جو کچهه دے سکیں گے ' دیں گے - یا جس طرح هو سکیگا خدمت گذاري مقامات محترمه میں حصه لیں گے - هر مسلمان جو میلاد رسول کریم کي تقریب کرتا ہے ' کچهه حصه حفاظت مزار مقدس کے لیے نامزد کردیگا - هر شخص جو عزاداري کرتا ہے ' کچهه حفاظت کے لیے بهي دیدیاکریگا - هر خوشي اور هر غم کے موقع پر جهاں اور مراسم کے انجام دینے میں اکثر صرف هوتا ہے ' وهاں اوسي میں سے کوئي رقم خواہ کیسي هي خفیف کیوں نهو ' حفاظت کعبه معظمه کے نام سے نکالدي جایا کریگي - اور اس طرح هر مسلمان کچهه نه کچهه حصه اپنے مقدس مقامات کي خدمت میں لیگا تو ایک معقول رقم سال به سال آتي رهیگي - اس میں سے کچهه تو مقدس مقامات کے راہ آمد و رفت کي درستگي یا وهاں سراے اور هوٹیل وغیرہ بنانے کے کاموں میں صرف هوگي ' اور اگر الله نے فضل کیا اور مسلمانوں نے دل سے محنت کي تو حجاج کے لیے انجمن خـدام کعبه خود اپنے جهاز خرید سکے گي ' جنمیں هندوستاني کهانے وغیرہ اور نماز و طهارت وغیرہ کا عمدہ انتظام کیا جائیگا -

لیکن اپنے زیادہ حصۂ آمدني کو انجمن خدام کعبه ' مقدس مقامات اسلام کي حفاظت کے لیے محفوظ رکهیگي - یه امر که روپیه کهاں جمع هوگا اور کسطرح صرف هوگا ؟ خـدامان خدام کعبه اور مجلس انجمن خدام کعبه کے تصفیه پر رهیگا -

جو اسکیم اسوقت میرے ذهن میں اس انجمن کي ہے ' وہ حسب ذیل ہے - '

مراسلات

قسطنطنیه کي چٹھي

—:●:—

هندوستان کا اولین طبي وفد

— * —

کچهه عرصه هوا میں نے آپ کے کالموں کے ذریعه سے اطلاع دي تهي که همارا طبي وفد جو انگلستان سے آیا هے ' هندوستان کا پهلا هلال احمر وفد هے کیونکه جمله ممبران وفد نه صرف هندوستاني هیں بلکه انگلستان سے روانه هونیکے قبل هم نے اپنے وفد کا نام بهي هندوستاني هلال احمر رکها تها -

مدراس کے اخبار محمڈن مورخه ۱۷ - فروري سنه ۱۳ - میں ایک مضمون The First Indian Medical Mission کے عنوان سے شایع هوا هے اور جو مشن بمبئي سے یہاں آیا هے ' اس کو یه نام دیا گیا هے - اور غالباً کلکته کے ڈاکٹر سہروردي کے تار برقي کے پیغام کي بنا پر اس مضمون کي اشاعت کی نوبت آئي هے -

بهر کیف میں اطلاعاً عرض کرتا هوں که هندوستاني پهلا طبي وفد همارا هے اور هم نه صرف بمبئي مشن سے کہیں پہلے یہاں پر وارد هوے بلکه هم نے اس سے کہیں پہلے حیدر پاشا خسته خانه میں چارج بهي لے لیا تها - لہذا هم اعلان کرتے هیں که بمبئي طبي وفد کے ارکان و نیز "محمڈن" و دیگر اخبارات جنهوں نے یه غلطي کي هے که بمبئي وفد کو اول قرار دیا هے ' اپني غلطي کا اقرار کر کے بمبئي مشن کو آینده اس نام سے یاد نه کریں ' اور اس نام کو جس کے هم بهر طور مستحق هیں ' غصب کرنے کي ناجایز کوشش نه فرمائیں -

صباح ' اقدام ' و دیگر ترکي اخبارات کے علاوه همارے پاس حیدر پاشا خسته خانه کي زبردست شہادتیں موجود هیں ' جن کے هوتے هوے اس قسم کي حرکتیں محض عبث هیں - و السلام

انشاء الله آینده هفتے پوري کیفیت سے مطلع کرونگا -

بنده حسن عابد جعفري

انریري سکریٹري اول هندوستاني طبي وفد } قسطنطنیه

الهلال

تعجب هے که اسلام کا یورپ سے آخري وفد حیات خون کے سیلاب میں بهتا هوا واپس آ رها هے ' اور آپ لوگوں کو صرف اپنے "پہلے وفد" هونے هي کي پڑي هے ؟ آپ انگلستان سے گئے' اور لوگ هندوستان سے ' مگر سب کا مقصد خدمت مجروحین اسلام و اداے فرض دیني و اخلاقي تها ' پهر اب تمام لوگوں کي نظر صرف اپنے فرض هي پر رهني چاهیے' نه که ایک دوسرے کي مخالفت' اور "پہلے" اور "اخري" هونے پر - میں رنج و غم کے ساتهه اغاز ارسالیات طبیه سے وه سب کچهه دیکهه رها هوں ' جو هماري اخلاقي بدبختي همکو دکها رهي هے - هر شخص چاهتا هے که ارسال وفد کي شهرت کو اپنے چنگل سے نکلنے نه دے - پهر اس راه میں جن جن جائز و نا جائز طریقوں سے کام لیا جاسکتا هے ' اس سے دریغ نهیں - جب کسي قوم کے برے دن آتے هیں ' تو اسکے اچهے کاموں میں بهي برائي پیدا هو جاتي هے -

مجلس خدام کعبه

— * —

از مسٹر مشیر حسین قدوائي - بیرسٹر ایٹ لا - لکهنو

* * *

یریدون لیطفئوا نور الله بافواههم و الله متم نوره ولو کره الکافرون

— * —

کفار چاهتے هیں که الله کے نور کو اپنے منه کي پهونک سے بجهادیں لیکن الله اپنے نور کو کمال تک پهونچادیگا ' چاهے کافر خلاف هوں -

—:*:—

یه اسکیم انجمن " خدام کعبه " کي هے جو میرے دوست مسٹر قدوائي نے مرتب کرکے غالباً وسط جنوري میں بهیجدي تهي ' اور اسکو الهلال کے علاوه بصورت ایک رسالے کے شائع کرنے کا بهي اراده تها ' مگر میں نے اسکو کاغذات میں رکهدیا اور آجتک شائع نهیں کیا -

اس تجویز کي ضرورت اور اهمیت سے کسي مسلمان کو انکار نهیں هوسکتا - یقیناً کام کرنے کي آخري ساعات سے هم گذر رهے هیں ' اور یه موسم خالي گیا تو پهر ناکامي و نامرادي کے سوا کچهه نهیں - لیکن اس قسم کے اهم کاموں کیلیے مقدم امر یه هے که اسکے تمام پہلوؤں پر کمال تدبر و تفکر کے ساتهه غور کرلیا جاے' اور طبیعت کے پورے اطمینان ' اور عزم کے انتهائي رسوخ کے بعد قدم اٹهایا جاے - جو قدم اسطرح اٹهتے هیں ' انکے لیے پهر نه تو ٹهوکر هوتي هے ' اور نه رجعت -

یه ' اور اسکے علاوه اور متعدد پیرایهٔ عمل سامنے تهے ' مگر میں کسي اور هي فکر میں تها - بهر حال اب چونکه بیٹهنا نهیں بلکه کسي نه کسي طرف چلنا هي هے' اسلیے اپنے افکار کے اعلان پر آماده هوگیا هوں - اور ساتهه هي مسٹر قدوائي کے الفاظ میں اس اسکیم کو بهي شائع کردیتا هوں - تاکه لوگوں کو غور و فکر اور مشورے کا موقعه ملے - مسٹر

[بقیه مضمون پہلے کالم کا]

هم تمام مسلمانان هند آپکے اور نیز آپکے همراهیوں کے شکر گذار اور سچے دل سے معرف هیں که اپ لوگ انگلستان میں رهکر اس خدمت ملي کیلیے مضطرب هوے ' اور یقیناً سب سے پہلے قسطنطنیه جاکر اپنے برادران دیني کي خدمت گذاري شروع کي - لیکن خدا کیلیے اپنا وقت ان بحثوں میں صرف نه کیجیے اور جو لوگ اپنے تئیں " پهلا وفد " کهنے کي اس مسلمانوں کي " اخري ساعات " میں بهي نا گزیر ضرورت دیکهتے هیں ' انکو اس دولت عظمی سے مستفیض هونے دیجیے - ان لغویات سے کوي دیني و دنیاوي نفع حاصل نه هوگا - اجکل هندوستان کے طبي وفدون نے بهي مسلمانوں کي رسوائي کا ایک نیا سامان پیدا کردیا هے - لڑتے هیں ' جهگڑتے هیں' ایک ایک وفد کے تین تین مالک و دعویدار پیدا هوتے هیں ایک دوسرے کو بدنام کرتے هیں - یقین کیجیے که قومي بدبختي کے یهي معنے هیں - ولقد اخذناهم بالعذاب ' فما استکانوا لربهم وما یتضرعون ! !

فہرست

زر اعانۂ دولت علیۂ اسلامیہ

(۱۹)

بسلسلۂ اشاعت گذشتہ

— * —

نام	پائی	آنہ	روپیہ
چنا کہائي کہرہ	۰	۱	۰
محمد علي حسین	۰	۶	۰
کریم بخش	۰	۲	۰
محمد بخش	۰	۴	۰
محمد حسین	۰	۲	۰
غلام نبي	۰	۲	۰
غلام مصطفی	۰	۲	۰
رحیم بخش	۰	۲	۰
محمد بخش ولد حسین	۰	۲	۰
گہاسي	۰	۱	۰
سلیم خیاط	۰	۴	۰
خیکا شاہ	۰	۰	۱
عبداللہ	۰	۲	۰
محمد بخش	۰	۴	۰
علي بخش	۰	۱	۰
بدھن	۰	۲	۰
ببر بخش	۰	۴	۰
رمضان	۰	۴	۰
خیرو	۰	۶	۰
عظیم اللہ روغن گر	۳	۳	۰
محمد شفیع	۰	۴	۰
میانجي نتھو	۰	۴	۰
نتھو جھوجھ	۰	۴	۰
جہنو قصاب	۰	۰	۱
مبرو ولد بالے قصاب	۰	۰	۱
بشیر ولد بالے	۰	۰	۲
مولی بخش ولد بالے	۰	۰	۲
موکہا قصاب	۰	۶	۰
سونداگہرسي	۰	۴	۰
مڑي گہوسي	۰	۴	۰
نیاز اللہ مستري	۰	۴	۰
امام بخش رھریا	۰	۸	۰
رحمت اللہ قصاب	۰	۱۲	۰
خدا بخش ولد نبي بخش	۰	۰	۲
کریم بخش قصاب	۰	۸	۰
منو قصاب	۰	۴	۰
موکہا قصاب	۰	۸	۰
عبد اللہ بدھو	۰	۴	۰
نوي	۰	۲	۰
عظیم اللہ قصاب	۰	۸	۰
سعدي قصاب	۰	۲	۰
توار قصاب عمري والا	۰	۸	۰
عبدي قصاب	۰	۴	۰
گہنسي مستري	۰	۰	۱
ایوب علیخان صاحب ٹھیکیدار بیم	۰	۰	۲
جناب رحیم داد خان صاحب نیمچ	۰	۰	۵
جناب مولوي معین الدین احمد صاحب سکریٹري دار المعلومات ندوہ - لکھنؤ	۰	۰	۱۵

نام	پائی	آنہ	روپیہ
بذریعہ جناب محمد سعد اللہ صاحب کرتپور - بجنور	۰	۰	۱۲۰۰
جناب فیروز بیگ وجناب صدیق مرزا بیگ صاحب تعلقہ داران اورنگ آباد ضلع سیتا پور	۰	۰	۷۰۰
بذریعہ جناب ولایت حسین و فقیر محمد صاحب از جلسہ بھواني پور منعقدہ ۳۰ مارچ - نقد	۰	۱۲	۱۴۰

اور حسب ذیل اشیا بنارسي چادر ایک - عمامہ ایک - ٹوپي ۳ عدد - قالب تانبے کا ایک - پیجامہ گلبدن ایک - اچکن ساٹن ایک - چارپاري روپیہ ایک بٹن قمیض کا ایک - دوپٹہ ایک -

نام	پائی	آنہ	روپیہ
جناب محمد حیات بخش صاحب بابو بازار	۰	۰	۱
جناب سیٹھ مہر بخش صاحب سوداگر چرم دھاراوي - بمبئي	۰	۰	۱۴۰۰
بذریعہ جناب چودھري نیاز علي خانصاحب سپروائزر - منگا ھیڈ ورکس جہیلم	۰	۷	۱۵۳

(بہ تفصیل ذیل)

نام	پائی	آنہ	روپیہ
ڈاکٹر فضل کریم صاحب	۰	۱	۴
ڈاکٹر عبد الحمید صاحب	۰	۰	۲
میان اللہ دتا صاحب اورسیر	۰	۰	۱۵
میان خدا داد کلرک	۰	۳	۴
منگو ڈرائور	۰	۰	۱
حسن محمد فائر مین	۰	۰	۱
امام دین ڈرائور	۰	۰	۵
باغ علي فائر مین	۰	۰	۲
اللہ دین	۰	۰	۱
نورا خلاصي	۰	۱۲	۰
بہاؤا	۰	۸	۰
امام علي	۰	۹	۰
شادي ڈرائور	۰	۰	۵
مستري فتح علي	۰	۰	۲
حسن دین میٹ و مزدوران	۰	۰	۳۰
مرزا رستم بیگ کمپونڈر	۰	۰	۱
محمد ملازم ھسپتال	۰	۸	۰
میان محمد دین نقشہ نویس	۰	۰	۲
شیخ قیام الدین ٹھیکدار	۰	۰	۵
مزدوران معرفت بابو سردار محمد سب اورسیر	۰	۰	۷۲
وزیر محمد فائر مین	۰	۸	۰
فیس منی آرڈر	۰	۹	۱

نام	پائی	آنہ	روپیہ
جناب مولوي محمد یعقوب صاحب	۰	۰	۱۱
جناب رضي احمد صاحب سب انسپکٹر پولیس شاھجہانپور	۰	۰	۳۰
بذریعہ جناب ناظر علي گوجرانوالہ	۰	۹	۱۴۹
مسمات عصمت النسا مرحومہ بذمہ لطافت حسین صاحب	۰	۰	۵
معین الدین احمد صاحب قدوائي جہان آباد	۰	۰	۵
ایک بزرگ جنکا نام معلوم نہین بذریعہ استامپ	۰	۴	۰
گنیش پرشاد - ڈلي گنج کلکتہ - گائے قیمتي	۰	۰	۱۵
عبدالکریم صاحب بي اے - کوھیما - اسام	۰	۰	۷۵۰

اس انجمن کا هندوستان کے کسي شهر میں ایک صدر مقام هوگا - دهلي - لکهنو - کلکته یا کوئي مقام جو بعد کو تجویز هو - صدر انجمن کے دو سکریتري هونگے - صدر انجمن کي شاخیں هر هر ضلع میں' اور هر هر ضلع کي شاخیں هر هر قصبه اور گاؤں مین' جهاں چار مسلمان بهي هوں' قائم کي جاوینگي - هر هر شاخ کا ایک خادم خدام هوگا - هر شاخ اپنے قواعد و ضوابط میں مختار هوگي ' مگر اسکو کسي اصولي مقصد صدر انجمن سے اختلاف کي اجازت نه هوگي - هر شاخ کو صدر انجمن کے پاس اپنے قواعد اور اپنے اراکین انجمن خادمان کعبه کي فهرست بهیجنا هوگي -

خادم کعبه وه شخص هوگا ' جو ایک روپیه سال صدر انجمن خواه کسي شاخ کو ادا کر کے اپنا نام لکهادے - چندۂ سالانه ایک روپیه هر خادم کعبه کے لیے هوگا - لیکن وه لوگ جو اسقدر بهي نهیں دیسکتے ' اور خدمت کعبه میں دوسري طرح سے حصه لیتے هیں ' یا دوسروں سے مدد دلاتے هیں' وه بهي کسي خادم خدام کعبه کي سفارش پر انجمن کے ممبر هوسکیں گے - هر خادم کعبه کا فرض هوگا که وه جسقدر رقم یا جو معاونت انجمن خادم کعبه کے لیے حاصل کرسکتا هے ' اس سے دریغ نه کرے -

صدر انجمن خدام کعبـه کي ایک شاهي مجلس هوگي' جسمیں کم سے کم دس مقامي خدام کعبه رکن هونگے ' اور هر هر ضلع سے دو' اور في شاخ ایک شخص مجلس صدر انجمن کا رکن مقرر هوسکیگا -

مجلس صدر انجمن کو حلقۂ خدام کعبه کهینگے - کورم حلقه کا کم سے کم تین رائیوں کا هوگا - جهانتک ممکن هوگا حلقه خدام کعبه میں خادم خدام کعبـه هي داخل هونگے - هر خادم کو خواه وه صدر کا هو یا ضلع کا ' یا دیهات کا ' یه حلف لینا هوگا که وه :

> اسلام کي خدمت سے کبهي دریغ نه کریگا - انجمن کے کسي راز کو اگر مجلس مقرر کردے ظاهر نه کریگا - کعبه اور مدینه کي حفاظت کے لیے اپني جان و مال سے حاضر رهیگا اور جو قوم اور جو مذهب که ان مقامات کو مسلمانوں کي حکومت سے نکالنے کا قصد کرے ' یا مسلمانوں کے هاتهه سے نکالنے کي کوشش میں حصه لے' اُس قوم سے اور اُس مذهب سے جو اُس قوم کا مذهب هو' دشمني رکهیگا ' اگر اُس مذهب کي کسي دوسري قوم نے حفاظت حرمین میں عملي مدد نه دي هو -

پانچ هزار روپیه سال تک کا خرچ مقاصد انجمن کے سرانجام دینے کے لیے حلقه خدام کعبه کي منظوري تحریري یا زباني سے هوگا - لیکن پانچ هزار سے زیاده کي رقم جب خرچ کرنا هو' تو تمام خادمان خدام کعبه کي رائیں' خواه وه شریک حلقه هوں یا نه هوں' لینا ضروري هوگا -

هر اختلافي امر کا تصفیه کثرت راے سے هوا کریگا -

شاخوں کا صرف جو بهت تهوڑا هونا چاهیے ' خادم مقامي خدام کعبه کے چنده سے نکال سکیگا - لیکن هر خادم کعبه کے معائینه کے لیے اوسکا حساب تیار رهیگا - اور هر ماه اخراجات مقامي کا حساب صدر انجمن کے پاس روانه کیا جایگا -

هر شاخ سے باقي کل رقم جو چندے یا عطیات سے وصول هو' فوراً صدر انجمن خدام کعبه کو بهیجي جاویگي اور رسید دستخطي خدام کعبه کي منگائی جاویگي -

هاں کوئي اور جو چهوٹي بڑي رقم کسي انجمن خدام کعبه کے لیے وصول کرے ' اوسکو اوسکي رسید انجمن دینا لازمي هوگا - رسید پہلے دونوں یا کسي ایک سکریٹري صـدر انجمن کے دستخطي هونگي - دستخـــط نـه هو تو مهر کا هـونا لازمي هو گا - صـدر کے خادمان خدام کعبه اپني متفقه راے سے ایک هزار روپیه سال تک مقاصد انجمن کے سر انجام دینے میں صرف کرسکتے هیں - اس سے زیاده کے لیے اونکو حلقه کي رائیں لینا ضروري هو گا -

بیت المال انجمن خدام کعبه وهاں هوگا ' جهاں مجلس تجویز کرے - لیکن پانچ هزار کي رقم خادمان خدام کعبه اپني متفقه راے سے صدر مقام کے کسي محفوظ بینک کے کرنت اکاونت میں رکهنے کے مجاز هونگے - اور جب روپیه نکالنے کي ضرورت هو تو چک پر دستخط دونوں خادموں کے هونگے -

انجمن صدر اور نیز شاخوں کا فرض هوگا که وه وقت ضرورت هر خادم خدام کعبه کي مدد کریں' اور اگر وه یوں انجمن کا کام نه کرسکے تو اوسکے کهانے کپڑے کے لیے مناسب رقم تجویز کردیں - خدام کعبه میں سے جو شخص حج یا زیارت کو جانا چاهے' اوسکي واجبي اعانت اور آرام کے لیے انتظـام کردینے کیلیے خادم خـدام کعبه ' صدر انجمن کے خادمان کو اطـــلاع دیگا ' اگر وه شخص چاهیگا -

اگر مناسب سمجها جاویگا تو صدر انجمن بمشورۂ حلقه خدام کعبه کوئي امتیازي پوشاک خادمان خدام کعبه کے لیے مقرر کریگي یا خدام کعبه کے لیے کوئي امتیازي پهول یا دوسري علامت تجویز کردیگي -

اس انجمن سے انشیورنس کمپني کا کام بهي اسطرح لیا جاسکیگا که جو شخص خود ایک دم سے حج کے مصارف برداشت نهیں کرسکتا اور کوئي خاص رقم جیسے پچاس روپیه سال برابر انجمن کو دیتا هے ' دو تین سال بعد انجمن سے تیسرے درجه کا ٹکٹ آمد و رفت اور ڈهائي سو روپیه تـک کي رقم حاصل کرسکیگا -

مرقومه بالا تجویز بهت کچهه ناقص هوگي اور پبلـک کے سامنے اسي غرض سے پیش کي جاتي هے که اخبارات میں یا بذریعه خط و کتابت کے هر مسلمان اسپر غور و فکر کے بعد نکته چیني کرے - تاکه پورے غور اور مشورے کے بعد ایک مکمل اسکیم تجویز هوجاے -

یه بتا دینا ضروري هے که انجمن خدام کعبه کے قائم کرنے یا نه کرنے کا مسئله اب زیر بحث نهیں - سمجهنا چاهیے که انجمن قائم هوگئي هے -

جو کچهه زیر غور هے وه یه هے که قواعد و ضوابط کیا هوں اور اسمیں هر مسلمان کو حق هے که وه اپني راے دے - مگر جلد - اسلیے که اب زباني باتوں کا اور ریزولیوشنوں کے پاس کرنے کا وقت نهیں - زباني جوش و ولولے کي بهي پرواه نهیں کي جاتي' اسلیے که بعض مکّار دهوکا دیدیتے هیں که ولوله مصنوعي هے - یا صرف چند شخصوں هي کا پیدا کیا هوا هے -

الهـــلال کی ایجنسی

—:○*○:—

هندوستان کے تمام اردو ' بنگله ' گجراتي ' اور مرهٹي هفته وار رسالوں میں الهلال پهلا رساله هے ' جو باوجود هفته وار هونے کے ' روزانه اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ایک عمده اور کامیاب تجارت کے متلاشي هیں' تو اپنے شهر کیلیے اسکے ایجنت بن جایئے -

	پائی	آنه	روپیه
بذریعه جناب عبد الحي خانصاحب رائچور دکن	•	۱۰	۱۵
ازجناب عبدالرزاق صاحب	•	۴	۴
از جناب سید ظفر حسن صاحب جمعدار	•	۴	۴
ایضاً بذریعه کہال قربانی	•	۱۲	۲
ازچندہ بندگان معرفت جناب سید صاحب	•	۴	۴
طلباے بیکر ہوسٹل کلکته	•	۳	۲۲
بزرگان قصبه کوٹته ضلع میرٹهه بذریعه قاضي حیدر الدین صاحب	•	•	۲۵
سردار میر مٹها خانصاحب بگٹی جهت پت	•	•	۴۵
بذریعه جناب محمد عبد العزیز صاحب فتح پور- بهاگلپور	•	•	۷۵۰
(به تفصیل ذیل)			
جناب محمد عبد العزیز صاحب	۶	•	۱۵۴
اهلیه محمد شهاب الدین صاحب	•	•	۱۰
محمد عبد المجید صاحب	•	•	۱۰
غریب ساهو	•	•	۱۰
بیساکهي ساهو	•	۴	۱۶
شیخ عبدالرحمن	•	•	۱۰
بخشو	•	•	۱۰
والدہ عمر علي	•	•	۱۰
محمد حسین	•	•	۵
جگو	•	•	۲
کرامت	•	•	۵
بلا ساهو	•	•	۱
رحمان	•	•	۱
پونا ساهو	•	•	۱
اتواري ساهو	•	•	۱
حسن	•	•	۱
افضل	•	•	۱
اشرف علي	•	•	۷
عبدالکریم	•	•	۵
ابو سعید	•	•	۱
کپوري	•	۸	•
جامو	•	۸	•
متفرقات از غربا	۶	۷	۱
اهلیه حامد حسین صاحب مرحوم	•	۴	۱۱
قیمت زیورات جو شریف مسلمان عورتوں نے وقعات سے نهایت متاثر هوکر دیدیا	•	•	۴۷۵
بذریعه جناب سید شاہ محمد الیاس صاحب پریسیڈنٹ هلال احمر ضلع گیا	•	•	۱۲۵
(به تفصیل ذیل)			
فروخت چارل مٹهي	۶	۱۴	۳۴
شیخ لیاقت حسین صاحب مختار	•	۱۲	۲۰
اهلیه جناب موصوف	•	۵	۶
شیخ محمد ناصر	•	•	۲
میر مجد حسین	•	۸	۲
شیخ حسیني	•	۸	•
شیخ چمن پٹوہ	•	•	۲
مولوي عبدالحمید ماسٹر	•	•	۱
شیخ محمد رضا	•	۴	•
شیخ اظہر حسین درگاہ	•	•	۲
شیخ اصغر حسین درگاہ	•	۸	•
عبدل خانساماں	•	•	۳
شیخ اکبر حسن	•	•	۱
شیخ واحد علي مغلا کهار	•	•	۱
عبد الغني ٹریسر	•	•	۲
شیخ جنت جراح	•	۸	•

	پائی	آنه	روپیه
حافظ عبدالغني	•	۴	•
شیخ کریم بخش ماکهر	•	•	۱
شیخ شبراتي مرزا پور	•	۴	•
شاہ رفیق	•	۲	•
جواد علي مغلاکهار	•	۴	•
واجد میاں مغلا کهار	•	۴	•
قربان میاں	•	۴	•
حافظ احمد علیخان	•	۸	•
الهي بخش	۳	•	•
بولقي خانساماں	•	۴	•
شیخ امیر علی	•	•	۲
کرامت مرزا پور	•	۲	•
قصاب وغیرہ	•	۶	•
الفت حسین امام گنج	•	۸	•
مصاحب علی عرف موسی	•	•	۱
والدہ الهی بخش خان	•	۳	۱
امیر میاں	•	۸	•
ولایت میاں	•	۴	•
رسول بخش	•	۴	•
شیخ بندهو صاحب	•	۴	•
دمڑي میاں	•	۱	•
مولوي غلام رسول صاحب	•	۲	•
ملک عبدل	•	۴	•
منشی ظهور الحق صاحب مختار	•	•	۱
از گوبند پور معرفت فضل کریم و فرح	۳	۱	۲
عبد الرحیم عرف دهوبی	•	۱	•
شیخ مراد علی	•	۱	•
همشیرہ جواد علی	•	۵	•
عمۂ جواد علی	۶	•	•
شیخ مراد	•	۱	•
ملک بولقی گرگر	•	۲	•
راهو میاں	•	۲	•
پیر بخش خان مدهوبن باڑہ	•	•	۳
شیخ الفت حسین	•	۸	•
عبد الغنی خیاط	•	۸	•
شبراتی خیاط	•	۴	•
جعفر سردار صاحب	•	•	۴
ریاض علیخان	•	۱	•
شیخ خیرات احمد صاحب	•	•	۴
پلٹو میاں پهولڈیهه	•	۸	•
محمد علی میاں	•	۲	•
ناصر علیخان	۶	۱	•
والدہ بشارت خلیفه	•	۸	•
جمراتی قصاب	۹	۱	•
نا معلوم	•	۸	•
از موضع پچمها معرفت شیخ لیاقت حسین صاحب مختار	•	•	۵
منشی بولقی صاحب مختار	•	۱۰	۲
وزیر الدین کنسٹبل	•	•	۱
ملک عبدالغفور کوسي	•	۲	•
اهلیه باقر مرحوم	•	•	۱
بقیه قیمت چرسہ شیخ لیاقت حسین صاحب	•	۴	•
شیخ محمد حسن سردار	•	•	۲
باقر علی رستم پور	•	•	۱
شیخ امام علی زرح	•	۴	•
شیخ رمضان علی	•	۲	•
معرفت گوندر ذان بائی	۶	۵	۱
سیدین عزیز الدین بهاري	•	•	۱
سید وحید الدین مانڈي	•	•	۱

سستم راسکوپ لیورواچ ۱۹ سائز

مضبوط، سچا وقت، برابر چلنے والی، مع محصول دو روپیہ آٹھ آنہ

ایم - اے - شکور اینڈ کو نمبر ۱ - ۵ ویلسلي اسٹریٹ ڈاکخانہ دھرمتلہ کلکتہ -

M. A. Shakur & Co., 5/1, Wellesley Street, P. O. Dharamtollah, Calcutta.

مقـوی باہ کي گـ ولیـ اں

ڈاکٹر برمن کي تیار کردہ قوت کی گولیاں چھہ عدد امتحاناً نمونہ کیواسطے بلا قیمت دیجاتي هیں - استعمال کے اول هي روز اپنا فائدہ دکھلاتي هیں - ضرور امتحان کیجئے - اگر آپ امتحان کرنا چاهیں تو الهلال کے حوالہ سے آج لکھئے واپسي ڈاک سے آپکو نمونہ ملیگا - یہ گولیاں ۳۰ برس سے تمام هندوستان میں مشهور هورهي هیں طاقت دینے والي مشهور دوائیں فاسفورس - اسٹکنیا - ڈمیانا ملاکر یہ بني هیں - ریڑہ - رگ اور خون کو طاقت دیني والي هیں - مریض کو اول هي روز سے فائدہ معلوم هوتا هے - چهرہ پر رونق اور ضعف کي حالت کو دور کرتي هیں - دوبارہ طاقت لاتي هیں - قیمت ۳۰ گولیونکي شیشي ایک روپیہ محصول پانچ آنہ -

یہ موقع هاتھہ سے نہ دینا چاهئے قوت کي گولیوں کا نمونہ جلد منگواکر ازمائش کیجئے ایک خوراک میں فائدہ معلوم هوگا -

قوت - هماري کافوري جنتري جسمیں پوري فهرست ادویات اور سارٹیفکٹ درج هیں بلا قیمت و موجودہ درخواست آنے سے روانہ هوتی هیں -

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

المکتبة العامیة الاسلامیة في علي گڈہ

— * —

اس کتب خانہ میں مختلف علوم و فنون کي کتابیں مطبوعہ مصر، شام، بیروت اور قسطنطنیہ وغیرہ فروخت کے لیے موجود رهتي هیں اور نهایت مناسب و معتدل قیمت پر شائقین کي خدمت میں روانہ کي جاتي هیں — خاصکر مکتبة المنار کي کتابیں، حضرت الاستاذ الامام شیخ محمد عبدہ اور حضرت السید الامام سید رشید رضا کي تمام تصنیفات اس کتب خانے میں هر وقت مهیا رهتي هیں - فرمائشوں کي تعمیل مستعدي کے ساتھہ کي جاتي هے - کتب خانہ کي جدید فهرست تیار هوگئي هے جو آدہ آنے کے ٹکٹ وصول هونے پر مفت روانہ کي جاتي هے *

رسالہ المنار (جو تمام دنیائے اسلام میں بهترین عربي رسالہ تسلیم کیا گیا هے) اس کي گذشتہ ۱۵ سال کي ۱۵ جلدیں مکمل مع فهرست مضامین موجود هیں - قیمت عام طور پر في جلد ۱۵ روپے هیں مگر دوسري جلد کي قیمت پچاس روپے اور تیسري جلد کي قیمت پچیس روپے هیں *

یہ کتب خانہ رسالہ المنار کا کل ممالک هندوستان میں سول ایجنٹ هے، اور جن اصحاب کو اس رسالہ کي خریداري منظور هو چندہ سالانہ مبلغ ۱۵ روپے همارے پاس روانہ فرمائیں، روپیہ وصول هونے پر رسالہ براہ راست ان کي خدمت میں جاري کرا دیا جایگا *

المشتهر

منیجر المکتبة العمیة الاسلامیة، مدرسة العلوم، علي گڈہ

حمیدیہ ہوٹل

—o * o—

نمبر ۱۳۱ لور چیت پور روڈ - کلکتہ

همارے هوٹل میں هر قسم کي اشیاے خوردني و نوشیدني هر وقت طیار ملتي هیں نیز اسکے ساتھہ مسافروں کے قیام کیلیے پر تکلف اور آرام دہ کمروں کا بھي انتظام کیا گیا هے جو نهایت هوادار، فرنشڈ اور بر لب راہ واقع هیں جن صاحبوں کو کچھہ دریافت کرنا هو بذریعہ خط و کتابت منیجر هوٹل سے دریافت کر سکتے هیں - جنگ ترکي و اٹلي اور جنگ بلقان کي جملہ تصویریں هماري هوٹل میں فروخت کے لیے موجود هیں مع تصویر شیخ سنوسي وغیرہ -

۲۹، ۱۲ ... ر شیخ عبد الکریم مالک ... دیہ هوٹل

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين — القرآن الحكيم

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المكنى بابي الكلام الدهلوى

مقام اشاعت
۴ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
كلكته

عنوان تلغراف
« الهلال »

قيمت
سالانه ۸ روپيه
ششماهى ٤ روپيه ۱۲ آنه

AL-HILAL
Proprietor & Chief Editor:
Abul Kalam Azad.
7-1 McLeod street,
CALCUTTA.

Telegraphic Address.
"AL-HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.
Half-yearly „ „ 4-12.

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

جلد ۲ — كلكته: چهار شنبه ۲۲ جمادی الاولى ۱۳۳۱ هجری — نمبر ۱۷
Calcutta Wednesday, April 30, 1913.

اطلاع

—:*:—

دفتر الهلال کے ذریعہ پریس کا تمام سامان ' اور لیتھو اور ٹائپ کي مشینیں ' نئي اور سکینڈ هنڈ ملسکتي هیں -

هر چیز دفتر اپني ذمه داري پر دیگا -

سردست دو مشینیں فروخت کیلیے موجود هیں :-

(۱) ٹائپ کي ڈبل کراؤن سائز' پاور کي مشین ' جو بهترین اور قدیمي کارخانه هے - اس مشین پر صرف دو ڈهائي سال تک معمولي کام هوا هے - اسکے تمام کیل پُرزے درست اور بهتر سے بهتر کام کیلیے مستعد هیں -

ابتدا سے الهلال اسي مشین پر چهپتا هے - دو هارس پاور کے موٹر میں سوله سو في گهنٹه کے حساب سے چهاپ سکتي هے -

چونکه هم اسکي جگه بڑے سائز کي مشینیں لے چکے هیں ' اسلیے الگ کردینا چاهتے هیں -

(۲) ٹیڈل مشین ' جو پاؤں سے بهي چلائي جاسکتي هے ' ڈیمائي فولڈو سائز کي - اِس پر هاف ٹون تصاویر کے علاوہ هر قسم کا کام جلد اور بهتر هوسکتا هے -

قیمت بذریعه خط و کتابت طے هوسکتي هے - جو صاحب لینا چاهیں' وہ مطمئن رهیں که هم اپني ذاتي ضمانت پر انهیں مشین دینگے ' اور اپنے اخلاقي وقار کو لین دین کے معاملات میں ضائع کرنا نهیں چاهتے -

منیجر الهلال پریس

فهرست

— * —

تصاویر

— * —

اطلاع

(۱) اگرکسي صاحب کے پاس کوئي پرچه نه پہنچے ' تو تاریخ اشاعت سے دو هفته کے اندر اطلاع دیں ' ورنه بعد کو في پرچه چار آنے کے حساب سے قیمت لي جائیگي -

(۲) اگرکسي صاحب کو ایک یا دو ماہ کے لئے پته کي تبدیلي کي ضرورت هو تو مقامي ڈاکخانه سے بندوبست کرلیں؛ اور اگر تین یا تین ماہ سے زیادہ عرصه کے لئے تبدیل کرانا هو تو دفتر کو ایک هفته پیشتر اطلاع دیں -

(۳) نمونے کے پرچه کے لئے چار آنه کے ٹکٹ آنے چاهیں یا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -

(۴) نام و پته خاصکر ڈاکخانه کا نام همیشه خوش خط لکھیے -

(۵) خط وکتابت میں خریداري نمبر کا حواله ضرور دیں -

(۶) منی آڈر روانه کرتے وقت کوپن پر نام ' پورا پته ' رقم ' اور نمبر خریداري (اگر کوئي هو) ضرور درج کریں -

نوٹ ـــ مندرجه بالا شرائط کي عدم تعمیلي کي حالت میں دفتر جواب سے معذور هے اور اس وجه سے اگر کوئي پرچه یا پرچے ضائع هوجائیں تو دفتر اسکے لئے ذمه دار نه هوگا - (منیجر)

شـــرح اجـــرت اشتـــهـــارات

—*—

میعاد اشتہار	في صفحه	في کالم	نصف کالم	نصف کالم سے کم
ایک هفته ایک مرتبه کے لئے	۱۵ روپیه	۱۰ روپیه	۷ ½ روپیه	۸ آنه في مربع انچ
ایک ماہ چار مرتبه "	۵۰ "	۳۰ "	۲۰ "	۷ آنه " " "
تین ماہ ۱۳ " "	۱۲۵ "	۷۵ "	۴۵ "	۶ آنه " " "
چهه ماہ ۲۶ " "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۷۵ "	۵ آنه " " "
ایک سال ۵۲ " "	۳۰۰ "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۴ آنه " " "

(۱) ٹائیٹل پیج کے پہلے صفحه کے لیے کوئي اشتہار نہیں لیا جائیگا - اسکے علاوہ ۳ صفحوں پر اشتہارات کو جگهه دیجائیگي -

(۲) مختصر اشتہارات اگر رساله کے اندر جگهه نکال کر دیے جائیں تو خاص طور پر نمایاں رهیں گے لیکن انکی اجرت عام اجرت اشتہارات سے پچاس فیصدي زائد هوگي -

(۳) همارے کارخانه میں بلاک بهي طیار هوتے هیں جسکي قیمت ۸ آنه في مربع انچ هے - چهاپنے کے بعد وہ بلاک پهر صاحب اشتہار کو واپس کردیا جایگا اور همیشه انکے لئے کارآمد هوگا -

شرائـــط

(۱) اسکے لئے هم مجبور نہیں هیں که آپکي فرمایش کے مطـــابق آپکو جگهه دیں ' البته حتي الامکان کوشش کي جاے گي -

(۲) ایک سال کے لئے اشتہار دینے والوں کو زیادہ سے زیادہ ۴ اقساط میں ' چهه ماہ کے لئے ۲ اقساط میں ' اور سه ماهي کے لئے ۳ اقساط میں قیمت ادا کرني هوگي اس سے کم میعاد کے لئے اجرت پیشگي همیشه لي جائیگي اور وہ کسي حالت میں پهر واپس نهوگي -

(۳) منیجر کو اختیار هوگا که وہ جب چاهے کسي اشتہار کي اشاعت روک دے ' اس صورت میں بقیه اجرت کا روپیه واپس کردیا جاے گا -

(۴) هر اُس چیز کا جو جوّے کے اقسام میں داخل هو ' تمام منشي مشروبات کا ' فحش امراض کي دواؤںکا اور هر وہ اشتہار جسکي اشاعت سے پبلک کے اخلاقي و مالي نقصان کا ادنی شبهه بهي دفتر کو پیدا هو کسي حالت میں شائع نہیں کیا جاے گا -

نوٹ ـــ کوئي صاحب رعایت کے لئے درخواست کي زحمت گوارا نه فرمائیں - شرح اجرت یا شرائط میں کسی قسم کا رد و بدل ممکن نہیں -

لیکن) میرا یه اعتقاد ضرور ہےکه اسلام دینی اور دنیوی عزت بخشنے والی ایک قوة الهیه هے ' اور جو جسم اسکے نشیمن هوں ' وہ اس کائنات ارضی میں ذلت و پستی کیلیے نہیں بنائے گئے هیں ' بلکه صرف عظمت و عزت ' هیبت و اجلال ' سطوت و جبروت ' اور رفعت و علو مرتبة کیلیے - پھر خواہ وہ ذلت و پستی حکومتوں کی محکومی اور غلامی کی هو ' خواہ جہالت و بے علمی کی - خواہ غربت و فلاکت کی هو ' خواہ وحشت و بد اخلاقی کی - میرا یقین هے که مسلمان دنیا میں یقیناً صرف حاکم بننے کیلیے هیں ' اور قران کریم نے اپنے پیروؤں کیلیے جو الدّیا دنیوی زندگی کا پیش کیا هے ' وہ محکومی و ما تحتی کا نہیں ' بلکه حکومت و افسری هی کا هے - وہ مسیح کی آسمانی بادشاهت کی سی پادشاهت نہیں هے ' بلکه استخلاف فی الارض ' اور وراثت ارض الهی کی نعمت اسی دنیا میں هے - یہ میرا دلی اعتقاد هے - میں اسکے لیے تعلیم اسلامی ' اور نصوص قرانی سے شہادت رکھتا هوں - خدا نے اس بارۂ خاص میں مجکو اپنے لطف و کرم سے ایک مخصوص بصیرت عطا فرمائی هے - اور اسکی دعوت کو میری زندگی کا مقصد ' اور غایة قصویٰ قرار دیا هے - و ما توفیقی الا باللہ -

پس میں نہیں جانتا که اُس مضمون کا مقصود کیا هے ؟ مولوی عبد الکریم کی نسبت مجھے ایسے حالات معلوم نہیں جنکی وجه سے میں انکو ان مباحث کا اهل سمجھوں که لکھنے کے طریقے اور بیان کے انداز هیں - ممکن هے که انھوں نے بہتر لکھا هو ' اور ممکن هے که ایک بے معنی ازادی دینی ' اور غیرت فقهی و تشدد ما وراء الظهری کا اظہار کیا هو -

اس بنا پر جب تک نه دیکھه لوں ' ایک حرف نہیں لکھونگا - البته جهاد کی جو حقیقت اللہ تعالے نے مجھپر کھولی هے ' اور قران کریم نے جو روشنی اس بارے میں میرے قلب پر ڈالی هے ' اسکو آغاز اشاعة الهلال سے اتنی مرتبه لکھه چکا هوں که الحمد للہ ' کثرت تکرار و مذاکرہ ' و اظہار حقیقت و دعوت سے اب جهاد کا لفظ لوگوں کی زبانوں پر چڑھگیا هے ' اور اسکے نام کو زبان سے نکالتے هوے لوگوں کو وحشت و هراس دامنگیر نہیں هوتی - با آنکه نصف صدی سے اس بنیاد شریعت و اصل حقیقة اسلامیه کو بعض اشرار و منافقین نے اسلام کی لغت سے نکالدیا تھا ' اور نه صرف نئی اصلاح کی عمارتیں ' بلکه علما کے حجروں اور صوفیوں کی خانقاهوں سے بھی کبھی اُسکی صدا نہیں اُٹھتی تھی - لوگوں نے سمجھه لیا تھا که چونکه جهاد کے معنی محض قتل و خونریزی کے سمجھه لیے گئے هیں ' اسلیے بہتر هے که سرے سے اس لفظ هی کو بھلا دیا جاے - چنانچه میں نے ایک معتبر شخص سے سنا هے که (مسٹر بک) نے ایک مرتبه (علی گڈہ کالج) میں چاها تھا که کتب فقهیۂ درسیه سے " جهاد " کا باب بالکل نکالدیا جاے !!

(۲)

البته دوسرے سوال پر بر بناے حالات مطبوعۂ و معلومه نظر ڈالی جاسکتی هے -

پھر کیا ان مضامین میں صورت واقعه جیسی کچھه ظاهر کی گئی هے ' اور جسکے پڑھنے سے هر شخص کو باول و هله نظر آنے لگتا هے که یه سب کچھه صرف ایک هی شخص کی کارستانیاں تھیں ' وہ بالکل صحیح هے ؟

لیکن زمیندار کی چٹھی میں مولانا نے جو واقعه لکھا هے ' اُس سے ' مراسلۂ علی گڈہ سے ' نیز از روے قرائن و درایت ' حالات بالکل مختلف صورت میں سامنے آتے هیں -

(الف) یعنی یه که ارکان خمسۂ مجلس اولی جمع هوے - اسمیں مولانا شبلی معتمد دار العلوم ' منشی احتشام علی معتمد مال ' مولانا سید عبد الحی معتمد مراسلات ' اور مولانا عبد الباری اور مسٹر ظهور احمد وکیل ' رکن انتظامی ندوہ تھے -

بحث چلی که اس مضمون کی اشاعت مقاصد ندوہ کے سخت خلاف هے اور موجب نزول عتاب حکومت ' پس اب کیا کارروائی اسکی تلافی کیلیے اختیار کی جاے ؟

تمام شرکاء خمسۂ مجلس نے (جیساکه ایسے موقعوں پر هوتا هے) غور و مشورہ کیا ' اور باتفاق باهمی ' و باتحاد اجماعی ' و بشرکت مساویانه ' بغیر هیچ گونه جبر و اکراہ ' و بغیر تعدی و تعذیب ' و بغیر تخویف و ترهیب ' بحالت صحت و تندرستی ' و بعالم سلامتی هوش و حواس ' و درستگی عقل و تمیز ' و به سن رشد و بلوغت ' یه فیصله کیا که " اس واقعه کی اطلاع ڈپٹی کمشنر صاحب کو دیدی جاے ' نیز مولوی عبد الکریم کو الندوہ کی ایڈیٹری سے معطل کر دیا جاے ' کیونکه انکا مضمون ندوہ کے اغراض و مقاصد کے خلاف هے "

(ب) جب یه امور بالاتفاق طے پا چکے ' تو مولانا شبلی نے کہا که " ان امور کے بعد مولوی عبد الکریم کو مدرسے سے بھی معطل کردینا چاهیے - کیونکه انکا مضمون مقاصد ندوہ کے خلاف تسلیم کرلیا گیا هے - وہ ایڈیٹری سے بھی الگ کر دیے گئے هیں - نیز اس واقعه کی اطلاع حکام کو بھی دی جایگی - پس ایسی حالت میں ضرور هے که مجکو بھی میری ذمه داری سے سبکدوش کیا جاے - مدرسه میرے ماتحت هے اور اندریں صورت مدرسے میں وہ کیونکر رکھے جائیں ؟ اور پھر اگر ایسا نهوا تو میں تا انعقاد جلسۂ انتظامیه دار العلوم کی ذمه داری سے دست بردار هوجاونگا ' اور اسکی اطلاع گورنمنٹ کو دیدونگا "

بالاخر قرار پایا که ایک هفتے یا دو هفتے کیلیے (مجھے اس وقت یاد نہیں اور وہ مضامین سامنے نہیں هیں) مولوی عبد الکریم کو مدرسے سے بھی معطل کردیا جاے -

* * *

اب اس بیان پر درایتاً نظر ڈالیے -

مولانا شبلی کے علاوہ جو لوگ شریک جلسه تھے ' اُن میں دو معتمد اور دو رکن تھے ' لیکن ان میں ایک شخص بھی انکی پارٹی کا یا انکے معاونین میں سے نه تھا - منشی احتشام علی انکے اعدّ عدو دشمن ' مولانا عبد الباری سے مخالفت مشہور و واضح ' مولوی سید عبد الحی میں اور اُن میں گو کوئی مدعیانه مخالفت نہیں ' تاهم وہ انکے موافق و معاون بھی نہیں - رهے مسٹر ظهور احمد ' تو انکا حال بھی مولوی عبد الحی کا سا هے -

ایسی حالت میں کسی طرح یقین نہیں آ سکتا که ان تمام صاحبوں نے برخلاف اپنے ضمیر اور اپنے جوش جهاد فی سبیل اللہ " و هیجان قتال کفار و مشرکین ' و استقامة فی سبیل الحریة کے " محض مولانا شبلی کے کہنے سے ' اور انکی موافقت کے خیال سے ' مقلدانه و متبعانه اس فیصلے میں شرکت کرلی هو - علی الخصوص منشی احتشام علی ' جو بڑے بڑے معرکه هاے جدال و قتال مولانا شبلی کی مخالفت میں کرچکے هیں ' اور مولانا عبد الباری ' جنھوں نے کل کی بات هے که مسئله نظامت کے بارے میں خطوط شائع کیے تھے ' اور پھر اس بارے میں اخبارات تک الزام و انکار کا معامله پہنچا تھا !!

پس یه صورت تو کسی واقف حال کے سمجھه میں آهی نہیں سکتی - البته تین صورتیں اور هیں :

(۱) گو یه اشخاص مخالف تھے ' لیکن مولانا شبلی نے بعض ذرائع و وسائل سے انکو اسدرجه ڈرایا اور دھمکایا که

شــذرات

—:○*○:—

شمس العلمـــا مولانا شبلی نعمانی

اور

مسئلۂ " الندوہ "

— * —

اس عرصے میں اس معاملے کی نسبت جو حالات معلوم ہوے ' وہ مع اُس راے کے جو بحالت موجودہ و باستعانت کوائف معلومہ قائم کی جاسکتی ہے ' حسب ذیل ہیں -

زمیندار میں مولانا نے ایک مختصر چھٹی شائع کی ہے ' جسمیں آیندہ تفصیلی جواب کا وعدہ ہے ' اور اصلی واقعہ کی نسبت چند مختصر دفعات -

علی گڈہ سے ایک موثق اور معتمد قلم سے نکلی ہوئی ایک تحریر پہنچی ہے ' جسمیں بعض حالات تفصیل کے ساتھہ بیان کیے ہیں ' مگر ساتھہ ہی یہ عجیب شرط بھی لگا دی ہے کہ ابھی تین چار ہفتے تک راقم خط کا نام ظاہر نہ کیا جاے ! بہر حال اصل مقصود حالات ہیں نہ کہ تشخص و تعین نسبت -

اصل یہ ہے کہ اس معاملے کی نسبت ایک آخری راے بہت جلد قائم ہو جاتی ' اگر خود مولانا شبلی نعمانی بہ تفصیل حالات شائع کر دیتے تاکہ قوم آخری راے قائم کرلے - مگر افسوس ہے کہ ابتک انہوں نے کوئی تفصیلی تحریر شائع نہیں کی ' اسلیے اسکے سوا چارہ نہیں کہ جو حالات اس وقت تک موافق و مخالف شائع ہوے ہیں ' یا علی گڈہ کی تحریر میں ظاہر کیے گئے ہیں ' انہی کو پیش نظر رکھکے ایک راے قائم کرلی جاے -

جو مضامین منشی اعجاز علی اور منشی اسحاق علی نے مسلم گزٹ میں شائع کیے ہیں ' اُنسے صورت واقعہ یہ معلوم ہوتی ہے :

(١) جب الندوہ میں یہ مضمون نکلا تو مولانا شبلی نے فوراً پانچ مقامی ارکان کو (جنمیں دو ندوے کے صیغۂ مال و مراسلات کے سکریٹری تھے) جمع کیا اور مجبور کیا کہ وہ راقم مضمون کو سزا دیں ' نیز ہز آنر تک مخبری کرنے کی دھمکی دیکر اس تجویز کو منظور کرانا چاہا کہ خود ایک ہفتہ کی معطلی کی سزا دیں اور ڈپٹی کمشنر صاحب کو مداخلت کی دعوت دی جاے -

پس تمام ارکان و معتمدین اس دھمکی سے مرعوب و متزلزل ہوکر مجبور ہوے کہ تعمیل احکام سے انکار نہ کریں ' اور اس عالم میں کہ " یرضونکم بافواھھم و تابی قلوبھم (٩ : ٩) " انکی تمام پیش کردہ تجویزات کو منظور کرلیا -

(٢) لیکن چونکہ یہ تعمیل احکام حالت تخویف و تقیہ کی تھی اور نیز جلسۂ انتظامیہ پر محول ' پس جب انتظامیہ مجلس منعقد ہوئی ' تو اس کارروائی کی مخالفت کی گئی - مسٹر مشیر حسین قدوائی نے تجویز پیش کی کہ کارروائی منسوخ کی جاے نیز یہ کہ مولانا شبلی اُس سزا کے لیے جو بہ حیثیت معتمد دار العلوم کاتب مضمون کو دی گئی ہے ' کاتب مضمون یعنے مولوی عبدالکریم سے معافی مانگیں - مگر پھر معافی کا ٹکڑہ کثرت راے سے یا کسی اور وجہ سے نامنظور ہوا ' اور صرف پچھلی کارروائی منسوخ کر دیگئی -

(٣) لیکن اسکے بعد کیا حالات پیش آئے ؟ یہ تاریکی میں ہے ' البتہ پھر یکایک کوئی حکم نامہ گورنمنٹ کی طرف سے آیا کہ مولوی عبد الکریم کو بجاے منسوخ کردہ ایک ہفتے کی سزا کے ' چھہ ماہ کی معطلی کی سزا دی جاے - چنانچہ ارکان ندوہ نے بالاتفاق یا بالاکثریۃ وہ سزا دیدی -

اب اس بنا پر قابل غور مندرجۂ ذیل امور ہوے :

(١) سب سے پہلا مسئلہ یہ ہے کہ کیا واقعی وہ مضمون اسی سلوک کا مستحق تھا ؟

(٢) کیا یہ تمام کارروائی صرف مولانا شبلی ہی نے کی اور اور لوگوں نے بطور تقیہ کے محض عالم جبر و اکراہ میں ؟ یا یہ ایک متفقہ کارروائی تھی ' جسمیں پانچ آدمیوں نے باہم ملکر ایک تجویز قرار دی ؟

(٣) اگر پہلی صورت صحیح ہے تو ایسی حالت میں مولانا شبلی کی یہ کارروائی کس راے کی مستحق ہے ؟

(٤) اور اگر صحیح نہیں ہے تو باقی شرکاء کار کے ساتھہ کیا سلوک کرنا چاہیے ؟

(٥) پھر سب سے آخر یہ کہ اگر اور لوگوں کی شرکت مساوی متحقق ہو جاے تو اس سے معاملے کی ذمہ داری تو ضرور بٹ جائیگی ' جواب دہی صرف ایک شخص کے ذمے نہیں رہیگی اور ہماری جس راے کا مستحق وہ ہوگا ' اسی راے کے مستحق باقی اشخاص بھی ہونگے ' لیکن کیا ایسی حالت میں اور لوگوں کی شرکت ثابت ہو جانے سے مولانا شبلی محض بری الذمہ ہو جائیں گے ؟ اور کیا کسی غلط کام کے کرنے میں متعدد اشخاص کی شرکت ' اُس کام کو اچھا کر دیتی ہے ؟ کیا ایک جرم صرف اسلیے برا ہے کہ ایک ہی شخص کرتا ہے ؟

میں سمجھتا ہوں کہ اِن دفعات بحث کے مقرر کرنے میں میں نے پوری احتیاط سے کام لیا ہے اور بحث کا کوئی ضروری پہلو باقی نہیں رہا -

(١)

سب سے پہلی بحث اصل مضمون کی نسبت ہے - لیکن میں متاسف ہوں کہ باوجود اسکے کہ میں نے مولانا شبلی ' مولانا عبد الحی ' اور منشی محمد علی محرر ندوہ کے نام خطوط لکھے ہیں کہ مجکو الندوہ کا وہ پرچہ (خواہ کسی قیمت میں ہو) وی پی بھیجدو ' لیکن اب تک کہیں سے نہ تو جواب ملا ' اور نہ وہ پرچہ آیا - جو کچھہ معلوم ہے وہ صرف یہ ہے کہ مضمون " جہاد " پر تھا ' اور نفس مسئلۂ جہاد پر حسب نصوص قرآنیہ بحث کی گئی تھی - مولانا شبلی نعمانی کے خط مطبوعۂ زمیندار اور مراسلۂ علی گڈہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسمیں کوئی دفعہ (١٠) کی بحث تھی ' جسمیں یہ لکھا تھا ' یا بطور نتیجۂ بحث کے اُس سے ثابت ہوتا تھا کہ " کوئی مسلمان کسی غیر مسلم حکومت کے ماتحت نہیں رہسکتا " لیکن صرف اسقدر اشارہ راے دینے کیلیے کافی نہیں ہے ' جب تک کہ پورا مضمون سامنے نہو - بحث کرنے کے طریقے ہیں ' اور استدلال کے مختلف اصول ہیں - نہیں معلوم اس دفعہ کو کس اصول ' کس خیال ' کس زبان ' کس لب و لہجے ' کس نص قرآن و حدیث سے مدلل ' اور کس سیاق و سباق کے ساتھہ لکھا گیا ہے ؟

اگر مجھسے پوچھیے تو یہ خیال تو بالکل بے معنی اور لغو ہے ' جب تک کہ اسکا مقصد و سیاق و سباق سامنے نہو - کوئی مسلمان غیر مسلم حکومت کے ماتحت نہیں رہسکتا کیا معنی رکھتا ہے ' جبکہ ہزاروں مسلمان رہے ہیں ' اور اب بھی کروروں مسلمان ماتحت ہیں ' البتہ (خواہ میرے اس جملے کا مطلب کچھہ ہی سمجھا جاے

بکمال ادعاے سیاسیات ' ایک ماهرفن (اکسپرٹ) کے لہجے میں
ملو " مسئلۂ سیاسي " سے تعبیر کرنے کي عزت حاصل کي تھي -

تیسري جماعت ' اور قوم کے نئے دور حیات کیلیے ایک فتنۂ عظیم

لیکن ان دوجماعتوں کے سوا سب سے زیادہ تماشا طلب ایک تیسري جماعت بھي ہے - یہ وہ جماعت ہے' جس کو مسئلہ جہاد اور عدم مداخلۂ حکام سے صدمہ ہونا ایک طرف ' حکام کي خوشامد عبادت ' اور انکي نفرت و اکراہ کي وجہ سے لفظ جہاد سے تبری انکار' انکي تمام عمر کا اندوختۂ عمل ' اور انکے تمام اعمال و افعال مصدر شریعت ہے - یہ وهي ملحدین مارقین' اور منافقین مفسدین اعدّ عدوے کلمۂ اسلام و مسلمین هیں' جنھوں نے قوم میں بزدلي اور غلامي کے شجر ملعونہ کا بیج بویا ہے ' اور پھر شیطان لعین نے اسکي پرورش اور پرداخت کا سامان کیا ہے - وہ بیج پھوٹا ' اور اسکي شاخیں شیطان کے مخفي هاتھوں کے ارتفاع سے بلند هوئیں - پر جیسا کہ قانون الهي ہے' عین اُس وقت ' جبکہ اسکي بلند اور محکم شاخوں پر شیطان کي ذریات نے اپنے نشیمن بنائے تھے' اور اسکے سائے میں فتنۂ و نفاق کا لشکر دجال آکر پناہ لیتا تھا ' یکایک باد رحمت الهي' صر صر هلاکت کي صورت میں نمودار هوئي' اور اسکے ایک تند و تیز جھونکے نے اس شجر ملعونۂ خبیثہ کو بیخ و بن سے اُکھاڑ کر پھینک دیا ' یعنے قوۃ الهیہ نے قواء شیطانیہ کو شکست دي' شجرۂ ملعونہ کي جگہہ اسلام پرستي و ایمان پژوهي' راستبازي و حریت پسندي کي تخم ریزي هوئي' اور باران رحمت الهي نے اسکو اپني ایک آیۃ اعجاز قرار دیکر' دو سال کے اندر هي اندر ایک ایسا درخت تناور بنا دیا کہ :

کشجرۃ طیبۃ '	اسکي مثال ایک مبارک اور ملکوتي درخت کي
اصلها ثابت و فرعها	سي ہے کہ اُسکي جڑ زمین کے اندر مضبوط '
في السماء توتي	اور اسکي بلند ٹہنیاں آسمان تک پہنچي
اکلها کل حین	هوئیں ! وہ قوت الهیہ کي نشؤ فرمائي سے
باذن ربها' و یضرب	هر وقت کامیابي کا پھل لاتا رهتا ہے - اور یہ
الله الامثال للناس	درخت کا ذکر دراصل ایک مثال ہے جو اللہ
لعلهم یتذکرون (۱۴:)	بیان کرتا ہے تاکہ لوگ سونچیں اور غور کریں -

پس جب حکمت الهي نے ایسا کیا ' تو شیطان بہت غمگین هوا - اسکا کار و بار خراب هوگیا ' اور اُسکي نسل کے گھرانے میں گھر گھر ماتم پڑگیا -

یہ انقلابي تبدیلي کچھہ ایسے الهي ساز و سامان کے ساتھہ هوئي ' اور توفیق مقدسۂ حضرۃ ایزدي نے کچھہ ایسے اسباب جلیلہ اور محرکات عظیمہ اسکے لیے پیدا کر دیے' کہ انکے مقابلے میں کوئي سعي و کوشش انکي سود مند نہیں هوسکتي تھي - وہ جسقدر کوشش نا مرادي و نا کامي کے عذاب الیم سے نکلنے کي کرتے تھے' اتنا هي اسمیں اور زیادہ گرفتار هوتے جاتے تھے - گویا اس دنیا هي میں اُنکا حال جہنم کے مجرموں کا سا هوگیا کہ :

کلما ارادوا ان یخرجوا	جب کبھي دم کے گھٹنے سے گھبرا کر
منها من غم '	اُس سے نکلنا چاهیں گے ' تو پھر اُسي
اعیدوا فیها و ذوقوا	میں دھکیل دیے جائیں گے ' کہ یہیں
عذاب الحریق !	پڑے پڑے سوزش و تپش کے عذاب کا
(۲۲ : ۲۲)	مزہ چکھتے رهو !

ان میں سے اکثروں کي زبانوں پر بھي دلوں کي طرح مہریں لگ گئي تھیں' اور بہت سے اپني بد بختي اور انقلاب زمانہ کے غم میں سر بزانوے تحیر و ماتم و حسرت تھے ' کہ اتنے میں مولانا شبلي اور ندوہ کے معاملے کو لیکر شیخ نجدي نے ظہور کیا ' اور انکي قسمت نے مرتے ڈوبتے اتني یاوري کي کہ مولانا کي آنکھوں پر غفلت کا پردہ ڈالدیا ' اور انسے ایک سخت غلطي اس بارے میں ظاهر هو گئي - چونکہ مولانا نے بھي مسلم لیگ اور مسلمانوں کي غلامانہ سیاست کے قلع قمع میں حصہ لیا تھا ' اور " پولیٹکل کروٹ " کے عنوان سے تین مضمون لکھکر لیڈروں کے چھل سالہ بتکدۂ سیاست کو توڑا تھا ' اسلیے یہ ایک عجیب و غریب زرین موقعہ انکو هاتھہ آگیا کہ ازاد خیالي کي نئي تحریک کو نقصان پہنچانے کیلیے' اور قوم کو پھر اُسي ظلمت کدۂ استبداد و الحاد سیاسي کي دعوت دینے کیلیے اس معاملے میں ازاد خیالوں کے وکیل بن جائیں ' اور نہایت زور و شور سے اس معاملے پر قوم کو توجہ دلائیں - پھر آخر میں کہیں کہ دیکھو ! جو لوگ آزادي کے حامي اور غلامي کا الزام دینے والے تھے - جو لوگ حریت کے داعي ' اور حکام پرستي کے مخالف تھے - جو لوگ نکلے تھے کہ تم کو همارے تعلیم کي هولي غلامي سے نکا لیں' اور اپني دکھلائي هوئي راہ آزادي پر چلائیں' خود انکا حال ان معاملات میں کیسا ہے ' اور کس طرح وہ خود هي اس تعلیم پر عامل نہیں هوسکتے ' جسکي طرف تم کو بلا تے هیں - پس گمراهي سے بچو' اور انسے پناہ مانگو کہ وہ جو کچھہ کہہ رہے هیں محض دھوکا اور فریب ہے - اصلي راستہ وهي ہے ' جسپر هم نے تم کو برسوں چلایا' پس آؤ کہ تمهاري آنکھوں پر پٹي باندھکر پھر تم کو کولھو کے بیل کي طرح غلامي و الحاد کے چکر میں ڈالدیں !

من انصاري الى الله ؟

— * —

نحن انصار الله ! !

— * —

الحمد للہ کہ گذشتہ نمبر کي اشاعت میں جو پہلي آواز " من انصاري الى الله ؟ " کي بلند کي گئي تھي ' اسکے لیے خدا تعالى نے اپنے بندوں کے دل کھول دیے' اور اسکے جواب میں " نحن انصار اللہ " کي صداے همت افروز و امید نواز هندوستان کے هر خطے اور هر گوشے سے بلند هونے لگي ہے - آج منگل کي شام تک تقریباً آتھہ سو ناموں سے فہرست کي ابتدا هوگئي ہے ' فالحمد للہ على توفیقہ و کرمہ و لطفہ -

آجکي اشاعت کے ساتھہ ایک فارم بھي شائع کیا جاتا ہے ' صرف اسکي خانہ پري کرکے بھیجدیجیے - چند دنوں کے اندر جو رفتار مجاهدین خدمت اسلامي کي اللہ نے دکھلا دي ہے ' اس نے میرے اندر ایک حیات تازہ پیدا کردي ہے' اور امید ہے کہ دو هفتے کے اندر اپني پیش نظر تعداد کو پورا دیکھہ لونگا ' اور اس کے بعد دوسري منزل کي طرف بڑھونگا - فالسعي مني' و الاتمام من اللہ تعالے -

هر طرف سے مجبور و بے بس هوکر اپنے ایمان اور خدا پرستي سے دست بردار هوگئے ' اور عالم هراس و مرعوبیت میں جو کچهه چاها ' انسے منظور کرا لیا - اگر یه صورت هو ' تو اس حالت میں ان لوگوں کا جرم اُس شخص کی مثل سامنے لانے سے کسي قدر هلکا ضرور هو جاتا هے ' جس نے بعالم مجبوري اپني جان کي حفاظت کیلیے جهوٹ بولا هو ' یا قتل کے خوف سے بت پرستي کي هو ' یا سولی کا تخته دیکهکر ایمان و اسلام سے بطور تقیه کے کانوں پر هاتهه دهرا هو -

(۲) یا پهر ایسي صورت تو پیش نهیں آئي ' مگر عادت نفاق و تذبذب بین الاسلام و الکفر کي وجه سے اس مجلس میں اپني موافق راے دیدي ' اسکے بعد دوسري طرح کا عمده موقعه هاتهه لگ گیا تو (اُس وجود کي طرح جسکي قرآن میں مثل دي گئي هے) کهدیا که " انی بري منک ' انی اخاف الله رب العالمین (۵۹ : ۱۶) " اسمیں ایک طرف ازادي و حریت بهي هاتهه آگئي ' دوسري طرف مدتوں کي عمارت کو پهونکنے پهانکنے کا موقعه بهي ملگیا :

چه خوش بود که بر آید به یک کرشمه دو کار

(۳) اور یا پهر ایک شریف آدمي کي طرح ' جسکي ایک هي زبان هوتي هے ' ان لوگوں کي بهي اصلي راے یهي تهي اور یهي هے - اور اس کارروائي میں وه سب کے سب برابر کے شریک و حصه دار تهے - پس اب اُس کارروائي کا جو نتیجه هو ' اسمیں بهي انهیں اپنا اپنا حصه لینا چاهیے -

عقل و درایة کهتي هے که اِن تین صورتوں کے سوا اور کوئي چوتهي صورت نهیں هو سکتي - اب اگر پهلي صورت هے ' اور محض عالم خوف و هراس میں ان بزرگان قوم و علماے دین نے اس کارروائي میں شرکت کي تهي ' تو مولانا شبلي علانیه اس سے منکر هیں ' اور معامله غیر حاضر اور غیر شریک لوگوں کے قلم سے منسوب کیا جا رها هے - پهر کیا وجه هے که خود ان لوگوں کي زبانوں پر مهریں لگ گئي هیں ؟ کیوں نهیں منشي احتشام علي ایلچي مل سے مولانا سید عبد الحی اپنے مطلب سے ' اور مولانا عبد الباري اپنے حلقۂ درس سے باهر تشریف لاتے اور اپني مجبوري و بے بسي ' و عالم هراس ' و خوف جان و مال کا افسانۂ غم انگیز اور داستان گریه اور اپني معتقد اور ارادت کیش قوم کو سنادیتے ؟ مجلس کو ابهي چند صدیاں نهیں گذري هیں اور اُس کے شرکاء کي زبانیں اب تک مفلوج نهیں هوئي هیں - یه کیا هے که اسکے متعلق لوگوں کو عالم تذبذب میں رکها جا رها هے ؟ کیوں نهیں وهي لوگ اپنے قلم سے چند سطریں لکهکر شائع کردیتے هیں ' اور بتلا دیتے هیں که همارا دامن اس دهبے سے بالکل پاک هے ' تاکه قوم کو ایک انقطعي راے قائم کرنے کا موقعه ملے ؟

اصل یه هے که ندوه کے اندروني حالات ایک عرصے سے اسکے مقتضي تهے که پبلک میں لاے جائیں - لوگوں کو ابهي اصلیت معلوم نهیں هے لیکن اب ضرور هو هي کر رهیگي - لوگوں کو اس امر پر غور کرنا چاهیے که ایک کارروائي ایک جماعت نے کي - پهر اگر وه نفرین کي مستحق هے ' تو سب اسکے مستوجب هیں ' اور تحسین کي مستحق هے تو سب کے حصے میں آني چاهیے - کیا سبب هے که تمام بار ایک هي شخص کے اوپر ڈالا جا رها هے ' اور اور لوگ اس طرح دامن بچا کر الگ هو رهے هیں ' گویا ان سے کوئي تعلق هي نهیں ' اور معصوم فرشتوں کي طرح سے بالکل بے گناه هیں !!

تین جماعتیں

اور ایک خطرۂ عظیم

حقیقت حال یه هے که اس واقعه نے مختلف پهلو ' اور مختلف جماعتوں کي دلچسپي حاصل کرلي هے -

ایک جماعت تو اُن لوگوں کي هے جنکو اشخاص سے بحث نهیں ' اصل کارروائي کو قابل اعتراض سمجهتے هیں اور جن لوگوں نے کي هے ' خواه وه کوئي هوں ' انکو قابل مواخذه یقین کرتے هیں - یه جماعت باهر کے عام لوگوں کي هوگي ' اور فی الحقیقت وهي راستباز اور اسلامي ازادي کا اپنے دلوں میں سچا درد رکهنے والي جماعت هے - ایسے لوگوں کي قدر کرني چاهیے ' اور خدا کا شکر بجالانا چاهیے که دو سال کي صداهاے حریت نے ایسے لوگوں کي ایک جماعت مخلصین پیدا کردي اور یه سب سے بڑا احسان الهي هے - آج اسلام کو جتني توقعات هیں ' وه اسي جماعت اور ایسے هي حریت خواهوں سے هیں - فکثر الله سبحانه امثالهم -

دوسري جماعت بندگان اغراض و اهواء کي

دوسري جماعت اُن چند خاص اشرار و مفسدین کي هے ' جن بندگان اغراض نے نه تو آزادي و حریت کا کبهي خواب دیکها هے ' اور نه مسئلۂ جهاد اور مسائل اسلامیه کي وقعت و شرف کے تحفظ کي انهیں کچهه پروا هے - ساري عمر یا تو فکر جاه و مشغلۂ غرور و تکبر میں کٹي هے ' یا محض بے حسی و عطالة کے اُس گهونسلے میں ' جهاں نه تو حریت کا کبهي تصور هوتا هے ' اور نه عدم حریت کا - اس دنیا میں انهوں نے قدم هي نهیں رکها -

لیکن ساتهه هي ایک مدت مدید اور عرصۂ بعید سے مولانا شبلي سے تخالف و تعاند هے ' اور بوجه اپنے کسي خاص معاملے کے ' یا معاملات ندوه کي اندروني سازشوں کے ' یا اپنے عدم فروغ و داغ محرومي شهرت و نامووري کے ' یا عدم تغلب معاملات ندوه و دارالعلوم کے ' یا پهر کسي اور سبب و مقصد سے (اور ارباب اغراض و اهواء کا عالم مقاصد نفسانیه بے کنار هے) همیشه اپني راتوں کي نیند ' اور دن کا کاروبار اس فکر و کاوش میں برباد کرتے آئے هیں که کسي طرح انکو شکست دیں اور قوم کي نظروں میں ذلیل و رسوا کریں ' اور اسکے لیے بارها مجاهدات و مقاتلات تک کرچکے هیں ' لیکن همیشه ناکام و خاسر رهے هیں - اب چونکه خود مولانا شبلي کي غلطي اور تعجب انگیز کمزوري سے اس معاملے میں انکي شرکت و سعي وقوع میں آئي ' اور وقت اور موسم کے لحاظ سے پبلک اوپینین کا سهارا بهي معقول مل گیا ' تو ایک مخفي سازش کرکے اس واقعه کو پبلک میں پیش کردیا گیا ' اور چونکه ساتهه هي اُن پر بهي بعصۂ رسدي اسکا اثر پڑتا تها ' لهذا یه کوشش کي گئي که تمام بار انهي کے سر ڈالکر اور موجوده دور ازادي سے فائده اٹها کر ' انکو قوم کي عدالت میں سزا دلوادو ' اور اسطرح سامنے آو که لوگ سمجهیں که جو کچهه هوا ' صرف مولانا شبلي هي کي حکام پرستي سے هوا ' اور یه آباء حریت ' اور فدا کاران راه جهاد و قتال ' محض ازادي کی خاطر اور مسئله جهاد کے شرف کیلیے انکي مخالفت کر رهے هیں ' اور انکو اس بات کا نهایت درجه غم هے که گورنمنٹ کو معاملات ندوه میں مداخلت کا موقعه کیوں دیا گیا ؟

حالانکه اِن لوگوں کا اس بارے میں جو کچهه حال هے ' اسکا اندازه اس سے کیا جا سکتا هے که جب سید رشید رضا لکهنو آے ' تو انکي صدارت سے اختلاف کرتے هوے منجمله اور وجوه کے ایک سبب یه بهي کہا گیا تها " که ایک مصري شخص کے صدر بنانے سے گورنمنٹ ناراض هو جائیگي " اور مولوي خلیل الرحمن سهارنپوري

اگر یه بهي نهیں تو پهر تیسري صورت کے سوا آور کوئي صورت نهیں هو سکتي - یه امر قطعي هے که اس بارے میں وه برابر کے شریک مجلس و مشوره تهے' اور جو راے مولانا شبلي کي تهي ' وهي انکي تهي - اور جو کارروائي انهوں نے پسند کي ' اسي کو مولانا شبلي نے بهي پسند کیا - اور یه کوئي تقلیدي کار روائي ' یا محض تعمیل حکم ' یا عالم جبر و اکراه کا تقیه نه تها ' بلکه انکا اصلي اعتقاد ' اور انکے ایمان و ضمیر کا فیصله ' اور وه بهر حال ایسي حالت میں ایسي هي کار روائي کرتے ' جیسي که انهوں نے کي - اور اسطرح کے پر آزمایش معاملات میں انکي راے کا سدرة المنتهى یهیں تک هے !

(۳)

تیسرا سوال یه هے که اگر واقعي یه تمام کار روائي صرف مولانا شبلي هي نے کي' اور آور لوگوں کو بجبر اسمیں شریک کیا ' اور حسب بیان مضامین مطبوعه' صرف ایک وهي اس تمام کار روائي کے ذمه دار هیں ' تو ایسي صورت میں انکي نسبت کیا راے قائم کي جاے ؟

اسکا جواب دیچکا هوں' اور پهر دیتا هوں که اس صورت میں انکو جسقدر الزام دیا جاے صحیح هے ' اور وه یقیناً اسکے مستحق هیں -

لیکن گذشته سطور سے ناظرین کرام پر واضح هو گیا هوگا که جس قدر مواد اس معاملے میں پبلک کے سامنے لایا گیا هے ' وه انکي تنها ذمه داري کے لیے کافي نهیں - واقعات صاف شهادت دے رهے هیں که پانچ ممبروں میں سے هر شخص شریک کار اور مساویانه رکن مشوره تها ' اور اب ندوة العلما کے تمام ارکان انتظامیه باستثناے بعض اس کار روائي کو پسند کرتے اور اس سے متفق هیں - اور انشاء الله جو آور کوائف آگے چلکر پیش کرنے والا هوں' اس سے یه امر زیاده واضح هو جائیگا - ایسي حالت میں جس وقت تک نئي شهادتیں آور بهم نهوں ' اسکے خلاف راے قائم نهیں کي جاسکتي -

(٤)

چوتها مبحث یه هے که اگر تمام آور لوگ شریک مساوي ثابت هوجائیں تو پهر وه کس سلوک کے مستحق هیں ؟ اسکا جواب ظاهر هے -

(۵)

اب رهي پانچویں بحث ' یعني یه که کیا آور لوگوں کي شرکت کا ثابت هوجانا ' خود مولانا شبلي کو اس بارے میں با لکل بري الذمه کردیگا ؟ اور کیا کوئي غلطي صواب هوجاتي هے ' اگر اسکا کرنے والا ایک شخص نهیں بلکه بهت سے هوں ؟

اس وقت تک مسلمانوں کي جو روش ان امور میں رهي هے' ندوه کي نسبت گورنمنت کي جو بد گمانیاں عرصے تک قائم رهي هیں ' اسکي زندگي جس طرح گورنمنت کي فیاضي اور اسکے عطیه پر هے' اور جس درجه گورنمنت کي کوي نئي بد گماني اسکے لیے مضر هوسکتي هے ' نیز ندوے کے مقاصد جس طرح محدود' اور وه ایک محض تعلیمي جماعت هے ' یه ' اور اس طرح کے تمام امور' اسمیں کوئي شک نهیں که اس طریق عمل میں مولانا شبلي ' مولانا عبد الباري ' مولانا عبد الحي ' منشي احتشام علي ' اور مستر ظهور احمد کي متفقه کار روائي کیلیے ایک وجه عذر و مجبوري ضرور هیں - اور اسي طرح خاص مولانا شبلي کیلیے بهي' جو ندوے کي از سرنو زندگي کے اور اسکے کام کے چلنے کا باعث هوے' اور گورنمنت کي بدگماني کو دور کرایا' لیکن تا هم یه عذر اور مجبوري عام طور پر آجکل کے کام کرنے والوں کیلیے هو تو هو' لیکن میرے عقیدے میں تو کوئي مجبوري اور عذر نهیں هے - اصول کي پابندي هر شے سے بالا تر هے ' اور دنیا کي کوئي مجبوري اسکے لیے مجبوري نهیں هوسکتي - اگر ایسا نهو تو دنیا میں اصول کي عزت همیشه کیلیے مدفون هوجاے - اس مضمون کا شائع هونا اگر ایک غلطي تهي تو وه هوگئي تهي - اب اسپر اسقدر گهبرانا اور پریشان هونا بالکل فضول تها - گورنمنت اگر ندوه سے اپنا عطیه چهین لینا چاهتي هے تو چهین لے - اسکي عمارت میں هل پهرا دے ' لیکن هم اپنے اصول کو کیوں هاتهه سے دیں ؟ اصولاً کسي کار روائي کي بطور خود حکام کو اطلاع دینا ' انکو مداخلت کي دعوت دینا هے' اور یه سخت کمزوري' اور اپنے هاتهوں اپنے عزت عمل کو نقصان پهنچانا هے -

یه کمزوري سب سے هوئي' لهذا مولانا شبلي که اسمیں شریک تهے' اُن سے بهي هوئي - آور لوگ اگر اسطرح کي کار روائي کیلیے طیار تهے ' تو انکي غلطي اور کمزوري تهي ' لیکن مولانا شبلي کیلیے تو یه کوئي مجبوري نه هوئي که چونکه فلاں فلاں آدمي کمزور تهے' پس اُنکي کمزوري و غلطي بهي صواب هوگئي -

وه فرماتے هیں که نواب اسحاق خاں صاحب اور اکثر ارکان ندوه اس سے متفق هیں ' لیکن میں بادب عرض کرونگا که هوں ' انسے توقع هي کس کو تهي ؟ توقع تو هم آپسے رکهتے هیں ' اور آپکو معلوم هے که انسان کیلیے سب سے بڑي درد انگیز بات اُسکے توقعات کي ناکامي هے -

* * *

اِن امور کے طے هو جانے کے بعد اب مندرجهٔ ذیل پهلو بحث کے باقي رهگئے :

(ا) مضامین میں دیگر جزئي حالات ' مثلاً جلسهٔ انتظامیه کے مباحث و تجاویز و ترمیم جس انداز سے بیان کیے گئے هیں' وه بهي صحیح هیں یا نهیں ؟

(۲) جبکه مولوي عبد الکریم صاحب کي نسبت ایک یا دو هفتے کي معطلي کي سزا کا فیصلهٔ ارکان خمسه منسوخ کردیا گیا تها ' تو یه چهه ماه کي سزا پهر کیوں بخوشي و خرمي بغیر هیچ گونه بحث وانکار دیدي گئي ؟ اور کیا ڈپٹي کمشنر صاحب نے خود اس کي اطلاع دي' یا بعض لوگ اس بارے میں انکے پاس دوڑے هوئے گئے اور ایک وجه تقرب پیدا کرکے اس حکم سزا کا تحفه اپنے همراه لاے ؟ اگر گئے تهے تو وه کون کون بزرگ تهے ؟

(۳) جبکه خود ارکان ندوه کي قرار دي هوئي سزا کو منسوخ کر دیا گیا تو پهر اب صرف ڈپٹي کمشنر صاحب کے حکم سے' اور مولوي عبد الکریم صاحب کو ایک هفتے کي سزا سے بچا کر' چهه ماه کي سزا میں مبتلا کر دینا ' کیا معني رکهتا هے ؟ اور یه کن لوگوں کي کارستاني هے ؟

اِن امور پر آئنده نمبر میں بحث کرونگا که مضمون بهت بڑهگیا - و نسأل الله تعالى ان یهدینا سواء السبیل -

هفته جنگ

۲۳ - اپریل کو ستنبي (دار السلطنت جبل اسود) سے سرکاري طور پر اطلاع دیگئي تهي که ۲۱ - ماه حال کي رات کو سقوطري پر حمله کیا گیا - جنگ رات بهر هوتي رهي - سنگینیں استعمال کي گئیں تهیں - ۲۲ - کي صبح کو ترکوں نے مخالفانه حمله کیا اور وه پسپا کردیے گئے - سقوطري کا سقوط قریب هے - پهر اسي دن دوسرا تار آیا که سقوطري ساقط هو گیا - سقوط سقوطري کي خبر نے بقول ریوٹر حلفاء کے دار السلطنتوں میں وحشي ترین مظاهرهٔ مسرت کو حرکت دي - شهروں کو آراسته

پس ان لوگوں کو نہ تو آزادی کی اتنی بڑی ہے کہ اسکے لیے آسمان کو سرپر اٹھائیں ' نہ مسئلہ جہاد کے شرف کی ' بلکہ جہاد کا لفظ تو انکے لیے ایک عفریت خونخوار ہے ' جسکی ایک جھلک دیکھتے ہی انکو لرزۂ شدید کا بخار چڑھجاتا ہے ' اور اس لفظ کے توحش کی وجہ سے آج جسقدر مشکلیں پیدا ہوتی ہیں ' وہ سب کی سب اسی جماعت کی پیدا کی ہوئی ہیں - البتہ چونکہ ازادی اور صداقت کی نئی تحریک سے انپر ایک کوہ غم ٹوٹ پڑا تھا ' اور اسکی ترقی کو روکنے کیلیے راتوں کو بستروں پر عالم اضطراب میں لوٹتے ' اور دن کو فکر تدابیر و تجاویز سے اپنے دماغوں کو تھکا تے تھے ' اسلیے یہ معاملہ انکے لیے ایک نعمت غیر مترقبہ ہوگیا ' اور اسکو انھوں نے قوم کے ارتجاع و تقہقہر کیلیے ایک آلۂ کار بنا لیا -

ایسی حالت میں ' میں قوم کو (جو اپنے نئے دور ازادی میں ابھی بالکل نو آموز اور سادہ لوح ہے) اس خطرۂ عظیم سے باخبر کردینا ضروری سمجھتا ہوں ' جو اسکی راہ میں سنگ گراں بنکر حائل ہو جا سکتا ہے - میں نے (یونیورسٹی ڈیپوٹیشن) کے معاملے میں اواز بلند کی تھی ' مگر لوگوں نے اغماض کیا ' اور پھر بالا خر جب آنکھیں کھلیں تو اصلیت منکشف ہوئی - آج میں پھر ازسرتا پا صداۓ یقین و حقیقت بنکر آواز بلند کرتا ہوں کہ یہ ایک سخت فتنۂ فساد ' اور فریب ضلالت ہے ' جو قوم کو دیا جا رہا ہے ' اور اس سے مقصد صرف یہ ہے ' کہ ایک شخص کو قوم کی نظروں سے گرا کر ' اسکے ذریعہ اصل تحریک کو بھی نظروں سے گرا دیا جاے : اولئک حزب الشیطان ' الا ان حزب الشیطان هم الخاسرون (۵۹ : ۲۰)

قوم کو یاد رکھنا چاهیے کہ کوئی صداقت اور راستی اسلیے صداقت نہیں ہے کہ زید اسکا داعی ہے ' یا عمر نے اسکا ساتھہ دیا ہے ' بلکہ سچ صرف اسی لیے سچ ہے ' کہ وہ سچ ہے ' اور اگر تمام دنیا اس سے منہ موڑلے ' جب بھی اسکی صداقت میں بال برابر فرق نہیں آ سکتا -

پس اگر واقعہ کی وہ صورت بالکل تسلیم کر بھی لی جاے ' اور یہ ثابت و متحقق ہو جاے کہ سخت سے سخت الزامی بیان جو اس بارے میں شائع ہوے ہیں ' وہ بھی حرف حرف صحیح ہیں ' جب بھی اس معاملے کا جو کچھہ اثر پڑسکتا ہے ' صرف مولانا شبلی پر ' نہ کہ اس صداقت پر ' جسکی انھوں نے صدا بلند کی تھی - میں کہتا ہوں کہ ایک انسانی وجود کی کیا هستی ہے ؟ اگر کروروں انسانوں سے بھی اس راہ میں لغزش ہوجاے ' تو بھی اسکی صداقت کی عزت پر کوئی بٹہ لگ نہیں سکتا - اے بے خبرو ! راستی کبھی بھی اشخاص کی پابند نہیں رہی ہے ' اور نہ اشخاص کی بحث سے اسکی حقیقت متاثر ہوسکتی ہے ' ولنعم ما قیل :

گر من آلودہ دامنم چہ عجب
همہ عالم گواہ عصمت اوست

اگر یہ لوگ واقعی اپنے بیان میں سچے تھے ' اور محض اصول کی خاطر میدان میں آئے تھے ' تو انکو چاهیے تھا کہ اپنی بحث کو صرف اصل معاملہ ' اور مولانا شبلی اور دیگر شرکاء کار تک محدود رکھتے ' اور جس سختی و تشدد سے چاهتے ' اسپر بحث کرتے - ایسی حالت میں وہ مستحق تھے کہ انکی عزت کی جاتی ' اور قوم انکی آزاد خیالی اور اصول پسندی کا اعتراف کرکے شکر گذار ہوتی - لیکن جب ہر شخص دیکھہ سکتا ہے کہ اس آخری جماعت نے مولانا شبلی کے واقعہ کو ایک آڑ بنالیا ہے ' اور اسکے پیچھے اپنی قدیمی غلامی کی تعلیم کو لیے کھڑی ہے ' تاکہ ذرا بھی اس شور و غوغا سے قوم کی راے اور استقامت میں تزلزل پیدا ہوتے دیکھے تو فوراً اسکا طوق پھر دو سال کے بعد قوم کی گردن میں ڈالدے ' پھر ایسی حالت میں میرے لیے حسن ظن قائم کرنے کا کوئی موقعہ نہیں ' اور قوم کی آزادی و استقامت ' اور قوت تمیز و ادراک کیلیے ایک سخت آزمایش درپیش -

قوم کو چاهیے کہ خدا کیلیے اس فریب سے اپنے آپکو بچاے - نہو کہ جس دلدل سے خدا خدا کرکے اسکے قدم نکلے ہیں ' اس نازک ترین دور مصیبت اسلامی میں (کہ اسلام اپنے ہر فرزند سے استقامت کا طلبگار ہے) پھر اسی دلدل میں گرفتار ہوجاے اور چند اشخاص کی وجہ سے اصل اصول ہی کو هاتھہ سے دیدے !!

میں نے لکھنؤ کی فاونڈیشن کمیٹی کے اجلاس میں کہا تھا کہ تم نہ جناب راجہ صاحب محمود آباد کو دیکھو ' نہ میجر صاحب کو ' اور نہ کامرید اور الهلال کو ' بلکہ صرف اصول اور راستی پر نظر رکھو - اسی پر اعتماد کرو اور اسی کا ساتھہ دو - آج میں پھر اسی اواز کو دهراتا ہوں اور کہتا ہوں کہ اشخاص کی بحث سے متاثر و مرعوب نہو - میں پوچھتا ہوں کہ اگر خود الهلال ' جو دس ماہ سے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی دعوت دے رہا ہے ' اگر استیلاء هواء نفسانی سے ٹھوکر کھا کر راہ ارتداد اختیار کرلے ' اور صداقت و حریت کی جگہ غلامی و باطل پرستی کے طرف بلاے ' تو کیا پھر تم الهلال کے گرنے سے خود بھی گرجاؤ گے ؟ فالحذر ' الحذر ' الحذر ' ایها المسلمون الغافلون ! ولا تکونوا کالذین تفرقوا من بعد ما جاء هم البینات ' اولئک هم الخاسرون !!

مولانا کے اس معاملہ کو جس صورت میں ظاہر کیا گیا ہے ' حالات شہادت دے رہے ہیں کہ وہ اصلیت سے یقیناً مختلف ہے اور اس وقت تک مختلف سمجھا جائیگا ' جب تک کہ دیگر شرکا اپنے مستور چہروں سے برقعہ هٹا کر باہر نہ آئیں گے ' لیکن (جیسا کہ میں آگے چلکر بحث دفعہ ۵ - میں بالتفصیل لکھونگا) اسمیں کوئی شک نہیں کہ دیگر اشخاص کی شرکت مساوی ثابت ہونے کے بعد بھی میرے عقیدے میں مولانا سے غلطی ہوئی - غلطی ہوئی ' اور افسوس کہ غیر متوقع غلطی ہوئی - لیکن میں تو یہاں تمام بیان کردہ صورت واقعہ کو تسلیم کرکے کہتا ہوں کہ اگر ایسا بھی ہو تو اس سے کیا ہوتا ہے ؟ ایک شخص یا جماعت کی لغزش قوم کو اسکی صراط مستقیم سے کیوں هٹا دے ؟

* * *

اور اگر پہلی صورت نہیں بلکہ دوسری صورت ہے - تو هم ایک مرتبہ چاهتے ہیں کہ ان بزرگان ملۃ کے روے مبارک کی زیارت کرلیں ' جو اپنے چہرے پر غازۂ نفاق کی ایک غلیظ تہہ جماتے ہوے نہیں شرماتے ' اور ایک طرف تو آج غلغلۂ اسلام پرستی کا ساتھہ دے رہے ہیں ' اور دوسری طرف کفر پرستانہ تجاویز و احکام کی تدوین و نفاذ میں بھی شریک کار و رکن مجلس رہچکے ہیں ! یہ کیسی عجیب بات ہے کہ جو لوگ مولوی عبد الکریم کے جرم کی تشخیص کرنے ' اور انکے لیے فیصلۂ سزا کے لکھنے کی فل بینچ پر بیٹھے تھے ' وہ ایک طرف تو مجرم کو سزا دیچکے ہیں ' اور دوسری طرف آج مجرم کی حمایت و فریاد رسی کیلیے اپیل بھی کرانا چاهتے ہیں ؟ اس سے بھی عجیب تر یہ کہ جن ججوں نے سزا کا حکم سنایا ہے ' وہی آج مجرم کے وکیل بھی بن بیٹھے ہیں ؟ ان هذا لشیء عجاب !!

۲۲ - جمادی الاولی ۱۳۳۱ ہجری

— * —

(به ذیـل مقـالات)

— * —

صفحـــة من تاریخ الحـــرب

مدافعـــة محصورین

— * —

به تذکـــرۂ محـــاصرۂ ادرنه

(۲)

محـــاصرۂ قـــرطـاجـنـــه

قرطـاجنـه کي مختصر تاریخ

حضرت مسیح کے ظہور سے ۲۴ - سو برس پیشتر شام کے سواحل غربي پر ایک نئي ایشیائي سلطنت کي بنیاد پڑي تھي ' جو بحر ابیض اور جبل لبنان کے درمیاني شاداب اور خوش منظر حصے پر واقع تھي -

کنعاني نسل کي ایک جماعت نے اس زمین کو اپنـا مقر مملکت بنایا تھا - وہ تاریخ میں (فینیقیا) کے نام سے مشہور ھیں -

فینیقیوں نے تھوڑے ھي دنوں کے اندر سمندر کے قرب سے کامل فائدہ اُٹھانا شروع کردیا - انھوں نے بحري جنگ کي قوت پر سب سے زیادہ توجه کي - کشتیاں ' اور بڑے بڑے باد باني جہاز بنائے ' اور بحر ابیض و احمر اور بالٹک و محیط (اتلانتیک) کے بڑے بڑے ساحلوں اور جزیروں میں اپني نو آبادیاں قائم کرکے' صنعت و تجارت ' تمدن و علوم قدیمه میں اسدرجه ترقي کي' که رومة الکبری کي حکومة عظیمه کو انکے عظمت و اقتدار کا اعتراف کرنا پڑا -

غالباً قدیمي متمدن قوموں میں صرف فینیقي ھي ایک ایسي قوم گذري ھے' جو مثل آجکل کي متمدن قوموں کے' جنگ و حکمراني ھي کے ذریعه نہیں ' بلکه تجارت و استعمار (۱) کي قوت سے ایک بہت بڑي مملکت کي مالـک ھوگئي تھي -

انکا دار الحکومت (صیدا) تھا ' جو آج بھي ولایت شام کا ایک با رونق شہر ھے -

سنه ۸۳۰ - قبل مسیح میں (سور) کے پادشاہ نے طمع مال سے اپنے بہنوئي کو قتل کردیا ' کیونکه اسکي نسبت مشہور تھا که چند قیمتي خزانے اُس نے پوشیدہ جمع کر رکھے ھیں - اسکي بہن (دیدن) نے جب یه حالت دیکھي تو مجبوراً (سور) سے نکل گئي ' اور جسقدر ذخائر طلا و جواھر لیجا سکتي تھي' اپنے ساتھه لے لیا - ملک میں ایک خاص گروہ اسکے زیر اثر تھا ' اُس نے بھي ساتھه دیا ' اور اس طرح ایک بڑي جماعت لیکر وہ (افریقه) کے سواحل کا دورہ کرتي ھوئي اُس حصے میں پہنچي ' جو جزائر صقلیه (سسلي) کے بالکل مقابل واقع ھے -

یه جگه اُسے بہت پسند آئي - اُس نے زمین کا ایک وسیع ٹکڑا قیمت دیکر خرید لیا - وھاں ایک نئے شہر کي بنیاد ڈالي ' اور اپنے ساتھیوں کے علاوہ ' اور لوگوں کو بھي صیدا اور سور سے بلاکر وھاں آباد کرانا شروع کیا - سنه ۸۴۰ - قبل مسیح میں اسکي تعمیر جب اتمام کو پہنچي تو (کار تھیج) یعنے نئے شہر کے نام سے مشہور ھوا - اسي کا معرب (قرطاجنه) یا (قرطاجه) ھے ' جو عربوں کي زبانوں پر آکر متغیر ھوگیا ھے -

قبـــل از محـــاصـــرہ

تاریـــخ اجمـــالـــي

لیکن کچھه دنوں کے بعد جب قرطاجنه کي شہرت پھیلي تو بادشاہ (گیریس) نے جو افریقه کے بعض ساحلي خطوں پر قابض تھا ' اسپر قبضه کرلیا ' اور دیدون کو مجبور کیا که اسکے ساتھه عقد کرلے - دیدون نے عقد تو کرلیا ' لیکن اپنے پہلے شوھر کے سوگ میں قائم رھنے کا جو عہد کرچکي تھي ' اُسے نه توڑا ' اور عقد کے بعد جب (گیریس) نے اسکي خوابگاہ میں آنا چاھا اور مصر ھوا ' تو اُس نے اپنے کپڑوں میں آگ لگادي - چند گھنٹوں کے بعد خاکستر کا ایک ڈھیر تھي !

دیدون کے بعد ایک ملکي حکومت وھاں قائم ھوگئي - سمندر کا کنارہ ابتدا سے انساني آبادیوں کیلیے ایک بہترین ذریعۂ ترقي تمدن ' اور موثر ترین محرک تجارت و تبادل اشیا و صنائع رھا ھے - خوش قسمتي سے نئي آبادي کو سب سے بڑا وسیع ساحلي موقعه ملا تھا ' اسلیے تھوڑے ھي عرصے میں اسکے تاجر اکناف عالم میں پھیل گئے ' اور مدني اور صناعي ترقیات نے ملـک کو سرسبز اور متمول کردیا -

وہ اپنے ابتدائي دور ھي میں بحر ابیض متوسط کا ایک سب سے بڑا تجارتي بندرگاہ اور بحري ایستگاہ مراکب (۱) تسلیم کیا جاتا تھا -

رفته رفته قرطاجنه نے ایک بہت بڑي جمہوري دولة کي صورت اختیار کرلي - افریقه کے تمام ساحلي مقامات اور جزائر اسکے زیر حکومت آگئے - سواحل مراکش ' تیونس ' الجزائر ' اور موجودہ زمانے کي تاریخ مدافعـــة حرب کا مشہـــور ترین خطّـــه ' یعنے (طرابلس الغرب) ' یه تمام افریقي شہر قرطاجنه کے زیر فرمان تھے -

بحر ابیض کے اکثر جزیروں پر اُنھوں نے فوجکشیاں کیں اور بحري قوائے جنـگ کے ساتھه حمله کیا - مالٹا اور سارا ڈینیا پر انکي فتح یابي کے واقعات طول طویل ھیں -

رومیـــوں سے جنـــگ کا آغـــاز

جزیـرۂ صقلیه (سسلي)

جزیرۂ صقلیه (سسلي) اُس وقت روماني دولة عظیمه کے

(۱) نو آبادیوں کو عربي میں مستعمرات کہتے ھیں اور نئے مقاموں پر آباد ھونے کو استعمار - اس لفظ کو اردو میں رائج ھونا چاھیے - نو آبادي بوجه مرکب ھونے کے جمع و اضافت اور ترکیب کي حالت میں نہایت ناموزوں ھو جاتا ھے - میں اکثر اخباروں میں دیکھتا ھوں که لوگ " نو آبادیہا " لکھا کرتے ھیں - یه ذوق سلیم سے کس قدر بعید ھے !

(۱) موجودہ فارسي میں " اسٹیشن " کو " ایستگاہ " کہتے ھیں - یه شاہ ناصر الدین کي ترکیب ھے مگر عام طور پر رائج ھوگئي ھے - مراکب یعنے جہاز ' پس جہازوں کے بحري قیام گاہ موقت کیلیے ' میں سمجھتا ھوں که یه ترکیب اچھي ھوگي - اردو میں اسکے لیے کوئي خاص لفظ نہیں ھے -

کیا گیا' کثرت سے شراب پي گئي' ساز کے نغموں پر ناچے' شراب کي اسقدر کثرت تهي کہ گلي کوچوں میں بهي پهرتي تهي- ارباب اتحاد انقلابي میں بهي غیر معمولي جوش پهیل گیا - ریوتر کا بیان ہے کہ سقوطري میں جبل اسود کي فوج نے ۱۲۰ - عثماني توپیں گرفتار کیں - شاہ نکولس نے فوج کو رائفلیں رکهنے کا حکم نہیں دیا کیونکہ اسمیں وفادار (!) البانی بهي تهے -

شاہ نکولس مکان کے برآمدے پر آیا اور مبعوثین حلفاء سے بغلگیر ہوا - کل شہزادہ ڈانیلو ستنجي پہنچ گیا اور ایک پر خروش جوش کے ساتهہ شاہ کو سقوطري کي کنجي دي - پهر جلوس ترتیب دیا گیا جو گرجا گیا اور راستہ میں لوگوں نے پهول پهینکے -

اسباب سقوط

ستنجي کے تار اسباب سقوط کے باب میں خاموش تهے مگر اسلوب بیان ایسا اختیار کیا گیا تها' جس سے معلوم ہوتا تها کہ سقوطري کو جبل اسود کے حملہ نے ساقط کیا ۔

۲۵ - کو قسطنطنیہ سے سرکاري طور پر سقوط کي اطلاع دیگئي' اس اطلاع میں وجہ سقوط غذا کي ناداري بیان کي گئي - یہ اطلاع ان فقروں پر ختم ہوئي تهي : " فوجوں نے اپنے اسلحہ' توپیں' اور رسد' اپنے هي پاس رکهي' اور انکو سین جیواني سے جہاز پر سوار ہونے کي اجازت دیدي گئي " - یہ فقرے خلش انگیز تهے -

محافظ فوج نے ایسي طویل اور مردانہ وار مدافعت کي تهي' جس سے جبل اسود کے تمام سرچشمہ هاے قوت خشک ہوگئے تهے اور مجبوراً سرویا سے مدد لیني پڑتي تهي' پس یہ سمجهہ میں نہیں آتا تها کہ ایسا عدوے لدود جب قابو میں آجاے' تو اسکو یوں چهوڑدیا جاے' اور پهر لطف یہ کہ مع ذخائر و اسلحہ ! ستنجي کے تار میں صرف اسلحہ کے نہ لیے جانے کا ذکر تها - رسد کا ذکر نہ تها - اسلحہ نہ لیے جانے کي جو وجہ بیان کي گئي تهي' وہ یہ تهی کہ فوج میں وفادار البانی بهی تهے - ظاہر ہے کہ یہ وجہ طفل فریبي سے زیادہ وقعت نہیں رکهتي - البانیوں کي وفاداري تو اسي سے ظاہر ہے کہ وہ کفار (ترکوں) کي طرف سے جبل اسود کا مقابلہ کر رہے تهے - اور اگر فرض بهي کرلیا جاے کہ البانی وفادار تهے' تو کیا چند وفاداروں کے طفیل میں ان تمام کفار کو مع اسلحہ جانے کي اجازت دیدي گئي' جن سے یورپ کو پاک کرنے کے لیے اعلان جنگ کیا گیا تها ؟

اصل یہ ہے کہ سقوط کا باعث حملہ نہیں' بلکہ ایک سازش تهي' جس کي اطلاع ۲۸ - کو ریوتر نے دي ہے - ریوتر کا بیان ہے کہ حملہ اور تسلیم' دونوں طے شدہ تهے - بلغراد سے اس مضمون کا ایک تار ڈیلي تیلیگراف کو بهي موصول ہوا ہے کہ اسد پاشا اور جبل اسود میں ایک معاهدہ ہوگیا ہے' جسکي رو سے موخر الذکر کے پاس طوابرش اور بویانہ رهیگا' اور سقوطري البانیہ میں شامل ہوجائیگا - وائنا کے اخبار لکهہ رہے هیں کہ اسد پاشا کي حرکت کے پیچهے ایک روسي سازش ہے !

وجہ معاهدہ

اسد پاشا ایک البانی سردار اور ایک دولتمند خاندان کا رکن ہے - تیرانا میں پیدا ہوا - اسکا باپ سلطان عبد الحمید کا یاور تها - خود اسد پاشا عہد حمیدي میں جندرمہ (مسلح پولیس) کا افسر ہوا - اسکے بعد یانیا کا کرنل بنادیا گیا - پهر عہد دستور میں بهي مبعوث منتخب ہوا - چهہ ماہ تک وہ مدافعۂ سقوطري میں شریک رہا اور اب اس نے اپنے شاہ البانیہ ہونے کا اعلان کردیا ہے - پس اب وجہ معاهدہ ظاہر ہے ۔

معاهدہ اور دولت عثمانیہ

محاصرہ کو ٦ - ماہ ہوگئے تهے سقوطري کوئي ایسي جگهہ نہ تهي' جہاں سال دو سال تک کے لیے سامان رسد جمع رکها جاتا' پس اگر محاصرہ اور طول کهینچتا تو سقوطري یقیناً ساقط ہوجاتا' خواہ عدوے خارجي کے حملے سے جیسا کہ ادرنہ میں ہوا' یا عدوے داخلي (ناداري غذا) کے حملے سے' جیسا کہ یانینا میں ہوا' اور بالفرض اگر ساقط نہ ہوتا تو بهي دول البانیہ کو دلوادیتیں - بہر حال اب سقوطري دولت عثمانیہ کے قبضے میں نہیں رهسکتا تها اسلیے اس معاهدہ سے دولت عثمانیہ کو نقصان کے بدلے ایک گونہ فائدہ هي ہوا' یعني فوج' اسلحہ' اور رسد گرفتاري سے بچ گئي -

شرکاء سازش

بلغراد کے تار سے معلوم ہوتا ہے کہ شرکاء سازش اسد پاشا اور جبل اسود هیں' وائنا کے اخبار اس پر روس کا اضافہ کرتے هیں - یاد ہوگا کہ جب استقلال البانیا کا اعلان کیا تها' تو اسوقت ظاہر کیا گیا تها کہ اس کا بادشاہ عیسائي ہوگا - بلکہ بعضوں نے تو یہاں تک لکها تها کہ پروتسٹنٹ ہوگا - یوں تو خود استقلال هي عیسائي حکومت کي پر فریب تعبیر تهي مگر ایک عیسائي کے بادشاہ ہونے کے بعد تو البانیا خالص عیسائي حکومت ہوجاتا - ممکن ہے کہ ان واقعات کو پیش نظر رکهکے دولت عثمانیہ بهي اس سازش میں شریک ہو' بلکہ عجب نہیں کہ دولت عثمانیہ کي ترغیب یا اجازت سے اسد پاشا نے یہ معاهدہ کیا ہو-

تخلیہ سقوطري

خبر سقوط نے وائنا' برلن' اور روما میں عالمگیر بیچیني پیدا کردي - آسٹریا نے دول کے نام ایک سرکلر شائع کیا جسمیں درخواست کي کہ دول اپنے فوجي رعب کو برقرار رکهنے کي کوشش کریں - آسٹریا نے یہ بهي تجویز کیا کہ اینٹي ویریا' سین' جیواني اور ڈي میڈوا کا بین القومي محاصرہ کرلیا جائے - اور اگر یہ نہ ہوسکے تو تنہا آسٹریا محاصرہ کریگي -

۲۷ کو- وائنا کے تار میں بیان کیا گیا کہ اگر دول متحدہ کارروائي کرنے میں ناکام ہوئیں تو آسٹریا تنہا کارروائي شروع کردیگي - کاونٹ وان برچٹولڈ اور جنرل وان هوایٹزنڈارف وزیر جنگ دو گهنٹہ تک شاهنشاہ آسٹریا سے گفتگو کرتے رہے - یہ بهي بیان کیا گیا ہے کہ جرمني نے آسٹریا کي مدد کا وعدہ کیا ہے -

۲۸ - کو ریوتر نے اطلاع دي کہ دول نے جبل اسود کو متفقہ یاد داشت بهیجي ہے' جسمیں اعلان کیا گیا ہے کہ جسقدر کم مہلت میں ممکن ہو فوراً سقوطري خالي کردیا جاے اور بین القومي بیڑے کے قائد کو حوالہ کردیا جائے - فوري جواب مانگا گیا ہے - اس یاد داشت کے جواب میں جبل اسود نے قانوني طور پر یہ اعتراض کیا ہے کہ یہ فرمایش غیر منصفانہ اور ظالمانہ ہے -

کیا عملي طور پر جبل اسود نے یاد داشت کو منظور کرلیا ہے ؟ اس کا جواب بهي قطعي طور پر نہیں دیا جاسکتا' مگر وائنا سے سرکاري طور پر اطلاع دي گئي ہے کہ شہزادہ ڈانیلو اور جبل اسود کي فوج سقوطري سے شمال کي طرف روانہ ہو رہي ہے - اب سقوطري میں کل فوج' صرف پیادوں کي پانچ بٹالین هیں -

شايد کسي قوم ' اور کسي فرد نے اس تفاني و ثبات ' اور شجاعت و بسالت کے ساتهه اپنے ملک و قوم کي مدافعت نه کي هوگي ' جيسي اعصار سالفه کے اس عظيم الشان نامور (هنے بال) کي فطرة حربيه سے ظهور ميں آئي ؟

روميوں کي خصوصيت نہيں ' سچ يه هے که اهل قرطاجنه کي تاريخ دفاع تمام تاريخ حرب عالم ميں اپني موثر خصوصيات کے لحاظ سے ممتاز هے !

رومي هزيمت

(هنے بال) کے تفصلي حالات کا يه موقعه نہيں - اسنے اپنے ملک کو روميوں کي غلامي سے نجات دلاني چاهي ' اور اهل قرطاجنه کي قومي و وطني زندگي کي افسردہ آگ کو مشتعل کرديا - رومي اپني حکومت و عظمت کے گهمنڈ ميں مغرور تهے ' اور اپنے اختلافات و نزاعات ميں بے خبر پڑے تهے که قرطاجنه سے ايک جرار لشکر (هنے بال) کي رياست ميں نکلا ' اور فتح و نصرت کے ايک سيلاب کي طرح چاروں طرف پهيل گيا - روميوں نے بڑي بڑي عظيم الشان فوجي قوتيں هر طرف سے روانه کيں ' ليکن کوئي قوت اس سيلاب رواں کو روک نه سکي - اهل قرطاجنه شهروں کو فتح کرتے هوے يورپ کي سرحد کو عبور کر گئے ' يهاں تک که کوه هاے الپ تک پهنچ گئے ' اور اس عزم اور مستعدي کے ساتهه روم کا محاصره کر ليا که قريب تها که اسکو فتح کر ليں !

تاريخ قديمهٔ حربيه کا عظيم ترين بطل مدافع :
قائد قرطاجنه (هنے بال)
سنه ۲۰۰ - قبل مسيح

يه محاصره سنه ۲۱۸ - قبل مسيح کا ايک عظيم الشان واقعه سمجها جاتا هے -

اسکے دوسرے هي سال (يعني ۲۱۷ - قبل مسيح ميں) روميوں سے متعدد عظيم الشان معرکے هوے ' اور هر معرکے ميں سخت برباد کن شکستيں ديں - علی الخصوص واقعهٔ ميدان (کان) ' جسميں ستر هزار رومي قرطاجيوں کے هاتهه سے مقتول هوے ' اور تمام روم عظيم ميں اس شکست نے ايک تہلکه مچا ديا - لوگ (هنے بال) کے نام سے لرزتے تهے ' اور اسکے حملے کے تصور سے کانپ اٹهتے تهے !

شکست بعد از فتح !

يه ايک بهت بڑي مهلت تهي ' جو قدرت الهي نے اهل قرطاجنه کو دي تهي ' تا که وه غيروں کي غلامي سے اپنے تئيں آزاد کر ليں ' اور وه هر قوم کو اپني توفيق بخشي سے سنبهلنے اور زنده رهنے کي هميشه مهلت ديتي هے ' ليکن جيسا که تاريخ کا هزار ها ساله تجربه بتلاتا هے ' انهوں نے اس مهلت کي قدر نه کي ' اور (هنے بال) کي کاميابيوں ' اور عظيم الشان فتح يابيوں نے اهل قرطاجنه کو مغرور کر ديا - وه آخري فتح کے نشهٔ تهور کے متحمل نه هو سکے ' اور اپني طاقت اور دشمن کے ضعف کے يقين نے انکو بے پروا اور سرشار کرديا -

قوموں کے عروج و اقبال کا يه دور هميشه دنيا ميں يکساں رها هے اور يکساں هي نتائج اس سے پيدا هوے هيں - مدتوں کي غفلت اور بطالة کے بعد جوش اور مستعدي کي روح پيدا هوتي هے ' اور تهوڑے هي عرصے کے اندر انکو زمين پر ممتاز بنا ديتي هے - ليکن پهر کاميابي کا گهمنڈ ' فتح يابيوں کا غرور ' اور عزت و شوکت کي بے فکري کے جراثيم مهلکه ان ميں پيدا هو جاتے هيں - وه دشمنوں کو حقير سمجهه ليتے هيں ' اپني قوت و طاقت پر اعتماد کر ليتے هيں ' جوش و مستعدي کي جگه قناعت اور عطالت پيدا هو جاتي هے - پهر محنت و جاں فشاني کي جگه عيش و نشاط اور فسق و فجور ميں مبتلا هو جاتے هيں - يه حالت زوال کا پيش خيمه هوتي هے ' مگر پهر بهي قدرت الهي تنبه و اعتبار کي فرصتيں ديتي هے ' اور بيداري کي صدائيں بلند هونے لگتي هيں - خوش بخت قوميں اس سے عبرت پکڑ کے سنبهل جاتي هيں ' پر بد بختوں کيليے تباهي و هلاکت کے سوا کچهه نہيں هوتا :

و اذا اردنا ان نهلک قرية امرنا مترفيها ' ففسقوا فيها ' فحق عليها القول ' فدمرناها تدميرا (۱۷ : ۱۷)

اور جب هم کو کسي آبادي کا هلاک کرنا مقصود هوتا هے تو هم اسکے خوش حال لوگوں کو اپنا حکم بهيجتے هيں ' پر وه نہيں مانتے اور نا فرمانيوں ميں مبتلا هوجاتے هيں - جب ايسا هوتا هے تو پهر انپر هماري حجة تمام هوجاتي هے ' وه عذاب الهي کے مستحق هوجاتے هيں اور هم اس آبادي کو بربادیوں سے هلاک کرديتے هيں !

يهي حال اهل قرطاجنه کا هوا - اپني فتح يابيوں پر مغرور هوکر عيش و عطالت ميں ڈوب گئے ' ادهر شکستوں اور بربادیوں نے روميوں کي آنکهيں کهولديں - انهوں نے ديکها که يه سب کچهه نتيجه دشمن کي متحده قوت اور هماري نا اتفاقي اور بے خبري کا هے ' اور اگر اسي وقت اسکا علاج نه هوا تو عجب نہيں که دشمن کا دوسرا محاصره دارالحکومت کي ديواروں کو منهدم کردے ' پس وه عين اس وقت ' جبکه انکي نا کاميوں نے کامياب قرطاجيوں کو مغرور و بے پروا بنا ديا تها ' اپني نا کاميوں سے متنبه هوگئے ' اور انسانوں کي کاميابي و نا کامي کي تاريخ ميں اکثر ايسا هوا هے که کاميابوں کو کاميابي نے نا کام بنايا هے ' اور نا کاموں کو انکي نا کامي نے کامياب کرديا هے !

روميوں نے اپنے قوی کو مجتمع کيا ' اور تمام باهمي نفاق و نزاع بهلاکر ' دشمن سے انتقام لينے کيليے مستعد هوگئے - اب (هنے بال) کي عظمت کے آفتاب کو گہن لگنا شروع هوگيا تها ' اسکي فوج کي همت اور مستعدي کي حرارت افسرده هوگئي تهي - روميوں کي فوج هر طرف سے نکل نکل کر بڑهتي ' اور پيهم شکستيں ديکر اپني چهني هوئی زمينيں واپس لے ليتي - يهاں تک که تمام يورپين اور افريقي علاقوں پر اسکا قبضه هوگيا ' اور (هنے بال) کو مجبور هو کر فرار کرنا پڑا -

(هنے بال) اپني جماعت کي طرف سے مايوس هوگيا تها - اب اس نے کوشش کي که روميوں کي بعض دوسري مخالف طاقتوں سے ملکر مدد لے ' اور پهر اپني کهوئي هوئي کاميابي کو ڈهونڈهے ' مگر اسميں بهي کاميابي نہيں هوئي - جب اس نے ديکها که رومي هر طرف کامياب هوگئے هيں ' اسکي تمام محنت رائگاں جاچکي هے ' اور اسکي قوم پهر اسي غلامي مين مبتلا ' اور ذلت و نامرادي سے دوچار هے ' تو اسکي اميد نے بهي جواب ديديا ' اور مايوس و متالم هو کر بالاخر خود کشي کرلي ! !

ماتحت تھا - حکومت قرطاجنه اپني بحري فتوحات کي رو میں صقلیه کي طرف بهي بڑھي ' کیونکه یه قرطاجنه سے قریب ' اور ایک نہایت مفید تجارت اور خوش موسم جزیرہ تھا -

اسي طامعانه اقدام سے اهل قرطاجنه اور رومي شاهنشاهي میں جنگ و قتال کي بنیاد پڑگئي -

اهل قرطاجنه کے قواے جنگ بحري تھے' اسلیے شهنشاہ روم نے ایک عظیم الشان اسطول (جنگي جہازونکا بیڑہ) طیار کرایا ' اور بحر ابیض متوسط میں قرطاجنه کے بیڑے کو شکست دیکر' انکے چند جزیروں پر قبضه بهي کرلیا -

اسکے بعد روم سے ایک بڑي فوج قرطاجنه کے طرف روانه کي گئي' مگر اس مرتبه رومیوں کو شکست هوئي ' اور رومي سپه سالار قید کرلیا گیا - لیکن اسکے بعد هي مکرر سه کرر نئي فوجي جمعیتیں بهیجي گئیں' اور سمندر رون میں بهي کشت و خون جاري رها -

یه زمانه دولة روماني کي قوت و عظمت کا زمانه تھا' اور اهل قرطاجنه اسقدر فوج و سامان جنگ بهي نہیں رکھتے تھے' جسقدر رومة الکبری' اور اسکي نو آبادیوں میں هر طرف پهیلا هوا تھا - انهوں نے صدیوں تک رومیوں کے مقابلے میں عزم و ثبات سے جنگ جاري رکهي لیکن بالاخر سنه ۲۴۲ - قبل مسیح میں انهیں شکست کے اعتراف کے ساتھ صلح کرلیني پڑي ' اور اقرار کرنا پڑا که وہ ایک سالانه رقم بطور خراج کے همیشه دولة روماني کو ادا کرتے رهیں گے -

جنــرل هنے بـــال

قائد قرطاجنه و بطل مدافعة

قومي شرف و عزت ایک نہایت نازک آبگینه هے - وہ بہت جلد ٹوٹ جا سکتا هے ' اور هواے محکومیت کي ایک ذرا سي کثافت بهي اسپر دهبه لگا دیتي هے - جس قوم کي خود مختاري اور حریت کے شرف پر محکومي کا دهبه لگ گیا' اور وہ اُسے نه دهو سکي' تو پهرخواہ بظاهر اسکے هاتھ پاؤں آزاد هوں' اور اسکے خزانے زر و جواهر سے لبریز نظر آئیں ' لیکن دنیا کي سر زمین پر اسکے لیے عزت نہیں هے ' کیونکه اسکے شرف کا آبگینه ٹوٹ گیا -

یه ایک عزت انسانیة کا سر عظیم هے ' جسکو دنیا کي وہ قومیں نہیں سمجھ سکتیں' جنهوں نے اپنا پرانا خواب عزت فراموش کردیا هے -

اهل قرطاجنه نے گو رومي حکومت کي شاهنشاهي کا اپنے تئیں جزو نہیں قرار دیا تھا - انهوں نے هر مرتبه استقلال و استقامت سے مقابله کیا ' صدیوں تک جانفروشي اور بے جگري سے بحري و بري جنگ جاري رکهي ' اور اگر شکستیں کهائیں ' تو اپنے سے قوي تر دشمن کو بارها شکستیں بهي دیں ' تاهم بالاخر رومي حکومت کے اقتدار کا انهیں خراج دیکر اعتراف کرنا پڑا - یه گو رومیوں کي غلامي اور محکومي نه تهي - وہ اپني حکومت اور ملک میں پورے خود مختار تھے' لیکن پهر بهي قومي آزادي کے شرف کے آلودہ هونے کیلیے غیروں کا اتنا تسلط بهي بہت تھا - ملکي شرف اور غیروں کا اقتدار ایک گهر میں جمع نہیں هو سکتے - وہ محسوس کرتے تھے که همارے شرف و عزت کو بٹه لگ چکا هے' گو همارے پانوں میں بیڑیاں نہیں هیں -

مگر افسوس که آج دنیا میں وہ قومیں بهي بستي هیں ' جنکے پاؤں میں غیروں کي غلامي کي بوجهل بیڑیاں پڑي هیں' اور انکي اطاعت اور تعبد کي ذلت کا طوق گلے میں هے' لیکن انکا حس ملي مر چکا هے' اور قومي شرف واحترام کے جذبے سے محروم هوگئي هیں - پهر وہ اپني حالت پر قانع هیں ' حالانکه انکا خدا پسند نہیں کرتا که وہ اُسکے بخشے هوے فطري حق عزت کو بهول کر غلامي کي ذلت پر قناعت کرلیں' کیونکه اُس نے انسانوں کو صرف اپني غلامي کیلیے بنایا هے ' انسانوں کی غلامي کیلیے نہیں :

مشهور مورخ اسرائیلي : یوسیفوس

جو بیت المقدس کي آخري تباهي اور روماني محاصرے کے وقت موجود تھا ' اور جس نے اس محاصرے کي تفصیلي سرگذشت اپني کتاب (تاریخ حرب الیهود) میں جمع کي هے - (یه تصویر اس مضمون کے گذشته نمبر کے متعلق هے - محاصرۂ بیت المقدس کے حالات کا قدیمي راوي یہي اسرائیلي مورخ هے)

ضرب اللــه	فرض کرو که ایک غلام هے
مـثـــلاً '	جو خود اپنے دماغ اور
عــبــداً	مرضي کا مالک نہیں
مملــوکا	بلکه دوسروں کي ملک
لا یقــدر	هے' اور کسي بات کا اختیار
علي	نہیں رکهتا - اُس کے مقابلے
شي ' ومن	میں ایک دوسرا شخص
رزقـنــاہ	هے جو بالکل خود مختار
منــا رزقا	اور اپنا آپ مالک هے اور
حسنا فهـو	هم نے اسکو طرح طرح
ینــفــق	کي نعمتیں بخش دي
منـه سـراً	هیں ' جنکو وہ ظاهر
وجهراً هل	و پوشیدہ جس طرح چاهتا
یستــوان	هے خرچ کرتا هے ' پهر
مـثـــلا ؟	بتلاو کیا دونوں شخص
الحــمــد	اپني حالت کے لحاظ سے
للـه ' بل	برابر هوسکتے هیں ؟ کبهي
اکثــرهــم	نہیں ' لیکن افسوس که
لا یعلمون	بہت سے لوگ هیں جو
(۷۷ : ۱۶)	اس فرق کو نہیں سمجھتے !!

اهل قرطاجنه پر ایک قرن اسي حالت میں گذر گیا - وہ رومي تسلط سے سخت متنفر تھے' لیکن چهه سو برس کي مسلسل جنگ و قتال کے بعد اب همتیں پست هوگئي تهیں' اور رومي قوت و جبروت کے مقابلے کي اپنے اندر طاقت نہیں پاتے تھے - تا آنکه سنه ۲۳۸ - قبل مسیح میں عصر قدیم کے مشهور ترین قومي مدافع' اور تاریخ حرب کے بطل عظیم' یعني (هنے بال) کا قرطاجنه میں ظهور هوا -

رومي حکومت اپنے زمانۂ عروج میں عظمت و جبروت ' هیبت و اجلال ' اور جبر و تسلط میں موجودہ دول عظیمۂ فرنگ سے بالکل مشابه تهي - اسکي نو آبادیاں دریاؤں اور خشکیوں میں پهیل گئي تهیں ' بڑي بڑي عظیم الشان قوموں اور تمدنوں کو اُسنے اپني محکومي و غلامي پر مجبور کردیا تھا ' اور پهر قتل و سلب ' ظلم و عصیان ' هلاکت و بربادي کے سوا محکوموں کو اس سے اور کچهه نہیں ملتا تھا - لیکن انکے تمام دور حیات حکومت میں

مذاکرۂ علمیہ

قطب جنوبي

— * —

کپتــان رابرٹ اسکاٹ

(۳)

سلسلے کیلیے ملاحظه هو نمبر (۱۲)

— * —

اسکاٹ ۸ - آدمیوں کي جمعیة سے ۱۱ - اپریل کو هٹ پوائنٹ سے ایونس کیمپ روانه هوا - ۲۵ - مارچ کي برفباري نے راسته کو اسدرجه دشوار گذار کر دیا تها که اس مختصر قافله کا منزله مقصود تک پهنچنا بظاهر ناممکن معلوم هوتا تها - مگر حالات کي یاس انگیزي ارباب عزم کے عنان گیر نہیں هوتي - سفر جاري رها - راسته میں بحر برف کے قریب ایک طوفان نے آلیا مگر وہ بهي سفر کا رخ واپسي کي طرف نه پهیر سکا' اور تین دن کے پر تعب سفر کے بعد ۱۳ - کو قافله ایونس کیمپ پهنچ گیا - یاد هوگا کیا یهاں ایک منزلگاه تهي اسکاٹ نے اس منزلگاه کا معاینه کیا' حالت اطمینان بخش تهي' پس ۱۷ - کو هٹ پوائنٹ واپس آنے کے لیے روانه هو گیا -

۲ - نومبر تک یہیں قیام رها - اس عرصه میں کئي ٹولیاں مختلف مقاصد کے لیے روانه کي گئیں جو کامیاب واپس آئیں - اسي عرصه میں هٹ پوائنٹ سے ۱۵ - میل تک ٹیلیفون لگایا گیا -

۲ - نومبر تک اسکاٹ کو روانه هوے ۱۱ - ماہ اور دو دن گذر چکے تهے - گو اس مدت کا بیشتر حصه رہ نوردي اور کار پردازي میں صرف هوا مگر ان اعمال و اسفار کي غایت قصوي کے نقشۂ استعداد کا نفاذ تها - چنانچه اس عرصه میں مهم کي فرد عمل کا خلاصه گوداموں اور منزلگاهوں کي تعمیر' اور نشانهاے راہ کي طیاري هے -

نقشۂ استعداد کے تمام دفعات جب نافذ هو چکے تو اسکاٹ نے اپنے غایه قصوي (قطب جنوبي) کي طرف روانگي کا اراده کیا - ۲ - نومبر سنه ۱۱ - کو مهم هٹ پوائنٹ سے روانه هوئي - مهم رات کو چلتي تهي اور دن کو آرام کرتي تهي - هر چار میل کے فاصله پر ایک نشان راہ بناتي جاتي - عرض البلد کے هر درجه پر هفته بهر کي رسد رکهدیتي تهي - یه اسلیے تها که واپسي میں (جسکي مهم کو توقع تهي) راہ کي نا شناسي یا رسد کي کمي حائل نه هو -

موسم خراب ' آفتاب روپوش' هر طرف تاریکي چهائي هوئي - نه آسمان نظر آتا تها اور نه زمین' ایسي حالت میں رفتار کي استقامت یا سرعت تو ایک طرف' اسکا تسلسل باقي رکهنا بهي مشکل تها' تاهم یابر مستعدي کے ساتهه چلتے رهے ' اور با ایں همه عوائق اسکاٹ ۴ - دسمبر سنه ۱۱ - کو مارنٹ هوپ (Mount-Hop) سے باره میل کے فاصله کے اندر (یعني عرض البلد کے - ۸۳ درجے اور ۲۴ - دقیقے تک) پهنچگیا -

اسکے بعد آگے بڑها - ایک شدید طوفان کي وجه سے برف کي خوفناک مقدار جمع هوگئي تهي - یه برف نهایت نرم تهي - چلنے والوں کے پیر گهٹنوں تک دهسجاتے تهے - پیاده پا چلنا تو نا ممکن تها - برفستاني گاڑیاں (Sledges) بهي نا کافي ثابت هوئیں - البته برفستاني کهڑاوں (Ski) نے بڑا کام دیا اور واقعه یه هے که اگر یه نه هوتیں تو چلنا نا ممکن تها -

پانچ دن کے بعد سطح برف میں کسیقدر سختي پیدا هوئي مگر نه اسقدر که کهڑاوں سے بے نیازي هو جاتي -

۴ - سے ۱۵ - دسمبر سنه ۱۱ - تک رفتار کي شرح غیر تشفي بخش رهي ' مگر اسکے بعد نهایت عمده هوگئي - ۲۱ - دسمبر سنه ۱۱ - کو اسکاٹ عرض البلد کے - ۸۵ درجے اور ۷ - دقیقے تک پهنچ گیا -

۳ - جنوري سنه ۱۲ - کو اسکاٹ قطب سے صرف ۱۵ - میل کے فاصلے پر موجود تها -

وہ اس سفر کا روز نامچه لکهتا جاتا تها اور اعضاء مهم کے همدست قسط وار بهیجتا جاتا تها -

آخري قسط یہیں سے بهیجي هے - اسوقت مهم کے اعضاء حسب ذیل تهے -

(۱) اسکاٹ (۲) واسن (۳) اراٹیس (۴) باورس (۵) ایونس

مهم کے همراه ایک مهینه کا سامان رسد تها - مستقبل کے متعلق اسکاٹ اس قسط میں لکهتا هے : " کامیابي کي امید اچهي هے بشرطیکه موسم کي حالت ایسي هي رهے اور غیر مترقبه عوائق پیدا نهوں " پهر اخر میں لکهتا هے : " تمام انتظام تشفي بخش طور پر انجام پاگیا هے ! اغلب یه هے که اب اس سال کوئي مزید اطلاع نه مل سکے گي' کیونکه واپسي میں ضرور تاخیر هوگي " -

۴ - جنوري سنه ۱۲ - کو یهاں سے مهم آگے روانه هوئي - شرح رفتار ۱۲ - میل روزانه تهي - ۱۷ - کو قطب پهنچي - ۱۷ - کو تو مطلع ابر آلود تها مگر ۱۸ - کو کهلگیا اور آفتاب پوري طرح نظر آنے لگا - اسکاٹ کو مقیاس الارتفاع والمساحه (Theodlite) کی پیمایش سے معلوم هوا که مهم اس وقت ۸۹ - درجے ۵۹ ½ دقیقے پر هے - قطب ۹ درجے پر هے اسلیے ابهي قطب سے کسیقدر فاصلے پر تهے مگر نهایت خفیف فاصلے پر - اسکاٹ نے پیشقدمي کا حکم دیا - برفستاني خود رو گاڑیاں (Slidge motor) مهم کو نصف میل اور آگے لے گئیں - جب مهم پورے ۹۰ - درجے پر پهنچگئي جو اصلي نقطۂ قطب هے تو اسکاٹ نے بڑهکے برطانوي علم (یونین جیک) نصب کردیا -

یهاں درجۂ حرارت (ٹمپریچر) ۲۰ - درجے زیر صفر تها - یهاں کي برف سد کي برف سے کسیقدر مختلف تهي - سد کي برف سخت تهي - اسمیں پرتیں سي تهیں' اور پگهلنے کے بعد پاني کي معقول مقدار نکلتي تهي' مگر یهاں کي برف نرم تهي' اسمیں کوئي پرت نه تهي' اور پگهلنے کے بعد پاني کي نهایت قلیل مقدار نکلتي تهي -

شاهد مقصود سے هم آغوش هوکر مهم واپس هوئي - واپسي میں درجة الحرارة ۲۰ - سے ۳۰ - درجے زیر صفر تک رها -

شرح رفتار کا اوسط ۱۸ - میل روزانه تها - جسماني حالت کي بنا پر گو سب کو یقین تها که موثرات خارجیه کي مقاومت سب سے زیاده ایوانس کرسکیگا ' مگر سوء اتفاق سے سب سے پہلے وهي مغلوب هوا - سردي کي شدت خوفناک حد تک پهنچگئي تهي' جسے ایوانس برداشت نه کرسکا - اُسکا دماغ مارف هوگیا اور بالاخر ۱۷ فروري کو مرگیا - یه صدمه ان صدمات کا مقدمة الجیش تها جو اس کامیاب مگر کوتاه بخت جماعت کو پیش آنے والے تهے - ایونس کے بعد اواٹیس پر سردي کا حمله هوا - هاتهوں اور پیروں کو سردي لگ گئي - اسي حالت میں کئي هفتوں تک زنده رها - ظاهر هے که اسوقت اسکي کیا حالت هوگي ؟ مگر با ایں همه کئي هفتوں میں ایک دفعه بهي حرف شکایت زبان پر نه لایا !

(البقیة تتلي)

شمـــع سحر

اب پھر بد قسمت قرطاجنه رومیوں کا حلقه بگوش تھا - ایک زمانۂ مدید اسي حالت میں گذرگیا -

(هنی بال) کي جانفروشیوں کا افسانه ابھي پرانا نہیں ہوا تھا ' اور حفظ وطن کے ولولے بالکل مر نہیں گئے تھے - کچھه عرصے کے بعد وطني حلقوں میں پھر سرگوشیاں شروع ہوگئیں ' اور اهسته اهسته انھوں نے اپني فوجي حالت کي درستگي اور فوجي عمارت کي اصلاحات پر توجه کي -

رومي اب پہلے کي طرح بے خبر نه تھے - یه حالت دیکھکر معاً هشیار ہوگئے - انھوں نے دیکھا که اب اگر تھوڑي سي مہلت بھي اهل قرطاجنه کو دیدي گئي ' تو ممکن ہے که پھر ازادي کي کوئي تحریک گراں پیدا ہو جاے -

هم اهل قرطاجنه کے جس قومي دفاع کا آج ذکر کرنا چاهتے هیں ' اسکا افسانه اسي زمانے سے شروع ہوتا ہے :

آخري مدافعـــة

رومیوں کا ایک جرار لشکر جنگ کے انتہائي احکام لیکر نکلا ' اور اهل قرطاجنه شہر میں قلعــه بنــد ہو گئے - رومیوں کو انکي موجوده حالت ' اور ناگہاني حملے کي وجه سے بے بسي کا حال معلوم تھا ' انھوں نے پہنچتے ہي حکم دیا که بلا کسي پس و پیش کے شہر حوالے کر دیں - محصورین اگر اسکي تعمیل نه کرتے تو اور کیا کرتے ؟ لیکن جب رومي سپه سالار اپني پوري فوجي جمعیة کے ساتھه شہر میں داخل ہوگیا تو اس نے هتیاروں کا بھي مطالبه کیا اور تمام شہر میں ایک متنفس بھي ایسا نہیں بچا ' جسکے پاس کسي طرح کا بھي کوئي اسلحه باقي رہا ہو - بدبخت قرطاجیوں نے که اپني قسمت کے فیصلے سے بے خبر تھے ' سمجھا که اسکے بعد انھیں نجات مل جائیگي ' لیکن انکے تحیر و تعجب ' دهشت و خوف ' اورحزن و ملال کي کوئي انتہا نه تھي ' جب اسکے بعد رومانی سپه سالار نے اپنا یه آخري حکم سنایا :

میں اسلیے آیا ہوں که تمھاري قسمت کا آخري فیصله تم کو سناؤں : روماني مجلس شیوخ (سینٹ) نے تمھاري نسبت یه فیصله کرلیا ہے که اپنا موجوده شہر قرطاجنه چھوڑ دو ' اور ایک دوسري جگه جاکر آباد ہو ' جو بالکل کھلي اور بے پناه ہو ' جسکے چاروں طرف کوئي سنگي حصار نہو ' جسمیں قلعے اور دفاع کي عمارتیں نه بنائي جائیں ' اور جو محض تمھاري سکونت کے گھروں کي ایک بستي ہو - کیونکه قرطاجنه اور اسکي تمام عمارتیں مسمار کر دي جائیں گي -

یه ایک غم و اندوه کي بجلي تھي ' جو یکایک بدبخت قرطاجیوں پر گري - شدت غم و حسرت نے هوش و حواس کھودیے ' اور عالم حیرت نے سکتے کي حالت طاري کر دي - هر طرف ماتم بپا ہوگیا اور ایک دوسرے کو دیکھه دیکھه کر رونے لگا - لوگ راستوں اور سڑکوں پر دیوانه وار پھرتے تھے اور نہیں سمجھتے تھے که کیا کریں ؟

آخر میں جب انکو قطعي مایوسي ہوگئی اور یقین ہوگیا که ایسا ہي ہوگا اور انکا هزار ساله وطن همیشه کیلیے انسے چھوٹ جاے گا ' تو انھوں نے اپنے گالوں پر طمانچے مارے ' گریباں چاک کردیے ' زمین پر لوٹنے لگے ' اور رومیوں پر لعنت بھیجي - پھر اپنے مندروں میں گئے اور اپنے خاموش اور غیر متحرک معبودوں سے قرطاجنه کے حفظ و سلامتي کے لیے دعائیں مانگیں -

* * *

غموم و هموم کا نزول جس طرح همت سوز اور یاس انگیز ہوتا ہے ' اسي طرح کبھي کبھي عزم و شجاعت کے مرده ولولوں کو زنده بھي کردیتا ہے - اور مبارک ہے وه قوم ' جو نزول مصائب پر مایوسي و عطالة کي جگه ' همت و عزم سے کام لیتي ہے -

اهل قرطاجنه کیلیے اب انتہا درجه کي مایوسي تھي - شہر حوالے کرچکے تھے ' اسلحه دیچکے تھے ' لڑنے کي طاقت نه تھي ' اور خونخوار فاتحوں کے پاس محکوموں کي فریادوں کیلیے باب سماعت مسدود تھا - لیکن اسي مایوسي نے انکے اندر عزم و همت کي ایک مرتبه آخري حرارت پیدا کردي ' اور انھوں نے سونچا که وطن محبوب کي بربادي سے پہلے کیوں نه اپني قسمت کي آخري آزمایش کرکے خود بھي برباد ہو جائیں ؟

وه اپنے سب سے بڑے معبد میں جمع ہوے اور سب نے مقدس قسمیں کھاکر عہد کیا که خواه کچھه ہي ہو ' لیکن جب تک آخري قطرۂ خون همارے جسموں میں باقي ہے ' هم اپنے هزار ساله ملک کو مسمار نہونے دینگے ' اور مرینگے بھي تو اس عالم میں ' که هماري مضطرب لاشیں قرطاجنه کي دیواروں ہي کے نیچے تڑپ رہي ہونگي ! !

دفــاع امم کي ایک عظیم ترین مثال

انساني سعي و جوش کے آگے کوئي شے نا ممکن نہیں

روماني سپه سالار حکم دیکر اپنے لئے انتظامات کیلیے اتھیکا چلاگیا تھا ' اسلیے اهل قرطاجنه کو ایک فرصت اخرین حاصل تھي -

اس امر کي مثال کیلیے که ایک قوم اگر اپني ملت و وطن کي حفاظت کیلیے مستعد ہو جاے ' اگر اپني اسرو غلامي کي حالت کا اسکو سچا احساس ہو ' اگر وه محکومي کے عیش پر حریت کي پر محن زندگي کو ترجیح دے ' تو پھر دنیا میں کوئي ایسي مشکل نہیں جو اسکي راه جہاد میں حائل ہو سکے ' اور کوئي کام نہیں جو اسکے لیے نا ممکن ہو ' في الحقیقت اهل قرطاجنه کي تاریخ ایک سر چشمۂ عبرت و بصیرت ہے - ایک جابر اور فاتح قوم اپنے محکوموں سے هتیار چھین لے سکتي ہے ' پر یه طاقت تو کسي میں نہیں ہے که وه قوموں سے انکے دلوں کو بھي چھین لے - اور پھر قومي زندگي صرف تیز اور چمکیلے هتیاروں ہي کے دم سے نہیں ہے ' اصلي شے تو دل کي زندگي ہے -

اهل قرطاجنه جب آخري دفاع وطن کیلیے مستعد ہوے تو انکي کیا حالت تھي ؟ هتیار جو جنگ کي پہلي شرط ہے ' انسے چھینے جا چکے تھے ' قلعے مسمار ہو چکے تھے ' اور اسباب جنگ اور قواے مادیۂ دفاع میں سے کوئي قوت بھي انھیں حاصل نه تھي - تاهم انکے پاس صرف ایک ہي چیز یعني جوش جہاد کا نا قابل تسخیر اسلحه ضرور تھا - پس وه اسي کو لیکر مستعد ہوگئے ' اور اگر ایک قوم مرنے کیلیے مستعد ہوجاے ' تو پھر دنیا کي کونسي قوت ہے جو اسے روک سکتي ہے ؟

دنیا میں آدم کي اولاد کو سب سے بڑي تکلیف جو دي جا سکتي ہے ' موت ہے - اسکے بعد انساني جبر و تعدي کا اسلحه بیکار ہو جاتا ہے - پس اگر ایک قوم خود ہي تلخي حیات کے اس آخرین جرعه کو پینے کیلیے طیار ہو جاے ' تو پھر دنیا میں کوئي شے اسکے لیے نا ممکن نہیں - وه سب کچھه کر سکتي ہے ' جو کچھه که دنیا میں حیات انساني سے ممکن ہے -

غم و اندوه صرف اسلیے ہے تا که مصیبت کے حس سے سعي و استعداد کي قوت پیدا ہو ' ورنه آنسو بہاکر تو کسي سپاهي نے میدان جنگ فتح نہیں کیا - (لها بقیة)

منکر کا خوف بھي دامنگیر نہ تھا تو پھر کسي طرح قرین عقل نہیں ہے کہ مامون الرشید علے الاعلان اظہار محبت و فضیلت اهل بیت رسالت کے بعد' امام علیہ السلام کو ولي عہد بنا کر' اونکو مخفي طریقہ سے شہید کر دیتا -

میري راے میں یہ تہمت مامون رشید پر اون لوگوں کي تھي' جو اوسکي فرط محبت اهل بیت رسالت سے جلتے تھے اور یہ اونکي نہایت باریک و ڈپلومیٹک چال مامون پر حملہ کي تھي -

بہر حال روس کے مظالم اسلام سوز کے ذکر میں مامون رشید کي زہر خوراني کا ذکر علاوہ غیر ضروري ہونے کے ' مسئلہ مختلف فیہ ہونے کي حیثیت سے بھي اولى بالحذف ہے -

اب رہا اون روایات کا مسئلہ' جس میں مامون کي زہر خوراني کا ذکر آیا ہے' تو میں اون روایات کو بمقابلہ درایۃ اور شہادت عقلي کے قابل وثوق نہیں سمجھتا - افسوس ہے کہ عالم سفر میں میرے پاس فن رجال کي کتب نہیں ہیں و الا تنقید رجال سے بھي ممکن تھا کہ مامون کي برأت اس الزام سے ثابت کرتا - مجھے خیال آتا ہے کہ جناب سید (ابن طاؤس) اور جناب علامہ (قاضي نور اللہ شوستري) بھي میري راے سے موافق ہیں - ناظرین کو غلط فہمي نہو - میں واقعہ زہر خوراني سے انکار نہیں کرتا بلکہ مامون کي شرکت یا حکم سے اس واقعہ میں منکر ہوں -

اصل یہ ہے کہ علاوہ مامون کے دیگر اکثر خلفاء بني عباس کے مظالم اهل بیت رسالت و سادات پر زیادہ سے زیادہ تھے لہذا عام راے شیعوں کي اور اون کے قلوب ایسي روایات کے لیے سریع القبول و الاذعان تھے' اور تنقید و تدقیق و تحقیق پر متوجہ نہوتے تھے' لہذا مامون بھي ایسے الزامات کا نشانہ اس گروہ کے نزدیک بنگیا حالانکہ مامون میرے نزدیک في نفسہ مصئوں و مامون تھا والسلام -

الهــــلال

صرف تبدیل لباس سے تو یقیناً یہ لازم نہیں آتا ' لیکن یہ ضرور ثابت ہو جاتا ہے کہ سیاسي ضرورتوں سے مامون الرشید کا طرز عمل سادات و علویئین کے ساتھہ بدل گیا تھا -

غالباً جناب نے اس تحریر کو بالا ستیعاب ملاحظہ نہیں فرمایا - یہ تو خود اس عاجز نے بھي لکھا ہے کہ واقعۂ ولي عہدي کو ایک دسیسۂ ذریعۂ قتل قرار دینا بالکل قرائن صحیحہ اور واقعات سے انکار کرنا ہے - لیکن اصلي مشتبہ حصہ وہ ہے ' جہاں آکر اس واقعہ کي بدولت مامون مشکلات میں گھر جاتا ہے ' اور خود اسکي خلافت معرض خطر میں آ جاتي ہے' حتی کہ بغداد میں ابراهیم کے ھاتھہ پر لوگ بیعت کرنا بھي شروع کر دیتے ہیں - کیا ایسي حالت میں ممکن نہیں کہ وہ اسي سیاست کے عمل در آمد پر مجبور ہوگیا ہو جو اس نے بلا اختلاف ذوي الریاستین کے ساتھہ عمل میں لائي ' اور ذو الیمینین کو بھي اسي کا نشانہ بنانا چاھا تھا ؟

تاهم لکھہ چکا ہوں کہ بحالت موجودہ قطعي فیصلہ دشوار ' اور نیز غیر ضروري - کچھہ عجب نہیں کہ عام بني عباس میں سے کسي شخص کي یہ کار روائي ہو' جیسا کہ ابن واضح کا بیان ہے -

قرائن صحیحہ کے معنے ہیں کسی واقعہ کے وقوع کا ظن غالب پیدا ہو جانا - لیکن عدم وقوع کا خطرہ تو ہمیشہ باقي رہتا ہے -

فن رجال کي کتابیں اس بارے میں اس سے زیادہ غالباً کچھہ نہیں بتلا سکتیں -

اتفاق سے اس وقت (مجالس المومنین) وغیرہ ملي نہیں - کہیں کتابوں میں ہے - اب جناب نے اس طرف توجہ دلائي ہے تو کتب شیعہ کو بھي بوقت فرصت اس نظر سے دیکھونگا -

شمس العلما ! مولانا شبلي نعماني

اور مسئلہ الندوہ

— * —

از جناب سید علي متقي صاحب (امروھہ)

مولانا ! السلام علیکم -

الهلال کي جو آزادانہ ' بے باکانہ ' اور غیر طرفدارانہ رفتار اسوقت تک رهي ہے' اور آپ کي ذات سے اوس کے متعلق قوم کو آیندہ کي نسبت جیسي توقعات ہیں' وہ میري ناچیز شہادت کي محتاج نہیں - لیکن میں اسقدر عرض کرنیکي معافي چاھتا ہوں کہ اگرچہ الهلال کي خریداري کا شرف بہت کم مسلمانوں کو حاصل ہے لیکن یہ واقعہ ہے کہ مسلمانان هند کا ایک کثیر حصہ خصوصاً آزاد خیال مسلمانوں کا ایک گروہ کثیر الهلال کو بیحد شوق کے ساتھہ دیکھتا ہے - اور یہ دیکھنا معمولي طریقہ کا نہیں ہے بلکہ مذکورہ بالا جماعت اوس حسن عقیدت کیوجہ سے جو اوسکو الهلال اور اوس کے قابل فخر اڈیٹر کے ساتھہ ہے ' یقیناً اوسکو اس نظر سے دیکھتي ہے' جسطرح کسي بہترین مشیر کے قابل اعتماد مشورے دیکھے جاتے ہیں -

میرا عقیدہ ہے کہ آپ اپني اوس ذمہ داري کو کافي سے بھي زیادہ محسوس کرتے ہیں جو الهلال جیسے رسالہ کے اڈیٹر ہونیکي حیثیت سے مذکورہ بالا اعتماد کے لحاظ سے آپ پر عاید ہوتي ہے - ایسي حالت میں یہ امر کسیقدر حیرت انگیز ہے کہ الهلال نے اسوقت تک ندوہ کے موجودہ ناگوار واقعات کیطرف ذرا توجہ نہیں کي - ابتک تو یہ کہکر دل کو سمجھالیا گیا ہے کہ زیادہ وقت نہیں گذرا - ممکن ہے کہ آیندہ آپ کچھہ لکھنے والے ہوں - مگر آپ مجھسے زیادہ جانتے ہیں کہ دنیا میں بدگمانوں کي کمي نہیں ہے اور اب یہ خیال ترقی کرنے والا ہے کہ آپکے اور مولانا شبلي کے باهمي تعلقات نے آپکو اون کے خلاف کچھہ لکھنے کي اجازت نہ دي - کیا آپ براہ کرم اس عریضہ کو معہ مندرجۂ ذیل سوالات کے الهلال میں جلد سے جلد درج فرما کر مجھکو مشکور اور پبلک کو اس معاملہ کے متعلق اپنے قابل عمل اور آزادانہ راے سے مطلع فرما کر ممنون فرمائینگے ؟

(۱) مولوي عبد الکریم ملازم ندوہ کے معاملہ میں جو روش مولانا شبلي صاحب نے اختیار کي ہے ' اگر وہ تحریریں صحیح ہیں جو اسوقت تک مسلم گزٹ میں اسکے متعلق شایع ہوئي ہیں ' تو آپ کا خیال مولانا شبلي صاحب کے اس طرز عمل کے متعلق کیا ہے ؟

(۲) آیا آپکو کچھہ ایسے واقعات معلوم ہوے ہیں جو مسلم گزٹ کي تحریرات کے خلاف ہوں اور مولانا شبلي کي طرف سے بطور ڈیفنس کے پیش ہو سکیں -

(۳) آپ کے اس معاملہ کي طرف توجہ نکرنیکي وجہ کیا ہے ؟

الهــــلال

جناب کے حسن ظن بزرگانہ کا کمال شکریہ ' اور استدعاء دعاے حصول استقامت ' و توفیق خدمۃ ' و اعمال صالحہ : واللہ یهدي من یشاء الي صراط مستقیم -

جس دن جناب نے یہ خط لکھا ہے ' امید ہے کہ اسي دن گذشتہ اشاعت کا الهلال پہنچ گیا ہوگا اور اسمیں ایک نوٹ اس معاملے کي نسبت نظر مبارک سے گذرا ہوگا -

جناب نے " ذاتي تعلقات " کا ذکر کیا ہے - ایک مدت تک ہم اپنے اعمال میں ان چیزوں کے عادي رہے ہیں' اسلیے یہ لفظ بکثرت زبانوں پر چڑھگیا ہے اور ہمیشہ سامنے آجاتا ہے ' مگر میں تو اسے سنتے سنتے اب کچھہ اکتا سا گیا ہوں - یہ " ذاتي تعلقات " کا لفظ کیا بلا ہے' جو ہمیشہ لوگوں کي زبانوں پر آتا ہے ؟ میں نہیں سمجھہ سکتا کہ اسکا مطلب کیا ہے ؟ آپ کہتے ہیں کہ ذاتي تعلقات ' مولی

باب المراسلة و المناظرة

سیرۃ نبوی

ازجناب حکیم غلام غوث صاحب (بہاولپور)

آپکے خیالات کا شکریہ ادا کرنا خدا کا شکر بجا لانا ہے کہ ایسے لوگ کھڑے کردیے ' جو دلوں میں عظمت قرآن بٹھاتے اور خیالات شنیعہ مٹانے کے لیے طیار بلکہ برسر کار ہیں -

مجھے بہت دنوں سے الہلال کا مطالعہ حاصل ہے - چونکہ میں دینی امور میں فاضل اور دنیوی معاملات میں اہل الراے نہیں ہوں اسلیے الہلال سے اپنی ترتیب خیالات اور تربیت اخلاق کو غنیمت سمجھتا رہا اور راے زنی سے پرہیز کرتا رہا - لیکن ان دنوں سیرۃ نبوی کا نمونہ شائع ہونے لگا ہے -

شمس العلما علامہ شبلی نعمانی مد فیوضہ کی تحقیق اور تنقید مسلمہ ہے - بایں ہمہ آپ نے فراخ دلی سے صلاے عام کی صدا بلند کی کہ تنقید اور ترتیب کے متعلق علماے کرام کو مشورہ کا موقع حاصل ہے -

آپکو معلوم ہو یا نہو' مولانا کو میں نے ہی نمونہ دینے پر آمادہ کیا تھا - ممکن ہے کہ اور صاحبوں نے بھی التجا کی ہو - میرا خیال تھا کہ تالیف ہی میں علماء دیکھہ لیں ' اگر کہیں ضرورت ہو تو اپنا خیال ظاہر فرمالیں -

جسدن مولانا نے الہلال میں نمونہ بھیجا' اسی دن مجھکو اطلاع دیدی - آپ جانتے ہیں کہ ایسی سیرۃ نبوی زمانہ کے لیے ضروری ہے - نہ صرف ضروری بلکہ اشد ضروری -

غنیمت ہے کہ لوگ بھی ضرورت محسوس کرکے سیرت کی طرف جھکے ہوے ہیں - کئی یاروں نے جلب فائدہ کے لیے پیغمبر عالم اور سوانح عمری پیغمبر وغیرہ کے نام سے کتابیں طیار کرکے بیچنا شروع کردیا ہے -

لیکن ہر طرف سے سیرۃ نبوی شبلی کی طرف آنکھہ لگی ہوئی ہے - اس شوق و شغف کو دیکھکر میں یہ کہنے کی جرأت کرسکتا ہوں کہ یہ کتاب نہیں' بلکہ ایک معجون اسلامی ہے کہ جس سے حرارت دینی کا انتعاش ہوجائیگا - لیکن ساتھہ ہی اسکے معافی حاصل کرکے عرض کرتا ہوں کہ صحت اور تنقید میں اسکا خیال رکھا جاے کہ اسکی ترکیب ' آخر میں کوئی مضر جزو بننے نہ پاے - ورنہ بعد از قوام' مصلح ملانا دشوار ہی نہیں بلکہ ناممکن ہو جائیگا -

(طبری) کو مولانا نے سنی المذہب ثابت کیا ہے جسکی تائید آپنے بھی کی ہے' لیکن میرا خیال ہے کہ وہ شیعہ تھے - حاشیہ پر قول فیصل چڑھا یا جاے -

یوم ولادت سراپا سعادت میں محل کسری کا متزلزل ہونا اور کنگروں کا گرنا احادیث کے علاوہ تواریخ میں بھی موجود ہے -

شاہنامہ فردوسی کو مولانا نے شعر العجم میں تاریخی پایہ کی کتاب ثابت کیا ہے - شاہنامہ میں حالات نوشیرواں میں نوشیرواں کا خواب دیکھنا' اور پھر محل کا آواز کرنا' اور کنگروں کا گرنا' موجود ہے -

پس سیرت نبوی کو الہلال میں شائع کرتے ہوے آپ بھی حاشیہ چڑھاتے جایا کریں - تا کہ کم سے کم آپکے حواشی اور مباحث' اسکی خوبیاں اور محاسن یا مشورہ طلب مقامات کو علما کے سامنے ظاہر کردیں اور ناظرین کو فائدہ ہو - نہیں معلوم کہ الہلال مدرسۂ عالیہ دیوبند میں جایا کرتا ہے یا نہیں ؟

اگر نہیں جاتا تو جب تک نمونہ شائع ہوتا رہے آپ براہ کرم ایک پرچہ الہلال کا مدرسہ عالیہ دیوبند میں بھیجدیا کریں ' آپکو اجر عظیم ہوگا - اور مدرسۂ عالیہ دیوبند کے علماء سے بکمال الحاح عرض کیجاتی ہے کہ مشورہ سے دریغ نکریں - امید کہ میرا یہ ناچیز خط اخبار میں چھاپ دینگے - والسلام

الہلال

جناب کے ذوق علمی اور اظہار حسن ظن کریمانہ کا کمال شکر گذار - دیباچۂ سیرۃ نبوی کی اشاعت سے مقصود یہی تھا کہ ارباب راے مشورہ و مذاکرہ کی راہ پیدا کریں ' مگر جیسا کہ میرا پیشتر سے خیال تھا ' ان امور کی نسبت بد مذاقی اور بے حسی اسدرجہ عام ہے کہ کسی نے اسطرف توجہ نہ کی -

صرف کلکتہ سے ایک صاحب نے ایک ضمنی امر کی نسبت تحریر بھیجی تھی جو ایندہ نمبر میں شائع کردی جاے گی -

امام طبری کی نسبت مولانا نے کوئی خاص بحث نہیں کی ہے اور نہ وہاں موقعہ تھا' بلکہ مورخین سیرۃ کے ذکر میں ضمناً ذکر آگیا ہے - رہا الزام تشیع' تو براہ کرم اسکے وجوہ ارقام فرمائیے -

محل کسری کے تزلزل کی نسبت شاہنامے سے استدلال تعجب انگیز ہے - اگر مولانا نے شعر العجم میں اسکی تاریخی حیثیت پر زور دیا ہے تو اس سے یہ مقصود ہوگا کہ خود فردوسی نے بطور قصص اور داستانسرائی کے واقعات گھڑے نہیں ہیں' بلکہ قدیم ایران کی تاریخ کا جو مواد عربی میں آچکا تھا ' اسی کو بہ حیثیت ایک دیانت دار مورخ کے نظم کردیا ہے - اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ فردوسی کو بطور ایک محدث اور مورخ سیرۃ کے تسلیم کیا جاے !! ان روایات کی نسبت فقیر کی تحریر پچھلے دنوں الہلال میں نکل چکی ہے' اسکے ملاحظہ فرمانے کے بعد امید ہے کہ جناب مطمئن ہوگئے ہونگے -

خلیفہ مامون الرشید

اور الزام قتل امام رضا (ع)

از جناب مولانا مرتضی الحسینی النونہروی

آپکے اخبار گوہر بار میں مجھکو ایک عجیب و غریب میدان مناظرہ دربارۂ خلیفۂ مامون رشید عباسی نظر آیا - جناب نے اگرچہ محاکمہ میں بڑی نزاکت اور باریک بینی اور اعتدال سے کام لیا ہے جو ضرور قابل تحسین و آفرین ہے' مگر افسوس کرتا ہوں کہ مجھے نہ پورا اتفاق جناب کے مقالۂ محاکمہ سے ہے' نہ اوس فریق سے' جو جزم کرتا ہے کہ مامون رشید نے امام رضا علیہ اسلام کو زہر سے شہید کرایا -

آپنے تبدیل لباس سے جو قیاس قائم فرمایا ہے' میں اوسکے اساس کو مضبوط نہیں سمجھتا' کیونکہ تبدیل طراز و وضع ولون لباس سے یہ لازم نہیں آتا کہ خواہ نخواہ اوسنے امام علیہ السلام کو زہر بھی دلوایا ہو - مسائل سیاسی ہمارے زمانہ میں بھی سریع التغیر یا بطی التغیر ہوا کرتے ہیں مگر اوس سے انتہائی تغیر کا قیاس قائم کر لینا ہمیشہ صحیح نہیں ہوتا - مثلا قانون اخبارات کو ملاحظہ فرمائیے کہ اوسنے کتنے ہی رنگ بدلے مگر اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ گورنمنٹ کی نسبت یہ قیاس قائم کیا جاوے کہ محبان وطن اور فدایان آزادی کے قتل عام کا حکم دیدیا ہو - گو اونکو جہاز پر سوار کرکے غائب کردینا اور کسی دور و دراز جزیرہ میں قید کر دینا' جہاں ہواے وطن کا ہزاروں ٹھوکر کھاکر بھی پہونچنا دشوار ہو' مماثل قتل قرار دیا جاوے' مگر ممثل اور ممثل لہ میں فرق ظاہر ہے -

مامون رشید اس سطوت اور جبروت کا حکمران تھا کہ اگر وہ علانیہ امام علیہ السلام کے قتل کا حکم دیتا تو کوئی چیز اسکے نفاذ حکم میں حائل نہوسکتی تھی درحالیکہ ہارون رشید کی مطلق العنان حکومت قاہرہ سے اہل بیت رسالت سے انحراف کی ہوا وباے عام کی طرح عالم گیر ہو رہی تھی - اس صورت میں کسی فتنہ و فساد

هم هندوستان کي موجوده حالت کے نقطۂ نظر سے ' ذيل ميں ايک اجمالي ريويو کرنا چاهتے هيں :-

(گستولي باں) فرانس کا مشهور و معروف فلسفي هے - علم النفس اسکي تحقيقات کا تا حشر شرمندۂ احسان رهيگا - لي باں پهلا شخص هے جسنے منظم اور مرتب شکل ميں اس امر کو دکهايا کہ جماعت کے نفس کے حالات و واردات ' ايک منفرد نفس کي کيفيات و معاملات سے بالکل مباين هيں - اس موضوع پر لي باں نے ايک نهايت مبسوط رساله لکها هے ' جسکا ترجمه عربي ميں بهي باسم " روح الاجتماع " هوگيا هے - يوں تو ديگر نفسيين (Prychslogists) کے يهاں بهي نظريه " روح الاجتماع " کا (جس سے هم آگے چلکر تفصيلي بحث کرينگے) مواد پايا جاتا هے ليکن اسکو ايک منظم صورت ميں پيش کرنے اور اسکي تدوين و تلفيق اور توضيح و تشريح کا سهرا لي باں هي کے سر هے -

مصنف موصوف کا دعوی هے (اور اس دعوے کي آجکل پيش آنے والے واقعات نے غير مشتبه طور پر تصديق کردي هے) کہ چند افراد کا کسي خاص مقام پر کسي غرض سے مجتمع هوجانا ' انکي انفرادي شخصيت کو محو کر ديتا هے ' اور منفرد اذهان کي باهمدگر ترکيب و امتزاج سے ايک مستقل ذهن طيار هوتا هے اور ايک قائم بالذات روح ترکيب پاتي هے - اب اس نئے ذهن اور اس جديد نفس مرکبه کے افعال و کيفيات کے اصول ' منفرد نفوس سے بالکل جدا گانه اور مستقل هوتے هيں - اس جماعت ميں داخل هونے اور اسطرح اسکا جزو بن جانے کے بعد جو کيفيات ايک فرد کے ذهن پر طاري هوتي هيں ' وہ اسکے ذهن کے ذاتي اصول کے مطابق نهيں هوتيں بلکه " روح الاجتماع " کے اصول کے تابع هوتي هيں ' اسکا دماغ اسکے قابو ميں نهيں رهتا - اسکي کوئي ذاتي اور شخصي راے نهيں هوتي ' بلکه جو جماعت کي راے هوتي هے وهي اسکي بهي راے هوجاتي هے - وہ مثل ايک ذرے کے هے ' جو ايک تودۂ ريگ ميں داخل هوجانيکے بعد هوا کے دست برد سے اپنے تئيں محفوظ اور قائم نهيں رکهه سکتا ' اور جس طرف باد تند تودے کو اڑاکر ليجاتي هے ' اسي طرف چار و نا چار اسکو بهي اڑجانا پڑتا هے - اس نظريه کے مطابق ارسطو اسيوقت تک ارسطو هے ' جب تک کہ وہ تنها اور جماعت سے علحده هے ' ليکن جب وہ تودۂ جماعت ميں شريک هوگيا ' تو وہ ايک ذرۂ بے مقدار هے اور اسکا فضل و تفلسف جهالت اور حماقت سے بدلے بغير نهيں رهسکتا اسليے کہ جماعت کے خصائص معلومه ميں سے يه ايک نماياں خصوصيت هے کہ مادۂ غور و فکر مفقود هوجاتا هے اور اسکے فقدان سے جو جگه خالي هوجاتي هے اسکو تخئيل اور اميجيشيں پُر کر ديتا هے - يعني جماعت ميں عقل کم اور جذبات زياده ' غور و خوض مفقود ' اور فعل و عمل موجود هوتا هے - جماعت کے مزاج ميں ضد اور هٹ بے انتها هوتي هے اور هر خيال ' قوت سے فعل ميں منتقل هونے کے ليے سخت مضطرب رهتا هے - اسي بنا پر لي باں نے جماعت کو بچے اور عورت سے تشبيه دي هے - بچے کيطرح ' جماعت ميں بهي قوت فاعله زياده هوتي هے اور اس لحاظ سے (علي گڈه يونيورسٹي) کے هنگامے ميں ' اگر پبلک نے ليڈرونکي گاڑياں کهينچي هيں ' اور اسپ خواصي ظاهر ني هے ' تو همارے ليے مطلق تعجب کي بات نهيں -

هم نے اپني انکهه سے ديکها کہ اس هنگامه ميں مختلف صورتونسے اظهار گرمجوشي ميں هندو بهائي بهي شريک تهے - لوگ اسکو بے تعصبي سمجهے ' ليکن همکو تو يه سب لي باں کے اس مقوله کي تفسير هي معلوم هوتي هے کہ :

جماعت کے افراد عام اس سے کہ وہ مختلف المذاهب هوں يا متحد المذهب ' جب ايک جگه (۱) کسي خاص شورش انگيز مقصد کے ليے جمع هو جاتے هيں تو ايک هي رنگ ميں ڈوب جاتے هيں اور سب کا مطمع خيال اور محور عمل ايک هي هوتا هے - پاني کي طرح جماعت بهي ايک هي سطح چاهتي هے -

حقيقت يه هے کہ جماعت کے هر فرد کي حالت مسمريزم کے معمول کي طرح هوتي هے اور اسکے تمام حرکات اور افعال اراده سے بالکل معرا هوتے هيں - پس جو کچهه وہ اپنے گرد و پيش هوتے ديکهتا هے خود بهي وهي کرنے لگتا هے - اسکو اس امر کا بالکل احساس نهيں هوتا کہ وہ هندو هے يا مسلمان - عيسائي هے يا يهودي ' اور جو کچهه وہ کر رها هے اسکي ملت ' مذهب ' اور قوميت کے موافق هے يا مخالف ؟

جماعت نادان ' ساده لوح ' حماقت شعار اور ضدي هونے کے ساتهه شدت سے مبالغه پسند بهي هوتي هے ' اور اخبارات (۲) نے يونيورسٹي کے کارکنوں کي ادنى ادنى خدمات کي نسبت جو نثر کے قصيدے چهاپے هيں ' وہ ايکطرف تو اس دعوے کے مصدق هيں کہ جماعت کے مزاج ميں اغراق اور غلو کا خلط نهايت غير معتدل درجه پر هوتا هے ' اور دوسري طرف انکي قبوليت عامه اس امر کي موثق هے کہ جماعت مبالغه اور حقيقت ميں تميز نهيں کر سکتي -

چونکه جماعت کا دماغ اک فرد کے دماغ سے عليحده اور مختلف هوتا هے اسليے ' اسکا طريق استدلال بهي نرالا ' اور اسکي منطق بهي انوکهي هوتي هے - جماعت کا طرز استدلال هميشه مثالي اور اکثر سرسري اور سطحي هوتا هے - جماعت کے نزديک کوئي وجه نهيں کہ بلور کا ٹکڑا منهه کے اندر نه گهلے ' در انحاليکه برف کا ٹکڑا جو اسکے مشابه هے منه ميں گهل جاتا هے !!

اس بنا پر مجاز بياني اور استعاره طرازي جماعت کے ليے جسقدر پر اثر هو سکتي هے ' دوسرا طريقۂ بيان نهيں هو سکتا - يهي سبب هے کہ جماعت همه تن تخئيل هوتي هے ' اور اسيليے وہ هميشه اس شے سے متاثر هوتي هے جو عقل و فکر کي جگه تخئيل سے اپيل کرتي هو - اسکے ساتهه هي اگر تحرير يا تقرير ميں مخاطب جماعت کے معتقدات اور جذبات کا بهي لحاظ رکها جائے ' تو اسکا اثر دگنا هو جاتا هے - مثلاً مسلمانوں کے ليے اس سے زياده موثر طريقۂ استدلال نهيں هو سکتا کہ کبری هميشه قران مجيد کي کوئي آيت يا حديث هو ' اور صغری وہ شے اور وہ بات هو ' جو موضع ترغيب يا معرض ترهيب هے - ان دونوں نکتوں کو ملحوظ رکهکر چند دنوں کے عرصه ميں (الهلال) نے جو حسن قبول حاصل کرليا هے ' وہ محتاج ذکر نهيں -

آيات قرآنيه اور حديثوں کے بعد وہ ضرب الامثال ' مقولے ' کهاوتيں اور اشعار جو هماري سوسائٹي ميں رائج هيں ' هماري ليے حجج راسخه اور دلائل قاطعه کا حکم رکهتے هيں - ممکن نهيں کہ جماعت مخاطب کے حق ميں کسي کهاوت سے استدلال ' اطميناں بخش اور مناسب اور مشهور اشعار کا ايراد تسکين بخش ثابت نهو - حل اس عقده کا يه هے کہ اول تو فطرتاً هم هر اس شے کے معتقد هوتے هيں ' جس پر همارے آبا ؤ اجداد اعتقاد رکهتے هيں ' اسليے کہ علم الحيات کا يه

(۱) ايک مقام پر جمع هونيکي شرط فضول هے اسليے کہ جذبات سے جب شورش پيدا هو جاتي هے ' تو افراد کهيں هوں ' جماعت کے تمام خصوصيات کے مظهر تام هوجاتے هيں ' اور روح الاجتماع انميں حلول کر جاتي هے - يه جماعت کي آنکهوں سے ديکهتے هيں ' جماعت کے کانوں سے سنتے هيں ' اور جماعت کے حواس سے هر شے کو محسوس کرتے هيں - کيونکه انکے ذاتي حواس بالکل معطل هو جاتے هيں -

(۲) اخبار نويس بهي روح الاجتماع کي خصوصيات کے جراثيم سے محفوظ نهيں رهتے ' اسليے کہ وہ بهي پبلک کا ايک جزو هوتے هيں - (منه)

مقالات

کہتا ہوں کہ جو نفس خبیث و شریر حق و صداقت کے معاملہ میں ایک منٹ ' ایک لمحہ ' ایک عشر لمحہ کیلیے بھي ذاتي تعلقات سے متاثر ہوتا ہے ' یہي نہیں کہ وہ ایک کمزور ' معصیت آلود اور --- ترجہ ' صد نفریں ہستي ہے ' بلکہ یہ ' کہ میرے عقیدے میں وہ مومن و مسلم ھي نہیں - اگر ہم مسلمان ہیں تو ہم کو ہمارے خدا نے بتلا دیا ہے :

یا ایہا الذین آمنوا کونوا قوامین بالقسط شہداء للہ ولو علی انفسکم او الوالدین و الاقربین ' ان یکن غنیا او فقیرا ' فاللہ اولی بہما ' فلا تتبعوا الہوی ان تعدلوا و ان تلوا او تعرضوا ' فان اللہ کان بما تعملون خبیرا (٤ : ١٣٤)

اے مسلمانو ! استقامت اور مضبوطي کے ساتھہ عدل و انصاف پر قائم رہو ' اور اللہ کو حاضر و ناظر سمجھکر گواہی دو ' گو وہ خود تمہارے یا تمہارے ماں باپ اور رشتہ داروں کے خلاف ھي کیوں نہو - اگر کوئي مالدار ہے یا فقیر ہے تو اللہ انکے لیے سب سے بڑھکر ہے ' پس تم انکي خاطر ہواے نفس کي پیروي نہ کرو کہ لگو حق سے انحراف کرنے - اور اگر صاف صاف گواہي نہ دوگے یا گواہي دینے سے پہلو تہي کروگے تو یاد رکھو کہ جو کچھہ تم کرتے ہو ' خدا اس سے با خبر ہے -

پھر جس عالم میں خود اپنے نفس کي محبت اور والدین و اقربین کي قدرتي الفت کي نہیں چلتي ' وہاں یہ " ذاتي تعلقات " کیا چیز ہیں ؟

اصل یہ ہے کہ مدتوں کي نفس پرستي نے ہم لوگوں کے اعمال ھي کو نہیں بلکہ ہمارے جذبات کو بھي پست کر دیا ہے - اسي کا نتیجہ ہے کہ کوئي بلند شے سمجھہ میں آ ھي نہیں سکتي - لیکن میں جناب کو اور جناب کے احباب کو یقین دلاتا ہوں کہ اس دنیا میں میرے لیے صدہا آزمایشیں ہیں ' مگر یہ مزعومہ تعلقات کي منزلیں تو میرے لیے کچھہ کڑي نہیں ہوسکتیں - جو منزلیں کہ آنے والي ہیں ' اور الحمد للہ کہ جنکا وقت اب دور نہیں سمجھتا ' انکے لیے البتہ دعا کیجیے کہ خدا تعالی استقامت روزي فرماے - باقي رہے باہمي تعلقات و ملاقات اور صحبت و ارتباط ' تو تعجب ہے کہ لوگوں کو اسکا تصور نہیں شرماتا ؟ کیا وہ اس پیمانے کو ہاتھہ میں لیکر ضمناً یہ نہیں بتلادیتے کہ خود انکا ظرف پیمایش بھي اتنا ھي ہے ؟

بھائي ! مجبوراً کہنا پڑتا ہے کہ میں جس دنیا میں ہوں ' اسکي ابھي آپ لوگوں کو خبر نہیں - شاید کچھہ عرصے کے بعد حقیقت حال زیادہ روشني میں آجاے : فانتظروا ' انی معکم من المنتظرین (١)

تو و طوبی ' و ماؤ قامت دوست !
فکر ہر کس بقدر ہمت اوست !

فیا لیت قومي ' یعلمون بما غفرلي ربی ! ! (٢)

(١) اگر وہ تحریریں اور انکے الزامات صحیح ہیں ' تو جیساکہ لکھہ چکا ہوں ' اسمیں کوئي شک نہیں کہ مولانا نے ایسي سخت کمزوري دکھلائي ' جسکا مجھے انکي نسبت کبھي خیال بھي نہیں ہوسکتا تھا - یقیناً قوم کو حق ہے کہ بصورت صحت انسے مواخذہ کرے اور پوچھے کہ ایسا کیوں کیا ؟

(٢) میں نے اسي خیال سے مولانا کی خدمت میں خط لکھا تھا ' معلوم ہوا کہ بیمار ہیں - باقي جو کچھہ عرض کرنا ہے آ گے شذرات میں لکھونگا - (٣) گذشتہ پرچے میں لکھہ چکا ہوں -

(١) پس آنے والے وقت کا انتظار کرو ! تمہارے ساتھہ میں بھي انتظار کرتا ہوں -
(٢) اے کاش میري قوم جانتي کہ میرے گناہوں سے درگذر کرکے میرے رب کریم نے مجھپر کیا کچھہ اپنا لطف و کرم مبذول فرمایا ہے ! ! !

ڈاکٹر لي بان اور موجودہ ہندوستان

— * —

از مراسلہ نگار ادیب صاحب امضا

— * —

یوتي الحکمة من یشاء و من یوت الحکمة فقد اوتي خیراً کثیرا و ما یذکر الا اولو الالباب (سورہ بقر - رکوع ٣٦)

(اللہ تعالی) عطا فرماتا ہے حکمت جسکو چاہتا ہے ' اور جسکو حکمت ملي ' پس اسکو خیر کثیر ملي اور صاحبان فہم و فراست ھي غور و فکر کرتے ہیں

—:○※○:—

في الحقیقت ' حکمت ایک نعمت عظمی ہے جسے پروردگار عالم اپنے خزانۂ کرم سے بندہ کو عطا فرماتا ہے ' لیکن جن وسائل و وسائط سے یہ نعمت ہم تک پہونچتي ہے - وہ ہم سے دور نہیں ' بلکہ ہمارے اندر اور باہر ھي موجود ہیں :

دوست نزدیک تراز من بمن است
وین عجب ترکہ من ازوی دورم
چہ کنم با کہ توان گفت ' کہ او
در کنار من و من مہجورم

ہر وہ سانس جو باہر سے اندر ' اور اندر سے باہر جاتا ہے ' ایک حکمت پژوہ دماغ کے لیے پیغام بصیرت ہے ' اور اگر ہر خا کریزہ ایک معرفت سنج ہاتھہ کے لیے اپنے اندر حقیقت کي آواز رکھتا ہے تو ہر سبز پتہ بھي ایک حقیقت شناس نظر کے لیے سرتا سر صحیفۂ حقائق و معارف ہے !

برگ درختان سبز در نظر ہوشیار
ہر ورقی دفتریست معرفت کردگار

اسمیں شک نہیں کہ تحقیق حق کي راہ مغالطات کے کانٹوں سے خالي نہیں ' بارہا تفتیش و تجسس نے گمراہ ہوکر حق کو باطل ' اور باطل کو حق ' اور سایۂ درخت کو درخت سمجھہ لیا ہے :

ازاں حساب تو ہر دم تفاوتي دارد
کہ قد سرو نہ بیني و سایہ پیمائي

لیکن کیا راہ بھول جانے کے امکان پر راستہ چلنا چھوڑ دیا جائے ؟ اور کیا ان کج احتمالیوںکي بنا پر منزل مقصود ھي سے روگرداني کر لیجائے ؟ ایک تحقیق پیما قدم کا یہ شیوہ نہیں کہ ساکن رہے (چہ جائیکہ پیچھے ہٹے) بلکہ اسکا عین مذہب یہ ہونا چاہیے کہ جادۂ حق طلبي میں ہمیشہ سرگرم رفتار رہے اور اسوقت تک دم لینا کفر سمجھے ' جب تک کہ شاہد منزل سے ہم آغوش نہ ہو جاے - پس چاہیے کہ تحقیق حق اور ابطال باطل کي راہ میں طلب صادق اور قدم راسخ رہے ' اور اپنے گرد و پیش ' انسان ہمیشہ ایسے اسباب جمع رکھے ' جنسے جذبۂ استعلام و استکشاف دائم مشتعل ' اور کبھي سرد نہ ہونے پائے -

موجودہ ہندوستان جو یکسر صفحۂ بصیرت ہے ' اگر ہماري آنکھیں اور پر ہوتے ' تو نہ معلوم ہمکو کہاں کا کہاں پہونچا دیتا ؟ لیکن افسوس کہ اگر سیاہ بختي کے حکم سے پست ہمتي کي نیل کي سلائي آنکھوں میں پھیر دیگئي ہے ' تو غفلت کے زہر سے حرکت پا بھي یکقلم سلب ہے - اگر سنہ ١٩١٣ - میں (لي بان) کا دماغ ہندوستان میں ہوتا تو دیکھنا تھا کہ کیسے کیسے نظریات گوناگوں مستنبط کرتا اور کیا کیا ترمیمات اور اضافات اپنے اس نظریہ میں کرتا ' جسپر

ادبیات

رض ق ہ ذ !

هوگئیں مـــدتیں همیں' خستـــۂ و ناتـــواں بنـــے * شب کو زمانـــه هوگیا ' روز په حکمـــراں بنـــے
خوب تمـــاشا کـــر چکـے' بسمـــل ناز کا حضـــور * غیر بهي اے شـــه حرم ! مورد امتحـــاں بنـــے
جنبش ســـوزن مـــژه ' آپ کي هو جو چـــاره گر * ابتـــري کـــتـــاب دل ' دفتـــر لا مـــکاں بنـــے
میـــري خموشیـــاں بنیں درس ده فغـــان حشـــر * رفعت فطـــرت رسا ' حســـرت پـــرفشـــاں بنـــے
ریش جبیـــں مـــرا بنے ریـــزش سجـــدۂ نیـــاز * میـــري فتـــادگي ترے قصـــر کا آستـــاں بنـــے
قلب کو چهیڑ دے وهي' سرعت نشتـــر جنـــوں * یه جرس شکستـه پهـــر' ناله کا همعنان بنـــے
پهونـــک هي ڈالیں قلب کو' حسن کي جلوه پاشیاں * آگ لـــگا کے برق هـــي ' رونـــق آشیـــاں بنـــے
ناخن غـــم سے هو بنـــدهـــا ' رشتـــۂ ذوق بیـــدلي * نقش خلش سے صورت حسرت صد نشـــاں بنـــے
قلب کي شعلـــه پروري ' هو کے رهے حریف برق * سعي جنوں کا حوصلـــه ' رفعت آسمـــاں بنـــے
میـــرا بســـاط درد هـــو' محـــرم جادۂ خلش * بـــزم تپش میں وسعت لـــذت کشتـــگاں بنـــے
هـــر رگ و پے میں ڈوب جاے' شیـــون عرض مدعا * جنبش دست و پا مري' نالـــۂ استغـــاں بنـــے
اشـــک سے آبیـــاریے' گلشـــن درد منـــد هو * چشم بهي خونچکاں رهے' سینه جو گلفشـــاں بنـــے

سینـــه میں دل اگـــر رهے' حجلـــۂ آرزو رهے
منه سے اگر نکل پڑے' شـــوق کي داستـــاں بنـــے

(نیاز معمه " نیاز " فتح پوري)

از تازه واردات حضـــرت اکبر

—:○*○:—

کار حـــرم چلے گا کیـــا ' دیـــر کے التفـــات سے * مجهکـــو بچـــاے میرا رب ایسے تعلقـــات سے !
آپ بہت چهپاتے هیں لفظوں میں اپنے دل کا رنگ * پهر بهي ٹپک رها هے کفر آپکي بات بـــات سے !

* * *

یه کہتـــا نہیں میں' که گـــردوں نے همکـــو * مسلمـــان رهنـــے کا شـــائـــق نـــه رکهـــا
مگـــر یه ' که اوضـــاع ملکي نے هـــم کو * مسلمـــان رهنـــے کے لائـــق نـــه رکهـــا

غـزل

—:●:—

امشب این غلغلـــه در کـــوچـــه و بازار افتـــاد * که فلان مي زد و بیخـــود شد و سر شـــار افتـــاد
سخن از صـــومعـــه و اهـــل ورع چنـــد کني * که مـــرا کار بـــآن چشـــم قـــدح خـــوار افتـــاد
بسکـــه غـــارت گر حســـن تو جهـــان برهـــم زد * یوسف از خانـــه بدر جست و به بـــازار افتـــاد
چـــه عجب گـــر نگـــه مست تو افتـــد بـــر من * بادۂ بیهـــرون فتـــد از جام چو سر شـــار افتـــاد
شیـــوۂ مهـــر ز خـــوبان نتـــوان داشت طمـــع * که مـــرا کار به ایـــن طـــائفـــه بسیـــار افتـــاد
محتسب از پي و' جمـــعي ز حریفان به کمین' * (شبلیـــا) رنـــدي پنهـــان تـــو دشـــوار افتـــاد

ایک مسلمہ ہے کہ عادات ' اطوار ' امراض کیطرح ' عقائد بھی اسلاف سے اخلاف کی طرف وراثۃً منتقل ہوتے ہیں - اس انتقال کو علم الحیات کی اصطلاح میں " ایراث " (Lawy heredity) کہتے ہیں - پس اصول ایراث کی بنا پر ضرور ہے (۱) کہ ہمارے اجداد و اسلاف کا جو عقیدہ تھا ' ہمارا بھی وہی عقیدہ ہو' اور جسکو وہ قطعی اور بدیہی سمجھتے تھے' ہم بھی اسکو قطعی اور بدیہی سمجھیں - اور جب یہ معتقدات بطور حجت ہمارے روبرو پیش کیے جائیں ' تو ہم بے چون و چرا اسیطرح تسلیم کرلیں جسطرح ہمارے آبا و اجداد تسلیم کر لیا کرتے تھے - یہ ایک تقاضاے فطرت ہے جس پر انسان مجبور و مجبول ہے -

علاوہ بریں حیات و تجربۂ انسانیہ میں ان مفعولوں کا بتواتر اور بہ کثرت استعمال ' جبلی اثر سے قطع نظر' بجاے خود ایک اثر حجۃ اور فائدۂ دلیل ہے - اور جماعت کے سامنے ایک دعوے کو محض بار بار دھرا دینا ھی' اپنے اندر سیکڑوں دلائل اور ہزاروں براھین رکھتا ہے - اگر اس ادعاے محض کے تکرار کے ساتھہ لہجہ تحکمانہ اور مدعیانہ ہو' تو جماعت کے متاثر و معمول نہو جانیکی کوئی وجہ نہیں -

نپولین کا قول ہے : " فن خطابت کے صنائع و بدائع میں تکرار مفاہیم اور اعادۂ مطالب یعنی ایک ھی بات کو بار بار پیش کرنے سے زیادہ کوئی دوسری شے پر اثر' اور کوئی دوسرا آلۂ تاثیر نہیں " یہ صرف ایک شے کے پے درپے دماغ کے رو برو پیش ہونے ھی کا نتیجہ ہے کہ وہ لوگ جنکا یہ نہایت راسخ عقیدہ ہے کہ اشتہاری چیزیں ہمیشہ خراب ہوتی ہیں' اور وہ لوگ جو تمام عمر اسکا وعظ کرتے رہے کہ اخباری اشتہارات ہمیشہ خدع و فریب پر مشتمل ہوتے ہیں' اکثر دیکھا گیا ہے کہ کسی کثیر الاشاعۃ اشتہار کے تواتر سے غیر محسوس طور پر اس طرح مرعوب و معمول ہوجاتے ہیں' کہ جب اُنکو اس شے کی ضرورت ہوتی ہے تو بے ساختہ اسی کارخانہ کو آرڈر دیدیتے ہیں ' جسکا اشتہار شب و روز اخباروں اور رسالوں میں اور شہر کی دیواروں اور اسٹیشنوں پر چسپاں دیکھا کرتے ہیں - یہ ایک شے کے متواتر وقوع پذیر ہونے کا ادنی کرشمہ ہے -

جماعتوں کی حالت اکثر یہ دیکھی گئی ہے کہ اولاً چند افراد مقرر کی خطابت سے اثر پذیر ہوتے ہیں ' لیکن اِدھر یہ متاثر ہوئے اور اُدھر یہ اثر مرض متعدی کی طرح تمام جماعت میں پھیل گیا - ایسے موقعوں پر نکتہ رس خطیب ہمیشہ آشتی جوئی کو مقدم رکھتے ہیں اور اپنے استمالت آمیز فقروں سے تالیف قلوب کرتے ہیں' اُسکے بعد حرف مطلب زبان پر لاتے ہیں -

لی باں لکھتا ہے کہ جماعت کی طبیعت کی اُفتاد کچھہ اس قسم کی واقع ہوئی ہے کہ وہ ثبات و استقامت کے ہر مثال اور صبر و استقلال کے ہر نمونے کے قدموں پر (خواہ وہ کسی حال میں ہو اور کہیں ہو) اپنا سر نیاز اور جبین عقیدت رکھتی ہے - وہ اپنے معتقدات و خیالات میں اپنے لیڈر کا یکسر آئینہ بن جاتی ہے - جو عقائد و خیالات لیڈر کے ہوتے ہیں ' بعینہ وہی عقائد و خیالات اسکے بھی ہوجاتے ہیں ' اور اسکی قوت نقد و اعتراض ' لیڈر کے رعب و جبروت کے اثر سے قطعاً مفلوج و مسلول ہوجاتی ہے - جو حرف لیڈر کے منہ سے نکلتا ہے اسکو حیرت کی آنکھوں ' یقین کے کانوں ' اور عزت کے دل سے سنتی ہے - وہ ایک آلہ معطل ہے جسکو اسکا لیڈر جسطرح چاہے استعمال کرے - وہ مسمریزم کا ایک معمول ہے جسکو اسکا لیڈر جو خواب چاہے' دکھادے' اور وہ ایک بے جان لاش ہے جسکو اسکا لیڈر جس کروٹ چاہے لٹادے' اور جس رخ چاہے پھیر دے !

(۱) بشرطیکہ ماحول یعنی گرد و پیش کے اسباب مزاحمت نہ کریں -

لیکن استقامت و استقلال کے علاوہ دنیا میں اور قوتیں بھی ہیں جو جماعت پر کبھی کبھی مسلط ہوجاتی ہیں ' یہ قوتیں مال و دولت اور جاہ و مرتبت ہیں - گو اسمیں شک نہیں کہ انکا تسلط ہنگامی اور عارضی ہوتا ہے' مگر اس امر سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ جس لیڈر کو کمان دولت نے بلند پھینک دیا ہے ' جماعت بھی اس لیڈر کو گرنے اور زمین بوس ہونے تک نہایت ارادت آگین نظروں سے دیکھتی رہتی ہے -

لی باں کہتا ہے کہ لیڈر کے رعب و دبدبۂ و سطوت اور جبروت و شان و اقبال کو صدمہ پہونچانیوالی چیزوں میں ناکامی کا نمبر سب سے اول ہے - اقبالمندی ایک شیشہ ہے ' جو ناکامیابی کی ٹھیس کا متحمل نہیں ہوسکتا - لیڈر کو جہاں کسی پبلک کام میں ناکامی ہوئی ' اور معاً اسکے حباب اقبال نے آنکھیں بند کرلیں - اِدھر ناکامی و نامرادی کی ہوا چلی اور اُدھر اعتراضوں کی بوچھاڑ سے تمام گذشتہ خدمات کے پتے ایک ایک کرکے جھڑ گئے' اور گویا ساری ساکھہ اور بھرم ایک نقش بر آب تھی کہ ایک لمحہ کے اندر مٹ گئی ! !

ناکامی کے علاوہ اعتراض فی نفسہ ایک اقبال شکن' دبدبہ افگن' اور جبروت فرسا شے ہے - اسلیے کہ بارھا ایسا ہوا ہے کہ نہایت پادر ہوا اعتراضات نے لیڈری کے شاہ بلوطوں کو جڑ سے اُکھاڑ اُکھاڑ کر پھینک دیا ہے -

(مسلم یونیورسٹی) ڈیپوٹیشن کی شکست سے جو صدمہ قدیم لیڈری کی عمارت کے ارکان کو پہونچا ' محتاج بیان و تفصیل نہیں ' لیکن کیا بعض اشخاص (۱) بے بنیاد اعتراضوںکے ہدف نہیں ہوئے ؟ درحقیقت یہی لوگ مثال جامد ہیں لی باں کے اس خیال کے ' کہ اعتراض فی نفسہ دبدبہ شکن ہے -

یہ جو کچھہ لکھا گیا ' فرانس سے آتی ہوئی صدا کی ہندوستان سے ایک ضعیف الصوت بازگشت تھی ' ورنہ بیچارے ہندوستان میں ابھی یہ تاب و تواں کہاں' کہ اپنی ذاتی آواز بلند کرسکے ؟ اس غریب کے پانوں میں اتنی طاقت کہاں کہ بغیر یورپ کی دستگیری کے کوچۂ علم میں ایک قدم بھی چل سکے ؟ اور اس حسرت زدہ کی آنکھونمیں اتنی بصارت کہاں کہ بغیر یورپ کی عینک کے کچھہ دیکھہ سکے ؟ آج جو کچھہ اسکے ہاتھہ میں ہے ' یورپ کا عطا کیا ہوا ہے ' اور اسوقت جو کچھہ اسکے جیب و دامن میں نظر آرہا ہے' وہ سب کچھہ یورپ کی فیض دستی ' دریا کفی ' ابر فرمائی ' اور بیدریغ بخشی کا صدقہ ہے ' لیکن یہ صدقہ خوری کب تک ' اور دوسریکے اُگلے ہوے نوالوں کو نگلنے کا سلسلہ تا بکے ؟

یہ نظریات جو اُوپر لکھے گئے' سچ پوچھیے تو تمام وکمال' ان واقعات و حوادث کے اندر موجود ہیں جو ہمنے بطور مثال کے پیش کیے - لیکن ہندوستان نے ابھی ایسے دماغ کہاں پیدا کیے ہیں کہ واقعات کے مشاہدہ سے نظریات کا استقراً کرسکیں ؟ ہندوستان نے ابھی ایسے ہاتھہ کہاں پیدا کیے ہیں کہ خاک بیزی تفتیش و تجسس کی تکلیف گوارا کرکے گوہر حقیقت حاصل کرسکیں ؟ اور پھر ہندوستان نے ابھی ایسی آنکھیں کہاں پیدا کی ہیں کہ مشاہدات اور محسوسات کے پس پشت کلیات و مجردات کا جلوہ دیکھہ سکیں ؟ راقم (معنش)

(۱) شخصی معاملات ہمیشہ رد و تردید اور جواب الجواب کی پیچیدگیوں میں ملفوف ہوتے ہیں - ہم اس ضمن میں کسی مکروہ مناظرہ اور مکابرہ میں پڑنا نہیں چاہتے - اس مضمون کے لکھنے سے جو ہمارا مقصد ہے وہ ظاہر ہے - مجادلہ و مناقشہ نہیں بلکہ مخابرہ و مظاہرہ اور اُردو داں پبلک تک چند خیالات کا پہونچا دینا ہے ' اور اسی کو ہم اپنا فرض حیات سمجھتے ہیں - (مدہ)

اس طرح آپ عام مسلمانوں کي محبت ' تعظیم ' اور اعتماد ' خرید سکتے ھیں - اتحاد و اخوت بے وعظ و پند پیدا کرسکتے ھیں اور دنیا کو اسلام کي تعلیـم مساوات کا تماشا دکھا سکتے ھیں - پھر آپ دیکھہ لیں کہ خدا کا وعدہ جھوٹا نہیں - ھم مسلمان تو صرف کہنے کو ھیں - مئے توحید کي لذت سے بیخبر ھیں - اگر ایک جرعہ ھمارے حلق سے فرو ھوجاے' تو ھم صاف دیکھہ لیں کہ بخت و اقبال ھماري خوشامد کرتے ھیں - پیچھے پیچھے چلے آتے ھیں اور ھم پروا نہیں کرتے - کاش ھمیں اس لذت کا کچھہ بھي حس ھوتا' جس نے بلال حبشي کو جلتے ھوئے پتھر پرننگے بدن لٹایا ' جان دینے پر آمادہ کیا ' مگر کلمۂ توحید سے توبہ کیسي' ایک دم کے لیے چپ رکھنا بھي گوارا نہ کیا -

حضرات ! یہ ھمارے اصلي نقص ھیں اور یہي مقام ضعف ھے' اسي کي تقویت درکار ھے - پھر آپ کو یہ منصب حاصل ھوگا کہ مشرکوں میں توحید کي اشاعت کریں اور خدا کي مرضي کو پورا کریں - آپ غریبوں اور اُن مسلمان بھائیوں کو جنھیں اپني زبان میں طبقۂ ادنی کہتے ھیں' اپنے طمطراق' اپني بد دماغي' اور کبر سے مرعوب نہ بنائیں' آپ داد خواھوں کے روکنے کے لیے اپني کوٹھیوں پر پیادے تعینات نہ کریں - آپ وہ چال اور وضع اختیار نہ کریں جن سے غربا ادب سے ملتے ھوئے ڈریں اور ھچکچائیں - آپ عہد خلافت کي سادگیوں کو یاد رکھیں جب ایک غـلام عین خطبہ کے وقت حضرت عمر کا دامن پکڑکر کہتا تھا " حضرت پہلے آپ اس بات کا جواب دے لیجیے پھر آگے بڑھیے - یہ چادریں جو خراج میں آئي تھیں' سب کے حصہ میں ایک ھي ایک پڑي تھیں - آپ اس قدر بلند قامت ھیں - اُس ایک چادر سے عبا کیونکر بنائي ؟ " حضرت عمر نہایت ٹھنڈے دل سے فرماتے ھیں : " بڑے بیٹے نے اپنے حصہ کي چادر مجھے دیدي ھے اور اُسي کو ملاکر یہ عبا بنائي ھے " تب اُس غلام نے دامن چھوڑ کر کہا : " میں مطمئن ھوگیا اب آپ اپنا کام کریں - "

ایک دفعہ حضرت عمر خطبہ کے وقت قوم سے پوچھتے ھیں : " اگر میں راہ حق سے الگ جاؤں تو تم میرا کیا کر سکتے ھو" ؟ ایک شخص آگے بڑھکر کہتا ھے : "کوڑوں سے سیدھا کردونگا " آپ خوش ھوکر فرماتے ھیں : " میں اسي جواب کا خواھاں تھا - جب تک مسلمانوں میں ایسے آزاد خیال لوگ موجود ھیں' ھمیں کوئي ڈر نہیں " اب تو آپ لوگ ایسي باتوں کا نام وحشت رکھینگے مگر یہ اُس شخص کے واقعات زندگي ھیں' جس کے عہد میں اسلام کو سب سے زیادہ عروج ھوا -

ھم کو نام بنام پُکار پُکار کر کہنے میں کوئي خوف اور تامل نہیں - جب تک ھم مسٹر مظہر الحق - مولوي فخر الدین - مولوي عبد المجید - راجہ صاحب محمود آباد - صاحبزادہ آفتاب احمد خان - مسٹر محمد علي - میاں محمد شفیع - مسٹر غـــزنوي وغیرھم اور تمام مدعیان لیڈري و دردمندان اسـلام کو جو قوم کے وکیل کہلانا چاھتے ھیں اور تقریر و تحریر میں بڑي بڑي باتیں کہتے ھیں ' اور اسلام کا نوحہ پڑھا کرتے ھیں ' پانچوں وقت مسجد میں نہ دیکھیں گے ' ھم نـہ انکے کسي قول کي وقعت کرینگے نـہ انکـو اپنا وکیل کہلوائینگے -

امید ھے کہ تمام اسلامي پریس ھماري یہ عرضداشت شائع کرکے تمام لیـڈروں کے کان تـک پہنچادینگے - کیونـکہ یـہ کوئي معمولي اپیل نہیں - اسي پر ھماري آیندہ زندگي کا - دار و مدار ھے -

آپ کا خادم - محمد مسلم عظیم آبادي

انجمن ہلال احمر

—:•:—

قسطنطـنیـــہ

— * —

جناب من -

کچھہ عرصہ ھوا یہاں کسي ذریعہ سے یہ افواہ مشہور ھوئي تھي ' کہ انجمن ھلال احمر قسطنطنیہ سے سلطنت عثمانیہ کو کوئي تعلق نہیں ھے - اور یہ انجمن عیسائیوں کے ھاتھہ میں ھے - چونکہ اوسکي وجہ سے اس کار خیر یعني تحصیل چندہ امداد مجروحین ترکي کو مضرت کا اندیشہ تھا لہذا بنظر رفع غلط فہمي میں نے ھز ایکسیلنسي جناب جعفر بے عثماني کونسل جنرل بمبئي سے اسبارہ میں استصواب کیا - جسکے جواب مورخہ ۱۸ فروري سنـہ ۱۹۱۳ ع کا ترجمہ بغرض اطلاع عام درج ذیل ھے امید ھے کہ اسکو اپنے اخبار میں شائع فرماکر جناب ممنون فرمائینگے :—

" ڈیر سر - آپکي چٹھي کے جواب میں میں آپ کو اطـلاع دیتا ھوں - کہ عثماني انجمن ھلال احمر سلطنت عثمانیہ کے حکم اور مخصوص ارادۂ سلطاني کے ذریعہ سے قایم ھے - اوسکے منتظم ممبروں کو انجمن کے ممبر منتخب کرتے ھیں - اور کل منتظم ممبر مسلمان ھیں - لہذا جو خبر آپ کو ملي ھے وہ غلط ھے " -

دستخط جعفر بے ...

نیـازمنـد - قمر شاھجہان

الہـــلال

یہ خیال بالکل بے سروپا ھے کہ انجمن ھلال احمر قسطنطنیہ کے ممبر عیسائي ھیں اور تعجب ھے کہ کن لوگوں نے اس کذب آفریني میں حصہ لیا ؟ البتہ یہ صحیح نہیں کہ وہ کوئي سرکاري انجمن ھے - اسکا قیام یقناً سنہ ۱۸۸۸ - میں ارادۂ سلطاني کے ذریعہ سے ھوا اور اب بھي سلطان وقت اسکا پیٹرن ھوتا ھے' مگر انجمن غیر سرکاري ' اور حکومت کا تعلق اعزازي ھے -

جلسہ سالانہ اھل حدیث کانفرنس

منعقدہ امـــرتسر

خدا کے فضل و کرم سے اھلحدیث کانفرنس کا دوسرا سالانہ جلسہ امرتسر میں بتاریخ ۱۴ - ۱۵ - ۱۶ - مارچ سنہ ۱۹۱۳ ع - بعد نماز جمعہ شروع ھوکر اتوار اور سوموار کي درمیاني رات کے ایک بجے تک رھا - جلسہ کي شان و شوکت غیر معمولي تھي - معزز مہمانوں کي خاطر و مدارات میں حتی الامکان نہایت تن دھي سے کام لیا گیا - حاضرین کي تعداد ھر اجلاس میں اندازہ سے زیادہ ھوتي تھي - علماء کرام دور دراز مقامات سے تشریف فرما تھے - قابل واعظین کي پند و نصائح ' مقررین کي مؤثر تقریریں' حاضرین کے دلوں کو مسخر کر رھي تھیں - ایک جلسہ کے بعد دوسرے جلسہ میں حاضرین کا اشتیاق افزوں دکھائي دیتا تھا - یہانتـک کہ رات کے بارہ بجے کے بعد تـک بھي وعظ ھوتا رھتا تھا - اور لوگ ابھي متمني نظر آتے تھے کہ اور بھي ھو - غرض جلسہ نہایت کامیابي سے ھوا - اور آیندہ سال کیلیے معززان پشاور کي طرف سے کانفرنس کو سالانہ جلسہ کیلیے دعوت دي گئي - کانفرنس کیلیے چندہ کي مقدار بھي بحمد اللہ اچھي تعداد تـک پہونچ گئي - مفصل حالات اخبار اھلحدیث امرتسر یا شائع ھونے والي رپورٹ میں ملینگے -

ابو الوفاء ثنـاء اللہ (سکریٹري کانفرنس)

مراسلات

بحضور لامع النـــور اعلی حضرت همایوني شہنشاہ گیتي پناہ فلک بارگاہ سلیمان جاہ ظل اللہ سراج الملة والدين والي دولت خدا داد افغانستان خلد اللہ ملکہ

—:*:—

بعد از حمد فراوان احکم الحاکمین کہ تصرف هیجدہ هزار عالم در حیطۂ قدرت اوست و درود نا معدود برسید کائنات خیر البشر کہ زبان قلم وقلم زبان قاصر از منقبت او - کمترین کنیز کان ' مادر کور بخت ڈاکٹر عبدالغني و مولوي نجف علي و محمد چراغ کہ سرمایۂ حیات این مسکینہ و قرة العین این عاجزہ بودند و حالا در زندان کابل اسیر هستند ' بصد عجز و ادب و هزاران تضرع و الحاح گریہ وزاري خود را بمسامع اجلال اعلی حضرت شہنشاهي رسانیدہ عارض است کہ از راہ مراحم خسروانہ فرزندان این مبتلای آلام را از حبس مخلصي عنایت فرمایند - این عاجزہ نمي گوید کہ ایشان بے قصور هستند - خدای علام الغیوب جلة عظمتہ مي داند کہ حقیقت حال چیست " ان اللہ علیم بذات الصدور " آنچہ این مسکینہ توجہ عالیہ اعلی حضرت همایوني بدان منعطف کردن مي خواهد این است کہ حضرت حق سبحانہ و تعالی چندین ذنوب صغار و کبار بندگان تقصیر پیشہ را عفو مي فرماید و حسابی ازان در نمي گیرد حضرات سلاطین بر صفحۂ زمین نائبان کردگار اند : هوالذي جعلکم خلائف فی الارض - لاجرم ایشان را نیز صفت عفو وصفح و رحم وکرم کار باید فرمود "والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین " این عاجزہ را از جهت مفارقت فرزندان کہ لخت جگر این مسکینہ اند و از مدت پنج سال درزندان محبوس اند خواب و خور حرام گشتہ شب و روز ندر گریۂ و بکا میگردد تا بحدیکہ از افراط نالہ و اشکباري چشمم سفید و بصارت زوال پذیرفتہ پیش ازین طاقت مہجوري افلاذکبد خویش ندارم - و لہذا بذریعۂ این عرض داشت اظہار حالت زار خود نمودہ و اسماء پاک خدای عز و جل و رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم را وسیلہ آوردہ ملتمس مراحم خسروي هستم - توقع واثق از حضرت علیاء شہنشاهي بفحوای " ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء " بر حال خستۂ این عاجزہ ترحم فرمودہ فرزندانم را از حبس نجات عنایت خواهند فرمود - ارحم ثم ارحم یا امیر المؤمنین ! فانت اهل لذلک تخلقوا باخلاق اللہ - ان اللہ بالناس لرؤف رحیم - زیادہ بجز ادعیۂ ترقي عظمت و جبروت و تخلید ملک و سلطنت چہ عرض نماید -

عرض داشت

عاجزہ والدہ ڈاکٹر عبد الغني

ساکن جلال پور جتّان - ضلع گجرات (پنجاب)

الهـــلال کی ایجنسی

هندوستان کے تمام اردو ' بنگلہ ' گجراتي ' اور مرهٹي هفتہ وار رسالوں میں الهلال پہلا رسالہ ھے ' جو باوجود هفتہ وار ہونے کے ' روزانہ اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ھے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشي هیں ' تو اپنے شہر کیلیے اسکے ایجنٹ بن جائیے -

کھلی چٹھی

مسلمان لیڈروں کي خدمت میں

— * —

بزرگان قوم ! السلام علی من اتبع الهدی -

جس شمع سے شبستان اسلام کي تجلي سمجھي جاتي تھي وہ اب ٹمٹمانے لگي ھے - اسلام یورپ میں چند دنوں کا مہمان ھے اور ایشیا میں بھي اسے دیر تک اطمینان حاصل نہیں رهنے کا - هماري بربادي کے سامان آنکھوں کے سامنے صاف جھلک رهے هیں - اسپین میں زوال قوة اسلام کي داستان پھر تازہ هو رهی ھے - گرد و پیش کے آثار و قرائن سے مستقبل اسلام پر آپ خود مجھہ سے بہتر حکم لگا سکتے هیں ' اور یہ حقیقتیں آپ پر مجھہ سے کہیں زیادہ روشن هیں - جو هونا تھا هوچکا ' اور جو کچھہ هونے کو ھے وہ بھي معلوم ھے - اب سوال یہ باقي رهتا ھے کہ مسلمانوں کو کسي غیبي امداد کے انتظار میں چپکے بیٹھے راہ تکنا چاهیے ؟ اپني موجودہ حالت یا جو صورت زمانہ قائم کردے اُس پر صابر و قانع هوجانا چاهیے ؟ یا هاتھہ پاؤں مارنا چاهیے اگر گنجایش هو ؟

اس وقت کروروں مسلمان ایسے هیں جو سلطنت ترکی کے زوال کو اسلام کا زوال سمجھہ کر ایمان برباد کر رهے هیں - اور ڈانواں ڈول سے هو رهے هیں - بہتیرے سہل اعتقاد اور سادہ لوح مسلمان امام مہدي کے ظہور کو سر پر سمجھتے هیں - مگر در حقیقت اسلام نہ سلطنت ترکي کا محتاج اور نہ ایران و افغانستان کا - اسلام کا نصب العین کشور کشائي اور حکمراني نہیں ھے - اُس کا مقصد اصلي اشاعت توحید ھے - اس راہ میں اگر ملک اور سلطنتیں حائل هوں تو اُن کي تسخیر و تغلیب کا مضائقہ نہیں - جب هم میں دنیا طلبي پیدا هوگئي اور حکمراني کي چاٹ لگي تو مقصد اصلي کو بالاے طاق رکھہ دیا - اب یہ حال ھے کہ زوال سلطنت کو عین زوال اسلام سمجھے هوئے هیں - حالانکہ اسلام ایسے ایسے مفاخر سے بے نیاز ھے - جب توحید کي اشاعت کي جاتي ھے تو سلطنت خود بخود اُس کے جلو میں همرکاب هوتي ھے - اور اسلام کو اسکي نہ خبر هوئی ھے نہ پروا - اشاعت توحید کي راہ میں کوئي طاقت آج حائل نہیں - آپ کو اب اس مقصد کے لیے کشور کشائي کي ضرورت نہیں - آپ آج ٹھیٹھہ اور سادے مسلمان بن جائیں - شعائر اسلام اختیار کرلیں - اور اشاعت توحید کے لیے همہ تن مستعد هو جائیں تو آج مسلمانوں کي ساري کمزوریاں دفع هوجائیں -

آپ خوب جانتے هیں کہ کسي قوم کے عروج کے لیے اخوت اور اتحاد باهمي سب سے قوي عنصر هیں - آپ اپني تحریروں اور لکچروں میں اسي کا رونا روتے رهتے هیں مگر آپ کو یہ نہیں معلوم کہ انہیں مقاصد اور ایسے ایسے سیکڑوں شخصي اور قومي مفاد کیلیے نماز فرض کی گئی ھے - مگر کون نماز ؟ کبھي کبھي گھر میں چار ٹکریں لگا لینے والي هرگز نہیں - آپ پانچ وقت وضو کرکے مسجد میں تشریف لائیں ' غریب ' مسکین ' مسافر ' بیمار ' مسلمان بھائیوں کے دوش بدوش کھڑے هوکر نماز پڑھیں - اور اقوام عالم کو دکھا دیں کہ مسلمانوں کے خدا کے گھر میں ایک هائي کورٹ کا جج ' اور ایک پنکھا کھینچنے والا قلي - ایک کانسل کا ممبر ' اور مکتب خانہ کا میاجي - ایک سید اور ایک بھنگي ' سب ایک هیں - آپ جمعہ کے روز جامع مسجد میں آکر نماز پڑھنا اپنے اوپر لازم کرلیں '

دعـــوت الهـــلال

کـي اشـــاعت عمـــومي

— * —

محترم ملت ! بارک الله فی صحتکم و عافیتکم -

السلام علیکم - بهوپال میں اکثر جگه رساله الهلال آتا هے - جسکے دیکھنے کا شرف مجهکو بهي ایک دوست کی وساطت سے حاصل هے - الهلال میں جو خوبیاں هیں اور جس پالیسي کو آپ اختیار کیے هوئے هیں' اوس کي مدح و ثنا تکلف محض هے - صرف یه کهدینا کافي هے که الهلال اردو رسالوں میں بهمه وجوه عدیم النظیر هے -

لیکن ساتهه هي میرے نقطهٔ خیال سے اس رساله کي اشاعت سیاسي - تمدني - اور ملي اعتبار سے عامه خلایق میں هونا ضروري بلکه لازمي هے - جب تک عام لوگ اثر پذیر نه هونگے' اصلاح بعید اور سعي غیر مشکور رهیگي -

قیمت کي زیادتي اس کي اشاعت کا عوام و خواص کے درمیان ایک حجاب حاجز هے -

قلیل البضاعت معاشر اسلام مطالعه سے محروم هیں - اگرچه ان کے ملي جذبات افراد مخصوصه سے کہیں زاید اور بکار آمد هیں - مگر کم مایگي اون کو اس هادي طریق مستقیم تک پهونچنے میں سنگ راه هے - پس اس جانب آپ کو اپني خاص توجه منعطف فرمانے کي خاص ضرورت هے -

مناسب هوگا که زینت طبع کے لحاظ سے دو قسم کے رساله شایع کیے جائیں : اعلی اور ادنی - اعلی پیمانه کے رساله کو (جو آج کل شایع هوتا هے) انهي لوگوں کے لیے خاص کردیا جاے جو معنوي خوبیوں کے ساتهه صوري محاسن کو بهي پسند کرکے خواهش کریں - اور معمولي کاغذ کے غیر مصور رساله کو غربا اور عوام کے لیے مخصوص کردیا جاے -

مهرباني فرماکر اس راے ناقص میں الهلال کے ناظرین سے استصواب فرما لیجئے - اوس کے بعد آپ کي اور ناظرین الهلال کي آراء عالیه کا انکشاف اور اس جدید طرز عمل کي پسندیدگي اور انتظامات حدیثه کے متعلق اس هلال کي روشني سے' جو بدر کامل هوکر چمکنے والا هے' عامه خلائق کو مستفیض فرمائے -

خیر اندیش محمد مستقیم الدین
آڈیٹر دفتر محاسبي - بهوپال

فهـــرست

زر اعانـــهٔ دولت علیهٔ اسلامیه

—:*:—

(۲۰)

ان الله اشتري من المومنین انفسهم و اموالهم ' بان لهم الجنه

	پائي	آنه	روپیه
ذریعه یوسف حسن خانصاحب جےپور	۰	۰	۱۲۰
به تفصیل ذیل :—			
مولوي معشوق علي صاحب	۰	۰	۷
حسن علي خانصاحب	۰	۰	۱
ب بیگم صاحبه	۰	۱	۱۵
والده منشي یعقوب علي صاحب	۰	۰	۴
مقبول صاحب	۰	۵	۱
دکوه	۰	۰	۱۵
دختر معشوق علیصاحب	۰	۰	۲
مرزا هادي یار بیگ صاحب	۰	۲	۱
مرزا اختر یار بیگ صاحب	۰	۰	۴
والده منشي یوسف علیصاحب	۰	۰	۱
منشي یوسف علیصاحب انسپکٹر	۰	۰	۵
شیخ کلو	۰	۰	۳
امیرا بیوه	۰	۱	۰
مسماة بذو	۳	۰	۰
والده سرفراز الدین صاحب	۰	۲	٦
منشي محمد عاشق علیصاحب	۰	۰	٦
قرباني	۰	۱۱	۷
... صاحب نور باف	۰	۰	۱
بابو نورالدین صاحب	۰	۰	۱
بابو عبد الحمید صاحب	۰	۸	۰
عبدالعزیز صاحب کمپونڈر	۰	۸	۰
وحید الدین خانصاحب افسر	۰	۰	۵
ایک مسافر	۰	۰	۱
خدا بخش باورچي	۰	۰	۱
شیخ عبد الحق صاحب	۰	۳	۲
مرزا عبد العلي صاحب	۰	۰	۱
سید مراد بخش صاحب	۰	۰	۱
شیخ عبد الحق صاحب افسر	۰	۳	۵
شیخ شمس الدین صاحب افسر	۰	[illegible]	
صاحبزاده جناب سید محمد ایوب صاحب	۰	۱۰	۱۵
نبي دادا خان صاحب	۰	۲	
مولا بخش صاحب	۰	۸	۱
مني آرڈر	۰	۴	۱
لفافه	۳	۰	۰
ایم - مراد خانصاحب - امنیر - ناگپور	۹	۸	۷۱
به تفصیل ذیل :—			
عطار مسافر	۰	۰	۱
منگل دیوان	۰	۰	۵
محبت شاه	۰	۸	۰
کریم خان	۰	۰	۱
سید قاسم	۰	۰	۱
محمد اسحاق	۰	۰	۲
نواب تانیخان	۰	۰	۳
نواب سردار خان	۰	۰	۱
شیخ رسول	۰	۸	۰
سید بابا رنگریز	۰	۴	۰
نواب سکندر خان اولی	۰	۰	۲
نواب سکندر خان ثاني	۰	۴	۱
نواب داؤد خان	۰	۰	۲
نوابي	۰	۰	۱
نواب مستي علي خان	۰	۰	۱
نواب نرار خان	۰	۰	۴
شیخ ورير عطار	۰	۰	۵
گلاب خان پنجابي	۰	۰	۱
شیخ لطف قصاب	۰	۰	۲
یعقوب شاه فقیر	۰	۰	۱
امیرن بي	۰	۲	۰

عالــــم اســــلامي

اور

اعــانــة دولــة عليــه

— * —

بالفعل ترکي کے مصائب و محن روزافزوں هو رهے هیں جو بالقوہ تمام مسلمانان عالم کے مصائب و محن کا مقدمہ هے - فی الواقع یہ زمانہ مسلمانوں کے لیے قیامت صغری هے - حالات مذکورہ کے تدارک کے لیے مسلمانوں کي کوشش جاري هے خداوند تعالی اونکے مجاهدات اور مساعي مشکور فرمائے - اگرچہ اسبارہ میں مختلف تدبیرات اور انتظامات عمل میں آرهے هیں اور اُنکا نتیجہ کم و بیش ظاهر هو رها هے مگر ایک امر' جو بظاهر نتیجہ خیز هو سکتا هے ' غالباً اوسکي جانب هنوز توجہ و اعتنا نہیں کی گئي هے وہ امر یہ هے - کہ بہت سے قطعات دنیا میں مسلمان کثرت سے آباد هیں - علاوہ مصر و هندوستان کے جہاں بہت سرگرمي کے ساتھہ اعانت ترکي کا سلسلہ جاري هے بلاد چین و جاوہ و ممالک روس و ترکستان وغیرہ میں کثرت سے مسلمان آباد هیں اور بعض ان مقامات بلکہ اکثر مقامات میں مسلمانوں کے مالي حالت بهي عمدہ هے اور اُن میں همت اور حمیت بهي سني جاتي هے مگر اس آشوب کے زمانہ میں مسلمانان مذکورہ کے جانب سے ترکي کے اعانت کے بارہ میں کوئي صدا سماعت میں نہیں آتي هے - ظاهراً اسکي یہ وجہ معلوم هوتي هے کہ ممالک مذکورہ میں بوجہ فقدان وسایل اخبار و خبر رساني یہ جمود و سکوت پیدا هو رها هے ' وگرنہ غالباً عمدہ نتائج پیدا هوتے - پس مناسب معلوم هوتا هے ' انجمن هلال احمر کے سلسلہ سے وهاں ایسے وفود بهیجے جائیں کہ جو قابل افراد پر مشتمل هوں اور وهاں کے اهل اسلام سکان کي توجہ اعانت ترکي کي جانب برانگیختہ کریں - خواہ وہ اعانت بصورت چندہ هو یا بشکل قرضہ هو' میرے خیال میں ایسي کوشش بہت هي مفید اور کارگر ثابت هوگي خصوصاً قرضہ جات کے بارہ میں بہت زیادہ کامیابي کي امید هے - اسلیے کہ ممالک مذکورہ میں مسلمان عموماً تجارت پیشہ هیں لہذا خصوصاً اونکو معاملہ قرضہ میں بہت دلچسپي هوگي - ایسي استعانت کي کوشش هماري گورنمنٹ کے منشاء کے خلاف بهي نہوگي بلکہ امید کیجاتي هے کہ گورنمنٹ انگریزي کي کانسلہاے متعینہ ممالک مذکورہ اس کام میں هماري مدد بهي کریگي - (حکیم بشیر الدین احمد وارد جہانگیر اباد)

الهــــلال

جاوہ ' ترکستان ' اور بعض بلاد روس سے جنگ طرابلس اور بلقان کے زمانے میں سلطنت عثمانیہ کو ۹ برابر امداد پہنچتي رهي هے ' اور اسکا تذکرہ اخبارات تک بهي پہنچا هے - جنگ طرابلس کے زمانے میں ایک مخیر روسي مسلمان محمد حسین نامي نے نو لاکهہ روپیہ سے براہ راست غازي انور بے کی اعانت کي تهي ' اور اسي زمانے میں الهلال نے اسکي تصویر شائع کی تهي -

جاوہ میں نہایت جابرانہ حکومت هے - مجهے اسمیں شک هے کہ بازادي وهاں چندہ هو سکتا هے یا نہیں ؟

البتہ مسلمانان چین کي نسبت کچهہ معلوم نہیں' بہرحال اب وقت صرف فراهمي چندے میں اپنے تمام قواے عملیہ کو صرف کرنے کا نہیں رها - ضرورت هے کہ ایندہ کے تحفظ کیلیے کوئي راہ اختیار کي جاے - -

اسلام کے عظیم الشان

معبد میں جامعہ اسلامیہ (یونیورستي)

کي

تجــویز اور اسکــي تائیــد

—:○❊○:—

۱۵ - اپریل سنہ ۱۹۱۳ کے روزانہ زمیندار میں شمس العلماء علامہ شبلي نعماني کیطرف سے ایک آرٹیکل شایع هوا هے - جسمیں علامہ موصوف نے مسلمانوں کي موجودہ حالت کا اندازہ فرماتے هوے دردمند دل سے یہ مبارک تجویز پیش کي هے کہ مکہ معظمہ میں ایک جامعہ اسلامیہ قائم کیجاے جسمیں تمام مذهبی اور دنیوي (جن میں علوم جدیدہ بهي شامل هیں) علوم کي اعلی درجہ کي تعلیم هو - محترم ناظرین ! یہ وہ آواز هے جسپر نہ صرف هندوستان بلکہ تمام دنیا کے مسلمانوں کو صداے لبیک بلند کرنا ضروري اور خیر مقدم واجب هے کیونکہ جب اسلامي پبلک کو اس واجب التکریم اور عظیم الشان معبد سے وهي تعلق اور کشش هے جو کاہ و کاہ رباء میں دیکهي جاتي هے تو اس اعلی مقصد کیلیے مکہ معظہ سے بہتر کوئي اور مقام موزوں نہیں هوسکتا -

لیکن ایسي یونیورسٹي قائم هونے میں جہاں یہ دقت هے کہ ترکي گورنمنٹ مشکل سے اجازت دیگي - یہ بهي دقت هے کہ عرب کے دیندار قبائل ایسي یونیورسٹي کیطرف بمشکل متوجہ هونگے - بلکہ اکثر قبائل اس روشن خیالي کو نفرت کي نگاہ سے دیکهینگے اور دهریت کا پیش خیمہ سمجهکر مانوس نہ هونگے اور الفت نہ رکهینگے -

میرے خیال میں دونوں دقتیں رفع هونیکي سہل صورت یہ هے کہ مدرسہ صولتیہ کو ترقي دیکر ایک مکمل اسلامي یونیورسٹي اور عظیم الشان دار العلوم بنایا جاے -

صولتیہ وہ مدرسہ هے' جو ۳۸ - سال سے مرکز اسلام میں قائم هے اور جسکا سنگ بنیاد ایک مرد خدا ' نیک سیرت بزرگ ' دور اندیش (فاضل هند مولانا رحمت الله صاحب مرحوم) نے هندوستان کو خیرباد کہکر' حرم محترم میں بڑي اولو العزمي اور جوش کے ساتھ سنہ ۱۲۹۲ هجري میں اس ارادہ سے رکها کہ اس کے ذریعہ علوم رباني کي اشاعت صحیح اصول اور اعلے پیمانہ پر جاري هو -

مدرسہ نے اپنے باني کي نیک نیتي اور خلوص سے بتدریج اتني ترقي کي کہ وہ جامعہ اسلامیہ بننا چاهتا هے - خود اسکے مہتمم مولانا محمد سعید صاحب سنہ ۱۳۲۹ هجري کي روداد میں تحریر فرماچکے هیں کہ مدرسہ صولتیہ کے شاندار مستقبل کیلئے مسلمانونکو اپني متفقہ کوشش سے کام لینا چاهیے اور جسطرح مسلم یونیورسٹی علیگڈہ کیلئے تمام ملک میں ایک عام تحریک اور جوش پیدا کیا گیا تها اسیطرح ایک مذهبي دار العلوم خاص مرکز اسلام میں قائم کرنیکا ولولہ اور خیال پیدا کیا جاے -

مسلمانوں کو اگر اپنا مذهب عزیز هے اور وہ اپني حالت سنبهالنا چاهتے هیں تو وہ اسوقت اور اس موقعہ کو غنیمت سمجهیں اور یاد رکهیں کہ جس اصلاح کي بنیاد مذهب کے اعظم ترین مقدس مقام پر رکهي جاےگي اسکا اثر تمام اسلامي دنیا پر پڑیگا ' اس اصول پر کاربند هو جاؤ جڑ کو سرسبز رکهنے سے شاخیں همیشہ تروتازہ اور بار آور رہ سکتي هیں -

نام	پائي	آنه	روپيه
شیخ گھرٹو قصاب	•	•	۵
چاند دیوان	•	•	۳
عبد الرحیم عطر فروش	•	۸	•
محمد شاباش	•	•	۲
شیخ بنو عرف ملک جي	•	•	۱
امیر خان	•	•	۱
بنو شاہ فقیر	•	۴	•
شیخ محمود مجاور	•	•	۴
نواب محمد خان	•	•	۵
رمضان دیوان	•	۹	•
وزیر خان	•	•	۳
سکندر قاضي	•	۴	•
عیدو بي (بیوہ) پنجارني	•	•	۱
تاج محمد قصاب	•	•	۲
غفور خان	•	۱	•
محمد اسحاق	•	۱	•
انو شاہ فقیر	•	۲	•
امیر شاہ فقیر	•	۲	•
لالا میاں	•	•	۲
شیخ وھاب	•	•	۱
عثمان خان	•	•	۱
شیخ چھوٹو	•	•	۱
امیر شاہ	•	۸	•
شیخ نعمو قصاب	•	•	۱
محمد مراد خان ھیڈ ماسٹر (ایلچپوري)	•	•	۱
قاضي عبد العزیز	۳	۵	•
مني آرڈر خرچ	٦	۱۲	•
محمد قاسم صاحب مختار	•	•	۳
معین الدین احمد صاحب قدوائي ندوي رکھاپور	•	۱۲	۴
احمد سعید صاحب - افضل گڈہ بجنور	•	•	۵۲
به تفصیل ذیل :—			
پنچائت چھاپہ گران مانیاوالا	۳	۱۱	۲۰
چھوٹے جھوجه	•	•	۱
قیمت کھال قرباني از شیخ نبي و حسین بخش	•	•	۹
قیمت کھال قرباني از فیض محمد و ملا حسین بخش	•	۴	٦
قیمت کھال شیخ نبي و حسین بخش	•	۸	۵
کریم الله جھوجه	•	۲	•
الله دیا	•	۴	•
نبي بخش	•	۴	•
غني	•	۲	•
مرکھا گھوسي	•	•	۱
بھوري	•	۴	•
محب الله جھوجه	•	٦	•
نیاز الله مستري	•	۴	•
غلام نبي	•	۴	•
علي بخش دوکاندار	•	۸	•
چھجو دھلوي	•	۸	•
عبد الله دھلوي	•	•	۱
مولی بخش درزي	•	۲	•
منشي فصیح الدین	•	•	۱
چھجن خان ضلعدار	•	•	۱
منشي عزیز الحق	•	•	۱

نام	پائي	آنه	روپيه
محمد ظھور	•	•	۱
جاني میان	•	٦	•
رحمت الله ولد کریم الله	•	•	۱
محمد عیاض خانصاحب - دھامپور - بجنور	•	•	۲۵
امام خاں - بھوپه - مظفرنگر	۹	۱۰	۳۹
ایک بزرگ از امروھه بذریعه اسٹامپ	٦	۵	•
نواب ان - پي - اچھن خانصاحب - از کاں برھما	•	•	۲۰
مولوي شفیع الله صاحب ارہ	•	•	۵
محمد امیر الدین ابو ظفر صاحب دھاروري بمبئي	•	•	۲۵
حکیم عبد الرزاق صاحب صادقپوري	•	•	۱۳

اشتہـــــار

زیر دفعـــه ۸۲ ضابطـــه دیواني

بعدالت جناب منصف صاحب درجه دوم مقام ڈیرا اسماعیل خاں

ٹھاکر رام ولد پوکھا داس ذات کھانچو سکنه تحصیل کلانچي -

مدعي بنام پہلوان و شادي ولدان سلطان نا بالغان مدعا علیه

مقدمه مسمات جنتي والدہ خود سکنه ممبر از کنڈل دیہه نمبر ۳ -

دعوے ضلع حیدرآباد بخانهٔ جہان خاں پنشنر دفعدار -

مقدمه مندرجه صدر سے مسمی پہلوان وشادي ولدان سلطان نا بالغان بر برھي -

مدعا علیه مسمات جنتي والدہ خود سکنه ممبر از کنڈل دیہه نمبر ۳ دیدہ دانسته تعمیل سمن سے روپوش پھرتا ھے اسلئے بذریعه اجراء اشتہار ھذا مشتہر کیا جاتا ھے که اگر مدعا علیه مذکور نے بتاریخ پیشي ۳ - مي سنه ۱۹۱۳ حاضر عدالت ھذا ھوکر جوابدھي مقدمه کي نکي تو اوسکي نسبت کار روائي یکطرفه عمل میں آویگي -

آج بتاریخ ۱۶ اپریل ھماري دستخط اور مہر عدالت سے جاري کیا گیا ،

اشتہـــــار

زیر دفعه ۸۲ ضابطه دیواني

بعدالت جناب منصف صاحب درجه دوم مقام ڈیرہ اسماعیل خاں

ٹھاکر رام ولد پوکھا داس ذات کھانچو سکنه تحصیل کلانچي -

مدعي بنام جہان خاں ولد موسی خاں -

مدعا علیه ذات سمرو سکنه ممبر از کنڈل دیہه نمبر ۳ ضلع حیدرآباد سندہ دفعدار پنشنر دعوے ۶۴ بروے تمسک

مقدمه مندرجه صدر سے مسمي جہان خاں ولد موسی خاں ذات سمرا سکنه جورہ کنڈل دیہه نمبر ۳ ضلع حیدرآباد سندہ -

مدعا علیه دیدہ دانسته تعمیل سمن سے روپوش پھرتا ھے اسلیے بذریعه اجراے اشتہار ھذا مشتہر کیا جاتا ھے که اگر مدعا علیه مذکور نے بتاریخ پیشي ۳ - مئي سنه ۱۹۱۳ حاضر عدالت ھذا ھوکر جوابدھي مقدمه کي نکي - تو اوسکي نسبت کارروائي یکطرفه عمل میں آویگي -

آج بتاریخ ۱۶ - اپریل ھماري دستخط اور مہر عدالت سے جاري کیا گیا ، -

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. PBLG. HOUSE 7/1 MCLEOD STREET CALCUTTA

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین — القرآن الحکیم

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

میر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۱۸ — کلکتہ: چہار شنبہ ۲۹ جمادی الاولی ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۲

Calcutta : Wednesday, May 7, 1913.

قیمت فی پرچہ

ساڑھے تین آنہ

نحن انصار الله

— * —

ان صلاتي و نسكي و محياي و مماتي لله رب العالمين ، لا شريک له ، بذالک امرت و انا اول المسلمين (۲ : ۱۲۶)

ميري عبادت، ميري قرباني ، ميرا جينا ، ميرا مرنا، غرضکه ميري هر چيز صرف الله رب العالمين هي کيليے هے -

اسي قرباني کا مجکو حکم ديا گيا هے اور ميں مسلمانوں ميں پهلا " مسلم " هوں !

نام

پيشه

عمر

پته

نحن انصار الله

— * —

ان صلاتي و نسكي و محياي و مماتي لله رب العالمين ، لا شريک له ، بذالک امرت و انا اول المسلمين (۲ : ۱۲۶)

ميري عبادت، ميري قرباني ، ميرا جينا ، ميرا مرنا، غرضکه ميري هر چيز صرف الله رب العالمين هي کيليے هے -

اسي قرباني کا مجکو حکم ديا گيا هے اور ميں مسلمانوں ميں پهلا " مسلم " هوں !

نام

پيشه

عمر

پته

نحن انصار الله

— * —

ان صلاتي و نسكي و محياي و مماتي لله رب العالمين ، لا شريک له ، بذالک امرت و انا اول المسلمين (۲ : ۱۲۶)

ميري عبادت ، ميري قرباني ، ميرا جينا ، ميرا مرنا، غرضکه ميري هر چيز صرف الله رب العالمين هی کيليے هے -

اسي قرباني کا مجکو حکم ديا گيا هے اور ميں مسلمانوں ميں پهلا " مسلم " هوں !

پيشه

عمر

نحن انصار الله

— * —

ان صلاتي و نسكي و محياي و مماتي لله رب العالمين ، لا شريک له ، بذالک امرت و انا اول المسلمين (۲ : ۱۲۶)

ميري عبادت ، ميري قرباني ، ميرا جينا ، ميرا مرنا، غرضکه ميري هر چيز صرف الله رب العالمين هي کيليے هے -

اسي قرباني کا مجکو حکم ديا گيا هے اور ميں مسلمانوں ميں پهلا " مسلم " هوں !

پيشه

اطلاع

(۱) اگر کسي صاحب کے پاس کوئي پرچه نه پہنچے' تو تاریخ اشاعت سے دو هفته کے اندر اطلاع دیں' ورنه بعد کو فی پرچه چار آنے کے حساب سے قیمت لي جائیگي -

(۲) اگر کسي صاحب کو ایک یا دو ماہ کے لئے پته کي تبدیلي کي ضرورت هو تو مقامي ڈاکخانه سے بندوبست کرلیں' اور اگر تین یا تین ماہ سے زیادہ عرصه کے لئے تبدیل کرانا هو تو دفتر کو ایک هفته پیشتر اطلاع دیں -

(۳) نمونے کے پرچه کے لئے چار آنه کے ٹکٹ آنے چاهیں یا پانچ آنے کے ري - پي کي اجازت -

(۴) نام و پته خاصکر ڈاکخانه کا نام همیشه خوش خط لکھیے -

(۵) خط و کتابت میں خریداري نمبر کا حواله ضرور دیں -

(۶) مني آڈر روانه کرتے وقت کوپن پر نام' پورا پته' رقم' اور نمبر خریداري (اگر کوئي هو) ضرور درج کریں -

نوٹ — مندرجه بالا شرائط کي عدم تعمیلي کي حالت میں دفتر جواب سے معذور هے اور اس وجه سے اگر کوئي پرچه یا پرچے ضائع هوجائیں تو دفتر اسکے لئے ذمه دار نه هوگا -

(منیجر)

شـــرح اجـــرت اشتـــهـــارات

—*—

میعاد اشتہار	فی صفحه	في کالم	نصف کالم	نصف کالم سے کم
ایک هفته ایک مرتبه کے لئے	۱۵ روپیه	۱۰ روپیه	۷½ روپیه	۸ آنه في مربع انچ
ایک ماہ چار مرتبه "	۵۰ "	۳۰ "	۲۰ "	۷ آنه " " "
تین ماہ ۱۳ " "	۱۲۵ "	۷۵ "	۴۵ "	۹ آنه " " "
چھه ماہ ۲۶ " "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۷۵ "	۵ آنه " " "
ایک سال ۵۲ " "	۳۰۰ "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۴ آنه " " "

(۱) ٹائیٹل پیج کے پہلے صفحه کے لیے کوئي اشتہار نہیں لیا جائیگا - اسکے علاوہ ۳ صفحوں پر اشتہارات کو جگه دیجائیگي -

(۲) مختصر اشتہارات اگر رساله کے اندر جگه نکال کر دیے جائیں تو خاص طور پر نمایاں رهیں گے لیکن انکی اجرت عام اجرت اشتہارات سے پچاس فیصدي زائد هوگي -

(۳) همارے کارخانه میں بلاک بھي طیار هوتے هیں جسکي قیمت ۸ آنه في مربع انچ هے - چھاپنے کے بعد وہ بلاک پھر صاحب اشتہار کو واپس کردیا جایگا اور همیشه انکے لئے کارآمد هوگا -

شرائـــط

(۱) اسکے لئے هم مجبور نہیں هیں که آپکي فرمایش کے مطـــابق آپکو جگه دیں' البته حتي الامکان کوشش کي جاے گي -

(۲) ایک سال کے لئے اشتہار دینے والوں کو زیادہ سے زیادہ ۴ اقساط میں' چھه ماہ کے لئے ۲ اقساط میں' اور سه ماهي کے لئے ۳ اقساط میں قیمت ادا کرني هوگي اس سے کم میعاد کے لئے اجرت پیشگي همیشه لي جائیگي اور وہ کسي حالت میں پھر واپس نهوگي -

(۳) منیجر کو اختیار هوگا که وہ جب چاهے کسي اشتہار کي اشاعت روک دے' اس صورت میں بقیه اجرت کا روپیه واپس کردیا جاے گا -

(۴) هر اُس چیز کا جو جوے کے اقسام میں داخل هو' تمام منشي مشروبات کا' فحش امراض کي دواؤنکا اور هر وہ اشتہار جسکي اشاعت سے پبلک کے اخلاقي و مالي نقصان کا ادنی شبهه بھي دفتر کو پیدا هو' کسي حالت میں شائع نہیں کیا جاے گا -

نوٹ — کوئي صاحب رعایت کے لئے درخواست کي زحمت گوارا نه فرمائیں - شرح اجرت یا شرائط میں کسي قسم کا رد و بدل ممکن نہیں -

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين — القرآن الحكيم

AL-HILAL

Proprieto & Chief Editor:

Abul Kalam Azad.

7-1 McLeod street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL-HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

ایک هفته وار مصور رساله

مدیر مسئول و محرر خصوصی.

ابو الکلام آزاد الدهلوی

مقام اشاعت

٧ - ١ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکته

عنوان تلغراف

« الهلال »

قیمت

سالانه ٨ روپیه

ششماهی ٤ روپیه ١٢ آنه

نمبر ١٨ — کلکته : چهار شنبه ٢٩ جمادی الاولی ١٣٣١ هجری — جلد ٢

Calcutta : Wednesday, May 7, 1913.

فهرست

— * —

تصاویر

— * —

شذرات

—:○*○:—

شمس العلماء مولانا شبلي نعماني

اور

مسئلهٔ " الندوه "

(٣)

گذشته نمبر کا خلاصهٔ تحریر' امید هے که قارئین الهلال کے ذهن میں محفوظ هوگا - اس عرصے میں بکثرت خطوط ادارهٔ الهلال میں پهنچے ' اور انکا سلسله برابر جاري هے - ان خطوط کے مطالعه سے معلوم هوتا هے که الحمد لله ملک میں ارباب فهم و ادراک ' اور صاحبان عقل و بصیرت کي ایک جماعت موجود هے ' جو هر آواز کو اسکي اصلي جگهه دینے کي پوري استعداد رکهتی هے ' اور اگر حقیقت کهولکر سامنے رکهدي جاے ' تو اسکے استقبال کیلیے طیار هے - ان خطوط میں اس عاجز کي نسبت جس حسن ظن کریمانه کا اظهار کیا گیا هے ' انکے لیے حق تعالے کا شکرگذار هے ' اور مستدعي هے که اسکے لیے استقامت و معیة حق و صداقت کي توفیق بخشي کی دعا فرمائیں ' که اصل مقصود و مطلوب یهي هے ' و باقي همه هیچ !

ان خطوط میں سخت اصرار کیا گیا هے که انهیں بجنسه شائع کردیا جاے ' لیکن میں بادب خواستگار معافي هوں که اول تو الهلال کي گنجایش محدود ' پهر زیاده اهم مقصد بالفعل پیش نظر ' اسلیے سر دست انکي اشاعت سے مجبور هوں - الا بعض اشد ضروري مکاتیب که انکي اشاعت ناگزیر و مفید مات هو -

* * *

بسلسلهٔ اشاعت گذشته اس واقعه کے چند پهلو اور باقي رهگئے هیں :

۳۰ - اپریل کو ریوٹر نے اطلاع دی که بین القومی حالت کی بابت سفراء دول میں نہایت اہم گفتگو ہو رہی ہے - دفتر خارجیہ میں سفیر روسی، مبعوث جبلی، اور مسٹر بارچ باہم ملے اور اعلان کیا گیا که دول کے نام جبل اسود کا جواب پیش ہوگیا ہے -

یکم مئی تک اطالیہ کی پالیسی ایک راز سربستہ تھی - وائنا میں کونٹ وان بر چٹولڈ نے اطالی سفیر سے ایک طویل ملاقات کی - وائنا کے اخبارات نے یہ مشورہ دیا تھا که آسٹریا، سقوطری کی طرف بڑھے، اور اطالیا جنوب البانیہ پر قبضہ کرلے -

اطالیا کے نیم سرکاری اخبار ٹریبونا نے ایک مضمون لکھا، جسمیں یہ خیال ظاہر کیا ہے که اطالیا آسٹریا کو تنہا مسئلہ البانیہ طے کرنے نہ دیگی، بلکہ خود بھی اسمیں حصہ لیگی -

تخلیۂ سقوطری

روس نے جبل اسود سے نہایت سخت الفاظ میں سقوطری کے فوری تخلیہ کا مطالبہ کیا اور اسے متنبہ کیا که اس سرکشی سے وہ اپنی بربادی کا سامان کر رہا ہے - اس مطالبہ کے بعد یکم مئی کی صبح کو جبل اسود نے غیر متوقعہ طور پر جواب پیش کیا - جواب میں ظاہر کیا گیا ہے که دول نے ناطرفداری توڑدی ہے - جبل اسود دول کا مقابلہ کرنا نہیں چاہتا، بلکہ انصاف چاہتا ہے - جواب میں یہ بھی ظاہر کیا گیا تھا که بالمعاوضہ تخلیہ سقوطری منظور ہے - پھر شام کو سفراء دول کی سر ایڈورڈ گرے سے ڈیڑھ گھنٹہ تک صحبت رہی - اس صحبت میں اس مراسلہ پر بھی بحث کی گئی - آسٹروی سفیر کو اصرار تھا که تخلیہ فوری اور غیر مشروط ہو، لیکن دیگر سفراء کو زیادہ اصرار نہ تھا -

۲ - مئی کو شاہنشاہ آسٹریا نے شاہنشاہی مجلس کا ایک غیر معمولی جلسہ کیا - جلسہ میں آسٹریا اور ہنگری کے وزراء اعظم اور نائب وزیر بھی مدعو کیے گئے تھے - آسٹروی وزیر جنگ نے مجلس مدعو کی، جسمیں موجودہ حالت کو بالاستیعاب بیان کیا - اس مجلس نے فوجی کارروائی کو پسند کیا -

ٹریبونا نے ایک مضمون میں لکھا ہے که اگر آسٹریا نے البانیہ میں فوجی کارروائی شروع کی، اور اطالیا سے شرکت کی درخواست کی گئی، تو وہ ضرور حصہ لیگی - محکمہ جنگ کو حکم دیدیا گیا ہے که ضروری فوج تیار رکھے - ایک ڈویژن کافی سمجھا گیا ہے - وائنا کے اخبارات لکھ رہے ہیں که اطالیا اور آسٹریا کی کارروائی کے اصولی امور طے پاگئے ہیں -

ہرزگونیا اور بوسینا میں فوجی قانون نافذ کیا گیا ہے - وجہ یہ بیان کی گئی که اہل ہرزگونیا اور بوسینیا جبل اسود کے ساتھہ عملی طور پر ہمدرد ہوچلے تھے -

۴ - مئی کو ریوٹر کو معلوم ہوا تھا که مجلس جنگ نے، جسکا صدر خود شاہ نکولس تھا، فیصلہ کیا ہے که تخلیۂ سقوطری کی بابت دول کے مطالبہ کو منظور کرلیا جاے - ۵ - مئی کو ریوٹر تار دیتا ہے که شاہ نے دول کو باقاعدہ طور پر اطلاع دی ہے که اس نے معاملۂ سقوطری دول کے ہاتھہ میں رکھدیا - مجلس تاج کا فیصلہ چونکہ حکومت کی راے سے مختلف ہے، اسلیے وزارت مستعفی ہوگئی ہے -

اسی تاریخ کے سٹنجی کے تار میں بیان کیا گیا ہے که مسئلۂ تخلیۂ سقوطری پارلیمنٹ کی اس غیر معمولی نشست کے سامنے پیش کیا جائیگا، جو ۸ - ماہ حال کو مدعو کی گئی ہے - وائنا میں یہ تجویز مزید دقت حاصل کرنے اور ترمیم کی ذلت کم کرنے کے لیے بطور ایک نمایشی جنگ کے خیال کی جا رہی ہے -

صلح

حسب تلغرافات عمومیہ فریقین نے مداخلت کو منظور کرلیا ہے - وکلاء صلح کے لیے پھر لندن تجویز ہوا - دولت عثمانیہ کے وکلاء عثمان نظامی پاشا اور بٹیزیریا آفندی، اور مشیر قانونی رشید بے قرار پائے ہیں - حقی پاشا، توفیق پاشا، اور حسین حلمی پاشا نے شرکت منظور نہیں کی - وکلاء عثمانی مع مشیر قانونی ۶ - کو روانہ ہونگے - اس خیال سے که گفتگو زیادہ طول نہ کھینچے دول گفتگو کے متعلق چند اصولی امور کا مسودہ پیش کرینگی جب اس مسودہ پر دستخط ہو جائینگے تو پھر متخاصمین میں گفتگو شروع ہوگی -

باب عالی کی کامیابی

ہمارا خیال تھا که مسئلۂ اسعد پاشا موجودہ عثمانی حکومت کی سیاسی شطرنج بازی کا ایک حیرت انگیز اور ستایش طلب کارنامہ ہے، کیونکہ اگر البانیا کی خود مختار حکومت اسی اصول پر قائم ہو، جس پر یورپ کی نصرانی سلطنتیں قائم کرنا چاہتی ہیں، تو اسکے یہ معنی ہونگے که جسم اسلام کا یہ ٹکڑا اسطرح علحدہ کرلیا جاے که پھر کبھی بھی نہ ملسکے، اور اتنا ہی نہیں، بلکہ اسکے آثار باقیہ بھی مٹادیے جائیں !

گذشتہ اشاعت میں ہم نے اس خیال کی طرف مختصراً اشارہ کیا تھا، لیکن اس ہفتے کی خبروں سے اس خیال کی غیر معمولی طور پر تصدیق ہو رہی ہے - فالحمد للہ علی ذلک -

یکم مئی کا تار ہے که " اسعد پاشا کی درخواست رسد و نقد کے جواب میں باب عالی نے تار دیا ہے که وہ بیروت روانہ ہو جاے - اگر بین القومی ناکہ بندی حائل ہو، تو پھر ویلونا کا رخ کرے - باب عالی ویلونا میں رسد اور نقد بھیجدے گا -

۲ - مئی کا تار ہے : " اسعد پاشا نے زیر سیادت سلطان المعظم اپنے مسقط الراس ٹیرانا میں حکومت قائم کرلی ہے اور علم ہلال بلند کردیا ہے " اس تار کے بعد غالباً اس راے میں شک کی گنجایش نہیں، جو ہم نے شرکت باب عالی کی بابت گذشتہ اشاعت میں ظاہر کی تھی - ہم نے اسکی نسبت متعدد تار تحقیق حال کیلیے ٹرکی بھی روانہ کیے ہیں -

البانیا

البانیا کے قیام حکومت کی خبر ابھی آپ پڑھچکے ہیں - اسکے علاوہ حسب ذیل خبریں اور وصول ہوئی ہیں :-

۲ - مئی کا تار ہے که اسعد پاشا نے سرویا سے فرمایش کی ہے که ڈربی ریزو اسکو دیدے - اس کے جواب میں سرویا نے اسوقت تک تعمیل فرمایش سے انکار کردیا ہے، جب تک که اسعد پاشا سقوطری کو بالکل خالی نہ کردیگا -

۳ - مئی کو قسطنطنیہ کے ایک تار میں بیان کیا گیا ہے که مسلمان مہاجرین البانیا اپنے گھروں کو واپس جا رہے ہیں - عثمانی مبعوثین البانیا بھی واپس جانے والے ہیں، کیونکہ انکو امید ہے که وہ قومی مجلس میں منتخب ہوسکیں گے -

پیرس کے ۴ - مئی کے تار میں بیان کیا گیا ہے که الیسر کی سب سے آخری خبروں سے معلوم ہوتا ہے که جمعہ کے دن ڈرریزو کے قریب جاوید پاشا (جو خلیج البانیا میں سرویں کی مقاومت کر رہے تھے، اور جنکے متعلق مشہور کردیا گیا تھا که انھوں نے مع ۱۵ - ہزار فوج کے سرویں کے آگے ہتیار ڈالدیے) اور اسعد پاشا میں ایک خونریز معرکہ ہوا، جو کئی گھنٹے تک ہوتا رہا بالآخر جاوید پاشا کو شکست ہوئی اور فوج پریشان ہوکے بھاگ گئی -

[بقیہ کے لیے صفحہ ۳ ملاحظہ ہو]

(۱) مضامین میں دیگر جزئی حالات جو بیان کیے گئے ھیں' وہ بھی صحیح ھیں یا نہیں ؟

(۲) جبکہ مولوی عبد الکریم صاحب کی نسبت ایک یا دو ھفتے کی معطلی کا فیصلہ جلسۂ انتظامیہ نے منسوخ کر دیا تھا تو یہ چھہ ماہ کی سزا پھر کیوں بخوشی و خرمی ' بغیر کسی انکار و عذر کے دیدی گئی ؟ جن لوگوں سے مولانا شبلی نے بجبر و اکراہ عالم تقیۂ و نفاق میں سزا دلوائی تھی' وہ تو اب آزاد تھے' اور سزا کی منسوخی اسپر شاهد ہے کہ اب مولانا شبلی کا تسلط و استبداد باقی نہیں رہا تھا - حتی کہ انہیں معافی مانگنے کیلیے کہا گیا تھا - پھر یہ کیونکر ھوا کہ بیچارے مولوی عبد الکریم کو گرگ تسلط کے منہ سے نکالکر تیغ قصاب کے پنجے میں ڈالدیا گیا' اور چند یوم کی سزا کی جگہہ نصف سال کی دفعہ لگا دی ؟

کیا ڈپٹی کمشنر صاحب نے خود اسکی اطلاع دی ' یا بعض لوگ اس بارے میں خود ھی انکے پاس دوڑے ھوے گئے اور اس سزا ؤ عقوبت تعزیری کا ھدیۂ مبارک ' نقیہ دار العلوم کیلیے اپنے ساتھہ لاے ؟ اگر گئے تو وہ کون لوگ تھے ؟

(۳) جبکہ خود ارکان ندوہ کی قرار دی ھوئی سزا کو منسوخ کر دیا گیا ' حالانکہ وہ مدرسہ کا اندرونی معاملہ تھا ' تو پھر اب محض ڈپٹی کمشنر صاحب کے احکام مستبدہ سے چھہ ماہ کی سزا دینا ' کیا معنی رکھتا ھے ؟ کیا یہ کہ مولوی عبد الکریم صاحب کو ایک ھفتے کی خود اپنی دی ھوئی سزا سے بچاکر' چھہ ماہ کی سرکاری سزا دلا دی جاے ؟

مجھکو جو اطلاع اس بارے میں مراسلۂ علی گڈہ سے ملی ھے ' اور جسکی تصدیق خواجہ رشید الدین صاحب رئیس لکھنو کی مراسلت سے ھوتی ھے (جو اس ھفتے درج رسالہ کی گئی ھے ' اور جسکی نسبت میں اپنی راے آخر مراسلہ میں ظاهر کرونگا) اور جو اُس وقت تک صحیح اور معتبر سمجھی جاے گی ' جب تک کہ ارکان ندوہ ' اور شرکاء کار اسکی کوئی باقاعدہ تغلیط نہ کریں ' وہ حسب ذیل ھے :

مجلس ارکان خمسۂ اولی کے بعد اس کار روائی کی مولانا عبد الحی نے تمام ارکان کو حسب قاعدہ اطلاع دی ' اور ۹ - مارچ کو مجلس انتظامیہ کا جلسہ منعقد ھوا -

اسمیں بعد مباحثہ و تحریک و ترمیم و مخالفت ' بالآخر یہ طے پا یا کہ " جو کار روائی پانچ حضرات کی مجلس نے' نیز معتمد دار العلوم نے کی تھی ' وہ کالعدم سمجھی جاے "

اس کار روائی کا یہ نتیجہ ھوا کہ اسی جلسہ میں منشی احتشام علی ' مولانا سید عبد الحی ' اور مولانا حبیب الرحمن صاحب شروانی ندوہ کے عہدے اور ممبری سے مستعفی ھوگئے -

اب سوال یہ ھے کہ جو مضامین اس معاملے کی نسبت لکھے گئے' ان میں یہ ٹکڑہ کیوں حذف کر دیا گیا ؟

منشی اعجاز علی جنہوں نے اس بارے میں مضمون لکھا ھے' منشی احتشام علی کے بھائی ھیں ' یا شاید کوئی اور تعلق ھے مگر قریبی عزیز ضرور ھیں - تعجب ھے کہ وہ اپنے گھر کے ایک واقعہ پر روشنی ڈالنے سے کیوں قاصر رھے ؟

اگر یہ تمام کار روائی جو مولوی عبد الکریم کے ساتھہ کی گئی' صرف مولانا شبلی ھی کے تسلط کا نتیجہ تھی ' اور منشی احتشام علی ' مولوی سید عبد الحی ' اور مولوی عبد الباری صاحب محض بالجبر شریک ھوگئے تھے' تو سوال یہ ھے کہ منسوخی کے بعد منشی احتشام علی اور مولانا عبد الحی کو کیوں اسقدر صدمۂ شدید پہنچا' کہ اعتراض و مخالفت ھی نہیں ' بلکہ ندوہ کی ممبری ھی سے مستعفی ھوگئے ' اور ایک ایسی جماعت سے رسم و راہ رکھنا بھی انہیں گوارا نہوا ' جو مولوی عبد الکریم مصنف مضمون جہاد کی سزا کو منسوخ کرے ؟

یہ امر صاف ظاهر کر رھا ھے کہ اس واقعہ سے ان تمام حضرات کو کس درجہ تعلق تھا ' کیونکہ اگر تعلق نہوتا ' تو پھر خلفشار و منسوخی کے بعد مستعفی کیوں ھو جاتے ؟

البتہ مولانا حبیب الرحمن صاحب کا مستعفی ھونا بالکل ایک علحدہ اور بے تعلق معاملہ ھے - کیونکہ وہ پہلی کار روائی میں شریک نہ تھے ' جسکی منسوخی کا انپر اثر پڑتا - انکے مستعفی ھوجانے کیلیے وجوہ و اسباب ھونگے ' جو معلوم نہیں -

اس بحث کا سب سے زیادہ تماشا طلب حصہ یہ ھے کہ اگر یہ مضامین واقعی حریت پسندی' صداقت فرمائی ' اور جہاد دوستی کی وجہ سے لکھے گئے ھیں (اور اگر ایسا ھو تو تمام ملک جانتا ھے کہ یہ عین نتیجہ و منشاء دعوت یک سالۂ الہلال ھے) تو کیا سبب ھے کہ منشی اعجاز علی کار روائی کرنے والی مجلس کے صرف ایک رکن کی مخالفت میں تو اس درجہ سرگرم جہاد فی سبیل اللہ ھیں ' اور باقی چار ممبروں کا ' جنمیں ایک خود انکا بھائی ھے ' ذکر تک نہیں کرتے ؟ ازادی راے اور معیۂ صداقت کا ایما تو یہ ھے کہ انکو سب سے پہلے پوری مجلس کی کارروائی پر اعتراض کرنا تھا - پھر چونکہ مولانا شبلی بھی اسمیں شریک تھے' اُن پر بھی کرنا تھا - اور ساتھہ ھی اپنے گھر کی بھی خبر لینی تھی - علی الخصوص منشی احتشام علی صاحب سے پوچھنا تھا کہ "بابا ! تم جو اس کار روائی میں شریک مساوی تھے ' اور تم کو اس کار روائی کی منسوخی کا اسدرجہ غم تھا ' کہ تم نے اپنا استعفا پیش کردیا تھا ' اور تم جو ڈپٹی کمشنر سے بمعیت مولوی خلیل الرحمن صاحب سہارنپوری جا کر ملاقات کرتے ھو' اور حکم سزاے شش ماھہ لیکر واپس ھوتے ھو' بتلاؤ کہ اِن واقعات کو مطلوبہ حریۃ و حق طلبی' اور حکم جہاد و قتال فی سبیل اللہ سے اب میں کیونکر تطبیق دوں ؟ "

لیکن میں جانتا ھوں کہ ایسا ھونا ممکن نہ تھا - غلامی ھو یا حریت ' بندگان اغراض و اھوا نے انہیں اپنے مقاصد ردیہ کیلیے ایک آلہ بنا لیا ھے - ایسوں کی نہ غلامی موجب تاسف ھوتی ھے اور نہ ادعاء حریت موجب مسرت - یہ مقامات دوسرے ھیں -

شاید مجھسے زیادہ منشی اعجاز علی کا کوئی مداح نہوتا اگر وہ اس معاملے میں فرض حق گوئی ادا کرتے - جہاں شخصی تعلقات و عداوت کا قدم آیا ' وھاں ایک لمحہ کے لیے بھی سچائی نہیں ٹہر سکتی - یا تو چپ رھو کہ بہتوں کی خاموشی انکے بولنے سے اچھی ھے ' یا بولو تو اپنے تعلقات اور عزیز داریوں کی زنجیر کو توڑدو' اور اپنے دل کو شخصی مقاصد فاسدہ سے پاک کردو -

هفته جنگ

آسٹریا کی " آزادانہ کار روائی " کے فیصلے نے تمام یورپ میں عالمگیر اضطراب پیدا کردیا ھے ' اور گو لندن میں اسکی سرکاری طور پر تصدیق نہیں کی گئی تھی ' مگر بازاروں کی حالت خراب ھونے لگی ھے -

۳۰ - اپریل کو ریوٹر کے تار کا مفاد یہ تھا کہ آسٹریا اور جبل اسود' دونوں سرحدوں پر فوجیں جمع کررھی ھیں' انٹی ویری میں اسوقت ۱۰ - ہزار جبلی فوج موجود ھے اور مزید فوج آرھی ھے -

مطالبۂ دول کے تحریری جواب میں جبل اسود نے یہ اعلان کیا تھا کہ آخری جواب وہ اسوقت تک نہیں دیگا' جب تک کہ یونانیوں کی عید الستر ختم نہ ھوجائے گی -

۲۹ - جمادی الاولی ۱۳۳۱ ہجری

—:*:—

حـــول ادرنـــه

—*—

افکار و نتائج

—*—

انجمن اتحاد و ترقي - انقلاب وزارت - صلح و جنـگ - دفاع ادرنه - و نظر به مستقبل -

—*—

(۱)

—*—

مصائب و حوادث کا نزول انساني آراء و معتقدات کیلیے سب سے بڑي آزمایش هے - اور انسان کے اعتقاد کا شرف و احترام صرف اس میں مضمر هے که ناگهاني حوادث کے ظهور کے وقت اسکے استقلال فکر' و قوت قیام راے کا حال کیا تها ؟

پهر کتنے کمزور دماغ هیں ' جو مدتوں کے نشو و نما یفته اعتقاد کو صرصر حوادث کے ایک جهونکے پر قربان کردیتے هیں' اور کتني ضعیف القلب هستیاں هیں' جو اپني راے کي قیمت ایک صداے رعد' اور ایک اضطراب برق کي ارزش مرعوبیت سے زیادہ ثابت نہیں کرسکتیں ؟

لیکن في الحقیقت یه انسان کي سب سے بڑي کمزوري هے - انساني راہ و اعتقاد کے شرف کو اس سے بہت اونچا هونا چاهیے که اسکا استقلال حوادث و مصائب کے مقابلے سے عاجز هو' اور اپنے هستي قیام و تغیرات کي رو پر چهوڑ دے - دنیا میں حوادث سے چارہ نہیں' پهر اگر تم نے اپني راے کي زندگي کا سررشتۂ حیات و ممات ان کے هاتهوں میں دیدیا ' تو اسکے یه معني هیں که خود تمهارے پاس کوئي روح فکر و ذهن نہیں - هر لمحے میں تمهاري رائیں فنا هونگي' اور هر دقیقے کے اندر انکے جنازے اٹهیں گے !

پهر یه دنیا کی عظیم الشان هستي' یعنے انسان کي راے نہیں ' بلکه حیات حیواني کے وہ ابتدائي نمونے هیں' جو هوا کي ایک جنبش سے مرتے ' اور رطوبت کے ایک قطرے سے پیدا هوتے رهتے هیں-

* * *

البته استقلال فکر' اور جمود راے میں فرق کرنا چاهیے - تمهاري راے اور اعتقاد کو مستقل اور محکم هونا چاهیے ' لیکن جامد و غیر نشو پذیر نہیں هونا چاهیے - دنیا کي هر مادي و غیر مادي شے پر قانون ارتقا جاري هے ' پس تمهاري راے اور عقیدے کو بهي ترقي کرنا چاهیے - ترقي سے مقصود یه هے که غلطیوں اور ضلالتوں سے نکلے' اور حق و حقیقت کی طرف متصاعد هو - وہ هر اس تغیر و انقلاب کیلیے بالکل مستعد رهے' جو حق کے ظهور و کشف سے اسپر طاري هو' اور جب ظهور صداقت کي تلوار اٹهے' تو خود اپنے تئیں زخمي هونے کیلیے پیش کر دے ! !

اعتقـادات و آراء میں یه تغیـر' جو قبول حق اور سماع صداقت سے هوتا هے ' دراصل استقلال و استحکام فکر کا منافي نہیں هے' بلکه اسکا ارتقا اور نشو و نما هے -

پس ضرور هے که رایوں میں جمود' اور سماع حق و تلاش صدق سے اعراض نهو' لیکن اسکے ساتهه هي استقلال و قیام میں تزلزل بهی نهونا چاهیے - وہ ایک ایسي قوت هو که حق کے مقابلے کے سوا ' دنیا کا کوئي حادثه ' اور کوئي سخت سے سخت قوت بهي اسکو شکست نه دیسکے -

* * *

سقوط ادرنه اور تسلیم سقوطري (۱) کے واقعه نے جو فوري اور ناگهاني اثر قلوب و افکار پر ڈالا هے ' میں سمجهتا هوں که استقلال راے اور استقامت فکر کے نقطۂ بحث کو پیش نظر رکهکر' انپر ایک نظر ڈالني چاهیے -

سب سے پہلا اثر تو وہ مایوسي کي گهٹا تهي ' جس کو میں نے تقریبا هر طرف محیط پایا ' اور میرا دل بہت غمگیں هوا ' جب میں نے آنسوونکي چادر هٹا کر دیکها ' که جو لوگ دنیا میں صرف امید کیلیے پیدا هوے هیں ' وہ بدبختانه مایوسی سے مغلوب هو رهے هیں' حالانکه : و من یقنط من رحمته الا الضالون ؟

باني ادرنـــه : شهنشاہ اڈریا نو-

اسي روماني شهنشاہ نے ایڈریا نوپل کو آباد کیا تها اور پهر اسي کے نام سے مشهور هو گیا - اصلي نام " اڈریا نو- پولس " تها - یعنے شهر اڈریا نو - جیسے ایران کے قدیمي دارالحکومت جمشید کو " پرسي پولس " کہتے هیں پولس یوناني میں شهر کے معني میں بولا جاتا هے - پهر کثرت استعمال سے " اڈریا نوپل " هوگیا - یه تصویر ایک سنگي بت کي هے ' جو لندن کے برٹش میوزیم میں موجود هے -

پهر میں دیکهتا هوں که اس واقعه کا ایک اثر' وہ رایوں کا تغیر' اور معتقدات کا انقلاب بهي هے' جو ترکوں کے اسلامي دفاع' انجمن اتحاد و ترقي ' انقلاب وزارت ' صلح سے انکار و اصرار جنگ ' اور ایڈریا نوپل کے دفاع کي ناکامي کي نسبت' دماغوں اور فکروں میں پیدا هوگیا هے -

میں بہتوں کو جانتا هوں جو کل تک اتحاد و ترقي کے مداح تهے' مگر سقوط ادرنه کي خبر سنتے هي مخالف هوگئے - گویا ایڈریا نوپل کے جنگي دفاع کي کامیابي و ناکامي' اتحاد و ترقي کي موافقت و مخالفت کي ایک طے شدہ شرط تهي' اور اب یه لوگ شرط کے پورا نهونے سے اپنا معاهدۂ موافقت بهي فسخ کررهے هیں' که اذا فات الشرط ' فات المشروط ! !

کامل پاشا کي وزارت کی شکست ' اور نئي وزارت کا صلح سے انکار بهي ان لوگوں کے خیال میں ایک ایسا مسئله تها ' جسکے حق و باطل کا معیار صرف ایڈریا نوپل کی دیواروں کے نیچے تها - پس جب بلغاري و سروي فوج نے اسکو توڑ کر گرا دیا ' تو اسکي

(۱) عربي میں شهر کو حواله کردینے کیلیے " تسلیم " کا لفظ بولا جاتا هے ' جو لغت کے اعتبار سے بهي بالکل صحیح هے - ۔

يا قومنا ! اجيبوا داعي الله !!

—÷:++:÷—

اے برادران ملت ! الله کے طرف پکار نے
والے کسي پکار کا جواب دو !

—:○❈○:—

انفروا خفافا و ثقالا !

—:○*○:—

آه ! کاش مجهے وه صور قيام قيامت ملتا ' جس کو ميں ليکر پهاڑوں کي بلند چوٹيوں پر چڑهجاتا ' اسکي ايک صداے رعد آساے غفلت شکن سے ' سرگشتگان خواب ذلت و رسوائی کو بيدار کرتا ' اور چيخ چيخ کر پکارتا که " اٹهو کيونکه بهت سوچکے ' اور بيدار هو ! کيونکه اب تمهارا خدا تمهيں بيدار کرنا چاهتا هے ! پهر تمهيں کيا هوگيا هے که دنيا کو ديکهتے هو ' پر اُسکي نهيں سنتے جو تمهيں موت کي جگهه حيات ' زوال کي جگهه عروج ' اور ذلت کي جگهه عزت بخشنا چاهتا هے !

يا ايها الذين آمنوا ! استجيبوا لله وللرسول اذا دعاکم لما يحييکم واعلموا ان الله يحول بين المرء و قلبه ' و انه اليه تحشرون (۸ : ۳۲)

اے مسلمانو ! الله اور اسکے رسول کی صدا کا جواب دو ' جبکه وه تمهيں بلا رها هے ' تاکه تمکو موت سے نکالکر زندگي بخشے - ياد رکهو که الله جب چاهتا هے ' انسان اور اسکے دل کے اندر اڑے اجاتا هے ' اور پهر خواه تم اس سے کتنا هي اعراض کرو مگر تم کو هر پهر کے اُسي کے آگے ايک دن جانا هے !

* * *

آج آنے والي بربادیوں اور هلاکتوں سے نکلنے کيليے تم بيقرار هو ' اور اسکے ليے طرح طرح کي تدبيروں کو سوچتے اور ڈهونڈهتے هو - ليکن يه کيا بد بختي هے که ايک لمحه اور ايک دقيقه کيليے بهي تمهارے دل ميں يه خيال نهيں گزرتا که سب سے پہلے اسکو تو اپنے سے راضي کر ليں ' جسکے دروازے سے بهاگ کر ساري دنيا ميں هم نے ذلتوں اور نا مراديوں کي ٹهوکريں کهائيں ' حالانکه وه کهه چکا هے اور کهه رها هے :

يا ايها الذين آمنوا ! ان تتقوا الله يجعل لکم فرقانا ' و يکفر عنکم سيئاتکم و يغفر لکم و الله ذو الفضل العظيم (۸:۳۸)

اے مسلمانو ! اگر تم الله سے ڈرو اور اسکے حکموں کے آگے جهک جاؤ ' تو پهر تمهيں کسي چيز کيليے بهي کسي دوسري تدبير کے کرنے کي احتياج باقي نهيں رهيگي - وه دنيا ميں تمهارے ليے عزت و اقبال کا ايک شرف و امتياز پيدا کرديگا ' اور تمهاري تمام گمراهيوں کو معاف کرديگا - وه تو سب سے زياده بخشدينے والا اور صاحب رحم الطاف هے !

* * *

پهر اگر اٹهنا هے تو اٹهه کهڑے هو ' کيونکه چلنے کا وقت يهي هے ' اور اسکے بعد موت کے سوا کچهه نهيں - آج تم کو کوئي انجمن ' کوئي جمع شده دولت اور روپيه کي مقدار ' کوئي پولیٹکل سرگرمي ' اور کوئي انسانوں اور ممبروں کے اجتماع محض کا ايک جتها ' آنے والے مصائب سے نهيں بچاسکتا ' جب تک که خود تمهارے اندر کوئي انقلابي تبديلي نهو ' اور جب تک که تم اپنے خدا سے ' اسکي راه ' اور اسکی مرضات کي راه ميں ' اپنے تئيں دے ڈالنے کا عملي عهد نه باندهلو ' اور اسی کے بتلائے هوے طريقه ' اور اسي کے حکم و ايما کے ما تحت هوکر ' اسکے نه هو جاؤ -

پس يهي هے - جسکي طرف ميں تمهيں بلا رها هوں ' اور يهی دعوت هے ' جسکے پکار کی راه اُس نے مجهے دکهلائي هے - ميں اٹها هوں ' پس تم بهي اٹهو ' تاکه هم سب ملکر اسکے دروازے کو کهٹ کهٹائيں ' اور هر طرف سے کٹکر صرف اُسي کے هوجائيں - پهر وه جسطرف لے جاے ' اپنے تئيں چهوڑديں - کانٹوں پر لوٹاے ' تو اپنے تلووں کو زخمي کرديں - اور پهولوں پر چلاے ' تو انکے لطف و راحت سے لذت اندوز هوں - تلواروں کا زخم کهلاے ' تو اسکو غيروں کے مرهم سے زياده محبوب سمجهيں ' اور زهر کا تلخ و مهلک جام دے ' تو اُسے شربت قند و گلاب کي طرح مزے لے ليکر پي جائيں : -

پيکان ترا بجان خريدار
من مرهم ديگران نخواهم

* * *

الحمد لله که صداے " من انصاري الی الله " کيليے وهي خداے حکيم دلوں کو کهول رها هے ' جس نے اس صدائے دعوت الی الله و رسوله کو بلند کرايا هے - اسوقت تک روزانه ايک سو درخواستوں کا اوسط هے - ليکن شايد ابهي بهت سے لوگ هيں ' جو متامل ' اور بهت سے هيں جو اصليت و مقصد کي طرف سے پريشان هيں ' مگر وه ياد رکهيں که حکمة الهيه نے يهي طريق دعوت اس ليے قرار ديا تا که اسطرح سب سے اول هی دلوں کي آزمايش اور دعوونکا امتحان هوجاے - جنکے دلوں ميں سچا ولوله هوگا ' وه بغير اصليت کو پوچهے اُٹهه کهڑے هونگے ' کيونکه انکے ليے اتنا اشاره هي کافي هوگا که الله کي راه کی دعوت ' اور اسلام کي ايک مخلص جماعت پيدا کرنا هے ' پهر خواه اسکي کوئي تدبير اور کوئي پيرايه هو ' که يه امور ' وسائل و ذرائع هيں ' اور اصل حقيقت انسے متاثر نهيں - هذه تذکرة ' فمن شاء اتخذ الی ربه سبيلا !

[بقيه مضمون صفحه تين کا]

سرويوں نے اسعد پاشا کے ليے ڈوريزو کا راسته کهولديا ' اور اسعد پاشا کي فوج کا ايک حصه فاتحانه طور پر داخل هوگيا -

اسعد پاشا کے متعلق بيان کيا جاتا هے که اسوقت وه مرکز البانيا کي حالت کا مالک هے -

سب سے آخري خبر يه هے که سرويا نے البانيا کو بالکل خالي کرديا هے - آخري سروي بارکش جهاز اسعد پاشا کے داخلے سے پہلے هي صبح کو ڈوريزا سے روانه هوگيا -

شايد جاويد پاشا اسعد پاشا کو دولة عثمانيه سے بالکل بے تعلق سمجهه رهے هيں ' اور يهي غلط فهمی اس معرکه کي بنياد هے -

نيز نهيں کها جا سکتا که ان خبروں کے تمام اجزا کهاں تک موثق هيں ؟ بهرحال اميد هے که آينده هفتے تک قسطنطنيه کي کوئي مفصل تلغراف خصوصي اس بارے ميں شائع کرسکيں گے -

کے کاموں کیلیے ایک عجیب الخلقۃ منطق کی بنا پر معیار حق و باطل سمجھتے ھیں ' انکو اس وقت سامنے آنا چاھیے -

اس مسئلے پر غور کرنے کیلیے زیادہ سے زیادہ حسب ذیل دفعات قرار دی جاسکتی ھیں :-

(۱) دول یورپ نے اپنی پچھلی یاد داشت میں ایڈریا نوپل کی حوالگی پر زور دیا تھا ' اور کامل پاشا کی وزارت نے سر جھکا دیا تھا ' مگر اتحاد و ترقی نے ایڈریا نوپل کی حوالگی کو اسلامی شرف و وقار اور عثمانی روایات کیلیے خود کشی بتلایا ' اور اسی بنا پر قوم اور فوج میں برھمی پیدا کرائی ' اور وزارت کا تختہ الٹ دیا - لیکن اسکا نتیجہ کیا نکلا ؟ یہی کہ جو چیز عزت سے مانگی جاتی تھی ' بالآخر شکست کی ذلت کے ساتھہ جبراً دینی پڑی ؟

(۲) پھر آخری نتیجہ تو اس سے بھی بدتر نکلا ' کیونکہ اس صورت میں بلغاریا ایڈریا نوپل کی اسلامی آبادی اور مقامات متبرکہ کی حفاظت و احترام کا وعدہ کرتی تھی ' لیکن اب ' جبکہ جبراً لے لیا گیا ' تو وہ بات بھی جاتی رھی -

(۳) نئی وزارت نے جنگ میں کونسی ایسی تبدیلی پیدا کردی ؟ نہ تو انور بے نے صوفیا فتح کیا ' نہ فتحی بے بلغراد اور ستنبجی پر قابض ھوا - کوئی نئی فتح یابی ' اور کسی حصۂ زمین کی واپسی نئی وزارت سے بن نہ آئی - بلکہ ایڈریا نوپل ' جنینا ' اور سقوطری بھی ھاتھہ سے گئے -

(۴) پس کیا شوکت پاشا اور کامل پاشا ' دونوں نتیجہ کے لحاظ سے جنگ کیلیے یکساں نہیں ھیں ؟

یہی اعتراضات ھیں جو باشکال مختلفہ سامنے آتے ھیں - میں بہت اختصار و ایجاز اور محض بطور اشارات کے جواب عرض کرونگا ' کیونکہ آجکل الہلال کے صفحات افتتاحیہ بوجہ تحریک تشکیل " حزب اللہ " بالکل رکے ھوے ھیں - اور مزید گنجایش مفقود ھے - یہ بھی جو لکھہ رھا ھوں ' تو صرف اسلیے کہ موجودہ حالات کی مایوسیوں کا اثر بالواسطہ قواء عمل و استعداد کار پر بھی پڑتا ھے ' اسلیے ضرور ھے کہ پہلے غلط فہمیوں کو صاف کردیا جاے - ورنہ میں تو آجکل اپنے پیش آنے والے کاموں میں اسطرح غرق ھوں کہ ان چیزوں کے لکھنے کا اب کوئی ولولہ ھی اپنے دل میں نہیں پاتا - اور احباب یاد رکھیں کہ میری تمام تحریریں دل کے ولولے ھی پر موقوف ھیں - یہ دوسری بات ھے کہ لکھنا ھر حال میں پڑتا ھے -

فاقول و باللہ التوفیق :

(۱)

سب سے پہلے پہلی بحث پر نظر ڈالیے - پھر میں ان نادانوں سے ' جنھوں نے اپنی راے کی باگ حقائق امور کے ھاتھہ میں نہیں ' بلکہ وساوس و خطرات امید و بیم ' اور جذبات و امیال حزن و نشاط کے ھاتھہ میں دیدی ھے ' یہ پوچھنے کا حق رکھتا ھوں کہ

کیا انکی اصطلاح میں خود کشی اور موت ' دونوں ایک ھی ھیں ؟

اگر ایک بیمار جاں بلب ھو ' تو کیا ایک قدیم یونانی فلسفہ کی طرح ' اسکو وقت سے پہلے مار ڈالنا چاھیے ' یا آخر وقت تک علاج و سعی اور جد و جہد کے ذریعہ بچانے کی کوشش کرنا چاھیے ؟

جو لوگ ایڈریا نوپل کو نہ بچاسکنے کی وجہ سے اسکا بخوشی دیدینا جائز بلکہ ضروری بتلاتے ھیں ' کیا وہ ایک بیمار شخص کو جو حد درجہ ضعیف ھوگیا ھو ' یہ مشورہ دینے کیلیے طیار ھیں کہ وہ خود کشی کرلے ' کیونکہ کسی نہ کسی دن تو اسکی جان ملک الموت جبراً لے ھی کر چھوڑے گا ؟

ھزاروں انسان ھیں ' جو اپنے بیمار عزیزوں کا جاں کنی کے آخری گھڑی تک علاج کرتے ھیں ' لیکن تدبیر انسانی مشیت الہی سے شکست کھاجاتی ھے ' اور بالآخر انکی جان حوالۂ موت ھونے سے نہیں بچتی - یہ حالت دیکھکر انکے عزیز روتے ھیں اور انکی موت پر ماتم کرتے ھیں ' پر یہ تو کوئی نہیں کہتا کہ مرنے والے کو جب مرنا ھی تھا ' تو کیوں نہ ھم نے اپنے ھاتھہ سے گلا گھونٹ کر مار ڈالا ؟ یہ سچ ھے کہ ایڈریا نوپل کی حفاظت کا تاریخی دفاع بالآخر جاں بر نہوسکا ' لیکن اسپر ھم رو سکتے ھیں ' پر یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ جانے والے ایڈریا نوپل کو خود ھی اپنے ھاتھوں سے کیوں نہیں دیڈالا ؟

ایڈریا نوپل قسطنطنیہ کے علاوہ یورپ میں ھماری آخری متاع عزت تھی - وہ آل عثمان کی عزت و عظمت کا منارہ ' اسلامی فتوحات اخیرہ کا صفحۂ افتخار ' سلاطین عثمانیہ کا مدفن ' قدیمی عثمانی دار الحکومت ' یونانی و رومانی عظمۃ مخذولہ کی یادگار مفتوحہ ' اور اسلام کی ضرب شمشیر کا ایک گہرا مسیحی زخم تھا - پھر قسطنطنیہ کا ایک کھلا دروازہ ' اور شاخ زرین کے قفل عظمت کی طلائی کلید تھی -

ایسی متاع عزیز و محبوب کو ایک عدیم النظیر قزاقی ' اور ایک شرمندہ کن انسانیۃ بے حیائی کے ساتھہ ' دور موجودہ کا تخت ابلیس لعین ' اور انسانیۃ مظلومہ کیلیے وجود مجسمۂ لعنت و عذاب الیم ' یعنی دول متحدۂ یورپ (قاتلھم اللہ تعالی) ھم سے طلب کرتا تھا ' تاکہ ھم اس جنس گرامی کو بغیر ایک قطرۂ دفاع کے بہاے ' بخوشی دیدیں ' اور اسطرح اسلام کے دامن عصمت پر اپنی کمزوریوں اور بزدلیوں سے جو صدھا دھبے ھم لگا چکے ھیں ' ان میں ایک سب سے آخری مگر سب سے زیادہ ذلت بخش ' اور شرم انگیز دھبے کا اضافہ کر دیں ! !

پھر آنے والی تمام نسلیں ھم پر لعنت بھیجیں ' اور وہ تاریخ میں حسرت و ندامت کے ساتھہ پڑھیں کہ ھماری ذلت و بد بختی یہاں تک پہنچ گئی تھی کہ عزت اسلامی کو اگر بچانے سے عاجز تھے ' تو اسکے لیے خون بہانے سے بھی مجبور ھوگئے تھے ! !

(کامل پاشا) کے اندر صلیب کی غلامی کا آسیب حلول کر گیا تھا - انگلستان کے آستانۂ صلیبی پر اسکی نود سالہ پیشانی جبہہ سائی کر رھی تھی - یقیناً وہ ایسا کرسکتا تھا ' جسکی اس نے چالیس کرور فرزندان اسلام کی آخرین ذلت و رسوائی کیلیے مخذول و نامراد سعی کی تھی ' لیکن اگر آج سقوط ادرنہ کی خبر سنکر مسلمانان عالم ' اور علی الخصوص مسلمانان ھند کی زبان سے بھی (جو اپنے جوش اسلامی کیلیے آج تمام ترکی میں ضرب المثل ھو رھے ھیں) ایسے کلمات سفیہہ و رذیل نکلتے ھیں ' تو میں نہیں سمجھتا کہ اپنی بدبختی پر کیونکر ماتم کروں ؟ کیونکہ پھر تو واقعی مسلمانوں کی سیزدہ صد سالہ عزت کا خاتمہ ھوگیا ' اور ملۃ قویم الہیہ کی ذلت و رسوائی کی انتہا ھوگئی - ھم لوگ صرف عالم مادیہ کی شوکت و افسری ھی کے مدعی نہ تھے ' بلکہ ھماری اصلی عظمت اقلیم دل اور عالم روح و عواطف معنویہ کی تھی - بلغاریا اور سرویا نے ایڈریانوپل کو جس محیر العقول اور مافوق العادہ دفاع ملی کے بعد لیا ھے ' اور پھر جیسی عدیم النظیر شکست کے بعد اس فتح کے ادعا کا اسے موقعہ ملا ھے ' وہ ھمارے لیے خواہ کتنا ھی غم انگیز ھو ' مگر ذلت انگیز نہ تھا ' لیکن اگر اس مدافعۃ پر ایک لمحہ کیلیے بھی کسی قلب مومن میں تاسف و انفعال پیدا ھوتا ھے ' اور یورپ کے مطالبۂ ادرنہ کے وقت کو حسرت کے ساتھہ یاد کرتا ھے ' تو پھر یقیناً بلغاریا اور سرویا نے نہیں مگر خود ھماری بدبختی نے ھمارے منحوس چہروں پر ایک دائمی ذلت کا داغ لگا دیا ' اور یقیناً اب ھم کو خود کشی ھی کرلینی چاھیے ! !

متي کے ساتھہ اس مسئلے کي صداقت بھی گرگئي ! یہ لوگ اب کہتے ھیں کہ جنگ سے تو واقعي صلح ھي بہتر تھي !!

* * *

لیکن افسوس ھے کہ میں اپنی رایوں کو اسقدر جلد پیدا کرنے اور پھر قتل کر ڈالنے پر قادر نہیں - میرا دماغ رایوں کا گھر ھے' پر میں اُسے مدفن بنانا نہیں چاھتا - میں انسان کي راے کو ایک قوت سمجھتا ھوں جو اندر ھی پیدا ھوتي ھے' اور جب مرتي ھے' تو اندر ھي کي کسي قوت سے مرتي ھے - میرے عقیدے میں باھر کے حوادث و واقعات اسپر موثر نہیں ھوسکتے -

مجھکو معلوم ھے کہ نئي وزارت جنگ کے اعلان کے ساتھہ قائم ھوئي - میں ابھي بھولا نہیں ھوں کہ ایڈریا نوپل کے تحفظ کي خاطر اپني انتہائي قوت صرف کردینے ھي کیلیے (انور بے) باب عالي کے اندر داخل ھوا تھا -

مجھکو یاد ھے کہ طلعت بے نے کہا تھا : " ھم مٹ جائیں گے مگر اسلامي دنیا کو شرمندہ نہیں کرینگے "

وداع ادرنہ !!

جامع سلیم (ادرنہ) کے نظارۂ خارجي پر ایک وداعي نظر !!

پھر ساتھہ ھي میں یہ بھي تم سب کي طرح دیکھہ رھا ھوں کہ اس تمام عرصے میں نئي وزارت نے کوئي چھنا ھوا ملک دشمن سے واپس نہیں لیا - اسکي خبر بھي کوئي نہیں آئي کہ عزت پاشا نے چٹلجا سے نکلکر صوفیا اور بلغراد پر قبضہ کرلیا ھو - جنگ کیلیے اولین شے روپیہ ھے - یہ بھي سچ ھے کہ نئي وزارت نے کوئي نیا خزانہ بھي آیا صوفیہ کي دیواروں کے نیچے سے نہیں نکالا' اور یورپ نے اپنے ادعائي حیاد(۱) کے برخلاف کوئي قرضہ بھي نہیں دیا -

اسکے بعد آخري خبر جو سب کو سننی پڑي' میں بھی سن چکا ھوں - یعنے ایڈریا نوبل ساقط ھوگیا' اور بلغاري فوج اسکے اندر فاتحانہ داخل ھوگئي -

لیکن باوجود اِن تمام یاد داشتوں' اور حافظے کي زندہ معلومات کے' اور باوجود ان حوادث و نتائج کے سماع اور مشاھدے کے' میں کہتا ھوں کہ میري جو راے ابسے تین ماہ پہلے انقلاب وزارت کے وقت تھي' اب بھي ھے - میں بہت سونچتا ھوں لیکن ایک لمحہ کیلیے بھي اپني راے کو کسي تغیر کیلیے طیار نہیں پاتا -

ھاں' یہ سچ ھے کہ ایڈریا نوبل کے تحفظ کی سعي' نئي وزارت کا اعلان اولین تھا' اور وہ ساقط ھوگیا - مع اپنے عظیم الشان مقبروں اور مقدس مساجد کے - مگر الحمد للہ کہ میري راے کي تسخیر کیلیے

ابتک مخالف اسباب پیدا نہیں ھوے ھیں - وہ ابتک بدستور قائم و مستقل ھے - مع اس راے کے' جو ابتدا سے عثماني مسائل کي نسبت رکھتا ھوں' اور مع اُن خیالات کے' جو انقلاب وزارت کے وقت ظاھر کرچکا ھوں -

انجمن اتحاد و ترقي

انجمن اتحاد و ترقي کي نسبت میں اس وقت کچھہ نہ کہونگا کہ مختصراً بار بار کہہ چکاھوں' اور تفصیل کا یہ موقعہ نہیں - میري رائیں منٹوں اور لمحوں میں نہیں بدلتیں - میں نے جو خیالات الہلال جلد اول نمبر (۲) میں " تصادم احزاب و تنافس اقلام " کے عنوان سے ظاھر کیے تھے' اب تک اُن پر قائم ھوں - میري راے کا خلاصہ یہ تھا کہ : لهم حسنات و سئيات :

خلطوا عملا صالحاً وآخر سيئا (۹ : ۱۰۳) انھوں نے ملے جلے عمل کیے' اچھے بھي اور برے بھي -

انکي غلطیوں پر شاید اوروں سے بہتر نظر رکھتا ھوں' مگر ساتھہ ھي مجبور ھوں کہ ترکي میں انکے سوا کوئي کارکن اور مخلص ملک جماعت نہیں پاتا - پس وہ اپني غلطیوں کي وجہ سے مستحق نفرین نہیں ھیں بلکہ مستحق دعا ھیں کہ خدا آیندہ انکو ٹھوکروں سے بچاے -

المنار اور الہلال

اس عاجز کے بعض بزرگ احباب اس راے پر سخت برھم ھیں - علی الخصوص حضرة الفاضل المصلح الجلیل السید رشید رضا صاحب المنار (مصر) جن سے اس بارے میں' نیز تحریک لامرکزیۃ کي نسبت پانچ ماہ سے باھم طول طویل مراسلات جاري ھیں' اور ایک نتیجہ تک پہنچ

جانے کے بعد انشا اللہ وہ تمام مراسلات الہلال یا المنار میں شائع ھو جائیں گی - وہ اس عاجز کو اس بارے میں " گمراہ " اور " بے خبر " بتلاتے ھیں' اور ایک ایسے بزرگ کو' جو ھم دونوں کے دوست ھیں' اپنے مکتوب مبارک میں لکھتے ھیں کہ " و منهم صاحبنا ابوالكلام' و هو رئيس المجانين " یعني ایسے ھي مخلص مگر گمراہ لوگوں میں سے ھمارا دوست ابوالکلام ھے' اور وہ پاگلوں کا سردار ھے ! "

وہ مجھے " رئیس المجانین " سے ملقب کرتے ھیں' مگر میري راے کے استقلال کا دوسرا نمونہ یہ ھے کہ میں انکو " رئیس المصلحین " سمجھتا ھوں اور ھمیشہ سمجھتا رھونگا - اس بزرگ انسان کي عزت میرے دل میں ھے' کیونکہ میں اسکو جانتا ھوں' اور اُسکي خدمات دینیہ کا معترف ھوں - پس دعا کرتا ھوں کہ اگر اس بارے میں میري راے غلطي پر ھے' تو اللہ تعالی جلد میري ھدایت فرماے' اور مجھپر حقیقت کے منکشف کرنے میں دیر نہ کرے : و الله يهدي من يشاء الى صراط مستقيم -

انقلاب وزارت

البتہ جو لوگ سقوط ادرنہ اور عدم فتوحات جدیدہ کو نئي [illegible]

---

(۱) ناطرفداري اور دونوں فریقوں سے الگ تھلگ رھنے کو انگریزي میں نیوٹریلٹي Neutrality کہتے ھیں لیکن اردو میں اسکے لیے کوئي عمدہ لفظ نہیں ھے - عربي میں اسکو " حیاد " کہتے ھیں اور میں چاھتا ھوں کہ یہ اردو میں بھي رائج ھو -

صفحة من تاریخ الحرب

— * —

تاریخ حرب کا ایک صفحہ

— * —

مدافعة محصورین

او اسرۂ قرطاجنہ

(۳)

تاریخ دفاع امم کا ایک حیرت انگیز افسانہ

اهل قرطاجنہ نے رونا دھونا موقوف کیا ' اور شہر کے حصار و تحصین کي تدبیرات میں مصروف ہوگئے - انھوں نے اپنے بڑے بڑے ھیکلوں اور مندروں کو' جنکي دیواریں قلعوں کي طرح محکم ' اور جنکے احاطے فوجي میدانوں کي طرح وسیع تھے ' بجاے قلعہ اور حصار کے استعمال کیا - شہر کي تمام عمارتیں اپنے ھاتھہ سے منہدم کردیں ' تا کہ غیروں کے ھتیاروں کي لعنت سے نا پاک نہ ھوں ' اور ان میں جسقدر مختلف اقسام کي معدنیات مثل لوھے اور تانبے وغیرہ کے استعمال کي گئي تھیں ' وہ سب نکالکر گلا دیں ' نیز انکي لکڑیاں اور تختے بھي بکثرت جمع ھوگئے -

تمام اھل شہر نے اپنے ھر قسم کے اشغال حیات معطل کردیے - عورت ' مرد ' بوڑھے ' بچے ' سب لوگ رات دن لگاتار کام کرنے میں مصروف ھوگئے - عمارتوں سے نکالي ھوئي معدنیات کو گلا کر انسے ھر قسم کے ھتیار طیار کرتے ' اور لکڑي سے تلواروں کے قبضے اور نیزوں کے دستے بناتے - تمام عورتوں نے اپنے سر کے وہ حسین بال ' جنکي حسن و رعنائي جنس اناث کا بہترین سر مایۂ جمال ہے ' جمال حریت و شرف وطن پر قربان کردیے ' اور انکو کاٹ کاٹ کے دیدیا ' تا کہ انکي لڑوں کو بٹ کر دوڑیوں کي جگھہ منجنیقوں کي رسیاں اور کمانوں کے چلے بناے جائیں ' اور انسے اڑ کر نکلنے والے تیروں سے دشمنان ملت و اعداء وطن کے سینے زخمي ھوں !

چند دنوں کي شبانہ روز کي محنت میں انھوں نے اپنے تمام انتظامات مکمل کر لیے - ھر طرح کے ھتیاروں سے انکا ذخیرۂ جنگ لبریز ھوگیا ' اور ایک باشندۂ قرطاجنہ بھي ایسا باقي نہ رھا ' جو نہتا ھو ' اور کوئي مفید آلۂ جنگ اسکے پاس نہو !

رومیوں کي یلغار

رومي اتھیکا میں تھے - انھوں نے ان طیاریوں کا حال سنا تو ھنسے اور یلغار کرتے ھوے روانہ ھوگئے - انکا خیال تھا کہ پچھلے حملے میں با وجود سامان جنگ اور اسلحۂ و آلات کي موجودگي کے ' بغیر مقابلہ قرطاجیوں نے شہر حوالے کردیا تھا ' تو اب بے دست و پائي کي حالت میں کیا مقاومت کرینگے ؟ لیکن انھیں معلوم نہ تھا کہ

دلوں کي اقلیم میں منٹوں اور لمحوں کے اندر انقلاب ھو جاتا ھے - اور اسي کے انقلاب سے اس دنیا کے انقلابات وابستہ ھیں !

رومي اپنے زعم باطل کے نشے میں سرشار چلے آتے تھے ' لیکن جب شہر کے قریب پہنچے تو انکي آنکھیں کھل گئیں ' اور انھوں نے دھشت و تحیر کے عالم میں دیکھا کہ جس قرطاجنہ کو چند ھفتے پیشتر چھوڑ گئے تھے ' جنّوں کي سي مخفي قوت ' اور جادوگروں کي سي ساحرانہ طاقت سے وہ بالکل بدل گیا ھے - اب قرطاجنہ ایک بے پناہ اور بے ھتیار آبادي نہیں ھے ' جیسي کہ بجبر و ظلم بنا دي گئي تھي ' بلکہ ایک محکم و نا قابل تسخیر قلعہ بند حصار ' جو نو تعمیر برجوں ' انپر جابجا رکھي ھوئي منجنیقوں ' اور کمانیں چڑھاے ھوے مسلح مدافعین کي صفوں سے مستعد پیکار و دفاع ھے !!

اھل قرطاجنہ کے پاس جنّوں اور ساحروں کي کوئي مخفي طاقت تو نہ تھي ' پر حریت پرستي اور جوش ملي و وطني کا ایک مقدس فرشتہ ضرور تھا ' اور اُس کي طاقت کے آگے جنّوں اور ساحروں کي مزعومہ قوتیں بھي ھیچ ھیں !

مجبور ھوکر رومیوں نے محاصرہ کرلیا اور اپني فوج چاروں طرف پھیلا دي - انکے آلات جنگ نہایت خوفناک تھے ' اور فوج کي مقدار بھي بے شمار ' لیکن با ایں ھمہ انکي کوئي کوشش محصورین کي جانفروشیوں کے آگے نہیں چلتي تھي ' اور جب کبھي ھجوم کرکے بڑھتے تھے ' معاً بربادي و ھلاکت کے ساتھہ پسپا کردیے جاتے تھے !!

یہاں تک کہ محاصرے نے بہت طول کھینچا - کامل دو برس گذر گئے ' لیکن محصورین کا عزم و ثبات ایک کوہ عظیم تھا ' جس سے رومي طاقت ٹکراتي تھي اور فنا ھوتي تھي -

محاصرہ کا تیسرا سال

اور خاتمہ

جمہوریۂ روم کامل دو سال کے محاصرے سے عاجز آگئي - تیسرے سال کا آغاز ھوا ' تو قدیمي سپہ سالار کي جگہ طاسطیوس

[بقیہ مضمون صفحہ ۸ کا]

...وس فنڈ میں شاہ جارج اور ملکہ میري نے سو سو پونڈ اور ...اہ و ملکہ ناروے نے ۵۰ - ۵۰ - پونڈ دیے ھیں -

ریجسٹر نامي اخبار نے دو فنڈ کھولے ھیں : ایک ون شلنگ فنڈ ...ر دوسرا ون پیني - پہلا جوانوں اور بوڑھوں کے لیے ھے ' اور دوسرا ...رف بچوں کے لیے - ون پیني فنڈ سے آسٹریلیا کے تمسکات ...ریدے جائینگے اور اسکا سود مسز اسکاٹ کو ملیگا - ۲۳ - فروري ...نہ ۱۳ - تک کل سرمایہ امداد ۳۰ - ھزار پونڈ تک ھو چکا تھا -

نتائج علمیہ

اس مضمون کا اصل حصہ در حقیقت نتائج علمیہ ھیں - اس ...لسلے میں جو معلومات فراھم ھوي ھیں ' انکا تعلق تین مختلف ...وم یعني علم طبقات الارض ' علم وظائف الاعضاء ' اور علم ...غرافیہ سے ھے - یہ معلومات ان علوم کے علماء ...صوصین (Specichisth) کو دیدي گئي ھیں اور وہ انکے مطالعہ میں ...صروف ھیں - جب نتائج مطالعہ شائع ھونگے ' تو ان شاء اللہ ...زرھم انکے تراجم کي اشاعت کي کوشش کرینگے -

مذاکرۂ علمیہ

قطب جنوبی

کپتان رابرٹ اسکاٹ

(٤)

سرگذشت مہم کے آخري صفحات

اوائیس کي حالت اس درجہ یاس انگیز تهي کہ جب شب کو سوتا تها تو صبح کو زندہ اٹهنے کي امید نہیں هوتي تهي - اسي حالت میں کئي هفتے گذر گئے - ١٦ - مارچ کي صبح کو اٹها تو برفبار اندهي (Blizzard) چل رهي تهي - اوائیس نے اپنے رفقا سے کہا کہ میں باهر جاتا هوں - اسکاٹ لکهتا ہے : " هم جانتے تهے کہ وہ موت کے منهہ میں جا رها ہے - هم نے اسکو هرچند اس ارادے سے باز رکهنا چاها مگر اس نے نہ مانا اور چلا گیا - اسکے بعد پهر هم نے اسے نہیں دیکها " -

اوٹیس کے جانے کے بعد اسکاٹ ' ولسن ' اور باورس شمال کي طرف بڑهے - موسم غیر معمولي اور پر خوف تها - اس حالت میں جسقدر تیز چل سکتے تهے یہ لوگ چلے - ٢١ - مارچ سنہ ١٢ - کو عرض البلد کے ٧٩ - درجے اور ٤٠ - دقیقے تک پہنچے - اب یہ لوگ ون ٹن کیمپ سے ١١ - میل کے فاصلہ پر تهے - بالکل ممکن تها کہ ون ٹن کیمپ تک پہنچ جاتے ' مگر سوء اتفاق سے ایک سخت برفبار اندهي چلي - اسکاٹ ٢٥ - مارچ کے آخري پیغام میں لکهتا ہے : " چار دن لوگ خیموں سے باهر نہ نکل سکے ' کمزور اس درجہ هوگئے هیں کہ لکهنا بهي مشکل ہے " - دیگر یادداشتوں سے معلوم هوتا ہے کہ اس عرصے میں غذا اور ایندهن بهي ختم هوگیا تها -

ان مصائب کے اسباب کیا تهے ؟ اس پر خود اسکاٹ نے اپنے ٢٥ - مارچ کے آخري پیغام میں بحث کي ہے - وہ لکهتا ہے :

" یہ تمام مصائب انتظامي نہیں بلکہ بدقسمتي کا نتیجہ هیں - ١١ - مارچ کو ایک یابو ضائع هوگیا جس سے هماري روانگي میں سخت تعویق هوئي - موسم کي خرابي جو تمام بیروني سفر میں رهي اور ٨٣ - درجے کي طویل اندهي نے بهي همیں روک لیا - گلیشر کے حصہ زیرین کي برف نے همارے قدموں کے درمیاني فاصلہ کو کم کردیا - اچهے موسم میں گلیشر قطع کرنا کوئي مشکل نہیں مگر جب هم یہاں پہنچے تو هم کو ایک دن بهي اچها نصیب نہیں هوا - یہ اُن مصائب کے مقابلہ میں کچهہ بهي نہ تهے جو سد میں همارا انتظار کر رهے تهے - یہاں ایسے حالات پیش آئے کہ دنیا میں کسي کو بهي انکی امید نہیں هو سکتي تهي - چوٹي پر عرض البلد کے ٨٥ - سے ٨٦ - درجے تک درجۃ الحرارت ٢٠ - سے ٣٠ - زیر صفر (Minus) رها - سد میں عرض البلد کے ٨٣ - درجے پر درجۃ الحرارت دن کو ٣٠ - زیر صفر ' اور ٤٧ - زیر صفر رها - "

سب سے آخري مصیبت ١١ - کا طوفان تها - یہ اسقدر شدید تها کہ اسکاٹ لکهتا ہے : " شاید هي دنیا کي کوئي بدقسمتي اس آخري صدمہ سے بڑه سکیگي " غرض اسي حالت میں مہم کے بقیۃ السیف اعضاء بهي شہید هوے - کب هوے ؟ یہ هنوز غیر معلوم ہے اور شاید همیشہ غیر معلوم رهیگا -

مفقود الخبري

٢٥ - مارچ کے بعد عرصہ تک مہم کي کوئي خبر نہیں آئي ' اسلیے ایک جماعت تفتیش حال کے لیے ترتیب دي گئي - اس جماعت کے دو حصے تهے ' جنمیں سے ایک مسٹر رائٹ (Mr. Wright) کے زیر سرکردگي تها - یهي مفتش مہم تهي ' جسے ١٢ - نومبر کو اسکاٹ کیمپ کے اندر اسکاٹ ' باورس ' اور ولسن کي لاشیں ملیں -

اس جماعت نے خیمہ کے اندر لاشیں رکهیں - برف کا ایک نشان بنایا جس پر ایک صلیب نصب کي - ایک کتبہ کندہ کیا جسمیں ان شهداء علم کے نام ' آنے کا مقصد ' سنہ ' اور ماہ وغیرہ وغیرہ مندرج تها -

ماتمگساري

سنٹرل نیوز ایجنسي نے اسکاٹ کي موت کي خبر شائع کي تو فوراً شاہ جارج نے لارڈ کرزن صدر انجمن جغرافي شاهي کو تعزیت کا تار دیا - مسز اسکاٹ اسوقت فرانسیسکو نامي جهاز پر تهیں - تمام دن ان کو تعزیت کے تار پہنچتے رهے - اسکاٹ کي موت ایک قومي صدمہ سمجها گیا اسلیے ٹف (صدر جمهوریۃ امریکہ) ' ڈاکٹر ولسن (سابق صدر جمهوریۃ امریکہ) تمام مستعمرات برطانیہ ' غرض دنیا کے هر گوشہ سے شاہ جارج کے پاس تعزیت کے تار موصول هوے - دنیا کے مشهور مجامع جغرافیۃ و فنون نے مجالس هاے تعزیۃ منعقد کیں ' اور دنیا کے تمام اخبارات نے اس شهادت علمي پر افتتاحیات لکهے - مصور رسالوں نے اسکاٹ کے رفقاء ' اسکے جهاز ' اسکی بیوي ' اور اس کے بچے کي متعدد تصویریں شائع کیں ' اور یادگار و تذکاري اشاعت خصوصیہ مرتب کیں - مختصراً یہ کہ اسکاٹ کا ماتم اس قدر بلند آهنگي سے کیا گیا کہ بڑے بڑے شاهوں اور فاتحوں کو بهي ایسي تعزیۃ عظمیہ نصیب نہ هوئي هوگي - اسکاٹ سے زیادہ اسکي با اقبال قوم کي یہ حالت قابل صد رشک و هزار داد و تحسین ہے : مطوبیٰ لرجل ' یعیش و یموت في قوم ' یعرف اقدار الرجال ! !

یورپ مردہ پرست نہیں ' پهر یہ جو کچهہ هوا کیوں هوا ؟ اسلیے کہ یہ ابطال پرستي ہے ' اور بطل پرستي هي میں مردم خیزي مضمر ہے - جو قومیں زندہ هیں وہ اپنے ابطال و مشاهیر کي پرستش کرتي هیں ' انکي تذکیہ و تشهیر کرتي هیں - انکي یادگاریں قائم کرتي هیں ' کیونکہ وہ جانتي هیں کہ قوم میں بہت سي بطل نهاد طبیعتیں هوتي هیں مگر سوء اتفاق سے تاریک فضاء میں نشوونما پاتي هیں - پس انکے سطح عام پر آنے کے لیے شمع راہ کي ضرورت ہے ' اور وہ ابطال اور صرف ابطال هي کے امثال کو نمایاں کرنے میں ہے -

سرمایۂ امداد

اسکاٹ کا تعلق ایک ایسي قوم سے تها جو اپنے ابطال اور انکے پس ماندگان کے حق میں اپنے عزیز و اقارب سے بهي زیادہ فیاض ہے - اسلیے اپنے اهل و عیال کے تکفل کي درخواست نہ صرف پیمانۂ بطالۃ (Heroism) سے گري هوئي بلکہ غیر ضروري بهي تهي ' مگر با ایں همہ اسکاٹ نے اپنے آخري پیغام میں اس طرف اشارہ کیا تها - اسکے جواب میں انگریزي قوم نے زبان عمل سے لبیک کہا ہے -

انجمن مهم انطاطیقي برطانوي ' اخبار ڈیلي ٹیلیگراف ' اور مینشن هاؤس میں امداد کے فنڈ کهولے گئے هیں - مینشن

[بقیہ مضمون کے لیے صفحہ ۹ ملاحظہ هو]

بچے دریچوں میں کھڑے تھے ' اور اعداء وطن پر پتھر پھینک رھے تھے - ایک ایسي سخت خونریزي عرصہ تک جاري رھي ' جس نے تمام شہر کو خون اور لاشوں کا سمندر بنادیا - عشاق وطن اور فدائیان ملت اپني اُن عزیز جانوں کو' جنھیں تین سال تک عشق وطن میں نذر مصائب و شدائد رکھا تھا ' ھتیلیوں پر لے کر بڑھتے تھے ' اور خونخوار دشمنوں کي تلواروں اور تیروں پر اس بے خودي و بے جگري سے گرتے تھے ' گویا یہي انکا مطلوب و معشوق ھے !!

انسان یقیناً انسان ھے' پر وہ درندہ بن جاے تو درندوں سے بھي بدتر ھے :

لقد خلقنا الانسان في احسن تقویم' ثم رددناہ اسفل سافلیـــن ! ! (۹۵ : ۴)	بیشک ھم نے انسان کو بہتر سے بہتر اور اچھے سے اچھي ساخت پر پیدا کیا' پھر اسي کو بدتر سے بدتر حالت میں لوٹا لاے کہ وہ جس حالت کو اختیار کرنا چاھے و اپنے اندر اُسکا سامان رکھتا ھے !

یہ ظلم و سفا کي اور بربریت و سبعیت کي ایک لعنت تھي ' جو خونخوار رومیوں کے بے امان ھتیاروں سے نکلکر قرطاجنہ کے تمام راستوں پر چھا گئي تھي - اھل شہر نے جو کچھہ کیا ' یہ محض انکے جوش و قرباني کي استقامت تھي ' ورنہ در اصل اب نہ وہ مقابلہ کرسکتے تھے' اور نہ مقابلے میں کامیابي کي کوئي صورت باقي رھي تھي - بالاخر وھي ھوا جو ھمیشہ ظالم و مظلوم' اور غالب و مغلوب کے درمیان ھوا ھے - رومیوں نے اپني تین سال کي خونیں تشنگي کو تازہ خون کي سیلاب سے بجھانا شروع کردیا - پھر نہ عورتوں کو پناہ تھي' نہ بوڑھوں کو' اور نہ معصوم و بے زبان بچوں کو - زخمیوں کي کراہ ' بچوں کي گریۂ و زاري ' عورتوں کي فریاد و بکا ' اور ان سب پر غالب آجانے والي وہ صداے وحشت و انتقام ' جو رومي درندوں کي بے امان زبانوں سے نکلتي تھي - دراصل وہ آخري فیصلہ کي گھڑیاں تھیں' جو اھل قرطاجنہ پر گذر رھي تھیں ' اور نہیں معلوم اس دنیا میں کتني بد بخت قومیں ھیں' جن پر یہ گھڑیاں گذر چکي ھیں ! !

رومی سپہ سالار لاشوں پر سے گذرتا ھوا قلعہ تک پہنچا - جسقدر باشندے قتل و غارت سے بچے تھے ' وہ سب اسکے اندر موجود تھے - اس نے فوج کو حکم دیا کہ چاروں طرف سے برھنہ تلوار کھینچکر محاصرہ کرلیں ' اور اس تمام عرصے میں تلواریں کب نیام میں پڑي تھیں کہ برھنہ کي جاتیں ؟ جب یہ انتظام مکمل ھوگیا تو قلعہ میں آگ لگا دي گئي -

تھوڑي ھي دیر کے اندر ھر طرف شعلے بلند ھونے لگے - اب اھل قرطاجنہ کیلیے اندر آگ تھي ' اور باھر نکلیں تو آگ سے بھي زیادہ بے رحم انسانوں کي تلواریں - چھہ دن تک شہر جلتا رھا ' اور نہیں معلوم کتني جانیں اسکي شعلوں کي نذر ھوئیں ؟ مگر شہر بہت وسیع تھا ' اور ابھي بڑا حصہ باقي تھا ' جہاں بڑھتے ھوے شعلوں کے انتظار میں بد بخت انسان پڑے سسک رھے تھے ! !

ملت فروش و خائن وطن

ھسدروبال

کوئي قوم جوش ملت پرستي کے خواہ کیسے ھي دور فدا کاري میں ھو' مگر تورات مقدس کي روایتوں میں کہا گیا ھے کہ باغ عدن میں آدم کے ساتھہ سانپ بھي تھا - پس قوم فروشوں اور خائنین ملت سے خالي نہیں ھوتي' اور اسکي آستین صداقت میں کوئي نہ کوئي سانپ بھي موجود ھوتا ھے :

اولئک لعنهم الله و یلعنهم اللاعنون (۲ : ۱۵۵)	پھر یہي وہ لوگ ھیں کہ اللہ نے اُن پر لعنت کي ' اور تمام لعنت بھیجنے والے بھي اُن پر لعنت بھیجتے ھیں !

ایک محفوظ اور بلند پہاڑي پر اھل قرطاجنہ کے دیوتا (اسکولیپوس) نامي کا ھیکل تھا ' جسکي دیواریں رفیع ' اور حصار مستحکم تھا - اسمیں نو سو کے قریب استقلال پرست قرطاجني (ھسدروبال) نامي قرطاجني افسر کي ماتحتي میں پناھگزیں تھے' اور رومي اسکو مغلوب کرنے میں بالکل ناکام رھے تھے - لیکن جب رسد کي قلت نے بھوک کي تکلیف سے مجبور کردیا تو ھسدروبال اپني جماعت کے اطلاع بغیر' غداري اور بے وفائي کر کے نکل آیا اور اپنے تئیں رومیوں کے حوالے کردیا -

رومي سپہ سالار نے اس خیانت کے صلے میں اسے اپنے پیروں کے پاس جگہ دي - وہ جب بیٹھا تو اوپر ھیکل کي دیواروں سے محصور قرطاجنیوں نے اُسے دیکھا - وہ اپنے غصے اور غضب کو ضبط نہ کر سکے اور باوجودیکہ خود بھي فاقے کي مصیبت میں گرفتار تھے ' جس سے بچنے کا طریقہ ھسدروبال نے بتلا دیا تھا ' لیکن انکي حسیات شریفہ نے انکو نفرت و اکراہ سے بھر دیا - انھوں نے چلا چلا کر کہنا شروع کیا کہ " اے خائن اور کمینہ خصلت ھسدروبال ! تجھپر ھمیشہ کیلیے پھٹکار ھو کہ تیري بزدلي اور نامردي نے قرطاجنہ کے دامن عزت پر دھبہ لگا دیا ! ! "

عشاق ملـة کے مصـائب

ترک جان و ترک مال و ترک سر
در طریق عشق اول منزل ست !

رسد کي درآمد عرصے سے بند ھوگئي تھي - پُرانے ذخیرے کب کے ختم ھوچکے تھے - اب شب و روز کا متصل فاقہ تھا ' جسمیں ھسدروبال کے ساتھي مبتلا تھے - چند دن اور اسي عالم میں اُنھوں نے بسر کیے - وہ ھیکل کي دیواروں سے باھر کي اُس دنیا کو دیکھتے تھے ' جہاں دنیا کي تمام نعمتیں اور راحتیں موجود تھیں - وہ رومي فوج کے سامنے طرح طرح کے لذیذ اور پُر تکلف کھانوں کے دستر خوان بچھے ھوے دیکھتے تھے ' اور ھسدروبال کے پہچاننے میں بھي انکي نظر غلطي نہیں کرتي تھي ' جو ان لذائذ و نعائم میں شریک کرلیا جاتا تھا - انسے چند قدموں کے فاصلے پر یہ سب کچھہ ھو رھا تھا ' لیکن انکے لیے ' اُن بد بختوں کیلیے ' روٹي کا ایک خشک ٹکرا' اور سمندر کے تلخ پاني کا ایک قطرہ بھي اس دنیا میں باقي نہیں رھا تھا - کیوں ؟ صرف اسلیے کہ وہ جرم محبت ملت کے مجرم ' اور وطن پرستي کے قصور کے گناھگار تھے !

پھر آہ اے معبد ملت پرستي ' اور اے صنم مقدس حریت و آزادي ! تیري پرستش اور تیري محبت کے جرم نے تیرے پرستاروں کو کن کن آزمایشوں میں مبتلا نہیں کیا ' اور کیسے کیسے حوصلہ آزما عذابوں سے دوچار نہیں ھوے ؟ پر تجھہ میں وہ کونسي عقل ربا ' اور ھوش افگن دلفریبي ھے ' جس کي مقناطیس تعبّد کي قہرمانیة پر نظام کائنات کي کوئي قوت غالب آ نہیں سکتي ؟

ترک جـان درره آن سرو رواں این همه نیست
عشـق اگر نرخ نهد ' قیمت جان این همه نیست !

انکے لیے بھي عیش و راحت کا دروازہ کھلا تھا - ایک لمحہ کے اندر انکي حالت بدل جاسکتي تھي - ھسدروبال نے بتلا دیا تھا کہ جس کسي کو شرف ملي سے زیادہ حفظ نفس عزیز ھو' اسکو کیا کرنا چاھیے ؟ رومي طیار تھے کہ اگر وہ اپنے تئیں سپرد کردیں ' اور انکي غلامي کا طوق پہننے کیلیے طیار ھوجائیں تو اُنکو امان دیدي جاے -

(Tacitus) نامي ایک شجاع و باسل رومي افسرکو مقرر کیا گیا ' جسکي جنگي قابلیت اُس وقت تمام رزم میں مسلم تهي -

طاسطیوس نے آکر دیکها کہ اهل قرطاجنه کے جنگي دفاع کے آگے تمام فوجي قوتیں بیکار گئي هیں' ور اگر محض جنگي قوت پر اکتفا کرلیا گیا تو برسوں بیکار جائیں گي - اسلیے اس نے سب سے پہلے اسکي کوشش شروع کي کہ کسي طرح باهر سے رسد کے پہنچنے کے راستے بند کردیے جائیں' تاکہ محصورین فاقے کے خوف سے خود بخود شہر کهولدیں -

اهل قرطاجنه کیلیے دونوں راستے کهلے تهے - خشکي کا بهي اور سمندر کا بهي - طاسطیوس نے پہلے راستے کو یوں بند کردیا کہ ایک مرتبه هي تمام فوجي قوی کو مجتمع کرکے شہر پناہ کي طرف بڑهنا شروع کردیا ' اور اسقدر قریب پہنچکر کہ ایک تیر کے فاصلے سے زیادہ مسافت باقي نہیں رهي تهي' فوج کو چاروں طرف پهیلا دیا - خشکي کي راہ سے جسقدر نقل و حرکت اور آمد و رفت هوتي تهي' اب وہ سب دشمنوں کے حملے کي زد پر آگئي تهي اور انکي نظروں سے پوشیدہ هوکر شہر میں داخل هونا ممکن نہ تها -

اهل قرطاجنه کي ایک سخت غلطي

— * —

بحري راستے کي بندش کیلیے اُسنے ساحل پر ایک سنگي عظیم الشان بندرگاہ تعمیر کرانا شروع کردیا' تاکہ وهاں بحري قوت هر وقت موجود رهے' اور جن کشتیوں اور جہازوں پر محصورین کو رسد کي امداد بهیجي جاتي هے' اُنکو راہ هي میں برباد اور گرفتار کرلیا جا سکے -

اهل قرطاجنه کو اسکي خبر هوئي' مگر بعد از وقت - اگر ابتدا هي میں اُنهوں نے اپني کشتیاں بهیجکر دریا کي طرف سے حمله شروع کردیا هوتا تو رومي کسي طرح بندرگاہ کي تعمیر میں کامیاب نہو سکتے - انکي بحري قابلیت جنگ اهل قرطاجنه کي هزار ساله بحري زندگي کا مقابله نہیں کر سکتي تهي - لیکن اُنهوں نے بري راہ کے بند هوجانے کے بعد سمندر کي راہ پر اعتماد کرلیا' اور اسکي طرف سے بالکل غافل هوگئے - بعد کو جب تنبه هوا' تو وقت هاتهه سے نکل چکا تها - اُنهوں نے چند کشتیاں حملے کے لیے بهیجیں لیکن وہ کچهه نقصان نہ پہنچا سکیں' اور رومیوں نے بندرگاہ طیار کرکے بحري راہ بهي بند کردي !

عبـــرت و بصیـــرت !!

غور کرو ! ایک بے دست و پا اور مظلوم و محصور جماعت ' جس کے قلعے مسمار کیے جا چکے تهے' جس سے هتیار چهین لیے گئے تهے' جسکو تمام قواء جنگ و دفاع سے ایک پر نوچے هوے کبوتر کي طرح محروم کردیا گیا تها' اور جسکے موجودہ مادي قوی کي کل کائنات اتني تهي کہ چند عمارتوں کے لوهے سے بنائے هوے هتیار تهے' یا عورتوں کے بالوں سے بٹکر طیار کیے هوے کمانوں کے چلے' مگر وہ دنیا کي ایک عظیم الشان متمدن قوم' اور رومیوں جیسي فاتح و مہیب فوج کو تین سال تک ایک انچ آگے بڑهنے نہیں دیتي' اور پهر اسکو مغلوب کرنے کیلیے ایک سال کا زمانه صرف کرکے' اور پہاڑوں کي چٹانیں کاٹ کاٹ کے' عظیم الشان عمارتیں اور بندرگاہ تعمیر کیے جاتے هیں!

هے ایک خلق کا خوں اشک خونفشاں پہ مرے
سکهائي طرز اُسے دامن اُٹهـا کے آنے کي !

جب کبهي انسانوں کے دل اپني قوم اور اپنے وطن کي عزت کیلیے باهم مل جاتے هیں ' اور اپنے اندر سچا جوش اور محکم ولوله پیدا کرلیتے هیں' تو پهر انکي محیر العقول اور ما فوق العادۃ قوتوں کے معجزات و خوارق کا ایسا هي حال هوتا هے : وفي ذالک' فلیتنافس المتنافسون ' (۱۸:۸۳) و ان في ذالک لایات ' وما یعقلها الا العالمون-

* * *

اب اهل قرطاجنه کو لا علاج مشکلوں سے سامنا هوا ' اور محاصرہ کے مصائب روز بروز زیادہ محسوس هونے لگے - قواء جنگ کي کمي کا وہ اپنے جوش و فدا کاري سے علاج کرسکتے تهے ' لیکن غذا کي فطري ضرورت' اور حیات جسمانیه کے داعیۂ طبیعیه کا انکے پاس کیا علاج تها ؟ راہ مرور و درآمد رسد کے بند هو جانے سے وہ بالکل مجبور هوگئے -

النـــار و لا للعـــار

اهل قرطاجنه نے قلعے میں آگ لگادي هے' اور اسمیں کود کود کرجل رهے هیں

طاسطیوس نے دیکها کہ اسکي تدبیر کار گر هوگئي هے' پس اُس نے آخري حملے کي طیاري شروع کردي ' اور اسمیں بهي ایک سخت پر فریب حیلۂ وخدع سے کام لیا - یعنے سب سے پہلے اپني طیاریوں کو بندرگاہ کي طرف سے شروع کیا اور فوج کا ایک بڑا حصہ الگ کرکے منتظر حکم طیار رکها - اهل قرطاجنه کي خاک وطن پر قرباني کے آخري دن قریب آگئے تهے - وہ اس دهوکے کو نہ سمجهے' اور یقین کرلیا کہ دشمن بندرگاہ کي طرف سے هي حمله آور هوگا' پس انهوں نے اپني تباهي کي خود هي طیاري کي' اپني تمام قوتوں کو اُسي رخ پر متوجه کردیا' اور اُس جانب کے چوبیں مورچوں میں آگ لگادي -

لیکن یه بے فائدہ تها - رومي اس جانب سے آنا هي نہیں چاهتے تهے' جب انهوں نے دیکهه لیا کہ محصورین پوري طرح اس رخ پر آگئے هیں تو فوراً منتظر اور محفوظ لشکر کو حکم دیا کہ شمالي جانب هجوم کرکے بڑهجائیں - یه تدبیر پوري طرح کامیاب هوگئي - رومي بغیر کسي نقصان کے بڑهتے گئے ' اور شہر پناہ کے پاس پہنچے تو مقابـلے کا بالکل سامان نہ تها - انهوں نے وزني گرزوں اور سنگین هتوڑوں سے دروازے توڑ ڈالے اور محفوظ و مطمئن شہر میں داخل هوگئے -

آخـــري ســاعــات جنـگ

اهل شہر کي آنکهیں کهلیں تو اُس وقت ' جب خونخوار درندوں کي طرح دشمنوں کے خون آشام غول شہر کے کوچوں اور سنسان بازاروں میں پهیل گئے تهے ' اور تیر کمان سے نـکل چکا تها !

تاهم جو آگ حفظ وطن کي تین سال سے جل رهي تهي ' وہ اس قدر جلد بجهه نہیں سکتي تهي - باوجودیکه اب سعي وتدبیر کا وقت جاچکا تها اور آخري ساعات سر پہ تهیں' تاهم اهل شہر ذلت کے فرار کي جگہ' عزت کي بعد از مقابله موت کیلیے طیار هوگئے اور وسط شہر میں جمع هوکر لڑنا شروع کردیا - عورتیں گهروں کي چهتوں پر چڑهگئي تهیں اور کمانیں لیکر دشمنوں پر تیر برسا رهي تهیں -

اور اپنے بچوں پر مفتوں تھا - جب اُس نے قوم سے غداري کرکے پوشیدہ نکل جانے کا ارادہ کرلیا تو چاہا کہ اپني بیوي اور بچوں کو بھي ساتھہ لیجاے - اسنے اپنے ذلیل ارادے سے اُسے اطلاع دي ' اور طرح طرح کي تدبیروں سے سمجھانا چاہا ' لیکن اُس وفادار ملة ' فدا کار وطن ' اور تمثال شرافت و عظمت نے نہایت ذلت و نفرت سے اسکي تجویز کو ٹھکرا دیا ' اور اسدرجہ غصے سے مضطرب الحال هوئي کہ هسدروبال سہم گیا - اُسے خوف هوا کہ کہیں جوش غضب میں میرے مخفي ارادے کو قوم پر ظاهر نہ کردے اور میں اپني جان کو بھي بچاکر نہ لیجا سکوں -

افسوس کہ اس خائن ملت کو اسپر بھي شرم نہ آئي - محبت نفس و عشق غذاے حیواني نے اسکو مغلوب کرلیا تھا - وہ رات کے وقت نظروں سے پوشیدہ هوکر تن تنہا نکل آیا اور سمجھا کہ میري مثال اور غذا کا فقدان ان لوگوں کو بھي اطاعت قبول کرلینے پر مجبور کردیگا ' اور میري بیوي بھي کچھہ دنوں کے بعد نکل آئیگي -

لیکن اسکے نفس ذلیل و سفیہہ نے اسکو دھوکا دیا - اس نے اپني بیوي اور اپني جماعت کے قلب شریف کو بھي اپنا هي سا سمجھا تھا - صبح کے وقت جب هیکل کي دیواروں سے اُسکي بیوي نے رومي سپہ سالار کے پاس اُسے دیکھا ' تو غیظ و غضب میں آکر چلا اُٹھي اور نفرت و حقارت کے ساتھہ اُسپر لعنت بھیجي !

اسکے بعد آخر تک هسدروبال کي بیوي نے اپني قوم کا ساتھہ دیا اور جب خاتمے کے آخري دن هیکل کي دیوارونسے آگ کے شعلے بلند هوے تو اُس نے اپني قوم سے کہا :

" مجھے چند لمحوں کي زندگي ابھي مطلوب ہے - اپنے لیے نہیں ' اپنے ان معصوم بچوں کیلیے نہیں ' بلکہ انکے غدار اور سفیہہ باپ کیلیے ' جس کو قبل اسکے کہ مقدس دیوتا آخرت کي لعنت میں گرفتار کرے ' میں چاهتي هوں کہ اس دنیا میں آج بھي ایک سزادے دوں - افسوس کہ اُس نے مجھسے نہیں ' مگر اپني قوم سے بے وفائي کي - وہ آجتک میرے عشق میں ثابت قدم رہا ' لیکن کاش مجھسے بے وفائی کرتا ' پر اپنی قوم سے بے وفا نہوتا !! "

اُس نے یہ کہا اور اُس وقت تک توقف کیا ' جب تک کہ آگ کے شعلے هیکل کے احاطے کي دیواروں تک نہ پہنچ گئے - یہ مقام رومي فوج کے بالکل سامنے اور قریب تھا - اُس نے جب دیکھا کہ دیواروں میں آگ نے اچھي طرح گھر بنا لیا ہے ' تو اپنے دونوں بچوں کو گود میں لیکر نکلي ' اور هسدروبال کے سامنے جا کر کھڑي هوگئي -

هسدروبال کي بیوي کي تقریر

اسکا مستقیم قد استقلال و ثبات کا ایک آهني ستون تھا ' اور اُسکي حسین آنکھوں سے غیظ و غضب کي چنگاریاں نکل رهي تھیں - وہ پہلے بھي حسین تھي ' لیکن اس وقت عزم و استقامت ' اور عظمت و جبروت کے حسن معنوي نے اسکے اندر فرشتوں کي سي ایک هیبت جمیل پیدا کردي تھي -

اُس نے پہلے رومیوں کے لشکر اور انکے ساز و سامان کي ایک نظر حقارت ڈالکر تذلیل کي - پھر رومي سپہ سالار کي طرف دیکھکر کہا :

" اے ظالم رومیو ! تم خوش هوکہ تم نے هماري بربادي و هلاکت اپني آنکھوں سے دیکھہ لي - لیکن تم بھول گئے کہ اس دنیا کي ایسي ظالمانہ خوشیاں همیشہ سے عارضي هوئي هیں - اُس وقت کو دور نہ سمجھو ' جب تمہاري هلاکت و بربادي کا وقت بھي آئیگا ' اور گو اُس وقت کو دیکھنے کیلیے هم نہونگے ' مگر همارے اجسام سوختہ کي خاکستر ' اور قرطاجنہ کي جلي هوئي دیوارں کي ذرے موجود هونگے ! "

پھر وہ اپنے شوهر کے طرف متوجہ هوئي - اسکے چھوٹے چھوٹے بچے آنے والے وقت سے بے خبر اسکي چھاتی سے لپٹے هوے تھے ' جبکہ اُس نے کہا :

" اے هسدروبال ! اے خائن ملة ! اے شقي روسیاہ ! اے وہ ' کہ تونے اپني قوم ' اپنے مقدس وطن ' اور اپنے دیوتاؤں سے بے وفائي کي !! یاد رکھہ کہ قرطاجنہ کي جلي هوئي دیواروں کي خاک کا هر ذرہ تجھپر لعنت بھیج رہا ہے ' اور قیامت تک کیلیے تیري روح سفیہہ اور هستي نجس پر انسانوں کي پھٹکار هوگي !! تونے اپنوں کو فاقہ و موت کي حالت میں چھوڑ کر غیروں کي اطاعت کرلي ! تونے اپني اس جماعت کو چھوڑ کر جو تیرے قدموں پر سر رکھے هوے تھي ' اس روم کے ملعون ظالم کے قدموں تلے جگہ ڈھونڈھي ! تونے اپني قوم کو چھوڑ دیا تا کہ وہ فاقۂ و تشنگي سے هلاک هو ' اور خود روٹي کے ایک ٹکڑے اور پاني کے ایک کوزے کیلیے غیر قوموں کي ٹھوکریں کھانے کیلیے چلا آیا ! بتلا کہ تونے دیوتاؤں کي مقدس قسم ' قوم کي وفاداري ' اور وطن کي محبت کو بیچ کر کیا پایا ؟ اُس حیات فاني کي چند گھڑیاں ' جو ممکن ہے کہ ابھي هي ختم هو جائیں ؟ روٹي کا ایک ٹکڑہ اور پاني کے چند قطرے ' جو تو نو سو قرطاجیوں کي بھوک اور تڑپ کو بھولکر اپنے حلق کے نیچے اُتارتا تھا ؟ یا پھر دنیوي عزت اور کامراني کا کوئي وعدہ ' جو اس رومي سپہ سالار نے تجھسے کیا ہے ؟ لیکن اے شقي و سفیہہ ! بتلا کہ جب تیري قوم میں سے ایک فرد بھي اس دنیا میں باقي نہ رہا ' جب تیرا ملک آگ کے شعلوں کا ایندھن بن گیا ' جب قرطاجنہ کي هزار سالہ نسل نابود و فنا هوگئي ' تو پھر دنیا میں تیرے لیے ' تن تنہا تیرے لیے اے لعین و روسیاہ تیرے لیے ' کونسي شے ہے ' جو عزت اور خوشي کا ذریعہ هوسکتي ہے ؟ کیا یہ ظالم رومي تیرے سرپر رومة الکبری کے تخت کا تاج رکھدینگے ؟ پھر اگر وہ رکھہ بھي دیں ' تو تیري تمام قوم کے مٹ جانے کے بعد وہ تاج تجھکو کیا خوشي دیسکتا ہے ؟ هزار تف هو تجھپر اے هسدروبال ' کہ تیري زندگي تیري قوم کے کام نہ آئي ! اور قیامت تک کیلیے پھٹکار هو هر اُس زندگي پر ' جو تیرے نقش قدم پر چلے ' اور حیات دنیویہ کي فاني لذتوں ' اور نفس و جان کے آرام و راحت کیلیے اپني قوم اور اپنے ملک سے بے وفائي کرے ! "

شدت غیظ و غضب سے اسکا تمام جسم کانپنے لگا ' اور جب اپني قوم کي یکسر بربادي و هلاکت یاد آئي تو درد و غم کے وفور سے اسکي آواز بند هوگئي -

چند لمحوں تک اس نے ایک سکوت قہر کے ساتھہ اپنے بد بخت شوهر کو دیکھا ' پھر ایک نگاہ اشک آلود اپنے اُن بچوں پر ڈالي ' جو اسکے ارادے سے بے خبر ' اور کئي دنوں کے متصل فاقے سے زار و نزار هوکر اسکے منہہ کو مظلومانہ تک رہے تھے !

وہ کسي مخفي ارادے کا فیصلہ کرکے ' ایک استقلال آهنیں کے ساتھہ آگے بڑھي - بچوں کو گود سے اُتارکر اپنے سامنے کھڑا کیا ،

لیکن انکی غیرت عشق نے اس کو گوارا نہ کیا کہ جس معبوب کے عشق مقدس میں تین سال تک رشتۂ وفاداری ہاتھہ سے نہ دیا ہو' اب زندگی کی آخری ساعات میں' جبکہ انکا وطن معبوب شعلوں کے اندر سے سرگرم فغاں' اور ملت عزیز سیلاب خون کے اندر سے توصیہ فرماے استقامت و وفاداری ہے' اپنی حیات فانی کی ایک مدت مجہول و قصیر کیلیے اس سے کیا بے وفائی کریں ؟

النار ولا العار !!

بالاخر قبل اسکے کہ دشمنوں کے ہاتھہ سے شہر کی طرح ہیکل کی دیواروں میں بھی آگ لگائی جاتی' انہوں نے خود ہی اسمیں آگ لگادی :

آتشم تیز ست و داماں می زنم

جب آگ نے اچھی طرح درو دیوار میں جگھہ بنالی اور شعلے تیزی کے ساتھہ بھڑکنے لگے' تو تمام قرطاجی' جنمیں عورتیں بھی تھیں اور معصوم بچے بھی' ایک مقام پر آکر جمع ہو گئے اور "قرطاجنہ" کے نام کی جاں سپارانہ صدائیں لگاکر' بھڑکتے ہوے شعلوں کے اندر کود پڑے - عیش فانی کے اس لالہ زار سے جو غیروںکی غلامی سے حاصل ہوا ہو' کیا یہ شعلہ ہاے حیات سوز بہتر نہ تھے' جسکے اندر اپنی ملت معبوب کے ہزاروں اجسام' اور اپنی سر زمین مقدس کی صدہا عمارتوں اور گری ہوئی دیواروں کی خاکستر ملی ہوئی تھی ؟ وہ اس شوق و ذوق اور بے ہراسی سے آگ میں کود رہے تھے' گویا مدتوں کے بچھڑے ہوے عشاق ہیں' جو اپنی معبوب کی خوابگاہ وصل کی طرف بے تابانہ جا رہے ہیں : فالموت جسر' یوصل الحبیب الی الحبیب !! (موت مثل ایک درمیانی پل کے ہے' جو دوست کو دوست تک پہنچا دیتا ہے !) -

شوہر اپنے سامنے اپنی عورتوں کو جلتا ہوا دیکھتے تھے' تاکہ غیروں کا تسلط انکے ننگ و ناموس کو بٹہ نہ لگاے -

مائیں اپنے معصوم بچوں کو چھاتی سے لگاے ہوے شعلوں میں کودتی تھیں' تاکہ انکے بعد انکی نسل غیروں کی غلامی و محکومی کیلیے باقی نہ رہے - والدین اپنی اولاد کے ساتھہ شعلوں سے لپٹ لپٹ کر جان دیتے تھے' تاکہ نہو کہ غیروں کی غلامی سے انکے فرزندوں کے شرف کو بٹہ لگے - وہ جبکہ جل رہے تھے' تو انکے جسم سوختہ کا دھواں زبان حال سے صدا لگا رہا تھا کہ " النار و لا العار " !! آگ میں جلنا منظور ہے' مگر قومی ذلت منظور نہیں !!

تلک الامثال نضربها للناس

لعلهم یتفکرون !

عشق ملت' اور حریت پرستی کی یہ ایک مثال تھی' جو مبارک قرطاجیوں نے دنیا کو دکھلا دی - انہوں نے اپنی جانیں ضرور دیں' لیکن اپنی جانفروشی کی نظیر سے قوموں اور ملکوں کو زندگی بخش دی - اور فی الحقیقة جو لوگ اس دنیا میں مرتے ہیں' وہی مردوں کو زندگی بخش بھی سکتے ہیں - تم اگر صرف اپنی خاطر زندہ ہو' تو اسکے یہ معنی ہیں کہ اپنی ملت کیلیے ایک مردہ لاش ہو' پر اگر قوم کیلیے مرجاؤ' تو تم نہ صرف زندہ ہو' بلکہ ہزاروں اور لاکھوں جسموں اور ہستیوں کو زندگی بخشنے والے ہو !

اہل قرطاجنہ نے آگ کے شعلوں میں کود کر جانیں دیدیں لیکن اسلام' جسکی حیات معنوی کی پہلی شرط نفس و جسم پر موت طاری کرنا ہے' اگر ہوتا تو آگ کے شعلوں کی جگہ دشمنوں کی تلواروں کی طرف اشارہ کرتا' اور آخری مایوسی کے عالم میں بھی اسکو کبھی پسند نہ کرتا کہ اسکے فرزندوں کی جانیں بالکل رائگاں جائیں - یہ نو سو استقلال پرست قرطاجنی سر سے کفنی باندھکر اگر نکلتے' تو کم از کم ۹ سو رومیوں کو تو ضرور خاک و خون میں ملادیتے تا ہم جس جذبۂ فدا کاری اور جاں سپاری سے انہوں نے اپنی جانیں دیں' اسکے شرف و احترام کی تاریخ عالم ہمیشہ حفاظت کریگی - آگ کے شعلوں نے انکے جسموں کو چند لمحوں کے اندر فنا کردیا ہوگا' لیکن انکی مثال حریت و تفانی کی روح مقدس کبھی فنا نہیں ہوسکتی - انہوں نے صفحۂ عالم پر اپنی یاد ہمیشہ کیلیے نقش کردی' اور آنے والی قوموں کیلیے ایک مثال عظیم چھوڑ گئے -

عبرت و نتائج

انکی سرگذشت از سر تا پا ایک توصیۂ حریت اور ایک صداے موعظة ہے' جو قوموں کو بتلاتی ہے کہ اپنی قومی ازادی اور ملی استقلال کی قدر و قیمت پہچانیں اور اسکی معبوبیت و معشوقیت کا اندازہ کریں - انکی تاریخ ان قوموں کیلیے ایک شاہراہ عمل کا افتتاح کرتی ہے' جنہوں نے اپنی غفلت کی لعنت میں گرفتار ہو کر غیروں کی غلامی و محکومی کا طوق پہن لیا ہے' اور انکی ہیبت و سطوت اور قواء جنگ و اسباب تسلط سے مرعوب ہوگئی ہیں - انہوں نے گویا ہمیشہ کیلیے اس کا فیصلہ کر دیا ہے کہ قوموں کی زندگی اور استقلال صرف قواء جنگ اور اسلحۂ و آلات کے حصول ہی پر موقوف نہیں ہے' بلکہ دلوں کے محکم جوش' مصیبت کے سچے احساس' مستعدی اور آمادگی کی صداقت' اور سب سے زیادہ کہ باہمی نزاعوں اور بے مہریوں کی جگہ' اتحاد و اتفاق کی زنجیروں میں بندھکر ایک دل اور ایک جان ہو جانے پر ہے - پھر نہ فوج کی ضرورت باقی رہتی ہے' نہ اسباب مادیۂ مقاومة و دفاع کی احتیاج ہوتی ہے' نہ ہتیاروں کے چھن جانے سے نقصان پہنچ سکتا ہے' اور نہ قلعوں کے مسمار ہو جانے سے قوت سلب ہوسکتی ہے -

انکا مقابلہ ایک نہایت متمدن اور شایستہ قوم سے تھا' جو اس زمانے میں یورپ کے موجودہ تمدن کی قائم مقام تھی - دشمن شہر پر قابض ہو چکے تھے' ہتیار چھین لیے تھے' اور انکی تعداد بے شمار تھی - تا ہم تم نے دیکھا کہ جب انتہا درجے کی مایوسی چھا گئی' ہر طرف سے امید کا دروازہ بند ہوگیا' اور قرطاجنہ کے ہر فرد کو آنے والے وقت کا سچا اور آخری احساس ہوگیا' تو پھر انکے دل قوت اور طاقت کی ایک نئی روح سے بھر گئے' اور انکے دلوں سے ایک لمحہ کے اندر دشمنوں کی قوت' تسلط' قواے جنگ' اور کثرت تعداد کا رعب دھل گیا - پھر وہ اٹھہ کھڑے ہوے' اور سب کے دل قومی عزت کے حفظ کیلیے ملکر ایک ہوگئے - اگر ہتیار نہ تھے تو عمارتوں سے لوہا نکالکر ڈھالنا شروع کردیا - اگر کمانیں نہ تھیں' تو عورتوں نے اپنے بالوں کی لٹیں کاٹ کاٹ کر اسکے چلے بنا لیے - پھر سب کچھہ ہو گیا' کیونکہ جو قوم مرنے کیلیے مستعد ہو جائے' خواہ وہ کیسی ہی بے دست و پا اور بے سامان ہو' مگر پھر بھی وہ ایک ایسی قوت ہے' جو سب کچھہ کرسکتی ہے' جو نا ممکن کو ممکن بنا دیسکتی ہے' اور جس پر اس دنیا کی کوئی قوی سے قوی طاقت بھی غالب نہیں آسکتی !!

آخری نظارہ

فاعتبروا یا اولی الابصار !!

یہ سب کچھہ ہو رہا تھا' اور خائن مالک و ملت (ہسدروبال) رومی لشکر میں بیٹھا دیکھہ رہا تھا - اسکی نوجوان بیوی جسکی حسن و رعنائی تمام قرطاجنہ میں ضرب المثل تھی' ہیکل کے اندر پناہگزینوں کے ساتھہ تھی' اور دو چھوٹے چھوٹے بچے بھی اسکی گود میں تھے - ہسدروبال کو اپنی بیوی سے عشق تھا'

تیمارداری کے علاوہ باربرداری کے لیے ایک جہاز بھی لیا جائے گا تاکہ جہاں ضرورت ہو' انجمن بغیر کسی تاخیر کے اپنا سامان بھیج سکے -

اخر میں تمام معاونین انجمن کا نہایت خلوص سے شکریہ ادا کیا گیا ہے - افسوس ہے کہ انجمن نے اپنی مالی حالت کے تفصیلی تذکرہ کو اس رپورٹ میں جگہ نہ دی' حالانکہ وہ بہت ضروری حصہ تھا' اور اسکی تفصیل لوگوں کیلیے موجب طمانیت و مزید سرگرمی اعانت ہوتی - میں نے ارکان انجمن و معاونین کار کو پچھلے دنوں بار بار اسپر توجہ دلائی' اور اس رپورٹ کو دیکھکر پھر ایک تفصیلی مراسلہ بھیجا ہے - نیز ڈاکٹر مصطفی الدین اور شیخ چاوش کو بھی لکھا ہے - معلوم ہوتا ہے کہ کثرت اشغال اور جنگ کی مصروفیت سے کوئی مبسوط رپورٹ شائع نہ ہو سکی - تاہم ضرورت' ضرورت ہے' اور اس سے اغماض نہیں کیا جاسکتا -

عام تقسیم کیلیے زیادہ نسخوں کے بھیجنے کیلیے بھی لکھا ہے تاکہ ہندوستان کی تمام انجمن ہاے ہلال احمر میں تقسیم کر دی جائیں -

مطبـــوعـــات اردو

— * —

جہنـــم سے پہـــلا اور دوسرا خط

قیمت حصہ اول ۲ - آنہ - حصہ دوم - دو آنہ - مترجم سے ریاست رام پور ممالک متحدہ کے پتے سے ملسکتی ہے -

مولوي شرف الدین احمد خانصاحب ہیڈ کلرک جیل رامپور کے متعدد رسالے اردو میں شائع ہو چکے ہیں -

آجکل ایسے لوگوں کی بڑی ضرورت ہے جو اپنے فرصت کے اوقات کو ادبی خدمات کیلیے وقف کر دیں' اور اپنی مقدور بھر جو کچھہ لکھہ پڑھ سکتے ہیں' اس سے دریغ نہ کریں -

مولوي شرف الدین صاحب ایسے ہی لوگوں میں سے ہیں - یہ رسائل انگریزی کی ایک مقبول و کثیر الاشاعۃ کتاب سے ترجمہ کیے گئے ہیں' جو خود بھی غالباً یورپ کی کسی دوسری زبان کا ترجمہ ہے - اسکے مصنف نے مذہبی احکام جزء و عقوبت کو پیش نظر رکھکر' ان روحانی آلام و عذاب کا نقشہ کھینچنا چاہا ہے' جو دنیا کے تمام مذاہب میں " جہنم " کے نام سے بیان کیے گئے ہیں' اور اسمیں قوت تخئیل اور قدرت تعبیر' دونوں چیزوں سے جو شاعری کے اجزاے اولی ہیں' پوری طرح کام لیا ہے -

صورت بیان یہ ہے کہ ایک سخت گنہگار ادمی مرجاتا ہے اور جہنم کے عذابوں میں گرفتار ہوکر' وہاں سے خطوط لکھتا ہے - اصل کتاب میں ۲۵ - خط ہیں' اور ابھی بطور نمونے کے مولوي صاحب نے دو خطوں کا ترجمہ شائع کیا ہے -

اس کتاب کے لکھنے سے مقصود یہ ہے کہ انسان کی طبیعت پر مذہبی عقائد اور احکام کے اثر کو قوی کیا جاے' اور گناہوں سے بچنے' اور تعذیب معاد کے عقیدے سے متاثر ہونے کا ذریعہ ہو - ترجمہ صاف اور سلیس ہے' اور اسطرح کی ادبی اور شاعرانہ تحریروں کے ترجمہ کی مشکلات پر غالب آنے کی کوشش کی گئی ہے -

قیمت اسقدر ارزاں ہے کہ اگر ہر شخص ایک ایک نسخہ لے لے تو اسے کچھہ بھی محسوس نہوگا' لیکن اگر مطالعہ ایک لمحہ کیلیے بھی دل پر کام کر گیا تو یہ بہت قیمتی ہے - ہم مولوي صاحب کے اس قصد رفیع و اہم کو قابل داد و تحسین سمجھتے ہیں' گو آجکل کے بہت سے مدعیان تحریر فکر و علو خیال کو اس مقصد پر ہنسی آے -

سالنامہ مدرسۂ صولتیہ مکہ معظمہ

مہتمم مدرسہ - کیرانہ ضلع مظفر نگر کے پتے سے ملسکتی ہے

مدرسۂ صولتیہ مکہ معظمہ کا ذکر ہمیشہ ہوتا رہتا ہے' اور اخبار بیں اشخاص اسکے کاموں سے بے خبر نہیں ہیں - یہ اسکی تازہ ترین رپورٹ ہے جو مولانا محمد سعید صاحب مہتمم مدرسہ نے شائع کی ہے' اور علاوہ حالات مدرسہ کے' اپنے تمہیدی مضامین کے لحاظ سے بھی نہایت دلچسپ اور مفید اطلاعات پر مشتمل ہے -

اس مدرسے کو قائم ہوے عرصہ ہوگیا - مکہ معظمہ اسلام اور مسلمانوں کیلیے ایک قدرتی مرکز ہے' اور وہاں کا ہر معمولی اور ادنی کام بھی اور مقامات کے عظیم الشان کاموں سے زیادہ مفید و نتیجہ خیز ہوسکتا ہے' بشرطیکہ وقت کی ضرورتوں' اور اصول کار و طریق عمل سے اغماض نہ کیا جاے -

اس بنا پر مدرسۂ صولتیہ بھی ایک توجہ طلب کام ہے' جو قائم ہے' اور اپنی ابتدائی منازل سے گذر چکا ہے' اور اگر اسکی طرف توجہ کی جاے تو ایک مفید ترین کام بن سکتا ہے -

میں کسی وقت اسکی نسبت تفصیلاً لکھونگا -

یہ رپورٹ نہایت عمدہ اور پر تکلف چھپی ہے' اور ۱۱۲ - صفحوں پر ختم ہوئی ہے - مدرسہ کی تفصیلی حالت' جدید دار التدریس کا قیام' سالانہ اجلاس کی روئداد' وسائل اعانۃ و مقدار اعانت کی تفصیل' اور اسی طرح کے ضروری بیانات پورے شرح و بسط سے درج کیے گئے ہیں -

آســـان تعلیـــم

قیمت ۲ - آنہ - مصنف سے ملسکتا ہے -

اردو زبان کی ابتدائی تعلیم اور رسم الخط کا مسئلہ بھی ایک اہم اور توجہ طلب مسئلہ ہے -

یہ رسالہ مولوي عبد الرحیم صاحب پنشنر سپرنٹنڈنٹ مال کلکٹری گیا نے اس غرض سے لکھا ہے کہ بچوں کی تعلیم کیلیے قاعدۂ بغدادی کے اصول پر اردو کی تعلیم کا بھی ایک قاعدۂ ابتدائی مرتب ہوجاے -

اسمیں ہجے کے اصول پر تمام تراکیب حروف کے اسباق بناے ہیں' اور ہر حرکت کا سبق علیحدہ ہے - ساتھہ ہی مرکب جملے مشق کیلیے دیے ہیں اور پھر اضافت وغیرہ کی مشق کرا کے چھوٹی چھوٹی عبارتیں بنائی ہیں' جنسے یقیناً بچوں کو بہت فائدہ ہوگا -

تفہیـــم القـــواعد

قیمت ۳ - آنہ مصنف سے ملسکتا ہے -

— * —

مسئلۂ صـــرف و نحو اردو

یہ اردو کے صرف و نحو کا ایک نیا رسالہ ہے' جسے مولوي جلال الدین احمد صاحب جعفری زینبی ہیڈ مولوي گورنمنٹ ہائی اسکول کانپور نے مرتب کیا ہے -

یہ صرف پہلا ابتدائی حصہ ہے - دوسرا حصہ اعلی جماعتوں کیلیے اسکے بعد شائع کیا جائیگا -

اردو زبان کی ترقی و اشاعت میں یہ بات ہمیشہ عجیب سمجھی جائیگی کہ ایک طرف تو علوم و فنون کی کتابیں اسمیں لکھی جا رہی ہیں' اور دوسری طرف کوئی جامع لغت بلکہ مکمل صرف و نحو تک موجود نہیں ہے' اور بیسیوں صرفی و نحوی مسائل ہیں' جو ابتک غیر فیصل شدہ ہیں !

اپنے جنسی ضعف و صوت نسائی کے خلاف، شہنشاہوں اور فاتحوں کی آواز میں گرج کر بولی :

"تیری اصلی سزا کا وقت دور نہیں ہے، جبکہ قرطاجنہ کا مقدس دیوتا اپنی عدالت میں تجھے کھڑا کریگا !
لیکن اس وقت بھی تیرے لیے ایک عذاب الیم درپیش ہے - پھر بتلا کہ جب تو مجھے، اور اپنے ان بچوں کو آگ میں جلتا ہوا، اور موت کے احتضار سے تڑپتا ہوا دیکھے گا، تو تیرے پاس کیا عذر ہوگا ؟ کون ہے جو تجھکو اس معائنۂ تعذیب، اور اس نظارۂ الیم سے بچا لیگا ؟
یہ تیرا معبود رومی، جسکے قدموں کی ٹھوکر کھانے کا تجھے فخر ہے، تجھکو روٹی دیسکتا ہے، پر اس عذاب سے تو نہیں بچا سکتا ! "

رومی سپہ سالار، ہزاروں افسران جنگ، اور قشون محاصرہ، اسطرح ساکت و صامت تھے، گویا انکے ظالم دلوں کی طرح، آج انکے اجسام حیہ بھی پتھر کے بت بن گئے ہیں ! ہسدروبال کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں، مگر کانوں میں سمندروں کی روانی، جنگلوں کی سنسناہٹ، اور درندوں کی مہیب بولیوں کی سب متوحش صدائیں آرہی تھیں - وہ اپنی بیوی کو، جسکا پیکر حسن، اسوقت ایک فرشتۂ عذاب کی صورت میں اسکے سامنے تھا، دیکھ رہا تھا، لیکن نہیں سمجھہ سکتا تھا کہ یہ کیا ہے ؟

شہداء ملت کی یاد میں آخرین قطرۂ اشک

اس کی بیوی نے ایک مرتبہ قرطاجنہ کے جلتے ہوے کھنڈر کو جی بھر کے دیکھا، پھر اپنی قوم اور اپنے ملک کی یاد میں ایک آخرین قطرۂ اشک بہایا، اسکے بعد اپنے دونوں بچوں کا گلا گھونٹ کر آگ میں ڈالدیا، اور انکے بعد خود بھی آگ میں کود کر، اسکے بھڑکتے ہوے شعلوں میں روپوش ہوگئی !!

....

.... (البقیۃ تتلی)

اطلاع

دفتر الہلال کے ذریعہ پریس کا تمام سامان، اور لیتھو اور ٹائپ کی مشینیں، نئی اور سکنڈ ہنڈ ملسکتی ہیں -
ہر چیز دفتر اپنی ذمہ داری پر دیگا -

سردست دو مشینیں فروخت کیلیے موجود ہیں :-

(۱) ڈاپ کی ڈبل کراؤن سائز، پاور کی مشین، جو بہترین اور قدیمی کارخانہ ہے - اس مشین پر صرف دو ڈھائی سال تک معمولی کام ہوا ہے - اسکے تمام کیل پرزے درست اور بہتر سے بہتر کام کیلیے مستعد ہیں -

ابتدا سے الہلال اسی مشین پر چھپتا ہے - دو ہارس پاور کے موٹر میں سولہ سو فی گھنٹہ کے حساب سے چھاپ سکتی ہے -
چونکہ ہم اسکی جگہ بڑے سائز کی مشینیں لے چکے ہیں - اسلیے الگ کرنا چاہتے ہیں -

(۲) ایڈل مشین، جو پاؤں سے بھی چلائی جاسکتی ہے، ڈیمائی کوارٹو سائز کی - اس پر ہاف ٹون تصویر کے علاوہ ہر قسم کا کام جلد اور بہتر ہوسکتا ہے -

قیمت بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتی ہے - جو صاحب لینا چاہیں، وہ مطمئن رہیں کہ ہم اپنی ذاتی ضمانت پر انہیں مشین دینگے، اور اپنے اخلاقی وقار کو لین دین کے معاملات میں ضائع کرنا نہیں چاہتے - منیجر الہلال پریس

انتقاد

— * —

رپورٹ انجمن ہلال احمر قسطنطنیہ

— * —

انجمن ہلال احمر عثمانی نے ایک بین الملی انجمن کی صورت اختیار کرلی ہے اسلیے عالم اسلامی کے ہر ہر گوشے کو اسکے اعمال و خدمات کے متعلق سوال کا حق ہے اور ایسے ملک کو تو خصوصاً، جسمیں سات کروڑ مسلمان رہتے ہوں اور ہر ضرورت کے وقت اعانت کے لیے اٹھکھڑے ہوتے ہوں - انجمن کی موجودہ شکل کو قائم ہوے کم و بیش تین سال ہوگئے - اس عرصہ میں ہندوستان سے معتد بہ مدد ملی مگر باایں ہمہ اس نے آج تک ہندوستان میں کوئی روداد شائع نہیں کی تھی - یہ ایک ناگوار بے اعتنائی تھی جو انجمن کی طرف سے ہندوستان کے ساتھہ کیجارہی تھی - لیکن نہایت خوشی کی بات ہے کہ اس بارے میں جو تحریریں ادارۂ الہلال اور بعض دیگر حضرات نے کی تہیں، وہ بیکار نہ گئیں، اور اب ایک مختصر انگریزی رپورٹ شائع کی گئی ہے -

اسمیں انجمن نے ان خدمات کی مختصر روداد شائع کی ہے جو اس نے جنگ بلقان میں انجام دی ہیں - اس روداد کو مختلف زبانوں میں شائع کیا گیا ہے - انگریزی ایڈیشن غالباً خاص ہندوستان کے لیے ہے، کیونکہ عالم اسلامی کے جس گوشے میں سب سے زیادہ انگریزی سمجھی جاتی ہے، وہ صرف ہندوستان ہی ہے -

روداد کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس جنگ میں انجمن کا دائرہ خدمات صرف شفا خانوں تک ہی محدود نہیں رہا بلکہ شفا خانے کے علاوہ متعدد اور طریقوں سے بھی نہایت مفید خدمات انجام دیے -

مثلاً میدان کارزار سے واپس آنے والے مجروحین کے لیے یورپین ترکی میں منزلگاہیں قائم کیں، جامیں انکے آرام کا تمام ضروری سامان تھا - قسطنطنیہ میں جو طبی وفود آئے تھے، انکو ہر قسم کی مالی و انتظامی مدد دی - خزانہ کے خالی ہونے کی وجہ سے فوجی اور منیوسپل شفا خانوں کے پاس آلات و ادویہ وغیرہ کی کمی تھی - لیکن انکو جس شے کی ضرورت ہوئی، انجمن نے اپنے ذخیرے سے مہیا کردی - عثمانی اسیران جنگ اور انکے اعزا میں مراسلت کا انتظام کیا جو فی الحقیقت سب سے بڑی وقیع خدمت تھی - وغیرہ وغیرہ -

کارفرمایان انجمن اخر میں اعتراف کرتے ہیں کہ اپنے کاموں میں انجمن ہلال احمر اپنی ہمچشم انجمنہاے صلیب احمر کی برابری نہیں کرسکی، مگر وہ کہتے ہیں کہ اسکی وجہ اعضاء انجمن کا تساہل نہیں بلکہ انجمن کی نوعمری، کم مایگی، اور صرف زمانہ جنگ کی تیاری ہے - چنانچہ اس تجربہ کی بناء پر جو انکو دو جنگوں میں ہوا، مجلس انتظامیہ نے طے کرلیا ہے کہ آیندہ سے انجمن زمانۂ صلح میں بھی مصروف کار رہے - مجلس انتظامیہ نے محسوس کیا ہے کہ صرف آلات، ادویہ، اور پوشاکوں کے فراہم کرلینے سے انجمن کی تیاری مکمل نہیں ہوسکتی - اسلیے یہ بھی طے کیا گیا کہ مذکورۂ بالا اشیاء کی فراہمی کے علاوہ تیمارداروں کو تعلیم خصوصی دی جاے اور اگر ضرورت ہو تو اسکے لیے ایک درسگاہ کھولدیجاے -

مولوي صاحب کي يه سعي مستحق هزار تحسين هے که امر بالمعروف و تبليغ احکام شريعت ميں مصروف هيں - اسطرح کے رسائل و مطبوعات کي جسقدر اشاعت هو ' داخل عبادت ' بل افضل از هزار نافلۂ و تہجد هے -

بعض حديث الاشاعه جرائد و مجلات (۱)

—*—

آزاد

کانپور - قيمت سالانه ۳ - روپيه - ايڈيٹر مسٹر نگم بي - اے -

رسالۂ " زمانه " کانپور اردو کے مشہور رسائل ميں سے هے - اسي کے دفتر سے يه هفته وار اخبار جاري هوا هے -

صوبجات متحده ميں بمقابله پنجاب کے اخبارات کم هيں - اور عمده اخبارات کي جگهه تو هر صوبے ميں ابهي بہت کچهه خالي هے -

مسٹر نگم ايک مقبول رسالے کے ايڈيٹر هيں ' اسليے پبلک کيليے انکے اخبار کا مطالعه پہلا تجربه نہيں هے - اس وقت تک ميں نے ايک دو نمبر جو اسکے ديکهے ' تو خبروں کے جمع کرنے ' وقت کے معاملات پر بحث کرنے ' اور حتی المقدر هر طرح کي دلچسپي کا سامان مہيا کرنے ميں ساعي پايا - ضخامت بهي پنجاب کے بعض اخبارات کي طرح غير معمولي هے ' اور چهپائي لکهائي عام حالت کے لحاظ سے بري نہيں - پوليٹکل امور ميں شايد اس نے اپني پاليسي " هندوستاني " لکهنو کي مثال ديکر واضح کي هے ' اور ميرا هميشه سے يه خيال هے که هندوستاني کي پاليسي بہت مفيد ' معتدل ' اور اتحاد و تاليف حکام کے ساتهه ' مصالح ملکي کے تحفظ کے اصول پر ' بہت اچهي هے -

البته اعتدال کے معني درمياني راه اور توسط کے هيں - يه معني نہيں هيں که انسان دونوں راهوں ميں سے کسي ايک راه سے اسقدر قريب تر هوجاے ' که اگر بال برابر بهي آور بڑهے تو درمياني حصے کي جگهه ' سرحد کو عبور کرجائے !

اردو پريس کيليے ايک مشوره

" آزاد " کے ذکر ميں نئے اخبارات کا ذکر آگيا هے تو هم اپنے چند خيالات بطور مشورے کے ظاهر کردينا چاهتے هيں -

نئے اخبارات جو نکلے هيں ' يا شائع هونے والے هيں ' بہتر هے که ان ميں مندرجۂ ذيل امور کا لحاظ رکها جاے :

(۱) يورپ ميں روزانه ' هفته وار جرنل ' ماهوار اور سه ماهه کي جو ترتيب اور مضامين و مقاصد کي تقسيم هے ' اسکو ضرور پيش نظر رکهنا چاهيے - ايک وقت تها که ملک ميں اخبار بيني کا مذاق بہت کم تها ' اسليے تقسيم عمل اس بارے ميں ممکن نه تها ' اور ضرورت اسکي تهي که جيسے کچهه هوں ' مگر اخبارات نکالدیے جائيں ' مگر اب حالت بدل چکي هے ' پس ضرور هے که رفته رفته اردو پريس کو صحيح اصول تقسيم کار ' اور ترتيب و نظام عمل پر لايا جاے ' اور يه طوائف الملوکي اور بے راهه روي نهو که هفته وار اخبار ' روزانه اخبارات کا مواد فراهم کر رهے هيں ' اور هفته وار ماهوار سائل کے سے مضامين کي تلاش ميں هيں - نتيجه يه هے که کوئي ايک صنف بهي موجود نہيں - نه روزانه ' روزانه هيں ' نه هفته وار ' هفته وار !

(۲) تصاوير اور کارٹون عمدۂ اجزاء اخبار و رسائل ميں سے هيں ' اور موجب ازدياد اثر ' و رونق اخبار ' و وسيلۂ حسن تفہيم و تسہيل مطالب و مسائل ' ليکن کسي کام کے کرنے کيليے ' ايسے کردينا هي شرط نہيں هے ' بلکه اسطرح کرنا ' جس طرح دنيا ميں کيا جاتا هے - ليتهو کي چهپائي ميں تصاوير کا انتظام ممکن نہيں اور اگر ممکن هے تو اسقدر اعلی درجه کا کام ' جسکے مصارف کا تحمل ممکن نہيں - پهر اس سے کيا فائده که چند سياهي کے دهبوں سے صفحات سياه کرکے مذاق سليم و حسن نظر کو زخمي کيا جاے ؟

البته کارٹون ممکن هيں ' ليکن ياد رهے که آجکل کارٹونوں کو وضع کرنا ' اور پهر انکو بنانا ايک مستقل فن لطيف و دقيق هے ' جسکے يورپ ميں خاص خاص ماهرين فن هوتے هيں ' اور ان پر هزارها روپيه صرف کيا جاتا هے - اسکے ليے دقت خيال ' نزاکت تخئيل ' سرعت فہم ' مواد شاعري ' اور قوت مصوري کے ايک هي دماغ ميں جمع هونے کي ضرورت هے - پهر ايسے قابل مصوروں کي ' جنکے سامنے کارٹون کے تمام اجزا لفظوں ميں پيش کردیے جائيں ' اور وه اسطرح انهيں جامۂ تصوير پہنا ديں ' گويا اسکے سوا اور کوئي لباس انکے ليے موزوں هي نه تها ! !

مجهکو خود بارها کارٹون کا خيال هوا ' اور کئي بار بعض لطيف و نازک خاکے ذهن ميں آئے - اسکا سامان بهي اور تمام مقامات سے بہتر موجود تها ' مگر ميں نے بہتر نه سمجها که کسي کام کو کيا جاے ' اور ايک صاحب فن کی حيثيت سے نه کيا جاے -

پس اردو اخبارات يا تو کارٹون کا صيغه بالکل چهوڑ ديں ' يا اسکي ذمه داريوں کو پيش نظر رکهيں - يه محض تمسخر نہيں هے ' بلکه موجوده ترقي يافته پريس کا ايک وقيع اور اهم کام هے -

مساوات

اله اباد - قيمت سالانه ۴ - روپيه - اڈيٹر : مسٹر نزير احمد (عاليگ)

يه اخبار حال ميں شائع هوا هے - صوبجات متحده ميں ابتک علي گڈه گزٹ اور البشير وغيره کے سوا مسلمانوں کے هاتهه ميں با وقعت اخبارات بالکل نه تهے - پچهلے دنوں لکهنو سے مسلم گزٹ نکلا ' اور اب خوشي کی بات هے که اسطرف تعليم يافته اصحاب کو توجه هونے لگی هے - چنانچه " مساوات " اسي سلسلے ميں قابل ذکر هے -

اسکا ايک پرچه ريو يو کي غرض سے ميں نے اٹهاليا هے - ضخامت ۱۲ - صفحه کي هے جو کافي هے - کاغذ عمده لگايا جاتا هے ' اور شايد اس لحاظ سے اپنے صوبے کے تمام اخبارات ميں ممتاز هے - خبروں کے انتخاب ' اور اهم واقعات اور کونسل کے ضروري مباحث وغيره کے تراجم و تذکرے کا بالعموم اهتمام کيا جاتا هے -

صوبجات متحده ميں ابهي اردو اخبارات کي بہت کمی هے ' اور پبلک ميں روز بروز اخبار بيني کا مذاق بڑهتا جاتا هے - اسليے نئے اخبارات جس قدر شائع هوں بہتر هے - اميد هے که اله اباد کے اس تنہا اردو اخبار کو ' جو صوبے کے دار الحکومت سے نکلا هے ' ترقي و کاميابي کے وسائل بہت جلد حاصل هو جائيں گے -

قيمت اگر صرف ۳ - روپيه کردي جاے تو بہتر هوگا ' کيونکه مسلم گزٹ اور ازاد وغيره نے انتہائي قيمت يهی رکهي هے اسطرح اشاعت ميں بهي بہت جلد ترقي هوجاے گي -

---

(۱) ماهوار رسائل کيليے هام کے مشہور اديب شيخ خليل يازجي نے " مجله " لفظ منتخب کيا ' اور تمام ملک نے قبول کرليا - يه کوئي نئي اصطلاح نہيں هے ' بلکه اهليت عرب کي زبان ميں بهي قريب قريب اسي مفہوم کيليے بولا جاتا تها (منه)

اس سے بہی عجیب تر یہ ' کہ سودا اور میر تقی سے زیادہ احسان اسپر ایک علم دوست انگریز ' (سر جان گلگرسٹ) کا ہے ' جس نے سب سے پہلے اسکے قواعد کو منضبط کرایا اور یہ احسان اُن احسانات عظیمہ کے علاوہ ہے ' جو بہ حیثیت اس زبان کے رواج دہندہ ہونے اسمیں (باغ و بہار) جیسی بے نظیر نثر کی کتابوں کے مرتب کرانے ' اور اسکی موٴسسانہ سرپرستی کی وجہ سے ہمیشہ یاد گار رہیں گے -

برونز آف اگزا منرس کلکتہ نے گذشتہ نصف صدی کے اندر صرف و نحو میں کتابیں لکھنے اور لکھوانے کی متعدد کوششیں کیں ' اور اس سے باہر بھی ملک میں متعدد کتابیں لکھی گئیں ' مگر سچ یہ ہے کہ ابتک کوئی جامع اور ہر طرح معتبر کتاب ملک کے ہاتھہ میں نہیں ہے -

یہ تو اُردو صرف و نحو کے تدوین فن کا حال ہے - اسکے بعد ابتدائی اور متوسط ؤ اعلی درسی قواعد کا خانہ ہے ' اور معیار نظر بلند کرکے دیکھیے تو وہ بھی خالی ہے - بلکہ میں تو سمجھتا ہوں کہ شاید انضباط ضروریات قواعد ' و تسہیل بیان ' و ترتیب مندرجات کے لحاظ سے انگریزی میں نسبۃً اچھی قواعد کی کتابیں لکھی گئی ہیں - گو اغلاط و لغزشیں اُن میں بکثرت ہوں -

اس سلسلے میں بہت سی کتابیں میں نے دیکھیں ' اور (تفہیم القواعد) ایک مختصر رسالۂ تازہ ہے - مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ ابتک جو قواعد لکھی گئیں ' انمیں یا تو انگریزی گرامر کا اتباع بیجا کیا گیا ' یا محض عربی کا - اسلیے میں ایک سادہ و آسان رسالہ مرتب کرتا ہوں جو بچوں کے دماغ پر ابتدا ہی سے بارگراں نہو -

میں نے اسکے چند ابتدائی صفحات دیکھے - اسمیں شک نہیں نہ طریق بیان بہت سہل و آسان ہے - ترتیب مسائل وہی عام اور معمولی ' مگر ہر سبق کے ساتھہ ہی مشق کی عبارت بھی دیدی ہے - تقریباً تمام ضروری اقسام و ابواب کو جمع کیا ہے ' اور یہ کوشش ہر جگہ نظر آتی ہے کہ طریق تعلیم آسان اور سہل ہو -

بہتر تھا کہ طریق سوال و جواب سے بھی کہیں کہیں کام لیا جاتا کہ درس مسائل و قواعد کیلیے یہ طریقہ بہت مفید ہے -

نقشے بنا کر باہمی تعلقات و روابط و انشعاب ابواب کو سمجھانا بھی ایک عمدہ اصول تعلیم ہے ' اور بہتر ہو اگر آیندہ اسکا خیال رکھا جاے -

اتحاد المسلمین

علماء و مصلحین واعظین و ارباب صحائف و جرائد کیلیے مفت - مولوی عبید اللہ صاحب - بنگلہ نواب وقار نواز جنگ - متصل مسجد خیریت آباد - حیدر آباد (دکن) -

مولوی محمد احسن صاحب اکزکیٹو انجینیر نے یہ رسالہ اس لیے لکھا ہے تاکہ مسلمانوں کو فریضۂ قطعیہ زکواۃ کی ضرورت و اہمیت ' و دلائل فرضیت سے باخبر کیا جاے ' اور آمادہ کیا جاے کہ اس فرض کی طرف سے غفلت نہ کریں - اور مولوی ابو البرکات محمد عبید اللہ صاحب نے اسی مقصد سے اسے شائع فرمایا ہے : فجزا ہما اللہ تعالی خیر الجزا ' و زادنا اللہ و ایا ہما حمیۃ الاسلام !

اس رسالے کی تقریب پر بہتر ہے کہ چند کلمات فریضۂ زکواۃ کی نسبت عرض کروں :

فریضۂ زکواۃ

حکم زکواۃ ایک اعظم ترین فرائض مسلمین ' و اہم ترین احکام شریعۃ حقۂ اسلامیہ میں سے ہے ' اور اسکی فرضیت مثل فرضیت حج و صلوۃ و صیام ' نصوص قطعیۂ شریعت ' اور تعامل غیر منقطع اہل اسلام سے ثابت ہے - اور منجملہ ہمارے موجودہ مصائب عظیمہ کے ایک مصیبت کبری یہ ہے کہ اس فرض کی طرف سے غفلت و تساہل بالعموم طاری و ساری ' اور اسکے جمع و صرف کیلیے انتظام و اہتمام کے وسائل مفقود -

ہم نے اپنے گھر کی طرف سے آنکھیں بند کرلی ہیں ' اور دنیا کے دور دراز گوشوں میں مارے مارے پھرتے ہیں - آج یورپ میں مختلف مدارج و طبقات کے تصادم ' اور فقراؤ عمال (۱) کے افلاس و مصائب ' اور دولت کی عدم تقسیم و مرکزیۃ (۲) کی وجہ سے موجودہ ہئیۃ اجتماعیہ اور معیشۃ مدنیہ کی بنیادیں ہل رہی ہیں - اشتراکیۃ (سوشیالیزم) کی اسی لیے پیدایش ہوئی - اور فوضویہ (نہلزم) کے مہیب وجود کی تولید اسی کا نتیجہ ہے - کل کی بات ہے کہ انگلستان میں مسٹر لائڈ جارج نے اُمرا ؤ اشراف کے ٹیکس کا مسئلہ اٹھایا تھا ' اور برطانیہ کے مزدوروں کی اصلاح حالت اور تقویۃ مالی کے مقصد نے ایک سخت ہنگامہ مچادیا تھا !

یہ سب کچھہ قوم کے مفلس حصے کی ضروریات کے پورا نہونے ہی کا نتیجہ ہے -

جرمنی اور بعض حصص امریکا میں غرباء و محتاجین کیلیے حکومت اور قوم کے مشترک فنڈ قائم کیے گئے ہیں -

کواپریٹو سوسائٹیاں اور زرعی اور دیہاتی بنکیں جو آج قائم کی جا رہی ہیں ' یہ بھی در اصل اسی ضرورت کا علاج ہے کہ قوم کے محتاج اور بے مایہ حصے کی اعانت کی جاے -

لیکن اسلام نے اپنے ظہور کے ساتھہ ہی ان مفاسد اجتماعیہ و مدنیہ کا علاج کردیا تھا - فریضۂ زکواۃ کی بہت بڑی مصلحت یہی تھی کہ اسکے ذریعہ قوم کے مفلس و محتاج حصے کی ضروریات کا انتظام کیا جاے - نیز صدہا ملی احتیاجات مالیہ کیلیے ایک دائمی خزینہ (فنڈ) مہیا ہو جاے -

اسلام نے ایک طرف سود کو حرام کیا ' جو غریبوں اور محتاجوں کی زندگی کیلیے مہلک و سم قاتل تھا ' اور جسکے ذریعہ دولت مندوں کو اُن پر ایک جابرانہ و ظالمانہ تسلط کا موقعہ مل جاتا تھا - دوسری طرف اسکے بدلے زکواۃ کو فرض کردیا ' تاکہ جن احتیاجات کی وجہ سے غریب و محتاج طبقہ سود دینے پر مجبور ہو جاتا ہے ' وہ پیش ہی نہ آئیں !

فی الحقیقۃ موجودہ زمانے کے وقت کے کاموں میں سے ایک اہم اور ضروری کام فریضۂ زکواۃ کی تعمیل ' اور اسکے جمع و خرج کے انتظامات کی باقاعدہ تشکیل بہی ہے ' اور اس عاجز کے بعض پیش نظر کاموں میں اسکی تحریک بہی داخل ہے : و کل امر مرہون باوقاتہا -

در اصل یہ تمام مصیبتیں اسلیے ہیں کہ " امر بالمعروف و نہی عن المنکر " کے سلسلۂ حقہ کا عملاً سد باب ہوگیا ہے - علما اپنے قدرتی فرائض کو بھلا چکے ہیں ' اور دار الشفا کے طبیب خود ہی بیمار اور محتاج اطباء ہیں - ایسی حالت میں کس کس بات پر روئیے ' اور کس کس کا ماتم کیجیے !

تن ہمہ داغدار شد ' پنبہ کجا کجا نہی ؟

---

(۱) آجکل عربی میں یورپ کی لیبر پارٹی کیلیے " حزب العمال " کا لفظ رائج ہے ' اور مزدوروں کیلیے عمال ہی کا لفظ زیادہ تر لکھا جاتا ہے -

(۲) دولت کی " مرکزیۃ " یعنی دولت کا کسی ایک ہی جماعت اور سوسائٹی - طبقہ میں جمع ہوجانا ' اور دیگر حصص و طبقات کا بالکل محروم رہنا - یہ حالت تمد اور سوسائٹی کیلیے سخت ضرر رساں ہے - رومۃ الکبری کے انقراض و تباہی - اسباب اولی میں سے ایک سبب یہ بہی تھا - اسلام کا قانون توریث اور تقسیم زر اسی مصلحۃ حیکمانہ پر مبنی ہے -

مر ا ئـ ... لا

نماز جمعه اور ... یل عام

—:○*○:—

از جناب مولوی نواب علي صاحب - ایم - اے - پروفیسر بڑودہ کالج

گورنمنٹ کي موقت اور محتاج اعادہ اجازت نماز جمعه کے عوض عام تعطیل طلب کرنے کي تحریک' اگرچہ عام طور سے مسلمانوں میں پسند کیجائگي ' لیکن واقعات پر بھي همکو غور کرنا چاهیے -

ادبیات

روش یاس

پھر ایک ستم تازہ ہے اور کاهش جاں ہے * دل سینۂ ماتم زدہ میں نوحه کناں ہے
اُجڑے ہوے گلشن میں کہاں زمزمۂ عیش؟ * کہه ناله و فریاد ہے کہه آہ وفغاں ہے
مستقبل مجهول ہو کیا باعث تسکین ؟ * کچهه حوصله افزا نہیں جو حال عیاں ہے
مذهب کي حرارت کے بھڑکتے نہیں شعلے * هاں آتش خاموش کا تھوڑا سا دهواں ہے
سنتا نہیں اک سمت سے بھي حرف تسلي * دل حلقۂ ماتم میں بهر سو نگراں ہے
اے شان جلالي ! تري غیرت کو هوا کیا ؟ * مٹ جائینگے مسلم ' یه حریفوں کا گماں ہے !
کیا رحم کے قابل نہیں اسلام کي حالت ؟ * اے ملت بیضا کے نگهباں تو کہاں ہے ؟

وحشت ہے اور آهنگ نوا هاے جگردوز
یه طائر مجروح عبث بال فشاں ہے

رضا علي (وحشت)

فکاهات

— * —

روس لیگ

—:○*○:—

ز راہ لطف کہا کانگریس نے لیگ سے یهه : * "که ایک راہ میں رهرو هیں میں اور آپ ' جناب !
سفر میں خوب نہیں ساتھیوں سے بے ربطي * یهه همرهي ہے غنیمت که راسته ہے خراب
نہیں یهه رسم رفاقت ' حجاب دور کرو * آثار دو رخ زیبا سے " سیلف گورنمنٹ" کا نقاب "
کہا یهه لیگ نے هنسکر " ابهي میں کمسن هوں * نہیں حجاب مجهے ' ہے یهه انتظار شباب "

ایک منتظر شباب

هفته میں ایک دن آرام لینے کي رسم قدیم سے جاري ہے - سامي قوموں میں یه رسم مذهبي حیثیت رکھتي ہے - یہود سبت (شنبه) کے دن کوئي کام نہیں کرتے - حضرت عیسی نے اگرچه اسقدر تشدد نہیں فرمایا مگر سبت کو شعائر دین سے سمجهتے تھے کیونکه آپ نے صاف فرما دیا تھا که " میں توریت کے احکام منسوخ کرنے نہیں آیا هوں " لیکن واقعه صلیب کے بعد عیسائیوں میں یه عقیده خاصکر سینٹ پال کي تعلیم سے پهیل گیا که یسوع مسیح تیسرے دن (یکشنبه) کو مردوں میں سے جي اٹھا اور آسمان پر چڑھ گیا اسلیے اتوار کا دن یوم العید هوگیا -

حادثۂ ادرنہ

(مقتبس از جرائد اسلامیہ)

(۱)

ادرنہ کا بطل عظیم غازي شکري پاشا مسلسل پانچ مہینہ تک ایک ایسي فوج گراں کے مقابلہ میں' جو اپنے دونوں بازؤں میں ہزاروں بلغاریوں اور سرویوں اور صدھا زرہ کار اور انسان پاش توپوں کو لیے ہوے تھي ' جما رھا ' اور آل عثمان کے سروں کو بلند' انکي امیدوں کو زندہ ' اور انکے صفحۂ تاریخ کو روشن کردیا -

یہ بطل عظیم ابھي عرصہ دراز تک سلسلہ حملۂ و مدافعت جاري رکھسکتا تھا ' بلکہ محاصرہ کو اٹھا دیتا ' اگر مرحوم ناظم پاشا ' خائن ملۃ کامل کے قریب میں نہ آگیا ہوتا اور التواء جنگ کے وقت اس عظیم الشان شہر تک رسد رساني کي اجازت کي قید لگا دي ہوتي' اور چتلجا میں جنگ جاري رکھي ہوتي - یعني وہ منحوس التواء جنگ منظور ھي نہ کیا ہوتا ' جسکي بدولت بلغاریوں کو خطوط محاصرہ و قتال استحکام کا موقع ملا -

محاصرہ کو دو دن کم پانچ مہینے ہوے - اسوقت تک اس بطل ہمام کا عزم بالجزم تھا کہ راہ مدافعت میں اپنا اور اپني فوج کا آخرین قطرۂ خون بہادینگے اور اگر مغلوب ہونگے ' اور دشمن کي طاقت نطاق محاصرہ کو چیرتي ہوئي قلب شہر تک پہنچ جایگي' تو اپنے پاس کا تمام سامان جنگ ضائع کردینگے ! !

مگر حکومت سابقہ نے اسکے ساتھہ وہ اعتناء و اہتمام نہیں کیا جسکا وہ مستحق تھا - حکومت نے اسکے اس مقصد شریف سے اتفاق نہیں کیا اور کامل پاشا برابر اس عار انگیز صلح کے درپے رہا ' جو دولۃ عثمانیہ کے شرف و حیات ' بلکہ اسلام کے شرف و وجود ھي کا خاتمہ کردینے والي تھي -

بطل ادرنہ کو جب محسوس ہوا کہ حکومت اسکے اس مقصد جلیل سے متفق نہیں' تو اس نے تسلیم شہر کي صورت میں شہر کو اڑا دینے کي باب عالي کو دھمکي دي - بطل موصوف ' جیسا کہ اسکے سوانح حیات سے معلوم ہوتا ھے ' صاحب عزم راسخ اور شدید الراے شخص ھے - وہ جب کسي کام کا ارادہ کرتا ھے' تو کسي قسم کے پس و پیش کے بغیر اس کو کر گذرتا ھے ' پس اگر شہر حوالے کردیا جاتا ' تو بھي ادرنہ کا حشر وھي ہوتا جو اسوقت ہوا - کیونکہ تسلیم کي صورت میں غازي شکري پاشا نے جو کچھہ کہا تھا ' اسکو ضرور پورا کرکے چھوڑتے -

اب صرف اس حیثیت سے بحث کرنا باقي ھے کہ تسلیم ادرنہ کي صورت میں کیا نتائج مرتب ہوتے ؟ اور اب کیا مرتب ہونگے ؟

یہ بات تو معلوم ھے کہ سلانیک بغیر مدافعت و مقاومت کے' صرف اس امید پر حوالے کردیا گیا تھا کہ باشندگان شہر و سرحد کا خون نہ بہایا جائیگا' مال و متاع نہ لوٹا جائیگا' اور عورتوں کے ننگ و ناموس پر حملہ نہ کیا جائیگا -

مگر کیا اسکا نتیجہ یہ نہیں ہوا کہ یہ تمام جھوٹي امیدیں بیکار ثابت ہوئیں' اور وہ ہزار ہا عثماني ' جنھوں نے ہتیار حوالے کردیے تھے' فاقہ ' برہنگي ' امراض' اور سب سے بڑھکر یہ کہ قتل کي بدولت موت و ہلاکت کا لقمہ ہوے ؟

کیا اس کا نتیجہ یہ نہیں ہوا کہ دشمن ہمارے ذخائر واسلحہ پر قابض ہوگیا ' جس سے محاصرہ یانیا (جنینا) میں اسکو مزید تنگ گیري کا موقع مل گیا ؟

کیا اس تسلیم کا نتیجہ یہ نہیں ہوا کہ جان ' مال ' آبرو ' اور جائداد (جس کي حفاظت کا وعدہ کیا گیا تھا) دشمنوں اور مسیحي غارتگروں کیلیے مباح سمجھہ لي گئي اور ہر ممکن تصرف وحشیانہ و بربرانہ ' جو انساني ظلم کر سکتا ھے' بے دریغ کیا گیا ؟

سلانیک میں دشمن نے کب اپنے شرف و وقار اور عہد و پیمان کا پاس کیا ' جو ان پر ادرنہ کے باب میں اعتماد کیا جاتا ؟ اور اگر اعتماد کیا جاتا تو یہ دانستہ انخداع اور دولت علیہ اور اسلام کے ساتھہ خیانت نہ ہوتي ؟

سلانیک کي محافظ فوج نے تسلیم سلانیک سے دشمن کے قدم جمادیے کیونکہ قلعہ وغیرہ تمام سامان مدافعت و استحکام انکو ملگیا ' لیکن اس بطل تاریخ (شکري پاشا) نے وہ جلیل و شریف فرض ادا کیا ' جو اس کے عہدے کي حیثیت سے اس پر عائد ہوتا تھا - پس اس نے نہایت دانشمندي کي ' کہ آخر وقت تک جنگ جاري رکھي' اور جب دشمن نے اندر داخل ہونے کا قصد کیا تو جو کچھہ برباد کرسکا برباد کردیا - اب ادرنہ وہ شاندار جنگي شہر نہیں ھے جو پہلے تھا - اب وہ ایک سنسان کھنڈر اور وحشت کدہ ھے !

یہ امر محال ھے کہ بلغاري ایک عرصہ دراز سے پہلے ادرنہ کي سابق جنگي اہمیت کو دوبارہ پیدا کرلیں' کیونکہ صرف قلعہ (مرعش) سالہا سال میں تیار ہوا تھا اور اسکي مزید تحصین و استحکام میں کئي سال اور صرف ہوگئے تھے ' جب جا کے وہ اسدرجہ مستحکم ہوا کہ بلغاریوں کو اسکي فتح میں سنگین نقصانات اٹھانا پڑے - ایسے سنگین نقصان' جو آج' نہیں جبکہ وہ نشۂ فتح میں سرشار ہیں' بلکہ چند دنوں کے بعد انہیں معلوم ہونگے -

بیشک بطل ادرنہ نے اپني آخر تک مدافعت اور آخر میں ذخائر ' اسلحہ ' اور عمارتوں کے برباد کردینے سے عساکر چتلجا کي ایک خدمت جلیلہ انجام دي -

ایسے انتہائي مدافعت کے بعد سقوط ادرنہ ایک تاریخي واقعہ ھے جو ثناء عظیم و تمجید کثیر کا مستحق ھے - اس دعوے کي سب سے بڑي دلیل یہ ھے کہ دنیا کے تمام اخبارات نے اس واقعہ کو ایک حادثۂ جلیلہ قرار دیا ھے ' اور تاریخ کے ان نادر واقعات میں شمار کیا ھے ' جن کي مثال گذشتہ صدیوں میں مشکل سے مل سکتي ھے -

اس سلسلہ میں ہم چند عثماني و اجنبي اخبارات کے اقوال ایندہ ہفتے نقل کرینگے -

الہلال کي ایجنسي

ہندوستان کے تمام اردو ' بنگلہ ' گجراتي ' اور مرہٹي ہفتہ وار رسالوں میں الہلال پہلا رسالہ ھے ' جو باوجود ہفتہ وار ہونے کے ' روزانہ اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ھے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشي ہیں ' تو اپنے شہر کیلیے اسکے ایجنٹ بن جایئے -

مسلمانوں کا جمعہ نہ تو یہود کے سبت کی طرح ہے (کیونکہ اوقات نماز کے سوا باقی تمام دن کار و بار کی اجازت ہے) اور نہ عیسائیوں کے اتوار کے طرح کسی نبی یا ولی کے دوبارہ زندہ ہوجانیکی یادگار ہے بلکہ شہر یا قصبہ کی آبادی کا سات دن میں ایک دن ایک ہی مقام پر مل جل کر وحدہ لا شریک خدا کی عبادت کرنے کا دن ہے - ہم نے جب تک شعائر دین کی سچی تعظیم کی اسوقت تک خدا نے ہماری حکومت کے ذریعہ جمعہ کو عام تعطیل دلوائی لیکن جب ہمارے حکام امرا اور رؤسا نے علانیہ نماز جمعہ ترک کردی تو ہماری عام تعطیل بھی ہم سے چھن گئی - اسپر بھی ہمارے آنکھیں نہ کھلیں اور اب بھی ہمارے مساجد اعلی عہدہ داروں اور جنتیلمینوں سے خالی ہیں - کچھہ شک نہیں کہ اگر یہ حضرات اخلاقی جرأت اور سچی محبت دین سے کام لیکر نماز جمعہ کے وقت بیخوف و خطر اٹھتے اور فاسعوا الی ذکر اللہ کی تعمیل کرتے تو آج گورنمنٹ کے سامنے یہ بھیک مانگنے کی نوبت ہی نہ آتی - ہم نے رو دھوکر دو گھنٹہ کی اجازت حاصل کی مگر نماز جمعہ کے وقت سات کرور مسلمانوں کی حاضری اگر لیجاے تو حقیقت حال معلوم ہوجاے -

ھندوستان میں حکومت عیسائیوں کی ہے اسلیے ممکن نہیں کہ اتوار کو عام تعطیل نہو - جمعہ کے دن بھی اگر مسلمانوں کی خاطر سے عام تعطیل دیجاے تو ہفتہ میں دو دن یا ڈیڑھہ دن تعطیل کے ہوگئے - پھر کوئی وجہ نہیں کہ ہندوستان کے یہود کے خاطر سبت کے دن عام تعطیل نہ دیجاے - لیکن اگر دو گھنٹہ کی اجازت ملجانے پر مسلمان ملازم گورنمنٹ خاصکر حکام اور عہدہ دار خصوصیت کے ساتھہ نماز جمعہ کے پابند ہوجائیں تو عام تعطیل کی تحریک میں خواہ مناسب ہو یا نا مناسب ہم بھی شامل ہوجائیں گے -

مسلمانوں ! کب تک نمایشی تحریکوں کے گرویدہ رہوگے ؟ اٹھو اور سچے مسلمان بن جاؤ - جو کچھہ کہنا ہو اسکو کرکے دکھاو فقط -

علامۂ شبلي نعمـــاني پر بیجا الزامات کي حقیقت

از جناب خواجہ رشید الدین صاحب رئیس لکھنو

— * —

اجکل چند اخباروں میں مولوی عبدالکریم صاحب مدرس دارالعلوم کی معطلی کے متعلق جو سلسلہ مضامین شائع ہورہا ہے اس میں در حقیقت مولانا شبلی کے ساتھہ ایک عظیم الشان مذہبی انسٹیٹیوشن کو بھی بد نام کرنے کی کوشش کیجا رہی ہے اس بنا پر نہایت ضروری ہے کہ ان تمام غلط فہمیوں کو مٹایا جائے جو ان مضامین کے ذریعہ سے پھیلائی جا رہی ہیں - ان مضامین میں امور تنقیح طلب حسب ذیل ہیں :

(۱) مولوی عبد الکریم صاحب کے متعلق جو کارروائی مولانا شبلی نے کی وہ شخصی طور سے کی یا جو کچھہ عمل میں آیا اس میں ان کا حصہ اسی قدر تھا جتنا ہر ممبر کا ہو سکتا ہے ؟

(۲) جو حکم دیا گیا وہ فی نفسہ مناسب اور صحیح تھا یا نہیں ؟

(۳) اس واقعہ کو گورنمنٹ تک پہونچانے میں مولانا شبلی کی شرکت کس حد تک ہے ؟

(۴) اس حکم کے متعلق لوگوں نے مولانا شبلی کے دباؤ سے رائیں دیں یا نہیں اور یہ کہ انہوں نے دباؤ ڈالا یا نہیں ؟

اس موقعہ پر سب سے مقدم یہ ہے کہ ندوہ کا نظام ترکیبی سمجھہ لینا چاہیے کیونکہ واقعات کے متعلق پبلک کو بڑی غلط فہمی اسوجہ سے ہوئی ہے کیونکہ وہ ندوہ کے نظام اور تقسیم اختیار سے واقف نہیں اسکی تفصیل مضمون کے اخیر میں آئیگی - یہاں صرف اس قدر سمجھہ لینا چاہیے کہ ندوہ ایک وسیع اور عام انجمن ہے اور اس کے تحت میں بہت سی شاخیں ہیں ان میں ایک مدرسہ بھی ہے جس کا نام دارالعلوم ہے - مولانا شبلی اس مدرسہ کے معتمد یعنی سکریٹری ہیں اصل ندوہ کے نہ وہ سکریٹری ہیں نہ اسسٹنٹ سکریٹری ہیں - ندوہ میں کئی برس سے کوئی سکریٹری نہیں ہے لیکن سکریٹری شپ کے جتنے کام ہیں مولانا سید عبدالحی صاحب انجام دیتے ہیں - ندوہ کا صیغہ مال الگ ہے اور اس کے سکریٹری منشی احتشام علی صاحب ہیں -

واقعہ بحث طلب

کچھہ عرصہ سے مولوی عبد الکریم صاحب جو دارالعلوم ندوہ میں مدرس بھی ہیں الندوہ کے اڈیٹر ہیں (جو ندوۃ العلما کا پرچہ ہے) انہوں نے جون کے پرچہ میں ایک مضمون بعنوان جہاد لکھا جس میں ثابت کیا کہ مسلمانوں کو کسی غیر مذہب حکومت کی رعایا بنکر رہنا جائز نہیں - مولانا شبلی نے اسکو مقاصد ندوہ کے مخالف سمجھا - اس کے ساتھہ ان کے نزدیک اصل مسئلہ کی تشریح بھی غلط طور سے کی گئی تھی اس بنا پر انہوں نے بمشورہ مولوی عبد الحی صاحب و مولوی ظہور احمد صاحب وکیل انکو عارضی طور پر (جسکی واقعی مدت صرف ایک دن تھی) معطل کردیا - ندوہ کی مجلس انتظامیہ کے لیے ضرور ہے کہ پندرہ روز قبل تمام ارکان کو اطلاع دیجاے اس بنا پر جب کبھی کوئی فوری ضرورت پیش آتی ہے تو ہمیشہ یہ طرز عمل رہا ہے کہ معتمد مراسلات مقامی ارکان کو بلاتے ہیں اور کوئی عارضی کار روائی بشرط منظوری جلسہ انتظامیہ کردیجاتی ہے - اس بناپر مولوی عبد الحی صاحب نے دوسرے دن تمام ارکان شہر کو بلایا جن میں سے پانچ شخص دوسرے دن شب کو جمع ہوے اور ایک جلسہ منعقد ہوا - اشخاص حسب ذیل تھے : منشی احتشام علی صاحب معتمد مولوی ظہور احمد صاحب وکیل ممبر ندوہ مولانا عبد الباری صاحب فرنگی محلی مولانا شبلی صاجب نعمانی مولوی عبد الحی صاحب -

اس جلسہ میں طے پایا کہ ڈپٹی کمشنر صاحب کو ایک مراسلہ حسب مضمون ذیل بھیجا جائے :-

(۱) چونکہ رسالہ الندوہ بابت ماہ جون سنہ ۱۹۱۲ - و شائع شدہ ۲۵ - جنوری سنہ ۱۹۱۳ - میں ایک قابل اعتراض مضمون مسئلہ جہاد پر شائع ہوگیا ہے اس لیے آج مقامی ارکان کا ایک جلسہ منعقد کیا گیا ہے اور اس میں مندرجہ ذیل ارکان شریک تھے :-

(۱) منشی احتشام علی صاحب (۲) مولوی عبد الحی صاحب
(۳) مولانا شبلی نعمانی صاحب (۴) مولوی عبدالباری صاحب
(۵) مولوی ظہور حمد صاحب -

حسب ذیل امور باتفاق راے منظور ہوے : -

(۱) اس جلسہ کی راے ہے کہ مضمون زیر بحث میں جو خیالات ظاہر کیے گئے ہیں وہ اغراض و مقاصد ندوہ کے منافی ہیں اور اس کے شائع ہونے کا افسوس ہے

(۲) اس جلسہ کی راے ہے کہ اشاعت الندوہ تا فیصلہ جلسہ انتـظامیہ موقوف رہے -

(۳) اس جلسہ کی راے ہے کہ معتمد دارالعلوم ندوہ نے جو مولوی عبدالـکریم صاحب کو بر بناے تحریر مضمون جہاد معطل کر دیا ہے یہ حکم تا جلسہ انتـظامیہ قایم رہے اور مولوی عبدالـکریم صاحب سے جواب طلب کیا جاے -

(۴) اس جلسہ کی راے ہے کہ مذکورہ بالا کار روائی کی اطـلاع ڈپٹی کمشنر لکھنو کو دیجاے -

(باقي ائندہ)

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحکیم)

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۱۹

کلکتہ : چہار شنبہ ۷ جمادی الثانی ۱۳۳۱ ہجری

Calcutta : Wednesday, May 14, 1913.

جلد ۲

قوت باہ گولیاں

ڈاکٹر برمن کی تیار کردہ قوت کی گولیاں چھہ عدد امتحانا نمونہ کیواسطے بلا قیمت دیجاتی ہیں - استعمال کے اول ہی روز اپنا فائدہ دکھلاتی ہیں - ضرور امتحان کیجئے - اگر آپ امتحان کرنا چاہیں تو الهلال کے حوالہ سے آج لکھئے واپسی ڈاک سے آپکو نمونہ ملیگا - یہ گولیاں ۳۰ برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہو رہی ہیں طاقت دینے والی مشہور دوائیں فاسفورس - اسٹکنیا - ڈمیانا ملاکر یہ بنی ہیں - ریزہ - رگ اور خون کو طاقت دینے والی ہیں - مریض کو اول ہی روز سے فائدہ معلوم ہوتا ہے - چہرہ پر رونق اور ضعف کی حالت کو دور کرتی ہیں - دوبارہ طاقت لاتی ہیں - قیمت ۳۰ گولیونکی شیشی ایک روپیہ محصول پانچ آنہ -

یہہ موقع ہاتھہ سے نہ دینا چاہئے قوت کی گولیوں کا نمونہ جلد منگواکر ازمائش کیجئے ایک خوراک میں فائدہ معلوم ہوگا -

نوٹ - ہماری کانوری جنتری جسمیں پوری فہرست ادویات اور سارٹیفکات درج ہیں بلا قیمت و موجودہ درخواست آنے سے روانہ ہوتی ہیں *

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

المكتبة العامية الاسلامية في علي گڈہ

— * —

اس کتب خانہ میں مختلف علوم و فنون کی کتابیں مطبوعہ مصر ، شام ، بیروت اور قسطنطنیہ وغیرہ فروخت کے لیے موجود رہتی ہیں اور نہایت مناسب و معتدل قیمت پر شائقین کی خدمت میں روانہ کی جاتی ہیں — خاصکر مکتبة المنار کی کتابیں ، حضرت الاستاذ الامام شیخ محمد عبدہ اور حضرت السید الامام سید رشید رضا کی تمام تصنیفات اس کتب خانے میں ہر وقت مہیا رہتی ہیں - فرمائشوں کی تعمیل مستعدی کے ساتھہ کی جاتی ہے - کتب خانہ کی جدید فہرست تیار ہو گئی ہے جو آدہ آنے کے ٹکٹ وصول ہونے پر مفت روانہ کی جاتی ہے *

رسالہ المنار (جو تمام دنیائے اسلام میں بہترین عربی رسالہ تسلیم کیا گیا ہے) اس کی گذشتہ ۱۵ سال کی ۱۵ جلدیں مکمل مع فہرست مضامین موجود ہیں - قیمت عام طور پر فی جلد ۱۵ روپے ہیں مگر دوسری جلد کی قیمت پچاس روپے اور تیسری جلد کی قیمت پچیس روپے ہیں *

یہہ کتب خانہ رسالہ المنار کا کل ممالک ہندوستان میں سول ایجنٹ ہے ، او جن اصحاب کو اس رسالہ کی خریداری منظور ہو چندہ سالانہ مبلغ ۱۵ روپے ہمارے پاس روانہ فرمائیں ، روپیہ وصول ہونے پر رسالہ براہ راست ان کی خدمت میں جاری کرا دیا جایگا *

المشتہر منیجر المكتبة العمية الاسلامية ، مدرسة العلوم ، علي گڈہ

... ہوٹل

—o*o—

نمبر ۱۳۱ لور ... بور روڈ - کلکتہ

ہمارے ہوٹل میں ہر قسم کی اشیاے خوردنی و نوشیدنی ہر وقت طیار ملتی ہیں نیز اسکے ساتھہ مسافروں کے قیام کیلیے پر تکلف اور ... کمروں کا بھی انتظام کیا گیا ہے جو نہایت ہوادار ، فرنشڈ اور بر لب راہ واقع ہیں جن صاحبوں کو کچھہ دریافت کرنا ہو بذریعہ خط و کتابت مفید ہوٹل سے دریافت کر سکتے ہیں - جنگ ترکی و اٹلی اور جنگ بلقان کی جملہ تصویریں ہماری ہوٹل میں فروخت کے لیے موجود ہیں مع تصویر شیخ سنوسی وغیرہ -

... شیخ عبد الکریم مالک ... ہوٹل

نحن انصار اللہ

— * —

ان صلاتي و نسكي و محياي و مماتي لله رب العالمين ' لا شريک له ' بذالک امرت و انا اول المسلمين (۲ : ۱۲۶)

ميري عبادت ' ميري قرباني ' ميرا جينا ' ميرا مرنا ' غرضکه ميري هر چيز صرف الله رب العالمين هي کيليے هے -

اسي قرباني کا مجکو حکم ديا گيا هے اور ميں مسلمانوں ميں پهلا " مسلم " هوں !

نام .... پیشہ .... عمر ....

پتہ ....

نحن انصار اللہ

— * —

ان صلاتي و نسكي و محياي و مماتي لله رب العالمين ' لا شريک له ' بذالک امرت و انا اول المسلمين (۲ : ۱۲۶)

ميري عبادت ' ميري قرباني ' ميرا جينا ' ميرا مرنا ' غرضکه ميري هر چيز صرف الله رب العالمين هي کيليے هے -

اسي قرباني کا مجکو حکم ديا گيا هے اور ميں مسلمانوں ميں پهلا " مسلم " هوں !

نام .... پیشہ .... عمر ....

پتہ ....

نحن انصار اللہ

— * —

ان صلاتي و نسكي و محياي و مماتي لله رب العالمين ' لا شريک له ' بذالک امرت و انا اول المسلمين (۲ : ۱۲۶)

ميري عبادت ' ميري قرباني ' ميرا جينا ' ميرا مرنا ' غرضکه ميري هر چيز صرف الله رب العالمين هي کيليے هے -

اسي قرباني کا مجکو حکم ديا گيا هے اور ميں مسلمانوں ميں پهلا " مسلم " هوں !

نام .... پیشہ .... عمر ....

پتہ ....

نحن انصار اللہ

— * —

ان صلاتي و نسكي و محياي و مماتي لله رب العالمين ' لا شريک له ' بذالک امرت و انا اول المسلمين (۲ : ۱۲۶)

ميري عبادت ' ميري قرباني ' ميرا جينا ' ميرا مرنا ' غرضکه ميري هر چيز صرف الله رب العالمين هي کيليے هے -

اسي قرباني کا مجکو حکم ديا گيا هے اور ميں مسلمانوں ميں پهلا " مسلم " هوں !

پیشہ .... عمر ....

اعلان

(۱) اگرکسي صاحب کے پاس کوئي پرچه نه پہنچے ' تو تاریخ اشاعت سے دو ہفته کے اندر اطلاع دیں ' ورنه بعد کو فی پرچه چار آنے کے حساب سے قیمت لي جائیگي -

(۲) اگرکسي صاحب کو ایک یا دو ماہ کے لئے پته کي تبدیلي کي ضرورت هو تو مقامي ڈاکخانه سے بندوبست کرلیں ' اور اگر تین یا تین ماہ سے زیادہ عرصه کے لئے تبدیل کرانا هو تو دفتر کو ایک هفته پیشتر اطلاع دیں -

(۳) نمونے کے پرچه کے لئے چار آنه کے ٹکٹ آنے چاهیں یا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -

(۴) نام و پته خاصکر ڈاکخانه کا نام همیشه خوش خط لکھیے -

(۵) خط و کتابت میں خریداري نمبر کا حواله ضرور دیں -

(۶) مني آڈر روانه کرتے وقت کوپن پر نام ' پورا پته ' رقم ' اور نمبر خریداري (اگر کوئي هو) ضرور درج کریں -

نوٹ — مندرجه بالا شرائط کي عدم تعمیلي کي حالت میں دفتر جواب سے معذور هے اور اس وجه سے اگر کوئي پرچه یا پرچے ضائع هوجائیں تو دفتر اسکے لئے ذمه دار نه هوگا .

(منیجر)

شــرح اجــرت اشتـهــارات

—*—

میعاد اشتہار	في صفحه	في کالم	نصف کالم	نصف کالم سے کم
ایک هفته ایک مرتبه کے لئے	۱۵ روپیـه	۱۰ روپیه	۷½ روپیه	۸ آنه في مربع انچ
ایک ماہ چار مرتبه ”	۵۰ ”	۳۰ ”	۲۰ ”	۷ آنه ” ” ”
تین ماہ ۱۳ ” ”	۱۲۵ ”	۷۵ ”	۴۵ ”	۶ آنه ” ” ”
چهه ماہ ۲۶ ” ”	۲۰۰ ”	۱۲۵ ”	۷۵ ”	۵ آنه ” ” ”
ایک سال ۵۲ ” ”	۳۰۰ ”	۲۰۰ ”	۱۲۵ ”	۴ آنه ” ” ”

(۱) ٹائیٹل پیج کے پہلے صفحه کے لیے کوئي اشتہار نہیں لیا جائیگا - اسکے علاوہ ۳ صفحوں پر اشتہارات کو جگهه دیجائیگي -

(۲) مختصر اشتہارات اگر رساله کے اندر جگهه نکال کر دیے جائیں تو خاص طور پر نمایاں رهیں گے لیکن انکي اجرت عام اجرت اشتہارات سے پچاس فیصدي زائد هوگي -

(۳) همارے کارخانه میں بلاک بهي طیار هوتے هیں جسکي قیمت ۸ آنه في مربع انچ هے - چهاپنے کے بعد وہ بلاک پهر صاحب اشتہار کو واپس کردیا جایگا اور همیشه انکے لئے کارآمد هوگا -

شرائـــط

(۱) اسکے لئے هم مجبور نہیں هیں که آپکي فرمایش کے مطـــابق آپکو جگهه دیں ' البته حتي الامکان کوشش کي جاے گي -

(۲) ایک سال کے لئے اشتہار دینے والوں کو زیادہ سے زیادہ ۴ اقساط میں ؛ چهه ماہ کے لئے ۲ اقساط میں ' اور سه ماهي کے لئے ۳ اقساط میں قیمت ادا کرني هوگي اس سے کم میعاد کے لئے اجرت پیشگي همیشه لي جائیگي اور وہ کسي حالت میں پهر واپس نهوگي -

(۳) منیجر کو اختیار هوگا که وہ جب چاهے کسي اشتہار کي اشاعت روک دے ' اس صورت میں بقیه اجرت کا روپیه واپس کردیا جاے گا -

(۴) هر اس چیز کا جو جوے کے اقسام میں داخل هو ' تمام منشي مشروبات کا ' فحش امراض کي دواؤں کا اور هر وہ اشتہار جسکي اشاعت سے پبلک کے اخلاقي و مالي نقصان کا ادنی شبهه بهي دفتر کو پیدا هو ' کسي حالت میں شائع نہیں کیا جاے گا -

نوٹ — کوئي صاحب رعایت کے لئے درخواست کي زحمت گوارا نه فرمائیں - شرح اجرت یا شرائط میں کسی قسم کا [illegible]

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين — القرآن الحكيم

AL - HILAL

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad

7-1 McLeod street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL - HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4 - 12.

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

میر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۱-۷ مکلاود اسٹریٹ

کلکتہ

عنوان للتغراف

« الہلال »

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

جلد ۲ — نمبر ۱۹

کلکتہ: چہار شنبہ ۷ جمادی الثانیہ ۱۳۳۱ ہجری

Calcutta : Wednesday, May 14, 1913.

شذرات

من انصاری الی اللہ ؟؟

نفائس دل و دین می دہم بہ نیم نگاہ!
بمن معاملۂ کن ، کہ راست گفتارم!

اکثر حضرات کو درخواست کے فارم کی کمی کی شکایت تھی ، اسلیے ابکے پھر چار فارم حاضر ہیں - جن حضرات کو اور زیادہ مطلوب ہوں ، " عارضی ادارۂ نظمیۂ حزب اللہ " سے دفتر الہلال کے ذریعہ طلب فرمالیں - ۲۵ ، ۲۵ ، فارموں کی کتابیں مع مضامین دعوت و تبلیغ متعلقہ بھی چھپ رہی ہیں - العجل ! العجل ! العجل !! فان الساعۃ آتیۃ ، لا ریب فیہا ، والعاقبۃ للمتقین ! !

شمس العلما مولانا شبلی نعمانی

اور

مسئلۂ " الندوہ "

(۳)

اس مسئلے کی نسبت مراسلات و مکاتیب کی کثرت کا یہ حال ہے کہ روزانہ ڈاک کی ہر تقسیم میں آٹھ دس مراسلات اسی کی نسبت ہوتی ہیں - انکی کثرت سے الہلال کے صفحات گھبرا جائیں ، مگر اس عاجز کا دل مطمئن ہے - ان سے ضمناً ثابت ہوتا ہے کہ قوم کی حرکت اور دفع جمود کی نسبت جو نئی امیدیں دلوں میں پیدا ہوگئی ہیں ، اور جو کبھی کبھی بعض واقعات و حوادث مخالف کے ظہور سے متزلزل ہو جایا کرتی ہیں ، فی الحقیقت صحیح ، اور

فہرست

تصاویر

کرسکتا هوں - مذاکرهٔ علمیه کے متعدد اهم مضامین هفتوں سے پڑے هیں ' کتابوں پر ریویو لکھنے کی جگه نهیں ' شئون عثمانیه کے نهونے کی وجه سے لوگ سخت شاکی هیں - اسئلة و اجوبتها کی سرخی کے بیسیوں سوالات اهم اور مفید پڑے هیں ' جنکے جواب کیلیے صفحات نهیں ملتے - پھر آجکل سب سے اهم تر خود الهلال کی تبلیغ دعوت هے - ایسی حالت میں اب اس معاملے کیلیے ایک نیا معرکه زار کہاں سے لاؤں ؟ پچھلے هفتے جناب خواجه رشید الدین صاحب کی مراسلت کا بقیه حصهٔ اصلی درج هونے سے رهگیا تھا ' لیکن اب اسکی اشاعت بھی اسی مجبوری سے روک دی ' اور انسے بھی خواستگار معافی هوں -

البته صرف اب ضرورت اس امر کی باقی رهگئی هے که شرکاء جلسهٔ ارکان خمسه کی زبانیں کسی طرح کھلیں ' اور وہ اپنی شان تبرقع و حجاب فرمائی کی جلوہ فروشی کی مدت ختم کرکے قوم کے سامنے تشریف لائیں - یه چونکه ضروری اور معاملے کا اصلی نقطهٔ انفصال هے ' اسلیے میں اسکے لیے پوری کوشش کرونگا ' اور اگر ایسا هوا تو بکمال ممنونیت انکی تحریروں کو شائع کردونگا -

بقیه [illegible]

(سلسلهٔ اشاعت گذشته) ××

کار روائی کے دیگر جزئی امور میں ایک واقعه رزولیوشن کے الفاظ میں تنسیخ و ترمیم' اور لفظ " قابل نفرت " سے مضمون کی تعبیر هے -

مولانا کی تحریر مطبوعهٔ زمیندار سے معلوم هوتا هے که رزولیوشن صاف کرکے انهوں نے دفتر میں بھیجدیا تھا ' اور اسکے الفاظ مولانا عبد الحی وغیرہ کے علم کے بعد اور تمام معتمدین کے دستخط سے بھیجے گئے تھے -

اس پر مولانا عبد الحی کی شرکت و سکوت کی بحث چلی - بعض معاصرین کہتے هیں که مولانا عبد الحی طبیب هیں' اور فن طب رجوع خلائق و هجوم مرضی ' وکثرت واردین و حاضرین کا مقتضی ' پس ایسی حالت میں ایک طبیب عهدہ دار پر کسیطرح کی ذمه داری عائد نهیں هوسکتی ' کیونکه مشغلهٔ طبابت کی وجه سے یقیناً بیماروں اور شاگردوں کا همیشه هجوم رهے گا ' علی الخصوص صبح کو که یہی وقت اداے فرض عهدۂ معتمدی کا هوتا هے اور اسی وقت مریضوں کا بھی هجوم هوتا هے - اس کشمکش فرائض کے بحران عظیم میں انسان نبض و قارورہ کو دیکھے یا تجویزوں اور کاغذات کے الفاظ و احکام و عبارت کو ؟

یه توجیهه معاملات نادرہ کے بعض جدید وکلا کی هے ' لیکن میں سمجھتا هوں که خود مولانا عبد الحی اس تمسخر انگیز دفاع سے ایک لمحه کے لیے بھی فائدہ اٹھانا پسند نه فرمائیں گے - کیونکه میں دیکھتا هوں که اس عجیب مقدمے میں اکثر وکیلوں سے انکے موکل زیادہ عقلمند اور فهمیدہ هیں -

بهرحال اس سے اصل مسئلے پر کوئی اثر نهیں پڑتا - میری راے اس بارے میں وهی هے ' جو یقیناً هر شخص کی اس بارے میں هونی چاهیے - یعنی اس مسئله کے دو پہلو هیں - پہلا مسئله نفس تغیر و تبدل الفاظ کا هے ' اور دوسرا لفظ " نفرت انگیز " سے تعبیر کرنے کا -

پہلے کا جواب صاف اور ایک هی هے - ایک تجویز جو چند شخصوں نے مشترک طور پر کسی مجلس میں قرار دی هو ' اسمیں ادنے تغیر و تبدل کا بھی کسی کو اختیار نهیں ' اور اگر عمداً کیا جاے تو یقیناً دیانت داری کے سخت خلاف هے -

رها لفظ " قابل نفرت " یا " نفرت انگیز " تو یه کہنا اور اس پر بار بار زور دینا که " نفس مسئلهٔ اسلامیهٔ جهاد " یا ایک " مجموعهٔ آیات قرانیه و احادیث نبویه " کو مولانا نے قابل نفرت کہا ' ایک ایسی کھلی سفیهانه و معاندانه کذب بیانی هے ' جس کو کوئی ذی عقل تسلیم نهیں کرسکتا - یه بالکل ظاهر هے که مضمون سے جو اختلاف کیا گیا تھا (قطع نظر از صحت و عدم صحت اختلاف) وہ کچھ اصل مسئلهٔ جهاد یا آیات کلام الله کی نسبت نه تھا ' بلکه اس خاص استدلال یا نتیجهٔ بحث کی نسبت ' جس کو مضامین میں دفعه (۱۰) وغیرہ سے تعبیر کیا گیا هے ' اور جسکا مطلب یه بیان کیا جاتا هے که " غیر مسلم حکومت کے ما تحت مسلمانوں کیلیے رهنا کسی حالت میں جائز نهیں " پس بنا بریں " قابل نفرت " کا اطلاق بھی هر حال میں صرف اسی نتیجهٔ بحث اور مخصوص استدلال کے متعلق هوگا ' نه که اصل مسئلهٔ جهاد اور آیات کلام الله کے متعلق -

هر شخص جو اس معاملے میں فریقانه دماغ نهیں رکھتا ' تسلیم کریگا که یه ایک بالکل کھلی اور صریح بات هے - جو لوگ اس مسئله کی بدولت مفت میں آزادی و حریت کے وکیل بل ابوالآباء بن بیٹھے هیں ' انکی ذاتی عداوت و تعاند کا ایک بڑا ثبوت یه بھی هے که ایک ایسی صاف بات کے [illegible] نے سے اپنے تئیں قاصر ظاهر کرتے هیں ' اور عوام و جهلا کو یه کهکر بهڑکاتے هیں که دیکھو مولانا نے قران مجید کو " قابل نفرت " کهدیا ! کبرت کلمة ' تخرج من افواههم ' ان یقولون الا کذبا -

غازی پور میں ایک مرتبه ایک واعظ اور ایک عالم میں مباحثه هوا تھا ' واعظ صاحب (جیسا که واعظین کا بالعموم حال هوتا هے) علم و قابلیت سے محروم تھے - انهوں نے اپنے حریف سے پوچھا که " لا اله الا الله محمد رسول الله کلمه هے یا نهیں ؟ " اس بیچارے کو حقیقت معلوم نه تھی - اس نے صاف کهدیا که " نهیں ' الکلمة لفظ وضع لمعنی مفرد " واعظ صاحب نے اپنے معتقدین اور مریدین کی طرف دیکھکر واعظانه غل مچایا که بحث کا خاتمه هے ' کیونکه هم مسلمان هیں ' همارا دین و ایمان کلمه هے ' اور اسی لیے سب سے پہلے میں نے پوچھا که کلمه کو کیا کهتے هو ؟ اسکے جواب میں یه کہتا هے که کلمه کچھ نهیں ' پس یقینا یه مرتد هوگیا !

بالاخر لوگوں نے واعظ صاحب کی فتح بابی کا اعتراف کیا - یہی حال ان لوگوں کا بھی هے ' جاهلوں کو یه کهکر مشتعل کر رهے هیں که مولانا شبلی نے اس مضمون کو قابل نفرت کهدیا ' حالانکه تم اچھی طرح دیکھ لو که ایک نهیں پچاسوں آیتیں اور بڑی بڑی حدیثیں اسمیں موجود هیں - بھلا جو شخص قران کی آیتوں اور حدیثوں کو قابل نفرت کهتا هے ' اگر هم صرف حق اور اسلام کی خاطر اسکی مخالفت نه کریں تو کیا کریں ؟

پس یه بات تو ظاهر هے اور مزید بحث کی محتاج نهیں که " قابل نفرت " کے لفظ سے مقصود ' محض کوئی خاص نتیجهٔ بحث یا استدلال هوگا ' ورنه آجکل کے ملاحدہ و متفرنجین بھی ایسی صراحت کے ساتھ اپنے دلی نفرت کا اظهار نهیں کرسکتے ' چه جائیکه مولانا شبلی قرآن و حدیث اور مسئلهٔ جهاد کو " قابل نفرت " کهیں گے ؟ تا هم یه ضرور هے که :

(۱) مولانا کو اصل تجویز کے حذف و اضافه کا سبب بتلانا چاهیے - قطع نظر اس کے که کیا تبدیلی هوئی ؟ خود اصل تبدیلی قابل اعتراض هے -

×× دیکھیے - نمبر ۱۸ - صفحه ۳۱۲ - (مراسله خواجه رشید الدین صاحب)

مستحق نشو و نماء فکر و دماغ هیں - فالحمد لله علي لطفه وکرمه وهو علی کل شي قدیر!

اُن تمام مراسلات میں' جو اب تک اس عاجز کي تحریر کي نسبت ادارہ میں پہنچ چکي هیں ' صرف سات مراسلات اور ایک خط مخالفت میں ہے ' اور باقي تمام موافقت ' و اظہار طمانیۃ ' و حسن ظن بزرگانہ ' و مزید تشکر و امتنان پر - ان مراسلات میں تقریباً تمام بزرگوں نے اسکا اعتراف کیا ہے کہ اس وقت تک موافق و مخالف' جس قدر تحریریں اس مسئلے کي نسبت لکھي گئیں ' کسي تحریر میں اس جامعیت ' اور ناطرفدارانہ وآزادانہ طریق پر بحث نہیں کي گئي' اور مسئلے کے تمام قریب و بعید' وگرد و پیش' اور نتائج و عواقب پر نظر نہیں ڈالي گئي ' جیسي کہ اسمیں کي گئي ہے - اس راے کیلیے اُن بزرگوں کا شکرگذار هوں ' اور سمجھتا هوں کہ مضمون لکھتے هوے اسکي سعي میں نے ضرور کي تھي ' اور انسان اپني طاقت سے زیادہ کچھہ نہیں کر سکتا -

سات مخالف تحریرات میں سے پانچ مراسلات مولانا شبلي نعماني کي تائید میں لکھي گئي هیں - ایک مراسلۃ طول طویل ہے اور اسمیں واقعات کو دھرا کر ثابت کرنا چاھا ہے کہ ابتدائي مجلس نے جو کچھہ کار روائي کي ' اور مولانا نے بمشورا مولانا عبد الحي اور مسٹر ظہور احمد ' مولوي عبد الکریم صاحب کو ایک دو دن کي معطلي کي جو سزا دي " وہ مضمون کے اثر' ندوہ کي حالت ' اور اسکے مقاصد کے حفظ کے لحاظ سے بالکل حق بجانب تھي " اور اگر ایسا نہ کیا جاتا تو " کل کو دارالعلوم کي حالت کا ذمہ دار کون هوتا ؟ " نیز یہ کہ کسي ضروري اور متعلق گورنمنٹ کارروائي کي حکام کو نقل بھیجدینا " اپني آزادي اور پابندي اصول کے منافي نہیں " - یہ ایک " ضابطہ کي احتیاط ہے " اور اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ انہیں مداخلت کي دعوت دي گئي هو' جیسا کہ " بغیر سونچے سمجھے اور انصاف و عقل سے کام لیے الهلال نے لکھدیا ہے "

مگر افسوس ہے کہ میں اس سے متفق نہیں هو سکتا - مانا کہ اس مضمون کي اشاعت مقاصد ندوہ کے خلاف تھي ' لیکن پھر بھي ایک مضمون تھا ' جو ایک مذهبي مسئلہ کي نسبت شائع هوا ' پس کونسي ایسي ناگزیر ضرورت آ پڑي تھي کہ اسکي نسبت اپني کارروائي کي نقل ڈپٹي کمشنر صاحب کو بھیجي جاے ؟ اگر آپ کسي کام کو اپنے کسي اصول کي بنا پر کرتے هیں ' تو صرف اصول هي کیلیے کیجیے - یہ کہاں کي احتیاط ہے کہ اسکي اطلاع دوسروں کو دیجیے ؟ باقي رهي دارالعلوم کي ذمہ داري ' تو یہ سچ ہے' مگر اسکو کیا کروں کہ میرے اعتقاد میں اصول کي عزت اس سے بالاتر ہے کہ کوئي عمارت سر سے لیکر پیر تک ڈھا هي کیوں نہ دي جاے ' اور اس سے زیادہ تو گورنمنٹ کچھہ نہیں کرسکتي تھي -

البتہ ان مراسلات میں دو باتیں بالکل نئي معلومات پیش کرتي هیں ' جنمیں سے ایک کو میں اپنے سلسلۂ تحریر میں ظاهر کرنے کیلیے محفوظ رکھتا هوں ' اور ایک کو یہاں لکھکر اپني بے اطمینانی ظاهر کرتا هوں - کیونکہ صاحب مراسلہ خود اسکي نسبت کوئي معتبر اور باقاعدہ ثبوت نہیں پیش کرتے - یعني وہ لکھتے هیں کہ :

" ۹ - مارچ کو پانچ ارکان مقامي و معتمدین کا جلسہ هوا ' جسمیں یہ تمام امور طے پاے ' لیکن آپکو معلوم نہیں کہ خود اس جلسے کے انعقاد اور علامۂ شبلي نعماني کي شرکت سے پہلے هي منشي احتشام علي صاحب ڈپٹي کمشنر صاحب سے مل چکے تھے اور اس مضمون کي اشاعت کي اطلاع بہ نیت اظہار تقرب دے چکے تھے - افسوس ہے کہ اس طرح کي ملاقاتیں همیشہ مخفي هوتي هیں ' اور انکي نسبت باقاعدہ ثبوت دینا مشکل هوجاتا ہے - تاهم مجھکو ایک پرائیوٹ مگر موثق ذریعہ سے یہ حال معلوم هوا ہے اور اُسي وقت اسکا ذکر لوگوں سے کرچکا هوں "

لیکن تعجب ہے کہ جب صاحب مراسلہ اسکا باقاعدہ ثبوت نہیں رکھتے تو اخبار میں شائع کرنے کیلیے کیوں بھیجتے هیں ؟ هم لوگ تو صرف واقعات اور قرائن صحیحۂ عقلیۂ و غالبہ هي پر بحث کر سکتے هیں ' اور اُنهي کا ساتھہ دیسکتے هیں - چونکہ اسکا ثبوت باقاعدہ نہیں ہے' اسلیے اسکو سلسلۂ بحث میں شامل کرنے سے مجبور هوں اور تصدیق نہیں کر سکتا - البتہ جلسے کے بعد انکي حکام سے ملاقاتیں اصل مبحث ہے اور وہ آگے آتا ہے -

دو مراسلات مولانا شبلي نعماني کي مخالفت میں هیں ' اور اُن میں ظاهر کیا گیا ہے کہ وہ الهلال کي تحریر سے خوش نہیں ' اور نیز یہ کہ اصل معاملہ اور مخالفت کے مضامین پر غور کي نظر نہیں ڈالي گئي ' اور مسئلے کے تمام پہلوؤں پر بحث نہیں کي گئي -

ایک خط منشي اعجاز علي صاحب کا ہے ' جنہوں نے از راہ عنایت اپنے اُس مطبوعہ خط کي نقل بھي بھیجدي ہے ' جو انہوں نے ارکان کی خدمت میں بھیجي تھي -

ان تمام موافق و مخالف حضرات کي خدمت میں ملتمس هوں کہ اس معاملہ میں میري فہم و بصیرت نے جیسي کچھہ اور جہاں تک میري رهنمائي کي ' میں نے اپنے خیالات ظاهر کردیے هیں - اور وہ عالم السرائر ' اور بینندۂ خفایاے قلوب جانتا ہے کہ اس معاملے پر بحث کرتے هوے کسي ایک فریق کي طرفداري یا ادنی جانب داري کا تصور بھي میرے قلب میں نہ تھا ' اور اپنا جو کچھہ عقیدہ اس بارے میں ہے ' وہ آزمایش کیلیے جن پیش انے والے مقامات کو دیکھہ رہا ہے' وہ اِن هیچ و بے اثر معاملات کي سطح سے الحمد لله کہ بہت بلند و ارفع هیں' اور شاید اس قدر ارفع ' جہاں تک میرے نکتہ چینوں کا فہم و ادراک بھي نہیں پہنچ سکتا ' چہ جائیکہ عمل و ولولۂ عمل فرمائي -

میں نے بحث کے پانچ ٹکرے کردیے ' اور اصول درایت و نقد سے هر هر ٹکرے پر بحث کي - میں نے وہ غلطي نہیں کي' جو کسي غلطي میں لوگوں کو شریک ثابت کرکے لوگ کیا کرتے هیں' اور کسي کام میں فرد واحد کي جگہ جماعت کے هاتھہ کا هونا ' انکے نزدیک اس کام کي قرین صواب هونے کي دلیل هوتا ہے - پس پانچویں بحث میں بصورت تسلیم شرکت جماعت ' پھر بھي مولانا شبلي نعماني کي ذمہ داري کو ظاهر کیا اور بلحاظ توقعات کے انکے وجود کو زیادہ قابل توجہ قرار دیا - یہي طریق بحث ہے ' اور اتنا هي ہے جو میں کرسکتا تھا - میرا ضمیر اس بارے میں مطمئن ہے' اور اپنے اعتقاد اور آزادي و صداقت کو بہ هیچ وجہ ' و بہ هیچ گونہ فرض صداقت کے آگے شرمندہ نہیں پاتا - با ایں همہ ممکن ہے کہ یہ تمام خیالات بھي میرے نفس کا کوئي دھوکہ هوں ' اور میري حسیات مجھکو فریب دے رهي هوں - اگر آپ کو اسکا یقین واثق ہے تو اسکا علاج صرف یہ ہے کہ میرے حق میں دعا فرمایے کہ اس حالت سے نجات پاؤں ' کیونکہ میں اپنے ضمیر و فکر' اور حسیات قلبیہ کي طاقت سے زیادہ تو اور کچھہ نہیں کرسکتا ؟ ولا یکلف الله نفساً الا وسعها -

ساتھہ هي دونوں فریق موافق و مخالف سے خواستگار معذرت هوں کہ اس ذخیرۂ تحریرات و مراسلات کے لیے الهلال میں گنجایش نہیں نکال سکتا - اور نہ کوئي نیا باب خاص اس مسئلے کیلیے وضع

۷ - جمادی الثانیه ۱۳۳۱ ہجری

البصائر !!

هـذا بصائر للنـاس ، وهدى و رحمة لقوم يوقنون (۴۵ : ۱۹)

یه تبلیغ دعوت ، لوگوں کیلیے عقل و بصیرت اور موعظة وحکمت کا مجموعه ھے ، اور جو لوگ الله کے احکام پر یقین و ایمان رکھتے ھیں ، انکے لیے سر تا پا ھدایت و رحمت ھے !!

و انیبوا الی ربکم و اسلموا له من قبل ان یاتیکم العذاب ، ثم لا تنصرون - واتبعوا حسن ما انزل الیکم من ربکم من قبل ان یاتیکم العذاب بغتة و انتم لا تشعرون - ان تقول نفس : " یا حسرتا علی ما فرطت فی جنب الله ! و ان کنت لمن الساخرین ! ! " او تقول : " لو ان الله ھدانی لکنت من المتقین " او تقول حین تری العذاب : " لو ان لی کرة فاکون من المحسنین " بلی ، قد جاءتک آیاتی ، فکذبت بها ، و استکبرت وکنت من المتکبرین (۳۹ : ۶۱)

اے وہ لوگو که اپنے پروردگار کی نافرمانیوں میں ڈوبے ھوے ھو ! اسکی طرف رجوع کرو ، اور اُسکے حکم کے آگے اپنی گردن جھکا دو ، قبل اسکے که تم پر (آخری) عذاب آ نازل ھو ، اور کسی طرف سے تمھیں مدد نه مل سکے !!

الله کی طرف سے جو بہترین احکام و مواعظ بھیجے گئے ھیں ، انکی پیروی کرو ، مگر اُس وقت الیم سے پہلے ، جبکه یکایک تم کو آخری نا کامیوں اور نا مرادیوں کا عذاب آ گھیریگا اور تم بالکل بے خبر ھوگے !!

نہو که اُس وقت حسرت و ندامت کے ساتھه اِس وقت فرصت کو یاد کرو اور تم میں سے کوئی کہے که " آہ آہ !! صد حسرت و افسوس میری اس کوتاھی پر ، جو میں نے اپنے پروردگار کے احکام کی تقدیس و احترام کرنے میں کی ! ھاے افسوس که مجھکو حکم الہی سنایا جاتا تھا مگر میں اُن پر تمسخر کرتا تھا ! "

یا کہے که " اگر خدا میری ھدایت فرماتا تو میں بھی آج پرھیزگاروں میں سے ھوتا ! " (حالانکه اسی اتمام حجة کیلیے آج ھدایت کی صداے دعوت بلند کی جا رھی ھے)

یا پھر جب وہ آنے والا عذاب سامنے آ موجود ھو تو اسکو دیکھکر حسرت سے کہے که " اے کاش مجھکو گئی ھوئی مہلت ، اور گذرا ھوا وقت پھر دوبارہ ملجاتا ، تو میں بھی نیک بنکر نیکوں کی جماعت میں شامل ھو جاتا ! "

لیکن اُسوقت صداے الہی اٹھےگی که ھاں ، میں نے تو اپنا حکم بھیجا تھا ، اور اپنی نشانیاں تجھے دکھلائی تھیں ، پر تونے انکو جھٹلایا ، اور انکے آگے جھکنے کی جگه مغرور ھوگیا - میرے حکموں سے انکار کرنے والوں میں سے تو بھی تھا اب تیرے لیے حسرت و نامرادی کے سوا اور کچھه نہیں ھوسکتا !!

مـن لـم یکـن للـوصـال اهـلا فـکـل طاعـاتـه ذنـوب !!

اے وہ لوگو ، که اپنے غفلت کدوں میں سرشار خواب بے خبری ھوا تمھیں معلوم ھے که اس آسمان کے نیچے تمھارے لیے کیسی کیسی بربادیاں اور ھلاکتیں آنے والی ھیں ؟ پھر سپاھی کو اپنے بستر سے اُٹھنا چاھیے ، اگر طبل جنگ کی آواز آنے لگے ، اور لوگوں کو پانی کی تلاش میں دوڑنا چاھیے ، اگر انکے گھروں کی دیواروں میں آگ لگ جاے ، تو اے عزیزان غفلت شعار ! و اے سرگشتگان نشۂ بے خبری و خمار ! خدا را بتلاؤ که میں کیوں تمھارے غفلت کے بستروں کو خالی ، اور تمھارے پاے عمل میں حرکت نہیں دیکھتا ؟

اگر تم اپنی انتہائی بربادی کے منتظر تھے ، تو آہ ! آہ ! ثم آہ ! که اُس بربادی کا اخری وقت آگیا - اگر تمھاری خواھش تھی که ذلت و نکبت کی انتہا کو اپنی اُن انکھوں سے ، جو تیرہ سو برس سے عزت و عظمت ھی کے نظارۂ وحید کیلیے پیدا ھوئی تھیں ، دیکھه لو ، تو یا حسرتا علی ما فرطتم فی جنب الله ! که اسکا وقت بھی آگیا - پھر کیا ھے ، جس نے تم کو بند ھوا ؤ غفلت میں گرفتار کر دیا ھے ؟ اور وہ کونسا قہر الہی ھے ، جسکا انتظار تمھیں اپنے مرکز غفلت سے ھلنے نہیں دیتا ؟ **فالوقت ضیق ، و الخطاب شدید -**

(۲) اگر مضمون کے کسی حصے یا حاصل مبحث کو غلط یا قابل اختلاف تسلیم کر لیا گیا تھا، تو اسکے اظہار کیلیے اور بیسیوں لفظ موجود تھے - قابل نفرت کا لفظ لکھنا ہرگز مناسب نہ تھا - اسمیں جو شدت انکار و بریت پائی جاتی ہے، وہ میرے عقیدے میں اپنے اندر ایک سخت کمزوری اور مرعوبیت رکھتی ہے - اگر کوئی چیز سیاسی حیثیت سے غلط بھی ہو، تو اسکی غلطی کا اعتراف صرف ضروری اور بقدر کفایت لفظوں میں کردینا چاہیے - اعتراف میں تشدد و اغراق ہی سے ہماری تمام کمزوریوں کی بنیاد پڑتی ہے، اور یہ ایسی بات ہے، جس کو اوروں سے بہتر خود مولانا سمجھتے ہیں - تعجب ہے کہ اس معاملے میں کیوں انسے ایسے صریح غلطیاں ہوگئیں ؟

(۲)

بحث کا یہ پہلو سب سے زیادہ توجہ طلب ہے، اور اس وقت تک جس قدر مضامین لکھے گئے ہیں، متعجب ہوں کہ کسی نے اس پہلو پر نظر نہیں ڈالی -

جو مضامین مخالفت میں لکھے گئے ہیں، انکی نسبت حسن ظن کا سد باب ہوجاتا ہے، جب سوچا جاے کہ کیوں اس پہلو کو کہ نقطۂ معاملۂ یعنی مولوی عبد الکریم کیلیے اصل مسئلہ تھا، بالکل پبلک کی نظروں سے پوشیدہ رکھا گیا ؟

پھر ساتھہ ہی اسکے جب دیکھا جاے کہ جن لوگوں نے اس معاملے میں دلچسپی لی ہے، انکا اس بارے میں عجیب حال ہے وہ سب کچھہ گوارا کر سکتے ہیں لیکن انہیں یہ گوارا نہیں کہ اصل معاملہ پر زور دیکر، دیگر شرکاے کار کی طرف بھی نظر اٹھائی جاے، اور وہ اس بارے میں اپنے کسی اندرونی جذبۂ مخفی سے اس درجہ مجبور اور لاچار ہیں کہ دیگر شرکاء کار کا نام لینا، انکے لیے ایک نوک نشتر کی چبھن رکھتا ہے - وہ سنتے ہی بے تابانہ چیخ اٹھتے ہیں، اور اپنے اضطراب والتہاب کو چھپا نہیں سکتے، تو اس وقت تسلیم کر لینا پڑتا ہے کہ جو کچھہ اوپر نظر آرہا ہے، صرف اتنا ہی نہیں ہے، بلکہ اسکے نیچے بھی کچھہ اور چھپا ہوا موجود ہے -

لیکن جنکو ذاتی و شخصی بغض و عناد ہے، وہ شاید اسکے لیے کچھہ وجوہ رکھتے ہوں گے، لیکن ہر شخص سے تو یہ امید بیجا ہے کہ وہ بھی انھی کا سا دل اپنے پہلو میں پیدا کرلیگا - مجکو بحث صرف اصل معاملے سے ہے، اور میں مجبور ہوں کہ ہر اس شخص کو الزام دوں، جسکا تعلق اس سے ثابت ہو، اور اس طرف سے بے رحمانہ آنکھیں بند کرلوں کہ کون خاک پر لوٹتا، اور کون درد و کرب سے کراہ رہا ہے ؟

یہ کیسی عجیب بات ہے کہ پہلی مجلس نے جو ایک دو روز یا ایک دو ہفتے کی سزا خود مولوی عبد الکریم کو دی تھی، جلسہ انتظامیہ نے اسکو منسوخ کردیا - پھر مدعیان حریت وازادی کی رگ جہاد و قتال فی سبیل اللہ پر یہ کیوں فالج گر گیا کہ ایک دن کی اپنی قرار دادہ سزا منسوخ کرے، چھہ ماہ کی سرکاری سزا چپ چپاتے دیدی، اور غریب مولوی کو اسکے بعد معطل بھی کردیا ؟

ہفتۂ جنگ

۱۰ - کو سٹنجی کا تار تھا کہ حکومت جبل اسود نے اپنے وکلاء متعینۂ میڈرا کو اطلاع دیدی ہے کہ وہ مقررہ تاریخ پر بین القومی فوج کے سپہ سالار نائب امیر البحر کو شہر حوالہ کردیں -

۱۳ - کا روما کا تار ہے کہ بین القومی فوج میڈرا میں اتر گئی - امید کیجاتی ہے کہ اتوار تک سقوطری پہنچ جائیگی -

البانیہ

پرنس بسمارک نے سچ کہا تھا : کہ " بلقان ایک کوہ آتش فشاں ہے " اور گو اسکی کسی چنگاری نے ابھی تک اتحاد دول کے تار عنکبوت میں آگ نہیں لگائی - مگر ہر ہر چپہ پر خیال ہوتا ہے کہ کہیں یہیں دہانۂ آتش فشاں نہو - مسئلۂ سقوطری نے آسٹریا کا مقیاس الحرارت انتہائی درجہ تک پہنچا دیا تھا - اگر روس کی تہدید آمیز نصیحت نے عین وقت پر تدارک نہ کر لیا ہوتا تو عجب نہ تھا کہ وہ وقت آجاتا جسکے تصور سے یورپ لرز اٹھتا ہے - مسئلۂ سقوطری گو ختم ہوگیا ہے مگر بلقان کی نزاع انگیزیاں ابھی ختم نہیں ہوئیں اور شاید عرصہ تک ختم نہ ہوں -

البانیا سے اطالیا، آسٹریا، اور یونان کے مصالح و اغراض وابستہ ہیں جنمیں باہم تعارض و تقارب بھی ہے، اسلیے اس نے سقوطری کی جگہ لے لی -

یاد ہوگا کہ آسٹریا میں جب قبضۂ سقوطری کے لیے جنگی تیاریاں ہو رہی تھیں تو اطالیا کے نیم سرکاری اخبار ٹریبونا نے لکھا تھا : " اطالیا آسٹریا کو تنہا کارروائی نہیں کرنے دیگی بلکہ خود بھی شریک ہوگی " ممکن ہے کہ سطحی دماغوں نے اس کو شدت مودت و ائتلاف پر معمول کیا ہو، مگر حقیقت نیوشوں کے لیے ایک صدا تھی جو تضارب اغراض و تعارض مصالح کی خبر دے رہی تھی -

۹ - مئی کو ریوٹر اس خیال کی ان پر احتیاط لفظوں میں تائید کرتا ہے " یہ یقین کیا جاتا ہے کہ اطالیا البانیا کے لیے ایک پرزیڈنٹ بادشاہ چاہتی ہے، اور آسٹریا ایک کیتھولک - یہ تصادم اغراض کیا ایک جنگ وجدل کی صورت اختیار کرلیگا ؟ بہتر ہے کہ اسکے جواب کو واقعات کے لیے چھوڑدیا جائے -

خانہ جنگی

جذبۂ کشورستانی ایک سیلاب ہے جسکی حریف وہ سخت بنیاد عمارتیں بھی نہیں ہو سکتیں، جنکو مذہب یا اخلاق کے ہاتھہ بناتے ہیں، پس جس عمارت کی بنیاد جوش سیلاب پر ہو، اسکی پختگی معلوم -

موجودہ اتحاد کی بنیاد " آزادی " پر تھی یا کشورستانی پر؟ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جسکو واقعات نے نا قابل تردید طور پر طے کر دیا ہے - ایسے اتحاد کا جو حشر ہونا چاہیے تھا وہی ہوا -

اتحاد کا مشن ابھی مکمل بھی نہیں ہوا تھا کہ خانہ جنگی شروع ہو گئی اور جو تلوار اس کے نیام سے نکلی تھی اسنے کافروں (ترکوں) سے یورپ کی زمین کو پاک کرکے، خود پاک نژاد مسیحیوں ہی کو اپنا تختۂ مشق بنالیا !

۱۱ - مئی کا تار ہے کہ یونانیوں کی ایک کثیر تعداد مقدونیہ میں بلغاری مظالم کی شاکی ہے - اسکے بعد شکایتوں کا ایک دفتر ہے - یہ دفتر گو اس شرمناک خونچکاں مظالم نامہ کے مقابلہ میں کچھہ بھی نہیں، جو نصرانی تیغ نے انھی مقامات پر حال میں کافروں (مسلمانوں) کے خون سے لکھا تھا مگر تاہم وہ یورپ کی انسانیت دوستی کے لیے نہایت قلق انگیز ہے، اور یہ صرف اسلیے کہ ان مظالم کی مشق یسوع کی امت پر کی گئی ہے -

ان مظالم کے علاوہ حلفاء میں باہم معرکہ آرائیاں بھی ہوتی رہی ہیں - اس سلسلہ میں وہ معرکہ قابل ذکر ہے جو حال میں یونانیوں اور بلغاریوں میں بمقام لیفیٹرا ہوا ہے - تفصیل ہنوز غیر معلوم اور نہ ایندہ توقع -

یونانی نقصانات کی تعداد ۷۰ - اور بلغاری نقصانات ۴۹ - بیان کی گئی ہے، اور کون کہہ سکتا ہے کہ اصلیت کیا ہے ؟

نہ موڑو کہ دنیا نے تم سے گردن موڑ لی ہے - آہ ! آہ ! ثم آہ ! علی ما فرطتم فی جنب اللہ ! کہ اسکی صداے لا یزال و لم یزل ' آج اپنے چاہنے والوں سے کچھہ کہہ رہی ہے : فہل من مدکر :

اے وہ لوگو ' کہ تم نے میرے مقدس رشتۂ عشق کے تقدیس کی تحقیر کی اور میرے طرف سے گردن موڑلی ! ! کیا تم بھول گئے کہ تم دنیا میں بے نام و نشان تھے ' پر میں نے اپنے نام کی عظمت کے ساتھہ تمہارے نام کو بلند کیا - تم دنیا میں حقیر و محتاج تھے ' پر میں ہی قدوس و ذوالجلال تھا کہ میں نے دنیا کی عظمتوں اور دینوی کبریائیوں کو تمہارے قدموں پر ڈالدیا تھا - تم گمراہ تھے پر میں نے تمہارا ہاتھہ پکڑا - تم فقیر تھے ' پر میں نے خشکیوں اور سمندروں کی حکمرانی تمہیں بخشدی - تم جہل و بے خبری کی تاریکی میں تھے ' پر میں نے تمکو پچھلوں کے علم و حکمت کا وارث ' اور آنے والوں کیلیے چراغ علم و مدنیۃ بنایا - پھر تم کو کیا ہوگیا کہ تم نے مجھکو چھوڑدیا ' اور میری محبت کے دامن قدس کی تحقیر کی ؟ وہ اور کونسا پیکر حسن و دلربائی تھا ' جسکا حسن میرے جمال جہاں آرا پر غالب آگیا ' اور میرے حسن کی پرستش چھوڑ کر تم نے اُسکی پایگاہ معشوقیت پر پیشانی رکھی ؟ وہ میری کائنات عالم میں میرے سوا اور کون تجلی گاہ حسن و رعنائی ہوسکتا ہے ' جو مجھہ سے چھڑاکر تمہیں اپنا مفتون و شیدا بنا لے سکتا ہے ؟ پھر بتلاؤ کہ مجھسے کٹ کر تم نے کونسا نیا رشتۂ کامرانی جوڑا ' اور مجھکو چھوڑ کر کیا تھا ' جو تمہیں مل گیا ؟ تم نے مجھکو چھوڑا ' لیکن پھر کیا میری دنیا کی ہر قوت نے بھی تمہیں نہیں چھوڑ دیا ؟ تم میرے آگے جھک کر پھر مغرور ہوگئے ' لیکن کیا یہ نہیں ہوا کہ تمام دنیا بھی تمہارے آگے مغرور ہوگئی ؟ تم نے مجھسے صلح نہ کی ' پھر کیا نہیں دیکھتے کہ آج تمام دنیا تم سے جنگ کر رہی ہے ؟ جب تم میرے آگے نہیں جھکے ' تو بتلاؤ کہ میری دنیا کو اپنے آگے جھکانے کے کیوں آرزومند ہو ؟ جب تم مجھسے پھر گئے تو بتلاؤ کہ میری دنیا تمسے کیوں نہ پھرجاے ؟ اے نا دانو ! اب بھی مان جاؤ کہ میرا دروازۂ رحمت و بخشش تو کبھی بھی بند نہیں - اب بھی مجھسے صلح کرلو ' کہ مجھسے جنگ جاری رکھکر تم کبھی بھی کامیاب نہیں ہوسکتے - دنیا کا ہر دروازہ تم پر بند ہوسکتا ہے ' مگر میرا ہی ایک دروازہ ہے ' جو صرف کھلنے کیلیے ہے ' بند ہونے کیلیے نہیں ہے - تم ہزاروں مرتبہ اُس دروازے سے بھاگو ' پھر بھی وہ تمہاری آمد کا منتظر ہے ! !

بازآ بازآ ! ہر انچہ کردی ' بازآ !
گر کافر و ' گبر و ' بت پرستی ' بازآ !
این درگہ ما درگہ نومیدی نیست
صد بار اگر توبہ شکستی ' بازآ !

...عبادی الذین ...فوا علی انفسهم ...تنطوا من ...ة اللہ ' ان ...له یغفر الذنوب ...میعا ' انه هو ...غفور الرحیم (٥٥ : ٣٩)

اے میرے بندو ' کہ تم نے میری نا فرمانیاں کرکے طرح طرح کے ظلم خود اپنی جان اور اپنی زندگی پر کیے ہیں ' گو وہ کتنے ہی سخت اور غضب انگیز ہوں ' تاہم اپنے پروردگار کریم کی رحمت و رافت سے مایوس نہو ! ! توبہ کرو اور اسکے آگے جھک جاؤ ! وہ تمہارے تمام قصوروں کو معاف کردیگا - وہ تو بہت ہی بڑا بخشدینے والا ' اور مہربان ہے ! !

❋ ❋ ❋

اے عزیزان ملت ! میں کیونکر تمہیں اپنے دل کے خونچکاں ٹکڑے دکھلاؤں ' جسکے ہر ٹکڑے میں زخموں اور ناسوروں کے ہزاروں نشان ہیں ! اور پھر میں کیونکر اپنا دل تمہارے پہلو میں رکھدوں کہ تم اس صداے الہی کو نہیں سنتے ' پر میں سنتا ہوں اور کانٹوں پر لوٹتا اور آگ کے شعلوں میں تڑپتا ہوں - تم میری آواز سن سکتے ہو ' پر اُس سوزش و اضطراب کے آتشکدے کو تو نہیں دیکھہ سکتے ' جو میرے اندر سلگ رہا ہے ' اور جسکے شعلے اب اسقدر بھڑک اٹھے ہیں ' کہ میں انکے دھویں کو نہیں دبا سکتا -

میں راتوں کو بستر پر لیٹتا ' اور دن کو کاموں میں سرگرم رہتا ہوں لیکن مجکو میرا گم شدہ دل نہیں ملتا ہے ' اور میرے کان میرے قبضے میں نہیں رہتے ! !

❋ ❋ ❋

آجکل کی گرمیوں کی راتوں میں ' جبکہ ایک عالم رات کی ٹھنڈی ہواؤں کے مزے لوٹتا ' اور خواب نوشیں کی راحت فرمائیوں میں مست و بے خبر ہوتا ہے - جبکہ ابتدائی نصف رات کی چہل پہل ختم ہوجاتی ' اور پچھلے پہر کا مقدس اور لاہوتی وقت شروع ہوتا ہے ' تو میں اُس وقت اپنے غم کدے کے ایک کنج باغ کی سنسان اور فکر پرور تنہائی میں ' عیش خواب سے مہجور ' اور راحت بالش و بستر سے محروم ' پڑا ہوتا ہوں - پھر تم یقین کرو کہ میں اسکو دیکھتا ہوں ' جسکی روشنی بجلی کی طرح شعلہ آسا ' لیکن بجلی کی طرح نظروں کو خیرہ کرنے والی نہیں ہوتی - میرے کانوں میں اُسکی ایک صداے سامعہ نواز و نغمہ آسا آتی ہے ' جو دریاؤں کی آہستہ روانی سے مشابہ ' یا کسی دور کی صداے ارغنون کے مانند ہوتی ہے -

میں ایک پکارنے والے کی پکار کو سنتا ہوں ' جسکی نسبت نہیں کہہ سکتا کہ وہ اوپر ہے ' پر مجھے خیال ہوتا ہے کہ اوپر ہے - جبکہ وہ کہتا ہے کہ :

هل من تائب ' فاتوب علیه ؟ — آج کوئی توبہ کرنے والا ہے کہ میں اُسکی توبہ کو قبول کروں ؟
هل من مستغفر ' فاغفرله ؟ — کوئی طالب مغفرت ہے ' کہ میں اسے بخشدوں ؟
هل من سائل فاعطیه ؟ یا طالب الخیر اقبل ! و یا طالب الشر اقصر ! (١) — کوئی مجھسے مانگنے والا ہے کہ میں اسے عطا کروں ؟

(١) یہ وہ مشہور حدیث ہے ' جسکو امام بخاری صحیح کے آخری حصے میں بذیل کتاب التوحید لاے ہیں ' لیکن میں نے جو الفاظ لکھے ہیں یہ دار قطنی وغیرہ کی روایت کے ہیں - بخاری کے الفاظ یہ ہیں : عن ابی هریرة : ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال : یتنزل ربنا تبارک و تعالی کل لیلة الی السماء الدنیا حین یبقی ثلث اللیل الاخر ' فیقول : من یدعونی فاستجیب له من یسالنی فاعطیه ' من یستغفرنی فاغفر له "

لیکن یہ حدیث مختلف روایات اور الفاظ میں بکثرت روایت کی گئی ہے ' اور اسکے الفاظ علی الخصوص نزول الی السماء الدنیا کی تفسیر و توجیہہ پر بڑی بڑی بحثیں کی گئی ہیں - بخاری کی اس روایت میں تو مطلق رات کے ثلث اخیر کا ذکر ہے ' لیکن دیگر روایات میں خصوصیت کے ساتھہ شب جمعہ کی قید بھی آئی ہے - بعض روایات میں شب جمعہ کی قید نہیں ہے مگر ثلث اخیر کی جگہ " حتی یمضی شطر اللیل " ہے -

کتب قوم میں اسپر بحثیں کی گئی ہیں کہ اللہ تعالی کے نزول سے کیا مقصود ہے ؟ حنابلہ اور عام محدثین کا (جنکو تشبیہ و تجسم اور ظاہریت محض سے متہم کیا جاتا ہے و حاشا کہ وہ اس سے بری ہیں) یہ مسلک ہے کہ قرآن و حدیث کے متشابہات کو بازیچۂ تاویل و توجیہہ ہرکہ و مہ بنانے کی جگہ ' بہتر سمجھتے ہیں کہ علم الہی کے حوالے کردیں ' اور حق یہ ہے کہ احوط و پر امن مسلک یہی ہے - تاہم اکثر شارحین بخاری و ائمہ فن متاخرین مثلاً امام شوکانی وغیرہ رحمہم اللہ تعالی نے صاف لکھدیا ہے کہ نزول سے مقصود تخاطب خاص ہے

[بقیہ نوٹ کے لیے صفحہ ٨ - ملاحظہ ہو]

و للاهواء رغبات و للوساس سلطان - فبای حدیث بعدها یومنـــون ؟ ؟

فکر و جان مال تا چند ؟ اور جستجوے عیش و راحت تا بکے ؟

واعلموا ! انما اموالکم و اولادکم فتنه ' و ان الله عنده اجر عظیم - وہ زندگي ' جسمیں اپني ملت اور اپنے خداے ملت کا کوئي حصه نهو ' عیش زندگي نہیں ' بلکه ایک لعنت کونین ہے :

و ما هذه الحیـوة الـــدنیـــا ' الا لهوولعـب ' و ان الاخـــرة لهـــي الحیـوان ' لوکانوا یــعلـمون ! (۲۹ : ٦٥)

یه عیش نفس ' اور محض فکر جان و مال کی زندگي (جسکی بوجهل زنجیریں تم نے اپنے پانوں میں ڈالدي هیں) کیا ہے ؟ سوا اسکے که ایک لہوولعب نفساني ہے (جسکا کوئي اثر دنیا میں باقي رهنے والا نہیں) اور اخرت کی زندگی هي اصل زندگي ہے ' اگر تم سمجهو اور غور کرو !

کیا تم بهول گئے که جس متاع فاني کي خاطر چڑیوں کے طرح آشیانے بنانے ' اور چارپایوں کی طرح آذوقه ڈهونڈهتے هو ' وہ با ایں همه شورش و کشاکش ' ایک نه ایک دن جانے هي والي ہے ' اور تم اسکي خاطر سب کچهه کرسکتے هو ' پهر اُسے روک نہیں سکتے - پهر اس سے بڑهکر اور کونسا سودا هوسکتا ہے ' که ایک ایسی جانے والي رائگاں شے کو کسي کي خاطر دیکر مفت کا احسان بهي هاتهه اُس کے سر رکهه دیجیے ؟

جاں بجانـاں ده ' وگرنـه از تـو بستـانـد اجـل
خود تو منصف باش اے دل ' ایں بکن یا آں بکن !

لیکن جان دینے کي بهی بہت سي راهیں هیں - تم هتیلیوں پر رکهکـر سامنے آؤ تو بتـلاؤں که اس سب سے حقیـر ' مگـر سب سے زیاده کام دینے والي جنس عجیب کے لٹانے کا اصلي طریقه کیا ہے ؟ پهر صرف یہي راہ نہیں ہے که اپنے دشمن کی تلوار کے نیچے سرونکو کٹوادو ' بلکه اس سے بهی بڑهکر یه ہے که اپنے دوست کي تلوار کي نوک سے زخمي هو - زخم کهانا هی ہے تو دوست هي کے خنجر سے کیوں نه تڑپیں ؟ زهر کا جام پینا هی ہے تو محبوب کے هاتهه سے کیوں پییں ؟ اور جان دیني هي ہے ' تو کسی کے سر رکهکر کیوں نه دیجیے ؟ آیا نه شنیدي که عارف (ابو الخیر) چه گفت ؟

غازي زپئے شهادت اندر تگ و پوست
غافل که شهید عشق فاضل تر ازوست
در روز قیامت ایـں ' بـآں ' کے ماند ؟
کیں کشتۂ دشمن ست ' وآں کشتۂ دوست !

و من الناس من یشری نفسه ابتغاء مرضات الله ' و الله رؤف بالعبـــاد (۲ : ۲۰۷)

اور بعض الله کے محبوب بندے ایسے هیں جو اپني جان تک کو الله کي رضاجوئي کے راہ میں دیدیتے هیں اور الله اپنے بندوں پر نہایت محبت و رافت رکهتا ہے !

افسوس که اس دور جوش و خروش ' اور بیداري و هشیاري میں بهي دیکهتا هوں ' تو میرے دل کي غمگیني اور اضطراب کا سامان کہیں نظر نہیں آتا -

میں دیکهتا هوں که یا تو غفلت کي سرشاریاں هیں ' یا بیداري کي کروٹیں بهي لي هیں تو انکهوں سے غفلت دوشیں کا خمار ابهي دور نہیں هوا ہے - خواب غفلت کي سرشاري اور چشم نیم باز کي کروٹیں ' یه تو دو پهلي حالتیں هیں ' لیکن ان کے بعد ایک تیسرا گروہ بهی نظر آتا ہے ' جو بستر سے تو اٹهه چکا ہے ' مگر منزل مقصود کے نشان سے بے خبر ہے - پس چلنا بهي چاهتا ہے ' تو خط سفر سے نا بلد ہے - احرام کعبے کا باندهتا ہے مگر قدموں کو حرم و بتکدے کي تمیز نہیں - حالانکه اگر منزل مقصود کے نشان کو ملنا ہے ' تو صرف کعبے هي کي راہ میں ملسکتا ہے ' اور وہ کئي نہیں ' بلکه صرف ایک هی ہے -

بعض لوگ کہتے هیں که اگر هم نے کوئي انجمن قائم کرلي تو ان مصائب سے نجات پا جائیں گے - بعض کہتے هیں که اگر هم نے ایک بہت بڑا فنڈ مہیا کرلیا تو همارا وجود اسلام کیلیے اکسیر حیات بن جاے گا - میں نے بهي مدتوں ان امور کو سونچا ہے - اسمیں شک نہیں که ان تدبیروں میں سے هر تدبیر اچهي اور ضروري ہے ' پر افسوس که مرض کا اصلي علاج نہیں ہے - تم اپنے سے باهر انجمنوں کو ڈهونڈهتے هو مگر بد بختي یه ہے که اپنے اندر کي خلوت سے بے خبر هوگئے هو - اسلام کي حفاظت کیلیے ایک فنڈ قائم کرنا چاهتے هو ' تاکه اپني جیب اسکے حوالے کردو لیکن اس سے بهي مقدم یه ہے که اپنے دلوں کو اسکے سپرد کرو که اسکے بعد تم وہ سب کچهه دیسکوگے ' جو دینا چاهتے هو ' پر اسکے بغیر کوئي چیز بهي دے نہیں سکتے !

لیکن میں ایک صداے مضطر ' اور ایک فریاد لرزاں هوں ! میري آواز کبهي نہیں تهک سکتي ' کیونکه میرا خدا اسے تهکانا نہیں چاهتا ' اور میرے آنسو کبهی نہیں تهم سکتے ' کیونکه مدتوں کے جمع کیے هوے سیـلاب اشـک کو اب بہنـا ہے اور بہانا ہے - **پس**

جسکے پاس کان هیں ' وہ سن لے - جسکے پاس آنکهیں هیں ' وہ دیکهه لے - اور جسکے پاس دل ہے ' وہ جتنا تڑپ سکتا ہے تڑپ لے ' که آج خدا اور اسکے بندوں میں صلح و جنگ کي آخری ساعت ہے - آج روٹهے هوے اور اسکے چاهنے والوں میں هجر و وصال کا آخری معامله ہے - آج هي کسي کا دامن اقبال همیشه کیلیے خالي هونے والا ہے ' اور کسي کي آستین امید همیشه کیلیے مالامال هونے والی ہے !

آج هي وہ شب موعود ' اور وہ لیلة القدر ہے ' جبکه محروم هونے والے محروم هوجائیں گے اور منانے والے روٹهے هوئے کو منالیں گے - وہ قوموں کے حیات و فنا کي فیصله کن گهڑیاں ' جبکه ایک کو دائمي مایوسي ' اور دوسرے کو همیشه کي امید و شاد کامي ملے گي - ایک و دائمي هجر کا عذاب الیم ' مگر دوسرے کو همیشه کي بشارت لطف عمیم کي تقسیم هوگي ' بہت قریب ہے که ظاهر هوجاے - وہ ' جس نے ابسے هزاروں برس پہلے ایک ایسے هي وقت میں (سعیر) کے دامن سے اپنا رشته کاٹا ' اور (فاران) کي چوٹیوں پر اپنا چہرہ دکهلایا تها ' اب پهر وقت آگیا ہے که اپنا چہرہ دکهلاتا ' اور اپنے مشتاقوں کو ڈهونڈهتا ہے - اگـر تم نہیں دیکهه سکتے تو آنکهوں کو تلاش کرو - پر میں دیکهتا هوں اور مجهے مت جهٹلاؤ - اگر تم نہیں سن سکتے تو میرے کانوں سے سنو ' پر مجهسے گردن

شئون عثمانیه

داستـــان خـــونین

یعنی مظالم وحشت کارانهٔ اقوام مسیحیهٔ فرنـگ ' و روایات موثقهٔ شهـداء جنـگ و مراسله نـگاران جرائد

(۱)

ناظرین کو یاد هوگا که پچهلے دنوں قسطنطنیه میں " مجلس دفاع ملی " کے قیام کی اطـلاع الهـلال کے کالموں میں دی گئی تهی -

اس مجلس نے ایک سب کمیٹی اس غرض سے بهی قائم کی تهی که جنـگ بلـقان میں جو مسیحی مظالم خونین یورپین ٹرکی کے مسلمانوں اور غیر محارب باشندوں پر کیے گئے هیں ' اور جو چشم دید بیانات اور روایات موثـقه ' مراسله نـگاران جنـگ کے ذریعه مشتهر هوچکی هیں ' انکو ایک رسالے کی صورت میں جمع کر کے مختلف السنهٔ یورپ میں شائع کرے ' تاکه یورپ کے ادعاء انسانیت و نوع پروری کا ایک آخری امتحان هوجاے -

اس سب کمیٹی کی یـه مستعـدی قابل تحسین هے که تهوڑے هی عرصے کے اندر اس نے اپنا کام پورا کردیا - چنانچه پچهلی ڈاک سے همارے پاس شائع کرده روئداد مظالم کا ایک نسخه آگیا هے جو انـگریزی میں هے ' اور بهت ضروری هے که اسکا ترجمه اردو میں شائع کردیا جاے ' تاکه جو هاتهه آج ماتم کیلیے اٹهے هوے هیں ' انـکو پہلے اپنی خانماں بربادیوں کا پورا علم هوجاے -

رسالے کے ابتدا میں سر آدم بلاک (Sir Adam Block) نے ایک مختصر اور سنجیده دیباچه لکها هے - آج کی اشاعت میں اسکا ترجمه شائع کرتے هیں - اسکے بعد اصل رسالے کا مسلسل ترجمه شائع هوتا رهے گا ' اور پهر ایک رسالے کی شکـل میں جمع کردیا جائیگا -

بهتر هو اگر معاصر دهلی (کامریڈ) اسکو بجنسه نقل کرنا شروع کردے - (الهلال)

— * —

اس رسالے کے دیباچه لکهنے کی مجهه سے فرمایش کی گئی هے - اس امر کا خوف تها که ملی اور جنسی عداوتیں جو گذشته ربع صدی میں مقدونیه کے اندر برانگیخته هوئیں اور جنکا ذمه دار صرف ترکی سوء انتظام هی نه تها ' اس جنـگ کے چهڑنے پر بڑهجائیں گی - ایک بالکل نو آموز شخص بهی بلقان کی درخواست کے ناگزیر نتائج کی تلوار سے پیش بینی کرسکتا تها -

یقیناً گذشته چند ماه میں مقدونیه کا اس سے زیاده نقصان هوا ' جتنا که سالها سال میں ترکوں کی بری حکومت کے اندر هوسکتا تها -

جنگ کی خوفناکیوں پر ' جنمیں هزارها آدمی هلاک هوے ' مقدونیه کے مسلمانوں کی عامی نابودی کا بهی اضافه کیا گیا !

اس جنـگ میں موجوده متمدن جنـگ آرائی کے مسلمه اصول کا خیال نهیں رکها گیا - ایسی اصول شکنی کی متمدن سلطنتوں کی جدید جنـگوں میں نظیر ملنا آسان نه هوگا -

فاتح کا قتل و ظلم ' اور دباؤ کے روکنے کے نا قابل هونا ' اسکی عزت کے لیے نتیجه خیز نهیں هوسکتا ' اور گو میں " مسلمانوں کی بیخکنی کی سونچی سمجهی هوئی پالیسی " کو انکی طرف منسوب کرنا نهیں چاهتا ' مگر عملـی طور پر ایسا ضرور هوا -

حلفاء بلقان افسوس کرینگے که بڑی حد تـک انهی کے قصور کی وجه سے اب مقـدونیه " انڈے کا ایک خالی چهلکا " اور آتش و تیغ کی بربادی کی هوئی ' صرف ایک ایسی زمین رهگئـی هے ' جس سے مسلم آبادی ' اسکی کاشت کرنے والی مصیبت اور تکلیف کے ساتهه بالکل نکالدی گئی هے !

جنـگ اور کشـور ستانی ' دونوں جائز قرار دیجا سکتی هیں ' لیکن صرف اسی حالت میں ' که وه مقبوضه مقامات کی آبادی کے لیے خوشی اور فوائد لائیں -

" مجلس دفاع ملی " قسطنطنیه کی سب کمیٹی ' جس نے مظالم بلقان کی روئداد شائع کی -

یه ممکن هے ' مگر کسیطرح یقینی نهیں ' که حکام کا تغیر مقدونیه کی مختلف عیسائی قوموں کے لیے مفید هو ' مگر یه امر تو نصف النهار کی طرح روشن هے که جنـگ مسلمان باشندوں کے حق میں مفید هونے کے علاوه کوئی اور چیز هی ثابت هوئی ' اور انکی بربادی ' ملک کی آینده سرسبزی پر همیشه ایک مصیبت انگیز اثر رهیگی -

میں ایک منٹ کے لیے بهی یه دعوی باطل نهیں کرتا که گذشته زمانے میں ترک جرموں اور زیادتیوں سے معصوم رهے هیں ' یا گذشته چند ماه میں خون ریزی کے الزام سے وه بالکل بری تهے -

تاهم دو پیمانے اور دو بٹکهرے نهیں هوسکتے - یورپ اور متحده حکومت کا وه دباؤ ' جسکو ترکوں پر سخت سے سخت ملامت (کنڈیمنیشن) کے پاس کرنے میں بهی کبهی باک نهوا ' اس موقع پر یقیناً سخت حیرت انگیز طور پر خاموش رها هے -

اهل مشرق اور خصوصاً ترکوں نے همیشه انگریزوں کی عزت ' اور

هاں کوئي هر طرف سے کٹ کر میرے طرف آنے والا هے که میں اُسے آغوش میں لیلوں ؟ کوي میرے آگے تڑپنے والا هے که میں اُسے تسکین دوں ؟ کوئي میرے آگے خاک اضطراب و انابت پر لوٹنے والا هے' که میں اُسے اپني گود میں اُٹھالوں ؟ یعنے کوئي هے که میرا بن جانے والا هو' اور میں بھی اُسکا هو جاوں ؟ اور کوي هے جو مجھسے پیار کرنے والا هو' تاکه میں بھي اُسے پیار کروں ؟ پھر وہ کہاں هیں' جو مجھے ڈھونڈھنے والے هیں' اور وہ کیوں نہیں دوڑتے جو میرے لیے تشنه هیں ؟ میں انکے لیے' جوکه پیاسے هیں' پاني هوں' اور انکے لیے' جو مایوسي سے تھک گئے هیں' امید هوں ! اگر تم زخم هو تو میرے طرف آؤ که میں مرهم هوں' اور اگر تم بیمار هو تو مجکو ڈھونڈھو که صرف میں هی شفا هوں ! تم کیوں غیروں کي ٹھوکریں کھاتے هو' اور میري آغوش محبت سے بھاگتے هو ؟ حالانکه میں تو وہ هوں' که اگر تم ایک بالشت میري طرف بڑھو' تو میں ایک هاتھه آگے بڑھکر تم سے ملوں - اگر تم ایک هاتھه میرے طرف آؤ' تو میں ایک گز آگے بڑھکر استقبال کروں - اور اگر تم چل کر میري طرف آؤ' تو میں دوڑ کر تمهاري طرف آؤں !! (۱) اگر تم میرے ملنے کو مضطرب رهوگے تو اسي طرح میں بھي تم سے ملنے کو مضطرب رهونگا - اور اگر تم مجھسے پھر جاؤگے تو میں بھي تم سے پھر جاؤنگا - (۱) اے طالب خیر ! تو کہاں هے که میں تجھے پکار رها هوں - جلدي کر ! جلدي کر ! که یهي مانگنے کا وقت هے - اور اے شر کے پیچھے اپنے تئیں ناداني سے کھونے والو ! اب بھي باز آجاؤ اور کمي کرو که یهي وقت هے' یهي وقت هے' اور صرف یهی وقت هے که میں تم کو بچالوں !! "

با گنه‌گاراں بگوییم تا نیندازند دل
من وفاے دوست را در بے وفائي یافتم !

❦ ❦ ❦

پس اے اخوان عزیز ! اس آواز کو سنو اور اگر نہیں سنتے تو میري ترجماني کو مت جھٹلاؤ که میں سو رها تھا لیکن اُس نے مجھکو نیند سے جگا دیا - نهو که غفلت سے چونک کر بھی غفلت هي میں رهو' اور بستر سے اُٹھو بھي تو بستر کي جگهه راہ میں سرجاؤ - اُس شخص کی غفلت میں جو بستر پر پڑا هو' اور اسمیں جو هشیاروں کي طرح چلکر غلط راستوں میں پھنسکر رہ گیا هو' کوئي فرق نہیں - یه تمهارا آجکل کا اضطراب مبارک هے - یه تمهاري جستجو مقصود ایک رحمت الهي هے - یه تمهاري آمادگی اور مستعدي اُمید کا فرشته' اور همت کا پیغام هے - مگر میري سنو اور الله کي پکار کي طرف سے غفلت نه کرو - اگر سنبھلنا چاهتے هو تو ایک هي هاتھه هے جو تمهیں سنبھال سکتا هے - محض انجمنوں کا قائم کرلینا' ممبروں کے نام سے ایک گروہ جمع کرلینا' اور صرف روپیے کی کسي بڑي مقدار کي فراهمی پر بھروسه کرلینا' غفلت کے بعد دوسري غفلت هے' جو تمهیں بستر ضلالت پر ڈالدیگي' اور آخري وقت عمل هاتھه سے نکل جائیگا - اصلي اور ایک هی وسیلۂ فوز و فلاح (اے دنیا میں تبدیلی چاهنے والو !) یه هے که اپنے اندر تبدیلي پیدا کرو' اور احکام الهي کے اعتقاد و عمل کا عهد واثق کرکے اُٹھه کھڑے هو - توبه کرو اور توبه کرو که تمهارے تمام دکھه کی دوا صرف توبه هي هے - خدا کے آگے جھکو اور اسکو پیار کرو ! اُسکو اپنے سے مناؤ که جب تک دوست کو اپنے سے راضي نه کرلوگے' خواہ کتني هي محنت و مشقت کرو' لیکن کبھی مقبول نهوگی - و لله در ما قال :

من لم یکن للوصال اهلاً
فکل طاعاته ذنوب !

❦ ❦ ❦

میں چپ تھا' پر اب اُٹھا هوں که جو سن رها هوں' تم کو بھي سناؤں - آؤ که هم سب ملکر اسکے دروازے پر جھکیں' اور ایک " مخلص و مجاهد " جماعت الهی بن کر صرف اُسی کے هوجائیں - اسي کی دعوت هے' جسکی طرف بلاتا هوں' اور صرف یهي میري بقیه زندگی کا مقصد و وظیفه' اور غایت جهد و عمل هے' جسکے لیے خدا سے استقامت کا طلبگار هوں - پس مبارک هیں وہ' جو میري سنیں' اور خدا کي طرف بڑھیں' اور آخر کی کامیابی اُنهي کیلیے هے -

اولئك الذین هدا هم الله' و اولئك هم اولو الالباب (۳۹ : ۲۰)

[بقیه نوٹ صفحه ۷ کا]

جیسا که بعض دیگر احادیث بخاري وغیرہ میں صلوة عصر و فجر کي نسبت آیا هے' اور یهي سرگروہ ارباب تاویل و اسرار' امام غزالي نے احیاء میں لکھا هے -

اصل یه هے که شب کا آخري وقت ایک مخصوص اثر و کیفیت کا وقت هے - اور جیسا کچھه هے' اسکو صرف ارباب درد و حال هي سمجھه سکتے هیں - میں تو کہتا هوں که اگر ایک هستي اعلی و محبوب هے' تو وہ کب اپنے بندوں سے غافل هے ؟ لیکن ضرور هے که رات کے پچھلے پہر کي خلوت هي میں اپنے مشتاق سے مجلس راز و نیاز گرم کرے - انکي آہ و زاري سنے اور اپني صداے و امید سنائے - غیروں کیلیے دن کي ملاقاتیں هوتي هیں' مگر اپنوں کیلیے شب کي مخفي صحبتیں - دن آرزوؤں میں کاٹیے' مگر وصل کیلیے رات هي کا انتظار کرنا چاهیے - یهی وہ تصفیۂ باطني و ذهاب الی الله کا مقام اعلی هے' جسکي نسبت سورہ زمر میں فرمایا :

امن هو قانت اناء اللیل ساجداً وقائماً یحذر الاخرة' و یرجوا رحمة ربه' قل هل یستوي الذین یعلمون والذین لا یعلمون ؟ (۳۹ : ۱۳)	بھلا وہ شخص جو رات کے اوقات تنهائي و خلوت میں اپنے خدا کے سامنے هر طرف سے کٹکر جھک گیا هے - کبھي جوش اضطراب سے اسکے آگے سجدہ میں گرجاتا هے' کبھي اسکے آگے هاتھه باندھکر غلاموں اور مجرموں کي طرح کھڑا هو جاتا هے' کبھي آخرت کي منزلوں کے تصور سے

ڈرنے لگتا هے' اور پھر کبھي اسکي شان کریمي و رحمت کو یاد کرکے امیدوار بخشش هوجاتا هے - تو بتلاؤ که کیا ایسا شخص' اور سرشاران غفلت و حجاب' دونوں برابر هیں ؟ اور پھر کیا صاحبان علم و گم گشتگان جهل' دونوں کا ایک هي درجه هے ؟

یه موقعه نہیں که اس آیت کے متعلق کچھه عرض کروں' لیکن یاد رهے که یه ایک نہایت اهم اور بصیرت طلب آیۂ کریمه هے - ایک ایسے قانت و منقطع شخص کي مثال دیکر فرمایا که " هل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون ؟ " غور کیجیے که اسکو علم و جهل سے کیا تعلق تھا ؟ اصل یه هے که جو حالت اس شخص کي بیان کي گئي هے' وهي في الحقیقت علم و حکمة حقیقیه کا انتهائي مرتبه هے' اور وهي حالت هے جسے علم کا اصلي نتیجه یقین کرنا چاهیے - کاش البیان جلد نکلے اور میرا قلم بندش گنجایش الهلال سے آزاد هو' که یه چیزیں حاشیوں میں لکھنے کي نہیں هیں - والامر بیدہ سبحانه و تعالی -

(۱) یه عین ترجمه هے اُس حدیث قدسي کا' جسکو امام بخاري نے کتاب التوحید کے باب ذکر النبي و روایته عن ربه) میں صحیح سند سے بروایت شعبه عن قتادہ' عن انس رضي الله عنهم درج کیا هے که : " اذا تقرب العبد الی شبراً ، تقربت الیه ذراعاً - و اذا تقرب مني ذراعاً ' تقربت منه باعاً و اذا اتاني مشیاً ' " اتیته هرولة "

ایک دوسري روایت (عن انس بن مالک عن ابي هریرہ) میں " باعاً " کي جگه " بوعاً " کا لفظ بھي آیا هے -

(۱) یه بھي ایک حدیث مشهور کا عین ترجمه هے' جسکو امام بخاري نے کتاب التوحید میں بروایت ابو هریرہ درج کیا هے که :

" اذا احب عبدي لقائي ' احببت لقائه - و اذا کرہ لقائي ' کرهت لقائه "

اور قرآن کریم بھي بھي کہتا هے که : " فاذکروني اذکرکم' و اشکروا لي و لا تکفرون " یعنے تم میرا ذکر کروگے تو میں بھی تمهیں یاد کرونگا - الله الله ! کیا شان عشق و عاشقي هے !! ولنعم ما قیل في هذ الباب :

عاشقاں هرچند مشتاق جمال دلبرند
دلبراں بر عاشقاں از عاشقاں عاشق ترند

امام غزالي نے احیاء میں ایک حدیث درج کي هے : " الا طال شوق الابرار الی لقائي' و انا الیهم لاشد شوقا " اسکے الفاظ تو ثابت نہیں (جیسا که صاحب تخریج احیاء نے اعتراف کیا هے) مگر مطلب وهي هے -

ہے - ہم کو چاهیے کہ اس دن کو یاد رکھیں اور ہمیشہ ماتم کریں -

اس مصیبت کی عظمت کے اظہار کے لیے ہم کو چاهیے کہ علامات حزن و الم وضع کریں ، تا کہ وہ ہم کو یاد دلاتے رهیں کہ ہم کو اپنے دشمنان شرف سے بدلہ لینے کے لیے ہمیشہ تیار رهنا چاهیے -

یہ علامات حزن گو ایک عرصہ تک ہمارے زخمہاے دل کو ہرا ، اور درد و سوز کو تازہ رکھینگے ، لیکن اسکی انتہا اس پر ہوگی کہ ہم اپنے وعدوں کو پورا ، اور فرائض کو ادا کرینگے ، اور اپنے شرف کو ان داغہاے عار سے پاک کرسکینگے ، جن سے افسوس کہ وہ اسوقت آلودہ ہو رہا ہے - اور پھر اس مسجد و ملک کو واپس لے سکیں گے ، جنکو ہم اسوقت کھو بیٹھے ہیں -

گو دوران سقوط میں ادرنہ کی اصلی سرگذشت کا ہم کو علم نہیں ، لیکن تا ہم ان جستہ جستہ اقوال سے جو یورپ سے ہمارے دار السلطنت میں آئے ہیں ، معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے بہادر سپاهی دشمن سے رو در رو سفید اسلحہ سے لڑے ، اور جب دشمن شہر میں داخل ہوا تو سڑکوں ، گلیوں ، بلکہ گھروں تک میں ہر ہر قدم پر لڑے ، اس درجہ کشت و خون کے بعد دشمن کو کیا ملا ؟ مٹے ہوے کھنڈر ، اجڑے ہوے گھر ، جنمیں آگ کے شعلے بھڑک رہے تھے ، اور منتشر پتھر ، جن پر زمانہ کا دست ہلاکت دراز ہوچکا تھا ! !

ہم میں سے ہر شخص جانتا ہے کہ ہمارے حقیقی دشمن کون ہیں ؟ کیا صرف بلغاری ، یونانی ، اور سروی ہی ہیں ؟ اس واقعہ کی سنگینی نے ہمارے دردوں کو ہمارے ضبط پر غالب کردیا ہے - پس آج ہم ایسی چیزوں کا اعلان کرتے ہیں ، جن کو ہم کل تک چھپاتے تھے - آج ہم پر واجب ہے کہ ہم علی الاعلان کہدیں کہ ان دشمنوں کے علاوہ اور دشمن بھی ہیں ، جنھوں نے سقوط ادرنہ میں مدد دی - فرانس اور روس نے پوشیدہ اور علانیہ ، دونوں طور پر ، اور (انگلستان) نے صرف پوشیدہ طور پر سقوط ادرنہ میں مدد دی - فرانس اور روس نے توپیں اور کمک تک محاصرین تک پہنچائی - اگر یہ اتحاد ثلاثہ مدد نہ دیتا ، تو کیا ممکن تھا کہ بلقان کی یہ چھوٹی چھوٹی ریاستیں ہمارے سامنے ٹھہر سکتیں ؟ ان ریاستوں کا ہمارے سامنے ٹھہرنا کیا اس امر کی کافی دلیل نہیں ، کہ فرانس اور روس ادبی اور مادی ، دونوں طریقوں سے ، اور انگلستان صرف ادبی صورت میں ان سلطنتوں کو مدد دیتا رہا ؟

کیا ان واقعات کے بعد بھی کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ جنگ صرف ریاستہاے بلقان اور عثمانیہ میں تھی ؟ نہیں ، یہ جنگ دولت عثمانیہ اور ریاستہاے بلقان میں نہ تھی ، بلکہ عثمانیہ اور اتحاد ثلاثہ میں تھی ، جو مجموعۂ انگلستان ، روس ، فرانس کا نام ہے -

اثناء گفتگوے صلح میں ایک فریق کا خیال تھا کہ مساعی صلح میں اصلی رخنہ انداز فرانس ہے - وہ چاهتا ہے کہ سقوط ادرنہ کے بعد صلح ہو - آج ہم کہتے ہیں کہ یہی فریق حق پر تھا "

(جون ترک) فرانسیسی لکھتا ہے :

سقوط ادرنہ کی بابت دو دن سے جو منحوس افواہیں مشہور ہو رهی تھیں ، وہ صحیح ثابت ہوئیں - یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچگیا کہ یہ عظیم الشان شہر ضرب المثل مدافعت کے بعد دشمنوں کے ہاتھوں ساقط ہوگیا -

خبر رساں ایجنسیوں کے پاس آئے ہوے تاروں سے معلوم ہوتا ہے کہ شکری پاشا نے شہر تسلیم نہیں کیا ، اور جو کہا تھا وهی کر دکھایا - چنانچہ انھوں نے دشمنوں کے ہاتھہ شہر حوالہ کرنے پر ، اسے آگ اور لوہے کے ڈھیر میں دفن کردینے کو ترجیح دی ...... وطن مقدس شکری پاشا کی تعظیم و تکریم کا حق ادا نہیں کرسکتا - حسن رضا پاشا نے اشقودرہ ، اور اسعد پاشا نے یانیا میں بیشک قابل فخر شجاعت و اخلاص کا ثبوت دیا ہے ، لیکن مرقع ابطال میں شکری پاشا کی تصویر

باب المراسلة و المناظرة

دعوت " البلاغ "

ایک بزرگ از رامپور

حضرت مولانا السلام علیکم - آپکے اخبار مورخہ ۱۵ - جمادی الاولی میں جو ایک پر جوش مضمون اور ایک عام ندا ہے کہ (کوئی ہے جو میرے ساتھہ چلنے کے لیے طیار ہو ؟) اسکے متعلق مجھے ایک اختلاج ہے - اسکو ظاہر کرتا ہوں - امید کہ اسکو میری نیک نیتی پر حمل کرکے بددعا نہ فرمایئے گا - یہ زمانہ چونکہ نہایت افسوس و عیاری کا زمانہ ہے - اسلیے طرح طرح کے شبہات بعض اوقات پیدا ہو جاتے ہیں - اپنے خداے عالم الصدور کو حاضر و ناظر سمجھکر سچ سچ کہیں کہ یہ جو کچھہ آپنے ارقام کیا ہے خلوص و صداقت سے کیا ہے ، یا اسمیں کوئی راز ہے ، اور کسی کی تعلیم سے کیا ہے تا کہ مسلمانوں کی حالت کا امتحان کیا جاے اور دیکھا جاے کہ اسوقت اسلام سے اُنکو کہاں تک تعلق اور اسلام کی حمایت کا کہاں تک خیال رکھتے ہیں ؟ اگر امر اول ہے اور خدا کرے یہی ہو ، تو آپ سب سے پہلے اپنے ساتھہ چلنے والونکی فہرست میں میرا نام درج کرلیجیے -

الہلال

یہ قومی بدبختی کی انتہا ہے کہ ہر کام کے متعلق شبہات و وساوس ہمارے دلوں میں پیدا ہوں !

ظہور حضرت مسیح کے وقت یہودیوں کی ایسی ہی حالت ہوگئی تھی - مگر سچ یہ ہے کہ شبہہ کرنے والے بے قصور ہیں ، اور بد قسمتی سے ہماری حالت ہی ایسی ہوگئی ہے کہ جسقدر شبہات پیدا ہوں ، کم ہیں -

کہنے کی بات نہیں ، اور پھر کہیے تو کس کی نسبت کہیے ؟ مگر میں اُن لوگوں سے واقف ہوں جو قوم میں مقدس علما و واعظین کی حیثیت سے پہچانے جاتے ہیں - ہر آن و ہر لمحہ قال اللہ و قال الرسول انکی زبانوں پر ہے ، یا بڑی بڑی مسجدوں کے پیش امام اور خطیب ہیں ، لیکن ان اشغال الہیہ کے ساتھہ اپنے اندرونی اعمال شیطانیہ بھی جاری رکھتے ہیں ، اور جاسوسی و مخبری جیسے ملعون و خبیث مشغلۂ غداری سے انھیں پاک نہیں - فلعنہم اللہ فی الدنیا و الاخرہ ، و اعد لہم عذاباً الیما !

ان حالات میں اگر بعض نادانوں کو فقیر کی نسبت یہ خیال پیدا ہوا ، تو انھیں بالکل معذور سمجھتا ہوں - اور اسقدر عرض کردینا کافی سمجھتا ہوں کہ میرے کام عام کاموں سے مختلف ہیں ، اور الحمد للہ وہ اپنے اندر اپنے نشو و نما اور تکمیل کی قوتیں اسطرح کی رکھتے ہیں ، کہ ایک بڑھنے والے درخت کی طرح بڑھیں گے ، ایک زندہ جسم کی طرح نشو و نما پائیں گے ، اور اگر خلوص و صداقت سے محروم نہیں ہیں تو انکی پرورش کرنے والا خود ہی انکی پرورش کریگا -

بقیہ پچھلے کالم کا

دوسرے دونوں مدافعین کی تصویروں کے سروں پر آویزاں ہوگی - شکری پاشا کا عظمت ماب نام شہرت کے آسمان عظمت پر شرف و احترام کا آفتاب بنکر درخشندہ ہے اور دنیا ایک نئے شخص کو دیکھہ رهی ہے ، جس نے دولت عثمانیہ کے صحیفۂ مجد میں ایک نئی آیۂ کرامت اضافہ کی ہے - اس عمل جلیل نے ہمیشہ کے لیے اس عار و شین کو مٹا دیا ، جس سے دولت عثمانیہ کا دامن شرف تسلیم سلانیک کے بعد آلودہ ہوگیا تھا "

ان پر اعتماد کیا ہے - کیونکہ وہ ایک منصف قوم مشہور ہیں - مجھے خوف ہے کہ یہ یقین اب رخصت ہورہا ہے -

صرف ان کمبخت واقعات کی مناسب تحقیقات' اور مجرم کی سزا پر اصرار هي کے ذریعہ سے یہ ممکن ہے کہ " نا انصافي " کا احساس شدید جو اسوقت ترکوں کے دلوں میں کھتکرها ہے' جڑ سے اکھیڑا جاسکے -

مجھے اعتماد ہے کہ میں غلطي کر رہا ہوں مگر میري راے ہے کہ اگر اس طرح کے واقعات کو' جیسے کہ اس اشاعت میں شائع کیے گیے ہیں' بغیر اسکے کہ ان پر توجہ اور ملامت کیجائے ' گزر جانے کا موقع دیدیا گیا ' تو همارے ' اور همارے هم زندگي مسلمان رعایا کے درمیاني تعلقات ' بالاخر ایک سنگین معاملہ ہو جائیگا -

میں نے ان دریافتوں اور تفتیشوں میں حصہ نہیں لیا ہے جو اس روئداد کي اشاعت کا باعث ہوئي ہیں - ہر تفصیل کي صحت کي بابت خواہ کتنا هي شک کیوں نہ ظاہر کیا جائے' تاہم اس امید کیلیے کافي مقدار رکھتي ہے کہ یورپ' جس نے ترکوں کي بد کاریوں کے روئداد پر نہایت آساني اور تیزي سے اعتبار کرلیا تھا ' ان واقعات کو ایک طرف نہ ڈالدیگا جواب اسکے سامنے رکھ جائینگے -

زخم رسیدہ مسلمان آبادي کے مصائب کسي طرح ختم نہیں ہوے - ارخبیل کے بندرگاہ سے رهي غمگین افسانے ان فاقہ زدہ اور محتاج مہاجرین کے پہنچ رہے ہیں' جنکے لیے سرمایے کي سخت ضرور تمند ترکي حکام کوشش کر رہے ہیں انکي موجودہ کوشش صرف اسلیے ہے کہ اس جگہ کے عوض ' جسکو وہ لاعلاج طور پر ضائع کرچکے ہیں' گھروں کي تلاش کرنے کے لیے وہ کسی طرح ایشیاء کو چک پہنچ جائیں -

گذشتہ کي تلافي تو اب قریباً خارج از سوال ہے - مردے تو همیشہ کے لیے گئے - لیکن اگر دول یورپ میں ایک یا ایک سے زیادہ سلطنتیں ان لوگوں کي نسبت' جوان خوفناک ایام کے بعد مہینوں زندہ رہے ' کوئي اهم دلچسپي لینے کے لیے تیار ہیں' تو بڑي حد تک ماضي کي تلخي اور گذشتہ کے زخموں کو اچھا کرسکتے ہیں - نیز مشرق و مغرب اور هلال و صلیب کي مصالحت کا راستہ اس سے ہموار کیا جا سکتا ہے -

حادثۂ ادرنہ

(مقتبس از جرائد مختلفۂ اسلامیۂ عالیہ)

(۲)

تصریحات جرائد

انتہائي مدافعت کے بعد ادرنہ کا سقوط ایک ایسا تاریخي واقعہ ہے جو ثناء عظیم و مجد دائم کا مستحق ہے - اس دعوے کي سب سے بڑي دلیل یہ ہے کہ دنیا کے تمام اخبارات نے اس واقعہ کو حادثۂ جلیلۂ عالم قرار دیا ہے ' اور تاریخ کے ان نادر واقعات میں سے شمار کیا ہے' جن کي مثال گذشتہ صدیوں میں مشکل سے ملتي ہے -

اس سلسلہ میں هم چند عثماني اور اجنبي اخبارات کے اقوال نقل کرتے ہیں :

(صباح) قسطنطنیہ لکھتا ہے :

یہ خبر پایۂ ثبوت کو پہنچ گئي ہے کہ ادرنہ ' جس نے اپني محافظ فوج سے کئي چند زیادہ فوج کے مقابلے میں اپنے ثبات سے تمام عالم کو حیرت میں ڈالدیا تھا ' بلغاریوں کے ہاتھوں ساقط ہوگیا - بیشک اس خبر نے همارے دلوں سے خون' اور آنکھوں سے آنسو بہاے ! !

مگر کیا کیجیے - یہ قضا و قدر کا حکم تھا جو رد نہیں کیا جا سکتا -

ادرنہ چہار شنبہ کے دن ساقط ہوا -

ادرنہ کے بطل عظیم شکري پاشا نے (جنھوں نے عثماني تاریخ عسکري میں شرف عظیم کے ایک صفحۂ طلائي کا اضافہ کردیا ہے) حکومت کو ایک تار بھیجا تھا - اسمیں لکھا تھا " دشمن آگے کے استحکامات پر آگیا ہے - هماري فوج قلعہ کی طرف هٹ آئي ہے - میں نے ارادہ کرلیا ہے کہ سرکاري اور فوجي عمارتوں کے ڈھانے ' توپوں کے خراب کرنے ' ذخائر کے جلانے ' اور اسي قسم کی تمام ضروري کارروائیوں کے بعد اپني زندگي کے اخریں نفس حیات تک لڑونگا ' تاکہ اگر میں مغلوب ہوں اور دشمن داخل ہو جائیں' تو ان کو با عظمت ادرنہ کي جگہ محض ایک چٹیل میدان ملے ' جسمیں نہ ڈھانے کیلیے عمارتیں ہوں' نہ بے حرمتي کیلیے مساجد "

اس تار کے بعد همیں جسقدر معلومات ملي ہیں' انکا سرچشمہ صوفیا ہے - ان معلومات سے قائد جلیل شکري پاشا کے اخري تار کي حرف بحرف تائید ہوتي ہے - بہرنوع ابھي حقیقت حال پوشیدہ ہے کیونکہ اس بارے میں روایتیں مختلف ہیں - کل یہ خبر مشہور ہوئي تھي کہ شکري پاشا نے خودکشي کرلي - اسکے بعد کے تاروں نے اسکے برعکس بیان کیا - سچ یہ ہے کہ سقوط کي اصلي روداد کے لیے هم کو ابھي دو تین دن انتظار کرنا چاہیے "

(صباح) ایک دوسرے افتتاحیہ میں لکھتا ہے :

اِن اخري حوادث اور ان درد انگیز مصائب کے باوجود جو سقوط ادرنہ کي بدولت هم پر نازل ہوے ہیں' هم اپنے آپ کو ایک معزز نام کے ذکر کے سامنے پاتے ہیں' جو تا ابد محفوظ رهیگا - وہ کون ؟ غازي شکري پاشا ! ادرنہ کي مشہور مدافعت اور خوارق شہامت و حمیت' جو ایک عظیم الشان مقاومت' اور ایک حیرت انگیز ثبات کے سلسلے میں ظاہر ہوے ہیں' هماري آنکھوں کے سامنے مجسم کھڑے ہیں ! ادرنہ نے اپنے اس شاندار کارنامے سے جیش عثماني کي تاریخ شجاعت میں ایک درخشاں اضافہ کیا ہے ' اور یہ اسلام کي معجزات بسالت کا ایک مزید روشن ثبوت ہے - شکري پاشا نے مسلمانوں کے لیے ایسا نام پیدا کیا ہے' جسکو زمانہ کبھي نہیں مٹا سکتا -

ہاں ادرنہ ساقط ہوگیا ' لیکن شرف عثماني بڑھگیا - اس کے دامن عزت اور رداے عظمت کا داغ مٹ گیا -

ادرنہ کي محافظ فوج لڑي' حتی کہ گلي کوچوں تک میں ! ! اور یہ تمامتر صرف ایک شخص' یعني بطل عظیم ادرنہ' شکري پاشا کي همت کي بدولت ! !

پس اے بطل عظیم تو کہاں ہے ؟ اور اے پیکر احترام و عظمت ! تجھے کیا ہوا ؟ آہ ! کس کو حقیقت حال معلوم ہے !

لوگ کہتے ہیں کہ سرکاري اور مذهبي عمارتوں کے ڈھانے' اور توپوں کے خراب کرنے کے بعد شکري پاشا نے دشمنوں کے دیکھنے پر خودکشي کو ترجیح دي' اور اسطرح مرحوم علمدار کي پیروي کي' کہ جب وہ ینگ چریوں کے نرغے میں گھرگئے تھے ' تو انھوں نے بھی اپنے اعدا کے دیکھنے پر موت کو ترجیح دي تھي - اگر یہ خبر صحیح ہے تو پھر بھي شکري پاشا کي کارروائي عجائب و خوارق میں شمار کیجائیگي ' اور مسلمانوں پر فرض ہے کہ جب انکا نام لیا جائے تو تعظیم کے لیے سر جھکا دیں ' اور اس بطل عظیم کے اعمال و خدمات کي اسي طرح قدر کریں ' جسطرح کہ مغربي قومیں اپنے ابطال مشاهیر کی کرتي ہیں -

لیکن هم صمیم قلب سے امید کرتے ہیں کہ یہ روایت غلط ثابت ہوگي ' کیونکہ اسوقت وطن عزیز کو شکري پاشا ایسے مخلصوں کي سخت ضرورت ہے' جنکو اپنے وطن مقدس کي ترقي کے علاوہ اور کوئي فکر نہیں (مگر الحمد للہ کہ خودکشي کي خبر غلط ثابت ہوئي)

تصویر افکار لکھتا ہے :

" بیشک سقوط ادرنہ کا دن تمام عثماني قوم کے لیے ماتم کا دن

انتقاد

نقـــاد

آگرہ - قیمت سالانہ ٣ - روپیہ - ایڈیٹر سید نظام الدین شاہ دلگیر -

ایک نیا ماہوار ادبی رسالہ ھے - ضخامت ٥٤ - صفحہ - کاغذ متوسط درجہ کا - چھپائی آگرہ کی مشہور ھے -

میں سمجھتا ہوں کہ یہ پرچہ مقبول ہوگا' کیونکہ آجکل کے اخبار و رسائل کے اهل قلم اسمیں ابتدا سے مضامین لکھتے' اور اسکی ترقی سے دلچسپی رکھتے ھیں - آگرہ جو فی الحقیقۃ عہد اسلامی کے دور عروج کا دار الخلافہ' اور اردو کی ترقی اور نشو و نما میں بھی ایک حصۂ وافر رکھنے والا' نیز میر و غالب کا مولد ھے' ضرور ھے کہ اردو رسائل کی پیدائش اور نشو و نما کیلیے بھی اچھا وطن ثابت ہو -

جدید رسائل کیلیے چند مشورے

چند باتوں کا خیال رکھنا چاھیے :

(١) موجودہ وقت صرف اسلیے ھے کہ کام کیا جاے - ھر شعبے میں صرف اسی کی ضرورت ھے - پس مختلف عنوانوں پر چند مضامین کا اکٹھا کردینا' گو ایک رسالے کی تشکیل صوری کیلیے کافی ہو' مگر معناً کافی نہیں - ضرورت اسکی ھے کہ آجکل نئے رسالے جو شائع ہوں' وہ علاوہ جمع مضامین و تعشیۂ مولفانہ کے کوئی خاص مقصد بھی اپنے سامنے رکھتے ہوں - اردو زبان کی نظم و نثر میں ابھی کام کے تمام گوشے خالی ھیں -

(٢) پبلک کا مذاق ارباب صحائف و رسائل کے رحم کا طالب ھے - اب کچھہ نہ کچھہ اردو پریس کی سطح بلند ہونی چاھیے - پیشتر سے جو رسالے نکل رھے ھیں' انکی محض تقلید کچھہ بلند نظری کی بات نہیں - ھر شخص کو اپنے کاموں کیلیے کوئی نئی بلندی ڈھونڈھنی چاھیے - سطحی اور بد مذاق مضامین کی اشاعت سے خود ارباب قلم کے سامنے پست نمونے پیش ہوتے ھیں' اور پبلک کا ذوق سلیم زخمی ہوتا ھے - رسالوں کی ضخامت نصف کردی جاے تو حرج نہیں' لیکن ھر طرح کے رطب و یابس سے کیا فائدہ ؟

(٣) نقاد کا صرف نمبر ٣ - میں نے دیکھا - اسمیں ایک مضمون " ریڈیم " کے عنوان سے درج ھے' اور اسکے نیچے ایڈیٹر الہلال کا نام ھے' حالانکہ میں نے نقاد کیلیے کوئی مضمون نہیں لکھا' بلکہ اسکی اشاعت کی بھی خبر نہ تھی - در اصل وہ مضمون الہلال میں شائع ہوا ھے' اور اسی سے نقل کر لیا گیا ھے - ایسی صورت میں ایڈیٹر کے نام کی جگہ الہلال کا نام درج کرنا تھا - اسکو محدثین اپنی اصطلاح میں تدلیس کہتے تھے' اور افسوس کہ اسکی مختلف اشکال آجکل عالمگیر ھیں -

بعض لوگ ھمیشہ فریاد کرتے رھتے ھیں کہ انکے اخبارات سے مضامین بغیر حوالہ نقل کر لیے جاتے ھیں - مگر میں تو اس فریاد و تمسخر انگیز سمجھتا ہوں - آجتک بیسیوں اخبارات نے بغیر حوالہ مضامین الہلال سے نقل کیے' مگر میں بجاے معترض ہونے کے خوش ہوا - کیونکہ اصل شے خیالات کی اشاعت ھے - پس اگر بغیر حوالۂ محض نقل کرلیا جاے تو چنداں شکایت نہیں - لیکن یہ تو نہ کیجیے کہ مضمون نقل کیا جاے اخبار سے' اور پبلک کو یقین یہ دلایا جاے کہ اسکے ایڈیٹر نے خاص طور پر رسالے کیلیے لکھا ھے !

(٣) آجکل یہ عادت بھی عام ھے کہ لوگ کوئی کتاب لکھتے یا رسالہ نکالتے ھیں' اور پھر اسکی نسبت ھر قام و سیاھی سے کام لینے والا جو کچھہ لکھدیتا ھے' کمال فخر و مباہات کے ساتھہ نقل کیا جاتا ھے' اور بعض اخبار و رسائل میں تو اسکے مستقل باب رکھے جاتے ھیں ! !

لیکن میرے خیال میں یہ ایک بہت ھی چھوٹے درجے کی بات ھے' اور اس سے انسان کی ھمت' اور منتہاے فکر کا پیمانہ بہت اونے ثابت ہوتا ھے - اول تو اصولاً اصل شے کام کی خوبی ھے' اور کوئی تعریف خواہ کیسی ھی بڑے سے بڑے قلم سے نکلی ہو' اسپر اضافہ نہیں کرسکتی - پھر یہ کونسی خوشی کی بات ہوئی کہ فلاں اخبار والے نے آپکی تعریف کردی' اور فلاں ایڈیٹر نے کہدیا کہ بہت اچھا اور دلچسپ ھے ؟ شاید جس ملک میں مستند اقلام و افکار' نقد و تقریظ کا فرض انجام دیتے ہوں' وہاں انکا نقل کرنا موزوں ہو (اور وہ بھی تجارتی اغراض والوں کیلیے) مگر ابھی اردو پریس کیلیے تو یہ وقت نہیں آیا -

اپنی ھمتوں کو بلند کرو - لوگوں کی تعریف و ستایش سے ھماری سطح فکر کو بلند تر ہونا چاھیے - یہ دماغ کا افلاس ھے کہ وہ دوسرے دماغوں کے دسترخوان پر اپنے لیے غذا ڈھونڈھے - پھر وہ کون لوگ ھیں' جنکی تعریف و ستایش پر " فخر و مباہات " کے الفاظ کا اسراف بیجا کرتے ہو ؟

المؤید' الجریدہ' الزھرہ' اتحاد و ترقی' البرھان' المنار' الہلال قاہرہ' چہرہ نما' شہباز' تصویر افکار' السلام' وغیرہ وغیرہ ممالک اسلامیہ کے جرائد و رسائل نے الہلال کی نسبت جو کچھہ لکھا ھے' میں نے تو اسکا کبھی ذکر نہیں کیا -

سیکڑوں ضروری خطوط اخبار میں اسلیے نہیں شائع کرتا کہ انمیں جس طریقہ سے مجھے مخاطب کیا جاتا ھے' اور شخصی طور پر بحث کی جاتی ھے' اسکا میں اھل نہیں -

بعض نئـــی چیـــزیں

تـــاج گیسو دراز روغـــن

قیمت فی شیشی ١٢ - آنہ سے ١ - روپیہ تک - مجوری دروازہ - دھلی -

عورتوں کے سر میں لگانے کیلیے خوشبودار تیل آجکل بہت فروخت ہوتے ھیں - پچھلے زمانے میں جن لوگوں کو خوشبو سے زیادہ بالوں کے حجم و طول کی خواھش تھی' وہ ادویہ کا مصالحہ کسی کم قیمت تیل میں ڈالکر استعمال کرتی تھیں' اور تکلف کی انتہا یہ تھی کہ قنوج یا جونپور سے چمیلی کا تیل منگوا لیجیے - شعرا کو بھی زلف مشکیں' اور گیسوے معنبر کے کھلنے پر خوشبو آتی تھی تو یاسمن ھی کی -

لیکن اب نیا مذاق گھر گھر پھیلتا جاتا ھے - اسمیں اتنی ترقی تو ابھی نہیں ہوئی کہ محض آجکل کی عطریات مائیہ پر اکتفا کرلی جاے' جو شیوۂ حسن پروران فرنگ ھے - البتہ آجکل کے بنگالیوں نے ھندوستانی عطریات کو ملحوظ رکھکر جو بعض تیل نکالے ھیں' انکا استعمال " عصر ترقی کی مہذب خواتین " کیلیے ایک جزو لاینفک تہذیب و ترقی سمجھا جاتا ھے -

یہ تیل کا کارخانہ بھی اسی مقصد سے کھولا گیا ھے کہ تمام ھندوستانی پھولوں کی خوشبو سے نئے قسم کے تیل بناے جائیں - صاحب کارخانہ نے نمونے کی شیشیوں کا ایک بکس بھیجدیا ھے'

مقالات

جہد حریت اور ایک نکتۂ لطیف

از لارڈ میکالے

(مترجمہ مولوي محمد مسلم عظیم آبادي)

گو اکثر انقلابات کي ابتدا نہایت خراب دیکھي جاتي ہے مگر قوم جب تک آزادانہ زندگي بسر نہ کرلے وہ آزادي کے صحیح استعمال سے واقف بھي نہیں ہوسکتي - انگورستانوں کے باشندے عموماً شرابي نہیں ہوتے' اور جہاں شراب نایاب ہوتي ہے' وہیں بادہ خواري کي کثرت بھي ہوتي ہے - نو آزادوں کي حالت اُس لشکر کي سي ہوتي ہے جو رائن اور زیریز میں (جہاں شراب کي کثرت پیداوار ضرب المثل ہے) خیمہ زن ہو - کہا جاتا ہے کہ جب فوجي سپاہیوں کا بے روک ٹوک ایسي نایاب اور گراں بہا وسیلۂ تعیش پر دسترس ہوتا ہے ' تو بادہ خواري اُن کے آٹھوں پہر کا مشغلہ بن جاتي ہے - اُنھیں نشہ اور بدمستي کے سوا کچھہ سوجھائي نہیں دیتا - آخر رفتہ رفتہ افراط اور کثرت ' تمیز اور ہوش کي آنکھوں کو کھول دیتي ہے ' اور جب شراب ایک آدہ مہینہ تک روزانہ صبح و شام کي غذا ہو چکتي ہے تو وہ اپنے قیام وطن کے ایام سے بھي زیادہ کم نوش اور وہ بہ اعتدال ہو جاتے ہیں - پس حریت کے آخري اور مستقل ثمر' تمیز' اعتدال ' اور رحم ہوتے ہیں ' پر وقتي اثرات بالعموم وحشیانہ اقدام' نامنز غلطیاں' اظہر من الشمس معاملات میں شک و اشتباہ' نہایت نازک معاملات میں خود رائي' اور بسا اوقات ہٹ دھرمي ہوا کرتے ہیں -

ایسے ہي نازک وقت میں دشمنان حریت اس کے معائب گنانے لگتے ہیں - یعني تعمیر ابھي ادھوري ہي ہے اور وہ مچان کھول ڈالنے پر آمادہ ہیں - گرد و غبار کے اوپر سے گرنے ' کوڑے کرکٹ سے اٹے ہوئے کمرے ' اور تمام مکان کي وحشت انگیز بے ترتیبي کا رونا لے بیٹھتے ہیں اور طنز سے پوچھتے ہیں کہ جس شان و شوکت اور جس امن و جمعیت کا وعدہ تھا ' وہ کہاں ہے ؟ اگر ایسي ہي افسوسناک اور غلط منطق پھیل جائے تو دنیا میں کبھي کوئي نفیس مکان یا عمدہ حکومت تیار نہ ہوسکے -

اریوستو ایک اطالوي شاعر نے ایک پري کي کہاني لکھي ہے جو اپنے سحر کے زور سے خاص خاص زمانوں میں نہایت کریہ منظر اور زہریلي ناگن کي شکل میں نکلتي تھي - جو لوگ اس ہیئت میں اُس کو تکلیفیں پہنچاتے ' وہ اُن تمام راحتوں سے محروم کردیے جاتے ' جو وہ بعد کو لوگوں کو پہنچایا کرتي تھي - مگر جو لوگ باوجود اُسکي اس مکروہ صورت کے ' اُس پر رحم کرتے اور وحفاظت کرتے ' وہ بعد کو اُن پر اپنے اصلي حسن و جمال اور دلربائي کے ساتھہ جلوہ نما ہوتي' اُن کے ساتھہ رہتي ہے - اُن کي تمام خواہشیں پوري کرتي ' اُن کے گھرونکو دولت سے بھر دیتي' اور پھر عشق میں اُن کو فائز المرام' اور جنگ میں فتحمند بنا دیتي - حریت بھي ایک ایسي ہي پري ہے - بعض وقت یہ نفرت انگیز کیڑے کي شکل اختیار کرلیتي ہے' رینگتي ہے - پھنکار مارتي ہے' نیش زني کرتي ہے - حیف ہے اُن کي قسمت پر جو بد حواسي میں اُس کا سر کچل دیں ' اور مبارک ہیں وہ ' جو اُس کے ذلیل اور ہیبتناک ظہور میں بھي اُس کا جوش واحترام سے خیر مقدم بجا لائیں اور پھر اسکے حسن کے زمانے میں اُس کا اجر عظیم حاصل کریں ! !

تازہ حریت کے پیدا کردہ نقصانات کا ایک ہي علاج ہے - اور وہ

تہہ خانہ سے چھوٹتا ہے' تو وہ روز روشن کي چمک برداشت نہیں کرسکتا - نہ وہ رنگوں میں تمیز کرسکتا ہے' نہ چہرے پہچان سکتا ہے - مگر اس کا علاج اُس کو پھر تہہ خانے میں بند کردینا نہیں ہے' بلکہ اُس کو آفتاب کي شعاعوں سے مانوس بنانا ہے - حق اور حریت کي تابش اُس قوم کو پہلے پہل خیرہ نظر کرکے اندھا کردے سکتي ہے' جو قید غلامي میں رہتے رہتے نیم کور ہوگئي ہو' مگر ذرا ان کي آنکھیں کھلي رہنے دو - وہ بہت جلد اس کو برداشت کرنے کے قابل ہوجائیں گے - تھوڑے ہي دنوں میں لوگ عقل سے کام لینا سیکھہ جاتے ہیں - رایوں کي پر جوش تیزي معتدل ہوجاتي ہے - متضاد خیالات مل جل کر ایک دوسرے کو صحیح کردیتے ہیں - سچائي کے منتشر عناصر باہمي لڑائي اور جد و جہد چھوڑ کر ' اکھٹا ہوجاتے ہیں - اور آخر کار انھي پریشان اجزاء سے انصاف اور صلح کا نظام شکل پذیر ہوتا ہے -

ہمارے زمانے کے اکثر مدبر اس امر کو ایک مسلم الثبوت مسئلہ کي حیثیت سے پیش کردیا کرتے ہیں کہ کسي قوم کے لیے اُس وقت تک آزاد ہونا مناسب نہیں' جب تک کہ وہ اپني حریت کے صحیح استعمال کے لائق نہ ہوجائے - یہ مقولہ اس احمق کي زبان سے زیادہ موزوں معلوم ہوگا' جو پُراني روایت کے مطابق پیرنا سیکھے بغیر پاني میں قدم رکھنا نہیں چاہتا تھا - پس اگر قوم حریت کے لیے اتنے دنوں تک انتظار کرے کہ پہلے حالت غلامي ہي میں پوري عاقل اور ذي ہوش بن جائے' تو اُس کو تا ابد صرف انتظار ہي کھینچنا پڑیگا - وہ دریا میں اترنے کیلیے شناوري کے سیکھنے کا انتظار کریگي' اور شناوري بغیر دریا میں اترے تا قیامت نہ آئیگي ! !

[بقیہ مضمون صفحہ ۱۱ کا]

الہلال اغاز اشاعت سے اس وقت تک جو کچھہ کہہ رہا ہے' اور جو کچھہ کر رہا ہے' ایک صاحب بصیرت شخص کیلیے خود اُسي میں بہت سي نشانیاں ہیں - ایسي الہي نشانیاں' جو سونچیے تو آپکے ہمارے درجۂ فکر و قوت سے بہت اونچي تھیں - پس اگر سونچ سکتے ہو تو سونچو ' اور سمجھہ سکتے ہو تو سمجھو - اگر سمجھہ معطل ' اور وساوس و خطرات کا ہیجان ہے' تو میري طرف نہ آؤ' بلکہ خدا کي طرف متوجہ ہو' تاکہ وہ تم پر حقیقت منکشف کردے -

انسان سب کچھہ کر سکتا ہے' پر اپني نیت اور مقصد کے کھوٹ کو چھپا نہیں سکتا - آج نہیں تو کل پیشانیاں دل کي مخبري کردینگي : وتلک الدار الاخرة نجعلها للذین لا یریدون في الارض علوا و لا فسادا ' والعاقبة للمتقین -

میرے عزیز بھائي ! معاف کرنا ' اصل یہ ہے کہ تمہاري پیاس ہي سچي نہیں - اگر سچي ہوتي تو میں اگر فریب سے سراب دکھلاتا ' تو تم پاني یقین کرکے بے تابانہ دوڑ اُٹھتے - ایک تین دن کے بھوکے پیاسے سے کہو کہ فلاں مقام پر روٹي بٹ رہي ہے ' وہ سنتے ہي دوڑیگا - اسکي بھوک اور پیاس اسکي مہلت ہي نہ دیگي کہ اصول روایت و درایت اور قیاس و تحقیق سے اس خبر کو پہلے جانچ لے - (عرفي) نے اس نکتے کو سمجھا تھا :

زنقص تشنہ لبي داں ' بعقل خویش مناز
دلت فریب گر از جلوۂ سراب نخورد

بھائي ! میں نے پاني کي صدا بلند کي ہے - اور مجبور ہو کر کي ہے جبکہ کسي طرف سے صدا نہیں آٹھي - پس جسکو پیاس ہوگي خود بخود دوڑیگا ' اور جسکو نہوگي وہ دانشمندانہ تحقیقات ' اور عاقبت بیني کي تفتیشات و تذبذب میں رہیگا - واللہ یعلم سرہ وعلانیتہ ' وھو علی ما اقول شہید !

مراسلات

اختـــلال دولۃ عثمانیہ

اور

مصائب اسلامی

انقلاب وزارت ، موجودہ عثمانی حکومت ، مرکز اسلامی ، اور قرض حسنہ کی نسبت

از جناب مولانا نجم الدین احمد صاحب پنشنر ڈپٹی کلکٹر - کلکتہ

حضرت مولانا - السلام علیکـــم - مضمون بعنوان بالا بقلم مسٹر احتشام الحق نظر سے گذرا - اسے بار بار پڑھا اور سونچتا رہا کہ " الہلال " جیسے با عظمت و موقر رسالے کا صفحہ ایسے مضمون سے کیوں سیاہ کیا گیا ؟ میرے ایک مشفق نے جو اسوقت میرے پاس موجود تھے فرمایا کہ اسکی وجہ یہ ہے کہ مولانا اپنے اخبار کے ذریعہ ہر شخص کو راے زنی کا موقع دیتے ہیں گو وہ خیالات اخبار کی پالیسی کے خلاف ہی کیوں نہوں ؟ واقعی یہ آپکی فیاضی طبع تھی کہ آسے شایع کردیا ورنہ اسکا اہل نہ تھا - آپکے گرانقدر مضامین کو اسلامی دنیا نہایت شوق اور غور سے پڑھتی ہے - مناسب تھا کہ بطریق توضیح اپنی راے سے بھی " الہلال " کے ناظرین کو مطلع فرماتے -

غور سے دیکھا جاے تو اپکے نامہ نگار صاحب ، جنھوں نے اپنی غلط فہمی سے لاکھوں مسلمانوں پر اپنے ہم خیال ہونیکی تہمت لگائی ہے ، درحقیقت کسی مسلمان کے ہمخیال نہیں - بالتشریح بحث کی ضرورت نہیں اور نہ میں یہ چاہتا ہوں کہ الہلال کے بیش بہا اوراق کو ان باتونسے پر کیا جاے - مختصراً چند سطریں آپکے نامہ نگار کے جواب میں لکھتا ہوں - امید ہے کہ الہلال میں جگہہ دیکر ممنون فرماوینگے -

وہ لکھتے ہیں کہ " قرق کلیسہ کے فتح کے بعد اسلام کا نام و نشان یورپ سے مٹگیا " مگر یہ کسی مسلمان کا خیال نہیں اور نہ ادرنہ کے سقوط کے بعد بھی ایسا خیال ہے - اسلام کو یورپ میں ابھی بہت کچھہ کرنا ہے - اسکے مشن کی تکمیل باقی ہے - زمانہ نے ایک ہی پلٹا کھایا ہے - دوسرے پلٹے کا انتظار ضروری ہے - گو ہم اسے نہ دیکھیں مگر آیندہ نسلیں دیکھیں گی - ترک یورپ سے نکالدیے جائیں مگر خداے واحد کے پرستارونکا سرزمین یورپ سے نام و نشان کیوں مٹنے لگا ؟ بوسینیا میں اسلامی آبادی موجود ہے - روس کی سرزمین میں بھی مسلمان آباد ہیں اور بقول حضرت ایڈیٹر المنار " سارے دنیا کے مسلمانوں سے اچھے مسلمان ہیں ، جنکی مذہبی روح ہمارے جوش سے زیادہ قوت رکھتی ہے " -

مغربی افریقہ ، جہاں کوئی اسلامی مشن پہنچا ہی نہ تھا ، کس خوشی سے اسلام قبول کر رہا ہے ؟ اشاعت اس درجہ ترقی پر ہے کہ ایک موقع پر قیصر جرمنی گھبرا اوٹھا ، اور اسکے روکنے کے وسائل پر توجہ کی ! لیکن :

دشمن چہ کند چو مہرباں باشد دوست ؟

روس کے جانے سے اگر اسلام مٹ جاتا تو ہندوستان میں اسوقت سات کرور مسلمان نہ ہوتے اور آج مسٹر احتشام الحق بھی نہوتے - تاریخ اسلام میں ایسی شکست کوئی بڑی بات نہیں - اللہ اکبر ! کیسی کیسی برباد کن شکستوں کے بعد بھی اسلام کی شان میں کوئی فرق نہیں آیا ! بغداد کی سرزمین ابتک اس بات کی شاہد ہے - -

ولا تھنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین - ان یمسسکم قرح ، فقد مس القوم قرح مثلہ ، و تلک الایام نداولہا بین الناس -

آپکا نامہ نگار ترکوں کی مالی تنگی پر روتے ہوے اچانک ناظم پاشا کے قتل کو ترکونکے نفاق کا نتیجہ قرار دیتا ہے - واقعات اسکے برعکس ہیں - جس عز و شان سے ناظم پاشا مدفون کیے گئے وہ ثابت کرتا ہے کہ پاشاے موصوف کا قتل ایک اتفاقی حادثہ تھا ، جسکا ترکوں کو بھی افسوس ہے - یہ سخت بہتان ہے کہ ترکی گورنمنٹ کا کوئی محکمہ عام خرابی نظم و نسق سے آزاد نہیں - مسٹر مشیر حسین قدوائی کا وہ خط جو بطریق چشم دید واقعہ کے کچھہ عرصہ ہوا پائنیر میں شایع ہوا تھا ، ظاہر کرتا ہے کے ترکی محکمہ کا انتظام قابل تحسین اور یورپین سپاہیوں کی شکایتیں بالکل غلط ہیں - پروفیسر (وامبری) جو ترکوں کے باب میں ایک زبردست سند مانا گیا ہے ، ترکوں کی ترقی پر بحث کرتے ہوے کہتا ہے کہ پارلیمنٹ کے افتتاح سے ترکونکو بہت فائدہ پہونچا - ترک ہر طرح سے اپنی ترقی کے لیے کوشاں ہیں لیکن آئے دن یورپ کی دست اندازی سے انکو موقعہ نہیں ملتا کہ ترقی کے زینہ پر پاؤں رکھہ سکیں - تاہم اس تھوڑے عرصہ میں جو کچھہ کر دکھایا ہے ، (بقول موسیو لوتی کے) یورپ کے لیے ایک سبق ہے ، اور مسٹر بلنٹ (مدیر اجیپت) کے قول کے مطابق تمدن کا تقاضا ہے کہ یورپ اسمیں ترکونکی مدد کرے - افسوس ! مدد کے بدلے ترکونکو مٹانے کے لیے سارے عیسائی دنیا ملگئی ہے اور شک ہے کہ ترکونکو ایشیا میں بھی چین لینے دیگی - چنانچہ ماہ گذشتہ کے (Nineteenth Century and after) میں سرھاری - جونسٹن ترکونکی آیندہ زندگی پر بحث کرتے ہوے یہ منصوبہ ظاہر کرتا ہے کہ سائپرس ، سینا ، اور مصر انگریزوں کو دیدیا جاے ، شام اور لبنان فرانس کے زیر اثر ہو - شام و میڈیا ایک یہودی سلطنت بنا دی جاے - عرب خود مختار ہو - طرابزون اور ارمنیا روس کے ماتحت ہو - روڈوسٹو اٹلی کو دیدیا جاے - اور باقی حصہ (بشرطیکہ کچھہ بچے) سلطان کے لیے چھوڑ دیا جاے - مگر یہاں بھی بیرونی معاملات جرمنی کے سپرد ہونگے !

ایسی حالت میں اطمینان کب ہو سکتا ہے ؟ تعجب تو یہ ہے کہ قوم فروش مسلمان بجاے ہمدردی کے ، الزامات کا بوچھاڑ ترکوں پر کر رہے ہیں - ترکونکا یہ عزم ، کہ ایک انچ زمین بھی بغیر لڑے نہ چھوڑیں گے ، قابل تحسین ہے - اور وہ جبتک اس بات پر ثابت قدم ہیں ، اسوقت تک ہر دیانت دار مسلمان کے لیے فرض و لازم ہے کہ انکی ہمدردی و تائید کو اپنا وظیفۂ دینی و ملی یقین کرے -

جب آپکا نامہ نگار مقاطعہ پر بحث کرتا ہے اور بعض سر برآوردہ اسلامی اخباروں میں اس امر کی تحریک پر تعجب کرتا ہے ، تو مجھے اسکے تعجب پر بے اختیار ہنسی آتی ہے - آپ فرماتے ہیں :

" ممکن ہے کہ بعض امراء قوم بعض اشیاء یورپ کا استعمال چھوڑ دیں مگر اس سے یورپ کیا صدمہ محسوس کریگا ؟ کام وہ کرنا چاہیے جو ممکن ہو " مقاطعہ کی ضرورت ہے کہ نہیں ؟ یہ بات اب مان لیگئی ہے کہ ہندوستان میں صنعت و حرفت کی ترقی ہونی چاہیے اور اسکی کامیابی کی صورت یہی ہے کہ ہم یورپ کی ساخت کی چیزیں خریدنا چھوڑ دیں - لارڈ منٹو نے تعلیم صنعت و حرفت

جنمیں متعدد قسم اور خوشبو کے تیل ہیں ' اور اسمیں شک نہیں
کہ خوشبو ہر شیشی کی اپنے حال پر شاہد ہے - علاوہ خوشبو کے تیل
پر ظاہر کیا گیا ہے کہ مقوی دماغ ' اور بالوں کی مضبوطی اور افزایش
کا ذریعہ ہے - جناب حاذق الملک نے اسکی خوبیوں کا اعتراف کیا ہے
اور بعض دیگر حضرات کی سندات بھی موجود ہیں - پس ضرور ہے
کہ اسکی تصدیق کی جاے -

رہی خود اپنی راے ' تو صاحب کارخانہ نے تیل تو بھیجدیا
لیکن تجربۂ ذاتی کیلیے سر و بال کہاں سے لاؤں ؟

دماغ عطر پیراهن نہیں ہے
غم آوارگی ہاے صبا کیا ؟

کلکتہ کے کارخانوں کا تیل بکثرت فروخت ہوتا ہے - لیکن بہتر
ہوگا کہ لوگ اس نئے کارخانے کی ہمت افزائی کریں - شاید اس
جامعیت سے تمام پھولوں کے تیل اور کسی کارخانے میں نہیں بنتے
اور پھر اسقدر ارزانی بھی نہیں - یورپ کے موجودہ اصول تجارت
و تنظیم و ترتیب کے ساتھہ ملک میں اس طرح کے کارخانوں کا
کھلنا یقیناً ہماری ہمت افزائی کا مستحق ہے -

ترکی کے کارخانے کی ٹوپیاں

شیخ سلطان محمد صاحب - ہوشیار پور - جالندھر

ترکی ٹوپیوں کا استعمال اب اس درجہ بڑھگیا ہے کہ کچھہ عرصے
کے بعد یہ بھی ہندوستان کی ایک مخصوص و وسیع تجارت سمجھی
جائیگی ' مگر یورپ نے صرف ہمارے اجسام و افکار ہی کو غلام نہیں
بنایا ہے ' بلکہ ہماری ضروریات اور مایحتاج پر بھی اسی کی حکومت ہے !
یہ کیسی بد بختی ہے کہ جو چیز ترکوں کے لباس کا جزو لاینفک
ہو ' وہ اٹلی اور اسٹریا سے لی جاے !

میری معلومات ترکی میں کسی ایسے کارخانے کے وجود سے
ہمیشہ بے خبر رہی ' جہاں عمدہ ترکی ٹوپیاں بنتی ہوں - سلطان
عبد الحمید نے ایک کارخانہ قائم کیا تھا مگر معمولی ٹوپیوں کا '
جو صرف سپاہیوں کے کام آتی تھیں ' یا خستہ خانۂ ہمایونی کے
یتیم بچوں کو دیدی جاتی تھیں -

پچھلے دنوں جب اطالی مصنوعات سے نفرت کے جذبات
لوگوں میں پھیلے ' تو اکثر لوگوں کو خاص ترکی کے کارخانے کی بنی
ہوئی ٹوپیوں کی تلاش ہوئی - شیخ صاحب نے اسی زمانے سے
خط و کتابت شروع کردی تھی - اب انکو ایک کارخانے سے
انتظام کا موقعہ ملگیا ہے ' اور انکا بیان ہے کہ جو ٹوپیاں انکے
اسٹاک میں آگئی ہیں ' وہ خاص قسطنطنیہ کے ایک کارخانے کی
بنی ہوئی ہیں -

اگر یہ بات ہے ' تو واقعی انھوں نے نہ صرف ایک عمدہ تجارت
کا دروازہ کھولا ' جسکے فریقین تجارت مسلمان ہیں ' بلکہ ایک
وقت کی نہایت ضروری خدمت انجام دی -

ایک ٹوپی انھوں نے بطور نمونے کے بھیجدی ہے -

ترکی ٹوپیوں کا میں صاحب تجربۂ و نقاد نہیں ' کیونکہ
کبھی اوڑھنے کا اتفاق نہیں ہوا ' لیکن بظاہر انکی عمدگی کیلیے یہ
امور ضروری نظر آتے ہیں کہ اندر کپڑے کی بناوٹ نہو ' ٹوپے تو
بالکل بانات کی سی اندرونی ساخت نکلے ' قماش نرم ہو ' اور
دبازت زیادہ نہو ' سطح کی پشم بالکل مسطح اور مثل
ریشم کے ہو -

کرسٹی کی پانچ روپیہ اور اس سے زیادہ قیمت کی ٹوپیاں
ایسی ہی ہوتی ہیں - اور اسٹریا سے بہتر شاید کہیں نہیں بنتی -
اس ٹوپی کی قیمت ۲ - روپیہ ہے - اسلیے اسکا درجہ متوسط
قیمت سے بھی گرا ہوا ہے - اس قیمت کے لحاظ سے اوصاف بالا
جس درجہ ہونا چاہئیں ' اسمیں موجود ہیں -

البتہ اسکی رنگت زیادہ سرخی مائل ہے اور اچھی رنگت
کسی قدر سیاہی مائل ہوتی ہے - لیکن انکا بیان ہے کہ ہر رنگت
کی انکے ہاں آگئی ہیں -

پس اگر یہ واقعی ترکی کے کسی کارخانے کی بنی ہوئی ہے
تو اس قیمت میں غیر عثمانی ٹوپیوں سے کسی طرح بری نہیں '
اور اگر بری بھی ہوتیں تو بھی لوگوں کو کسی قدر ایثار سے
کام لیکر اسی کو ترجیح دینا تھا -

امید ہے کہ شیخ صاحب نے اسکا اطمینان کرلیا ہوگا کہ یہ واقعی
ترکی کے کارخانے کی بنی ہوئی ہیں -

البتہ ایک امر قابل توجہ ہے - بمبئی اور کلکتہ کی طرح ٹوپیوں
کے قالب اور مقامات میں رائج نہیں ' اور عمدہ ترکی ٹوپی بغیر
قالب پر چڑھی ہوئی آتی ہے - جو لوگ منگوائینگے وہ قالب پر
چڑھانے کا کیا بندوبست کرینگے ؟ بہتر ہو اگر ایک قالب بھی
منگوا لیا جاے ' اور اسپر چڑھا کر اور بکس میں رکھکر خریداروں کے
پاس بھیجا جاے - کلکتہ میں قالب پر چڑھانے کی اجرت ایک آنہ '
اور دہلائی کے دو آنہ لیتے ہیں - کچھہ حرج نہیں کہ قیمت میں
ایک آنے کا اضافہ کردیا جاے -

توحید

چھاونی میرٹھہ - قیمت سالانہ ۳ - روپیہ - اڈیٹر خواجہ حسن نظامی دہلوی

خواجہ صاحب کے مضامین نہایت کثرت سے مختلف اخبارات
و رسائل میں نکلتے رہے ہیں ' اسلیے مزید تقریب کی ضرورت نہیں -
یہ اخبار حال میں میرٹھہ سے شایع ہوا ہے ' اور بہترین نام ہے '
جو اختیار کیا گیا ہے - کاغذ نہایت اچھا - قدیمانی سائز کی پوری
نصف تقطیع پر نکلتا ہے ' اور لکھائی چھپائی اتنی اچھی ہے
جو ہفتہ وار اخبارات میں کم دیکھی گئی ہے - ان حالات کے
ساتھہ قیمت یقیناً ارزاں ہے -

میرٹھہ ایک ممتاز شہر ہے - وہاں سے آجکل کوئی اخبار نہیں
نکلتا تھا - یہ بہت ضروری ہے کہ کم از کم ہر شہر سے اک دو اردو کے
اخبار جاری ہوں -

امید ہے کہ اس نئے اخبار کو ترقی و ثبات کے وسائل بہت جلد
حاصل ہوجا ئینگے -

الہلال کی ایجنسی

ہندوستان کے تمام اردو ' بنگالہ ' گجراتی ' اور مرہٹی ہفتہ وار
رسالوں میں الہلال پہلا رسالہ ہے ' جو باوجود ہفتہ وار ہونے کے '
روزانہ اخبارات کی طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک
عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشی ہیں ' تو اپنے شہر کیلیے اسکے
ایجنٹ بن جائیے -

مـراسلـۀ آستانـه

اولین هئیة هـلال احمـر هندیـه

مسٹر سید حسن عابد جعفري آنریري سکریٹري اولین هلال احمر هندوستان قسطنطنیه

یه چند سطور پبلک کي اطلاع کي غرض سے ارسال خدمت هیں - براہ کرم ان کو اپنے اخبار میں جگه عنایت فرمائیگا -

مجھکو افسوس هے که چند هندوستاني اخبارات و نیز چند دیگر حضرات نے " غریب مسلمانان بمبئي کے طبي مشن " کو " اول هندوستان هلال احمر " کے نام سے مخاطب کیا هے - میں اِس ناجایز پالیسي کي تردید پہلے کرچکا هوں لیکن مجھے خوف هے که هندوستان کے بعض مسلمان ابھي تـک پورے حالات سے مطلع نہیں هوے هیں - لہـذا میں دوبارہ اِطلاع دیتا هوں -

" غریب مسلمـانان بمبئي کا طبي مشن " همارے طبـي مشـن کے بعـد قسطنطنیه میں وارد هوا ' اور هم سے کئي هفتوں کے بعد اُس نے کام شروع کیا - همارا مشن جسـکا نام " اول هندوستـان هـلال احمر " هے' لندن سے آیا - اِس کے باني مسٹـر سیـد محمد حسیـن - بي - اے - (آکسن) هیں - اور ڈائرکٹر مسٹر سید آل عمران جینیز کالج (اکسفورڈ) هیں - همارے مشن نے حیدر پاشا خسته خانه میں کامیابي کے ساتھه خدمات انجام دیں - اور هم کو عثماني هلال احمر نے " برنجي هندوستان هلال احمر هیئتي " کا نام دیا هے اور تمام خط وکتابت میں اسي نام کا همیشـه لحاظ رکھا هے - علاوہ ازیں ترکي اخبارات' و نیز سرکاري و نیم سرکاري کاغذات ' ورجسٹر وغیرہ وغیرہ میں بھي انهي اصول پرکارروائیاں عمل میں آئي هیں - ایسي صورت میں اگر کوئي طبي مشن اِس بات کا دعوی کرے که وہ " برنجي (۱) هندوستان هـلال احمر هیئتي " هے' تو بالکل غلط هوگا - اور هم کو مجبوراً ایسے مشن کے خلاف قانوني کارروائي کرني پڑیگي -

یه بات یاد رکھنے کي هے که همارے مشن نے نام و نمود کی خواهش کبھي نه کي - هم هندوستاني طالب علم انگلستان کي درسگاہ آکسفورڈ میں مقیم تھے - لیکن ترکي کے مصایب کي کیفیت سے بیتاب هوکر اور اپني تعلیم و جمله دنیاوي خواهشات پر لعنت بھیجکو خدمت اسلام کي خاطر قسطنطنیه میں آے ' اور مجھے اس امر سے مسرت هے که هماري مشن کا نمبر اول رها - هم نے زمانۀ قیام استنبول میں کسي سے اپني اِمداد نه چاهي ' اور نه اپني مقاصد کے انجام دینے کے لیے دست سوال دراز کیا - جو کچھه بھي هم مسلمان طالب علموں سے ممکن تها ' وہ هم نے اپنے ذاتي روپیه سے کیا ' اور ترک مجروحین کي خدمت میں حتي الوسع کوشش کي - اگر میں اپنے مشن کے پورے حالات سے اطلاع دوں تو مضمون نہایت طولاني هو جائیگا - میں عنقریب اپنے مشن کي رپورٹ شایع کرونگا ' اُس کے ذریعه مفصل حالات پبلک تک پہونچ جائیں گے -

مقام شرم و حیرت هے که بعض مسلمان اخبار اور بعض هم وطن مسلمان هماري خدمات کا اعتراف کرنا بھي عار سمجھتے هیں اور بجاے اظہار مسرت کے زهر آلود نا پاک نگاهوں سے همـاري کوششوں کو دیکھتے هیں - مجھکو ان باتوں کے لکھنے کي ضرورت نه تھي ' لیکن سخت نا انصافي هوگي اگر میں اپنے مشن اور اپني شیـر دل نوجوان مسلمان ممبروں کے حقوق کو نظر انداز کردوں - جن حضرات کو طبي مشن کے بنانے اور بھیجنے کا تجربه هے ' وہ خوب جانتے هیں که اِس سے زیادہ دشوار اور همت آزما کام کم هوے هیں اور ایسي خدمات عمـوماً پبلـک چندوں کے ذریعه سے انجام دي جاتي هیں - لیکن یه فخر صرف " برنجي هندوستان هلال احمر " هي کو حاصل هے که سب سے پہلا هندوستاني مشن هے اور محض چند نوجوانوں کے سرمایه سے بنا هے' اور پھران نوجوانوں نے صرف روپیـه هي سے إمداد نه کي ' بلکه خود استنبول آئے اور مجروحین کے علاج و تیمارداري میں همه تن مصروف رهے !!

اگرچه همارے دل مصائب اسلامیه و نیز تکالیف مجروحین کے باعث غم سے چور هیں اور هم سر بکف خدمت اسلام کے لیے تیار هیں' اور انشاء الله تا دم آخر رهیں گے' لیکن یه تو همیں کسي طرح منظور نهیں که همارے هي هم مذهب اور همارے هي هم وطن همارے کوششوں پر خاک ڈالیں اور شرمناک طریقه پر همارے اول هونیکے فخر جائز کو هم سے چھیننے کي کوشش کریں ! هم کسي صلے یا انعام کے خواهش مند نہیں هیں - هم کسی عزت مزید یا اقتـدار کے حاجت مند نہیں هیں - هم مسلمان هیں ' هماري محنتوں اور کاوشوں کا نعم البدل صرف رضاء الہي هے (بس اسي کو پیش نظر رکھیے - الهلال)

مسلمـان متعلمین انگلستـان کي " هئیـة طبیۀ هـلال احمـر "

نواب سید محمد حسین - بي - اے - آکسن (حیدر آباد دکن) - ڈاکٹر عبد الخالق سلیم (قاهرہ) -
سید حسن عابد جعفري (آگرہ) - مسٹر عبد الحق (حیدر آباد) - مسٹر آل امام (نگینه) -

(۱) " برنجي " ترکي زبان میں فارسي کے " نخستین " کے معني میں آتا هے - یعنے " پہلا " (الهلال)

پر بہت زور دیا تھا' مگر اس بات کو نظرانداز کردیا - اسکي وجه ظاهر ہے - حالانکه مقاطعه و ملکي صنعت و حرفت کا ترقي پانا ایک دوسرے کے ساتھه لازم و ملزوم ہے - سر جیمس مسٹن نے گورکھه پور کي اسپیچ میں فرمایا تھا که مقاطعه کے خلاف میري جتني قوت ہے' میں صرف کرونگا' لیکن ایسي بے معني باتیں تو اکثر سننے میں آتي هیں - مدعا میرے لکھنے کا یه ہے که باشندگان یورپ پر اسکا کیا اثر پڑ رها ہے اور اسکي کامیابي انکي بربادي کا باعث ہے یا نہیں ؟ مسٹر احتشام الحق اگر کلکتے میں هوتے تو انکو میں دکھلاتا که یہاں کے "دو لکھي سیل" بند هو جانیسے مانچسٹر اور لنکا شایر کے کارخانے دو هفته تک بند رہے - دنیا میں هر کام ممکن ہے' لیکن کوشش شرط ہے - ایک چیز جو چین کے لیے کامیاب هو' ترکوں کے لیے کارگر هو - وه هندوستان میں کیوں نہیں مفید هوگي ؟ شاید یه خیال گذرتا هو که گورنمنت اِسے روکیگي ' لیکن یه اسیوقت ممکن ہے ' جبکه اسکي عملي تائید میں بے عنواني کیجاوے' اور وه موجب خلل رفاه عام و نظم و امن هو - میرے دلکو کوئي نہیں بدلسکتا - اگر میں دیسي چیزوں کو لوں اور یورپین ساخت کي چیزیں نه لوں ' تو اس سے سرکار بہادر کیوں ناراض هوگي ؟ بهرکیف میں مسٹر موصوف سے فقط یہي سننا چاهتا هوں که اگر مقاطعه ممکن ہے تو وه اسکے حامي هیں یا نہیں ؟ امرا اس کام کو شروع کریں - عوام الناس ضرور متابعت کرینگے -

اسکے بعد آپکا نامه نگار (قرض حسنه) پر بحث کرتے هوے یوں رقمطراز ہے که " میري راے ڈانوا ڈول ہے " ...... اسکي وجه یه ہے که انتظام سلطنت قابل تحسین نہیں " اور " وه روپیه بعض غدار اهلکاران سلطنت کے پرائیوٹ خزانے میں پہونچ جائیگا اور انکے لیے مزید عیش و عشرت کا سامان مهیا کرے گا " اور شکست کي وجه یه ہے که " ترک مزے سے میٹھي نیند سو رہے تھے " -

برین عقل و دانش بباید گریست

آپکا نامه نگار اگر (Capital) " کیپٹل " کا H. E. " " اي - ایچ " نہو تو کم سے کم اسکا هم خیال معلوم هوتا ہے - ترکي انتظام سلطنت پر میں اوپر بحث کر چکا هوں اور زیاده لکھنے کي ضرورت نہیں ' لیکن دوسرے امر کي نسبت مجھے صرف یه کہنا ہے که کیا آنکا کانشنس ایسے بہتان عظیم کے لکھنے سے مانع نہوا ؟ وه ترکي سلطنت جو که آئے دن دشمنوں کے شکنجوں میں پھنسي هوئي ہے - وه ترکي سلطنت ' جسے چاندي کي زنجیروں میں دشمنوں نے جکڑ لیا ہے - وه' جسے ایک منٹ کي فرصت بھي نہیں دي جاتي که اپني حالت کو درست کرے - وه ' جو حفظ اسلام کے لیے اپني رعایا کي خون کي ندیاں بہا رهي ہے' اور وه آخري دولة اسلامیه ' جسکے فرزند تمام دشمنان اِسلام کے مقابلے میں تنہا سینه سپر هیں اور اپني جان و مال کو قربان کر رہے هیں ' کیا هندوستان کے چند لاکھه روپیه کو غصب کرلیں گے ؟ حیف صد حیف مسٹر موصوف کي سمجھه پر - وه في الحقیقت اپنے دل میں اسلام کا اچھه درد رکھتے تو انکے قلم سے ایسي بات هرگز نه نکلتي - قرض دینا همارا فرض ہے - حساب لینا خدا کے هاتھه میں - همیں اسکي پروا هي نہیں که روپیه کیسے خرچ هو؟ هم کو تو اپنا فرض ادا کرنا چاهیے -

" ترک میٹھي نیند سو رہے تھے " - کاش یہي هوتا که ترکونکو تھوڑے عرصه تک میٹھي نیند سو لینے دیا جاتا ' تو آج یه نتیجه نه نکلتا - انکو تو صدیوں سے ایک لمحه کي بھي راحت نصیب نہیں -

آخر نامه نگار موصوف سلطان المعظم کي خلافت پر شک کرتا ہے اور پوچھتا ہے اور وه بھي نہایت پر معني سادگي اور بھولے پن سے که "کیا یه صحیح ہے که قسطنطنیه عرش خلافت ہے اور سلطان روم خلیفة المسلمین هیں ؟ کیونکه خلافت صرف تیس برس تک قایم رهي" لیکن میں یه کہنے کیلیے مجبور هوں که نامه نگار موصوف غلط فہمي میں مبتلا ہے - وه خلیفة الرسول اور امیرالمومنین کو ایک سمجھتے هیں - خلیفة الرسول کا زمانه تیس برس تک رها لیکن امیر المومنین سلاطین اسلامیه کو علما نے لکھا ہے اور کل کا اسپر اتفاق ہے - تمام اسلامي دنیا سلطان معظم کو امیر المومنین تسلیم کرتي ہے اور علماء اسلام اس میں متفق الراے هیں - خطبوں میں اس نام کو دعا دي جاتي ہے' اور کل خاص و عام آمین کہتے هیں - کیا (ترمذي) کي حدیث نامه نگار موصوف کي تشفي کے لیے کافي نہیں که من اهان سلطان الله فی الارض' اهان الله ؟ سلطان المعظم کو امام المسلمین کل مسلمان مانتے هیں - اور ایسا ماننا واجب ہے - حدیث میں وارد ہے : من مات و لم یعرف امام زمانه فقد مات میتة الجاهلیة - امام مسلمانوں کا مسلمان هي هونا چاهیے - اس سے کسیکو انکار نہیں هوسکتا : ما جعل الله للکافرین علي المومنین سبیلا - پھر جب مسلمانوں کا قید امام میں رهنا طے پا چکا' تو آج سواے سلطان المعظم کے کون اسکي قابلیت رکھتا ہے ' اور مستحق هوسکتا ہے ؟ خادم حرمین شریفین کے سوا کسیکو نہیں پہونچتا که وه امیر المومنین یا امام المسلمین کہلاوے -

مذهبي پیرایه کے علاوه سیاسي نظر سے دیکھیے - یه زمانه نہایت نازک ہے - هملوگ کسیکو اپنا خلیفه ضرور مان لیں اور رشتهٔ اتحاد قایم رکھیں ورنه کوئي مرکز سیاسي پیدا نہوگا - انکا یه بیان که " کعبه مقدس جب خدا کا گھر ہے تو خدا اپنے گھر کي آپ حفاظت کرلیگا " قریب قریب اوس قسم کي گفتگو ہے ' جو بني اسرائیل نے موسی علیه السلام سے کي تھي که : فاذهب انت والهك فقاتلا ' انا هاهنا قاعدون !! الحمد لله که یه مسلک کسی مسلمان کا نه کبھي تها اور نه قیامت تک هونیوالا ہے - کعبه تو کعبه ہے - اگر خدام کعبه پر غنیم کي زیادتي هو تو کل مسلمانوں پر واجب ہے که اپني جان و مال نثار کردیں اور الله کیلیے اُٹھه کھڑے هوں -

آخرمیں میں قوم کو ایسے لوگونسے متنبه کیے دیتا هوں' کیونکه یه وه لوگ هیں جو اپني خودغرضي سے ایسے موقعه پر کچھه مضامین شایع کرکے اپني سرخروئي حاصل کرنا چاهتے هیں - جسوقت که جنگ طرابلس هوئي تو پنجاب سے بھي ایک ایسي هي صدا اُٹھي تھي -

میرے ایک دوست جو امرتسر میں تھے' اُنھوں نے اسکي نسبت لکھا تھا :

" آپنے مسٹر ...... کا خط پانیر میں ملاحظه کیا هوگا - اسکي وجه اسکے سوا اور کچھه نہیں که مسٹر موصوف سرکاري ملازمت کے خواهاں هیں اور حال میں اُنکي درخواست مع سفارش کے گورنمنت کي خدمت میں جا چکي ہے - " !!

اعلان

دفتر الهلال کے ذریعه پریس کا تمام سامان ' اور لیتھو اور ٹائپ کي مشینیں ' نئي اور سکینڈ هنڈ ملسکتي هیں -

هر چیز دفتر اپني ذمه داري پر دیگا -

سردست دو مشینیں فروخت کیلیے موجود هیں :-

ایک کہتا ھے کہ تم لڑتے جھگڑتے تھے ' مگر شکر الہي بجا لاؤ کہ ھم نے اپنی جماعت سے ایک سالار لشکر تمھیں مرحمت فرمایا - دوسرا کہتا ھے کہ یہي تو تمھارا دسیسۂ مخفي ھے - مگر یہ تو بتلاؤ کہ جبکہ آسمان کے نیچے آوارہ گرد دشت غربت و مصائب تھے ' اور لندن کے بھیجے ھوے وہ خیمے ' جنکے انتظامات اور مصارف عظیمہ پر تمھیں فخر و غرور تھا ' تمھارے لیے بالکل بیکار ھوگئے تھے ' تو پھر اُس وقت کون تھا ' جس نے تمھارا ھاتھہ پکڑا ' اور اپنے خیمے دیکر ایک تاریخي کارنامۂ عظیم انجام دیا ؟

ھماري بدبختي کے جو خال و خط اس شریفانہ اوضاع و خصائل کے مرقع سے نمایاں ھوتے ھیں ' انسے قطع نظر ' صرف اسي بات کو دیکھیے کہ جو بد بخت و زبوں طالع قوم لاکھوں روپیہ ھمیں اِن کاموں کیلیے بے غل و غش دیدیتي ھے ' اسکے لیے یہ حالات کیسے درد انگیز ھونگے ؟

جب ھندوستان سے مشن جا رھے تھے ' تو میرے ایک عزیز دوست نے پیشین گوئي کے لہجے میں کہا تھا : " یہ بہت اچھي بات ھے ' لیکن چشم تصور سے کام لیتا ھوں تو اپنے تئیں قسطنطنیہ کي سڑکوں پر پاتا ھوں ' اور دیکھہ رھا ھوں کہ ھندوستاني مشنوں کے ممبر باھم دگر ایک دوسرے سے گتھے ھوے ھیں - منھہ سے فحش و دشنام و سخط ' ھاتھہ حریف کي گردن پر جما ھوا ' اور سر سے پیر تک خاک و گل میں آلودہ ! "

میں ھنسا اور کہا کہ خدا نخواستہ اسکي نوبت کیوں آنے لگي ؟ وقت کے جذبات اور مصائب کي حسیات نے اب ھمیں بدل دیا ھے -

اسمیں شک نہیں کہ خدا نخواستہ کسي ایسي صورت کي خبر تو اب تک نہیں آئي ھے اور خدا نکرے کہ آے ' لیکن باھم تخالف و تعاند اور چارہ جوئیے عدالت تک کے حالات تو سامنے آگئے ھیں -

(۳) خیر ' یہ حالات تو اُن وفود کے ھیں جو ھندوستان اور انگلستان سے باعانۃ ھندوستان گئے - پھر یہ آپ کو کیا ھوگیا ھے کہ آپ بھي ان بحثوں میں اپنا وقت ضائع کرنے لگے اور عدالت کي چارہ جوئي کا ذکر کرکے ' ھماري بد بختیوں کو آور زیادہ درد انگیز کردیا ؟

خدا کیلیے اب آپ ان واقعات میں آور ایک کا تو اضافہ نہ کیجیے - پیشتر ھي سے ان مشنوں کي بدولت ھماري رسوائي کا کافي سامان ھوچکا ھے -

(۴) میں اسکو پورے طور پر تسلیم کرتا ھوں کہ آپ واقعي سب سے پہلے ترکي پہنچے ' اور ابھي یہانکا کوئي مشن نہیں پہنچا تھا کہ اپکا خط مجھے ترکي سے ملا ' لیکن اگر کوئي نادان آدمي اسکو ایک بہت بڑا تمغۂ افتخار سمجھکر آپکے سینے سے اتارنا چاھتا ھے تو خود ھي اتار کر پھینک دیجیے - یہ کونسي دولت عظمی اور سعادت کبری ھے کہ جو مفلس ' اور اسکو قارون بنادیگي ؟ جانے دیجیے - آپکو بغیر بحث و تعقیب ' صرف اپنے کاموں کي ایک سنجیدہ رپورٹ شائع کردیني چاھیے اور بس ' ھر شخص دیکھہ لیگا - لوگوں کے پاس عقل اور سمجھہ ابھي کچھہ نہ کچھہ باقي ھے -

(۵) آہ ! آپ لوگوں کے اول اور دوم ھونے کو کیا سونچیں کہ اپني نسبت معلوم نہیں ' اب جو کچھہ گذر رھا ھے ' یہ آخري ھے ' یا اپني بربادي کي پہلي قسط ھے ؟

ایک ایسے نازک موقعہ پر ھندوستانیوں کي ایک جماعت وھاں موجود ھے - اگر کام کرنا مقصود ھوتا تو کیسے کیسے عظیم الشان امور انجام پاسکتے ؟ ھم یہاں بیٹھے بیٹھے مضطرب ھیں اور بارہ بارہ صفحوں کے خط ھر ڈاک میں بھیجتے ھیں - ان لوگوں کیلیے کام ھوتا تو اِن بحثوں کے سونچنے کي مہلت ھي نہ نکلتي -

آج اگر ترکي میں ھندوستان کا ایک کارکن فرد موجود ھو ' تو کہوں کہ وہ کیا کچھہ کرسکتا ھے -

(۶) اِس وقت کي ڈاک میں " شہدال " پہنچا - اسمیں بھي آپ لوگوں کا وہ گروپ چھپ گیا ھے ' جسکي ایک کاپي آپنے مجھے بھیجي ھے - اسکے نیچے جس طریق پر آپکے کاموں کا ذکر کیا گیا ھے ' وہ توصیف و تعریف میں ڈوبے ھوے ھیں - پس کام کیجیے اور صرف کام کیجیے - اِن بحثوں سے کچھہ حاصل نہیں - مطمئن رھیے کہ ھم لوگ آپکي خدمات کے معترف ' اور آپ لوگوں کي اس خدمت جلیل کے تہہ دلسے شکر گذار و مداح ھیں -

دعوت الهــلال

کي اشاعـۃ عمومي

از جناب حکیم غلام غوث صاحب طبیب یوناني خانپور (بہاول پور)

السـلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتـہ -

الهـلال کي وقعت و عظمت جو لوگوں کے دلوں میں بیٹھي ھوئي ھے ' وہ اظھر من الشمس ھے - کمال کي قدر زمانہ خود بخود کرتا ھے ' اور صداقت کو رحمت الہي سے بـلا واسطہ نشو و نما ھوتا ھے - جہاں تـک دیکھا جاتا ھے ' الهـلال نیک نیتي اور خلوص کے ساتھہ عظیم الشان کام کررھا ھے ' آپ في نفسہ اپنے لیے لوگوں کي ستایش کو پسند نہیں کرتے ' اور میں بھي جانتا ھوں کہ حدیث شریف میں ھے : احثوا التراب في وجوہ المداحین - یعني مدح کنندگان کے منہ میں مٹي ڈالي جائیگي ' لیکن ساتھہ ھي اسکے مجھکو علم ھے کہ حدیث شریف میں آیا ھے : من لم یحمد الناس ' لم یحمد اللہ یعني جو شخص آدمي کي ستایش نہیں کرتا ' خدا کي ستایش بھي نہیں کریگا -

میرے عقیدے میں الهـلال کا شکریہ ادا کرنا خدا ھي کا شکر بجالانا ھے کہ اس سے عقاید صاف ھونے لـگے ' کفر کي آلودگي اور بدعت کا زنـگ جاتا رھـا ' غـلامي کے جال سے نـکلنے کا احساس ھوا ' جمود دفع ھوگیا ' اسلامي حرارت جوش میں آئي ' اور خمود جاتا رھا - فالحمد للہ علی ذالـک -

الهلال کي توسیع اشاعت وغیرہ کے متعلق ارباب بصیرت کي رائے اکثر نظر سے گذرا کرتي ھے - جن دنوں جناب کا ارادہ روزانہ الهـلال اور ماھوار البیان جاري کرنے کا ظاھر ھوا تھـا ' تو ایک صاحب نے رائے دي کہ روزانہ کے ارادہ کو ملتوي کیا جائے اور البیان نـکالا جائے ' تاکہ آپ زیادہ مشکلات میں نہ پھنسیں اور ممکن ھے کہ کثرت اشغال سے الهـلال ھفتہ وار پھیکا پڑجاے - میں نے اس رائے سے اتفاق کیا تھا -

ان دنوں ایک صاحب نے الهـلال کے عام کردینے کي تحریک کي ھے ' اور یہ تجویز پیش کي ھے کہ تصویر سے معرا ' معمولي کاغذ پر عام لوگوں کے لیے بھي چھپا کرے اور قیمت کم کردي جاے ' تاکہ کم استطاعت لوگ بھي فایدہ اوٹھا سکیں - گویا دو قسموں میں تقسیم ھوا کرے : ایک خاص ' دوسرا عام -

افسوس ھے کہ میں اس سے اتفاق نہیں کرسکتا - وجہ یہ کہ میرے ذھن میں یہ بیٹھا ھوا ھے کہ الهـلال کي وقعت کا سبب ' معنوي خوبیوں کے ساتھہ صوري حسن کا جزو لاینفـک بھي ھے - مانا کہ :

حاجت مشاطـہ نیست روے دلارام را

لیکن ابھي ملک میں علمي مذاق نے یہاں تک ترقي نہیں کي کہ حقیقت شناسي کا مادہ صورت پذیر ھوچلا ھو - ھنوز دلي دور ھے -

لہذا میں اطلاع دیتا ہوں کہ " برنچي هندوستان هلال احمر هیئتي " " غریب مسلمانان بمبئي کے طبي مشن " کا نام نہیں ہے اور نہ وہ مشن اس نام کا کسیطرح حقدار ہے' جیسا کہ عثمانیه هلال احمر فیصله کرچکي ہے - علاوہ اُن زبردست شہادتوں کے جنکا بیان اوپر ہوچکا ہے' غالبـاً یہ بے موقع اظہار نہ ہوگا کہ پرسوں شب کو بسیم عمر پاشا افسر اعلی عثمانیه هلال احمر نے همارے دعوت کي تهي' اور اس میں علاوہ ڈاکٹر انصاري ڈائرکٹر آل انڈیا میڈیکل مشن - و مولوي ظفر علیخاں اڈیٹر زمیندار کے' طلعت بے - اسد پاشا - کمال عمر بے - و دیگر حکام ترکي بهي شامل تهے - اس موقع پر بهي هم کو " برنچي هندوستان هلال احمر " کے نام سے مخاطب کیا گیا تها اور طلعت بے و چند دیگر بزرگوں نے همارے حقیر کوششوں کا اعتراف فرمایا تها -

مجهے یقین ہے کہ میرے هم ملک بهائیوں تک میري یه تحریر پہنچیگي اور وہ آیندہ غلطي نہ کریں گے - هم نے ڈاکٹر محمد حسین مدراسي ڈائرکٹر (غریب مسلمانان بمبئي مشن) کو تحریري نوٹس دےدیا ہے کہ جو نیا نام اُنہوں نے بمبئي مشن کو دینے کي کوشش کي ہے' وہ ناجایز ہے اور اس سے اُن کو احتراز کرنا چاهیے ورنہ ممکن ہے کہ معاملـه طول کهینچے - ڈاکٹر موصوف نے همارے نام کے فارم و نیز مہریں وغیرہ بهي تیار کرالي هیں - اُن کو یا کسي دوسرے کو اس فعل کا کوئي حق نہیں ہے - بلکہ جہانتک مجهے معلوم ہے ڈاکٹر موصوف نے یه حرکت بلا اجازت ٹرسٹیان بمبئي مشن کي ہے' اور بعض بیروني اشخاص انکو اپنے اغراض شخصیه کیلیے اس طرح کي اشاعات کي ترغیب دیتے هیں اور خود اس مشن کے سکریٹري اور دیگر ممبر بهي انکے اس فعل کے مخالف هیں - یہ تحریر محض بغرض اطلاع اخوان ملة شایع کي جاتي ہے - هندوستان کے اسلامي اخبارات نقل فرمالیں تو موجب شکریه ' ورنہ شکایت بهي نہیں -

الهـــلال

ارسالیات طبیهٔ هند

اور همارے ایک نئي قومي رسوائي

آپنے تحریر بهیجي' نیز اپنے مشن کا مرقع ' دونوں شائع کردي جاتي هیں ' لیکن مجهے معذور رکهیے اگر اپنے خیالات کے اظہار سے اس موقع پر باز نہ رهسکوں کہ کوئي اواز آج میرے کانوں میں ایسي نہیں آتي' جو میرے دل مجروح کیلیے ایک نشتر زخم نہو !

(۱) آپکي تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اور آپکے با همت پُر جوش ساتهي " مسئلۂ عجیبۂ اولیت و آخریت " کي بعض اشاعات و مساعي کي وجہ سے یہ سمجهنے لگے هیں کہ هندوستان میں آپ لوگوں کے اسلام پرستانہ اقدام و اعمال کي بے وقعتي کي جا رهي ہے ' اور اس خیال سے بہت ملول هیں ' لیکن میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ واقعیت اسکے خلاف ہے - هم لوگ آپکي سعي و مجاهدة کے مداح ' اور اس جوش خدمـة مجاهدین اسـلام کے تہہ دل سے معترف هیں - جبکہ هندوستاني متعلمین فرنگ کي نسبت برسوں سے همارے معلومات پرغم ' اور اطـلاعات و نتائج یاس انگیز تهے ' هم نے مسرت و انبساط کے عالم میں سنا کہ آپ لوگ اپنے تمام اشغال کو ترک کرکے ' نقصان مال و ترک راحت جسم گوارا کرکے ' بغیر اعانـة خارجي' محض اپنے جوش و ولوله سے قسطنطنیه پہنچے ' اور خدمت گذاري اخوان مجاهدین میں مصـروف هو گئے ! فجزاکم الله تعالی عن الاسـلام و المسلمین خیر الجزاء ! وکثر الله امثا لـکم ' و ثبت الله اقدامکم -

(۲) لیکن معاف فرمائیگا ' میں اس امر کے سمجهـنے سے بالکل قاصر ہوں کہ جو لوگ اپنے " پہلے " اور " دوسرے " ہونے کي بحث میں پڑے هیں ' اور اس کے پیچهے اپني بہترین قواء عمل کو بے دریغ خرچ کر رهے هیں ' انکي اس سعي میں ' اور اس جوش و مستعدي میں ' جس نے انکو قسطنطنیه کے شفاخانوں میں پہنچا یا ' کیا فرق ہے ؟ هم دیکهتے هیں کہ جس شوق و مستعدي سے آپ ' ممبران بمبئي مشن ' اور ممبران ڈاکٹر انصاري مشن خدمت اسلامي میں حصہ لینے کیلیے دوڑے تهے' تقریباً اتنے هي جوش سے بدبختانہ بحث اولیت و عدم اولیت ' و ترجیح و افضلیت ' و منافست و مسابقت ' و با هم دگر تعاند و تباغض' و تحقیر و تفضیح و شناعت کیلیے بے تابانہ و بے اختیارانہ دوڑ رهے هیں ! پهر فرمائیے کہ هم بدبخت' اور اپني بد بختي کے ان مناظر شنیعۂ و محزنہ دیکهنے والے بد بخت مسلمانان هند' کس جوش کو اپنے سامنے لائیں ' اور کس کو نظر انداز کریں ؟ کس کو یاد رکهیں' اور کس کو بهلادیں ؟ کس کي داد دیں' اور کس پر تبرا بهیجیں ؟ فاین تذهبون ؟

عزیزان من ! یہ کیا بد بختي ہے ' جو هم کو کسي عالم میں بهي نہیں چهوڑتي ؟ اگر دشمن هم کو زندہ رهنے کا اب مستحق نہیں سمجهتا تو کیوں اس فیصله پر تم برهم هو ؟ تم کیوں دنیا میں زندہ رهو' جبکہ خود تمہارے اعمال کا یہ حال ہے ؟ ایک طرف تو لاکهوں فرزندان اسلام کي گردن سے خون کے فوارے بلند هو رهے هیں ' اور دوسري طرف تم لوگوں کے حلق سے خود پرستي اور خود نمائی غرور و ادعا ' اور نمایش و مباهات کا ایک سیلاب غلیظ ہے ' جو کسي طرح بند هي نہیں ہوتا ! ایک مشن جاتا ہے مگر تین تین آدمي اسکي ملکیت کے مدعي بن بیٹهتے هیں ' اور اس زور و شور سے اپنے اپنے دعاوي پیش کرتے هیں' گویا پوري ایک صدي کي موروثي جائداد تهي جو ان فدائیان اسلام سے چهن گئي ! اسکے بعد قسطنطنیه پہنچکر' ایک دوسرے سے لڑتے جهگڑتے هیں ' جوتیوں میں دال بٹتي ہے ' اور ایک دوسرے کو الزام دیتے هیں - پهر عین اس وقت جبکہ ایڈریا نوپل کے سقوط اور مسجد سلیم کي محرابوں کے نیچے ملاعنۂ بلغاري کے پہنچنے کي هم خبر سنتے هیں' یہ بشارت اسلامي بهي سنـنے میں آتي ہے کہ خیموں کے اندر لڑنے جهگڑنے کے بعد اب ترکي کي عدالتوں میں بهي معاملہ پہنچنے والا ہے اور ڈاکٹر انصاري کو نوٹس دیدیا گیا ہے - گویا اب تـک تو شاید خیموں کے اندر باهم لڑتے جهگڑتے تهے اور پهر بهي کسي ترک افسر کے آنے کي خبر سنکر لوگ آدمي بنـکر بیٹهه جاتے تهے ' لیکن ' اب ترکي عدالت میں علانیه مسلمانان هند کي عظمة اسلامي ' اور جوش دیني' و غیرت ملي کے نمونے پیش کردیے جائیں ! !

اس پر بهي بس نہیں کیا جاتا - ایک کہتا ہے کہ زیادہ نہ بولو ورنہ میں تمہارا پردہ فاش کردونگا ' دوسرا کہتا ہے کہ ذرا ٹهہر جاؤ - عدالت کي بینچ کے سامنے هو رهیگا ' جو کچهه ہونے والا ہے - ایک کہتا ہے کہ میرے خیمے کے آگے ایک سرخ جهنڈا لہراتا ہے ' اور یہ ایک شرف جلیل اور فوز عظیم ہے ' جو بلا شرکت غیرے مجهکو حاصل هوا - ترکوں کے غول غول آتے هیں ' اور اسکے نیچے برکت حاصل کرنے کیلیے رکوع و سجود کرتے هیں - دوسرا کہتا ہے کہ مان لیجیے کہ یہ سچ ہے ' مگر اس سے ہوتا هي کیا ہے کہ " عمر کوئي " کي جگہ " هندوستان کوئي " کے نام کے قرار دینے کي فتح مبین تو همارے هي دست حق پرست پر ظہور میں آئي - پہلا اسپر بگڑتا ہے کہ یہ دوسري مداخلة بیجا اور غصب نا جائز ہے - اس واقعہ کي صداقت سے انکار نہیں' مگر یہ بهي تو همارے هي صحیفۂ فتوحات آستانہ کي ایک سطر جلي ہے ! !

میں جہاں تک خیال کرتا ہوں الهلال کي وقعت کے اسباب صوري اور معنوي محاسن کے ساتھہ ساتھہ' گراني قیمت بھي ہے اور وہ ناگزیر ہے - ہرچیز جو مشکل سے ہاتھہ آتي ہے' عزیز بھي ہوتي ہے -

اگر عام کردیا جائے تو بجاے اسکے کہ شوق سے پڑھا جائے اور جلد بندھوا کر رکھا جاے' عام اخبارون کي طرح بازار میں عطارون کے یہاں کاغذات ردي کے نرخ پر فروخت ہونے لگے گا -

چونکہ مذاق علمي نے ابھی دلوں میں جڑ نہیں پکڑي ہے' سب لوگ ارزاں قیمت کیطرف جھک پڑینگے' اور یہ لطف نہیں رہیگا - با اینہمہ قیمت موجودہ کچھہ بھي گراں نہیں ہے - بلکہ میرے نزدیک تو:

نرخ بالاکن کہ ارزاني هنوز

میري راے یہ ہے کہ الهـلال کو اسي آب و تاب میں رکھا جاے اور کسي قسم کي تبدیلي نہ کي جائے - البتہ البیان کے جاري کرنے میں جلدي کیجائے - الهـلال میں خبروں اور مباحث و آراء سیاسیہ کے عنوان بڑھاے جائیں - اور البیان کو تطبیق معقول و منقول اور اسلامي تاریخ اور علوم کے زندہ کرنے کیلیے وقف کردیا جائے - تقطیع چھوٹي اور موزوں کتابي هیئت میں رکھي جاے - نیز روزانہ الهلال کے ارادہ کو سردست ملتوي کردیا جاے -

آرزو ہے کہ جس مہینہ سے البیان جاري ہو' اوس مہینہ کے نام سے مجھکو اطلاع بخشیں - خریداري کي بابت میں نے پیشتر عرض کردیا ہے کہ بلا پرسش وي - پي روانہ ہو - مگر مہینہ کے نام سے آگاہ کرنے کي ضرورت یہ ہے کہ ایک افتتاحي مضمون لکھونگا - جسکا عنوان مادہ تاریخ سے رکھونگا - پھر درج ہونا نہونا پسندیدگي پر ہے -

امید کہ اس ناچیز عریضہ کو الهـلال میں کہیں جگہ ضرور عنایت فرمائینگے' تاکہ ارباب راے کو اس تحریک میں راے دینے کا موقع ملے والسلام - (ایندہ ہفتے جواب عرض کرونگا - ایڈیٹر)

منشي احتشام علي صاحب سکریٹری مال ندوة العلما

(جناب ضیاء الحسن صاحب علوی - مقیم سر سیدکورٹ - علي گڈہ کالج)

تسلیم - آپنے اپني گذشتہ اشاعت میں دارالعلوم ندوة العلماء کے تازہ واقعہ پر بحث کرتے ہوئے ایک موقعہ پر جناب منشي احتشام علي صاحب قبلہ کے متعلق یہ تحریر فرمایا ہے کہ عشرۂ محرم میں بمجبوري انہیں لکھنؤ چھوڑنا پڑا ہے - غالباً جن ذرائع سے یہ علم آپکو ہوا ہے' انکو واقعات کے متعلق غلط فہمي ہوئي' ورنہ یہ ایک بالکل بے بنیاد بات ہے - مجھے امید ہے کہ آپ اس جملہ کي تردید کرینگے اور بمصداق " صاحب البیت ادري بما فیها " میرے بیان کي توثیق فرمائیں گے -

الهـلال

میں نے تو اس امر کو بطور تعریض نہیں بلکہ بطور تعجب لکھا تھا کہ اِن حالات کے ساتھہ ایسي کمزوري کا اظہار موجب حیرت ہے رہا اس واقعہ کا غلط ہونا' تو اگر غلط ہے تو مجھے اسکي غلطي کے تسلیم کرلینے میں کوئي عذر نہیں - میں نے بعض موثق اشخاص سے سنا تھا - اب آپ نے اسکي تغلیط کردي تو غلط یقین کرتا ہوں یقیناً آپ کا بیان اس بارے میں زیادہ مستحق توثیق ہے - کیا اچھا ہو اگر منشي صاحب اصل بحث کي طرف متوجہ ہوں -

فهـــرست

زر اعانـــۂ دولت علیۂ اسلامیـــہ

(۲۱)

ان الله اشتري من المومنین انفسهم و اموالهم' بان لهم الجنه

فہرست چندہ موضع پاکان ضلع فیروزپور

	پائی	آنه	روپیه
جناب حسین خاں حاجي الدین صاحب	•	•	۲۵
جناب کیمان صاحب	•	•	۱
جناب بہانا ماچھي صاحب	•	•	۱
جناب حاجي عبد الله صاحب	•	۴	•
جناب سکھریرا صاحب	•	•	۱
جناب سرجا صاحب	•	•	۱
جناب عبد الغني صاحب	•	•	۱
جناب سمیان صاحب	•	۸	•
جناب کیماند صاحب	•	۸	•
جناب مہر الدین صاحب	•	•	۱
جناب قمر الدین صاحب	•	•	۱
جناب امیر صاحب	•	•	۱
جناب نامان صاحب	•	•	۱
جناب رحمان صاحب	•	•	۱
جناب حاجي متہد صاحب	•	•	۱
جناب محمد صاحب	•	•	۱
جناب ڈوگر صاحب	•	•	۱
الہ دتا صاحب	•	•	۱
بندا صاحب	•	•	۱
جناب محمد صاحب	•	۳	•
لقمان صاحب	•	۸	•
پیرا صاحب	•	•	۱
قطب الدین صاحب	•	•	۵
ماني ماچھي صاحب	•	۱۰	•
محمود صاحب	•	۴	•
محمد صاحب	•	۴	•
اسماعیل کالیا صاحب	•	•	۱
سجھا خرجہ صاحب	•	۸	•
جامون خرجہ صاحب	•	۸	•
میاں فضل الدین صاحب	•	•	۱
ہامان صاحب	•	۸	•
کریم کالیا صاحب	•	•	۱
نظام صاحب	•	۸	•
ممان صاحب	•	•	۱
جہانا صاحب	•	•	۱
میزان	•	۱	۵۱

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكيم)

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

ابوالکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۲۰ | کلکتہ: چہار شنبہ ۱٤ جمادی الثانیہ ۱۳۳۱ ہجری | جلد ۲

Calcutta : Wednesday, May 21, 1913.

ادرنہ مدافع بہادری شکری پاشا

اطلاع

(۱) اگرکسي صاحب کے پاس کوئي پرچه نه پهنچے ' تو تاریخ اشاعت سے دو هفته کے اندر اطلاع دیں ' ورنه بعد کو فی پرچه چار آنے کے حساب سے قیمت لي جائیگي -

(۲) اگرکسي صاحب کو ایک یا دو ماه کے لئے پته کي تبدیلي کي ضرورت هو تو مقامي ڈاکخانه سے بندوبست کرلیں ' اور اگر تین یا تین ماه سے زیاده عرصه کے لئے تبدیل کرانا هو تو دفتر کو ایک هفته پیشتر اطلاع دیں -

(۳) نمونے کے پرچه کے لئے چار آنه کے ٹکٹ آنے چاهیں یا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -

(۴) نام و پته خاصکر ڈاکخانه کا نام همیشه خوش خط لکھیے -

(۵) خط و کتابت میں خریداري نمبر کا حواله ضرور دیں -

(۶) مني آڈر روانه کرتے وقت کوپن پر نام ' پورا پته ' رقم ' اور نمبر خریداري (اگر کوئي هو) ضرور درج کریں -

نوٹ ـــ مندرجه بالا شرائط کي عدم تعمیلي کي حالت میں دفتر جواب سے معذور هے اور اس وجه سے اگر کوئي پرچه یا پرچے ضائع هوجائیں تو دفتر اسکے لئے ذمه دار نه هوگا -

(منیجر)

شـــرح اجـــرت اشتـــهـــارات

—*—

میعاد اشتهار	في صفحه	في کالم	نصف کالم	نصف کالم سے کم
ایک هفته ایک مرتبه کے لئے	۱۵ روپیه	۱۰ روپیه	۷½ روپیه	۸ آنه في مربع انچ
ایک ماه چار مرتبه "	۵۰ "	۳۰ "	۲۰ "	۷ آنه " " "
تین ماه ۱۳ " "	۱۲۵ "	۷۵ "	۴۵ "	۶ آنه " " "
چهه ماه ۲۶ " "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۷۵ "	۵ آنه " " "
ایک سال ۵۲ " "	۳۰۰ "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۴ آنه " " "

(۱) ٹائیٹل پیج کے پہلے صفحه کے لیے کوئي اشتهار نهیں لیا جائیگا - اسکے علاوه ۳ صفحوں پر اشتهارات کو جگهه دیجائیگي -

(۲) مختصر اشتهارات اگر رساله کے اندر جگهه نکال کردیے جائیں تو خاص طور پر نمایاں رهیں کے لیکن انکي اجرت عام اجرت اشتهارات سے پچاس فیصدي زائد هوگي -

(۳) همارے کارخانه میں بلاک بهي طیار هوتے هیں جسکي قیمت ۸ آنه في مربع انچ هے - چهاپنے کے بعد وه بلاک پهر صاحب اشتهار کو واپس کردیا جائیگا اور همیشه انکے لئے کارآمد هوگا -

شرائـــط

(۱) اسکے لئے هم مجبور نهیں هیں که آپکي فرمایش کے مطـــابق آپکو جگهه دیں ' البته حتي الامکان کوشش کي جاے گي -

(۲) ایک سال کے لئے اشتهار دینے والوں کو زیاده سے زیاده ۴ اقساط میں ' چهه ماه کے لئے ۲ اقساط میں ' اور سه ماهي کے لئے ۳ اقساط میں قیمت ادا کرني هوگي اس سے کم میعاد کے لئے اجرت پیشگي همیشه لي جائیگي اور وه کسي حالت میں پهر واپس نهوگي -

(۳) منیجر کو اختیار هوگا که وه جب چاهے کسي اشتهار کي اشاعت روک دے ' اس صورت میں بقیه اجرت کا روپیه واپس کردیا جاے گا -

(۴) هر اُس چیز کا جو جوے کے اقسام میں داخل هو ' تمام منشي مشروبات کا ' فحش امراض کي دواؤنکا اور هر وه اشتهار جسکي اشاعت سے پبلک کے اخلاقي و مالي نقصان کا ادنی شبهه بهی دفتر کو پیدا هو کسي حالت میں شائع نهیں کیا جاے گا -

نوٹ ـــ کوئي صاحب رعایت کے لئے درخواست کي زحمت گوارا نه فرمائیں - شرح اجرت یا شرائط میں کسي قسم کا [illegible]

مشہور مقام جنگ : جسر مصطفےٰ پاشا (مصطفےٰ پاشا کا پل)

ایڈریا نوپل کا صدر میونسپل آفس

ایڈریا نوپل کا ریلوے پل
جسے غازی شکری پاشا نے توڑ ڈالا ۔

گر غبار آلودہ گشتی، باک نیست
اے ہزاراں دیدہ در راہ تو خاک!

ادرنہ مدافع بہادری شکری پاشا

ثبت ست بر جریدۂ عالم دوام ما!

ایڈریانوپل کے گرد تاروںکا حصار، جسمیں پھنسکر ایک گھوڑا مرگیا ہے -

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكيم)

AL-HILAL

Proprieto & Chief Editor:

Abul Kalam Azad

7-1 McLeod street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL-HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

میر مسئول و محرر خصوصی

[illegible] الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاود اسٹریٹ

کلکتہ

عنوان للتلغراف

« الہلال »

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۲۰ — کلکتہ: چہار شنبہ ١٤ جمادی الثانیہ ١٣٣١ ہجری — جلد ۲

Calcutta : Wednesday, May 21, 1913.

اشاعۃ خصوصی بہ تذکار بطل ادرنہ :
غازی شکری پاشا !

حادثۂ سقوط ادرنہ کی نسبت الہلال میں بہت کم لکھا گیا تھا ' اور عام جرائد و صحائف اردو میں بھی صحیح تفصیلی حالات بہ ترتیب و اجتماع مناسب بہت کم آے تھے اسلیے اس ہفتے کا نمبر مخصوص طور پر اس واقعہ کی یادگار میں شائع کیا جاتا ہے - قلت گنجایش سے بعض ضروری چیزیں پھر بھی رہگئی ہیں - مثلاً غازی شکری پاشا کی سوانح عمری ' جو امید ہے کہ ایندہ پرچے میں شائع ہو -

فہرست

تصاویر

شذرات

من انصاری الـــي الله ؟ ؟
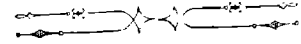
الا ' ان حـــزب اللــه هم الغالبـــون !

جب وہ قدیر و حکیم اپنے بندونکے دلوں کوکسي کي صدا کے استقبال کیلیے کھولدے ' تو پھر کون روک سکتا ہے ؟ الحمد لله کہ اسکي توفیق کار ساز شامل حال ' اور اسکا لطف و کرم دعا نواز و اجابت فرما ہے - یہ نہیں کہتا کہ میں پانی سے سیراب ہو چکا ہوں ' بلکہ پیاسوں کا متلاشي ہوں کہ ہم سب ملکر دریا کے کنارے پہنچیں ' اور جو نشان کہ مل چکا ہے ' اسکو دلیل راہ بنا کر چل کھڑے ہوں - یہ نہیں کہتا کہ میں پاني ہوں تاکہ تم سیراب ہوجاؤ ' بلکہ کہتا ہوں کہ پاني کے متلاشي میري سنیں کہ اسکا نشان پاچکا ہوں ' اور اسکے سوا تشنگي کي سیرابي کي کوئي راہ نہیں - پس جس کو پیاس ہے وہ اٹھے ' اور جسکا حلق سوکھہ رہا ہے ' وہ پاني کي پکار پر لبیک کہے ! و تلك الامثال نضربها للناس لعلهم یتفکرون !

رسالۂ دعوت وتبلیغ مع فارموں کے علحدہ چھپ رہا ہے - ایسے حامیان دعوت الهي کي ضرورت ہے ' جو بہت جلد اسکے متعدد نسخے منگوا کر ان لوگوں تک پہنچادیں ' جنکو خود اس راہ کي تلاش و جستجو ہو - اسکے لیے صرف اطلاع کافي ہے - ٹکٹ وغیرہ بھیجنے کي ضرورت نہیں - و بالله التوفیق و هو حسبي بالکونین و خیر رفیق -

اعانۂ مہـــاجـرین عثمانیـــہ

موجودہ خـریداران الهـــلال سے علی الخصـــوص ' اور عـــام ناظرین کرام سے بالعمـــوم التمـــاس ہے کہ وہ موجودہ مصـــائب کے متعلق صدہا چندوں میں شریک ہوچکے ہیں ' مگر بے خانمان مہاجرین کي امداد ' ہلال احمر اور تمسکات ' دونوں سے زیادہ اہم اور مقدم ہے - خدا را ایک نظر ان ہزارہا بچوں اور مظلوم عورتوں کے غولوں پر ڈالیں ' جو گھر کے عیش و راحت سے ناگہاں محروم ہوکر موت و حیات کي کشمکش میں مبتلا ہیں - بحالت موجودہ جو کچھہ اور جتني کچھہ اعانت قلیل و کثیر انکے امکان میں ہو ' اس سے دریغ نہ فرمائیں - یہ خیال افسوس ناک ہے کہ ہم کہاں تک مدد کریں ؟ عزیزان ملت ! اگر ہم مسلمان ہیں ' اور رشتۂ اخوۃ اسلامي میں منسلک ' تو اس سے چھٹکارا ڈھونڈھنا عبث ہے - اگر ہم آخر تـک اور یکے بعد دیگرے مدد کرتے نہ رہیں گے تو کیا کرینگے اور کہاں جائینگے ؟ اسلام کا دروازہ تو اسي وقت تـک ہم پر کھلا ہے ' جب تـک اسکے فرزندوں کا ہمارے دل میں درد ہے - اگر سو مرتبہ تمہارے آگے تمہارے بھائي ہاتھہ پھیلا چکے ہوں ' جب بھي تمہارے مال و متاع میں انکا حق باقي ہے - تم جو خدا کے آگے ہزار مرتبہ بھي سوال کرکے نہیں شرماتے ' اسکے بندوں کے بار بار سوال سے کیوں گھبراتے ہو ؟ تم مسلمان ہو تو تم کو اپنے بھائیوں کي مدد سے کبھي چھٹکارا نہیں - اور انسان ہو تو انسانوں کي مصیبتوں پر ہمیشہ رونا ہي پڑیگا : فارحموا علي الارض ' یرحمکم من في السماء ! !

اگر برادران ملت اعانت مہاجرین کیلیے ایک مرتبہ اور اٹھہ کھڑے ہوں اور تھوڑي تھوڑي رقم بھي اور فراہم کردیں ' تو یہ مشکل آسان ہو جا سکتي ہے - ساتھہ ہي " الهلال " کے خریدار بہم پہنچا کر بھي کم ازکم في خریدار ساڑھے سات روپیہ جمع ہو جا سکتا ہے - اور اشاعت دعوت حق ' و تبلیغ اسلامي کا اجر اسکے علاوہ : ذالکـــم خیـــر لکـــم ' ان کنتـــم تعلمـــون !

اردو پریس علي گـــڈہ کي ضمـــانت

بالاخر ہز آنر سر جیمس مسٹن نے اپنے عمل سے قول کي تصدیق کردي !

تعزیر جرم عشق ہے بے صرفہ محتسب
بڑھتا ہے اور ذوق گنــہ یاں سـزا کے بعد

مبارک ہے وہ حکومت ' جو اپنے نفساني ہیجان استبداد و جبر کے ضبط پر قادر ہو ' اور خسران عاجل ہے اس حکومت کیلیے ' جو جبر و تسلط کي آب پاشي سے ' ملکي امیدوں کے بیج کو وقت سے پہلے سرسبز کردے :

تو ہم شب را بسر کے مي بري اے شمع کم فرصت !
گـــرفتـــم سـوختي پــــروانۂ آتش بجـــاني را !

ملکوں اور قوموں کي آزادي کي پوري تاریخ سے قطع نظر ' سب سے قریب تر مثال کو دیکھو جو اس قانون طبیعي اور ناموس انقلاب عالم کي تصـدیق کرتي ہے - ہر شخص جانتـا ہے کہ موجودہ ملکي زندگي اور وطني قوت کا اصلي باعث صرف لارڈ کرزن کا پنج سالہ عہد حکومت تھـا ' اور پھر اسکے جانشیں کي وہ ابتدائي پالیسي ' جسکي سخت گیري نے پھانسیوں کے تختے ' جیل خانوں کے کمرے ' اور عدالت کے کٹھروں سے کام لینا شروع کیا تھا - اگر ایسا نہوتا ' تو یقیناً بنگالیوں کي زلزلہ انداز تخت وزارت ہند تحریک ' اور ملک کي دہ سالـہ وطني زندگي کم ازکم ایک چوتھـائي صدي کیلیے ملتوي ہو جاتي -

لیکن لارڈ مارلے اور لارڈ منٹو کي وہ یادگار دانشمندي قابل داد ہے ' جس نے تالیف قلوب کي پالیسي عین وقت پر شروع کردي اور پھر اسي کا نتیجہ نـکلا کہ ملـکي تحریک ایک زمانۂ ممتد کیلیے پیچھے رہگئي -

پھر کیا اب ہز آنر سر جیمس مسٹن کا دربار نادري ' وطني شورش کي جگہ اسلامي تحریک کے مقابلے میں ' ایک نئے تجربے کا خواہشمند ہے ؟

اسکا جواب واقعات نہیں بلـکہ واقعات کے نتائج دینـگے -

❊ ❊ ❊
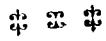
گورکھپور میں ہز آنر نے فرمایا تھا کہ میں بائي کاٹ کي تحریک کو حاکمانہ روکونگا - جو شخص اپنے قول اور عمل کو یکساں ثابت کردے ' اس کي اس شریفانہ انساني خصلت کي ضرور تعریف کرني چاہیے - اگرچہ پہلا اقدام ظلم ' اور دوسرا اسکا وقوع ہو - اسکا اعتراف کرنا چاہیے کہ ہز آنر ایک شریف آدمي کي اس نہایت ضروري خصلت کو اپنے اندر ثابت کرنے میں یقیناً کامیاب ہوے ہیں -

(اردوے معلی) علي گڈہ کي تازہ اشاعت سے ہز آنر کي اس اخلاقي فتح مندي کي سر گذشت معلوم ہوتي ہے - سید فضل الحسن حسرت موہاني کچھہ عرصے سے مسلمانوں میں موجودہ

لاکھوں بے خانماں مہاجرین

قسطنطنیہ کی گلیوں میں!!!

الہلال کلکتہ - سالانہ قیمت مع محصول صرف آٹھ آنہ ! ! !

آج دفتر الہلال میں دو تار دفتر تصویر افکار' اور ڈاکٹر مصباح کے پہنچے هیں کہ "خدا کیلیے یورپین ترکی کے اُن لاکھوں بے خانماں مہاجرین کے مصائب کو یاد کرو' جنمیں هزارها بیمار عورتیں' اور جاں بلب بچے هیں - جنکو جنگ کی نا گہانی مصیبتوں کی وجہ سے یکایک اپنا گھربار چھوڑنا پڑا' اور جنکی حالت جنگ کے زخمیوں سے بھی زیادہ درد انگیز ہے - جو مرگئے' انکو دفن کردیں' جو زخمی هیں انکو شفا خانے میں لے آئیں' لیکن جو بدنصیب زندہ' مگر مردے سے بدتر هیں' انکو کیا کریں ؟ "

دفتر الہلال حیران ہے کہ اس وقت اعانت کا کیا سامان کرے ؟ مدد کیلیے نئی اپیلیں کرنا شاید لوگوں کو ناگوارا گذریں کہ هلال احمر کا چندہ هرجگهہ هوچکا ہے' اور تمسکات کا کام بھی جاری ہے - مجبوراً جو کچھہ خود اسکے اختیار میں ہے' اسی کیلیے کوشش کرتا ہے -

(۱) کم ازکم وہ ایک ماہ کے اندر دو هزار پاؤنڈ یعنے ۳۰ - هزار کی رقم مخصوص اعانۂ مہاجرین کیلیے فراهم کرنا چاهتا ہے' کیونکہ هلال احمر کے مقصد سے جو روپیہ دیا جاتا ہے' اسکو خلاف مقصد دوسری جگہ لگانا بہتر نہیں - اسکی اطلاع آج هی ترکی میں بھیجدی گئی ہے -

اس بارے میں جو صاحب درگ اعانت فرمائیں گے فاجرہ علی اللہ'

ورنہ وہ دوسروں پر بار ڈالنے کی جگهہ' خود هی اس رقم کو اپنی جانب سے پیش کرنا چاهتا ہے -

(۲) اسکی صورت یہ ہے کہ بلا شک نقد تیس هزار روپیہ دینا دفتر کے امکان سے باهر ہے' مگر یہ تو ممکن ہے کہ تیس هزار روپیہ جو آسے مل رها هو' وہ خود نہ لے' اور اس اشد ترین ضرورت اسلامی کیلیے وقف کردے ؟

(۳) یقیناً میں ۳۰ - هزار نہیں دیسکتا' لیکن آپ کیوں نہیں مجھے ۳۰ - هزار روپیہ دیتے' تا کہ میں دیدوں ؟

(۴) پس آج اعلان کیا جاتا ہے کہ **دفتر الہلال دو هزار الہلال کے پرچے ایک ایک سال کیلیے اس غرض سے پیش کرتا ہے - آج کی تاریخ سے ۳۰ جون تک جو صاحب آٹھ روپیہ قیمت سالانہ الہلال کی دفتر میں بھیجدینگے'** انکے روپیہ میں سے صرف آٹھ آنہ ضروری اخراجات خط وکتابت کیلیے وضع کرکے باقی ساڑھے سات روپیہ اس فنڈ میں داخل کردیا جائیگا' اور ایک سال کیلیے اخبار انکے نام جاری کردیا جاے گا - گویا ساڑھے سات روپیہ وہ اپنے مظلوم و ستم رسیدہ برادران عثمانیہ کو دینگے' اسکا اجر عظیم اللہ سے حاصل کرینگے' اور صرف آٹھ آنے میں سال بھر کیلیے الہلال بھی (جو جیسا کچھہ ہے' پبلک کو معلوم ہے) انکے نام جاری هو جایگا - اس طرح دو هزار خریداروں کی قیمت سے ۳۰ - هزار روپیہ فراهم هو سکتا ہے اور دفتر الہلال آسے خود فائدہ اٹھانے کی جگہ' اس کار خیر کیلیے وقف کردیتا ہے -

(۵) اس وقت ماهوار تین سو تک نئے خریداروں کا اوسط ہے - لیکن دفتر ۳۰ - جون تک کیلیے اپنی تمام آمدنی اپنے اوپر حرام کرلیتا ہے - دفتر اس وقت تک کئی هزار روپیے کے نقصان میں ہے' اور مصارف روز بروز بڑھتے جاتے هیں' تاهم اس تار کو پڑھکر طبیعت پر جو اثر پڑا' اس نے مجبور کردیا' اور جو صورت اپنے اختیار میں تھی' اس سے گریز کرنا' اور صرف دوسروں هی کے آگے هاتھہ پھیلاتے رهنا' بہتر نظر نہ آیا - یورپ میں اخبارات کے دفتر اپنی جیب سے روپیہ کار خیر میں دیتے هیں - شاید اردو پریس میں یہ پہلی مثال ہے' لیکن اسکی کامیابی اس امر پر موقوف ہے کہ برادران ملت تغافل نہ فرمائیں اور اس فرصت سے فائدہ اٹھا کر فوراً درخواست خریداری بھیجدیں - ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم

یورپین ترکی کے بے خانماں مہاجرین جامع ایا صوفیہ کے سامنے

(۶) الہلال - اردو میں پہلا هفتہ وار رسالہ ہے' جو یورپ اور ترکی کے اعلے درجہ کے با تصویر' پر تکلف' خوشنما رسائل کے نمونے پر نکلتا ہے - اسکا مقصد وحید دعوت الی القران' اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہے - محققانہ علمی و دینی مضامین کے لحاظ سے اسکے امتیاز و خصوصیت کا هر موافق و مخالف نے اقرار کیا ہے - اس نے هندوستان میں سب سے پہلے ترکی سے جنگ کی خبریں براہ راست منگوائیں' اسکا باب " شئون عثمانیہ " ترکی کے حالات جنگ کے واقعات صحیحہ معلوم کرنے کا مخصوص ذریعہ ہے - " ناموران غزوۂ طرابلس و بلقان" اسکی ایک با تصویر سرخی ہے' جسکے نیچے وہ عجیب و غریب موثر اور حیرت انگیز حالات لکھے جاتے هیں' جو اپنے مخصوص نامہ نگاروں اور خاص ذرائع معلومات سے حاصل کیے جاتے هیں - مقالات' مذاکرۂ علمیہ' حقائق و وثائق' المراسلة و المناظرہ' اسئلة و اجوبتها' اسکے دیگر ابواب و عنوان مضامین هیں - آٹھہ آنے میں شاید ایک ایسا اخبار برا نہیں -

(۷) درخواست میں اس اعلان کا حوالہ ضرور دیا جاے' اور کارڈ کی پیشانی پر " اعانۂ مہاجرین " کا لفظ ضرور لکھا جاے -

اب مسلمانوں کي آنکھیں کھل گئي ھیں - خود زمانے نے اور زمانے کي صداؤ جنبش نے اُس عمل السحر کا رد عمل کر دیا ھے ' اور اب وہ اپني آنکھوں سے دیکھتے اور اپنے کانوں سے سنتے ھیں- اب انکو معلوم ھوگیا ھے کہ حسرت موھاني کون ھے اور کیا ھے ' اور اُسکے گذشتہ معاملے کو محض ھندونکي معیت کا ایک مسئلہ سمجھنا انکي کیسي درد انگیز غلطی تھي - اب وہ اچھي طرح جانتے ھیں کہ حسرت موھاني اس وسیع مملکت ھند میں ' جسمیں سات کرور مسلمان بستے ھیں' اپني حریت دوستي اور صادقانہ جانفروشي کے لحاظ سے تمام مسلمانوں میں ایک فرد فرید ' اور ایک وجود گرانمایۂ وحید ھے - وہ' جس نے دنیوي آسائش و لذاید پرجاں بازانہ حق کی معیت کے مصائب و مہالک کو ترجیح دي ! وہ' جو آج تمام مسلمانان ھند میں ایک ھي خوش قسمت ھے ' جسکو راہ حریت میں امتحان عزم و ثبات دینے کي لائق صد رشک و حسرت فرصت کي توفیق ملي ! اور وہ ' جسکے مبارک پانوں میں ' مقدس جرم حریت خواھي کے پاداش میں' زندان عقوبت کي زنجیریں ڈالی گئیں ' اور پھر آہ ! وہ زنجیر محبوب ' اور صد رشک وھزار حسرت اُس زندان مقدس و مطلوب پر' جو سبیل حریۃ و عشق ملۃ میں رھروان امتحانگاہ حق و صداقت کو نصیب ھوا !

ترک جاں دررہ آں سرو رواں این ھمہ نیست
عشق اگر نرخ نہد' قیمت جاں ایں ھمہ نیست

* * *

یہ بالکل ایک کھلي ھوئي بات ھے کہ اس ضمانت کا سبب براہ راست اس سعي و جہد کے سوا کچھہ نہیں ھے' جو غریب حسرت نے حال میں اسلامي مصائب جانکاہ سے متاثر ھوکر غیر ملکي مصنوعات کے مقابلے میں کي تھي ' اور بائی کاٹ کیلیے اپني عملي کوشش سے بعض کامیاب نتائج پیدا کردیے تھے - علي الخصوص علي گڈہ میں کئي دکانیں کھل گئیں ' اور باوجود مرکز وحید استبداد و غلامي ھونے کے ' ھلال احمر فنڈ اور جذبات صحیحۂ اسلامیہ کے ابراز مظاھر میں وہ دیگر شہروں کے دوش بدوش رھا - یہ باتیں مہینوں سے کھٹک رھي تھیں' اور کسي فرصت مناسب کا انتظار کیا جا رھا تھا - فرصت قانوني تو نہیں ملي ' مگر اشتداد و ھیجان غیظ و غضب اس درجہ مستولي ھوا کہ وہ قوت ضبط و تحمل' جسکا دلفریب ظہور تقریروں اور سرکاري مواعظ میں ھوا کرتا ھے ' دلي جذبات کے آگے قائم نہ رھسکا' اور ضمانت کا فرمان نادري صادر ھوگیا - پس افسوس اس شکست فاحش پر' جو دماغ حکمراني کو جذبات قلب انساني کے مقابلے میں ملي ' اور ھزار اسف اُس غلطی پر' جو انشاء اللہ نقصان ھلاکت پہنچانے کي جگہ ' ایک سرچشمۂ آب حیات ثابت ھوگی - وما ذالك علي اللہ بعزیز !

تین ھزار روپیے کي ضمانت پریس ایکت کي مقدار مقررۂ انتہائي کے اندر ضرور ھے ' لیکن عملا پانچ سو یا ھزار روپیے سے زیادہ طلب نہیں کي جاتي' اور صرف ایک دو مثالیں دو ھزار کي سني گئي ھیں - پھر ھزآنر سر جیمس مستن بالقابہ کا دربار سطوت وجلال نہیں معلوم اتني بڑي سنگین رقم ضمانت کیلیے کیا وجہ بیان کرسکتا ھے ؟

گورنمنت اس سے بے خبر نہیں کہ اردو پریس اور اسکے مالک کي کي حالت کیا ھے ؟ حسرت موھاني جب قید سے رھا ھوکر آیا تو کوئي چیز اس دنیا میں ایسي باقي نہ تھي ' جو اسکے لیے ذریعہ تقویت مال ھوتي - ڈیرہ دو روپیہ ماھوار کرایے کا ایک جھونپڑا ھے ' جسکے اندر ایک چھوٹي سي صحنچي اور ایک کوٹھري ھے ' اور باھر بھي اتنی ھي مکانیت ھے - اندر وہ فقیر حریت مع اپني کوہ عزم و ثبات بیوي کے خود رھتا ھے ' اور باھر ایک کاٹھہ کا دستي پریس اور دو چار پتھر ھیں - بسا اوقات ایسا ھوا ھے کہ خود اُسيؔ نے اپنے ھاتھوں سے اردوے معلی کي کاپیاں لکھي ھیں ' خود ھي پتھر پر جمائي ھیں ' اور خود ھي پریس چلا کر چھاپا ھے !

یہ کل کائنات اردو پریس اور اسکے مالک کي ھے - کوئي دوسرا ذریعۂ آمدني نہیں ' اور نہ اُسکي طبع غیور کسي کي شرمندۂ احسان ھونا پسند کرتي ھے - اردوے معلی کے دو چار سو خریدار ھیں - اُسکي قیمت سے شاید چند روپیے مہینے میں بچ رھتے ھیں ' اور اسي سے دو وقت کي روتي کھاکر نشۂ آزادي کي بیخودي' اور دولت لازوال حق و صداقت کے غناء غیر فاني سے مست رھتا ھے !

مبیں حقیر گدایان عشق را' کیں قوم
شہان بے کمر و خسروان بے کلہ اند

اصلي دولت دل کي دولت ھے' اور غناء فقر کے آگے دنیا کے تمام ساز و سامان ھیچ ھیں - جو فقر و فلاکت کي زندگي حق و حریت کي معیت میں گرد و خاک پر بسر ھو' وہ چاندي سونے کے بنے ھوے اُن ایوان تعیش سے ھزار درجہ بہتر ھے' جنکے اندر حق کے چراغ کی روشني نہو - خدا کے دروازے کا فقیر ھونا' دولت و بندگان دولت کے فقیر ھونے سے کیا بہتر نہیں ؟ یہي تو اس راہ کے منازل امتحان ھیں -

ولولا ان یکون الناس امۃ واحدۃ لجعلنا لمن یکفر بالرحمن لبیوتھم سقفا من فضۃ ومعارج علیھا یظھرون ' ولبیوتھم ابوابا وسررا علیھا یتکئون وزخرفا ' وان کل ذالک لما متاع الحیاۃ الدنیا ' والاخرۃ عند ربك للمتقین !! (۴۳ :)

اور اگر یہ بات نہ ھوتي کہ سب لوگ ایک ھي طریقہ کے ھوجائیں گے تو ساز و سامان دنیا تو ھمارے یہاں اس درجہ حقیر و ذلیل ھے کہ جو لوگ منکران حق اور پرستاران دنیا ھیں' انکے گھروں کي چھتیں ھم چاندي کي بنادیتے اور چاندي ھي کي سیڑھیاں ھوتیں ' جن پر چڑھکر وہ چھت پر پہنچتے - اور چاندي ھي کے دروازے ھوتے اور چاندي ھي کے تخت ' جنپر وہ تکیے لگاکر بیٹھتے ' اور یہ تو مثال کیلیے چاندي کي قید لگائي گئي' سمجھہ لو کہ چاندي نہیں بلکہ یہ سب کچھہ خالص سونے ھي کا بنا دیا جاتا ' لیکن پھر بھي یہ تمام ساز و سامان اس دنیا کي زندگي کے چند روزہ فائدے ھیں اور آخرکي کامیابیاں تو اللہ کے پاس صاحبان اتقاء و حق ھي کیلیے ھیں !!

ان حالات کے ساتھہ ایک ایسے فقیر زندگی شخص سے تین ھزار روپیے کي ضمانت طلب کرنا ' یقیناً ایک ایسا واقعہ ھے ' جو برتش انڈیا کي تاریخ میں گورنمنت کے اظہار سطوت و اجلال کو ھمیشہ یاد دلاتا رھیگا !

* * *

با ایں ھمہ صوبجات متحدہ کی گورنمنت کو معلوم ھونا چاھیے کہ یہ تین ھزار کي ضمانت ایک سچے خادم ملک و ملت کے جد و جہد کو فنا کردینے کیلیے کوئي کارگر آلہ نہیں ھے - یہ ابھي چند لمحوں اور منتوں کے اندر ھمارے اختیار میں ھے کہ اس تین ھزار کے لاکھوں پیسے اور دھیلے بنا کر' ایک ایک مسلمان سے وصول کریں ' اور اسکا ڈھیر ھز آنر سر جیمس مستن بہادر کے پر ھیبت و جلال قصر حکومت کي ڈیوڑھي پر لگا دیں - تا کہ انکو بھي معلوم ھوجاے کہ انکے تخت فرمانروائی پر قدم رنجہ فرمانے سے پہلے ھي دنیا بدل چکي ھے ' اور اب جو کچھہ حسرت موھاني سے مانگا جا رھا ھے ' وہ حسرت موھاني سے نہیں' بلکہ تمام مسلمانوں سے مانگا جا رھا ھے' اور جو

مصائب اسلامي کي تحريکوں ميں خاص طور پر حصه لے رهے تهے - علی الخصوص علي گذه اور بعض ديگر مقامات ميں انکي سعي مشکور نے ملکي صنعت و حرفت اور مصنوعات کي تحريک مسلمانوں ميں جگه پکڑ رهي تهي - چونکه يه واقعه هزانر کي اُس شاهنشاهانه اور مطلق العنانه تهديد کے خلاف تها' اسليے اُسکو " روکنے " کيليے ضرور تها که حربهٔ حکومت حرکت کرتا -

چنانچه رسالهٔ اردوے معلی کے پريس سے يکايک تين هزار روپيه کي ضمانت طلب کي گئي هے' اور چونکه هر شخص جانتا هے که اسکا فقير و بوريه نشيں مالک تيس هزار کي جگه دس روپيے کے تين نوٹ بهي ايک وقت ميں نهيں دے سکتا' اسليے اسکا لازمي نتيجه يهي هونا تها که پريس بند هوگيا -

❊ ❊ ❊

هم کو اس واقعه پر ذرا بهي تعجب نهيں اور نه افسوس هے - هم نے خبر سنتے هي پهلا کام يه کيا که ايڈيٹر اردوے معلی کو تبريک و تهنيت کا ايک تار بهيجا' کيونکه همارا عقيده هے که صداقت و حريت کيليے پوري ايک صدي کي زباني اور قلمي جد و جهد بهي وه کام نهيں کرسکتي' جو ايک لمحے کے جابرانه احکام ايسے موقعوں پر کر جاتے هيں' اور ايسا هونا دنيا کي گذشته تاريخ حريت کے لازمي اور قدرتي واقعات' اور هندوستان کے سفر حريت کے ناگزير منازل هيں - کوئي حکومت اُس فاتح و مسلط حکومت سے بڑهکر اپنے ليے مهلک' اور ملک کيليے حيات پرور نهيں هے' جو اس طرح کے احکام و اعمال مستبده کي عادي هو' اور در حقيقت جبر و قهر هي کا پاني وه آب حيات هے' جو آزادي کے بيج کو جادوگروں کے تماشے کي طرح منٹوں اور لمحوں ميں بارآور کرديتا هے - پس يه جس قدر زياده هو بهتر هے' اور اسميں جسقدر زياده سختي هو' رحمت هے - يهي چيز هے جس نے همارے هم وطنوں کو خواب غفلت سے چونکايا' اور يهي نعمت هے' جسکے ليے هم کو ترسنا چاهيے که هماري پيش آنے والي زندگي کيليے' اگر وه زندگي هوگي' تو اس جنس گرامي و محبوب کي سب سے زياده مانگ هے !

هم کو اسپر بهي کچهه تعجب نهيں هوا که بغير کسي قانوني گرفت کے اور بغير کسي صريح استدلال پريس ايکٹ کے ايسا کيوں کيا گيا ؟ کيونکه هم کو معلوم هے که پريس ايکٹ اسليے عالم وجود ميں نهيں آيا که وه ايک زنجير هو جو مجرموں کے پانوں ميں ڈالي جاے' بلکه صرف اسليے' تاکه وه ايک تيز آله هو' جو ناگهاني استيلا ؤ هلاکت کيليے تلوار کا قايمقام ثابت هو - قانون رعايا کے هاتهه ميں بيشک وسيلهٔ طلب انصاف هے' مگر جابر حکومتوں کيليے تو ايک بهانهٔ ظلم سے زياده نهيں - اُس کے نفاذ کيليے جرم قانوني کي نهيں' بلکه جرم حق پرستي و صداقت کي ضرورت هے که :

وجودک ذنب' لا يقاس به ذنب

جو لوگ اس طرح کے واقعات پر داد و فرياد کي صدائيں بلند کرتے هيں' اور حق و انصاف کي بے سود دهائي ديتے هيں' مجکو هميشه اُن پر هنسي آئي هے - ايک اخبار کيليے در حقيقت اس جرم سے بڑهکر اور کون سا سنگين جرم هو سکتا هے که وه ظلم کي چوکهٹ کا پرستار نهيں هے' اور حق اور صداقت کا ساتهه ديتا هے ؟ کيا يه جرم طبيعي بڑي سے بڑي سزا کيليے کافي نهيں که يه نادان لوگ دوسرے جرموں کو تلاش کرتے اور پوچهتے هيں؟ البته يه دوسري بات هے که ارباب ذوق و درد کهيں :

خدا گواه که گر جرم ما همين عشق ست
گناه گبر و مسلماں به جرم ما بخشند !

پس ان امور پر تو همیں بالکل تعجب نه هوا' اور نه هونا چاهيے' البته هم کو تعجب هوگا' اور صد هزار تعجب هوگا مسلمانوں کے نئے ادعاء زندگي' اور جديد دور حسيات ملي و اسلامي پر' اگر اس موقعه پر هم انکے اندر کوئی ثبوت زندگي کا نه پائيں گے - انکي زبانيں خاموش' انکي آنکهيں موت کے سکتے سے پتهرائي هوئيں' اور انکے جسم ايک ٹهنڈي لاش کي طرح اگر بے حس و حرکت هونگے ! فحاشا للمسلمين' ان يکونوا من القوم المنافقين ! !

يه واقعه حسرت موهاني کا نهيں هے' بلکه يه صريح مسلمانوں کے جذبات کي پامالي' اور جديد اسلامي تحريک کو مذبوح کرنا هے - حالانکه سر جيمس مسٹن حسرت موهاني کے پريس کو بند کرسکتے هيں' ليکن الحمد لله که انميں يا انکے کسي هم طريقت ميں يه قوت کبهي بهي آنے والي نهيں هے که وه سات کرور مسلمانوں کے دهڑکتے هوے دلوں کي حرکت کو' جنهيں انکا خداے مصلوب نهيں' بلکه قاهر و مقتدر اور لايزال و لم يزل خداے توانا' حرکت ميں لا رها هے' اپني اس سعي باطل سے بند کر سکيں -

هزانر کو ياد رکهنا چاهيے که وه اپني جگه سے هلنا نهيں چاهتے مگر الحمد لله که هم هل چکے هيں اور اب همارے قدموں کو وه پيچهے نهيں هٹا سکتے - انکي خوش قسمتي کا وه زمانه گيا' جبکه غريب حسرت موهاني کو' اس قتيل حريت اور فدا کار ازادي کو' اس مجاهد حق و صداقت اور جانفروش راه ملت پرستي کو' اُس امتحاں گاه حريت پرستي کے کوه ثبات' اور اُس رزمگاه صداقت کے سر بکف جاں نثار کو' پکڑ کے قيد کرديا گيا تها' اور علي گڈه کالج کے سکريٹري نے اسکے خلاف شهادت دي تهي - پهر اسکا گهر بار لٹ گيا' اسکي عزيز کتابوں کو مٹي کي ڈهيريوں کي طرح نيلام کيا گيا' اسکي مسکين و صداقت پرست بيوي اور شيرخوار بچے کو طرح طرح کے جاں فرسا مصائب جهيلنے پڑے' وه دو سال تک روزانه ايک من گيهوں پيستا رها' پر اسکي قوم اسکو بهولي رهي اور اسکي ذرا بهي خبر نه لي - اور اس طرح اس نے بدبختانه اپني تاريخ ميں هميشه کيليے ايک يادگار ذلت و نفرت کو اپنے هاتهوں سے ثبت کر ديا !

هاں' هزانر کو معلوم نهيں تو يه انکي ايک درد انگيز غلطي هے' مگر هم ايک خيرخواه مشير کي طرح انکو يقين دلاتے هيں که وه زمانه گيا' اور شايد هميشه کيليے گيا - اب مسلمان ايسے دس سال پيشتر کے وه مسلمان نهيں هيں' جنکو حکومت کے بعض سرکار ايجنٹوں نے افريقه کے مرض النوم ميں گرفتار کرديا تها' جنکا دين و ايمان قبلهٔ حکومت کے طرف استقبال و جوه' جنکا قرآن فجر صحيفهٔ استعباد و غلامي کي تلاوت' اور جنکا ذکر و شغل فنا ؤ استهلاک توحيد تعبد حکومت و ارباب حکومت تها' اور علي گڈه کالج کے ارکان طيار رهتے تهے که جب کبهي کوئي ضرورت مقامي کلکٹر کو پيش آجاے' تو فوراً گواهي ديکر' معبد پرستش صاحبان " اولو الامر " کا دوگانهٔ عبادت ادا کرديں :

واتخذوا من دون الله آلهة ليكونوا لهم عزا - كلا' سيكفرون بعبادتهم و يكونون عليهم ضدا ! (۱۹ : ۸۴)	اور اِن لوگوں نے اپنے معبود واحد کو چهوڑ کر دوسروں کو اپنا معبود بنا رکها هے' تا که انکے ليے عزت هو ! ليکن ياد رهے که يه تو کبهي هونے کا نهيں - وقت آيگا جبکه انکے يه معبودان باطل انکي عبادت گذاريوں اور غلامانه بندگيوں

سے انکار کرديںگے اور عزت دينے کي جگه الٹے انکے دشمن هو جائيں گے !

✣ ✣ ✣

نشو ونما اب تک آمادۂ ظہور و ارتقا ہے - اور اگر دہقان کا ہاتھہ اور باران رحمت کي نظر مہر میسر آجاے' تو فوراً اسکي حالت میں انقلاب عظیم ہو جا سکتا ہے -

بعینہ یہي حال سرزمین حیات ملۃ کا بھي ہے - گو اسکي تمام سطح سرسبزي و شگفتگي کي جگہ' خشکي و وحشت کا منظر ہو' تاہم اگر کسي ایک گوشے میں بھي چند سبز شاخیں اور پتے نظر آ رہے ہوں' تو نا امید نہ ہونا چاہیے' اور سمجھنا چاہیے کہ اسکي قوت نشو و نما ابھي تک فنا نہیں ہوئي' اور دہقان کي محنت' اور ابر کي بخشش اگر ساتھہ دیں' تو کچھہ بعید نہیں کہ یہي وحشت کدۂ ارضي' ایک جنت سماوي بن جاے !

* * *

آج صدیوں سے سرزمین اسلام پر جو تنزل و انحطاط قلب و دماغ طاري ہے' اس کا منظر یقیناً درد انگیز ہے' لیکن اس مایوسي میں جو چیز امید دلانے والي ہے' وہ صرف یہ ہے کہ با ایں ہمہ' خشک سالي اور قحط کے اثار گو ہر طرف ہیں' مگر زمین اب تک بنجر اور شور ثابت نہیں ہوئی ہے - یہ ضرور ہے کہ وہ زمانۂ شاداب اور وہ موسم نمو خیز اب چلا گیا' جب ہماري سرزمین کے ایک ایک ذرے سے نامورا عالم اور ابطال ملت اٹھتے تھے' اور دنیا کي تاریخ کے بڑے بڑے صفحوں پر قابض ہو جاتے تھے - تاہم اب بھي جب کبھي اسباب و وسائل ظہور جمع ہو جاتے ہیں تو کہیں نہ کہیں سے صداے ابطال و امجاد کانوں میں آجاتي ہے' اور عالم اسلامي کا کوئي نہ کوئي گوشہ اوصاف و خصائل گراں مایہ کا نمونہ پیش کر دیتا ہے - اور اسطرح یقین ہو جاتا ہے کہ زمین کي قوت نشو و نما ابتک معدوم نہیں ہوئي' اور یاس و قنوط کے وقت میں ابھي دیر ہے - اب بھي اگر اس زمین کي درستگي کي جاے' اور وسائل زراعت مہیا ہو جائیں' تو اسکا چپہ چپہ گلہاے عطر بیز اور درخت ہاے شاداب سے لہلہا سکتا ہے :

ذالك بان الله هو الحق '	اسلیے کہ اللہ اور اسکی پر اسرار قوتیں
و انہ یحیي الموتے '	برحق ہیں' اور اسلیے کہ وہ مردوں کو
و انہ علی کل شيء قدیر!	زندہ کر دیتا ہے' اور نیز اسلیے کہ وہ
(۲۲ : ۷)	ہر مشکل سے مشکل بات پر قادر ہے !

فیض روح القدس ار باز مدد فرماید
دیگراں ہم بکنند انچہ مسیحا مي کرد

† † †

موجودہ دور اسلام کا ایک ایسا ہي فرزند جلیل' و وجود نبیل' سرنامۂ صحیفۂ عظمۃ و اجلال' و رافع منار الملۃ و الاسلام - الرجل العالم:

بطل ادرنہ غازی شکری پاشا

(متع اللہ المسلمین بطول حیاتہ' وحفظ وجودہ' من شر اعدائہ) ہے -

جبکہ جنگ بلقان کي پوري تاریخ ہمارے لیے درد انگیز و جانکاہ تھي - جب کہ ملکوں پر ملکوں کے نکلنے' اور شکستوں کے کھانے کي خبریں مسلسل و غیر منقطع تھیں - جبکہ مایوسي کي ایک گھٹا تھي' جس نے ہر طرف سے ہمیں گھیر لیا تھا - جبکہ حسرت کے ساتھہ تاریخ کے گذشتہ صفحات کو ہم پڑھتے' اور اپني موجودہ نا مرادیوں کے ساتھہ اُنکا مقابلہ کرتے تھے - جب کہ تاریخ عثماني کي فتح مند داستانیں ہمیں یاد آتي تھیں' اور ہم متعجب ہو ہو کر ایک دوسرے سے پوچھتے تھے' کہ اگر آج محمد فاتح' سلیم ثالث' اور بایزید یلدرم دنیا سے نابود ہوگئے ہیں' تو کیا کوئي عمر پاشا' احمد طوسون' اور عثمان پاشا بھي ترکوں میں باقي نہیں رہا ؟ یعنے جبکہ غیروں کي فتح مندیوں نے ہمارے دلوں کو دو نیم' اور اپني نامرادیوں نے ہماري عزت ہزار سالہ کو سرنگوں کر دیا تھا' تو پھر جنگ کے آخري ایام میں ایک اسي پیکر شجاعت و بسالت' ستون آہنین عزم و ثبات مدافعۃ' قہرمان دفاع ملي' بلند ساز لواے عزت اسلامي' اسلام پرست ارجمند و غیور' و جانفروش ملک و وطن محبوب کا وجود عظیم و جلیل تھا' جو ظلمت ناکامي میں نیر درخشندۂ حرب دفاع و استقلال' اور ضیاء تابان عظمت و جبروت و اجلال بنکر سماء مجد خالد پر نظر افروز نظارہ گیان عالم ہوا' اور اپنے حیرت انگیز خوارق دفاع' اور محیر العقول عزم و ثبات سے اس دور ناکامي و نامرادي میں عزت اسلامي و مجد عثماني کو نابود و فنا ہونے سے بچا لیا ! ! فالسلام علیک یا قدوۃ الابطال ! والسلام علیک یا زبدۃ الامجاد ! !

† † †

قوموں کی زندگي اپنے نامورا ابطال کي عزت و یاد سے وابستہ ہے - محاصرۂ ادرنہ نہ صرف تاریخ اسلام بلکہ باتفاق موافق و مخالف' تمام تاریخ حرب عالم میں درجۂ اعزاز سے نمایاں ہے - تاریخ قریب کے مشہور محاصرے مثل پیریس' سباسٹو پول' پلیونا' لیڈي اسمتھہ' اور پورٹ اوتھر ہمارے سامنے ہیں' اور جب تمام حالات و واقعات کا مقابلہ کرتے ہیں' تو یہ آخري محاصرہ' محاصرے کے ہر پہلو' بلکہ عام جزئیات تک میں اپنا نظیر و مماثل نہیں رکھتا -

اس واقعہ کي عظمت نے یورپ کے ارباب بینش و انصاف کي گردنیں جھکا دي ہیں - فرانس اور جرمني کے فوجي حلقوں اور مشہور اخبارات نے تحریکیں شروع کردي ہیں کہ اس دفاع عظیم کے اعتراف کے ثبوت میں انکے ملک و قوم کے طرف سے غازي شکري پاشا کو تحائف دیے جائیں - مصر میں بھي اسکي تجویز ہو چکي ہے' اور ترکوں نے تو اسکا سامان بھي کر دیا ہے -

تذکار شکري پاشا

بطل ادرنہ کا مسلمانان ہند کي طرف سے اعزاز و احترام !

ایسي حالت میں ضرور ہے کہ مسلمانان ہند بھي اس موقعہ پر اس اعزاز ملي میں حصہ لیں' اور بطل ادرنہ کي خدمات اسلامیہ کے اعتراف کي کوئي پر اثر یادگار قائم کریں - یہ یادگار صرف " شکري پاشا " کي یادگار نہ ہوگي' بلکہ اسلامي دفاع و جانفروشي کا اس دور آخري میں ایک تذکرۂ عظمت و احترام ہوگا - وہ ایک طرف موجودہ نسل اسلام کے اس فرزند جلیل کي عزت کا اعلان کریگا' دوسري طرف سقوط ادرنہ کے اُس داغ کو موجودہ مصائب کے داغہاے گونا گوں اور زخم ہاے بے شمار کے ساتھہ' ہمیشہ ہمارے دلوں کي جنبش اور ہماري غیرتوں کي بیداري کیلیے تازہ رکھے گا' جو ہماري غفلت و سرشاري کي بدولت' ہماري عزت کي پیشاني پر' غیروں کے ہاتھوں لگ چکا ہے -

لیکن یہ یادگار کیونکر ہو؟ اسکا بہترین اور مفید طریق کیا ہو؟ کوئي تحفہ ہو جیسا کہ فرانس و جرمني اور مصر کي جانب سے پیش ہوگا؟ یا کوئي ایسي تجویز ہو' جو خود ہندوستان میں قائم ہو' اور جو کسي اہم ضرورت وقت کو پورا کرنے کے ساتھہ بحالت موجودہ سہل و آسان بھي ہو؟ میں چاہتا ہوں کہ اسکی نسبت ارباب فکر و راے غور فرمائیں' اور اپني اپني رائیں صفحات الہلال یا دیگر اخبارات میں شائع کریں - خود میري راے اسکي نسبت قائم ہو چکي ہے' مگر آخري نہیں ہے' اور انشاء اللہ اسکو تمام رایوں کے وصول ہو جانے کے بعد ظاہر کرونگا -

کچهه اس فقیر ملت کے ساتهه کیا جارها هے' وه اسکی نهیں ' بلکه اسلامی جذبات کی پامالی هے' اور اسکی چوٹ هر مسلمان کے دل پر براه راست لگتی هے - وه وقت گیا' جب قومی معاملات کو اشخاص کا معامله بنا کر مسلمانوں کو غافل کردیا جا تا تها' اور حق و ازادی کو صرف هندؤں کے سر باسم بغارت تهوپ کر' خود همارے قوم هی کے مفسدین و منافقین کو همارے سامنے کهڑا کر دیا جا تا تها -

هم نے ان دو دنوں کے اندر هی اس کی تحریک شروع کردی هوتی ' لیکن صرف یه خیال مانع آیا که خود اڈیٹر اردوے معلے کے انتظامی مصالح کو پہلے معلوم کرلینا چاهیے که وه آینده مستقل پریس کو مفید سمجهتے هیں' یا کوئی انتظام دوسری طرح کا کرنا چاهتے هیں' تاکه یه دو چار هزار روپیه کیوں حکومت کے خزانے کے سپرد کیا جاے ' اور کیوں نه اردوے معلے کی کوئی عمده تقویت و اصلاح اور انکے کاموں کی ترقی کیلیے صرف هو - هم نے انکو اطلاع دیدی هے که سردست پچاس روپیے کی رقم حقیر الهلال کے طرف سے اینده انتظامات کیلیے قبول کریں ' اور ایک امدادی فنڈ کی بنیاد پڑ جاے - جواب کے انتظار کی مهلت نهیں هے که یه آخری فارم کمپوز هو رها هے - پس اینده هفتے تک اس مسئلۂ اهم کا فیصله هو جاے گا -

هم کو امید هے که صوبجات متحده کی کونسل کی اولین فرصت میں اسکی نسبت سوال کیا جائیگا - حصول انصاف کیلیے نهیں' بلکه صرف اعلان امر کیلیے - هم اپنے سرگرم دوست جناب انریبل خواجه غلام الثقلین صاحب کو توجه دلاتے هیں' که وه اس معاملے کی نسبت سب سے پہلے سوال کریں - ایسا نهو که گذشته زمانے کی طرح کونسل هال میں کسی مسلمان ممبر کو اپنے ایک برادر ملت کے مصائب کی نسبت کچهه کهنے کی جرأت نهو' اور ایام زندان کے مصائب کی نسبت سوال کرے بهی تو ایک قابل هندو ممبر' یعنے انریبل گنگا پرشاد ورما !

سید نذیر هاشمی اور علی گڈه کالج

مجهه کو ایک تار کے ذریعه اس واقعه کی اطلاع ملی' اور اب اردوے معلے کی تازه اشاعت میں اسکی تفصیل چهپی هے - مسٹر هاشمی ایک ذهین و قابل اور پر جوش طالب علم هیں' جو کچهه عرصے پہلے تکمیل تعلیم کا خیال چهوڑ کر دفتر همدرد میں آگئے تهے ' اور اسکے بعد کسی سبب سے چلے آئے اور بی - اے کی تکمیل میں مشغول هوگئے - انهوں نے کالج کے اندر مختلف موقعوں میں جنگ طرابلس و بلقان کی نسبت اظهار حسیات و جذبات اسلامیه میں حصه لیا تها ' بعض پر جوش نظمیں لکهی تهیں ' اور ان امور کا حس و درد اپنے اندر رکهتے تهے -

بظاهر حالات میری معلومات صرف یهی هیں -

تازه واقعه یه هے که وه کالج کے بورڈنگ سے بجبر نکالدیے گئے ' اور اس عالم مظلومی میں' که رات کا وقت تها ' آندهی زور سے چل رهی تهی ' پانی لگاتار برس رها تها ' اور پهر جس طالب علم نے رات کو انهیں کهانا کهلایا ' اسکو بهی بجرم اعانت مجرم نکالدیا گیا -

یه' اور اس سے زیاده افسوس ناک واقعات سے مملو مراسلات میرے پاس پهنچی هیں ' - ان میں ظاهر کیا گیا هے که ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب موجوده قائم مقام پرنسپل نے محض انکے اسلامی مسائل پر اظهار جوش کی بنا پر یه سب کچهه کیا - میں نے تحقیق حال کیلیے ڈاکٹر صاحب کیخدمت میں تار بهیجا ' جسکے جواب میں وه واقعات مندرجۂ اردوے معلے کی تغلیط کرتے هیں - ایسی حالت میں ضرور هے که ڈاکٹر صاحب کے ذاتی بیان کا پہلے انتظار کرلیا جاے - امید هے که انهوں نے تار کے بعد کوئی والا نامه اس بارے میں ضرور ارقام فرمایا هوگا ' اور اسکے بعد میں پهر بتفصیل و تشریح لکهونگا ' جو کچهه اس بارے میں لکهنا هے -

بطل ادرنه غازی شکری پاشا

رجل العالم و رافع منار الاسلام ! !

ثبت ست برجریدۂ عالم دوام ما !

ایک چراغ سے هزاروں چراغ روشن هو جاتے هیں - آگ کی ایک چنگاری بڑے بڑے آتشکدوں اور تنوروں کو شعلوں سے بهر دیتی هے ' ایک بیج صدها شاخیں ' اور هزاروں پهل پیدا کر دیتا هے - باران رحمت الهی کا ایک شاداب دن ' پوری فصل کو سرسبز کر دینے کیلیے کافی هو تا هے - موتی کا ایک بڑا دانه ' پورے هار کی عزت بڑها دیتا هے - هیرے کا ایک درخشنده ٹکڑا پورے تاج کے حسن و جمال کیلیے بس کرتا هے - کیوڑے کا ایک درخت پورے باغ کے معطر هونے کیلیے ' گلاب کا ایک قیمتی پهول پورے ایوان و منزل کی رونق کیلیے ' اور به تمثیل ساده تر' ایک چراغ پورے کمرے کی روشنی کیلیے کافی هوتا هے !

یهی حال قوموں اور ملکوں کا بهی هے - قوموں میں جب زندگی آتی هے تو هزاروں افراد کے ذریعه نهیں ' بلکه همیشه سرچشمۂ حیات ایک ' یا ایک سے زیاده چند نفوس قلیلۂ و عدیده هی میں هوتا هے - اس عالم کی زندگی قوموں سے هے ' مگر قوموں کی زندگی صرف اشخاص کے دم سے وابسته هے - سر زمین انسانیۂ میں جب ایک عمده بیج بار آور هو کر سر اٹهاتا هے' تو اس سے صدها شاخیں پهوٹتی هیں' اور ان میں هزارها تر و تازه پهل لٹکنے لگتے هیں -

پس باغ کی زمین کی طرح' اس سر زمین کی شادابی کیلیے بهی بهت سی خاردار اور بے ثمر جهاڑیوں اور درختوں کی ضرورت نهیں هے ' بلکه صرف ایک هی درخت کی -

ایک هی انسان چاهیے ' جو انسان هو' اور ایک پوری قوم اور ایک پورے ملک کو زنده کردے - اس عالم کی رونق اقوام کے دم سے هے ' مگر اقوام کی زندگی صرف اشخاص هی کے دم سے وابسته هے - قومیں مرتی هیں اور زنده هوتی هیں - لیکن انکی موت و حیات کے یهی معنی هیں که پهلی صورت میں ان نفوس عالیه سے خالی هو جاتی هیں ' جنکے دم سے انکی زندگی وابسته تهی ' اور دوسری حالت میں انکے اندر ایسے وجود قدسیه موجود هوتے هیں' جو اپنی زندگی کے سر چشمے سے پوری قوم کے کشت اقبال کو سر سبز و شاداب کر دیتے هیں -

کیا نهیں دیکهتے که کتنے ادمی هیں' جنکا مرنا قوموں کا مرنا هوتا هے' اور کتنے هیں' جو اپنے ظهور کے اندر ایک پوری قوم اور ملک کی زندگی کو پوشیده رکهتے هیں ؟

قیس سا پهر کوئی اٹها نه بنی عامر میں
فخر هوتا هے گهرانے کا سدا ایک هی شخص !

* * *

یه قاعده طبیعی هے که کوئی زمین خواه کیسی هی بنجر نظر آئے ' اور خواه کتنی هی اسباب و وسائل کشت کاری اور تربیت و پرورش ذرعی سے محروم هو' لیکن اگر اسکی قوت نشوونما بالکل معدوم نهیں هوگئی هے' تو اسکا کوئی نه کوئی گوشه سرسبز' اور کهیں نه کسی کونے میں کوئی بیج سربر آور نظر آئیگا ' اور ایسا هونا اس امر کی دلیل سمجها جاے گا' که گو اس زمین کو اپنے خزانه هاے نباتاتی کے ظهور کے وسائل حاصل نهیں' اور اسباب و ذرائع سے محروم هوکر بنجر اور غیر شاداب سی هوگئی هے' تاهم اسکی قوت

حیات بعد الممات

از جناب مولوي نواب علي صاحب ایم - اے - پروفیسر بڑودہ کالج

تمہید

میرے ایک دوست' جنہیں سائنس کے ساتھہ خاص شغف ہے' ایک دن مجھسے کہنے لگے کہ دنیا میں جسقدر حقائق دریافت ہوے ہیں وہ سائنس هي کے ذریعہ سے' ورنہ مذهب تو "والله اعلم" کے بیجا تحکم سے کسي مشکل مسئلہ کو حل ہونے هي نہ دیتا ' اور انسان کو همیشہ جاهل رکھتا - میں نے کہا : مذهب نے جن امور کو دریافت کیا ہے ' انپر انصاف کي نظر ڈالنے سے پہلے ذرا معلومات سائنس کي نوعیت پر تو غور کرو! سائنس کي تمام تحقیقات کا ماحصل یہ ہے کہ چند قوانین هیں جنکے با قاعدہ نفاذ سے کائنات کا کارخانہ چل رہا ہے - نسل انساني کي طفولیت میں ان قوانین کا جزائي علم حاصل ہوا تھا - اب کلیات کي شکل میں مرتب ہوکر سائنس کے نام سے مشہور ہوا ہے - مثلاً انسان نے پہلے یہ دیکھا کہ آفتاب کبھي تو دیر میں نکلکر جلد غروب ہو جاتا ہے اور کبھي جلد نکل کر دیر تک رہتا ہے - چاند کبھي گھٹ جاتا ہے کبھي بڑھہ جاتا ہے وغیرہ وغیرہ - ان روزانہ مشاهدات پر غور کرنے اور اجرام سماویہ کے متعلق اپني معلومات میں وسعت دینے' اور پھر اُن معلومات کو کلیات کي شکل میں ترتیب دینے سے علم هیئت مدون ہوا -

یا مثلا انسان کو پہلے یہ معلوم ہوا کہ لکڑي آگ سے جل اٹھتي ہے ' لوها پاني میں زنگ کہا جاتا ہے - میوہ عرصہ تک رکھہ چھوڑنے سے سڑ جاتا ہے وغیرہ وغیرہ - ان مشاهدات میں جسقدر ترقي هوتي گئي ' اُسیقدر اشیاء کے خواص ' ترکیب ' اور تحصیل کا علم بھي وسیع ہوتا گیا ' اور آخر ان معلومات کے با قاعدہ ترتیب سے کمسٹري (علم کیمیا) کي تدوین هوئي -

یہي حال سائنس کے بقیہ شعبوں کا سمجھو - لیکن با ایں همہ وسعت معلومات' سائنس اب تک اتنا بھي تو نہ سمجھا سکا اور نہ سمجھا سکتا ہے کہ ان قوانین کي اصلیت کیا ہے ؟ اور کیوں نافذ هیں ؟ اس دعوے کے ثبوت میں هم اسپنسر کي مشہور کتاب " اصول اولیہ " سے ایک مثال پیش کرتے هیں :

" یہ مسلم ہے کہ کشش ثقل کا مسئلہ تحقیقات سائنس کا ایک بڑا کارنامہ ہے اور علمي دنیا نیوٹن کی مرهون منت ہے' جسنے یہ معرکۃ الارا مسئلہ دریافت کیا - لیکن تھوڑي دیر کیلیے اس مسئلہ کي تاریخ پر غور کرو - قدیم آریہ قوموں کا یہ عقیدہ تھا کہ آفتاب ایک رتھہ ہے' جسپر اُنکا آسماني دیوتا بیٹھہ کر سیر کرتا ہے - ابھي اس بحث کو چھوڑدو کہ یہ عقیدہ في نفسہ کیسا تھا' بلکہ صرف یہ دیکھو کہ آفتاب کي ظاهري حرکت کي علت سمجھنے کے واسطے اُس زمانے کے فہم کے مطابق قدماء نے کیونکر ایک محرک دیوتا کا وجود تسلیم کیا ؟ مدت دراز کے بعد جب کپلر نے یہ دریافت کیا کہ سیارے آفتاب کے گرد گردش کرتے هیں' تو اُسکو یہ خیال پیدا ہوا کہ انکي گردش کي کچھہ علت هوني چاهیے - اسلیے اُسنے یہ راے قایم کي کہ ہر ایک جرم سماوي میں ایک پوشیدہ روح ہے' جسکي قوت سے گردش کا ظہور ہوتا ہے - اس طرح ایک مادي مجسم دیوتا کا خیال تو باطل ہوگیا' لیکن اسکے عوض نفوس فلکیہ کا عقیدہ قایم ہوگیا - آخر میں جب نیوٹن نے اجرام سماویہ کي حرکت کو ایک هي همہ گیر قانون کے دائرہ میں داخل کردیا' تو نفوس فلکیہ معطل ہوگئے اور انکي جگہ قانون کشش ثقل نے لے لي - اس طرح قدماء کے محسوس مادي دیوتا' پہلے نا محسوس نفوس کي شکل میں تبدیل هوے' اور آخر کار ایک عسیر الخیال اور همہ گیر قانون کے پیرایہ میں ظاهر هوے - کچھہ شک نہیں کہ اس قانون کے دریافت ہو جانیسے اجرام سماویہ ایک با قاعدہ نظام کے تحت میں داخل ہوگئے' جسکو عقل سلیم تسلیم کرتي ہے' لیکن یہ مشکل حل نہوي کہ اس قانون میں نافذ هونے کي قوت کہاں سے آئي ؟ اسي لیے نیوٹن نے کپلر کے نفوس فلکیہ کے عوض' ایتھر کو قایم کیا ' جسکي وساطت سے یہ قانون نافذ ہے -

لیکن پھر بھي یہ مشکل کہ خود ایتھر اس قانون کو کیونکر نافذ کرتا ہے ؟ حل نہیں هوتي ! " (اصول اولیہ صفحہ ۱۰۳)

اس مثل سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مذهب نے جس راز کو پہلے هي دن ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں افشاء کیا تھا ' سائنس نے اُسکو ایک عمر کي کاوش و کاهش کے بعد سمجھایا بھي تو اسطرح کہ :

معلوم شد کہ هیچ معلوم نشد!

لیکن مذهب کا اعجاز دیکھو کہ دور آخر میں انکي حقیقت ایک امي (روحی فداہ) کي زبان پاک سے کسطرح بیان کي گئي ' جبکہ فرمایا کہ :

الشمس و القمر بحسبان	سورج اور چاند حساب سے هیں اور تارے
والنجم والشجر یسجدان	اور درخت سجدہ کرتے هیں

شمس و قمر' نجم و شجر' کي کچھہ تخصیص نہیں ' تمام کائنات کا یہي حال ہے :

وان من شي الا یسبح بحمدہ	اور کوئي شے ایسے نہیں جو اسکي تسبیح
ولکن لا تفقهون	و تحمید نکرتي هو' لیکن تم انکي
تسبیحهم	تسبیح کو سمجھتے نہیں -

یہ تسبیح و تحمید کیا ہے ؟ انقیاد ' یعني ایک زبردست مقنن کے همہ گیر قانون کي پابندي میں سر جھکا دینا - اس انقیاد کا جلوہ ان تمام پوشیدہ قوتوں میں جنکے واسطے سائنس نے اپني اصطلاحیں مثلا : میل مرکزي ' کشش اتصال' اتحاد کیمیاوي وغیرہ وغیرہ ایجاد کي هیں ' نظر آتا ہے - انقیاد کا رنگ ان تمام قوانین کائنات میں' جنکا علم انسان کو سائنس کے ذریعہ سے ہوتا جاتا ہے ' صاف جھلک رہا ہے ' مگر تعجب ہے کہ سائنس کے "گروہ معتدین" کو نظر نہیں آتا ؟ صدق الله العلي العظیم حیث قال :

لاتعمي الابصار ولکن تعمي	آنکھیں اندھي نہیں هوتیں لیکن دل جو
القلوب التي في الصدور	سینوں میں هیں اندھے هوجاتے هیں -

حقیقت یہ ہے کہ سائنس کي روز افزوں معلومات صرف اسیقدر سمجھاتي هیں کہ کائنات کا کارخانہ کس طرح چل رہا ہے - اسکے سمجھنے کیواسطے آج ایک تھیوري (راے و قیاس) قایم هوتي ہے کل دوسري' پرسوں

ادبیات

عدل فاروقي کا ایک واقعہ

ایک دن حضـــرت فاروق نے منبـــر په کہــا : * " میں تمہیں حکم جوکچهه دوں تو کروگے منظور؟ "
ایک نے اُتهه کے کہا یه که " نه مانینگے کبهي * که تیــرے عدل میں هم کو نظر آتا ھے فتـــور
چادریں مـال غنیمت میـں جـو آب کے آئیـں * صحن مسجد میں وہ تقسیم هوئیں سب کے حضور
ان میں هر ایک کے حصـه میں فقـط ایک آئي * تها تمہـارا بهي وهي حق که یهي هے دستـــور
اب جو یه جســم په تیرے نظـرآتا ھے لبـاس * یـه اُسي لوٹ کي چـادر سے بنـا هوگا ضـــرور
مختصـر تهي وہ ردا ' اور تـرا قد ھے دراز * ایک چادر میں ترا جســـم نه هوگا مستـــور
اپنے حصے سے زیادہ جو لیـا تونے ' تو آب * تو خلافت کے نه قابل ھے نه هم هیں مامـــور "

☙ ☙ ☙

گر چـه وہ حـد منـاسب سے بڑهـا جا تا تهـا * سب کے سب مهر به لب تهے چه اناث و چه ذکور
روکدے کوئي کسیکو ' یه نه رکهتـا تها مجـال * نشهٔ عدل و مسـاوات سے تهے سب مخمـــور

☙ ☙ ☙

اپنے فرزنـــد سے فاروق معظـــم نے کہــا : * " تم کو هے حالت اصلي کي حقیقت په عبور
تمہیں دیسکتے هو اِسکا مري جانب سے جواب * که نه پکڑے مجهے محشر میں مرا رب غفور "

☙ ☙ ☙

بولے یه ابن عمر سب سے مخاطب هو کر : * " اس میں کچهه والد ماجد کا نہیں جرم و قصـور
ایک چادر میں جو پورا نه هوا اُن کا لبـاس * کر سکي اِسکـــو گوارا نــه مـري طبـع غیور
اپنے حصے کي بهي میں نے اُنهیں چادر دیدي * واقعه کي یه حقیقت ھے ' که جو تهي مستور "

☙ ☙ ☙

نکته چین نے یه کہا اُتهه کے که هاں اے فاروق * حکـم دے هم کو ' که آب هم اُسے مانینگے ضرور

(شبلي نعماني)

غزل

چنـدے گرہ کشـــائے خـم زلـــف بـــودہ ام * تا رفتـــه رفتـــه کار بــه بنـــد قبـــا رسیـــد
در کار عشـق دیـدہٴ وری شـرط بـودہ است * هر کس نظر کشـــود و تمـاشا بمـــا رسیـــد
زلـفش دکان مشـک فروشي کشا دہ است * ایں مـــژدہ ام بگـــوش ز باد صبـــا رسیـــد
پیچـا رہ دل میـــان دو قاتل فتا دہ است * نـــاوک کشـــاد غمزهٔ و ناز از قضـــا رسیـــد
شوخے که از غرور بـه خـود هم نمي رسـد * عذرش بنـه اگـر نتـــوانـــد بمـــا رسیـــد
قـاصد هـــزار گـونـه سخن ساخت در پیام * بے چارہ گشـت چوں بـه سر مدعـــا رسیـــد

(شبلي نعماني)

میں ناکامیاب ثابت ہوگا - یہ ممکن ہے کہ جو قومیں اپنے آپکو عملي صورت میں اسلام کي دشمن ثابت کر رهي هیں اور جنکا دلي مدعا یہ ہے کہ اسلامي سلطنتوں اور حکومتوں کو صفحہ هستي سے مٹا کر اسلام کو اسقدر ضعیف اور کمزور کردیا جاے ' کہ پھر اوس میں اوبھرنے کي قابلیت نہ رہے ' جب اون قوموں کو اس بات کا علم هوگا کہ کعبہ و مدینہ کي حفاظت کیواسطے ایک ایسي زبردست انجمن ہے جسکے ممبر حرمین شریفین کي حفاظت میں اپني جان و مال فدا کرنے پر تیار هیں اور یہ علم اون قوموں کو ضرور هوگا ' تو اول تو وہ قومیں اس انجمن کے درهم برهم کرنے کے لیے هر طرح کے جائز و ناجائز ذریعے عمل میں لائینگي - اگر اونکو اس مقصد میں کامیابي هوگئی تو اونکے مدعا کے حاصل کرنیکا راستہ صاف هو جائیگا - اور اگر اونکو نا کامیابي هوئي تو ممکن ہے کہ بخیال مصلحت ' کعبہ و مدینہ سے کسي قسم کا تعرض نہ کریں ' اور تمام دیگر اسلامي ممالک کو فتح کرکے مسلمانوں کو ذلیل و خوار کردیں ' اور اونکو اپني غلامي میں داخل کرکے طرح طرح کي اذیتیں پہنچائیں اور اونکو تمام حقوق مذهبي و ملکي سے محروم کردیں ' اور صرف کعبہ و مدینہ کو مسلمانوں کے هاتھہ میں رهنے دیں -

لہذا محض کعبہ و مدینہ کي حفاظت کا مذهبي پہلو همکو ذلت و پستي سے نکالکر عزت و بلندي پر نہیں پہنچا سکتا - میرا مدعا یہ نہیں ہے کہ حفاظت کعبہ و مدینہ کا مدعا ترک کرکے کوئي دوسرا مدعا پیش نظر رکھا جاے - هرگز نہیں - هرگز نہیں - یہ مدعا ضرور پیش نظر رہے - نہ صرف حفاظت کعبہ و مدینہ هي ' بلکہ حفاظت کعبہ و مدینہ و بیت المقدس و کربلاے معلی و دیگر مقدس مقامات اسلامي بھي هماري انجمن کا مدعا هونا چاهیے - کیونکہ معاملۂ بیت المقدس عنقریب چھڑنے والا ہے ' جسکي حفاظت کیواسطے صلیبي لڑائیوں میں لاکھوں مسلمان شہید هوچکے هیں ' اور بیحد و حساب مال و متاع تصدق کرچکے هیں اور جس مقدس مقام کے حاصل کرنے کیواسطے یورپ هر طرح کوشش کر رہا ہے - علاوہ ازیں مجلس خدام کعبہ کے مقاصد میں یہ امر بھي داخل کیا جاے کہ اوسکے هر ممبر پر پابندی احکام دین اسلام لازمی هوگی - یعني کلمہ کا قائل اور صوم و صلواۃ کا پابند هوگا ' اور بصورت توفیق ذکوۃ دیگا اور حج کریگا - مجلس کے ممبروں اور کل مسلمانوں میں اتفاق واتحاد قائم رکھنے اور پھیلانیکي همیشہ کوشش کریگا - بغض و حسد و کینہ - غیبت و عناد و دروغ گوئی - منافقت وغیرہ کي برائیوں کو ترک کرکے کسي مسلمان کو کسي قسم کے نقصان پہنچانیکي صراحتاً یا کنایۃً هرگز کوشش نہ کریگا ' اور مظلوم مسلمان کي اور اسلام کي جان و مال سے حمایت اور امداد کریگا - پھر یہ عبارت بھي اگر مناسب تصور کیا جاے تو حلف میں داخل کر دیجائے - هماري غرض اسوقت یہ نہ هوني چاهیے کہ ممبران مجلس کي تعداد فوراً بے نظیر تعداد هوجاے ' بلکہ همکو اس قسم کا معیار قائم کرنا چاهیے کہ جو مسلمان اوسپر عہد کرکے ممبر هو ' اوس کي زندگي قرون اولی کے مسلمانوں کي زندگي کي طرح هوجاے ' اور اسلام کا عمدہ سے عمدہ نمونہ بن جاے - اور اس قسم کا ممبر بدرجہا بہتر ہے اون هزار ممبروں سے ' جو احکام دین اسلام کے پابند نہیں هیں ' اور وہ اکیلا اسلام کے ایک سو دشمنوں پر بھاري هوسکیگا - اور نیز هر مسلمان سے انجمن کے ممبر بننے کي درخواست کیجاے - اس سے یہ فائدہ هوگا کہ همکو اس کا علم هوجائیگا کہ دنیا میں اسلام پر في الحقیقت اپني جان و مال فدا کرنے والے کسقدر مسلمان هیں اور کسقدر براے نام مسلمان هیں - میرے خیال میں انجمن کے مقاصد اسقدر عمدہ هیں کہ کوئي مسلمان بھي اوس کے ممبر هونے اور حلف لینے سے انکار نہیں کریگا

اور اگر کوئي بد قسمت مسلمان اس قسم کے عہد سے انکار کرے یا تامل کرے تو سمجھہ لینا چاهیے کہ في الحقیقت اوس کے مذهبي اعتقاد میں ضعف و کمزوري ہے - اور ایسي حالت میں همکو چاهیے کہ اوس سے هر قسم کا رابط و اتحاد قائم نہ رکھیں - اسکي کسي قسم کي رسم و تقریب میں شریک نہوں - اسکو نفرت کي نگاہ سے دیکھیں اور اسکو اسلام کا ' انجمن کا ' اور اپنا دشمن تصور کریں ' اور اسقدر هوشیار رهیں جسقدر کہ ایک دشمن سے رهنا چاهیے -

الهـــلال

جزاکم اللہ تعالی کہہ نہیں سکتا کہ جناب کي تحریر پڑھکر کس قدر طبیعت مسرور هوئي - جناب نے آغاز تحریر میں لکھا ہے کہ ایک ایسي انجمن کے قیام کا خیال آپکو بھی تھا ' اور اب دوسري طرف سے بھي اسکی صدا سنکر نہایت مسرت هوئي کہ اس خیال نے اوردلوں میں بھی اپنا گھر کرلیا ہے - آپکي تحریر پڑھکر بعینہ یہي حال اس فقیر کا بھي هوا - یہي خیالات هیں جنکو کسي قدر زیادہ اضافہ و توسیع کے ساتھہ پیش نظر رکھتا هوں ' اور اسي لیے محض کسي انجمن کے قیام اور ایک بہت بڑے فنڈ کے مہیا هو جانے کو اصل کار نہیں سمجھتا ' گو اجزاء ضروریۂ کار ' و منازل ابتدائیہ و وسائل تقویت و اعانۃ ضرور هیں - هم مسلمان هیں ' اور دنیا میں صرف کعبے هي کي حفاظت کیلیے نہیں هیں ' بلکہ کعبے کے ساتھہ هوکر تمام دنیا کي حفاظت کرنے والے هیں - یہ بد بختي ہے کہ ایسا نہیں ہے - تاهم هم کو اپنا نصب العین همیشہ بلند اور وهي رکھنا چاهیے ' جو همارے خدا نے هم کو بتلا دیا ہے -

جس وقت تک مسلمان اس آیۃ کریمہ کے مطابق اپنا حال و قال نہ بنائیں گے ' اس وقت تک کوئي انجمن ' کوئي اسکیم ' کوئي بڑي سے بڑي روپے کی تعداد انکو خاک مذلت سے نہیں اٹھا سکتي : الذین ان مکناهم في الارض ' اقاموا الصلوۃ و اٰتوا الزکوۃ و امروا بالمعروف و نہوا عن المنکر -

ذرا توقف کیجیے - همیشہ کام ترتیب طبیعي سے انجام پذیر هوتا ہے - الهـــلال اسي پر عامل ہے - میں بہت جلد یکے بعد دیگرے ان تمام امور کو بالتفصیل و تشریح عرض کرنے والا هوں - معدے کي طرح دماغ بھي ایک وقت میں غذا کي ایک هي مقدار هضم کر سکتا ہے -

جمعیۃ خدام کعبہ

(از جناب مشیر حسین صاحب قدوائي - بیرسٹر ایٹ لا)

جمعیۃ خدام کعبہ کي اسکیم کا خاکہ جو الهلال میں شایع هوا ' اوسپر اکثر حضرات نے مجھے تحریریں روانہ کیں اور اونمیں کي سب نہایت توقع افزا هیں - بہت سي جواب طلب هیں - میں بذریعہ اس اخبار کے سب حضرات کو اطلاع دیتا هوں کہ ابھي دستور العمل زیر غور ہے - جب دستور العمل کا خاکہ حسب صلاح جناب شوکت علی صاحب اور دیگر حضرات طے هو جائیگا تو پبلک کے پیشکش هوگا - اور اوسپر رائیں لیکر یہ عالمگیر جمعیت قایم هوگي -

تیسری - اسیطرح انسان کی معلومات ترقی کرتی جاتی هیں' لیکن یہ تمام انکشافات ان معلومات کے سامنے' جنکو خاص مذهب نے سمجھایا' محض سطحی معلوم هوتے هیں - وہ معلومات کیا هیں ؟ وہ یہ هیں کہ یہ کارخانہ عبث نہیں ہے اور اسلیے هم بهی جو اس کارخانے کے ایک جزء هیں' نہ عبث پیدا هوے نہ عبث مرتے هیں :

ما خلقنا السموات	همنے آسمان اور زمین اور جوکچھہ
والارض وما بینهما	ان دونوں کے بیچ میں ہے' نہیں
الا بالحق	پیدا کیے' مگر حق کے ساتھہ' اور ایک
و اجل مسمی	ٹہری هوئی مدت تک -
افحسبتم انما	کیا تمنے یہ سمجھا ہے کہ همنے تمکو
خلقناکم عبثا	عبث پیدا کیا اور یہ کہ تم همارے
وانکم الینا لاترجعون	طرف لوٹ کر نہ آؤ گے ؟

کچھہ شک نہیں کہ حیات بعد الممات کا مسئلہ انسان کے واسطے ایک مہتم بالشان امر ہے - کیونکہ اس تحقیق کے درپے هونا کہ کائنات کا کارخانہ کسطرح چل رہا ہے' صرف موجودہ زندگی تک هی مفید هو سکتا ہے - لیکن یہ معلوم کرنا کہ یہ کارخانہ کیوں چل رہا ہے اور همکو کیا کرنا ہے' حقیقتاً ایسا ہے جسپر هماری زندگی اور موت کا انحصار ہے اور یہی مذهب کا اصلی کارنامہ ہے -

اس تقریر کا یہ منشاء نہیں ہے کہ سائنس کی معلومات جو درحقیقت دافع اوهام هیں اور سچے مذهب کی موید' حقیر اور عبث هیں' بلکہ مقصود یہ ہے کہ جن مدعیوں نے اپنے محدود علم کے زعم و غرور باطل میں یہ سمجھہ رکھا ہے کہ :

زعم الناس کفروا' ان	کافروں کا گمان ہے کہ مرنے کے بعد پھر
لن یبعثوا' قل بلی	زندہ نہونگے ! کہدے کیوں نہیں ؟ قسم ہے
و ربی لتبعثن ثم	میرے رب کی کہ تم ضرور زندہ کیے جاؤ گے
لتنبئن بما عملتم	پھر تمکو تمهارے اعمال جتلائے جائیں گے
وذالک علی اللہ یسیر	اور ایسا کرنا اللہ پر آسان ہے -

وہ اپنی غلطی پر متنبہ هوجائیں' کیونکہ ارتقاء گذشتہ پر ایمان لانا' مگر ارتقاء آیندہ' یعنی معاد سے منکر هوجانا' تعلیمات سائنس کی تکذیب کرنا ہے (۱) جسکی وجہ اسکے سوا اور کوئی نہیں جسکو شیخ عطار نے شترمرغ کی لطیف تمثیل میں بیان کیا ہے - نفس کی حیلہ جوئی کے متعلق شیخ موصوف فرماتے هیں :

چوں شترمرغے بداں ایں نفس را
نے کشد بار و نہ پرد بر هوا
گر بہ پر گوئیش' گوید اشترم
ور نہی بارش' بگوید طائرم

یہی حال سائنس کے گروہ معتقدین کا ہے - طبائع جب یہ رنگ اختیار کر لیتی هیں' تو قبول حق سے بہر حال دور هوجاتی هیں : نعوذ باللہ من شرور انفسنا' و من سیأت اعمالنا !

(۱) یہ بحث آیندہ آئیگی - (منہ)

انجمن خدام کعبہ

(از جناب مراسلۂ نگار بھوپال)

حضرت مولانا - السلام علیکم - آپکے اخبار الہلال مورخہ ۲۳ - اپریل سنہ ۱۹۱۳ میں مسٹر مشیر حسین قدوائی بیرسٹرایٹ لا کی تجویز مجلس خدام کعبہ کو میں نے بغور و بخوشی پڑھا - اس قسم کی ایک مجلس قائم کرنیکا خیال مجھکو اور نیز میرے دیگر هم خیال احباب کو کئی ماہ سے تھا - اور اوسکے قواعد و مقاصد پر غور کیا جا رہا تھا - الحمد للہ کہ یہ خیال همیں پر محدود نہ تھا بلکہ یہ خیال دوسرے مسلمانوں کو بھی پیدا هوا - اور یہ ایک نیک فال ہے اور بلاشک اِسکو ایک تائید غیبی سمجھنا چاهیے - اس کام میں خداوند تعالی همکو ضرور کامیابی عطا فرمائیگا - جب خداوند تعالی کو یہ منظور هوتا ہے کہ کسی قوم کے زمانۂ ذلت کا خاتمہ هو' اور وہ بیدار هوکر دنیا میں عروج حاصل کرے' تو اوس کے افراد میں بہبودی کے خیالات خود بخود پیدا کر دیتا ہے' اور شاندار مستقبل' اور قابل حصول مدعا کی مجسم صورت اوس قوم کے سامنے کھڑی هوجاتی ہے - نیز اوس سے یاس اور نا امیدی کے جراثیم مہلکہ کو دور کرکے' ارادہ اور استقلال اور سعی کی زندگی اوس میں پیدا کر دیتا ہے - تاریخ و تجربہ و مشاهدہ صاف طور پر همیں یہ بتاتا ہے کہ جس قوم میں پست همتی و یاس اور نا امیدی کی گمراهیاں پیدا هو جاتی هیں' وہ قوم خواہ کتنی هی ترقی یافتہ هو' معزول هوکر نیست و نابود هو جاتی ہے' یا ذلت و گمنامی میں زندگی بسر کرتی ہے - مگر جس قوم میں اولوالعزمی اور حصول مدعا میں مشکلات کا مقابلہ کرنے اور سر کرنیکی خوبیاں پیدا هو جاتی هیں' وہ ضرور ترقی اور عروج کے آسمان پر مثل آفتاب کے چمک کر رهتی هیں - تاریخ ترقی اقوام اس امر کی بھی شاهد ہے کہ قوموں کی ترقی میں ان کے مذهبی پہلو نے همیشہ بڑا حصہ لیا ہے - جس قوم میں مذهبی پابندی کے ساتھہ ارادہ' اولوالعزمی' اور استقلال شامل رہا ہے' وہ ضرور ترقی و عروج پا کر رهی ہے - لہذا هر قوم کی ترقی و عروج کے راز میں اوس کا مذهب همیشہ ایک جزو اعظم هوتا ہے - مذهب هی ایک ایسی شے ہے جو کسی قوم کے مختلف الخیال و مختلف المزاج افراد کو هم خیال بنا سکتا ہے' اور جبتک کہ کوئی قوم هم خیال نہ هو جائے' اوسوقت تک اوسکی ترقی محال ہے -

مسٹر مشیر حسین کی تجویز مجلس خدام کعبہ بیشک ایک قابل قدر و قابل ستائش تجویز ہے' مگر اس تجویز میں مذهبی پہلو ایک گونہ شامل نہیں ہے - اس کے جواب میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ حفاظت کعبہ و مدینہ خود ایک مذهبی مدعا ہے اور انجمن کے ممبروں کو همخیال بنانیکے واسطے یہی مدعا کافی ہے - لیکن اگر اس مسئلہ پر خود رائی و هٹ دهرمی کو علحدہ کرکے ٹھنڈے دماغ کے ساتھہ غور و فکر کیا جاے' تو معلوم هو جائیگا کہ محض حفاظت کعبہ و مدینہ کا خیال و مدعا همکو ذلت سے نکالکر عروج پر پہنچانے

الاتحـــاد الاســـلامـــي

اثر خامۂ حضرت کاتب قدیر: جـلال نوري بک

اتحاد اسلامي ' خلافت ' اور مسئله مصریه کی بابت میرے خیالات' میرے ان اقوال سے معلوم هوچکے هیں جو اخبار الاواء نقل یا اقتباس کیا کرتا تها' مگر آج پهر یه مضمون اسلیے لکهرها هوں که مجملاً اُن خیالات دیرینه کو اپنے مصري اور ترکي بهائیوں کے سامنے پیش کروں' کیونکه ان خیالات کو شاهي رعایا کے رشتۂ الفت کے استحکام اور بقیه قواء سیاسیۂ اسلامیه کے ثبات کے لیے سودمند سمجهتا هوں -

یورپ صرف انهي لوگوں کو پسند کرتا هے ' جنکا نشو و نما مغربي اصول یعني وطنیت و جنسیت کي تقدیس پر هوا هو - لیکن عربوں' ترکوں' مصریوں ' هندوستانیوں ' افریقیوں ' غرض اسلامي قوموں میں سے کهیں بهي اختلاف جنسیت کا اثر نهیں - کیونکه اسلامي تعلیم میں نه جنسیت کي بنیاد هے اور نه اسکا اثر - اسلام نے تو یه کہا هے که تمام مسلمان ایک قوم هیں - اگر بعض اجنبي سلطنتوں کے مسلمان خلیفة المسلمین کي تقدیس اور اقرار بیعت کے باوجود اپنے آپ کو ایک جداگانه قوم سمجهنا چاهتے هیں ' تو یه انکي سخت غلطي هے جسکي وجه اسکے سوا اور کچهه نهیں که وه تعلیم اسلامي کي روح سے نا واقف هیں -

اسلام (جیسا که رنیان کہتا هے) " ایک ولوله انگیز و محیر العقول طاقت هے' جو لغت ' جنسیت ' وطنیت ' طبیعت ' اور مزاج کے اختلاف کے با وجود' اپنے حلقه بگوشوں کو ایک کر دیتي هے - "
بنابریں میں کہتا هوں که یورپ کا مذهب استعمار جہاں تک هوسکے دنیا میں پهیلے اور عام هو' اور دول یورپ ایشیاء ' افریقه ' اور اوقیانوس کے ممالک میں سے جسقدر چاهیں فتح کرلیں - پر یه تمام فاتح و استعمار مسلمانوں کے رشتۂ اخوت و الفت کو منقطع نهیں کرسکتا - بلکه اسکے بر عکس ان سلطنتوں کا ظلم و ستم جسقدر زیاده' اور تعدي و توهین جسقدر گراں هوگي ' اسیقدر عالم اسلامي کي بیداري اور احساس' دونوں زیاده هونگے - پولینڈ نے ' جسکو جماعتوں کے باهمي اختلافات و منازعات نے اسدرجه پاره پاره اور پامال کردیا تها که وه اپنا اتحاد قومي اور جذبۂ وطني تک بهولگیا تها ' اسیوقت اپنا گم کرده احساس دوباره پیدا کیا' اور رشتۂ ملي و وطني کي حقیقت اور قدر و قیمت سمجهي' جب روس ' آسٹریا ' اور پروشیا نے اسکو باهم تقسیم کرلیا - اسوقت تمام پولینڈ مدافعت کے لیے اُٹهکهڑا هوا اور هوا' جو کچهه که هونا تها -

پس انگریزوں کا مصر میں احتلال ' فرانس کا تونس اور الجزائر پر قبضه اور مراکش کو نگلجانا (گو حلق میں پهنسگیا هے) اطالیا کا دولت عثمانیه کے مقابلے میں اعلان جنگ ' طرابلس اور بنغازي کو بزور اسلحه زیر کرنے کے لیے' وغیره وغیره ' وه مصائب هیں' جنهوں نے عالم اسلامي کو بیدار کردیا هے - حتی که مراکش کے قبائل ' جو همیشه تاخت و تاراج میں مصروف رهتے تهے ' جنکے دلوں میں اپنے همسایوں کو زک دینے یا نقصان کي فکر همیشه پوشیده رهتي تهي' جو ان امور کے علاوه کسي اور امر پر غور کرنا جانتے هي نه تهے' اب ترقي کے شائق هیں اور ملي و قومي رابطه اتحاد کو مستحکم کرنے کي کوشش کر رهے هیں -

بیشک نصارا میں رومي ' قبطي ' فرانسیسي ' ارمني ' انگریز وغیره وغیره ' مختلف جداگانه قومیں هم کو ملینگي ' مگر اسلام میں اس جنسي تقسیم کا اثر نهیں - ایک رومي ایک فرانسیسي کو اجنبي سمجهتا هے تو سمجهے' مگر ایک هندوستاني مسلمان ایک افریقي مسلمان کو اپنا بهائي سمجهتا هے - یاد رکهنا چاهیے که پیرس یا مارسیلز کا باشنده جس نظر سے لیون یا نانس کے باشندے کو دیکهتا هے ' اسي نظر سے ایک ترکي مسلم ایک قوقازي یا جاوي مسلم کو دیکهتا هے' بلکه اس سے زیاده محبت آمیز و اخوت آگیں نظر سے -

اسلام تمام اعتبارات سے برتر هے - اسلام اقوام عالم میں ایک عالمگیر برادري یا اخوت هے - بلاد اسلامیه میں نصراني سلطنتوں کے مکائد و دسائس خواه کتنے هي پهیلیں ' اور انکے اموال و مصنوعات کتنے هي رائج هوں' مگر یقیناً یه چیزیں اس رشتے کو نه توڑ سکینگي -

جلالتمآب سلطان المعظم کا مرتبه بحیثیت خلیفة المسلمین کے انکے اس مرتبه سے صدها درجه زیاده ارفع و اعلی هے ' جو ان کو بحیثیت شاهنشاه دولت عثمانیه هونے کے حاصل هے - مقدم الذکر صورت میں وه تمام عالم اسلامي کے بادشاه هیں - یه ایک ایسي طاقت هے - جسکا هر شخص اعتراف و احترام کرتا هے - اس طاقت کا فرض هے که آجکل ظاهر هو اور ایسے عملي نظام و تنسیق کے ساتهه' جو اسکے مناسب هو' تا که اگر یورپ اپنے مادي مصالح کا پاس کرنا چاهے تو اس کا فرض هو که دولت عثمانیه کي مخالفت سے اجتناب کرے - میں پوري جرأت سے کہتا هوں که آینده خلافت اسلامیه کی حفاظت کا کوئي طریقه اس سے بہتر نهیں ملسکتا -

یورپ کا خیال هے که مشرق میں عموماً اور عالم اسلامي میں خصوصاً ' ایسا عام کوئي اثر نهیں ' مگر یه اسکي غلطي هے - بیشک یه صحیح هے که سیاسي جماعتوں کے اختلافات یہاں اسقدر عظیم الشان نهیں هوتے ' جتنے که اور جگه هوتے هیں - مگر جب که مذهبي اختلاف هو اور بحث و نزاع میں مذهب کي عزت کا سوال پیدا هو جائے تو افریقه کا حبشي بهي (جو تمدن میں کمترین درجه سمجها جاتا هے) اپنے مذهب عزیز کي مدافعت میں آواز بلند کرنے لگتا هے -

دولت عثمانیه اتحاد اسلامي کا محکم ترین ستون هے اور اسکا فرض هے که اس سے جائز طور پر مستفید هو - رها عالم اسلامي سے خود دولت عثمانیه کو شوکت و قوت حاصل هوتي هے -

مصر جو اپنے آپ کو آزاد کرنے' اپني سرسبزي سے متمتع هونے' اور اپني گذشته عظمت کو دوباره حاصل کرنے کے لیے کوشش کر رها هے' دولت عثمانیه کا ایک جزو غیر منفصل هے - اسکو هم دولت عثمانیه کے لیے منجمله اسباب ترقي و رفعت شان کے سمجهتے هیں -

افسوس هے که بعض نوجوان ' جنهوں نے واقعي اپني عزت کو محسوس کیا هے' ان خیالات سے ناواقف هیں' جو انکے متعلق یورپ کے حلقوں میں دائر و سائر هیں - یورپ چاهتا هے که اپنے تمدن کي بو قلموني سے انکو اپنے آپ میں جذب کرلے اور حقیقت سے اندها

کام اہم ہے - اللہ توفیق دے اور حمایت کرے - کامیابی یقینی ہے لیکن اصول اور ضوابط کو مکمل کرلینا ضروری ہے کہ بنیاد مضبوط ہو - اور وسعت کے اعتبار سے لنگر کی برداشت کی قوت ہو -

جناب مولانا ابو الکلام کے مرکوز خاطر کوئی اہم تحریک ہے - جسکی تمہید بلکہ ابتدائی کام بھی بذریعہ الہلال پبلک کے سامنے پیش ہے - اوس اسکیم سے بھی فایدہ اوٹھایا جاریگا - جو رائیں آرہی ہیں اور امید ہے کہ بعد کو آئیں' اونسے بھی ہم سب لوگ مستفید ہونگے - اور انشا اللہ یہ زبردست جمعیت قائم ہو جاریگی -

ہر ہر گاؤں اور ہر ہر قصبہ میں ایک شاخ ہونا چاہیے - سب سے بڑی غرض جمعیت کے قائم کرنے سے یہ ہے کہ ہر مسلمان کو اسلامی خدمت میں حصہ لینے کا ولولہ ہو اور موقع ملے - ایک روپیہ سال خدام کعبہ کا چندہ ہوگا - لیکن کوئی صورت ایسی بھی رکھی جایگی جس سے وہ عام بر داران توحید اور جاں نثاران بیت اللہ جو عسرت و فلاکت دنیاوی کے بوریہ پر جلوہ افروز ہیں' محروم نہ رہسکیں' اور ثواب حاصل کرنے کا موقع اونکو بھی حاصل رہے - اکثر حضرات نے دریافت کیا ہے کہ کیا پین اسلامک انجمن کوئی اور ہوگی - یہ اور؟

میری حقیر راے یہ ہے کہ خدام کعبہ کے مقاصد کو معدود رکھنا چاہیے - اور اسی سے ابتدا کرکے پھر انتہا پین اسلامک انجمن تک پہونچا دینا چاہیے - جس سے تمام مسلمان اور انکی انجمنیں ایک دوسرے سے ہم رشتہ اور آپس کے احوال سے با خبر ہوجاریں' اور اعدا کے مقابلے کے لیے بہ یک وقت سینہ سپر رہیں - یہ ابتدائی کام جمعیت خدام کعبہ کا درپیش ہے - یہ جمعیت ولولہ انگیز ہوگی - لوگوں کو نظم و نسق کا عادی کریگی - ہر ہر گھر میں اسلامی خدمت کا چرچہ پیدا کریگی - اور انشاء اللہ العزیز دشمنوں کے دلوں میں رعشہ اور ارنکے خیالات میں زلزلہ پیدا کردیگی -

وہ جزو جسکی مسلمانوں میں کمی ہوتی جاتی ہے' یعنی اسلامی روح' پھر عود کرآئیگی -

اسطرف اسلامی اخبارات نے بڑا کام کیا ہے - توقع ہے کہ اب عملی کام کے کرنے میں بھی وہ حصہ لینگے - ہر اخبار سے توقع ہے کہ وہ بار بار اس جمعیت پر اظہار آراء کرینگے - اور جمعیت خدام کعبہ کا پیغام ہر ہر قریہ میں پہنچا دینگے -

اگر دنیاے اسلام اب بھی ایک رشتہ میں منسلک ہوجاے - اگر اب بھی مسلمانان عالم اپنے حال سے باخبر اور اعدا کے ارادوں سے واقف ہوجاویں' تو کیا تعجب ہے کہ مسلمانوں کی ترقی و عروج کا دریا پھر اوسی طرح تموج پر آجاوے جسطرح آجکل عیسائیوں کا ہے -

دیگراں ہم بکنند انچہ مسیحا میکرد

اگر ہم غافل رہے تو نہ صرف ہم مسلمانوں کا بلکہ ایشیاء کا خاتمہ ہے - اور سب ایشیائی اقوام اور مذاہب مغلوب ہوکر رہینگے -

چین میں مصالح ملکی نے جو عیسائیت کا ولولہ پیدا کیا ڈالا ہے وہ بہت ہی اندیشہ ناک آثاروں میں سے ہے -

مسلمان اگر اپنی حالت درست نہ کرینگے تو سب سے اہم الزام اونپر یہ ہو گا کہ دنیا کو ضلالت کی طرف پہنچنے میں اونھوں نے حصہ لیا - تعلیم وحدانیت سے لوگوں کو متنفر کیا -

مسلمان ہرگز اپنی حالت نہیں درست کرسکتے جبتک وہ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر سب کے سب مجتمع نہ ہو جاویں - جب تک انکا رخ ایک خدا کی طرف اور ایک قبلہ کی طرف نہ پھر جاے -

جمعیت خدام کعبہ کا مقصد یہی ہے - اور یہی اولین مقصد ہے - اسی مقصد پر کام شروع ہونا چاہیے - جمعیت کی تکمیل میں ابھی پانچ چھہ ماہ کا عرصہ لگیگا مگر ہیولی تیار ہو رہا ہے - ترتیب میں ہر شخص کی راے سے فایدہ اوٹھایا جاریگا -

میرا شاید یہ لکھدینا مناسب ہوگا کہ مجھے ایک ایسے اولو العزم شخص کا انتظار ہے جو بسم اللہ کہکر' علائق سے علحدہ ہوکر' کمر ہمت چست باندہ کر آگے ہو - میں اوسکے پیچھے چلنے کے لیے دامن سنبھالے بیٹھا ہوں - کوئی عالم با عمل یا رند بلاکش آگے ہو پھر اسکا میں ذمہ دار ہوں کہ اوسکا ایک مقتدی تو ایسا ضرور ہونگا جو دنیا و ما فیہا سے بیخبر ہوکر دامے' درمے' سخنے' قدمے بلکہ دل و جان سے خدمت کے لیے مستعد ہونگا - اس کام کے متعلق ابھی میری حالت حافظ (رح) کے اس شعر کے مصداق نہیں ہوئی ہے :-

آسمان بار امانت نتوانست کشید
قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند

بیشک میں ایک فینٹیک (Fanatic) (دیوانہ) مسلمان ہوں - مگر ابھی قرعہ فال میرے نام پر نہیں گرا - نہ ابھی کسی آسمان شکوہ پر اس کا تجربہ ہوا کہ وہ اوٹھا سکیگا یا نہیں - خود میری شناخت میں دو چار گراں پایہ حضرات ایسے ہیں جو ظاہرا اسے اوٹھانے کی طاقت رکھتے ہیں - اللہ اونکو حوصلہ دے - استقلال دے - قوت دے - اور اوسی کے ساتھہ تھوڑی سی چاشنی جنون یا یورپ کی زبان میں فینا ٹیسزم (Fanaticism) کی بھی عطا کرے - اسلیے کہ :

ناز پروردہ تنعم نہ برد راہ بہ دوست
عاشقی شیوۂ رندان بلاکش باشد

ہاں اس کام میں پیش راہ ہونے کے لیے کسی امیر کو نہیں چاہتے کسی والی ملک کو نہیں چاہتے - کسی قارون کو نہیں چاہتے -

ہماری حالت خراب ہے - ہم پر بلاؤں کا نزول ہے - ہمارا جہاز گرداب میں پڑا ہے - الغرض :

اندھیرا ہے - تلاطم ہے - ہواے تند ہے - لیکن -
ہمیں ڈر اے محمد کیا - ہمارے نا خدا تم ہو -

ارض حجاز کا قریشی چرواہا اب بھی ہماری گلہ بانی کو کافی ہے - محمد (صلعم) عربی کے نقش قدم واضح ہیں' اور ہم کو نزول مقصود تک پہونچانے کے لیے دلیل راہ بنسکتے ہیں - ہمارے لیے قران کریم کی ہدایت کافی اور بالکل کافی ہے - ہمارے جہاز کا ناخدا کوئی بھی نہ ہو' تب بھی ہم کو یہ دعوی ہوگا :

ما خدا داریم مارا ناخدا درکار نیست

ہم کوئی سرغنا نہیں چاہتے - رہنما نہیں چاہتے - ہم صرف ایک خادم الخدام چاہتے ہیں -

کوئی خدا کا بندہ مل ہی کر رہیگا - یہ خدا کا کام ہے - اور خدا کا کام بند نہیں رہتا - وہ اپنا کام جوان اور بڈھے سب ہی سے لے سکتا ہے -

اگر کسی صاحب کے ذہن میں کچھہ خاص نام ایسے ہوں جو اس کام کے لیے مناسب معلوم ہوں اونسے بھی مطلع کریں - کتنے گراں بہا موتی ہیں جو صدف کے اندر ہی رہجاتے ہیں - میں چاہتا ہوں کہ یوں نہ ہو تو اکس ریز (Xrays) سے کام لیکر ہر ہر صدف میں در بے بہا کی تلاش ہو - کوئی نہ کوئی گوہر ایسا مل ہی جا جسپر خاقان ہفت اقلیم کو بھی ناز ہو -

سے محروم کرنا ہے - پس اب ہم کو سفر کے لیے تیار ہو جانا چاہیے کہ وقت قریب ہے " -

شکري پاشا اسکي طرف مڑتے ہیں - اسکے اعتناء و التفات کا شکریہ ادا کرتے ہیں -

دده اغاج ... ایک ھل چل ... ٹرین روانگي کے لیے تیار - فوجیں سلامي کے لیے مستعد ' شکري پاشا مع رفقا کے ٹرین کي طرف روانہ ہوتے ہیں - فوج سلامي دیتي ہے - شکري پاشا ٹرین میں بیٹھے ہیں - کھڑکي ' سے گردن نکالتے ہیں ' شہر پر پر حسرت نگاہیں پڑتي ہیں جو کہتي ہیں :

" ادرنہ ! آہ اے عزیز ادرنہ ! تو مجھے ماں کي طرح محبوب و محترم اور بیوي کي طرح عزیز و پر ناموس تھا - میں نے قسم کھائي تھي کہ جب تک دم میں دم ہے' تیرے لیے مدافعت کرونگا - شب و روز مسلسل جاگا ' استحکامات و خطوط کي نگراني کي ' خائنوں نے تسلیم کرنا چاہا تھا مگر میں نے کہدیا کہ اگر تو دشمنوں کے حوالے کیا گیا تو میں انکے پامال کرنے سے پہلے اپنے ہاتھہ سے تجھے تودۂ خاکستر بنادونگا - اخر وقت تک لڑا ' پر افسوس کہ تمام کوششیں نا کام ثابت ہوئیں - تو بالاخر ان ہاتھوں میں چلا گیا ' جن سے بچانے کے لیے ہزاروں مسلمانوں نے اپني جانیں قربان کي تھیں ؟

میں نے اپني قسم کي تمام باتیں پوري کردیں - البتہ میں خود زندہ ہوں - مگر اپنے لیے نہیں ' ورنہ میري تلوار میرا فیصلہ کر چکي ہوتي' بلکہ اپنے وطن عزیز اور امۃ محبوب کے لیے ' کیونکہ وہ دشمنوں سے گھري ہوئي ہے - اسکي مصیبتوں کا ابھي خاتمہ نہیں ہوا ہے - اسے ابھي جنگ کي آگ میں سلگنا ہے - ممکن ہے کہ میں اسوقت کام آ سکوں - یہ سچ ہے کہ تو ساقط ہوگیا ' اور میں زندہ ہوں - لذائذ حیات کے لیے نہیں' بلکہ اس جسم کے لیے' جسکا تو ایک ٹکڑا ہے - اس تاج کے لیے ' جسکا تو ایک گوہر ہے' اور اس قوم کے لیے' جسکے ابطال کي تو آرام گاہ ہے !

فالوداع الوداع ! یا ادرنہ ! الوداع الوداع یا محبوبي و یا مطلوبي ! ! السلام علیک و علی من فیک من الابطال الامجاد ! ! !

....

....

حول سقـــوط ادرنـــہ

مقتبس از لنڈن ٹائمس و منچسٹر گارجین

نامہ نگار جنگ ادرنہ سے لکھتا ہے :

قلبہ سے نہایت سخت تکلیف کے ساتھہ میں ادرنہ پہنچا - سب سے پہلا کام میں نے یہ کیا کہ شہر کے حالات دریافت کرنے کے لیے اپنے چند دوستوں کے پاس گیا جو شہر میں موجود تھے - اہل ادرنہ آغاز جنگ میں تو گھبراے' مگر بعد کو عادي ہو چلے تھے - غذا کي ذرا بھي تکلیف نہیں ہوئي - سرکاري گودام کے دروازے انکے لیے التواء جنگ کے آخر تک کھلے رہے تھے -

چونکہ غذا کی طرف سے اطمینان ہوگیا تھا' اسلیے لوگوں کي ٹولیاں جمع ہونے اور جنگ کے متعلق گفتگو کرنے لگیں - آغاز جنگ میں بلغاري توپوں نے شہر کو اس سے زیادہ نقصان نہیں پہنچایا کہ قییق اور سلطان سلیم نامي دو محلوں کي چند عمارتیں منہدم' نیز ۵۰ - آدمي قتل کیے - بہتر تو یہ تھا کہ منحوس التواء جنگ نہ ہوا ہوتا ' لیکن اگر ہوا تھا تو ادرنہ میں رسد رساني کي شرط ضرور لگادی گئی ہوتي - افسوس کہ سابق وزارت نے اسکي طرف توجہ نہ کي' جسکا خمیازہ اخر کو بھگتنا پڑا - جب دوبارہ جنگ شروع ہوئي تو سامان غذا کا بڑا حصہ صرف ہو چکا تھا پھر بعض بعض چیزیں بالکل ختم ہونے لگیں - جنمیں نمبر اول نمک کا تھا -

شہر میں گراني سرعت کے ساتھہ بڑھنے لگي - امراء شہر نے ایک حد تک گراني کا تدارک فقراء کو مالي امداد دیکر کیا ' لیکن مشکل یہ تھي کہ گراني کے ساتھہ فقراء کي تعداد بھي بڑھتي جاتي تھي - شکري پاشا کو اطلاع ہوئي تو انہوں نے اسکا نہایت عمدہ انتظام کیا اور پھر حکومت کي طرف سے روزانہ ایک وقت ہر فقیر کو روٹي ملنے لگي -

گرد و نواح کے باشندے مع اپنے مویشي و دیگر ضروریات کے شہر چلے آئے تھے - باشندے توپوں کي آواز سنتے سنتے عادي ہوگئے تھے' اور اب ان آوازوں سے انمیں کوئي بیچیني پیدا نہیں ہوتي تھي - باشندوں کے آرام و راحت کے لیے شکري پاشا ہر طرح کي کوشش کرتے تھے - پولیس رات دن شہر میں پھرتي رہتي تھي' تا کہ کوئي شخص کسي کي راحت میں خلل انداز نہ ہو سکے - اوقات تقسیم غذا کے علاوہ ' کسي دوسرے وقت کسي طرح کا بھي شور و غل نہیں ہوتا تھا -

باشندوں کي حالت دیکھنے کے لیے شکري پاشا موٹر پر شہر میں گشت لگاتے تھے' اور شہر ھي سے استحکامات جاتے اور ضروري احکام دیتے تھے - جیسا کہ لوگوں کا بیان ہے' غذا کي مقدار وافر موجود تھي -

گولے شہر پر گر رہے تھے' جس سے آتش زدگي کے کئي واقعات ہوے ' مگر آگ بجھانے کے آلات موجود تھے ' اسلیے جہاں آگ لگي' فوراً بجھادي گئي اور زیادہ نقصان نہیں ہونے پایا - ایک گولہ ارمني گرجے پر گرا ' جس سے گرجے کا صرف اسقدر نقصان ہوا کہ دو یا تین دن میں اسکي مرمت ہوگئی - ایک طرف تو شہر میں سامان غذا کم ہو رہا تھا ' جسکی وجہ سے گراني بڑھ رہي تھي ' دوسري طرف عام لوگوں کے پاس روپیہ ختم ہوگیا تھا - اسلیے آخر میں غربا کو سخت تکلیف اٹھاني پڑي -

حملۂ عام شروع ہوا تو تمام لوگوں پر سخت ہیبت چھاگئي - لوگ خانہ نشین ہوگئے - راستے اور گلیوں میں سپاہیوں کے سوا اور کوئي نظر نہیں آتا تھا - گولے راستوں میں گرتے تھے اور پھٹتے تھے - اہل شہر سمجھگئے تھے کہ اب محاصرہ بر سر اختتام ہے' اسلیے اکثر تو شہر کے باہر چلے گئے' اور بعض جو نہ جا سکے' وہ گھروں میں بند ہو کے بیٹھہ رہے - شکري پاشا نے جب دیکھا کہ مقابلہ کامیاب ہوتا نظر نہیں آتا تو باب عالی کے حسب الحکم قلعوں ' گوداموں ' اور تاریخي عمارتوں کے مسمار کرنے کا حکم دیدیا - توپوں کے دہانے ادھر پھر گئے اور گولے برسنے لگے - تین دن تک شب و روز گولہ باري ہوتی رہي - اسکے بعد معلوم ہوا کہ بلغاري مشرق کي طرف سے شہر میں داخل ہوگئے ہیں' مگر دیگر اطراف کي فوج ابھي کامیابي کے ساتھہ مقابلہ کر رہي ہے - اسکے بعد توپیں خاموش ہوگئیں' اور شکري پاشا نے آخري مایوسي کے بعد ہتیار ڈالدیے - ایک دن کے بعد فرڈیننڈ شاہ بلغاریا آیا ' اور پھر شکري پاشا صوفیہ روانہ ہوگئے - اسکے بعد اہل شہر میں سے جو لوگ گھروں میں چھپے ہوے تھے' دوسرے دن نکلے - بلغاري' فوج نے عثماني امیروں کي تفتیش شروع کردي -

اس خیال سے کہ بلغاري جامع سلیم کي توہین نہ کریں ' علما و مشائخ مسجد کے دروازہ پر آ کر جمع ہوگئے تھے' مگر انکی ایک نہ چلي' اور بلغاریوں نے وہ سب کچھہ کیا جو کرنا چاہتے تھے - تفتیش کا سلسلہ تین دن تک' جاري رہا ' جسقدر اسلحہ بر آمد ہوے گرفتار کر لیے گئے -

کر دے - همارا کمال و تقدم هر مشرقي سے نفرت ' اور هر مغربي کي تقليد کے ساتهه وابسته نہيں ' بلکه همارى خوش بختي اور کاميابي ايسي اشياء ميں مضمر هے جو مشرق اور اهل مشرق کي ترقي کا باعث هوں -

اگر هم اپنے قومي عادات و خصائل کو چهوڑ دينگے تو هم صفحه هستي سے مٹجائينگے - ليکن اگر هم اپنے قومي عادات کو مضبوط پکڑے رهينگے ' سختي کے ساتهه اپنے اخلاق کے پا بند هونگے اور اپنے مذهبي تمدن کي تعليمات کي طرف رجوع کرينگے تو همیں همارى گذشته عظمت پهر حاصل هو جائيگي ' اور ترقي يافته قوموں کي صف ميں داخل هو جائينگے -

ولايات متحده امريکه اور جاپان ' جنکا رشته اتحاد وطنيت هے ' مغربي نفوذ کي حلقه بگوشي اور مذبوحي کے تذلل و انکسار کي وجه سے دول عظمي ميں شمار نہيں کي گئيں ' بلکه اسکے برعکس ان دونوں سلطنتوں کو يه مرتبه صرف مغربي کورانه تقليد اور اسکے نفوذ کي حلقه بگوشي سے نفرت کي بدولت حاصل هوا -

عالم اسلامي آج اس قابل نہيں که دول يورپ کو نقصان پہنچاسکے - اسليے اسکا اهم ترين فرض يه هے که اپنا ديني و علمي پايه بلند کرے اور يورپ کي ممانعت و معاکست کے علی الرغم ' تمدن ميں اسکا مقابله کرے - اگر ۴۰ - يا ۵۰ - سال تک عالم اسلامي پوري طرح کوشش کرتا رها تو اسميں ارباب فکر اور اهل کمال پيدا هونے لگينگے اور اسوقت يورپ جو اسوقت همارے ساتهه هر ممکن خشونت و درشتي کے ساتهه برتاو کر رها هے ' اس طاقت کے آگے گهٹنوں کے بل جهک جائيگا -

جو قوم اپنے شرف و وقار کو پہچانتي هے ' اپنے فرزندوں کي ذکاوت و جودت پر قناعت اور اپنے عمده اخلاق پر اعتماد کرتي هے ' محال هے که کسي وقت بهي ' کسي قوت کے سامنے بهی ' اسکي عزت مٹ سکے - مصائب کتنے هي مسلسل و متواتر هوں ' مظالم کتنے هي شديد هوں ' مگر ضرور هے که ايک دن آئے ' جسميں اسکي ظفر مندي کا اعلان کيا جاے -

اسلحه کا اثر ماديات پر هے ' مجردات پر نہيں - توپيں اور بندوقيں سنگ و خشت کے قلعوں ' کو فتح کرسکتي هيں ' اور اسکي فوج کو قتل کرڈالتي هيں ' مگر نه دل کے قلعوں کو فتح کرسکتي هيں اور نه اسکي فوج يعني احساسات کو قتل کرسکتي هيں - اصلي قلعه يہی هے جسکو همیں مستحکم کرنا چاهيے ' اور اصلي فوج يه هے ' جسکي تعليم و تربيت همیں کرني چاهيے - اسي ليے جب سے دولت عثمانيه ميں حريت کا آفتاب طلوع هوا هے ميں اس خيال کي خدمت کر رها هوں اور اسکو عالم اسلامي ميں پهيلانا چاهتا هوں - ممکن هے که ميري مساعي کاميابي کا تاج زيب فرق کرسکيں -

الهلال کی ایجنسی

هندوستان کے تمام اردو ' بنگله ' گجراتی ' اور مرهٹي هفته وار سالوں ميں الهلال پہلا رساله هے ' جو باوجود هفته وار هونے کے ' روزانه اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ايک عمده اور کامياب تجارت کے متلاشي هيں ' تو اپنے شہر کيليے اسکے ايجنٹ بن جائيے -

افسانۂ دفاع و سقوط ادرنه

گاه گاهے باز خواں ایں دفتر پارینه را
تازه خواهي داشتن گر داغهاے سینه را

لقد کان في قصصهم عبرة لاولي الالباب !

وداع ادرنه !!!

مقتبس از طنين (قسطنطنيه)

کيا ؟ ......کيا وه داخل هو گئے ؟ کيا ادرنه ساقط هوگيا ؟ کيونکر ؟ اور کس طرح .... ؟

وقت آگيا که هم ميں سے هر شخص ايک دوسرے سے ' پرنم آنکهوں ' کانپتي هوئي آواز ' اور لڑکهڑاتي هوئي زبان سے يه سوالات کرے - اخوان وطن ! ادرنه - آل عثمان کا قديم دار السلطنت ' ابطال عثمانيه کي آرامگاه ' عثماني مدافعت کا مطلوب ' امة اسلاميه کا محبوب ' يعني ادرنه ساقط هوگيا ! هاں ساقط هوگيا ! همارى نظروں کے سامنے ساقط هوگيا اور هم ' هم بدبخت زنده هيں ! ! فيا للادرنه ! و يا للادرنه ! !

يه سانحه ' دلدوز سانحه ' جو هر عثماني کے مخيله پر مرتسم رهيگا ' مہينوں اور سالوں تک نہيں ' بلکه اسوقت تک ' جب تک که اسکي رگوں ميں عثماني خون گردش کرتا هے ! !

سه شنبه کو فيصله کن حمله شروع هوا ' حال نے مستقبل کي بابت پشين گوئي کي ' اور ايسے روشن دلائل کے ساتهه ' جسميں تکذيب کي گنجايش نه تهي -

اب ادرنه کے افق سے اميد کي روشني مفقود هوچکي تهي ' نوميدي کي گہري تاريکي چهائي هوئي تهي - يه حالت تهي جسميں بطل ادرنه نے لاسلکي (وائرليس) کے ذريعه باب عالي کو اطلاع دي : " دشمن نے سخت حمله کيا ' شديد جنگ هو رهي هے "

يه آخري اطلاع تهي جو بطل موصوف نے بهيجي - ... ... ايک مدت کے بعد سنائي دي توپوں کي گرج ... هتياروں کي کهڑکهڑاهٹ ... ... داخل هونے والوں کا خروش ... جوش فتح سے بد مستوں کے نعرے ... ... اميد کا چراغ گل ! ياس کا استيلا ! شکري پاشا پر هجوم غم ' و فور حيرت - نہيں جانتے که مرجائيں اور ذلت گرفتاري سے نجات پائيں ' يا زنده رهيں ' اور وطن عزيز اور ملت بيضاء کے ليے اپنا لهو پاني کريں - خيالات ميں تلاطم ' جذبات ميں هيجان ' مرگ و زيست کے ليے خود داري ' اور وطن عزيز کے ليے کشا کش ....

دشمن کے نعرے ... ... موسيقي کے نغمے ... ... فوجوں کي حرکت ...... دروازه کهلتا هے - ايک شخص زرد و سفيد ريش ' بلند پيشاني والا داخل هوتا هے ' اور کهتا هے :

" اے قائد جليل و اے فخر تاريخ حرب ! دشمن هوں مگر قدر شناس - تيري بسالت اور پامردي کا معترف اور مداح - پس قدر کر اپني ' که دشمن تک تيري قدر کرتے هيں - ميں تجهه سے تلوار لينا نہيں چاهتا کيونکه تجهه ايسے قائد شجاع سے تلوار لينا ' تلوار کو عزت

میرے آدمیوں نے جب یہ دیکھا کہ بلغاریوں کے لیے نارنگیوں سے لدی ہوئی ٹرینین جا رہی ہیں اور وہ ضروریات زندگی تک سے محروم ہیں تو وہ یقیناً شکستہ دل ہوگئے " ان سے دریافت کیا گیا کہ " کیا یہ صحیح ہے کہ اپنی فوج کو بھاگتے ہوے دیکھکے آپ نے کہا تھا کہ ایسی فوج کے ساتھہ لڑنا ناممکن ہے ؟ " اسکے جواب میں انہوں نے بہت زور سے کہا : " نہیں ' ہرگز نہیں ' ممکن ہے کہ مجھہ سے کہیں غلطی ہوئی ہو ' مگر میری فوج نے اپنا فرض پوری طرح ادا کیا "

پھر ان سے دریافت کیا گیا : " کیا آپ کو اولی برغاس کی فیصلہ کن جنگ کا علم تھا ؟ اپنے اختیار میں ۸۰ - ہزار فوج رکھتے ہوے آپ نے کیوں نہیں خروج کیا ؟ " پاشا موصوف نے جواب دیا کہ " بالکل شروع میں ہم نے متعدد بار خروج کیے مگر میں نہیں کہسکتا کہ وہ تمام خروج کیوں نا کام رہے ؟ یہ کہ اولی برغاس میں جنگ ہو رہی تھی ' مجھے اسکا علم نہ تھا " پاشا موصوف نے کہا کہ " انہوں نے ریل کا پل اڑا دیا کیونکہ یہ انکا فرض تھا ' مگر تسلیم کے بعد انہوں نے کوئی عمارت نہیں اڑائی - یہ غیر شریفانہ حرکت ہوتی - انہوں نے گھوڑوں کو بھی ضائع کردیا ' کیونکہ ہر ایسی شی کو ضائع کردینا جو دشمن کے استعمال میں آسکے ' انکا فرض عام تھا - مگر انہوں نے عام عمارتیں انسانیت کے خیال سے نہیں اڑائیں ' کیونکہ قرآن (حکیم) کہتا ہے کہ سب کا ایک ہی خدا ہے ! "

آخر میں انہوں نے فرمایش کی کہ ایک جرمن جرنل کی اس رپورٹ کی تردید کر دیجاے کہ انکے افسروں میں اور خصوصاً انمیں اور محافظ شہر اسماعیل پاشا اور انکے اسٹاف کے چیف منیجر فواد بے میں شکر رنجی تھی - اور یہ کہ یہ شکر رنجی غیر قانونی اسباب سے بڑھگئی تھی -

صوفیا میں بطل ادرنہ

کا

ورود

۲۸ - مارچ کو موسم نہایت خوشگوار تھا - صوفیا کا اسٹیشن مختلف قسم کی جھنڈیوں سے اراستہ کیا گیا تھا - اسٹیشن پر بلغاری اعیان میں سے کرنل کانشف ' قائمقام یونف ' لفٹنٹ ستوالف ' ستوایانف ایڈی کانگ وزیر جنگ ' اور معبوثین و رؤساء شہر کی ایک تعداد عظیم موجود تھی - ساڑھے چار بجے تھے کہ اسپشل ٹرین جسمیں شکری پاشا اور انکے رفقا کے بارہ عثمانی افسر تھے ' اسٹیشن پر پہنچی - ان عثمانی اسیروں میں سے شکری پاشا کے علاوہ کسی کے کمر میں تلوار نہ تھی - عثمانی جنرل گو جوان تھے مگر انکے بشرے ان مصائب کے اثار کو چھپا نہیں سکتے تھے ' جو انہوں نے اثناء محاصرہ میں برداشت کیے تھے - رنگ زرد تھا ' چہرے مرجھائے ہوے تھے ' اور آنکھیں بیٹھی ہوئی تھیں - شکری پاشا گو معمر ہیں ' چنانچہ انکی عمر اسوقت ۵۹ - سال کی ہے ' مگر انکے چہرے سے علم و وقار کا نور چمک رہا تھا ' اور انکھوں سے تجربۂ و فراست کی نہایت تیز شعاعیں نکل رہی تھیں -

سب سے پہلے وہ یوز باشی جو شکری پاشا کی خدمتگذاری کے لیے متعین کیا گیا تھا ' اترا - اسکے بعد شکری پاشا اترے اور اپنے رفقاء کو اشارہ کیا کہ اترو - چنانچہ وہ بھی اتر گئے - بلغاری افسروں نے فوجی سلام کیا - ملکی (سویلین) افسروں نے ٹوپیاں اتھائیں - کرنل کانشف شکری پاشا کی طرف بڑھا اور فرانسیسی میں تاثر سے کانپتی ہوئی آواز میں کہا : خوش آمدید ! تمام عالم ' ادرنہ کے غالب و مغلوب ' دونوں کی شجاعت سے حیرت میں ہے - بلغاری ادرنہ کے بطل عظیم کی خدمت میں اپنا احترام و اجلال پیش کرتے ہیں - اے بطل عظیم ! آپ یقین کریں کہ اس مایوسی کے عالم میں آپ نے جس بسالت و شجاعت کا اظہار کیا ' اس پر بلغاریوں کو استعجاب ہے ' اور اپکی ذات عالیہ کا وہ مخلصانہ طور پر احترام کرتے ہیں "

شکری پاشا کرنیل مارشولف کی طرف متوجہ ہوے ' اور پست اور رکتی ہوئی آواز میں ان جذبات کا شکریہ ادا کیا ' جو بلغاریوں نے انکے استقبال میں ظاہر کیے تھے - اسکے بعد کرنل کانشف نے قائمقام یونف کا شکری پاشا سے تعارف کرایا - اور اس نے شکری پاشا کو اپنی حفاظت میں لے لیا -

موٹر اور دو گاڑیاں ان اسیران عثمانی کے انتظار میں کھڑی تھیں - موٹر میں شکری پاشا اور یونف پہلو بہ پہلو بیٹھے ' اور گاڑیوں میں باقی جنرل - اور اسپلینڈڈ پیلس ہوٹل کی طرف ' جو انکے لیے فرود گاہ تجویز کیا گیا تھا ' روانہ ہو گئے -

تصریحات شکری پاشا

تفصیل و تشریح بعض امور مبہمہ ' و تغلیط مکذوبات

غیر ملکی اخبارات کے نامہ نگاروں نے صوفیا میں شکری پاشا بطل ادرنہ سے اثنا ے ملاقات میں جو سوالات کیے ' اور پاشا ے موصوف نے انکے جو جوابات دیے ' اخبار نیو فری پریس کا نامہ نگار صوفیا حسب ذیل بیان اسکے متعلق شائع کرتا ہے :

ہم مختلف ممالک کے ۱۳ - نامہ نگار شکری پاشا کے کمرہ میں گئے - کپڑوں کی کھونٹی میں پاشاے موصوف کی معمولی تلوار آویزاں تھی ' کمرے کے ایک گوشے میں ایک چھوٹی سی لائبریری تھی ' جسمیں کتابیں اور بعض اخبارات تھے - ہم لوگ جب کمرے میں داخل ہوے ' تو پاشاے موصوف نے ہم سے مصافحہ کیا - اس تمہید ملاقات کے بعد ہم نے متعدد سوالات پیش کیے - سلسلۂ جواب شروع کرتے ہوے پاشاے موصوف نے فرمایا :

" حالت قید میں نامہ نگاران ممالک اجنبیہ سے ملاقات میرے لیے ایک نہایت افسوس ناک واقعہ ہے ' لیکن بہر حال آپ جو چاہیں پوچھہ سکتے ہیں - جواب کیلیے طیار ہوں -

(س) شریف بہادر : کیا آپ بتا سکتے ہیں ' کہ آپ نے اپنے کو بلغاریوں کے حوالے کیا تھا یا سرویوں کے ؟

(ج) میں آخری ایام میں حضراق کے مورچے میں تھا - بلغاریوں کا دعوی میری گرفتاری کی نسبت صحیح ہے ' کیونکہ میں نے اپنے کو بلغاری کرنل مارلوف کے سپرد کیا تھا جو دو جنگی افسروں کے ساتھہ میری ملاقات کیلیے آیا تھا - اس بنا پر تسلیم ادرنہ کے متعلق بلغاری مرکز حربی عمومی نے جو اعلان شائع کیا تھا وہ بالکل صحیح تھا - وزیر خارجیۂ سرویا سے اس بیان کو سنکر مجھے نہایت تعجب ہوا ' کہ میں نے اپنے اپکو سرویوں کے حوالہ کیا تھا -

واقعہ یہ ہے کہ پہلے بلغاری کرنل مارلوف میرے پاس آیا ' جس سے ۱۵ - منٹ تک میں نے گفتگو کی اور اسکے بعد اسکے ساتھہ ایک گاڑی پر سوار ہو کر ایک مقام تک آیا ' جہاں میں نے کمانڈر داڈوف کو پایا ' اور وہاں سے ہم سب ایک موٹر پر سوار ہو کر کمانڈر کانوف کے پاس آئے ' جہاں پہونچکر میں نے خواہش ظاہر کی ' کہ میں بالفعل انہیں مورچوں میں قیام کرنا چاہتا ہوں - افسروں نے

بعد سقوط

ادرنہ کي درد انگیز مظلومي !

مقتبس از ڈیلي ٹیلي گراف لندن

نیئدو (صوفیا) کانامہ نگار ادرنہ سے لکھتا ھے :

ادرنہ کي اسوقت یہ حالت ھے کہ ھر دیکھنے والے کو رونا آتا ھے ' اور دل پاش پاش ھوجاتا ھے - میں نے اکتو بر میں مصطفی پاشا کو دیکھا تھا - اسوقت اسکي حالت نہایت درد انگیز تھي ' مگر جو شخص اسوقت ادرنہ کو دیکھیگا ' وہ مصطفي پاشا کو بھول جائیگا - ایک طرف عثمالي مقتولین کا ایک پہاڑ لگا ھوا ھے' دوسري طرف عثماني مجروحین ھزاروں کي تعداد میں پڑے دم توڑ رھے ھیں ' تیسري طرف مریضوں کي ایک جماعت کثیر کراھرھي ھے ' راستے میں چلو تو بندوقوں کي آوازوں کے سوا' جو غالباً باشندوں پر سر کیجاتي ھیں اور " رحم کرو " کي صداؤں' مظلوموں اور ستمزدوں کے نالوں کے علاوہ' جو دلوں کو ھلادیتي ھیں' اور کوئي آواز سنائي نہیں دیتي ! !

سقوط کے بعد قریباً دو ھفتے تک یہي حالت رھي - ادرنہ کو بیک نظر دیکھنے سے معلوم ھو جاتا ھے کہ بلغاریوں کي سنگدلي اور توحش کے متعلق دنیا غلطي میں نہیں ھے -

اسوقت بلغاري فوج اس درجہ فتح سے بدمست ھے ' کہ ایک نامہ نگار نے جب ایک بلغاري افسر کي توجہ ان کے انسانیت سوز مظالم کي طرف منعطف کرنا چاھي' تو اس نے جواب دیا : " جب ھم کو لوگ وحشي اور ظالم سمجھتے ھیں ' تو پھر ھم کیوں اپنے جذبات کي تشفي نہ کریں ؟ "

سقوط ادرنہ کے بعد اخبار ماتان نے موسیو ھوگ اور کو ادرنہ اس سے غرض بیھجا کہ وھاں کے چشمدید حالات سے اطلاع دیں - چنانچہ ١٥ - اپریل کے پرچے میں انکي رپورٹ شائع ھوگئي ھے - موسیو مذکور لکھتا ھے :

" ادرنہ جسوقت ساقط ھوا ھے ' اسوقت شہر میں ٨٠ - ھزار باشندے اور ٦٠ - ھزار فوج تھي - یہ انسانوں کي تعداد عظیم بلغاریوں کے ظالم ھاتھوں میں آگئي - انکے علاوہ ٣٥ - ھزار وہ لوگ تھے' جو گرد و نواح سے آکے شہر میں پناہ گزیں ھوے تھے - خود بلغاري فوج جسوقت داخل ھوئي ھے' ٤٠ - ھزار تھي - غرض سقوط کے بعد ادرنہ میں انسانوں کي مجموعي تعداد سوا دو لاکھ تھي -

بلغاري حکومت خواہ کتنے ھي پر زور لہجہ میں دعوی کرے' مگر دنیا یقین نہیں کر سکتي کہ اس تعداد عظیم کے کھانے کا انتظام وہ کر سکي ھوگي - اسکا قدرتي نتیجہ یہ تھا کہ اس جم غفیر کا ایک بڑا حصہ بھوکا رھتا ' اور یہ ظاھر ھے کہ عثماني قیدیوں کے علاوہ اس حالت کے لیے اور کس کا قدرتي انتخاب ھوسکتا تھا ؟ - چنانچہ یہ واقعہ ھے کہ ھزاروں عثماني قیدي عین اس وقت' جبکہ بلغاري پیٹ بھرکے عمدہ غذائیں کھا رھے تھے' بھوکے مرگئے ! !

نہر طونہ پر ایک جزیرہ ھے' عرصہ ھوا میں وھاں گیا تھا - اسوقت وہ ایک جنت تھا ' جسمیں مسلمان عورتیں' جو ھمیشہ پردہ میں رھتي ھیں' آتي تھیں' آزادي سے پھرتي تھیں' اور پھولوں کے گلدستے گھر لیجاتي تھیں - مگر آہ ! اب میں نے جاکے دیکھا تو وہ ایک وحشت انگیز قبرستان ھے' جسمیں عثماني قیدیوں کي لاشیں بے گور و کفن پھینکدي گئي ھیں ! !

اسوقت جزیرے کا منظر اس قدر عبرت انگیز اور درد ناک ھے' کہ دیکھنے والے کو بیساختہ رونا آجا تا ھے -

سقوط کے آخری دن

بطل ادرنہ کي تصریحات

(از نیر ایسٹ لندن)

شکري پاشا ١٥ - اپریل کو اپني فرودگاہ (اسپلینڈ پیالس ھوٹل کے کمرہ) میں متعدد اخبارات کے نامہ نگاروں سے ملے ' اور انکے سوالات کے جواب دیے - شکري پاشا نے بیان کیا کہ مشرقي حصے کی گرفتاري کے ٤ - گھنٹے کے بعد' سرویوں نے قلعہ حیدرلق پر قبضہ کیا - اگر وہ یہ کہتے ھیں کہ انھوں نے مجھے گرفتار کیا تو میں زور کے ساتھ کہتا ھوں کہ واقعہ صرف وھي ھے جو میں نے بلغاري مرکز عام میں بیان کردیا ھے - اس بیان کے ضمیمہ کے طور میں یہ کہسکتا ھوں کہ کرنل مار شولف بلغاري محافظ شاھي پہلے حیدر لق آئے' اور انکے اس اعلان کے بعد کہ میں قیدي ھوں' ھم لوگ بارک گئے' جہاں ھم جنرل دازف سے ملے - واپسي میں انھوں نے مجھے پولیس کي چوکي پر چھوڑ دینا چاھا ' مگر میري فرمایش پر مجھے میري قیامگاہ لے گئے - جب ھم وھاں پہنچے تو دو یا تین گھنٹے کے بعد بلغاریوں نے مجھے گرفتار کیا - میں نے وھاں ایک سروي میجر اور ایک سروي کرنل کو موجود پایا جو مجھہ سے باتیں کرنے لگے -

اس سوال پر کہ " آیا انھوں نے سروي افسروں کو اطلاع دي تھي کہ اب وہ بلغاري اسیر ھیں ؟ " پاشا موصوف نے فرمایا : " نہیں اسکا مجھے خیال بھي نہیں آیا - کسي نے مجھے قید کیا ھو ' میرے لیے سب برابر تھے - مجھے وھم بھي نہ تھا کہ ایک دن اس سوال پر مناقشہ ھوگا " ایک اور سوال کے جواب میں شکري پاشا نے کہا : " میں نہیں کہہ سکتا کہ آیا صرف سروي حملہ قلعے کو خطرہ میں ڈال سکتا تھا - مگر جسوقت میں گرفتار کیا گیا ھوں اسوقت تک مغربي حصہ گرفتار نہیں کیا جا سکا تھا "

ادرنہ کے ایام آخریں

شکري پاشا نے بیان کیا کہ جسوقت قلعہ ساقط ھوا ھے' اسوقت ترکوں کے پاس اور چار یا پانچ روزکي رسد باقي تھي - آخر میں سپاھیوں کے پاس بد ترین قسم کے آٹے کي ٢٠٠ - گرام روٹي بھي موجود تھي - انکو یقین نہیں کہ رسدکي معقول مقدار شہر میں کہیں چھپي ھوئي تھي ' کیونکہ اچھي طرح تفتیش کرلي گئي تھي - انھوں نے اس امر کا خیال رکھا کہ اھل شہر کو فوج سے بہتر غذا ملے ' کیونکہ محصورین کي اصلي حالت کے متعلق اجانب کي شہادت کي تصدیق دینا جلد کردیگي - شہر میں گھوڑوں اور بھیڑوں کي ایک کثیر تعداد موجود تھي ' مگر نمک کی عدم موجودگي کي وجہ سے یہ ممکن نہ تھا کہ سپاھیوں کو ' جو پیچش میں مبتلا تھے' کھانے میں گوشت بھي دیا جا تا - ایک مادۂ سیال جو نمکین پنیر سے نکالا جا تا تھا ' نمک کے بدلے روٹي میں ڈالدیا جا تا تھا - رھا سامان جنگ' تو اسکي اتني مقدار وافر موجود تھي کہ سال بھر تک چلتا اور پھر بھي بچ رھتا -

شکري پاشا نے بیان کیا کہ جنگ کي آخري منزلوں میں انکے پاس صحیح طور پر صرف ٣٠ - ھزار آدمي تھے -

اس سوال پر کہ " آیا دو مہینے کے التواء جنگ نے فوج کي اخلاقي حالت کو نقصان تو نہیں پہنچایا " شکري پاشا نے کہا : " نہیں' مگر

همارے خزینۂ اقبال کے آخری جواهر

یورپین ترکی کا خاتمہ

(۱)

عظیم الشان ادرنہ

مختصر حالات

نام اور حدود اربعه

رومیلي (یورپین ترکي) میں ایک صوبہ هے ' جسکي حد بندي شمال کي طرف سے امینه طاغ اور بلقان ' مشرق کي طرف سے بحر اسود ' جنوب کي طرف سے آستانۂ علیه ' بحیرہ مرمرہ ' درۂ دانیال ' جزائر ارجذیل ' اور مغرب کي طرف سے دستیر طاغ کرتا هے - رقبه ۸۸ ' ۷ ' ۹۲ - کیلو متر هے - ۳۶ - ضلع اور ۵ - قسمتیں هیں - قسمتوں کے نام یه هیں :

(۱) ادرنه (۲) قلبہ (۳) اسلمه (۴) تکفورطاغ (۵) گلي پولي

کل آبادي ۵۹ ' ۷۰ ' ۵۳ ' ۲- هے - صوبے کا دار الحکومت ادرنه هے - پہلے اس صوبے کا نام ترافت (تھرافت) تھا ' مگر اب یه اپنے دار الحکومت کے نام سے موسوم هے -

مناظر طبیعي

یورپ میں یورپین ترکي ' اور یورپین ترکی میں ادرنه ' ان مقامات میں سے هے ' جن کے لیے قدرت نے کشادہ دستی کو زیادہ کام فرمایا هے - دامن هاے کوہ (جنکی اس صوبے میں کمي نہیں) لذیذ میوون ' عطر بیز پھولوں ' اور خوش منظر درختوں کے کنج ' اور نظر کش و باصرہ افزا مرغزاروں سے معمور هیں - پہاڑوں سے گرنے والے لطف انگیز و نغمه طراز آبشاروں کے علاوہ ' شیریں ' خوشگوار ' اور شفاف پاني کی نہروں کا ایک روپہلي جال هے ' جو تمام صوبے میں بچھا هوا هے ' اور هر هر گوشے کو سیراب و شاداب کرتا رهتا هے - هوا بھی معتدل مگر لطیف و خوشگوار هے - مختصراً یه که یہاں کے مناظر طبیعي بے حد صحت پرور ' فرحت انگیز ' اور لطف آگیں هیں -

پیدا وار

خاک ادرنه جسطرح فرحت پرور اور نظر نواز هے ' اسي طرح مایه دار اور زر ریز بھي هے - نباتات میں روئي ' افیون ' بادام ' فندق ' کاہی ' سیب ' ناشپاتی ' خربزہ ' اور جمادات میں پشمینه ' لوھا اور سنگ مرمر پیدا هوتا هے - ان خدا داد سرچشمه هاے دولت کے علاوہ یہاں تمول کا وہ ذریعه بھی هے ' جو گنج عالم کي کلید اور قدرت کي فیاضیوں سے محروم ممالک کا مدار زندگي هے - میري مراد اس سے صنعت هے - اصناف صنعت میں سے یہاں پشمینه و پنبه بافي اور اسلحه سازي زیادہ رائج هیں - تینوں قسم کے کارخانوں کی ایک تعداد موجود هے جو کامیابی کے ساتھ چل رهی هے - یہاں کي مصنوعات میں سے جا نمازیں ' پردے ' اور عبائیں اپنی گلکاري ' خوش رنگي ' اور پائداري کي وجه سے مشہور هیں - غرض که ادرنه ایک شاداب ' سیر حاصل ' اور مایه دار صوبه هے ' اور اسی لیے یورپین ترکی میں قسطنطنیه کے بعد اسی کا نمبر هے - شاید اب کہنا چاهیے که " تھا " !

ادرنه بلحاظ دار الحکومۃ هونے ' نیز طبیعي اور صناعي ' دونوں حیثیتوں سے اس صوبے کا واسطۃ العقد هے - یه قسطنطنیه سے شمال و مغرب ۱۳۰- میل دور اس سنگھم پر واقع هے جہاں مریح ' طبخه ' اور واردا ' تین نہریں هم اغوش هو کر ' ایک نظر ربا عریض سطح آب پیدا کرتي هیں - شہر کے گرد ایک پراني شہر پناہ هے - جس سے سنگھم کي موجیں ٹکراتي هیں - تمام شہر دلکش باغوں ' اسلامي اور غیر اسلامي تاریخي عمارتوں سے معمور هے ' جو زبان خاموشي سے اسلاف کی جنگ آرائي ' نفاست دوستي ' رفعت پسندي ' اور شکوہ نمائي کي داستان سناتي هیں - یہیں وہ قصر بلند هے ' جسکو (اسکي سراے) کہتے هیں - اسي قصر میں بیٹھکے عثمانی سلاطین سنه ۷۶۸ - هجري میں " باب مسیحت " پر ' جسے سب سے پہلے ایک صحابي نے اپني شمشیر جہاد سے کھٹکھٹایا تھا ' جانبازانه و مسلسل حملے کرتے رهے - یہاں تک که سنه ۸۰۸ - هجري میں وہ کھلگیا ' اور اسلام کي دیرینه آرزو پوري هوگئي -

شہر ادرنه میں ۴۰ سے زاید مساجد هیں ' جنمیں ۹ - خاص سلاطین عثمانیه کي بنوائي هوئي هیں -

جامع سلیم

ان مساجد میں سب سے زیادہ قابل ذکر جامع سلیم هے - جیسا که اسکے نام سے معلوم هوتا هے ' جامع سلیم کا باني سلطان سلیم ثاني تھا - جو خاندان عثمانیه کا گیارھواں تاجدار تھا اور ۷۴- سے ۹۸۲- هجري تک حکمراں رها - اس مسجد کي رفعت کا اندازہ اس سے هو سکتا هے که یه جامع ایا صوفیا سے ۲۰ - قدم بلند تر هے - اسمیں ایک عظیم الشان گنبد هے ' جو سنگ سماق کے دو کھنبوں پر تھکا هوا هے - چار منارے هیں - هر منارے میں ایک زینه هے ' جس سے موذن سر مانذنه تک جاتا هے - صحن کے تین گوشوں میں قبے هیں ' جو مسجد کي عظمت و جلال کو افزوں تر کرتے هیں - اپني عظمت ' استحکام ' اور خوشنمائي کے لحاظ سے ' جامع سلیم کا شمار عثماني فن تعمیر و تمدن کے بہترین نمونوں میں هے -

ان مساجد کے علاوہ دو بہت بڑے بازار هیں ' جنمیں سے خوشنما تر وہ بازار هے ' جسکو علي پاشا کہتے هیں - یه اسقدر طویل هے که ایک متوسط رفتار آدمي ۱۵ - منٹ سے کم میں پورے بازار کا چکر نہیں لگا سکتا -

دیگر عمارات

ادرنه میں بڑے فندق (هوٹل) ۵۲ - هیں - نہر طبخه پر ایک پل بھي هے - ان عمارتوں کے علاوہ متعدد حمام ' مدارس ' قہوہ خانے اور شفا خانے هیں - ایک مطبع بھي هے - سرکاري پارچه بافي کے کئي کارخانے هیں ' جنمیں ریشمي اور اوني کپڑے بنے جاتے هیں -

گلشن آباد عالم !

زمین نہایت درجه سرسبز و زر خیز هے - باغوں کي یه کثرت هے که ادرنه گلشن آباد هو رها هے - صرف نہر مریح کے ساحل پر ۵۰۰ باغ هیں ! ان میں سے اکثر صرف گلاب کے لیے وقف هیں - گلاب کي اسدرجه کثرت کي وجه غالباً یه هے که یہاں عرق کشي کے کئي کارخانے هیں ' جنمیں صرف عرق گلاب کشید کیا جاتا هے ' اور اسکے لیے ادرنه مشہور هے - یہاں کا عطر روح گلاب تمام دنیا میں اول درجے کا تسلیم کیا جاتا هے -

آبادي

آبادي ۱۵۰۰۰ - هے - جنمیں ایک ثلث بلغاري و یوناني ' اور بقیه دو ثلث میں یہود ' ترک ' ارمني ' اور عام فرنگي هیں -

قدیم تاریخي معرکے

فن تاریخ کا یه ایک راز آشکارا هے که جن ممالک پر قدرت کا ابر کرم زیادہ برستا هے ' ان میں خون کي بارش بھي زیادہ هوتي هے -

رضامندي ظاهر کي' اور ميں اپنے مستقر پر واپس آگيا- اس واقعه کے دو گهنٹے بعد دوسرے افسر آئے' جنکو ميرے اور بلغاريوں کے گذشته واقعات کي کچهه اطلاع نه تهي - يه افسر ميري نسبت بعض تعريفي فقرے کهکر واپس چلے گئے - انهوں نے تسليم ادرنه کے متعلق ايک حرف بهي مجهسے نهيں کها -

(س) کيا جناب نے سرويوں کو اس سے مطلع کيا که بلغاري يهاں پہلے آ چکے هيں ؟

(ج) (مسکرا کر) نهيں ' کيونکه اسکي ضرورت نه تهي - ميں صرف يه جانتا تها که ميرے سامنے جو فوج هے' وه متفقه رياستوں کي هے - مجهکو سرويوں اور بلغاريوں کي باهمي منافست کا بالکل علم نه تها ' اس بنا پر خواه ميں اپنے کو سرويوں کے حواله کرتا يا بلغاريوں کے ' دونوں ايک هي بات تهي - اسوقت ميں نے آپ لوگوں سے حقيقت حال بيان کردي که ميں نے اپنے کو بلغاري ارنل کے حوالے کيا تها -

(س) يهاں يه متواتر افواهيں پهنچيں که جناب نے مارکوارف سے جب ملاقات کي اور اسنے درخواست کي که آپ اپني تلوار حوالے کر ديں' تو جناب نے جواب ميں فرمايا که ميں اپنے پاس تلوار نهيں رکهتا -

(ج) ميں يقين کرتا هوں که پستول جسکو برابر ميں اپنے ساتهه رکهتا هوں' تلوار سے زياده کار آمد هے' اسي ليے اسوقت بهي تلوار کي جگه پستول هي ميرے پاس تها -

(س) کيا سرويوں نے مورچوں ميں سب سے زياده نقصانات پهونچاے ؟

(ج) سرويوں نے جو حمله کيا ' اسکا نتيجه صرف يه هوا که وه بعض اگلے مورچوں پر قابض هوگئے - انکا توپخانه گو نهايت سخت بارش کر رها تها ' ليکن ميں يه سمجهه گيا تها که حمله آوروں کا حقيقي هدف صرف مشرقي جانب هے' اور سرويوں کے يه حملے فوج محصور کو محض دهوکها دينے کيليے نمائشي هيں' ليکن ميں يه اعتراف کرتا هوں که انهوں نے هر حملے ميں بهادري ظاهر کي -

(س) کيا قلعه ميں سکون اور خاموشي تهي ؟

(ج) پاشا نے يه سنکر اپني جيب سے فرانسيسي اخبار (طان) کے ١٠ - اپريل کا نمبر نکالا جسميں لکها تها : " کامل پاشا کے سقوط وزارت کے وقت ادرنه ميں اتحادي جنگي افسروں کي ايک جمعيت مشکل هوئي - اس جمعيت کے مقابلے ميں شکري پاشا عاجز رهے اور آخر ان سے يه کهديا گيا که تمهارا جو دل چاهے وه کرو "
پاشا نے اسکے بعد فرمايا : يه واقعه شائبهٔ صحت سے بالکل خالي هے - تمام فوج آخر تک صادق' وفادار' اور اطاعت گذار رهي ' اور کوئي باهمي تفرق يا جمعيت مختلفه وهاں نه تهي -

اسکے بعد نامه نگاروں نے جنگ کے متعلق سوالات کا اراده کيا ' ليکن پاشا نے انکے جواب دينے سے انکار کرديا ' اسليے گفتگو کا دوسرا سلسله شروع هوا :

(س) کيا تمام ايام محاصره ميں ' روزانه جناب آستانه سے گفتگو کرتے رهتے تهے ' اور کيا آستانه نے جناب کو قرق کليسا ' يا اسکي لوله برغاس ' اور بنار حصار کي هزيمتوں کي اطلاع دي تهي ؟

(ج) بيشک' مگر يه ضرور تها که بے تار کي تار برقي کے آلات اچهے نهيں هيں' اسليے چند روز تک همیں کوئي اطلاع نهيں هوئي - اسکے بعد پاشا نے ايک ٹهنڈي سانس لي اور فرمايا :

ايسے شهر کي مدافعت ميں' جو ان تمام سامانوں سے خالي هو' ميں آپلوگوں کو کيا بتاؤں که کن کن مصائب کا سامنا کرنا پڑا ؟ اگر ميں با تصريح تمام واقعات بيان کروں' تو آپ حيران هو جائيں گے - حقيقت يه هے که واقعهٔ مدافعت ادرنه دنيا کي تاريخ کا ايک عديم النظير واقعه هے -

اس سے پہلے جسوقت صلح منعقد هوئي تهي ' بجز اسکے اور کوئي اثر هم پر نه پڑا که ان طويل ايام صلح ميں همارا ذخيرهٔ خوراک نهايت کم هوگيا - اسوقت جب چتالجه کي فوج کو روزانه خوراک تقسيم هوتي تهي ' ميري فوج روزانه ٣٥ - گرام کے نان بے نمک پر قناعت کرتي تهي - کچهه دنوں کے بعد ٣٥ - گرام سے گهٹکر صرف ٢٥٠ - گرام کي مقدار رهگئي' اورافسوس کاش اگر پوري خوراک ملتي ...

(س) - کتنے عرصه تک قلعه اور مقاومت کرسکتا تها ؟

(ج) - تين دن تک ' کيونکه خوراک ميرے پاس اس سے زياده دن کي نه تهي - عام باشندگان شهر کے پاس بهي کهانے کي کوئي چيز نه تهي - هم نے اکثر گهروں کا ملاحظه کيا ' اور ضروري چيزيں فوج کيليے حاصل کيں' ليکن با اين همه غير ملکي اشخاص اور عيسائيوں کے پاس کچهه نه کچهه کهانيکي چيز ضرور تهي ' ليکن بيچارے مسلمانوں کي حالت نهايت خراب تهي - يه ان حيوانات کا گوشت کهاتے تهے جو جنگ ميں بيکار هو جاتے تهے - قلعه ميں بے نمک کي روٹي اور حيوانات کے گوشت کے کهانے سے ڈيزانٹيا کي بيماري عموماً پهيل گئي تهي - آخري دلوں ميں تو فوج ر جو کي روٹي تقسيم هوتي تهي - اسميں بهي نصف حصه مٹي کا هوتا تها ! !

(س) جناب قلعه ميں کب داخل هوے ؟

(ج) - ميں بعض امور کي تحقيقات کي غرض سے قوجانه ميں مقيم تها ' اور وهاں دو مهينے تک اقامت کي ضرورت هوئي - ميں اس اثنا ميں نهايت سخت بيمار تها که مجهکو ادرنه کے تقرري کي اطلاع دي گئي - ڈاکٹر نے مجهکو مشوره ديا که ميں قوجانه چهوڑکر بغرض علاج آستانه چلا جاؤں ' ليکن ميں اس مشورهٔ طبي کو اسليے قبول نه کرسکا که ميرے نزديک اداے فرض هرشے پر مقدم هے - انهيں حالات کے ساتهه ' ميں شهر ميں اعلان جنگ سے صرف پانچ روز پہلے داخل هوا ' ليکن با اين همه همارے پاس اتنا سامان ضرور تها ' جو ايک سال تک کفايت کرتا -

(س) کيا يه صحيح هے که جناب آخري ايام ميں اپني فوج سے ناراض تهے ؟

(ج) اس خبر کي کوئي بنياد نهيں - ميں اوس فوج سے کيونکر ناراض هوسکتا تها ' جو جو روزانه ضروري خوراک کا بهي صرف تهائي حصه پاتي تهي ؟

هماري شکست کا تنها سبب بهوکهه کا سخت و شديد حمله تها ' جسکي مدافعت کا همارے پاس کوئي سامان نه تها ' علاوه بريں تيس هزار قليل التعداد فوج اوس فوج گراں کا مقابله کيونکر کرسکتي تهي' جو ايک لاکهه بتيس هزار بلغاريوں ' اور چاليس هزار سرويوں سے مرتب تهي ؟ اس تيس هزار ميں سے بهي نصف مجروح اور مريض تهے ! !

(س) جناب نے ادرنه کے پل کے انهدام اور حيوانات کے قتل کا حکم کيوں ديا ؟

(ج) - اسليے که آستانه سے مجهکو يهي حکم پهونچا تها ' اور اس لحاظ سے بهي که ميں ايک مسلمان سپاهي هوں' افسران بالا کا امتثال مجهپر ايسے فرض هے - علاوه بريں جنگي مصلحتيں بهي اسي کي مقتضي تهيں - اسي بنا پر خوراک کي وه قليل مقدار' جو ميرے پاس بچ رهي تهي' اسکو بهي ميں نے جلا ديا' اور يه حکم مجهکو آستانه سے سقوط ادرنه سے پہلے هي پهنچ چکا تها ' جسکي ميں نے پوري تعميل کر دي -

... عرق ... بخار

هندوستان میں نه معلوم كتنے آدمي بخار میں مرجا یا كرتے هیں‘ اسكا بڑا سبب یه بهي هے كه اُن مقامات میں نه تو دوا خانے هیں اور نه ڈاكٹر‘ اور نه كوئي حكیمي اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گهر بیٹهے بلا طبي مشوره كے میسر آسكتي هے - همنے خلق الله كي ضروریات كا خیال كركے اس عرق كو سالها سال كي كوشش اور صرف كثیر كے بعد ایجاد كیا هے‘ اور فروخت كرنے كے قبل بذریعه اشتهارات عام طورپر هزارها شیشیاں مفت تقسیم كردي هیں تاكه اسكے فوائد كا پورا اندازه هوجاے - مقام مسرت هے كه خدا كے فضل سے هزاروں كي جانیں اسكي بدولت بچي هیں اور هم دعوے كے ساتهه كهه سكتے هیں كه همارے عرق كے استعمال سے هر قسم كا بخار یعني پُرانا بخار - موسمي بخار - باري كا بخار - پهركر آنے والا بخار - اور وه بخار‘ جسمیں ورم جگر اور طحال بهي لاحق هو‘ یا وه بخار‘ جسمیں متلي اور قے بهي آتي هو - سردي سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار هو - یا بخار میں درد سر بهي هو - كالا بخار - یا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار كے ساتهه گلٹیاں بهي هوگئي هوں - اور اعضا كي كمزوري كي وجه سے بخار آتا هو - ان سب كو بحكم خدا دور كرتا هے‘ اگر شفا پانے كے بعد بهي استعمال كیجاے تو بهوك بڑه جاتي هے‘ اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے كي وجه سے ایك قسم كا جوش اور بدن میں چستي و چالاكي آجاتي هے‘ نیز اُسكي سابق تندرستي ازسرنو آجاتي هے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتهه پیر ٹوٹتے هوں‘ بدن میں سستي اور طبیعت میں كاهلي رهتي هو - كام كرنے كو جي نه چاهتا هو - كهانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یه تمام شكایتیں بهي اسكے استعمال كرنے سے رفع هوجاتي هیں - اور چند روز كے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هوجاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایك روپیه - چار آنه

" چهوٹي بوتل باره - آنه

پرچه تركیب استعمال بوتل كے همراه ملتا هے

تمام دوكانداروں كے هاں سے مل سكتي هے

... كا موهني كسم تیل

تیل كا مصرف اگر صرف بالوں كو چكنا هي كرنا هے تو اسكے لیے بهت سے قسم كے تیل اور چكني اشیا موجود هیں اور جب تهذیب و شایستگي ابتدائي حالت میں تهي تو تیل - چربي - مسكه - گهي اور چكني اشیا كا استعمال ضرورت كے لیے كافي سمجها جاتا تها مگر تهذیب كي ترقي نے جب سب چیزوں كي كانٹ چهانٹ كي تو تیلوں كو پهولوں یا مصالحوں سے بسا كر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایك عرصه تك لوگ اسي ظاهري تكلف كے دلداده رهے - لیكن سائینس كي ترقي نے آج كل كے زمانه میں محض نمود اور نمایش كو نكما ثابت كردیا هے اور عالم متمدن نمود كے ساتهه فائدے كا بهي جویاں هے بنابریں هم نے سالها سال كي كوشش اور تجربے سے هر قسم كے دیسي و ولایتي تیلوں كو جانچكر " موهني كسم تیل " تیار كیا هے اسمیں نه صرف خوشبو سازي هي سے مدد لي هے بلكه موجوده سائنٹیفك تحقیقات سے بهي جسكے بغیر آج مهذب دنیا كا كوئي كام چل نهیں سكتا - یه تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار كیا گیا هے اور اپني نفاست اور خوشبو كے دیرپا هونے میں لاجواب هے - اسكے استعمال سے بال خوب گهنے اُگتے هیں - جڑیں مضبوط هوجاتي هیں اور قبل از وقت بال سفید نهیں هوتے درد سر‘ نزله‘ چكر‘ اور دماغي كمزوریوں كے لیے از بس مفید هے اسكي خوشبو نهایت خوشگوار و دل اویز هوتي هے نه تو سردي سے جمتا هے اور نه عرصه تك ركهنے سے سڑتا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں كے هاں سے مل سكتا هے قیمت في شیشي ۱۰ آنه علاوه محصولڈاك -

... ر پروپرائٹر

ایچ - ایس - عبد الغني كیمسٹ - ۲۲ - ۷۳

كولوٹوله اسٹریٹ - كلكته

ریویو آف ریلیجنز - ... مذاهب عالم پر ...

اردو میں هندوستان اور انگریزي میں یورپ امریكه و جاپان وغیره ممالك میں زنده مذهب اسلام كي صحیح تصویر پیش كرنے والا - معصوم نبي علیه السلام كي پاك تعلیم كے متعلق جو غلط فهمیاں پهیلائي گئي هیں - ان كا دور كرنے والا اور مخالفین اسلام كے اعتراضات كا دنداں شكن جواب دینے والا یهي ایك پرچه هے جس كو دوست دشمن دنیا كے سامنے پیش كرنے كے قابل سمجها هے - اس رسالے كے متعلق چند ایك رائوں كا اقتباس حسب ذیل هے :—

البیان لكهنؤ - ریویو آف ریلیجنز هي ایك پرچه هے جس كو خالص اخلاقي پرچه كهنا صحیح هے - عربي میں المنار اور اردو میں ریویو آف ریلیجنز سے بهتر پرچے كسي زبان میں شایع نهیں هوتے - اس كے زور اور مضامین پر علم و فضل كو ناز هے -

كریسنٹ - لور پول - ریویو آف ریلیجنز كا پرچه دلچسپ مضامین سے بهرا هوا هے - همارے نبي كریم صلے الله علیه وسلم كي ذات پاك كے متعلق جو جاهل عیسائي الزام لگایا كرتے هیں - ان كي تردید میں نهایت هي فاضلانه مضمون اس میں لكها گیا هے - جس سے عمده مضمون آج تك همارې نظر سے نهیں گذرا -

مسٹروب صاحب امریكه - میں یقین كرتا هوں كه یه رساله دنیا میں مذهبي خیال كو ایك خاص صورت دینے كے لیے ایك نهایت زبردست طاقت هوگي - اور یهي رساله ان روكوں كے دور كرنے كا ذریعه هوگا - جو جهالت سے سچائي كي راه میں ڈالي گئي هیں -

ریویو آف ریویوز - لنڈن - مغربي ممالك كے باشندوں كو جو مذهب اسلام كے زنده مذهب هونے كے مضمون سے دلچسپي ركهتے هیں چاهیے كه ریویو آف ریلیجنز خریدیں -

وطن لاهور - یه رساله بڑے پایه كا هے - اس كي تحقیقات اسلام كے متعلق ایسي هي فلسفیانه اور عمیق هوتي هے - جیسي كه اس زمانه میں دركار هے سالانه قیمت انگریزي پرچه ۴ روپیه - اردو پرچه ۲ روپیه - نمونه كي قیمت انگریزي ۴ - اردو ۲ - تمام درخواستیں بنام منیجر میگزین قادیان - ضلع گورداسپور آني چاهیئیں ۔

باب المراسلة و المناظرہ

سیرت نبوي اور نقد روایات و اثار

از جناب مولوي محمد اسحاق صاحب مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ

الهلال کي اشاعات گذشتہ میں سیرۃ نبوي کے دیباچے کے جو بعض اجزا شائع ہوے ہیں' ان میں بعض اصول نقد روایات سیرۃ کو بیان کیا گیا ہے - اُسکي نسبت چند گذارشات ہیں :

روایت کے ساتھہ درایت کي پلہ بپلہ نگاہداشت ' ایک ایسا ضروري امر ہے ' جس سے غالباً کسیکو اختلاف نہوگا - اسلیے کہ درایت' نقد روایت کے لیے ایک کسوٹي ہے' جس سے جید کو ردي سے امتیاز کیا جاتا ہے - علماے ربانیں نے اس سے جھوٹوں کا ناطقہ بند کردیا - لیکن اسکا اسطرح استعمال' جس سے قلب موضوع ہو جاے ' اور جس غرض کے لیے اسکا ایجاد ہوا ' اوسي کو قلع و قمع کردے ' انصاف کا خون کرنا ہے -

" راوي میں قید عمرہونا چاهیے یا نہیں " فاضل ناقد نے اسمیں گفتگو کرتے ہوے ' سیرت نبوي کا اکثر رواۃ غیر بالغین سے روایت ہونا دکہا کر ' فرمایا ہے کہ " وقائع عالم ملکوت چونکہ اس عالم سے بالا تر ہیں اور وہ واقعات اسدرجہ کے امور ہیں کہ اونکي ادا پر ہر ایک قادر نہیں - رواۃ غیربالغین نے نہیں معلوم اسطرح سے سنا ' کیسا ادا کیا ' اور بتدریج کتنا کچھہ تغیر آگیا ؟ اسکا کون اندازہ کرسکتا ہے - معمولي وقائع کے لیے نفس ثقاهت اور ضبط و امتیاز کافي ہو سکتا ہے' لیکن واقعہ غیرمعمولي کے لیے معمول سے زاید اتفاق و ضبط و ثقاهت ضروري ہے ورنہ تغیر و تبدل سے امن معرض خطر میں ہے "

هم نہیں سمجہتے کہ وقائع عالم ملکوت کے لیے معمول سے زاید ثقہ و ضابط اور عادل ہونیکي کیا حد ہے - اصول حدیث میں فقہاء صحابہ کو اگرچہ اونمیں بھي تفاوت مراتب ہے اور بعض کي خاص شان ہے) طبقہ علیا میں مانا گیا ہے اور بجا مانا گیا ہے - بدایت حي کي حدیث صحیحین میں بطرق مختلفہ مروي ہے - اُسکي نسبت غایت استبعاد ظاهر کیا ہے کہ " سید المرسلین کو حضرت جبرئیل نظر آوہں - اونکو دیکھکر آپ کانپتے ہیں - اپنے آپکو پہاڑ سے گرا دینا چاهتے ہیں - حواس کي نسبت شبہہ ہوتا ہے - پھر ایک عیسائي تسکین دیتا ہے - تب کہیں جاکر تسکین ہوتي ہے " اسکے راوي حضرت ام المومنین عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں - اونکا حفظ اور ضبط مستغني عن البیان ہے - في الاصابہ صفحہ (۶۹۲) جلد ۴ - قل عطاء بن ابي رباح : کانت عایشہ افقہ الناس و اعلم الناس و احسن الناس را یا في العامة : -

چھہ صحابي جو اکثیر الروایت شمار کیے جاتے ہیں' اُنمیں سے ایک حضرت عائشہ بھي ہیں - یہ مسلم ہے کہ بدء وحي کے وقت یہ پیدا نہیں ہوئي تہیں - في الاصابہ صفحہ (۶۹۱) عایشہ بنت ابي بکر الصدیق ولدت بعد المبعث باربع سنین او خمس الخ - لیکن اُنکي روایات اکثر انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیں اور بعض دیگر چند صحابہ سے - في الاصابہ صفحہ (۶۹۱) : روت عایشہ عن النبي صلي اللہ علیہ وسلم الکثیر الطیب و روت ایضاً عن ابیہا و عن عمر و فاطمہ و سعد بن ابي وقاص و اسید بن حضیر و جدامة بنت وهب وحمزۃ بنت عمر - باقي رہا نابالغي کا شبہہ جو ناقد علامہ کو پیش آیا ہے' تو وہ نہیں معلوم کہ آیا بوقت تحمل ہے یا بوقت ادا - بوقت ادا تو ہو نہیں سکتا کہ عروہ جو اونکا بھانجا اور تابعي ہے' اون سے روایت کرتا ہے - یہ زمانہ بعد زمانۂ وفات نبوي صلي اللہ علیہ وسلم ہے ' اور حضرت کے وفات کے وقت عایشہ صدیقہ ۱۸ - برس کي تہیں اور عروہ سے اس حدیث کا بیان کرنا یقیناً اس کے بعد ہوگا - رہا وقت تحمل ' خواہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو جیسا کہ ظاهر ہے' یا کسی اور صحابي سے' بہر حال اوسوقت اونکے نابالغہ ہونیکا کیا ثبوت ہے ؟ جبتک تحمل کے وقت نا بالغہ ہونا ثابت نہ کیا جاوے ' صرف بعض احتمالات کي بنا پر یہ کہدینا کہ " سیرت نبوي کے نہایت اهم واقعات جو آجتک معرکۃ الاراء ہیں اور جن پر ارباب اراء کے مختلف گروہ قائم ہوگئے ہیں اکثر اون راویوں سے منقول ہیں جو سن بلوغ کو نہیں پہونچے " نا کافي ہے - فاضل ناقد کو اول یہہ ثابت کرنا چاهیے کہ بوقت سننے کے حضرت عایشہ کم عمر تہیں - و دونہ خرط القتاد - فاضل ناقد کو جو ان واقعات کے متعلق استبعاد ہوا ہے اور اسکو درایت کے خلاف سمجھا ہے ' اوسپر غور کرنے سے واضح ہوتا ہے کہ یہہ امور کچھہ بھي درایت کے خلاف نہیں ہیں - انبیاء علیہم السلام آخر بشر تھے : ان نحن الا بشر مثلکم ولکن اللہ یمن علی من یشاء من عبادہ - اور نہ لوازم بشریہ اُنسے منفک ہوسکتي ہیں اور نہ طبیعت بشري بدل سکتی ہے - انسان کي فطري عادت ہے کہ جب وہ کسي غیر مالوف وغیر مانوس چیز کو' جس سے کبھي سابقہ نہ پڑا ہو' دفعۃ دیکھتا ہے تو مرعوب اور خوف زدہ ہوجا تا ہے - اور پھر کسي انیس اور معتمد کے تسلي آمیز کلمات سے تشفي پانا بھی ایک امر طبعی ہے -

باقي آیندہ

[بقیہ صفحہ ۱۹ کا]

صوبہ ادرنہ پر قدرت کي اسدرجہ کرم گستري کا یہ لازمي نتیجہ تھا کہ وہ آماجگاہ جنگ ہوتا - رومیوں کے زمانے سے ایکے اسوقت تک صدها هولناک جنگیں ہوئیں' اور بارها خون کے سیلاب ' بکھرے ہوے اعضاء ' اور خون آلود انساني پیکروں سے ادرنہ کے دلکش مرغزاروں کو ایک ایسا لالہ گوں نقش زار بنادیا ' جسے دیکھکے دل فگار اور آنکھیں خونبار ہو تي تہیں - سنہ ۳۲۴ - میں قسطنطین اور لیکنیوس میں ایک خونریز معرکہ ہوا ' جسمیں هزار ها انسان کام آئے - سنہ ۳۷۸ - میں پھر میدان کار زارگرم ہوا - فریقین جنگ گاتھہ اور شاهنشاہ فالنس تھے - میدان گاتھہ کے هاتھہ رہا - سنہ ۵۵۱ - میں پھر آتش جنگ روشن ہوئي - سلافي اور بیز نطیني سپاہ معرکہ آرا بھي ہوئي - لیکن بیز نطیني فوج کو شکست ہوئي - سنہ ۵۲۲ - میں بلغاریوں نے فوج کشي کي' اور بزور شمشیر شہر میں داخل ہوگئے - سنہ ۱۱۸۹ - میں انگریز داخل ہوے مگر چلے گئے - سنہ ۱۲۰۵ - میں بور ڈین نے حملہ کیا - اسوقت شہر ادرنہ بلغاریوں کے قبضے میں تھا - میدان کار زار آراستہ ہوا ' مگر حملہ آور فوج نے مدافع فوج کو شکست دي ' اور بادشاہ کو قید کر لیا - سنہ ۱۳۶۱ میں خاندان عثمانیہ کے تیسرے تاجدار سلطان مراد اول نے اُسے فتح کیا اور وہ مشہور محل شاهي بنایا ' جسکا ذکر عمارات کے سلسلہ میں آچکا ہے - سنہ ۱۲۴۵ - میں روسي فوج داخل ہوئي مگر بعد کو معاهدہ ادرنہ کے بموجب روسیوں نے شہر خالي کر دیا تھا -

اب اسکا حسرت انگیز حال سامنے' اور مستقبل مجہول ہے !

[قلت گنجایش کي وجہ سے فہرست چندہ ندیجاسکي انشاء اللہ تعالی آیندہ هفتہ میں دیجائیگي]

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. PBLG, HOUSE, 7/1 McLEOD STREET, CALCUTTA.

قلعہ و حصار حیدرلي

سرویا کي دو کمپنیاں، جنکو سقوط ادرنہ کے بعد ترکي توپوں نے ہلاک کردیا۔
انکي لاشوں کي صفوف کا ایک گوشہ
پادري دعا مانگ رہا ہے۔

اطلاع

(۱) اگر کسي صاحب کے پاس کوئي پرچه نه پہنچے ' تو تاریخ اشاعت سے دو هفته کے اندر اطلاع دیں ' ورنه بعد کو فی پرچه چار آنے کے حساب سے قیمت لي جائیگي -

(۲) اگر کسي صاحب کو ایک یا دو ماه کے لئے پته کي تبدیلي کي ضرورت هو تو مقامي ڈاکخانه سے بندوبست کرلیں ' اور اگر تین یا تین ماه سے زیاده عرصه کے لئے تبدیل کرانا هو تو دفتر کو ایک هفته پیشتر اطلاع دیں -

(۳) نمونے کے پرچه کے لئے چار آنه کے ٹکٹ آنے چاهیں یا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -

(۴) نام و پته خاصکر ڈاکخانه کا نام همیشه خوش خط لکھیے -

(۵) خط و کتابت میں خریداري نمبر کا حواله ضرور دیں -

(۶) مني آڈر روانه کرتے وقت کوپن پر نام ' پورا پته ' رقم ' اور نمبر خریداري (اگر کوئي هو) ضرور درج کریں -

نوٹ —— مندرجه بالا شرائط کي عدم تعمیلي کي حالت میں دفتر جواب سے معذور هے اور اس وجه سے اگر کوئي پرچه یا پرچے ضائع هوجائیں تو دفتر اسکے لئے ذمه دار نه هوگا - (منیجر)

شـــرح اجـــرت اشتـــهـــارات

—*—

میعاد اشتہار	في صفحه	في کالم	نصف کالم	نصف کالم سے کم
ایک هفته ایک مرتبه کے لئے	۱۵ روپیــه	۱۰ روپیه	۷ ½ روپیه	۸ آنه في مربع انچ
ایک ماه چار مرتبه "	۵۰ "	۳۰ "	۲۰ "	۷ آنه " " "
تین ماه ۱۳ " "	۱۲۵ "	۷۵ "	۴۵ "	۶ آنه " " "
چهه ماه ۲۶ " "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۷۵ "	۵ آنه " " "
ایک سال ۵۲ " "	۳۰۰ "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۴ آنه " " "

(۱) ٹائیٹل پیج کے پہلے صفحه کے لیے کوئي اشتہار نہیں لیا جائیگا - اسکے علاوه ۳ صفحوں پر اشتہارات کو جگهه دیجائیگي -

(۲) مختصر اشتہارات اگر رساله کے اندر جگهه نکال کر دیے جائیں تو خاص طور پر نمایاں رهیں گے لیکن انکی اجرت عام اجرت اشتہارات سے پچاس فیصدي زائد هوگي -

(۳) همارے کارخانه میں بلاک بهي طیار هوتے هیں جسکي قیمت ۸ آنه في مربع انچ هے - چهاپنے کے بعد وه بلاک پهر صاحب اشتہار کو واپس کردیا جایگا اور همیشه انکے لئے کارآمد هوگا -

شرائـــط

(۱) اسکے لئے هم مجبور نہیں هیں که آپکي فرمایش کے مطـــابق آپکو جگهه دیں ' البته حتي الامکان کوشش کي جاے گي -

(۲) ایک سال کے لئے اشتہار دینے والوں کو زیاده سے زیاده ۴ اقساط میں ' چهه ماه کے لئے ۲ اقساط میں ' اور سه ماهي کے لئے ۳ اقساط میں قیمت ادا کرني هوگي اس سے کم میعاد کے لئے اجرت پیشگي همیشه لي جائیگي اور وه کسي حالت میں پهر واپس نهوگي -

(۳) منیجر کو اختیار هوگا که وه جب چاهے کسي اشتہار کي اشاعت روک دے ' اس صورت میں بقیه اجرت کا روپیه واپس کردیا جاے گا -

(۴) هر اس چیز کا جو جوے کے اقسام میں داخل هو ' تمام منشي مشروبات کا ' فحش امراض کي دواؤں کا اور هر وه اشتہار جسکي اشاعت سے پبلک کے اخلاقي و مالي نقصان کا ادنی شبهه بهي دفتر کو پیدا هو' کسي حالت میں شائع نہیں کیا جاے گا -

نوٹ —— کوئي صاحب رعایت کے لئے درخواست کي زحمت گوارا نه فرمائیں - شرح اجرت یا شرائط میں

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مومنين (القرآن الحكيم)

AL-HILAL

Propriets & Chief Editor:

Abul Kalam Azad

7-1 McLeod street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL - HILAL"

Half-yearly „ „ 4 - 12.

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد الکلام الدهلوی

مقام اشاعت

۱ مکلاود اسٹریٹ

کلکته

عنوان تلغراف

« الهلال »

قیمت

سالانه ۸ روپیه

ششماهی ٤ روپیه ۱۲ آنه

نمبر ۲۱ — کلکته: چهار شنبه ۲۱ جمادی الثانیه ۱۳۳۱ هجری — جلد ۲

Calcutta : Wednesday, May 28, 1913.

اتقـــو الله ایهـــا المسلمـــون !

ولا تکونوا ، کالذین نسوا الله ، فانساهم انفسهم ، اولائک هم الفاسقون (٥٩ : ٢٠)

منکر نتواں گشت اگر دم زنم از عشق
این نشه بمن گر نبود با دگرے هست

(١) حکمة الهیه اپنے کاموں میں ابتدا سے کچهه اس طرح کی واقع هوئی هے که اسکا کوئی کام آزمایشوں اور امتحانوں سے خالی نہیں هوتا : احسب الناس ، ان یترکوا ان یقولوا آمنا ، وهم لا یفتنون ؟ (٢٨ : ٢٠)

(٢) دعوة "من انصاری الی الله" میں بهی اولین آزمایش یه تهی که بغیر اظہار و تعین کار کے لوگوں کو اپنی شرکت کے طرف بلایا گیا ، اور پهر جنکے دلوں میں سچی طلب تهے ، وه بغیر فکر این و آں ، امادهٔ رفاقت ، اور مستعد اعانت هوگئے : وهم الذین لا خوف علیهم ولا هم یحزنون -

(٣) جماعة "حزب الله" کے مقاصد و اغراض کا مضمون بهی آج کل میں چهپنے کیلیے دیدیا جائیگا اور پهر بصورت رسالے کے طبع هوگا -

(٤) چونکه رساله مضامین تبلیغ و دعوت کے ساتهه هی یه رساله بهی قریب الاختتام هے ، اسلیے اب علحدہ اشاعت کی جگه دونوں کو یکجا شائع کرنا هی مناسب معلوم هوا -

(٥) پهر جنکو پیاس هے ، انهیں کیا هوگیا که " العطش " کی صدا نہیں لگاتے ؟ اور جو روشنی کے متلاشی تهے ، یه کیا هے که وه روشنی کو روشنی سمجهنے میں متامل هیں ؟ پس جلدی کرو ، جلدی کرو که عجب نہیں اس جلدی هی میں تمهارے لیے اصلی آزمایش پوشیده هو - ان ارید الا الاصلاح ما استطعت ، والله یهدی من یشاء الی صراط مستقیم -

فهرست

تصـــاویر

شذرات

اردو پریس علیگڈھ کی ضمانت

گذشتہ دو سال کے اندر اسلامی مصائب کے ظہور نے مسلمانان ہند میں جوش و حرکت کا ایک نیا دور پیدا کردیا - جدید اخبار و رسائل کی تاسیس' مضامین مہیجہ و معرکہ کی اشاعت' مجالس کا قیام' اور حس و بیداری کے مظاہر نہ صرف بڑے بڑے شہروں' بلکہ قصبوں اور دیہاتوں تک میں پوری سرگرمی سے ظاہر ہوے اور اسکا سلسلہ اب تک جاری ہے -

یہ زمانہ مسلمانوں کے مصائب کے شدید ترین دور کا آغاز تھا' اور اسلام کی خانہ ویرانی جیسی اب ہوئی' صدیوں سے نہیں ہوئی تھی - غفلت کے بعد ناگہانی ہشیاری' اور خواب کے بعد اچانک بیداری' ہمیشہ خطروں سے پر ہوتی ہے' اور دل سے اٹھے ہوے جذبات دماغ کی دانشمندیوں کے تابع نہیں ہوتے' ایسی حالت میں کچھ بعید نہ تھا کہ جوش و خروش میں ہر طرح کی بے اعتدالیاں ہوتیں' اور امن و سکون میں قسم قسم کی خلل اندازیاں پیدا ہوجاتیں - تاہم برٹش انڈیا کی تاریخ میں یہ واقعہ ہمیشہ یادگار رہیگا کہ با ایں ہمہ حالات عقل برانداز' و حوادث ہوش افگن و شکیب ربا' راس کماری سے لیکر کشمیر تک' تمام مسلمانان ہند نے کوئی حرکت امن و قانون کے خلاف نہیں کی' اور اگر ایجی ٹیشن کا کچھ ظہور بھی ہوا' تو وہی مجلس آرائیوں اور رزولیوشنوں کے پاس کرنے میں' یا چند لمحوں کی گرم تقریروں' اور مجامع و مجالس کی گاہ گاہ اٹھنے والی سرد آہوں میں -

ہم سب کچھ سنتے تھے' اور سب کچھ جانتے تھے - ہم یورپ کے وزارت خانوں سے بے خبر نہ تھے' اور انگلستان کی موجودہ وزارت خارجیہ کے نظارے سے بھی آنکھیں بند نہ تھیں - جنگ کی خوں ریزیاں' اور صلح کی امن جویانہ دھمکیاں' دونوں ہمارے سامنے تھیں - ہم نے اُن خونچکاں لاشوں کو بھی دیکھا' جنکا خون جنرل کذبوا کی شمشیر برہنہ سے ٹپک رہا تھا' اور پھر ہم نے اُن جلے ہوے گھروں' اُن تودۂ خاکستر آبادیوں' اور اُن تڑپتی ہوی لاشوں پر بھی نظر ڈالی' جس سے جنگ بلقان کے حدود ارضی کے مختلف گوشے نظارہ گیان عالم کیلیے جگر پاش اور زہرہ گداز تھے' تاہم ہم کو جواب دیا جاے کہ ہم نے کیا کیا؟ اور ہم کو بتلایا جاے کہ ہم نے کیا چاہا؟ وہ وسیع مجمع انسانی' جسکی تعداد سات کرور سے متجاوز بتلائی جاتی ہے' کیا ممکن نہ تھا کہ اس موقعہ پر اپنے تئیں انسان قرار دیکر' جذبات طبعی سے مجبور انسانوں کی طرح' کچھ نہ کچھ بے عنوانیاں کرگذرتا؟ مگر سواے اُس درد حسرت و ماتم کے' جو کبھی کبھی اس مجمع سے اٹھا' اور سوا اُن صداہاے فغاں سنج و الغیاث کے' جو لا حاصل و ناکام اس آبادی کی وسعت سے بلند ہوئیں' کوئی صداے قانون شکن' کوئی حرکت بغاوت آمیز' کوئی سعی مخالفت حکومت' ایسی ہوئی' جو سامنے لائی جا سکتی ہے؟

میں بلا خوف تغلیط کہتا ہوں کہ انسانی مجامع کے غم و اندوہ و اضطراب و اضطرار کی اگر کوئی تاریخ مرتب کی گئی ہو' تو مسلمانان ہند کے گذشتہ دو سالہ سکون و امن اور خاموشی و قانون پرستی کی اسمیں شاید کوئی نظیر نہیں ملے گی -

قوم اور ارکان حکومت' دونوں اس سے بے خبر نہیں ہیں کہ الہلال اپنے اصلی دلی خیالات کے بے کم و کاست اظہار میں نہایت مسرف ہے' اور اسمیں اور عام مسلمانوں میں یہی فرق ہے کہ انکے دل میں وہ ہے' جو اسکے زبان پر ہے' پر انکی زبان پر وہ نہیں ہے' جو اسکے قلم پر ہے - اسلیے مجھے یہ کہدینے میں کوئی باک نہیں کہ اس تمام عرصے میں مسلمان ہند کی خاموشی و امن دوستی حد تفریط تک پہنچ گئی ہے - اور وہ قانون کے احترام اور امن کے ساتھ رہکر جو کچھ کرسکتے تھے' افسوس کہ انہوں نے نہیں کیا -

پھر یہ حکومت اور رعایا' دونوں کیلیے ایک نہایت ضروری سوال ہے کہ اس عجیب و غریب حالت کے اسباب کیا تھے اور کیا ہیں؟ کل کی بات ہے کہ لارڈ کرزن کے زمانے میں دبی ہوئی وطنی شورش نے ظہور کیا' اور چند سالوں کے اندر ہی اندر خطرناک جوش و خروش اور خوں ریزانہ اقدامات تک معاملہ پہنچ گیا' اور اب تک قائم ہے - حالانکہ اسکے لیے بظاہر جوش و خروش پیدا کرنے کے ایسے اسباب قوی نہ تھے' جو پچھلے دو سالوں کے اندر مسلمانان ہند کو پیش آے' اور جسکے نتائج معزنہ ابھی انکے سامنے سے ہٹے نہیں ہیں -

یہ کیوں ہے کہ اس تمام عرصے میں ایک مسلمان ہاتھ بھی کسی خلاف قانون حکومت عملہ کا مجرم نہیں ہوا؟

یہ ایک سوال ہے' جسکے جواب پر غور فرمانے کی ہز انز سر جیمس مسٹن بالقابہ کی گورنمنٹ کو سب سے زیادہ ضرورت ہے -

میں پورے یقین اور وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اسکا سبب صرف ایک ہی ہے' اور سبب اصلی و قوی ہمیشہ ایک ہی ہوا کرتا ہے - دنیا میں اسطرح کے واقعات ہمیشہ گذرے ہیں' اور انکے حالات و نتائج نے ہمارے لیے بحث و راے کا راستہ صاف کردیا ہے - اُن پر نظر ڈالیے' اور ان سے بھی قریب تر خود ہندوستان کی گذشتہ دہ سالہ تاریخ کو دیکھیے - صاف صاف نظر آئیگا کہ اس کا سبب اصلی اسکے سوا اور کچھ نہیں ہوسکتا کہ لارڈ ہارڈنگ کی دانشمند و مدبر' اور کاردان و حوادث اندیش گورنمنٹ نے اس تمام زمانے میں روک ٹوک اور جا و بیجا سختی و پرسش کی پالیسی پر عملدر امد نہیں کیا' اور مسلمانوں کو انکی اصلی حالت پر چھوڑ دیا - انکے کاموں میں کسی طرح کی رکاوٹ نہیں ڈالی' انکے مجامع و مجالس میں کوی علانیہ مداخلت نہیں کی گئی' اور ہر موقعہ پر گورنمنٹ نے اپنے تئیں ان تمام امور پر بے توجہ ظاہر کیا' اور اگر جوش و خروش کے ظہور میں بعض سخت گیر کار فرمائیں' اور حلقہ ہاے احتساب کو کوئی بات قابل گرفت نظر آئی بھی' تو اسکی بنا پر کوی کارروائی نہیں کی گئی -

یہ ایک قدرتی بات ہے کہ انسانی قلوب کا جوش' دبانے سے اچھلتا' اور پٹکنے سے کودتا ہے - اسکی مثال ایک ابلتے ہوے چشمے' یا اچھلتے ہوے فوارے کی سی ہے' کہ جسقدر اسکی راہ میں رکاوٹ ڈالی جاتی ہے اتنا ہی وہ زیادہ قوت اپنے اندر حاصل کرلیتا ہے - پس اس دانشمندانہ اور مستحق تحسین پالیسی کا نتیجہ یہ نکلا کہ جوش و خروش اور حسیات و جذبات کو زیادہ ابھرنے اور زیادہ قوت و طاقت حاصل کرنے کا موقعہ نہیں ملا' اور وہ مثل ایک ایسے درخت کے ہوگیا' جسکو تخم اور زمین تو میسر آگئی تھی' لیکن آفتاب کی تپش اور پانی کی رطوبت میسر نہیں آئی - کیونکہ دلوں کے جوش و خروش کیلیے سختی اور سخت گیری مثل حیات بخش پانی کے' اور مثل نامیہ افزا تپش و حرارت کے ہے - اسکو اگر دبانا مقصود ہے تو پانی نہیں دینا چاہیے - پر اگر پانی دیا گیا تو وہ پھلے پھولیگا' اور اسکی جڑیں زمین

لاکھوں بے خانماں مہاجرین

قسطنطنیہ کی گلیوں میں !!!

الہلال کلکتہ - سالانہ قیمت مع محصول صرف آٹھہ آنہ !!!

آج دفتر الهلال میں دو تار دفتر تصویر افکار' اور ڈاکٹر مصباح کے پہنچے هیں که " خدا کیلیے یورپین ترکي کے اُن لاکھوں بے خانماں مهاجرین کے مصائب کو یاد کرو' جنمیں هزارها بیمار عورتیں' اور جاں بلب بچے هیں - جنکو جنگ کي ناگهاني مصیبتوں کي وجه سے یکایک اپنا گهر بار چهوڑنا پڑا' اور جنکي حالت جنگ کے زخمیوں سے بهي زیاده درد انگیز هے - جو مرگئے' انکو دفن کر دیں' جو زخمي هیں انکو شفا خانے میں لے آئیں' لیکن جو بد نصیب زنده' مگر مردے سے بدتر هیں' انکو کیا کریں ؟ "

دفتر الهلال حیران هے که اس وقت اعانت کا کیا سامان کرے ؟ مدد کیلیے نئي اپیلیں کرنا شاید لوگوں کو ناگوار گذرے که هلال احمر کا چنده هر جگهه هو چکا هے' اور تمسکات کا کام بهي جاري هے - مجبوراً جو کچهه خود اسکے اختیار میں هے' اسي کیلیے کوشش کرتا هے -

(۱) کم از کم وه ایک ماه کے اندر دو هزار پاؤنڈ یعنے ۳۰ - هزار کي رقم مخصوص اعانۂ مهاجرین کیلیے فراهم کرنا چاهتا هے' کیونکه هلال احمر کے مقصد سے جو روپیه دیا جاتا هے' اسکو خلاف مقصد دوسري جگه لگانا بهتر نهیں - اسکي اطلاع آج هي ترکي میں بهیجدي گئي هے -

اس بارے میں جو صاحب درد اعانت فرمائیں گے فاجرہ علی اللہ '

وارنه وه دوسروں پر بار ڈالنے کي جگهه' خود هي اس رقم کو اپني جانب سے پیش کرنا چاهتا هے -

(۲) اسکي صورت یه هے که بلا شک نقد تیس هزار روپیه دینا دفتر کے امکان سے باهر هے' مگر یه تو ممکن هے که تیس هزار روپیه جو اُسے مل رها هو' وه خود نه لے' اور اس اشد ترین ضرورت اسلامي کیلیے وقف کردے ؟

(۳) یقیناً میں ۳۰ - هزار نهیں دیسکتا' لیکن آپ کیوں نهیں مجهے ۳۰ - هزار روپیه دیتے' تا که میں دیدوں ؟

(۴) پس آج اعلان کیا جاتا هے که **دفتر الهلال چار هزار الهلال کے پرچے ایک ایک سال کیلیے اس غرض سے پیش کرتا هے - آج کي تاریخ سے ۳۰ جون تک جو صاحب آٹهه روپیه قیمت سالانه الهلال کي دفتر میں بهیجدینگے'** انکے روپیه میں سے صرف آٹهه آنه ضروري اخراجات خط و کتابت کیلیے وضع کرکے باقي ساڑهے سات روپیه اس فنڈ میں داخل کردیا جائیگا' اور ایک سال کیلیے اخبار اُنکے نام جاري کردیا جاے گا - گویا ساڑهے سات روپیه وه اپنے مظلوم و ستم رسیده برادران عثمانیه کو دینگے' اسکا اجر عظیم الله سے حاصل کرینگے' اور صرف آٹهه آنے میں سال بهر کیلیے الهلال بهي (جو جیسا کچهه هے' پبلک کو معلوم هے) انکے نام جاري هوجایگا - اس طرح چار هزار خریداروں کي قیمت سے ۳۰ - هزار روپیه فراهم هو سکتا هے اور دفتر الهلال اُسے خود فائده اٹهانے کي جگه' اس کار خیر کیلیے وقف کر دیتا هے -

(۵) اس وقت ماهوار تین سو تک نئے خریداروں کا اوسط هے - لیکن دفتر ۳۰ - جون تک کیلیے اپني تمام آمدني اپنے اوپر حرام کر لیتا هے - دفتر اس وقت تک کئي هزار روپیے کے نقصان میں هے' اور مصارف روز بروز بڑهتے جاتے هیں' تاهم اس تار کو پڑهکر طبیعت پر جو اثر پڑا' اس نے مجبور کر دیا' اور جو صورت اپنے اختیار میں تهي' اس سے گریز کرنا' اور صرف دوسروں هي کے آگے هاتهه پهیلائے رهنا' بهتر نظر نه آیا - یورپ میں اخبارات کے دفتر اپني جیب سے هزاروں روپیه کار خیر میں دیتے هیں - شاید اردو پریس میں یه پهلي مثال هے' لیکن اسکي کامیابي اس امر پر موقوف هے که برادران ملت تغافل نه فرمائیں اور اس فرصت سے فائده اٹها کر فوراً درخواست خریداري بهیجدیں - ربنا تقبل منا انك انت السمیع العلیم

یورپین ترکي کے بے خانماں مهاجرین جامع ایاصوفیا کے سامنے

(۶) الهلال - اردو میں پهلا هفته وار رساله هے' جو یورپ اور ترکي کے اعلے درجه کے با تصویر' پر تکلف' خوشنما رسائل کے نمونے پر نکلتا هے - اسکا مقصد وحید دعوت الی القران' اور امر بالمعروف و نهي عن المنکر هے - محققانه علمي و دیني مضامین کے لحاظ سے اسکے امتیاز و خصوصیت کا هر موافق و مخالف نے اقرار کیا هے - اُس نے هندوستان میں سب سے پہلے ترکی سے جنگ کی خبریں براه راست منگوائیں' اسکا باب "شئون عثمانیه" ترکي کے حالات جنگ کے واقعات صحیحه معلوم کرنے کا مخصوص ذریعه هے - "نامورانِ غزوۂ طرابلس و بلقان" اسکي ایک با تصویر سرخی هے' جسکے نیچے وه عجیب و غریب موثر اور حیرت انگیز حالات لکهے جاتے هیں' جو اپنے مخصوص نامه نگاروں اور خاص ذرائع معلومات سے حاصل کیے جاتے هیں - مقالات' مذاکرۂ علمیه' حقائق و وثائق' المراسلة و المناظره اسئلة و اجوبتها' اسکے دیگر ابواب و عنوان مضامین هیں - آٹهه آنے میں شاید ایک ایسا اخبار برا نهیں -

(۷) درخواست میں اس اعلان کا حواله ضرور دیا جاے' اور کارڈ کی پیشاني پر " اعانۂ مهاجرین " کا لفظ ضرور لکها جاے -

۲۱ - جمادی الثانیه ۱۳۳۱ هجری

فتنه مي بارد ازیں طاق مقرنس بر خیز !

أ امنتم من فی السماء
ان یخسف بکم الارض
فاذا هي تمور ؟ - ام
امنتم من في السماء
ان یرسل علیکم حاصبا
فستعلمون کیف نذیر ؟
(۶۷ : ۱۳)

خدا جو آسمان میں هے کیا تم اُس کے
جلال سے نڈر هوگئے هو که زمین میں تم
کو دهنسا دے اور وہ پڑے جهکولے مارا
کرے ؟ یا جو آسمان میں هے تمهیں اُس کے
غضب کا خوف نہیں رها که تم پر پتهراؤ
کرے ؟ عنقریب تم کو معلوم هو جائیگا
که همارا ڈرانا کیسا تها ؟

سنه ۱۰۶۴ - ع - کا واقعه هے که جزیرۂ صقلیه (سسلي) پر توحید کي حکومت تهي - بحر ابیض متوسط کے تمام سواحل میں الله اکبر کے نعرے گونج رهے تهے - سنه ۸۳۶ ع میں یه علاقے علم اسلام کے زیر سایه آئے تهے - اس واقعه کو ۲۲۸ - برس گزر چکے تهے ' اور اس مدت مدید میں اسلامي تمدن نے سسلي میں اچهي طرح جڑ پکڑ لي تهي - سسلي کا طبي کالج تمام یورپ کا مرجع و مآب بن رها تها' پلرمو کي عظیم الشان درسگاه سے مغربي دنیا تهذیب و شایستگي کا سبق لیتي تهي - تعلیم عام بهي تهي اور مفت بهي - تربیت کا ایسا اچها انتظام تها که همارے بورڈنگ سسٹم (نظام اقامت) سے اب تک ایسے نتایج پیدا نهو سکے - همارے کالج و یونیورسٹي تو آزاد بهي نہیں هیں اور دائرۂ اثر بهي محدود هے ' مگر سسلي کي عربي درسگاهیں اس خصوصیت میں اس حد تک ترقي کر گئي تهیں که یورپ کي متعجبانه نگاهوں میں یه باتیں ایک طرح کا جادو نظر آتي تهیں - یه سب کچهه تها اور ترقي کے بیشتر ذرایع فراهم تهے ' لیکن جیسا که موسیو سیدیو نے خلاصه تاریخ العرب (صفحه ۱۷۷ و ۱۸۱) میں تشریح کي هے ' مسلمانوں میں بڑي کمی یه تهي که نه اُن کو اپني حالت کا احساس تها ' اور نه اُن میں کوئي مرکزي وابستگي تهي - هر ملک کے مسلمان اپنے اپنے حال میں مگن تهے - کسي کو کسي سے اتنا بهي تعلق نه تها جتنا چین کے ایک بہت هي معمولي یوروپین کے رنج و راحت سے سر ایڈورڈ گرے کي نظارۃ خارجیه کو هوسکتا هے - بے حسي کا یه عالم تها که جزائر بلیارہ کے مسلمان ذبح کر ڈالے گئے' جزیرۂ قندیه چهن گیا ' جنوبي اطالیه کے بیشتر علاقے صلیب کے زیر حکومت چلے گئے ' مگر کسي درد مند دل میں ٹیس بهي نه تهي - نتیجه یه هوا که سنه ۱۰۶۸ ع سے سنه ۱۰۷۱ ع تک میں توحید کے تمام مقبوضات تثلیث نے غصب کر لیے - سنه ۱۰۹۸ ع میں جزائر مالطه کي شامت آئي - سنه ۱۱۲۵ ع میں سواحل افریقیه کي نوبت پہونچي - سنه ۱۱۴۸ ع میں صفاقس و سوس مهدیه و قیروان و تونس جاتے رهے ' اور بحر ابیض متوسط میں اسلامي حکومت کا بالکل هي خاتمه هوگیا - موحدین نے بعد میں کچهه علاقے واپس لو لیے ' اور تعمیر حکومت کي داغ بیل بهي پڑگئي - مگر یه تعمیر بهي عام بے حسي و عدم مرکزیۃ کي برکت سے میرزا غالب کي اُس تعمیر سے کم نه تهي - جسکي نسبت خود اُنکو شکایت تهي :

هیولی برق خرمن کا هے خون گرم دهقاں کا !

گیارهویں صدي کے انهیں واقعات کا اعاده آج بیسویں صدي میں هو رها هے - جنگ بلقان نے یورپ سے اسلامي حکومت کا خاتمه کر هي دیا - ایشائي ممالک باقي رهے تهے' جن میں عرب و مضافات عرب کو مخصوص اهمیت حاصل تهي - لیکن ۱۴ - مئي سنه ۱۹۱۳ ع کو' جس کي تفصیل لندن ٹائمز نے ۱۷ - مئي کي اشاعت میں درج کي هے - اس میں بهي گهن لگ گیا -

(۱) عرب کے مشہور ساحل جزیرہ " کویت " پر برطانیه عظمی کا باقاعده شاهي اثر تسلیم کرالیا گیا - باب عالي کي صرف نام کي سیادت رہ جائیگي - جزیرے کے استقلال ' شئون حکومۃ ' معاملات داخلیه ' اوضاع سیاست - ولایت عهد ' غرضکه هر ایک بات سے ترکي سلطنت بے تعلق هوگي' اور برطانیه و کویت کے مابین جو معاهده هوا هے ' اس کو نافذ الاثر سمجهیگي -

(۲) جزائر بحرین و مسقط و القطر سے باب عالي کے شاهي حقوق معدوم هو گئے اور نشر نفوذ کا حق انگلستان کو حاصل هوگیا - خلیج فارس میں روشني کرنے - منقذات (جان بچانے والي کشتیوں) اور خضراء (پرایس محافظ) کا نظم و نسق بهي اُسي سے متعلق هوگا -

(۳) شط العرب میں انگریزي اثر غالب هوگا - دریاے دجله و فرات میں جہاز راني کے لیے برطانیه عظمی کو خاص حقوق و مراعات حاصل هونگے -

(۴) ایک عثماني کمیشن کے ذریعه سے جس کي وضع و ترکیب میں برطانیه کو طاقتور حصه ملیگا ' شط العرب میں جہاز راني ' اور بندرگاهوں میں حکومت کے مسائل طے کیے جائینگے - عام انگریزي راے اس باب میں یه هے که کمیشن کے معاین و مهندس ' دونوں شاخوں کے اعلی افسر انگریز هونے چاهیئیں - ورنه انگریزي فوائد کے حصول میں خاطر خواه کامیابي نهوگي -

(۵) بصره و بغداد کے مابین تاسیس ریلوے کا آخري حق برطانیه کو حاصل هوگا - بغداد ریلوے کي نظارت (ڈائرکٹروں کي مجلس) میں کم از کم دو انگریز افسر هونگے ' جن کے ذریعه سے خرید و فروخت پر نگراني اور مالیه کے انتظام میں امتیازي سلوک روا نه رکهنے کے فرائض انجام پایا کرینگے - اس معاهده کو گویا مکمل سمجهنا چاهیے - ۱۷ - مئي کو معاهده کے اُس حصه پر جو مسئله کویت و حدود بصره سے متعلق هے دستخط هوچکے هیں - بقیه هنوز غیر موثق هے - اُن پر بهی کچهه مدت کي گفت و شنفت کے بعد دستخط هو هي جاینگے ' اور رسول الله صلے علیه وسلم کے دیار سے اسلامي حکومت کے خاتمه کي تحریک کے لیے ایک غیر متوقع سبیل نکل آیگي - اس معاهده کي تکمیل سے انگریزوں کو جو نفع هوگا ریوٹر ایجنسي نے ۱۷ - مئی کے تلغرافات میں اُس کي یوں ترجماني کي هے که " مشرق اوسط میں تجارتي فوائد برطانیه کي ترقي و تقویت کے لیے یه معاهده ایک نهایت اهم واقعه هوگا " اور' ترکوں کو جو ضرر پہونچیگا اُس کا اندازہ ۱۵ - مئي سنه ۱۹۱۳ ع پایونیر کے اُس فقرہ سے هوسکتا هے جو اُس نے مشہور یوروپین اخبار " جرنل " سے نقل کیا هے که " ان معاهدوں کو ایشیائي روم کي تقسیم کا آغاز خیال کرنا چاهیے "

فرانس نے ارض شام پر قبض و دخل کي پیشرفت کے لیے مطالبات کیے هیں (۱) مدارس (۲) ریلوے (۳) بنادر (۴)، اور اُن

کے اندر ' اور شاخیں اسکے اوپر دور دور تک پھیل جائیں گی !

گورنمنت کي یه ایک اصلي دانشمندي اور ٹھیک ٹھیک قابلیت حکومت فرمائي کا استعمال تھا ' اور همارے عقیدے میں اگر ایک طرف لارڈ هارڈنگ کے کارناموں کي تاریخ میں انکا مشہور مراسلۂ تاریخي ' تقسیم بنگال کي تنسیخ ' اور پھر حادثه دهلي کے بعد تحمل و ضبط کا قابل تعریف ظہور ' یادگار رهیگا ' تو اُسي کے ساتھه یه دانشمندانه طرز عمل بھي تعریف و ترمیف کے ساتھه یاد کیا جاے گا ' جو انھوں نے جنگ طرابلس کے بعد سے اس وقت تک اسلامي جوش و خروش کے متعلق اختیار کیا -

یه اسکا در حقیقت وه قدرتي اور طبیعي سبب اصلی هے ' جس کي قوموں اور ملکوں کي گذشته تاریخ اور موجوده حوادث سے تصدیق هوتي هے ' لیکن اسکے بعد اسکے ذیل میں بعض اور اسباب بھي قرار دیے جاسکتے هیں ' اور انمیں اولین وجه مسلمانوں کي یه نمایاں قومي خصلت بھي هے که وه صبر و تحمل کے عادي اور فتنۂ و شر سے گریزاں رهتے هیں ' اور اپني اسي خصلت کي بے اعتدالانه تفریط کے نتائج هیں ' جو مقدونیا میں حاصل کرچکے هیں -

یقیناً اس گذشته دو سال کے اندر انھوں نے یه بھي ثابت کردیا که خواه اضطراب و جوش کا کیسا هي هجوم هو ' مگر حزم و احتیاط اور امن و سکون کا سر رشته انکے هاتھوں سے نہیں چھوٹ سکتا -

⚘ ⚘ ⚘

یه حالات تھے ' مگر نہایت افسوس کے ساتھه اب مسلمان دیکھیں گے که صوبجات متحده کي گورنمنت اس پالیسي کو هاتھه سے دے رهي هے ' اور اسکا بہت بڑا عملي نمونه اُردو پریس علي گڈه کي ضمانت هے -

اُردوے معلی کے مضمون پر گرفت نہیں کي گئي ' اسمیں پولیٹکل مباحث کا حصه عرصے سے نادر اور کالمفقود هے -

اسکے ایڈیٹر کا صرف یہی جرم نظر آتا هے که اس نے اسلامي حسیات و جذبات کے اظہار میں حصه لیا ' اور اخري دنوں میں ملکي مصنوعات کے طرف توجه ' اور غیر ملکي مصنوعات سے احتراز دلانے کیلیے کوشش کي - اسکا نتیجه یہي هوگا که مسلمان ' جو صرف اپنے مسلمان بھائیوں کي اعانت ' اپنے مستقبل ' اور اصلاح حال میں مصروف تھے ' اور حکومت کے طرف سے بالکل مطمئن تھے که وه انکي پر امن مساعي و حرکات سے کوئي تعرض کرنا نہیں چاهتي ' یکایک محسوس کریں که شاید واقعۂ نفس الامر ایسا نہیں هے ' اور یه انکے جوش کیلیے ایک قوت افزا روک کا کام دے - پھر انکا جوش بڑھے ' اور جذبات میں ایک نئي حرکت پیدا هو - حکومت کو غور کرنا چاهیے که اس نئے جوش کي ذمه داري کیا پالیسی کے اس تغیر ' اور سخت گیري پر نہوگی ؟

کیا اسکي ضرورت نہیں هے که لارڈ هارڈنگ کي دانشمند گورنمنت اس مسئله پر توجه کرے ؟

هفته جنگ

مبادي صلح پر ابھي تک دستخط نہیں هوے هیں - حلقه هاے سیاسیه میں یه التواء " پر اسرار " سمجھا جارها باعث التواء کون هے ؟

کل کي تار برقي سے معلوم هوتا هے که یه بھي ابھي عالم اسرار میں هے ' مگر ابتدائي تاربرقیوں میں سب سے پہلے اس باب میں جسکا نام لیا گیا تھا ' وه سرویا تھي -

۲۱ - کو ریوٹر نے اطلاع دي تھي که سرویا کي راے هے که اسکے متعلق بیحد اهم معاملات میں دول کا فیصله کافي طور پر لازمي نہیں - وه دستخط سے قبل ضمانت چاهتي هے - اسي تاریخ کے دوسرے تار میں جو یہاں ۲۲ - کو موصول هوا ' یه بیان کیا گیا تھا که حلفاء بلقان کي طرف سے سرویا نے سر ایڈورڈ گرے سے ان ترمیمات کے متعلق مراسلت کي ' جو صلحنامه میں وکلاء بلقان نے ایک جلسے میں تجویز کیے هیں - اس جلسے میں ڈاکٹر ڈنیف وکیل بلغاري بھي شریک تھا - مگر اس نے ایک تجویز بھي ان ترمیمات کي بابت پیش نہیں کي - ان ترمیمات کا جو حصه ظاهر کیا گیا هے وه یه هے که پیرس کے مالي کمیشن میں بلقاني وکلا کي وهي حیثیت هو جو دیگر وکلاء دول کي هوگي - نیز یه که جنگ سے پہلے کے عهد نامے اسوقت نافذ رهیں ' جب تک که ایک دوسرا وسیع عهد نامه تیار نه هوجائے -

ریوٹر کا یه بھي بیان هے که ترکي اور بلغاري وکلاء نے سر ایڈورڈ گرے سے کہا هے که یه دول کا فرض هے که وه بقیه حلفاء بلقان کے دستخط حاصل کرنے کے لیے کوئي تدبیر اختیار کریں - اور یه که دول نے انکو فہمایش کي هے ' اور یه کہا هے که اگر انھوں نے اصرار کیا تو عجب نہیں که وه ان فواید کو ضائع کردیں جو انکو عدم اصرار کي صورت میں حاصل هوسکتے تھے -

---

خانه جنگي

حلفاء بلقان کے تعلقات کي حالت دیکھیے کب تک درست رهتي هے ؟ بلغاریا کے خلاف ' سرویا اور یونان میں ایک معاهده کے وجود میں اب کوئي شک نہیں رها - ۲٦ - کو سالونیکا کا تار هے که کیوالا سے کسي قدر فاصلے پر بلغاري اسکویڈرن نے یونانیوں پر آتشباري کي - اسکے علاوه پیگھین میں بھي جنگ هوئي - سرکاري طور پر بیان کیا گیا هے که اس جنگ میں یوناني نقصانات کي تعداد ۳۹ - مقتول اور ۱۳۷ - مجروح هیں -

طرابلس الغرب

بنغازي سے ۱۹ - کا تار هے که سیدي غربی اور اسیلاني کے مرکزوں پر کل اطالوي فوج کا سیلاب نہایت زور کے ساتھه امنڈا ' جسکو عربوں نے پیچھے هٹا دیا - اسکے بعد عربوں نے اطالویوں پر ایک غیر مترقبه حمله کیا ' مگر کمک پہنچنے کے بعد عربي حمله بھي پسپا کردیا گیا - اطالوي نقصانات کي مقدار ۷ - افسر ۷۲ - سپاهي مقتول ' اور ۲۹ - افسر اور ۲۵۰ - سپاهي مجروح هے -

۲۴ - مئي کے روما کے تار میں بیان کیا گیا هے که پارلیمنت میں ایک سوال کے جواب میں صیغه جنگ کے انڈر سکریٹري نے یه تسلیم کیا که ۴ - توپیں ضائع هوئیں لیکن اسکے ساتھه یه بھي کہا که تسلیم سے قبل وه بیکار کردي گئي تھیں - اس نے بتایا که موجوده زمانے میں عهد قدیم کے تعصبات کے برخلاف ' توپوں کے مقابله میں انسان زیاده قابل ترجیح سمجھے جاتے هیں ! !

اسي تاریخ کو سینت میں وزیر مال نے اعلان کیا که اس سال فاضلات میں ٦۵ - ملین لیر (ایک اطالي سکه) هیں جن میں سے ۴۲ - ملین ان مصارف کي ادائگي کے لیے رکھے گئے هیں جو جنگ طرابلس کي وجه سے هوئے - اور ۱۹ - ملین بیڑے کي ترقی میں -

سقوطري میں بین القومي قبضه هوگیا - فوج بارکوں میں مقید کي گئي هے -

باشندوں کي حالت اچھي هے - لا سلکي (وائر لیس) اور دیگر امور نافعه (پبلک ورکس) کے لیے کوشش کیجارهي هے -

خلیج فارس ھي میں کار برآري ھوئي اور نہ بحر ابیض متوسط ھي میں کام نکلا - ایران کي آٹھہ سو کیلو میٹر مربع زمین پر اس وقت روس قابض ھے - لیکن جس سلطنت کے مقبوضات یورپ کے ڈانڈے ایشیاے کوچک سے ملے ھوں - جس کي دس ھزار کیلو میٹر کي لانبي ریلوے لائن نے مشرق و مغرب کي حدیں ایک کردي ھوں - ایسي بے سود و بے نتیجہ نمایشیں اُس کے لیے کیا مفید ھو سکتي ھیں ؟ "

اس ترغیب و ترھیب کا مفاد ظاھر ھے - ایران کي آزادي سلب ھو گئي - جنوب و شمال کي طوفاني ھواؤں نے بنیادیں ھلا دیں ' زندوں کي جانیں قربانگاہ استبداد پر بھینٹ چڑھائي گئیں ' اور مُردوں کي ھڈیوں سے چیل کوؤں کو دعوت دي گئي - یہ سب کچھہ ھوا اور ھو رھا ھے - مگر مضمون نگار کي راے میں ابھي یہ کافي نہیں - وہ چاھتا ھے کہ کل کو آنے والي قیامت ابھي اور آج ھي کیوں نہ آجاے ؟ طہران میں حکومت کے مٹتے ھوے خط و خال کیوں باقي رھیں ؟ اور کیوں نہ خلیج فارس میں ایک مرکزي بندرگاہ کے بہانے احمد کي سلطنت نکولس کے لیے ایک خوشنما و خوش سواد مستعمرہ (کالونی) کی شکل میں تبدیل نہ ھوجاے ؟

دوسري صورت یہ بتلائي گئي ھے کہ " اسکندرونہ " پر قبضہ کرلینے سے روس کي وہ غرض پوري ھو جائیگي جس کا خواب دیکھتے ھوے مدتیں گزر گئیں - یہ مقام جو اس وقت ترکوں کے زیر حکومت ھے ' بحر ابیض متوسط کا ایک نقطۂ مرکزي ' بغداد ریلوے کا ایک اسٹیشن ' اور جزیرۂ قبرص (سائپرس) کے بالمقابل واقع ھے - اسکندر اعظم کي نظروں میں اس بندرگاہ کي بہت بڑي اھمیت تھي ' اور اُسي کے نام پر یہ مشہور بھي ھے - لیکن مشکل یہ ھے کہ اس پر سکہ بٹھانے کے لیے ھولناک خونریزیاں کرني پڑینگي ' اور باشندگان " و شزل " اور " اوڈیل " کے مابین بڑے معرکہ کا رن پڑیگا - آجکل تو یہ شہر صرف جرمني کے دائرۂ اثر میں واقع ھے ' لیکن اس کا مستقبل صاف بتا رھا ھے کہ آگے چل کر ایک مشہور جرمن بندرگاہ اور بحر ابیض متوسط کا دوسرا ھمبرگ ھو جائیگا " یعني روس گو اسکندرونہ پر قبضہ کرنے میں نا کام بھي رھا ' جب بھي یہ علاقہ ترکي حکومت سے جدا ھوجائیگا ' اور جرمني اس کو مشرق ادنی کے لیے اپنا ایک حربي مستقر بنالیگي - یہی نہیں بلکہ یورپ کي رفتار سیاست کا صحیح اندازہ کرنے کے بعد " آسٹریسز رانڈ وشو " اس نتیجہ پر پہنچا ھے کہ " ایشیاے کوچک کا عنقریب تجزیہ ھوجائیگا - ترکي حکومت یورپ کي پیچیدگي سلجھانے میں منہمک ھے - اُس کو علم بھي نہونے پائیگا کہ اُس کے پاؤں تلے سے زمین نکل جائیگي ' اور اُس کے مقبوضات منقسم ھوجائینگے - سواحل بحر مرمر و ایشیاے کوچک میں بے شمار یوناني موجود ھیں - تحریک انقسام کي راھیں صاف کرنے میں اُنسے طبعاً مدد ملیگي - شام پر فرانس کا تسکت پہلے ھي سے لگ چکا ھے - یہ ملک جمہوریۂ فرانس کا ایک مشرقي جزو ھوکر رھیگا - لیکن اسکندرونہ و خلیج ادالیہ کے مابین ایک علاقہ ھنوز بے تعلق ھے - روس ھمیشہ موقع کا منتظر رھا ھے - مناسب و موزوں وقت پیش آنے پر ادھر رخ کرنے میں اُسے کیا امر مانع ھو سکتا ھے ؟ اس میں تو انگریزوں سے مصادمت یا جرمني سے مقابلہ کا بھي خطرہ نہیں - ارمني قوم کي آزادي کے لیے اسے نہایت سنجیدگي و متانت سے کام کرنا ھوگا - گو یہ سچ ھے کہ ترکي ارمینیا میں اس قوم کو خواہ ذبح کرڈالیں ' یا روسي ارمینیا میں تاتاري اس کو سر مشق ستم بنائے رھیں ' روس کي نظروں میں دونوں برابر ھیں - تاھم اسکي ھمدردانہ کارروائیوں نے اگر شمالي سواحل بحر اسود کے ارمنیوں کو ترکي حکومت سے آزاد کرالیا تو باسفورس و دردانیال کي پر لطف آرزوئیں بر آنے میں کیا بات باقي رہ جائیگي ؟ دول یورپ کا کچھہ یوں ھي سا کھٹکا ھے - وہ بھي اسي حد تک ' کہ یورپ میں موجودہ حالت بر قرار رکھنے کي کوشش ھوگی ' اور میدان جنگ ایشیا کو منتقل کردیا جائیگا " ان تصریحوں کو معمولي نہ سمجھو ' یہ صرف باتیں ھي باتیں نہیں ھیں ' ان پر عمل درآمد کي طیاریاں بھي شروع ھو چکي ھیں - ۱۳ - مئي سنہ ۱۹۱۳ کو ارمني وفد نے باب عالي میں جو معني خیز یاد داشت پیش کي ھے - ارمینیا کي اصلاح پر زور دیا ھے - مسلمان مہاجرین کو اضلاع ارمینیا میں آباد کرنے پر اعتراض کیا ھے - عیسائیوں کي مصیبتیں کم کرنے ' قتل و غارتگري کو روکنے ' اور غیر مسلم اقوام کو جبراً مسلمان بنانے کے انسداد کي جانب توجہ دلائي ھے - صدر اعظم عثماني (شوکت پاشا) نے اس کا جواب جس طرحکے ھمدردانہ الفاظ میں دیا ھے ' اور اجراے اصلاحات کي نسبت جو محکم وعدے کیے ھیں ' ان کي صداقت و استواري کا پارلیمنٹ انگلستان تک کو یقین ھے کہ " ترکي ارمینیا میں گذشتہ خوفناک مظالم کے مکرر وقوع کا مطلق اندیشہ نہیں - اس امر کي شہادت مل چکي ھے کہ مطالبات اصلاح پر عمل درآمد ھو رھا ھے " مگر کیا مقدونیہ و طرابلس کے باب میں انھیں مبادي کا اعادہ نہیں ھوچکا ھے ؟ ملک گیري کا سر آغاز عمل یہی ھے کہ اسلامي حکومتوں سے نہایت ملائم لہجہ میں اصلاح کا مطالبہ کیا جاے - کچھہ روز کے بعد نفاذ اصلاح میں خود دخیل بن بیٹھیں - اور جب اس مداخلت کي بنا پر اصلاحي کارروائیوں میں کھنڈت پڑجاے تو مظلوموں کي حمایت کے نام سے سلسلۂ جنگ شروع کردیں -

پھر روس کا ارادہ ظاھر ھے ' صرف تکمیل کے طریقے تلاش کرنے باقي ھیں - اُن کي نسبت دیوان عام (ھاؤس آف کامنس) میں مسٹر آکلینڈ ۸ - مئي کو سر ایڈورڈ گرے وزیر خارجۂ برطانیہ کي نیابت میں اعلان کرچکے ھیں کہ " معاھدۂ صلح پر دستخط ھوجانے کے بعد حتی الامکان اس امر کا خیال رکھا جائیگا کہ ارمینیہ میں باقاعدہ نظم و نسق قائم کرنے کے مسئلہ پر کامل غور کیا جاے " اس غور و خوض کے کیا نتایج نکلینگے ؟ اس کے جواب کے لیے یورپ کي تاریخ استعمار کا مطالعہ کافي ھے - ممدوح کي یہ پر مغز تشریح بھي یاد رکھنے کے قابل ھے کہ " تمام دول یورپ کي یہ دلي آرزو ھے کہ دولت عثمانیہ کو عمدہ موقع دیاجائے کہ وہ اپنے بقیہ مقبوضات کو ترقي کے پیمانہ پر لاسکے (ترکوں کي مخالفت میں) جب کوئي مسئلہ پیدا ھو تو برطانیہ اس امر کا خیال رکھیگي ' اور دول یورپ کو بھي خیال رکھنا چاھیے کہ وہ مسئلہ تمام سلطنتوں کي طرف سے اجماعي تحریک کے ساتھہ پیش ھو ' اور کسي قسم کي انفرادي کار روائي نہ کي جاے " اس موقعہ پر برطانیہ عظمي کي اُس سیاسي مسابقت پر بحث کرنے کي ضرورت نہیں ھے جسکي ذیل میں زبان سے تو بقیۂ مقبوضات عثمانیہ کے لیے ترقي کے بہترین مواقع بہم پہنچانے کے وعدے کیے جاتے ھیں ' مگر یہ وعدے وفا اس طرح ھوتے ھیں کہ سواحل عرب و خلیج فارس کے ترکي علاقوں پر انگریزي نفوذ باقاعدہ سرایت کر جاتا ھے ' اور ترک اپني عافیت اسي میں سمجھتے ھیں کہ براے نام سیادت کے علاوہ ھر قسم کے اختیارات فرمان روائي سے دست بردار ھوجائیں ! بحث طلب امر یہ ھے کہ تجزیۂ ترکي یا آزادي ارمینیہ کي تحریک پیش کرنے کا انحصار جب دول یورپ ھي کے اجماع پر ٹھہرا تو یہ کیا بڑي بات ھے ؟ ان سلطنتوں کے فوائد و مصالح میں ھزار تناقض سہي ' لیکن تناقض میں بھي تو آٹھہ وحدتیں ھوا کرتي ھیں ' پھر تجزیہ عثمانیہ کي تحریک میں ھر ایک کا متحد ھوجانا کیوں مستبعد ھونے لگا ؟

تمام معاملات میں جن کو فرانس سے کسی قسم کا بھی تعلق ہو سکتا ہے، مخصوص رعایتیں مانگی ہیں - اور مطالبۂ مراعات کو زور دار بنانے کے لیے ۱۸ - مئی کو جنگی طیاریوں کی تکمیل کے نام سے ۴۲ - کرور فرنک کا زائد خرچ بھی فوج کے لیے منظور کیا ہے تاکہ ترک ان طیاریوں کی دھمکی میں آکر، مطالبات منظور کرالیں -

اس نازک وقت میں صرف ایک جرمنی ہے جو عثمانیوں کی معیۃ کا دم بھر رہی ہے - مگر امریکن رسالہ " لٹریری ڈائجسٹ " کا بیان اگر صحیح ہے تو اناطول میں وہ بھی دوستانہ طریق پر جرمن اثر بڑھانے کے درپے ہے -

یہ تو اغیار و اجانب کی پیدا کی ہوئی مشکلیں ہیں - لیکن مسلمان بھی اس مشکل آفرینی میں ہیٹے نہیں - عثمانی ممالک میں لا مرکزی کے اصول پر ہر ایک صوبہ کو خود مختار کر دینے کے لیے مصر میں بے وقت ایک مرکزی انجمن قائم کرائی گئی ہے - یکم مئی سنہ ۱۹۱۳ ع کو اس کا جلسہ تھا، جسمیں فرانس کو توجہ دلائی گئی کہ ٹرکی میں مداخلت کرکے لا مرکزی کی بنیادیں محکم کرادے (! ! !) ولایت بصرہ کی اصلاح کے لیے باب عالی نے نئے نظم و نسق کا اعلان کیا تھا - کامل پاشا کی تحریک لا مرکزی جوش پھیلانے میں کامیاب ہوھی چکی ہے - المؤید پہلے ھی سے شیوخ بصرہ کی تائید میں تار شائع کر چکا ہے - باب عالی کا اعلان اصلاح اظہار فساد کا ایک بہانہ بن گیا - اہل بصرہ بگڑ کھڑے ہوے - انگریزی جنگی جہاز " سلوپ ایلرٹ " مداخلت کی تاک میں منتظر تھا - حفاظت عامہ کے نام سے ساحل پر لنگر ڈال دیے - ۴ - مئی سے اب تک وہیں گرد آوری کر رہا ہے -

ارض مصر میں بھی ترکوں کی رہی سہی حالت خرخشہ سے خالی نہیں - یہاں ترکی سلطنت کی جانب سے ایک ہائی کمشنر رہتا ہے - آجکل یہ عہدہ رؤف پاشا سے متعلق ہے - لارڈ کچنر کو اصرار ہے کہ آیندہ کے لیے یہ عہدہ باقی نہ رہنے پائے - باب عالی نے رؤف پاشا کا ایک دوسرا قائم مقام تجویز کیا تھا، مگر بقول المؤید وغیرہ لارڈ ممدوح کے اشارہ سے مصری گورنمنٹ رضامند نہوئی، اور یہ مسئلہ یوں ھی رہگیا - حال میں خدیو مصر نے ایک عام دعوت کی تھی، جس میں تمام سفرا و قناصل طلب کیے گئے تھے - لیکن عثمانی کمشنر کی خبر تک نہ لی گئی (؟ !) دوسرے اسلامی ممالک میں بھی مسلمانوں پر بہی مصیبتیں ہیں - پچھلے مہینے میں فرانس نے طنجہ کے ایک مسلمان اخبار نویس کو محض اس جرم میں حبس دوام کی سزا دیدی ہے کہ مسلمانان مراکش کو بیدار کرنے والے مضامین اُس نے کیوں شائع کیے ؟ تونس کا ملک اس وقت فرانس کے ماتحت ہے - اس میں اور اس کے ہمسایہ الجزائر میں عموماً عربوں کی آبادی ہے - پچھلے سال تونس میں پندرہ لاکھ ۱۹ - ہزار ۷۸۵ - ایکڑ زمین عربوں کے زیر کاشت تھی - پیدا وار میں عشر کا طریقہ رائج ہے، جس سے گورنمنٹ کو ۱۷ - ملین فرنک کی آمدنی ہوئی - فرانسیسیوں اور فرانسیسی یہودیوں کے قبضہ میں نو لاکھ ۹۴ - ہزار ۱۴۰ - ایکڑ اراضی ہے، مگر یہ ہر طرح کے محصول سے معاف ہیں - فرانس کو اُن سے ایک پائی بھی وصول نہوی - عربوں نے اور اُن کے قائم مقام اخباروں نے جب اس پر قانونی اعتراض کیا، تو اُن سے ضمانتیں طلب ہوئیں اور دو ہفتہ کے لیے ایک اخبار کی اشاعت روک دی گئی - پیرس کے نیم سرکاری اخبار " طان " نے نمبر ۱۸۵۶۱ (۱۷ - اپریل سنہ ۱۹۱۲ ع) کی اشاعت میں اصول استعمار پر بحث کرتے ہوے جمہوریۂ فرانس کو مشورہ دیا تھا : " حکام کا فرض ہے کہ فرانسیسی مستعمرات کے باشندوں میں جس قدر ممکن ہو وجوہ عداوت و ذرایع مخالفت پیدا کرتے رہیں، کیونکہ خیریت اُسی وقت تک ہے کہ مسلمان باہم دست وگریبان رہیں " الجزائر میں اس مشورہ کی خصوصیت کے ساتھہ قدر کی گئی اور مسلمانوں میں طرح طرح کے منازعے پیدا کیے گئے، مگر جنگ بلقان و طرابلس نے عام اسلامی مصائب کا احساس اس قدر وسیع کر رکھا تھا کہ تمام نزاعیں فراموش ہو گئیں، اور فرانسیسیوں کا یہ جادو بھی کارگر نہو سکا - نائن ٹینتھہ سنچوری کی تازہ اشاعت میں موسیو فیلپ میلیت لکھتے ہیں : " الجزائر بھی اب بیدار ہو رہا ہے - انگلستان کو مصر میں جو زحمتیں پیش آئی ہیں، وہی دقتیں فرانس کو یہاں پیش آنے والی ہیں - الجزائر کے عرب بھی استبداد و اضطہاد کے نتایج محسوس کرنے لگے ہیں، اور اُن میں بھی حقوق انسانیت کے مطالبے کے جذبات پھیل رہے ہیں - الجزائر کی حکومت نام کو آئینی ہے مگر اس کا پرداز عمل بالکل ھی استبدادی ہے - باشندوں کو ہر قسم کے ٹیکس دینے پڑتے ہیں، مگر فرانسیسیوں کو یہ سب معاف ہے - کسی عرب پر کیسا ھی ظلم ہو، فرانسیسی کے مقابلے میں اُس کی کوئی آواز نہیں سنی جائیگی، بلکہ اور اُسے قانونی شکنجہ کی کشاکشی برداشت کرنی پڑیگی - یہ ناقص نظام حکومت اب دیر تک قائم نہیں رہسکتا - فرانسیسی پارلیمنٹ کو مسلمانوں کے لیے بھی مساوات و انصاف کے حقوق دینے ہونگے - اُن کے فوائد بھی ملحوظ رکھنے پڑینگے، اور حکمرانی میں اُن کو بھی شریک کرنا ہوگا "

ایران و ایشیاے کوچک پر نظر ڈالو تو اُن کو سب سے زیادہ سر مشق ستم بنانے کی کوشش ہو رہی ہے - ریویو آف ریویوز کے اپریل کے نمبر میں " ایشیاے کوچک کی مشکلات " پر موسیو اوٹو وان گرسٹرز کا ایک مبسوط مضمون شائع ہوا ہے، جو اصل میں آسٹریا کے مشہور اخبار " آسٹریسز رانڈ شو " سے ماخوذ ہے - اس مضمون کا ما حصل یہ ہے کہ " روس اپنی سلطنت کو وسط ایشیا و سائبریا میں وسیع کرنے کے لیے صدیوں سے کوشش کر رہا ہے، جس کی خاص غرض یہ تھی کہ روسی گورنمنٹ کے لیے سمندر میں ایک نہ ایک مرکزی بندرگاہ مخصوص ہو جاے - لیکن ابھی تک نہ یہ کوشش بارور ہوی نہ کوئی ثمرہ نکلا - سوال یہ ہے کہ فارس و ایشیاے کوچک میں روس کے فوائد کیوں پامال رہیں ؟ شہنشاہ پطرس اعظم نے دربند و باد کوبہ (باکو) کے علاقے جس طرح ایران سے لیے تھے - سنہ ۱۸۲۸ ع میں ایرانی صوبۂ اریوان جن شاطرانہ چالوں سے روس کے قبضہ میں آیا - ترکوں نے شمالی ارمینیا کے علاقے جن وجوہ سے روس کی نذر کیے - سنہ ۱۸۳۸ ع میں اضلاع قارص و باطوم جس حکمت عملی سے پطرسبرگ کی حکومت میں شامل ہوے - اسی دور کا تسلسل اب بھی کیوں نہ رہے - او ر رفتار سیاست منحرف کیوں ہو جاے ؟ روس نے اپنے اغراض کی تکمیل کے لیے جو دقیق روش اختیار کر رکھی ہے، اُس پر غور کرتے ہوے انسان محو حیرت بن جاتا ہے - سنہ ۱۹۰۷ ع کے معاهدۂ روس و انگلستان نے شمالی ایران کی قسمت روس سے وابستہ کر رکھی ہے - ایک روسی سرمایہ دار کو گورنمنٹ ایران کی جانب سے اجازت مل چکی ہے کہ تجارتی کشتیوں کے لیے ارومیہ میں ایک اسٹیشن قائم کرلے - اس اجازت کا مدعا اُس وقت صاف ہو جاتا ہے جب اُن امتیازات پر نظر پڑتی ہے جو روس نے اصفہان سے تبریز، تبریز سے قزوین - اور اصفہان سے ارومیہ تک ریلوے لائینیں جاری کرنے کے لیے حاصل کیے ہیں - اور جن سے شمالی مغربی طہران کے ڈیڑہ سو کیلو میٹر مربع کے علاقے اُس کے زیر اثر آگئے ہیں - با ایں ہمہ هنوز کسی مرکزی بندرگاہ کے حصول میں کامیابی نہیں ہوئی - نہ

آپہنچیں ! پھر کون کہہ سکتا ہے کہ یہ امر بالمعروف کے سد باب کا پہلا دن تھا ؟ (میں عرض کرتا ہوں - الہلال)

افسوس اسلام کی بدقسمتی اب اس سے زیادہ کیسا ہوگی کہ جن قرون اولی کی خیریت و فضیلت خود سرور کائنات علیہ التحیات نے بیان فرما دی ہو (صحیحین و سنن) آپ ایسے اسلام کے فدائی اور برگذیدہ ارباب علم اونہیں قرون میں بدعات و محدثات و معاصی کا بازارگرم کر رہے ہیں ' اور صحابہ رضی اللہ عنہم ' جنکے لیے آقاے اسلام " فانہم خیارکم " کی شہادت فرماتے ہوے " اکرموا اصحابی " (نسائی) کا حکم فرما رہے ہوں ' اور جن بزرگوں کے لیے ایسے صریح الفاظ میں تہدید فرما دی ہو کہ " اللہ اللہ فی اصحابی اللہ اللہ فی اصحابی ! لا تتخذوہم غرضا من بعدی " اور " من اذاہم فقد اذانی " (ترمذی) آپ اونہی بزرگوں کے ایک محترم فرد بلکہ امیرالمومنین (بخاری احمدی) حضرت معاویہ علیہ السلام کا لا ابا لانہ انداز سے ذکر فرماتے ہیں اور پھر ستم تو یہ ہے کہ جناب انکے اسی ضرب المثل حلم اور ساٹھہ برس کی بڑھیا کے ہفوات سے درگذر فرما جانے کو خدا جانے کن نگاہوں سے ملاحظہ فرما رہے ہیں -

و اخـــو العـــدوۃ لا یمـــر بصـــالح
الا و یا • زہ بکـــذاب اشـــر

الہـــلال

اللہ تعالی جب اپنے کسی عاجز و ناتوان بندے پر اپنا لطف و کرم مبذول فرماتا ہے ' تو اسکی نسبت اپنے بندوں کے دلوں میں حسن ظن و میلان و الفت پیدا کر دیتا ہے - اور پھر خواہ وہ ' اور اسکے کام کتنے ہی حقیر و ذلیل ہوں ' لیکن اسکے بندوں کی نظروں میں عزیز و محبوب ہو جاتے ہیں : و ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء و اللہ ذو فضل العظیم -

جناب ' اور جناب ایسے بزرگان حسن ظن فرما کی نسبت ہمیشہ اس عاجز و ہیچ میرز کا یقین ایسا ہی رہا ہے - یہ اُسی کا فضل ہے کہ وہ آپ ایسے بزرگوں کے دلوں کو میری جانب مائل کر رہا ہے - پس اللہ کا احسان ' اور جناب کے حسن ظن بزرگانہ کا تشکر ' و استدعاء دعاء حصول استقامت و ثبات کار ' و الی اللہ ترجع الامور -

جناب نے اس بارے میں جو کچھہ ارقام فرمایا ہے حیران ہوں کہ اسکے جواب سے کیونکر عہدہ برا ہوں ؟ اگر تفصیل سے کام لیتا ہوں تو ایک دفتر طویل مطلوب ' پھر نتیجہ کچھہ نہیں - اور اگر اجمال پیش نظر رہتا ہے ' تو اول تو بحث صاف نہیں ہوتی ' اور دوسرے طبیعت بھی نہیں مانتی - بہر حال مجبوراً آخری ہی صورت اختیار کرتا ہوں ' اور بر سبیل اشارہ چند معروضات ضروریہ کے اظہار ہی پر قناعت کر لیتا ہوں :

تو خود حدیث مفصل بخواں ازیں مجمل
اللہ اللہ فی اصحابی !

(۱) میرا عقیدہ ہے کہ حضرات صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اس سماء دنیا کے نیچے وہ ایک ہی جماعۃ قدسیہ ہے ' جو انبیاء کرام علی نبینا و علیہم السلام کے بعد تکمیل انسانیۃ ' اور اخلاق و اعمال الہیہ کا اکمل و اجمل ترین نمونہ و اُسوہ تھی ' اور نہ صرف تاریخ اسلام میں ' بلکہ تاریخ جمیع ازمنۂ ماضیۂ عالم میں انبیاء کرام کے مستثنے کر دینے کے بعد انسانوں کا کوئی گروہ ' اور انسانیۃ کبری کا کوئی اعلی سے اعلی ظہور بھی انکے مقابلے میں پیش نہیں کیا جاسکتا - بلکہ یہی میں وہ نفوس زکیۂ و عظیمہ تھے ' جو اپنے مظاہر اعمال کے اندر بعض اولوالعزم انبیاء بنی اسرائیل سے بھی زیادہ ظہور صفات الہیہ کے شبہ و تخلق کا رکھتے تھے ' اور جنکی زبان حال " جئنا بحراً ' وقف الانبیـــاء علی ساحلہ " کی صداے حقیقت سے غلغلہ انداز عالم ملکوت تھی - کیونکہ " لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ " انکا دستور العمل و محور جمیع اعمال و افعال تھا ' اور اسلیے وہ سرچشمۂ " مقام محمدی " کے فیضان سے بہرہ یاب تھے ' پس اس مقام اور مقامات انبیاء گذشتۂ عالم میں جو فرق تھا ' وہ انکے اندر بھی نمایاں تھا کہ المرء مع من احب :

عن المرء لا تسئـــل و سل عن قرینـــۃ

و لنعم ما قیل :

جمـــال ہم نشیـــں در من اثر کرد
وگرنہ من ہمـــاں خـــاکم کہ ہستم

یہی وہ لوگ تھے کہ " یحبہم و یحبونہ " انکا مرتبۂ اختصاص تھا ' اور " رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ " کے مقام محبت و محبوبی و عشق و عاشقی سے فائز المرام تھے ! اللہ اللہ ! انکے مقاماتِ عالیہ ' جنکے وصف و تمجید پر کلام الہی نے شہادت دی : اشداء علی الکفار رحماء بینہم ' تراہم رکعا سجداً یبتغون فضلا من اللہ و رضوانا ' سیماہم فی وجوہہم من اثر السجود : (۴۹ : ۲۹)

یہ وہ لوگ تھے ' جنھوں نے شمع نبوت سے براہ راست اپنے دلوں کو روشن کیا ' جو خلوت و جلوت میں صحبت اندوز حضرۃ رسالت ہوے - یہ وہ خوش نصیب تھے ' کہ جس آب حیات کا ایک قطرہ ہزاروں قبور و اموات کو زندہ کر دینے کیلیے کافی ہے ' اسکی بارش انکے سروں پر ہوئی ' اور جس آب زلال کے ایک جرعے کیلیے تشنگان عالم مضطر و متحسّر ہیں ' اسکے دریاے بیکران کے کنارے انھوں نے مدتوں زندگیاں بسر کیں - وہ اس وجود الہی کے جلیس تھے ' جو خلوت " ابیت عند ربی ہو یطعمنی و یسقینی " کا شب گذار ' اور درس گاہ " ادبنی ربی فاحسن تادیبی " کا درس آموز لیل و نہار تھا - فہـــم جلســـاء اللہ ' لا یشقی جلیسہم - و للہ در ما قال :

غالب ندیم دوست سے آتی ہے بوے دوست
مشغول حق ہوں بندگی بو تراب میں !

سبحان اللہ ! یہ کون لوگ تھے کہ دن کے غزا و جہاد فی سبیل اللہ و دعوت حق و اعلان معروف ہی میں شریک کار اور معین راہ نہ تھے ' بلکہ اُس مخاطب نداء محبت " یا ایہا المزمل " کی راتوں کی خود فروشانہ عبادت گذاریوں ' اور عاشقانہ و والہانہ اعمال مخصوصہ میں بھی شریک خلوت تھے ' اور اسکی شہادت خود خدا نے دی کہ :

ان ربک یعلم انک تقوم ادنی من ثلثی اللیل و نصفہ و ثلثہ ' و طائفـۃ من الذین معک ' واللہ یقدر اللیل والنہار ' علم ان لن تحصـوہ فتـاب علیکم ' فاقـرؤا ما تیسر من القـران ' علـم ان سیکون منکم مرضی و اخـرون یضربون فی الارض یبتغون من فضل اللہ ' و اخـرون یقاتلون فی سبیل اللہ (۷۳ :)

اے پیغمبر ! تمھارا پروردگار واقف ہے کہ تم راتوں کو اللہ کی یاد اور ذکر کیلیے جاگتے ہو - کبھی دو تہائی رات کے قریب ' کبھی آدھی رات اور کبھی ایک تہائی - اور ایک جماعت تمھارے ساتھیوں کی اس شب بیدارانہ عبادت میں تمھارے ساتھہ شریک رہتی ہے - رات اور دن کے (تمام اشغال و اعمال) کا اللہ ہی اندازہ کرسکتا ہے - اُس کو معلوم ہے کہ تم (بوجہ انہماک عبادت اور کمال محویت و خود فروشی) وقت کو محفوظ نہیں کر سکتے - اسلیے اسنے تمھارے حال پر از راہ لطف رحم کیا اور وقت کی قید اٹھادی - پس اب جس قدر بآسانی قران پڑھسکتے ہو پڑھلیا کرو ! اُس کو یہ بھی

دولة بني اميه اور الہلال

الله الله في اصحابي - خير القرون قرني - بدعات و محدثات امويه -
خلفاء راشدين، اور ملک عضوض - و ما يناسب ذلک -

از جناب مولانا عبيد الله صاحب (امجہر)

جناب كي نئے انداز كي انشا پردازيوں، خصوصاً عالمانه ارشادات اور قراني استشہادات نے هم لوگوں كے دلوں ميں اپكي جو عظمت پيدا كردي هے، اور اپكي ذات سے هم بد قسمت مسلمانوں كي جو اميديں وابسته هوگئي هيں، وه بيان سے باهر هيں، اور حق يه هے كه اپكا وجود اور اپكي تحرير اس دعوى كيليے برهان قاطع هے كه اس قحط الرجال ميں بهي بعض نفوس قدسيه پاے جاتے هيں جنهيں بلا مبالغه " لا يخافون لومة لائم " كہا جاسكے - آپ امر بالمعروف ونہي عن المنكر كا وعظ فرما رهے هيں، يا اپني معجز بيانيوں سے احياء اموات كر رهے هيں ؟ يه كيا سحر اور كيا اعجاز هے ؟ آنكهيں خيره، كان سن هيں - نه ايسي تحريريں كبهي ديكهيں نه ايسي تقريريں سني هيں -

ليكن افسوس كه ان باتوں كے احساس كرنے والے قلوب بهي يه ديكهكر محو حيرت بلكه غرق ندامت هوجاتے هيں كه جناب اپني دراز دستيوں سے (بي ادبي معاف) اس چودهويں صدي كے ادعائي ليڈروں كو شهيد اداء حق پرستي فرماتے هوے، جوش اعجاز نمائي ميں حقيقي ليڈروں يعني صحابۂ كرام تک كو مجروح ناحق شناسي فرما جاتے هيں -

[بقيه صفحه ۸ كا]

ان تمام واقعات كو پڑهو اور غور سے پڑهو اور پهر سوچو كه دنيا همارے فنا و زوال كے ليے كيا كيا تدبيريں كر رهي هے، اور هم كس بے خبري و بے حسي كے عالم ميں هيں ؟ قزاقوں كا هجوم دروازے پر پہنچ گيا هے، اور گهر كے سونے والے كس طرح خواب غفلت ميں سر شار هيں ؟

اے مقيمان ته سقف سپهر غدار
تا به كے حسرت فرزند و زن وشہر و ديار ؟
آيۂ فاعتبروا يا اولى الابصار پڑهو
هو خرابے په اگر قصر ادرنه كے گذار
كبهي قرآن كا ظاهر تها يہاں جاه و جلال
كبهي اسلام كا لگتا تها يہاں پر دربار
آج تثليث نے اس كا يه بنايا عالم
كه نه توحيد هے باقي نه كہيں اسكا مزار

ذلک بما قدمت ايديكم، و ان الله ليس بظلام للعبيد (۸ : ۵۷)
يه تمام بربادياں تم نے خود اپنے هاتهوں مول ليں، ورنه الله تو اپنے بندوں كيليے كبهي ظالم نہيں -

پهر كيا وقت نہيں آگيا هے كه " من انصاري الى الله " كي صدا عالم ميں بلند هو، اور دين الهي كے آخري انصار " لبيک لبيک ! اللهم لبيک " كہتے هوے اٹهه كهڑے هوں ؟ فاين تذهبون ؟ ؟

جناب نے " بني اميه كا استبداد اور امر بالمعروف كے سد باب كا پہلا دن " (الہلال نمبر ۱ - ج - ۲) كي بني اميه كے سفک بيجا اور خون ناحق سے شرابور سرخي ' (گستاخي معاف) بے وقت قائم كر كے بني اميه كي قوم كو، خواه وه حضرت عثمان رسول عليه السلام كے داماد، يا حضرت معاويه محمد عليه السلام كے صهر هوں، يا سليمان بن عبد الملک، يا حضرت عمر بن عبد العزيز هوں، عليه السلام، بلا استثنا ظالم، فساق، اور فجار كے الفاظ سے مخاطب فرما رهے هيں - جناب كي ان تلخ كلاميوں نے قوم روافض (كذا في الاصل - الہلال) كي ياد تازه كردي - اسلام ميں يهي ايک فرقه هے جسنے صحابه رضي الله عنهم كو سب و شتم كرنا اپنا پيشه بناليا هے، اور اكابر اسلام كو گالياں دينا جزو مذهب سمجهه ركها هے - مكر ما ! بني اميه بقول جناب كے هزار برے سهي، پهر بهي اپنے بعد والوں سے بحكم صادق مصدوق " لاياتي عليكم زمان الا الذي بعده اشر منه حتى تلقو ربكم " (بخاري) لاكهه درجه اچهے تهے، اسليے انكے بعد والونكو خصوصاً اس صدي كے مسلمانوں كو انهيں برا كهنے كا كوئي حق نہيں - پہلے يه اپنے گريبان ميں منهه ڈالكر اپني سيه كاريوں كو ديكهيں اور بتائيں كه اگلوں كو گالي دينے كے سوا اور انكے پاس كيا ركها هے ! ! امر بالمعروف كے واعظ كو شارع عليه الصلوة كي يه پر مغز و انفع وصيت اپنا نصب العين بنانا چاهيے كه " ليحجزک عن الناس ما تعلم من نفسک " (مشكوة) بني اميه كي فتوحات اسلاميه كو ٹهنڈے دل سے ديكهيے تو وه خود علي رضي الله عنه تک كے زمانه ميں مفقود نظر آئينگي - بقيه بني هاشم كا كيا ذكر هے ! ميں بني اميه كے چند افراد كي افسوسناک سيئات سے بے خبر نہيں، ليكن ساتهه هي ديگر افراد كے حسنات سے چشم پوشي بهي نہيں كيجا سكتي - انكے بعض افراد نے مسلمانوں پر صاف و صريح خون رلانے والے ظلم كيے هيں، تو دوسرے افراد نے اسلام كے حدود كو قابل تعريف طريقه سے وسعت بهي دي هے، اسليے هميں انكے ساتهه ان الحسنات يذهبن السيئات كا انصافانه سلوک كرنا چاهيے - آپ قيامت كے دن فساق و فجار كي صف بندياں كر كے اور بني اُميه كو صف اول ميں جگه ديكر اپني تئيں حق بجانب سمجه رهے هيں تو كوئي وجه نہيں اگر نسل بني اُميه كا كوئي فرد ان صفوف كے سائق وقائد هونے كا فخر نبي هاشم كو بخش دے تو آپ چيں بجبيں هوں، كيونكه خارجين علي الامام اور بغاة وفساق كي اس قوم ميں بهي كمي نہيں اور جو چيز جتني اجلي هوگي، اوسيقدر اوسكے دهبے نماياں بهي هونگے -

جناب نبي اُميه كو ملزم قرار ديتے هيں كه " اسلام كي جمهوريت كو غارت كر كے شخصي حكومت كي بنياد ڈالي " نبي اُميه كا پہلا فرد جو رسول الله عليه الصلوة كا بجا طور سے جا نشين بنا، وه حضرت ذي النورين رضي الله عنه تهے - انكي خلافت بهي بمشورۂ و اتفاق مهاجرين و انصار منعقد هوئي - يه پہلا دن تها كه خود جمهوريت اسلام نے نبي اُميه كو بر سر اقتدار و تسلط بنايا، اور انكے بر سر اقتدار آتے هي فتوحات اسلاميه كا ايک دريا تها جو اُمنڈ آيا - جسكي لهريں عرب و افريقه كے آتش فشاں صحرا كو طے كرتي هوئي هند تک

بھی ہے که اُنھوں نے سنت خلفاء اربعه کو زنده کیا ' اور اپنے اولین خطبۂ خلافت میں فرمایا :

ایها الناس ! انی ابتلیت بهذ الامر من غیر رائی مني فیه ' و لا طلبة ' و لا مشورة من المسلمین - و انی قد خلعت ما فی اعناقکم من بیعتی ' فاختاروا لانفسکم غیري (یعنے لوگو ! میں اس حکمراني میں مبتلا هوگیا بذریعه جانشیني اور بیعة فوري کے ' اور اسمیں نه حسب حکم شریعة و سنت خلفاء راشدین ' مشوره هوا ' اور نه مسلمانوں کي رائیں لي گئیں - اور یه نه میري خواهش تھی ' اور نه اسکا آرزومند تھا - پس میري گذشته بیعة کا جو بار تمهاري گردنوں پر ہے ' اس سے میں تمهیں رها کیے دیتا هوں ' اور اس مقام سے اپنے تئیں الگ کردیتا هوں ' پس اس وقت تم جمع هو- اپنے لیے باهمي مشوره و اجماع سے کسي خلیفه کو منتخب کرلو !!)

لیکن یه سنتے هي تمام مسلمانوں نے با الاتفاق پکارا : قد اخترناک یا امیر المومنین و رضینا امیرنا بالیمن و البرکة - هم نے بس آپ هي کو انتخاب کیا اے امیر المومنین ! اور هم سب آپسے راضی اور خوشنود هیں ! (طبري ' اور پورے خطبے کیلیے دیکھو ابن اثیر ' ابو حنیفه ' ابن قتیبه و دمیري وغیره)

(٦) جناب ارقام فرماتے هیں که : " آپ بلا استثنے بني امیه کو ظالمین کے الفاظ سے مخاطب کرتے هیں اور انتہاے غصه میں رسول علیه السلام کی قرابت داریوں کو بھي بھول جاتے هیں "

استثنے بر بناء اعمال صالحه هر حال میں قدرتي طور پر موجود ہے ' اور حکم اکثر پر هوتا ہے - حضرت عثمان خود بخود مستثنے هوگئے ' جب که خلفاء راشدین سے الگ بنی امیه کا ذکر کیا گیا - اور حضرت عمر ابن العزیز اپنے اعمال غیر امویه ' و اتباع سنت شیخین جلیلین کي بنا پر - یه امر ایسا نه تھا که موجب اعتراض هوتا -

اور حضرت رسول الله صلی الله علیه و سلم کی قرابت داري کي نسبت جو فرمایا ' تو اگر آپ کے حکم سے اسکا هر حال میں لحاظ رکھوں اور اسي کو محور منقبت و منقصت قرار دوں ' تو اُن مشکلات کا کون ذمه دار هوگا جو دو چار قدم کے بعد هي پیش آنا شروع هو جائیں گي ؟ شاید اسکا جناب کو خیال نه رها -

حسن ز بصره ' بلال از حبش ' سهیل از روم
ز خاک مکه ابوجهل ' ایں چه بوالعجبیست !

(۷) " لا یاتي علیکم زمان " الخ کا اگر مطلب یهي ہے تو اپ عمر ابن عبد العزیز پر بلحاظ تقدم زماني ' مروان بن الحکم ' اور شمر و زیاد کو ترجیح دیں - فهم سابقون في الاسلام و العهد والزمان ! ! میں تو اس حدیث کا مطلب حفظ تقدم فضیلت اعمال ' و اتباع شریعة ' و عمل بالقران و السنة کي تطبیق کے بعد قرار دیتا هوں ' اور در اصل قرار دیا جاچکا ہے - کما لا یخفی علی ارباب النظر و العلم - و ان اکرمکم عند الله اتقاکم -

فضائع و فضائل

(۸) بحث کے مختلف مواقع ' و حکم هر موقعه بلحاظ اطراف بحث - ائمه اهل سنت و جماعت نے اسکا فیصله کر دیا ہے - بني امیه کے حسنات سیاسیه و ملکیه سے کسي کو انکار نہیں - مثلا فتوحات ممالک ' و اشاعت تمدن و علوم ' و تاسیس برید ' و تدوین دفاتر و دیوان وغیره و کان لهم من الوزراء و ابطال الجند و الاعوان ' من تغلبو بهم علي الزمان - و افتتحوا بسیوفهم البلدان ' حفظوا لهم الملک من الاعداء بحد الحسام - فصفوة القول فیهم ان اولاء الملوک مع ما کانوا فیهم من الترف و الانصراف الی الملذات الشهوات ' و عدم اتباع الشریعة و الانحراف عن جادة السنة السنیة , اعمال الدینیه ' کانوا علی جانب عظیم من الذکاء والدهاء و الدرایة الحزم و حسن العزیمة و فضل السیاسة - و کذلک لم یحل اشتغالهم بنفوسهم عن النظر في شئون الحکومة و ترقیتها ' والعمل علی زیادة نموها و عمرانها ' والتوسع في املاکها و ردغارات الاعداء عنها - پس هم انکي سئیات دینیه کي برائي کرنے میں باک نہیں رکھتے ' اور اسي طرح انکے حسنات ملکیه و سیاسیه کے اعتراف میں بھي بخیل نہیں -

لیکن یه نہیں هوسکتا که زید کے ذهین و طباع هونے کے صلے میں ' اسکے شرب خمر و ظلم و فسق کي بھي تعریف کریں ' یا چونکه ایک شخص خوش تقریر ہے لهذا کوئي مضائقه نہیں ' اگر تارک صلوۃ بھي هو ! ! مقصد اصلي یه ہے که بني امیه نے خلافة دیني کو ' جسکا عمود کار اتباع شریعة تھا ' محض حکومت و سیاسة کي صورت میں مبدل کردیا ' اور جو بنیاد خلفاء راشدین نے رکھي تھي ' اسکو اپنے اغراض نفسانیه و هواء شخصیه پر قربان کرکے منهدم کردیا - ظلم و منکرات کا بازار گرم هوگیا - مشوره کا سد باب هوگیا ' ازادي راے کو بزور شمشیر بند کرنا چاها - اور علی الخصوص سب سے پہلے تاریخ اسلام میں احکام شریعة پر اپنے اغراض نفسانیه و سیاسیه کو مقدم کرنے ' اور حسب ضرورت اسمیں تحریف توجیهه نما کرنے کي بنیاد رکھي - یهي بنیاد تھي ' جسپر بعد کو آنے والوں نے بڑي بڑي عمارتیں کھڑي کیں ' اور همیشه کیلیے تاریخ اسلام اپنے ابتدائي سي ساله عهد اصلي کو ماتم و حسرت کے ساتھه یاد کرتي رهي !

میں نے آغاز تحریر میں لکھدیا ہے که معروضات محض اجمالي بر سبیل اشاره هونگي ' اسلیے افسوس که هر قدم پر هجوم دلائل و واقعات کو جبراً بڑھنے سے روکتا هوں - ورنه یه ایک دفتر طویل و افسانۂ طولاني ہے - اسفار اثار و تاریخ کو اٹھائیے اور ایک ایک واقعه پر آنسو بهائیے -

دور اوائل اور ظهور منکرات

(۹) اپ متعجب هیں که میں نے اُس ابتدائي عهد کو دور محدثات و بدعات کہا - لیکن شدت تعجب و وفور حیراني سے میں اسکے جواب پر قادر نہیں - فیا للعجب ! یه جمله لکھکر جناب نے تاریخ اسلام کے نہیں معلوم کتنے ضخیم ابواب و فصول کو دنیا سے نابود کردینا چاها - یه آپ کہاں هیں اور کیا فرما رهے هیں ؟

عهد بني امیه سے بھي بلند تر دیکھیے - کیا شهادت حضرت عثمان کا فتنه ایک اشد ترین بدعت نه تھي ؟ پھر کیا زیاد بن سمیه کا استلحاق اور اسکے لیے مجلس شهادت مقرر کرني ایک اولین بدعة اسلام میں نه تھي ؟ حالانکه یهي زیاد تھا که جب اسنے حضرت فاروق رضي الله تعالی عنه کے زمانے میں بشارت فتح پر خطبۂ فصیح دیا ' تو ابو سفیان اور حضرت امیر علیه السلام ممبر کے قریب بیٹھے تھے - ابو سفیان نے کہا که " انه ابن عمك " یعنے یه تو میرا بیٹا ہے - " انا قذ فته في رحم امه سمیه " اسپر حضرت علي نے کہا که پھر اسکو ظاهر کیوں نہیں کرتے ؟ ابوسفیان نے حضرت فاروق کی طرف اشاره کیا اور کہا که " انا اخاف هذا الجالس علی المنبر " یه شخص جو منبر پر بیٹھا ہے ' ڈرتا هوں که اس ادعاء خلاف شریعة پر برهم هوگا !! (عقد الفرید جلد ۳ - صفحه ۲۱۱) (۱)

یه ایک مشهور اور تفصیل طلب واقعه ہے - عام ناظرین کي واقفیت کیلیے اسقدر لکھدیتا هوں که (سمیه) جاهلیة کي ایک زانیۂ و فاحشه عورت تھي - ابو سفیان اسکے پاس رها تھا ' اور اُسي سے (زیاد) پیدا هوا تھا -

لیکن اغراض سیاسیه سے اسکا پھر استلحاق کیا گیا ' اور اسکو اپنا بھائي قرار دیا - اسکے لیے ایک خاص مجلس شهادت بھي منعقد هوئي تھي ' جس میں گواهوں کے اظهارات لیے گئے تھے - از انجمله ایک گواه ابو مریم الخمار تھا ' جس نے ابوسفیان کیلیے " سمیه " کو مهیا کیا تھا : فقال اشهد ان ابا سفیان حضر عندي و طلب مني

---

(۱) لیکن اس مکالمے کو بعض مورخین نے عمر ابن عاص اور ابو سفیان کے درمیان لکھا ہے ' اور حضرت امیر نے کہا ہے که " اسکت یا ابا سفیان ! فانك لتعلم ان عمر لسمع هذا القول منك ' لکان الیك سریعا [illegible]

معلوم ہے کہ تم میں سے بعض آدمی بیمار پڑیں گے ' بعض تلاش معاش و تجارت میں سیر و سیاحت کر رہے ہونگے ' اور بعض خدا کی راہ میں دشمنان اسلام سے لڑتے ہونگے - بہر حال ایسی صورت میں اب صرف یہی حکم ہے کہ شب کو جسقدر قران (تہجد کی نماز) میں بآسانی پڑھا جا سکتا ہے پڑھو ' اور اپنے نفس و جسم پر بہت زیادہ بار نہ ڈالو -

انصاف فرمائیے کہ جس شخص کا اعتقاد صحابۂ کرام کی نسبت یہ ہو ' یہ کیسی عجیب بات ہے کہ جناب اسکو صحابہ کے فضائل سنانے کیلیے مخاطب بناتے ہیں ' اور انکے سب و شتم سے روکتے ہیں ' اور پھر تلاش احادیث ' و جمع مرویات کی زحمت لا حاصل گوارا فرماتے ہیں ؟

ان ھذا من اعاجیب الزمن !

(۲) جناب کا یہ ارشاد نہایت تعجب انگیز ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کو بھی بہ زمرۂ ظالمین شمار کیا ! میں نے ملوک و امراء بنی امیہ کی نسبت اپنا خیال ظاہر کیا تھا ' نہ کہ خلفاے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی نسبت - حضرت عثمان گو خاندان بنی امیہ سے تھے ' مگر انکا شمار خلفاء اربعہ میں ہے ' نہ کہ خلافت مروانی کے بانیوں اور اس سلسلے کے پادشاہوں میں - پھر بنی امیہ کے ذکر سے یقیناً انکے مخصوص اعمال مراد ہیں اور ہر وہ شخص اس سے مستثنی ہے ' جسکے اعمال انکے سے نہ تھے - یہ امر اسدرجہ ظاہر و بین ہے کہ جناب کا اس سے تغافل موجب کمال تعجب و تحیر ہے -

یخرج الحی من المیت

(۳) پھر کیوں نہ وہ لوگ مستثنی ہوں کہ ایسے ہی مستثنی لوگوں میں سے وہ بزرگ حق ' مجدد شریعۃ الہیہ ' محی السنۃ السنیہ ' قامع بدعات مروانیۂ و بنی امیہ ' یعنے حضرت عمر ابن عبد العزیز رضی اللہ تعالی عنہ تھے ' جنکو حکمۃ الہیہ نے اسی خاندان میں پیدا کیا ' تا کہ انکے دست حق پرست پر شریعۃ اسلامیہ کا احیاء ہو ' اور " ملک عضوض " کے اباطیل و محدثات کا استیصال فرمائیں - پس اس وجود گرامی نے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی تجدید کی ' اور ایک ایک کرکے بنی امیۂ و آل مروان کی پیدا کی ہوئی ان محدثات و بدعات و منکرات شنیعہ کا انسداد کیا ' جنھوں نے خیر القرون کی شریعت خالص کو آلودۂ و مکدر فسق و معاصی شتی کر دیا تھا - اور اس طرح سنت شیخین جلیلین کی (کہ سنت رسول اکرم تھی) حیات بعد الممات ہوئی ! نور اللہ مضجعہ ' و شکر اللہ مساعیہ -

تاریخ اسلام میں تبرے کی بنیاد

بنی امیہ نے ڈالی اور شیعہ انکے متبع ہیں

(۴) از انجملہ بنی امیہ و آل مروان کی ایک سب سے بڑی ہادم شریعت اور پر معصیت و فسق و عدوان بدعت شنیعہ وہ تھی ' جسکا انتقامانہ اتباع برادران شیعہ نے شروع کیا ' اور افسوس ہے کہ بدبختانہ شاید آجتک کرتے ہیں - یعنے سب سے پہلے سر زمین اسلام میں ' جو رحم و محبت اور صلح و اخوۃ ہی کی تخم ریزی کیلیے بنی تھی ' سب و شتم اور لعن و تبرے کا تخم انھوں نے بویا ' مقدس مساجد اسلام میں ' جو صرف عبادت و طاعت الہی ' و اذکار و اشغال مقدسہ کیلیے بنائی گئی تھیں ' اپنے اغراض نفسانیۂ منکرۂ سیاسیہ سے اہل بیت نبوت اور حضرت امیر علیہ السلام پر علانیہ لعنت بھیجنی شروع کی ' اور جمعہ کے خطبۂ ثانیہ میں اس فعل شنیع و منکر کو (کہ نہیں جانتا اسکو کن لفظوں سے تعبیر کروں ؟) داخل کر دیا - چنانچہ تکبیر و تسبیح کی صداؤں میں خطیب منبر پر چڑھتے تھے ' اور تحمید و تقدیس و صلوۃ و تسلیم کے بعد آخر میں حضرت علی علیہ السلام پر علانیہ لعنت بھیجتے تھے ' اور پھر شمشیر ظلم سے لوگوں کی زبانوں کو اس طرح لرزاں و ترساں رکھتے تھے کہ کسی کو اس صریح فسق عظیم ' و معصیۃ کبرے ' و ہتک شریعۃ الہیہ کے خلاف لب کشائی کی جرأت نہیں ہوتی تھی - الا ماشاء اللہ ' وہم الذین لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون -

لیکن تاریخ اسلام حضرت عمر بن عبد العزیز کی ہمیشہ رہین منت رہے گی کہ انھوں نے تخت خلافت پر قدم رکھتے ہی اس بدعۃ کا انسداد کیا ' اور مساجد اسلام کو انکی چھنی ہوی عزت و حرمۃ واپس دلا دی - چنانچہ لعن و تبرے کی جگہ خطبہ ثانیہ میں " ان اللہ یامر بالعدل و الاحسان ' و ایتاء ذی القربی ' و ینہی عن الفحشاء والمنکر والبغی ' یعظکم لعلکم تذکرون " داخل کیا - یہ آیۃ کریمہ آجتک خطبہ جمعہ کا جزو آخری ہے ' اور ہر ہفتے سئیات بنی امیہ ' اور حسنات عمر ابن العزیز پر گواہی دیتی ہے - و قال فیہ کثیر عزہ :

ولیت ولم تسبب علیاً ولم تخف
مریبا ' ولم تقبل مقالۃ مجرم
و صدقت القول الفعال مع الذی
اتیت ' فامسی راضیاً کل مسلم
فما بین شرق الارض و الغرب کلہا
منادٍ ینادی من فصیح و اعجم
یقول امیر المومنین ظلمتنی
باخذک دیناری و اخذک درہمی
فاربح بہا من صفقۃ لمبایع
و اکرم بہا من بیعۃ ثم اکرم

اس بزرگ جلیل اموی کا یہ ایک ایسا عمل عظیم تھا کہ سادات عظام اور دودمان حضرۃ خیر الانام نے بھی اسکا اعتراف کیا - چنانچہ علامہ شیخ شریف الرضی الموسوی رحمۃ اللہ علیہ انکے مرثیے میں لکھتے ہیں :

یا ابن عبد العزیز لو بکت العـ
ـین فتی امیۃ لبکیتک
انت انقذتنا من السب والشـ
ـتم فلو امکن الجزاء جزیتک
غیر انی اقول انک قد طبـ
ـت وان لم یطب ولم یزک بیتک
دیر سمعان لا عدتک الغوادی[1]
خیر میت من آل مروان میتک

(۵) از انجملہ بنی امیہ کا سب سے بڑا ظلم جو انھوں نے اسلام پر کیا ' یہ تھا کہ خلافۃ راشدۂ اسلامیہ کو ' جسکی بنا اجماع و مشورۂ مسلمین پر تھی ' حکومت شخصی و مستبدہ ' و سلطۃ ملکیہ و سیاسیہ میں تبدیل کر دیا ' اور حکومت کی بنیاد شریعت پر نہیں رکھی ' بلکہ محض قوت اور سیاسۃ پر - اور تاریخ اسلام کے تمام صغار و کبار ' و اعالی و ادانی اسپر متفق ہیں ' اور تمام اہل سنۃ و جماعۃ کا اسپر اتفاق ہے کہ یہ ایک سخت بدعۃ تھی ' اور مطابق ارشاد صادق و مصدوق علیہ الصلوۃ و السلام " ملک عضوض " کا آغاز تھا - یہی ہے کہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے سد باب کا پہلا دن ہے ' اور یہی دن ہے کہ تاریخ اسلام ہمیشہ اسپر ماتم و فریاد کریگی - و القصۃ بطولہا ' فعلیکم النظر علی التاریخ و الاسفار -

لیکن محسنات جلیلۂ عمر ابن عبد العزیز میں ایک واقعہ یہ

(۱) حضرت عمر ابن العزیز نے سنہ ۱۰۱ - میں بمقام دیر سمعان انتقال کیا اسی کے طرف اشارہ ہے - [منہ]

نماز با جماعت

نماز پنجگانہ جماعت کے ساتھہ پڑھنا نہایت ضروري ہے - اسکي نسبت متعدد احادیث منقول ہیں - بڑي تاکید اس امر کي ہے نہ جماعت ترک نہ کیجاے - اہمیت اور ضرورت اسکي اہل بصیرت سے پوشیدہ نہیں - بسبب تاکید کے علماء دین نے اِس خیال سے کہ مسلمان ثواب سے محروم نہ رہیں جماعت کے مسائل میں آسانی اور سہولت پیدا کردي' یعني دس بیس مسلمان موجود ہیں اور وہ کام میں مصروف ہیں' صرف تین آدمي کے جمع ہونے سے جماعت ہوگئي' اور پھر دو شخص بھي شامل ہوکر نماز پڑہ لیں تو جماعت کا ثواب ملگیا - حضرت شارع علیہ السلام نے جسقدر اہمیت اور ضرورت اسکي پیش نظر رکھي تھي' وہ ان مبارک تاکیدات سے ظاہر ہے جو احادیث میں موجود ہیں - اگر مجھے راے دینے کا موقع ہوتا تو میں ضرور یہ کہتا کہ جس مقام پر پندرہ بیس مسلمان ہوں اور وہ کسي دوسرے کام میں مصروف ہوں' اذان کے ساتھہ ہي نہ آئیں اور اپنے کاروبار میں لگے رہیں' تو ایسے موقع پر تین شخصوں سے جماعت نہیں ہوتي' دس پندرہ آدمي جمع ہو کر نماز ادا کرني چاہیے - جو لوگ پہلے سے تیار ہوں اِس مبارک اور مفید سنت کے ادا کرنے کي غرض سے دوسروں کے آنے کا قدرے انتظار کریں - اس زمانہ میں في صد پانچ آدمي بھی نماز ادا نہیں کرتے ہیں - جماعت کجا - الہلال میں میں نے مضامین دیکھے' جن میں زور دیا گیا ہے کہ جب تک ہمارے لیڈر پانچوں وقت با جماعت نماز ادا نہ کرینگے تو ہم اونکو اپنا لیڈر نہ سمجھیں گے - سبحان اللہ کسقدر عمدہ بات ہے - ہر مسلمان کیلیے یہ لازمي گردانا جاے کہ جسقدر آدمي اوسکے مکانمیں ہوں' اونکے ساتھہ نماز با جماعت ادا کرے - اسکي اسقدر سختي سے پابندي ہوني چاہیے ' کہ بلا عذر شرعي کوئي نہ چھوٹے - جسطرح ہر شخص کو اپنے مکان کي حد تک جماعت کي پابندي لازم ہوگي - اگر شہر ہے تو اہل محلہ کیلیے بھي پانچوں وقت محلہ کي مسجد میں جمع ہوکر نماز ادا کرنیکي پابندي ہوني چاہیے - اگر کارو بار دنیوي کا لحاظ کیا جاے تو محلے کي مسجد کے متعلق چند نمازوںکي رعایت دي جاے - مگر جہاں کام کرتے ہوں' نوکر ہوں' جسقدر لوگ ہوں' وہیں سب کو جماعت کي پابندي کرني چاہیے - ان امور کي پابندي اور نگراني کیلیے اگر شہر ہو تو دو شخص میر محلہ مقرر ہوں - اگر کوئي کارخانہ یا مل ہے' تو دو یا چار شخص لیڈر مقرر ہوں اور وہ نماز جماعت کي پابندي کرائیں - اسیطرح اب اس امر کي بھي ضرورت ہے کہ بجاے اسکے کہ ہر محلے کي مسجد میں جمعہ کي نماز ادا کیجاے' اہل محلہ کے مسلمان جمع ہوں' اگر قصبہ ہے' آبادي کم ہے' تو ایک ہي مسجد جامع میں جمعہ کي نماز ادا کریں - شہر ہے' آبادي زیادہ ہے' تو چار یا تین مساجد جمعہ کي نماز کیلیے منتخب کي جائیں انتخاب کیلیے ہر محلہ کے میر محلہ اور شہر یا قصبہ کے قاضي و خطیب کی کمیٹي بنائي جاے' اور اونکي راے سے بلحاظ آبادي و ضرورت و فاصلہ' مساجد منتخب کي جائیں اور اسکي پابندي میں سر مو فرق نہو - سلف کے مسلمانوں میں انہیں جماعتوں کے اندر جملہ امور سنگین طے ہوا کرتے تھے - ہر مسلمان کو راے دینے کا موقع ملتا تھا - مسلمانوں میں جو لوگ نماز نہیں پڑھتے ہیں وہ بلاے جائیں' اونپر سختي نکیجائي بلکہ نہایت نرمي سے بتلایا جاے' کہ نماز پڑھیں اور جماعت کے ساتھہ پڑھیں - یقین ہے کہ جسقدر مسلمان ہونگے' سب شریک ہو جائیں گے - اِس پابندي کي فضیلت اور اہمیت صاحبان تفکر سے پوشیدہ نہیں - میں نے اِسکي بنا ڈالدي ہے' ہر مسلم کا فرض ہے کہ اِسمیں جسقدر کامیابي ہو اوسکي فہرست مرتب کر رکھے - فہرست میں ہر مسلم کے دستخط لے رکھیں - میر محلہ اپنا فرض ادا کریں اور صدر کمیٹي کے لوگ اپنا فرض ادا کریں - اس طریقہ سے ہر مقام کیلیے ایک معقول جماعت مرتب ہوجائیگي - ضرورت کے وقت بھي لوگ آپس میں ایک دوسرے کے دست و بازو بن جائیں گے' اور جو کام کرینگے نہایت عمدگي سے انجام دینگے - اور نماز نہایت شاندار طریقہ سے ادا ہوا کریگي - امامیہ طریق کے لوگوں کو بھي غالباً جماعت کي پابندي میں کوي عذر نہوگا - وہ خود بھي پیش نماز کے عقب با جماعت نماز پڑھتے ہیں' اور مسایل کے لحاظ سے شاید یہ ممکن ہے کہ اہل تشیع بنیت فرادہ جس کے عقب میں ہوں نماز پڑھسکتے ہیں فقط -

م ع

الہلال

جزاکم اللہ - زادنا اللہ و ایاکم حمیۃ الاسلام - مسئلہ پابندي نماز' و پابندي جماعت' و شرکۃ اوقات خمسۂ مساجد' ایک اہم ترین اور مقدم ترین مسائل وقت میں سے ہے' اور اسکا عملي طریق پر انتظام اقدم و الزم - اسکے متعلق اس عاجز نے بعض امور پر غور کیا ہے - انشاء اللہ بہ ضمن " جماعت حزب اللہ " یہ تمام امور آجائیں گے - عنقریب اپنے خیالات کو پیشکش ناظرین کرونگا -

فرضیۃ صلوۃ خمسہ کے ساتھہ التزام جماعت بھی في الحقیقۃ فرض' و از جملۂ اسرار و مصالح فرضیۃ صلوۃ ہے - یہ ہماري سب سے بڑي بد بختي ہے کہ باہمي اتحاد و تعاون و اتحاد کلمہ کیلیے نئي انجمنیں بناتے ہیں' مگر اپني قدرتي انجمنوں کو بھول گئے ہیں - آج مسلمانوں کیلیے کسي کام میں تاسیس و ایجاد کي ضرورت نہیں ہے' بلکہ صرف تجدید و احیاء امور و احکام کی - ہمارے لیے کچھہ ضرورت نہیں ہے کہ نئے گھروں کي تعمیر کیلیے مضطرب الحال ہوں' بلکہ ضرورت صرف اسکي ہے کہ اپنے اجڑے ہوے گھروں کو آباد کریں - یہي اصولي اختلاف ہے جو اس عاجز کے اصول عمل اور ابناے عصر کے طریق کار میں ہے' اور غور کیجیے تو یہ ایک بہت بڑا نکتہ تھا' جسکو میں نے سرسري طور پر عرض کر دیا -

دعوت " انصار اللہ " کا اصل یہي اصول ہے - اور انشاء اللہ تشریح کا وقت دور نہیں -

بغياً ' فقلت له ليس عندي الا سميه ' فقال هاتها على قذرها و وضرها ' فاتيت بها - فخلا معها ' فخرجت من عنده و انها لتقطر...... ايسي شهادتوں سے بالاخر غریب زیاد بھی شرما گیا ' اور چیخ اٹھا : مهلاً يا ابا مريم ! فانما دعيت شاهدا ' و لم تدع شا تما ! !

یہ واقعہ تمام تاریخوں میں مسطور ہے : و کان هذا اول ما ردت به احكام الشريعة ' فان رسول الله صلى الله عليه وسلم ' قضى بالولد للفراش ' و للعاهر الحجر -

اسي واقعہ کي نسبت عبد الرحمن بن حسان نے کہا تھا :

و ترضى ان يقال ابوک زان ! اتغضب ان يقال ابوک عف

پھر کیا آپ اس سے انکار کرینگے کہ یہ بدعت نہ تھی ؟ خیر یہ تو ایک خاص واقعہ تھا اور اُس زمانے میں لوگوں نے اسکي تاویلیں بھي کیں - لیکن میں پوچھتا ہوں کہ کیا خلافة على منهاج النبوة کو حکومت اور ملک عضوض میں بدلدینا بھي بدعة نہ تھي ؟ کیا مشورے کا سد باب ایک اشد شدید بدعة في الدين نہ تھي' حالانکہ حضرت فاروق کا یہ جملہ ہم کو معلوم ہے کہ لا خلافة الا من شورة ؟ کیا مسلمانوں پر جنگ میں پانی کا روکدینا بھي بدعت نہ تھا ؟ جبکہ دوسرا فریق غالب ہوکر بھي نہیں روکتا ؟ کیا سخت سے سخت مکر و خدع سے کام لینے میں بھي باک نہ ہونا' خفیہ دسائس سے مسئلہ حکمین کا فیصلہ کرنا' اپنے اغراض سیاسیہ کو ہر موقعہ میں شریعت پر ترجیح دینا اور اسکے لیے لوگوں کو خفیہ و علانیہ بیت المال سے روپیہ دینا (جیسا کہ خود کہا کہ " كنت احب الى قريش منه [اى من علي] لاني كنت اعطيهم و كان يمنعهم' فكم سبب من قاطع و نافر عنه - استیعاب) شخصي طور پر بزور و جبر اپنے لڑکے کو ولي عہد بنانا ' عجمي شان و شکوہ اور علو و رفعت سے دربار آرائي کي اساس اولین قائم کرنا ' مسجد میں اپنے لیے عام مسلمانوں سے الگ مقصورہ بنا کر نماز پڑھنا ' اور شمشیر برہنہ نگہبانوں کے حصار کے اندر سجدہ کرنا ' اور اسي طرح کي بیسیوں محدثات کو بھي بدعت تسلیم نہیں کیا جائے گا ؟

فهو اول من جعل ابنه ولي العهد خليفة بعده' و اول من اتخذ ديوان الخاتم و امر بهدايا النيروز والمهرجان' واتخذ المقاصير فى الجوامع' و اول من قتل مسلما صبرا و حجراً و اصحابه' و اول من اقام على راسه حرسا ' و اول من قيدت بين يديه الجنائب ' و اول من اتخذ الخصيان فى الاسلام' و كان يقول انا اول الملوک (ملخص از استیعاب حافظ ابن عبد البر جلد اول صفحہ ٢٦٣ وغیرہا)

اور پھر یہ تو خود امیر معاویہ کے زمانے کے حالات ہیں - آگے چلکر جو کچھ ہوا اسپر نظر ڈالیے - میں نے بدعات و منکر امت کا لفظ عام طور پر حکومت امویہ کي نسبت لکھا تھا نہ کہ کسي خاص شخص کي نسبت -

خلافـــۃ مرتضـــوي

(١٠) آپ فرماتے ہیں : " بني امیہ کي فتوحات کو دیکھیے تو خود حضرت علي کے زمانے میں مفقود نظر آئیں گي "

فتوحات ممالک و بلدان' و توسیع حکومت اسلام یقیناً ایک ایسي شے ہے ' کہ اس تیرہ سو برس میں جن جن ہاتھوں پر اسکا ظہور ہوا ' انکي خدمات کا اعتراف ہمارا فرض ہے ' لیکن میں تو اپنے مضمون میں " امر بالمعروف و نہي عن المنکر " کے سلسلے کي تاریخ لکھ رہا تھا' نہ کہ تاریخ فتوحات اسلامیہ - پھر وہاں مجھے اس سے کیا غرض کہ کن کے ہاتھوں زیادہ فتوحات ہوے ہیں ' اور کون اس سے قاصر رہے ہیں ؟ بحث کے مواقع اور مختلف پہلو ہوتے ہیں - رہا حضرت امیر کے زمانے میں فتوحات خارجہ کا نہونا ' تو میں نہایت رنج و غم سے اس غلط فہمي کو دیکھ رہا ہوں' جو آجکل کے نئے مذاق سیاسي نے پیدا کردي ہے' اور اسکا ظہور جناب کے اس ارشاد میں بھي ہوا ہے - عام طور پر کہا جاتا ہے کہ حضرت امیر کا زمانہ ایک نہایت ناکام زمانہ تھا - حکومت و سیاست کیلیے وہ بالکل موزوں نہ تھے' انکے زمانے میں اسلام کیلیے کوئي نئي فتح' اور کوئي نئي ملکي و ارضي توسیع نہیں ہوئي' اور پھر اسکو اصول و معیار بحث قرار دیکر نہایت شدید غلطیاں اس بارے میں کي جاتي ہیں ' مگر یقین فرمائیے کہ یہ خیال بالکل غلط ' اور اصلاً حقیقت نہیں رکھتا ' اور نہایت افسوس ناک سطح بیني اور تاریخ کي بے خبري پر دلالت کرتا ہے - وقت اور موقع تشریح کا نہیں ہے - نہایت ضروري ہے کہ ایک مبسوط و جامع سوانح حضرت امیر علیہ السلام کي لکھي جائے' اور اس غلط فہمي سے لوگوں کو نجات ملے - اگر اللہ نے توفیق دي تو انشاء اللہ یہ ایک اہم خدمت تاریخ اسلام ہے جسکو انجام دینا ہے - یہاں اس بارے میں اختصار ممکن نہیں اور تفصیل متعذر -

(١١) آپ لکھتے ہیں :

" اگر نسل بني امیہ کا کوئي فرد ان صفوف فساق و فجار کے قائد ہونے کا فخر بني ہاشم کو بخشدے تو آپ چیں بجبیں ہونگے "

گذارش ہے کہ جناب نے یہ مفت کا شرف مجکو عطا فرمایا ' حالانکہ اسکي ضرورت نہیں دیکھتا - اگر کوئي فخر دو دمان مروان و ولید آج بني ہاشم کو صف اولین فساق و فجار میں قرار دے' تو میں کیوں چیں بجبیں ہونے لگا ؟ اگر چیں بجبیں ہونگے تو اشرف ترین خاندان بني ہاشم یعنے (محمد) بن عبد اللہ علیہ الصلوۃ و السلام ہونگے - اور پھر جس کو ایسا کرنا ہے کرلے - معاملہ مجھہ میں اور اسمیں نہیں ہے -

غالباً جناب یہ جملہ جلدي میں لکھ گئے' اور خیال نہ فرمایا کہ بات کہاں تک پہنچتي ہے ؟

طبري نے حضرت فاروق اور حضرت ابن عباس (رضي اللہ عنہما) کا مسئلہ خلافت کے بارے میں ایک مکالمہ نقل کیا ہے - اسمیں ایک موقعہ پر حضرت فاروق نے ضمن کلام میں افسوس کیا تھا کہ بني ہاشم کے دلوں سے پرانے رنج نہیں گئے ' اور یہ جس لحاظ سے کہا تھا بالکل صحیح تھا ' مگر حضرت ابن عباس بول اٹھے کہ " رسول اللہ (صلعم) بھي تو ہاشمي ہي تھے ؟ "

حضرت فاروق نے فرمایا کہ اب اس بحث کو جانے دو (طبري صفحہ - ٢٧٧١ -)

حضرت ابن عباس نے تو بني ہاشم کي نسبت اتني سي معمولي بات پر اسطرف توجہ دلائي تھي' اور حضرت فاروق نے اس سے متاثر ہوکر ترک سخن کو ترجیح دي تھي - لیکن اگر آج بني ہاشم کو بانتقام بني امیہ صفوف فجار و ظالمین میں جگہ دي جاتي ہے' تو دینے والے شوق سے دیں' اسمیں میرے چیں بجبیں ہونے کا لحاظ نہ فرمائیے -

(١٢) پھر تمام ارشادات سابقہ سے عجیب تر بلکہ اعجب العجاب قول جناب کا یہ ہے :

" اسلام کي بد قسمتي اس سے زیادہ کیا ہوگي کہ جن قرون اولي کي خیریت و افضلیت سرور کائنات نے بیان فرما دي' اب ایسے اسلام کے فدائي انہي قرون میں بدعات کا بازار گرم کر رہے ہیں "

اور پھر ساتھہ ہي صحیحین و سنن کا حوالہ بھي جناب نے دیدیا ہے' کاش اگر وہ حدیث آپ نقل فرما دیتے تو اعتراض کے ساتھہ میري جانب سے جواب کا فرض بھي ادا ہو جاتا !

براہ کرم مجکو اُن احادیث سے اطلاع دیجیے ' جنمیں دور بني امیہ و قرون مروانیہ کي " خیریت و افضلیت " کي شہادت دي گئي ہے - افسوس ہے کہ میري محدود معلومات حدیث اس بارے میں مجھے کچھہ مدد نہیں دیسکتیں ' بلکہ افسوس ہے کہ اس دور کي " خیریت و افضلیت " کي جگہ محدثات و منکرات ' جبر و تسلط ' اور فساد و فتن کي خبر دینے والي احادیث کو اپنے سامنے پاتا ہوں - و شتان بین ہما !

جماعۃ حزب اللہ

اور
مسلمان خواتین

از صالحہ خاتون صاحبہ بنت سید محمد صالح مرحوم (آرہ)

آپکی دعوت " من انصاری الی اللہ " کی پُر اثر آواز پردہ میں بھی پہنچی ' اور ھمارا اور مثل ھمارے اکثر ھماری بہنوں کا دل بیقرار ھو گیا ' کہ اس انجمن میں ھم بھی کسیطرح سے شریک ھوں - چونکہ حضور نے فرقۂ نسواں کی شرکت کی نسبت صراحت سے کچھہ نہیں لکھا ' پس نہیں معلوم کہ ھماری جنس کو ' جس کا اس زمانے میں کوئی پُرساں حال اور سچا ھمدرد نظر نہیں آتا ' شرکت کا شرف حاصل ھوگا یا نہیں ؟ یہ لکھنا عبث ھے کہ ھماری شرکت اس مبارک انجمن کے حق میں کسقدر مفید ثابت ھوگی ؟ دنیا میں کوئی کام بغیر مرد اور عورت ' دونوں کی شرکت کے اچھی طرح انجام نہیں پاتا - لڑائی تک میں ' جو خاص مردونکا کام ھے ' عورتیں بیماروں اور زخمیوں کی خبر گیری اور تیمار داری کا اھم کام کس خوبی سے انجام دیتی ھیں - اسی طرح عبادت میں بھی وہ اپنے برادران دین کے ساتھہ جسطرح زمانہ قدیم میں شریک ھوتی تھیں ' اب بھی شریک ھو سکتی ھیں - غرضکہ کوئی کام ایسا سمجھہ میں نہیں آتا کہ جو مردوں ھی کے فایدے اور راونہی کی ترقی کے واسطے مخصوص ھو ' اور عورتوں کو اس سے کوئی سروکار نہو - چونکہ حضور نے کوئی تخصیص کسی کام کی نہیں کی ھے ' ھم نہیں کہہ سکتے کہ وہ کام ھمارے حسب حال اور کرنے کے قابل ھوگا یا نہیں -

اگر پردہ کا خیال کیا جاے تو اسکے دو جواب ھیں : ایک یہ کہ زمانہ قدیم میں عورتیں کیا کرتی تھیں ' اور ایسے مبارک کاموں میں شرکت کرتی تھیں یا نہیں ؟ اگر کرتی تھیں تو ھمارے واسطے بھی مثل اونکے شرکت میں کوئی مضایقہ نہیں - دوسرے یہ کہ رسمی پردہ فی زمانتا خود کم ھو گیا ھے ' اور روز بروز اٹھتا جاتا ھے - بہت سی عورتیں تعلیم یافتہ اور نیم تعلیم یافتہ ایک ضروری اور شرعی پردہ کے ساتھہ سب کچھہ کر سکتیں ھیں ' اگر کرنا چاھیں ' اور اونکے " قوامون علی النساء " بھی اونکو اجازت دیں - بہر نہج یہ معاملہ بہت ضروری ھے ' اور امید ھے کہ حضور بھی اسکی نسبت اپنی زبان فیض ترجمان سے کچھہ ارشاد فرمائینگے - ھم اتنا ضرور عرض کرینگے کہ اس زمانے میں ھر شخص ھمارا مخالف ھی مخالف ھے ' کوئی اپنا اور ھمدرد نہیں - بعض صلاح کار حضور کے سامنے پردہ کی شق پیش کرینگے ' بعض اسکو غیر مناسب اور خلاف مصلحت بتلائیں گے ' مگر حضور ان ریا کاروں کے کہنے سننے میں نہ آویں ' اور جیسا مناسب سمجھیں خود تصفیہ کریں ' مگر ھمارے حقوق پامال نہوں -

الہـلال

آپ اور مثل آپکے دیگر اسلام پرست و با غیرت و حمیت بہنوں کا یہ جوش دینی ' انکی قدیمی روایات ملیہ کو تازہ کرنے والا ' انکے جنس اشرف کے جذبات و عواطف کے احترام کو زندہ کرنے والا ' اور مستحق ھزار تحسین و صد ھزار حوصلہ افزائی ' و نیز موجب شکر حضرت عز اسمہ ھے - اللہ تعالے توفیق رفیق اور استقامت و ثبات ھم سب کے شامل حال فرماے -

دعوت " انصار اللہ " کا مقصد حقیقی اسکے سوا کچھہ نہیں ھے کہ مسلمانوں کو حقیقی مسلمان بننے کی دعوت دی جاے ' اور ایک جماعت پیدا کی جاے جو اپنے تمام اعمال و افعال میں تعلیم اسلام کے خود فروشانہ و مجاھدانہ اتباع کا نمونہ ھو ' اور اپنی زندگی کو ھر طرف سے ھٹاکر ' صرف اللہ کے ماتحت کردے - پس ظاھر ھے کہ اگر اسلام و قرآن کی دعوت میں مرد و عورت کی تفریق نہیں تو اس میں بھی کیوں ھونے لگی ؟ اگر مسلمانوں کو مسلمان بنا چاھیے تو مرد و عورت ' دونوں کیلیے ھے - اور اسلام جو تمام عالم میں عورتوں کو انکی اصلی عزت و حقوق دلا نے والی ایک ھی قوۃ الہیۂ وحیدہ ھے ' وہ کب کسی چیز میں امتیاز و تفریق کو پسند کرتی ھے ؟

پس اگر ایک عورت مسلمہ ' اللہ اسکے احکام کی مخاطب ھے ' اگر مومنین و مسلمین کے ساتھہ مومنات و مسلمات بھی صداے الہی کے مخاطب ھیں ' اگر شریعۃ الہیہ اور احکام اسلامیہ اعمال حسنہ کی تمام انسانوں کو دعوت دیتے ھیں ' اور اگر اللہ کے بندے صرف مرد ھی نہیں بلکہ بالکل انہی کی طرح عورتیں بھی ھیں ' اور اگر اسکا دروازہ ھر اپنے چاھنے والے کا منتظر ھے ' تو پھر کیا امر مانع ھے اسکے لیے کہ دعوت انصار اللہ کی صدا پر وہ اپنے محترم دلوں کے اندر ولولۂ مقدس پائیں اور لبیک نہ کہیں ؟

پھر یہ ایک امر ظاھر و مسلم ھے کہ دنیا کے بڑے بڑے انقلابات بعیدہ و قریبہ کا اگر تفحص کیا جاے تو اسمیں اس جنس اشرف و محترم کے مساعی کا ایک بہت بڑا سلسلہ نظر آے گا - یہی ھیں جنکو اللہ تعالی نے اپنی مخلوقات کی مجازی ربوبیت کا منصب عطا فرمایا ھے ' اور انسانی قلب و دماغ پر حکومت بخشی ھے - یہی ھیں جو اگر چاھیں تو گھر کے اندر رھکر وہ عظیم الشان انسانی تبدیلیاں پیدا کردیں ' جو باھر کے مجمعوں اور مجلسوں میں بڑے بڑے مصلحین و واعظین نہیں کر سکتے - یہ ماں کی صورت میں انسان کی طبیعت پر حاکم ھیں ' اور اسکی فطرۃ ثانیہ انکے ھاتھوں میں ھے - اور پھر بیوی کی صورت میں معیشۃ منزلی کی ملکۂ فرماں رواں ھیں ' اور جس رنگ میں چاھیں ' انسانوں کو رنگ دے سکتی ھیں -

زیادہ تفصیل کی گنجایش نہیں - مقصد یہ ھے کہ آج ھم میں تبدیلی پیدا کرنے کیلیے ایک بہت بڑی اصولی اور بنیادی شے یہ ھے کہ ھمارے گھروں کے اندر تبدیلی پیدا ھو ' اور ھماری عورتیں اس صدا کو گھروں کے اندر یاد دلائیں ' جنکو گھر سے باھر ھم سنتے ھیں ' اور پھر بدبختانہ بھلا دیتے ھیں -

اگر وہ دن آجاے کہ ھماری عورتیں آمادۂ عمل ھو جائیں ' تو اللہ اللہ ! اس دن کی عظمت و بزرگی ' اور اسکے نتائج مدھشۂ و جلیلہ کا کیا پوچھنا ؟

یقین کیجیے کہ پھر ھم سب بدل جائیں ' اور ھم بدل جائیں تو دنیا کو بھی بدل جانا پڑے -

امید ھے کہ اب آپ کی تشفی ھو گئی ھوگی ' اور میں اطلاعاً ظاھر کر دینا چاھتا ھوں کہ علاوہ اپنی جماعت مخصوص مقامی کی ' باھر سے بھی اس وقت تک بہت سی خواتین غیور و اسلام پرست شریک دعوت و معین راہ ھو چکی ھیں - رھا پردے کا سوال ' تو اسکو اس مسئلے سے کوئی تعلق ھی نہیں ھے - خدا کا ھر بندہ اپنی جگہ پر رھکر اپنے خدا سے ملسکتا ھے - اسکے لیے باھر نکلنے کی ضرورت نہیں - و نسال اللہ تعالی ان یرزقنا کمال الحسنی ' و سعادۃ العقبی ' و خیر الاخرۃ و الاولی -

الہلال کي اشاعۃ عمومي

اور

کم استطاعۃ اشخاص

(از جناب مولوي محسن صاحب)

میں اُن کم لیاقت اشخاص میں سے هوں جنکو کسی رهنما کی ضرورت هوتي هے - خوبي قسمت سے جس دن که الہلال میري نظر سے گذرا' اُسي روز سے دل میں یه خیال جاگزیں هوگیا که بس اسي کو اپنا مقتدا سمجهنا چاهیے - مگر قسمت نے کچهه ایسے مصائب میں مبتلا کر رکها هے که فی الحال بوجه زیادتی چندہ اسکي خریداري کي جرأت نه کرسکا - میرا خدا نخواسته اس سے یه مطلب نہیں که الہلال کا چندہ اُسکي حیثیت سے زیادہ هے' بلکه بخدا میرا خیال پخته هے که اسکا چندہ دس گنا بهی کردیا جائے تو بهي حق بین نگاهوں کے آگے کچهه گراں نہیں ٹهیر سکتا - گذشته اشاعت میں کسي صاحب نے (افسوس که فایل کے نه هونے کي وجه سے میں اُنکا نام نامي نہیں تحریر کرسکا) بهوپال سے اسکي قیمت میں کمي کر دینے کے چند وجوہ تحریر کیے تهے' جس سے ایک امید هوگئي تهي که اب میري آنکهیں بهي بلا امداد غیرے اسکي زیارت سے مشرف هوا کرینگي - مگر افسوس صد افسوس' که اس هفتے کي اشاعت میں جناب حکیم غلام غوث صاحب کا مضمون دیکهکر اُس تازہ اُمید پر ایک اوس سي پڑگئي -

حکیم صاحب موصوف نے چند مطالب اُن لوگوں کے تو ضرور دکهلا دیے جنکے دلوں میں علم کي کوئی وقعت نہیں' مگر افسوس که اُن لوگوں کا مطلق خیال نه کیا جو که علم دوست اور کم استطاعت هیں - کاشکے جناب حکیم صاحب کے دل میں بجائے اس خیال کے یه خیال پیدا هوتا' که دفتر الہلال میں ایک فنڈ کهولا جائے' جسکي اعانت ذي مرتبه اشخاص کے ذمه هو' اور اُسکي غرض یه هو که کم استطاعت لوگوں کو یه پرچه نصف قیمت پر دیا جائے' اور خود اُسمیں ایک بہت بڑا حصه اپنے ذمه لیکر ایک کثیر جماعت کو اپنا ممنون و مشکور بنائے - حیف صد حیف که اس زمانے میں بهي ذي مرتبه اشخاص غربا کو کسي بات کے اهل هونیکے قابل هي نہیں خیال کرتے' اور فرماتے هیں که (هنوز دهلي دور ست) مسلمانو! یه زمانه خود داري و خود پسندي کا نہیں هے' بلکه تمکو چاهیے که هر کہه و مه کو اسلامي مشنري کا ایک باکار پرزہ خیال کرو' اور چهوٹے پرزونکا زیادہ خیال رکهو' کیونکه کثرت استعمال سے اُسکا جلد خراب هوجانا ممکن هے -

اعـــلان

ضـــروری اطـــلاع

عالیجناب شمس العلماء مولوي نواب امداد امام صاحب بہادر اثر بالقابه کا دیوان مطبع سرکاري ریاست رامپور میں زیر طبع هے - جملہ شاعران باکمال کیخدمت میں گذارش هے که براہ مہرباني قطعات تاریخ سنین حال بہت جلد راقم کے نام ارسال فرماکر ممنون فرمایا جائے' تاکه دیوان موصوف کے همراہ طبع هوسکیں - تمام قطعات تاریخي ۱۵ - جولائی سنه حال تک آجانا چاهئیں -

راقم م مصطفے علیخاں

هوم سکرٹري ریاست رامپور - یو - پي

باب المراسلۃ و المناظرہ

سیرت نبوي اور نقد روایات آثار

از جناب مولوي محمد اسحاق صاحب مدرس مدرسه عالیه کلکته

(۲)

حضرت موسی علی نبینا و علیه الصلوۃ و السلام جو نبي مرسل اور اولوالعزم پیغمبر هیں' بدء وحي کے وقت وادي مقدس میں شرف همکلامي سے مشرف هیں' اور " وما تلك بیمینك یا موسی " وغیرہ لطف آمیز خطابات سے مخاطب' اس عین حضوري کیوقت جب عصا ڈالنے کا حکم هوا اور عصا سانپ بنکر هلنے لگا تو موسی علیه السلام حسب مقتضاء بشري مونهه پهیر کر بهاگے - جب خدا تعالی نے تسلي دي' تب جاکر سکون هوا - قال الله تعالی : فلما رآها تهتز کانها جان' ولي مدبرا ولم یعقب' یموسی لا تخف اني لایخاف لدي المرسلون - واقعۂ کلیم الله علیه السلام اور واقعه وحي نبوي علیه السلام نوعیت کے اعتبار سے بالکل یکساں هیں - البته وہ قرآن سے ثابت هے' اور یهه حدیث صحیح سے - پس اگر روایت بدء وحي تعجب انگیز هے تو واقعه موسی علیه السلام اعجب هے - اس بنا پر حضرت نبوي صلی الله علیه و سلم کا اول اول جبریل علیه السلام کو انکی اصلي صورت میں جو ٦۰۰ پروں کے ساتهه ظاهر هوے تهے' دیکهکر گهبرا جانا اور بوجه شدت ثقل وحي کے (جسکا ثقل قرآن سے ثابت هے : انا سنلقي علیك قولا ثقیلا اور مشاهدہ صحابه سے ثابت هے - حدیث صحیح میں وارد هے که اگر اتفاقا آپ ناقه قصواء پر سوار رهتے اور اوسوقت وحي آنیکا اتفاق هوتا' تو غایت ثقل سے ناقه قصواء گهٹنے کے بل بیٹهه جاتي - اور زمانۂ سرما میں بوجه شدت وحي آپ پسینه پسینه هوجاتے -) مرعوب هو جانا اور بدن اطہر پر لرزہ پڑ جانا' اسیطرح منصب نبوت اور شان پیغمبري کے خلاف نہیں' اور نه موجب قدح روایت هے - اور پہاڑ سے گرانیکا قصد معاذ الله بوجه فتور حواس نہیں بلکه جب وحي چند روز کے لیے موقوف هوگئي' اوسوقت بسبب غایت شوق و ذوق اسکا خیال هوتا' جیسا غایت اشتیاق کے وقت جان دیدینا هر آدمي کي فطرت میں داخل هے - فی البخاري بروایۃ معمر عن الزهري : ثم لم ینشب ورقۃ ان توفي وفتر الوحي فترۃ حتی حزن النبي صلی الله علیه وسلم فیما بلغنا حزنا عدا منه مرارا کی یتردي من رؤس شواهق الجبال - فلما اوفي بذروۃ جبل لکی یلقي نفسه تبدي له جبریل فقال یا محمد انك رسول الله حقا فیسکن لذلك جاشه و تقر نفسه - فرجع فاذا طالت علیه فترۃ الوحي عد لمثل ذالك فاذا اوفی بذروۃ جبل تبدی له جبریل' فقال له مثل ذالك الخ - علی هذا ورقه سے آپکو اطمینان هوا تو یهه بهی امر طبعي هے - جب کوئي شخص کسی فن کا ماهر هو' اور اوسکے گرد و پیش کے حالات اور معاملات اطمینان بخش هوں تو اوسکی بات بهی طبعا موجب تشفي هوتی هے - کثرت ادله سے مزید اطمینان کا هونا منافي نبوت نہیں هے - ابراهیم علیه السلام کے واقعه سے (ولکن لیطمئن قلبي) یه ثابت هوتا هے - در حقیقت آپکو اطمینان تو اول هي هوچکا تها' اس سے اور زاید اطمینان هو گیا -

الغرض شواهد عقلیه اور قواعد نقلیۂ قطعیه اسپر دال هیں که بدء وحي کي روایت بوجوہ مذکورہ مظنه اشتباہ نہیں - اصول درایت سے کسیطرح ان روایات پر تنقید نہیں هوسکتي - هذا ان اصبت فمن الله والا فمني ومن الشیطان والله اعلم وعلمه اتم واحکم -

واستبداد ' اس اثر اسلامی ' اس مذاکر ماضي اور اس رشتہ اتحاد اسلامي کو فنا کردینے کي هر ممکن کوشش کر رها ہے - اور اسکي جگہ اس زبان کو زندہ کرنا چاهتا ہے ' جسکا نام بربري یورپ کي تمام زبانوں میں اپنے مفہوم وحشت کے لحاظ سے بدترین دشنام ہے -

اس کارروائي میں فـرانس سب سے پیش پیش ہے - اس عدل سوز مقصد کے لیے فرانس نے کیا کیا تدابیر اختیار کي هیں ؟ افسوس ہے کہ داستان طویل اور نطاق مقالہ تنـگ ' مختصراً یہ کہ بربري زبان کے زندہ اور عربي کے مردہ کرنے کے لیے تیغ و زر' دونوں سے کام لیا جا رها ہے ' اور بعض حصوں میں یہ مساعي شنیعہ اس حد تک کامیاب هوگئي هیں کہ کل تک جنکي زبان کے لیے عربي' جوے سلسبیل تھي' آج انکے کانوں کے لیے وہ پگھلا هوا سیسہ ہے ' جو دوزخ میں مجرموں کے کانوں میں ڈالا جائیگا -

عربي کا ذکر عرضاً آیا تھا ' مگر موضوع تفصیل طلب تھا' اور گو میں نے ایجاز کي کوشش کي مگر ایجاز بھي اتنا بڑھا کہ بجاے خود اطناب هوگیا - مجھے کہنا یہ ہے کہ علم' زبان ' صنعت ' تجارت ' سپگہري' غرض ان تمام اسلحہ هجوم و دفاع سے عالم اسلامي تہیدست ہے' جو اس رزمگاہ هستي میں کسي قوم کو پامالی سے بچا سکتے هیں - لیکن با این همہ تہیدستي و بے ساماني ' ایک هتیار ہے جو تیغ بھي ہے اور سپر بھي - وہ دشمن کے وار روک بھي سکتا ہے' اور خود انکے چرکے بھي لگا سکتا ہے - یہ سلاح مقدس حبل اللہ في الارض " الاتحاد الاسلامي " ہے -

پس اب مسلمانوں کو صرف دو کام هي کرنے هیں :

(۱) اس رشتۂ اتحاد کو مضبوط پکڑنا ' اور اسکے استحکام کي کوشش کرنا - اسکے لیے ضرورت ہے کہ ایک بین الملي زبان هو جسکے لیے بحمد اللہ عربي موجود ہے - پس چاهیے کہ اسکي توسیع و ترقي' نشر و اشاعت' اور اسمیں نبوغ و کمال پیدا کرنے کي کوشش کیجاے' اور هر ایسے خطے میں جہاں مسلمان هوں' ایک ایسي جماعت هو' جو عربي میں اپنے افکار و آراء ظـاهر کرسکـے اور اسطرح هر اسلامي ملک دوسرے اسلامي ملک کے حالات سے باخبر هو ۔ اور انکے رنج و راحت میں شریک اور ایکدوسرے کي مشورہ و راے سے مدد کرے -

علوم و معارف اور خصوصاً عملیہ پر خاص طور پر توجہ کیجاے - اور ملکي مصنوعات و تجارت کو فروغ دیاجاے - کیونکہ یورپ کي طاقت کا مدار دولت پر ہے ' اور دولت کا مدار ایشیاء کي جیبوں پر - پس اگر ایشیا کي جیبوں کے منھہ یورپ کے لیے بند هوگئے تو پھر یورپ آج کا یورپ نہ رهیگا -

داستـــان خـــونین

(۲)

سلسلے کیلیے نمبر (۱۹) ملاحظہ هو

با وجود ریاستہاے بلقان کي کوششوں ' یوروپین پریس کي خرید خاموشي' اور یوروپین وزارتوں کي سازشوں کے' کچھہ حصہ مظالم کا ' جو ریاستہاے متحدہ نے مسیحیت کے نام سے اس لڑاي میں کیے هیں' آخر آشکارا هو هي گیا :

جو چپ رهیگي زبان خنجر لہو پکاریگا آستیں کا

هزاروں قیدیوں کے هاتھہ پاوں کاٹے گئے یا بیرحمي سے تہ تیغ کیے' غیر جنگجو لوگوں کي پوري آبادیاں' جنمیں بڈھے ' عورتیں' بچے' سب شریک تھے ' زندہ جلا دي گئیں - هزاروں عورتیں اور کم عمر لڑکیاں سنگدلي سے بے عصمت کیگئیں - اس طوفان خونخواري اور بہیمیت میں جو مظلوم مقدونیا پر نازل هوا ' سب سے بڑا قہر یہ هوا کہ زخمي مرد اور بے بس عصمت دریدہ عورتیں اکثر زندہ دفن کردي گئیں !!

یہ افسانہ مظالم جو نہایت معتبر ذرایع سے هم تـک پہنچا ہے' من و عن شایع نہیں کیا جا سکتا ' کیونکہ اول تو اوسکے تفصیلي حالات اسقدر درد انگیز هیں کہ انساني طبیعت اسکي سماعت کي متحمل نہیں هو سکتي - دوسرے اسکا خوف ہے کہ اوسکے راوي محض واقعات کي صفائي اور بلا کم و کاست هونیکي وجہ سے پہچان لیے جائینگے ' اور وہ خونخوار درندے' جو مقدونیا پر اب قابض هیں' اونسے ضرور انتقام لینگے -

واقعات کے انتخاب میں همنے پوري کوشش کي ہے کہ بہت مختصر کرکے لکھے جائیں -

هماري معذرت ٹھکانے لـگ جاے ' اگر وہ واقعات جو همنے اس رسالے میں بیان کیے هیں' اور جو اوس پورے مواد کا عشر عشیر بھي نہیں هیں' جو همارے پاس موجود ہے' اونکو پڑھکر تمہارا دل پسیجے اور تم لوگ اپني گورنمنٹوں کو سمجھاؤ کہ اب اوس سکوت و جمود سے (جو سازش سے کسیطرح کم نہیں) باز آئیں' جو اونکا لڑائي کے پیشتر سے وتیرہ رها ہے - اور ان مظالم کو روکیں' کیونکہ یہ اب تـک جاري هیں - اور اگر یہ نہ روکے گئے تو اوسوقت تـک جاري رهینگے' جب تک کہ رومیلیا کي پوري اسـلامي آبادي مٹ نہ جائیگي - هم سے هر روز وعدے کیے جاتے هیں اور اسکا ثبوت ملتا رهتا ہے کہ دول یورپ مسئلہ بلقان کي نسبت تقریباً متفق هیں' اور اونکے افعال سے ظاهر هوتا ہے کہ یورپ کے فریب کار سیاست کم سے کم ایک مرتبـہ تو ضرور سچ بولے -

مگر یقیناً انسانیت کے سادہ مسایل پالیٹکس کے پیچیدہ مسایل سے کہیں آسان تھے' مگر ابتـک اس معاملے میں کسي کوشش کا نہ کیا جانا' کیا اسکا کافي ثبوت نہیں ہے کہ دول یورپ قتل و خونریزي کے واقعات سے بالکل پنبہ بگوش هیں ؟ مگر اوسي حد تک جب تـک کہ اون واقعات کا تعلق مسلمانوں سے ہے -

اس رسالے کو سیاسي مسئلہ بلقان سے کوئي تعلق نہیں ' مگر پھر بھي اسکے درد انگیز مطالب پوري طرح سمجھنے کیلیے ضرور ہے کہ ناظرین مسئلہ مذکور سے مختصراً آگاہ کردیے جائیں -

قطع نظر البانیا کے ' جہاں مسلمانوں کي تعداد همیشہ سے غالب رهي ہے ' مقدونیا کي آبادي بھي ابتدا سے ایـک مخلوط آبادي ہے ' جسمیں مختلف نسلوں اور متعدد مذاهب کے مخلوط هو جانے سے کوئي صحیح تقسیم و تفریق ممکن نہیں - مثلا اکثر مسلمان' سربي یا بلغاري ' هیں اور بہت سے وہ لوگ' جو یوناني کہے جاتے هیں ' دراصل الباني ' یا ولاخ ' (روماني) هیں - اور وہ جو بلغاریا کے نقشجات مردم شماري کے مطابق بلغاري کہے جاتے هیں ' دراصل یوناني هیں ' جنہوں نے ڈر کے مارے تبدیل مذهب کردیا - اسیطرح اکثر بلغاریوں نے بھي خوف سے ' کلیسـاے یونان قبول کرلیا ہے - چنانچـہ مقدونیا کي آبادي مجملاً یہ بتلائي جاتي ہے :

مسـلمان ۴۰ - فیصـدي

عیسـائي ٦۰ - فیصـدي

مگر یہ تعداد بلغاریوں کے حساب کے مطابق ہے - ترک اپنے حساب سے مسلـمانوں کي تعداد بہت زیادہ بتـلاتے هیں - یعنے کم از کم دس لاکھہ - مگر خواہ کسي حساب سے هو' مسلمانوں کي تعداد دیگر

الاتحاد اللساني الاسلامي

اثر حضرت کاتب قدیر : جلال نوري بک

(۲)

عالم اسلامي پر تفرق یورپ کا راز دو باتوں میں مضمر ہے :

(۱) علوم و معارف میں عالم اسلامي کا تنزل -

(۲) مستعمرات اسلامیه میں اشاعت مدنیة حدیثه اور منع انتشار علوم و معارف کے لیے یورپ کي سعي -

پس اگر عالم اسلامي چاهتا هے که یورپ کے غالب پنجے سے ان حقوق کو واپس لیلے ' جن پر یورپ نے اپني شجاعت و بسالت یا آتشیں و سفید اسلحه سے نہیں ' بلکه اختراعات و اکتشافات ' صنائع و تجارات دهاء و حزم ' اور خدع و دروغ بافي سے قبضه کرلیا هے ' تو اسکا اولین فرض یه هے که وه اپنے تمام جوش و خروش ' ولوله و حوصله ' سعي و کوشش ' اور همت و وقت کو اس ایک مرکز پر جمع کردیں - جب تک یورپ اپنے حوصله و علم سے هماري زمینوں اور اپنے مصنوعات و اختراعات سے هماري جیبوں کو خالي کر رہا هے ' اسوقت تک همارے لیے نه انقلابات سیاسیه و اضطرابات داخلیه مفید هونگے ' اور نه مؤتمرات اصلاحیه و موازنات دولیه - کیونکه هماري موجوده گونه گوں غلامیاں علم کي شاخ سحر کا عمل هیں ' جسکے رد کے لیے بھي اسي شاخ سحر کي ضرورت هے - پس عالم اسلامي کو یه نکته اچھي طرح سمجھه لینا چاهیے که اگر وه اس کار زار هستي میں آزادي کے ساتھه زنده رهنا چاهتا هے ' تو اسکو لازم هے که اس تیغ و سپر سے فوراً مسلح هو جاے ' جو حریت و حیات کے بقاء کے لیے ناگزیر هیں - یه تیغ و سپر کیا هیں ؟ علوم و معارف -

خطر اصفر (Yellow Peril) یورپ کے لیے خواب خوف آگیں (نائٹ میر) هے ' جسے دیکھه کے چیخنے والے کي آواز پر نه صرف ایوان سیاست کے زود ترس سونے والے ' بلکه بنکوں کے مهاجن اور بازاروں کے خوانچے والے تک چیخنے لگتے هیں - اسلیے ارباب دانش و سیاست عرصے سے اس کوشش میں هیں که جسقدر جلد ممکن هوا سکے جراثیم کو قتل کر ڈالا جاے - یورپ کا خیال هے که ان جراثیم کے توالد و تناسل و تضاعف و تزاید کا سبب وحید ' اتحاد اسلامي کا تخیل هے ' اور اس اتحاد اسلامي کا عروة الوثقي وحدت لغت یعنی زبان کا ایک هونا هے - پس جہاں مسلمانوں نے خود اپني لغة ملیه کو چھوڑ دیا هے ' اور بغیر قہر و اکراه کے ' نه صرف بنظر ضرورت ' بلکه بخیال تفرنج ' و برسبیل مباهات ' فرنگي زبانیں اختیار کرتے جاتے هیں ' وهاں تو ضرورت هي نہیں ' مگر جن مقامات کے مسلمان ابھي اس رشته اتحاد اسلامي کو اپني انگلیوں میں مضبوط پکڑے هوے هیں ' اور اسوقت تک چھوڑنا نہیں چاهتے ' جب تک که گردنیں اپني جگه سے نه سرک جائیں ' وهاں هر ایسي شرمناک فرنگیانه تدابیر سے اسکے چھڑانے کي کوشش کیجارهي هے ' که انسانیت کی زبان ارباب تدابیر کي تحقیر کے بغیر نہیں رهسکتي - مشرق کا ایک معمولي طالب علم بھي جانتا هے که قریباً هر ملک میں دو زبانیں هوتي هیں : ایک لغة فصحه که ایک هي هوتي هے ' اور خطابت و کتابت اور خوانده طبقه میں عام طور پر استعمال کیجاتي هے - دوسري دارجه که متعدد هوتي هیں ' اور زیاده تر ناخوانده و باشندگان قصبه و ده میں مستعمل هوتي هے - دارجه کا تعدد و تشتت لغة فصحه کي وحدت پر موثر نہیں هوتا - اهل دارجه خواه صحبت و معاشرة ' خواه تعلیم و تربیت سے جب اس قابل هوجاتے هیں که زبان فصحه استعمال کرنے لگیں ' تو دارجه کو چھوڑ کے فصحه اختیار کرلیتے هیں - کردي کي زازا ' عثماني کي اذري ' اور بربري کي عربي سے وهي نسبت هے ' جو فالقي ' باسقي ' اور برو فانسالي کي فرانسیسي سے هے -

اس توطیه و جیزه کے بعد میں اپنے مقصود کي طرف متوجه هوتا هوں - افریقه کي دارجه بربري هے - رومیوں کے عهد میں تمام قبائل شمالي افریقه کي یهي زبان تهي ' مگر جب اسلام آیا تو اپنے ساتھه مدنیت اسلامیه کے دیگر اجزاء کي طرح لغت اسلامیه یعني عربي بھي لایا - جسطرح که عالم اجسام میں ناموس (تنازع للحیاة) (و بقاء الاصلح) جاري هے ' اسي طرح عالم السنه میں بھي جاري هے - بربري اور عربي میں تنازع و تصادم هوا - بربري تاب مقابله نه لاسکي - اعلی طبقه کو چھوڑ کے جہلا اور عامه میں پناه گزیں هوگئي که وه همجیت و توحش کي یادگاروں کے لیے ایسي پناه گاهیں هیں ' جهاں تک مدنیت و ارتقاء کا هاتھه نہیں پہنچتا ' اور اگر پہنچتا بھي هے تو بہت عرصه کے بعد - غرضکه صرف سر انگشت کتابت و خطابت ' اور اعلی و خوانده طبقه پر عربي نے قبضه لیا ' اور یه حالت هوگئي که تمدن و شایستگي کا ذریعه (که زبان اسلوب ' بلکه مخارج تک هیں) عرب کے مخارج کي نقل و محاکات سمجھي جانے لگي ' بعینه اسیطرح ' جسطرح که ایک اناطولي دهقاني جب قسطنطنیه میں چند دن رهتا هے تو اپنا کرخت اور درشت لہجه چھوڑ کے قسطنطنیه کا شیریں و نرم لہجه اختیار کرنے کي کوشش کرتا هے - یا ایک باشندهٔ نو آبادي پیرس میں چند دن رهتا هے تو اپنے وحشیانه لہجه کو چھوڑ کے پیرس کے شسته ' شائسته ' اور طرب انگیز ' لہجه کو اختیار کرلیتا هے - پس گو افریقه کي اصلي زبان بربري تهي ' مگر جب عربي آئي تو اس نے کچھه تو دامن ملت و خلافت سے وابستگي کي وجه سے ' اور زیاده تر اپني خوش آهنگي ' مایه داري ' اور قدرت تعبیر سے بربره کے قلمرو ادب کو (جو خطابت و کتابت ' تصنیف و تالیف ' مراسله و مکالمه پر مشتمل تها) اپني وسیع شاهنشاهي میں شامل کرلیا - پس اگر فرانس لغت ' جنس ' اور وطن میں افریقه سے مختلف هونے کے باوجود افریقه کے استعمار کو جائز سمجھتا هے ' تو کوئي وجه نہیں که عربی کے اس استعمار کو " غصب " یا تداخل نا جائز قرار دیا جائے اور افریقه سے اسکے نکالنے کي کوشش کیجائے - حالانکه اهل افریقه سے عربي بنسبت فرانس کے زیاده قریب هے که وه انکي زبان ملی اور صدیوں سے زبان ادبي هے - مگر یورپ ' یه پیکر مصالح پرستي ' یه مجسمه خود کامي ' یه مرقع اجماع حریصه

نامواران غزوۂ بلقان

شہادة بطل الحریة

رحمة الله علیک یا نیازی بک !!

شہید راہ ملة و وطن ' و فقید الامة

حادثۂ ملی

ناظرین نسل عثمانی کے موجودہ مجمع ابطال کے مشہور برگذیدہ رکن' اور دستور عثمانی کے اولین مجاهد' یوزباشی (نیازی بک) کو ابھی بھولے نہونگے' جس کا ذکر صفحات الهلال هی پر نہیں' بلکه حوادث و واقعات عظیمۂ عالم کے قراطیس شہرت پر بارها جالب انظار مغرب و مشرق هوچکا هے -

غزوۂ طرابلس کے زمانے میں غازی انور بے کے ورود طرابلس کے بعد انکا به تبدیل لباس مصر پہنچنا اور پھر افشاء راز کے بعد واپس جانا' اور پھر انقلاب عثمانیه آخری میں جانفروشانه عزائم کے ساتھه شریک هونا' وہ تازہ واقعات هیں' جو کل تک هماری زبانوں پر تھے -

ممالک اسلامیه کی تازہ ترین ڈاک سے معلوم هوتا هے که عین اپنی بد نصیب ملة کے دور کہولة' مگر خود اپنے عنفوان جوانی کے عالم میں' یه فداء ملة' خود البانی اعداء ملک و وطن کے هاتھوں حدود البانیا کے اندر شہید هوگیا! انا لله و انا الیه راجعون -

شہید راہ ملة و وطن :
رسنه لی نیازی بک

در حقیقت یه حادثۂ فاجعه صرف مملکت عثمانیه کا هی خسران نہیں هے' بلکه ایک مصیبۂ ملی هے' جسکے غم میں تمام عالم اسلامی کا حصه هے - نامواران و ابطال کا فقدان زندہ قوموں کیلیے بھی ایک ماتم کبری هوتا هے' پھر اُس قوم کیلیے کیوں نهو' جو اپنے دور انحطاط و تنزل کے دن گن رهی هو' جسکے تمام خزانے لٹ چکے هوں' جسکے تمام قواء نشو و نما مضمحل هوگئے هوں' اور جسکا هر آنے والا دن' بظاهر گذرے هوے دن سے بد تر هو؟

ایک دولت مند کی اشرفیوں کا صندوق بھی کهو جاے تو اسکے لیے چنداں غم و حسرت کی بات نہیں هوتی' کیونکه اگر ایک صندوق ضائع جاتا هے تو صدها صندوق خزانے میں موجود هوتے هیں' اور نئی دولت و حشمت کی افزایش و ترقی کا سلسله جاری هوتا هے' لیکن اگر ایک فقیر دریوزہ گر' جسکی تمام متاع اسکی پھٹی هوی جیب کے چند کھوٹے سکے هوں' ایک تانبے کا حقیر و ادنی سکه بھی کهو دیتا هے' تو شدت غم و مایوسی سے اسکا دماغ چکرا جاتا هے' اور اپنی بیکسی و محتاجی پر زار قطار رونا شروع کر دیتا هے - کیونکه دولت مند کیلیے اشرفیاں بھی کچھه نه تھیں' پر اس بدبخت کیلیے تو ایک کھوٹا سکه بھی کم از تخت قیصر و تاج سکندر نہیں !!

یهی حال قوموں اور ملکوں کا بھی هے - زندہ قوموں کا خزانۂ خصائل و کمالات انسانیة' طرح طرح کے طلائی سکوں اور قیمتی و نادر لعل و جواهر سے لبریز هوتا هے - اور روز بروز انکی دولت میں افزایش' اور انکے خزانے کے حدود ارضی میں وسعت هوتی رهتی هے - ان میں هر صنف و فضیلة انسانی کے ارباب کمال موجود هوتے هیں' اور ایک جاتا هے' تو دس اسکی جگه آ موجود هوتے هیں - پس کاملین و ابطال کا فقدان گو فی نفسه درد انگیز هو' لیکن انکے لیے چنداں موجب خسران و نقصان نہیں هوتا' لیکن جو قومیں که اپنا دور اقبال کهو دیتی هیں' اور عروج و ارتقاء کی جگه ادبار و تسفل کے زمانے میں مبتلا هوتی هیں' انکی مثال اُسی کنگال فقیر کی سی هوتی هے - پس انکو تو اپنا ایک کھوٹا سکه بھی هزار درجه زائد از لعل و گہر محبوب هونا چاهیے - چه جائیکه وہ لعل درخشاں' جو فقیر کی گدڑی هی میں نہیں' بلکه پادشاہ کے تاج و تخت کیلیے بھی زیور هو !!

هم لٹ گئے هیں - همارا خزانه تاراج ادبار هوگیا - اور همارے اُجڑے باغ کے پھولوں سے آج غیروں کے کاشانه و ایوان معطر هو رهے هیں - ایسی حالت میں هم کو اپنی بچی کھچی پونجی کے ایک ایک ذرہ کا عشق هونا چاهیے' اور اگر اوروں کو اپنے پھولوں کے لٹنے کا خوف هے' تو هم کو اپنے گھر کے خس و خاشاک کے ضائع هوجانے کا غم هونا چاهیے !!

* * *

جب یه حال هو تو پھر آج هم (نیازی بک) کے فقدان پر جسقدر ماتم کریں کم هے -

هم اشاعت آینه میں انکی سوانح عمری شائع کرینگے' جو انکی خود نوشته سوانح (خواطر نیازی) سے ماخوذ هوگی -

جنگ بلقان کے چھڑتے هی یه ملت پرست غیور مصروف خدمات اسلامیه هوگیا تھا - اس نے فوج سے الگ هو کر مجاهدین کی ایک خاص جماعت قائم کی تھی' اور اپنے دوست و همراز یوسف صبری بک کے ساتھه مصروف دفاع وطن' اور جهاد فی

قوموں سے کہیں زیادہ (اس واقعہ کو ضرور یاد رکھنا چاهیے جسکو افسوس هے کہ یورپ اکثر بھلا دیا کرتا هے) اور پورے مقدونیا میں پھیلی هوئی هے - قواله اور اوسکے آس پاس کے تین اضلاع بالکل اسلامی شہر هیں - انکے علاوہ یہود (سفردیم) بھی کثرت سے آباد هیں - صرف ایک شہر سالونیکا میں انکی تعداد اسی هزار سے کم نہیں جو دیگر فرقوں سے کہیں زیادہ هے - یہ لوگ اون لوگوں کی نسل میں هیں' جو سنہ ۱۴۹۳ع میں کلیسا اور سلطنت' دونوں کے هاتھہ سے گھایل اور مقدس انکویزیشن کے مظالم وتشدد سے بھاگ کر ترکوں کے پاس پناہ گزیں هوے تھے - ترکوں نے اونکے ساتھہ همیشہ ایک بے تعصبانہ اور همدردانہ برتاؤ کیا - المختصر " یونانی " گوشہ جنوب مغرب اور مقامات ساحل میں' اور " بلغاری " مشرق میں' اور " سربی " شمال میں آباد هیں -

هم سلطنت عثمانی کو اوس الزام سے بالکل بری الزمہ نہیں کرنا چاهتے' جو مقدونیا کی بدنظمی کے معاملے میں اوس پر عاید هوتا هے - ترکوں نے اس معاملہ میں بیشک غفلت اور سہل انگاری سے کام لیا' اور ریفارم (اصلاح معاملات) میں ضرور اونھوں نے سستی کی - مگر اونکے همسایوں کا طرز عمل اس سے بالکل جدا تھا - اونکے واسطے بدنظمی بہت ضروری تھی' کیونکہ اونکے شیطانی منصوبوں کی پرورش صرف اس بدنظمی کے گہوارہ هی میں هوسکتی تھی - اگر ترک اصلاح میں صرف سستی کے گنہگار تھے' تو یہ لوگ اوسی اصلاح کے جانی دشمن اور سخت مخالف تھے - اسکے علاوہ اس مخالفت کی تجویز میں ریاستہاے بلقان کے علاوہ اور لوگ بھی شریک رهے هیں' جنکا دانت همیشہ سے البانیا اور سالونیکا پر لگا تھا -

صدها طریقوں سے مخالفت کی آگ بھڑکائی گئی' مگر اونمیں سے صرف چند همارے اس رسالے سے تعلق رکھتے هیں - - یہ یاد رکھنا چاهیے کہ یہ نفرت صرف ترکوں هی تک محدود نہ تھی - " یونانی " اور " بلغاری " بسبب اختلاف قوم و مذهب آپس میں اسدرجہ عناد رکھتے تھے کہ اوسکے آگے ترکوں کی منافرت مات هوگئی تھی -

اصلاح کے سوا اور کسی چیز سے ان متضاد عناصر میں ایک غیر طبعی اتفاق و اتحاد کا پیدا کرنا ممکن نہ تھا' مگر اصلاح کے معنے تھے ایک متحدہ اور مطمئن مقدونیا' مگر مقدونیا کے اتحاد سے یونانیوں اور اسلافیوں کی تمام حوصلہ مندیاں خاک میں ملجاتیں -

مسئلہ ارمینیا

روسی اخبار باکو نے ارمینیا کے متعلق سینٹ پیٹرسبرگ کے ایک مدبر کا مضمون شائع کیا هے - مضمون نگار لکھتا هے :

اس امر کا تصور بھی ممکن نہیں کہ دول کی مخاصمت کا نشانہ بنے بغیر روس اراضی کوہ قاف سے زیادہ وسیع زمین حاصل کرسکے - کیونکہ اس صورت میں وہ مجبور هوگا کہ ان تمام مقامات میں' جن پر وہ قابض هوا' اتنی بڑی فوجی طاقت رکھے' جتنی کہ وہ کوہ قاف میں بھی جمع نہ کرسکا هے' اور اگر خونیں رستخیز کے بعد چند همسایہ انطولی صوبوں کو روس نے مشغول کرلیا' تو دول عظمی کے سامنے وہ اس جرندهی کا ذمہ دار هوجائیگا' جسکی اسمیں طاقت نہیں -

صوبہ هاے مذکور میں انتظامی خود مختاری کی بنیاد انھی ارمنیوں کے لیے اس سے زیادہ مضر هے' جتنی کہ مفید هے - وهاں اکثریت اسلام کو حاصل هے - پس انتخاب میں اقلیت (منازتی) انھی کی طرف هوگی -

ارمنیوں کے لیے مفید ترین شے اصلاحات کا نفاذ هے - مسئلہ شرقیہ [illegible]

آهنگ هیں کہ ارمنیہ کی خوشحالی صرف ان اصلاحات سے ممکن هے' جو (یورپ کی کفالت پر) دولت عثمانیہ نافذ کرنا چاهتی هے -

ان خوابوں کو پورا کرنا غیر ممکن هے' جو بعض ارمنی ارباب هوس دیکھ رهے هیں - اگر هم غور کرینگے تو معلوم هو گا کہ دولت عثمانیہ کی مشکوک حالت هی نے ارمنیوں کو اس خیال سیاسی اور ان پر افراط مطالبات کے غاروں میں گرادیا هے - اور بعض نے تو وہ بے سود حرکتیں کی هیں' جنکو مستقبل کی اصلاحات سے کوئی تعلق نہ تھا -

موجودہ جنگ بلقان کو ارمینیہ کے مستقبل سے کوئی تعلق نہیں' یہ ناممکن هے کہ ریاستہاے بلقان کی فتوحات کا اثر مشرقی انا طول پر پڑے - دول عظمی نے (اپنے مصالح کی بنا پر) بالاتفاق طے کرلیا هے کہ ابھی انا طول ترکی هی کے هاتھہ میں رهے - ترکی پر موجودہ جنگ کے نتائج کا اثر خواہ کچھہ هی پڑے' مگر اسکو مسئلہ ارمینیہ سے ذرا بھی مس نہیں - اگر وهاں دول عظمی میں سے کسی کے فوائد پامال نہ کیے گئے' تو روس یا کوئی طاقت بھی شدائد جنگ کی طرف ایک قدم نہ اٹھائیگی - پس اگر ارمنی ترکی کے ساتھہ اپنے تعلقات خوشگوار رکھینگے تو یہ انھی کے لیے بہتر هوگا - انکو چاهیے کہ یورپ کا دروازہ کھٹکھٹا نے کے بدلے اپنی هی حکومت کی طرف رجوع کریں کہ انکی امیدوں کے حصول کے لیے یہ کفیل تر و قریب تر صورت هے -

تصریحات شاہ یونان

جارج متوفی شاہ یونان اور ڈاکٹر هولدت سے جو سالونیکا میں زخمیوں کے معالج هیں' موجودہ جنگ کی بابت بارها گفتگو هوئی - چونکہ جنگ برسر اختتام تھی' اسلیے شاہ متوفی نے بعض ان امور کے اظہار میں تردد نہیں کیا' جو اب تک اس نے ظاهر نہیں کیے تھے -

جارج نے کہا کہ یونانیوں کے شدید ترین دشمن بلغاری هیں' یونانیوں اور بلغاریوں میں ایک شدید جنگ کا هونا ناگزیر هے -

۱۴ - برس سے هم اس جنگ کے لیے تیار هو رهے تھے' جس سے آج فتحمند نکلے هیں - اس تمام مدت میں هم کو وثوق تھا کہ کسی نہ کسی دن ضرور منزل مقصود تک پہنچینگے - اسلیے هم نے بہت سے رنجدہ امور کو برداشت کیا - هم نے بتحقیق یہ معلوم کرلیا تھا کہ هم میں نہ تو قوت کی کمی هے' اور نہ صبر و فرصت شناسی کی' لیکن هم ترکی تخت کو نہ الٹ سکے اسلیے هم نے اسوقت کا انتظار کیا جبکہ وہ اندرونی اور بیرونی جنگوں میں مشغول هو - موجودہ وقت ایسا هی تھا' اسلیے هم نے اسکے ساتھہ وہ جنگ شروع کی' جسکا انجام هماری فتحمندی پر هوا - اب یونان کو استراحت کی ضرورت هے' مگر نہ اسطرح کہ یہ بھولجاے کہ اسکو ایک اور جنگ کے لیے تیار رهنا هے اور تین چار سال کے بعد جس سے بچنا ناممکن هو جائیگا - بلکہ میری راے میں عجب نہیں کہ عنقریب هو -

ممکن هے کہ دشمن (نام کی تصریح نہیں) جب اپنی طاقت جمع کرلے تو هماری قوت سے تعداد میں بڑهجاے - مگر ایک سپاهی اور دوسرے سپاهی میں جو فرق هے' وہ اس عدم توازن کی تلافی کردیگا - هماری بہادر فوج پرجوش هے' اور بخلاف بلغاری فوج کیونکہ اسکی قوتیں کمی هوئی هیں - مجھے اپنی فوج پرا اعتماد هے' اگرچہ اسکی تعداد اسوقت صرف ایک لاکھہ ۸۰ هزار رهے مگر هم ضرورت کے وقت اسمیں اهم اضافہ کرسکتے هیں - میں ایک بات اور کہتا هوں - جسطرح کہ هم کو اس جنگ میں مددگار ملے هیں [illegible] ملجائینگے -

مر يـــا مکس چر

هندوستان ميں نه معلوم كتنے آدمي بخار ميں مرجا يا كرتے هيں' اسكا بڑا سبب يه بهي هے كه اُن مقامات ميں نه تو دوا خانے هيں اور نه ڈاكٹر' اور نه كوئي حكيمي اور مفيد پٹنٹ دوا ارزاں قيمت پر گهر بيٹهے بلا طبي مشورہ كے ميسر آسكتي هے - همنے خلق الله كي ضروريات كا خيال كرکے اس عرق كو سالها سال كي كوشش اور صرف كثير كے بعد ايجاد كيا هے' اور فروخت كرنے كے قبل بذريعه اشتهارات عام طورپر هزارها شيشياں مفت تقسيم كردي هيں تاكه اسكے فوائد كا پورا اندازہ هوجاے - مقام مسرت هے كه خدا كے فضل سے هزاروں كي جانيں اسكي بدولت بچي هيں اور هم دعوے كے ساتهه كهه سكتے هيں كه همارے عرق كے استعمال سے هر قسم كا بخار يعني پُرانا بخار - موسمي بخار - باري كا بخار - پهركر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسميں ورم جگر اور طحال بهي لاحق هو' يا وہ بخار' جسميں متلي اور قے بهي آتي هو - سردي سے هو يا گرمي سے - جنگلي بخار هو - يا بخار ميں دردسر بهي هو - كالا بخار - يا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار كے ساتهه گلٹياں بهي هوگئي هوں - اور اعضا كي كمزوري كي وجه سے بخار آتا هو - ان سب كو بحكم خدا دور كرتا هے' اگر شفا پانے كے بعد بهي استعمال كيجاے تو بهوک بڑه جاتي هے' اور تمام اعضا ميں خون صالح پيدا هونے كي وجه سے ايک قسم كا جوش اور بدن ميں چستي و چالاكي آجاتي هے' نيز اُسكي سابق تندرستي ازسرنو آجاتي هے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتهه پير ٹوٹتے هوں' بدن ميں سستي اور طبيعت ميں كاهلي رهتي هو - كام كرنے كو جي نه چاهتا هو - كهانا دير سے هضم هوتا هو - تو يه تمام شكايتيں بهي اسكے استعمال كرنے سے رفع هوجاتي هيں - اور چند روز كے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هو جاتے هيں -

قيمت بڑي بوتل - ايک روپيه - چار آنه

" چهوٹي بوتل بارہ - آنه

پرچه تركيب استعمال بوتل كے همراہ ملتا هے

تمام دوكانداروں كے هاں سے مل سكتي هے

ا ر ر پروپرائٹر

ايچ - ايس - عبد الغني كيمسٹ - ۲۲ و ۷۳

كولو ٹوله اسٹريٹ - كلكته

ريويو آف ريليجنز - يا مذاهب عالـــم پر نظر

اردو ميں هندوستان اور انگريزي ميں يورپ امريكه و جاپان وغيرہ ممالک ميں زندہ مذهب اسلام كي صحيح تصوير پيش كرنے والا - معصوم نبي عليه السلام كي پاک تعليم كے متعلق جو غلط فهمياں پهيلائي گئي هيں - ان كا دور كرنے والا اور مخالفين اسلام كے اعتراضات كا دندان شكن جواب دينے والا يهي ايک پرچه هے جس كو دوست دشمن دنيا كے سامنے پيش كرنے كے قابل سمجها هے - اس رسالے كے متعلق چند ايک رائوں كا اقتباس حسب ذيل هے :-

البيان لكهنو - ريويو آف ريليجنز هي ايک پرچه هے جس كو خالص اخلاقي پرچه كهنا صحيح هے - عربي ميں المنار اور اردو ميں ريويو آف ريليجنز سے بهتر پرچے كسي زبان ميں شايع نهيں هوتے - اس كے زور آور مضامين پر علم و فضل كو ناز هے -

كريسنٹ لورپول - ريويو آف ريليجنز كا پرچه دلچسپ مضامين سے بهرا هوا هے - همارے نبي كريم صلے الله عليه وسلم كي ذات پاک كے متعلق جو جاهل عيسائي الزام لگايا كرتے هيں - ان كي ترديد ميں نهايت هي فاضلانه مضمون اس ميں لكها گيا هے - جس سے عمدہ مضمون آج تک همارى نظر سے نهيں گذرا -

مسٹر وب صاحب امريكه - ميں يقين كرتا هوں كه يه رساله دنيا ميں مذهبي خيال كو ايک خاص صورت دينے كے ليے ايک نهايت زبردست طاقت هوگي - اور يهي رساله ان روكوں كے دور كرنے كا ذريعه هوگا - جو جهالت سے سچائي كي راہ ميں ڈالي گئي هيں -

ريويو آف ريويو - لنڈن - مغربي ممالک كے باشندوں كو جو مذهب اسلام كے زندہ مذهب هونے كے مضمون سے دلچسپي ركهتے هيں چاهيے كه ريويو آف ريليجنز خريديں -

وطن لاهور - يه رساله بڑے پايه كا هے - اس كي تحقيقات اسلام كے متعلق ايسي هي فلسفيانه اور عميق هوتي هے - جيسي كه اس زمانه ميں دركار هے سالانه قيمت انگريزي پرچه ۴ روپيه - اردو پرچه ۲ روپيه - نمونه كي قيمت انگريزي ۴ - اردو ۲ - تمام درخواستيں بنام منيجر ميگزين قاديان - ضلع گورداسپور آني چاهيئيں -

سبيل الله تها - آخري زمانے ميں اس نے البانيا كے طرف رخ كيا كه وهاں كے حالات زيادہ نازك اور اعانة طلب تهے - وهانكے كئي معركه هاے شديدہ ميں شريک كار و رزم رها ' اور اس شجاعت و بسالت سے اپني مختصر جماعت كو لڑايا كه يونانيوں كو كئي سخت شكستيں ديں - بالاخر مقام (الونيا) كو فتح كركے فاتحانه اسميں داخل هوگيا ' اور يونان كي قوت عاجز آكر مجبور به فرار هوئي -

ليكن خائن ملت اور وطن فروش البانی ' جنكے افعال اثيمه و ملعونه درحقيقت اس جنگ كے اسباب ميں سے شمار كيے جائيں گے ' دشمنوں سے ملے هوے تهے - انهوں نے تمام جنگ كے زمانے ميں عثماني افواج كے ساتهه خيانت هي كي - نيازي بک نے يونانيوں كو شكست دي تهي ' ليكن ان گهر كے دشمنوں كو كيا كرتا ؟ يكا يک آستانے ميں خبر آئي كه البانيوں نے ايک موقعه پر دهوكا ديكر نيازي بک كو قتل كر ڈالا هے' اور اسكي جماعت گرفتار مصيبت و مهالک هے : فسيعلم الذين ظلموا ' اى منقلب ينقلبون !

فرحم الله فقيدنا الجليل العظيم' رحمة واسعة - وانا لله و انا اليه راجعون -

فہرست

زر اعانۂ دولت عليۂ اسلاميه

(۲۲)

ان الله اشتري من المومنين انفسهم و اموالهم ' بان لهم الجنه

فہرست چندہ موضع نباراله تحصيل فاضلكا ضلع فيروزپور

بقيه فہرست ۱۲۵ - روپيے كي جو سيد حسين شاہ صاحب كے ذريعه وصول هوئي' اور جس ميں سے ۵۱ - روپيه كي تفصيل ۱۹ نمبر ميں شائع هوچكي هے :

	پائي	آنه	روپيه
مياں سليمان درويش	۰	۰	۴
مياں احسان	۰	۰	۱
نظام الدين	۰	۰	۲
گهونا	۰	۰	۱
كهيون صاحب	۰	۰	۱
محمد صاحب	۰	۰	۱
كهنا صاحب	۰	۰	۱
سلطان صاحب	۰	۰	۱
جوريا صاحب	۰	۰	۱
عنايت صاحب	۰	۰	۱
پهلو صاحب	۰	۰	۲
رحمت صاحب	۰	۰	۱
اسمائيل صاحب	۰	۰	۱
مياں حميد صاحب	۰	۰	۱
جگا صاحب	۰	۰	۱
بدهو صاحب	۰	۰	۱
مياں بهادر صاحب	۰	۰	۵
جمال الدين صاحب	۰	۰	۱۵
رمضان صاحب	۰	۰	۱
فريد صاحب	۰	۰	۱
دلو صاحب	۰	۰	۱
سبحان و رمضان صاحبان	۰	۰	۱
حسين صاحب	۰	۰	۱
غلام رسول صاحب	۰	۰	۱
نور محمد صاحب	۰	۰	۱
بندہ صاحب	۰	۰	۱
حافظ تها صاحب	۰	۱	۰
حافظ سجادہ صاحب	۰	۱	۰
مياں بهانا نجار	۰	۰	۱
نور الدين صاحب	۰	۸	۰
ملا صاحب	۰	۰	۱
مياں عيسى صاحب	۰	۸	۰
والدہ عيسى صاحب	۰	۱	۰
سبحان صاحب	۰	۱	۰
سيد حسين شاہ	۰	۴	۲۰

	پائي	آنه	روپيه
اهليه عبد الله صاحب دفتري مرحوم رقم مهر	۰	۴	۳
خدا بخش صاحب	۳	۱	۰
محبت عليصاحب	۹	۴	۰
مسماۃ تميزن بي بي بانكي پور	۰	۰	۴
مير واحد علي صاحب ويٹرنري انسپكٹر پرتابگڈھ	۰	۰	۵

بذريعه محمد عبدالله خانصاحب بزرگان بگراسي

	پائي	آنه	روپيه
ضلع بلند شهر	۰	۰	۱۰۵
ڈاكٹر خليل الرحمن صاحب بانكي پور	۰	۰	۳
جان محمد صاحب كلو - برهما	۰	۰	۱۶
محمد رفاق صاحب شيخ پور	۰	۰	۵
جان محمد صاحب ٹونجي - برهما	۰	۰	۳
غلام مرتضى صاحب - شجاع آباد - ملتان	۰	۰	۵
عبدالخالق صاحب رسولي - بارہ بنكي	۰	۰	۵
مولانا محمد يحيى صاحب مفتي بهوپال	۰	۰	۲۵
حبيب الرحمن صاحب اسپتال مظفرپور	۰	۰	۱
معين الدين احمد صاحب قدوائي ندوي	۰	۰	۱۵
چودهري نجم الحسين صاحب سلهٹ	[illegible]	۱	۱۴
احمدالله خانصاحب	۰	۴	۶۵
ايس - ايم - پيارے صاحب - مخدوم پور - گيا	۰	۰	۱۵

بذريعه جناب خاں صاحب مولوي محبوب عالم صاحب گوجرانوالا

(به تفصيل ذيل)

	پائي	آنه	روپيه
بابو عبد الغني صاحب سب اورسير	۳	۰	۵۳
متفرق	۹	۱۵	۱۵۶

	پائي	آنه	روپيه
بذريعه محمد يوسف صاحب پنجابي	۰	۰	۵
بذريعه سيد فضل شاہ صاحب جهت بت	۰	۱۲	۱۸

(بتفصيل ذيل)

	پائي	آنه	روپيه
سردار مير متها خاں بگٹي	۰	۰	۲
سردار نور محمد خاں بگٹي	۰	۰	۲
غلام محمد محرر	۰	۰	۱
معلوم بگٹي	۰	۰	۱
پيرهان بگٹي	۰	۰	۱
توجه	۰	۰	۱
رحم علي	۰	۸	۰
پٹهان	۰	۸	۰
نواب چاكراني	۰	۴	۰
نورخان	۰	۴	۰
لونگ	۰	۰	۱
ميرخاں كهري	۰	۰	۱
سبزي كهري	۰	۰	۱
همارب	۰	۰	۱
محمد	۰	۰	۱
رمضان	۰	۰	۱
ميرا	۰	۰	۱
ملا حسين	۰	۰	۱
چاندر	۰	۰	۱
امير خليفه	۰	۰	۱۰
فيس مني آرڈر	۰	۴	۰
كل ميزان	۰	۰	۱۹

[بذريعه جناب ضامن علي صاحب گرداور و به سعي ممبران مسلم كلب اودے پور ميزان ۳ - سو - ۴۳ - روپيه ايک آنه ۳ - پائي وصول هوچكا هے - فجزاهم الله - تفصيل اينده درج هوگي -]

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الأعلون إن كنتم مؤمنين (القرآن الحکیم)

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۲۲ — کلکتہ: چہار شنبہ ۲۸ جمادی الثانیہ ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۲

Calcutta : Wednesday June 4, 1913.

قیمت فی [illegible] — ساڑھے تین آنہ

درد سر و درد ریاح کي دوا

ریاحي درد لحظه میں پهاڑ هوجاتا هے - یه دوا لحظه میں اسکو پالي کردیتی هے - درد ریاح جیسے ٹیک - چمک - ٹیس - رگوں میں لهرکن کني سے چاهے جسقدر تکلیف هو - اس دوا کے استعمال سے فوراً رفع هوتي هے درد سر کے واسطے بهي اس دوا کا ایساهي فایده هے - نصف سر میں هو یا تمام سر میں کسي وجه سے کیساهي درد هو اس دوا سے رفع هو جاتا هے صرف یهي نهیں اگر سر کٹا جاتا هو پهٹا جاتا هو - اُڑا جاتا هو - اس دوا سے فوراً بند هوتا هے - اندنوں لوگ ذرا ذرا سي باتوں میں سر دکهایا کرتے هیں کل میں یا مفت کي باتوں میں فکر و تردد میں عیش و عشرت میں دن کو رات اور رات کو دن بنانے میں کل شکایتیں سر پر آجاتي هیں - اور هاے رے درد سر پکارا کرتے هیں ڈاکٹر برمن کي دوا ایسے لوگوں کے لیے هے - دوا کے استعمال سے فورا درد بند هوتا هے - اسلئے هر خاص و عام کو یه دوا اپنے پاس رکهنا لازم هے -

(قیمت ۱۲ ٹکیوں کي ایک شیشي (۶ آنه) محصول ڈاک ایک سے چهه ڈبیه تک ۵ آنه)

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

المکتبة العامیة الاسلامیة في علي گڈه

— * —

اس کتب خانه میں مختلف علوم و فنون کي کتابیں مطبوعه مصر، شام، بیروت اور قسطنطنیه وغیره فروخت کے لیے موجود رهتي هیں اور نهایت مناسب و معتدل قیمت پر شائقین کي خدمت میں روانه کي جاتي هیں ــ خاصکر مکتبة المنار کي کتابیں، حضرت الستاذ الامام شیخ محمد عبده اور حضرت السید الامام سید رشید رضا کي تمام تصنیفات اس کتب خانے میں هر وقت مهیا رهتي هیں - فرمائشوں کي تعمیل مستعدي کے ساتهه کي جاتي هے - کتب خانه کي جدید فهرست تیار هوگئي هے جو آده آنے کے ٹکٹ وصول هونے پر مفت روانه کي جاتي هے *

رساله المنار (جو تمام دنیائے اسلام میں بهترین عربي رساله تسلیم کیا گیا هے) اس کي گذشته ۱۵ سال کي ۱۵ جلدیں مکمل مع فهرست مضامین موجود هیں قیمت عام طور پر في جلد ۱۵ روپے هیں مگر دوسري جلد کي قیمت پچاس روپے اور تیسري جلد کي قیمت پچیس روپے هیں *

یهه کتب خانه رساله المنار کا کل ممالک هندوستان میں سول ایجنٹ هے - جن اصحاب کو اس رساله کي خریداري منظور هو چنده سالانه مبلغ ۱۵ روپے همارے پاس روانه فرمائیں، روپیه وصول هونے پر رساله براه راست ان کي خدمت میں جاري کرا دیا جایگا *

المشتهر منیجر المکتبة العمیة الاسلامیة، مدرسة العلوم، علي گڈه

حمیدیہ ہوٹل

—:○*○:—

نمبر ۱۳۱ لوئر چت پور روڈ - کلکتہ

همارے هوٹل میں هر قسم کي اشیاے خوردني و نوشیدني هر وقت طیار ملتي هیں نیز اسکے ساتهه مسافروں کے قیام کیلیے پر تکلف و آرام ده کمروں کا بهي انتظام کیا گیا هے جو نهایت هوادار فرنشڈ اور بر لب راه واقع هیں جن صاحبوں کو کچهه دریافت کرنا هو بذریعه خط و کتابت ملیں یا هوٹل سے موافقت کر سکتے هیں - جنگ ٹرکي و اٹلي اور جنگ بلقان کي جمله تصویریں همارے هوٹل میں فروخت کے لیے موجود هیں مع تصویر شهدا سلونیکا وغیره *

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين — القرآن الحكيم

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

AL-HILAL

Proprieto & Chief Editor:

Abul Kalam Azad

7-1 McLeod street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL-HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

alf-yearly „ „ 4-12.

مدیر مسئول و محرر خصوصی

السید ابو الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاود اسٹریٹ

کلکته

عنوان تلغراف

« الہلال »

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۲۲ | کلکته : چہار شنبہ ۲۸ جمادی الثانیہ ۱۳۳۱ ہجری | جلد ۲

Calcutta : Wednesday, June 4, 1913.

فہرست

تصاویر

شذرات

مــن انصــاری الــی اللہ ؟ ؟

درِ رہِ منزل جاناں کہ خطرہاست بجاں
شرط اول قدم آنست کہ مجنوں باشي

(۱) جو حضرات بغیر کسي تحریک کے محض اپنے ذاتي جوش اور قلبي ولولے سے اس دعوت کي تبلیغ میں سعی مشکور فرما رہے ہیں ' اور فارموں کو طلب کرتے ' رسائل کي اشاعت کیلیے اپنے تئیں پیش کرتے ' اور والہانہ و بیقرارانہ اس بارے میں خط و کتابت فرما رہے ہیں ' نہیں سمجھتا کہ کن لفظوں میں انکا تذکرہ کروں ؟ اگر میرا ذاتي کام ہوتا تو انکا شکرگذار ہوتا ' لیکن اس معاملے میں کسي کي سعي کے شکریہ ادا کرنے کا اگر کسي کو حق ہے ' تو صرف اسلام کو ' یا اُس خداے اسلام کو ' جس نے آج مدعیوں کي آزمایش کیلیے اپنے دین محبوب کو اسکي غربت اولی میں چھوڑدیا ہے ' اور زبان آوران خدمت و جاں سپاري کیلیے ایک میدان امتحان کھولدیا ہے کہ کون بڑھتا ہے ' اور کون ہے ' جو خدمت ملت کي اس دولۃ عظمي سے فائز المرام ہوتا ہے ؟

(۲) اسطرح کے بزرگوں کے جوش ایماني اور ولولۂ ملي کو تائید الہي کے اس سلسلے کا پہلا ظہور یقین کرتا ہوں ' جو الحمد للہ کہ میرے سامنے ہے ' اور جسکي نسبت ایقان کامل اور طمانیۃ واثق کي صدا روز ازل ہي سن چکا ہوں - وہ ' جسکا دست مخفي ہر ظہور صداقت ' اور ہر دعوت حق و ہدایت کے تخم کي آب پاشي کرتا ' اور ہر اپنے اوپر بھروسہ کرنے والے کا ساتھہ دیتا ' اور اسکے اندر سے اپني

لاکھ ون بے خان ان مــہا رین

[illegible] کی گلیــون میں !!!

الہـــلال کلکتہ - سالانــہ قیمت مع [illegible] رل صرف آٹھـہ انـہ !!!

آج دفتر الہلال میں دو تار دفتر تصویر افکار' اور ڈاکٹر مصباح کے پہنچے ہیں کہ " خدا کیلیے یورپین ترکی کے اُن لاکھوں بے خانماں مہاجرین کے مصائب کو یاد کرو' جنمیں ہزارہا بیمار عورتیں' اور جاں بلب بچے ہیں - جنکو جنگ کی ناگہانی مصیبتوں کی وجہ سے یکایک اپنا گھر بار چھوڑنا پڑا' اور جنکی حالت جنگ کے زخمیوں سے بھی زیادہ درد انگیز ہے - جو مرگئے' انکو دفن کردیں' جو زخمی ہیں انکو شفا خانے میں لے آئیں' لیکن جو بد نصیب زندہ' مگر مردے سے بدتر ہیں' انکو کیا کریں ؟ "

دفتر الہلال حیران ہے کہ اس وقت اعانت کا کیا سامان کرے ؟ مدد کیلیے نئی اپیلیں کرنا شاید لوگوں کو ناگوار گذرے' ہلال احمر کا چندہ ہر جگہہ ہو چکا ہے' اور تمسکات کا کام بھی جاری ہے - مجبوراً جو کچھہ خود اسکے اختیار میں ہے' اسی کیلیے کوشش کرتا ہے -

(۱) کم از کم وہ ایک ماہ کے اندر دو ہزار پاؤنڈ یعنے ۳۰ - ہزار کی رقم مخصوص اعانۂ مہاجرین کیلیے فراہم کرنا چاہتا ہے' کیونکہ ہلال احمر کے مقصد سے جو روپیہ دیا جاتا ہے' اسکو خلاف مقصد دوسری جگہ لگانا بہتر نہیں - اسکی اطلاع آج ہی ترکی میں بھیجدی گئی ہے -

اس بارے میں جو صاحب درد اعانت فرمائیں گے فاجرہ علی اللہ'

وارنہ وہ دوسروں پر بار ڈالنے کی جگہہ' خود ہی اس رقم کو اپنی جانب سے پیش کرنا چاہتا ہے -

(۲) اسکی صورت یہ ہے کہ بلا شک نقد تیس ہزار روپیہ دینا دفتر کے امکان سے باہر ہے' مگر یہ تو ممکن ہے کہ تیس ہزار روپیہ جو اُسے مل رہا ہو' وہ خود نہ لے' اور اس اشد ترین ضرورت اسلامی کیلیے وقف کردے ؟

(۳) یقیناً میں ۳۰ - ہزار نہیں دیسکتا' لیکن آپ کیوں نہیں مجھے ۳۰ - ہزار روپیہ دیتے' تا کہ میں دیدوں ؟

(۴) پس آج اعلان کیا جاتا ہے کہ **دفتر الہلال چار ہزار الہلال کے پرچے ایک ایک سال کیلیے اس غرض سے پیش کرتا ہے - آج کی تاریخ سے ۳۰ جون تک جو صاحب آٹھہ روپیہ قیمت سالانہ الہلال کی دفتر میں بھیجدینگے'** انکے روپیہ میں سے صرف آٹھہ آنہ ضروری اخراجات خط و کتابت کیلیے وضع کرکے باقی ساڑھے سات روپیہ اس فنڈ میں داخل کردیا جائیگا' اور ایک سال کیلیے اخبار انکے نام جاری کردیا جاے گا - گویا ساڑھے سات روپیہ وہ اپنے مظلوم و ستم رسیدہ برادران عثمانیہ کو دینگے' اسکا اجر عظیم اللہ سے حاصل کرینگے' اور صرف آٹھہ آنے میں سال بھر کیلیے الہلال بھی (جو جیسا کچھہ ہے' پبلک کو معلوم ہے) انکے نام جاری ہوجائیگا - اس طرح چار ہزار خریداروں کی قیمت سے ۳۰ - ہزار روپیہ فراہم ہو سکتا ہے اور دفتر الہلال اُسے خود فائدہ اٹھانے کی جگہ' اس کار خیر کیلیے وقف کردیتا ہے -

(۵) اس وقت ماہوار تین سو تک نئے خریداروں کا اوسط ہے - لیکن دفتر ۳۰ - جون تک کیلیے اپنی تمام آمدنی اپنے اوپر حرام کرلیتا ہے - دفتر اس وقت تک کئی ہزار روپیے کے نقصان میں ہے' اور مصارف روز بروز بڑھتے جاتے ہیں' تاہم اس تار کو پڑھکر طبیعت پر جو اثر پڑا' اس نے مجبور کردیا' اور جو صورت اپنے اختیار میں تھی' اس سے گریز کرنا' اور صرف دوسروں ہی کے آگے ہاتھہ پھیلاتے رہنا' بہتر نظر نہ آیا - یورپ میں اخبارات کے دفتر اپنی جیب سے ہزاروں روپیہ کار خیر میں دیتے ہیں - شاید اردو پریس میں یہ پہلی مثال ہے' لیکن اسکی کامیابی اس امر پر موقوف ہے کہ برادران ملت تغافل نہ فرمائیں اور اس فرصت سے فائدہ اٹھا کر فوراً درخواست خریداری بھیجدیں - ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم

یورپین ترکی کے بے خانماں مہاجرین
جامع ایا صوفیا کے سامنے

(۶) الہلال - اردو میں پہلا ہفتہ وار رسالہ ہے' جو یورپ اور ترکی کے اعلے درجہ کے با تصویر' پر تکلف' خوشنما رسائل کے نمونے پر نکلتا ہے - اسکا مقصد وحید دعوت الی القران' اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہے - محققانہ علمی و دینی مضامین کے لحاظ سے اسکے امتیاز و خصوصیت کا ہر موافق و مخالف نے اقرار کیا ہے - اُس نے ہندوستان میں سب سے پہلے ترکی سے جنگ کی خبریں براہ راست منگوائیں' اسکا باب "شئون عثمانیہ" ترکی کے حالات جنگ کے واقعات صحیحہ معلوم کرنے کا مخصوص ذریعہ ہے - "نامورانِ غزوۂ طرابلس و بلقان" اسکی ایک با تصویر سرخی ہے' جسکے نیچے وہ عجیب و غریب موثر اور حیرت انگیز حالات لکھے جاتے ہیں' جو اپنے مخصوص نامہ نگاروں اور خاص ذرائع معلومات سے حاصل کیے جاتے ہیں - مقالات' مذاکرۂ علمیہ' حقائق و وثائق' المراسلۃ و المناظرہ' اسئلۃ و اجوبتہا اسکے دیگر ابواب و عنوان مضامین ہیں - آٹھہ آنے میں شاید ایک ایسا اخبار برا نہیں -

(۷) درخواست میں اس اعلان کا حوالہ ضرور دیا جاے' اور کارڈ کی پیشانی پر " اعانۂ مہاجرین " کا لفظ ضرور لکھا جاے -

البته افسوس هے که الهلال کے خریداروں کي رفتار ایسے موقع پر جیسي هوني چاهیئے تهي ' نهیں هے - اور مجهے معاف رکها جاے ' اگر عرض کروں که یه امر واقعي میرے لیے نهایت درد انگیز هے - زمانه جانتا هے که الهلال نے کبهي اپني اشاعت کي توسیع کیلیے ناظرین پر بار نهیں ڈالا - صرف ایک مرتبه خاتمه جلد اول کے مضمون میں سرسري طور پر اسکي نسبت توجه دلائي تهي ' اور پهر اسکے بعد اُسکا دهرانا تک پسند نهیں کیا ' کیونکه الحمد لله وه اصول و فن تجارت سے جهل و ناواقفیت کا الزام قبول کرنے کیلیے طیار هے ' مگر اپني ذات کیلیے گدا گري اور دست سوال بڑها نے کا عادي نهیں - اگر یه روش منظور هوتي تو نهیں معلوم آج الهلال کي اشاعت کهاں سے کهاں تک پهنچ جاتي - یه نقص هو یا نادانی ' لیکن اپني طبیعت کے بدلنے پر قادر نهیں هوں -

مگر یه معامله الهلال کے ذاتي نفع و فائده کا نهیں هے' اور جو کچهه اور جیسا کچهه هے' وه محتاج تشریح نهیں - پهر اگر اسکي جانب بهي اخوان ملت متوجه نهوں اور اسکے لیے سعی نه فرمائیں ' تو انصاف کا طالب هوں که میرا دل کیوں نه زخمي هو' اور میري زباں سے کیوں نه آه نکلے ؟

تاهم شکوه کسی حال میں نهیں - ابتدا سے الهلال کا اصول عمل یه هے که صرف اپنا فرض ادا کرنا - نتائج پر نه کبهی نظر رهی هے اور نه رهیگی - میري تسکین کیلیے یه یقین بس کرتا هے که جس ذات سے هم سب کا اصل معامله هے ' وه دلوں کی نگرانی سے غافل نهیں ' اور جو کچهه کر رها هوں ' اسکے پیش نظر هے - و الله یعلم سري و علانیتی ' و علیه توکلت و الیه انیب -

ایک غلط فهمي

آخر میں یه ظاهر کر دینا ضروري هے که جو قیمت اس مد میں الهلال کیلیے آئیگی ' اس سے صرف ۸ آنه - وضع کیا جایگا ' باقی ساڑهے سات روپیے اعانۂ مهاجرین میں چار یا اس سے زیاده قسطوں میں روانه کر دیے جائیں گے - اسے ترکي تمسکات سے کوئی تعلق نهیں ' اور یه ایک ایسا امر هے جو سب کے سامنے آجایگا -

---

مسئلۂ حج کے مبادي یورپ کو حج کعبه میں بڑے بڑے خطرات نظر آتے هیں ' پہلے اس مقدس فریضه کي حکمت و غرض و غایت پر ایک مدت تک اعتراضات هوتے رهے که مسلمان اس سے باز آئیں اور طبیعتیں اس سے پهر جائیں ' یه وار کارگر نکلا اور مدنیت فرنگ کے اکثر شیدائي حج کو ایک فضول کام سمجهنے لگے ' لیکن سواد اعظم هنوز اس کي فرضیت هي کا قائل رها - اس گروه کے لیے موسیو هانوتو وزیر فرانس نے پندره برس هوے یه تجویز پیش کي تهي که پیرس کے عجائب خانه " لوفر " کو خالي کر کے کعبه کي شکل میں تبدیل کر دیا جائے ' اور مکۂ مبارک سے حجر اسود کو یهاں منتقل کر کے اسي کو مرکز حج بنادیا جائے - مصر کے مفتي اعظم شیخ محمد عبده نے فرانسیسي اخبارون میں بڑے جوش و قوت سے اس تجویز کي مخالفت کي - آخر یه بات تو دب گئی' مگر فرانسیسي مقبوضات الجزائر و تونس کے مسلمان سفر حج سے روک دیے گئے - هر سال موسم حج میں ایک سرکاري فرمان شائع هوتا هے که حجاز میں وبا و طاعون پهیل گیا هے لهذا حجاج ارادۂ حج کو ملتوي رکهیں - اس سال مراکش میں بهی اسي حکم کی توسیع مد نظر هے - مسلمانان روس بهی قیام ڈیوما (روسی پارلیمنت) سے قبل سفر حج سے ممتنع تهے ' اب آزادي تو مل گئی هے' مگر حکام ایسی شرطیں عائد کرنے کی فکر میں هیں که حجاج عمومیت کے ساتهه اداے فریضۂ حج کے لیے سفر نه کرسکیں - خوف یه هے که ایام حج میں مختلف ممالک کے مسلمانوں کا مکۂ مبارکه میں اجتماع هوتا هے ' کهیں ایسا نهو که آپس کے مبادلۂ افکار سے اُن میں زندگي کي کوئي مفید روح سرایت کر جاے ' اور پهر یه قوم موت قطعي سے' که یورپ اسي کے تهیه میں هے' بچ نکلے - حال میں حجاج هند کیلیے بعض نئے انتظامات گورنمنت هند کے پیش نظر هیں' اس نے عام مسلمانوں کے اندر بدگماني پیدا کردي هے که یه بهي مسئله حج کیلیے ایک بندش هے -

جدید بندش موجوده واقعات یه هیں که انگریزوں کي ایک جهاز راں کمپني (مسرس ٹرنر ماریسن - اینڈ کو) نے ایرانیوں کي بمبئي پرشیا اسٹیم نیویگیشن کمپني کے جهاز' جو گویا حجاج کے لیے مخصوص هیں ' خرید لیے هیں - اس خریداري نے دامان هوس پهیلادیے اور کمپني نے گورنمنت بمبئي سے درخواست کي که مسافران حجاز کا اُس کو ٹهیکه ملجاے ؛ اور جو ایک دو مسلمانوں کے جهاز حاجیوں کو عرب لے جاتے اور وهاں سے واپس لے اتے هیں وه بهي اس نفع سے محروم هو جائیں - اس تحریک خواستگاري میں کرایه واپسي کی شرح سب سے زیاده عجیب تهي - جولائي میں رجب و شعبان کے دن هوتے هیں ' ان دنوں میں خاص حج کي غرض سے کوئي کیوں سفر کرنے لگا ؟ حج کا سفر تو عید کے بعد یعني وسط ستمبر سے شروع هوتا هے ' اور کچهه لوگ ایسے بهي هوتے هیں جن کي طیاریاں اوائل ذي قعده یعني آغاز اکتوبر میں پوري هوتي هیں - کمپني کي فیلسوفي تماشا طلب هے که ' جولائي میں جانے والوں کا کرایه جهاز بمبئي سے جده تک کے لیے سو روپے' ٢٦ - اگست تک کے لیے ١٢٠' ٢٧ - اگست سے ٢٥ - ستمبر تک کے لیے - ١٤٠ ' ٢٦ - ستمبر سے ١٠ - اکتوبر تک کے لیے ١٦٠ - روپے کي شرح مقرر

[بقیه مضمون صفحه ٨]

نتایج هیں جو " زپلین " و " مارکونی " و " بیکر " و " ڈکسن " کي صورتوں میں نمایاں هوکر زمانه کو مجبور کردیتے هیں که هر ایک قسم کي علمي و عملي ترقي میں یورپ کے قدموں پر سر جهکادے - لیکن کیا هندوستان میں بهي کوئي ایسا انتظام هے' یا گورنمنت کي مهرباني سے هوسکتا هے که هندوستانیوں کے قواے عقلیه آراسته و مهذب بن جائیں ؟ طومار درس میں اعمال ادراکیه کے لیے بهي کوئي گنجایش نکلے ؟ قومي زبان' قومي لٹریچر' اور قوم کي تاریخ سے بناے قومیت استوار هوسکے ؟

(٥)

اسلام نے مسلمانوں کو همیشه ظاهر فریبیوں سے بچنے کي هدایت کي هے ' جس قوم پر هر جانب سے افلاس محیط هو' جسے تعلیم کے نا کام نتایج دیکهتے دیکهتے ایک زمانه گذر گیا هو ' جس کے لیے عموما اُن مقدمات و مبادي کو محمود بتایا گیا هو جن سے اُس کي بے خبري میں اضافه' اور تنزل میں ترقي هوتي هو' ایسي قوم کا علاج سطحي و سرسري دواؤں سے ممکن نهیں - گورنمنت کے حسن التفات کا بے شبهه قوم کو شکرگذار هونا چاهیے ' لیکن اگر یه تعلیمي منشور انهیں حالتوں میں نافذ العمل هوگیا اور اصلي و اساسي دقتیں بدستور برقرار رهیں تو مسلمانوں کو صاف کهدینا چاهیے که یه نام نهاد اجزاے اصلاح اُن کے درد کي دوا نهیں هیں - ان سے کسي دوسري جماعت کو خوش کرنے میں مدد لیني چاهیے -

ما بجامے که ز جم ماند ' قناعت کردیم
به سکندر بدهید انچه ز دارا مانـد

صداء الهي سناتا اور بلند کرتا هے ' آج بهي اپني نصرت غيبي کے معجزات دکهلانے پر ريسا هي قادر هے ' جيسا که هميشه سے رها هے ' اور هميشه رهيگا - پس ضرور هے که اسکي قدرت و حکمت کے مخفي خوارق و عجائب ظاهر هوں ' اور يقيني هے که اسکا ساتهه دينے والے اسکي معيت کي فتح يابياں اور کامرانياں بهت جلد اپنے سامنے ديکهليں : الله ولي الذين آمنوا ' يخرجهم من الظلمات الى النور ' والذين کفروا ' اولياء هم الطاغوت يخرجونهم من النور الى الظلمات ' اولائک اصحاب النار ' هم فيها خالدون (٢ : ٢٥٧)

(٣) جن صاحبان ايقان ' اور جان نثاران اسلام نے محض ايک مبهم و مجمل صداء دعوت سنکر ' اپنا نام بلا تامل بهيجديا ' اور آن تمام خطرات و رساوس سے مرعوب نه هوے ' جو ايسے موقعه پر قدرتي طور پر نفس انساني ميں پيدا هوتے هيں ' انهوں نے في الحقيقت راه جاں سپاري و فدائيت کا پهلا امتحان ديديا ' اور اس طريق دعوت ميں في الحقيقت ايک بهت بڑي حکمت بهي پوشيده تهي - اس سے يهي مقصود تها که سچي پياس رکهنے والے ' اور جهوٹے مدعيان تشنگي ميں تميز هوجاے - جنکو سچي پياس هوگي ' وه پاني کا نام سنتے هي دوڑيں گے ' اور پياس کي شدت انهيں اسکا موقع هي نه ديگي که عاقبت بينيوں اور مصلحت انديشيوں ميں مبتلا هوں -

پس جن بزرگوں نے بلا تامل قدم بڑهايا ' وه الحمد لله که پهلي منزل امتحان سے کامياب گذر گئے ' اور بعد کي آنے والي منازل سے گذرنے کا اپنے تئيں مستحق ثابت کرديا - انکے جوش کي مثال مقدس ' اور انکي سبقت و پيش قدمي کي عظمت قابل احترام هے - ليکن جو متامل هوے اور جنکے ولوله قلبي نے خطرات نفساني سے شکست اٹهائي ' انهوں نے سبقت و آزمايش کي بهترين فرصت کهودي - تائيد الهي عنقريب اس دعوت کو ايک عظيم الشان جماعة کي صورت ميں ظاهر کرنے والي هے ' ليکن جبکه اغراض ومقاصد کي اشاعت هوجائيگي ' تو پهر ياد رهے که اسکي طرف سبهي بڑهيں گے ' ليکن انکا اجر آن لوگوں کا سا تو نهيں هوسکتا ' جنهوں نے خطرات و خدشات کے هجوم ميں اسکا ساتهه ديا هے - اور يه ايک بهت بڑي معني توفيق الهي هے ' جس کو ملنے والي هے ' اب بهي مل رهيگي ' اور جس کو محروم رهنا هے ' محروم رهيگا : وذالک فضل الله يوتيه من يشاء ' والله ذو الفضل العظيم -

(٤) رساله اغراض و مقاصد زير طبع هے - انشاء الله ١٥ - جون سے اسکي روانگي شروع هوجائيگي - مضمون بهت بڑهگيا هے ' اسليے چهپنے ميں زياده وقت صرف هورها هے - وما توفيقي الا بالله ' عليه توکلت واليه انيب -

اعانۀ مهاجرين عثمانيه

کسيکه محرم باد صباست مي داند
که باوجود خزاں بوے ياسمن باقيست

الحمد لله که اعانت مهاجرين عثمانيه کيليے الهلال کي صداے نيوث بيکار نه گئي ' اور الله تعالى کے فضل و کرم ميں سے سب سے بڑا احسان کسي بندے پر يه هے که وه اسکي آواز ميں اثر ' اور اسکي آه ميں درد بخشدے -

طوفان نوح لانے سے اے چشم فائده ؟
دو اشک بهي بهت هيں اگر کچهه اثر کريں !

اگرچه عاجز نے اعانت کيليے صرف ضمناً اشاره کيا تها ' اور جو کچهه اپني بساط ميں اس موقعه کيليے تها ' صرف اسي کے پيش کرديني پر قناعت کرلي تهي ' ليکن عام طور پر معاونين کرام اور احباب و مخلصين نے جس طرح اسپر توجه گرامي مبذول فرمائي ' اور جس جوش و خروش سے آماده اعانت هوگئے ' سچ يه هے که وه ميري توقع سے بهت زياده هے - ميں ديکهه رها تها که دو سال سے اعانت مجروحين طرابلس و بلقان کيليے چندوں کا سلسله برابر جاري رها اور ابتک جاري هے - پس مجهکو خوف تها که شايد لوگ اب کسي نئي تحريک کے سننے کيليے طيار نهوں ' اور چندوں کي صداؤں سے آکتا گئے هوں - اسليے بهتر نظر آيا که بجاے عام تحريک و صداء اعانت طلب کے ' خود اپنے اختيار ميں جو کچهه هے ' اسي کيليے کوشش کروں ' اور ناظرين کو اس بارے ميں کوئي زحمت تازه نه دوں - گو اس زحمت کو اپنے عقيدے ميں حيات دنيوي کي هزار نعمتوں سے بهتر سمجهتا هوں -

پهر يه خيال بهي هوا که جس دعوت کا سب سے پہلے خود اپنے نفس کو مخاطب نهيں بنا سکتے ' هميں کيا حق هے که اسکے تخاطب کا دوسروں پر بار ڈاليں ؟ اسکے ليے کونسي دليل بتلائي جا سکتي هے که کسي کام کيليے مسلمانوں کو مال و دولت لٹانے کي تعليم دي جاے ' اور خود باوجود ادعاء اسلام ' اپنے تئيں مستثنى کرليا جاے ؟ يا ايها الذين آمنوا ! لم تقولون ما لا تفعلون ؟ کبر مقتاً عند الله ان تقولوا ما لا تفعلون -

يه ضرور هے که پريس کي موجوده مالي حالت ' اور نقصان جاري و قائم کے لحاظ سے چار هزار پرچوں کا ايک سال تک مفت جاري کرنا ايک ايسا امر هے ' جو اگر کوئي بڑي جرأت نه سمجهي جاے ' تو کم از کم ايک ايسا اراده تو ضرور هے ' جسکي تعميل مشکلات سے خالي نهيں - تاهم اپني نظر ميں يه کوئي ايسي بڑي بات نهيں هے ' جس پر لوگوں کو توجه دلائي جاے - اداء فرض اسلامي کي ايک حقير و ادنى ترين کوشش هے ' اور جس قدير و مقتدر نے اسکا اراده دل ميں ڈالديا هے ' وهي اسکي تکميل کا سامان ' اور اسکے تحمل کي طاقت بهي بخشديگا ' : ومن يتوکل على الله فهو حسبه -

اس بارے ميں بعض ارباب همت کو الله تعالى نے جيسي کچهه توفيق بخشي هے ' ميں چاهتا هوں که اسکا اعلان هوتا رهے - اور اسي ليے آجکي اشاعت ميں (اعانۀ مهاجرين) کے عنوان سے بعض خطوط کا اقتباس شائع کيا جاتا هے ' اور آئنده بهي شائع هوتا رهے گا - ان ميں بعض خطوط ايسے هيں ' جن ميں ظاهر کيا گيا هے که وه الهلال کي اپيل کو پڑهکر اشکبار هوگئے ' ليکن ميں اپني وه آنکهيں انهيں کيونکر دکهلاؤں ' جو انکے خطوط کے پڑهتے وقت انسے کم اشکبار نه تهيں ؟ الله الله ! اس دور تنزل و غفلت ' اس هجوم نا اميدي و مايوسي ' اس حصار نامرادي و ناکامي ميں ايسے نفوس قدسيه ابهي موجود هيں ' جو اپنے برادران ديني کے مصائب کا افسانه سنکر اپني خواتين کا اسباب آرايش ' اور اپني زندگي کي آخري پونجي تک ديدينے پر طيار هيں ! اور اب بهي ممکن هے که تاريخ اسلام کي گذشته روايتيں دلوں اور دماغوں کي صورت ميں مجسم هوکر اسلام کے ابتدائي انصار و خدام کے کارنامه هاے مقدس و عظيم کو زنده کرديں !! اگر ايسا هي هے ' تو ابهي نا اميدي و قنوط کا آخري وقت نهيں آيا ' اور گو چولها شعلوں کي بهڑک سے محروم هے ' مگر چنگاريوں کي حرارت مفقود نهيں :

کسيکه محرم راز صبا ست ' مي داند
که با وجود خزاں بوے ياسمن باقيست

۲۸ - جمادی الثانیه ۱۳۳۱ ہجری

خم گو سر خود گیر که خم خانه خراب است

مسلمانان ہند اور گورنمنٹ کي تعليمي حکمت عملي

وما انخفضوا کم يرفعوکم' و انما
رأوا خفضکم طول الحياة لهم رفعا

والذين کفروا اعمالهم کسراب بقيعة يحسبه الظمآن ماء' حتى إذا جاءه' لم يجده شيئاً' و وجد الله عنده فوفاه حسابه' والله سريع الحساب (۲۴ : ۳۹)	جو لوگ منکر هيں' اُن کے کام ايسے هيں جيسے چٹيل ميدان ميں ريت' که پياسا اُس کو دور سے پاني سمجهکر دوڑتا هے' مگر جب اُس کے پاس آيا تو کچهه بهي نه پايا' پايا تو الله کو اپنے قريب پايا جس نے اُس کا حساب چُکا ديا' اور الله جلدي حساب کرديني والا هے -

" تعليم صحيح ايک ايسے درخت کے مشابه هے جو کسي نهر کے کنارے اپني شاداري وسطبري و سرسبزي کي بہاردکها رها هو - يه درخت کس چيز سے پيدا هوا هے ؟ ايک ننهے اور حقير سے بيج نے اس کو درخت بنايا هے' جو درخت کے تمام افعال و خواص پر حاوي هے' اور جو اس وقت خاک ميں چهپا هوا هے - انسان بهي اسي درخت کے مشابه هے - بچوں ميں ديکهو' وهي تمام قواين مخفي و مستور هيں' جو اُس کي زندگي ميں نماياں هوتي هيں - انسان کي تہذيب صرف ادبي و اخلاقي حالت کا نتيجه هے - اور کچهه نهيں "
(هنري بستا لوتسي)

هندوستان کي تعليمي رفتار نے دماغي قوی پر جو ناگوار اثر ڈالے هيں' طبيعتيں جس طرح کند هوگئي هيں' اُبهرنے والي فطري طاقتوں پر جو گراں بار دباؤ پڑا هے' دواعل ذهنيه کي پامالي ميں جيسي دست درازياں اس نے کي هيں' اُس کي خارجي نظير اگر کوئي هو سکتي هے' تو " رابرٹ جسگرڈ " اور اُس کے بهائي راجر " کي وه حکمت عملي' جس کے رو سے ايک طرف سنه ۱۰۷۱ ع ميں جنوبي اطاليه کي عربي سلطنت پامال کے اسلامي دنيا سے عربوں کے تعلقات هميشه کے ليے منقطع کر ديے گئے' اور دوسري طرف اس خيال سے که ملک کي تمدني صناعي وعلمي اهميت کے اجزاے عظمی اُن دنوں صرف عرب تهے' ان کو يه امتيازي رعايتيں بهي دي گئيں که مسيحي گورنمنٹ کي حکمراني ميں اُن کي تعليمگاهيں برقرار رهيں' جن ميں ان کي اولاد کو ايسي تعليم' جو منشاے حکومت کے مطابق هو' سرکاري خرچ پر دي جاے - اُس وقت تو ان مراعات کي قدر و قيمت کا عام اعتراف هوا تها ليکن حکومت نے جو سياسي بندشيں ان کے ساتهه وابسته کر رکهي تهيں' قومي ترقي کے ليے وه اس قدر مهلک ثابت هوئيں' که قوميت ميں روز بروز اضمحلال آتا گيا اور آخر يه حالت هوگئي که تهوڑے هي زمانے ميں عرب يا تو بالکل هي فنا هوگئے يا کچهه رهے بهي تو نصرانيت کي تہذيب نے اُن کو اپنے اندر مدغم کر ليا !

همارے ملک ميں اصلاح تعليم کا خيال تو گورنمنٹ کو اب هوا هے اور خاصةً مسلمانوں کے متعلق ابهی ۲- مئي سنه ۱۹۱۳ع کو تعليمي سرکلر شائع کيا گيا هے' ليکن يورپ ميں اس کي ابتدا اُنيسويں صدي کے سر آغاز سے دوش بدوش هے - هنري بستالوتسي متوفي سنه ۱۸۲۶ ع (جس کے الفاظ اس مضمون کے طغراے عنوان هيں) تہذيب نظام درس کے عوامل معرکه ميں پهلا شخص تها - وه ايک مقام پر لکهتا هے :

" آجکل تعليم کے جو طريقے رائج هيں اُن کے اتباع نے يورپ کو بڑي سخت غلطي ميں مبتلا کر رکها هے - غلطي هي نهيں وه آپ اپنے سامان هلاکت ميں هے - ايک طرف تو وه اعلی درجه کے علوم و فنون و صنايع ميں ترقي کے فلک العرش پر پهونچ گيا هے' اور دوسري جانب تعليم طبيعي کي وه بنياد هي کهو بيٹها هے جس کا مدعا يه هے که سب کو ايک تعليم ديني چاهيے' اور سب کي تعليم اُن کے ذوق طبعي کے موافق هوني چاهيے - مجهے معلوم نهيں که يورپ کي طرح دنيا کا کوئي اور حصه ترفع کے اس درجه تک بلند' اور پهر هبوط کے ايسے قعر ميں گر گيا هو - همارے بر اعظم کي يه حالت اُس مجسمه کے مشابه هے جس کي تصوير پيغمبروں نے کهينچي تهي که اُس کا سر تو سونے کا هے مگر پاؤں (جس پر يه سر قائم هے) ٹهيکري کے بنے هيں ! يورپ نے اپنے ان تعليمات کے ذريعه سے قوم کو محبت و الفت و دانائي و حکمت و مدرکات و جذبات کے لباس سے برهنه کرکے' اُس کے دماغ ميں اُنس پسندي سے وحشت' ايمان سے تنفر' اور توهمات و خرافات سے دلچسپي پيدا کر رکهي هے - اس خلل کا سد باب ميري راے ميں يه هے که سطحي تعليم کو ترک کرکے عقلي و ذهني تعليم کو ترقي دي جاے' اور حقيقي معرفت کے مصدر و منبع کي جانب رجوع هو "-

يه وه الفاظ هيں' جو يورپ کي تعليمي حالت کے متعلق کهے گئے تهے' جس کي علمي ترقي اُس زمانه ميں بهي مسلم تهي' مگر صد حيف هے هندوستان پر' جو اس طويل و عريض انگريزي عهد حکومت ميں علم کے صحيح مفهوم تک سے آشنا هونے نه پايا ! !

حال ميں تعليم کي نسبت جو سرکاري سرکلر شائع هوا هے' اس نے مسئله تعليم و اصلاح کو از سر نو چهيڑ ديا هے -

مسلمانوں کي قوميت کے آجکل جو مخصوص ترکيبي عناصر هيں' اُن سب ميں شکر گزاري و ممنونيت کا عنصر هر ايک پر غالب هے' اور يهي وجه هے که سرکلر ميں گورنمنٹ کي جانب سے جس سلسلهٔ احسان کا اعلان هوا هے' اُس کي منت پذيري کے جذبات سے تمام قوم کے سينے لبريز هو رهے هيں - يه احساس واقع ميں قابل تعريف هے اور بهبود عامه کي ذيل ميں حکومت کا جو قدم آگے بڑهے' رعايا کا فرض هے که اسکا خير مقدم بجا لاے' اور اُس کي قرار واقعي عزت کرے' ليکن جب اس کي اشاعت سے خود گورنمنٹ کا مدعا يه هے که نفاذ احکام سے پيشتر استشاره و استصواب کرکے مسئله کو منقح کرليا جاے' تو کوئي وجه نهيں که اس باب ميں آزادي سے بحث نه هو' اور عام راے کو اصلي معنوں ميں آشکارا نه کيا جاے

کي- گورنمنت بمبئي نے یه درخواست گورنمنت هند کے پاس بهیج دي' جس نے تمام مقامي گورنمنٹوں سے اسی باب میں راے طلب کي' بعد میں گورنمنت بمبئي کا سفارشنامه بهي موصول هوا که یه درخواست هر طرح سے منظوري کے قابل هے- ۱۶- مئي سنه ۱۹۱۳ع کو گورنمنت هند نے هر ایک صوبه کي حکومت کو اس سفارش کي بهي اطلاع دي ' اُن سے راے پوچهي اور اس باب میں عام اسلامي راے سے واقف هونے کي ضرورت ظاهر کي - استیتسمین نے یه واقعات ۲۴ - مئي کي اشاعت میں درج کیے تهے ' لیکن دوسرے هي دن ۲۵- مئي کے پرچه میں صاف تصریح کردي که گورنمنت بمبئي کي سفارش گورنمنت هند نے منظور کرلي هے -

ما که باشیم که اندیشهٔ ما نیز کنند ؟

استیتسمین کی صاف بیانی سے یه حقیقت واضح هوگئی که گورنمنت کی جانب سے اس تجویز کی منظوري کا با قاعده اعلان هنوز نهوا' نسهی ' مگر گوشهٔ چشم اسی جانب هے' اور اهل حل و عقد کے میل خاطر کي حمایت اس کو حاصل هو چکی هے- یه سچ هے که منظوري کی صورت میں مسلمانوں پر سخت ظلم هوگا ' بے شمار تکلیفیں برداشت کرنی هونگی' بهت زیاده کرایهٔ جهاز دینا پڑیگا ' یه بهی درست هے که مشرقی طبیعتیں اس نشر معدلت کی حقیقت سمجهنے سے بالکل هی قاصر هیں که ایک دن استشاره کے لیے ایک اسکیم شائع کی جاتی هے' اور پهر دوسرے هی دن بغیر اس کے که کسی ایک صوبه کی عام راے بهی دریافت هونے پائے' اسکیم کا تصفیه بهی هوجاتا هے - گورنمنت اپنے سرکاري کاموں کو اجاره پر دینے کے لیے تو تندر طلب کرتی هے که جو شخص یا کمپنی کم نرخ پر کام کرنے کیلیے آماده هو' اُسی کو یه کام تفویض کیا جاے ' مگر کرایهٔ جهاز کے مسئله میں تندر کا نام بهی نهیں لیا جاتا ' اور خود بخود صرف ایک درخواست پر فیصله کردیا جاتا هے - هندؤں اور عیسائیوں کے مذهبی تهواروں کے موقع پر ریترن تکت لینے والوں کو ایک طرف کے کرایه میں دونوں طرف کا تکت مل جاتا هے' اور واپسی کے لیے ایک خاص مدت معین هوتی هے ' لیکن بے زبان و غریب حاجی اس عام رعایت سے بهی محروم رکهے جاتے هیں !!

ان حالات کے هوتے هوے کون کهسکتا هے که جب تک هندوستان میں هندوستانیوں کو حکومت میں شریک هونے کا موقع نه ملیگا اور سلف گورنمنت اپنی اصلی صورت میں حاصل نهوگی ' اُس وقت تک کبهی بهی هندوستان کی ضرورتوں پر لحاظ ممکن هے ؟ اور کیا صرف قانون کی نمایشی مجلسوں سے ملک اپنے فوائد و مصالح کی حفاظت میں کبهی کامیاب هوسکتا هے ؟

هفتهٔ جنگ

۲۷- مئي کي صبح کو سر ایڈورڈ گرے وکلاء بلقان سے علحده علحده ملے' اور یه اطلاع دي که صلح نامه میں مباحثه کي مزید گنجایش نهیں' جیسا اسوقت هے' اسي پر دستخط هونا چاهیے اِسکے جواب میں بلغاري وکیل نے دستخط کے لیے مستعدي ظاهر کي -

سروي اور یوناني وکلاء نے جواب دیا که چونکه دول کا لهجه بالکل غیر مترقبه هے اسلیے هم کو اپني اپني حکومتوں سے مزید تعلیمات ضروري حاصل کرنا چاهییں -

لهجه کي استقامت وکلاء و نیز جمهور (پبلک) دونوں کے لیے حیرت انگیز هے -

۲۸ - کے تار میں بیان کیاگیا هے که سرویا اور یونان کو یقین دلایا گیا هے که یوروپین مجلس میں جب تفصیلات زیر امتحان آئینگي تو انکو اپنے مصالح کي مدافعت کے لیے شریک کیا جائیگا -

۲۹ - مئي کي دوپهر کو سر ایڈورڈ گرے نے تمام وکلاء کو اطلاع دیدي که کل عهد نامه پر ضرور دستخط هو جانے چاهییں - شام کو ایک با قاعده دعوت نامه تمام وکلا کے پاس بهیجا گیا - جسمیں یه فرمایش کي گئی تهی که کل سینت جیمس میں ۱۲ - بجے عهد نامه پر دستخط کے لیے سب جمع هوں -

حسب دعوت سب لوگ سینت جیمس میں جمع هوے - سر ایڈورڈ گرے نے ایک تقریر کي جسمیں صلح پر شاه جارج کي تهنیت و تشفي کا اظهار کیا ' اور کها که " اس احساس میں تمام دول شریک هیں ' جو گو اب تک نا طرفدار رهیں (!) مگر انکي یه خواهش تهي که بغرض اطمینان یورپ میں پهر امن واپس آ جائے "

اصل صلحنامه کے دستخط میں تو صرف چند منٹ لگے ' مگر چند اور ضمیموں اور مسودوں پر بحث میں آدهه گهنته صرف هوگیا -

اطالی ایوان نیابت میں اس دفعه پر تهنیت آمیز تقریریں کي گئیں' اور یه تجویز کیا گیا که سر ایڈورڈ گرے کي خدمت انکي ان تهک محنت پر مبارکباد کا تار بهیجا جاے -

اسعد پاشا : جس نے البانیا کي فرمارو ائي کا اعلان کیا اور جسکا وجود ابتک ایک طلسم ابهام هے

کرچکے هیں کہ هندوستان کے لیے پرائمری ایجوکیشن کا لزوم سود مند نہیں ہے ' جس کے ذریعہ سے انشا و لغت و ادبیات کی سطحی معلومات میں بھی کامیابی نہوتی هو ' جس کا خاص نتیجہ یہ هوتا هو کہ فطرت انسانی کی مخفی طاقتیں کسی حالت میں بھی ظہور پذیر نہو سکیں ' جس کے انداز درس میں نقد و اختبار و توسیع معارف کی گنجایش هی نہ رکھی گئی هو ' جہاں درس دینے والے اپنے فیشن کے لحاظ سے بہترین نمونۂ تہذیب ' اور اپنے کیرکٹر کی بنا پر بد ترین تمثال بربریت و وحشیت نظر آئیں ' جو اساتذہ کو تلامذہ کے ساتھہ ذلت آفریں خشونت کا برتاؤ سکھاتی هو ' جو ایک عجیب و غریب معنی میں اصول مساوات کی اس شدت سے پابند هو کہ طلبہ کی ذهنی و عقلی و دماغی حالتیں خواہ کیسی هی مختلف هوں ' اور هر ایک کے ذوق طبیعت میں چاہے کتنا هی تباین محسوس هوتا هو ' مگر سارے گلے کو ایک هی لٹھہ سے هنکایا جاے ' اور تمام طبقات مختلفہ کو ایک هی قسم کی بے نمک تعلیم دی جاے ' ' ایسی تعلیم اور اس تعلیم کا اصلاحی منشور (سرکلر) ' اگر کسی قوم کی کامیاب زندگی میں معاون هو سکتا ہے ' تو هم کو تسلیم کرنا چاهیے کہ قدرت نے نتائج میں غلطی کی ' ورنہ محکوم مسلمانان سسلی کے لیے وهاں کی مسیحی گورنمنت کو فرمان مراعات کو اصل میں آیۂ رحمت ثابت هونا چاهیے تها ! !

(٣)

یورپ میں طرز تعلیم کے کیا اصول هیں ؟ اس کا معیار حقیقت یوں قائم کیا گیا ہے :

(١) طرز تعلیم میں اصلی چیز نقد و نظر ہے -

(٢) هر ایک شاخ میں درس کی ابتدا سادہ و سرسری اصول سے کرکے دقیق مسائل تک اُس کو بہ تدریج پہونچانا چاهیے -

(٣) مسئلہ جب تک منقح هوکر متعلم کے ذهن نشین نہو جاے معلم کو آگے نہ بڑهنا چاهیے -

(٤) طرز تعلیم کو صرف عقل کے ترقی دینے والے مسائل کے دائرہ میں محدود رهنا چاهیے - مباحث علمیہ کے دوران میں دماغوں پر غیر علمی تسلط بٹهانا ' یا علمی اصول میں مذهبی تحقیق کو خلط ملط کردینا ' دماغ کے لیے ایک تشویش آفریں چیز ہے -

(٥) تلامذہ کی شخصیت قابل احترام ہے -

(٦) تعلیم کا یہ نتیجہ هونا چاهیے کہ انسان میں جو قوتیں مخفی هیں ' وہ آشکارا هوجائیں - یہ نتیجہ نہونا چاهیے کہ دل میں نئی قوتیں ڈال دی جائیں -

(٧) قوت کو معلومات ' اور ذکاوت کو تعلیم سے آمیزش دینی چاهیے -

(٨) معلمین و متعلمین کے مابین جو بزرگانہ تعلقات هوں اُن کی عمارت اُس داغ بیل پر تعمیر هونی چاهیے ' جس کی بنیاد دراصل تعلیم رسالت نے ڈالی تهی کہ " لیکبر کبیرکم و لیرحم صغیرکم " (تم میں جو بڑے هوں اُن کی بزرگ داشت کی جاے ' اور جو چھوٹے هوں اُن کے ساتھہ مرحمت و مہربانی کا برتاؤ هو)

(٩) طرز تعلیم کی خاص غرض تہذیب نفس سمجهنا چاهیے -

سوال یہ ہے کہ گورنمنٹ کی نظارۂ معارف (سررشتۂ تعلیم) میں کیا اس طرز پر تعلیم دی جاتی ہے ؟ اور کیا موجودہ اصلاحی منشور اس آرزو خوشگوار توقع کی ضمانت هوسکتا ہے کہ اسکولوں اور کالجوں میں اب انہیں اصول پر تعلیم دیجا یا کریگی ؟ سرکلر میں

جب ان توقعات کی تکمیل کا نام و نشان هی نہیں ہے ' جب طرز تعلیم میں نقد و نظر سے علاقہ هی نہیں رکها گیا ' جہاں مسائل کے افہام و تفہیم کے لیے کوئی اسلوب تدریج هی نہو ' مباحث درسی کو طلبہ سمجھیں یا نہ سمجھیں مگر درسگاہ کی حاضری پوری هوجاے ' مدرسین کا صرف یہ فرض هو کہ مقدار مقررہ تک کے لیے اپنے روزانہ لکچروں کا وظیفہ پورا کردیا کریں ' عقلی ترقی کے محرکات سے علاقہ نہو ' تلامذہ کی شخصیت کا احترام غیر ضروری سمجھا جاے ' کوشش کی جاتی هو کہ اس طرز تعلیم سے متعلمین کی بہترین مخفی قوتیں مخفی تر هوجائیں ' اُن کے دلوں میں نئے نئے قسم کے قوای استعباد پیدا هوں ' تہذیب نفس کی غرض تدنیس قلب سے آلودہ رہے ' متعلمین و معلمین کے مابین اکثر اوقات میں خاص قسم کے تعلقات رها کریں ' تو پهر ان حالات میں یہ اصلاحی نمایشیں کیا مفید هوسکتی هیں ؟ اور ان پر شکریہ کے رزولیوشن پاس کرنے کے کیا معنے هیں ؟

یورپ کی بیشتر مسیحی طاقتوں نے دنیاے اسلام کو جن هولناک و هلاکت افزا مصائب کا آماجگاہ بنا رکها ہے ' اُس کے زخم ایسے اوچھے نہیں هیں کہ معمولی مرهموں سے مندمل هوجائیں - وہ قوم جس کو فنا کرنے کی علانیہ تدبیریں هو رهی هوں ' اگر ترقی اصلاح کی سرسری تجویزیں هی اُس کو پامال هونے سے بچاسکتی هیں ' تو کوئی شک نہیں کہ شیخ شیرازی کی

" خانہ از پاے بست ویران است "

والی حکایت میں :

" خواجہ در بند نقش ایوان است "

کی مینا کاری ' مکان کو انہدام سے محفوظ رکھنے کی سب سے اچھی ترکیب رهی هوگی -

(٤)

یہ وہ اصول هیں جن پر ممالک یورپ کی هر ایک درسگاہ میں عمل درآمد فرض ہے ' اور جن کے طریق عمل میں بہت کم اختلافات پیدا هوے هیں ' لیکن اب کچھہ دنوں سے فرعیات میں بعض اور اصلاحیں شروع هوگئی هیں ' جن کے اهم پہلو یہ هیں :

(١) تعلیم و طرز تعلیم سے خاص غرض یہ تهی کہ تلامذہ کے قواے عقلیہ آراستہ هوجائیں ' لیکن اس کی کوئی سہل الوصول ترکیب متعین نہ تهی - اب اس کی یوں تحدید کی گئی ہے کہ صرف اعمال دراکیہ سے اس میں کامیابی ممکن ہے -

(٢) مصلحین نے اب تک طبیعیات کی تعلیم مقدم رکهی تهی ' یہ تقدم تو اب بهی یک گونہ مسلم ہے ' اور عملی دنیا میں سب سے زیادہ فزیکل سائنس هی کو فروغ دینے پر زور دیا جاتا ہے ' مگر اهل نظر کی راے میں قومیں عموماً زبان کی ترقی یا تنزل سے بنتی بگڑتی هیں ' اس لیے ادبیات کی تعلیم کو طبیعیات پر ترجیح حاصل ہے -

(٣) پہلے جغرافیہ و حساب و سائنس کے درس پر زیادہ اصرار تها ' لیکن اب اس کی جگہ زبان و ادب و تاریخ کو ملی ہے -

(٤) اب تک تعلیم نفسی کی حمایت کی جاتی تهی ' قدیم فلسفۂ عقلیہ کی تعلیم سے انکار تها ' لیکن اس کی قائم مقام کوئی اور چیز نہیں رکهی گئی تهی - اب یہ جگہ فزیکل سائنس سے معمور کی گئی ہے ' جسکے لیے پہلے صف اولین میں ممتاز گنجایش نکالی گئی تهی -

یہ اصلاحیں اصولی و عمومی حیثیت سے یورپ میں تسلیم کرلی گئی هیں ' اور اب ایک مدت سے یورپ کے تمام اسکولوں ' کالجوں اور یونیورسٹیوں میں یہی اصول زیر عمل هیں ' اور انہیں کے وہ

[بقیۂ مضمون کے لیے صفحہ ٣ ملاحظہ هو]

عہد قدیم کے ایک گنوار عجمي نے ایک نامور عرب (حنظله بن صفوان) سے ایک مرتبه پوچھا تھا که " حسن اور حسین (یعنے حضرت امام حسن و امام حسین رضي الله عنہما) کس پیغمبر کی لڑکیاں تھیں ؟ " اس نے جواب دیا که " خدا کے لیے اس ایک جمله میں کوئي ایک بات تو درست کہي هوتي " یه بحث ضروري نہیں که اس واقعه میں اور موجوده سرکلر میں کس حد تک مماثلت موجود ہے ؟ البته اس حقیقت کو بے نقاب کر دینا ضروري ہے که سرکلر کي خامیاں پخته مغزان نقد ونظر کے لیے نہایت مایوسي کا باعث هوئي هیں -

(۱) اسلام اور تعلیم میں قدرتي لزوم ہے ' اس لیے هر ایک مسلمان کي یه خصوصیت هوني چاهیے که وه سب سے پہلے تعلیم یافته هو - عہد رسالت میں صرف اظہار ایمان هي پر قناعت نه تھي ' بلکه یه بھي تقید تھا که هر ایک مسلمان بقدر میسور قرآن کریم کي تعلیم بھي ' که اس زمانه میں وهي ایک تعلیم تھي ' حاصل کرے - اس کے لیے اتنے ترغیبي احکام تھے که ضروریات زندگي کے اهم اوصاف ' حتی که بیع و شری اور مہر نکاح تک میں اداے معاوضه کي ایک صورت یه بھي تھي که قرآن کي تعلیم دینے سے یه حق ادا هوجاتا ہے - اس خصوصیت پر غور کیجیے اور پھر یه دیکھیے که اعلی تعلیم تو معدوم ہے هي ' ابتدائي تعلیم میں بھي مسلمان کتنے پیچھے هیں ؟ با این همه سرکلر میں بیان کیا جاتا ہے که ابتدائي تعلیم میں مسلمانوں کي جماعت هر طرح فوقیت رکھتي ہے -

(۲) هندوستان کے عام طبقات و عناصر میں اگر زبان اردو کي عمومیت کو بحث میں نه بھی لایا جاے ' جب بھي اس قدر ماننا پڑیگا که تمام اقطاع کے مسلمانوں میں اردو سمجھي جاتی ہے ' علمي پہلو سے هر جگه اسي زبان کی حکومت ہے ' اور جہاں دوسري بولیاں رائج هیں وه بھي اصل میں زبان نہیں هیں ' بلکه زیاده صحیح یه ہے که زبان کے لہجے هیں ' اور ان میں بھي اردو دخیل ہے - پھر بھي گورنمنٹ کي راے ہے ' که " بہت سے اقطاع ایسے هیں جن میں مسلمانوں نے اردو کا استعمال بالکل ترک کردیا ہے "

(۳) یه درست ہے که اردو کے علاوه دوسري زبانوں کے ذریعه سے انگریزي تعلیم حاصل کرنے میں مسلمانوں کو سخت سے سخت زحمتیں برداشت کرنی پڑتي هیں ' اور یه بھي سچ ہے که غالب تعداد کے مدارس ثانویه (سیکنڈري اسکولوں) کا انتظام بہت کم مسلمانوں کے هاتھوں میں ہے ' لیکن اس کا علاج صرف یه بتایا گیا ہے که " مسلمانوں کے لیے خاص خاص کالج و اسکول قائم کرنے سے یه دقتیں جاتي رهینگي " سوال یه ہے که ان مخصوص درسگاهوں کا سلسله اتنا وسیع تو هوگا نہیں که تمام اسلامي آبادي کے لیے کافي هوسکے ' لا محاله عام درسگاهوں کے ذریعه سے یه کمي پوري کرني پڑیگي - پھر ان درسگاهوں میں یه مشکلیں کیوں کر آسان هونگي ؟

(٤) مدرسۂ عالیه کلکته ' اسلامي کالج لاهور ' اور اسلامي اسکولوں کي اصلاح کي تجویز پیش کي گئي ہے ' جو نہایت عمده بات ہے - اگر اس تجویز پر قابل و تجربه کار مصلحوں کي اعانت سے عمل درآمد هوا ' اور تعلیمي و انتظامي معاملات میں مسلمانوں کي آزادي سلب نہوئي ' تو بے شبهه یه ایک بہت هي کامیاب و معقول صورت هوگي ' مگر خوفزده پبلک کے اس اعتراض کا کیا جواب ہے که هوگلي کالج ' حسین آباد اسکول ' اور میرزا محسن مرحوم کے وقف اسٹیٹ کے لیے بھي ابتدا میں تحریک اصلاح هي پیش هوئي تھي ' مگر اصلاحي مداخلت نے تھوڑے هي دنوں میں ان سب کے نظم و نسق سے مسلمانوں کو بے دخل کر دیا - نیشنل اسکول اعظم گڈه اور کاظمین اسکول لکھنؤ اسي بہانه سے ٹوٹے هیں ' اور اسي ماده کي اصولي صورت گری ہے جس نے مدرسة العلوم کي حکومت میں غیروں کو مسلمانوں کي جگه صاحب نفوذ و حکومت بنا رکھا ہے -

(٥) پرائیویٹ انتظام کے ذریعه سے اسلامي هوسٹلوں کي تجویز نہایت مبارک ہے ' لیکن کیا حقیقت میں یه هوسٹل غیر سرکاري مسلمانوں کے هات میں هونگے ؟ کیا واقع میں اسلامي خصوصیات کے مطابق یہاں تہذیب نفس کا انتظام هوگا ؟ اور کیا بغیر ان باتوں کے هوسٹلوں سے کسي مفید و سودمند نتیجه کي امید حق بجانب هو سکتي ہے ؟

(۲)

اب ان اصلاحات کا مقابله یورپ کي تعلیم و طرز تعلیم سے کیجیے جس کو هندوستان کي تعلیمي زندگي کے لیے مثال و نمونه کے طور پر همیشه پیش کیا جاتا ہے ' اور یونیورسٹي کے هر ایک کانووکیشن میں هندوستانیوں سے اسي کے اتباع کي خواهش کي جاتي ہے - اس تعلیم کے خاص خاص اصول یه هیں :

(۱) تعلیم اس خارجي ترقي کا نام نہیں ہے جو انشا و لغت و ادبیات کي سطحي معلومات پر قائم هو ' اصل میں تعلیم ان مخفي قوتوں کے اظہار کا نام ہے جو فطرت نے انساني طبیعت میں ودیعت کي هیں - علم النفس (سائیکا لوجي) کے اصول پر آج یورپ میں جس تعلیم کا رواج ہے اس کا مدعا یہي ہے که ان خیالات کو علمي صورتوں میں لاکر درسگاه عمل کا ایک جز بنا دے -

(۲) تعلیم کا پہلے یه انداز تھا که علم کو محنت و کوشش سے حاصل کیا جاے اور انسان کو محنت و کوشش کا خوگر بنا یا جاے - اب یه اسلوب ہے که تعلیم کا نقطۂ مرکزي صرف نفع ستاني و نفع رساني ہے -

(۳) تعلیم کي بنیاد یه ہے که نقد و اختبار و توسیع معلومات کے ذریعه سے انساني قوی کو ترقي دیجائے -

(٤) درسگاهوں میں طرز تعلیم کی اصلاح کي جائے اور درس دینے والوں کو نمونۂ تہذیب بنا یا جاے ' تا که وه اپنے فرایض کو نہایت کامیابي سے ادا کرسکیں -

(٥) تلامذه کے ساتھه مہرباني کا برتاؤ هو ' ان کي ذهني وعقلي و دماغی حالتیں ملحوظ رهیں ' اور درس میں هر ایک متعلم کي منفعت و مذاق طبیعت کو زیر نظر رکھا جاے -

(٦) ابتدائي تعلیم کا پورا پورا اهتمام هو -

(۸) تعلیم کا مقصد افراد کو ترقي یافته بنانا هو -

(۸) تعلیم کے لیے فرض ہے که ایسے طرز و طریق پر دي جاے که دنیا کا هر ایک فرد اپني عقلي مقدرت و طبعي استعداد کے مطابق خاطر خواه ترقی کر سکے -

کیا کہا جاسکتا ہے که هندوستان میں کہیں بھی ان باتوں کا نام و نشان ہے ؟ وه تعلیم جسکي بنیاد محض گورنمنٹ کي مخصوص ضرورتوں کے لیے پڑي هو ' جس کے نصاب حقیقت میں ' وضع و افتاد میں ' اسلوب و پرداز میں ' استعباد کا جوهر هر ایک چیز پر غالب هو ' جسکا منشاے عمل هي یه هو که تعلیمي ڈگریاں ' غلامي کي ذلیل زندگي بسر کرنے کا آل تمغا ثابت هوں ' جو افراد کے دماغي تنزل کو ترقي دینا چاهتي هو ' جو عقلي مقدرت و طبعي استعداد کے دباے رکھنے کي حامي هو ' جس کے حکام فیصله

عن ابن بشير عن حذيفة قال : قال (صلعم) تكون النبوة فيكم ماشاء الله، ثم تكون خلافة على منهاج النبوة ماشاء الله ان تكون، ثم يرفعها الله، ثم تكون ملكا عاضاً فيكم ما شاء الله ان يكون، ثم يرفعها الله، ثم تكون ملكا جبريه فيكون ماشاء الله ان يكون، ثم تكون خلافة على منهاج النبوة - قال حبيب : فلما قام عمر ابن عبد العزيز كتبت اليه بهذ الحديث اذكره اياه و قلت ارجوان تكون امير المومنين بعد الملک العاض و الجبريه

آنحضرت (صلعم) نے فرمایا : جب تک الله کو منظور ہے، تم میں وجود نبوت باقي رہے گا، اسکے بعد منہاج نبوت پر خلافت قائم ہوگي، اور جب تک الله چاہیگا قائم رہیگي اور پھر اٹھالي جائیگي - اسکے بعد جور و ظلم کي پادشاہت شروع ہوگي اور جب تک منظور الہي ہے، رہیگي - اسکے بعد محض جبر و تسلط کي حکومت ہوگي، اور وہ بھي مشیة الہي کے مطابق رہیگي - لیکن اسکے بعد پھر ایک دور خلافت نبوت کے دور کا آئیگا -

حبیب کہتے ہیں کہ جب عمر ابن عبد العزیز تخت خلافت پر بیٹھے، تو میں نے یہ حدیث انکو لکھکر بھیجي، اور لکھا کہ مجھے امید ہے کہ آپ اس حدیث کي خبر کے مطابق " ملک عضوض و جبر " کے بعد محض پادشاہ هي نہیں بلکہ امیر المومنین ہونگے !

اسمیں زمانے کي قید نہیں ہے، مگر ترمذي کي حدیث میں جسکو امام موصوف نے دوسري جلد کے باب الفتن میں درج کیا ہے، زیادہ تصریح ہے :

عن سعيد بن جمهان - قال ثني سفينه : قال قال (صلعم) الخلافة في امتي ثلاثون سنة، ثم ملك بعد ذالك ثم قال لي سفينه: امسک خلافة ابى بكر، ثم قال : و خلافة عمر، و خلافة عثمان - ثم قال : امسک خلافة علي، فوجدناها ثلاثين سنة، قال سعيد : فقلت له ان بني اميه يزعمون ان الخلافة فيهم، قال كذبوا بنو الزرقاء، بل هم الملوک من شر الملوک (تامل)

سعید سے روایت ہے کہ سفینہ نے انحضرت کے اس قول کو روایت کیا کہ " خلافت میري امت میں صرف تیس سال رہیگي، پھر اسکے بعد محض حکومت اور پادشاہت ہے -

اسکے بعد سعید کہتے ہیں کہ مجھسے سفینہ نے کہا کہ حضرت ابوبکر کا زمانۂ خلافت شمار کرو، میں نے کیا - پھر کہا کہ حضرت عمر و عثمان و علي کا عہد خلافت شمار کرو، میں نے سب کو جمع کیا تو کل تیس سال ہوے - پھر میں نے کہا کہ یہ تو سچ ہے لیکن بني امیه جو سمجھتے ہیں کہ ہم بھي خلیفہ ہیں، یہ کیسي بات ہے، حالانکہ بموجب اس حدیث اور تمھاري بیان کردہ تطبیق کے خلافت قبل از بني امیه ختم ہوگئي ؟ اسپر سفینہ نے کہا کہ زرقا کي اولاد نے (یعني بني امیه نے) کذب بیاني اختیار کي - وہ خلیفہ کہاں ہیں ؟ وہ تو شریر ترین پادشاہوں میں سے پادشاہ ہیں "

ان تمام احادیث کي تطبیق سے یہ نتیجہ نکالا گیا ہے کہ بہترین قرن انحضرت کا تھا - اسکے بعد شیخین کي خلافت کا - اسکے بعد حضرت عثمان سے لیکر عام الجماعة تک کا، جبکہ حضرت امام حسن علیه السلام نے خلافت سے کنارہ کشي فرمائي - اور پھر اسکے بعد محض " ملک عضوض " اور " ملک جبریه " کا عہد فتن و فساد شروع ہوگیا، اور وهي دور بني امیه، اور " امر بالمعروف کے سد باب کا پہلا دن " تھا -

یہ امر یہاں ظاہر کردینا ضروري ہے کہ ان احادیث اور نیز انکے اہم مطالب احادیث کي نسبت اس عاجز نے اپنے خاص پیش نظر مباحث سے اس موقع پر کچھہ کام نہیں لیا ہے - چونکہ جناب نے " خیر القرون " کي حدیث کے طرف اشارہ کیا، اور ان احادیث سے جا بجا استشہاد فرمایا، اسلیے ضرور ہوا کہ جناب کو احادیث هي کي طرف توجه دلائي جاے -

پھر یہ کیسي عجیب بات ہے کہ ان احادیث پر جناب نے نظر نہیں ڈالي، اور اس عاجز کے اتنا لکھدینے پر، کہ " بني امیہ کے عہد میں بدعات و محدثات کا بازار گرم ہوا " اسقدر متالم و متاذي ہوے ؟ کیا جس عہد کي نسبت یہ تصریحات موجود ہیں، اسکي نسبت ضمناً کسي موقعہ پر کچھہ اشارہ کردینے کا بھي آج کسي قلم کو حق نہیں ؟ اور کیا ان احادیث سے بالکل غض بصر کر لینے کي علة دریافت کرنے کي اس عاجز کو اجازت ملیگي ؟

یہ تو وہ مشہور ترین احادیث تھیں، جنکو مشکوٰة وغیرہ میں ہر شخص دیکھہ سکتا ہے - لیکن کیا وہ حدیث بھي جناب کو یاد ہے، جسکو ترمذي ابواب الفتن کے " باب ما جاء في الشام " میں لائے ہیں ؟ اور جس کو ابن قرہ نے بایں الفاظ روایت کیا ہے کہ " اذا فسد اهل الشام، فلا خير فيكم " ؟ اور نیز یہ کہ ان احادیث کے محامل، تابعین و تبع تابعین و محدثین نے کیا قرار دیے ہیں، جن میں ظہور فتن و فساد کي بکثرت خبر دي گئي ہے، اور جنسے اسفار حدیث کے ابواب فتن بھرے ہوے ہیں ؟ مثلاً " سيكون فتن، القاعد فيها خير من القائم، والقائم فيها خير من الماشي، و الماشي خير من الساعي " (متفق علیه)

براہ کرم اس بارے میں کنز العمال کے ابواب فتن، یا کتب دلائل و خصائص، مثل خصائص سیوطي وغیرہ کے ابواب اخبار پر ایک نظر ڈال لیجیے، اور خدارا اسپر تعجب نہ کیجیے کہ بدعات و محدثات کي گرم بازاري دور بني امیه میں کیونکر تسلیم کي جاسکتي ہے ؟

اگر طبراني و حاکم اور بیہقي اور ابو نعیم اصفہاني وغیرہ کي مرویات پر بھي نظر ڈالي جاے، تو دور بني امیه، حتی کہ بعد از شہادت حضرت فاروق فتنہ و فساد و منکرات و بدعات کے متعلق ایک ذخیرۂ دفاتر و مواد مجلدات کثیرہ موجود ہے (۱)

آگے چلکر کس قدر پر غیظ لہجے میں ارشاد ہوتا ہے :

" بني امیه لاکھہ برے سہي پھر بھي اپنے بعد والوں سے لاکھہ درجه اچھے تھے ...... آجکل کے مسلمانوں کو انہیں برا کہنے کا کوئي حق نہیں "

---

(۱) احمد و بیہقي اور طبراني نے عروہ بن قیس سے روایت کي ہے : قال الخالد بن ولید، ان الفتن قد ظهرت، قال اما و ابن الخطاب حي، فلا انما تكون بعده -

حافظ سیوطي نے خصائص کبری اور جمع الجوامع میں ایک خاص باب اس عنوان سے باندھا ہے کہ " اخباره (صلعم) بالفتنة وان مبداها قتل عمر " یعني آنحضرت کي خبر دہي فتنہ کي نسبت، اور یہ کہ اسکا مبدء حضرت عمر کا شہید ہونا ہے - اس باب کي بنیاد تو بخاري و مسلم کي حذیفہ والي حدیث ہے جو مشہور ہے، لیکن اسکے علاوہ دیگر سنن و مسانید و معاجم کي حدیثیں بھي بکثرت جمع کي ہیں، جنسے گویا استدلال کیا ہے کہ حضرت عمر کي وفات کے بعد هي فتنہ شروع ہوگا، اور انکا وجود ایک دیوار درمیان امن و فتن کے ہے - غور کیجیے تو شہادت حضرت عثمان اور پھر جنگ صفین وغیرہ کے وہ مقاتلات، جنکي دس کم سو لڑائیوں میں بروایت مشہور ستر ہزار صحابه و مسلمین قتل ہوے، اور جنمیں ۲۰ سے زیادہ صحابۂ شرکاء بدر بھي تھے، در حقیقت اسلام کے ابتدائي عروج کیلیے ایسا شدید فتنہ تھا، جس سے بڑھکر اور کیا ہوسکتا ہے ؟ یورپ کے مورخ حیران ہیں کہ باوجود ایسے مقاتلات عظیمه کے یونکر اپنے عہد ابتدائي میں اسلام کي فاتحانہ قوت قائم رہي، لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ صرف تائید الہي و نصرت غیبي کا اعجاز تھا - (منه)

دولة بني اميه اور الهلال

الله الله في اصحابي - خير القرون قرني - بدعات و محدثات امويه - خلفاء راشدين ، ملک عضوض - و ما يناسب ذلک -

(۲)

حديث " خيـــر القـــرون "

آپنے چونکه قرن اولی کا لفظ لکھا هے ' اس سے معلوم هوتا هے که غالباً وهي مشهور حديث مراد هے ' جس کو امام مسلم اور ترمذي نے عمران بن حصين سے باختلاف بعض الفاظ روايت کيا هے که : " خير الناس قرني ' ثم الذين يلونهم ' ثم الذين يلونهم " ترمذي کي روايات ميں " خير الناس قرني " اور " خير القرن الذي بعثت فيهم " بهي هے ' اور بعض ميں " خير القرون قرني "

حاصل سب کا يه هے که انحضرت نے فرمايا " بهترين زمانه ميرا زمانه هے ' پهر اسکے بعد کا ' اور پهر اسکے بعد کا "

قرن کے مفهوم کے تعين ميں محدثين نے غور و خوض کيا هے - ليکن چونکه دوسري حديث " الخلافة بعدي ثلاثون سنة " (خلافت ميرے بعد صرف تيس برس تک هے) موجود هے ' اسليے يقيناً اس حديث ميں قرن سے مراد دس برس کا زمانه مراد هے ' اور مقصود يه هے که بهترين ده ساله دور آنحضرت کا تها ' اسکے بعد دوسرا عشره ' اور اسکے بعد تيسرا ' جسکے بقيه چهه مهينے حضرت حسن بن علي عليهما السلام کي خلافت سے پورے هوگئے اور پهر زمانه شر و فتن کا شروع هوگيا -

پس گذارش هے که جس زمانے کي نسبت ميں نے محدثات و بدعات کي ابتـدا لکهي هے ' اس سے خيرون القرون کي شهادت کو کيا تعلق ؟ آپ مجهے اس طرح کے خلط بيان سے کيوں تعجب و تحير ميں مبتلا کرتے هيں ؟ کهاں خير القرون کا زمانۂ خيريت و افضليت ' اور کهاں دور امويه و مروانيه کے قرون جبر و تسلط و ملک عضوض ؟ خير القرون کا عهد ميمون تو بني اميه کي حکومت سے پيشتر هي ختم هوگيا تها ' اور في الحقيقت وهي دور اســلام کي تعليم کا اصلي نمونـه ' اور اسکي عمـر کا حاصل و مآل زندگي تها -

ميں يقيناً اس زمانے کو امر بالمعروف و نهي عن المنکر کے سد باب کا پهلا دن ' اور محدثات و بدعات کي گرم بازاري کا آغاز عهد قرار ديتا هوں ' جسکي نسبت اسي حديث کے بقـيه ٹکڑے ميں سرور کائنات نے پيش آنے والے امور کي خبر دي تهي ' اور جس کو جناب نے غالباً بخيال ايجاز و اختصار چهوڑ ديا ' مگر ميں (که باوجود ارادۂ و سعي اختصار ' مبتلاے اطناب هو چکا هوں) اسے چهوڑ نهيں سکتا ' چنانچه جيسا که اوپر گذر چکا هے ' فرمايا که بهترين زمانه ميرا اور اسکے بعد کا هے - مگر اسکے بعد :

ثم ياتي من بعـدهـم قوم ' يتسمنـــون و يحبـــون السمـــن ' (ترمذي جلـد ۲ - ابواب الفتن)	ايک قوم آئيگي جو محض کثرت مال و جاه و اکل و شرب ' اور عيش نفس ' اور ادعا و نمـايش ميں مبتلا هو جائيگي -

اس حديث کا راوي اول عمران بن حصين هے ' اور آگے چلکر مختلف رواة نے مختلف الفاظ ميں روايت کي هے - چنانچه ايک دوسري روايت ميں بعض الفاظ زايد هيں -

مثلاً : " يشهدون ولا يستشهدون ' و يخونون ولا يوتمنون ' و يغشوا فيهم السمن " - ترمذي نے اپني اصطلاح ميں اسکو " حسن صحيح " لکها هے -

اور مسلم کي روايت ميں ان الفاظ کے بعد " و ينذرون ولا يوفون و يظهر فيهم السمن " بهي هے ' اور اس سے علاوه نفس پرستي ' عيش پسندي ' اور دولت و جاه و نمايش کے تبذر و انهماک کے ' عدل و امانت اور ايفاء عهد و اخلاق حسنه کا بهي اس جماعت ميں نهونا ثابت هوتا هے -

پس يهي جماعت هے ' جو خير القرون کے سي ساله عهد کے بعد نمودار هوئي ' اور يهي دور بنو اميه هے ' جو " امر بالمعروف کے سد باب کا پهلا دن " تها ' اور يهي وه دور محدثات و بدعات ' و فتن و قلاقل ' و شر و فساد امور کا هے ' جسکي حضرت صادق و مصدوق (روحي فداه) نے اسي حديث ميں ' جو جناب کے استشهاد و استدلال کا عروة الوثقى هے ' صاف صاف الفاظ ميں اطلاع ديدي تهي ' اور پهر غالباً يهي هے ' جسکي اطلاع کلام الهي نے بهي " و اتقوا فتنة ' لا تصيبن الذين ظلموا منکم خاصه " فرماکر ديدي هے : فصدق الله العلي العظيم ' و صدق رسوله النبي الکريم ' و نحن على ذلـک من الشاهدين !!

اخبار ظهور فتن و منـکرات

اصل يه هے که اخبار ظهور فتن ' و تحديد ازمنۂ خير و فضيلة کي نسبت اگر شرح و بسط کے ساتهه لکها جاے ' تو اتنا وافر ذخيره هے ' اور اسکے متعلق بعض ايسے اهم مباحث هيں که ايک پورا رساله چاهيے - اسکي مهلت کهاں اور پهر ضرورت بهي نهيں - آپنے ذکر کرديا ' تو کيا کروں ؟ باوجود ارادۂ اختصار و اجمال ' خود بخود بحث بڑهتي جاتي هے -

اس بارے ميں جو احاديث صحاح اور ديگر اسفار حديث ميں مروي هيں ' اور آثار صحابۂ و تابعين ميں اسکي جو تصبيق و تصديق کي گئي هے ' ان سب پر نظر ڈالکر علماء سلف نے اس مسئله کو تقريبا حل کرديا هے - انکا بيان هے که سب سے زياده صحيح اور صاف پيشين گوئي اس بارے ميں " خير القرون " والي حديث هے ' جسکو اس مبحث کا اساس و بنياد قرار ديتے هيں - اسميں انحضرت نے اپنے عهد رسالت ' اور اسکے بعد دو زمانوں کو يکے بعد ديگرے بهترين زمانه قرار ديا ' اور يهي زمانه " خلافة على منهاج النبوة " اور امر بالمعروف و نهي عن المنکر کا عهد طلائي تها - يه زمانه امير معاويه کي خلافت سے پہلے ختم هوگيا ' اور اسکي تصديق ان احاديث سے هوتي هے ' جنميں بتصريح اسکي اطلاع دي گئي هے -

چنانچه " خير القرون " والي حديث کے مطالعه کے بعد اس حديث کو ديکهيے جسکو صاحب مشکواة نے باب " الانذار و التحذير " کي تيسري فصل ميں درج کيا هے :

اهل بیت اور صداقت پرست و جرأت فرما عورتوں کے آنے' سوال و جواب میں خطبات بلیغۂ و موثرہ دینے ' اور اپنے اشعار مدحیۂ حضرت امیر سنانے کے متعدد واقعات تاریخ و مختارات ادبیه میں منقول هیں ' اور فی الحقیقت عرب کی ازادي ' اسلام کي تعلیم حریة ' اور قرون اولی کے امر بالمعروف کي تاریخ میں' ان میں سے هر عورت ' شرف و احترام اور عظمت و کمال کا ایک درجۂ مخصوص و ممتاز رکھتي ہے -

صاحب عقد الفرید وغیرہ اور امام ابوالفضل ابن طاهر نے " بلاغات النساء " (١) میں سودہ بنت عمارہ ' زرقاء بنت عدي' بکارۃ الهلالیه ' عکرشه بنت الا طش ' اور ام البراء بنت صفوان کا ذکر کیا ہے' جنھوں نے جنگ صفین میں شرکت کي تھي' اور حضرت امیر کی نصرت و حمایت میں جانبازانه حصه لیا تھا - پھر امیر معاویه کے تسلط کے بعد یه لوگ مختلف تقریبات میں اسکے سامنے پیش هوے هیں' اور انکو امیر معاویه نے وہ زمانه یاد دلایا ہے - اسپر نہایت بے باکانه و حق گویانه حضرت امیر کے فضائل بیان کیے هیں' اور تمام اهل دربار کو اپني عظمت حق گوئي سے متحیر و متعجب بنا دیا ہے !!

از انجمله (بکارۃ الهلالیه) کے وفد کا واقعه نہایت موثر ہے' اور غالباً اس مضمون میں' میں نے اسي کي طرف اشارہ کیا تھا -

صاحب بلاغات النسا نے لکھا ہے که بکارۃ الهلالیه بالکل بڑھاپے اور ضعف و ناتواني کے عالم میں ایک مرتبه امیر معاویه کے دربار میں گئي - وہ اسقدر ضعیف تھي که دو عورتیں دو طرف سے تھام کر لائي تھیں - وهاں مروان بن حکم اور عمرو ابن عاص بھي موجود تھے - انھوں نے امیر معاویه سے کہا که " آپنے اسے پہنچانا ؟ یه وہ عورت ہے جس نے جنگ صفین میں هم لوگوں سے مقابله کیا تھا اور یه اشعار پڑہ پڑھکر لوگوں کو سناتي تھي :

اتری ابن هند للخلافة مالکا
هیهات ذاک ' وما اراد بعید
منتك نفسك فی الخلاء ضلالة
اغراک عمرو للشقاء و سعید
فارجع با نکد طائر بنحوسها
لاقت علیا اسعد و سعود !

سعید بھي موجود تھا - اسنے کہا که اتنا هي نہیں ' بلکه یه اشعار بھي اسي کے هیں :

قد کنت آمل ان اموت ' ولا اری
فوق المنابر من امیة خاطبا
فا الله اخر مدتي ' فتطاولت
حتی رایت من الزمان عجائبا
في کل یوم لا یزال خطیبهم
وسط الجموع لآل احمد عائبا

یعنے میري ارزو تھي که مجھے موت آجاے ' مگر اس وقت کو اپني انکھوں سے نه دیکھوں ' جبکه بني امیه کا کوئي فرد ممبر پر خطیب نظر آے ! مگر افسوس که یه ارزو پوري نه هوئي' اور الله نے میري موت کے وقت کو بڑھا دیا - یہاں تک که آج میں زمانے کے انقلابات کے عجیب عجیب رنگ دیکھه رهي هوں ' مسجدوں کے ممبروں پر بني امیه کے خطیب چڑھتے هیں' اور آل محمد پر علانیه لعن و طعن کرتے هیں !! "

بکارہ نے ان بیانات کو سنکر امیر معاویه سے کہا :

" تیرے یه کتے مجھپر حمله کر رهے هیں ' اور میرا عصاء دفاع ضعیف ہے که انکو هنکا نہیں سکتي - بیشک ان اشعار کي میں هي مصنف هوں - میں پسند نہیں کرتي که اس سے انکار کروں - اب میں واپس جاتي هوں - سچ یه ہے که امیر المومنین علي کے بعد زندگي میں کوئي خوشي نہیں " (بلاغات النساء صفه - ٤ -)

اسي طرح سودہ بنت عمارہ رحمها الله کا واقعه بھي مسلمانوں کیلیے حق گوئي اور صدق لہجه کي ایک مثال عظیم اور اسوۂ حسنه ہے - یه جب امیر معاویه کي تخت نشیني کے بعد اسکے سامنے آئي تو امیر نے پوچھا :

" کیا تو وهی عورت نہیں هیں ' جس نے ایام جنگ صفین میں یه اشعار کہے تھے ؟

شمر کفعل ابیک یا بن عمارة
یوم الطعان و ملتقی الاقران
وانصر علیا والحسین ورهطه
واقصد لهند وابنها بهوان
ان الامام اخو النبی محمد
علم الهدی و منارة الایمان
فقه الحتوف وسر امام لوائه
قدما بابیض صارم و سنان

سودہ نے کہا :

" اے و الله ! میں ان لوگوں میں سے نہیں هوں ' جو حق سے وقت پر پھر جاتے هیں' اور کذب گوئي کیلیے حیله طرازیاں کرتے هیں - بیشک میں هي هوں جس نے یوم صفین میں یه اشعار کہے تھے "

امیر نے کہا : " کیا شے تھي ' جس نے ان اشعار کے کہنے پر تجکو امادہ کیا " ؟

سودہ نے بے باکانه و مسلمانه کہا :

" حب علي علیه السلام ' و اتباع الحق - حضرت علي کي محبت' اور حق کي پیروي " !! (ایضاً صفحه - ٣٦)

(الہلال) میں (احرار اسلام) کا باب تاریخ اسلام کے ایسے هي امثال جلیله کے احیاء ذکر کیلیے تھا' مگر افسوس که هجوم اشغال نے مہلت نه دي که ایک ادمي کیا کیا کرے ؟

بہر حال اس مضمون میں یا سودہ کے طرف اشارہ تھا ' یا بکارۃ الهلالیه رحمهما الله تعالی کي طرف - آپ اسکو " ایک بڑھیا کے هفوات " سے تعبیر کرکے شاید کوئي خوشي حاصل فرماتے هونگے ' مگر یقین کیجیے که آپکے الفاظ پڑھکر میري آنکھوں سے تو انسو نکل پڑے - فسبحان من لا یتغیر !! ایک زمانه تھا که هم میں سے بڑھیا عورتوں کے اندر اسلام کا ایسا سچا اتباع ' حق اور حریت کے ایسا گرانمایه امثال ' امر بالمعروف کا ایسا سچا ولولۂ ' اور ازادي و صداقت کي ایسي غیر متزلزل محبت تھي - اور ایک زمانه آج کا ہے ' جب که مردان اسلام ' اور رجال علم و فضل ' ایسي مثالوں کا پیش کرنا ایک طرف رها' انکو " هفوات " کے لفظ سے تعبیر کرتے هیں !!

الله الله ! اس مقدس مسلمه و مومنه کا مقام عالي اور مرتبه ارفع ! جسکے دل کو خدا نے خاندان نبوت کي محبت و عشق کا کاشانه بنایا' جسکو حق کي معیت کي توفیق عظیم ملي ' جس نے اهل بیت محمد صلی الله علیه وسلم کي حمایت و نصرت میں اپنے سیف لسان کے جوهر دکھاے ' اور جسکي حریت و ازادي ' اور حق پرستي و صداقت پژوهي، کو تخت دمشق کي

(١) بلاغات النسا امام ابوالفضل احمد بن ابي طاهر بغدادي متوفي سنه ٢٨٠ - کي ایک نہایت دلچسپ کتاب ہے' جس میں جاهلیة و صدر اسلام کي مشهور عورتوں کے اقوال و خطبات اور بلاغات و نوادر کو بطرز احسن و به تقسیم مواد و ترتیب ابواب جمع کیا ہے ' اور اس بارے میں اسکا مطالعه عقد الفرید و اغاني وغیرہ سے زیادہ مفید اور دلچسپ ہے - مصر میں چھپ گئي ہے - (منه)

مخدوما ! ان دو سطروں میں کئی غلطیاں هیں - اول تو " لا یاتي علیکم زمان الا الذي بعده اشر منه " کا یه مطلب هرگز نهیں هے که هر مقدم موخر سے افضل هو - مقصود من حیث القوم اور من حیث الاکثر هے ' اور اسمیں کوئي شک نهیں که بني امیه کے زمانے میں جمیعة اسلام اور ممالک اسلامیه اپنے بعد کے زمانے سے هزار درجه بهتر تهے - عرب کي اصلي سادگي اور ازادي هر شے کے اندر نمایاں تهي - صحابه و تابعین و تبع تابعین کا گروہ عرصے تک موجود رها - عام خاندان اهلبیت مطهره اور ائمۀ اهل بیت علیهم السلام یکے بعد دیگرے موجود رهے - مسلمانوں کے اندر ولوله اسلام اور جوش فتوحات بالکل تازه اور عروج پر تها ' وغیرہ وغیرہ - لیکن چونکه فتنه و فساد کے جرائیم پیدا هوچکے تهے ' اسلیے وہ بتدریج بڑھتے گئے ' اور هر آنے والا زمانه گذشته زمانے سے بدتر هوتا گیا - یہاں تک که جو هونے تها هوا ' اور آج جو حالت هے وہ ظاهر هے -

پهر " برا کهنے " کے حق کي نسبت بهي حدود مقرر کرنے چاهئیں ' ورنه سیاہ و سفید کي تمیز اتهه جایگي - " الحب فی الله و البغض فی الله " تمام اعمال و افعال میں مسلمانوں کا محور اعمال هے ' اور اچهے اعمال کو اچها سمجهنا ' اور برائي کو خواہ وہ کسي عهد میں هوئی هو ' برا یقین کرنا ' ایک ایسي شے هے ' جسکا خود همارے اعمال و خصائل پر اثر پڑتا هے - اشخاص کي بحث خود بخود پیدا هوجاتي هے ' جبکه اعمال پر نظر ڈالي جاتی هے - یزید کے مظالم پر بعد کو آنے والے کیوں فریادي هیں ' حالانکه آپکے اصول کے مطابق تو " لا یاتي علیکم زمان الا الذي بعده اشر منه " ؟ ؟

اطلاق لفظ فسق و ظلم نسبت بني امیه

(۹) بهت زیادہ تاسف جناب کو اس مضمون کي " خون سے شرابور سرخي " پر هے ' اور اسپر ' که بني امیه کي طرف ظلم و فسق کو کیوں نسبت دي گئي ؟ خیر ' اور تمام باتوں کو جانے دیجیے - آپ ترمذي کي اُس حدیث کي نسبت کیا کهتے هیں ' جو اوپر گذر چکي هے ' اور جسمیں سفینه کا بني امیه کي نسبت یه قول نقل کیا هے که " بل هم ملوک من شر الملوک " ؟ ؟

قاتلیـــن عمـــار بن یاســـر

پهر اُن احادیث مشهورہ (اور بقول سیوطي متواترہ) کي نسبت کیا ارشاد هوتا هے ' جنمیں حضرت عمار بن یاسر کي شهادت کي خبر دي گئي تهي ' جو جنگ صفین میں اهل شام کے هاتهوں شهید هوے ' اور جنمیں انکے قاتلوں کي نسبت " فئة الباغیه " کا وصف فرمایا گیا تها ؟

عن ام سلمه و ابي قتادہ ان رسول الله (صلعم) قال لعمار : تقتلک الفئة الباغیه (بخاري و مسلم)	ام سلمه اور ابو قتادہ سے روایت هے که انحضرت (صلعم) نے فرمایا : اے عمار ! میں دیکهتا هوں که تجکو ایک باغي گروہ قتل کریگا -

حافظ سیوطي اس حدیث کو نقل کرکے لکهتے هیں :

" هذ الحدیث متواتر ' رواہ من الصحابة بضعة عشر ' کما بینت ذلک فی الاحادیث المتواترہ " (خصائص کبری - جلد ۲ - صفحه ۱۴۰)

یه تو صحیحین کي حدیث هے ' لیکن امام احمد و حاکم اور طبراني نے عمر ابن العاص سے روایت کي هے که " سمعت رسول الله (صلعم) یقول : اللهم اولعت قریش بعمار قاتل عمـار و سالبه في النار "

یه احادیث صفین کے اهل شام کي نسبت قرار دي جاتي هیں ' پهر انصاف فرمائیے که میں نے اگر عام حکومت بني امیه کي نسبت ظلم کي نسبت دي ' تو میرے اس جرم کے دیگر شرکاء کو کیوں فراموش کر دیا جاتا هے ؟

جناب نے فقه حنفي کي مشهور کتاب هدایه تو قطعاً پڑهي هوگي - قضا کے ابواب میں کوئي اس قسم کي عبارت بهي جناب کو یاد هے ' جسکے الفاظ یه هیں ؟

یجوز تقلد القضاء من السلطان الجایر ' کما یجوز من العـادل ' لان الصحابة تقلدوا من معاویه ...... والتـابعین تقلدوا من الحجـاج (هدایه مطبوعه لکهنو جلد ۳ - صفحه ۱۱۷ -)	ظالم بادشاہ کے طرف سے قضا کا عهدہ قبول کرنا جائز هے ' چنانچه صحابه نے معاویه کي جانب سے قبول کیا تها - نیز حجاج سے تابعین نے -

صاحب هدایه کے اس " لا ابا لانه " طریق ذکر کي نسبت جناب کا کیا خیال هے ؟

(۱۰) جناب نے یه بهي ارقام فرمایا هے که :

" آپکي ان تلخ کلامیوں نے " رفاض " کي یاد تازہ کر دي جنهوں نے صحابه کو سب و شتم کرنا اپنا پیشه بنا لیا هے "

لیکن اگر اعمال مروانیه کو ظلم و جور کے لفظ سے تعبیر کرنا رفض هے ' تو میں بکمال مسرت و ابتهاج وهي کهونگا ' جو امام شافعي کي طرف منسوب هے که :

فلیشهـد الثـقلان اني " رافضي " ! !

اور خوش هونگا که یه ایک ایسا " رفض محبوب و مطلوب " هے " جسمیں الحمد لله ' میرے ساتهه وہ وہ لوگ شریک هیں ' جنکا نام آج دنیاء اسلام بغیر دعا و تحیة کے نهیں لیتي :

نازم بکفر خود که بایمان برابر ست !

رها تبرہ اور سب و شتم ' تو افسوس هے که اس بدعة شنیعه کي بنیاد اولین بهي بنو امیه هي نے رکهي ' جو علانیه برسر منبر ذکر خدا و رسول کے ساتهه حضرت امیر پر لعنت بهیجتے تهے ' اور اسي کا اتباع هے ' جو شیعي دنیا بدبختانه کر رهي هے -

وفـد بـکارة الهـلالیـه علي معاویـه

(۱۱) جناب نے آخر میں الهـلال کے مضمون زیر نقد کے ایک جملے کي طرف اشارہ فرمایا هے اور لکها هے :

" ستم تو یه هے که جناب انکے اسي ضرب المثل حلم ' اور ساتهه برس کي بڑهیا عورت کے هفوات سے درگذر فرما جانے کو خدا جانے کن نگاهوں سے ملاحظه فرماتے هیں ؟ "

جناب کا یه اشارہ الهـلال کے مضمون زیر نقد کي اس عبارت کي طرف هے :

" اگرچه طرح طرح کي بدعات و محدثات کا بازار (خلفاء راشدین کے بعد) گرم هوگیا تها ' تاهم چونکه عهد نبوت کا فیضان روحاني اور تعلیم قراني کا اثر ابهي بالکل تازہ تها ' اسلیے پهر بهي " امر بالمعروف " کي اواز کي گرج کوفه و دمشق کے ایوان و محل کو لرزا دیتي تهي - ساتهه برس کي ایک بڑهیا عورت برسر دربار بلائي جاتي تهي ' اور امیر معاویه کے سامنے بے دهڑک اپنے وہ اشعار جوش و خروش کے ساتهه پڑهتي تهي ' جن میں نه صرف حضرت امیر علیه السلام کے مناقب هوتے تهے ' بلکه کهلے کهلے لفظوں میں بني امیه کے فظائع و مثالب بیان کیے گئے تهے - الخ " (الهـلال جلد ۲ - نمبر - ۱ - صفحه ۶) -

اب اس وقت یاد نهیں آتا که اس مضمون میں کس عورت کي جرأت و دلیري و حق گوئي کي طرف اشارہ کیا گیا تها ' جو جناب کے لفظوں میں " هفوات " سے ملقب هونے کي مستحق قرار پائي هے ؟ امیر معاویه کے سامنے اس طرح کي محبب

ناموران غزوۂ بلقان

شہادۃ بطل الحریۃ !!

رحمۃ الله علیک یا نیازي بک !

حادثۂ ملي

(۲)

یورپین ترکي کے بہترین بلاد جمیلہ اور مقدونیا کي حسین ترین آبادیوں میں تیسرا نمبر (مناستر) کا ھے - وہ مغربي سرزمین میں مشرقي اوضاع و اطوار کے اختلاط کا (جو یورپین ترکي کي خصوصیت ھے) ایک نہایت دلکش نمونہ ھے - موسم کي خوبي ' قدرتي مناظر کي دلفریبي ' پہاڑوں کی قطاریں چشموں کي روانیاں وہ سرمایۂ روح پرور ھیں ' جنکي نعمت سے وھاں کا ھر باشندہ ' دنیا میں آتے ھي متمتع ھونے لگتا ھے -

نیازي بے اعلان دستور کے زمانے میں

اسکے اطراف و جوانب میں دور تک چھوٹے چھوٹے قصبے اور دیہات ھیں ' جنمیں سے اکثر دامن کوہ میں واقع ھیں ' اور وھاں کے باشندے اب تک بدویت اور حضریت کی درمیانی زندگی کے آثار اپنے اندر رکھتے ھیں - مقدونیا کے وہ پہاڑي عصابات (جرگے) جنکے قتل و غارت اور باھمی جنگ و جدال نے اس صوبے کو ھمیشہ حکومۃ عثمانیہ کیلیے مصائب انگیز رکھا تھا ' انھیں دیہاتوں اور انکے قرب و جوار کي وسیع پہاڑیوں میں بستے ھیں -

انھیں قصبوں میں ایک بڑا قصبہ ' اور اضلاع کی فوجي چوکیوں کا صدر و مرکز ' رسنہ نامي مقام ھے -

یہي (رسنہ) نیازي بک کا مولد و منشاء ھے - یہیں وہ پیدا ھوا ' یہیں اپنی فوجی زندگی کا ایک بڑا حصہ صرف کیا ' یہیں سے اُس نے اپنی ملکی جاں نثاري کی حرکت شروع کی ' لیکن افسوس کہ یہاں کی آخري خاک اُسے نصیب نہیں ھوئی - حالانکہ اُسے رسنہ بہت محبوب تھا - وہ رسنہ ' جسکے ایک جھونپڑے میں اُس نے اپنی ملۃ و وطن کی راہ میں قربانی کا آخري عہد و میثاق باندھا تھا ' اور جسکی ایک رات اس عالم میں بسر کی تھی ' کہ صبح کو اپنی جماعت کے ساتھہ علم حریت کا اعلان کرنے والے تھا ' جسکا نتیجہ مجہول تھا ' اور اسکی نوجوان بیوي ' جسکے ساتھہ شادي کے بعد صرف دو نا تمام موسم بسر ھو سکا تھا ' شیر خوار بچے کو گود میں لیے ھوے اسکے وداعی الفاظ سن رھی تھی !!

لیکن آہ اے نیازي بک ! اے پرستار ملت و وطن !! تیرا وطن محبوب بھي ھمارے ھاتھہ سے گیا ' اور اسکے بعد تو نے بھی ھم سے کنارہ کشي کي ! کیا اس لیے کہ اپني ملۃ کی ذلت و نکبت تجھسے دیکھی نہ گئي ؟ اور کیا اسلیے کہ تیري غیرت عشق نے گوارا نہ کیا کہ وطن کے جانے کے بعد ' وطن کے نام لیوا دنیا میں باقي رھیں ؟

آہ ! تو ' اور تجھہ ایسے شہداے ملۃ ' خوش نصیب ھیں کہ آنے والے وقت سے پہلے ھي دنیا سے چلے گئے ' اور اپني ملت عزیز اور وطن محبوب کي ھونے والي ذلتیں دیکھنے کیلیے باقي نہ رھے ' لیکن بتلا کہ ھم بد بخت کہاں جائیں ؟ ھم کہ زندہ ھیں ' اور اسلیے زندہ ھیں کہ اپني بربادیوں اور غیروں کي کامرانیوں کو ابھي کچھہ دنوں اور دیکھہ لیں !! ....

....

* * *

انقلاب دستور کے بعد دنیا اُن لوگوں کو جاننے کیلیے نہایت مضطرب تھي ' جنھوں نے بظاھر چند ماہ کے اندر ملک میں رھکر ملک کو بدلڈالا تھا - اُسي زمانے میں نیازي بک نے اپنا روز نامچۂ انقلاب دستور " خواطر نیازي " کے نام سے ترکي میں شائع کیا ' جسکا انگریزي خلاصہ مستر ای - اف - نائٹ نے لکھا ' اور پھر ولی الدین بک نے عربي میں شائع کیا - اسمیں مرحوم نے اپنے ابتدائی حالات مختصر طور پر لکھے تھے -

نیازي بک کی ابتدائی حیثیت محض ایک عام سپاھی کي تھي ' سب سے پہلا امتیازي وصف جو اس سے ظاھر ھوا ' وہ جنگ یونان کا موقعہ تھا ' اور اس نے ایک طرف تو فوجي حلقوں کو اسکي طرف متوجہ کیا ' اور دوسري طرف ارباب حکومت کي اصلاح

شوکت قیصري اور ابہت عجمي مرعوب نہ کرسکي ! آپ اسکے کارنامۂ حق پرستي کو ھفوات و ترھات کے لفظ سے تعبیر کرتے ھیں - کیجیے ' لیکن مجکو تو اگر اپني تمام زندگي میں اِن " ھفوات " کي ایک مرتبہ پیروي کرنے کي بھي سچي توفیق ملجاے ' تو اپني قسمت پر ناز کروں ' اور یقین کروں کہ میري بخشش کا سامان ھوگیا !!

تو و طوبي و ما و قامت دوست
فکر ھرکس بقدر ھمت اوست

مخدوم من ! معاف فرمائیگا ' عقائد نسفي ھي کے اندر سب کچھہ نہیں ھے ' اس سے باھر بھي ذرا اپني نظر وسیع فرمائیے - حق کي بحث فریقانہ تعصبات سے ارفع و اعلی ھے ' اور اھل حق کا مسلک عدل و اعتدال ' اور افراط و تفریط سے اجتناب ھونا چاھیے - آپ کو میري اُس تحریر میں " رفاض " کے سب و شتم کا طریقہ نظر آیا کہ بنو اُمیہ کي بدعات کا ضمني تذکرہ بھي آپکے خیال میں مشرب " رفاض " ھے - نہیں سمجھتا کہ اس بارے میں کیا عرض کروں ؟ تاھم اتنا عرض کیے بغیر نہیں رھسکتا کہ الحمد للہ ' اھل بیت نبوت کي محبت سے فائض المرام و ایمان افروز ھوں ' اور اس عالم میں ھوں کہ جب خدا کے حضور میں عبادت کیلیے جاتا ھوں ' تو میري نماز بھي اُس وقت تک پوري نہیں ھوتي ' جب تک کہ آل محمد پر درود و سلام و تحیۃ کا ھدیہ ' پیش کش بارگاہ حضرت تبارک و تعالی نہ کرلوں کہ " اللھم صل وسلم علی سیدنا محمد و علی آل محمد ' کما صلیت و سلمت علی ابراھیم و علی آل ابراھیم انک حمید مجید :

یا اھل بیت رسول اللہ حبکم
فرض من اللہ فی القران انزلہ
کفاکم من عظیم القدر انکم
من لم یصل علیکم لا صلوۃ لہ !

میں تشھد میں درود کو اصطلاحي واجب نہیں بلکہ حقیقي واجب یعنے فرض سمجھتا ھوں ' فنسال اللہ تعالی ان یجعلنا علی اتباع الکتاب و قرنائہ اھل بیت النبي الکریم ' علیہ و علی آلہ و اصحابہ الصلوۃ و التسلیم -

(۱۲) آخر میں یہ عرض کردینا ضروري سمجھتا ھوں کہ اس قسم کے مباحث و مذاکرہ کي نسبت ارباب عصر کي مختلف رائیں ھیں - بعض حضرات انکو اس درجہ اھم اور اقدم سمجھتے ھیں ' کہ دین و دنیا کا کوئی خیال اور اسلام و مسلمین کي کوئي مصلحت انکی نظروں میں انسے اھم تر نظر نہیں آتی ' اور انکے عقیدے میں اب مسلمانوں کیلیے اسکے سوا دنیا میں کوئی کام باقی نہیں رھا ھے کہ گذشتہ منازعات و مناقشات کی نسبت تصنیف و تالیف و جرح و تعدیل کا بازار گرم کیا جاے ' اور قوم وملت اپنی زندگی کو اسکے مطالعہ کیلیے وقف کردے !!

ان بزرگوں کے ساتھہ ایک دوسرا روشن خیال ' اتحاد دوست اور " مصلحت " فرما طبقہ ھے ' جسکا خیال ھے کہ اس طرح کے تمام مباحث چونکہ اسکي مصطلحہ " مصلحت وقت " کے خلاف ھیں ' اسلیے بہتر ھے کہ ھمیشہ کیلیے انکو مدفون مقبرۂ ذھول و نسیان کردیا جاے ' اور کبھي انکي طرف اشارہ بھي نہو -

گویا اس خیال کے بزرگوں کے نزدیک سیاہ و سفید ' حق و باطل ' صدق و کذب ' نور و ظلمت ' اور معروف و منکر کي بنیاد ' حقیقت نہیں ' بلکہ " مصلحۃ " ھے ' اور تمام تاریخي اسفار ' اور مجلدات آثار دنیا سے نابود کردینا چاھئیں ' کیونکہ وہ " مصلحت وقت " کے خلاف ھیں !!

لیکن اس عاجز کا مسلک اِن دونوں مذاھب سے مختلف ھے - میں دونوں جماعتوں کو افراط و تفریط میں دیکھتا ھوں - اپني تمام قوت علم و دین کو محض تاراج مجادلہ و مکابرہ کرنا ' اور امور متنازعہ کو خواہ نخواہ زندہ کرکے امن و اتحاد و جمعیۃ کلمہ میں خلل انداز ھونا ' عقل و شرع ' دونوں کے لحاظ سے مضر ھے ' لیکن ساتھہ ھي میں اس " مصلحت اندیشي " کا بھي قائل نہیں ' جسکے معنے یہ ھیں کہ تاریخي مباحث و تحقیقات کا سد باب کردیا جاے ' تصحیح خیال ' و تعدیل اعتقاد ' و تمجید اعمال حسنہ ' و ذم افعال سئیہ کو روک دیا جاے ' اور دفاتر اخبار ' و اسفار آثار کے دروازوں پر یک قلم قفل چڑھا دیا جاے -

تاھم بحالت موجودہ میں اسکي بالکل ضرورت نہیں دیکھتا کہ اِن مباحث میں اپنا اور ناظرین کا وقت صرف کروں - وہ وقت ' کہ ھماري فرصتیں قلیل ' اور ضرورتیں لا تعد ولا تحصے ھیں ' اور پھر یہ بحثیں تو ھماري زندگي سے وابستہ ھیں ' لیکن پیش آنے والے حالات تو وہ ھیں ' کہ ھماري زندگي ھي کو مشکوک ' اور ھماري ھستی ھی کو مفقود کردینے والے ھیں -

الہلال کی گذشتہ جلد کے اختتام ' اور نئي جلد کے فاتحہ میں "امر بالمعروف و نہی عن المنکر " کی (کہ اصل مقصود دعوت الہلال ھے) تاریخ کی طرف مختصر سا اشارہ کیا گیا تھا ' اور اس فضل مخصوص امۃ مرحومہ کی طرف توجہ دلائی تھی کہ ھر زمانے میں حکمۃ الہیہ نے احیاء شریعۃ و امر بالمعروف کیلیے برگذیدگان امت کو منتخب کیا ' اور انکے ذریعہ حق کا اعلان ' اور باطل کا استیصال ظھور میں آیا - اسی ضمن میں یہ ذکر بھی آگیا تھا کہ اسلام کا اصلی دور زندگی ابتدائی عہد راشد تھا ' اور پھر اسکے بعد ھی بدعات و محدثات کا سلسلہ شروع ھوگیا تھا - وھاں نہ بنی ھاشم اور بنی اُمیہ کے منازعات کا ذکر تھا ' اور نہ جمل و صفین کا - نہ تعین تھی ' اور نہ تشخص - لیکن جناب نے اس طرف توجہ مبذول فرمائی ' اور اسکو رسم سب و شتم ' و اتباع " رفاض " و سب صحابۂ کرام [رضوان اللہ علیھم] سے تعبیر کیا - ایسی حالت میں ضرور تھا کہ بر سبیل اجمال اپنے خیالات ظاھر کردوں - یہ کیونکر ممکن ھے کہ واقعات سے بالکل چشم پوشي کرلي جاے ' اور یہ کیا استبداد و قھر ' اور حکم بندش قلم و لسان ھے کہ ضمناً بھی کہیں صاحبان اعمال خیر کی مدحت ' اور موسسین بدعات و محدثات کی طرف اشارۂ منقصت نہو ؟

(۱۳) پس یہ اسباب تھے ' جنکی وجہہ سے الہلال کے چند صفحات اس ذکر کی نذر ھوگئے - نیز اس لیے بھی کہ اس بارے میں جناب کا اصرار شدید تھا ' ورنہ قارئین کرام پر واضح رھے کہ اس عاجز کے قلم و دماغ کے لیے امویۂ و عباسیہ کا مبحث نہیں ' بلکہ اب تو اسلام کا سوال درپیش ھے ' اور تاریخ اسلام کا حفظ نہیں ' بلکہ نفس اسلام کے حفظ کی مہم سامنے ھے - اب اسوقت " صفین " اور " جمل " کے واقعات پر غور کرنے کی مہلت کہاںسے لائیں ' کہ یوم " بدر " اور " احزاب " کے واقعات تازہ ھو رھے ھیں !!

مرحوم غالب نے اس بحث کا فیصلہ کردیا ھے :

بحث و جدل بجاے ماں ' میکدہ جوے ' کاندراں
کس نفس از جمل نزد کس سخن از فدک نخواست

اور اسکے ارکان و اعضا ویسے نہیں ہیں ' جیسے کہ پہلے تھے - اُس وقت ' جس کی روایتیں بچپنے سے میں سنتا آیا ہوں ...... پھر اگر ایسا ہی ہے تو خدایا یہ کیا بد بختی ہے' اور تیرے ہاتھہ کو کیا ہوا کہ ہمیں نہیں پکڑتا ؟ .... "

مقدونیا میں ایک آور نیا سامان تنبہ اور اعتبار کا پیدا ہو گیا تھا ' اور نیازي اور اسکے بعض ساتھیوں کي دیدۂ عبرت کیلیے اسکے نظارے نے بھی سرمۂ بصیرت کا کام دیا -

مسئلۂ مقدونیا کی قبل از دستور آخري پیچیدگی اس طرح سلجھائي گئی تھی کہ دول ستہ نے اپنے ہائی کمشنروں کا ایک کمیشن متعین کر دیا تھا ' اور انکے ماتحت ترکی فوج کا ایک حصہ دیدیا گیا تھا ' جنکا مقصد بظاہر بتلایا جاتا تھا کہ سعی اجراے اصلاحات اور قیام امن ہے -

یہ ترکی فوج جو باہر کے افسروں کے ماتحت رہتی تھی' انتظام و راحت کے لحاظ سے تمام عثمانی فوج کیلیے رشک انگیز تھی - چونکہ اسکا انتظام یورپین طاقتوں کے کمشنروں کے ماتحت تھا ' اسلیے وہ اسکو باقاعدہ تنخواہیں دلاتے تھے ' عمدہ وردیاں پہناتے تھے ' انکے جوتے ٹوٹے ہوے ' اور انکے کوٹ پھٹے ہوے نہیں ہوتے تھے' اور ترکی زندگی کی محبوبات ' یعنے قہوہ اور تمباکو کیلیے ترستے نہ تھے -

ان سپاہیوں کا وجود مقدونیا کی عام عثمانی فوج کیلیے ایک تازیانۂ عبرت ہو گیا - وہ انکو دیکھتے اور اپنی حالت سے مقابلہ کرتے - اور پھر سونچتے کہ یہ کیا بدبختی ہے' کہ انھی کے بھائی انھی کے سے سپاہی ' انھی کی سر زمین کے فرزند ' چند غیروں کے ماتحت رہکر عزت و خوشحالی کی ایسی رشک انگیز زندگی بسر کرتے ہیں ' اور خود وہ اپنے ملکی افسروں کے ماتحت رہکر اور اپنے ملک کی پرستش کا عہد باندھکر ' ذلت و نکبت ' افلاس و ناداري ' عسرت و تنگی ' اور پریشانی و پریشان حالی میں مبتلا رہتے ہیں ؟

غیروں کو کیوں یہ عزت و عظمت حاصل ہے ' اور انکے ملک کیلیے کیوں ذلت و نکبت کے سوا کچھہ نہیں ؟

نیازي بک لکھتا ہے کہ " میں جب کبھی مقدونیا کے کمشنروں کے ماتحت سپاہیوں کو دیکھتا تو اپنے ہمراز دوست یوسف صبري سے گھنٹوں اس اختلاف حالت کے اسباب و نتائج پر بحث کرتا - "

* * *

اسی زمانے سے نیازي بک کے خیالات میں تغیر شروع ہو گیا - اسکے احساسات بدل گئے ' اسکے مشاہدات نے ایک نئی چادر اوڑھلی ' اور اسکے کانون قلب میں " خدمت ملک و وطن " کی وہ مخفی آگ روشن ہو گئی ' جو اگر ایک بار روشن ہو جاے ' تو پھر اسکا بجھنا دشوار ہوتا ہے -

اس نے بغیر کسی مرشد و رہنما کے حیات ملکی و ملی کے سر مخفی کو معلوم کرلیا ' اور اسکو یقین ہو گیا کہ ہمارے جسموں کے اندر روح نہیں ہے - کشتی پانی سے بھرتی جاتی ہے ' اور بستر مرض روز بروز مایوسی سے قریب تر ہوتا جاتا ہے -

اسکے کانوں میں ایک فرشتۂ غیبی کی ہر وقت صدا آنے لگی کہ " کوئی انسان اس خاکدان ارضی ' اس سماء دنیا کے نیچے زندہ نہیں رہسکتا ' جب تک کہ روح حریۃ اسکی رگوں کے اندر نہ دوڑ رہی ہو ' اور مملکۃ عثمانیہ کا مرض اسکے سوا کچھہ نہیں ہے کہ ایک صدي کے اندر اسکے چاروں طرف کی دنیا پلٹ گئی ہے' لیکن وہ ابتک اپنی جگہ پر پڑي ہے "

اب نیازي بک وہ نیازي بک نہ تھا ' جو چند مہینے پہلے پلٹن بارک کے فوجی قہوہ خانے میں بیٹھکر اپنے اطراف و جوانب

اعانۂ مہاجرین عثمانیہ

قبلہ مد ظلہ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - الہلال ابھی ابھی مجھے ملا ہے - آپکا چھوٹا سا اپیل دربارۂ امداد مہاجرین پڑھنے میں آیا - آپکی ہمت پرجوش اور رشک کے آنسو نکل پڑے - اللہ تعالی آپکو اس سے بھي بڑھکر توفیق عنایت فرماے اور مجھے بھي - لیکن میں اپنے پاس ایسی جیب کہاں سے لاؤں جسکي وسعت اسیقدر ہو ' جتني ان بے خانماں بھائیوں' بہنوں ' اور ماؤں کي امداد کي ضرورت ہے ' یا جسمیں الہلال کي سي قابلیت ہو کہ وہ ایک عظیم الشان ایثار کے ساتھہ اتني بڑي رقم اپنے اندر سے اگل دے - ادھر تنگي حوصلہ ملاحظہ ہو کہ جي نہیں چاہتا کہ آپ پر بار بنوں ' یا جو قلیل رقم آٹھہ روپیہ کي ہوں وہ بھي میرا ایثار نہو ' بلکہ جناب کا - اور اگر محض ایک خریدار ھي پیدا کروں تو پھر میں نے تو کچھہ بھي نہ دیا - اللہ میري مٹھي کو تنگ نکرے ' اور نہ میرے حوصلہ کو پست - لہذا میں اپنی طرف سے نہیں بلکہ اپنی بیوي کي طرف سے (اور کسقدر مقام شرم و غیرت ہے کہ آج میري بیوي جسے میرا نصف ہونا چاہیے تھا ' مجھسے بڑھگئي ہے) ایک جوڑي طلائي بندوں کي پیش کرتا ہوں - میں نے یہ جوڑي اپنے دوست .... کو دیدي ہے - وہ فروخت کرکے قیمت آپکو ارسال کردینگے - ...... میں چونکہ زیور کي قیمت اچھي پڑتي ہے اسلیے اسے وہیں فروخت کرنا مناسب سمجھا - اس ادني سي رقم کو آپ اس چندہ میں راقم العروف یا اسکي بیوي کي طرف سے شمار کرلیں ' لیکن ساتھہ ھي عرض ہے کہ ہرگز میرا نام آپکي فائل میں ظاہر نکیا جاوے -

پس جسوقت رقم پہنچ جاوے فقط اتنا لکھدیجئیگا کہ ایک بدنصیب مسلم جسے بہت کچھہ دینے کي تمنا تھی ' لیکن جو بداعمت کچھہ نہ رکھنے کے اپنے دل کے ارمان نکال نہیں سکتا "

[الہلال - ذلک ' فلیتنافس المتنافسون]

[از جناب شیخ محمود صاحب جفت فروش - اکوٹ ضلع اکولہ ملک برار]

السلام علیکم رحمۃ اللہ و برکاتہ - اعانہ مہاجرین کے متعلق آپ نے جس ایثار اور مالي قرباني سے کام لیا ہے میں جہاں تک خیال کرتا ہوں عملي دنیا میں یہ پہلی نظیر ہے - کاش طبقہ امرا بیدار ہوتا اور مالي اعانت میں کوشاں ہوتا تو یہ آفات کي گھٹا جو مسلمانان عالم پر چھائي ہوئي ہے پرزے پرزے ہوکر رہجاتي - وہ مقلب القلوب انکے دلوں کو اسلام کے درد اور مسلمانوں کي ہمدردي سے بھر دے -

میرے دل نے اسبات کو گورا نہ کیا کہ اتني بڑي رقم کا بار آپ کی ایک واحد ذات پر ڈالا جاے - اس بنا پر نیازمند نے آٹھہ روپیہ کي حقیر رقم اعانہ مہاجرین کي مدد میں بذریعہ مني آڈر خدمت اقدس میں ارسال کي ہے - اس رقم کو آپ اخبار کي قیمت تصور نہ فرمالیں - کیونکہ اخبار کا چندہ ختم ہونے پر اخبار کي مقررہ قیمت برابر ادا ہوتی رہیگی -

[بقیہ مضمون پہلے کالم کا]

کے دشمنوں کی گرفتاري کی تدبیریں سونچتا تھا - اب اسکے سامنے اُن عظیم الشان دشمنوں کی صفیں تھیں ' جنکے حملے روز بروز اسکی قوم اور اسکے ملک کو برف کی طرح پگھلا رہے ' اور خشک سالی کے چشموں کی طرح سکھا رہے ہیں -

وہ اب شب و روز ایک عشق غیر معلوم ' اور ایک تلاش و جستجوے مجہول کی فکر میں مستغرق رہنے لگا ..

طلب بے عنوانیوں کا پہلا نقش اسکے دل پرکھینچ دیا - جنگ کے ایک پرخطر موقعہ میں اس نے تنہا ۱۸ - یونانیوں کو قید کرلیا تھا ' اور ان میں بعض نہایت ممتاز یونانی فوج کے افسر تھے - وہ اپنے اسیروں کو لیکر خوشی خوشی قسطنطنیہ روانہ ہوا کہ سلطان کے حضور میں پیش ہوکر اپنی خدمت کو پیش کرے - راہ میں امراے یلدیز میں سے ایک امیر کا لڑکا ملا ' اور اسکو معلوم ہوگیا کہ نیازی بک کے ساتھہ یونانی اسیر ہیں - قبل اسکے کہ نیازی قسطنطنیہ پہنچے ' ما بین ہمایونی سے ایک فرمان شائع ہوگیا ' جسمیں ۱۸ - یونانیوں کو تنہا قید کرلینے کے کارنامے کو اس امیر زادے کے طرف منسوب کیا گیا تھا ' اور پھر اسکے صلے میں ترقی مراتب و مدارج کا اعلان تھا !

نیازی بک کہتا ہے کہ " یہ پہلا واقعہ ہے ' جس نے میری آنکھیں کھولیں ' اور مجکو اپنے ملک کے حکام ' اور مرکزی بد نظمی کی نسبت علم ہوا "

سنہ ۱۹۰۳ - کے اواخر میں یورپین ترکی کے اندر بلغاری جرگوں کی بغاوت اور شورش کا ہمسایوں نے انتظام کیا ' اور تمام مقدونیا میں آتش فساد بھڑک اٹھی - یہ کوہستانی اطراف اور دیہات و قصبات کے قبائل تھے ' جنھوں نے مختلف جرائم پیشہ سرغناوں کی سر کردگی میں اپنی اپنی جماعتیں بنالی تھیں ' اور پھر باہم ایک دوسرے پر حملہ آور ہوتے تھے ' اور دیہاتوں اور قصبوں کو لوٹتے تھے - یہ بغاوت سنہ ۱۹۰۸ - تک قائم رہی ' جبکہ دستور عثمانی کا پہلا اعلان ہوا -

❊ ❊ ❊

حکومت نے جن لوگوں کو بلغاریوں کے مقابلے' اور سرکوبی کے لیے متعین کیا تھا ' ان میں نیازی بک بھی تھا - وہ پانچ سال تک اپنی رجمنٹ کے ساتھہ مقدونیا کے جرگوں کا مقابلہ کرتا رہا ' اور اس عرصے میں اس نے اپنی شجاعت و بسالت ' ایثار نفس و جوش خدمت ملک و ملت ' اور نوع پرستی و انسانی ہمدردی کی نہایت نمایاں مثالیں پیش کیں - اسکا وجود تمام اطراف رسنہ و مناسترکیلیے ایک رحمت الہی تھا - اس نے بلغاری اشرار کے حملوں اور لوٹ مار سے تمام اپنے قرب وجوار کی ابادی کو بالکل محفوظ کردیا تھا ' اور بڑے بڑے مشہور بلغاری ڈاکو اور سرغنے اسکے نام سے ڈرتے اور اسکی شجاعت و کاردانی کا اعتراف کرتے تھے - اسکی ہمدردیوں نے بلا اختلاف مذہب و ملت تمام اطراف و جوانب کے لوگوں میں اسکے وجود کو محبوب القلوب بنادیا تھا - اسکی موجودگی کا یقین راتوں کو تاریکی میں امن و امان کی روشنی تھا' جوگھروں کے اندر عورتوں اور بچوں کو اطمینان کی نیند بخشتا تھا ' اور بوڑھوں اور معذوروں کو بلغاری وحوش و برابرہ کے حملونسے بے پروا کردیتا تھا -

ایک ذکی الحس اور حقیقت جو طبعیت کیلیے دنیا کے تمام حوادث و واقعات عبرت و بصیرت کا درس ہوتے ہیں - صدہا عام سپاہی اور فوجی افسر نیازی کی طرح اس کام میں مصروف تھے ' لیکن نیازی بک جو کچھہ کرتا ' اورجو کچھہ دیکھتا تھا ' وہ کسی کو میسر نہ تھا - وہ گو اب تک انقلاب و اصلاح کی کسی تحریک میں شامل نہیں ہوا تھا ' اور اسکے خیالات میں کوئی انقلاب انگیز جنبش فکر پیدا نہیں ہوئی تھی ' باہر کے اخبارات کی ملک میں اشاعت مسدود تھی اورعلی الخصوص ترکی فوجی زندگی تمام دنیا سے بے خبری اور بے فکری میں کٹتی تھی - تاہم چونکہ اسکا دل محب ملک ' اور اسکا دماغ پیرو ضمیر تھا ' اسلیے وہ جو کچھہ کرتا تھا ' محض فوجی فرض ' اور حق تنخواہ کے جذبے سے نہیں ' بلکہ اپنے ملک کی محبت' اسکو فتنہ و فساد سے محفوظ کرنے کی آرزو ' اور خلق اللہ کے امن و رفاہ کیلیے -

لیکن اس فوجی خدمت کے اثنا میں اسپر نئی نئی باتوںکا انکشاف ہوا ' اور اس نے حیرت اور غم کے ساتھہ دیکھا کہ اسکے ملک اور ملکی حکومت کی حالت ویسی نہیں ہے ' جیسی کہ وہ بچپن سے سمجھتا آیا ہے -

* * *

وہ لکھتا ہے :

" سب سے بڑھکر جس واقعہ نے اس زمانے میں مجھپر اثر ڈالا' وہ یہ تھا کہ میں اپنے وفادار ساتھیوں کی زندگی کو خطرے میں ڈالکر' راتوں کی نیند اور دن کی راحت سے اپنے تئیں یک قلم محروم کرکے' طرح طرح کی مصیبتوں اورطرح طرح کی مشکلات کے بعد' کسی مشہور بلغاری سرغنے ' یا کسی مشہور کوہی ڈاکو کو گرفتار کرتا ' اور اسکے خونی جرائم اور حملوں سے مظلوم انسانی آبادیوں کو نجات دلاتا ' لیکن جب اسکو مناستر بھیجدیتا ' اور وہاں سے اسکا معاملہ (یلدیز) کے ہاتھوں میں پہنچتا ' تو چند دنوں کے بعد حیرت و تعجب سے سنتا کہ " فلاں یورپین حکومت کے سفیر نے انکے معاملے میں مداخلت کی ' اور وہ فوراً باعزاز و اکرام رہا کردیے گئے " !!

یا درمیانی حکام کو رشوتیں ملگئیں' اور تیسرے چوتھے دن ہی وہ پھر اپنے قبائل سے آملے !!

اسکے ساتھہ ہی میں دیگر فوجی افسروں کو دیکھتا' جو میری ہی طرح بلغاری باغیوں کے مقابلے کیلیے متعین تھے ' اور دیگر اطراف مقدونیا سے تعلق رکھتے تھے - نہ انکو غریب دیہاتیوں کے لٹنے کا کچھہ غم تھا ' اور نہ باغیوں کی تادیب و تنبیہ کی کچھہ فکر تھی - نہ انھوں نے ان خطرناک جرگوں سے مقابلہ کرکے انہیں اپنا دشمن بنایا ' اور نہ کبھی انکو گرفتار کرنے کی کوشش کی - اپنے اپنے مقاموں پرپڑے رہتے ' اور جب کبھی کسی جگہ کے لٹنے اور تاراج قتل و غارت ہونے کی خبر آتی' تو دوسرے تیسرے دن معائینے کیلیے چلے جاتے ' اور اپنے روز نامچے میں لکھدیتے کہ " غارتگروں کا کچھہ سراغ نہ لگ سکا " !

تاہم وہ مجھسے زیادہ محبوب و عزیز تھے - !!

میں نے سونچا کہ الہی یہ کیا معاملہ ہے ؟ کیا بچپن سے اعتقاد و فکر کی جس جنت میں مقیم ہوں ' وہ محض ایک دھوکا اور فریب ہے ؟ کیا ابتک میں نے جو کچھہ سنا ' اور جو کچھہ سمجھا ' وہ واقعیت اور صداقت سے خالی تھا ؟...... ؟

کیا یہ سچ نہیں ہےکہ دنیا کی حکمران قوموں کی طرح ہم ایک عظیم الشان حکمران قوم ہیں ' اور ہمارا سلطان دنیا کے پادشاہوں میں ایک بڑا پادشاہ ہے ؟ اگریہ سچ ہے تو یہ کیوں ہے کہ جن مجرموں نے ہمارے ملک کی عافیت کو تاراج کردیا ہے ' ہم انکو پکڑتے ہیں ' لیکن ہماری حکومت کو اتنا حق بھی حاصل نہیں کہ اپنی مرضی سے انہیں سزا دے' اور وہ محض ایک یورپین سفیر کے اشارے پر بلا تامل چھوڑ دیے جاتے ہیں ! چھوڑ دیے جاتے ہیں تاکہ وہ پھر آکر ہماری سرزمین کو قتل و غارت اور نہب و سلب سے بھر دیں ! تاکہ مظلوم انسانوں کی عورتیں بیوہ ' اور تاکہ انکے شیر خوار بچے یتیم ہوں !! ...... یا للعجب ! ویا للاسف ......

اگر ہماری حکومت کا یہی حال ہے ' تو پھر ہماری جانوں کو انکے مقابلے کیلیے کیوں معرض ہلاکت میں ڈالتی ہے ؟ ....

کیا یہ سب کچھہ اس لیے ہے کہ ہم ذلیل و حقیر ہوگئے ہیں ' اور اپنے آپکو سنبھالنے پر قادر نہیں ؟ کیا ہماری حکومت کا انتظام

تعلیم کے لیے - ایک مولوی کی اجازت ملجاے تو بہت مناسب ہے - یہ نیک نظیر ناموری کا باعث ہوگی کہ سرکاری اسکول میں ایک فرماں رواے اسلام کی طرف سے مذہبی تعلیم کا انتظام ہوا - اسکول کو بھی مقابلۃ زیادہ رونق ہوگی - مسلمان طلبہ مذہبی تعلیم سے مستفید ہونگے - ہیڈ ماسٹر مڈل اسکول - ہروقت نگراں رہیگا -

قانون ازدواج بیوگان کی تحریک

از جناب نثار احمد خاں صاحب کاکوری

بیواؤں کے عقد ثانی کا مسئلہ اس قدر ضروری و اہم ہے کہ کوئی دور اندیش و معاملہ فہم دل و دماغ اس کی اہمیت سے انکار نہیں کرسکتا - میری راے میں اسکے لیے امپیریل ایجسلیٹو کونسل میں ایک خاص قانون وضع کرنے کی پرزور تحریک ہونی چاہیے - جس کا ابتدائی مسودہ یوں ہوسکتا ہے -

دفعہ (١) صاحب کلکٹر یا سیشن جج یا اونکے ہمرتبہ عہدہ داران ریاست کو بذریعہ درخواست با ضابط بیوہ کے حالات و متعلقات کی اطلاع ہونا چاہیے -

دفعہ (٢) ہر ایسی درخواست میں بیوہ کی تخمینی عمر - اسباب عدم نکاح ثانی مع اون وجوہ کے جو ولیوں مربیوں یا سرپرستونکی طرف سے کہ مانع نکاح ثانی ہوں درج کرنے چاہئیں -

دفعہ (٣) ہر ایسی درخواست کے گذرنے پر عہدہ دار خود یا اپنے کسی ماتحت افسر کو خواہ وہ آنریری ہوں یا ملازم سرکاری بغرض تصدیق بیانات عرضی گذار کے مامور کرکے عذرات مندرجۂ درخواست کی تصدیق کرائیگا -

دفعہ (٤) درخواست تصدیق شدہ چند معزز مقامی باشندونکے پاس مزید تصدیق و تحقیق کی غرض سے بھیجدی جاے ' اور اُن کی سفارشی رپورٹ پر مناسب لحاظ کیا جاے -

دفعہ (٥) اگر شادی ہونیکے لیے سفارش ہو تو بیوہ جس شخص کی سر پرستی یا نگرانی میں ہو اُس کو مناسب وقفہ و مہلت دیکر بیوہ کے عقد ثانی کی ہدایت کرنی چاہیے -

دفعہ (٦) مناسب مہلتوں کے بعد بھی اگر تکمیل نہو تو ایسی حالت میں مقامی معززین کو ولی و سرپرست مقرر کرکے تکمیل عقد کرنیکے لیے ہدایت کی جاے -

دفعہ (٧) بحالت بالغ ہونے بیوہ کے حسب سفارش مقامی معزز باشندوں کے تکمیل عقد کے لیے مناسب ہدایات کی جائیں ' جن کے عمل در آمد نہونے پر برادری کے ہر قسم کے رسوم میں شرکت کرنیسے اُسے روک دیا جاے - خود اسکے یہاں کی تقریب غمی و شادی میں اہل برادری وغیرہ کی شرکت ممنوع قرار دی جاے - عدول حکمی کی سزا اخلاقی و میعادی ہونا چاہیے -

دفعہ (٨) خاص عمر کی اور مریض اور ایسی بیوائیں جو صاحب اولاد ہوں اور جنکے عقد کرنیسے اونکی اولاد کی بربادی کا اندیشہ ہو مستثنیٰ قرار دی جائیں -

دفعہ (٩) بیوہ ترکۂ شوہر اول سے محروم نکی جاے - نفاذ قانوں کا اثر عقد اول سے عقد ثانی تک رہے - مکرر بیوہ ہونے پر اُسے نکاح کے لیے مجبور نہ کیا جاے -

ہندو بیواؤں کے لیے بھی بہ نظر ہم وطنی و ہمدردی انسانی کوئی ایسا ہی قانون جاری ہونا چاہیئے -

کیا عرب سے اسلام کی حکومت مٹ جائیگی ؟

میرا خیال ہے کہ ہندوستان کے اردو اخباروں میں آپ ہی کا ایک اخبار ایسا ہے ' جو اسلامی معاملات پر آزادی سے بحث کرتے ہوے اپنی آواز کو قسطنطنیہ کے باب عالی اور دہلی کے ایوان حکومت تک پہنچا سکتا ہے - اور گو میری ناچیز تحریر اسکے زریں کالموں کے لیے عیب ہے - مگر میں ان خیالات کو اظہار کیے ہوے بغیر نہیں رہسکتا ' جو مجھکو عرصے سے پریشان کر رہے ہیں - اگرچہ مجھے یقین ہے کہ وہ اخبار کے کالموں میں شائع ہونے کا شرف نہیں پاسکتے - لیکن اس امید پر کہ ممکن ہے اپ میری راے سے اتفاق کرتے ہوے اپنے قلم فصاحت کو جنبش دیں وہو المقصود -

موجودہ رفتار سیاست کو دیکھتے ہوے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیندہ عرب وحجاز کا حاکم اعلے کون ہوگا - یہ سوال گو بظاہر ایک سرسری بات ہے - مگر موجودہ و گذشتہ واقعات ایک آنیوالے خطرے سے مجھکو ڈرا رہے ہیں' اور میں چاہتا ہوں کہ جسطرح ممکن ہو ان خطروں کا ذکر مفصل کروں - میں جس خطرناک شہنشاہ عرب کا وحشتناک خواب دیکھہ رہا ہوں - اسکی تعبیر ریوٹر ایجنسی نے ترکی و انگریزی معاہدہ خلیج فارس کو ظاہر کرتے ہوے - کردی ہے -

عرب کے موجودہ پالیٹکس کو سمجھنے کے لیے بہتر ہوگا کہ تاریخ عرب میں ترکی اور انگریزی اقتدار کے ماجراے سیاست پر بحث کرتے ہوے معاہدۂ خلیج فارس و مسئلہ و مصر پر راے زنی کی جاے :—

" عرب میں ترکی حکومت شریف جعفر " اول سے شروع ہوئی سلیمان صاحبقران (١٥٢٠ - ١٥٦٦) کے عہد میں عثمانی سلطنت منتہاے عروج پر تھی - اسوقت تمام عرب ترکی ایشیا میں شامل تھا - مگر اونئیسویں صدی کے شروع میں مدت تک ترکی حکومت عرب میں متزلزل رہی - سنہ ١٨٢٠ع میں ترکی حکومت کا دوبارہ اعلان ہوا - اور عبد المطلب مکہ کے شریف اعظم مقرر ہوے - لیکن شریف اور پاشا میں منافسۃ کے باعث عبد المطلب کو معزول کرکے محمد بن عون کو حاکم مشہور کیا گیا - ١٥ - جون سنہ ١٨٥٨ع کو جدہ میں انگریزی قونصل کے قتل ہو جانے کی وجہ سے انگریزوں اور حجاز کے فرمانرواؤں میں لڑائی ہوئی - جدہ پر گولہ باری کی گئی' اور اس شرط پر جھگڑا رفع ہوا کہ انگریزوں کو تاوان دیا جاے اور قاتلوں کو سزا دیجاے - نہر سوئس کے اجرا سے ترکی کا تعلق مکہ سے قوی ہوگیا - جدہ بحر قلزم کے سلسلہ تار سے ملادیا گیا - بابعالی سے مکہ کو تار پہونچنے لگے - طائف میں تار پہونچایا گیا - شرفاے حجاز کے لیے مخالفانہ کارروائی کا موقع نہ رہا - جنگ روس و روم میں مکہ سے سپاہیوں کے ایک رجمنٹ بھرتی کرنے کی کوشش کی گئی -

سنہ ١٨٦٩ میں مدینہ ' جدہ ' مکہ اور طایف میں عثمانی دفتر اور محکمے قائم ہوے - مکہ میں عبد اللہ ایک ہر دلعزیز شریف تھا - اسکے بعد اسکا بھائی مقرر ہوا جو سنہ ١٨٨٠ع میں قتل کردیا گیا - اوسی سال عبد المطلب دوسرے مرتبہ شریف ہوا - گوکہ اُسنے انتظامات تو اچھے کیے مگر طبیعتیں پہلے ہی سے اُس کی جانب سے متنفر ہوچکی تھیں - عزل کی درخواست کی گئی -

عثمان پاشا نے آکر اس مسن و معمر شریف کو معزول کردیا ' اور شہر کی حکومت خود سنبھال لی - ١٨٨٢ میں حسین کا بھائی عون الرفیق شریف مقرر ہوا' اس دو عملی سے بدویوں نے بغاوت کر دی - رفیق مدینہ بھاگ گیا - اور عثمان پاشا

از جناب مولوي يعقوب صاحب هيڈ مولوي اسکول جموي ضلع مونگير

مخدومنا الاعظم جناب المکرم مولانا ابوالکلام آزاد - ادام الله شموس افاضتکم ساطعة على راس المومنيـن وجعلنا الله سبحانه و اياکم من انصار المسلمين - السلام عليکم و رحمة الله و برکاته - اعانت مهاجرين بے خانمان ترک کے ليے مبلغ آتهه روپے ارسال خدمت هيں - ربنا تقبل منا انـك انت السميع العليم -

حيثيت کے بدل جانے سے حکم بهي بدل جاتا هے' اب جناب والا کے الهلال نے بحکم : الذين ينفقون اموالهم ابتغاء مرضات الله صد هزار بدر کامل کو بے نور و صد هزار متاع کونين کو هيچ کرديا - ان هذا کان لکم جزاءً و کان سعيکم مشکورا - ميرا خيال هے که تيس هزار کي رقم خطير کے ايثار سے دليل راه بننے کي مثال آپ سے پہلے کوئي اخبار هندوستان کا شايد نہيں هوا هے - اسکي مقبوليت کي کافي دليل آية مذکور هے - کيونکه ابتغاء مرضات الله سے افضل ترين دوسري کوئي چيز نہيں هوسکتي - يه امتياز جناب والا کا لوجه الله هے کسي مداح کے مدحت سے اچها اورکسي حاسد کے چشم پر فتن کے ديکهنے سے برا نہيں هو سکتا انما نطعمکم لوجه الله لا نريد منکم جزاءً ولا شکورا -

جناب والا نے غازي شکري پاشا متع الله المسلمين بطول حياته کے خدمات اسلاميه کي ياد گار قائم کرنے کا خيال جو ظاهر فرمايا هے گو کسي حيثيت سے محمود متصور هو' مگر بنفسه به چند وجوه يه ياد گار قابل اعتراض هے -

(۱) کيا يه خيال صحيح هے که قوم ترک کے افراد ميں بطل ادرنه غازي شکري پاشا سے زائد اسلام پرستي و ملک و وطن کے ليے جانفروشي کرنے والا دوسرا کوئي فرد اس جنگ بلقان ميں ثابت الاقدام نظر نه آيا ؟ اگر يه خيال صحيح هے تو اونکي ياد گار کے ليے يه کافي هے که اشداء على الکفار کي صفت سے عامه مسلمين ياد کيا کريں - تاريخ ميں اون کے ليے يه صفت باعث صد افتخار و مکرمت هے - بشق ثاني اگر ايک کے ليے کوئي ياد گار قائم هو اور دوسرے کے ليے نہيں' تو ترجيح بلا مرجح هے - يقين جانيے که اس دور ناکامي و نامرادي ميں بهي هر مسلمان سپاهي جوش همت وعزم و ثبات ميں خالد وقت هے' پهر ايک کے ليے يادگار قايم کيجاے اور دوسروں کے ليے نہيں ' کيا يه راے صائب هوسکتي هے ؟

صوفي بالکل مفت

از جناب محمد الدين صاحب اڈيٹر صوفي پنڈي بهاؤ الدين ضلع گجرات

تصوف کا بے نظير رساله جو پنڈي بهاؤ الدين ضلع گجرات سے ماهوار شائع هوتا هے - ان صاحبان کي خدمت ميں سال بهر تک بالکل مفت روانه کيا جائيگا - جو اسکي سالانه قيمت ايک روپيه ۸ - آنه خزانه اعانة مهاجرين عثمانيه ميں بنام اڈيٹر صاحب الهلال کلکته بذريعه مني آرڈر بهيجديں - اور رسيد مني آرڈر جو ڈاکخانه سے ملے وه معه اپنے پته کے دفتر صوفي ميں ارسال فرمائيں - رساله سال بهر تک انکے نام جاري رهے گا - [الهلال - جزاهم الله تعالے خير الجزاء]

تصحيح ضروری

از جناب شرف الدين احمد صاحب رياست رام پور

آپ نے اپنے معزز پرچه " الهلال " مورخه ۷ مئي سنه ۱۹۱۳ ع ميں ميرے ناچيز ترجمے يعني " جهنم سے پہلے اور دوسرے خط " پر جو ريو يو فرمايا هے اوس ميں دو غلطياں هيں اگر براه کرم آپ اون کي صحت فرماديںگے تو ميں شکر گذار هونگا -

(۱) تقريباً دو سال سے ميں هيڈ کلرک جيل نہيں هوں بلکه اب هوم ڈپارٹمنٹ ميں عالي جناب صاحبزاده محمد مصطفى علي خانصاحب بهادر هوم سکريٹري کي عنايت آميز ماتحتي ميں اپنا فرض منصبي انجام ديتا هوں -

(۲) اصل کتاب ميں تيس خط هيں - آپ نے ۲۰ - خطوط لکهے هيں ۳۰ - ميں سے صرف دو خطوں کا ترجمه ابهي شائع هوا هے تيسرا زير طبع هے -

مدرسه بجاے مکتب

از جناب نصير خاں صاحب جلال آبادي

احتشام الملک سلطان الدوله جناب احمد عليخانصاحب بهادر مرحوم شوهر بيگم صاحبه بهوپال جلال آباد ضلع مظفر نگر کے رهنے والے تهے - والي عهد بهادر رياست بهوپال اور اُن کے بهائي کرنل محمد عبد الله خان بهادر جلال آباد کے رئيس اعظم محمد ولايت عليخانصاحب کے يہاں منسوب هيں -

ان تعلقات نے بهوپال اور جلال آباد ميں وابستگي پيدا کر رکهی هے - جلال آباديوں کا اراده تها که هرهائنس بيگم صاحبه بهوپال سے ايک هائي اسکول کے ليے درخواست کيجاے - يه اراده عملي صورت ميں ظهور پذير هونے بهي نه پايا تها - که ايک دو اصحاب نے درخواست پيش کي - که سرکار عاليه کيجانب سے جلال آباد کے مسلمان بچوں کي تعليم کيليے ايک حافظ قرآن کا تقرر منظور فرما يا جاے - وهاں ديا تها - دس روپيه ماهوار پر ايک حافظ صاحب مقرر هوگئے - جلال آباد کي آبادي چار هزار هے - اسميں بڑي کوشش سے ۱۵۰ طلبه تعليم پڑتے هيں - ايک سرکاري مڈل اسکول هے جس ميں متعلمين کا شمار اب سے دو ماه پيشتر ڈيڑه سو تها - اب اس مکتب کے طفيل ميں روز بروز تعداد کم هونے لگي - سررشته تعليم سے جواب طلب هوا - اسوقت تو کچهه يوں هي سا جواب ديديا گيا هے ' ليکن تابکے - يهی حالت رهي تو کمي تعداد طلبه کي وجه سے اسکول دوسري جگه منتقل هوجائيگا - پهر آپ سمجهه سکتے هيں که اهل شهر اور مفصلات کے باشندوں کو کسقدر نقصان هوگا - هرهائنس بيگم صاحبه کي توجه سے بمنظوري صاحب کلکٹر ضلع مظفر نگر اگر بجاے علحده مکتب قرآني کے مڈل اسکول هي ميں مذهبي

باسفورس کے ایشیائي ساحل سے انقرہ (انگورہ) کو جو ریل آئي ہے وہ جرمن کے ایک سنڈیکیٹ کے زیراهتمام ہے - اس لائن کے بغداد تک وسیع ہو جانے کي تجویز ہے - عرب میں انگلستان کے دو حاکم رهتے هیں - ایک بو شہر کا برٹش رزیڈنٹ جو قونصل جنرل کے نام سے مشہور ہے - دوسرا عدن میں اوسی نام سے رهتا ہے - بو شہر کے رزیڈنت کی نسبت لارڈ کرزن نے لکھا ہے کہ " اسکو اگر خلیج فارس کا بادشاہ بے تاج کہا جاے تو درست ہے - اس کے ماتحت ایک دو مسلح جہاز رهتے هیں - ایرانی اور عرب اپنے جھگڑوں میں اسکو سرپنچ بناتے هیں - ایک جہاز خاص اسکي ضرورت کے لیے رهتا ہے "

اس شاهی اثر کا قائم کرنیوالا کرنیل راس اور اسکا پیشرو سر لوئس پیلي تھا - بحرین کے سرداروں سے بحري امن کے قیام اور دول غیر کي مزاحمت اور انسداد غلامي کے لیے عهد نامے هوچکے هیں - القطر کے جنگجو عربوں سے بهی عهد نامے کیے گئے - سنه ۱۸۵۳ میں دیگر قبائل سے اس شرط پر دائمي عهد نامه هوا تھا که بحري لڑائي نه کیجاے - تمام جھگڑے برٹش رزیڈنت سے فیصل کرائے جاتے هیں - اسکے علاوہ ایک خاص عهد نامے کے رو سے شیخ بحرین نے اس مجمع الجزایر کو انگریزي حفاظت میں دیدیا ہے - سواحل الحسا و القطر کے عرب قبائل ترکی حکومت کے مطیع هیں - مگر انگریز اُن کے منازعات میں بهي دخل دیتے هیں - القطیف سے بصرہ تک ترکي علاقه پایا جاتا ہے ملک گیري کي هوس عرب کو اپنے ماتحت بنانے کی بیحد خواهشمند ہے - اور جبکه ترکی سلطنت میں ضعف کے آثار پائے جاتے هیں تو یه تخیّل بالکل بجا ہے که مصر کي طرح بصرہ و بغداد میں بهي هماري قوت زور پکڑے گي - اور مقدس سرزمین کے هم وارث هونگے - ان مدبروں نے کاغذي لڑائی شروع کردي ہے - بري و بحري عساکر سے امداد کا وعدہ لیا ہے - امیر البحر نے خلیج فارس میں بحري قوت مستحکم کي ہے - پولیٹکل افسروں کے اسٹاف و سلسلۂ تلگراف کي توسیع هونے کو ہے - کویت کا جزیرہ ترکی سلطنت کے ماتحت ریاست ہے مگر مجراے سیاست جو چا ہے انقلاب پیدا کردے - ترکوں کا فرض ہے که اس سیاسي کشمکش کو جہانتک اُنکو فرصت اجازت دے دور کرنے پر جلد متوجه هوں - اور اپنے حقوق هي کی نہیں بلکه در اصل اسلام کي حفاظت کریں - مغصوبه ممالک کو اگر واپس لینے کي طاقت نہیں رکھتے تو کم سے کم اپنے بچي هوئی املاک کو تو بچائیں اور اگر ایسا نہیں کر سکتے تو منتظر رهیں که :

" قومے از غیب بروں آید و کارے بکند "

اعلان

دفتر الهلال کے ذریعه پریس کا تمام سامان ' اور لیتھو اور ٹائپ کي مشینیں ' نئي اور سکینڈ هنڈ ملسکتي هیں -

هر چیز دفتر اپني ذمه داري پر دیگا -

سردست دو مشینیں فروخت کیلیے موجود هیں :-

(۱) ٹائپ کي ڈبل کراؤن سائز' پین کي مشین ' جو بہترین اور قدیمی کارخانه ہے - اس مشین پر صرف دو ڈھائي سال تک معمولي کام هوا ہے - اسکے تمام کیل پُرزے درست اور بہتر سے بہتر کام کیلیے مستعد هیں -

ابتدا سے الهلال اسي مشین پر چھپتا ہے - دو هارس پاور کے موٹر میں سوله سو في گھنٹه کے حساب سے چھاپ سکتي ہے - چونکه هم اسکي جگه بڑے سائز کي مشینیں لے چکے هیں - اسلیے الگ کردینا چاهتے هیں -

(۲) ٹیڈل مشین ' جو پاؤں سے بهي چلائي جاسکتي ہے ' ڈیمائي فولیو سائز کي - اِس پر هاف ٹون تصاویر کے علاوہ هر قسم کا کام جلد اور بہتر هوسکتا ہے -

فہرست

زراعانۂ دولت علیۂ اسلامیه

(۲۳)

ان الله اشتري من المومنین انفسهم و اموالهم ' بان لهم الجنه

[بذریعه جناب ضامن علي صاحب گرداور و به سعي ممبران مسلم کلب اودے پور میزان ۳ - سو - ۲۳ - روپیه ایک آنه ۳ - پائي

(بتفصیل ذیل)

نام	پائي	آنه	روپیه
قبي بخش صاحب	-	۱۳	-
شیرخاں صاحب	-	۱۰	۱
جماعت کفش دوزاں	-	۴	۱۶
کریم بخش صاحب	-	۱۰	۱
قاسم صاحب	۶	۶	-
رحیم بخش صاحب	-	۱۳	-
مستري رحیم بخش صاحب	-	-	۵
اسحاق صاحب	-	۱۳	-
قادر بخش صاحب	-	۱۳	-
الله رکهه جي اوستا	-	۱۳	-
نتھي خاں عرف ناهتو	-	۱۳	-
ثنو جي	-	۱۰	-
احمد بخش صاحب	-	۱۳	-
عبدالستار صاحب	۹	-	۴
جماعت کہار بوئي	۹	۹	۶
فتح محمد و ابراهیم - فخرالدین صاحبان	۶	۱۳	۱۲

علاوہ ازیں ایک انگشتری طلائي بهي عنایت کي ہے - جو فروخت هوکر جداگانه قیمت دوسرے منی آرڈر کے همراہ روانه کیجاویگي

نام	پائي	آنه	روپیه
امام خاں صاحب	۹	۱۳	-
محراب خاں	۱۰	۱۰	۹
پیش طلب خاں	-	۱۰	۱
خواجو صاحب	۹	۱۰	۱
رمضان خاں صاحب	-	۱۰	۱
محراب صاحب	-	۱۰	۱
میاں نمد پوش صاحب	-	-	۱
منشي محب الله خانصاحب	-	-	۱
جمعدار سندهي سلطان محمد صاحب	-	۳	۱۶
سندهي فقیر محمد صاحب	-	۱۳	-
دفعدار تاج محمد صاحب	-	۷	۲
شمس الدین صاحب	-	۶	۲
رتن لال صاحب	-	۱۳	۶
پیر بخش صاحب	-	۶	-
صوبه دار جیوتي خاں صاحب	-	۱۳	-
امین اسماعیل صاحب	-	۱۳	-
رحیم بخش صاحب	-	۱۱	۲
ایک خاتون	-	۱۳	-
محمد اکبر خانصاحب	-	-	۸
بابت فاتحه سید صاحب	-	-	۴
بابت فاتحه محرم	-	۷	۱۹
از نشان بردار و دفعدار حوالدار	-	۳	۳
الله دیلي صاحب	-	۳	۱۶
میاں کمال شاہ صاحب	-	-	۵
سلیمان صاحب	-	-	۵
داؤد جي سنگ تراش	-	-	۵
حسن بخش جي سنگ تراش	۲	-	۴
عظیم جي سنگ تراش	-	-	۱
رحمن بخش جي واني	-	-	۱
الله رکهه جي چوڑیگر	-	-	۳
فضل الدین جي سنگ تراش	-	-	۳
فخرالدین جي سنگ تراش	-	-	۲
نناجي فقیر	-	-	۱
امیر خاں جي	-	-	۱
امام بخش جي	-	-	۱
عوض خاں جي	-	-	۱
زمان خانجي حولدار	-	-	۱

کي معزولي تک واپس نه آيا ' عثمان پاشا سے اهل مکه ناراض تهے - کيونکه اُسنے شريف کے بچوں اور غلاموں کو قتل کرکے شهر ميں اُن کے سروں کي تشهير کرائي تهي - صفوة پاشا اُسکے جانشيں نے بغاوت فرو کي - حجاز اور يمن کے درميان عسير کا علاقه هے ' يہاں کے لوگ قديم سے بهادر اور آزادي پسند هيں ' زيدي مذهب کے پيرو هيں - سنه ۱۸۱۷ سے ۱۸۲۲ تک ترکي افواج نے ان کوهستانيوں سے ۲ لڑائياں کيں - مگر هر مرتبه شکست هوئي - سنه ۱۸۳۳ و ۱۸۳۴ ميں پهر لڑائي جاري هوئي - اگست ۱۸۳۴ ع ميں بڑے معرکے کي لڑائي هوئي - جسميں ترکوں کي فتح هوئي - مگر عرب ترکي قلعوں پر چهاپے مارتے رهے - اور ستمبر ميں ترک پهر شکست کهاکر واپس گئے - سنه ۱۸۳۶ ميں پهر حمله کيا گيا - مگر پہلے سے زياده نقصان اٹهانا پڑا -

سنه ۱۸۴۰ ميں عربوں نے ترکوں سے يمن کو جبراً خالي کراليا - مگر ۱۸۷۲ - ميں ترک پهر صنعاء يمن ميں داخل هوگئے - کيونکه امام يمن قبائل کي غارتگري کا انسداد نہيں کرسکتا تها - اسليے مخه کے سوداگروں نے ترکوں کو حکومت کے ليے دعوت دي - مارچ سنه ۱۸۷۲ ميں احمد مختار پاشا کے زير کمان بيس هزار جرار ترکي فوج براه جده بهيجي گئي - جو ۲۰ اپريل کو صنعاء ميں داخل هوئي - اهل شہر نے بغير لڑائی دروازے کهول ديے - فوجيں صنعاء کے شمالي و جنوبي علاقوں ميں هر سمت پهيل گئيں - جب يه فوج سلطان لحج کے علاقه کي طرف بڑهي - جسنے انگلستان سے عهد نامه کيا تها ' تو عدن کے انگريزي رزيڈنٹ نے جنگي توپ خانه اور رساله بهيجا - اور گورنمنٹ انگريزي نے بابعالي ميں اعتراضات پيش کيے - حتى که دسمبر سنه ۱۸۷۲ ميں ترکي فوج واپس آگئي - سنه ۱۸۷۵ ميں يمن کي جنوبي سرحد پر يورش هوئي - جو فرو کردي گئي - فوج نے صنعاء پر قابض هوکر امام يمن کو معزول کرديا تها - مگر مذهبي اثر کي وجه سے اسکو شهر ميں رهنے کي اجازت تهي - اور عثماني سلطنت کے وفاداري کي شرط پر اُس کو پنشن بهي عطا هوئي - اُسکي وفات پر يحيى حميد الدين زيديوں کا امام اور باب عالي کا وظيفه خوار قرار پايا ' سنه ۱۸۹۲ ميں چار سو ترکي فوج بني مروان سے جده کے شمالي ساحل پر ٹيکس وصول کرنے گئي - عربوں نے حمله کرکے اُس کو نيم جان کر ڈالا - اور حميد الدين کو زبردستي سپه سالار بناکر تمام قبيلے جهاد کے ليے آماده هوگئے - يمن ميں صرف ۱۵- هزار ترکي فوج تهي - صنعاء سے امام بهاگ گيا - اور باغيوں نے شهر پر قبضه کرليا - مناخه ' طائر ' يريم پر بهي تسلط هوگيا - صنعاء - حديده اور شمال کے دو چهوٹے شهروں کے سوا تمام يمن باغيوں کے هات آگيا - اور فيضي پاشا گورنر سابق کي سر عسکري ميں حديده کو کمک بهيجي گئي ' جو مناخه کو فتح کرتے هوے آگے بڑهي - تيس ميل پر اسکي مزاحمت کي گئي - باغي باره روز تک سيدي النهرالي کے زير کمان ايک تنگ درے ميں مزاحم رهے - آخر پسپا هوکر پهاڑوں ميں بهاگ گئے اور ترکي فوج بڑهکر صنعاء پر قابض هوگئي - جنوري سنه ۱۸۹۳ کو تمام شهر مسخر هوگيا - سڑکيں کهل گئيں - بغداد پر ترکوں نے سنه ۱۶۳۸ ميں قبضه کيا - جو آجتک صوبه کا پايهٔ تخت هے - سنه ۱۸۸۴ ميں بصره بغداد سے عليحده کيا گيا - القطيف اور الحسا پر ترکوں کا قبضه سنه ۱۸۷۱ ميں هوا - الحسا آجکل ولايت بصره کا ايک حصه سمجها جاتا هے - اور هف هف ميں نجد کا متصرف پاشا رهتا هے - جزيره نماي القطر ميں ترکي فوج کا قلعه هے ' بحرين اور کويت کے شيخ ترکي کے باجگذار هيں -

انگريزي اثر

فرماں رواے عمان کو انگريزوں سے وظيفه ملتا هے - عدن برٹش مقبوضات ميں ايک اهم جزيره هے - يه يمن - بحيرهٔ قلزم اور تمام مغربي عرب کا راسته هے ' پہلے پهل سنه ۱۶۰۹ ميں کپتان شارو کے ايسٹ انڈيا کمپني کا جهاز ليکر عدن گيا تها وهاں اُسے قيد کرکے فديه لے کر رها کيا گيا - اس جهاز کے دو انگريزوں نے روپيه دينے سے انکار کيا - اُنکو صنعاء ميں پاشا کے پاس بهيجديا گيا - سنه ۱۶۱۰ ع ميں ايک اور انگريزي جهاز سے دغا کي گئي - سنه ۱۸۲۰ ع ميں بحريهٔ هند (انڈين نيوي) کے کپتان هنس عدن گئے - سنه ۱۸۲۹ ع ميں کورٹ اف ڈائرکٹر نے عدن کو کوئله کا اسٹيشن بنانا چاها - مگر پهر اس خيال سے باز رهے - ليکن سواحل عدن ميں جب ايک جهاز کے ٹوٹ جانے پر بدويوں نے مسافروں اور ملاحوں پر دست درازي کي تو گورنمنٹ بمبئي نے عدن پر سنه ۱۸۳۸ ميں ايک مهم بهيجي - اور لکها که عدن همارے حوالے کرديا جاے - سنه ۱۸۳۹ ميں تين سو يوروپين اور چار سو هندوستاني فوجوں نے جهاز والگا سے گوله باري کي اور اسکو مسخر کرليا - عربوں نے براه خشکي چار مرتبه عدن لينے کي کوشش کي ' مگر هر مرتبه نقصان کے ساتهه ناکامياب رهے - اسکي باٹرياں ' دمدمے سڑکيں - قلعے بهت مستحکم هيں - هر سال حفاظت کے ليے نئي تعميرات کي جاتي هيں - اور پراني کو مضبوط کيا جاتا هے - يه مقام جو تجارت کا ايک بڑا مرکز اور دنيا ميں اول درجے کا کولے کا اسٹيشن هے احاطهٔ بمبئي کے زير حفاظت هے - ايک ريزيڈنٹ اور دو اسسٹنٹوں کے هات ميں عدن انتظام هے ' نهر سويس کے اجرا سے تجارت بڑهتي جاتي هے - عدن اپنے نواح کي چهوٹي چهوٹي عربي رياستوں کے استحکام کا بهي ذمه دار هے - جزائر سقوطره اور جزائر کوريا موريا بهي عدن سے ملحق کردیے گئے - اور افريقه کا ساحل سومال بهي - سقوطره کا رقبه ۱۳۸۲ ميل مربع سے زائد هے - اور آبادي دس هزار کے قريب - سنه ۱۸۸۶ ميں سلطان سقوطره سے اسکي حفاظت کا عهد نامه هوا - کوريا موريا کے پانچ جزيرے سلطان مسقط نے بحيرهٔ قلزم سلسلهٔ تار قائم رکهنے کے ليے انگريزوں کو دیے تهے جو بهت زر خيز هيں - حديده کے شمال بحيرهٔ قلزم ميں طولاً ۱۵ - ميل اور عرضاً ۵ - ميل جزيرهٔ قمران (کامران) واقع هے - يه بهي مقبوضات انگريزي ميں خيال کيا جاتا هے - يهاں حجاج کو قرنطينه ميں رهنا پڑتا هے - جزائر بحرين پر بهي انگريزوں کا اثر هے - موجوده سردار شيخ عيسى کو سنه ۱۸۶ ميں انگريزوں هي نے تخت نشين کيا - اور اپني حفاظت ميں ليا - سنه - ۱۸۷ ميں اسکو با قاعده حکمراں بناکر دوسرے مدعيوں کو هندوستان ميں جلاے وطن کرديا - بو شهر کا انگريزي ريزيڈنٹ ان جزائر کي نگراني کرتا هے - تاهم يه سلطان کے مقبوضات سمجهے جاتے هيں -

بحيرهٔ قلزم کے سرے پر جزيره پيرم سنه ۱۷۹۹ع ميں ايسٹ انڈيا کمپني کے قبضه ميں آيا - اور بمبئي سے وهاں فوج بهيجي گئي - مگر چند هي روز ميں واپس بلالي گئي - سنه ۱۸۵۷ ميں پورا پورا انگريزي دخل هوگيا - سنه ۱۸۶۱ ميں لائٹ هاوس کي تکميل هوئي ' اور قلعه ميں مستقل فوج متعين کي گئي - مصر کے عربي مقبوضات پر بهي انگريزي حفاظت رهتي هے - جزيرهٔ نماے سينا - اور بحيرهٔ قلزم کا ساحلي علاقه نهر سويس کے گورنر جنرل کے زير حفاظت هے - خليج فارس اور بحيرهٔ روم کو ملانے کے ليے فرات سے بصره تک اور پورٹ سعيد سے مشرق هوکر بصره تک ريلوے بنانے کي تجويزيں هيں - مصر انگريزي و مصري حکومت هے - انگلستان سنه ۱۸۷۲ سے بر راستے سے ريل بنانا چاهتا هے مگر ابهي عملي صورت ميں نہيں لا سکا

نام	روپیه	آنه	پائي
وزیر علي جي سنگ تراش	۱	۰	۰
سلیمان جي سنگ تراش	۱	۰	۰
بچو جي سنگ تراش	۱	۰	۰
بیرو جي سنگ تراش	۱	۰	۰
سندي گهاسي جي	۰	۸	۰
میران بخش جي سنگ تراش	۱	۱۴	۰
پیرو جي صاحب	۰	۱۳	۰
علي جي صاحب	۰	۳	۰
تانگے والي شہر اودے پور	۶	۱۵	۰
محمد حسین خان صاحب	۵	۰	۰
دفعدار فضل الهي جي	۱	۰	۰
سوار گهاسي خانجي	۰	۸	۰
سوار حکیم علي جي	۰	۸	۰
سوار شیر محمد جي	۰	۸	۰
نشان بردار سردار خانجي	۱	۰	۰
گل محمد جي	۰	۸	۰
عنایت خاں سپاهي	۰	۸	۰
غلام حسین جي سپاهي	۰	۸	۰
خدا بخش جي سپاهي	۱	۰	۰
زوراور خانجي سپاهي	۰	۸	۰
خواجو خاں جي سپاهي	۰	۸	۰
الیار خاں جي سپاهي	۰	۸	۰
کالو جي سپاهي	۲	۲	۰
سلیمان جي سپاهي	۱	۰	۰
نور خاں جي سپاهي	۰	۸	۰
دلو جي سقه	۰	۸	۰
منیر خاں جي سپاهي	۰	۸	۰
چهتر خاں جي سیواتي	۰	۴	۰
کچرو جي چوڑي ساز	۲	۸	۰
دهن جي چوڑي ساز	۰	۴	۰
تاهتو جي چوڑي ساز	۱	۰	۰
حافظ محمد اسماعیل صاحب	۱	۰	۰
فقیر روشن شاه جي	۰	۰	۰
فقیر چمن شاه	۰	۲	۰
پیر محمد جي	۰	۸	۰
کیسر چوڑي ساز			
گلاب صاحب	۰	۴	۰
بهشتي منا جي	۰	۸	۰
محمد صدیق صاحب	۰	۸	۰
لال محمد صاحب	۰	۳	۰
حولدار غلام رسول صاحب	۱	۰	۰
جمعدار اکبر محمد صاحب	۰	۱۲	۰
مبارک صاحب	۰	۶	۰
اوستا خواج بخش صاحب	۱۷	۲	۰
ابراهیم صاحب	۴	۰	۰
عبدالرحمن صاحب	۸	۰	۰
الله بیلي صاحب	۰	۱۳	۰
منشي الهي بخش صاحب	۱	۱۰	۰
جمعدار شاه نور خانصاحب	۰	۱۳	۰
امیر صاحب	۰	۱۳	۰
قمرالدین صاحب	۰	۱۳	۰
ولي محمد صاحب	۱	۰	۰
وزیر خانصاحب	۱	۰	۰
محراب خانصاحب	۰	۱۳	۰
منشي کریم الدین صاحب	۰	۶	۰
میاں علي محمد صاحب	۴	۰	۰
سید مراد علي صاحب	۰	۱۳	۰
ضامن علي صاحب	۱	۱۰	۰
کریم بخش صاحب	۰	۱۳	۰
حسن بخش صاحب	۰	۱۳	۰
حکیم اکبر محمد صاحب	۰	۱۳	۰
حکیم مشتاق احمد صاحب	۰	۱۳	۰
ملا رحمن بخش صاحب	۰	۱۳	۰
وزیر خاں صاحب	۰	۱۳	۰
الله بخش صاحب	۰	۱۳	۰

نام	روپیه	آنه	پائي
کریم بخش صاحب	۰	۱۳	۰
کالو شاه صاحب	۱	۱۰	۰
پیر بخش صاحب	۱	۱۳	۰
نور بخش صاحب	۲	۰	۰
مسماة سکینه بائي	۰	۳	۰
ثاني سکینه بائي	۰	۶	۰
زوجه بیا جي صاحب	۰	۱۳	۰
مولوي عبداللطیف صاحب	۰	۱۳	۰
کریم بخش صاحب	۰	۱۳	۶
گهیسو صاحب	–	۶	۹
فتح محمد صاحب	–	۱۳	–
شفیع محمد صاحب	–	۱۳	–
قطب الدین صاحب	–	۶	۶
فتح محمد صاحب	–	۱۳	–
امیرالدین صاحب	–	۳	–
مسماة کالي مائي	–	۶	۶
حوالدار شیخ میندو صاحب	–	۱۳	–
منشي ابراهیم خانصاحب	–	۱۳	–
نور محمد صاحب	–	۱۳	–
ابراهیم صاحب	۲	–	–
بهاو ج گهیسو جي چوڑیگر	–	۶	–
چاندو صاحب			
کالو صاحب	–	۳	۳
چاند محمد جي اوستا	۱	۱۰	–
مسماة ساکر بائي	–	۶	–
علاءالدین صاحب	–	۱۳	–
اسماعیل صاحب	۱	–	–
نتها جي بهشتي	۱	–	–
الهي بخش صاحب	–	۶	۶
کریم بخش جي اوستا	–	۲	۳
کمال صاحب	۱	–	–
میجر سید شاه خانصاحب	۴	۴	–
خانسامه صاحب	۲	–	–
محمد یوسف صاحب	–	۸	–
اوستا جلال بخش صاحب	–	۳	۳
اوستا چاند محمد صاحب	–	۸	–
اوستا علي محمد صاحب	–	۹	۶
اوستا چاند محمد صاحب	–	۱	۶
والده سبحان بخش صاحب	–	۱	۶
والده علي جي اوستا	–	۱	–
زوجه قسم جي اوستا	–	۶	–
زوجه اله بخش اوستا	–	۹	–
همشیره غوث محمد صاحب اوستا	۱	–	–
زوجه غوث محمد صاحب			
گل محمد جي	۰	۱	۶
شیخ نبي بخش جي	۰	۳	۳
قادر بخش جي	–	۱۳	–
کالو جي	–	۳	۳
گهاسي جي	–	۳	۳
کریم خانصاحب	–	۸	–
الله رکهه جي	–	–	۹
رحیم بخش جي نورگر	–	۶	–
سبحان بخش جي نورگر	–	۶	–
قاسم جي اوستا	–	۶	۹
خواجو جي میوه فروش	–	۱۳	–
مصاحب خانصاحب	۱	–	–
گان ما دل گده میواز	۳۰	–	–

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. PBLG. HOUSE, 7/1 McLEOD STREET, CALCUTTA.

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین
القرآن الحکیم

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۲۳ — کلکتہ: چہار شنبہ ۵ رجب ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۲

Calcutta : Wednesday, June 11, 1913.

درد سر و درد رياح كي دوا

رياحي درد لحظه ميں پہاڑ هو جاتا هے - يه دوا لحظه ميں اسكو پاني كرديتي هے - درد رياح جيسے ٹپک - چمک - ٹيس - رگوں ميں لهر كن كني سے چاهے جسقدر تكليف هو - اس دوا كے استعمال سے فوراً رفع هوتي هے درد سر كے واسطے بهي اس دوا كا ايساهي فايده هے - نصف سر ميں هو يا تمام سر ميں كسي وجه سے كيساهي درد هو اس دوا سے رفع هو جاتا هے صرف يهي نهيں اگر سر كٹا جاتا هو پهٹا جاتا هو - اُڑا جاتا هو - اس دوا سے فوراً بند هوتا هے - اندنوں لوگ ذرا ذرا سي باتوں ميں سر دكهايا كرتے هيں كام ميں يا مفت كي باتوں ميں فكر و تردد ميں عيش و عشرت ميں دن كو رات اور رات كو دن بنانے ميں كل شكايتيں سر پر آجاتي هيں - اور هاے رے درد سر پكارا كرتے هيں ڈاكٹر برمن كي دوا ايسے لوگوں كے ليے هے - دوا كے استعمال سے فورا درد بند هوتا هے - اسلئے هر خاص و عام كو يه دوا اپنے پاس ركهنا لازم هے -

(قيمت ۱۲ ٹكيوں كي ايک شيشي (۲ آنه) محصول ڈاک ايک سے چهه ڈبيه تک ٥ آنه)

ڈاکٹر ایس - برمن - نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

المكتبة العامية الاسلامية في علي گڈه

— * —

اس كتب خانه ميں مختلف علوم و فنون كي كتابيں مطبوعه مصر ، شام ، بيروت اور قسطنطنيه وغيره فروخت كے ليے موجود رهتي هيں اور نهايت مناسب و معتدل قيمت پر شائقين كي خدمت ميں روانه كي جاتي هيں — خاصكر مكتبة المنار كي كتابيں ، حضرت الاستاذ الامام شيخ محمد عبده اور حضرت السيد الامام سيد رشيد رضا كي تمام تصنيفات اس كتب خانے ميں هر وقت مهيا رهتي هيں - فرمائشوں كي تعميل مستعدي كے ساتهه كي جاتي هے - كتب خانه كي جديد فهرست تيار هو گئي هے جو آده آنے كے ٹكٹ وصول هونے پر مفت روانه كي جاتي هے ٭

رساله المنار (جو تمام دنيائے اسلام ميں بهترين عربي رساله تسليم كيا گيا هے) اس كي گذشته ۱۵ سال كي ۱۵ جلديں مكمل مع فهرست مضامين موجود هيں قيمت عام طور پر في جلد ۱۰ روپے هيں مگر دوسري جلد كي قيمت پچاس روپے اور تيسري جلد كي قيمت پچيس روپے هيں ٭

يه كتب خانه رساله المنار كا كل ممالک هندوستان ميں سول ايجنٹ هے ' اور جن اصحاب كو اس رساله كي خريداري منظور هو چنده سالانه مبلغ ۱۰ روپے همارے پاس روانه فرمائيں ' روپيه وصول هونے پر رساله براه راست ان كي خدمت ميں جاري كرا ديا جايگا ٭

المشتهر منيجر المكتبة العمية الاسلامية ، مدرسة العلوم علي گڈه

ايڈيٹر الهلال

كي لكهي هوئي اردو زبان ميں سرمد شهيد كي پهلي سوانحعمري جسكي نسبت خواجه حسن نظامي صاحب كي راے هے كه با عتبار ظاهر اس سے اعلى اور شاندار الفاظ آجكل كوئي جمع نهيں كرسكتا اور باعتبار معاني يه [illegible] كي زندگي و موت كي بحث هي نهيں معلوم هوتي بلكه مقامات درويشي پر ايک مستقله اور البيلا خطبه نظر آتا هے - قيمت صرف تين آنے -

آئنده كے انقلابات

كے معلوم كرنيكا شوق هو تو حكيم جاماسپ كي ناياب كتاب جاماسپ نامه كا ترجمه منگا كر ديكهيے جو ملا محمد الواحدي ايڈيٹر نظام المشائخ نے نهايت فصيح اور سليس اردو ميں كيا هے - پانچهزار برس پهلے اسميں بحساب نجوم و جفر آجتک كي بابت جسقدر پيشينگوئياں لكهي گئي تهيں وه سب هو بهو پوري اتريں مثلا بعثت آنحضرت صلعم - معركه كربلا - خاندان تيموريه عروج و زوال وغيره وغيره قيمت تين آنے -

المشتهر منيجر رساله نظام المشائخ و درويش پريس ايجنسي دهلي

لا تهنوا و لا تحزنوا و انتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكيم)

AL-HILAL
Proprieto & Chief Editor:
Abul Kalam Azad
7-1 McLeod street,
CALCUTTA.

Telegraphic Address.
"AL-HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.
alf-yearly „ „ 4-12.

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
[illegible] الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاود اسٹریٹ
[illegible]

عنوان تلغراف
« الہلال »

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۲۳ — [illegible]: چہار شنبہ ۵ رجب ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۲
Calcutta: Wednesday, June 11, 1913.

فہرست

تصاویر

شذرات

مسجد " مچھلي بازار " کانپور

کانپور کي مسجد کے انہدام کا مسئلہ اخبارات تک پہنچ چکا ہے - واقعہ کي تفصیل حسب ذیل ہے :

کانپور میں ایک نئي سڑک نکل رہي ہے ' جس کا نام اے - بي روڈ ہے - یہ سڑک کلس بازار اور مچھلي بازار سے ہوتي ہوئي مول گنج جائیگي - کلس بازار میں ایک مندر سڑک کے وسط میں پڑتا تھا - میونسپلٹي نے اسکے متولي سے مندر کے لینے کي بابت گفتگو کي' چنانچہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ وہ منہدم کردیا گیا -

مچھلي بازار میں بھی ایک مندر بعینہ اسیطرح حائل تعمیر شاہراہ تھا ' اسپر بھی میونسپلٹي نے قبضہ کرنا چاہا مگر اسکے متولي نے صاف انکار کردیا ' اور شہر میں یہ خبر گرم ہوگئي کہ اگر مندر مسمار کیا گیا تو میونسپلٹي کے معماروں کا تیشہ پہلے سروں پر پڑیگا ' اسکے بعد مندر کي دیواروں کي نوبت آئیگي ! پس ایسي حالت میں ضرور تھا کہ اس مندر کي قسمت کا فیصلہ اسکے پیشرو کي طرح نہوتا -

زمانۂ قدیم کے بر خلاف موجودہ زمانے کي سیاست کے فیصلے خریدے جاسکتے ہیں - البتہ یہ ضرور ہے کہ انکی قیمت نہایت گراں ہوتي ہے -

جن ہاتھوں میں اسقدر قیمت دینے کي ہمت ہوتی ہے ' وہ اسکے فیصلے خرید لیتے ہیں ' پر جو تہي دست ہیں ' انکو محرومي کي شکایت زیبا نہیں -

غالباً پہلے مندر کي طرح اس مندر کیلیے بھي بالا ترین مقامات حکومت سے فیصلہ ہو چکا تھا ' مگر ان حالات کے بعد منسوخ ہوگیا -

لاکھوں بے خانماں مہاجرین

قسطنطنیہ کی گلیوں میں !!!

الہلال کلکتہ - سالانہ قیمت مع محصول صرف آٹھ آنہ !!!

آج دفتر الہلال میں دو تار دفتر تصویر افکار' اور ڈاکٹر مصباح کے پہنچے ہیں کہ " خدا کیلیے یورپین ترکی کے اُن لاکھوں بے خانماں مہاجرین کے مصائب کو یاد کرو' جنمیں ہزارہا بیمار عورتیں' اور جاں بلب بچے ہیں - جنکو جنگ کی ناگہانی مصیبتوں کی وجہ سے یکایک اپنا گھر بار چھوڑنا پڑا' اور جنکی حالت جنگ کے زخمیوں سے بھی زیادہ درد انگیز ہے - جو مرگئے' انکو دفن کردیں' جو زخمی ہیں انکو شفا خانے میں لے آئیں' لیکن جو بدنصیب زندہ' مگر مردے سے بدتر ہیں' انکو کیا کریں ؟ "

دفتر الہلال حیران ہے کہ اس وقت اعانت کا کیا سامان کرے ؟ مدد کیلیے نئی اپیلیں کرنا شاید لوگوں کو ناگوار گذرے کہ ہلال احمر کا چندہ ہر جگہہ ہو چکا ہے' اور تمسکات کا کام بھی جاری ہے - مجبوراً جو کچھہ خود اسکے اختیار میں ہے' اسی کیلیے کوشش کرتا ہے -

(۱) کم از کم وہ ایک ماہ کے اندر دو ہزار پاؤنڈ یعنے ۳۰ - ہزار کی رقم مخصوص اعانۂ مہاجرین کیلیے فراہم کرنا چاہتا ہے' کیونکہ ہلال احمر کے مقصد سے جو روپیہ دیا جاتا ہے' اسکو خلاف مقصد دوسری جگہ لگانا بہتر نہیں - اسکی اطلاع آج ہی ترکی میں بھیجدی گئی ہے -

اس بارے میں جو صاحب درد اعانت فرمائیں گے فاجرہ علی اللہ '

لیکنہ' وہ دوسروں پر بار ڈالنے کی جگہہ' خود ہی اس رقم کو اپنی جانب سے پیش کرنا چاہتا ہے -

(۲) اسکی صورت یہ ہے کہ بلا شک نقد تیس ہزار روپیہ دینا دفتر کے امکان سے باہر ہے' مگر یہ تو ممکن ہے کہ تیس ہزار روپیہ جو اُسے مل رہا ہو' وہ خود نہ لے' اور اس اشد ترین ضرورت اسلامی کیلیے وقف کردے ؟

(۳) یقیناً میں ۳۰ - ہزار نہیں دیسکتا' لیکن آپ کیوں نہیں مجھے ۳۰ - ہزار روپیہ دیتے' تاکہ میں دیدوں ؟

(۴) پس آج اعلان کیا جاتا ہے کہ **دفتر الہلال چار ہزار الہلال کے پرچے ایک ایک سال کیلیے اس غرض سے پیش کرتا ہے - آج کی تاریخ سے ۳۰ جون تک جو صاحب آٹھہ روپیہ قیمت سالانہ الہلال کی دفتر میں بھیجدینگے'** انکے روپیہ میں سے صرف آٹھہ آنہ ضروری اخراجات خط و کتابت کیلیے وضع کرکے باقی ساڑھے سات روپیہ اس فنڈ میں داخل کردیا جائیگا' اور ایک سال کیلیے اخبار آنکے نام جاری کردیا جاے گا - گویا ساڑھے سات روپیہ وہ اپنے مظلوم و ستم رسیدہ برادران عثمانیہ کو دینگے' اسکا اجر عظیم اللہ سے حاصل کرینگے' اور صرف آٹھہ آنے میں سال بھر کیلیے الہلال بھی (جو جیسا کچھہ ہے' پبلک کو معلوم ہے) انکے نام جاری ہوجایگا - اس طرح چار ہزار خریداروں کی قیمت سے ۳۰ - ہزار روپیہ فراہم ہو سکتا ہے اور دفتر الہلال اُسے خود فائدہ اٹھانے کی جگہ' اس کار خیر کیلیے وقف کردیتا ہے -

(۵) اس وقت ماہوار تین سو تک نئے خریداروں کا اوسط ہے - لیکن دفتر ۳۰ - جون تک کیلیے اپنی تمام آمدنی اپنے اوپر حرام کرلیتا ہے - دفتر اس وقت تک کئی ہزار روپیے کے نقصان میں ہے' اور مصارف روز بروز بڑھتے جاتے ہیں' تاہم اس تار کو پڑھکر طبیعت پر جو اثر پڑا' اس نے مجبور کردیا' اور جو صورت اپنے اختیار میں تھی' اس سے گریز کرنا' اور صرف دوسروں ہی کے آگے ہاتھہ پھیلاتے رہنا' بہتر نظر نہ آیا - یورپ میں اخبارات کے دفتر اپنی جیب سے ہزاروں روپیہ کار خیر میں دیتے ہیں - شاید اردو پریس میں یہ پہلی مثال ہے' لیکن اسکی کامیابی اس امر پر موقوف ہے کہ برادران ملت تغافل نہ فرمائیں اور اس فرصت سے فائدہ اٹھاکر فوراً درخواست خریداری بھیجدیں - ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

یورپین ترکی کے بے خانماں مہاجرین
جامع ایا صوفیا کے سامنے

(۶) الہلال - اردو میں پہلا ہفتہ وار رسالہ ہے' جو یورپ اور ترکی کے اعلی درجہ کے با تصویر' پر تکلف' خوشنما رسائل کے نمونے پر نکلتا ہے - اسکا مقصد وحید دعوت الی القران' اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہے - محققانہ علمی و دینی مضامین کے لحاظ سے اسکے امتیاز و خصوصیت کا ہر موافق و مخالف نے اقرار کیا ہے - اُس نے ہندوستان میں سب سے پہلے ترکی سے جنگ کی خبریں براہ راست منگوائیں' اسکا باب "شئون عثمانیہ" ترکی کے حالات جنگ کے واقعات صحیحہ معلوم کرنے کا مخصوص ذریعہ ہے - "ناموران غزوۂ طرابلس و بلقان" اسکی ایک با تصویر سرخی ہے' جسکے نیچے وہ عجیب و غریب موثر اور حیرت انگیز حالات لکھے جاتے ہیں' جو اپنے مخصوص نامہ نگاروں اور خاص ذرائع معلومات سے حاصل کیے جاتے ہیں - مقالات' مذاکرۂ علمیہ' حقائق و وثائق' المراسلۃ و المناظرۃ' اسئلۃ و اجوبتھا' اسکے دیگر ابواب و عنوان مضامین ہیں - آٹھہ آنے میں شاید ایک ایسا اخبار برا نہیں -

(۷) درخواست میں اس اعلان کا حوالہ ضرور دیا جاے' اور کارڈ کی پیشانی پر " اعانۂ مہاجرین " کا لفظ ضرور لکھا جاے -

اور اتمام' دونوں دعا پرتھا' اور اسکا لفظ لفظ الحاح و منت' خشوع و خضوع' ارادات و عقیدت' و تضرع و ابتہال تعبدانہ میں ڈوبا تھا !!

تا ہم جو واقعات اخبارات میں شائع ہوے ہیں' انسے معلوم ہوتا ہے کہ ہز آنر بالقابہ نے مقامی حکام سے مشورہ کے بعد میموریل مسترد کردیا :

برهمن می شدم گر اینقدر زنار می بستم !!

کانپور کی خصوصیت نہیں - ہر جگہ اس طرح کے کاموں کو عوام انجام دے نہیں سکتے' اور بد قسمتی سے خواص نے' جو آج اسلام کے جزو کل کو اپنے ہاتھوں میں رکھنے کے خواهشمند ہیں' صرف دعاؤں کے اٹھے ہوے ہاتھوں' اور زمین پر بسجود سروں کے رکھنے ہی کی مشق کی ہے - حالانکہ اسطرح عالم کی ادنے ترین موجودات یعنے جمادات تک کا مقابلہ ممکن نہیں' چہ جائیکہ ذی روح اور دارائے قوت انسان کا' جو صرف قوت ہی کا قائل' اور صرف زور ہی کا بندہ ہے !

یہ سچ ہے کہ حریفانہ طلب حق کی جگہ عجز و تذلل کے ساتھہ التماس معروضات' زیادہ آسان اور آرام دہ طریقہ ہے' اور بہتر تھا کہ ہمیں اسی کا عادی رکھا جاتا' لیکن کیا کیجیے کہ حالات و تجارت اور صد مشاهدات و نتائج اسکے برعکس ہیں' اور اگر اپنی گذشتہ اور موجودہ حالت پر قانع نہ رہیں' تو اسمیں ہمارا قصور نہیں -

اسی کانپور میں' اسی معاملے سے متصل' اور اسی مسئلہ کے مماثل' دو مندروں کا واقعہ موجود ہے - پہلا منہدم' مگر دوسرا اپنے وجود حی و قائم کے اندر ایک صداے تنبہ' اور ایک اعلان بصیرت ہے - پھر کیا وہ اس قانون حیات کی شہادت نہیں دے رہا کہ "ہر شے کی زندگی صرف اسکی قوت کے اظہار میں ہے' نہ کہ تذلل اور عجز انکسار میں" ؟

یہ تو تازہ واقعات ہیں' گذشتہ واقعات کو بھی اگر سامنے لایا جاے تو اسی کانپور میں نظائر کی کمی نہیں' مولگنج کے چوراہے پر بھی ایک مسجد واقع ہے - جب ہالسی روڈ نکل رہی تھی تو بعینہ ایسا ہی واقعہ پیش آیا تھا' یعنی مسجد کا ایک حصہ لیے بغیر سڑک صاف نہیں ہوسکتی تھی - اسوقت کلکٹر ضلع ہالسی صاحب تھے - مسلمانوں کا ایک وفد انکے پاس گیا اور اسوقت کے مسلمان شاید اسوقت کے سے مسلمان نہ تھے - اس مسئلے کی بابت گفتگو کی - صاحب موصوف نے شعائر اسلامیہ پر دست درازی مناسب نہ سمجھی' مسجد کی ایک انچ زمین بھی نہ لی' اور سڑک کو ویسا ہی رہنے دیا - چنانچہ آج تک یہ مسجد ۴ - فیت سڑک پر نکلی ہوئی ہے' اور میں خود اُسے دیکھہ چکا ہوں -

وہی حاکم ہے اور وہی قانون - پھر یہ کیا ہے کہ جس عمارت پر آج سے پہلے دست درازی جائز نہیں رکھی گئی تھی' اس پر آج با ایں ہمہ گریہ و زاری' تضرع و فغاں سنجی' اظہار وفا کیشی و دعا گوئی' بے نیازانہ دست درازی کیجا رہی ہے ؟ یہ زمانہ قوت پرستی کا ہے - اسمیں فغاں سنجی بے سود' اور اشکباری بیکار سمجھی جاتی ہے - جس قوم کا مبلغ جد و جہد یہیں تک ہو' اسکو کوئی زندہ تسلیم نہیں کرتا - مردوں کو ٹھکراتے ہیں' مگر زندہ انسان کی تعظیم کیلیے استقبال کیا جاتا ہے !

بہرحال یہ تو اس مسئلے کی پچھلے سر گذشت تھی - میموریل بھیجنے والوں اور رزولیوشن پاس کرنے والوں کو جو کچھہ کرنا تھا کرلیا' اور جو کچھہ اسکے نتائج تھے' سامنے ہیں' لیکن اب سوال یہ نہیں ہے کہ کل تک کیا ہوا ؟ بلکہ غور اسپر کرنا ہے کہ کل کیا ہوگا ؟

عہد و مواعید' امید و توقع' سعی و سفارش' آہ و زاری' عرض تمنا' اور امروز و فردا' تابکے ؟ اور غفلت و اہمال تا کجا ؟ کچھہ عجب نہیں کہ عمائدین کانپور کو اپنی دعا ہاے اقبال دولت' اور گدایانہ التماسات و معروضات سے فرصت نہ ملے' اور اسلام کی ناموس و عزت کا جو کچھہ فیصلہ ہونے والا ہے ہوجاے - ہمارا تخاطب اسوقت عمائدین کانپور سے نہیں بلکہ وہاں کی عام پبلک سے ہے - ہم کو تازہ ترین حالات معلوم نہیں' لیکن آخری اطلاعات تک حالات بدستور تھے - اگر انہیں اپنی مسجد کا بھی وہی حال دیکھنا منظور نہیں' جو حال میں انکے سامنے ایک مندر کا ہوچکا ہے' تو خدا را آنے والے وقت کو محسوس کریں' اور اپنی اور اپنی مسجد مقدس کی عزت کی حفاظت کو ارباب دولت و جاہ و رسوخ کے ہاتھوں میں بالکل چھوڑ دینے کی جگہ' خود اپنے ہاتھوں میں لیں - کچھہ ضرور نہیں کہ قانون کی خلاف ورزی کی جاے - پورے امن' اور پورے سکون کے ساتھہ ہم اپنے ہر حق کیلیے اپنے جذبات اور انکی قوت کا اظہار کرسکتے ہیں - عام باشندگان شہر کو فوراً عید گاہ میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کرنا چاہیے - شہر کے علماء اور بزرگان دینی کا فرض اصلی ہے کہ اس معاملے کو غیر متزلزل قوت اور محکم ثبات کے ساتھہ اپنے ہاتھہ میں لیں' اور تمام مسلمانان شہر کو اس جلسے میں حکماً جمع کریں - اُس دن شہر کی دکانیں بند ہونی چاہییں' اور ہر کار و باری مسلمان کو اپنے خداے قدوس و ذوالجلال کی عبادت گاہ کی عزت کیلیے ایک دن وقف راہ الہی کر دینا چاہیے - جلسہ پورے سکون اور وقار کے ساتھہ ہو' مگر اسکی در و دیوار تک سے جوش ملی و جذبۂ اسلام پرستی کی گرمی کے شرارے نکلیں - اسمیں یہ صاف صاف ظاہر کر دیا جاے کہ مسجد کی سوا ہمیں کچھہ معلوم نہیں کہ ہم مسلمان ہیں' اور ہمارے جسموں سے زندہ گوشت کے بڑے بڑے ٹکڑے' کٹی ہوئی رگوں اور ٹپکتے ہوے خون کے ساتھہ کاٹ لیے جاسکتے ہیں' مگر یہ محال قطعی ہے کہ مسجد کی زمین' اسکی عمارت' بلکہ اسکی چار دیواری کے اندر کے کسی جزو سے' ایک انچ' ایک انگل' ایک جو برابر بھی کوئی ٹکڑہ الگ کیا جاسکے !!

تم اپنے اندر قوت پیدا کروگے تو قوت بھی تمہارا ساتھہ دیگی - خدا تعالی نے اپنے مخلص بندوں کی صرف اتنی ہی تعریف نہیں کی کہ وہ اللہ کو پکارتے ہیں (ان الذین قالوا ربنا اللہ) بلکہ اسکے ساتھہ یہ بھی کہا کہ " ثم استقاموا " پھر اسپر مظبوطی کے ساتھہ جم بھی گئے ہیں - پس استقامت اصل کار' اور تمام کامیابیوں اور نصرت یابیوں کا سبب اصلی ہے -

مسجدوں کی جب کبھی بحث چھڑتی ہے تو یہ صرف چند عمارتوں کا سوال نہیں ہوتا' بلکہ قومی عزت و ذلت' اور دینی تذلیل و تعظیم کا - ایک نظیر اگر آج قائم ہوتی ہے' تو کل کیلیے اسکے دامن میں ہزاروں واقعات پنہاں ہوتے ہیں - اس وقت مسجد کے وضو خانے کا سوال ہے - کس کو معلوم ہے کہ کل محراب و ممبر کا نہوگا ؟ اگر مسجدیں ڈھاکر سڑکیں نکالی جا سکتی ہیں' تو پھر اقلیم ہند کے کسی شہر کی کسی مسجد کی زندگی بھی خطرے سے خالی نہیں -

اگر مسلمانان کانپور نے خود استقامت دکھلائی' تو وہ مطمئن رہیں کہ تمام مسلمانان ہند انکے ساتھہ ہیں' اور پھر ضرور ہے کہ ہز آنر سر جیمس مسٹن بالقابہ کی دانشمند گورنمنٹ بھی انکی انصاف طلبی کی صدا سے اغماض نہ کریگی - و اللہ عاقبۃ الامور -

یہ واقعہ ہز آنر سر جمیس مسٹن بالقابہ کے عہد حکومت کا ایک امید افزا اور سبق آموز واقعہ تھا - ہم نے سنا ہے کہ مژدۂ تنسیخ سے ہندؤں کو جسقدر مسرت ہوئی' اتنی ہی مسلمانوں کو بھی ہوئی - اولاً تو اسلیے کہ جہاں تک ہمیں علم ہے' کانپور کے ہندو اور مسلمانوں کے تعلقات نہایت خوشگوار ہیں' ثانیاً اسلیے بھی کہ دنیا کے قانون حیات اجسام اور حکومتوں کے اصول کار کا ایک تازہ ترین تجربہ ہوگیا تھا' اور معلوم ہوگیا تھا کہ اگر مسلمان بھی اپنے شعائر دینیہ اور ناموس ملت کی حفاظت کے لیے استقامت و پامردی کے ساتھہ کوشش کرینگے' اور اسکی مطلوبہ قیمت دینے کے لیے تیار رہینگے تو ضرور انکی خواہشوں کا بھی لحاظ رکھا جائیگا -

اس واقعہ کے چند دنوں بعد مسلمانوں کو معلوم ہوا کہ اس مندر کے مغرب و جنوب میں چند گز کے فاصلے پر جو ایک مشہور و آباد مسجد واقع ہے' اسکا بھی ایک حصہ صرف اسلیے لے لیا جائیگا کہ مجوزہ سڑک کی کجی نکل جائے -

حسن اتفاق سے اسی زمانے میں صوبہ کے ہر دلعزیز لفٹنٹ گورنر دورہ فرماتے ہوئے کانپور تشریف لائے -

بورڈ کے بعض مسلمان ممبروں نے ہز آنر سے مسئلۂ مسجد کے متعلق گفتگو کی - جہاں تک ہم کو علم ہے' ہم یہ لکھنے کیلیے وجوہ پاتے ہیں کہ ہز آنر نے حسب عادت اسپر نہایت ہمدردی ظاہر کی اور اطمینان دلایا کہ مسلمانوں کی مذہبی عمارت کا احترام ہر حال میں ملحوظ رہیگا -

اس سے زیادہ کسی وعدے کیلیے صاف اور صریح الفاظ نہیں ہو سکتے' جو کہے گئے تھے کہ " ہندو مسلمانوں کے معابد میں کسی طرح بھی دست اندازی نہیں کیجائیگی "

صوبے کے سب سے بڑے حاکم کے اطمینان دلانے کے بعد پبلک کو ضرور مطمئن ہونا ہی چاہیے - پھر ایک وعدہ کی حیثیت سے دیکھیے تو اسکا اخلاقی احترام ناگزیر ہے - پس مسلمانان کانپور بالکل مطمئن اور فارغ البال ہوکر بیٹھہ گئے - جو قوم آج تمام مساجد عالم کی طرف سے بے پروا اور فارغ البال ہو' جسکو ان تمام مساجد سے اعظم و اقدس' اس عبادت گاہ الہی اور اولین مسجد اسلام کی طرف سے بھی کوئی بے اطمینانی اور تشویش فکر نہو' جسکا وجود اسکی ہستی ملی و دینی کا حقیقی سرچشمۂ حیات ہے' وہ اگر ایک ملک کے ایک شہر' اور ایک شہر کی بھی ایک مسجد کی فکر سے فارغ و اسودہ خاطر ہو بیٹھے' تو یہ کونسی تعجب کی بات ہے ؟

مسلمانوں کی غفلت تو ضرور قابل تعریف ہے کہ دنیا کی کوئی فکر بھی اسمیں خلل انداز نہیں ہو سکتی' لیکن قدرت کی اس ضد کی بھی داد دینی چاہیے کہ اسنے بھی انکے ہر اطمینان کو اضطراب سے بدلدینے کا پورا تہیہ کر لیا ہے - ہمارے ہر اطمینان کی طرح اس اطمینان کی عمر بھی زیادہ نہ نکلی - تھوڑی ہی مدت کے بعد امپرومینٹ ٹرسٹ کمیٹی نے اس صاف و صریح وعدے کے باوجود' یہ رزلیوشن پاس کر دیا :

" مسجد کا مشرقی حصہ لے لیا جاے اور اسکے عوض میں مسلمانوں کو مسجد کے مغربی حصے میں زمین کا ایک ٹکرا دیدیا جاے "

کمیٹی کا یہ رزولیوشن جب بورڈ کے جلسے میں تصدیق (کنفرمیشن) کے لیے پیش کیا گیا' تو مسلمان ممبروں نے اسکی مخالفت کی' اور بالاخر اس جلسے میں اس رزولیوشن کی تصدیق ملتوی کر دینی پڑی -

قاعدہ ہے کہ اہم اراضی متنازعہ فیہ کے معائنہ کے لیے مجسٹریٹ ضلع خود آتا ہے - چنانچہ بیان کیا گیا ہے کہ مجسٹریٹ ضلع کانپور مسجد کے معائنے کیلیے بہ نفس نفیس تشریف لاے اور " بوٹ پہنے ہوے " مسجد کے اندر تشریف لے گئے - معززین شہر اور مقربان بارگاہ میں سے اکثر اصحاب انکے پیچھے پیچھے دست بستہ موجود ہونگے' مگر مجھے اسمیں شک ہے کہ کوئی " مسلمان " بھی انکے ساتھہ تھا یا نہیں ؟

اس معائنہ کے بعد شہر کے سر بر آوردہ مسلمانوں کا وفد کلکٹر ضلع کے دردولت پر حاضر ہوا' اور " اپنی چہل سالہ مسلمہ قومی پالیسی " کے اصول پر بصد عجز و نیاز و الحاح و زاری التجا کی کہ اپنے فرمان واجب الاذعان پر نظر ثانی فرمائی جاے' لیکن ارشاد ہوا کہ قضاء مبرم کے فیصلے میں ترمیم ممکن نہیں !

بورڈ کا جب دوسرا جلسہ ہوا تو اسمیں ایک مسلمان ممبر نے اسکی نسبت تجویز پیش کی' مگر نا منظور کردی گئی -

اس معاملے کی سرگذشت میں سب سے زیادہ اہم اور قابل ذکر واقعہ یہ ہے کہ اس مسئلے میں مسلمانوں کی اعانت کیلیے بورڈ کے انصاف پسند ہندو ممبر بھی مستعد تھے' اور اس سے کانپور کے ہندو مسلمانوں کے تعلقات کی نسبت تعجب انگیز مسرت ہوتی ہے -

بورڈ کے تیسرے جلسے میں ہندو اور مسلمان ممبروں نے متفقہ طور پر ایک اور رزولیشن پیش کیا' جس کا مقصد یہ تھا کہ " مسجد کا کوئی جزو کسی حالت میں بھی نہ لیا جائے' اور اگر بالفرض بورڈ کے کسی ایکٹ کی رو سے ایسا کرنا جائز بھی ہو' تو وہ ایکٹ منسوخ کردیا جائے " لیکن بورڈ کے تمام انگریز ممبروں نے قاطبۃً اس تجویز سے اختلاف کیا' اور خود چیرمین صاحب نے انکا پوری قوت سے ساتھہ دیا -

تعداد میں ہندو مسلمانوں کی متحدہ تعداد زیادہ تھی - قاعدہ سے اس کو پاس ہوجانا چاہیے تھا' مگر پاس ہونا یا نہونا صرف تعداد کی اقلیت و اکثریت ہی پر موقوف نہیں ہے' اور صرف تعداد کے دیوتا کی پوجا جو آج ہندو مسلمان اپنے تعلقات کے مسائل میں کر رہے ہیں' انہیں کون سمجھاے کہ یہی انکی سب سے بڑی گمراہی ہے - اصل شے قوت ہے' اور ایک قوی وجود بھی ہو' تو وہ ہزارہا انسانوں پر غالب ہوتا ہے - جب یہاں ایک اور ہزاروں کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے تو پھر اس مقابلے کی نسبت زیادہ بحث کرنے کی کوئی ضرورت نہیں' جس میں ہندو مسلمان ممبروں کے مقابلے میں ایک سے بہت زیادہ افراد حکومت کی صدائیں کار فرما تھیں' اور اگر یہ بھی نہ ہوتا' جب بھی صرف چیرمین صاحب بہادر کی ایک نگاہ گرم ہی کیا کم تھی ؟

بہرحال رزولیوشن منظور نہوا' البتہ ہندو مسلمان ممبروں کے اتحاد اور یک راے ہوجانے کا یہ نتیجہ ضرور نکلا کہ اس رزولیوشن کی جگہ ایک دوسرا رزولیوشن اس مضمون کا قرار دیا گیا کہ بورڈ ہز انر سے سفارش کرے کہ مسجد کا وہ حصہ منہدم نہ کیا جاے

اسکے بعد بعض حضرات کے مشورے سے یہ طے پایا کہ ہز آنر کی خدمت میں ایک میموریل بھیجا جاے - چنانچہ ایک میموریل تیار کیا گیا' جس پر عمائد' رؤسا' علماء اور اعیان شہر میں سے ۱۲ - ہزار آدمیوں کے دستخط تھے - علماء شہر کا ایک فتوی بھی اسکے ساتھہ منسلک کیا گیا تھا -

" چہل سالہ مسلمہ قومی طرز تحریر " کے مطابق یہ میموریل کمال عجز و تذلل کے " اظہارات اسلامیہ " سے لبریز تھا' اسکا آغاز

۰۰ رجب ۱۳۳۱ ہجری

مسئلۂ سود

به تذکرۂ تحریک انریبل خواجہ غلام الثقلین صاحب

(۱)

یا ایها الذین آمنوا ! لا تاکلـــوا الـــربا اضعافاً مضاعفـــه ' واتـــقـــو اللـــه ' لعلکـــم تفلحـــون (۳ : ۱۲۵)	مسلمانوں ! سود کے لینے سے پرهیز کرو که وه (سود در سود کي صورت میں) دگنا چوگنا هوتا چلا جاے ' الله سے ڈرو (که ظلم و زیادتي سے اسکا غضب ظهور میں آتا هے -) عجب نهیں که اس طرح تم دنیا میں فلاح پاؤ -

انریبل خواجه غلام الثقلین صاحب نے پچھلے دنوں مسئله سود کے متعلق صوبجات متحده کي کونسل میں جو مبسوط تقریر کي تهي ' وه تمام اخبارات اردو و انگریزي میں چهپ چکي هے - میں وقت فرصت کا منتظر تها که اسکو پڑهسکوں -

اس تقریر کا اخبارات نے عام طور پر تذکره کیا هے ' لیکن میں اسکو دوسري نظر سے دیکهتا هوں -

سب سے پہلے جناب خواجه صاحب کو ایک ایسے ضروري اور اهم مسئلے پر ایک مبسوط ' مدلل ' اور پر مغز تقریر کرنے کیلیے تمام قوم کي طرف سے مبارک باد کا مستحق سمجهتا هوں - انهوں نے فی الحقیقت ممبري کے انتخاب کیلیے بهت جلد اپنے تئیں مستحق ثابت کردیا ' اور انکي قابلیت اور قومی خدمات کے قدیمي ولولے اور جوش کو پیش نظر رکهتے هوے ' اس بارے میں جو توقعات کی جاسکتی تهیں ' سچ یه هے که ان میں ذرا بهي نا کامي نهیں هوئی -

هماري حالت اپنے هم وطن بهائیوں سے بالکل مختلف هے ' اور حالت مختلف هے تو هماري تحسین وه تقبیح اور جرح و تعدیل کو بهي مختلف هونا چاهیے - ان میں قابلیت اور اداء فرض کا قحط نهیں هے - وه مجالس عامه اور کونسل کے هال ' دونوں میں اپني قابلیت کے بهتر سے بهتر مظاهر رکهتے هیں ' اور موجوده هندوستان کے چهل ساله عهد میں انهوں نے اپنے کاموں کي ایک اچهي تاریخ مرتب کرلي هے - لیکن هماري حالت انسے بالکل متضاد هے - قابلیت اور اداء فرض ' دونوں میں همارا خانۂ عمل صفر سے زیاده نهیں - پس ایسی حالت میں اگر هماري قوم کے اندر کوئي چهوٹا سے چهوٹا کام بهی قابلیت اور صداقت کے ساتهه انجام پاے ' تو اسکو اوروں کے بهتر سے بهتر کام کے برابر سمجهنا چاهیے - جوهریوں کے بازار میں هیرے کے مرصع هار کو بهي کوئي نهیں پوچهتا ' لیکن کسي کوئلے کي کان میں موتي کا ایک دانه بهي نکل جائیے ' تو هر شخص کي نظر پڑیگي که یه کیا چیز هے ؟

کونسل کي تاریخ میں مسلمان ممبرونکا تذکره

هندوستان میں مجلس وضع قوانین کي ابتدا کو ایک قرن سے زیاده زمانه گذر گیا ' اور رفارم پر بهي کونسل کا ایک پورا عهد انتخاب گذر چکا هے - لیکن اس تمام عرصے کی پوري تاریخ پڑهه ڈالیے - یه کیسی شرم کی بات هے که وه تمام تر صرف هندؤں کی قابلیت ' ازاد بیانی ' حق پرستی ' اور اداء فرض کے صدها کارنامه هاے جلیله و عظیمه کی سرگذشت هے ' اور سواے ایک واقعه کے ' مسلمانوں کیلیے کوئی تذکرۂ نمایاں اپنے اندر نهیں رکهتی !

ایک واقعه سے میرا مقصود سید صاحب مرحوم هیں ' جو کونسل کے ابتدائی عهد میں دو بار شامل کیے گئے ' اور جنهوں نے مشهور " البرٹ بل " کے مباحثه میں یادگار حصه لیا تها -

اور رفارم کے بعد صرف مسٹر مظهر الحق کو جانتا هوں ' جنکو مسلمان ممبروں کی عام حالت سے یقیناً مستثنی کردینا چاهیے -

کونسل کے اندر اظهار قابلیت کے متعدد مواقع هیں - سب سے پهلي چیز تو مناسب اور ممکن النفاذ قوانین کا مسوده پیش کرنا هے - پهر عام مباحث و مذاکرات میں علم و قابلیت اور اجتهاد فکر و راے کے ساتهه حصه لینا ' هر معامله اور قانون کے متعلق ملکي مصالح اور اغراض کي حمایت کرنا ' سرکاري تجاویز و خیالات کے بے اعتدلانه اثر کي اعتدال و قابلیت کے ساتهه مخالفت کرنا ' بجٹ وغیره کے اهم مواقع پر عمده اور مفید مباحث و انتقادات پیش کرنا ' ملک کي عام حالت پر نظر رکهنا ' اور اسکے درس و مطالعه سے کونسل کے کاموں میں مدد لینا ' شمار و اعداد کو هر معاملے کي نسبت خاص طور پر محفوظ رکهنا ' اور هر بحث میں ان سے کام لینا ' مفید اور نتیجه خیز سوالات کرنا ' اور انکے جوابات سے ملک کي عام معلومات اور راے میں اضافه ' اور حکومت کي غلطیوں کا انکشاف کرنا - یه ' اور اسی طرح کے صدها مواقع هیں ' که ایک قابل شخص کي قابلیت کیلیے کونسل هال میں آزمایش هو سکتے هیں -

پهر حق گوئي اور راست بیاني ایک جوهر اصلي هے ' جسکي هر موقعه پر ضرورت هے - اور جو ایک روشني هے ' جس سے کونسل کا هال هي نهیں بلکه هر جگه روشن هوسکتي هے -

لیکن افسوس که اس تمام عهد گذشتۂ و رواں میں مسلمان ممبروں نے ' ان تمام امور میں سے کسي ادنی ترین کام کا بهي اپنے تئیں اهل ثابت نهیں کیا -

البته ایک چیز هے ' جسکي قابلیت کا انهوں نے هر موقعه پر ثبوت دیا - اور ایسا قاطع و مانع ' که هندوستان کي کوئي قوم اسکے مقابلے میں اپنے عجز صریح کو نهیں چهپا سکتي - یعنے ملک اور ملکي امیدوں کي تذلیل ' جهل و ناداني کے ساتهه هر سرکاري خواهش کا استقبال ' اور هر صداے حکومت کے آگے بلا تامل رکوع و سجود - اور یه وه صفت ملکوتیه هے ' جو ملاء اعلی و کروبیان عالم بالا کیلیے بهي بهترین وصف هے ' چه جائیکه کونسل هال میں انسانوں کیلیے که : لا یسبقونه بالقول ' وهم بامره یعملون ! ! (۱)

اس سے بهی زیاده درد انگیز بات یه هے که برائی کے ظهور کی اصلاً دو شکلیں هوتي هیں : ایک نیکی کا عدم ' اور دوسرا بدي پر اصرار - پهلي صورت بهتر هے ' اگر دوسري صورت پیش نه آے - ایک شخص کچهه نهیں کرتا - یه بري بات هے - لیکن اس شخص سے تو وه هزار درجه بهتر هے ' جو نه صرف یه که نیک کام نهیں کرتا ' بلکه

---

(۱) سورۂ انبیا میں یه آیة فرشتوں کي تعریف میں هے یعني وه الله کے احکام پر ایسے عامل هیں که اسکے کسي حکم کے خلاف نهیں کرتے - (منه)

فہرست زرِ اعانۂ ہلال احمر

زرِ اعانۂ دولۃ علیہ کی فہرست گذشتہ نمبر میں جہاں تک شائع ہوچکی ہے ' اسکا میزان مجموعی حسب ذیل ہے - ابھی بقیہ فہرست کی اشاعت باقی ہے ' اور سلسلہ برابر جاری رہیگا -

کل رقم مجموعی از ابتداء فہرست ۱۸'۲'۲۲ -

روانہ شدہ باسم ہلال احمر ۱۱'۳'۹ -

فہرست نمبر (۱) کی مجموعی رقم ۱۱'۸'۴۰ - تھی ' جو ہلال احمر کے عام چندے میں شامل کردی گئی - اسکے بعد ۳ - سو پاونڈ فہرست نمبر ۲ و ۳ و ۴ و ۵ - سے روانہ کیے گئے - پس دونوں کی مجموعی رقم کا یہ میزان ہے -

باسم وزیر اعظم دولۃ علیہ بلا تخصیص ہلال احمر ۵۰۰'۱۱ -

بقیہ .... ۷'۴۰'۲

جو فہرست اُس نمبر سے شائع ہوگی ' اُسکی رقوم اسکے علاوہ ہیں -

ان رقوم کی فراہمی میں جن حضرات نے سعی فرمائی اور نیز جو حضرات آج بھی مصروف سعی ہیں ' بیجا ہوگا اگر الہلال انکا شکر گذار ہو ' کیونکہ انہوں نے جو کچھہ کیا ہے ' اسکی شکر گذاری کا حق کسی انسان کو نہیں - انکا اجر صرف اللہ کے یہاں ہے ' اور وہی بس کرتا ہے -

فلسفۂ فطریہ فلسفہ سے حکمت عملی اور حقائق اشیا سے آگاہی مراد ہے - فیلسوف یا فلاسفر کی اصطلاح ایسے لوگوں کے لیے استعمال ہوا کرتی ہے ' جو ہر ایک چیز کو نقد و اختبار کی نظر سے دیکھتے ہوں اور کسی شے کی نسبت سرسری حیثیت سے کوئی حکم نہ دیتے ہوں - یہ بات تو پرانی تھی ' لیکن یورپ کی قوت اختراع نے اب ایک اور فلسفہ ایجاد کیا ہے ' جس کا مدعا یہ ہے کہ کسی چیز کی نسبت فیصلہ کرنے کے لیے حقیقت شناس نظر کی حاجت نہیں - اس فلسفہ کا نام فلسفہ فطریہ ہے ' اور اس کے علم بردار لندن کے فیلسوف پادری (ڈاکٹر ہارٹسن) ہیں - انہوں نے " کنٹمپوریری ریو " کی تازہ اشاعت میں ہندوستان کے آداب و اخلاق پر بحث کی ہے ' اور اس ذیل میں ہندوستان کے لیے استقلال اداری (سیلف گورنمنٹ) کے حقوق اس لیے تسلیم نہیں کیے ہیں کہ " محکمہ پولیس و ریلوے اور بیشتر سرکاری دفاتر کے ہندوستانی اہلکار ' جھوٹے ' رشوت خوار ' غماز ' بے اعتبار ہوا کرتے ہیں - یہ ملک ایسی سوسائٹی پیدا کرنے سے قاصر ہے ' جس کے ایوان وطنیت کے ستون صداقت و عزت نفس اور انصاف و رحم قرار دیے جاسکیں " اس الزام کو ایک حد تک مان لینا چاہیے - اور ہر ایک سچے ہندوستانی کو اس کے مٹانے کی کوشش کرنی چاہیے ' لیکن اگر یہ واقعہ صحیح ہے کہ دو برس ہوے ' مسٹر کیر ہارڈی نے ایوان عام (ہاؤس آف کامنس) میں فرقۂ عمال (لیبر پارٹی) کی اخلاقی کمزوریوں کا ذمہ دار گورنمنٹ کے طرز عمل کو قرار دیا تھا ' اور مسٹر بونر لا کی تقریر بھی اس کی تائید میں تھی ' تو سوال یہ ہے کہ ہندوستان کے تنزل آداب و زوال اخلاق کا کون ذمہ دار ہے ؟ اور یہ ذمہ داری کیونکر پوری ہوسکتی ہے ؟

اِیں سخن را چہ جوابست ' تو ہم می دانی !

احسن المسائل کامل کا اردو ترجمہ کنز الدقائق - فقہ کی کتاب مستند - قیمت ایک روپیہ - پتہ - مینیجر مطبع فاروقی دہلی
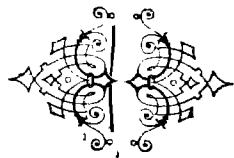
فرانس میں استعمال افیون دماغی قوی میں غیر طبعی ولولہ و ہیجان پیدا کرنے کے لیے یورپ نے مختلف قسم کے پر تکلف مکیفات پسند کر رکھے ہیں ' لیکن یہ چیزیں سرور کے لیے کافی نہ تھیں - تکمیل سرخوشی کے لیے پیرس میں اب افیون کا استعمال بھی شروع ہوگیا ہے ' اور وہ بھی عیش پرست فرقہ ہی میں نہیں ' بلکہ جنگی بیڑہ کے افسروں اور ملاحوں میں - فرانسیسی اخبارات اس موضوع پر طویل الذیل مضامین شائع کر رہے ہیں کہ شراب کے استعمال نے سروں سے دستار تو پہلے ہی اُچھال دی تھی ' اب افیون کی آمیزش سے دیکھیے سر بھی باقی رہتا ہے یا نہیں ؟ حال میں وزیر بحریہ نے فرنچ اخبار " ماتن " کو اطلاع دی ہے کہ اس کے استیصال کے لیے حکومت مناسب تدبیریں اختیار کرنے کی تحریک منظور کرچکی ہے -

اس واقعہ کو ہندوستان کی حالت سے ملائیے کہ یہاں افیونیوں کا شمار کس قدر وسیع ہے ؟ مگر بجاے اس کے کہ سد باب کے لیے گورنمنٹ کوئی حکم نافذ کرتی ' پندرہ بیس برس پہلے لکھنؤ میں ایک آنریبل ممبر سے استعمال افیون کی تائید و تصویب میں تقریر کرائی گئی تھی ' اور اس سے بھی چالیس پچاس برس پہلے جب چین میں استیصال افیون کی پہلی تحریک ہوئی تھی تو مولف تاریخ چین (جیمس کارکرن) کی تشریح کے مطابق برطانیۂ عظمی کو اُس سے جنگ کرنی پڑی تھی کہ ترک افیون کی وجہ سے جب چین میں افیون کی کھپت نہوگی تو ہندوستان کے مالیہ کو نقصان پہونچیگا ! !

پچھلے چند سالوں میں چین کی آہ و زاری سے مجبور ہو کر افیون کے مسئلے پر توجہ بھی کی گئی تو ایسے قیود و شرائط کے ساتھہ ' جنکی وجہ سے برطانیہ کا دست کرم ابھی ایک عرصے تک ہندوستان اور چین میں اس جام مسموم کی بخشش جاری رکھیگا ! !
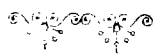
نزدیکاں دور و دوراں نزدیک ! ! پولینڈ کا ملک ' جسے عربی میں بولونیا کہتے ہیں ' ایک مدت سے جرمنی ' آسٹریا اور روس کے درمیان تقسیم ہوچکا ہے - جرمنی سے جو حصہ متعلق ہے ' اُس کی مجلس حرب (جنگی کونسل) کے نائب الرئیس (وائس پریسیڈنٹ) موسیو سیداہ نے ریچستاگ (جرمن پارلیمنٹ) کی گذشتہ نشست (سشن) میں ترکی و پولینڈ کے تعلقات پر بحث کرتے ہوے تقریر میں اس پہلو پر زور دیا تھا :

" دولۃ عثمانیہ دوستانہ سلوک اور مہربانی کے برتاؤ کی مستحق ہے - بر اعظم یورپ میں یہی ایک سلطنت ہے ' جس نے اُس زمانے میں پولینڈ کی حمایت کی ' جبکہ تمام یورپ اُس کا دشمن ہو رہا تھا ' اور خود مسیحی دنیا اُس کو پامال کرنے کی فکر میں تھی - پولینڈ تقسیم بھی ہوگیا اور یورپ نے اس انقسام کو تسلیم بھی کر لیا ' مگر ترکی نے اب تک اس کی تصدیق نہیں کی - ایسی شریف سلطنت کے دکھہ درد میں شریک نہونا احسان فراموشی ہے "

اس تقریر کا جرمن قوم پر تو کچھہ اثر نہوا ' مگر پول (اہل پولینڈ) نہایت متاثر ہیں اور ترکوں کے لیے بڑی فراخدلی سے ' چندہ فراہم کر رہے ہیں -

پولینڈ کی نصرانیت کو تو اسلام سے یہ ہمدردی ہے ' مگر ہندوستان میں اسلام بعض ایسی صورتوں کے اندر بھی موجود بتلایا جاتا ہے ' جو ترکوں کی اعانت کے جذبات کو مسلمانان ہند کی قوتوں کی بربادی بتلاتے ہیں ! !

دوزخ کا نمونه بنا دیتا : لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم - ثم رددناه اسفل سافلین ' الا الذین آمنوا و عملو الصالحات فلهم اجر غیر ممنون (۹۶ : ٦) .

انساني خود غرضي کا مهیب ترین ظهور

اس خود غرضی کا ایک بد ترین ظهور' جمع و حصول مال کی بهوکهه هے ' جسکو پیاس کهنا چاهیے ' اگر استسقا کی تشبیه اسپر راس آجاے - لیکن اگر غور سے دیکها جاے تو اعمال انسانیه میں اس مرض کا کوئی ظهور اس درجه انسان کے ملکوتی خصائل کے لیے مهلک ' اسکی بهیمیت و سبعیت کیلیے مقوي ' هیئة اجتماعیه اور مجامع انسانیه کی صحت مدنی کیلیے سم قاتل ' اور عالم مخلوقات کے اس جمیل ترین مخلوق یعنی انسان کو خوفناک درنده بنا دینے کیلیے ایک عمل السحر نهیں هے ' جیسا که سود' اور سود خواري کی زندگی کی مختلف شکلیں -

اخلاق و خصائل انسانیة کا آبگینه تو اسدرجه نازک هے' که تجارت اور کاروباري معیشت کی زندگی کی تهیس کا بهی متحمل نهیں هوتا ' اور همدردي و مروت کا چشمه کچهه نه کچهه مکدر هو هی جاتا هے - پهر ظاهر هے که اسکے لیے سود (جس سے بغیر حق محنت حصول نفع کا اصول غیر طبعی قائم هو جاتا هے) کس درجه مضر هوگا ؟

یقیناً تمام انسانی معاصی میں صرف یهی معصیت " حرب من الله و رسوله " هے ' کیونکه اور کسی معصیة میں انسان خدا کے بندوں کیلیے اس درجه بے رحم اور خونخوار نهیں هو جاتا ' جس درجه سود کو اپنا وسیلۂ معاش بنا لینے کے بعد از سر تا پا مجسمۂ شقاوت و قساوت' و غلظت و صلابت هو جاتا هے - اور خدا کے بندوں کے آگے بے رحمی سے مغرور هونا ' فی الحقیقت خدا کے آگے مغرور هو کر آمادۂ جنگ و پیکار هونا هے -

* * *

انسان کے ان تمام بڑے بڑے جرائم پر' جنکو اسکی خود غرضی کا دیو اسکے اندر سے انجام دیتا هے' اپنے سامنے لاؤ' اور ایک ایک کرکے دیکهو ! بڑے بڑے عادي مجرموں کو تم دیکهوگے که بارها انسانی مظلومی اور بیکسی نے انکی انکهوں کو اشکبار' اور انکے دلوں کو دو نیم کر دیا هے - سخت سے سخت بے رحم ڈاکو اور قاتل کی نسبت بهی تم سن سکتے هو که اس نے عین اپنی بے رحمي و قساوت کے کسی عمل کو انجام دیتے وقت' ایک بڑهیا عورت کی فریاد ' ایک بیکس عورت کی گریۂ و زاری ' اور ایک یتیم بچے کے مضطربانه فغان الغیاث پر اپنی کهینچی هوئی تلوار پهینکدي ' اور چند لمحوں کیلیے اسکي بهولی هوئی معنی انسانیة اسے یاد آ گئی - تاریخ اور ملکی روایات نے ان ڈاکوؤں کے حالات قلمبند کیے هیں ' جو ایک طرف تو دولت مندوں کو لوٹتے ' اور مال و دولت سے بهرے هوے قافلوں کو تاخت و تاراج کرتے تهے ' دوسري طرف صدها بیوه عورتیں اور بیکس و مسکین خاندان تهے ' جنکو ایک فیاض طبع دست کریم ' اور ایک دریاے بخشش پادشاه کی طرح ' امداد و اعانت سے مالا مال کردیتے تهے - انگلستان کے قرون متوسطه اور هندوستان کے گذشته زمانے کے بڑے بڑے ڈاکوؤں کی نسبت هر شخص جانتا هے که انهوں نے قصبات و دیهات کي بیکس عورتوں کیلیے با قاعده وظائف و مشاهرے مقرر کردیے تهے ' اور روم کے ایک مشهور ڈاکو نے تیتس سے کها تها : " میرا مجرم هاتهه پادشاه کے مقدس هاتهه سے زیاده غریبوں اور بیکسوں کي مدد کرتا هے' اگرچه وه پادشاه اور میں ڈاکو هوں "

یهي حال تقریباً انسان کے تمام بڑے بڑے جرائم کا هے' اور فضیلة انسانیة هر بڑي سے بڑي زندگي کي تاریکي میں بهي' کبهي نه کبهي اپني روشني کو بے نقاب کردیتي هے -

لیکن اسکے مقابلے میں ایک سود خوار زندگی کو لاؤ - وه چور نهیں هے ' وه ایک ڈاکو کے نام سے ذلیل و حقیر نهیں کیا جاتا ' لوگ اس سے پناه نهیں مانگتے' بلکه اسکو ڈهونڈهتے هیں - وه پهاڑوں کي غاروں ' اور جنگلوں کے گنجان گوشوں میں مجرموں کي طرح نهیں چهپتا - وه سوسائٹي سے مردود و مطرود نهیں هے - اس نے پادشاه کے قانون کے توڑنے اور انسانوں کے اداب و مراسم کي حقارت کا کبهي جرم نهیں کیا - وه ایک شهري هے ' جو مثل ایک شریف باشندۂ شهر کے انسانوں میں رهتا ' اور جسم اجتماعي میں عضو صحیح کي طرح شامل هے - با ایں همه' اسکے اعمال کا کیا حال هے ؟ وه ڈاکو سے بڑهکر آبادي کو غارت کرتا ' وه قاتل سے زیاده انساني حیات کو موت سے تبدیل کرتا ' وه عادي مجرم سے زیاده سوسائٹي کو تباه کرتا ' وه ایک درنده سے بهي خوفناک تر خوں آشام' اور بهیڑیے اور جنگلي سور سے بهي بڑهکر حیات انسانی کا دشمن هے - پهر ان سب سے زیاده یه که سخت سے سخت بے رحم ڈاکو کی آنکهوں سے بهي کبهی نه کبهي رحم کا ایک قطرۂ اشک ٹپک پڑتا هے ' پر یه معلوم قطعي هے که اسکي قساوت و شقاوت کبهی بهي کسي تڑپتے هوے جسم اور کسي پکارتي هوئي زبان پر ایک لمحے ' ایک دقیقے ' اور ایک عشر دقیقے کیلیے بهي ترس کهاے !!

(شکسپیر) کے ایک (شائیلاک) کا ذکر بے سود هے - دنیا میں اس وقت تک کتنے هزار شائیلاک گذر چکے هیں ' اور کتنے همارے سامنے موجود هیں !!

ایک اهم نکته

اگر ایک شخص چور هے ' ڈاکو هے ' قاتل هے ' تو قانون اسکو قتل کریگا ' اور انساني آبادي اس سے پناه مانگے گي' لیکن ایک سود خوار' جو کهتا هے که " انما البیع مثل الربوا " اسکا علاج کیا هے ؟ اس نے تجارت کي ایک دکان کهولدي هے' اور ضرورت و احتیاج ' انسان کے هوش و حواس کو معطل کردیتي هے - ڈاکو سے انسان بهاگتا هے' لیکن " شائیلاک " کے پاس تو اسکا مظلوم قرضدار خود هي دوڑ کر گیا تها - پس فی الحقیقت قتل و غارت کسي قانون اور مذهب کیلیے اسدرجه سختي کي مستحق نهیں هو سکتے ' جسقدر که سود ' اور سود خواري کي مهیب زندگي -

پهر کیا " حرب من الله و رسوله " سے اسکي تعبیر صحیح نهیں ؟ اور کیا تمام مذاهب عالم میں اسلام کي یه سب سے بڑي خصوصیت نهیں که اس نے با وجود جاهلیت عرب کے اس میں غرق هونے کے ' سود خواري کو سب سے بڑا جرم اور معصیة کبیره قرار دیا ؟

تجارت اور لین دین کي بے رحمیوں ' اور عام بے رحمیوں میں بهت بڑا فرق هے - انسان کے تمام مظالم اور بے رحمیاں ایسي هیں که انسانوں کیلیے کوئي دام اور کشش اپنے اندر نهیں رکهتیں - وه از سر تا پا نفرت اور مبغوضیت هیں - لوگ انسے پناه مانگتے هیں - لیکن روپیه کا لین دین ایک ایسي شے هے' که خواه کیسے هي سخت سے سخت عنوان ظلم سے هو' لیکن چونکه احتیاج اور ضرورت کو وقتي اور فوري طور پر دور کرنے والي هے ' اسلیے انسان اس سے بهاگ نهیں سکتا ' بلکه پناه مانگنے کي جگه خود هي اسکي طرف دوڑتا هے - وه جانتا هے که سود خوار ایک بے رحم ڈاکو اور خونخوار درنده هے' لیکن جنگل کے ڈاکو سے نفرت کرتا ' اور اس شهري ڈاکو کے آگے عاجزي سے هاتهه جوڑتا هے' تاکه وه اسے اپنے دام ظلم میں پهنسانے

اس سے بھی زیادہ یہ کہ برائیوں پر مصر ہے :

مرا بخیر تو امید نیست ' شر مرساں

مسلمان ممبروں نے اتنا ھی نہیں کیا کہ اپنے وجود سے کچھہ کام نہیں لیا ' بلکہ اس سے زیادہ یہ ' کہ جب کبھی کچھہ کام لیا بھی تو یہی لیا کہ ملک کو نقصان پہنچایا ' اور ھمیشہ اسکی بہترین امیدوں کیلیے ایک سنگ گراں بنکر حائل رہ رہے - یہ ھماری پیشانی پر ایک ایسا داغ سیاہ ہے ' جو افسوس کہ مٹ نہیں سکتا -

بہر حال یہ تو خود ایک مبحث ہے - ضمناً ذکر آجاتا ھے تو خیالات کو روک نہیں سکتا - خواجہ صاحب کی تقریر پڑھکر مجھے سب سے زیادہ خوشی یہ ھوئی کہ کونسل ھال میں ایک مسلمان ممبر نے ایک اھم اور ضروری مسئلہ کی نسبت لب کشائی کی ' اور اسپر قابلیت اور صرف وقت کے ساتھہ غور کیا ' یہ بات فی نفسہ گو بہت اھم نہو ' مگر ھمارے بازار میں جس جنس عام کی نایابی ھے ' اسکے ملنے پر خصوصیت کے ساتھہ کیوں نہ خوش ھوں ' گو آوروں کے ھاں وہ عام ھو -

مسئلہ سود اور قران کریم

خواجہ صاحب نے اپنی تقریر میں (سود در سود) کے اُن نتائج پر قانون کو توجہ دلائی ھے ' جس نے تاریخ کے قدیم ترین زمانے کی طرح اس دور میں بھی انسانوں کی آبادیوں کو ویران کیا ھے ' انکی کوشش اور محنت کے نتائج کو بغیر کسی حق طبیعی کے دوسروں کی طرف منتقل کردیا ھے ' اور نہیں معلوم کتنے عالیشان محل ھیں ' جو اسکی بدولت خاک کا ڈھیر بنگئے ھیں ' اور کتنے وسیع قبرستان ھیں ' جنکے اندر اس کی تباھی و ھلاکت کے مجروح پڑے سو رھے ھیں !!

میں نے ھمیشہ اس امر پر غور کیا کہ قران کریم نے انسانی معاصی و جرائم کے متعلق طرح طرح کی وعیدیں فرمائی ھیں ' لیکن سود کے متعلق ایک لفظ ایسا کہدیا ھے ' جس سے سخت تر وعید آور کسی سخت سے سخت جرم و معصیت کی نسبت بھی نہیں آئی - اسکا سبب کیا ھے ؟

یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللـہ و ذروا ما بقـی من الربوا ' ان کنتـم مومنین - فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللـہ و رسولہ (۲ : ۲۷۸)	مسلمانو ! اگر تم صاحب ایمان ھو تو اللہ سے ڈرو اور تمہارے پچھلے لین دین میں جو کچھہ سود باقی رھگیا ھے ' اُسے چھوڑدو ! (پھر) اگر تم نے ایسا نہیں کیا تو اللـہ اور رسول کے ساتھہ لڑنے کیلیے خبـر دار ھو جـاؤ کـہ یہ

فی الحقیقت اللہ اور اسکے رسول سے اعلان جنگ ھے - (۱)

قران کریم نے اس ایت میں سود کے لینے پر اصرار کو " حرب من اللہ و رسولہ " سے تعبیر کیا ھے کہ اسکے لینے والے اللہ اور اسکے رسول سے لڑنے کیلیے مستعد رھیں !

بظاھر یہ تشدد تعجب انگیز معلوم ھوتا ھے - انسان کی وحشیت اور ھمجیت نے دنیا میں کیسی کیسی مہیب معصیتیں کی ھیں ' اور وہ جب سبعیت و درندگی پر آجاتا ھے تو اسکے اعمال کس درجہ خوفناک ھو جاتے ھیں ؟ لیکن یہ کیوں ھے کہ قران کریم نے کسی انسانی معصیت کو بھی " حرب من اللہ و رسولہ " سے تعبیر نہیں کیا ' اور اس وعید کیلیے صرف سود ھی کو (کہ محض ایک لین دین اور معاملات کی چیز ھے ' اور زیادہ سے زیادہ انسانی خود غرضی کا ایک ظہور) تمام رذایل انسانیہ میں سے منتخب کیا ؟

حرب من اللہ

انسانی خود غرضی

یہاں اسکی تفسیر مقصود نہیں ھے ' مگر اشارہ ضروری ھے -

سود کے کاروبار کی اگر کوئی تاریخ مرتب کی جاتی تو میں سمجھتا ھوں کہ اس ایت کی بہتر سے بہتر تفسیر خود بخود ھو جاتی -

جلب نفع اور خود غرضی سے اس دنیا کے عجیب ترین جانور کا (جسکو انسان کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ھے) کوئی فعل خالی نہیں - اور اگر خالی ھے ' تو صرف وہ فعل ' جو اُس سے بہ حیثیت مخلوق حیوانی کے صادر نہیں ھوتا ' بلکہ اسکے اندر کی وہ روح انسانیۃ کبری اور معنی خلافۃ الہیہ کام کرنے لگتی ھے ' جو مقام ملکوتیۃ سے بھی ارفع ' اور در باب مقام قدوسیت اعلی ھے - مذھب ' قانون ' اخلاق ' سوسائٹی ' اور اسی طرح کی تمام بندشیں صرف اس خود غرضی ھی کے مظاھر شدیدہ کو روکنے کیلیے ھیں - اور اگر اس خوفناک جانور کے پانوں میں اتنی بوجھل بیڑیاں نہ ھوتیں ' تو اغراض و استجلاب نفع کا تصادم دنیا کو شیطان کا تخت ' اور

" تو صرف ایک رطل گوشت لے سکتا ھے ' اور عدالت کا فیصلہ واجب التعمیل ھے "

یعنی شائیلاک یہودی اور اسکے مقروض کا وکیل

شیکسپیر نے اپنے مشہور ڈراما (مرچنٹ آف وینس) میں ایک سود خوار یہودی کی قساوت اور اسکے مقروض کی مظلومی کا جو نقشہ کھینچا ھے ' وہ اس درجہ مشہور ھے کہ محتاج تشریح نہیں -

حال میں لندن کے ڈرری لین کے دار التمثیل (تھیٹرھال) میں اسکی تمثیل (ایکٹ) نئے ساز و سامان سے دکھلائی گئی تھی - مسٹر فارس نے شایلاک کا ' اور مس کرٹ الیٹ نے مقروض کی بیوی کا پارٹ لیا تھا - یہ تصویر اس تمثیل کے اس مرقعہ کی ھے ' جبکہ مقروض کی بیوی وکیل کے بھیس میں آئی ھے ' اور اُس نے خونخوار شایلاک سے کہا ھے کہ " بہتر ' اپنے قرض کے بدلے ایک رطل گوشت مقروض کے جسم سے کاٹ لے ' مگر شرط یہ ھے کہ صرف ایک ھی رطل ھو "

---

(۱) " فاذنوا بحرب من اللہ " مفسرین نے مختلف اقوال جمع کیے ھیں کہ اس سے مقصود کیا ھے ؟ اذنوا کو بعض نے بکسر ذال و مد ھمزہ بر وزن " آمنوا " پڑھا ھے ' اور بعضوں نے بفتح ذال ' لیکن مقصود دونوں سے یہی ھے کہ معلوم کرلو یا خبردار ھوجاؤ - حرب من اللہ سے بعض مفسرین نے حقیقی معنی لیے ھیں ' یعنی جو سود لیں گے ' انسے اللہ اور اسکا رسول قتال کریگا ' اور وہ اس سے خبردار ھو جائیں ' لیکن فی الحقیقت یہاں حرب سے مراد واقعی جنگ نہیں ھے ' بلکہ وعید و عقاب اور تہدید و ترھیب میں مبالغہ مقصود ھے ' یعنی اس فعل کو باوجود نہی ترک نہ کرنا ' ایک ایسا جرم قرار دیا ھے ' جو گویا اللہ اور اسکے رسول کے مقابلہ میں حریف جنگ بننے کے مماثل ھے - اسی لیے ترجمے میں میں نے اسکو واضح کردیا ھے - (منہ)

تاهم وہ انسان نہیں ہوتا ' کیونکہ انسانوں میں ایک سب سے بڑي قیمتي چیز ہے جو اسمیں نہیں ہوتي -

یہي حال ایک سودخوار زندگي کا ہے - بظاہر اسمیں کوئي برائي نہیں ہوتي - وہ سوسایتي کا ایک جزو ' اور شہر کا ایک جائز باشندہ ہوتا ہے - عام تاجروں کي طرح اسکي بھي ایک تجارت ہوتي ہے - وہ مبادلۂ اشیا کي تجارت نہیں کرتا تو کیا ہوا ؟ ایک ہي جنس کو دیتا اور ایک ہي جنس کو لیتا ہے ' تو کیا نقصان لازم آگیا ؟ پھر بھي یہ ایک کاروبار اور بیع و شراء ھي ہے - وہ ڈاکو کی طرح لوٹتا نہیں ہے ' اور چور کی طرح چھپ کر چورانے نہیں آتا - جائز لین دین میں پہلی شرط فریقین معاملہ کا راضي ہونا اور جبر واکراہ کا نہونا ہے ' اور یہ ظاہر ہے کہ وہ جب کبھي معاملہ کرتا ہے تو انھی سے کرتا ہے جو اسکی شرائط کو بخوشی منظور کرتے ' اور اسکے معاملے پر اپني پوري رضا ظاہر کرتے ھیں - وہ تلوار لیکر لوگوں کو نہیں دھمکاتا کہ اس سے روپیہ لیں ' اور اسکي شرائط کے آگے سر جھکا دیں -

پس ایک شریف انسان ' ایک با امن شہري ' ایک جائز کاروباري آدمی میں جو کچھہ ہونا چاہیے ' اسمیں ہوتا ہے ' اور کوئي بات بظاہر اسکے خلاف نظر نہیں آتي -

لیکن ان تمام مظاہر انسانیت و مدنیة کے ساتھہ' دوسري طرف دیکھیے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب کچھہ ہے' مگر ایک شریف انسان اور ایک کار و باري شہري میں سب سے زیادہ ضروری جوہر جو ہونا چاہیے ' اسمیں نہیں ہے - وہ باوجود انسان ہونے کے ایک خونخوار درندہ ہے ' وہ باوجود شریف زندگي ہونے کے رذالت و سفاهت اور بہیمیت و بربریت کا ایک پیکر مجسم ہے - وہ باوجود ایک جائز باشندۂ شہر ہونے کے درندوں کے بھٹ اور وحشیوں کے جنگل کا ایک جانور ہے - اس نے گو تجارت کي دکان کھولدي ہے مگر وہ ایک ڈاکو ہے' جو خود تاجروں کو لوٹتا ' اور بے رحم چوروں کی طرح انکے صندوقوں کو خالی کر دیتا ہے ! !

ایک پاگل آدمي باوجود انسان صورت ہونے کے انسان نہیں ہوتا ' کیونکہ اسکا نظام حواس و ادراک درہم و برہم ہو جاتا ہے ' اور یہی شے انسان کا اصلی جوہر شرف ہے - بالکل اسی طرح ایک سود خوار باوجود ایک جائز باشندۂ شہر اور شریف زندگی ہونے کے ' شریف نہیں ہوتا ' کیونکہ اسکے تمام جذبات و عواطف ملکوتیه اور فضائل خصائل و اخلاق معطل ہو جاتے ہیں ' اور یہی وہ چیزیں ہیں جو معطل ہو جائیں تو:

فلم یبق الا صورت اللحم والدم !

اور زیادہ اس تشبیه پر نظر ڈالیے ! ایک مصروع آدمی کھاتا ہے بتا ہے ' عقل و حواس کی باتیں کرتا ہے ' بالکل ایک بھلے چنگے مي کی طرح اپکے ساتھہ دسترخوان پر بیٹھا ہوتا ہے ' لیکن عتاً اسکی حالت میں ایک انقلاب عظیم ہوجاتا ہے - اسکے ہاتھہ ں کھینچنے لگتے ہیں ' اعصاب میں تشنج ہونے لگتا ہے ' خون کا ران جاري و ساري یکایک بند ہو جاتا ہے - بالکل اس مشین کی ح جسکا انجن یکا یک پھٹ گیا ہو ' اسکے ہوش و حواس کے کیل ے بند ہو جاتے ہیں ' وہ چکراکر زمین پر گر جاتا ہے ' احتضار ت کی سختیوں کی طرح ایڑیاں رگڑتا ہے ' منھہ سے کف جاري اتا ہے ' اور دیکھنے والے متحیر و متعجب ہو کر رہجاتے ہیں کہ لمحوں کے اندر ایک صحیح و سالم ' مضبوط و توانا ' ذي حس ارے ہوش و حواس انسان کی حالت میں ' یہ کیا انقلاب ہو گیا ؟

بعینه یہی حالت سود خوار کی بھی ہوتی ہے - عالم جذبات و عواطف کی دنیا بھی اجسام و جوارح انسانی کا ایک پرتو ہے - ٹھیک ٹھیک مثل ایک مصروع کے دنیا کے سامنے وہ نمودار ہوتا ہے - اسمیں از فرق تا بقدم کوئي چیز ایسی نہیں ہوتی ' جو ایک شریف اور شہري زندگی کی مخالف ہو - وہ ڈاکوؤں کي طرح جنگل کے پوشیدہ گوشوں اور پہاڑوں کے تاریک غاروں کو تلاش نہیں کرتا ' بلکہ ہر مدني وجود کي طرح شہر اور انسانوں کي آبادي کا خواستگار ہوتا ہے - وہ عین آبادي کے وسط میں مکان بنا کر رہتا ہے - وہ کسي شریف شہري کي طرح بازاروں میں خرید و فروخت ' اور گھر کے اندر ملاقات و صحبت میں مصروف نظر آتا ہے - تم اسکو ہر طرح ایک شریف آدمی کی طرح پاتے ہو - وہ تمھارے ساتھہ نرمی و محبت سے باتیں کرتا' تمھارے استقبال کیلیے خوش آمدید کہتا ' تم کو لطف و وداد کے ساتھہ اپنے پاس بٹھاتا ' تمھارے ساتھہ کھاتا پیتا ' اور چلتا پھرتا ہے - لیکن با ایں ہمہ ' جب کہ تم ان مظاہر انسانیة سے متاثر ' ان علائم امیال و عواطف سے مطمئن ' اور ان ابرازات تمدن و حضریة سے خوش وقت ہوتے ہو ' تو یکایک اسکے نظام جذبات و خصائل میں ایک انقلاب عظیم پیدا ہونے لگتا ہے - صرع کے جن کی طرح سود خواری کا شیطان اسمیں حلول کر جاتا ہے ' اسکی طبیعة ثانیه کے ہیجان کا اُبال اسکے دل کے اندر جوش کھا کھا کر اُبلنے لگتا ہے - اسکی صورت متغیر ہو جاتی ہے - رحم وانسانیة کي لینة و نرمي کي جگہ' وحشیت و سبعیت کے آثار و علائم سے اسکي پیشاني مکروہ بن جاتي ہے - اسکا چہرہ جو چند لمحے پیشتر ایک انسان کي طرح حسین تھا ' دفعةً ایک خونخوار درندے کي طرح مہیب ہوجاتا ہے - اسکي آنکھوں میں قساوت و بے رحمي کي سرخي پھرجاتی ہے - اسکي ناک کے نتھنے ہیجان غیظ و غضب سے خون آشام درندوں کي طرح پھڑکنے لگتے ہیں ' اسکا دماغ معطل ہو جاتا ہے ' اور تمام جذبات و عواطف انسانیة و ملکوتیة اسکے صفحۂ ذہن سے یک لخت محو ہو جاتے ہیں - پھر ایک مصروع اور آسیب زدہ مریض کي طرح وہ اپنے قابو میں نہیں ہوتا اور نہ اسکے ہوش و حواس اسکے اختیار میں ہوتے ہیں - اسکے سامنے صرف " سود " کا شیطان ہوتا ہے ' جو اسکو مسمریزم کے معمول کي طرح اپنے قبضے میں کر لیتا ہے - اسکي آنکھہ اور کان ' دونوں انسانیة کي حکمراني سے باغي ہوکر صرف شیطان کے تابع فرمان ہوجاتے ہیں - پھر نہ وہ " سود " کے سوا کچھہ دیکھتا ہے اور نہ سود کے سوا کچھہ سنتا ہے - جس طرح ایک آسیب زدہ کسي مجہول و غیر مرئی وجود کو دیکھکر اسکو پکارتا اور اسکي طرف اشارہ کرتا ہے - اسي طرح وہ صرف " سود " هي کي طرف اشارہ کرتا ' اور صرف "سود" هي کي آواز کو سننا چاهتا ہے - اسکا صید قہر و ظلم ' اسکے سامنے خاک پر لوٹتے ' زخمیوں کي طرح چیختے ' یا جاں کنی میں تڑپنے والوں کي طرح تڑپے ' پر اسکو کچھہ نظر نہیں آتا - وہ مدہوش اور پاگل کي طرح ان سب باتوں سے بے پروا و بے علم ' صرف " سود ' سود ' سود " کہکر پکارتا ' اور اسکے لینے کیلیے اپنا ہاتھہ بڑھاتا ہے ! ! ان الذین یاکلون الربوا ' لا یقومون الا کما یتخبطه الشیطان من المس ! !

* * *

اس تکرے کو کہاں تک طول دوں ؟ الہلال کے صفحات ان مباحث کیلیے معلی موزوں نہیں - جسقدر زیادہ غور کرتے جائیے گا اور دونوں حالتوں کو اپنے سامنے لائیے گا' اتنا هي اس تشبیه کی جامعیت اور احاطہ کا انکشاف ہوتا جاے گا - یہ صرف سرسری اشارات ہیں ' جنسے ایک فکر سلیم اندازہ کرسکتی ہے کہ امثال

کیلیے چن لے ' اور اسکو مجروح تیغ قساوت و بے رحمي کرنے سے انکار نہ کرے !!

- اسکا نتیجہ یہ ہے کہ اور تمام ہزارہا انساني بے رحمیاں کسي آبادي کو اسطرح نقصان نہیں پہنچا سکتیں ' جس درجہ پورے شہر میں ایک " سود خوار " کا وجود پہنچا سکتا ہے -

یہي ہے کہ قران کریم اسکو سب سے بڑي وعید الہی کا مستحق قرار دیتا ہے -

اسکي علت اصلي

اصل یہ ہے کہ کسی خود غرضی کے عمل اور بے رحمی کے کام میں اسدرجہ استمرار اور مداومت نہیں ہے ' جیسی کسی کاروباري بے رحمی میں - قاتل ایک شخص کو چند لمحوں میں قتل کر ڈالے گا ' ڈاکو ایک گھنٹے کے اندر ایک قافلے کو لوٹ لیگا ' لیکن سود خوار کا عمل ظلم دائمی ' اور انسانی عمروں ' خاندانوں اور نسلوں تک جاري رهتا ہے - وہ جس شکار کو پکڑتا ہے ' اسکی مظلومی و بیکسی کا نظارہ برسوں تک دیکھتا رهتا ہے ' اور جب تک همیشہ کے لیے اسکے تڑپنے ' لوٹنے ' اور کراهنے کے نظارہ کا تحمل اپنے اندر پیدا نہ کرلے ' وہ سود خوار نہیں بن سکتا - اسی کا نتیجہ ہے کہ اسکی قساوت و بے رحمی سب سے زیادہ سخت ' اور تمام جرائم کے عادیوں سے زیادہ مستقل و محکم هوتی ہے - وہ چونکہ همیشہ اپني بے رحمي کے شکاروں کی مظلومی کو دیکھتا رهتا ' اور انکی بیقراریوں کے معائنے کا اپنے دماغ کو عادي بناتا رهتا ہے ' اسلیے رفتہ رفتہ اسکے تمام قواے ملکوتیہ پر ایک عالم ممات طاري هوجاتا ہے ' اور رحم و همدردي کے جذبات اس طرح بیکار و معطل هو جاتے هیں کہ کوئی قوي سے قوي محرک بھی انکو زندہ نہیں کرسکتا -

یہ کیا بات ہے کہ ڈاکو رحم کرتا ' مگر سود خوار کی آنکھیں همیشہ خشک رهتی هیں ؟ اسکا سبب یہی ہے کہ ظلم کا استمرار اور بے رحمی کی مداومت ڈاکو کو ویسی نصیب نہیں ' جیسی اور جس درجہ کی بے رحمي میں ایک سود خوار کی تمام زندگی بسر هو جاتی -

قران کریم کي ایک تشبیہ

کیا نہیں دیکھتے کہ اسی حالت مخصوص کی طرف قران کریم نے اشارہ کیا ہے ' جبکہ اس نے سود خواري کی زندگی کا انفاق فی سبیل اللہ کے بعد ذکر کیا ' جو اسکا ضد حقیقی ہے :

الذین یاکلون الربوا '	جو لوگ کہ سود کہاتے هیں ' وہ کہڑے
لا یقومون الا کما یقوم	نہ ہوسکیں گے مگر اس پاگل کي طرح '
الذي یتخبطہ الشیطان	جسکو شیطان کے اثر نے مخبوط
من المس ' ذلک بانہم	الحواس بنا دیا ہو ' اور یہ اسلیے
قالوا انما البیع مثل	ہے کہ وہ کہتے هیں کہ ضرور بیع و شراء
الربوا (۲ : ۲۷۶)	بھي مثل سود هی کے ہے -

افسوس ہے کہ عام (متداول) مفسرین نے اس آیت کي تفسیر میں اس امر پر بالکل توجہ نہیں کي کہ سود خوار کي زندگي کو اس تمثیل کے ساتھہ کیوں بیان کیا گیا ؟ اور پھر اس تمثیل اور حالت کا سبب " ذلک " کہکر آگے اس قول کو کیوں قرار دیا کہ " بیع بھي مثل سود کے ہے " ؟

اس سے بھي زیادہ تعجب انگیز امر یہ ہے کہ ان بزرگوں میں سے اکثر نے اس بیان حالت کو بعض آثار مرویہ کي بنا پر صرف قیامت کے دن ھي کیلیے مخصوص کردیا ہے ' اور اسکي تفسیر یوں کي ہے کہ " لا یقومون - اي یوم القیامۃ من قبورھم " یعنے یہ حالت صرف قیامت کے دن ھي کي نسبت بیان کي گئي ہے - اور سود خوار قیامت کے دن قبروں سے اسطرح اُٹھائے جائیں گے ' جیسے کوئي مصروع اور آسیب زدہ پاگل ہوا کرتا ہے - اور پھر اسکي مختلف توجیہات قرار دي هیں -

فی الحقیقت قران کریم کے حقائق و معارف کے متعلق آج ایک اهم مبحث ارباب نظر کیلیے یہ بھي ہے کہ اسکے اکثر ارشادات و تمثیلات و بیانات ' جن میں اسي دنیا کي زندگي اور انکے اعمال و نتائج کي طرف اشارہ کیا گیا ہے ' صرف قیامت اور بعد الممات کي زندگي کیلیے مخصوص سمجھہ لیے گئے هیں ' اور سخت ضرورت ہے کہ اس مبحث پر نظر ڈالي جاے -

میں انشاء اللہ ماهوار رسالے میں " سود " کے مسئلہ پر ایک مبسوط مضمون لکھونگا کہ اسکے متعلق بعض خاص مباحث پیش نظر هیں ' اور اس موقعہ کي تفصیل بھي بہتر ہے کہ اُسي وقت کیلیے ملتوي کردي جاے ' لیکن یہاں اتنا عرض کر دیتا ہوں کہ درحقیقت اس آیۃ کریمہ کي تفسیر وهي امور هیں ' جنکو اوپر بغیر کسي ترتیب کے لکھہ چکا ہوں -

مفسرین صحابہ کي جو روایات اس بارے میں موجود هیں ' وہ یقینا مستحق قبولیت هیں - یہ میرا عقیدہ ہے کہ قران کریم کي تفسیر میں لغۃ عرب اور صحابہ کي تفسیر ' یہي دو چیزیں اصل هیں ' اور اگر صرف انہیں دو اصولوں کو پیش نظر رکھا جاے تو آج تمام مشکلات و غرائب قران کا خاتمہ ہے - لیکن تاهم اخرت کي زندگي اس دنیا کي زندگي هي کا نتیجہ ہے ' اور جو کچھہ کل هونے والا ہے ' اسکي مثال آج چشم هاے بصیرت اور دیدہ هاے اعتبار کیلیے همارے سامنے کردي گئي ہے - پھر کیا ضرور ہے کہ هر نتیجۂ عمل کو صرف قیامت هي کے دن پر اٹھا رکھا جاے ' اور خود دنیا میں جس شے کا سراغ لگ سکتا ہے ' اسکے لیے صرف دنیا سے باهر هي کا نظارہ کریں ؟

ایک تفسیري اشارہ

اصل یہ ہے کہ اس آیۃ کریمہ میں ایک سود خوار زندگي ' اسکے عادات و خصائل ' اسکے اعمال و افعال ' اور انکے نتائج کي جیسي جامع و مانع تشبیہ دي گئي ہے ' وہ گویا اس مسئلہ کی ایک پوري کتاب ہے - اهل عرب کا خیال تھا کہ شیطان اور جن کے ضرب سے انسان مجنون و لا یعقل هوجاتا ہے ' اور صرع (مرگي) کي بیماري در اصل ایک طرح کا آسیب هوتي ہے - (مس) جنون کے معنی میں بولا جاتا ہے ' اور (ممسوس) پاگل کو کہتے هیں -

خدا تعالی نے اس آیت میں سود خوار زندگي کو ایک آسیب زدہ پاگل ' اور ایک مصروع کے حالات و خصائص سے تشبیہ دي ہے ' اور مقصود اسکے وهی حالات هیں ' جو آسے دنیا کي زندگي میں پیش آتے هیں -

ایک شخص ' جو پاگل هوگیا هو - ایک مجنون ' جسکي عقل و دانش بالکل معطل هو - ایک مخبوط الحواس ' جسکے هوش و حواس کا کارخانہ بگڑ گیا هو - ایک مصروع ' جو مرگي کے اشتداد سے اپنے اوپر حکومت نہ رکھتا هو - غور کرکے دیکھیے کہ اسکي حالت کیا هوتي ہے ؟ وہ عام انسانوں کے طرح ایک کامل و سالم انسان هوتا ہے - اسکے تمام اعضا و جوارح صحیح هوتے هیں ' اسکے تمام امیال و جذبات بالکل ایک تندرست آدمي کي طرح درست هوتے هیں - وہ بظاهر بیمار نہیں هوتا - چلتا ہے ' پھرتا ہے ' بھوک کا اظہار کرتا ہے ' اور پیاس سے ویسا هي بیقرار هوتا ہے ' جیسا کہ دنیا کا هر حیواني مخلوق -

اب ذرا پروفیسر کارل پیرسن کی بھی تعریر ملاحظہ ہو - وہ (نیشنل لائف فرام دي سٹینڈ پائنٹ آف سائنس National life from the stand point of science) میں اخلاقی وراثت کے اصول پر زور دیتے ہوئے لکھتے ہیں :

" والدین کے چال چلن اور اخلاق و اطوار ' انکی خوبیاں ' انکی برائیاں ' انکی عادات ' انکی بیماریاں - سب کی سب ایک مقررہ نسبت کے ساتھہ انکے بچوں کو ورثے میں ملتی ہیں - آدمی کے سر کی شکل ' اس کی دماغی قابلیت و حالت ' گھوڑوں کی کھال کا رنگ ' افیون کے پھول کی پنکھڑیاں ' پھر اور بہت سی باتیں بغیر کسی استثنا کے موروثی ہیں - قصہ مختصر انسان کے ادنی سے ادنی اخلاق سے لیکر اعلی سے اعلی اخلاق تک ' تمام و کمال موروثی ہیں - "

پھر هکسلے لیکچرز (Huxley Lectures) (۱) میں پروفیسر کارل پیرسن فرماتے ہیں :

" ایک اخلاقاً نا تندرست سٹاک سے اخلاقاً تندرست سٹاک کا پیدا ہونا از قبیل محالات ہے - اور یہ خیال کرنا کہ یہ محال نہیں ہے ' ایسا ہی لغو ہے ' جیسا یہ خیال کہ چیتے بغیر رنگدار دھبوں کے پیدا ہوسکتے ہیں - ایک بیمار اخلاق کی نسل کو ایک تندرست نسل کے ساتھہ ملانیکا بدیہی نتیجہ یہی ہے کہ تندرست نسل کمزور ہو جائیگی - مثال کے طور پر یہ کہدینا کافی ہے کہ گندھک کے تیزاب میں جسقدر پانی ملاتے جاؤ گے ' اتنا ہی وہ کمزور ہوتا جاے گا - اخلاقی و جسمانی امراض میں مبتلا نسل سے قوم کو نجات دینے کا صرف یہی علاج ہے کہ اسے آہستہ آہستہ مفقود ہو جانے دیا جاوے - تعلیم اور اصول حفظ صحت ' اور دیگر اثرات ' انسان کے موروثی اخلاق کو ہرگز ہرگز تبدیل نہیں کرسکتے "

یہ مقولے مشتے نمونہ از خروارے ہدیۂ ناظرین کیے جاتے ہیں' تاکہ وہ ملاحظہ فرمائیں کہ مسٹر عباسی کا یہ بیان کہ کارل پیرسن انکے ہم راے ہے ' بے بنیاد اور محض غلط فہمی پر مبنی ہے - اخلاق پر ایک بہت ہی عامیانہ بحث (مجھے معاف فرمایا جاے' اگر تصحیح بحث کیلیے ایسا کہوں) کرکے عباسی صاحب لکھتے ہیں :

" یہ ثابت ہوگیا کہ وراثت اخلاق میں کوئی دخل نہیں رکھتی ... "

میں حیران ہوں کہ صاحب موصوف نے اپنے مضمون میں کہاں یہ ثابت کیا ہے کہ وراثت کو اخلاق میں کوئی دخل نہیں ؟ کیونکہ بحث تو وہ کررہے ہیں انفصال و ارادہ کی ' جسمیں وراثت کا ذکر تک نہیں - شاید وہ اس غلط سند کو بھی اپنے خیال میں کافی و شافی ثبوت اپنے دعوی کا خیال کرتے ہونگے - اگر بالفرض یہ مان بھی لیا جاے کہ وہ سند صحیح تھی (حالانکہ نہیں ہے) تو بھی اس ایک فقرہ سے یہ بات کہاں پایۂ ثبوت تک پہنچ گئی کہ اخلاق موروثی نہیں ہیں ؟ بہتر ہے کہ اب ہم اس موضوع پر اپنی طرفسے کچھہ نہ کہیں ' اور صرف مشاہدات و تجارب میں اس مسئلے کے فیصلے کو تلاش کریں کہ کہاں تک اخلاق میں وراثت کو دخل ہے' اور کس درجہ ہمارے دوست کا دعوا قابل تسلیم ہے ؟

(ولیم پیٹسن) سائنٹفک جرنل میں لکھتے ہیں :

" ہمیں آج تک اس امر میں کامیابی حاصل نہیں ہوئی کہ وراثت کے اثرات کو تبدیل کرسکیں - عورت کے بار آور ہونیکے وقت سے لیکر بچے کے رحم سے باہر آنے تک' ایک ذرہ بھر ہم بدی کو باہر نکال نہیں سکتے' اور نہ ایک ذرہ بھر خوبی رحم کے اندر بھیج سکتے ہیں - بچے کے پیدا ہونیکے بعد کسی قسم کی تعلیم یا دواؤں کے ذریعہ اس بچے کے موروثی اخلاق کو ہرگز ہرگز نہیں بدل سکتے - سویٹ پیز (ایک قسم کا پھول ہے) کا پودہ زمین سے پانچ فٹ بلند ہو جاتا ہے' حالانکہ اس کا ہم نوع سمال پیز زمین سے ایک فٹ بھی اونچا ہونے نہیں پاتا - چھڑي جو سویٹ پیز کو بلند ہونے میں مدد دیتي ہے ' اور بغیر اس کے وہ اس بلندی تک کبھی بھی پہنچ نہیں سکتا ' سمال پیز کو کسی طرح بھی اونچا نہیں کرسکتی - انسان کے لیے تعلیم و حفظ صحت ایسی ہی ہے' جیسے پیز کے لیے چھڑی - جس بچے میں صلاحیت کا مادہ موجود ہے'' اسے یہ اپنے ظہور تدریجی یا ارتقاء تدریجی (development) میں مدد دیتے ہیں ' اور بغیر ان کے وہ صلاحیت ضائع ہو جاتی ہے - مگر اس بچے کو ' جسمیں وہ صلاحیت موجود ہی نہیں' ہرگز ہرگز انسے کوئی مدد نہیں مل سکتی" -

اس بہت بڑے اور مستند شخص کے قول سے دو اصول قابل بحث پیدا ہوتے ہیں جن پر ہم ایک سرسری نظر ڈالیں گے :

اول - انسان کے اخلاق کا زیادہ حصہ موروثی ہوتا ہے -

دوم - موروثی اثرات کا دور کرنا موجودہ علم کے مطابق محالات سے ہے - ہم یہ نہیں کہتے کہ یہ محالات عقلی میں سے ہے' بلکہ ابھی تک انسان کا علم اس درجہ وسیع نہیں ہوا کہ وہ ان اثرات کے دور کرنے میں کامیاب ہو -

اصول اول کی تحقیق کرتے ہوئے (سر فرانسس گالٹن Sir Francis Galton) علم یوجینکس کے بانی مبانی حسب ذیل مشاہدات پر پہنچے :

(الف) وراثت کے اثرات میں نصف دونوں والدین کا' چوتھائی والدین کے چاروں والدین کا ' آٹھواں حصہ تیسری پشت کے آٹھوں اجداد کا ...... و قس علی ھذا ...... ہوتا ہے - (ملاحظہ ہو بحث بر قانون وراثت سر فرانسس گالٹن A debate on Sir Francis (G's Law of Ancestral Inheritance)

ہم اس بات کے ماننے کیلیے تیار ہیں کہ اس قانون میں ترمیم و تنسیخ کی ضرورت ہے' اور جوں جوں علمی تحقیقات کا دائرہ وسیع ہوتا جائیگا' یہ قانون بھی خود بخود ایک عملی صورت اختیار کرتا جائیگا - مگر اس بات کے ماننے کے لیے کہ یہ قانون سرے سے ہی غلط ہے' ہم ہرگز ہرگز تیار نہیں ہیں ' جب تک کہ ہمارے پاس کوئی کافی معتبر ثبوت موجود نہو -

(ب) اگر جسمانی و اخلاقی تندرستی کے مدارج مقرر کیئے جائیں' اور انمیں سب سے اعلی درجہ خاندان (الف) کا ہو دوم (ب) کا' سوم (ج) کا' چہارم (د) کا' پنجم (ز) کا' اور ششم (س) کا' و علی ھذا ' تو تحقیقات نے ثابت کردیا ہے کہ اگر قسم (ج) کے ۳۵ - آدمی اپنے سے ایک درجہ ادنی قسم میں شادی کرلیں تو وہ صرف ۲ - بچے قسم (ج) کے پیدا کرسکیں گے ' اور اگر وہ قسم (س) میں شادی کریں تو صرف ایک بچہ قسم (ج) کا پیدا کریں گے - حالانکہ ۲۵۰۰' - جوڑے قسم (س) کے صرف ایک بچہ قسم (ج) کا پیدا کرلیں گے ' اور (س) سے گھٹیا قسم کے جوڑے ایک بھی (ج) کی قسم کا بچہ پیدا نہیں کرسکتے !!

اس کا ماحصل یہ ہے کہ جسمانی و اخلاقی کمزوری کے اسباب

(۱) پروفیسر هکسلے کی یادگار میں بڑے بڑے سائنس داں کسی نہ کسی زیر بحث مضمون پر سال بھر کے اندر ایکدفعہ لیکچر دیا کرتے ہیں - چونکہ پروفیسر کارل پیرسن یوجینکس میں فاضل بے مثل تسلیم کیے جاتے ہیں' اس لیے انھوں نے اس مضمون پر کئی دفعہ لیکچر دئیے ہیں - ان لیکچروں کے مجموعہ کا نام ہے (هکسلے لیکچرز بانی کارل پیرسن)

و تشبیہات قرآنیہ اپني ہر مختصر سي مختصر تشبیہ کے اندر بھی مطالب عالیہ ' غوامض حکمیہ' اور سرائر فطریہ کا ایک بحر بے کنار' بل اوقیانوس حکم و معارف بیکراں ہے - فہم انساني اسکے سراغ میں نکل سکتي ہے' پر اسکا احاطہ نہیں کر سکتي کہ :

تقاصر عنہ افہام الرجال

اور پھر یہ اسکا فضل ہے کہ جس خوش نصیب کو چاہے' اپنے کلام حکیم کے چند قطرات معارف سے سیراب کرنے کیلیے چن لے - اسکے لیے محض علم و فضل اور مطالعۂ علوم کا دعوا بیکار ہے : کہ بل ہو ایات بینات في صدور الذین اوتوا العلم ' و ما یجحد بآ یاتنا الا الظالمون (۲۹ : ۴۸) :

ولو ان ما في الارض من شجرة اقلام ' والبحر یمدہ من بعدہ سبعة ابحر' ما نفدت کلمات اللہ ' ان اللہ عزیز حکیم ! (۳۱ : ۲۶)	یہ زمین پر لاکھوں اور کروروں درخت جو تم دیکھہ رہے ہو' اگر ان سب کی شاخوں کو قلم بنادیا جاے' اور تمام بے کنار و بیکراں سمندروں سے سیاہی کا کام لیا جاے' اور وہ بھی اس طرح کہ جب سمندر ختم ہوکر خشک ہو جائیں' تو ویسے ہی سات نئے عظیم الشان سمندر انکی جگہ

آ موجود ہوں' اور اس طریقے پر اللہ تعالے کی کلمات و آیات کو لکھا جاے ' پھر بھی یقین کرو کہ وہ کبھي تمام نہونگي ' کیونکہ وہ حکیم و عزیز ہے " !!

(البقیۃ تتلي)

باب المراسلة والمناظرة

اخلاق و آداب میں موروثي اثر

یعني اولاد میں انکے ماں باپ اور خاندان کے اخلاق و خصائل کا اثر بطور وراثت طبیعي کے ہوتا ہے یا نہیں ؟

از جناب مراسلہ نگار فاضل صاحب امضا

(ایک مخصوص نظر علمي)

قارئین کرام کو یاد ہوگا کہ الہلال نمبر[۱۳] - جلد [۲] میں ایک مضمون [اخلاق] کے عنوان سے درج ہوا تھا - اسمیں اخلاق کے سرچشموں پر بحث کرتے ہوے ظاہر کیا گیا تھا کہ اسکا ایک ذریعہ وراثت بھي ہے -

جناب مولوي محمود صاحب عباسي نے اس سے اختلاف کیا ' اور ایک تحریر بھیجي جو بصیغۂ " مراسلہ و مناظرہ " نمبر[۱۵] میں شائع ہوئي تھي اور اسمیں میں نے وعدہ کیا تھا کہ اس مسئلے پر ایک مستقل مضمون لکھونگا -

پھر میں اپنے حالات میں غرق ہو گیا اور لکھنے کي مہلت نہ ملي - لیکن نہایت خوشي کي بات ہے کہ بعض قابل و وسیع النظر اہل قلم نے اس موضع پر توجہ کي ہے' اور ایک مفید مضمون بغرض اشاعت عنایت فرمایا ہے - الہلال ابتداے اشاعت سے تعلیم یافتہ جماعت کي بد مذاقي کا فریادي ہے ' مگر اس قسم کے مضامین کا لکھا اور الہلال تک پہنچنا اس امر کا ثبوت ہے کہ اب علم دوست طبیعتیں اشغال علمیہ کي طرف متوجہ ہونے لگي ہیں - فالحمد للہ علی ذلک -

آج کي اشاعت میں یہ مضمون شائع کیا جاتا ہے ' لیکن میں نے جس مضمون کا وعدہ کیا تھا ' اسکي ضرورت ابتک باقي ہے اور اسکے متعلق مواد بکثرت سامنے ہے - انشا اللہ پہلي فرصت میں اسکو قلمبند کرونگا - (ایڈیٹر)

۲۳ - اپریل سنہ ۱۹۱۳ - کے الہلال میں قابل نامہ نگار مسٹر محمود عباسی نے اس مسئلہ پر بحث کرتے ہوے کہ " اخلاق میں اثر وراثت کو بالکل دخل نہیں " چند قابل انتقاد جملے تحریر کیے ہیں - مسٹر موصوف نے جو باتیں پروفیسر (کارل پیرسن) کے طرف منسوب کي ہیں' وہ یا تو غلط فہمی پر مبني ہیں' یا انسے یہ پایا جاتا ہے کہ حضرت عباسی نے پروفیسر موصوف کي کوئی تصنیف نہیں دیکھی -

عباسی صاحب تحریر فرماتے ہیں :

" بقول کارل پیرسن ' وراثت کا اثر بالکل غلط ہے ' اور جسقدر بھي اخلاقي خصوصیات والدین کی اولاد میں پائي جاتي ہیں ' وہ اس تربیت کا نتیجہ ہیں' جو اولاد کو اپنے والدین کے ہاتھوں پہنچتي ہے ...... "

دقائق و حقائق

نتائج و عبر

استبداد کے نتایج انسان کو دنیا هي میں نظر آجاتے هیں یورپ میں روس کي وسعت حکومت سب پر فائق هے' اور یه ظاهر هے که مغربي مدنیت کے تماشاگاه میں اس وسیع رقبۂ حکومت کے فرما نروا کو ایک خاص حیثیت سے تهذیب کا ممثل تسلیم کرنا چاهیے - مغرب کي تهذیب و مدنیت پرکو زیاده بحث کرنے کي ضرورت نهیں هے' اسلیے که ادرنه و سلانیک و مناستر و قوصوه و طرابلس و مقام رضا (علیه السلام) میں اس کے اصول عمل اچهي طرح عالم آشکار هوچکے هیں' تاهم عجیب بات یه هے که خود اهل مغرب ان اصول کو مشرق کے مقابله میں جائز رکهنے پر بهي ان کے ممثلوں سے نفرت کرتے هیں' اور سخت اظهار نفرت کے متمني هوتے هیں - نقولا (قیصر نکولس زار روس) کي حکومت نے مسلمانوں کے مدارس بند کردیے' مظلومان بلقان کي اعانت کرنے والوں پر سختیاں کیں' اظهار بے طرفي (نیو ٹریلٹي) پر بهي ارسال فوج و اسلحه و سامان رسد سے جبل اسود (مانٹي نگرو یا قره طاغ) کي طرفداري میں حصه لیتي رهي' اور دول یورپ کے اس اجماع کا باعث هوي که یورپ کي مهذب سر زمین میں مسلمانوں کو حکومت کرنے کا کوئي حق نهیں هے - یه سب کچهه هوا' اور اس کے نتایج سے تمام اهل مغرب مستفید هورهے هیں' مگر نقولا کي جان عذاب میں هے - آسایش کي زندگي اس کو نصیب نهیں' آزادي کے فوائد اسے حاصل نهیں' پولیس کي حراست میں اس کي عمر کتتي هے' اٹهتے' بیٹهتے' سوتے' جاگتے' کسي عالم میں بهي سپاهیوں کا پهره اس سے جدا نهیں هوتا - ولیم قیصر جرمني کي شاهزادي لویزي کے بزم عقد میں شرکت کے لیے برلین آتا هے' یهاں فوج کے حصار سے جان تو بچ جاتي هے' مگر اسٹیشن سے ایوان سلطنت تک کي مختصر مسافت میں تماشائیوں اور راه گیروں کے نعره هاے تحقیر توپ و تفنگ بن کے اس پر برستے هیں ! ! اگر اس کي اخلاقي حس پہلے هي مرده نهوچکي هوتي' تو یه آتش بازي اسکے سوزش جسم و روح کیلیے کافي تهي -

نقولا پر کیا منحصر هے ؟ یورپ کے کسي مستبد (فرمانروا) کو بهي رعایا کي همدردي حاصل نهیں - کهتے هیں که اسلامي دنیا کا قدیم دستور احتساب انسان کی آزاد شخصیت کے حق میں ایک نهایت بدنما قرنطینه تها' لیکن سوال یه هے که ان مستبدین کے رهنے سهنے' کهانے پینے' سونے جاگنے' چلنے پهرنے' بولنے اور چپ رهنے کا جس کاوش سے احتساب کیا جاتا هے' یه کیا هے ؟ وه انسان کو غلام بناتے هیں' دنیا میں غلامی پهیلاتے هیں' قدرت کے بهترین عطیۂ حریت کے استعمال کو' جس سے چڑیاں بهي اپنے گهونسلوں میں اور مچهلیاں بهی اپنے آبخور میں محروم نهیں هیں' انسان کے لیے حرام بتاتے هیں' مگر خود ان کي حالت کیا هے ؟ وه خود اپني دار السلطنت میں اپنے هي محکوم شیخ البلد (لارڈ میر) اور تشریفاتي (چمبر لین) کے غلام هوتے هیں - باره گهنٹے پہلے جب تک انهیں اطلاع نه دیں اور ان سے اجازت نه لے لیں' شهر کے کسي حصے میں نه آسکتے هیں نه جاسکتے هیں - آزادي کے ساتهه سیر و تفریح وه نهیں کرسکتے' تماشا گاهوں میں وه نهیں جاسکتے' کسي عمومي شخص (پبلک مین) سے ملنا چاهیں' کسي کو کچهه لکهنا چاهیں' کوئي بات کرنا چاهیں' سب میں یهي قید هوگي که مجلس مستشار جب اور جس سے ملنے کي اجازت دے' اس کي پابندي کریں' جو مسوده مرتب هو' وهي لکهیں' جن امور کي تلقین کي جائے' وهي ان کي زبان سے ادا هوں - ظاهر هے که ان قیود کے ساتهه ضمیر کي آزادي کیونکر قائم ره سکتي هے ؟ ان حالتوں میں اگر انهیں رعایا کے مصائب کا احساس نهو' استعباد کي جفا کاریاں نظر نه آئیں' مظلوموں کي فریاد سنائي نه دے' تو اس میں حیرت کي کیا بات هے ؟ جس کا نور ایمان (کانشنس) مرده هوچکا هو' جس کے ضمیر کي زندگي موت سے بدل چکي هو' اس کو زنده سمجهنا هي غلط هے - مراحل زندگی کے طے کرنے میں حامیان استبداد کي جانب سے جو باتیں سنگ راه هوں' انهی سے انکی شکایت کرنا بے فائده هے؟ ایک اسٹیچو هے' ایک کالبد هے' ایک مجسمه هے' جو کسي خاص طاقت سے مردم آزاري کے وظائف ادا کر رها هے - اس سے گله و شکوه کیوں کرو؟ اس کے آزار سے محفوظ رهنے کے لیے کوئي معقول و جائز و با اصول ترکیب کیوں نهیں نکالتے ؟ خسرو شعرا مدت هوئي' اس حقیقت کي ترجماني کرچکا هے' جسے اس کي روح حکمة شعریه' به تبدیل الفاظ' آج بهي سنا رهي هے :

رسید نالۂ من از جفاے استعباد
بر آسمان' و شنیدند تیر و کیوانش
اگر بگوش حکومت نمي رسد' زان است
که سالها است که از جسم' پاره شد جانش

عرب میں ایک مثل مشهور هے : " الحر لا یحتمل الضیم "' شریف آدمي سب کچهه برداشت کر لیگا' لیکن کوئي ایسي کارروائي' جس سے اس کي آزادي و عزت نفس کو صدمه پهونچتا هو' کبهي بهي برداشت نهیں کرسکتا -

(۱) و لا یقیم علی ضیم یراد به
إلا الا ذ لان عیر' الحی و الوتد
(۲) هذا اعلی الخسف منکوس برمته
و ذا یشج فلا یرثي له احد

(۱) کوئي مخلوق جس پر جور و ستم منظور هو وه اس حالت کو کبهي گوارا نه کریگي - بجز دو ذلیل چیزوں کے [۱] قبیله کا اونٹ [۲] اور اس کے باندهنے کي میخ -

(۲) یه [اونٹ] تو بے آب و گیاه' رسیوں سے بندها هوا' سر جهکائے رهتا هے - اور اس [میخ] پر چوٹ پڑتي هے تو کوئي اس پر رحم بهي نهیں کرتا -

[بقیه مضمون صفحه ۱۲]

یه ثابت کرنا تها که " وراثت کو اخلاق میں دخل ضرور هے "

جن حضرات کو اس مضمون پر ایک مبسوط نظر ڈالنے کا شوق هے اور انگریزي بهی جانتے هیں' وه ان هر دو کتابوں کے علاوه' جنکا حواله همنے اپنے مضمون میں دیا هے' مندرجۂ ذیل کتب کا بهی ضرور مطالعه فرمائیں :

اول - Heredity مصنفه جے - اے - ٹامسن J. A. Thomson

دوم - هاؤس آف کامنز ڈیبیٹ رپورٹ - مورخه ۱۷ - مئی سنه ۱۹۱۲ - جلد ۳۸ - نمبر ٦٤ -

سوم - رپورٹ رائل کمیشن سنه ۱۹۰٤ - سنه ۱۹۰۸ -

چهارم - کرائم اینڈ ان سینٹی - ڈاکٹر مرسیر. Crime and Insanity -

(حقی)

همارے آبا و اجداد کي طرف منسوب هونے چاهئیں اور وهي انکے ذمہ دار هیں -

رائل کمیشن نے (جو سنہ ۱۹۰۴ع میں ان معاملات پر غور کرنیکے لیے مقرر هوئي تهي) اپني تحقیقات کا سلسلہ چار سال تک جاري رکها - اُس نے سنہ ۱۹۰۸ع میں تحقیقات کي ایک رپورٹ مرتب کي جواب بلیو بک (Blue Book) کي شکل میں چهپ گئي هے - اس رپورٹ میں صدها مثالیں دیکر یہہ ثابت کیا گیا هے کہ دماغي کمزوري اور جنون عموماً موروثي هوتے هیں - هم اس میں سے ناظرین کي دلچسپي کے لیے چند واقعات کا اقتباس کرتے هیں :

اول - ایک ایسے شخص کا حال جو چند مرتبہ چوري کے جرم میں سزا یاب هو چکا تها - اس کے کئي بیٹے تهے - بڑا لڑکا ۱۸ - سال کی عمر سے لیکر ۳۲ - سال کي عمر تک ' ۳۴ - دفعہ سزا یاب هوا - دوسرا لڑکا پندرہ سال کي عمر سے لیکر ۲۹ - برس کي عمر تک ۱۷ - دفعہ اسی چوري کے الزام میں قید هوا !

دوم - ایک چودہ سال لڑکے کا حال ' جس نے اس عمر تک پهنچنے سے پہلے تین مرتبہ پون ٹینول (Pontenville) کے جیلخانہ میں سزاے قید کي عقوبتیں جهیلیں - اس کا باپ اسی جیل خانے میں کئي دفعہ جا چکا هے ' اور اس کی ماں شارع عام میں شراب پي کر مدهوش هوجانیکے جرم میں سزا پا چکي تهي -

سوم - ایک صحیح و سالم آدمي کا واقعہ ' جسنے ایک ایسي عورت سے شادي کي ' جوکہ سرقۂ صغیرہ کے جرم میں کئي دفعہ سزاے قید بهگت چکي تهی - اُسکي نسبت انسپکٹر جنرل جیلخانہ جات کي رپورٹ کا ترجمہ حسب ذیل هے :

" اس جوڑے کے دو لڑکے اور دو لڑکیاں پیدا هوئیں - بڑي لڑکی مقامي پاگل خانے میں عمر کا زیادہ حصہ بسر کر چکي هے - چهوٹي لڑکي ابهی کنواري هے لهذا والد کے زیر حفاظت هے - پولیس ابهی اُسکی نسبت کچهہ رپورٹ نہیں کر سکتي -

بقیہ دو لڑکوں سے دو کنبے چلے : (م) و (ن) -

پہلے کنبہ کا باپ مقامی پاگل خانے میں رہ چکا هے ' اور ابهي تک بڑي غضبناک طبیعت رکهتا هے - اس کی پہلي بیوي سے دو لڑکے اور دو لڑکیاں پیدا هوئیں - لڑکی کی پیدایش کے چهہ هفتے بعد وہ مرگئي -

اس کے بڑے لڑکے کا اعمالنامہ حسب ذیل هے ' اگرچہ اس کی عمر ابهی صرف پچیس برس هی کی هے :

گیارہ سال کي عمر میں اسے چوري کرنیکے جرم میں تو بیخ کي گئي - اٹهارہ سال کي عمر میں اینڈرور Androver میں ایک گهڑي چرانیکي پاداش میں اسے ایک ماہ کی قید هوئی - اسي سال ونچسٹر کالج میں فریب دهی کي غرض سے اپنا نام داخل رجسٹر کرانیکے جرم میں اسے ایک ماہ کیلیے جیلخانہ کی هوا کهانی پڑي - پهر منچسٹر میں چند گهڑیاں چرانیکی جرم میں وہ ایک ماہ کیلیے قید خانے میں بهیج دیا گیا - پهر السٹر میں چوري کے جرم میں دو ماہ کیلیے قید رها - ۱۹ - سال کی عمر میں ڈاکہ مارنے کی سعی کے الزام میں بمقام مین فیلڈ Man field ایک ماہ کیلیے بادشاہ کا مهمان رها - اسی سال السٹر میں ایک گهڑي چرانیکے جرم میں اسے ایک ماہ کی اور قید هوئی ' اسی سال پهر سات دن کیلیے بهیک مانگنے کی خاطر بند کر دیا گیا - بیس سال کی عمر میں بمقام نارچ کیس بکس چرانیکي غرض سے ایک ماہ کیلیے مقفل کردیا گیا - اسی سال سٹیمفورڈ میں بهیک مانگنے کے جرم میں چودہ دن کے لیے پهر قید کیا گیا - پهر ایک ماہ السٹر میں چوري کے لیے ' او ر تین ماہ ڈاکے کے الزام میں شاهي چهار دیواري میں مقید نظر آیا .... چوبیس سال کی عمر میں اسے شارع عام میں بازاري زبان استعمال کرنیکي پاداش میں ۱۰ - شلنگ جرمانہ هوا ' او ر اسی سال چوري کے الزام میں ۱۵ - ماہ کیلیے جیلخانہ بهیج دیا گیا !!

دوسرا لڑکا گیارہ سال کی عمر میں چوري کے جرم میں گرفتار هوا ' اور اسے چار ماہ کیلیے ایک ریفورمیٹري (Reformatory) (یعني تربیت خانۂ جرائم و اوارگی - الہلال) میں بهیج دیا گیا - اور اسکے بعد ۵ - دفعہ مجسٹریٹ کے سامنے چوري کے الزام میں حاضر کیا گیا -

باقی تینوں بچے ابهی بہت خورد سال هیں " -

یہ تو ایک کنبہ تها - اب دوسرے کنبے یعني (م) کا حال بهي سن لیجیے :

" دوسرے بهائی کے نو بچے تهے (بخوف طوالت هم اس طول طویل داستان کا لب لباب درج کریں گے) پہلا لڑکا گیارہ دفعہ چوري کے الزام میں قید هوا - ایک لڑکی پاگل خانہ میں هے - دوسري لڑکی ایک شادي شدہ نوجوان کے ساتهہ تعلق ناجائز پیدا کرکے اور اپنے والدین کو چهوڑ کر بهاگ گئي ' اور بہت عرصہ تک اسی کے پاس رهي " نتیجہ جو هوا وہ ناظرین خیال کر سکتے هیں - باقی بچوں کا حال بهی اسی پر قیاس کرلیجیے -

" چهارم - ایک فاحشہ عورت نے گیارہ حرامي بچے جنے - انمیں سے پانچ لڑکیاں اس فعل بد کی کئي دفع مرتکب هوچکی هیں -

پنجم - ایک کمزور دماغ عورت کو چند شهدوں نے گمراہ کرکے بے عصمتی پر آمادہ کیا ' جسکا نتیجہ دو ولد الزنا لڑکیوں کي صورت میں نمودار هوا - بڑي لڑکي کي عمر اس وقت (یعني بر وقت تحقیقات کمیشن) ۱۸ - سال کي هے ' اور وہ دو ولد الحرام بچوں کي ماں هے ' اور چهوٹي لڑکي ناجائز حمل سے هے "

یہہ واقعات ایسے نہیں کہ انکو محض مستثنیات کہہ کر نظر انداز کر دیا جاے ' بلکہ یہہ ایسے واقعات هیں جو هر روز مشاهدے میں آتے رهتے هیں - کمیشن کي رپورٹ میں اپکو ایسے صدها واقعات ملیں گے ' جنکو همنے بخوف طوالت نظر انداز کر دیا - جن حضرات کو زیادہ شوق هے وہ اس رپورٹ کو ملاحظہ فرما سکتے هیں -

ان تلخیصات علم و تجارب سے وہ دونوں اصول ' جو همنے بیان کیے تهے ' ثابت هوتے هیں ' یعني :

اول - اخلاق کا زیادہ حصہ موروثي هوتا هے -

دوم - کسي قسم کي خارجي تعلیم یا تربیت ان موروثي اثرات کو بدل نہیں سکتي -

ریفورمیٹري یا پاگل خانے عارضي طور پر انکے فوري اثر کے ظهور کو روک سکتے هیں ' مگر جب بیمار انکی حفاظت سے نکلا ' پهر اپنی فطرت کو لوٹا - واقعہ سوم خاص طور پر قابل غور هے - تقریباً سب کے سب لڑکے گیارہ سال کی عمر میں چوري کے جرم میں ماخوذ هوے - اور پهر باقي تمام عمر اسی میں مشغول رهے - ریفورمیٹري میں چار سال تک اور هر طرح کی تعلیم وغیرہ کے زیر اثر رهنے کے بعد بهی ایک لڑکے کی چوري کی عادت نہ گئی !!

یہ خیال کرنا کہ همارے تحریر کا ماحصل یہ ثابت کرنا تها کہ " تمام اخلاق موروثی هی هوتے هیں " غلط هوگا - همارا ماحصل صرف

طرابلس میں اطالي افسروں نے ایک جرمن پادري کو گرفتار کیا ہے - اس جرم میں کہ اس نے رحم و انسانیت پر وعظ کہا تھا ! !

اور انکے لیے گذشتہ صدیوں کي وحشیت و درندگي پھر عود کر آے !

ہر شخص جانتا ہے کہ اطالیا سواحل بنغازي سے (جہاں تک کہ اسکے بیڑے کي توپوں کے گولے جاتے ہیں) آگے اب تک نہیں بڑھسکي ہے - بیس دن ہوے کہ اس کے نفس بد نے اسے سمجھایا کہ کم از کم (سانیہ فقیہ محمد بن شتوان) پر' کہ سواحل بنغازي سے صرف آدھہ گھنٹہ کي مسافت پر واقع ہے ' یلغار کرے - اسکي بزدل فوج استحکامات بناتي' اور سرحدیں مستحکم کرتي ہوئي نکلي' اور برابر پیش قدمی کرتي ہوئی بڑھتی گئی - یہاں تک کہ شدہ شدہ بیس گھنٹے کي مسافت طے کرگئي - جب ان شیران حریف اوگن کے نیستانوں کے قریب پہنچي تو وہ ایک بارھي پھرے اور اس زور سے حملہ کیا کہ چند لمحوں کے اندر ھي صدھا لاشیں تڑپ گئیں ' اور جو بچے' وہ اس عالم میں بھاگے' کہ ساحل بحر سے ادھر ایک لمحہ کیلیے بھي کہیں دم نہ لیا ! !

مگر مزے کي بات یہ ہے کہ ایک طرف تو بنغازي میں اطالیا کي جنگي حالت یہ ہے' دوسري طرف سرکاري خبریں کہتي ہیں کہ اب تک اطالیا نے سادہ لوحان طرابلس سے نرم کلامي کا سررشتہ ہاتھہ سے نہیں دیا ہے - وزیر مستعمرات (نوابادي) ان سے وعدے کرتا ہے' انہیں امیدیں دلاتا ہے ' انہیں پھسلاتا ہے' انہیں بہلاتا ہے ' کیونکہ اسکو یقین ہے کہ ملک داري ' ستمراني ' خانماں بربادي ' عصمت دري ' اور مردم کشي سے نہیں ہوتي بلکہ نرمي' فریب ' روباہ بازي ' اور سیم و زر کے عوض میں دنی الطبع و سفلہ مزاج دلوں کي خریداري سے ہوتي ہے ! ! با این ہمہ اسکي فوج میں ایک جماعت ہے جو قتل و سفاکي وغیرہ وغیرہ سے دلوں کي آگ بھي روشن کرتي رہتي ہے - پس اگر اطالیا اپني اس فرنگیانہ ستمرانیوں کو نرمي اور حسن سلوک خیال کرتي ہے تو اللہ اکبر ! اُس وقت کیا ہوگا جب نہ سختي ' کینہ کشي ' تنگ گیري اسکے اُن خیالات کو پورا کریگي ' جنکو اسکا کینہ پرور سینہ چھپاے ہوے ہے ؟ ؟ '

کل کي بات ہے' کہ بنغازي میں ایک غریب الوطن جرمنی کے پادري کو اسلیے قید کر دیا گیا تھا' کہ وہ اپنے معمولي مواعظ میں انساني رحم و ہمدردي کے الفاظ بکثرت کیوں بولتا ہے ؟

بعض دیگر ارباب مستعمرات حکومتوں کي پیروي میں ' حکومت اطالیا نے بھي بنغازي کي فوج کے لیے بازار والوں کو (کہ متوسط طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں) بجبر بھرتي کرنا' اور عوام کے لیے رزق کے دروازے بند کرنا شروع کردیا ہے - بالکل مبالغہ نہ ہوگا ' اگر کہا جاے کہ اسوقت طرابلس کے اطالوي مقبوضات میں احتیاج' فاقہ' اور ضرورت کي جو گرم بازاري ہے' اسکي نظیر کہیں نہیں ملسکتی -

عرب طرابلس کے ساتھہ حکومت اطالیا جو کچھہ کرنا چاہتي ہے' اسکا اندازہ اسکے اعمال و احکام سے ہوسکتا ہے -

غیر اطالوي مال پر ۵ - فیصد چنگي لگائي گئي ہے - اطالوي ممالک میں آلو اور اسي قسم کي دو ایک چیزوں کے سوا پیدا ھي کیا ہوتا ہے ' جو اطالوي تاجر لا کے یہاں فروخت کرینگے ؟ اسکے علاوہ شہري عربوں کا مدار زندگي تو اطالوي بوٹوں کے صاف کرنے پر ہے - پس اگر اطالوي اسباب راحت و آرام لائے بھي تو یہ تہیدست انکو خریدینگے کہاں سے ؟ غرض گراني بڑھیگي اور غریب طبقہ ' کہ آبادي کا بیشتر حصہ ہے ' فاقۂ موت کا شکار ہوگا -

تمام دیسي تاجر اس خیال سے ایک تنگ بازار میں نظر بند کیے گئے ہیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہاں سے اسکندریہ تجارت کے بہانے چلے جائیں اور مجاہدین سے ملجائیں !

چند مدارس بھي کھولے گئے ہیں اور یہ یورپ کا سب سے بڑا شیطاني دسیسہ ہے - ان میں قران حکیم کے علاوہ (جسکي نسبت بیان کیا گیا ہے کہ پڑھایا جائیگا) باقي تمام تعلیم صرف اطالوی زبان میں ہوگي جو کچھہ شروع بھي ہوگئي ہے -

ایک معمولي اطالوي کي رپورٹ پر عربوں کو انکي زمینوں سے بیدخل کر دیا جاتا ہے ' اور وہ زمینیں نہایت ارزاں قیمت پر اطالویوں کے ہاتھہ فروخت کر دي جاتي ہیں - ان مصائب پر مستزاد یہ ہے کہ جب سے اطالوي آئے ہیں ' قحط و گراني برابر رہتی ہے اور بھوک کا خراج دینے کے لیے وہ بدبخت اپني زمینیں اور گھر اطالویوں کے ہاتھہ نہایت کم قیمت پر خود ھي فروخت کر ڈالتے ہیں -

دولت عثمانیہ نے جو استقلال اداري دیا ہے ' اسکي حالت یہ ہے کہ نائب السلطان اپنے گھر تک پر عثماني علم نصب نہیں کر سکتا ! -

بنغازي میں بازار کے فقیر الحال لوگوں کو جنمیں بچے اور عورتیں بھي شامل ہیں اسلیے قید کر لیا ہے کہ وہ اپنا تمام سامان فوج کے حوالے نہیں کر دیتے

لیکن هم هیں که یه سب کچهه دیکهتے هیں' اور یه سب سنتے هیں' پهر بهي اپنے خامرش و استبداد پسند و بے حس طرز عمل سے مولوي روم کے اس تخیل کا مجسم نمونه بنے هوے هیں که :

چشم باز وگوش باز واین ذکا خیره ام بر چشم بندي خدا

کئی مهینے هوے مظالمۂ بلقان کے متعلق یورپ سے داد رسي کے توقع پر ترکوں نے ایک انجمن قائم کي تهي' جس کے میر مجلس غازي احمد مختار پاشا تهے - انجمن نے بلقانیوں کے مظالم کي ایک مفصل و مبسوط رپورٹ (تقریر) مرتب کرکے دول یورپ کے پاس بهیجي تهي' جس پر کہیں کہیں سے جواب تو ملا' مگر انسدادي کارروائي کسي نے بهی نه کي اور اسکي توقع بهي نهیں - تین هفتے هوے' ترکي اخبار " صباح " نے اس رپورٹ کے متعلق ایک صاف گو فرانسیسي مدبر کا ایک مضمون نقل کیا تها' جس کا مفاد یه تها که " نادان و نا فهم بچوں کو راحت پهونچانے اور زحمتوں سے بچانے کا تو دستور هے' اور یه دستور کچهه ایسا ناموزوں بهي نهیں' مگر جو قوم قدرت کي دي هوئي طاقتوں کے استعمال سے بے خبر هو' اور مصائب سے بچنے میں اپني طاقت کا سهارا پکڑنے کي جگه غیروں کے بهرو سے پڑي رهے' وه هرگز اس قابل نهیں که اُسے کسي قسم کي امداد بهی دي جاے " یه ضابطه قابل تسلیم هو یا نهو' مگر ترقي پذیر دنیا کا آج اسي پر عمل هے' اور یهي وه بنا تهي جس پر کئي سال هوے' کوریا کے شاهي ایلچي کو جاپاني حکومت کي شکایت کرنے پر هیگ کانفرنس میں پهانسي دے دي گئي تهي - ان مراتب کو پیش نظر رکهکر سوچو اور سمجهو که جس زوال حریت کا تم مرثیه پڑهتے هو' جس فناے جلالت کا تمهیں رونا هے' جس بناے قومیت کے انهدام کا رنج و صدمه هے' کیا کبهي تم نے مناسب و معقول ذرایع سے اُس کے واپس لانے کي بهي کوشش کي ؟ اور اس بات میں جائز طریقوں پر اپني طاقت کا بهي استعمال کیا ؟ نفس میں صحیح طرز پر کام کرنے کا ولوله هي نهیں تو لبوں کي شکوه سنجي سے کیا حاصل ؟

نهو جب دل هي پهلو میں تو پهر مونهه میں زباں کیوں هو ؟

الفانسو فرمانرواے اندلس پر ایک مشهور فوضوي (انارکسٹ) نے' جس کا نام سانشز هے' کچهه زمانه هوا گولي چلائي تهي - یه شخص اصل میں فرقۂ اشتراکیه (سوشیا لوجسٹ پارٹی) کا ممبر تها اور الفانسو کي حکومت کا استبداد دیکهه دیکهه کے اُس کا دشمن هوگیا تها - ارتکاب جرم کے بعد پولیس نے اُسے گرفتار کرلیا - قاعده تو یه هے که ایسے مجرموں کے مقدمات محکمۂ عرفیه (کورٹ مارشل) میں پیش هوتے هیں' اور جرم کي تحقیقات خفیه اور بالکل هي خفیه کي جاتي هے' مگر ملک کي صحافت (پریس یا اخباري اجتماع) نے ایسے تند و ترش لہجه میں صداے احتجاج بلند کي که' حکومت کو معمولي و آئیني عدالت میں ارجاع مقدمه کي اجازت دینی پڑي' جس کے علانیه اجلاس هوتے رهے' اور اب تک هو رهے هیں - مجرم کا جواب دعوی یه هے که " الفانسو کي حکومت نے اصول

مدنیة اطالیا

اطالیا اسوقت جس سب سے بڑي اُمید کي جستجو' جس سب سے بڑي منزل کے لیے تگا پو' اور جس سب سے زیاده صحیح راستے کو اختیار کر رهي هے' وه یه هے که لبده اور برقه کے اطراف و جوانب میں اپني هزارها بکهري اور پهیلي هوئي رعایا کو نوآباد' اور ان اطراف کے مذهب کو ایک کردے' - اور طرابلس میں بربادي اندلس' یعني اس مصیبت دلدوز' اس آفت اسلام سوز کے احیاء کے ذریعه' تاریخ کو بازگشت کا موقع دے !

اس نے ان ملمع کار الفاظ میں ساده لوحوں کو شه' جاهلوں کو فریب' اور کذب ذهنوں سے سخن سازي شروع کي هے که انکو صرف متمدن بنانے' ان کي حالت کو ترقي دینے' انکے شهروں کو آباد کرنے' اور ان کي ثروت کے پروں کو پهیلانے کے لیے آئي هے' اور یه ایسے وقت میں' که اهل طرابلس کو اطالي برباد کن جهاز نیست و نا بود کورهے تهے' اطالي تلواریں انکے گلے کاٹرهي تهیں' اطالي توپیں انکے گهر بار اور چهوٹوں بڑوں پر آتش افشاني کر رهي تهیں' اور اطالي فوج عزتوں کو چاک' اهل و عیال کو قید' اور مال و دولت کو دست برد کر رهي تهي !

حالانکه ان شهروں میں اس حکومت نے صرف اسلیے احتلال (قبضه) کیا هے تاکه اپنے بکهرے هوے پروں کو اسمیں جمع کرے' انکے ناکرده گناه اصلي باشندوں کو اپنے آهني پنجه ظلم میں دبائے'

[بقیه مضمون پهلا کالم]

اشتراک کو سخت صدمے پهونچا ئے هیں' کارفرماؤں کے مقابلے میں کارکنوں کي کچهه پیش نهیں جاتي - معدلت کے جو اصول هیں اُن میں خود استبداد غالب هے - تمام ظالمانه احکام الفانسو هي کے نام سے نافذ هوتے هیں' لهذا اُس کے قتل کی کوشش کوئي بے اصول و غیر آئیني کوشش نهیں کہي جاسکتي - جسم کے کسي عضو میں کوئي مهلک خرابي آجاتي هے تو اُسے کاٹ دیتے هیں که دوسرے اعضا بهي اس سے ماؤف نهو جائیں' انسان کي هیئت اجتماعیه میں بهي یهي کیفیت هے' اور اُس کي ضرر رساني کا استیصال بهي اسي ضابطه کے تحت میں هونا چاهیے "

خود یورپ کي فضا تو ان صداؤں سے گونج رهي هے' مگر وه مشرق سے چاهتا هے که اسکے سکوت تعبد میں انصاف جوئي اور حق طلبي کي آواز سے بهي خلل نه پڑے !!

قران کریم کی اصطلاح میں یهي چیز اخلاقي " تطفف " هے :

ویل للمطففین'	بربادي و تباهي هو تول میں
الذین اذا اکتالوا	کم دینے والوں کیلیے' کہ
علی الناس یستوفون'	جب لوگوں سے خود کوئي شے
و اذا کالو هم او وزنو هم	ماپ کرلیں تو پورا پورا لیں
یخسرون (۸۲ : ۱)	لیکن جب انکو دیں تو کم کرکے دیں !

معرکہ سینغل

الجزائر میں منطقہ استنبولیہ کے قریب ایک مقام ہے' جو الخنق کے نام سے معروف ہے - اس میں ایک بازار ہے جسکو (سوق سنیغال) کہتے ہیں - ۱۰ - اپریل کو اس بازار میں اُس آتش وطن و حریت پرستي کے پھر شعلے بھڑکے ' جو آج ایک صدي سے باشندگان مغرب اقصی کے سینوں میں سلگ رهي ہے' اور جسکے بجھانے کے لیے بارها اعداء حریت و انسانیۃ یعنی فرانسیسي ملاعنہ کي تلواریں جزائري خون کي نہریں بہا چکي هیں -

اس معرکۂ مقدسہ یا کرشمہ طرازي حریت و وطن پرستی کي داستان تازہ عربي ڈاک سے موصول هوئی ہے -

بوبجي اور متالسہ کے حریت پرست قبیلوں کے مجاهدین کا ایک جم غفیر سوق سینی غال میں جمع هوا - ان جانبازان راہ حریت و وطن کي تعداد صرف ۱۸ - سو تھي ' جنمیں ۶ - سو اسپ سوار ' اور ۱۲ - سو پیادے تھے -

اس اجتماع کا مقصد یہ تھا کہ مرکز نخیلہ میں فرانسیسي غار تگران حریت پر حملہ کیا جاے - (مولویہ) کے بعض مرکزوں نے اسکي اطلاع جنرل آلیکس کو دیدي -

مغرب اقصی کے مشرقي حصے کے فرانسیسي قائد نے یہ طے کیا کہ ان مجاهدین کرام کے آغاز عمل سے پہلے اُن پر حملہ کر کے ' انکا شیراز برهم کردیا جاے - اس قرار داد کی بنا پر اس نے ایک ریجیمنٹ ترتیب دي' جسکي قیادت خود اپنے هاتھہ میں لي' اور ۹ - بجے شب کو مرادہ سے نکل کے روانہ هوگیا - صبح هوتے هوتے نخیلہ کے قریب پہنچا ' اور اسکي محاذات میں مقیم هوگیا -

فاس دار الحکومت مراکش کا ایک تاراج شدہ بازار
حملہ فرانس کے بعد

اس تازہ فوج کی آمد فرانسیسي محافظ فوج کے لیے ایک مژدہ جاں بخش تھي' جو ان مجاهدین راہ حریت کي تیغ خوں آشام سے انھیں نجات دینے کے لیے آئي تھي - اس نے نہایت گرمجوشي اور مسرت آمیز ازخود رفتگي کے ساتھہ استقبال کیا' اپني جماعت میں سے بھي چند پلٹنیں بطور مزید کمک کے ساتھہ لے لیں -

یہ مجموعي فوج دو حصوں میں منقسم هو کے آگے بڑھي - اور کوہ زاغ سے اُتر کے مجاهدین کرام کي منزلگاہ کي طرف روانہ هوگئي - منزلگاہ سے جب اسقدر قریب پہنچگئي کہ خیموں کي چوٹیاں نظر آنے لگیں تو فرانسیسي توپخانہ مرکز مناسب کي جستجو کي غرض سے پیچھے رهگیا ' اور دونوں رجیمنٹ آگے بڑھیں - صبح کا وقت تھا - قریباً ۵ - بجے تھے - دفعتاً ایک آواز سنائي دي - یہ آواز ایک مغربي مجاهد کي بندوق کي تھي' جو اس نے فرانسیسي ملاعنہ کے سواروں پر سر کي تھي - آواز بمشکل خاموش هوئي تھي کہ نعرہ هاے تکبیر بلند هوئے ' اور نعروں کے ساتھہ هي مختلف اطراف و اکناف سے سواروں کي ٹولیاں آتي هوئي نظر آئیں - گھوڑوں کي باگیں ڈھیلي تھیں' اور سرعت رفتار کي یہ حالت تھي کہ ٹاپیں بمشکل زمین پر پڑتي تھیں - بندوقیں سواروں کے سینوں سے لگي هوئي تھیں' اور دهانوں سے گولیوں کي بارش هو رهي تھي - مجاهدین کرام اور جنود ملاعنۂ فرانسیسیہ میں چونکہ مسافت زائد تھي' اسلیے گولیوں کی زد سے محفوظ تھے - سوار پیادوں کے انتظار میں رک گئے - پیادے جب آگئے تو سب ملکے آگ برساتے هوے آگے بڑھے - مجاهدین نے جو نقشۂ جنگ تجویز کیا تھا' وہ یہ تھا کہ سواروں کي ٹولیاں مختلف اطراف و اکناف سے نکلیں' اور دشمن کے طرف اس انداز سے بڑھیں' کہ جب اسکے قریب پہنچ جائیں تو انکا ایک حصار آهنیں

(بقیہ صفحہ ۱۵)

سرکاري دفتروں کي حالت عجیب و غریب ہے - مسلمان ملازموں میں سے ایک شخص بھی ایسا نہیں جو اطالوي زبان اچھي طرح جانتا هو' مگر باایں همہ وہ فریب دهي کیلیے رکھے گئے هیں اور انکا کام یہ ہے کہ گھروں میں بیٹھے رهیں - قطع نظر اسکے کہ اس سے بیکاري کي عادت پیدا هوتي ہے ' هر شخص سمجھہ سکتا ہے کہ یہ پنشن همیشہ نہیں ملیگي اور جلد یا بدیر موقوف هو جایگی ' پھر وہ نان شبینہ تک کو محتاج هو جائیں گے -

ڈاک کے محکمے میں ایسے لوگ رکھے گئے هیں جو عربي حروف تک نہیں پہچانتے ! عدالتوں میں اهل کریت و یونان رکھے گئے هیں' جنھوں نے اطالوي تبعیت کو قبول کرلیا ہے - مختصراً یہ کہ جن محکموں سے عربوں کو شب و روز کام پڑتا ہے ' انمیں ایک شخص بھي ایسا نہیں ہے جو عربي پوري طرح جانتا هو -

اس مختصر مضمون میں ان تمام مظالم و مصائب کا استقصاء نا ممکن ہے جو اس وقت طرابلس میں نازل هو رهے هیں اور جنمیں سے هر ایک' برق خوں و خوں ریزي ہے ' اور جو اسلیے گرائی جا رهي ہے کہ شہري و ساحلي عربوں کي بیخکني کردي جاے -

چونکہ شیخ سنوسي (متع اللہ المسلمین بطول بقائہ) نے اطالیا کے موجودہ مقاصد اور آیندہ کے پوشیدہ ارادوں کو محسوس کر لیا ہے' اسلیے اعلان کر دیا ہے کہ انکا جہاد برابر جاري رکھا جائیگا - یہاں تک کہ اللہ اسلام اور اسکے دشمنوں میں فیصلہ کردے -

یہ تمام حال ساحلي مقامات اور شہر کا ہے - البتہ اندرون طرابلس اب تک شر لعنۃ مسیحیہ سے محفوظ ہے' اور یہ اللہ کے هاتھہ میں ہے کہ وہ اسکے مستقبل کو اسکے حال سے بہتر کردے -

ادبیات

مذهب يا سياست

تم كسي قوم كي تاريخ اٹھا كر ديكھو ' * دو هي باتيں هيں كه جن پر هے ترقي كا مدار
يا كوئي جذبۂ ديني تها ' كه جس نے دم ميں * كرديا ذرۂ افسردہ كو هم رنگ شرار
هے يه وه قوت پُر زور كه جسكي ٹكر * سنگ خارا كو بنا ديتي هے اک مشت غبار
اسكي زد كها كے لرز جاتي هے بنياد زميں * اس سے ٹكرا كے بكهر جاتے هيں اوراق ديار
يه اسيكا تها كرشمه كه عرب كے بچے * كهيلتے جاتے تهے ايوانكه كسرا ميں شكار
وه اُلٹ ديتے تهے دنيا كا مرقع دم ميں * جنكے هاتوں ميں رها كرتي تهي اونٹوں كي مهار
اسكي بركت تهي كه صحراے حجازي كي سموم * بنگئي دهر ميں جاكر چمن آراے بهار
يه اسيكا تها كرشمه كه عرب كے رهزن * نقش كرنے لگے جبريل اميں كے اسرار

⁂

يا كوئي جاذبۂ ملک و وطن تها ' جسنے * كرديے دم ميں قواي عماي سب بيدار
هے اسي مے سے يه سرمستي احرار وطن * هے اسي نشے سے يه گرمي هنگامۂ كار

⁂

آپ دونوں سے كيے ديتے هيں هم كو محروم * نه سياست هے نه ناموس شريعت كا وقار
مدتوں بحث سياست كي اجازت هي نه تهي * كه وفاداري مسلم كا تها يه خاص شعار
اب اجازت هے مگر دايرۂ بحث يه هے * كه گورنمنٹ سے اس بات كے هوں عرضه گذار
" هم كو پامال كيے ديتے هيں ابناے وطن * ڈر هے ' پس جاے نه يه فرقۂ اخلاص شعار
يه بهي اک گونه شكايت هے غلاموں كو ضرور * كه مناصب ميں هے كم حلقه بگوشوں كا شمار "

⁂

اب رها جذبۂ ديني ' تو وه اسطرح مٹا * كه هميں آپ هي آتا هے اب اس نام سے عار
وضع ميں ' طرز ميں ' اخلاق ميں ' سيرت ميں ' كهيں * نظر آتے نهيں كچهه حرمت ديں كے آثار
آپ نے هم كو سكهاے هيں جو يورپ كے علوم * اس ضرورت سے نهيں قوم كو هرگز انكار
بحث يه هے كه وه اس طرز سے بهي ممكن تها * كه نه گهٹتا كبهي ناموس شريعت كا وقار
هم نے پہلے بهي تو اغيار كے سيكهے تهے علوم * هم نے پہلے بهي تو اس نشه كا ديكها هے خمار
نام ليتے تهے ارسطو كا ادب سے ' هرچند * تهے فلاطون الهي كے بهي گوشكر گذار
جانتے تهے مگر اسبات كو بهي اهل نظر * كه حريفوں كو نهيں انجمن خاص ميں بار
يعني يه بادۂ عرفاں كے نهيں ذوق شناس * بزم اسرار كے يه لوگ نهيں بادہ گسار

⁂

آج هر بات ميں هے شان تفرنج پيدا * آج هر رنگ ميں يورپ كا نماياں هے شعار
هيں شريعت كے مسايل بهي وهيں تک مقبول * كه جهاں تک اُنهيں معقول بتائيں اغيار

⁂

نه شريعت ' نه سياست ' تو پهر آپ كسكے ليے * يه تگ و دو هے ' يه شورش هے ' يه غل هے ' يه پكار ؟

(شبلي نعماني)

اس تیس هزار کي رقم میں ایک معقول حصه اپنے ذمه لے لیتا ' مگر میں مجبور هوں - لهذا آج ۸ - روپیه بهیجتا هوں ' اور آپکو اسلام کے خلوص کي قسم دیتا هوں که انکو بلا اجراے پرچه اس فنڈ میں ڈالدیں ' اور الهلال کے بالعوض صرف ان حقیر روپیوں کے جواب میں ایک خط خاص اپنے قلم کا باطلاع خیریت مزاج مجھے بهیجدیں - کیونکه ایک سال سے مجھے اسکا اشتیاق ہے ' اور سال گذشته سے باوجود میری خط رکتابت کے آپکا دستی خط نهیں ملا هے - اگر آپنے روپیه لینے میں تامل کیا تو میں خدا کو گواه کرتا هوں که پھر تابعیات میرے آپکے تعلقات غائبانه بهی نرهینگے' اور آپ ایک مخلص کو کهوکر افسوس کرینگے -

هاں جب تک آپ اپنے قلم خاص سے خیریت لکهکر نه بهیجینگے ' یه روپیه میری ملکیت رهیگا - میری یه تحریر هرگز آپ اخبار میں نه درج فرمائیں ' اور اگر ضرورت هو تو میرا نام نهو -

الهـــلال

آپ اُن لوگوں میں هیں که اپکی ایک نظر شوق ' الهلال کی بهتر سے بهتر قیمت هے - کیا کیجیے که کوئی کام بغیر بقدر ضرورت روپیے کے قائم نهیں رهسکتا ' ورنه الهلال کی صدا تو فیضي کے الفاظ میں یه هے :

نفائس دل و دین می دهم به نیم نگاه
بمن معاملۂ کن که راست گفتارم

باقی آپنے اس عاجز کے اس ارادۂ محقرۂ ترسیل اعانه کي نسبت جو الفاظ لکهے هیں ' تو میرے حق میں دعا کیجیے که ان حقیر و نا قابل ذکر امور کي جگه ' کسی واقعی قابل ذکر و یاد خدمت ملی انجام دینے کی توفیق پاوں - یه جناب نے کیا ارقام فرمایا که " دل گوارا نهیں کرتا که اس سے زیاده آپ سے توقع رکهی جاے " ؟ یه بات هی کونسی تهی که قابل توقع هوتی ؟ توقعات کا پورا میدان تو ابهی خالی پڑا هے ' اور وه پیش آنے والا هے - اگر اُن توقعات کا تهوڑا بهت بهي اهل ثابت هوا ' تو سمجهونگا که زندگی اور زندگی کے ولولے بیکار نه گئے - ورنه جس معبد کی تقدیس کیلیے جان و ناموس کی قربانیوں کی ضرورت هے ' وهاں ان حقیر مالي نقصانات کی نذر کو کون پوچهتا هے ؟

در مدرسه کس را نه رسد دعوئ توحید
منزل گه مردان موحــــد سر دار ست

صداے اعانت مشتهرۂ الهلال مورخه ۱۴ - جمادي الثانیه ۱۳۳۱ هجري کے جواب میں اٹهه روپیه میں بهي پیش کرتا هوں - بذریعه قیمت طلب پارسل وصول فرما کر منزل مقصود تک بهجوا دیجیے - باقي رها جناب کا ایک سال کے لیے الهلال بهجوانا ' وه جناب کا اختیار هے - بهجوائیں یا نه بهجوائیں - الهلال اور آٹهه آنه !

نرخ بالا کن که ارزاني هنوز

خیر' جزاکم الله خیر الجزاء -

مکرر آنکه - مشفقي منشي صوبه خانصاحب برانچ پوسٹماسٹر جهت پت بتقریب تولد فرزند سعید خود بجاے اٹهه روپیه کے مبلغ ۱۰ - روپیه اسطرح پر پیش کرتے هیں که دس روپیه کا وي - پي - پرچه الهلال کا ان کے نام بهیجا جاوے - جسمیں سے آٹهه آنه قیمت الهلال براے ایک سال وضع کرکے بقیه ساڑهے نو روپیه داخل فنڈ زر اعانه مجروحین عساکر عثمانیه جمع کیا جاے -

ثالثا - معبي سید فضل شاه صاحب سب اسسٹنٹ سرجن جهت پت جو پہلے سے الهلال کے خریدار هیں ' مبلغ سوله روپیه بتقریب تولید فرزند سعید خود اسطرح پیش کرتے هیں که بمجرد رسیدن عریضه هذا ' مبلغ سوله روپیه کا وي - پی - انکے نام بهجوایا جاوے - اسمیں سے پندره روپیه تو داخل فنڈ اعانه مجروحین کیا جاوے ' اور آٹهه آنے میں الهلال ایک سال کے واسطے بخدمت با برکت سیدي و مولائي حضرت شاه ابو الخیر صاحب نقشبندي مجددي بمقام کوئٹه (بلوچستان) جاري فرما دیویں ' اور باقي آٹهه آنے میں سید فضل شاه صاحب یعنی خود معطي کے واسطے الهــلال از ابتداے یکم جولائي سنه ۱۹۱۳ - لغایت - ۳۰ - جون سنه ۱۹۱۴ع تک جاري فرما دیویں - کیونکه ان کا موجوده چنده ۳۰ جون سنه ۱۹۱۳ کو ختم هو جایگا -

(جناب عبد الغني صاحب سب اور سیر محکمه نهر دلگي سرحد شمال مغرب)

اعانۂ مهاجرین میں کمترین کے طرف سے ایک نهایت هي ناچیز هدیه ۵۰ - روپیه کا (نوٹ نمبر ۱) منظور فرماویں ' نیز چاهتا هوں که الهلال کے دفتر پر کسي طرح کا بوجهه نهو - میں الهلال کي اشاعت کو بهي اعانۂ مهاجرین سے کم نهیں سمجهتا - کیونکه وه اگر جسماني مهاجرین کي اعانت هے ' تو یه اُن روحاني مهاجرین کي اعانت هے ' جنکے دل سے حب اسلام اور ایمان قریبا هجرت کر چکي هے - اور اس قوت اور روح اسلامي کو مسلمانوں کے دلوں میں آباد کرنے کے واسطے الهلال کي دعوت ایک غیبي تائید هے ....

یهاں خدا کے فضل سے هر شخص آپکے مشن بلکه آپکے طریق تبلیغ کو دل سے لبیک کهتا هے - خدا اپنے فضل اور قدرت کامله سے سرسبز کرے ' حوادث زمانه سے بچائے اور آپکي ذات اور " الهلال " کو باعث تقویت دین و ایمان مسلمانان عالم کرے -
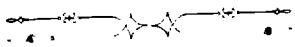
کیا هي اچها هو که آپ تمام ارد و پریس کے ذریعه یا هینڈ بل کي شکل میں اپنا اشتهار " اعانت مهاجرین " عام پبلک کے هاتهوں میں پونچانیکي کوشش فرمائیں -

" اعانۂ مهاجرین " کا اشتهار موجوده صورت میں صرف الهلال هي کے ناظرین دیکهه سکتے هیں ' مگر اصل مدعا اور اصل غرض تو یه هے که اس " ایک پنتهه دو کاج " میں عام پبلک شریک هو ' اور آپکا هاتهه بٹائے -

الهـــلال

یه درست هے - اسي غرض سے اسکا اعلان تمام معاصرین کیخدمت میں بهیجدیا گیا تها - بعض حضرات نے بصیغۂ مراسلات ' بعض نے بمعاوضه اشتهارات معاصرانه ' اور بعض نے پورے ایک صفحه کي اجرت لیکر چهاپا ' اور بعض نے شائع هي نهیں کیا - سب کا شکرگذار اور دعا گو هوں - اب علیحده اوراق پر چهپوا لیتا هوں که متفرق طور پر تقسیم هو سکے -

جناب محمد مصطفی صاحب (حیدر آباد)

براه کرم بموجب تجویز مذکور ایک پرچه الهلال میرے نام جاري کیجیے ' اور پهلا پرچه ۱۵ - روپیه ۸ - آنه کا وي - پي - کرکے بهیجدیجیے - منجمله اس رقم کے ۸ - روپیه الهلال کي قیمت مجرا کرکے حسب تجویز متذکره بالا کارروائي فرمائیے ' اور بقیه ۷ - روپیه ۸ - آنه بلا معاوضه الهلال ' میري جانب سے اعانت مهاجرین کے فنڈ میں داخل کرکے مطلع فرمائیے -

بن جائے - اسمیں دشمن هرچہار طرف سے گھرا هو' اور اسقدر شدید آتشباری کی جاے که تهوڑی هي دیر میں گھوڑوں کي زینیں سواروں سے خالي نظر آنے لگیں !!

مجاهدین اسلام کا پڑاؤ معرکه گاه سے ۴ - سو میٹر کي مسافت پر تها' فرانسیسي انسان پاش توپوں نے اس پرگراں وزن گولے اتارنا شروع کردیے - پڑاؤ قلعه نه تها که اسکي سنگین دیواریں اپنے پناه گزینوں کے لیے سینه سپر هوتیں - فدا کاران حریت نے دیکھا که اب تبدیل مقام ناگزیر هے - فوراً اسکے انتظام میں مصروف هوگئے - فرانسیسیوں نے اس مشغولیت کو مغتنم خیال کیا - جنرل الیکس جواب تک کو زاغ کي چوٹي پر کھڑا' رفتار جنگ دیکھه رها تها' اترا' اور فوج کو لیکے دفعةً مگر انتظام کے ساتھه ٹوٹ پڑا - حمله خطرناک موقع شناسي کے ساتھه کیا گیا تها' جسکا نتیجه عموماً فوج حریف کي پراگندگي' برهمي' اور دیوانه وار گریز کي صورت میں نکلتا هے' مگر یه علم برداران حریت جوش سر فروشي کے ساتھه کمال جنگ آرائي بهي رکھتے تهے - پیادوں میں فوراً ایک انتظام قائم کیا گیا' اور اپنے سامنے کے نشیب و فراز سے پورا فائده اٹھانے کا موقع حاصل کر لیا -

حمله آوروں نے آگ برسانا شروع کردیا - دشمن کے گوله هاے آتشیں شهاب ثاقب تهے که فضا سے زمین پر بکثرت آرهے تهے' مگر سواروں کي بے جگري کا یه عالم تها که نهایت بے پروائي سے هر طرف گھوڑے اڑاے پھرتے تهے' اور برق کي طرح کبھي یهاں تهے اور کبھي وهاں !!

۵ - بجے صبح سے زوال آفتاب کے ایک گھنٹه بعد تک آتشباري هوتي رهي' اور گو فرانسیسي فوج ایک طرف تربیت یافته اور دوسري طرف فرانس کے جهنمي اسلحه سے آراسته تهي' مگر با ایں همه ان جانباز پرستاران اسلام و وطن کي " بنیان مرصوص " کو اپني جگه سے نه هٹا سکے' اور عاجز هو کے خود هي نخیله واپس چلے گئے - مجاهدین کرام میں بعض نے موخرة الجیش (بالکل آخر کي فوج) پر تهوڑي دیر تک آتشباري کي' لیکن بیشتر حصه کوه و جبال کي طرف چلا گیا -

اس معرکهٔ خونریز کے اسطرح انجام پذیر هونے کے بعد مجاهدین غیور' کارزار سے شهداء اور مجروحین کو لائے - تجهیز و تکفین اور معالجه سے فراغت کے بعد اپني جماعت کي رخنه بندي کے طرف متوجه هوے -

مجاهدین سرفروش اور ضروریات جنگ کي فراهمي کے بعد ایک دوسرے فرانسیسي مرکز کي طرف انهوں نے اپنے حملے کا رخ کیا - قائد فالي کي ماتحتي میں تهوڑي سي فوج تهي - ان مجاهدین میں کچھه لوگ ایسے بهي تهے' جو فرط شوق جهاد سے با قاعده جنگ کا انتظار نهیں کر سکتے تهے - دن کو تو نهیں جاتے تهے که مصلحت عامه کے خلاف هوتا - البته رات کو پیٹ کے بل رینگتے هوے قلعه تک پهنچ جاتے تهے - رفتار کا یه انداز اسلیے اختیار کیا گیا تها که دشمن کو انکي آمد کا علم نه هو - قلعه کے قریب پهنچکر بندوقیں سر کرتے تهے جن سے کم از کم اتنا تو هو رهتا که دشمن کے سپاهي اور جانور مرتے' زخمي هوتے' اور کچھه نهیں تو کم از کم انکي تمام شب اضطراب و قلق اور خوف و بیم هي میں گزرتي -

جنرل الیکیس نے یه طے کرلیا تها که جو قبیله یا جماعت راه حریت پرستي میں علم جهاد بلند کرے' اسکي تعذیب و تنکیل کے لیے وه مع اپنے انسان صورت بهیڑیوں اور آلات جهنمیه کے فوراً پهنچ جاے' اور اسوقت تک سفاکي و خونریزي جاري رکھے'

تاریخ حسیات اسلامیهٔ مسلمانان هند کا ایک ورق

اعانهٔ مهاجرین

تسلیم - مجھے یقین هے که آپ مجھکو اور میرے لڑکے ...... کو نه بھولے هونگے - سال گذشته میں نے ارزاں ملنے کے لالچ میں برخوردار ... کے نام سے پرچه جاري کرا دیا تها' اور بعد میں آپکو یاد هوگا که میں نے هي یه واقعه لکھکر آپ سے استدعا کي تهی که پوري قیمت آٹھه روپیه روانه کردوں' مگر آپنے یه گوارا نهیں فرمایا که میرے لڑکے سے پوري قیمت لیجاے - اس مرتبه آٹھه روپیه اخبار کي واجبي قیمت سے بهی کم قیمت بهیج چکا هوں - آپ آپنے ۸ - آنه قیمت کا اعلان کیا هے اور ۷ - روپیه ۸ آنه مظلوم ترکوں کے واسطے وقف کردیا هے - میرے پاس والله الفاظ نهیں هیں' جنکے ذریعه آپکي اس فیاضي کا اعتراف کروں' اور آپکو بتاؤں که میري ذات پر آپکے اس ایثار نے کیا اثر کیا هے ؟ مگر هاں میں اس نتیجه پر پهونچا هوں که هنوز دنیا میں ابتداے اسلام کا نمونه باقي هے !!

موقع تو یه ایسا تها که عالم گیر کے اُستاد ملا جیون صاحب کے اس قصه کو دهرا لیا جاتا' که جب وه سراے میں منزل مقصود پر طویل سفر کرکے پهونچے' تو سستي سواري ملجانے پر پهر مکانکو واپس روانه هوگئے ! پس اسوقت مکرر الهلال خرید لیا جاتا - مگر میں آپسے سچ کهتا هوں - آپکي حالت هر اعتبار سے قابل اعانت هے' اور میرا دل هرگز نهیں گوارا کرتا که آپ جن نقصانات کو برداشت کر رهے هیں' ان سے زیاده آپسے توقع رکھي جاے - بخدا اگر آسانی سے ممکن هوتا تو میں

[بقیه مضمون پهلا کالم]

جب تک یه علم مبارک سرنگوں نه هو جائے - قبائل الجزائر کي حالت معلوم هے - وه بے برگ و نوا' بے اعوان و انصار' بے علوم و معارف انسانوں کا ایک گروه هے' جن سے انکي عزیز ترین متاع یعني حریت و استقلال سلب کرلي گئي هے' اور گو اس پر ایک مدت مدید گزر گئي' مگر وه اپني چھني هوئي حریت و حکومت کو نهیں بھولتے - هر وقت ایک آگ سي لگي رهتي هے' اور جب فرانس کے مظالم کا دامن اسکو هوا دیتا هے تو اس سے شعلے بلند هونے لگتے هیں - انکو خون کي بارش' دبا سکتي هے' مگر بجھا نهیں سکتي -

معرکه سینغال کے بعد مرکز نخیله کي طرف سکون هو گیا - مگر دوسرے مرکز کے قریب شعلے بھڑک رهے تهے - جنرل مذ کور نے اپني مستعدي اور قدرت کے اظهار کے لیے اس کي طرف بهی فرانسیسي بھیڑیوں کا ایک غول بھیجا' مگر تمام نقل و حرات اور خونریزي و سفاکي کا ماحصل یه هے که اسوقت دونوں مرکز خطرے میں هیں' اور فرانسیسي محافظ فوج هر وقت خوفزده رهتي هے -

مراکش

آخر ترین رپورٹ سے معلوم هوتا هے که تزنیت' ایت یراز' انشیدن' اور ایت عز بوده میں ایک حرکت عام پھیلي هوئي هے - یه بهي بیان کیا گیا هے که الهبا کي جماعت فرانسیسي مقبوضات مراکش پر تاخت و تاراج کر رهي هے : ولعل الله یحدث بعد ذلک امرا -

جناب محمد نقي صاحب - گونڈہ

گونڈہ ایک بہت چھوٹا مقام ھے ' اور با وجودیکہ کئي مرتبہ غریب مسلمانان گونڈہ چندہ ھلال احمر دیچکے ھیں ' لیکن تھوڑي سي امداد ترک مہاجرین کیلیے بھي مرسل ھے - آپکے مضمون نے لوگونپر کچھہ عجیب اثر ھوا ھے - یہ امر خاص طور پر قابل گذارش ھے کہ اس چندہ میں کسي امیر آدمي کا ایک پیسہ بھي شامل نہیں ' کل روپیہ غریب اور متوسط الحال مسلمانوں کا ھے -

---

جناب محمد سراج الدین صاحب ضلع فیروز پور

حسب الارشاد والا اعانت بے خانمان مہاجرین کي صدا پر لبیک کہتا ھوا ' ایک خریدار پیش کرتا ھوں ' جو آپکے درد میں شریک ھوکر پوري قیمت اخبار ادا کرتے ھیں ' اور اسیقدر رقم زر اعانت میں بھي دینا چاھتے ھیں -

---

آج الہلال میں ایک مضمون بابت اعانۃ مہاجرین عثمانیہ دیکھکر ایک قسم کی حرکت روحاني پیدا ھوئی اور دل دھڑکنے لگا - اللہ تعالی آپکو جزاء خیر دے کہ جو ھم جیسے خوابیدہ نفوس زر خمار زدہ اشخاص کو نوم الغفلۃ سے بیدار فرماتے ھیں - بالفعل پانچ روپیہ ھم دو نوں بھائي اپني طرف سے ' او ر دو روپیہ اپنے ملازم حیدر الدین کیطرف سے ارسال خدمت عالی کرتے ھیں - انشاء اللہ تعالی اور بھي کوشش کرتے رھینگے والسلام -

حکیم فتح محمد " عمدۃ الحکما " و حکیم عبد القیوم حیدر آباد سندہ

جناب من ' السلام علیکم - حسب وعدہ سات روپیہ آٹھہ آنہ براے اعانۃ مہاجرین ارسال خدمت عالي کرتاھوں ' کل ایک بیوہ زیورات کا جسکا تخمینہ پچاس روپیہ کا ھوگا ' ارسال کیا ھے ' امید ھے کہ وہ بھي پہونچگیا ھو - فہرست میں اگر ذکر کیجیگا تو اسکي تصریح ضرور کردیجیے کہ غریب عورتوں نے بھٹولي ضلع بارہ بنکي سے اس غرض کیلیے بھیجا ھے -

(معین الدین احمد قدرائي ندوي)

جناب من - مبلغ آٹھہ روپیہ ارسال خدمت والا کرتاھوں ' مہرباني فرماکے اعانۃ مہاجرین کے فنڈ میں جمع کر لیجیے - اخبار بھیجنے کي ضرورت نہیں -

(مہدي حسین)

براے " اعانۃ مہاجرین " حقیر ۸ - روپیے کي رقم پیش کیگئي ھے ' مگر الہلال کي سالانہ مقررہ قیمت برابر ادا ھوتي رھیگي - یہ رقم اوسکے علاوہ ھے -

(شیخ محمود سوداگر جفت)

مبلغ آٹھہ روپیہ روانہ خدمت ھیں - اخبار بھیجنے کي تکلیف نہ فرما دیں ' خداوند کریم آپ کی کوششوں کو با برکت فرماوے -

(رکن الدین - مربي)

مبلغ ۲۵ - روپیہ بتقریب شادي برادرم منشي لطیف الدین احمد صاحب براے امداد مہاجرین ترکي ارسال خدمت ھیں -

(ضیاء عباسي ھاشمي)

فہرست

زر اعانۃ دولت علیۂ اسلامیہ

(۲٤)

بسعي جناب حافظ محمد علي اکبر خان صاحب شرواني ایف - اے - حسنپور و سید محمد ریاض الحسن گنگیري و حافظ محمد مسلم خان صاحب شرواني حسن پور ۳ - سو ٦۱ - روپیہ ۹ - ۱۰ - (بہ تفصیل ذیل) :

	پائي	آنہ	روپیہ
والدہ عبد الجمیل خانصاحب	۰	۴	۲۳
(نقد ۲ روپیہ قیمت زیور ۲۱ روپیہ ۴ آنہ)			
والدہ حافظ محمد شعیب خانصاحب	۰	۷	۱۵
والدہ حافظ محمد علي اکبر خانصاحب	۰	۰	۱۵
محمد اسحاق خانصاحب	۰	۰	۱۰
حافظ محمد زکریا خانصاحب	۰	۰	۱۰
والدہ محمد حامد علي خانصاحب	۳	٦	۷
(نقد ایک روپیہ ایک پیسہ قیمت زیور ۵ روپیہ ٦ آنہ)			
محمد اسماعیل خانصاحب	۰	۰	۷
عبد الواسع خانصاحب	۰	۰	۷
والدہ محمد عبد الواسع خانصاحب	۰	٦	٦
(نقد ایک روپیہ قیمت زیور ۵ روپیہ ٦ آنہ)			
ھمشیر عبد الجمیل خانصاحب	۰	۰	۵
ھمشیرہ حافظ محمد علي اکبر خانصاحب	۰	۰	۴
محمد حامد علي خانصاحب	۰	۰	۴
عبد الجمیل خانصاحب	۰	۰	۲
حافظ محمد مسلم خانصاحب	۰	۰	۲
مسماۃ مہر بانو	۰	۰	۲
حاجي عبد الرقیب خانصاحب	۰	۱	۱
مداري صاحب	۰	۳	۱
عبد العزیز خانصاحب	۰	۰	۱
والدہ مداریخانصاحب	۰	۰	۱
ولي محمد خانصاحب	۰	۰	۱
چھدو صاحب	۰	۰	۱
باقر علي صاحب	۰	۰	۱
محمد ادریس خانصاحب	۰	۰	۱
محمد سلیمان خانصاحب	۰	۰	۱
محمد نصیر اللہ خانصاحب	۰	۰	۲۵
پسر محمد ادریس خانصاحب	۳	۰	۱
منشي اشرف خانصاحب	۰	۰	۱
مداري صاحب	۰	۰	۱
متفرق	۳	٦	۲
متفرق	۹	۱۰	۳
اھلیہ حاجي وفاتي خانصاحب مرحوم	۰	۱۰	۱
(نقد ۲ آنہ قیمت زیور ایک روپیہ ۸ آنہ)			
متفرق	۱	۱	۳
ٹکاجي	۰	۲	۰
ٹکا جي	۹	۰	۰
متفرق	۰	۹	۰
متفرق	۰	۴	۰

باقي آیندہ

آل انڈیا شیعہ سنٹرل بورڈنگ ھوس

ضرورت ھے

۱۳ - رجب سنہ ۱۳۳۰ کو آل انڈیا شیعہ سنٹرل بورڈنگ ھوس کا افتتاح ھوگا ' جو شیعہ طلبا اس بورڈنگ میں داخل ھونا چاھتے ھیں وہ فوراً اپني درخواستیں بنام انریري سکریٹري آل انڈیا شیعہ سنٹرل بورڈنگ ھوس بمقام خاقان منزل وزیر گنج لکھنؤ ارسال کریں فقط - سید امجد علي ' آن انریري سکریٹري

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. PBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكيم)

AL-HILAL
Proprietor & Chief Editor
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod street,
CALCUTTA.

Telegraphic Address.
"AL-HILAL"
Yearly Subscription, Rs. 8.
Half-yearly " " 4-12

الهلال

ایک هفته وار مصور رساله

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاود اسٹریٹ
کلکته

عنوان تلغراف
« الهلال »

قیمت
سالانه ۸ روپیه
ششماهی ٤ روپیه ۱۲ آنه

نمبر ٢٤ — کلکته: چهار شنبه ۱۲ رجب ۱۳۳۱ هجری — جلد ۲
Calcutta : Wednesday, June 18, 1913.

فهرست

تصاوير

شذرات

دوسری جلد کي آخری اشاعت

تذکار شهداء اسلام

(۱) نامورانِ غزوهٔ طرابلس کے سلسلے میں شهداء اسلام کے حالات ایک مخصوص طرز میں لکھے جاتے تھے - ایک مدت سے طبیعت افسردہ هے - عرصه گذر گیا که شهیدان ملت کی یاد میں کوئی صحبت ماتم منعقد نہیں هوئي - جس قوم کیلیے اب دنیا میں صرف " ماتم و حسرت " هي کا ایک شغل باقی رهگیا هو، اسے اتنے دنوں تک اپنے اس ایک هی شغل محبوب سے بے خبر نهیں رهنا چاهیے :

دلا یه درد و الم بهی تو مغتنم هے ' که آخر
نه نالهٔ سحري هے نه آه نیم شبی هے

(۲) شهداے بلقان اور جان نثاران اسلام کے حالات و تصاویر کا ایک بڑا ذخیرہ عرصے سے مهیا هے ' مگر لکهنے کی مهلت نه تهی - اراده تها که الهلال کی ایک " خونین اشاعت " خاص شهداے اسلام کی یادگار اور مخصوص تذکار میں شائع کی جاے -

(۳) حسب اراده تو ترتیب مضامین کي مهلت نهیں ' تاهم اراده هے که ائنده کي دو اشاعتیں خاص طور پر " تذکار شهداء اسلام " میں شائع کي جائیں - عام ابواب مضامین کے علاوہ اسمیں بعض مخصوص مرقعات اور مقالات هونگے -

(۴) نیز " حزب الله " کے مقاصد کی تشریح و توضیح کے متعلق جن مضامین کا انتظار هے ' وہ بهي مقالهٔ افتتاحیه کی جگه ان میں شائع کیے جائیں گے - رسالے کے مضمون میں زیادہ تفصیل پیدا هوتي جاتي هے - اسکو مکمل کرکے شائع کرنا بهتر معلوم هوتا هے که پهر بعض دیگر ابتدائي معلومات کیلیے بهي اعضاء حزب الله کو اسي کا بهیجدینا کافي هو - وما توفیقي الا بالله -

رن بے ن ال . رین

کي گلیوں میں !!!

الہلال کلکتہ - سالانہ قیمت مع رل صرف اتهه انه !!!

آج دفتر الهلال میں دو تار دفتر تصویر افکار" اور ڈاکٹر مصباح کے پہنچے هیں که " خدا کیلیے یورپین ترکي کے ان لاکهوں بے خانماں مہاجرین کے مصائب کو یاد کرو' جنمیں هزارها بیمار عورتیں' اور جاں بلب بچے هیں - جنکو جنگ کي ناگهاني مصیبتوں کي وجه سے یکایک اپنا گهر بار چهوڑنا پڑا' اور جنکي حالت جنگ کے زخمیوں سے بهي زیاده درد انگیز هے - جو مرگئے' انکو دفن کردیں' جو زخمي هیں انکو شفا خانے میں لے آئیں' لیکن جو بدنصیب زنده' مگر مردے سے بدتر هیں' انکو کیا کریں ؟ "

دفتر الهلال حیران هے که اس وقت اعانت کا کیا سامان کرے ؟ مدد کیلیے نئي اپیلیں کرنا شاید لوگوں کو ناگوار گذرے که هلال احمر کا چنده هر جگهه هو چکا هے' اور تمسکات کا کام بهي جاري هے - مجبوراً جو کچهه خود اسکے اختیار میں هے' اسي کیلیے کوشش کرتا هے -

(۱) کم از کم وه ایک ماه کے اندر دو هزار پاؤنڈ یعنی ۳۰ - هزار کي رقم مخصوص اعانۂ مہاجرین کیلیے فراهم کرنا چاهتا هے' کیونکه هلال احمر کے مقصد سے جو روپیه دیا جاتا هے' اسکو خلاف مقصد دوسري جگه لگانا بہتر نہیں - اسکي اطلاع آج هي ترکي میں بهیج دي گئي هے -

اس بارے میں جو صاحب مدد اعانت فرمائیں گے

فا ہ رہ ہا ی الا ہ '

ونه وه دوسروں پر بار ڈالنے کي جگهه' خود هي اس رقم کو اپني جانب سے پیش کرنا چاهتا هے -

(۲) اسکي صورت یه هے که بلا شک نقد تیس هزار روپیه دینا دفتر کے امکان سے باهر هے' مگر یه تو ممکن هے که تیس هزار روپیه جو آسے مل رها هو' وه خود نه لے' اور اس اشد ترین ضرورت اسلامي کیلیے وقف کردے ؟

(۳) یقیناً میں ۳۰ - هزار نہیں دیسکتا' لیکن آپ کیوں نہیں مجهے ۳۰ - هزار روپیه دیتے' تا که میں دیدوں ؟

(۴) پس آج اعلان کیا جاتا هے که **دفتر الهلال چار هزار الهلال کے پرچے ایک ایک سال کیلیے اس غرض سے پیش کرتا هے - آج کي تاریخ سے ۳۰ جون تک جو صاحب آٹهه روپیه قیمت سالانه الهلال کي دفتر میں بهیج دینگے'** انکے روپیه میں سے صرف آٹهه آنه ضرور هي اخراجات خط وکتابت کیلیے وضع کرکے باقي ساڑهے سات روپیه اس فنڈ میں داخل کردیا جائیگا' اور ایک سال کیلیے اخبار انکے نام جاري کردیا جاے گا - گویا ساڑهے سات روپیه وه اپنے مظلوم و ستم رسیده برادران عثمانیه کو دینگے' اسکا اجر عظیم الله سے حاصل کرینگے' اور صرف آٹهه آنے میں سال بهر کیلیے الهلال بهي (جو جیسا کچهه هے' پبلک کو معلوم هے) انکے نام جاري هوجایگا - اس طرح چار هزار خریداروں کي قیمت سے ۳۰ - هزار روپیه فراهم هو سکتا هے اور دفتر الهلال آسے خود فائده اٹهانے کي جگه' اس کار خیر کیلیے وقف کردیتا هے -

(۵) اس وقت ماهوار تین سو تک نئے خریداروں کا اوسط هے - لیکن دفتر ۳۰ - جون تک کیلیے اپني تمام آمدني اپنے اوپر حرام کرلیتا هے - دفتر اس وقت تک کئي هزار روپیے کے نقصان میں هے' اور مصارف روز بروز بڑهتے جاتے هیں' تاهم اس تار کو پڑهکر طبیعت پر جو اثر پڑا' اس نے مجبور کردیا' اور جو صورت اپنے اختیار میں تهي' اس سے گریز کرنا' اور صرف دوسروں هي کے آگے هاتهه پهیلاتے رهنا' بہتر نظر نه آیا - یورپ میں اخبارات کے دفتر اپني جیب سے هزاروں روپیه کار خیر میں دیتے هیں - شاید اردو پریس میں یه پہلي مثال هے' لیکن اسکي کامیابي اس امر پر موقوف هے که برادران ملت تغافل نه فرمائیں اور اس فرصت سے فائده اٹها کر فوراً درخواست خریداري بهیج دیں - ربنا تقبل منا انك انت السمیع العلیم

یورپین ترکي کے بے خانماں مہاجرین
جامع ایا صوفیا کے سامنے

(۶) الهلال - اردو میں پہلا هفته وار رساله هے' جو یورپ اور ترکي کے اعلے درجه کے با تصویر' پر تکلف' خوشنما رسائل کے نمونے پر نکلتا هے - اسکا مقصد وحید دعوت الی القران' اور امر بالمعروف و نهي عن المنکر هے - محققانه علمي و دیني مضامین کے لحاظ سے اسکے امتیاز و خصوصیت کا هر موافق و مخالف نے اقرار کیا هے - اس نے هندوستان میں سب سے پہلے ترکی سے جنگ کی خبریں براه راست منگوائیں' اسکا باب "شئون عثمانیه" ترکي کے حالات جنگ کے واقعات صحیحه معلوم کرنے کا مخصوص ذریعه هے - "نامواران غزوۂ طرابلس و بلقان" اسکي ایک با تصویر سرخي هے' جسکے نیچے وه عجیب و غریب موثر اور حیرت انگیز حالات لکهے جاتے هیں' جو اپنے مخصوص نامه نگاروں اور خاص ذرائع معلومات سے حاصل کیے جاتے هیں - مقالات' مذاکرۂ علمیه' حقائق و وثائق' المراسلة و المناظرۃ' اسئلة و اجوبتها' اسکے دیگر ابواب و عنوان مضامین هیں - آٹهه آنے میں شاید ایک ایسا اخبار برا نہیں -

(۷) درخواست میں اس اعلان کا حواله ضرور دیا جاے' اور کارڈ کي پیشاني پر " اعانۂ مہاجرین " کا لفظ ضرور لکها جاے -

سلطان المعظم نے فوراً عہدہ صدارت عظمی پر پرنس حلیم پاشا کو مقرر کر دیا ' اور نہایت اعزاز اور احتشام سے رسوم تدفین عمل میں آئے -

جو حالات تا حال ہمارے پیش نظر هیں ' انکے لحاظ سے اس واقعہ کي علت تاریکي میں نہیں رهسکتي - یہ قطعي ہے کہ یہ حادثہ انجمن اتحاد و ترقي کے مخالفین کي سازش سے وقوع میں آیا ' جو آخري انقلاب کے بعد سے مصروف کار تھے - لیکن خواہ کچھ ہو ' ترکی کے برباد شدہ خزانے کا ایک سب سے زیادہ قیمتي هیرا تھا ' اور وہ بھي اسکے هاتھ سے نکل گیا !!

آیندہ اشاعت میں مرحوم کے حالات شائع کرینگے ' اور اب ماتم گساران ملت کیلیے اسکے سوا کیا کام باقي رهگیا ہے کہ بربادیوں پر ماتم ' اور تباهیوں پر مرثیہ خوانی کرتے رهیں !

مسئلہ شام و مصر

ایشیا میں ترکي سلطنت کے خوشگوار مستقبل کي نسبت چند هي روز ہوے ' دول یورپ نے کیا کچھ امیدیں دلائي تھیں ؟ لیکن یہ امیدیں جس انداز سے پوري ہو رهي هیں ' اس کي تشریح معاهدۂ کویت و بحرین کي زبان حال نے اپنے خاموش لہجے میں اچھي طرح کردي ہے -

فرانس نے قبضۂ شام کے لیے مناسب موقع و محل پیدا کرنے کے لیے چند مخصوص رعایتوں کي خواستگاري کي ہے ' اس کے واقعات بھي آشکارا ہو چکے هیں - ایکو دي پیرس نے اب یہ نئي خبر سنائي ہے کہ ایشیاے کوچک میں بھي فرانسیسي مصالح و فوائد کي نگراني و حفاظت لازمي ہے - سوال یہ ہے کہ کہاں لازم نہیں ؟ دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے ' صرف یورپ هي کیلیے ہے ' اور جو نہیں ہوتا ' اسکے مطالبے کا بھي صرف یورپ هي کو حق حاصل ہے - آدمي جب مرجاتا ہے تو زمین کے اوپر رهنے کا اسے کوئي حق نہیں رهتا ' کیونکہ اب اسکے لیے صرف یہي باقي رهگیا ہے کہ چند بالشت زمین ' زمین کے نیچے لیکر قانع ہو جاے ' مگر زندہ انسانوں کیلیے زمین کی پوري وسعت وقف ملکیت ہے -

یہي حال قومي حیات و ممات کا بھي ہے - جو قومیں زندہ هیں ' انکو پورا حق حاصل ہے کہ مردوں سے زمین خالي کرائیں - اسمیں شام اور ایشیاے کوچک هي کے چند بچے بچاے گوشوں کی کیا خصوصیت ہے ؟

وزیر خارجیہ نے اس موضوع کو بہت بڑي اهمیت دي ہے ' اور وزیر بحریہ بھي اس کي تائید میں ہے - امید کی جاتي ہے کہ جنگي بیڑہ کا ایک حصہ سواحل مشرق ادنی کي نگراني کے لیے مخصوص کردیا جائیگا ' تا کہ یہاں بھي فرانس کا سیاسي رسوخ مستحکم ہو جاے -

دوسري جانب مدبرین برطانیہ مصر میں انگریزي افواج کي تعداد بڑھانے پر زور دے رهے هیں ' اور عذر یہ قرار دیا ہے کہ اگر کسي دشمن نے مصر پر حملہ کر دیا ' تو کیوں کر مقابلہ ہو سکیگا ؟

فتنۂ اعرابي پاشا کے بعد انگریزي تجارت کی حفاظت کے نام سے مصر و اسکندریہ میں ڈھائی هزار انگریزي فوج کا قیام ضروري سمجھا گیا تھا ' اور سلطان روم و خدیو مصر سے اسکی اجازت بھی لے لی گئی تھی - مرحوم مصطفی کامل پاشا کي تحریک و جذبات وطنیت میں جب توسیع ہوي ' اور انگریزي قبضۂ مصر کے خلاف آواز بلند کی گئی ' تو یہ تعداد پانچ هزار ' اور پھر چھ هزار کر دي گئی - اب اس سے بھی زیادہ بڑھانے کا سوال در پیش ہے ' اور مالٹا کی جگہ اسکندریہ کو فوجی مرکز بنانے کا مسئلہ پیش نظر -

بیشک یہ عذر معقول اور تعلیل درست ہے - مصر کے حملہ آوروں کي مدافعت ' ضرور ہے کہ انسانیۃ پرست برطانیہ هي انجام دے - البتہ وادي نیل کے بدبختوں کو یہ سونچنے کی مہلت ضرور ملني چاهیے کہ خود برطانیہ کے حملۂ حال و مستقبل سے مصر کی مدافعت کون کریگا ؟

بے طرفي یا طرفداري

غزوۂ طرابلس کے سر آغاز هي میں برطانیۂ عظمي کي جانب سے بے طرفي (حیادۃ یا نیوٹریلٹي) کا اعلان ہوا تھا ' اور اس اعلان کي تجدید معاربات بلقان میں کي گئي تھي ' مگر عملي حالت یہ تھي کہ اطالیوں کو بار برداري کے لیے اونٹوں اور خچروں کي ضرورت پڑي تو جزیرۂ عدن سے یہ ضرورت پوري ہوگئي ' لیکن ترکوں کي امداد کے لیے جب مرحوم نیازي طرابلس الغرب کے قصد سے بھیس بدلے ہوے مصر پہنچا ' تو ادعائي بے طرفي نے اُن کو حراست میں لیکر قسطنطنیہ واپس کر دیا - ترکي جنگي جہاز (حمیدیہ) نے چند مرتبہ بندر گاہ سعید و اسکندریہ کے چکر لگائے تھے ' جہاں اُس کے لیے کوئلے کا ذخیرہ بہم پہونچایا گیا تھا ' " بے طرفي " نے اس کي مخالفت کي اور وہ سلسلہ بند ہو گیا ' مگر یونانی بیڑے نے ۱۸ - اپریل ۱۹۱۳ - کو جب سویس کا چکر لگایا ہے تو پورٹ سعید میں اُس کے لیے کوئلے کي فراهمي میں پولیس کی اعانت و امداد ' طرفداري نہیں سمجھی گئی !!

انگلستان و هندوستان میں جنگ بلقان کی عکسی تصویریں یورپین اخبارات و رسائل کے ذریعہ سے عام ہو چکی هیں ' مگر جب دهلی کی ایک مسلمان ایجنسی قاهرہ سے یہی تصویریں منگاتی ہے تو اسسٹنٹ کلکٹر کسٹم هاؤس بمبئی پارسل کو روک لیتا ہے کہ هندوستان میں تصویروں کا داخلہ قانوني اجازت کے خلاف ہے ! قانون سے غالباً قانون بے طرفي مراد ہوگا اور جس طرز پر یہ پارسل روکا گیا ہے ' اُس سے واقعات سابقہ کی تجدید منظور ہوگي - اس طرز عمل میں جو غرابت ہے ' عام راے بے شبہہ اس کو متعجبانہ چشم و ابرو سے دیکھہ رهی ہے ' لیکن غور سے دیکھیے تو اس میں حیرت و غرابت کي کیا بات ہے ؟ جس ملک کي رعایا کو حکمرانی میں شرکت کا حق هي حاصل نہو ' وهاں ایسے شتر گربہ اگر ظہور میں نہ آئیں تو یہ بات البتہ تعجب کي ہوگي -

هفتۂ جنگ

سنہ ۱۹۰۸ع سے پہلے البانیہ کي بہادر قوم کو ترکي سلطنت میں مخصوص امتیازات حاصل تھے - مجلس شوری نے حقوق کے لحاظ سے جب اقوام و افراد کے امتیازي مدارج اُٹھا دیے تو گورنمنٹ کے جانب سے البانیوں کی ناز برداري میں قدرۃً کمی هونی تھی ' اور طبعاً یہ " حور بعد الکور " گراں گزرنا تھا یورپ نے آزادي کی امید دلائی ' اسماعیل کمال بک کو ' جو سلطان عبد الحمید خاں کا مقرب السلطنۃ اور انقلاب ثانی کے دنوں میں چند روز کے لیے وزیر اعظم و میر مجلس مبعوثان (پریسیڈنٹ ترکی پارلیمنٹ) بھی رہ چکا تھا ' سلطنت البانیہ کی توقع هوئی - وزیر اعظم فرید پاشا ' جنھیں خاندان سلطانی میں دامادي کا شرف حاصل تھا ' اس آگ پر تیل ٹپکاتے رهے - البانیوں نے اول مطالبۂ اصلاح کی صدا بلند کی ' اور پھر بغاوت کر دي - باب عالی نے اس کو بزور شمشیر فرو کرنا چاہا ' هنوز

النبـاء الالیـــم ! !

والفـــزع الاکبـــر

ابهي کل کي بات هے که مرحوم (نیازي بک) کي شهادت کے حادثے پر لکهتے هوئے هم نے ایک ماتمي تمهید لکهي تهي' اور اپني خانماں بربادیوں کو ایک تهي دست فقیر سے تشبیه دي تهي' جسکو اپني بچي کهچي پونجي کا ایک ایک پیسه' اشرفیوں اور زر و جواهر سے بهي زیاده محبوب هوتا هے -

لیکن ابهي وه قصهٔ غم ختم نهوا تها که هز ایکسلنسي محمود شوکت پاشا کے ناگهاني قتل هوجانے کي خبر الیم نے ایک تازه زخم کا سامان دلوں کے لیے کر دیا' حالانکه اگر دلوں کے زخم هي مطلوب هیں تو اُنکي پیشتر هي سے کیا کمي تهي ؟

مرحـــوم محمـــود شـــوکت پاشـــا

لیکن آه' اب زخموں کے دن گئے' جسم پر اگر دس بیس زخم هوں تو انهیں زخـم کهنا چاهیے' لیکن جو جسم از فرق تا بقدم زخموں کے سوا کچهه نهو' وه نئے زخموں کے لیے کهاں سے جگه لائے ؟ اب اسکے لیے زخموں کے استقبال کا انتظار نهیں هے' بلکه زخم سے بهي بڑهکر کسي چیز کا' یعني موت کي تڑپ اور فنا کے نظارے کا ! !

هوچکیں غالب بلائیں سب تمام
ایک مـرگ ناگهـــاني اور هے !

حیران هوں که اس حادثه هائله اور اس فزع اکبر کي تمهید ماتم و تعزیت میں کیا لکهوں ؟

نئي مصیبتوں کي سختي پچهلي مصیبتوں کو بهلا دیتي هے' اور بیماري کے آخري ایک دن کے شدائد' مهینے بهر کي مصیبتوں کو فراموش کرا دیتے هیں - همارے گهر کي آتشزدگي کو صدیاں گزر گئیں' لیکن پچهلے دو سالوں سے تو هر لمحه کسي نه کسي نئي بربادي کے استقبال هي میں کٹ رها هے - مصیبتوں کي جب یه کثرت هو تو ماتم گساروں کي زبانیں فغان سنجي سے' اور هاتهه سینه کوبي سے بهي کیوں نه تهک جائیں ؟ حوادث و مصائب کي کثرت کی حد هوگئي که اب ماتم گساروں کو نئے ماتموں کیلیے اظهار غم و اندوه کے الفاظ بهي نهیں ملتے - کثرت غم سے انکهوں کے آنسو خشک هو جاتے هیں' زبانیں بهي اگر بند هو جائیں تو عجب نهیں ؟

غم و اندوه کے فسانوں میں ایسے گهرانوں اور خاندانوں کي مصیبتیں بیاں کي گئی هیں' جن پر ایک هی وقت میں هزاروں غموں کے پهاڑ ٹوٹ پڑے تهے' مثلاً کوئي جنگ' جس نے ایک هي معرکے میں انکے تمام افراد کو ته تیغ کر دیا - کوئي بیماري' جس کي هوا چلي' اور چند گهنٹوں کے اندر سب کے جنازے اٹهه گئے' کوئي ملکي جرم و عقوبت کا حادثه' جسکي پاداش میں سب کے سب سولي پر چڑها دیے گئے - یه محض افسانے هي نهیں هیں' بلکه اس ماتم سراے عالم میں نهیں معلوم روز ایسے کتنے حوادث و واقعات هیں' جو گذرتے هیں' اور ایک ایک زندگي کے اندر ایک ایک مجسم افسانه پنهاں هے -

غور کیجیے تو یه چند افراد کے مصائب هیں مگر هماري قومي و ملي بربادیوں کا بهي یهي عالم هے - صاف معلوم هوتا هے که همارے کسي فرد هي پر نهیں' بلکه فرزندان ملت کے پورے گهرانے پر ایک هي وقت کے اندر ساري مصیبتیں گهر آئي هیں - ماتم و حسرت کا ایک جنازه طیار کرتے هیں' زبانیں فغاں سنجي میں' اور هاتهه سینه کوبي میں مصروف هوتے هیں' لیکن ابهي اس پر جی بهر کے رونے بهي نه پاے تهے که ایک دوسرے جنازه کی طیاریاں شروع هوجاتي هیں ! پهر کس کس کا ماتم کیجیے' اور کس کس پر رولیے ؟

کلیم از دست بیداد که نالیم ؟
به کشت ما گذار لشکر افتاد ؟

بربادیوں کي یه انتها هے که اگر هماري بچي کهچي دولت غیروں کے هاتهوں جنگ کے میدان میں نه لٹي' تو شهر کي گلیوں میں خود اپنے هي هاتهوں تاخت و تاراج کي جا رهي هے !

میرا هو آشیانه' اور آدها جلا هوا ؟
بجهه بهي گئي تهي آگ تو بجلي کو کیا هوا ؟

لب مرگ بیمار اپنا ایک ایک دن گنا کرتا هے' اور جب سختیوں اور بے چینیوں کا ایک آفتاب غروب هوتا هے تو کهتا هے که ایک دن اور گذر گیا - یهي حال هماري ملت بیمار' اور امت مریضه کا هے - یه لوگ جو آج جنگ کے میدانوں یا امن کي سازشوں میں تڑپ رهے هیں' دراصل همارے بقیه ایام حسرت کے چند ایام معدوده تهے' جو ایک ایک کر کے یکے بعد دیگرے هم سے رخصت هو گئے - مرحوم شوکت پاشا بهي هماري بقیه زندگي کا ایک آخري شاندار دن تها' اور افسوس که آج وه بهي غروب هوگیا - انا لله وانا الیه راجعون -

تفصیل حادثه

حادثے کے متعلق خبریں بالکل مبهم هیں' اور خاص تفصیل بهي همارے پاس نهیں پهنچي -

تمام تاروں کا خلاصه یه هے که گذشته بدهه کو مرحوم ایک موٹر کار میں سوار جا رهے تهے - انکے ساتهه ایڈیکانگ موجود تهے - یکایک ایک مقام پر دو آدمیوں نے ریوالور سے حمله کیا اور گولي نشانے پر لگي - وه خود اور ایک ساتهي' دونوں شهید هو گئے -

پولیس نے اس موقعه پر حیرت انگیز مستعدي اور انتظامي قابلیت دکهلائی - کسی طرح کي بد امني نه هونے دي - فوراً قاتلوں کي تفتیش شروع هو گئي - اب تک کئي گرفتاریاں عمل میں آچکي هیں - ایک شخص توپال قدري نامي زیاده مشتبه هے' جو مالٹا کے ایک انگریز کے مکان میں پوشیده تها - تاهم قطعي سراغ لگا لینے کا کوئي اعلان نهیں هو هے -

۱۲ - رجب ۱۳۳۱ ھجری

[illegible]

به تذکرۂ تحریک انریبل خواجه غلام الثقلین صاحب

(۲)

الشیطان یعدکم الفقر و یامرکم بالفحشاء ' والله یعدکم مغفرة منه و فضلاً و الله واسع علیم - یوتی الحکمة من یشاء و من یوت الحکمة ' فقد اوتی خیرا کثیرا ' وما یذکر الا اولو الالباب (۲ : ۲۷۲)	شیطان تم کو تنگ دستي سے ڈرا تا ھے' اور برائیوں پر آمادہ کرتا ھے - لیکن خدا اپني طرف سے مغفرت و برکت کا وعدہ کرتا ھے - اسکا خزانۂ فضل وسیع ' اور وہ سب کے حال سے واقف ھے - وہ جس کو چاھتا ھے' دانائی اور حکمت عطا فرما دیتا ھے ' اور جس کو حکمت ملے تو بیشک اُس نے بڑي دولت پالی' اور نصیحت بھي وھي مانتے ھیں' جو ارباب عقل و بصیرت ھیں -

بقیه مبحث اشاعت گذشته

اصل یه ھے که اس تشبیه میں علة تشبیه وہ اضطراري حالت ھے' جوکسی مخبوط الحواس یا مصروع کي اپنے دماغ اور دماغی قوی کے مقابلے میں ھوتی ھے - یہی مجبوري' بے اختیاري' اور اضطرار' ایک سود خوارکو اپنے عواطف ادبیه اور جذبات و عواطف کے مقابلے میں پیش آتا ھے - وہ بغیر حق و محنت اور صرف وقت کے روپیه حاصل کرنے کا عادي ھوکر' اسکو ایک حق قدرتي و قانوني سمجھنے لگتا ھے - دولت کی افزایش کا یه غیر معمولی وسیله اسکي طمع و ھوس کو عام انساني مطامع کے درجے سے المضاعف کردیتا ھے - وہ چونکه شب و روز ایک ظالمانه حصول نفع اور بے رحمانه جلب زر کی زندگي میں رھتا ھے ' اسلیے رفته رفته اسکی طبیعت کے تمام امیال و جذبات پر یہی جذبه حاوي ھوجاتا ھے' اور اسکا دماغ روپیه کي تعداد کي کمي و زیادتی کے مسئلے کے سوا کسی آور چیز کو سمجھنے یا محسوس کرنے سے عاجز ھو جاتا ھے - اسکا نتیجه یه ھوتا ھے که وہ با وجود انسان ھونے کے' اپنے قواے سبعیه کي مقاومت کرکے انسان نہیں رھسکتا ' اور ایک پاگل اور مصروع شخص کی طرح سرتا سر وجود مضطر' و از فرق تا بقدم پیکر اضطرار و مجبوري ھو جاتا ھے !

* * *

یہي سبب ھے که قران کریم نے سود خواري پر اصرار کرنے والے کیلیے سب سے بڑي وعید نازل کي ' اور اسکو " حرب من الله و رسوله " سے تعبیر کیا -

یہاں تک بحث عام انسانی اخلاق و خصائل کے نتائج کے لحاظ سے تھي ' لیکن اسکے بعد اقتصاد و تمدن کے لحاظ سے "حرب من الله و رسوله " کہنے کے اسباب و علل پر نظر ڈالنا باقي ھے ' اور اسکے ذیل میں نہایت اھم مباحث اُن اصول مدنیۂ صحیحه اسلامیه کے متعلق ھیں ' جنکي بنا پر وہ دولت کي مرکزیة ' و عدم تقسیم ' و تحصل اشخاص ' و تمول افراد ' و ضعف کسب و عمل ' کا سخت مخالف ' اور ھر اُس ذریعۂ معاش و طریق زندگي کا دشمن ھے' جس سے اسطرح کي حالتیں پیدا ھو جائیں -

مگر بحث کے اس ٹکرے کو اب نہیں چھیڑتا ' کیونکه مضمون بہت بڑھگیا ھے - انشاء الله مجلۂ شہریه (ماھوار رسالے) میں اسکو کسي وقت لکھونگا -

عود الی المقصود

لیکن سود کے شجرۂ خبیثه کا بدترین پھل ' اور اصول سود خواري کي مہیب ترین صورت ' وہ جرثومۂ (۱) حیات مدنیة ' وہ اعد عدوے انسانیة ' اور وہ مہلک عمران بلاد ' عفریت خون آشام ھے ' جسکو (سود در سود) کے نام سے یاد کیا جاتا ھے ' اور جسکي تیغ ھلاکت نے نہیں معلوم اس وقت تک دنیا کي کتنی آبادیوں کو ویران ' کتنے محل و ایوان کو کھنڈر ' کتنے بیوت ' اشراف و اعیان کو فنا ' کتنے پر رونق بازاروں کو سنسان ' اور کتني عزتوں اور شرافتوں کو ذلتوں اور رسوائیوں ' بربادیوں اور تباھیوں ' نکبت و مسکنت ' فلاکت و ادبار ' سے بدل دیا ھے ! !

اگر عجائب و غرائب عالم کو کوئي یک جا کرنا چاھے ' تو اسکے لیے سب سے بڑي عجیب و غریب شے اس مسئلے کي بوالعجبي بھي ھوگي - یه کیسي عجیب بات ھے که قانون چور کو مجرم قرار دیتا ھے' قاتل کو پھانسي پر چڑھا تا ھے ' ڈاکوؤں کے سراغ میں جنگلوں اور غاروں میں بھٹکتا ھے ' اور جرم کي تلاش میں شب و روز حیران و سرگرداں رھتا ھے ' مگر ھزار چوروں اور ڈاکوؤں سے بڑھکر تنہا مجرم تو خود اسکي آستین میں پل رھا ھے - جسکو اُس نے ایک خونخوار بھیڑیے کي طرح مظلوم انسانوں کے گلے پر چھوڑ دیا ھے ' جسکے جرائم کو وہ رونق دیتا ' اور جسکي درندگي کو وہ دودھ پلاتا ھے - اسکي طرف سے وہ بالکل غافل ھے ' اور غافل ھي نہیں ' بلکه صریح طور پر اسکی حمایت کر رھا ھے !

آج ملک کے افلاس و فلاکت پر گورنمنٹ کے سرکاري اور تعلیم یافته ملکی حلقوں میں بحثیں کی جاتی ھیں ' اور اُن لوگوں کی تعداد کثیر پر لوگوں کو اکثر رحم آجاتا ھے' جو اسقدر غریب ھیں ' که دو وقت کی غذا بھی انھیں میسر نہیں آتی - یقیناً ایسے لوگ مستحق رحم ھیں ' اور انکی تعداد دادا بھائی نوروزجی کے گذشته قابل قدر شمار و اعداد میں ایک کروڑ سے متجاوز بتلائی گئی ھے ' لیکن ھندوستان کی آبادي صرف ایک کروڑ ھی نہیں ھے ' بلکه اس تعداد سے تیس چالیس گنا زیادہ ھے - جن لوگوں کو دو وقت کی روٹی میسر نہیں آتي ' وہ ملک کی خوشحالي کا راز نہیں ھیں - اصلی جماعت وہ ھے جسکو دو وقت کی روٹي سے زیادہ ملنا چاھیے ' مگر افسوس که اتنا ھی بمشکل ملتا ھے - یه ایک کروڑ کی تعداد ملک کے پاؤں کی ایک انگلی ھے ' جو کٹ بھی جاے تو غم نہیں ' لیکن اسکے جسم کی ریڑھ کی ھڈي وہ کروڑوں انسان ھیں ' جو شہر سے باھر ' عام زراعت پیشه آبادي کی صورت میں اور شہر کے اندر متوسط الحال اور اوس سے کسي قدر ادنے طبقات کی صورت میں موجود ھیں ' اور جنکی خوشحالی سے ملک کی خوشحالی ' اور جنکي تباھی سے اس پورے بر اعظم کي تباھی ھے -

وہ جراثیم مہلکه جو ملک کے اس اکثر حصۂ ابادي کو گھن کي طرح کھوکھلا کر رھے ھیں ' ایک نہیں بلکه متعدد ھیں ' اور جس فضا سے آتے ھیں ' وہ بھي ایک نہیں بلکه مختلف ھیں - ان کے

(۱) جرثومه ' جراثیم کا مفرد ھے ' جو اجکل خورد بیني کیڑوں (مائی کروب) کیلیے کہا جاتا ھے - یعنے وہ مہلک کیڑے ' جنکے اثر و نفوذ سے مختلف بیماریاں پیدا ھوتي ھیں - [مدہ]

یہ قضیہ ختم نہوا تھا کہ طرابلس میں جنگ چھڑ گئی - ترک اُدھر متوجہ تھے' ادھر میدان خالی تھا' البانیہ میں جمہوریت کا اعلان ہوا - اسماعیل کمال بک رئیس الجمہور قرار پائے - جنگ بلقان کے سر آغاز ہی میں وعدے ہوے تھے کہ البانیہ کی آزاد جمہوریت کو تمام یورپ مُصدّق مان لیگا - البانیوں نے بلقانیوں کا ساتھہ دیا' ترکوں سے ہر معرکہ میں جنگ ہوتی رہی' اور آخر اسعد پاشا نے اشقودرہ (سقوطری) کو اسی امید پر جبل اسود کے لیے خالی کر دیا -

تخلیہ کے دوسرے ہی دن آے یورپ کے وعدے مشتبہ محسوس ہونے لگے' اور نظر آگیا کہ وہی سلطنتیں جو کامل و مکمل طور پر استقلال البانیہ کے وعدے کرچکی تھیں' اب بھری پارلیمنٹ میں سر ایڈورڈ گرے اُن کے خیالات کی یوں ترجمانی کر رہے ہیں' کہ البانیہ کی حکومت ترکی سلطنت سے تو آزاد ہوگی مگر یورپ کی نگرانی سے آزاد نہوگی ! !

لیکن اسعد پاشا خود البانیہ کا پادشاہ بن بیٹھا' اور ایوان شاہی پر ترکی جھنڈا نصب کرکے عثمانی سیادت کا اعلان کر دیا - اٹلی و آسٹریا نے حمایت کی - انگلستان اس پر رضامند نہ تھا' اُس نے اپنے دست پروردہ مصری شاہ زادہ (احمد فواد پاشا) کو نامزد کرنا چاہا - یہ امید ایسی تھی کہ مصر میں شاہ زادے کو جس قدر اعزازی عہدے حاصل تھے' سب سے دست بردار ہو جانا پڑا - مگر جب سلطنت کی آرزو بر آنے کا وقت آیا تو قدیم آسمانی تعلیم کی حقیقت سمجھہ میں آگئی' کہ آدم (عم) جرأت کرکے شجر ممنوعہ کی جانب بڑھے تو تھے' لیکن ہاتھہ کچھہ نہ آیا - اُلٹے اپنی برہنگی کی ندامت اُٹھانی پڑی !

اشقودرہ اس وقت یورپ کی حفاظت میں ہے' مگر اس حفاظت سے غالباً مسلمانان اشقودرہ کی عزت اور بھی غیر محفوظ ہوگئی تھی - شاید وہ آمادہ ہو چلے تھے کہ قانون کو اپنے ہاتھہ میں لے لیں - انگلستان کو یہ ولولہ دبانا تھا' جس کے لیے فوجی طاقت سے زیادہ اور کیا چیز موزوں ہو سکتی تھی ؟ ۷ - جون کی شب میں ویسٹ یارک شائر کے ایک دستۂ فوج کو روانگی کا حکم ملا - ریوٹر نے یہ خبر مشہور ہی کی تھی کہ مظلومان اشقودرہ کی سرگرمیاں ٹھنڈی پڑ گئیں - البانیہ میں جہاں جہاں اسلامی آبادی کم ہے وہاں آج کل مسلمانوں کی حالت بالکل ہی غیر محفوظ ہو رہی ہے' لیکن پارلیمنٹ انگلستان میں جب اس کے متعلق سوال کیا جاتا ہے تو اس حقیقت کو تسلیم کرنے پر بھی گورنمنٹ کی جانب سے یہی جواب ملتا ہے کہ " اس باب میں کسی موثر کاروائی کا اعلان ممکن نہیں "

ہڈیوں پر میری لڑتے ہیں سگان کوی دوست

بلغاریہ و سرویہ میں مفتوحہ ترکی علاقوں کے قبض و دخل کے متعلق اس قدر کشاکش بڑھی کہ روس و جرمنی اور فرانس کو بڑی سختی سے تہدید کرنی پڑی - دونوں سلطنتوں نے روس کی ثالثی تسلیم کرلی ہے - بلغاریہ کی مجلس وزرا اس مداخلت کو بے اصول سمجھہ کر مستعفی ہوگئی ہے - ڈاکٹر ڈینیف نئے وزیر اعظم مقرر ہوے ہیں' اور وہ جدید وزارت بھی مرتب کرچکے ہیں - اس جنگ سے تباہی کا جو خطرہ تھا وہ تو رک گیا ہے' مگر سرویس کی بلغاری فوج ہیضے سے تباہ ہوتی جاتی ہے -

انگلستان کی راے میں " اب اس حالت میں ازسرنو جنگ کا چھڑ جانا انسانیت کے بالکل ہی خلاف ہے " یعنی اس سے قبل کی خونریزی اور مسلمانوں کا قتل عام تو شاید خلاف انسانیت نہو' مگر اب دو فرنگی حکومتوں کی معرکہ آرائی سے مسیحیوں کی جان و مال خطرہ میں پڑ جائیگی' لہذا یہ جنگ ضرور خلاف انسانیت ہوگی - با این ہمہ رومانیہ کو یہ فلسفہ تسلیم نہیں ہے - اُس نے اعلان کردیا ہے کہ مشرقی یورپ کے سیاسی میزان اقتدار میں خلل پڑنے کو وہ کبھی گوارا نہیں کرسکتی - ضرورت پڑی تو نہایت کوشش و جاں فشانی کے ساتھہ اُس کو تلوار کے زور سے اس معاملہ میں دخل دینا پڑیگا - وہ اپنی فوجیں فراہم کرنے کی ضرورت بھی ظاہر کرچکی ہے -

عثمانیوں اور بلقانیوں میں صلح کرانے کے لیے لندن میں جو کانفرنس اجلاس کر رہی تھی' اُس کی نشستیں پوری ہو چکی ہیں - اصولاً تو معاہدۂ صلح پر پہلے ہی دستخط ہو چکے ہیں' تفریع مراتب باقی ہے' جسکی نسبت وکلاے مصالحت کی خواہش ہے کہ ہر ایک حکومت کے مابین جدا جدا عہد نامے ہو جاتے تو زیادہ آسانی کے ساتھہ قطعی نتائج نکل سکتے تھے -
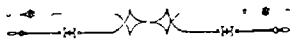
مرحوم شوکت پاشا کامل پاشا کی جماعت نے - جو مصر کو قطعی طور پر' مسٹر ایلفرڈ بلنٹ اڈیٹر اخبار ایجپٹ لندن کے بیان کے مطابق انگلستان کے ہاتھوں فروخت کردینے' شام میں فرانس کا قابضانہ رسوخ تسلیم کرنے' اور عرب میں انگریزی سلطنت کے زیر اثر ایک جداگانہ حکومت قائم کرنے کا فیصلہ کرچکی تھی - اپنے اغراض کو پورا ہوتے نہ دیکھکر غالباً (قدری توپال) کے ہاتھوں غازی محمود شوکت پاشا کو شہید کرادیا - قاتل کے تعلقات ایک فرنگی سلطنت کے سفارتخانے سے بھی بیان کیے جاتے ہیں' تاہم اسکی تفصیل شاید بعد کو آئے کہ اس حادثے میں یورپ کے دست سیاست نے کیا کام کیا ہے ؟ خونریز جماعت کو اُمید تھی کہ اس انقلاب کے بعد حکومت اُن کے ہاتھہ آجائیگی' مگر یہ آرزو پوری نہوئی - فوری نظم و نسق کے رو سے شہزادہ سعید حلیم پاشا وزیر اعظم مقرر ہوے' جنھیں اس سے قبل تک صرف وزارت خارجہ کی ریاست حاصل تھی - خاندان خدیویہ مصر کے وہ ایک مشہور ممبر اور اتحاد و ترقی کے سرگرم کارکن ہیں -

شام و عراق میں کامل پاشا کو شورش پھیلانے میں خاطر خواہ کامیابی ہوچکی ہے - شام کی حالت سنبھالنے کے لیے سابق وزیر اعظم (حسین حلمی پاشا) انسپکٹر جنرل مقرر کرکے بھیجے گئے ہیں - عراق کا بندوبست بھی عن قریب ہوا چاہتا ہے' لیکن یہ پیشینگوئی کون کرسکتا ہے کہ سلطنت کا اب کیا حال ہوگا ؟

زر اعانۂ " اردوے معلے "

الہلال میں اگرچہ کوئی باقاعدہ تحریک اس بارے میں نہیں کی گئی تھی' کیونکہ سید صاحب کا ارادہ معلوم نہ تھا' مگر بعض ارباب درد نے بطور خود چند رقوم بھیجدیں - اب چاہتا ہوں کہ اسکی فہرست کھول دی جاے - الہلال میں جو کچھہ لکھا جاچکا ہے' ارباب درد و غیرت کیلیے کافی ہے' اور اللہ کے ہاتھہ میں ہے کہ وہ دلوں کو اس کیلیے کھول دے -

ایڈیٹر الہلال ۵۰ - روپیہ - ایک صاحب درد ۱۰ - روپیہ - ایک با غیرت و حمیت خاتون ۵ - روپیہ - جناب سید مرتضی صاحب (پٹنہ) ۵ - روپیہ - جناب سید فضل الرحمن صاحب ۲ - روپیہ -

کابلی اپنے مقروض کو اسکے گھر کے اندر سے گھسیٹتا ہوا سڑک پر لایا ھے - وہ رو رہا ھے' منتیں کر رہا ھے' اسکے پانوں پر لوٹ رہا ھے' لیکن کوئی طاقت نہیں ھے' جو اسکی قہار لاٹھی سے اسے امان دیسکے' اور کوئی ہاتھہ نہیں ھے' جو اس ظلم کیلیے منتقم ہو - پینل کوڈ ہائی کورٹ کے کتب خانے کی الماری میں' اور جج ایک عالیشان ایوان انصاف کے تخت عدالت پر بے خبر متمکن ھے !!

قانون کی درد انگیز ناکامی

حقیقت میں یہ عجیب بات ھے کہ قانون انصاف کے نام سے اپنی پوجا کراتا ھے' لیکن جنکو انصاف کی ضرورت ھے' وهی سب سے زیادہ انصاف سے محروم هیں - دنیا میں قانون کی مجلدات سے صدها کتب خانے بھرے ہوے هیں' عدالتوں کی عمارتیں سر بفلک کھڑی هیں' پولیس کا دیوتا سڑکوں کے ہر ناکے پر اپنا علم انصاف لیے ہوے اثبات وجود کر رہا ھے' اور یہ تمام سامان اسدرجہ وسیع اور عظیم الشان ھے' جسکو دیکھکر خیال ہوتا ھے کہ دنیا عدل و داد سے معمور' اور ظلم و بے انصافی سے پاک ہوگئی ھے' اور انصاف کا فرشتہ دنیا کے کونے کونے میں مظلوموں کی فریاد الغیاث کو ڈھونڈھتا پھرتا ھے' تاکہ انکو اپنے پروں کے اندر پناہ دے !!

لیکن اگر عدالت کدوں کے سر بفلک مناروں سے نظریں ہٹا کر زمین کی آبادیوں کے اندر جائیے' اور کسی ایک شہر کا ایک محلہ' ایک محلہ کا ایک مکان' اور ایک مکان کا ایک گوشہ بھی دیکھیے' تو اس وقت صاف نظر آجائیگا کہ ظلم کا خونخوار دیو اب تک بدستور آزاد و حکمراں ھے - اسکے پانوں میں کوئی بیڑی نہیں - اسکا خنجر پرانے سے پرانے غیر متمدن عہد کی طرح بے نیام ھے - اسکی بے امان کاٹ برابر اپنا کام کر رهی ھے' مگر قانون کو اپنے قیمتی عدالت خانوں سے جھانکنے کی مہلت نہیں :

عسس بخانۂ رشہ در حرمسرا خفتست ...

ممکن ھے کہ امرا کے جگمگاتے ہوے محل' قانون کی روشنی سے منور ہوتے ہوں' مگر روشنی کی ضرورت برق تاب ایوانوں میں نہیں ہوتی' بلکہ تاریک حجروں اور تہہ خانوں میں' اور افسوس ھے کہ انکی تاریکی کیلیے روشنی کا کوئی وسیلہ نہیں -

فی الحقیقت دنیا میں حکومتوں کا قانون کبھی بھی انسداد مفاسد و مظالم میں کامیاب نہیں ہوا' اور یہی ناکامی ہماری رہنمائی کرتی ھے اور بتلاتی ھے کہ نظام اصلاح و عدل کے قیام کے لیے دنیا ان قوانین سے بالا تر ایک الہی قانون یعنی مذهب کی محتاج ھے' جسکی حکومت جسموں پر نہیں بلکہ دلوں پر ہو !!

اضعافاً مضاعفہ

پس یہی سبب ھے کہ قران کریم نے " اضعافاً مضاعفہ " کہکر سود در سود پر خاص طور پر زور دیا -

یہ " اضعافاً مضاعفہ " اسی سود در سود کے نتائج کی طرف اشارہ ھے' اور جو حال کابلیوں کے سود اور ظالم مہاجنوں کی ارتھوتری کا آج نظر آ رہا ھے' یہی ھے جو جاهلیت عرب میں رائج تھا - اور اسکی تفصیل ان روایات و آثار سے معلوم ہوتی ھے' جنکو (امام طبری) نے اپنی عظیم الشان تفسیر میں بہ ذیل آیات ربا جمع کیا ھے - علی الخصوص حضرت (عبد اللہ بن عباس) کی مشہور حدیث مطالعہ طلب ھے -

اسلام دنیا میں آیا' تاکہ ہر طرح کے ظلم و جور سے عالم انسانیت کو نجات دلاے' اور دنیا کیونکر اس سے انکار کر سکتی ھے کہ سود کے بارے میں اسکا ساتویں صدی عیسوی کی تاریک فضاء عالم میں اسقدر صاف اور صریح صدا بلند کرنا' ایک احسان عظیم اور ایک فضیلت کبری نہ تھا ؟

وکنتم علی شفا حفرۃ من النار فانقذکم منها' کذلک یبین اللہ لکم ایاتہ' لعلکم تهتدون - (۳ : ۱۰۰)

اور ظہور اسلام سے پہلے تمہارا یہ حال تھا کہ گویا تم آگ کے گڑھے کے کنارے آلگے تھے' لیکن اسلام کا ہاتھہ دستگیری کیلیے ظاهر ہوا' اور خدا نے تم کو بچالیا - اسی طرح اللہ اپنی نشانیاں ظاهر و بین کرتا ھے تاکہ تم هدایت پاو -

دنیا آج سود کے نتائج الیمہ کو محسوس کرے تو غنیمت ھے' اور قانون اسکے انسداد کی ضرورت کو پالے تو بہت بہتر ھے' لیکن اللہ کے قانون کو جو کچھہ کرنا تھا' وہ کر چکا' اور جو حکم دینا تھا' دے چکا - یہ هماری گمراهی ھے کہ انسانوں کے بناے ہوے قانون کی عزت کرتے هیں' لیکن الہی قانون کو بھول گئے هیں حالانکہ :

و من احسن من اللہ حکماً لقوم یوقنون ؟ (۵ : ۵۹)

جو لوگ یقین کرنے والے هیں' انکے لیے اللہ سے بہتر حکم دینے والا اور قانون نافذ کرنے والا اور کون ہو سکتا ھے ؟؟

یہ مسلمانوں کا اصلی مشن ھے

پس میں " سود " کے مسئلے کو عام نظروں سے بالکل مختلف دیکھتا ہوں' کیونکہ بہتوں کے نزدیک میری سب سے بڑی سعادت' اور بہتوں کے نزدیک میری سب سے بڑی ضلالت یہی ھے کہ ہر مسئلے پر نظر ڈالتے ہوے میرے لیے دلیل راہ صرف " اسلام " هی کا ہاتھہ ہوتا ھے :

ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ' ید اللہ فوق ایدیهم' (۴۸ : ۱۰)

جو لوگ داعی اسلام کے ہاتھہ میں اتباع و بیعت کے عہد کا ہاتھہ دیتے هیں' تو انکے ہاتھہ پر اسکا ہاتھہ نہیں ہوتا' بلکہ در اصل خود خدا کا ہاتھہ ہوتا ھے !!

فالحمد للہ الذی هدانی لهذا' و هو یهدی من یشاء الی صراط مستقیم -

پس میں " مسئلۂ سود " کی تحریک کو محض ملک کا ایک اقتصادی مسئلہ نہیں سمجھتا' بلکہ یہ ایک خالص اسلامی تحریک' اور اسلام کے مشن کا احیاء ھے' اور تمام مسلمانوں کو اپنا فرض دینی سمجھکر اسکے مصائب و شدائد کے انسداد کی سعی کرنا چاهیے' اور یقین کرنا چاهیے کہ بہ حیثیت اسلام کے فرزند ہونے کے انکا اصلی مشن یہی ھے کہ خدا کے بندوں کو ظلم و بربادی کے مصائب سے نجات دلائیں - سود کیلیے جب اور جہاں کام ہوگا' وہ اسلام هی کا کام ھے -

اس تحریک کی سلسلہ جنبانی کرتے ہوے' آنریبل خواجہ غلام الثقلین نے فی الحقیقت ایک اسلامی فرض ادا کیا ھے' اور مسلمان کو اسکا اعتراف کرنا چاهیے -

هندوستان میں اسلام کو اپنا فرض ادا کرنا ھے - وہ ہر طرح کے ظلم و عدوان کی بیڑیاں کاٹنے کیلیے آیا ھے' اور تمام عالم سے قطع نظر' خود هندوستان کے پانوں ابھی بہت بوجھل هیں - ظلم و زیادتی کی یہ بھی ایک زنجیر ھے' اور مسلمانوں کو اپنا فرض دینی سمجھکر اس سے ملک کو نجات دلانے کیلیے سعی کرنا چاهیے -

خواجہ صاحب کا ارادہ ھے کہ وہ اسکے لیے ایک انجمن قائم کرینگے' اور با قاعدہ طور پر اسکی کوشش جاری رکھی جائیگی - کام کرنے کیلیے اس صیغے میں بہت بڑا وسیع میدان موجود ھے' اور انجمن کا خیال نہایت صحیح اور ایک بالکل وقت کی ضرورت ھے - امید ھے کہ ارباب راے و اثر اس بارے میں ضرور خواجہ صاحب کی اعانت فرمائینگے - و نسائل اللہ تعالی ان یوفقنا و سائر اخواننا لمسلمین لما یحبہ و یرضاہ -

اولین اور قوي اسباب کيْ تلاش میں حکومت اور طرز حکومت کا سوال پیدا هوتا هے ؛ اور اسکے بعد خود ملکي اور داخلي مفا سد کا - انهي میں سے ایک سبب اعظم اور ایک جرثومهٔ قاتل' سود کا بهی مسئله هے ' اور اسکے لیے کسي عذر و دلیل کا تصور بهی نهیں کیا جاسکتا ' که براه راست اسکي جواب دهي اور تمام تر ذمه داري قانون کے سر کیوں نهو ؟

گورنمنت اگر اس سے غفلت کررهي هے اور اپني غفلت پر قانع هے ' تو اسکا کوئي شکوه نهیں - ایک اسي پرکیا موقوف هے - آج ملک کا تو یه حال هے که :

ماجرا هاست بان چشم فسوں ساز مرا

لیکن پهر ستم یه هے که با ایں همه حالات بینه و قاطعه ' وه ملک کي خوشحالي کي مدعي ' اور اسکے اسباب افلاس کي سراغ رساني کي بڑي خواهشمند بهی هے •

از حسن این چه سوال ست که معشوق تو کیست ؟

این سخن را چه جوابست ' تو هم میداني !

خواجه صاحب نے اپني تقریر میں شرح و بسط کے ساتهه سود در سود کے حالات و نتائج پر نظر ڈالي هے' اور آخر میں گورنمنت سے خواهش کرتے هیں که قانون خواب غفلت سے کروٹ لے ' اور اپني هوشیاري کے اصلی موقعه پر آنکهیں بند نه کرلے - اس حالت کا علاج صرف یهي ایک هے که قانوناً سود در سود کے سلسلهٔ لا متناهي اور اضعافاً مضاعفه کي غیر محدود افزایش کو محدود کر دیا جاے' اور بالعموم سود کي ایک ایسی شرح خاص مقرر کردي جاے ' جس سے زیاده کے لین دین کرنے کا کسي کو اختیار نهو' اور عدالت ڈگري دینے سے انکار کردے -

خواجه صاحب کی اس خواهش میں یقیناً تمام ملک بالاتفاق انکا ساتهه دیگا -

انهوں نے هندوستان میں سود کے ابتدائی قانون کا ذکر کرکے انگلستان کے قوانین کا ذکر کیا هے ' اور پهر اُن حالات پر نظر ڈالي هے' جنکی وجه سے شرح سود کا غیر محدود هونا ملک کو ایک دائمی طاعون سے زیاده نقصان پهنچا رها هے - قانون میں آج اسکے لیے کوئي روک نهیں که ایک روپیه سود در سود کے اصول پر' ایک عرصے کے بعد سو یا هزار روپیه کیوں نه هو جاے ؟ اور اگر روزانه نظائر و واقعات پر نظر ڈالی جاے تو قتیلان خنجر " اضعافاً مضاعفه " کا هر شخص اپنے سامنے ایک وسیع قبرستان آباد پاے گا - خواجه صاحب نے چند مقدمات کے طرف اشاره کیا هے' جنمیں چند روپیوں نے قرض کیلیے دس هزار روپیه کے سود در سود کی ڈگري دي گئي هے ' اور اگر تهوڑا سا وقت خاص اس مسئلے کے نظائر الیمه جمع کرنے پر صرف کیا جاے ' تو صدها مثالیں بحوالهٔ فیصله هاے عدالت ' گذشته چند سالوں کے اندر کي بیان کي جا سکتی هیں -

" شا ئیلاک " کا ایک نیا گهرانا

عام مهاجنوں اور یهود خصلت بنیوں کي هندوستان میں کیا کمی تهي که ایک نئي مصیبت سیاح کابلیوں اور ولایتي پٹهانوں کي پیدا هوگئي هے - یه کابلیوں کا ایک بهت بڑا گروه هے' جو هندوستان میں سود کي با قاعده تجارت کرنے کیلیے آتا هے ' اور بڑے بڑے شهروں کے علاوه تمام دیهات و قصبات میں پهیل جاتا هے - روپیے کي ایک تهیلي انکے کمر میں هوتي هے ' اور ایک خطرناک اور مقروض افگن لاٹهي هاتهه میں - کم تنخواه کے ملازمت پیشه اشخاص ' بے سرمایه دکاندار' غریب اهل حرفهٔ وصناع' عام مزدور اور بیوه عورتیں ' اور وه تمام جمعیة انسانیه کا مظلوم ترین طبقه ' جس کو اس سماء دنیا کے نیچے عیش و مراد حیات میں سے کچهه نصیب نهیں ' ان ظالم صیادوں کے فتراک سود کا نخچیر هے' اور اسکے مناظر ایسے درد ناک ' اضطراب انگیز' اور چشم انسانیت کیلیے گریه آور هیں' که انکو دیکهکر ممکن نهیں ' کوئي انسان قانون کي مجرمانه اور معصیت پرورانه غفلت واغماض پر اپنے حق بجانب غیظ و غضب کو روک سکے -

ان لوگوں کي کوئي خاص شرح مقرر نهیں ' بلکه مقروض کي احتیاج پر موقوف هے' اور جیسي سخت مجبور کن اسکي ضرورت هوتي هے' اتني هي رقم بهي سود کي مقرر کر دي جاتي هے - راکفیلر وغیره امریکن کروڑ پتیوں کي نسبت کها جا تا هے که انکي آمدني اسقدر وسیع هے که گهنٹوں کے حساب سے اسکي تقسیم هو سکتي هے - یهي حال ان کابلي مهاجنوں کي شرح سود کا بهي هے - اسکا حساب بهي مهینے کي قید سے نهیں بلکه ایک ایک روز کے حساب سے کیا جاتا هے - اکثر حالتوں میں ایک روپیه کا سود ایک دن کیلیے دو آنه ' اور بعض حالتوں میں ایک آنه هوتا هے !!

غریب آبادي اپني ضرورتوں سے مجبور هوکر انکے دام میں پهنستی هے - سینٹ (پال) نے کفارهٔ مسیح کي تعلیم اباحت دیتے هوے کها تها : " شریعت گناهگار کو سزا دیسکتي هے ' پر بچا نهیں سکتي " یه ایک سخت فریب تها ' لیکن میں صحیح طور پر کهتا هوں که قانون صرف ڈگري دیسکتا هے' پر مظلوم کو بچا نهیں سکتا -

ان کابلیوں کا کاروبار ایک طلسم عذاب هے ' جسمیں ایک مرتبه اگر کوئي شخص پهنس گیا تو پهر " سود در سود " کے پهیر سے نکلنا محال هے - ساري عمر سود کے دینے هی میں گذر جاتی هے' اور پهر بهي وه پورا نهیں هوتا ' اصل رقم کا کیا سوال هے ؟

ابهي کل کي بات هے که کلکته کي عدالت خفیفه میں ایک یوریشین عورت نے ایک کابلی پر مداخلت بیجا کي نالش کي تهی' جو روپیه مانگتے هوے اسکے مکان میں گهس آیا تها - مقدمے کے چلنے سے معلوم هوا که مدعیه کي نانی نے ٢٤- روپیه اس سے قرض لیا تها ' جسکا سود ادا کرتے هوے دو نسلیں گذر گئیں - اصل رقم اب تک باقي هے' اور ابهي سود کا سود بهي پورا ادا نهیں هوا !

سب سے زیاده عجیب بات روپیے کے دینے میں انکي دلیري اور کسي فیاض آدمي کي طرح بے عذري هے - لین دین کا عدم اعتماد اور قانوني تحفظ معامله کي شرائط کا پورا نهونا بهي معاملات قرض کي راه میں ایک بڑي رکاوٹ هے' اور اسکي بدولت بهت سے لوگ قرض لینے سے بچ جاتے هیں - مگر کابلیوں کیلیے یه تمام چیزیں بے اثر هیں - انسے معامله کرنے کیلیے صرف ایک هي شرط کافی هوتی هے ' یعنے انسے معامله کرنا اور روپیه کی طلب - پهر خواه کیسا هی بے اعتبار اور مفلوک الحال شخص طالب قرض هو ' لیکن انهیں ابداً انکار نهیں - اسلیے که انهیں اپنے بازؤں کی قوت پر بهروسه ' اور سب سے زیاده اپنی لاٹهی کی بے امان قهرمانیت اور همه وقت مستعد قوتوں پر پورا اعتماد هے - انکا قانون' انکی عدالت ' انکا جج ' سب کچهه وهی ایک سحرکار لاٹهی هے - وه بے خطر روپیه دیدیتے هیں ' کیونکه جانتے هیں که انکا مقروض قرض لیتے وقت صرف انکے دهنے هاتهه سے روپیه هی نهیں لے رها تها ' بلکه بائیں هاتهه کی جبار و قهار لاٹهی کو بهی دیکهه رها تها !!

میں جهاں رهتا هوں ' اسکے قریب هي چند غریب دهوبیوں کے گهر هیں - کوي هفته اس سے خالي نهیں جاتا که اس بے امان گروه کي قساوت ' اور سود کے نتائج محزنه کا کوئي الم ناک نظاره نه دیکهتا هوں - میں نے بارها دیکها هے که عین دن کے وقت ' کلکته جیسے عظیم الشان شهر کے یورپین کوارٹر میں' ایک قسی القلب

اس قانون کی روشنی میں مسئلۂ احساس کی تشریح یوں هو سکتی هے کہ جن چیزوں کو همارے اسلاف نے آج سے هزاروں لاکھوں سال پیشتر اپنے لیے نقصان رساں پایا ' اُن سے اجتناب کرنے لگے ' اور انکی طرف سے انکے دل میں ایک نا خوشگوار کیفیت پیدا هوگئی ' جس پر بعد کی نسلیں بھی عملدر آمد کرتی رهیں - یہانتک کہ آج اُن اشیاء کا محض نظارہ یا تصور هی همارے لیے موجب الم هوتا هے -

اسی طرح جن چیزوں کو انکے نفع کی بنا پر همارے اسلاف پشتہا پشت سے اختیار کرتے رهے هیں ' انکی پسندیدگی همارے نظام عصبی میں ایسے گہرے طور پر منتقش هوگئی هے ' کہ همیں انکے نظارہ یا تصور هی میں ایک لطف و انبساط محسوس هوتا هے -

نظریۂ بالا کي تائید 'همارى روزانه زندگي میں اکثر حسیات سے هوتي رهتي هے - اتني بات هر شخص اپنے ذاتی تجربہ سے کہہ سکتا هے کہ زیادہ بد ذایقہ و بودار چیزوں سے استفراغ هوجا تا هے ' لیکن برخلاف اسکے جو غذا جتنی زیادہ رغبت سے کھائي جاتي هے ' اتني هي زیادہ جزو بدن هوتي هے - خوشگوار و تازگي بخش مناظر بصارت کو قوت دیتے هیں ' بخلاف اسکے تیز و ناگوار روشني بینائي کو صدمه پہنچا تی هے - اسي طرح تازہ هوا میں سانس لینا ' بھوک کے وقت کھانا کھانا ' نیند بھر سونا ' ایک حد مناسب تک ورزش کرنا ' جہاں ایک طرف انسان کے لیے بیحد مفید ' بلکہ اسکے قیام حیات کے لیے ناگزیر هیں ' وهاں دوسري طرف کس درجه خوشگوار و باعث تفریح بھي هیں ؟ غرض کرب و مضرت ' اور حظ و منفعت کا تلازم ' اکثر چیزوں میں هر شخص کو نظر آتا هے -

تاهم بعض مثالیں ایسی بھی هر شخص کے پیش نظر هیں جو بظاهر اس کلیه کے منافی معلوم هوتي هیں - کونین کے فوائد محتاج بیان نہیں ' لیکن کیا اس سے زیادہ تلخ اور بد ذائقه کوئی دوسري دوا هے ؟ عمل زوجیت بقاے نسل کے لیے لازمي هے ' لیکن کیا اسکے بعد ضعف و کسل لاحق نہیں هوتا ؟ کسي اعلی مقصد کے لیے اپنے تئیں خطرہ میں ڈالدینا بداهۃً حفظ نفس کے منافي هے ' مگر ایک شہید تخیل (آئیڈیل) کو ' ایک هیرو کو ' اسي جانسپاري میں لطف آتا هے -

نفع و ضرر

یه ' اور اسي قسم کی دوسري مثالیں بے شبه نہایت صحیح هیں ' لیکن نظریۂ بالا کے معارض نہیں - اصل یه هے کہ هر انسان پر تین مختلف نقطۂ هاے خیال سے نظر کی جا سکتی هے :

ایک اس حیثیت سے ' کہ وہ مستقلا ایک علحدہ وجود ذاتی رکھتا هے -

دوسرے اس اعتبار سے ' کہ وہ مجموعۂ انسانیت کا ایک جزو ' اور بحر انسانیت کا ایک قطرہ هے -

تیسرے اس لحاظ سے ' کہ اس میں توالد و تناسل کے ذریعے اپنے هی هم جنس دوسري مخلوقات کو پردۂ عدم سے میدان شہود میں لانے کی قابلیت موجود هے -

اسی بنا پر ان حسیات ثلاثه کی مطابقت میں انسانی نفع و ضرر پر بھی تین مختلف حسیات سے نگاہ ڈالی جا سکتی هے :

(۱) نفع و ضرر ' افراد کے لیے -

(۲) " هیئۃ اجتماعیه کے لیے -

(۳) " نسل کے لیے -

اِن منافع و مضرات سه گانه کے درمیان تخالف و تناقض پایا جانا ' نه صرف ممکن هے ' بلکه کثیر الوقوع هے - یعني ایسا اکثر واقع هوتا هے کہ ایک فعل اپنے فاعل کے لیے سخت مضرت رساں هے ' مگر بقاے نسل کے لیے اسکا ارتکاب لازمي هے - یا ایک فعل ' افراد کے لیے بجاے خود ' مضر هے ' لیکن هیئۃ اجتماعیه کے قیام کے لیے ناگزیر هے -

انفرادي و اجتماعي نفع و ضرر

ساتھه هي ' فطرت انسانی کا یه قانون بھي یاد رکھنے کے قابل هے کہ ثبات عقل اور صحت نفس کي حالت میں ' علی العموم انفرادي منافع و مضار ' همیشه اجتماعي اور نسلي منافع و مضار کے تابع و مغلوب رهتے هیں - اس قسم کے متناقض الاثر افعال کے ارتکاب کے وقت انسان انبساط و انقباض ' دونوں کي کیفیات تقریباً ساتھه هي ساتھه محسوس کرتا هے - اسکي ایک بہتر مثال فعل وظیفۂ زوجیت هے -

چونکه ایک طرف نسلي حیثیت سے یه نہایت مفید ' بلکه لازمي هے ' اسلیے اُسکے عمل میں انسان ایک خاص لذت محسوس کرتا هے ' مگر چونکه دوسري طرف یه انفرادي طور پر انسان کے لیے مضر و مضعف بھي هے ' یعني اس میں سے ایک کافي ذخیرۂ قوت ' کو خارج کر دیتا هے ' اسلیے معاً انسان کو کسل و تکان کا نا خوشگوار احساس بھي هوتا هے ' مگر جیسا هم ابھي کہه چکے هیں ' چونکه انفرادي منافع ' نسلی منافع کے سامنے مغلوب رهتے هیں ' اسلیے ضعف و کسل کے اندیشه سے انسان اس فعل کے ارتکاب سے باز نہیں رہ سکتا -

یا مثلاً جب والدین ' اپنا پیٹ کاٹ کر اور خود فاقه کر کے اپنی اولاد کو غذا پہنچا تے هیں ' تو اس حالت میں وہ تکلیف و راحت سے تقریباً ساتھه ساتھه متحسس هوتے هیں - تکالیف اس لیے کہ فاقه کشي کرکے ' وہ اپني ذات کو هلاکت کي طرف لے جانے میں معین هوتے - هیں ' اور راحت اس بنا پر ' کہ اس فعل سے بقاے نوع کا سامان کرتے هیں -

یہی تماشا حیونات میں بھي نظر آتا هے : بعض نہایت بزدل جانوروں (مثلاً مرغیوں) کو دیکھا هو گا کہ دشمن کي مدافعت کے وقت اپنے بچوں کو الگ هٹا کر خود اس سے مقابله کرنے پر تل جاتے هیں - ظاهر هے کہ یه فعل کسقدر منجر به هلاکت هوتا هے ؟ اور اسلیے انھیں اس سے نہایت سخت اذیت هوتي هے ' تاهم اپنی نسل کي حفاظت میں انھیں بجاے خود ایک لذت و راحت محسوس هوتي هے ' جو انکے ذاتي خطرۂ و اذیت کے حق میں نعم البدل کا کام دیتي هے -

انفرادي اور اجتماعي منافع کا تصادم

ایسی هي کیفیت سے انسان کو اُن مواقع پر بھی دو چار هونا پڑتا هے ' جہاں منافع انفرادي و منافع اجتماعی کے درمیان آکر تضاد پڑجاتا هے - حب قوم ' حب ملت ' اور حب وطن میں افراد سخت سے سخت صعوبت برداشت کرتے ' بلکه اپنی جان تک دیدیتے هیں - یہاں یه نہیں هوتا کہ انسان کو تکلیف محسوس هي نه هوتی هو ' بلکہ یه کہ جو کچھه هوتا هے ' اُسکي حقیقت یه هے کہ نفع اجتماعی کا احساس لذت (جسے وہ " اداے فرض " " احقاق حق " وغیرہ دلخوش کن الفاظ سے تعبیر کرتا هے) انسان کی نفع ذاتی کے حس لذت پر غالب آجا تا هے -

ایک هي فعل میں اجتماع نفع و ضرر

علاوہ بریں ' محض انفرادي حیثیت سے بھی بعض افعال اپنے اندر مضرت و منفعت ' دونوں کے کافی مدارج موجود رکھتے هیں '

واردات جذبات

علم النفس کا ایک باب

حظ و کرب[1]

اثر : مسٹر عبد الماجد - بي - اے - (لکهنؤ)

(۱)

تمهید

قانون ارتقاء کي سب سے زیاده اهم دفعه ' انتخاب طبیعي و تزاحم في الحیات کا مسئله هے - مد و جزر ' خیر و شر ' نور و ظلمت ' جذب و دفع ' ایجاب و سلب ' کون و فساد ' التیام و خرق ' اجتماع و انتشار ' ان سب کي متضاد قوتیں هر لحظه و هر آن اپنا عمل کرتي رهتي هیں - بلکه سچ یه هے که کاینات نام هي اسي تزاحم و کشاکش کا هے ' اور دنیا کي حقیقت اس سے زاید کچهه نهیں که وه ایک استیج هے ' جس پر بقا و فنا کے متناقض الخواص پتلے هر وقت ایکٹ کر رهے هیں !!

جس وقت تک کسی شے میں اجتماع ' ایجاب ' کون ' اور التیام کے عناصر کا پله زبردست هے ' هم کهتے هیں که وه شے زنده هے یا اسکی هستی قایم هے - اور جهاں اس میں انتشار ' خرق ' سلب ' اور فساد کے عنصر نے غلبه حاصل کیا ' وه شے هماري اصطلاح میں فنا یا مرده هو جاتی هے - پس کسی مخلوق کے زنده رهنے کے معنی یه هیں که اپنے ماحول کے مقابلے میں اسکے اندر ایسي استعداد موجود هے ' جسکے باعث اسکے موثرات حیات افزا کا پله ' به نسبت عوامل مهلکه کے بهاري هے - جس مخلوق میں یه استعداد جتني زیاده هوگي ' اسي نسبت سے وه بهتر ' اور زیاده مدت تک زندگي بسر کر سکیگی -

یه قانون ' عالم موجودات کے ذره ذره پر محیط هے ' جسکي پابندي سے انسان مستثنی نهیں - اگر اسے زنده رهنا هے ' تو ضرور هے که اس میں اُن تاثرات کا حصه ' جو حیات کو قایم رکهنے والے ' اسکي قوتوں کو بڑهانے والے ' اور جسم و نفس کو بالیدگي پهنچانے والے هیں ' به نسبت ان تاثرات کے زیاده هو ' جو اسکي قوت کو گهٹانے والے ' اسے کمزور و ناتواں بنانے والے ' اور اسے موت کے طرف لیجانے والے هوتے هیں - اور یه که جهاں تک اسکي سعي و انتخاب کو دخل هے ' وه همیشه اول الذکر نوعیت کے مقابله میں آخر الذکر نوعیت کے تاثرات کو اختیار کرے -

احساس حظ و کرب

لیکن سوال یه هے که انسان کے پاس ان عوامل متضاده میں امتیاز کرنے کا ذریعه کیا هے ؟ کیا شے هے ' جسکي بنا پر وه فیصله کر سکتا هے که فلاں اعمال اسکے بقاے حیات کے حق میں مفید هونگے ' اور فلاں مضر ؟ اگر کهیے که تجربه و آزمایش ' تو اس جواب کا نا کافي هونا ظاهر هے - اسلیے که قبل اسکے که انسان عوامل مهلکه کے تجارب سے فایده اُٹھا کر آینده اُن سے محترز رهنے کے قابل هو ' دوران تجربه هي میں اُسکا کام تمام هو جایگا - اسلیے فطرت نے خود نفس انساني میں ایک ایسي قوت ودیعت کر رکهي هے ' جسکے باعث وه في الفور مضر کو مفید سے ' اور زهر هلاهل کو آب حیات سے تمیز کر سکتا هے ' اور یه وه شے هے جسے هم حیات نفسي میں (احساس حظ و کرب) سے تعبیر کرتے هیں -

مزید توضیح

یعنے جو اشیاء همیں خوش ذایقه معلوم هوتي هیں ' جتني چیزیں خوشبودار هوتي هیں ' جن آوازوں کا سننا خوشگوار معلوم هوتا هے ' جن نظاروں کا دیکهنا مرغوب هوتا هے ' جن چیزوں کے مس کرنے میں لذت محسوس هوتي هے ' غرض که جو چیزیں کسي حیثیت سے بهي هم میں لذت ' مسرت ' انبساط ' حظ کا احساس پیدا کرتي هیں ' وه علی العموم وهی هوتي هیں ' جو همارے قیام حیات کے حق میں مفید هوتي هیں - اسي طرح جو ماکولات و مشروبات همیں بد ذایقه معلوم هوتے هیں ' جو آوازیں کرخت هوتی هیں ' جن چیزوں میں بو آتی هے ' جن نظاروں سے آنکهه میں خستگي یا خیرگي محسوس هوتي هے ' جن اجسام کو مس کرنا ناگوار گذرتا هے ' غرض جن چیزوں سے هم میں کسي حیثیت سے بهي ' درد ' کرب ' اذیت اور انقباض کا احساس پیدا هوتا هے ' وه وهی چیزیں هوتی هیں ' جو صحت انسانی کو نقصان پهنچانے والی اور انسان کے لیے مودي الی الفنا هوتی هیں - اور چونکه یه بهی انسان کی جبلت میں داخل هے که وه همیشه اُنهیں افعال کو اختیار کرتا هے ' جن سے اُسے حظ حاصل هوتا هے ' یا حصول حظ کی توقع رهتی هے ' اسلیے فطرت نے هم میں (احساس حظ و کرب) ودیعت کرکے همیں ایک ایسے قابل اعتماد و دلیل راه کی سپردگی میں دیدیا هے ' جو قدم قدم پر همیں مضرت کی راه سے خبردار ' اور منفعت کی راه کی طرف مستعد کرتا رهتا هے ' اور جسکی رهبري میں هم بے خوف و خطر ' نهایت کامیابی و کامرانی کے ساتهه منازل حیات طے کرسکتے هیں -

قانون توارث

لیکن یه نه سمجهنا چاهیے که مختلف چیزوں کے احساسات همارے نفس میں همیشه سے ازخود ایک معین وضع پر قایم هیں ' بلکه ان احساسات کا مبدء اصلي دراصل تجربه هے ' گو وه تجربه ' تجربهٔ افراد نهیں ' بلکه تجربهٔ متوارث هے ' اور اس مسئله کا حل قانون توارث میں ملتا هے -

قانون توارث کا منشا یه هے که خصایص جسماني کي طرح ' اسلاف کے خصایص ذهني بهي اخلاف میں وراثةً منتقل هوتے هیں ' اور جن خصایص کو چند پشتیں ' علی الاتصال ' اختیار یا ترک کرتي رهتي هیں ' وه آگے چلکر نئی نسل کے افراد میں یا تو مستقل طور پر جڑ پکڑ جاتی هیں ' یا اُن سے بالکل فنا هوجاتی هیں -

[1] یه دراصل ایک مستقل کتاب کا ایک ٹکره هے ' جو جناب مراسله نگار خبیر آجکل لکهه رهے هیں (الهلال)

دقائق و حقائق

نتائج و عبر

قال موسى لقومه : استعینوا بالله و اصبروا ' ان الارض لله ' یورثها من یشاء من عباده ' و العاقبة للمتقین - قالوا : اوذینا من قبل ان تاتینا و من بعد ما جئتنا ' قال : عسی ان یهلك عدوکم و یستخلفکم في الارض فینظر کیف تعملون (٧ : ١١٤)

موسى نے اپني قوم سے کہا : " الله سے مدد مانگو اور صبر کیے رهو' ملک تو سب الله هي کا هے ' اپنے بندوں میں سے جس کو چاهتا هے اُس کا وارث بنا دیتا هے ' اور حسن انجام پرهیزگاروں هی کے لیے هے" وہ لگے کہنے که " تمهارے آنے سے پہلے اور تمهارے آنے کے بعد بهی هم تو اذیت هی اتهاتے رهے" موسى نے کہا " اب وہ وقت قریب آ رها هے که تمهارا پروردگار تمهارے دشمن کو هلاک کردے ' اور تم کو اُنکا قائم مقام بنا ئے ' پهر دیکهے که تم کیسے کام کرتے هو" -

---

دنیا میں همیشه ناکامیوں نے کامیابي کي بنیادیں محکم کي هیں - جسقدر بندشیں بڑهتي گئیں ' جتنا استبداد زیادہ هوا ' جیسے جیسے مظالم ترقي کرتے گئے' اُسي تناسب سے حوصله بهی بڑهتا گیا ' اور همت نے بهي پر پرواز نکالے - شیر کو چوٹ لگتي هے ' زخم کهاتا هے' مجروح هو جاتا هے' مگر درمانده هوکر همت نهیں هار دیتا - جوش انتقام میں دوڑتا پهرتا هے' اور جب تک اپني ابتدائي ناکامي کو انتهائي کامیابي کي صورت میں تبدیل نهیں کر لیتا ' خاموش نهیں هوتا -

غاز (گیس) کو شیشے میں بند کردیتے هیں' دباتے هیں' مگر وہ دباؤ کو نهیں مانتي اور پهوٹ بهتي هے - درخت کی شاخیں قلم کرتے هیں' کاٹتے هیں' بے برگ و بار کر دیتے هیں' لیکن بهار آتے هي اُس میں اور نمو هوتا هے' پهلتا هے' پهولتا هے' هرا بهرا هوجاتا هے !!

سمندر کو مطیع بنانے کي کیا کیا کوششیں کیجاتي هیں ؟ اُس کي پشت پر جهاز چلاتے هیں' چڑهتے هیں' سینه چیر ڈالتے هیں' بحري تار کا جال بچها کر اُسکے قلب میں شگاف کر دیتے هیں' لیکن وہ خبر بهي نهیں هوتا - آخر جب شدائد بہت بڑهتے هیں' نا قابل برداشت هوجاتے هیں' تو وہ دفعةً کروٹ لیتا هے' هیجان میں آتا هے ' اور " نعوذ بالله من غضب الحلیم " کا ایک معمولی طوفان ' ساري بندشوں کي دهجیاں بکهیر دیتا هے !!

یهی حال قوموں کے هبوط و صعود ' ترقی و تنزل' حرکت و سکون' اور موت و حیات کا بهی هے - قومیں گرتي هیں' اس لیے که اُبهریں - سوتی هیں' اس لیے که پهر جاگیں - پیچهے هٹتی هیں ' اس لیے که آگے بڑهیں -

مصائب کے تنوع نے بے شبهه هماري موجوده حالت خراب کر رکهی هے ' خسته کر رکهي هے ' مگر جراحت کو نا قابل اندمال کیوں فرض کیے لیتے هو؟ دنیا تو اسی کا نام هے که مصائب و مشکلات پیش آئیں' زندگي تلخ هوجائے ' اذیتوں کا طوفان اُمنڈ پڑے ' اس تلاطم میں انسان هر ایک زحمت کے مقابله کو اوٹهه کهڑا هو' اُس کی کوششیں بار بار ناکام ثابت هوں' قدم قدم پر ٹهوکریں لگیں' چلے اور گر گر پڑے ' لیکن پهر سنهبلے اور سب کچهه سنبهال لے -

---

یعقوب بن لیث ایک ٹهٹهیرا تها - اُس نے جب دکان بڑهائی هے' اور دوستوں سے حصول عظمت و عزت کے تذکرے کیے هیں' تو لوگ اُس کے باتوں پر هنستے تهے :

> نه بوریا بهي میسر هوا بچهانے کو
> همیشه خواب هي دیکها کیے چهپرکهٹ کا

وہ اس طعن و تشنیع کا چند مختصر لفظوں میں جواب دے دیا کرتا تها :

" میرے پاس مال نهیں هے ' دولت نهیں هے ' اعوان و انصار نهیں هیں ' ملک گیري و ملک راني میں سابقهٔ معرفت حاصل نهیں ' مگر کیا میرے پاس وہ دل بهی نهیں هے جس نے ایک خراسانی کا فرکو (ابو مسلم) بنا دیا تها ؟ "

دمشق کا جب تخت اُلٹا ' اور بنی امیه کے جاہ و جلال نے آل عباس کیلیے جگه خالی کی ' تو اس انقلاب کا علم بردار (ابومسلم) نامی ایک نو مسلم خراساني تها - یعقوب بن لیث کا اشاره اسی طرف تها که اگر ایک نو مسلم ایک عظیم الشان حکومت کو خاک میں ملاسکتا هے' اور ایک نئی حکومت کي بنیاد رکهه سکتا هے' تو پهر هر انسان کیلیے جو همت و عزم رکهتا هو' یه کیوں نا ممکن هے ؟

یه عزم راسخ ' یه همت بلند ' یه جلالت آفریں حوصلے' ایک ایسے شخص کے تهے' جس کے حصے میں دنیا اور اُس کی نعمتوں سے کوئی نمایش و نمودارِي کی بات نهیں آئی تهی ' مگر یه حساس دل تها ' یه الله اکبر کی صدائیں تهیں ' یه " لیستخلفنهم فی الارض (قابلیت و صلاحیت رکهنے والے ایمانداروں کو زمین پر خدا اپنا جانشین بنائیگا) کے وعدے پر یقین رکهنے والے جذبات تهے ' که اُن کی برکت سے بالاخر ایک مجهول و بے حیثیت ٹهٹهیرا ایران کا بادشاہ هوگیا ' اور خلیفهٔ روے زمین کی عظمت اور سپاہ و سلطنت بهي اُس کا کچهه بگاڑ نه سکی - تاریخ ایران یعقوب بن لیث کي داستان عظمت و جلال آجتک سنا رهي هے !!

ذلك بان الله مولی الذین امنوا ' و ان الکافرین لا مولی لهم ، (٤٧ : ١٠)

یه اس لیے هوا که حقیقت میں ایمانداروں کا مالک اور کار ساز خدا هے ' اور جو خدا کی قدرت کے منکر هیں' اُن کا کوئي بهي مالک اور کار ساز نهیں -

---

آجکل کا سنهٔ ١٩١٣ ع ' سنه ١٢٢٣ ع ' کے اندلس سے کیا گزرا نهیں هے' جهاں مسلمانوں کی حکومت کا خاتمه هوچلا تها ' مسجدوں میں

اور اسی بنا پر' اُن افعال سے ایک فوری اذیت' لیکن اسکے بعد ایک دیرپا لذت محسوس ہوتی ہے - مثلاً فرض کرو کہ کسی شخص کا ایک دانت ہلنے لگا ہے' اور ڈاکٹر کو اسے مجبوراً اُکھاڑنا پڑا ہے - غور کرو کہ ایسی حالت میں اس شخص کی مضرت و منفعت' دونوں کے سامان ایک ہی فعل کے ذریعہ انجام پا رہے ہیں - فرق یہ ہے کہ مضرت ہنگامی ہے' اور منفعت مستقل : یعنی ایک طرف تو اسکا ایک عزیز عضو' ایک جزو جسم' اس سے علحدہ کیا جا رہا ہے - اور دوسری طرف اسکی ایک اذیت' ایک تکلیف کا بھی ازالہ کیا جا رہا ہے' پس ضرور ہے کہ اسے اول الذکر نقطۂ خیال سے تکلیف' اور آخر الذکر حیثیت سے راحت محسوس ہو - چنانچہ دانت اُکھاڑنے (اور اسی نوعیت کے تمام اعمال جراحی کے) وقت' ایک ہنگامی تکلیف' مگر اسکے بعد ایک مستقل راحت سے لذت یاب ہونا' اسی تناقض عملی اور تناقض اثری کا نتیجہ ہے -

الام و لذات محض اضافی ہیں

ہمارے آلام و لذات' جیسا کہ ہر شخص کو نظر آتا ہے' دنیا کی تمام اشیاء کی طرح اضافی و اعتباری ہوتے ہیں - ایک شے ایک شخص کے لیے موجب راحت ہے' مگر دوسرے کے لیے باعث کلفت - یا خود اسی شخص کے لیے ایک ہی شے مختلف حالات و واقعات کے درمیان' مختلف احساسات رکھتی ہے -

اس تغیر احساسات کی وجہ صاف ظاہر ہے' یعنی وہی افراد کی جلب مضرت و منفعت کی قابلیت - اور چونکہ اس استعداد' اس قابلیت میں ہر وقت تغیر ہوا کرتا ہے' اسلیے (حظ و کرب) کے احساسات میں تغیر ہوتے رہنا بھی لازمی ہے - وہی غذا جو بھوک کے وقت نہایت خوشگوار معلوم ہوتی تھی' شکم سیری کی حالت میں ہمارے لیے کوئی رغبت نہیں رکھتی - اس کا سبب صرف یہ ہے کہ پہلی صورت میں وہ ممد حیات تھی' اور اب برخلاف اسکے مضرت بخش ہوگئی ہے -

ایک اعتراض

رہی یہ بات کہ بعض دوائیں ہیں' (مثلاً کونین) جو مفید ہونے کے ساتھ ہی سخت بد ذایقہ بھی ہوتی ہیں' تو اسکا جواب یہ ہے' کہ انکا بد ذایقہ ہونا' نظریۂ بالا کے عین مطابق ہے' اسلیے کہ وہ فی نفسہ نہایت مضر صحت ہوتی ہیں' اور ہمیں اُن سے شفا جو حاصل ہوتی ہے' تو صرف اس لیے کہ وہ اپنے سمی اجزا سے' امراض کے پیدا کردہ زہر کا توڑ کر دیتی ہیں' اور اس طرح کو آخر کار انسان کو شفا حاصل ہو جاتی ہے' لیکن اس سے اُن ادویہ کی فطرۃ سم آلودہ بدل نہیں سکتی -

خلاصۂ بحث

صفحات بالا میں نظریۂ احساس کی جو تشریح کی گئی' اسکا خلاصہ یہ نکلا کہ افادہ و انبساط' اور مضرت و انقباض مرادف الفاظ ہیں - لیکن " افادہ " و " مضرت " میں پھر بھی ابہام ہے - علم وظائف الاعضا کی مدد سے یہ پردہ بھی اُٹھ جاتا ہے' اور صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ افراد کا افادہ و نقصان دراصل نام ہے علی الترتیب انکے اعصاب جسم کے معتدل و واجب' اور غیر معتدل و نا واجب عمل کا -

پس اب نظریۂ بالا کو ان الفاظ میں کہہ سکتے ہیں :

" اعصاب جسوقت تک ایک حد معین اور طرز مناسب کے ساتھ کام کرتے ہیں' حیات انسانی کو تقویت' اور اسلیے نفس کو انبساط حاصل ہوتا ہے - اور جہاں انکی فعلیت میں خواہ کیفی خواہ کمی حیثیت سے اختلال ہوا' حیات انسانی میں بھی انحطاط' اور اسلیے نفس میں بھی انقباض پیدا ہو جاتا ہے "

چنانچہ بعض اکابر علماء نفس نے اسی کلیہ کو اختیار کیا ہے - ورزش بالکل نہ کرنا' یا غیر معتدل طور پر کرنا' دونوں صورتوں میں ایک نا خوشگوار اور انقباضی کیفیت کا احساس ہوتا ہے' بر خلاف اسکے معتدل ورزش کرنے سے طبیعت کو فرحت حاصل ہوتی ہے - ایک موسیقی داں کی خوش الحانی تھوڑی دیر تک لطف دیتی ہے' لیکن اگر دیر تک رہے تو گراں گزرنے لگتی ہے - احباب کا لطف صحبت تھوڑی دیر کے لیے ہوتا ہے' لیکن اسکے بعد طبیعت اُکتا جاتی ہے - ریل اگر اپنی معمولی رفتار سے چل رہی ہو' تو ہم خوشی کے ساتھ دریچوں سے باہر جھانکتے ہیں' لیکن اگر وہی فاصلہ ایک نہایت سست رفتار بیل گاڑی' یا نہایت سریع السیر برقی مشین کے ذریعے طے کرنا پڑے' تو دونوں صورتیں ہمیں ناگوار ہونگی - اسلیے کہ پہلی صورت میں اعصاب بصری کے سامنے ایک ہی منظر' حد سے زیادہ دیر تک رہیگا' جس سے انسان اُکتا جایگا' اور دوسری صورت میں تمام اشیا' اس سرعت کے ساتھ آنکھ کے سامنے یکے بعد دیگرے آتی جاینگی' کہ کسی شے پر نظر نہ جم سکیگی' اور انسان پریشان ہو جایگا -

ہوا جبتک سبک و لطیف ہے' خوشگوار معلوم ہوتی ہے' مگر وہی ہوا تند ہوکر' آندھی کی شکل میں کسقدر تکلیف دہ ہو جاتی ہے ؟ روشنی' جسوقت تک ہلکی ہے' لطف دیتی ہے' لیکن تیز ہوکر وہی روشنی تڑپ کہلاتی ہے' اور آنکھوں میں خیرگی پیدا کر دیتی ہے - آواز میں دلکشی و ترنم اُسی وقت تک ہے' جبتک وہ ایک حد خاص سے بلند نہیں ہونے پاتی' لیکن تیز ہوتے ہی ایک تکلیف دہ شور و غوغا کی صورت اختیار کرکے' کان کو کسقدر ناگوار معلوم ہونے لگتی ہے ؟

یہ تمام تمثیلات شواہد ہیں اس دعوے کے' کہ ایک ہی شے' جبتک کہ اعصاب کو ایک حد معین و طرز خاص تک متاثر کرتی رہتی ہے' خوشگوار و انبساط بخش رہتی ہے' اور جب اپنے حدود سے متجاوز ہوکر اعصاب کو متاثر کرنے لگتی ہے تو ناگوار اور باعث انقباض ہو جاتی ہے -

ایک ضروری نکتہ

احساس کی بحث میں یہ نکتہ غالباً سب سے زیادہ اہم ہے کہ قوت ارادی اپنی فعلیت میں سرتاسر احساسات کے تابع اور محکوم ہوتی ہے - یعنی انسان' اپنے قصد و ارادہ سے اُنھی افعال کو اختیار کرتا ہے' جن سے اُسے براہ راست انبساط حاصل ہوتا ہے' یا حصول انبساط کی توقع رہتی ہے (۱) اور جن افعال سے اجتناب کرتا ہے' وہ وہی ہیں' جو اسکے لیے موجب انقباض ہوتے ہیں - یہ فطرت انسانی کا ایک عالمگیر قانون ہے - اس سے انسان کا کوئی فعل ارادی مستثنی نہیں - رند و اوباش' عالم و فاضل' زاہد و صوفی' سب اس حیثیت سے مساوی ہیں - فرق صرف یہ ہے کہ کسی کو جام و مینا میں حظ و لطف آتا ہے' کسی کو مطالعۂ کتب و انہماک علمی میں' اور پھر کسی کو حور و قصور کے تصور میں - بڑا سے بڑا مرتاض زاہد' جس نے جسم کو ہر طرح کی اذیت و تکالیف کا خوگر بنا رکھا ہے' اور بڑا سے بڑا مشقت پسند عالم' جو اغراق کتب بینی و استہلاک غور و فکر سے بالکل نحیف و زار ہوگیا ہے' دلوں کو اگر ٹٹولو' تو معلوم ہوگا کہ ان سب لوگوں کو انھی مشاغل و ریاضات میں حظ حاصل ہوتا ہے' اور ویسا ہی حظ' جیسا کہ عام افراد کو پر تکلف لباس اور لذیذ ماکولات و مشروبات میں

(لہا بقیۃ)

پچھلي مئي میں واشنگٹن کے ایک مدرسہ ثانویہ (سکینڈري اسکول) میں طلبہ کا امتحان تھا - جوابات کیلیے ایک یہ شرط بھی لگادي گئي تھي کہ جواب کي کاپیوں پر خاتمۂ مسائل کے بعد جہاں نام لکھے جاتے ھیں، وھاں ھر ایک متعلم یہ بھي لکھے کہ تکمیل تعلیم کے بعد وہ کیا کرنا چاھتا ھے ؟ طلبہ کا شمار ڈھائي سو تھا - ان میں بجز دس لڑکوں کے ، جنھوں نے تعلیم کے ذریعہ قوم کو فائدہ پہونچانے کے لیے سر رشتۂ تعلیم کي ملازمت پسند کي تھي، اور سبّ نے آزاد کاروباري زندگي کي جانب رغبت ظاھر کي - اور سرکاري ملازمت کو پسند کرنے والا کوئي نہ نکلا - طلبا میں ایک غریب گھرانے کي نوخیز لڑکي بھي تھي - اُس نے اپنے نام کے ساتھہ لکھا تھا : " میں امریکہ کي پریسیڈنٹ (رئیس الجمہور) بننا چاھتي ھوں " غریب لڑکي کو معلوم تھا کہ اُس کي حالت خستہ ھے، خراب ھے، بے بس ھے، بے کس ھے، عورتوں کو رئیس الجمہور بننے کا حق بھي حاصل نہیں، لیکن حقیقي معیار تعلیم نے اُس کے خیالات بلند کر رکھے تھے، اور اُس کو یقین تھا کہ مدعاے تعلیم یہي ھے کہ گرے ھوے دل و دماغ ھمیشہ گرے ھي نہ رھیں بلکہ اُن کو اُبھرنے اور عزت کي سب سے اونچي سطح تک پہونچنے کا موقع مل سکے -

تعلیمي روشني کا نقطۂ شعاعي (فوکس) ایک طرف تو یہ ھے، اور دوسري جانب یہ ھے کہ پڑھو، پڑہ کر گریجویت بنو، لیکن صرف اسلیے کہ تمھارے لیے چاکري کي کوئي سبیل نکل سکے - تم اپني ساري زندگي اسي غلامي میں بسر کردو، اور اسي کو حاصل ایام سمجھو :

ما همه بندهٔ و این قوم خداوندانند ! !
فاعتبـــروا یـــا اولـــی الابصـــار ! !

کچھہ اوپر سو برس ھوے، ھندوستان میں انگریزي حکومت آئي، اور جدید علم و فن کو اپنے ساتھہ لائي - اسکول بنائے، کالج قائم کیے، تربیت گاہ (ھوستل) و اقامت گاہ (بورڈنگ ھاؤس) کی بنیاد ڈالي، وظیفے دیے، ملازمتوں کا دروازہ کھولا، سر رشتۂ تعلیم کي رسي دراز کي - یہ سب کچھہ ھوا، لیکن اس کو کیا کیا جائے کہ تعلیم کا نظام اور اُس کا طرز و طریق ھي ایسا ناقص تھا کہ تعلیم یافتہ گروہ نہ ذھنیات ھی میں ترقي کرسکا، نہ دماغ ھي آراستہ ھوے، نہ عملي طریق پر ملک کی ثروت بڑھانے کي ضرورت محسوس ھوئي، اور نہ ایجاد و اختراع ھي کی جانب توجہ پیدا ھوئي - اس تمام تعلیمي تگ و دو اور غوغاے علم کا نتیجہ صرف اسي قدر نکلا کہ سرکاري دفتروں میں محرري و نظامت کے لیے کم معاوضہ پر فرنگي کارکن نہیں مل سکتے تھے، ھندوستانیوں کو انگریزي میں بہرہ نہ تھا، انگریزي افسر ھندوستاني محرروں کے حاجتمند بھي تھے، اور اُن کے ھاتھوں زحمت بھي اُٹھاتے تھے - پس سرکاري یونیورسٹیوں نے یہ زحمت رفع کردي - کلرکي کے لیے اس تعلیمي ترقی کے دور میں ھر قسم کے ھندوستاني گریجویت ملنے لگے، جن کي زندگي کا ماحصل یہي ھوتا ھے کہ کمائیں، کھائیں، اور گورنمنت کي غلامي میں عمریں گذاردیں ! !

خلاص حافظ ازان زلف تابدار مباد

یہ حالت تو ھندوستان کي ھے، جہاں ایک نہیں پانچ سرکاري یونیورسٹیاں پہلے سے موجود ھیں، اب ایک اور نئي یونیورسٹي ڈھاکے میں قایم ھونے والي ھے، اور پچھلے دنوں سر جارج کلارک گورنر بمبئي نے احمد آباد گجرات میں بھي ایک سرکاري یونیورسٹي قائم کرنے کي راے دي تھي - اسکے مقابلے میں ارض شام کي حالت دیکھیے، جہاں ایک یونیورسٹي بھي نہیں - گورنمنت کي طرف سے کوئي کالج بھي قائم نہیں ھے - صرف گورنمنت اسکول ھیں یا بیروت میں مبشرین امریکہ کا ایک بہت ھي مختصر کالج ھے جو اپنا آپ ھي امتحان لیتا ھے، اور سند دیتا ھے -

تاھم تعلیم کا نظام اتنا سودمند ھے، نشو و ارتقاے دماغ پر اس قدر زور دیا جاتا ھے، اظہار مواھب فطریہ کے محرکات اس درجہ بڑھے ھوے ھیں، کہ وھي معمولي تعلیم اُن میں مصنفین و مخترعین پیدا کرسکتي ھے، مگر ھماري غیر معمولي تعلیم ایجاد و اختراع کے سمجھنے اور علوم و فنون کا صحیح مطالعہ کرنے میں بھي مدد نہیں دے سکتي !

عبد اللہ افندي البستاني ارض شام کے ایک مشہور بزرگ ھیں، جن کو تعلیمي حیثیت سے یونیورسٹي کي کوئي ڈگري حاصل نہیں - حال میں اُنھوں نے ایک نئي چیز دریافت کي ھے جس کا غلغلہ دمشق و بیروت سے نکل کر یورپ تک پہونچ گیا ھے -

تنباکو کے نقصانات اس قدر عام اور وسیع ھیں کہ ان مضرتوں کا تذکرہ اب ایک طرح کا اعلام معلوم ھوگیا ھے - علماے حفظ صحت اس کے ضرر پر رسالے لکھہ چکے ھیں، بڑي بڑي انجمنیں اسکي عادت چھڑانے کے لیے قائم ھیں، اور حکومتوں نے اسکے لیے قوانین نافذ کیے ھیں، تاھم جو شے ایک صدي سے جزو زندگي ھوگئي ھے، اسکا ترک بہت مشکل ھے -

عبد اللہ بستاني کو فلسفۂ اجتماع کي اس حقیقت کا علم تھا کہ جس طرف پبلک کا عام رجحان ھو اور یہ رجحان پختہ ھوچکا ھو، اُس کي فوري بندش کي کوششیں ھمیشہ ناکام رھتي ھیں - اصلاح البتہ ممکن ھے اور وہ بھي تدریجي رفتار سے مقبول ھوسکتي ھے - تنباکو میں مضرت کي جو خاص چیز ھے وہ ایک قسم کا زھریلا مادہ ھے جو استعمال کرنے والوں کے اعضاء رئیسہ پر بہت برا اثر ڈالتا ھے - اس مادہ کا علمي نام " نیکوٹین " ھے، اور وھي ان مضرتوں کا باعث ھے - بستاني کي اختراعي قابلیت نے ایک ایسي چیز نکالي ھے کہ تنباکو کے مزے اور ذائقہ و بو میں فرق بھي نہیں آنے پاتا، اور یہ مادہ بھي اُس سے نکل جاتا ھے - مصر کے سنیٹري کمشنر (افسر محکمۂ حفظان صحت) ڈاکٹر بیٹـر نے اس اکتشاف کي نہایت کامیاب تصدیق کي ھے -

ایجاد کي عملي تصدیق یوں ھوي کہ ایک سو خرگوشوں کے خون میں مادہ (نیکوٹین) پچکاري کے ذریعہ پہونچایا گیا - ھنوز پورے بیس منت بھي نہیں گزرے تھے کہ سب کے سب مرگئے - پھر اس مادے سے الگ کیے ھوے تنباکو کے جوھر سے دوسرے خرگوشوں پر یہي عمل کیا گیا، مگر وہ بالکل زندہ رھے، اور اُن کي طبعي حالت میں کوئي تغیر پیدا نہیں ھوا -

فاضل مکتشف نے پچھلے مہینے میں اس اکتشاف کے متعلق مصر میں ایک لکچر بھي دیا تھا، اور اس کیفیت کا تجربہ دکھلا دیا تھا، چنانچہ علمي دنیا کے مختلف حصوں سے انھیں پر جوش مبارکباد دي گئي ھے -

کیا ھندوستان میں بھي وہ دن آئیگا کہ تعلیم کا صحیح معیار اور درست انتظام قائم ھو، اور تعلیمي نتائج بہترین علمي اکتشاف و اختراع کي صورت میں ظاھر ھوا کریں ؟

شراب پرتگالی کے دور چلتے تھے ' تماشا گاھوں میں اسلام اور پیغمبر اسلام کی تمثیل (ایکٹ) ھوتی تھی - الفانسو ھفتم نے ملک ھی سے نہیں ' آزادی و عزت سے بھی مسلمانوں کو بے دخل کر رکھا تھا - اس معشر آمات میں پرانے مذاق اور پرانے خیال کا ایک فقیر منش مولوی اٹھتا ھے ' جس کے پاس بجز ایمان اور عمل صالح کے اور کوئی ساز و سامان نہیں ھوتا - یہ شخص (محمد بن عبد اللہ) مشرق سے روشنی لیکر مغرب میں اکیلا آتا ھے ' اور اکیلے ایک خدا کی جانب بندوں کو بلاتا ھے ' اور اتباع قران و احیاء سنت رسول کی دعوت دیتا ھے - اس دعوت میں صرف اُس کا ایک شاگرد (عبد المومن) ساتھہ ھے ' لیکن صداقت کو بہت سے ساتھیوں کی ضرورت نہیں پڑا کرتی - اُس کی تنہا کوششیں حکومت میں انقلاب پیدا کردیتی ھیں ' اور سنہ ١١٤٧ - سے سنہ ١١٩٧ - تک کی قلیل مدت میں ' اندلس کی تثلیث پر دوبارہ توحید غالب آکر زمین کو آسمان کے اس مقدس پیغام کا مفہوم سمجھا دیتی ھے :

فانتقمنا من الذین اجرموا	جن لوگوں نے جرم کیے تھے ھم نے
وکان حقا علینا نصر	اُن سے انتقام لیا ' اور ھم پر حق تھا
المومنین (٣٠ : ٤٠)	کہ ایمان داروں کی مدد کریں -

یہ انتقام و نصرت کچھہ اُسی زمانہ سے مخصوص نہیں ' اور نہ قدرت کاملہ کے وعد و وعید میں کسی عہد کی تخصیص ھوا کرتی ھے - ایمان کی خصوصیت اگر اب بھی ھمارے افعال سے نمایاں ھو ' اور قانون الہی کی اس دفعہ پر اگر اسوقت بھی ھمیں سچا ایمان حاصل ھو جاے کہ " ان العزۃ للہ ' ولرسولہ وللموء منین جمیعاً " (عزت صرف اللہ کے لیے ' اُس کے رسول کے لیے اور تمام مسلمانوں کے لیے ھے) اور ھم اپنی اس کھوئی ھوی عزت اسلامی کو واپس لانے کے لیے با اصول کوششیں کرنے لگیں ' تو اس حالت میں خدا پر بھی حق ھے کہ ھماری مدد کرے ' اور جو لوگ فناے حق و عدل کے مجرم ھیں اُن سے انتقام لے ' اور پھر یہی صداقت الہی ھے ' جو (من انصاری الی اللہ) کی صداے دعوت میں اپنے ڈھونڈھنے والوں کو ڈھونڈ رھی ھے ' لیکن افسوس کہ " قلیلاً ما تذکرون " ایسے بہت کم ھیں ' جنکے پاس عبرت آشنا دل ھوں !

فتنۂ تاتار (جس نے ساتویں صدی میں تمام عالم اسلامی کو زیر و زبر کردیا) اسکا پہلا سر مشق جلال الدین خوارزم شاہ تھا - اُس کا یہ عالم تھا کہ ھولاکو خاں کی حملہ آور فوج پیچھے پیچھے اور غفلت و مے گساری و مخموریت آگے آگے رھتی تھی - آج کسی شہر میں مقابلہ ھوا ' تاتاریوں نے خوارزم شاھیوں کو پسپا کردیا ' پادشاہ ساز و سامان چھوڑ کر بھاگ نکلا ' رات کو بڑی مشکلوں سے کسی مامن میں پناہ لی ' لیکن پھر شراب و شاھد اور رود و سرود کا مشغلہ شروع ھوگیا - دوسرے دن تاتاری یہاں بھی آپہونچے ' اور خوارزم شاہ بھاگ کر کسی دوسری جگہہ پناہ گزیں ھوا - پھر وھی دور چل نکلا ' اور رات بھر جام و مینا کی صحبت عیش میں بسر ھوئی - یہی تباہ کاریاں تھیں ' جن سے متاثر ھوکر پادشاہ کے خاص شاعر تک کا دل بھر آیا تھا اور اس نے لکھا تھا کہ :

شاھا زمئی گران چہ بر خواھد خاست
وز مستی ھر زمان چہ بر خواھد خاست
شہ مست ' جہاں خراب ' دشمن پس و پیش '
پیداست کزین میان چہ برخواھد خاست

پادشاہ اس پر بھی متاثر نہوا ' اور آخر اپنی سلطنت ھی نہیں ' بلکہ دنیاے اسلام کی ساری عظمت و عزت بھی کھو بیٹھا -

یہ واقعات آ [illegible]

حالت کو دیکھیے ' کیا ھماری غفلت و بے حسی اُس عہد کی سرمستی سے بڑھی چڑھی نہیں ھے ؟

ھندوستان میں ھیں تو ھندوستان سے باھر نہ جائیے - یہیں کا ماضی و حال سلف و خلف کے موازنے کیلیے کافی ھے - ایک عہد تو وہ تھا کہ (خان دوران) کو عین معرکۂ جنگ میں نماز پڑھتے ھوے گولی لگتی ھے ' وہ شہید ھو جاتا ھے ' سپاھی بد دل ھو جاتے ھیں ' لشکر میں تفرقہ پڑ جاتا ھے ' اسی عالم میں معین الملک (میر منو) اٹھتا ھے ' مرحوم سپہ سالار کی لاش کو آگے رکھہ لیتا ھے ' اور اس شدت سے حملہ کرتا ھے کہ احمد شاہ ابدالی جیسے نبرد آزما کو " دست ستیز " پر " پاے گریز " کو ترجیح دینی پڑتی ھے - دشمنوں سے میدان خالی ھوجاتا ھے ' اور وھی فوج جو ایک گھنٹہ قبل سراسیمہ ھوکر بھاگنے پر تلی بیٹھی تھی ' اپنے احساس کے بیدار ھوتے ھی حریفوں کو بھگا کر دم لیتی ھے -

اب اُسی قوم کی یہ حالت ھے کہ مدنیۂ فرنگ اُس پر یکسر مسلط ھو چکی ھے ' دین و دولت لے چکی ھے ' علم و فضل لے چکی ھے ' تہذیب و تمدن لے چکی ھے ' اُس کے تمام موارد حیات کو فنا کرچکی ھے ' اور اب اُس کے بقیہ انفاس حیات کو نیست و نابود کردینے پر آمادہ ھے - مذھب کی لاش آگے پڑی ھوئی ھے ' اور وہ اُسے چھوڑ کر پیچھے بھاگے جا رھے ھیں -

واضیعۃ الناس والدین الحنیف وما
تلقاہ من حادثات الدھر اجواد
ھتک و قتل و احداث یشیب بھا
راس الولید و تعذیب و اصفاد

ھاے ' یہ لوگوں کی تباہ کاری ' یہ مذھب مقدس کا ضائع ھونا ' یہ حوادث زمانہ سے شرفا کا ابتلا میں گرفتار ھو جانا ! !

عصمت کی پردہ دری ھو رھی ھے ' جذبات کا قتل عام ھے ' حوادث ایسے پیش آ رھے ھیں کہ بچوں کے بال سفید ھو جائیں ' طرح طرح کے عذاب ھیں اور گرفتاریاں وقوع میں آ رھی ھیں !!

وقت آ گیا ھے کہ ان حالات پر ھم غور کریں ' ان معاملات کو پیش نظر رکھیں ' ان مقدمات و نتائج سے اثر پذیر ھوں ' اور اُس دیرینہ روش کو ' جو فرسودہ ھو چکی ھے ' جو ھمیشہ بے سود ثابت ھوا کی ھے ' جس نے قوم کو ولولۂ حیات سے محروم کر رکھا ھے ' ترک کرکے اس نئی وادی میں قدم رکھیں ' جس کا خدا نے ھم سے وعدہ کیا ھے ' اور پھر اُس پیغام آسمانی کو یاد رکھیں جو خدا نے مقدس کوہ سینا پر موسی (علیہ السلام) کی زبانی بنی اسرائیل کو دیا تھا :

" دیکھو ! میں آج کے دن تمہارے آگے برکت ' و لعنت دونوں کو رکھے دیتا ھوں - برکت ' جب کہ تم اپنے خدا کے احکام کو ' جن کا میں آج تم کو حکم دیتا ھوں ' مانو - اور لعنت ' جب کہ تم اپنے خدا کی فرماں برداری نہ کرو ' اور اُس راہ سے پھرکے ' جس کی بابت میں آج تم کو حکم دیتا ھوں ' پرائے معبودوں کی ' جنھیں تم نے نہیں جانا ' پیروی کرو "

" جب تیرا خدا تجھہ کو اُس سر زمین میں جہاں تو جاتا ھے کہ اُس کا وارث بنے ' داخل کریگا تو اُس برکت کو تو جرسم کی پہاڑی پر سے ' اور اُس لعنت کو جبل ایبال پر سے سنائیگا .... تم اردن پار جاتے ھو کہ اُس سر زمین کے ' جو تمہارا خدا تمھیں دیتا ھے ' وارث ھو - تم اُس کے وارث ھوگے اور اُس میں بسوگے ' لہذا تم اُن تمام حقوق و احکام کی محافظت کرو ' جنھیں میں آج تمہارے سامنے رکھتا ھوں ' اور اُن پر عمل

مخلصین امت وجاں نثاران ملت کي ایک مخفي جماعت موجود ہے -

لیکن وہ کہاں هیں ؟ کون لوگ هیں ؟ کیا نام ہے ؟ کون کون اُن میں شریک هو چکا ہے ؟ ان امور کي ابهي اسکو کوئي اطلاع نہیں دي جاتي تهي ' تا که اگر وہ دهوکا دینا چاہے' تو اسکے شر سے انجمن محفوظ رہے -

جب وہ اُس مخفي جماعت میں شریک هونے کیلیے طیار هو جاتا ' تو اسکے آگے نہایت سخت پر امتحان و محن کاموں کو پیش کیا جاتا ' اور شدید سے شدید شرطیں سنائي جاتیں - اس منزل سے بهي گذر جاتا ' تو پهر وہ نقیب اسکو اپنے ساتهہ لیتا ' اور رات کے پچهلے پہر کي تاریکي میں آنکهوں پر پٹي باندهکر کسي غیر معروف اور شہر سے دور مقام پر لیجاتا ' وهاں ایک نہایت پر خوف اور هیبت انگیز مختصر سي صحبت هوتي - چار پانچ سیاہ پوش اجسام هوتے ' جنکے چہرے نقاب سے چهپے هوے ' اور جنکی آوازیں هیبت اور جبروت میں ڈوبي هوئي هوتیں - دو شخص برهنہ تلواروں کو اجنبي کے سر پر بلند کرتے ' اور ایک شخص قران مجید اسکے هاتهہ میں دیتا - پهر قبلہ رو هو کر " حلف و میثاق مقدس " کے مندرجۂ ذیل الفاظ اسکی زبانی دهراے جاتے :

" میں آج خدا کی عبودیت ' اسکي عدالة کے احترام' اسکے رحم کي پیروي' اسکے قوانین حریة ' مساوات ' اخوت ' اور بني نوع انسان کے طبیعي حقوق کي نگہداشت کے عہد کي تجدید کرتا هوں - آج سے میري جان ' میري عزت ' میري آبرو' میرا مال ' اور میري تمام قوتیں میري نہیں رهیں' بلکه اُس جماعت کي ' جو انکو ملک کي سعادت و حریت اور اسکو ظلم و استبداد اور طمع و غصب اجانب سے نجات دلانے کي راہ میں خرچ کریگي - مجهپر اور میري نسل پر تا قیامت الله کي لعنت اور پهٹکار هو' اگر میں آج کے مقدس حلف و میثاق کی خلاف ورزي کا کبهي تصور بهي اپنے دل میں لاؤں - .... "

انجمن کے پر اسرار اعمال کے عجائب کا یہ حال تها کہ عام آبادي ایک طرف رهي ' خود سراے یلدیز کے ڈائیننگ هال کے اندر دو آدمیوں سے اسکے بهیس بدلے هوے نقیب نے مقدس حلف لیا تها !!

فوجي مسئلہ

نیازي بک بهی ان تمام منازل سے گذرا ' اور رسنہ سے پوشیدہ مناستر میں لایا گیا ' جہاں ایک مخفی اور مجہول الحال مقام پر اس نے عشق ملت اور رهواے وطن کي مقدس قسم کهائی ' اور پهر واپس اکر انجمن کی دعوت و تبلیغ کا کام شروع کردیا ' اور تهوڑے هی دنوں کے اندر اسکی پلٹن کے اکثر افسر اور ساتهی بهی انجمن میں شامل هوگئے -

انجمن اپنے کاموں میں نہایت تیزي سے مصروف تهی ' اور وقت مناسب کا انتظار کر رهی تهی - ترکی کی فوج نظام سات رجمنٹوں میں منقسم ہے ' جسکو (فیلق) کہتے هیں ' اور یہی فیالق نظامیہ اسکی فوج کی اصلی طاقت هیں - ان میں سے دوسري اور تیسري رجمنٹیں یورپین ترکی کے صدر مقامات سلانیک ' مناستر ' اسکوب ' ادرنہ ' اور ازمیر میں تهیں ' اور چوتهي روملي میں -

باقي چار ' یعنے پہلي ' پانچویں ' چهٹی ' اور ساتویں ' میں سے ایک دار الخلافہ میں ' اور تین بلاد بعیدہ یعنے دمشق ' بغداد ' اور یمن میں متعین تهیں -

انجمن نے ان میں سے تین رجمنٹوں کو جو یورپین ترکي میں مقیم تهیں' اور جنکے چهتیس هزار سپاهي عثماني فوج کا اعلی ترین حصے تهے ' اپنے ساتهہ کرلیا تها ' اور اسکے تمام چهوٹے بڑے افسروں نے انجمن کي اطاعت کي قسم کهالي تهي -

(غازي انور بے) اور مرحوم نیازي اسي تیسري رجمنٹ سے تعلق رکهتے تهے -

پہلي رجمنٹ جو دار الخلافہ میں تهي ' اسکے تمام بڑے افسر حتی کہ سراے یلدیز کے محافظین انجمن کے ممبر تهے -

بقیہ چار رجمنٹیں اسقدر دور تهیں ' کہ انکي وجہ سے وقت پر کوئي مدد قسطنطنیه پہنچ نہیں سکتي تهي -

انجمن کي اصلي حکمراں جماعت

پس انجمن نے دیکها کہ اب کام حد تکمیل کے قریب ہے ' اور فوجي معیت کا مسئلہ تقریباً طے هوگیا - اب وہ صرف اسکي منتظر تهي کہ پہلي رجمنٹ کے چهوٹے افسروں اور عام سپاهیوں میں جو خفیہ نقیب پهیلے هوے تهے ' وہ بهي اپنے کاموں کو مکمل کرلیں ' لیکن حالات نے انتظار کي مہلت نہ دي - سنہ ۱۸۹۸ میں شہنشاہ اڈورڈ اور زار روس کي مشهور ملاقات بمقام (ریوال) نے مقدونیا کی ازادي کا مسئلہ تقریباً طے کر دیا ' اور انگلستان اور روس نے متفق هوکر اور ایک اینگلو رشین اسکیم مرتب کرکے ' باب عالي کو بهیجدي -

مرحوم نیازي کا مرحوم وطن ! !
رسنہ کا ایک نظارہ !

اب وہ وقت آگیا تها کہ انگلستان اور روس یورپین ترکي کے فصل کا فیصلہ کر چکے تهے ' اور اب دو هفتے کے اندر مقدونیا کي قسمت کا آخري فیصلہ هو جانے والا تها !

پس انجمن کي جماعة عاملہ نے ۲۰ - جون سنہ ۱۸۹۸ع - کی رات کو آخري فیصلہ کردیا کہ اب کام بلا تاخیر شروع کر دیا جاے -

یہ جماعت عاملہ انجمن کی اصلی حکمران جماعت تهی - اسکی تعداد پانچ ممبروں سے زیادہ نہ تهی - دنیا کی تاریخ میں همیشہ یہ لوگ عجیب و غریب تسلیم کیے جائیں گے ' کیونکہ اپنے کاموں کی طرح ' یہ خود بهی نہایت عجیب تهے - خود انجمن کے تمام ممبر اور شرکاء بهی واقف نہ تهے کہ هماري حکمران جماعت کہاں ہے ' اور وہ کون لوگ هیں ؟ صرف انکے احکام تهے ' جو نقیبوں کے ذریعہ ممبروں تک پہنچ جاتے تهے - ممبروں میں کاموں کی تقسیم هوگئی تهی - ان میں سب سے بڑي جماعت فدائیوں کی تهی - انکا کام صرف یہ تها کہ جو حکم پہنچے ' اُسی وقت اسکی تعمیل کریں ' گو اسمیں کیسا هی خطرہ کیوں نہو - ان فدائیوں کو بهی معلوم نہ تها کہ هم پر حکومت کرنے والے اور احکام بهیجنے والے کون لوگ هیں ؟ وہ صرف حکموں کو سنتے تهے ' اور اسکی تعمیل کیلیے سر فروشانہ طیار رهتے تهے -

ناموران غزوۂ بلقان

شہادة بطل الحریة

رحمة الله علیک یا نیازي !!

حادثۂ ملي

(۳)

انجمن میں شرکت

(نیازي بک) کے خیالات کا تغیر روز افزوں تھا - اسکے تفکرات سیئسیه روز بروز عمیق تر هوتے جاتے تھے - عشق ملة اور هواے حریة کے ایک محبوب غیر مرئي کي یاد نے اسکي تمام حسیات و جذبات ذهنیه پر قبضه کرلیا تھا -

لیکن تاهم اب تک اسکا سفر بے مقصود' اور اسکي تفحصات فکریه مجہول تھیں -

اتلي کے مشہور داعي حریت (جوزف میزیني) نے جب اپنے هم وطنوں کو غیر ملکي سپاهیوں کی قید میں سڑک پر سے گذرتے هوے دیکھا تھا' تو عشق حریة کي آگ اسکے سینے میں بھڑک اٹھي تھي - وہ اپني مخفي بیقراري سے مضطر' اور اپنے التہاب قلبی سے مضطرب تھا' لیکن تھوڑے هي دنوں کے اندر بغیر کسي تلاش و جستجو کے' خود بخود اُسے ایک مخفي ملکي جماعت کا پته ملگیا' اور اسکي شرکت کے ساتھه هي اسکی تاریخی زندگي شروع هوگئي -

بعینه اسی طرح نیازي بک کو بھي زیادہ انتظار کرنا نہیں پڑا - اس انقلاب طبیعت پر بیقراري کا ایک سال بھی نہیں گذرا تھا که اُسے " انجمن اتحاد و ترقي " کا ایک مخفي داعي ملگیا' جس نے انجمن کے مقاصد و اغراض سے مطلع کیا' اور بتلایا که " جن افکار میں تم مبتلاے اضطراب هو' یہي اضطراب هے' جس نے ملک کے هزاروں فرزندوں کو تم سے بہت پہلے رشتۂ اتحاد و اشتراک عمل میں منسلک کر دیا هے "

(نیازي بک) لکھتا هے : " اس راہ میں (انور بے) کے ارشاد طریقت اور دلیل راہ بننے کا میں همیشه شکرگذار رهونگا "

انجمن کے قبل از دستور کاموں کے ذکر کا یه موقعه نہیں - تیس برس کے اندر مختلف مقامات میں رهنے اور حوادث و موانع کے ظہور سے ٹوٹنے اور منتشر هونے کے بعد' بالاخر انجمن کي مرکزي جمعیة پیرس میں آکر مقیم هوگئي تھي' مگر اپنے کاموں کي طرف سے بالکل نا امید تھي' اور سراے یلدیز کي مخالفانه و حریفانه کوششوں کا مقابله کرتے کرتے عاجز آگئي تھے - یہاں تک که سنه ۱۸۹٦ - سے مقدونیا کے مسئلے نے یوروپین ترکي کے مسئلے کي صورت اختیار کرلی' اور دول ستہ نے صاف صاف اسمیں مداخلت کا اعلان کر دیا - انجمن نے سونچا که یه وقت خاموشي اور صرف نظر کا نہیں هے' اور ترکي کے لیے جو کچھه هونا هے' ضرور هے که دول یورپ کے مطامع کے ظہور سے پہلے هي هو جاے - اس نے دیکھا که برلن کانگریس کے معاهدے میں سے الحاق بوسینیا و هرزي گونیا وغیرہ کا بڑا سبب دولة عثمانیه کا غیر آئیني حکومت هونا ظاهر کیا گیا تھا' اور اسکي تصریح کردي گئي تھي که اگر سنه ۱۸۸۷ - کي عثماني پارلیمنٹ قائم رهي اور اصلاح و ترقي کرتي رهي' تو یوروپین ترکي کي علحدگي یا خود مختاري کا سوال بالکل چھوڑ دیا جاے گا -

مشہور " سرائے یلدز " کا ڈائننگ هال

پس اگر اس وقت کوئي داخلي انقلاب نه هوا' تو مقدونیا اور بقیه یوروپین ترکي کا دولت عثمانیه سے فصل قطعي اور یقیني هے -

چنانچه انجمن اتحاد و ترقي نے اپني مرکزي جماعت' پیرس کي جگه مصر میں قرار دي - پھر اسکے بعد سنه ۱۸۹۷ - میں خود مقدونیه کے مرکزي اور فوجي مقامات (سلانیک) اور (مناستر) میں منتقل کردي گئي' اور اسکے داعي و نقیب طرح طرح کے بھیسوں اور لباسوں میں تمام فوجي آبادیوں کے اندر پھیل گئے -

انجمن کے پر اسرار اعمال

انجمن خطروں اور هلاکتوں میں گھري هوئي تھي' اسلیے اس نے قدیمي انقلابی اور مخفي جماعتوں کے اصول پر اپنے تمام کاموں کے طریقے قرار دیے تھے - اسکے نقیب سوسائٹي میں شامل هوکر لوگوں کے خیالات کو ٹٹولتے' اور انکي طبیعت کا اندازہ لگاتے رهتے - جب انکو کسي شخص کے خیالات میں تغیر و اصلاح اور مصائب ملک و ملت کے حس کا پته لگتا' تو پھر اسکو طرح طرح کي آزمایشوں میں ڈالتے' اور کچھه عرصے تک اسکے خیالات کي استقامت کی تفتیش کرتے - جب وہ مستقل اور قابل وثوق ثابت هو جاتا تو پھر اسکو اطلاع دیتے' که جن چیزوں کے تم متلاشي هو' انهي کیلیے

مسلمانوں میں میجر رنلي کي هردلعزيزي اور محبوبيت کا یه عالم هے که جب سے وہ روانه هوے هيں' هر نماز جمعه کے بعد جو لوگ قران حکیم پڑهسکتے هيں' وہ سورہ یاسین' اور جو لوگ اس نعمت سے محروم هیں' وہ دو رکعتیں پڑهکے دعا مانگتے هيں که ڈون ماس میجر رنلي باحترام و اکرام آستانے پهنچیں' سفراء و جلالتماب سلطان المعظم سے ملاقات هو' اور مقصد سفر میں کامیاب هوں' اور پهر بخیر و خوبي و راحت و آرام جزائر واپس آئیں ! !

جلالتماب سلطان معظم کیخدمت میں جو عریضه بهیجا گیا هے وہ نهایت فصیح و بلیغ عربي میں لکها گیا هے - یه عریضه ایک سفید مچهلي کے کاغذ کے غلاف میں هے -

یه غلاف سرخ' زرد' اور سبز' تین رنگوں کے فیتے سے آراسته هے - یه رنگ غالباً اسواسطے انتخاب کیے گئے هیں که یهي ریاستهاے متحدہ امریکه کا شعار هے -

اس واقعه سے متعدد نتائج نکلتے هیں :

(۱) سلطان المعظم کا به حیثیت خلیفه دور دراز کے جزائر تک پر ذبي اقتدار هونا -

(۲) مسلمانوں کي امن پسندي' جو هر جگه نمایاں هے -

(۳) ترکي نے هندوستان کے مسلمانوں کے نام غدر سنه ۵۷ کے بعد ایک فرمان بهیجا تها' جس میں شورش و بد امني سے بچنے کي ترغیب دي تهي - ترکي کا یه ایک احسان عظیم هے جسکو شاید گورنمنٹ اف انڈیا بهلا چکي هو' مگر اس واقعه سے معلوم هوتا هے که صرف هندوستان هی کی خصوصیت نهیں' بلکه جزائر فلیپائن کے مسلمانوں کو بهی ترکي نے امن و وفاداري کی تعلیم دي تهي' اور اس طرح اسنے اپنے اثر کو یورپ کي نو آبادیوں میں کبهي یورپ کے زعم کے مطابق وسیلۂ شورش و بغاوت نهیں بنایا - شورش تو یقیناً اچهی بات نهیں' لیکن بهتر تها که ترکي اپنے اثر سے طلب حقوق و حصول حریت کي سعي میں کام لیتی -

(۴) مسلمانوں کي احسانمندي اور احسان پرستي' که ایک مسیحي کا سلوک انسے اچها هوا' تو اسکے لیے دعائیں مانگیں' اور اسکو باپ کهکر پکارتے هیں - افسوس که اس احسان پرستی کا انهیں یورپ سے جو جواب ملا' اسکا اشارہ اب تغیر خصلت کي طرف هے' اور مبارک هیں وہ' جو اِس اشارے کو سمجهیں اور اسپر عمل کریں !

الهـــلال کي ایجنســـي

هندوستان کے تمام اردو' بنگله گجراتي' اور مرهٹي هفته وار رسالوں میں الهلال پهلا رساله هے' جو باوجود هفته وار هونے کے' روزانه اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشي هیں' تو اپنے شهر کے لیے اسکے ایجنٹ بن جائیں -

واقعۂ " سید هاشمی "

قائم مقام پرنسپل کي تصریح

کچهه عرصه سے سید هاشمي کے کالج سے اخراج کے متعلق اخبارات میں غلط اور بے بنیاد خبریں شایع هو رهي هیں - اِس قسم کي افواهیں خواہ غلط هوں یا صحیح' کسي حالت میں نه طالب علم کے لیے مفید هیں نه کالج کے لیے - میں مناسب سمجهتا هوں که اسکے متعلق اصل واقعات شائع کردیے جائیں - یه مشهور کیا گیا هے که سید هاشمی نے ٹینس ڈنر کي مخالفت اس بنا پر کي که همارے بهائیوں پر مصیبت آ رهي هے' اور اس مخالفت کي سزا میں انهیں نکال دیا گیا - اسکے اصل واقعات یهه هیں :

ڈنر کي تاریخ سے دو هفته پیشتر ٹینس کمیٹی کا ایک جلسه هوا جسمیں سید هاشمی شامل تهے' اور اُس جلسه میں یهه قرار پایا که پرانے عهدہ داروں کي علحدگی اور نئے عهدہ داروں کے چارج لینے کي تقریب میں ایک ڈنر دیا جاوے - اس کمیٹي میں سید هاشمي نے کسي قسم کي مخالفت نهیں کي - ڈنر کي تاریخ مقرر هوگئي - مهمانوںکے پاس انویٹیشن جا چکے' جسکو اونهوں نے قبول کرلیا' تمام جنس خریدي جا چکی - آخر وقت میں هاشمي نے کالج کے کچهه اور طلباء کو جنکا ڈیپوٹیشن سے کچهه تعلق نهیں تها بهڑکا کر یهه رزولیوشن پاس کرایا که ٹینس ڈنر نهیں هونا چاهیے - اسپر ٹینس کمیٹي کا جلسه هوا' اور یه بیان کیا گیا که انکو ڈنر کي مخالفت کمیٹي میں کرنا چاهیے تهی - اگر اُسکا مقصد همدردانه هوتا تو وہ ٹینس کي کمیٹي میں مخالفت کرتے' اور پندرہ روز خاموش رهکر ایسے وقت میں' جبکه ڈنر کا ملتوي هونا نا ممکن تها' ایسے نا جائز طریقه سے اعتراض نکرتے - کمیٹي نے یه خیال کیا که اوسکا یه فعل که کمیٹي میں بیٹهکر خاموشي سے ایک بات کي موافقت کرنیکے بعد باهر جاکر اوسکے خلاف اورونکو ورغلانا ایک شریف علي گڈه بواے کے کیرکٹر کے خلاف هے - چنانچه ٹینس کمیٹی کي ممبري سے اونکا نام خارج کردیا گیا' اور یه معامله یهیں ختم هوگیا - اونکے اخراج کے اسباب یهه هیں :-

(۱) پچهلے تین سالوں میں ٹیوٹر کے پاس اونکے متعلق خراب رپورٹیں آئیں' اور اونکو متعدد مرتبه اونکے ٹیوٹر نے متنبه بهي کیا - اور ایک مرتبه کچهه نا گوار گفتگو بهي هوئي -

(۲) اونهوں نے اپنے اسسٹنٹ کي سچائي کے خلاف جهوٹي روایتیں مشهور کیں -

(۳) اونهوں نے سنیر اسٹاف کے ایک پروفیسر کو جهوٹ بولکر دهوکا دیا' جسپر پرنسپل صاحب نے بهت تنبیه کي' اور کها که تهوڑي سي بات پر وہ نکالدیے جائینگے - .

(۴) تهرڈ ایر کے سالانه امتحان میں وہ باتیں کرتے هوے پکڑے گئے -

عالم اسلامي

مسلمانان جزائر فلي پائن

جزائر فليپائن رياستہاے متحده امريكه كے ماتحت هيں - ان جزائر ميں اسوقت ٥ - لاكهه مسلمان آباد هيں -

جزائر (مورر) جزائر فليپائن كي حكومت كے ماتحت هيں - جزائر (مورر) پر ۱۱ - سال تك ميجر ونلي حكمراں رها - ميجر مذكور نے اپنے عهد ميں فرائض حكمراني نهايت خوبي سے ادا كيے اور باشندوں ميں هر دلعزيز و معتمد عليه هو گيا -

سون (نيويارك امريكه) كو اپنے نامه نگار ..... كے خط سے معلوم هوا هے كه ميجر ونلي فليپائن كي اسلامي آبادي كے وكيل مطلق كي حيثيت سے آجكل آستانۂ عليه آئے هوے هيں -

ميجر مذكور آستانه پهنچتے هي شيخ الاسلام كے پاس گئے ' اور وه تمام سركاري كاغذات پيش كيے ' جن كي بنا پر يه خدمت وكالت انكے متعلق كي گئي هے -

ميجر مذكور نے مسلمانان جزائر مورو اور اپنے مقصد كے متعلق گفتگو كرتے هوے بيان كيا :

" مسلمانان فليپائن نے انكو اسليے اپنا وكيل بنا كے بهيجا هے ' تاكه وه (يعني ميجر مذكور) سلطان المعظم سے مسلمانان فليپائن كے رئيس ديني يا خليفے كي حيثيت سے مليں اور نيابةً عرض كريں كه جلالتماب رياستہاے متحده امريكه كي پاليسي يعني تفريق حكومت و مذهب كي بابت اطمينان فرمائيں- اور ميجر موصوف بدلائل قاطعه جلالتماب كو يقين دلائيں كه رياستہاے متحدۂ امريكه اپنے دل ميں اپني مسلمان رعايا كے ساتهه بد سلوكي كا خيال پوشيده نهيں ركهتي ' كيونكه وه اسلام پر چلنے كي كوشش كرتے هيں ' اور چاهتے هيں كه ايك هي وقت ميں وه مومن كامل بهي هوں اور امن دوست شهري بهي "

ميجر ونلي نے كها :

" ممكن هے كه ان اسباب كا دريافت كرنا مشكل هو ' جنكي بنا پر ايك قديمي و فطري زندگي بسر كرنے والي جماعت نے ميرے غير مسلم هونے كے باوجود يه خدمت ميرے متعلق كي ' ليكن ميں كهتا هوں كه ميں اپنے عهد حكومت ميں انكے اعتماد و اعتبار كے حاصل كرنے ميں هميشه كامياب هوا ' كيونكه ميں نے ان پر محبت و مودت كا اظهار كيا ' اور انكو يقين دلايا كه وه موجوده حالت ميں نيك كردار مسلمانوں كے راستے پر نهيں چل رهے هيں اور اصلاح كے محتاج هيں "

يه حالات تهے ' جنكي بنا پر انهوں نے ميجر ونلي كو اس مقصد خاص كے ليے اپنا وكيل بنا كے بهيجا هے - خط سے معلوم هوتا هے كه آج سے پہلے كبهي انهيں اس مقصد كے ليے كسي شخص كو بهيجنے كا اتفاق نهيں هوا -

چنانچه وه اپنے اسي خط ميں سلطان المعظم كو لكهتے هيں :

" اب هماري تمام اميديں آپ هي كے هاتهه وابسته هيں - هم كسي ايسے شخص كو نهيں جانتے ' جس سے همارے تعلقات آپكے تعلقات سے زياده قريب هوں - كيونكه آپ جانشين رسول الله اور هم تمام مسلمانوں كے خليفه هيں - اسكے علاوه كوئي اور شخص ايسا نظر بهي نهيں آتا جس سے يه اميد هو كه وه اتباع اسلام كے باب ميں هماري خواهشوں كے پورا كرنے ميں هميں مدد ديگا "

ميجر ونلي اپني اور مسلمانان مورو كے تعلقات كي سرگذشت بيان كرتے هوئے كهتے هيں :

" ميرے اور مسلمانان مورو كے تعلقات ان مساعي كي بدولت هوے هيں ' جو ميں نے آستانے ميں انجام دي تهيں - جسوقت يه جزائر رياستہاے متحده امريكه كو ملے هيں اسوقت اسكا معتمد مسٹر اوسكار ترُوس آستانے ميں مقيم تها - اسكو جب معلوم هوا كه هماري نئے مستعمرات (نو آباديوں) ميں بهت سے مسلمان بهي هيں ' تو وه سلطان عبد الحميد خاں سے ملا ' اور معاهده رياستہاے متحده و صوبه طرابلس الغرب پيش كيا ' جسكي دفعه ۱۱ - ميں لكها تها :

" چونكه رياستہاے متحده كي حكومت كي بنياد كسي حيثيت سے بهي [illegible] پر نهيں هے ' اور چونكه يه حكومت مسلمانوں كے اسباب راحت ' انكے عقائد ' انكے مذهب كے ساتهه ' كسي طرح بد سلوكي كا اراده نهيں ركهتي ' اور نيز كيونكه وه آج تك كسي مسلمان قوم سے معركه آرا نهيں هوي هے ' اسليے فريقين اس امر پر متفق هيں كه دونوں ملكوں كے تعلقات باهمي كے انقطاع كے ليے مذهبي امور سبب نه قرار ديے جائيں "

چونكه سلطان عبد الحميد خاں كو ان جزائر كا حال معلوم نه تها ' اسليے پہلے انهوں نے يه دريافت كرنا چاها كه آيا درحقيقت ان جزائر ميں مسلمان رهتے هيں ؟ اور كيا انميں سے كوئي جماعت اداے فريضۂ حج كے ليے حجاز بهي آئي هے ؟ پهر اسي غرض سے انهوں نے ايك تار بهي مكه معظمه بهيجا - حسن اتفاق سے ان جزائر كے دو شخص وهاں موجود تهے - سلطان عبد الحميد نے ان دونوں آدميوں كے هاتهه مسلمانان جزائر كے پاس خطوط بهيجے ' اسميں انهوں نے [illegible] كي تهي كه حكام كے ساتهه دوستي و محبت كے تعلقات ركهيں - يه انهيں خطوط كا اثر تها كه جب يهاں اگنيلڈو كے قاصد آئے ' اور باشندوں كو بغاوت ميں شركت كي دعوت دي ' تو مسلمانوں نے شركت سے صاف انكار كرديا -

ميجر ونلي كو مسلمانان فليپائن (تون ماس) كهتے هيں - تون ماس كے لفظي معني بادشاه ' باپ ' يا سردار كے هيں -

مسلمانوں نے ايك بهت بڑي مرصع انگشتري بهي بطور يادگار انكو دي هے ' اور وه هر وقت اسے فخريه زيب انگشت ركهتے هيں -

موجود هیں که ارنمیں سے صرف ایک متنفس هي اتني قلیل رقم کو بلا تکلف دیکر' مظلوم مهاجرین کي اعانت فرما سکتا ہے - ذرا همت کو کام فرمایا جاے تو ارباب همم کیلیے یه امر کچهه بهي دشوار نہیں :

همت نخورد نیشتر لا و نعم را

عجب نہیں جو ابتک کسي غیور همدرد نے رقم مطلوبه آپ کي معرفت قسطنطنیه بهیجوا دي هو - یا آپکو بذریعه قیمت اخبار حسب اعلان ایک معتد به رقم وصول هوچکی هو - وکفی بالله وکیلا -

آه ! آه ! ! مولانا - خدا کي قسم میرے پاس اسوقت بجز نقد جان کوئي سرمایه نہیں' جس سے اپنے مظلوم بهائیونکي اعانت کرسکوں' البته کوئي خرید فرما لے تو میں بکنے کیلیے تیار هوں' مگر حیران هوں که مجهه بدترین خلایق کو کون خریدیگا ؟ مجهه میں نه ایاز کا سا حال و قال' نه یوسف کا سا حسن و جمال' پهر کهتا هوں که گو کچهه نه سهي مگر انسان هوں - مسلمان هوں -

جبکه ادنے ادنے اشیاء چندہ کے جلسونمیں روپیوں اشرفیوں سے بذریعه نیلام نہایت احترام کے ساتهه بک گئي هوں' اور جبکه پهٹے کپڑے توٹے جوتے تک بک جاتے هیں' تو کیا دس کروڑ اهل اسلام میں ایک خریدار سراپا ایثار بهي مجکو میسر نه آئیگا ؟

پهر هاں اے جان عزیز! بتا که اب تیرا کیا عزم ہے ؟ گو تو سب سے عزیز سہی اور نقد دو عالم تیرے مقابله میں هیچ' مگر تیري محبت کي قسم **که تو جان** آفریں کي خوشنودي سے تو زیادہ هرگز عزیز نہیں - اگر تو اسوقت بهي کام نه آئي تو پهر کس کام کي - خدا را تامل نکر او راپنے ستم رسیدہ بهائیوں کي اعانت میں قربان هوجا !

یا خدا میري اس صداے جانفروشي کو در اجابت تک پهونچا اور شرف قبول عطا فرما - و افوض امري الی الله -

حضرت مولانا - حاشا آپ میري اس تحریر کو شاعرانه تعلي یا دیوانے کي بڑ خیال نه فرمائیں - میں آپکو بعزم و استقلال' به ثبات عقل و هوش' و برضا و رغبت' بلا اکراہ و جبر مطلع کرتا هوں' بلکه اختیار دیتا هوں که جو صاحب' جن داموں چاهیں' مجکو خرید فرمالیں یا آپ جسکے هاتهه جس قیمت پر چاهیں فروخت فرما کر زر قیمت فوراً قسطنطنیه روانه فرماویں - اچهه عذر نکرونگا' اور تا زیست اپنے مولی کي غلامي سے انحراف نکرونگا' معامله طے هوجانے پر باضابطه خط غلامي بهي لکهدونگا - و بالله التوفیق -

یه خادمه ایک غریب شوهر کي زوجه ہے - جو کثیر العیال بهي هیں - میرے غریب شوهر مسمی منشي محمد عبد الکریم صاحب سکنه فست پان بازار سکندر آباد نے ابهي ابهی مجهسے فرمایا که همارے ترک بهائي' بہنیں' اور مائیں' جو مهاجرین هیں' بڑي سخت مصیبت میں هیں - ارن کي امداد کے لیے حضرت مولانا ابو الکلام مد ظله' نے اپنا اخبار مفت بهیجنے کا وعدہ فرما کر اعلان شائع کر دیا ہے - یه خادمه آپکي دن دوني رات چوگني دولت بڑهنے کے لیے اور درازي عمر کے لیے دعا کرتي ہے -

جبسے که جنگ طرابلس اور جنگ بلقان شروع هوئي - اور همارے پیارے ترک بهائیوں' بہنوں' اور ماؤں' اور ننهے ننهے بچوں پر ظالم بلقانیوں و اطالیوں نے مظالم کیے هیں - انکا حال سن سنکر میرا اور میرے شوهر کا کلیجه پاش پاش هوچکا ہے - هم دونوں جب کبهي اپنے بچوں کو محبت کی نظر سے دیکهتے هیں تو همارے پیارے و عزیز ترک شهداء' پیاري مائیں' پیاري بہنیں - پیارے و عزیز بچے یاد آجاتے هیں' اور بے اختیار آنکهه سے جهڑي شروع هوجاتي ہے - ....

آہ اے رب العالمین ! تیري شان قهاري کو کیا هوگیا ؟ تیرے حبیب کي امت پر یه کیسي مصیبت ہے ؟ تو اور تیرا عرش سکوت میں کیوں ہے ؟ تیري وحدانیت اور تیرے حبیب کي رسالت کي گواهي دینیکا بدله یه هم سے لیا جا رہا ہے -

مجهے بچپن سے اردو اخبارات دیکهنے کا شوق ہے' لیکن اب اخبارات دیکهتي هوں تو اسلام پر هر طرف ایک اندهیاري سي چهائي هوئي معلوم هوتي ہے - اب تو یہي بهتر معلوم هوتا ہے که دنیا کے کل مسلمان ایک دل هوکر اسلام کي حفاظت کا عهد کرلیں - اسکا نتیجه جو کچهه خداے پاک کو منظور هوگا - هوگا - همارا بهروسه تو اس خداے وحدہ لا شریک پر ہے - میں تو اس دن کو اپنے لیے عید سے بڑهکر جشن کا دن سمجهوں جس دن اپنے شوهر اور اپنے نو ساله فرزند کو شهید هوتے دیکهوں - اور میں خود بهي " فاطمه بنت عبد الله " کے قدم بقدم چلکر شهید هوں' جو جنگ طرابلس میں شهید هوکر حوران بهشتي کے آغوش میں کهیل رهي ہے' اور جسکا حال حضور نے اخبار میں لکها تها -

کل میرے غریب شوهر نے آٹهه روپیه کلدار بذریعه مني آڈر (اعانۂ مهاجرین عثمانیه) کے لیے بهیجا ہے' اوسي سلسله میں آج یه خادمه بهي آٹهه روپیه بذریعه مني آڈر ارسال کرتي ہے - همکو کسي معاوضه کي ضرورت نہیں -

(از جناب محمد حسین صاحب سکریٹري انجمن هلال احمر بلگام)

روزانه زمیندار میں اعانه مهاجرین کے عنوان سے الهلال کا شایع شدہ مضمون نظر سے گذرا - آپنے عالي همتي اور ایثار سے الهلال کي چار هزار کاپیاں وقف امداد مهاجرین کي هیں - جزاکم الله احسن الاجزا - آپکي اس عالي همتي کي صرف زباني داد دینا تو نہایت آسان امر ہے' لیکن اصل بات یه ہے که کچهه عملي کارروائي بهي کر دکهلائي جاے - اسي خیال سے میں نے آج نماز جمعه کے بعد جامع مسجد میں ایک مختصر تقریر بیان کي' اور مسلمانوں سے اس امر کي تحریک کي که کم از کم هر ایک مسجد کے لیے ایک الهلال ضرور خریدا جاے جسکي خریداري هم خرما و هم ثواب سے بهي بڑهکر ہے - اسي وقت آٹهه روپیه جمع هوگئے جو آپکی خدمت میں بذریعه مني آرڈر روانه کئے گئے هیں - وصول فرما کر الهلال امام صاحب مسجد بلگام کے نام جاري فرمائیں -

ارادہ ہے که هر ایک مسجد میں جاکر لوگونکو اسکي خریداري پر آمادہ کروں تاکه ایک معقول تعداد الهلال کے خریدارون کي پیدا هو جاے - اور اس طرح مهاجرین کي بهي اعانت هو -

الهــــلال

(کثر الله امثالکم - کہه نہیں سکتا که جناب کے اس خلوص و درد اسلامي نے میرے دل میں کیسي جگه پیدا کر لي ہے ؟)

حضرت مولانا - الله تعالی آپکے علم و فضل میں برکت و اضافه کرے - مجهه ضعیف و نحیف کا عزیز از جان فرزند عبد الرحیم کاتب بعمر ۲۲ - سال آپ کے اخبار الهلال کا عاشق شیدا تها - جب تک الهلال کو دیکهه نه لے' اُسے چین نه پڑتي تهي افسوس که اس

(٥) فضل الحسن مرهاني اڈیٹر اردوے معلی کو جو سڈیشن میں سزا یاب هوچکے هیں پرنسپل نے به اتفاق آنریری سکتري کالج میں آنیکي اور طالبعلموں کو اُنسے ملنے کي ممانعت کي هے - سید هاشمي کا اولسے ربط و ضبط رها اور اونکے بائیکات کے نوٹس نمایش میں تقسیم کرنے میں نمایاں حصه لیا -

یه مشهور کیا جاتا هے که اونکو آندهي اور مینهه میں رات کے وقت نکالا - جس طالبعلم نے اونکو اپنے یہاں ٹهرایا اونکو نکالا - اور جسنے روٹي کهلائي اوسکو بهي نکالدیا - اسکے متعلق واقعات یه هیں که اونکو صبح آٹهه بجے کالج سے چلے جانے کے لیے کہا گیا' اور انکي متعدد قسم کي فیس معاف کر کے اونکو سفر خرچ کے لیے روپیه بهي دیا گیا - اور کہا که اوسي روز پانچ بجے کي گاڑي سے چلے جاویں' اور اسسٹنٹ ٹیوٹر صاحب اونکو اسٹیشن پر روانه کرنے گئے - وہ اوس روز نہیں گئے' اور تین دن تک ایک طالبعلم کے یہاں چهپے رهے' جسکي کسیکو کوئي اطلاع نہیں کي گئي - ان طالبعلم کے خلاف چونکه پہلے کوئي بات نہیں تهي اسلیے اونکو متنبه کر کے اوسکا کمره تبدیل کر دیا گیا' اور کوئي سزا نہیں دیگئي - هاشمي کے اخراج کے بعد پرنسپل اور ٹیوٹر نے نوٹس دیدیا تها که کوئي طالبعلم سید هاشمي کو ریسیو نکرے - ایک طالبعلم نے اس حکم کے خلاف سید هاشمي کو ایک شاندار ڈنر دیا' جسمیں بہت سے طلبا کو مدعو کیا - سید هاشمي کو هار پہنایا - اسپر اس طالبعلم کو صرف ایک ماه کے لیے اسٹیکیٹ کیا - اس طالبعلم کي پہلے سے بهي کچهه شکایتیں تهیں - سید هاشمي کي روانگي دهلي کو شام کے پانچ بجے هوئي' اور اوس روز اتفاق سے خاص طور پر موسم اچها تها - اونکے روانه هونے کے بعد ٹیوٹر اور اسسٹنٹ ٹیوٹر میرے مکان پر آئے - ان تمام واقعات کے لکهنے کے بعد میں اخبارات کے ایسے اڈیٹروں سے جو کالج کے دوست هیں اپیل کرتا هوں که وه کالج کے متعلق خبریں شایع کرنیسے قبل آنریري سکریٹري یا پرنسپل سے واقعه کي تصحیح کرلیا کریں - مجهے خوشي هے که چند اڈیٹر صاحبان نے تصحیح کے لیے پرنسپل یا آنریري سکریٹري کو لکها -

ضیاء الدین احمد

قائم مقام پرنسپل ایم - اے - او - کالج - علیگڈه

داستـــان خـونیں

مظالم بلقان اور اسکي اشاعت

حضرت مولانا - السلام علیکم و رحمة الله و برکاته - آپکے اخبار مورخه ۱۴ - مئي سنه ۱۹۱۳ سے ظاهر هوتا هے که مجلس دفاع ملي نے جو روئداد مظالم بلقان کي شائع کي هے اور اوسکے تراجم مختلف السنه یورپ میں کیے گئے هیں - اوسکي ایک کاپي انگریزي آپکے پاس پہنچ گئي هے' اور آپ اوسکا ترجمه اپنے اخبار میں وقتاً فوقتاً چهاپتے رهینگے - آپنے یهه خیال بهي ظاهر فرمایا هے که اگر همدرد اسکو چهاپ دے تو بہت بہتر هو' میري راے ناقص میں نه صرف همدرد بلکه کل روزانه اور هفته وار اسلامي اخباروں میں اسکي اشاعت از بس ضروري هے - اور میں امید کرتا هوں که ان اخبارات سے پرائیوٹ خط و کتابت کرکے آپ اسکا انتظام فرمائینگے - اخباروں کي اشاعت کے بعد جیسا که آپکا خیال هے اس روئداد کو ایک رساله کي صورت میں شائع کیا جاے -

تاریخ حسیات اسلامیۂ مسلمانان هند کا ایک ورق

اعـانـۂ مهـــاجـرین

اعـــلان جان فروشـــي

جناب عبد الحي خاں صاحب از دیو رگ

حضرت مولانا مد ظله العالي - سلام مسنون - اسوقت یوروپین ترکي کے مظلوم و بے خانماں مهاجرین کے مصائب اور احتیاج کے تار کا مضمون اور اُنکے حال زار کا مرقع جانگزا مندرجۂ الهـلال پیش نظر هے -

کیا عرض کروں که دل بیتاب کیا کهه رها هے' اور آنکهوں سے کیا بهه رها هے؟ جس ایثار سے آپنے بذریعه قیمت اخبار ۳۰ هزار کي فراهمي کا انتظام و اعلان فرمایا هے وه نهایت مستحسن اور سهل الحصول طریقه هے - بفضله تعالی قوم میں هزاروں عالي همت اور صاحب دل ایسے

[بقیه مضمون پہلا کالم]

اسکے متعلق اسقدر عرض کرنا ضروري تصور کرتا هوں که اس روئداد کا ترجمه آپ خود فرمائیں - اور اگر کوئي اور شخص انگریزي سے اردو میں ترجمه کرے توبهي آپ اوسپر خاص نظر و اصلاح فرما دیں - یه رساله اردو ٹائپ میں نه چهپے' بلکه لیتهوگراف میں' کیونکه عوام الناس ٹائپ کو اچهي طرح نہیں پڑهه سکتے' اور کم ازکم اوسکے پڑهنے میں دقت محسوس کرتے هیں - اس رساله کے ترجمه میں مغلق الفاظ سے حتی الوسع احترازکیا جاے' کیونکه بد قسمتي سے هندوستان میں عربي تقریبا معدوم و مفقود هوگئي هے - یهه رساله خوشخط هو' مگر کاغذ کي پروا نہیں' خواه کیسا هی کم قیمت هو - اسکي ایک لاکهه کاپیاں تمام هندوستان میں کم سے کم شائع کي جائیں - اور اصلي قیمت (Cost Price) پر فروخت کیجائیں - میں نہیں جانتا که اس روئداد کا عربي میں بهي ترجمه هوا هے - لیکن اگر نہیں هوا تو ضرور هونا چاهیے - اور مصر اور شام اور بلاد عرب طرابلس وغیره مقامات میں اسکي هزاروں کاپیاں مشتهر کرني چاهئیں - حج بیت الله کے موقع پر اسکي اشاعت خصوصیت سے کیجاے' تا که مسلمانوں کي آنکهیں کهلیں' اور وه خواب غفلت سے کروٹ لیں - اجکی ڈاک میں بطور چنده دس روپیه کا مني آرڈر اس رساله کي اشاعت کي غرض سے آپکی مبارک خدمت میں بهیجتا هوں - امید هے که اسکي اشاعت کي لیے بہت زیاده چنده کي ضرورت نهوگي - اور تهوڑي سي سعي سے کافي چنده هوجائیگا - کل شہروں میں ائمه مساجد جامع کے پاس یه روئداد مفت بلا قیمت جاني چاهیے - اس روئداد کے عربي ترجمه کے لیے آپ قسطنطنیه میں خط و کتابت فرماکر انتظام باساني فرماسکتے هیں - میري راے میں اس اشاعت سے ایک اور بهي مدعا حاصل هوگا' اور وه یهه که گورنمنت برطانیه کے رحم اور دیگر یوروپین حکومتوں کي بے رحمي اور قساوت کا اندازه عامۂ خلائق کو بفحواے تعرف الاشياء باضدادها هوجائیگا والسلام -

راقم ایک مسلمان

[illegible]

هندوستان میں نه معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجایا کرتے ہیں' اسکا بڑا سبب یه بهي هے که ان مقامات میں نه تو دوا خانے ہیں اور نه ڈاکٹر' اور نه کوئي حکیمي اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گهر بیٹهے بلا طبي مشورہ کے میسر آسکتي هے - همنے خلق الله کي ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالها سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا هے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعه اشتہارات عام طورپر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردي هیں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازہ هوجاے - مقام مسرت هے که خدا کے فضل سے هزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي هیں اور هم دعوے کے ساتهه کهه سکتے هیں که همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعني پُرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پهرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بهي لاحق هو' یا وہ بخار' جسمیں متلي اور قے بهي آتي هو - سردي سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار هو - یا بخار میں درد سر بهي هو - کالا بخار - یا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتهه گلٹیاں بهي هوگئي هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے' اگر شفا پانے کے بعد بهي استعمال کیجاے تو بهوک بڑہ جاتي هے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کي وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکي آجاتي هے' نیز اُسکي سابق تندرستي ازسرنو آجاتي هے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتهه پیر ٹوٹتے هوں' بدن میں سستي اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو - کهانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یه تمام شکایتیں بهي اسکے استعمال کرنے سے رفع هوجاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هوجاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیه - چار آنه
چهوٹي بوتل بارہ - آنه

پرچه ترکیب استعمال بوتل کے همراہ ملتا هے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي هے

[illegible]

ایم - ایس - عبد الغني کیمسٹ - ۴۲ و ۷۳
کولوٹوله اسٹریٹ - کلکته

ريويو اف ريليجنز - يا مذاهب عالـــم پر نظر

اردو میں هندوستان اور انگریزي میں یورپ امریکه و جاپان وغیرہ ممالک میں زنده مذهب اسلام کي صحیح تصویر پیش کرنے والا - معصوم نبي علیه السلام کي پاک تعلیم کے متعلق جو غلط فهمیاں پهیلائي گئي هیں - ان کا دور کرنے والا اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کا دندان شکن جواب دینے والا یهي ایک پرچه هے جس کو دوست دشمن دنیا کے سامنے پیش کرنے کے قابل سمجها هے - اس رسالے کے متعلق چند ایک رائوں کا اقتباس حسب ذیل هے :-

البیان لکهنو - ریویو آف ریلیجنز هي ایک پرچه هے جس کو خالص اخلاقي پرچه کهنا صحیح هے - عربي میں المنار اور اردو میں ریویو آف ریلیجنز سے بهتر پرچے کسي زبان میں شایع نهیں هوتے - اس کے زور آور مضامین پر علم و فضل کو ناز هے -

کریسنٹ لورپول - ریویو آف ریلیجنز کا پرچه دلچسپ مضامین سے بهرا هوا هے - همارے نبي کریم صلے الله علیه وسلم کي ذات پاک کے متعلق جو جاهل عیسائي الزام لگایا کرتے هیں - ان کي تردید میں نهایت هي فاضلانه مضمون اس میں لکها گیا هے - جس سے عمدہ مضمون آج تک هماري نظر سے نهیں گذرا -

مسٹروب صاحب امریکه - میں یقین کرتا هوں که یه رساله دنیا میں مذهبي خیال کو ایک خاص صورت دینے کے لیے ایک نهایت زبردست طاقت هوگي - اور یهي رساله ان روکوں کے دور کرنے کا ذریعه هوگا - جو جهالت سے سچائي کي راہ میں ڈالي گئي هیں -

ریویو آف ریویز - لنڈن - مغربي ممالک کے باشندوں کو جو مذهب اسلام کے زنده مذهب هونے کے مضمون سے دلچسپي رکهتے هیں چاهیے که ریویو آف ریلیجنز خریدیں -

وطن لاهور - یه رساله بڑے پایه کا هے - اس کي تحقیقات اسلام کے متعلق ایسي هي فلسفیانه اور عمیق هوتیں هے - جیسي که اس زمانه میں درکار هے سالانه قیمت انگریزي پرچه ۴ روپیه - اردو پرچه ۲ روپیه - نمونه کي قیمت انگریزي ۴ آنه - اردو ۲ آنه - تمام درخواستیں بنام منیجر میگزین قادیان - ضلع گورداسپور آني چاهیئیں ٭

ضعيفي ميں مجهے داغ جدائي ديگيا ' يعنے چند ماه بيمار رهكر انتقال كر گيا - ميري بقيه عمر ضائع هوئي - كيا كرون كدهر جاؤں ؟ مهاجرين بلقان كا درد ناک احوال جو آپ نے الهلال ميں تحرير كيا هے اس سے دلپر سخت صدمه پهنچا - مرحوم كے طرف سے ايک روپيه چنده ارسال كرتا هوں ' اوسكو قبول فرماويں ' اور ميرے بيٹے كے حق ميں دعا فرمائيں كه خدا اوسكي مغفرت كرے اور اپنے جوار رحمت ميں جگهه دے - آمين -

الهـــلال

(عظم الله اجـــركم بمصائبكم - اللهم اغفـــره وارحمـــه ' وانت خير الراحمين !)

(فضل كريم حكيم ڈويزنل كورٹ هوشيار پور)

عزيزه اهليهٔ برادرم ڈاكٹر اشفاق محمد صاحب حكيم مقيم هاتهي دروازه امرت سر دو تين ماه سے بعارضه بخار بيمار هيں - تبديل آب و هوا كي غرض سے يہاں آئي تهيں - بيماري كی شدت سے چونكه وه بهت دلگير اور مايوس تهيں ' اسلیے انهيں خيال هوا كه اپنے زيورات راه خدا ميں ديديں - چنانچه دو باليان جو امرت سر ميں غالباً ۵۸ روپيه كو خريدي گئي تهيں ' مجهے ديديں كه انهيں كسي عمده مصرف ميں لگا ديا جاوے - كل رات الهـــلال كو پڑھتے هوے دل ميں خيال آيا كه اعانت مهاجرين سے اچها مصرف اور كوئي نهيں هو سكتا -

آج هر دو باليان ڈبيا ميں بند كركے ارسال خدمت والا هيں - يه خالصاً آپكي نذر هيں ' آپ پسند كريں توانهيں اعانهٔ مهاجرين ميں بهيجديں - اور مريضه كے حق ميں دعاے صحت فرمائيں -

الهـــلال

(الله تعالى اس مومنهٔ مخلصه كو صحت عطا فرماے - جميع قارئين الهلال سے التجا هے كه انكي حق ميں دعائے صحت و سلامتي فرمائيں)

(از جناب نظير احمد خان صاحب سهسرامي)

همارے والد ماجد مولوي سبحان احمد خانصاحب ناظر عدالت ديواني برابر الهلال ديكها كرتے هيں - اس هفته كے الهلال كو ديكهكر نهايت غمگين هوے ' اور مهاجرين كي حالت ديكهكر دل بهر آيا - چنانچه ۳۰۰ روپيه اپنے مشاهره سے پس انداز اس ارادہ سے كيا تها كه حج كو تشريف ليجاويں - مگر حالت مهاجرين قابل رحم هے - فوراً حكم ديا كه كل روپيه " بمد اعانـــهٔ مهـــاجرين " دفتر الهـــلال كو بهيجدو كه منزل مقصود تک پهونچ جاے - اور ان بيكسوں كي دستگيري هو - لهذا حسب الحكم جناب موصوف الصدر مبلغ ۳۰۰ روپيه بذريعه كرنسي نوٹ بيمه ارسال هے - اميد كه رسيد سے بهت جلد مطلع كرينگے - اور " اعانت مهاجرين " كے مد ميں جمع كرينگے -

فهـــرست زر اعانـــهٔ مهاجرين عثمـــانيـــه

(۱)

نام	پئي	آنه	روپيه
جناب انوار الحق صاحب سوداگر - پورياں - شاهجهانپور	۰	۰	۱۶
مسلمانان قصبه رسولي بذريعه جناب برهان حسين صاحب	۰	۷	۱۶
جناب عبدالرضا خانصاحب - آر - كے - آر - كهيري - لكهيم پور	۰	۰	۲۲
جناب حاجي محمد محي الدين صاحب بنگلور	۰	۰	۵
جناب عبد المجيد خانصاحب انسپكٹر - شوركوٹ جهنگ	۰	۰	۱۰
زميندارن گهوٹه بذريعه غلام محمد صاحب	۰	۱۵	۲
جناب مولانا سبحان احمد خانصاحب ناظر عدالت بهاگل پور	۰	۰	۳۰۰
جناب احمد حسين صاحب ٹهيكه دار نهر درگئی پشاور	۰	۰	۳۰
جناب معزالدين احمد صاحب سبزيمنڈي - اله آباد	۰	۱	۱۵
غيور مسلمانان بازيد پور - مونگير	۰	۵	۱۶
جناب ايم - ترابعليخا نصاحب - تحصيلدار حيدر آباد دكن	۰	۰	۵۰
مسلمانان جهلم	۰	۰	۱۰۰
جناب عبد الغفور صاحب - بسين برهما	۰	۰	۱
جناب امراؤ علي صاحب دهلي	۰	۰	۲
جناب مولوي حبيب الدين صاحب دهلی	۰	۸	۰
جناب ايم امين الدين صاحب بيرسٹر لائل پور	۰	۰	۳
جناب محمد اشفاق النبي خانصاحب سب انسپكٹر رامپور	۰	۰	۸
جناب ميران بخش صاحب پٹواري هوشيارپور	۰	۰	۵۰
جناب منشي مهدي حسن صاحب محرر چنگي پرتاب گڈه اوده	۰	۰	۸
جناب سيد فضل احمد صاحب - خوشبو ساز بريلي	۰	۰	۱۵
جناب ايم - حصول احمد صاحب انريري مجسٹريٹ خير آباد	۰	۰	۱۰۰
مسلمانان كهونٹي بذريعه عزيز الحق صاحب مختار - كهونٹي - رانچي	۰	۰	۲۰
جناب محمد نصير صاحب موضع هرگاواں بربيگها	۰	۹	۱۰۳
جناب ور بيگ صاحب وكيل جونپور	۰	۰	۵
جناب ڈاكٹر عبد الله خانصاحب بكاني - كوٹه	۰	۰	۳
جناب شيخ فضل احمد صاحب - گجرات	۰	۸	۷
جناب سيد محمد تقي صاحب - از گونڈه	۰	۰	۶۵
جناب سيد فضل شاه صاحب جهت پٹ	۶	۸	۰
مياں نذير حسين صاحب از لوهيا نواله ضلع گوجرا نواله	۰	۰	۳
جناب جمال خاں كشميري ككهر - گوجرا نواله	۰	۰	۱
ايک صاحب درد از قصور لاهور	۰	۰	۵۰
معين الدين احمد صاحب قدوائي ندوي	۰	۰	۷

بذريعه معين الدين احمد صاحب قدوائي ندوي زيورات (به تفصيل ذيل)

جوشن نقري مرسّم ۱۹ عدد - جوشن نقري ساده ۲۳ عدد - گوٹه نقري - بجلي طلائي ايک جفت - كيل طلائي ايک عدد - چوڑي نقري ۴ عدد - چهٹي نقري ۴ عدد - آرسي نقري ايک عدد

نام	پئي	آنه	روپيه
جناب سيد علي حامد شاه صاحب سجاده نشين سنڈي هردوئی	۰	۳	۰
شيخ محمد بخش صاحب سكريٹري ٹركش ريليف فنڈ - امرتسر	۰	۰	۳

باقي آينده

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. PBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحکیم)

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و خصوصی

احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

نمبر ۲۵ — کلکتہ: چہار شنبہ ۱۹ رجب ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۲

Calcutta : Wednesday, June 25, 1913.

قیمت فی پرچہ — سلوی تین آنہ

[۲۲]

گھر بیٹھے ... عینک لیجیے

زندگی کا لطف آنکھوں کے دم تک پھر آپ اسکی حفاظت کیوں نہیں کرتے ؟ صرف اسلیے کہ قابل اعتماد عینک آسانی سے نہیں ملتی ؟ مگراب تو یہ دقت نہیں ایک اطلاعی کارڈ پر ہمارا ممتحن چشم حاضر ہوگا بالکل نئے اصول پر امتحان لیجائیگی -

ایم - ان - احمد - اینڈ سن

نمبر ۱۵/۱ زپن اسٹریٹ - ڈاکخانہ ویلسلی - کلکتہ

[۲۳]

... آم شیریں

آپ خرید نا چاہتے ہیں تو ملیح آباد کا "سفیدہ" - منگا لیے ۴۴ دانہ کی قیمت ۳ - روپیہ ۱۵ - آنہ - ۹۴ - آم تک محصول وخرچ ایک روپیہ - ۱۵ - جولائی - تک ملسکتا ہے پھر نہیں - پھول پتی کے بیچ پرہ ہے، آم کی قامیں بالکل سستے داموں لیجئے

نذیر براہ رس کنول ہار ایجنسی ملیح آباد - لکھنؤ

[۲۵]

اشتہار

چند قومی نظمونکا مجموعہ جنکی قیمت انجمن مہاجرین اسلام میں داخل کیجائیگی -

ڈیڑہ آنے کی ٹکٹ آنے پر - ایک فرد - روانہ ہوسکتا ہے
۴ آنے کی ٹکٹ آنے پر - ۶ - فرد " " "
۸ آنے کی ٹکٹ آنے پر - ۱۲ - فرد " " "

المشتہر خاکسار خادم الدھر سید غلام باری زہر - محمد منزل بہار

[۱۶]

[۱۷]

اصل عرق کافور

اس گرمی کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالی کیوجہ سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر ہوجاتے ہیں - اور اگر اسکی حفاظت نہیں ہوئی تو ہیضہ ہوجاتا ہے - بیماری بڑھ جانے سے سنبھالنا مشکل ہوتا ہے - اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور ہمیشہ اپنے ساتھہ رکھو - ۳۰ برس سے تمام ہندوستان میں جاری ہے، اور ہیضہ کی اس سے زیادہ مفید کوئی دوسری دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھی ہے -

قیمت فی شیشی ۴ - آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشی تک ۵ - آنہ -

عرق پودینہ

ہندوستان میں ایک نئی چیز بچے سے بوڑھے تک کو ایکساں فائدہ کرتا ہے ہر ایک اہل وعیال والے کو گھر میں رکھنا چاہیے - تازی ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے - رنگ بھی پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی ہے - مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے : نفخ ہو جانا، کھٹا ڈکار آنا - درد شکم - بد ہضمی اور متلی - اشتہا کم ہونا ریاح کی علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے -

قیمت فی شیشی ۸ - آنہ محصول ڈاک ۵ - آنہ

پوری حالت فہرست بلا قیمت منگواکر ملاحظہ کیجئے -

نوٹ — ہر جگہ میں ایجنٹ یا مشہور دوا فروش کے یہاں ملتا ہے -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

[۱۸]

لاکھوں بے خانماں مہاجرین

قسطنطنیہ کی گلیوں میں !!!

الہلال کلکتہ - سالانہ قیمت ... مع ... ول صرف آٹھ آنہ !!!

آج دفتر الہلال میں دو تار دفتر تصویر افکار' اور ڈاکٹر مصباح کے پہنچے ہیں کہ " خدا کیلیے یورپین ترکي کے اُن لاکھوں بے خانماں مہاجرین کے مصائب کو یاد کرو' جنمیں ہزارہا بیمار عورتیں' اور جاں بلب بچے ہیں - جنکو جنگ کي ناگہاني مصیبتوں کي وجہ سے یکایک اپنا گھر بار چھوڑنا پڑا' اور جنکي حالت جنگ کے زخمیوں سے بھي زیادہ درد انگیز ہے - جو مرگئے' انکو دفن کردیں' جو زخمي ہیں انکو شفا خانے میں لے آئیں' لیکن جو بدنصیب زندہ' مگر مردے سے بدتر ہیں" انکو کیا کریں ؟ "

دفتر الہلال حیران ہے کہ اس وقت اعانت کا کیا سامان کرے ؟ مدد کیلیے نئي اپیلیں کرنا شاید لوگوں کو ناگوار گذرے کہ ہلال احمر کا چندہ ہر جگہہ ہو چکا ہے' اور تمسکات کا کام بھي جاري ہے - مجبوراً جو کچھہ خود اسکے اختیار میں ہے' اسي کیلیے کوشش کرتا ہے -

(۱) کم از کم وہ ایک ماہ کے اندر دو ہزار پاؤنڈ یعنے ۳۰ - ہزار کي رقم مخصوص اعانۂ مہاجرین کیلیے فراہم کرنا چاہتا ہے' کیونکہ ہلال احمر کے مقصد سے جو روپیہ دیا جاتا ہے' اسکو خلاف مقصد دوسري جگہ لگانا بہتر نہیں - اسکي اطلاع آج ہي ترکي میں بھیج دي گئي ہے -

اس بارے میں جو صاحب درد اعانت فرمائیں گے فا... رہ ... را ... الا ... ہے'

ورنہ وہ دوسروں پر بار ڈالنے کي جگہہ' خود ہي اس رقم کو اپني جانب سے پیش کرنا چاہتا ہے -

(۲) اسکي صورت یہ ہے کہ بلا شک نقد تیس ہزار روپیہ دینا دفتر کے امکان سے باہر ہے' مگر یہ تو ممکن ہے کہ تیس ہزار روپیہ جو آسے مل رہا ہو' وہ خود نہ لے' اور اس اشد ترین ضرورت اسلامي کیلیے وقف کردے ؟

(۳) یقیناً میں ۳۰ - ہزار نہیں دیسکتا' لیکن آپ کیوں نہیں مجھے ۳۰ - ہزار روپیہ دیتے' تاکہ میں دیدوں ؟

(۴) پس آج اعلان کیا جاتا ہے کہ **دفتر الہلال چار ہزار الہلال کے پرچے ایک ایک سال کیلیے اس غرض سے پیش کرتا ہے - آج کي تاریخ سے ۳۰ جون تک جو صاحب آٹھہ روپیہ قیمت سالانہ الہلال کي دفتر میں بھیجینگے'** انکے روپیہ میں سے صرف آٹھہ آنہ ضروري

اخراجات خط و کتابت کیلیے وضع کرکے باقي ساڑھے سات روپیہ اس فنڈ میں داخل کردیا جائیگا' اور ایک سال کیلیے اخبار انکے نام جاري کردیا جاے گا - گویا ساڑھے سات روپیہ وہ اپنے مظلوم و ستم رسیدہ برادران عثمانیہ کو دینگے' اسکا اجر عظیم اللہ سے حاصل کرینگے' اور صرف آٹھہ آنے میں سال بھر کیلیے الہلال بھي (جو جیسا کچھہ ہے' پبلک کو معلوم ہے) انکے نام جاري ہوجائیگا - اس طرح چار ہزار خریداروں کي قیمت سے ۳۰ - ہزار روپیہ فراہم ہو سکتا ہے اور دفتر الہلال آسے خود فائدہ اٹھانے کي جگہہ' اس کار خیر کیلیے وقف کردیتا ہے -

(۵) اس وقت ماہوار تین سو تک نئے خریداروں کا اوسط ہے - لیکن دفتر ۳۰ - جون تک کیلیے اپني تمام آمدني اپنے اوپر حرام کرلیتا ہے - دفتر اس وقت تک کئي ہزار روپیے کے نقصان میں ہے' اور مصارف روز بروز بڑھتے جاتے ہیں' تاہم اس تار کو پڑھکر طبیعت پر جو اثر پڑا' اس نے مجبور کردیا' اور جو صورت اپنے اختیار میں تھي' اس سے گریز کرنا' اور صرف دوسروں ہي کے آگے ہاتھہ پھیلاے رہنا' بہتر نظر نہ آیا - یورپ میں اخبارات کے دفتر اپني جیب سے ہزاروں روپیہ کار خیر میں دیتے ہیں - شاید اردو پریس میں یہ پہلي مثال ہے' لیکن اسکي کامیابي اس امر پر موقوف ہے کہ برادران ملت تغافل نہ فرمائیں اور اس فرصت سے فائدہ اٹھا کر فوراً درخواست

یورپین ترکي کے بے خانماں مہاجرین
جامع ایاصوفیا کے سامنے

خریداري بھیجدیں - ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

(۶) الہلال - اردو میں پہلا ہفتہ وار رسالہ ہے' جو یورپ اور ترکي کے اعلے درجہ کے با تصویر' پر تکلف' خوشنما رسائل کے نمونے پر نکلتا ہے - اسکا مقصد وحید دعوت الی القران' اور امر بالمعروف و نہي عن المنکر ہے - محققانہ علمي و دیني مضامین کے لحاظ سے اسکے امتیاز و خصوصیت کا ہر موافق و مخالف نے اقرار کیا ہے - اس نے ہندوستان میں سب سے پہلے ترکي سے جنگ کي خبریں براہ راست منگوائیں' اسکا باب "شئون عثمانیہ" ترکي کے حالات جنگ کے واقعات صحیحہ معلوم کرنے کا مخصوص ذریعہ ہے - "نامورانِ غزوۂ طرابلس و بلقان" اسکي ایک با تصویر سرخي ہے' جسکے نیچے وہ عجیب و غریب موثر اور حیرت انگیز حالات لکھے جاتے ہیں' جو اپنے مخصوص نامہ نگاروں اور خاص ذرائع معلومات سے حاصل کیے جاتے ہیں - مقالات' مذاکرۂ علمیہ' حقائق و رثائق' المراسلۃ و المناظرۃ' اسئلۃ و اجوبتہا' اسکے دیگر ابواب و عنوان مضامین ہیں - آٹھہ آنے میں شاید ایک ایسا اخبار برا نہیں -

(۷) درخواست میں اس اعلان کا حوالہ ضرور دیا جاے' اور کارڈ کي پیشاني پر " اعانۂ مہاجرین " کا لفظ ضرور لکھا جاے -

مرحوم شوکت پاشا

گذشتہ انقلاب کے دوسرے دن ،

[۱] اسدیان افندی وزیر محکمہ پست و تلغراف — [۲] شیخ الاسلام — [۳] شاہزادہ سعید حلیم - پریسیڈنٹ ساحی و وزیر خارجیہ و صدر اعظم حال

[۴] جلال بک وزیر معدنیات و زراعت — [۵] مارشل محمود شوکت پاشا مرحوم وزیر اعظم و وزیر جنگ ، — [۶] ابراهیم پاشا وزیر عدالت ،

[۷] حاجی عادل بک وزیر داخلی — [۸] رفعت بک وزیر مال — [۹] بزیاد افندی وزیر پبلک ورکس

موجودہ نسل اسلامی کا بزرگ ترین فرزند :

مرحوم محمود شوکت پاشا

القریشی الفاروقی

آپکے اسمای گرامی مجلس ملیہ جنگی شہادت موجودہ عصر مصائب کے عظیم ترین فاجعات ملیہ میں سے ہے -
نور اللہ مضجعہ -

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكيم)

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor

Abul Kalam Azad

7/1 McLeod street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL-HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly " " 4-12

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد الکلام ابو الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ : ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

عنوان تلغراف

« الہلال »

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۲۵

کلکتہ: چہار شنبہ ۱۹ رجب ۱۳۳۱ ہجری

Calcutta : Wednesday, June 25, 1913.

جلد ۲

فہرست

اطلاع

خریداران الہلال کي خدمت میں

الہلال کي دوسري ششماہی جلد کا یہ آخري پرچہ ہے - جن حضرات نے گذشتہ جولائي میں سالانہ قیمت دي تھی، یا جنھوں نے جنوری میں ششماہی مرحمت فرمائي تھي، انکا حساب اس اشاعت سے ختم ہو گیا - اگر آئندہ کیلیے الہلال کي اعانت مقصود ہو، تو براہ کرم اس نمبر کو دیکھتے ہي آئندہ کیلیے قیمت روانہ فرمائیں، یا ایک کارڈ لکھکر وي - پي - کي اجازت دیں - ورنہ مجبوراً انکي خدمت میں آئندہ پرچہ روانہ نہو گا -

تذکار شہداء اسلام

الہلال کي " اشاعۃ خونیں "

افسوس ہے کہ جس مخصوص اشاعت کا گذشتہ پرچے میں ذکر کیا گیا تھا، اسکي ترتیب کي بالکل مہلت نہ ملي - ناظرین سے معافي خواہ ہوں - انشاء اللہ نئے سال کي ابتدائي اشاعات میں اسکا حسب دلخواہ انتظام ہوجائیگا - تصاویر بکثرت ہیں اور چھپ رہي ہیں - صرف مضامین کي ترتیب باقي ہے -

ایڈیٹر

افسوس ہے کہ اس نمبر کی تصویروں کے چھپنے میں عین وقت پر دقت [illegible]

یہ اصلاحات قدرتي و سیاسي اصول کی بنا پر هیں ' کیونکه قسطنطنیه کے دارالخلافه رهنے سے یورپ کي توجه ادهر زاید رهیگي ' علاوہ اسکے قسطنطنیه کے تمام قدرتی مناظر میں روز بروز کمي بهي آتي جاتي هے ' موجوده مجلس مبعوثان عثماني کو اس بهشت ارضي (قسطنطنیه) کا چهوڑنا طبعاً گوارا نهوگا ' تاهم جو مدبر جب کبهي اس اهم کام کو انجام دیگا ' وہ ضرور تحسین و آفرین کا مستحق هوگا " !!

هفتهٔ جنگ

اب یه بات صاف هوگئی که محمود شوکت پاشا مرحوم کے قاتل انگریزي رعایا کے افراد تهے ' اور سازش قتل میں خارجي سیاست کو تعلق تها - کامل پاشا اس کے علم بردار تهے ' اور پچهلے دنوں ان کي آمد قسطنطنیه اسی پخت و پز کے متعلق تهی - ارکان سازش نے موجوده ترکي حکومت کو خاک میں ملا دینے کا فیصله کر لیا تها - طلعت بے ' نائل بے ' عاصم بے ' ان سب کے قتل کا تهیه هوچکا تها ' مگر صرف وزیر اعظم کے سر گئي ' آور سب بچ رهے - کامل پاشا کے فرزند اس انقلابی تحریک کے سرغنه تهے ' جو اپنے بهت سے رفیقوں کے ساتهه گرفتار هوے هیں - ان لوگوں کو امید تهی که انقلاب میں وہ بر سر حکومت آجائینگے ' اور ممالک عثمانیه کا خاطر خواہ تجزیه کرکے دول فرنگ کی همدردي حاصل کرلینگے ' مگر منصوبه ناکام رها ' راز افشا هوگیا ' اور اب باب عالی اس انقلابی پیکر کے قطعی استیصال میں منهمک هے - ۲۰ سرغنوں کے لیے سزاے موت کا حکم هوا هے جن میں ۱۲ کو میدان بایزید میں پهانسی دے دي گئی - کامل پاشا کے حفید (پوتے) ایک اطالی جهاز میں سوار هوکر بهاگ گئے - اجانب نے اُن کو پناہ دي هے که اب نه سهي پهر کبهي ان آتش پاروں سے اشتعال شورش میں مدد ملیگی - دنیا کی سب سے بڑي اسلامی سلطنت برطانیه نے جس معاهده کي رو سے بلقانیوں اور عثمانیوں میں صلح کر دی هے ' لندن ٹائمس نے اُس کی تفصیل شائع کر دي - معاهده کے اهم دفعات یه هیں :

(۱) مسیحي مقبوضات عثمانیه کے وہ تمام علاقے جو " اینوس " سے " میڈیا " کے خط وسطی کے قرب میں واقع هیں ' بلقانیوں کو تفویض کردیے جائینگے - حد بندي کا تصفیه ایک بین الدولي کمیشن کے ذریعه سے هوگا -

(۲) البانیه کي حد بندي اور حکومت البانیه کے تمام متعلقات کا فیصله یورپین سلطنتیں کرینگي ' ترکي جزائر بحر سفید (به استثناے جزیرۂ کریٹ و جزیره نماے کوہ آتهوس) کا مسئله بهي دول فرنگ هي پر واگزار هوگا -

(۳) جزیرۂ کریٹ بلقانیوں کو دے دیا جائیگا - دولت عثمانیه کو جو سیاسي و سلطاني وغیره حقوق حاصل هیں ' وہ ان سب سے دست بردار هو جائیگي ' اور یه تمام حقوق بلقانیوں کو مل جائینگے -

(۴) اس جنگ سے جو مالي نقصانات هوے هیں ' اُن کي تعویض کا سوال وہ بین الدولي کانفرنس حل کریگی ' جو اسی غرض کے لیے عن قریب پیرس میں منعقد هونے والي هے - مفتوحات (یا مغصوبات) کي تقسیم بهي اسي کانفرنس کے ذریعه هوگی -

(۵) اسیران جنگ ' سیاسي حدود اختیارات ' قومیت اور تجارت کے مسائل بلقانیوں اور عثمانیوں کے باهمي معاهده سے طے هونگے -

اس معاهده نے یورپ کے تمام علاقے ' جن میں صرف تهریس کا ایک بهت ذرا سا جزو اور قسطنطنیه کے مضافات شامل نهیں هیں ' اسلام سے لے کر نصرانیت کو دلا دیے ' اور اب خلافت اسلامیه کے لیے وهاں مذهبي حقوق بهي باقي نهیں رهے - ادهر سے تو صفائي هوگئي ' لیکن اب خود بلقانیوں کي باهمي کدورت سیاسي مطلع کو روز بروز مکدر کرتي جاتي هے - سرویا و بلغاریا کی کشا کش آویزش کي حد تک پهونچ گئي - سرحدیں فوجوں سے لبریز هیں - روس کي سعي مصالحت سے کوئي خوش نهیں - اتحاد بلقان کے هر رکن کو اس سے اختلاف هے - آسٹریا تک اس کے تحکم سے ناراض هورها هے - بلغاري متطوعین (والنٹیرز) کے ایک دستے نے سرویا کي باقاعده فوج پر حمله شروع کر دیا - ۱۲ - جون کے حملے میں کچهه سروي مقتول و مجروح بهي هوے - روس نے ایک کانفرنس کے ذریعه مصالحت کرانی چاهی تهي - سرویا نے اس میں شرکت سے انکار کر دیا ' اور تصفیه مناقشات میں صرف آگ اور تلوار کو حکم بنانے کي خواهش ظاهر کی - ۲۴ جون کو روس کے الحاح و اصرار پر اُس کی نالش تو منظور کر لي هے مگر کسے معلوم که کل کیا هوگا ؟ مقدونیه کے مقام کوهرلي (کوپرللو) میں جو بلغاریه کي سرحد پر واقع هے اوس نے ایک لاکهه چالیس هزار سپاہ فراهم کر لی هے ' صوفیا دارالحکومة بلغاریا یہاں سے صرف ایک سو میل کے فاصله پر هے ' اس سے بلغاریوں کو خوف هے که سروي فوجیں صوفیا پر حمله کر دینگي - یونان و بلغار میں بهي کشمکش کی ابتدا هوگئي هے - مقدونیه اس وقت یونانیوں کے قبضه میں هے - بلغار کو یونان سے شکایت هے که مقدونیه میں بلغاري رعایا پر سخت مظالم هو رهے هیں - اس نے اپني فوجیں سرحد مقدونیه پر جمع کر رکهي هیں که تلوار کے زور سے اس شکایت کا انسداد کر سکے - دوسري جانب یونان کا مطالبه هے که مقدونیه کے وہ علاقے جو تاریخي روایات و قومیت کے لحاظ سے یوناني هیں ' بلغاریوں کے قبضه سے یونانیوں کو واپس ملنے چاهئیں - خاتمۂ جنگ کے بعد سے بلغاریه کي روش باب عالي کے ساتهه ایک گونه تواضع و تذلل کا پهلو لیے هے - یونان کو اس کي بهي شکایت هے که یوناني حکومت کي مخالفت کے لیے یه روش اختیار کی گئي که اگر جنگ تک نوبت آئے تو عثمانیوں کي امداد سے یونانیوں کو منهزم کیا جاے - جزائر بحر سفید کے قبضے کا تصفیه پیرس کانفرنس کے متعلق هے ' مگر یونان نے ابهی سے ان جزائر کے لیے تگ و دو شروع کر دي هے ' جس سے ریوٹر ایجنسي کي راے میں جنگ کے خطرات قریب آتے جاتے هیں - اور اب یه احتمال اس قدر قریب هو رها هے که ملکۂ یونان نے سیاحت جرمنی کا اراده ملتوي کر دیا - کیونکه بلقان میں صورت معاملات کي تبدیلیاں ایسي نهیں هیں که اس حالت میں سیر و سیاحت کے لیے ملک سے باهر جانے کا موقع مل سکے -

پیرس کی بین الدولي کانفرنس کے ابتدائي مراتب طے هوگئے کانفرنس کے لیے پچاس ممبر منتخب هوے هیں ' جن میں عثمانیوں اور بلقانیوں کے علاوہ دول سته (برطانیه ' فرانس ' روس ' جرمني ' آسٹریا ' اٹلي) کے ممبر بهي شریک هیں - کانفرنس میں حسب ذیل مسائل پیش هونگے :

(۱) ترکي سلطنت کے ذمے قرضه فرنگستان کا جو بار هے ' وہ هر ایک ترکي علاقه پر منقسم هے ' اور هر جگه کی آمدني سے ایک خاص مقدار اس قرضے میں دي جاتی هے - بلقانیوں نے جو علاقے فتح کیے هیں ' اُن سے جس قدر قرضه کي رقم ادا هوتي تهي ' اب وہ کس حد تک باقي رهیگي ؟ بلقاني اُس کو یکمشت ادا کردینگے یا سود کی سالانه قسطوں کي صورت میں دیتے رهینگے ؟ دونوں صورتوں میں ترکی تمسک لینے والوں کے لیے کیا ضمانت هوگي ؟

(۲) بلقانیوں کو کس قدر تاوان جنگ دلا یا جائے -

ترکي تمسکات میں زیاده حصه فرانس کا هے ' جو طبعاً اس باب میں زور دیگا ' لیکن اس وقت تک مجراے سیاست بلقان سے یهي مستنبط هوتا هے که ترکي قرضے کي جو مقدار بلقانیوں کے ذمے عائد هوگی ' وہ کم از کم ایک کروڑ بیس لاکهه پونڈ ' اور زاید از زاید دو کروڑ پونڈ هوگي -

شذرات

خاتمة السنة الاولى

فيضي کجاں صبر که غم دل نگفته ماند
اسرار عشق انچه تواں گفت ' گفته ایم

الحمد لله که الهلال کي اشاعت کے پہلے سال کا يه اخري پرچه هے - اس پرچے پر دوسري ششماهي جلد ختم هوگئي ' اور اشاعة اتيه سے تيسري جلد شروع هوگي : فالحمد لله في البداية و الانتها ' و الشکر له في السراء و الضراء - و نسال الله ان يرزقنا ' کمال الحسنى ' و سعادة العقبى ' و خير الاخرة و الاولى :

ز عاشقان جهاں غير ما نما ند کسے
بيار باده که ما هم غنيمتيم بسے

اس موقعه پر بہت سے خيالات تھے ' جو معرض تحرير ميں آجاتے تو بہتر تھا - جس زندگي کيليے هر ساعت اور هر لمحے ميں اپنے نفس و اعمال کا احتساب ضروري هے ' کم از کم چهه مهينے کے بعد تو اسپر ايک نظر ڈال لي جاے - سب سے بہتر " کراماً کاتبين " انسان کيليے خود اسکا ضمير هے ' اور جو لوگ اس فرشتۂ غيبي کي صدا کي سماعت حاصل کر ليتے هيں ' اُنکو احتساب اعمال کيليے قيامت کے دن کي ضرورت نہيں رهتي - وه جب کبهي اپني جستجو ميں نکلتے هيں تو خود انکے اندر سے آواز آتهتي هے :

اقرا کتابک ' کفى بنفسک اليوم عليک حسيبا ! (۱۷ : ۱۵)	اپنے اعمال کي کتاب پڑهلے ' آج کے دن کسي دوسرے کاتب و شاهد کي ضرورت نہيں ' خود تيرے ضمير هي کا احتساب تيرے ليے کافي هے !

ليکن افسوس هے که بعض ضروري اور مقدم افکار نے خاتمۂ جلد کے لکهنے کي مہلت نه دي ' اسليے الله تعالى کے شکر ' معاونين کرام کے تجديد ذکر ' اور آئنده کيليے طلب توفيق رفيق ' و استقامت و ثبات کي دعا پر ' اس جلد کو ختم کرتا هوں ' اور آينده اشاعات کے فاتحۂ جلد ثالث کے مضمون پر بعض ضروري گذارشات وقت ملتوي -

جو کچهه کيا جا رها هے ' سب کے سامنے هے - اور جو کچهه کرنے کا اراده هے ' اسکے ليے ادعا نہيں - صلے کي نه کبهي خواهش هوئي ' اور نه نکته چيني کي سماعت سے انکار هے - اگر کوئي ايک لمحه بهي خدمت ملة اور اعلاء حق کا نصيب هوا ' تو يه اسکا فضل هے - اور اگر نيتوں ميں کهوٹ اور کاموں ميں قصور رها ' تو يه ميرے نفس کي کمزورياں هيں : ما اصابک من حسنة فمن الله ' و ما اصابک من سيئة فمن نفسک -

پہلي صورت ميں تحسين کي خواهش نہيں مگر انصاف کي التجا ضرور هے - اور دوسري حالت ميں اعتراف سے گريز نہيں ' مگر دعا کي التماس البته رکهتا هوں - فنعوذ با لله من شرور انفسنا و من سيئات اعمالنا و من يهدي الله فما له من مضل ؟

مسئلۂ ارمنيه ايشيائي ترکي ميں زياده تر پانچ قوميں آباد هيں : ترک ' ارمني ' عرب ' کرد ' يوناني - انميں بڑي تعداد ارمنيونکي هے جن کي آبادي ۳۹ فيصدي هے - مسٹر تهوميسن کي راے ميں يهي قوم سب سے زياده سر مشق ستم هے ' وه کہتے هيں :

" قتل و غارت ' لوٹ مار ' عفت دري ' اور زبردستي مسلمان بنا ليذے ' زمين و املاک کو جبراً ضبط کر لينے کي کار روائياں کچهه اوپر نصف صدي سے على الاتصال جاري هيں - حکام کے دستبرد سے اسکا انتظام اول هي هوچکا تها که ارمنيونسے اسلحه لے ليے گئے تهے - اسليے غريب نصراني ارمني اپني حفاظت خود نہيں کرسکتے - حکام کي ريشه دوانيونسے اکثر قتل عام هوتے رهے هيں ' اور جو لوگ قتل هونيسے بچ رهے ' جلاے وطن کر ديے گئے - عجيب ترين امر يه هے که ارمني يه تمام مصيبتيں جهيلتے هيں ' پهر بهي اُنکي دلي آرزو يهي هے که دولت عثمانيه کا ايک جزو بنکر رهيں - اس معامله ميں وه اسقدر ازخود رفته هيں که اگر آج يورپ اُنکو آزاد بهي کرا دے تو وه اسکو منظور نہيں کرسکتے "

يه تخيلات اس قدر غرابت آفرين تهے که مقامي اينگلو انڈين معاصر کي عصبيت بهي ۱۸ - جون سنه ۱۹۱۳ ع کي اشاعت ميں ان کو مجموعۂ تضاد ماننے پر مجبور هے ' کيونکه " ارمنيونکو روسي رعايا بننے کي اجازت دي جاتي هے ' جب بهي وه ترکي رعايا بنکر هي رهنا پسند کرتے هيں "

مسٹر تهوميسن انگلستان کو الزام ديتے هيں که " ترکي کو تمام بد عنوانيونسے وه روک سکتا تها - اب بهي موقع هے که ايشيائي ترکي ميں سلسلۂ اصلاح جاري هو تو فرنگي سلطنتيں اُس پر نگراني رکهيں - نيز فرنگي حکام نگراں مقرر کيے جائيں "

انگلشمين اس راے کي تحسين کرتے هوے اس کے عملي نفاذ ميں مشکلات کے پيش آمد سے خوف زده هے ' تاهم اُس نے قطعي فيصله کر ديا هے که " فرنگي سلطنتوں کي امداد سے انگلستان کو حق حاصل هے که دولت عثمانيه سے نصرانيوں کے حقوق کي نگراني کے ليے با قاعده مطالبه کرسکے ' کيونکه دنيا بهر ميں اس وقت برطانيه هي سب سے بڑي " اسلامي سلطنت " هے "

يعني " سب سے بڑي اسلامي سلطنت " کا يه حق نہيں هے که مسلمانوں کو مظلوميت سے بچانے کا مطالبه کرے - البته اُس کو يه حق ضرور حاصل هے که سب سے بڑي اسلامي سلطنت هونے کي عجيب و غريب خصوصيت کو اسطرح عمل ميں لاے که بقية السيف مسلمان سلطنتوں کے داخلي نظم و نسق ميں ' مداخلت و دراندازي کرکے ' انکي رهي سهي زندگي کا بهي خاتمه کردے ! !

ترکوں پر نظر عنايت وان ڈر گولز کو آزاد کان ترک کي ناکامي پر افسوس هے ' اُن کي راے ميں جس کي ترجماني مينچسٹر گارجين نے کي هے " اب يهي بہتر هے که ترکي مقبوضات يورپ کو فرنگيوں کے رحم پر چهوڑ کر ايشياے کوچک چلي جاے " ترکوں کو اُنهوں نے دوستانه صلاح دي هے که " وه اپني فوج کو از سر نو مرتب کرکے اس قدر طاقتور اور زبردست بنا ليں که اگر کوئي سلطنت اُن پر حمله کرنے کا قصد بهي کرے تو خود اُس کي هستي معرض خطر ميں آجاے " اُن کو صاف اعتراف هے که " آجکل کي دنياے سياست اُسي کے حق ميں انصاف کرتي هے جو زبردست هو ' حامي اُسي کي هوتي هے جو طاقت رکهتا هو ' جن کي طرف سے ذرا بهي انديشه هوا که على حاله چهوڑ دينے سے قوت پکڑ جاينگے ' پهر اُن کي خير نہيں " ان اصول موضوعه کي ترتيب و تمهيد سے فارغ هونے کے بعد لکهتے هيں :

" سلطنت عثمانيه کو زياده افواج کي ضرورت نہيں کيونکه اُسکو صرف دو سرحدونکي حفاظت کرني هوگي ' ميڈيا سے اينوس تک کي ' اور دامان کوه قاف کے حدود کي " فوج ميں غير مسلم عنصر کا داخله بهي اُن کے خيال ميں ضروري هے -

سياسي اصلاحات کے ضمن ميں اجرا و توسيع ريلوے کي ضرورت پر زياده زور ديتے هيں که " اناضول (اناطوليه) سے عرب کے ڈانڈے مل جائيں ' سلطان روم قسطنطنيه سے دست بردار هوجائيں ' خلافت کا نشيمن دمشق يا حلب ميں قائم هو ' عربوں سے قربت قريب حاصل رهے " اسکے بعد راے دي هے که :

من الميت ، و يخرج	و بيم كي حالت ميں هوتا هے) پهاڑ كر
الميت من الحـي -	(اميد و كاميابي كا) ايک قوي و تناور
ذالـكم اللـه ، فا نى	درخت پيدا كر ديتا هے - وهي زندگى كو
يؤفكون ؟ (٦ : ٩٥)	موت سے ، اور موت كو زندگى سے نكالتا هے -

يهى قدرت كى نيرنـگياں دكهـلانے والى ذات قدوس ، تمهارا خدا هے ، پهر تم كدهـر بهـكے جا رهے هو ، اور كيوں اسكى طرف نهيں جهكـتے ؟ "

عـلائـم و آثـار

ليكن اسميں شک نهيں كه سمندروں كا پاني اُڑتا اور پهر ابركي صورت ميں پهيل جاتا هے - يه يقيني هے كه پانى كے برسنے سے پہلے موسم بدلتا ، اور اپنے آنے سے پہلے ، اپنى عـلامتوں كو بهيجتا هے - طوفان كے آنے سے پہلے طوفاني هوائيں چلتى هيں ، اور برسات سے پہلے ابر غليـظ كى چادريں آسـمان پر پهيـلا دي جاتى هيں :

الله الذي يرسل الرياح	" الله هى هے جو هواؤں كو بهيجتا هے
فتثير سحاباً ، فيبسطه	اور وه بادلوں كو اپنى جگه سے اُبهارتى
في السماء كيف يشاء	هيں ، پهر خـدا جس طرح چاهتا هے
و يجعلـه كسفا ، فترى	اُنسے كام ليتـا هے - كبهى بادلوں كو
الودق يخرج من خلاله ،	آسمان پر پهيـلا ديتا هے ، كبهى انـكے
فاذا اصاب به من يشاء	ٹـكڑے ٹـكڑے كر ديتا هے ، اور تم كو
من عبـاده اذا هـــم	ايسا نظر آتا هے ، گويا انكے درميان سے
يستبشرون (٣٠ : ٧٤)	مينه نـكلا چـلا آتا هے !

پهر جب اپنے بندوں ميں سے جن پر برسانا چاهتا هے ، برسا ديتا هے ، تو وه (زندگي پا كر) خوشياں منانے لـگتے هيں ! ! "

يه علائم فطريه اور اثار طبيعيه جو تم كو دنيا ميں اپنے سے باهر نظر آتے هيں ، بعينه تمهارے اندر بهي موجود هيں - تم جو اس عالم صورت و جسم كے ذرے ذرے كي پرستش كرتے هو ، بهول گئے هو كه ايک اقليم قلب و معنى بهى هے ، اور اس " عالم صغير " ميں جو كچهه هے ، اُسي " عالم كبير " كا عكس و ظلال هے :

الـم تـر الى ربک	كيا تم نے اپنے پروردگار كي اس حكمت
كيف مد الظل ؟	و قدرت كو نهيں ديكهـا كه اُس نے كيونكر
(٢٥ : ٤٧)	" ظل " يعنى سائے كو پهيلا ديا هے ؟

سر روحانياں داري ولے خود را نديد ستي
بخواب خود درا تا قبلۂ روحانيـــاں بيني

آفتاب طلوع هوتا هے ، اور اپنے سايے كو اپنے ساتهه متحرک كرتے هوے غروب هوجاتا هے (١) چاند نكلتا هے ، اور عروج و مهاق كى منزليں طے كرتا هوا نظر آتا هے (٢) موسم بدلتے هيں اور نئى نئى هوائيں چلتي هيں - سمندروں ميں طوفان اُٹهتے هيں ، اور آسمان پر بجلياں چمكتي هيں - جبكه موسم خشک اور گرم هوتا هے تو بارش كي علامتيں ظاهر هوتي هيں ، اور جب علامتوں كا سلسله ختم هوجاتا هے تو بارش كا نزول هوتا هے - غرضكه جو دنيا تمهارے سامنے موجود هے ، وه طلوع و غروب ، عروج و مهاق ، تساط و تنزع ، تضارب و تصادم ، تخاذل و تسابق ، تسفل و ترقي ، تبدل و تجدد ، اور اياب و ذهاب كا ايک يكسر مرقع هے ، جسكے مناظر متلون ، اور جسكے مناظر و امثال متحرک هيں -

بعينه يهى حال اُس دنيا كا بهى هے جو تمهارے سامنے نهيں ، مگر تم ميں موجود هے - وهاں بهى طلوع و غروب هوتا هے ، اور جبكه تاريكى چها جاتى هے تو آفتاب دريچۂ ظلمت سے اپنا سر نكالتا هے - وهاں بهى موسم بدلتے هيں ، اور هوائيں متغير هوتي هيں - بهار عيش حيات كا پيغام لاتى هے ، اور خزاں افسردگي و هلاكت كے ساتهه ظهور كرتي هے - وهاں بهي سمندروں ميں طوفان اُٹهتے هيں ، اور زمينوں پر موسم كى تند و تيز هوائيں چلتي هيں - جب موسم بدلتا هے ، تو يهاں كے آسمان كے طرح ، وهاں كا آسمان بهي بدلجاتا هے - اور جب پاني برسنے كيليے آتا هے ، تو پہلے ابر كے محيط ٹكڑوں اور سرد هواؤں كے مرطوب جهونكوں كو بهيجديتا هے - قحط اور خشک سالي اس سر زمين كي سب سے بڑي مصيبت سمجهي جاتي هے ، ليكن وهاں بهي اس سے بڑهكر اور كوئي مصيبت نهيں - جب آسمان اپني دريا نوالى كا اور زمين اپني بخشش كا دروازه بند كر ديتي هے ، تو دريا اُتر جاتے هيں ، اور سبز حاصل زمين خشـک هوكر چٹيل ميدان بن جاتي هے - پهر موت اور بربادي دنيا پر چها جاتي هے ، اور انسان اپني غذا سے محروم هو جاتا هے -

يهى حال وهاں كا بهي هے - البته فرق صرف اتنا هے كه يهاں كي خشک سالى جسم كو غذا سے محروم كر ديتى هے ، اور وهاں كا قحط قلب و روح كيليے پيغام هلاكت هوتا هے - پس يهاں جسم كيليے موت هے ، جسكے بعد بهى زندگى باقى رهتي هے ، اور وهاں دل كيليے هلاكت هے ، جسكى هلاكت كے بعد زندگي كا كوئي سامان نهيں !

والقلب تحمل ما لا يحمل البدن !

جسم و جان ، رنـگ و بو ، لفظ و معني ، صورت و حقيقت ، يهي دو مختلف دنيائيں اور موجود و مشهود كي دو اقليميں ، هيں جنكو لسان الهي " عالم آفاق و انفس " سے تعبير كرتا هے :

سنريهم اياتنا فى الافاق	هم اپني نشانياں عالم كائنات كے مختلف
و فـى انفسهـم حتى	اطراف و جوانب ميں بهي دكهلائيں گے
يتبيـن لهم انه الحق	اور انكے نفس كے اندر بهي ، يهاں تک كه اُن
(٤١ : ٥٢)	پر ظاهر هو جاے گا كه بيشک وهي حق هے -

اور يهي وه عالم معنوي هے ، جسكے اثار و علائم ، اور آيات و اسرار پر قران كريم توجه دلاتا هے ، اور جس سے اولاد آدم كي غفلت و اعراض پر وه هر جگه متاسف هے كه :

وفي انفسكم افلا تبصرون ؟	اور كيا جو كچهه تمهارے نفس كے
(٥١ : ٢١)	اندر موجود هے ، اسے تم نهيں ديكهتے ؟

ما بعد اثار و عقب عـلائم

پس گو آثار و علائم هميشه مظنون ، اور مستقبل كا چهره هميشه تاريكي ميں ملفوف هوتا هے ، تاهم علامتوں كے ظهور ميں شـک

---

(١) " غروب هو جاتا هے " اس اعتبار سے كه ايسا نظر آتا هے - يه تمـام باتيں هماري ادبيات ميں داخل هوگئي هيں - آسمان گو ساكن هو اور زمين گردش ميں ، ليكن هم شكايت آسمان هي كي گردش كي كرينگے كه كرتے آئے هيں - [منه]

(٢) ايام مهاق سے مراد اصطلاح نجوم ميں مهينے كى وه آخري راتيں هيں جب چاند گهٹنے لگتا هے ، يعنے نصف آخري (منـــه)

[نوٹ صفحه ٥ كا]

(١) فطرة انساني عجلت پسند واقع هوئي هے - خلق الانسان من عجل - اسليے ممكن هے كه بعض حضرات كو ، جو اغراض و مقاصد كي تشريح كيليے ايک عبارک اضطراب اپنے اندر ركهتے هيں ، يه تمهيد ناگوار گذرے ، كه سني سنائي باتوں كے اعادے سے كيا فائده ؟ ليكن جهاں انهوں نے اتنے عرصے تک صبر كيا هے ، وهاں چند دنوں كا اور انتظار گوارا فرمالیں تو بهتر هے - هر كام ترتيب طبعي سے انجام پاتا هے - اغراض و مقاصد سے پہلے اُن تمام امور پر نظر ڈال لينا ضرور ي هے ، جنكے به يک وقت پيش نظر هوے بغير ، مقصود اصلي سمجهه ميں آ نهيں سكتا - لوگوں كے بے شمار خطوط و استفسارات ان تمهيدي امور كي نسبت آچكے هيں ، اور اسكے سوا چاره نهيں كه تمهيد هي ميں اپنے خيالات صاف صاف عرض كردوں آگے چلكر يه تمهيد هي تشريح مقاصد كا كام ديگي ، اور اسميں صرف چند صفحوں كي دير هے -

۱۹ - رجب ۱۳۳۱ هجری

اا ،اء واا ،اواء

یعني

جماعت " حزب الله " کے اغراض و مقاصد

(۱)

یا ایها الناس ! قد جاءتکم موعظة من ربکم و شفاء لما فی الصدور ' وهدی و رحمة للمومنین - قل بفضل الله و برحمته ' فبذالك ' فلیفرحوا ' وهو خیر مما یجمعون (۱۰ : ۶۰)

زخمه بر تار رگ جاں مي زنم * کس چه داند تا چه دستاں مي زنم
رخمه بر تارم پریشاں مي رود * کین نوا هاے پریشاں مي زنم
خامه همراز دم گرم منست * آتش از نے در نیستاں مي زنم

✻ ✻ ✻

باز شوقم در خروش اورده ست * باز هوے همچو مستاں مي زنم
دی به یغما داده ام رخت و متاع * امشب آور در شبستاں مي زنم
جوے شیراز سنگ راندن ابلهي ست * بهر گوهر تیشه بر کاں مي زنم
گریه را دردل نشاطے دیگرست * خنده بر لب هاے خنداں مي زنم
بند هر خواهش ز دل مي بگسلم * نقش هر صورت بعنواں مي زنم
دعوئے هستي ' هماں بت بند گیست * کافرم گر لاف ایماں مي زنم

✻ ✻ ✻

در خراباتم ندیدستي خراب * باده پنداري که پنهاں مي زنم
تو درینجا بیني و ' من خود هنوز * جام مے در بزم اعیاں مي زنم

✻ ✻ ✻

مي ستیزم با قضا از دیر باز * خویش را بر تیغ عریاں مي زنم
لعب با شمشیر و خنجر مي کنم * بوسه بر ساطور و پیکاں مي زنم

در جنوں بیکار نتواں زیستن
ش... ت ...رست و داماں مي زنم

تمهید (۱)

یه بار بار کها گیا هے که عالم اسلامي کے گذشته اخري مصائب نے مسلمانوں میں تنبه و اعتبار کے جیسے غیر معمولي علائم و آثار پیدا کر دیے هیں ' انکا دو سال ادھر وجود نه تھا -

اس قسم کے آراؤ قیاسات همیشه مظنون ' اور مستقبل کے نتائج کے محتاج هوتے هیں ' اور انکي صحت و عدم صحت کے دلائل مدتوں اور عمروں کے واقعات و حوادث سے متغیر هو جاتے

هیں - وه قدیر و حکیم ' جو ایک چھوٹے سے بیج کو ایک عظیم الشان نباتاتی هستي تک پهنچاتا ' اور پھر خود اس سے هزاروں بیج پیدا کرتا هے ' صرف اسکے هاتھ میں هے که بیداریوں کو استوار ' عبرتوں کو نتیجه خیز ' اور متحرک نعشوں کو حي و قائم اجسام کی صورت میں بدل دے :

ان الله فالق الحب و النوی ' یخرج الحي

"بیشک خدا هي هے جو زمین کے اندر بیج کے دانے کو (جبکه وه محض امید

کئي برکتوں میں داخـل هوگیا ' اسکے لیے پھر همیـشه کیلیے امن و امان هے "

پس ضرور هے که هر مسلم هستي اسکي خدمت گذاري کي راه میں اپنے تئیں قربان کر دیـنے کا حلف اُٹھائے ' اور یه بھي ضروري هے که ائنده کیلیے پوري سعي و مجاهدت کے ساتھه ایک عظیم الشان اسـلامي خزینه فراهم کیا جاے ' جو هر موقعه پر همارے لیے وسیلـۂ کار اور ذریعۂ رفع احتیاجات هو ' اور اسکے لیے بہتر سے بہتر اشخاص اپنا وقت بے دریغ صرف کریں -

' یه سب کچهه سچ هے - اس سے کسي طرح انـکار نہیں ' لیکن سوال یه هے که جو ضرورت همارے سامنے هے ' جس منـزل کی تلاش و جستجو هے ' جس مقصود کے کھوج میں قـدم اُٹھے هیں ' اور جس لیلي کے فراق میں مجنون صفتان عشق کي یه کچهه بیقراریاں هیں ' کیا اسکے لیے صرف اتنا هی کافي هے ؟ کیا صرف ایک عـہد کا لے لینا ' اور ایک بہت بڑے فنڈ کا قائم کر لینا هي هماري کوششوں کا اصل مقصود ' اور همارے امراض کا عـلاج وحید هے ؟

جو سوال ان کاموں کے شروع کرنے کا سبب تھا ' مشکل یه هے که اختیار کرنے کے بعد بھي وهي سوال سامنے آجاتا هے :

گشت راز دگر آن راز که افشا مي کرد

مدتوں مجکو صرف مشغول آه و بکا رهنے کا الزام دیا گیا - کئي ماه سے لوگ معترض هیں که صدا اُٹھه رهي هے مگر مدعا کا پته نہیں - اسکے اسباب سے تفصیلي بحث کبھي نه کبھی هورهیگي ' اور غالباً مضمون کے آخر میں کروں ' مگر یہاں صرف اسقدر کہنا چاهتا هوں که یه خاموشي بے وجه نه تھي - یاران راه نے منزل مقصود کي جستجو کو جتنا آسان سمجهه رکھا هے ' شاید اسقدر آسان نہیں هے :

بیـا که مسئلۂ عشق ازاں دقیق تر است
که حل شود شرف از فکر باطل همه کس

' لوگ سفر کا اعلان کردینے میں بہت جلد باز هیں مگر بہتر هو اگر یه جلدي قدموں کي جگه دماغوں کو سونچنے میں نصیب هو -

روپیه کا جمع کرنا ایک نہایت اهم کام هے ' اور خدمت کعبه تو هر مسلمان کا شعار ملي هے - پانچ وقت جس تجلي گاه معبود حقیقي کي طرف روز همارا منه هوتا هے ' دن میں ایک مرتبه بھي کیا اسکي طرف همارا دل نهوگا ؟ اس ولولے کي آگ جسقدر ممکن هو بھڑکا دیجیے ' اور اگر کچهه بھڑکي هے تو دامن سے هوا دیجیے - لیکن کہنا صرف یه هے که اسکے بعد مشکل حل نہیں هو جاتي ' اور عقدۂ کار کي گره بدستور باقي رهتي هے - پھر کہتـا هوں که یه سب شاخیں ضرور هیں ' سوال یه هے که جڑ کہاں هے ؟ باغ بسانے کي تدبیر یه نہیں هے که درختوں کی شاخوں پر پچکاري سے پاني دیجیے - پہلي بات یه هے که جڑ کو تر و تازه کیجیے - آپکو یه معلوم نہیں تو ممکن هے که دوسرونـکو معلوم هو -

تو گل از باغ مي خواهی من از گل باغ می جویم
من از آتش دخان بینم تو آتش از دخان بینی

فسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمـون (۱۶ : ۳۵)
پھر اگر تمہیں معلوم نہیں تو صاحبان فـکر و ذکر سے دریافت کرو ؟

صرف روپیے پر زور دینا

ایک خطرناک غلطـي هے

یقیناً حالات نے همیں بتلا دیا هے که " ضروریات ملی " کی غرض سے ایک وسیع " خزینۂ ملی " (نیشنل فنڈ) کا همیشه مہیا رکھنا کس درجـه ضروري هے ؟ پس ضرور هے که اسکا سامان کیا جاے - لیکن صرف کسي ایسي انجمن کا قائم کرلینا ' آن آنے والے مصائب کو کیونکر دور کرسکے گا ' جو چاروں طرف سے هم پر امنڈنے والے هیں ؟ کیا ملکوں اور قوموں کا انقلاب ایک ایسا معامله هے ' جسکو ایک دو کڑور روپیه بطور رشوت دیکر هم اپنے حسب مرضی طے کرالیں گے ؟ کیا کرایے کی فوجیں ' اور کرایے کا جوش لنڈن اور برلن میں ملتا هے که جب کبھی کوئي فوج بلاد اسلامیه پر حمله آور هوگی تو هم تار کے ذریعه اُجرت طے کرکے فوراً اُنھیں میدان کی طرف روانه کردیں گے ؟ کیا هماري تمام بربادیاں اور نامرادیاں صرف اسلیے تھیں که هم نے همیشه اپنے پاس روپیه جمع نه رکھا ' اور یورپ نے صرف افلاس کا الزام رکھکر هم سے سلانیک اور ایڈریانوپل لے لیا ؟

فرض کیجیے که کل کو فرانس نے شام پر علانیه قبضه کرلینا چاها ' اور اسکي خبر ریوٹر نے همیں پہنچادي - اس وقت همارے پاس ایک نہایت طاقتور انجمن هوئي جسکے خزانے میں دو سال کا چنده چوده کڑور روپیه موجود هوا - پھر با ایں همه دولت فراواں ' هم کیا کرینگے ؟ ایم - پوائنکرے کو تار دیں گے که هم سے ۱۴ - کڑور روپیه لیکر شام کے قبضے کا اراده ترک کردو ؟ یا سر ایڈ ورڈ گرے سے درخواست کرینگے که هم سے ۱۴ - کڑور روپیه لیکر اپنے اتحاد ثلاثه کے مقاصد اور فیصلۂ مسئله مشرقي کو واپس کرلیجیے ' اور کرایے کي ایک عظیم الشان اور قاهر و باسل فوج از راه رعایا پروري ساحل بیروت پر اُتار دیجیے ؟ فمالکـم کیـف تحکمـون ؟

ممکن هے که بعض خوش اعتقاد بزرگوں کا ایسا خیال هو :

و للنـاس فیمـا یعتـقـدون ' مـذاهب

لیکن :

فاش مي گویم و از گفتـۂ خود دل شادم
بندۂ عشقـم و از هر دو جهـان آزادم

اگر مثال کیلیے فرض هي کرنا هے تو زیاده بہتر مثال کیوں نه فرض کي جاے ؟ فرض کیجیے که کل کو انگلستان نے مسئلۂ عراق کا قطعي فیصله ضروري سمجھا ' اور اسپر قبضے کا اعلان کردیا تو پھر اس وقت همارا یه عظیم الشان فنڈ کیا خدمت انجام دیگا ؟ عزیزان من ! ملکوں اور زمین کے ٹکڑوں کا نیلام نہیں هے که آپ بھي زیاده سے زیاده بولي دینے کیلیے اپنی جیب کو مستعد رکھیں - یه تو قوتوں کا مقابله اور طاقتوں کي نبرد آزمائي هے - صرف آپکي جیب بھاري هوگئي تو اس سے کیا هوتا هے ' جبکه دل هي خالي هے !

معمورۂ دلے اگـر هست باز گوئے
کین جز سخن به ملک فریدوں نمي رود

اس وقت کے مستعد جوش و خروش اور طاقتور حسیات اسلامیه کو محض روپیے کے جمع کر دینے هی میں خرچ کر ڈالنا ' اپنے هاتھوں اپنی آخري فرصت کو کھونا هے - روپیه کي ضرورت اور قوت سے انکار نہیں ' لیکن خدا را اتني پرستش تو نه کیجیے که قوم کي ساري قوتیں صرف اسي میں ضائع هوجائیں ؟

همارے سامنے آج همارا زوال هے ' هم بربادیوں کے کنارے پر کھڑے هیں ' اور اپني تجهیز و تکفین کا سامان اپني آنکھوں سے دیکھه رهے هیں - همارے پاس اب اتني مہلت نہیں هے که بار بار نسخے آزمائیں ' اور بہت سے طبیبوں سے رجوع کریں - هم کو اس وقت صرف ایک هی نسخے کی ضرورت هے ' اور صرف ایک هي طبیب کي - همارے امراض یقیناً بے شمار هیں ' اور فرصت هوتي ' تو ایک ایک کا علاج کرتے ' مگر اب تو ایسے نسخے کی تلاش هي پر انحصار زندگي اور امید صحت هے ' جو ایک هو ' مگر اپنے اندر همارے تمام بے شمار امراض کا علاج رکھتا هو

نہیں - یہ ضرور ہے کہ موسم بدل رہا ہے ' اور انکھیں ابر کي پهیلي هوي چادروں کو ' اور جسم تهنڈي هواؤں کو محسوس کر رہے هیں - پس پاني کا برسنا ضروري ہے ' اور گرمي جس قدر تیزي کے ساتهه ظاهر هوتي ہے ' اتنا هي بارش کے نزول کو متیقن بهي کر دیتي ہے -

دلوں کي اقلیم میں ایک شورش بپا ہے - اسکے سمندر تہہ و بالا هو رہے هیں - موجوں اور طوفانوں کا زور ہے - آسمان کي رنگت پہلے سرخ تهي ' مگر اب سیاہ اور تاریک هوگئي ہے - اور بجلي پہلے چمکتي تهي ' پر اب گرج گرج کر زمین پر گرنا چاهتي ہے - فضاء آسمان ایک معرکۂ دار و گیر ' اور ایک محشر رستخیز بنگئي ہے - اور کائنات کي هر شے ابهرنے اور اچهلنے کیلیے بیقرار ہے - اگر کوئي فوج نہیں آ رهي ' تو یہ گرد و غبار کیوں ہے ؟ اگر آگ نہیں جل رهي ' تو یہ دهواں کہانسے اُتهہ رہا ہے ؟ اور اگر کچهہ هونے والا نہیں ہے ' تو یہ هونے کي علامتیں کیوں ظاهر هو رهي هیں ؟

ان في ذلک لذکری ' لمن کان لہ قلب ' او القی السمع و هو شهید -

دهقان آسمان کو دیکهکر سمجهہ لیتا ہے کہ اُسے کیا کرنا چاهیے اور کشتي بان طوفان کے آنے سے پہلے کشتي کو کنارے تک پہنچا دیتا ہے - پس ضرور ہے کہ دلوں کي شورش و اضطراب بے معني نہو ' اور اس اقلیم کے حوادث و تغیرات کے اشارات گویا سمجهے جائیں -

عالم اسلامي آج ایک آخري انقلاب کے کنارے پر ہے ' اور تبدیلیوں اور انقلابوں کي وہ تمام علامتیں اسکے چپے چپے میں موجود هیں ' جو دنیا کے گذشتہ سخت سے سخت انقلابات کي تکمیل سے پہلے همیشہ ظاهر هوا کي هیں - وہ انقلابات عظیمہ ' جنهوں نے دنیا اور دنیا کے مناظر کو یکسر پلٹ دیا - وہ تغیرات مدهشہ ' جنهوں نے قوموں اور ملکوں کي تاریخ یک قلم اولٹ دي - وہ ' جنهوں نے زمین کے جغرافیے اور اسکي خشکي اور تري کے حدود میں تبدیلیاں کردیں - وہ ' جنهوں نے انساني نسلوں کے عمران و تمدن اور انکے عوائد و خصائل کي عمارتوں کو ڈهاکر پهر از سر نو تعمیر کردیا ' اور وہ ' جو اسلیے ظاهر هوتے هیں تاکہ حیات و ممات امم کے قانون الہي کے مطابق ' زمین اور زمین کے بسنے والوں کو از سرتا پا بدل دیں - ٹهیک ٹهیک ایسے هي مظاهر و آثار کو اپنے آگے اور یمین و یسار رکهتے تهے ' جیسے کہ آج دنیا کے سامنے ظاهر هو رہے هیں - یہ دنیا میں همیشہ هوچکا ہے ' اور ایسا هونا انقلابات امم و ملل کے ایک دائمي قانون کے ماتحت ہے : وما تسبق من امة اجلها و ما یستاخرون (١٥ :) (١)

تہیۂ سفر

منجملہ علائم و آثار مخصوصہ کے ایک علامت یہ بهي ہے کہ رفتہ پر ماتم اور اٰیندہ کي حسرت کي جگہ اب بہت سے دماغ هیں ' جو کام بهي کرنا چاهتے هیں ' اور محض ماتم و فریاد پر قانع نہیں -

یہ احساس عام ہے اور عالم اسلامي کے دیگر اکناف و اطراف سے قطع نظر ' خود هندوستان میں بهي باوجود استیلاء یاس و قنوط موجود ہے - اور اگر صحیح وسائل اختیار کرلے ' تو في الحقیقت انقلاب حالت کا اسے پہلا بیج سمجهنا چاهیے -

کل کي فکر آج هر شخص کے سامنے ہے - فکر مستقبل اب صرف خاص دماغوں هي کا حصہ نہیں رہا ' بلکہ اخبارات کے دفاتر کي طرح کسي دیہات کي ایک چکي پیسنے والي عورت بهي سمجهنے لگي ہے - کل تک مصائب کے ورود کا خوف تها ' اسلیے صرف ذهن و دماغ هي انکو محسوس کرسکتے تهے ' مگر آج جبکہ وہ ظاهر هوچکے هیں اور بقیہ ظہور سامنے ہے ' تو انکے سمجهنے کیلیے دماغ کي نہیں بلکہ دیکهنے کے لیے آنکهوں کي ضرورت ہے - اور دماغ کم هوں مگر آنکهوں کي کمي نہیں -

کچهہ تو مایوس هیں اور کچهہ متلاشي ' مگر انتظار دونوں کو ہے - پہلوں کو اگر راہ دکهلادي جاے تو چلنے سے انکار نہیں ' گو ابهي انکے قدم ساکن هیں - اور دوسرے فکر و جستجو میں حیران هیں کہ کس طرف کا رخ کریں ' اور منزل گو معلوم ہے مگر راہ باز نہیں !

بیداري کے بعد غفلت

حریفان رہ دیر کردند لیکن فویل لہم ثم ویل لہم !

مگر جیسا کہ میں مختصراً اشارہ کرچکا هوں ' آج کسي قدر تفصیل کے ساتهہ کہنا چاهتا هوں کہ غفلت کے معني صرف بستر هي پر سونے کے نہیں هیں بلکہ سونے کے هیں ' اور جو مسافر بستر غفلت سے اُٹهکر راہ میں سوجائے ' وہ گو بستر سے اُٹهہ چکا ہے ' لیکن نیند سے بیدار نہیں هوا -

سفر کا تہیہ هي مطلوب نہیں ہے ' بلکہ صحیح راہ سفر کا معلوم کرنا اور پهر اسپر چلنا ' دونوں باتیں شرط کار هیں - کیا فائدہ اس سے کہ آپنے بستر کے آرام اور خواب نوشیں کي راحتوں کو خیرباد کہا ' جبکہ نیند میں ضائع هونے والی زندگي ' بستر کی جگہ ' راہ کي گم کردگی اور ضلالت پیمائی میں ضائع هو رهي ہے !

آج اس بارے میں بلند ترین حد نظر ' اور فکر و جستجو کا آخرین سدرۃ المنتهیٰ جو لوگوں کے سامنے ہے ' وہ اسکے سوا کچهہ نہیں ہے کہ حفظ اسلام و مقامات مقدسۂ اسلامیہ کے نام سے ایک وسیع اور عظیم الشان فنڈ جمع کیا جاے ' اور هر مسلمان بقدر استطاعت اسمیں حصہ لے - نیز وہ عہد کرے کہ کعبۂ معظمہ کي حفاظت کو همیشہ پیش نظر رکهیگا -

اسمیں کوئي شک نہیں کہ زمین کي وراثت اور تاج و تخت حکومت میں سے جو کچهہ همارے پاس باقي رہا تها ' وہ هماري غفلتوں اور نادانیوں کي نذر هوگیا - جو باقي ہے هر آن و هر لمحہ خطرے میں ہے ' اور اگر کوئي متاع آخري رهگئی ہے تو وہ صرف اسلام کا مبدء اولی اور دعوت الهی کا اولین سرچشمہ ہے - جہاں " فاران " کی چوٹیاں هیں ' جسپر " سعیر " کے بعد خداوند خداء سینا نے کتاب شریعت اور شمشیر عدل کے ساتهہ ظہور کیا - جہاں وہ محترم و قدوس " غار " ہے ' جسکي تاریکي میں " داعي الی اللہ و سراج منیر " کي روشني سب سے پہلے نمودار هوئي ' اور جو دعوت اسلامی اور ملة حنیفہ کے اس اولین داعی کی یادگار ہے ' جس نے اپنے نفس و جاں کی قربانیوں کا اسوۂ حسنہ دکهلا کر ' حقیقت اسلامیہ کي پہلي بنیاد رکهي تهی :

ان اول بیت وضع للناس للذي ببکة مبارکا وهدی للعالمین - فیہ ایات بینات مقام ابراهیم ' و من دخلہ کان امنا - (٣ : ٩١)

" وہ عبادت الهي کا پہلا گهر ' جو انسانوں کي عبادت گذاري کیلیے بنایا گیا ' یهي تها ' جو شہر مکہ کي سرزمین میں فیضان و برکت الهي کا مرکز اور عالم و عالمیاں کیلیے سرچشمۂ هدایت ہے - اسمیں حکمت الهیہ کي بہت سي کهلي کهلي نشانیاں هیں - اور انهي نشانیوں میں سے ایک بہت بڑي نشاني اسلام کے اولین داعي حضرت ابراهیم کا " مقام " مقدس ہے - جو شخص اس بیت الهي

(١) اور کوئي امت نہ اپنے مقررہ وقت سے آگے بڑهسکتي ہے اور نہ پیچهے رهسکتي ہے - (منہ)

ردأت جذبات

علـــم النفس کا ایک باب

حظ و کرب

اثر: مسٹر عبد الماجد - بي - اے - (لکهنؤ)

(۲)

چند اهـــم تفریعات

گذشته نمبر میں احساس کي بابت اصولي نظریه کا بیان تها ۔ صفحات ذیل میں اس مسئله کي چند اهم تفریعات درج کي جاتي هیں :

(۱) دنیا کي کوئي لذت ' درد و اذیت کی آمیزش سے پاک نہیں هوتي ' بلکه هر انبساط کے اندر انقباض کا شایبه لازمي طور پر شامل رهتا هے -

هم ابهي اوپر کهه چکے هیں که حظ نام هے اعصاب کے ایک محدود و متعین عمل کا ' اور چونکه هر عمل سے اعصاب میں کسي نه کسي قدر تکان پیدا هونا ضروري هے ' اسلیے کوئي حظ ایسا نہیں هوسکتا ' جسکے متعاقب کرب نه واقع هو - جس طرح هر کون کے لیے فساد اور هر محنت کے لیے خستگي لازمي هے ' اسي طرح ضروري هے که هر حرکت عصبي کے بعد ایک کسل و تکان پیـدا هو اور اسي کا نام انقباض ' کرب ' اذیت هے -

گذشته نمبر کي آخري سطور میں قوت ارادي اور احساسات کے تعلق پر بحث کرتے هوے ظاهر کیا گیا هے که انسان کے تمام افعال ارادیه حس لذت و الم کے تابع هوتے هیں - اسکے متعلق ایک ضروري فٹ نوٹ شائع هونے سے رهگیا تها جو درج ذیل هے :

بعض موجوده علماء نفس کو اس کلیه کي همه گیري سے انکار هے ' اور تعجب هے که پروفیسر جیمس جیسا دقیق النظر عالم نفس بهي انکا هم زبان هے - یه تسلیم کرنے کے بعد که افعال انسانی کا ایک بڑا حصه اسي کلیه کي ماتحتي میں انجام پاتا هے ' جیمس ایک خطیبانه انداز میں کهتا هے :

" کون شخص هنسنے کي لذت کے لیے هنستا ' اور غضب ناک هونے کے استلذاذ سے غضبناک هوتا هے؟ کون شخص نه چهینکنے کي تکلیف رفع کرنے کي غرض سے چهینکتا هے ؟ کون شخص غم و غصه اور خوف کی حالت میں حصول لذت کے لیے انکي متلازم حرکات کا مرتکب هوتا هے ؟ " (پرنسپلز آف سایکا لوجي جلد ۲ - ۵۵۰)

لیکن عرض یه هے که یه حرکات ' اور نیز افعال عادیه همارے ارادے کي محکوم هي کب هوتے هیں ؟ یه تو افعال اضطراري هیں ' جو بلا قصد هم سے خود سر زد هوجاتے هیں - حالانکه احساس حظ و کرب کا دایرۂ عمل به حیثیت محرکات افعال ارادي تک محدود هے - یه بهي قابل لحاظ هے که محرکات افعال صرف موجوده احساسات هي نہیں هوتے ' بلکه احساسات کے تصورات بهي هوتے هیں - (منه)

(۲) کوئي حیات انساني ' آلام و تکالیف سے قطعاً پاک نہیں رہ سکتی -

چونکه حیات عبارت هے مجموعۂ حرکات سے ' اور حرکت نام هے انتشار سالمات کا ' جو مرادف هے انقباض و کرب کا ' اسلیے هر ذي حیات کے لیے کرب و اذیت ناگزیر هے - پهر چونکه هر حیات انساني لازمی طور پر حیات اجتماعی هوني چاهیے ' اور حیات اجتماعي ممکن نہیں ' جبتک که افراد کی آزادي اعمال محدود نه کردي جاے ' اور اسی تحدید حریت کا نام احساس کرب هے ' پس اسلیے بهی درد و الم حیات انسانی میں ناگزیر هے -

(۳) قوت احساس ' مدارج تمدن کے متناسب هوتي هے -

احساس ' چونکه نفس کے ایک خاص شعبے کا نام هے ' اسلیے اسکا نشو و نما عام نفسي نشو و نما کے تابع هوتا هے - یعني جن لوگوں کے عام قواے نفس نمو یافته هوتے هیں ' انکي قابلیت احساس بهي بڑهی هوئي هوتي هے - اور چونکه متمدن اقوام همیشه غیر متمدن باشندوں کے مقابلے میں ذهني حیثیت سے بلند پایه هوتي هیں ' اسلیے انکے افراد بهي نسبتاً نهایت ذکي الحس هوتے هیں ' اور ایسے ادنی سے ادنی واقعات سے متلذذ یا متالم هوتے هیں ' جنکے وقوع کي غیر متمدن افراد کو خبر تک نہیں هوتي -

کسي مهذب یورپین کے نرم و گداز بستر پر خفیف شکن بهي اگر رهجاتي هے ' تو وہ چیں به جبیں هوجاتا هے ' لیکن هندوستاني دهقان بلا تکلف فرش خاک پر لیٹ رهتا هے ' اور اسکي پیشاني پر هلکي سي هلکی شکن کا نشان بهي نہیں هوتا -

متمدن ممالک میں هلکے سے هلکے عمل بالید کے لیے هوشیار سے هوشیار ڈاکٹر ' اور بهتر سے بهتر انتظامات درکار هوتے هیں ' اسکے مقابلے میں وحشي قبایل کے افراد بلا کسي ساز و سامان کے بلا تکلف اپنے هاتهه ' پیر ' اور دیگر اعضاء جسم کاٹ ڈالتے هیں -

عوام اس طرح کے واقعات کو طبقۂ اعلی کے تصنع پر محمول کرتے هیں - حالانکه یه صحیح نہیں - تمدن کي بلندي کے ساتهه ' احساسات کا نازک و دقیق هوجانا بهی لازمی هے -

ایک اور وجه متمدن افراد کے زیاده متاثر عن الاحساسات هونے کی یه هے که چونکه ان میں عقل ' دور اندیشی ' اور پیش بیني زیاده هوتی هے ' اسلیے به نسبت وحشیوں کے وہ نتایج افعال کا اندازہ انکے وقوع سے بهت پیشتر کر لیتے هیں ' اور اسی لیے وقوع واقعات سے بهت پیشتر هی وہ حظ یا کرب سے متاثر هونے لگتے هیں - فرض کرو که ایک بکري ذبح کرنے کے لیے هم نے خرید ی ' مگر چونکه وہ اپنی قسمت سے ناواقف هوتی هے ' عین ذبح هونے کے وقت تک اسے کوئی غم نہیں هوتا - برخلاف اسکے جس انسان کو پهانسی کا حکم سنا دیا جاتا هے ' وہ اسی وقت سے گهلنے لگتا هے - اسی طرح جوں جوں انسان تمدن اور عقل و علم میں ترقي کرتا جاتا هے ' اسي کے ساتهه ساتهه وہ اپنے آلام و لذات ' دونوں کے اسباب بهي بڑهاتا جاتا

پھر اگر ہم نے محض خدمت حرمین کا عہد کرلیا اور ایک رقم ماہوار یا سالانہ اسکے لیے نکالدی، توگو یہ بہت اچھا کیا، اور کئی حیثیتوں سے مفید ہوگا، لیکن کیا اس سے ہمارے تمام اُن امراض کا علاج ہوجاے گا، جنھوں نے صدیوں سے ہمارے جسم کو گھلا رکھا ہے، اور اب یہ حالت ہو گئی ہے کہ:

کین خستہ اگر دیر زید، شام بمیرد!

کہا جاتا ہے کہ اسلامی حکومتوں کا خاتمہ، اور ترکی کا بدرجۂ قصوی انحطاط ایک ایسا واقعہ ہے، جس نے حرمین شریفین کی حفاظت کو خطرے میں ڈالدیا ہے، پس اب صرف اسلیے اُٹھہ کھڑے ہونا چاہیے - اگر یہ تسلیم کر بھی لیا جاے کہ ہمارے لیے صرف یہی ایک کام علاج اصلی ہے، تو سوال یہ ہے کہ اس مقصد کو بھی کیونکر حاصل کرینگے؟ ہمارے پاس دو ھی چیزیں ہونگی - یا ممبروں کا عہد یا انجمن کے خزانے کا روپیہ، عہد و قرار توپ و تفنگ کا کام دے نہیں سکتا، اور روپیہ لیکر حماہ اور واپس نہیں ہو سکتے - پھر:

چیست یاران طریقت بعد ازیں تدبیر ما؟

فرض کیجیے کہ اگر تمام مسلمانان ہند نے حرمین شریفین کی جگہ آج ایڈریا نوپل کی (مسجد سلیم) کی حفاظت و خدمت کا عہد کرلیا ہوتا، اور اس نام سے ایک فنڈ بھی انکے پاس مہیا ہوتا، تو کیا ایڈریا نوپل کو وہ بچالیتے؟

ایام جنگ میں ہم نے جو کچھہ مالی مدد دی، وہ نتائج کی محتاج نہ تھی - کیونکہ وہ جنگ، اور اسلام و صلیب کے مقابلے کا وقت تھا، اور بغیر فکر نتائج و عواقب، ہمارا فرض دینی و جہادی یہ تھا کہ جو کچھہ بن پڑے، اس سے دریغ نہ کریں - آج بھی جبکہ مہاجرین کے مصائب کے حالات ہمارے سامنے ہیں، ہمارا فرض دینی ہے کہ انکی اعانت کریں - اور یہ اعانت کچھہ اس بنا پر نہیں ہے کہ اس سے مصائب اسلامی کا خاتمہ ہو جاے گا -

لیکن جبکہ ہم ائندہ کیلیے انتظام کرنا چاہتے ہیں، جبکہ مسلمانان عالم کا مستقبل ہمارے سامنے ہوتا ہے، اور جبکہ آیندہ کی حفاظت کے نام سے ہم قوم کو دعوت دیتے ہیں، تو ہمارا فرض ہونا چاہیے کہ ہر قدم پر نتائج و عواقب امور کا لحاظ رکھا جاے، اور اس وسیلۂ فوز و فلاح کی جستجو کریں، جسکے حاصل ہو جانے کے بعد آیندہ کیلیے اِن مصائب کے نزول و ہجوم کا قطعی سد باب ہو جاے -

کعبہ کی خصوصیت

حاجی بره کعبه روان کین راه دین ست
خوش می رود، اما ره مقصود نه اینست

پھر صرف "خدمت کعبہ" کی خصوصیت سے بھی میں متفق نہیں ہو سکتا - یہ سچ ہے کہ آج بڑی ضرورت مسلمانوں میں تنظیمات عمل (آرگنا ئزیشن) کی ہے، اور مسلمان کعبے ھی کی حفاظت کیلیے اسلامی ممالک کی بقا کے بھی خواہشمند ہو سکتے ہیں، مگر ضروری ہے کہ اسی وقت اسکی تشریح بھی کردی جاے - نہو کہ ہمتیں پست ہوجائیں، اور تمام موجودہ قوتیں اسی دائرے میں سمٹ آئیں کہ "صرف حدود کعبہ و مدینہ کی حفاظت ھی ہمارا فرض ہے اور بس" -

جو کچھہ کہہ رہا ہوں، بہتر تھا کہ آپ اُسے سمجھتے - میں بغیر کسی اندیشہ و تامل کے اپنے عقیدے کا اعلان کردینا چاہتا ہوں، اور حیات ملت کا یہ ایک اساس قویم ہے، جس سے اگر آج غلطی کی گئی تو عجب نہیں کہ اس دور مصائب و نا امیدی میں بے ہمت دلوں کیلیے کوئی سہارا باقی نہ رہے -

بقیہ شذرات

أفلا تتقون؟

مصر کی مجلس ہلال احمر نے محمد بک کو مسلمانان ادرنہ (ایڈریا نوپل) کی موجودہ حالت کا اندازہ کرنے کے لیے بھیجا تھا - اُن کا بیان ہے کہ ادرنہ میں چالیس ہزار مسلمان اس وقت ایسے درد انگیز حالوں میں ہیں کہ تن ڈھانکنے کو کپڑا، اور سد رمق کو دن رات میں ایک وقت کا کھانا بھی میسر نہیں - چار ہزار مسلمان زخمی پڑے ہیں، اور ۲۶ - ہزار قیدی ہیں - مناستر میں ۱۵ - ہزار، سلانیک میں اس سے بھی زیادہ - اور تمام مقدونیہ کے ستم رسیدہ و بے خان ومان اسلامی آبادی کا شمار تو ایک لاکھہ سے بھی زاید ہے - یہ وہ بے سرو سامان لوگ ہیں، جن میں اتنی بھی سکت نہیں رہی کہ ظالموں کے دست ستم سے چھوٹ کر قسطنطنیہ تک اپنے آپ کو پہونچا سکیں اور وہاں اُن کے لیے کوئی انتظام ہو -

اس حالت میں اگر کوئی درد رسیدہ و دردمند دل ان بلا کشان صلیب کی اعانت کے لیے کوئی تدبیر سوچتا ہے اور اُس کے مطابق کام کا آغاز کردیتا ہے، تو اُس پر تعریضیں ہوتی ہیں کہ ترک خود اپنے بھائیوں کی امداد سے مقصر ہیں تو ہم کیوں یہ بلا اپنے سر لیں؟:

و اذا قیل لهم: انفقوا مما رزقکم الله، قال الذین کفروا للذین امنوا أنطعم من لو یشاء الله اطعمه؟ ان انتم الا فی ضلال مبین (۳۶ : ۳۸)

جب اُن سے کہا گیا کہ "خدا کی دی ہوئی روزی سے خرچ کرو" تو منکروں نے ایمانداروں کو جواب دیا: "کیا ہم ایسے کو کھلائیں جسے اللہ چاہتا تو آپ کھلا دیتا؟ تم لوگ تو صریح گمراہی میں پھنسے ہو جو ایسا کہتے ہو"

فرنگی سلطنتیں

وا
ے بر ریشے کہ آن را از نمک مرہم کنند

خوش ہیں کہ باب عالی نے ایشیاے کوچک کے متعلق نظم و نسق میں اصلاحیں منظور کرلی ہیں، جن کا اہم پہلو یہ ہے کہ یہ پورا ملک چھہ صوبوں پر تقسیم کیا جائیگا - ہر صوبہ کا انتظام چھہ ممبر اور ایک گورنر کے متعلق ہوگا جو سب کے سب گورنمنٹ کے ملازم سمجھے جائینگے، اور جن میں ایک ثلث فرنگی ہونگے - اس کمیشن کے ذمے چار مختلف شعبوں کی نگرانی ہوگی: (۱) عدالت - (۲) تعلیم - (۳) پولیس - (۴) رفاہ عام - جند ارمہ (جنگی پولیس) ہر صوبہ کے لیے علحدہ علحدہ ہوگی، جس کے سرکاری (کمیشنڈ) و غیر سرکاری (نان کمیشنڈ) افسر فرنگی ہوا کرینگے - فرانسیسوں نے پچھلے تین سالوں میں معاملات انا طول کو ایک طرح اپنے ہات میں لے لیا ہے - گورنمنٹ کا کوئی ایسا محکمہ نہیں ہے جس میں ایک نہ ایک فرانسیسی کارفرما یا کارکن نہو - اس مداخلت کے سرخیل جنرل بومن ہیں، جن کی حسن خدمت کے ترک بھی معترف ہیں - وہ ترکی گورنمنٹ کے فرائض ملازمت بھی ادا کرتے ہیں، اور در پردہ فرانس کا نفوذ و رسوخ بھی بڑھاتے رہتے ہیں - اس تمہید مداخلت کی بنا پر انگلستان نے تسلیم کرلیا ہے کہ فرانسیسی افسروں کے علاوہ اور جتنے افسر ہونگے، سب انگریز ہونگے، یعنی اتحاد برطانیہ و فرانس، جو مصر و مراکش کے متعلق پہلے سے قایم ہے، اب مشرق صغیر بھی اُسی سلسلہ میں منسلک ہو جائیگا!!

مرہم از لبہاش می جویند ہر جان فگار
واے بر ریشے کہ آن را از نمک مرہم کنند!

بار یہ ظاہر کیا گیا کہ اسلام خود اپنے اندر جمہوریت اور
ںات کے اصول رکھتا ہے' اور یہ جو کچھہ ہوا ' اسکی تعلیم کا اصلی
اء اور اقتضا تھا ' مگر (انقلاب عثمانی) پر یورپ کے اخبارں '
ع نگاروں ' اور عام اہل قلم نے جسقدر تحریریں لکھیں ' مجھکو یاد
کہ اُن میں کوئی قلم ایسا نہ تھا ' جس نے شک و شبہہ کے
ہ بھی اِسؔ بیان کے قبول کرنے میں تامل نہ کیا ہو - مسٹر
ب- ایف - نائٹ) جو عرصے تک یوروپین ترکی کے متعدد مقامات
رہ چکا ہے ' اور بقول خود سیکڑوں مسلمانوں کا دوست اور
سي معلومات کو ایک مسلمان سے بہتر جاننے والا ہے ' (سلطان
العزیز) کے واقعۂ عزل کا ذکر کرتے ہوے لکھتا ہے :

" یہ یاد رکھنا چاہیے کہ گو بعض لوگوں کا ایسا خیال ہے کہ
لطان عبد العزیز) کو اسکی نا اہلی اور نا قابل حکمرانی ہونے
رجہ سے معزول کرنا قران کي تعلیم کے عین مطابق تھا ' مگر
الحقیقت ایسا نہیں ہے ' اور پکے مسلمانوں کے عقیدے میں
شوري گورنمنت مذہباً قبول نہیں کي جاسکتي - البتہ نوجوان
ں کا یہ بیان ہے کہ اسلام ظلم و تعدي کو پسند نہیں کرتا ' اور
ں نے قوموں اور ملکوں کو اپنے اوپر آپ حکومت کرنے کا حوصلہ
ا ہے - چنانچہ اب کچھہ مدت سے قران کي چند آیتیں بتلائي
ي ہیں جنکا خلاصہ یہ ہے کہ خدا ظلم کرنے والوں سے محبت
ں کرتا ' اور جب لوگ اپنے کاموں کا باہمي مشورے سے انتظام
تے ہیں تو خدا انکو اجر دیتا ہے " (Awakening of Terkey p. 8.)

مسٹر (نائٹ) اسلامي معلومات کي واقفیت پر نازاں ہیں
ر ہم کو معلوم ہے کہ مشرقي معلومات کے تبحر کا یورپ کي اصطلاح
ں اتنا ظرف ہے ' اسلیے انکا بیان چنداں قابل اعتنا نہیں '
ن پروفیسر (ویمبرے) جس نے ترکی کے قلب میں رہکر
رؤ نہ [illegible] میں ایک
سلمان [illegible] ربي لب
لہجے میں تلاوت کرتا ہے ' اس فتوے کا ذکر کرتے ہوے ' جو شیخ
سلام نے سلطان عبد العزیز کے عزل پر لکھا تھا ' رقم طراز ہے :

" چونکہ تمام مذہبي کتابوں میں کھینچ تانکے تاویلیں کي جاسکتي
ہں ' اسلیے قران کي آیتیں کانستي تیوشنل گورنمنت اور حریت و
ساوات کي تائید میں بآساني ملگئیں ' لیکن یہ تمام بدعتیں در اصل
رپ سے حاصل کي گئی تھیں ' گو انکا منبع اسلام قرار دیا گیا ' اور
غمبر اسلام کے اس قول سے کہ شاورہم فی الامر (اپنے معاملات کیلیے
م مشورہ کرلیا کرو) پارلیمنٹ قائم کرنے کی تاکید ثابت کي گئی "

پھر ایک دوسرے موقعہ پر اسلام کو عام ایشیائی مطلق العنانی
نا قابل استثنا قرار دیتے ہوے لکھتا ہے :

" کہا جاتا ہے کہ خلافت راشدہ کے دور کے حکمران ' عدل
صاف سے متصف تھے - (خلیفۂ اول) نے منصب خلافت قبول
ے ہوے مسلمانوں سے کہا : " جب تک انصاف پر چلوں میرا
ہ دو ' اور اگر اسکے خلاف کروں تو ملامت کرو ' .... جب
ں میں احکام شریعت کي تعمیل کروں ' تم کو میري اطاعت
ں چاہیے ' لیکن اگر تم دیکھو کہ میں بال برابر بھي راہ شریعت
ٹ گیا ہوں تو میرا کہنا ہرگز نہ مانو " (خلیفۂ دوم) کی نسبت
ایسا ہي کہا جاتا ہے .... جو مسلمان آجکل کي آزادانہ
حکومت پر شیفتہ ہیں ' وہ اس طرح کي بہت سي نظیریں
کرکے مسلمان پادشاہوں کے عدل و انصاف کو ثابت کرنا چاہتے
- اگر یہ مان بھي لیا جاے کہ اسلام کے دور اول میں فرماں
کا یہي حال تھا ' تو بھي یہ حالت دیر تک قائم نہیں رہي "
(Western Light and Eastern Lands Vol. 3. p. 32.

اسکے بعد تاریخ اسلام کي اس مزعومہ عام شخصیت اور استبد
پسندي میں بعض فرمانرواؤں کو عدل و لیاقت سے اتصاف تس
کرتا ہے ' لیکن مثال میں بابر ' حسین مرزا ' اور ہمایوں و اکبر
سوا ' تاریخ اسلام کے اس عظیم الشان ماہر کو ' اور کوئی نام نہ
ملتا ! و ذلک مبلغہم من العلم -

یہ یورپ کے ایک مشہور مستشرق کا خیال ہے ' اور گو " و شاور
فی الامر " ہم کو پیغمبر اسلام کے اقوال میں نہ ملے ' مگر قرآن
ڈھونڈھکر نکال سکتے ہیں ' اور اسکي اتني واقفیت کو بھي غنیمت
سمجھتے ہیں -

اسلام کے ماضي و حال کا جب مقابلہ کیا جاے گا ' تو اس طرح
خیالات کا پیدا ہونا قدرتي ہے - ایک ضعیف و لب گور بیمار ' ا
اپنی صحت و توانائي کے عہد کي طاقت آزمائیوں کو بیان کر
تو عجب نہیں کہ سننے والے اُسکے نحیف و زار چہرے کو دیکھکر تسلی
کرنے میں متامل ہوں - مسلمان آج اپنے بڑھاپے کے انحطا
و اضمحلال میں مبتلا ہیں - انکے قوی مضمحل ہوچکے ' اور ان
چہرے پر رونق و شگفتگي کی جگہ ' افسردگی اور مردنی چھا گئی
ہے ' پھر اُنکے " ذکر جواني در عہد پیري " کو آج کون بغیر
شک و شبہہ کے تسلیم کریگا ؟ گرے ہوئی دیواروں اور شکستہ اینٹوں
کا ڈھیر ممکن ہے کہ کبھی ایک قصر چہل ستون ہو ' مگر اس
وقت تو ایک مٹی کے ڈھیر سے زیادہ نہیں !!

فتادم دام بر کنجشک و شادم ' یاد آن ہمت
کہ گر سیمرغ مي آمد بدام ' آزاد مي کردم

☩ ☩ ☩

تاہم جستجو کرني چاہیے کہ اسلام کی جمہوریت اور آزادانہ روح
کی نسبت آج جو کچھہ کہا جاتا ہے ' وہ یورپ کے اثر سے پیدا کی
ہوئی تاویلیں ' اور انقلاب فرانس کي بخشي ہوئي حریت کا
عکس مستعار ہیں ' یا خود (اسلام) اپني روز پیدایش ہی سے اس
روح کو اپنے اندر رکھتا تھا ' اور کیا یہ واقعي مسٹر نائٹ اور ویمبرے
کے الفاظ میں " چند برسوں " کے نو زائیدہ خیالات ہیں ' یا تیرہ سو
برس سے اسلامی دعوت و تعلیم کے صحائف و اسفار میں مدفون
چلے آتے ہیں ؟

ایک دوسرا گروہ

علاوہ بریں اس جستجو و تفحص کیلیے متذکرہ صدر خیالات سے
بھي بڑھکر ایک اور خیال محرک ہے -

اسلام کے متعلق یورپ اور مسیحیت کي ضلالت اندیشی عام
ہے - اس نے ابتک جو کچھہ سمجھا ہے اور ظاہر کیا ہے ' وہ تمام تر
مجموعۂ افترا و اکاذیب ہے - وہ اس جسم کے کسي خال و خط کے
دیکھنے ہي میں غلطي نہیں کرتا ' بلکہ اُسکي نظر میں اِز سرتا پا
اسکي ہیئت و صورت مکروہ ہے - پس اگر اسلام کي تعلیم حریت کے
متعلق وہ اس طرح کے خیالات رکھتا ہو ' تو یہ چنداں عجیب و مستبعد
نہیں -

لیکن بدبختي یہ ہے کہ اسلام کي تعلیم کے سمجھنے میں ہمیشہ
غیروں سے زیادہ خود اپنوں نے ٹھوکریں کھائی ہیں -

گذشتہ دس سال کے اندر ایران اور ترکی کے اندر جمہوریت کی
تحریکیں بار آور ہوئیں ' اور نظام حکومت شخصی استبداد حکمرانی
کی جگہ دستوري و آئیني طرز حکومت پر قرار پایا - اس قسم کے
انقلابات قدرتی طور پر امن و سکون حاصل کرنے کیلیے ایک زمانۂ
ممتد کے محتاج ہوتے ہیں - بیمار آدمی کو گو بہتر سے بہتر نسخہ
مل جاے ' مگر اسکے استعمال کے نتائج کیلیے انتظار ناگزیر ہے -

ہے ' اور اکثر حالات میں اصل واقعات مسرت و غم سے زیادہ ' ان چیزوں کا تصور خوش آیند یا روح فرسا ہوتا ہے (۱) -

پھر محض انسان کي عقل و پیش بیني هي نہیں ' بلکہ اسکي تمام تمدن زائیدہ صناعیاں و دستکاریاں ' ریل ' تار ' جہاز ' هوائي جہاز ' و آلات جنگ ' جہاں ایک طرف اسکے اسباب راحت و مسرت میں اضافہ کرتے هیں ' وهاں دوسري طرف اسکي تکلیف و بربادي کا سامان بهي اپنے اندر رکھتے هیں -

(۴) مختلف احساسات ' معاشرت کي وقعت و قیمت کے لحاظ سے مختلف درجات میں رکھے جاسکتے هیں -

همارے احساسات ' اگرچہ میں حیثت الاحساس ' سب کے سب مساوي درجہ کے هوتے هیں ' تا هم بازار معاشرت میں انکي قیمتیں مختلف هوتی هیں - بعض احساسات پست و ادنی خیال کیے جاتے هیں ' بعض بلند و اعلی ' اور بعض بلند تر و اعلی تر - یہ فرق مراتب ' محض اٹکل کي بنا پر نہیں ' بلکہ ایک خاص اصول کے ماتحت ہے - یعني

جو احساسات ' بقاے افراد و حفظ نوع سے براہ راست متعلق هیں ' وہ ادنی درجہ کے ' اور جو اس سے صرف بعید و بالواسطہ تعلق رکھتے هیں ' وہ اعلی درجہ کے سمجھے جاتے هیں - بہ الفاظ دیگر ' احساسات کي پستي و بلندي کا انحصار لوازم حیات سے علی الترتیب انکے قریب و بعید تعلقات رکھنے پر ہے

اس کلیہ کي توضیح چند مثالوں سے هوگي - غور کرو نوع یا نسل کي بقا کا دار و مدار کس فعل پر ہے ؟ ظاهر ہے ' کہ عمل زوجیت پر ' لیکن یہ بعینہ وہ فعل ہے ' جس سے تعلق رکھنے والے احساسات کا ذکر تک هر مہذب سوسایٹي میں سخت معیوب خیال کیا جاتا ہے ' اور تمام الفاظ ' جو اس فعل کی جانب بعید اشارہ بهي کرتے هیں ' " فحش " خیال کیے جاتے هیں - اسکے بعد اُن افعال کا نمبر ہے ' جو اس عمل کے مقدمات کا کام دیتے هیں - مثلاً یورپ میں کورٹ شپ - اس قسم کے افعال اتنے شرمناک نہیں خیال کیے جاتے - چنانچہ هم علانیہ انکے متعلق گفتگو کرسکتے هیں - تا هم انکي حالت عمل پر شرم و حجاب کا پردہ پڑا رهتا ہے ' یعني سوسایٹي اسکو جایز نہیں رکھتی کہ ان افعال کا وقوع علانیہ هو - اس سے بهي آخر کر وہ افعال هیں ' جنکا تعلق فعل بقاے نسل سے نہایت بعید هوتا ہے - مثلاً عورت کا خارجي ذرایع ' یعني لباس ' زیور وغیرہ سے اپنے تئیں دلفریب بنانا - ظاهر ہے کہ اس تزئین و آرایش کا مقصد محض نمایش هوتا ہے ' تاهم اگر شوهر یا اُس خاص شخص کے علاوہ ' جسکے لیے یہ سامان کیا گیا ہے ' کسي اور شخص کي نظر اُس پر پڑ جاتي ہے تو سخت محجوب هوتی ہے - غرض کہ جو احساسات بقاے نسل سے تعلق رکھنے والے افعال سے جتنا زیادہ وابستہ هوتے هیں ' اتنے هي وہ پست و ادنی درجہ کے سمجھے جاتے هیں -

یہي حال اُن افعال کا بهي ہے ' جن پر افراد کي حیات کا انحصار ہے - خیال کرو کہ جسم کي تمام خارج کردہ کثافتوں ' یہانتک کہ ناک صاف کرنے اور تھوکنے کا ذکر بهي مہذب حلقوں میں کسقدر مکروہ و ناشایستہ سمجھا جاتا ہے ؟ رفتہ رفتہ جوں جوں شایستگي و نفاست مزاجي ترقي کرتي جاتي ہے (اور جسکا نمونہ همیں آج کل کي اونچے طبقے کي یورپین خواتین میں ملتا ہے) معدہ ' انتڑیاں ' شکم ' لبلبہ ' وغیرہ آلات هضم کا نام لینا تک سخت بد تہذیبي خیال کیا جانے لگتا ہے - کھانا کھانے کا فعل ' بہ ظاهر اس اصول کے منافي معلوم هوتا ہے ' اور بلا شبہ ایک حد خاص تک وہ اس کلیہ کے مستثنیات میں داخل ہے ' لیکن صرف ایک حد تک ' اس سے زاید نہیں - کھانا کھانے کي حالت میں دفعۃً کسي غیر شخص کا آ جانا ' کھانے والے اور آنے والے ' دونوں کو محجوب کر دیتا ہے - هم خود جب کسي کھانا کھاتے هوے شخص سے ملتے هیں تو کوشش کرتے هیں کہ اسکے کھانے پر هماري نگاہ نہ پڑے - اسکے علاوہ ضیافتوں کے موقع پر اسکا خاص اهتمام رهتا ہے کہ کھانے والوں کي توجہ ' گفتگو وغیرہ دیگر مشاغل کي جانب مصروف رہے ' اور اعلی طبقوں میں غذا کے ذایقہ وغیرہ کا ذکر تک کرنا سخت بد مذاقي خیال کیا جاتا ہے - اس سے ظاهر هوگا کہ کھانا کھانے کي مثال بهی کلیہ بالا کے معارض نہیں ' بلکہ ایک حد تک موید ہے -

اسکے مقابلے میں اُن مشاغل کو دیکھنا چاهیے ' جنکا قیام حیات سے نہایت بعید تعلق ہے ' اور جنھیں هم صرف تفنن طبع کے لیے اختیار کرتے هیں - مثلاً کسي قدرتي سینري (منظر) میں دریا پہاڑ ' سمندر ' سبزہ زار وغیرہ ' یا کسي اعلی انسانی صناعی کو دیکھکر ' یا وہ احساسات جو سماع موسیقي سے پیدا هوتے هیں ' نہایت اعلی خیال کیے جاتے هیں ' اور جن لوگوں کے یہ احساسات قوي هوتے هیں ' اُنھیں " صاحب ذوق " و " خوش مذاق " وغیرہ کا لقب دیا جاتا ہے -

استحالۂ احساس

(۵) بعض حالات میں ممکن ہے کہ انبساط ' انقباض ' اور انقباض ' انبساط کي شکل میں تبدیل هو جاے -

احساس حظ و احساس کرب ' جیسا کہ هم اوپر کہہ آے هیں ' چونکہ نام ہے کسي ذات اور اسکے ماحول کے درمیان علی الترتیب موافقت و غیر موافقت کا ' اور یہ بالکل ممکن ہے کہ جو شے پہلے همارے مزاج کے موافق تهي ' اب ناموافق هوگئي هو - یا جو پہلے ناموافق تهي ' اب موافق هوگئي هو - اس لیے انبساط کا انقباض میں ' اور انقباض کا انبساط میں تبدیل هوجانا بهي بالکل ممکن ہے - جو لوگ بچپن میں کھیل کود ' اُچک پھاند پر جان دیتے تھے ' بڈھے هوکر اس سے نفرت کرنے لگتے هیں - بعض غذائیں اب هم رغبت سے کھانے لگے هیں ' حالانکہ چند سال پیشتر انکي صورت سے بهي کراهیت آتي تهي - سردي کے موسم میں برف کو چھونا تک گوارا نہ تھا ' لیکن گرمیوں میں اُسے ذوق و شوق سے هاتھوں هاتھہ لیتے هیں - یہ تمام واقعات اسي کلیہ بالا کے تحت میں حل هوتے هیں - اس " استحالۂ احساسات " کي حسب ذیل صورتیں هوسکتي هیں :

(الف) ماحول میں تغیر - مثلاً موسم ' اور آب و هوا وغیرہ کي تبدیلي -

(ب) ذات میں تغیر ' مثلاً عمر میں نشو و نما ' دفعۃً کسي مرض میں مبتلا هوجانا ' یا اُس سے شفا پانا -

یہ دونوں صورتیں غیر ارادي هوتي هیں ' اور علی العموم دفعۃً ' لیکن جو صورت انسان کے تصرف و اختیار کے اندر ہے ' اسکا نام ہے :

(ج) مشق و تمرین ' یعني ناموافق چیزوں کي تدریجي مزاولت کرکے انکو موافق بنا لینا اور انکا خوگر هوجانا - [رهیں اکتسابہ

(۱) اسکا تجربہ هر شخص کو اپني زندگي میں هوا هوگا کہ اکثر آیندہ مصایب کا تصور ' خود ان مصایب سے بڑھکر تکلیف دہ هوتا ہے - غالب نے خوب کہا ہے :-

بے تکلف در بلا بودن بہ از بیم بلاست
قعر دریا سلسبیل و روے دریا آتش ست

عوايد كي عملي تدابير ' تو اولاً تو اس بحث كے چهيڑنے كا يه موقع نهيں ' دوسرے هم اسكي كسي قدر تفصيل اپنے ايک علحده مضمون ميں كرچكے هيں]

حس لذت و الم كا ايک اهم فرق

(۲) آلم كي طرح لذات كبهي تيز و شديد نهيں هوسكتيں - ديكها هوگا كه شديد درد كي حالت ميں ساري رات كروٹيں بدلتے رهتے هيں اور كسي پهلو كل نهيں پڑتی - فرط غم كي حالت ميں پچهاڑيں كهاتے هيں اور سينه كوبي كرتے كرتے اپنے تئيں هلكان كر ڈالتے هيں ' ليكن فرط مسرت ميں كبهي يه بے تابي اور بيقراري طاري هوتے نه ديكهي هوگي - اسكي وجه ظاهر هے - انبساط نام هے اعصاب كی معتدل ورزش كا ' اور اس پر انبساط كا اطلاق اسي وقت تک هو سكتا هے ' جبتک كه اس ميں اعتدال هے ' اور جهاں انبساطي كيفيت حدود اعتدال سے متجاوز هوئي ' وه انبساط نهيں رهتی ' بلكه بجاے خود ايک كرب و الم هو جاتي هے - اطمينان ' سكون ' چين ' كل ' راحت ' كے حدود مقرر هيں ' ليكن اضطراب ' بيقراري ' بيچيني ' بے كلي ' كرب كي كوئي انتها نهيں هو سكتي -

وجدان

احساس كا نظريه مع اسكی اهم تفريعات كے بيان هو چكا - اب دو لفظوں ميں صرف يه كهدينا باقي هے كه احساس ' جسكے دو رخ هيں : ايک حظ اور انبساط كا ' دوسرا كرب و انقباض كا ' وجدان كي منزل اولين كا نام هے - وجدان جسوقت تک ساده ' بسيط اور مفرد حالت ميں هے ' احساس كهلاتا هے اور جب پيچيده ' مركب اور مخلوط شكل اختيار كر ليتا هے ' تو جذبے كے نام سے موسوم هوتا هے - گويا احساسات ' جذبات كے عناصر و مفردات هيں - يعنی جذبات كي جب تحليل كي جاتي هے ' تو آخركار وه احساسي كيفيات هي پر آكر ٹهير جاتے هيں - جذبات كي ماهيت ' اور مهمات جذبات كي مفصل تشريح ' آينده ابواب كا موضوع هے -

الهــــلال

يه مضمون كتاب كا ايک ٹكره هے ' اور اميد هے كه اسكے اور ابواب بهي شائع هوں - مسٹر عبد الماجد اُن معدودے چند تعليم يافته ارباب علم ميں سے هيں ' جنكو تصنيف و تاليف اور تراجم علميه سے ذوق هے - ان ابواب كي اشاعت سے انكا مقصود يه هے كه طرز تحرير اور اسلوب بيان كے متعلق اگر ارباب علم مشوره ديسكيں ' تو قبل از اشاعت كتاب اس سے فائده اٹهائيں ' مگر مجهے اسميں شک هے كه لوگ اس طرح كے مضامين كو غور سے پڑهنے اور راے دينے كي زحمت گوارا كرينگے -

بالفعل صرف ايک امر كے طرف اشاره كردينا ضروري هے - مضمون ميں جا بجا " حس لذت و الم " كو " حظ و كرب " سے تعبير كيا هے ' اور اسی كو بصورت اصطلاح عنوان ميں بهی جگه دي هے - ليكن اسكے ليے " لذت و الم " هی كے الفاظ زياده موزوں اور صحيح تهے -

اول تو " حظ " كے معني لذت كے نهيں بلكه حصے كے هيں (الحظ : النصيب ' جمعه حظوظ) البته اردو اور شايد فارسي ميں لذت كيليے بولتے هيں ' ليكن باعتبار لغت غلط هے ' اور عربی ميں تو اس معنی كا كهيں پته نهيں -

پهر جب " لذت " كا ايک لفظ پيشتر سے اسكے ليے موجود هے ' اور عربی ميں ٹهيک ٹهيک اُسی مفهوم كو ادا كرتا هے ' جو مباحث علم النفس ميں آپكا مقصود هے ' تو دوسرا لفظ كيوں تلاش كيا جاے ؟ اردو ميں لذت كا لفظ اپنے اصلی معنی سے هٹ گيا هے ' اور مختلف موقعوں پر بولا جاتا هے ' ليكن عربی ميں يه هميشه " الم " كے مقابلے ميں لايا جاتا هے ' اور لغت ميں اسكی تعريف " نقيض الالم " هے -

" كرب " اور " الم " ميں بهی فرق هے - كرب صرف " حزن " كے معنوں ميں آتا هے ' ليكن " الم " ميں اس سے زياده وسعت اور تعميم هے -

بقية شذرات

هنا و هناك

محمد شريعي پاشا مصر كے ايک نامور دولتمند رئيس هيں - ارض شام ميں انهوں نے تين شاخ در شاخ ريلوے لائين جاري كرنے كي درخواست كي هے -

(۱) ايک لائين غزه سے بير سبع تک -
(۲) غزه سے يافا و بيت المقدس تک -
(۳) غزه سے مصر تک -

دو درخواستيں خود اهل شام نے بهي دي هيں ' جن ميں ايک اجراء ريلوے اور ايک جهاز راني كے متعلق هے - ٹراموے كے ليے بهي ايک درخواست پيش هوئي هے ' جو اميد هے كه منظور هو جائيگي -

مسلمانان شام كي اس پر آشوب حالت كا اندازه كيجيے كه مظالم يورپ نے اُن كے دل پاش پاش كر دیے هيں ' مگر بقاے حياة كي فكروں سے وه اس حالت ميں بهي غافل نهيں ! نه اس ليے كه مظلومان بلقان كا اُن كو درد نهيں هے ' بلكه محض اس ليے كه وقت فرصت سے فائده اٹهانے ميں اگر پيش قدمي نهوي تو يهي اجارے فرنگي سرمايه داروں كو ملجائينگے - ليكن هندوستان كي حالت كسقدر افسوس ناک هے كه تمام موارد ثروت پر غير هندوستاني قوميں قابض هوتي جاتي هيں ' تاهم كسي هندوستاني سرمايه دار كو اس كا احساس بهي نهيں هوتا ' اور باوجود ورود مصائب كے ' پهر بهي آنكهيں بند هيں !

زر اعانۀ " اردوے معلی "

جناب محمد ناظم صاحب صديقي لندن سے لكهتے هيں :

آپكے اخبار الهلال ميں " اردو پريس عليگڈه كي ضمانت " كے عنوان سے جو مضمون شائع هوا هے ' اُسكو پڑهكر بهت صدمه ' هوا اور اُسوقت اور بهي اضطراب پيدا هوا ' جب ميرے ايک دوست مسٹر غلام جيلاني نے جو حال هي ميں عليگڈه سے تشريف لائے هيں اُن تمام اموركي تصديق كي جو كچهه جناب حسرت موهاني كي غربت كا حال اپنے اخبار ميں درج فرمايا هے - واقعي ايک ايسے پريس سے تين هزار كي ضمانت طلب كرنا سراسر نا انصافي هے - هملوگ اپني حيثيت كے مطابق موجوده احباب سے ايک ايک روپيه جمع كر كے آپكي خدمت ميں بهيجتے هيں - آپ جسطرح چاهيں اس روپيه سے حضرت موهاني كی امداد فرمائيں - هملوگ استدعا كرتے هيں كه آپ بهت جلد اسكے متعلق ايک با قاعده فنڈ قائم كرديں - هملوگ كوشش كركے جسقدر بهی روپيه يهاں سے جمع هوسكيگا ' آپكي خدمت ميں بهيجينگے -

جن صاحبوں نے ايک ايک روپيه ديا هے اُنكے اسماء گرامی حسب ذيل هيں :

مسٹر غلام جيلاني - مولوي امام عليصاحب - مسٹر رشيد محمد - مولوي شهباز خانصاحب - محمد ناظم صديقي -

بد قسمتی سے ان دونو حکومتوں کو ناگہانی انقلاب کے قدرتی نتائج‘ اختلال و انتشاش ‘ اور اجانب کے فشار و ہجوم سے مہلت نہ ملی‘ اور اسکے بعد ہی بربادیوں اور تباہیوں کا ایک سلسلہ غیر منقطع شروع ہوگیا - علی الخصوص دولت عثمانیہ ‘ جو موجودہ جنگ کی بربادیوں سے بالکل نیم جاں ہوگئی ہے -

لیکن نگاہیں جو انقلاب حکومت سے نتائج عاجلہ کی منتظر تھیں‘ انہوں نے دیکھا کہ نتائج مطلوبہ ایک طرف‘ انقلاب کے بعد تو پچھلی حالت بھی قائم نہ رہسکی‘ اور بربادیوں کا ایک سیلاب عظیم ہر طرف سے امنڈ آیا - بظاہر ہر مقدم واقعہ‘ موخر کی علت ہوتا ہے‘ اسلیے بہتوں نے یقین کرلیا کہ یہ تمام بربادیاں صرف دستوری حکومت کے نتائج ہیں‘ اور پھر اس الزام سے اسلام کو بچانے کیلیے یہ سمجھہ لیا گیا کہ اسلام صرف شخصی حکومت ہی کا مجوز ہے‘ اور " مشورہ " اور " شوری " سے حکومت دستوری مقصود نہیں - یا ہے بھی تو وہ کوئی اور شے ہوگی جسکی ہمیں خبر نہیں - کم از کم دستوری نظام حکومت کو تو اس سے کوئی تعلق نہیں ! !

اسطرح وہی اسلام‘ جو کل تک شخصیت کا دشمن اور حکومت مستبدہ کا قامع یقین کیا جاتا تھا‘ اور اسکے لیے قرآن کریم کی آیات سے استدلال کیا جاتا تھا‘ ترکی اور ایران کے حوادث کے بعد آئین و دستور کا اعدی عدو مخالف ہوگیا ! ! وما لهم به من علم‘ ان يتبعون الا الظن‘ وان الظن لا يغني من الحق شيئا (۵۳ :)

آج ہندوستان کے مسلمانوں میں شاید نصف سے زیادہ اخبار بیں طبقہ اسی غلطی میں مبتلا ہے -

لیکن فی الحقیقت یہ ایک نہایت خطرناک گمراہی ہے - اسلام اگر حریت و جمہوریت کا حامی ہے‘ تو اسکے لیے وہ ترکی اور ایران کے تجربے کا محتاج نہیں‘ اور اگر مخالف ہے‘ تو مدحت پاشا یا جمال الدین کی تحریک اسکو حامی نہیں بنا سکتی - پھر ہم کو اسلام کے متعلق ایک مختتم فیصلہ کرلینا چاہیے - وہ ایک تعلیم ہے - کوئی پیچیدہ راز نہیں ہے - اسکی تعلیم کی جو حقیقت ہمارے سامنے ہوگی‘ وہ ہمیشہ قائم رہیگی‘ خواہ تمام دنیا کی جمہوری حکومتیں غارت ہوجائیں‘ خواہ دنیا سے شخصیت و استبداد کا نام و نشان ہمیشہ کیلیے مٹ جاے -

کوئی تعلیم تجربے کی ناکامیوں کی ذمہ دار نہیں ہوسکتی - تجربہ حالات و حوادث اور اپنے اطراف و ما حول سے وابستہ ہوتا ہے‘ پس دنیا میں کبھی کامیابیاں ہوتی ہیں‘ کبھی ناکامیاں - لیکن قانون اور تعلیم کی حقیقت ہمیشہ غیر متزلزل ہوتی ہے -

کچھہ حرج نہ تھا اگر لوگ ایران اور ترکی کے انقلاب پر معترض ہوتے - کچھہ مضائقہ نہ تھا اگر وہ وہاں کے حامیان دستور پر لعنت بھیجتے‘ اور وہاں کے رجال انقلاب کی سخت سے سخت مذمت کرتے - اسلام کے احکام اسکے پیروؤں کی غلطیوں سے ملوث نہیں ہوسکتے‘ اور اسلام کی کس تعلیم کا آج ہم نے اپنے تئیں نمونہ

المكاتيب الحربيه

یعنی وقائع نگاران جنگ

موجودہ تاریخ حرب کا ایک صفحہ

اثر: مسٹر ولیم - نامہ نگار ڈیلی میل (لندن)

دینا کی تمام مشہور جنگیں اپ خصوصیتیں ضرور رکھتی ہیں‘ جو انکے و باعث تذکرہ ہوتی ہیں - مگر یہ صلیبی جنگ گونہ گونہ خصائص و مزایا سلسلہ ہے‘ اور ان خصائص میں ایشیا اور عالم اسلامی کے خصوصاً سب سے زیادہ یورپ کے خصائل و عقائد کی بے نقابی مسیحی عصبیت کے تمام خال و خط نظار نمایاں کردیے -

غالباً لفٹننٹ ویگنر اولین وقائع نگار جنگ مزید تعارف کی ضرورت نہیں‘ کیونکہ انکی رپور ابھی زیادہ عرصہ نہیں گذرا - قارئین کرام کو یاد ہوگا جنگ میں لفٹنٹ مذکور کی سحر کار پنسل نے ف بلغاریہ کا ایک طلسم باندھا تھا‘ مگر اس عصر کہربا

[بقیہ مضمون پہلے کالم کا]

بنایا ہے کہ اس امر خاص میں ہمارا عمل اسکی تعلیم کا آئینہ لیکن مصیبت یہ ہے کہ سرے سے جمہوریت اور نظام شو کو اسلام کا ضد اور مخالف بتلایا جاتا ہے‘ اور اس طر دعوت و تعلیم کے متعلق (کہ پیشتر ہی سے غلط فہمیو اندیشیوں میں ملفوف ہے) ایک نئی اور نہایت سخ پھیلائی جا رہی ہے -

حالانکہ اسلام کو شخصی حکومت کا حامی بتلانا ایک اشد شدید ضلالت ہے‘ جسکا تصور بھی اسکے دامن کیلیے معصیة کبری سے کم نہیں -

پس ضرور ہے کہ اس غلط فہمی کا‘ اسکے ترقی سے پہلے انسداد کیا جاے - نہو کہ حوادث و آلام کے نادانوں کو اسلام کے متعلق ایک سخت ضلالت اندیش پر استوار کردے - اسکا تو کچھہ غم نہیں کہ ترکی اور ایران کے رجا انقلاب کے متعلق دنیا کیا سمجھتی ہے ؟ البتہ اسلام کے دامن عصم پر جہل و تاریکی اور ظلم و استبداد کی حمایت کا دھبہ گوارا نہیں کیا جا سکتا :

من و دل گر فنا شدیم‘ چہ باک ؟
غرض اندر میاں سلامت اوست

ں ایسے طلسموں کی عمر زیادہ نہیں ہو سکتی - دوسرے
ئع نگاروں نے بہت جلد واقعات سے پردہ اٹھا دیا ' اور ایک
ج کی قلمی جنگ واقعات بلقان کے متعلق چھڑ گئی -
کہ یورپ ادنی کے میدانوں میں ہلال و صلیب معرکہ آرا
رہے تھے ' تو یورپ اقصی کے کاغذی میدانوں میں صدق
ذب اور حق و باطل بھی دست و گریباں ہونے لگے -

سب سے پہلے مسٹر نیت نے (نائین ٹینتھہ سنچوری)
ں ایک مضمون شائع کیا ' جسمیں ان تمام وقائع نگاروں پر
ہت سخت حملے کیے ' جو عسکر عثمانی کے همراہ تھے -
ں مضمون کا جواب مسٹر جارج پلچر نے اسی رسالے میں
ں شائع کیا - پھر اسی سلسلے میں مسٹر ولیم مکسول نے
ے پر مغز مضمون رسالہ مذکور میں شائع کیا - اس
آغاز میں ان سوانح و وقائع پر بھی ایک سرسری نظر
ی تھی ' جو نامہ نگاروں کو جنگ سوڈان ' جنگ
ر ' جنگ جاپان ' وغیرہ وغیرہ میں پیش آئے تھے - یہ
مون کسیقدر طویل ہے - اسلیے اصل مضمون کے بدلے
ے اسکی تلخیص شائع کیجاتی ہے کہ بعض دلچسپ
سبق آموز کوائف سامنے آجائیں گے

۱۸۵۴ع کے بعد سے جنگ بلقان سب سے پہلی جنگ ہے '
نامہ نگاروں کو معرکوں میں شرکت کی اجازت نہیں دیگئی -
باب میں ترکی اور ریاستہاے بلقان ' دونوں حق بجانب
سلیے کہ گذشتہ زمانے میں نامہ نگاروں کی مراسلات کے پہنچنے
ہونے میں اتنا وقت صرف ہو جاتا تھا کہ اسکے بعد ان
سے فریقین جنگ کسی حالت میں مستفید نہیں ہوسکتے تھے '
رح ان مراسلات کا فائدہ ایک تاریخی حد تک محدود رهتا
اب حالات بالکل بدلگئے ہیں - نامہ نگار کی مراسلت اسی
جاتی ہے ' اور وصول اشاعت کے بعد سب سے پہلی
میں نکل جاتی ہے ' اور اُسکو تمام دنیا کی طرح فریقین
ی پڑھسکتے ہیں -

، اگر نامہ نگاروں کو معرکوں میں شرکت کی اجازت دیجاتی
اسلات کا اثر وقائع نگاری کی حد سے گذر کے جاسوسی کی
ے پہنچ جاتا ' اور فریقین میں سے کوئی بھی اپنے ان
، حالات کو پوشیدہ نہ رکھہ سکتا ' جنکا اخفا اسکے مصالح کے
رت ناگزیر تھا -

یک ایسی بات ہے ' جسکو کوئی قائد بھی گوارا نہیں کرسکتا '
ں کا مقصد اپنے حریف کی شکست ہوتی ہے نہ کہ قارئین
سپی اور جرائد و صحائف کی گرم بازاری -

ی وحال میں ایک فرق یہ بھی تھا کہ گذشتہ زمانے
مہ نگاران جنگ کی جماعت مختصر ' منتخب ' اور کاردان
مجموعہ ہوتی تھی ' مگر اس زمانے میں برخلاف اُسکے
روں کا ایک جم غفیر تھا ' جسمیں ہر طبقے اور ہر لیاقت
تھے - ان نامہ نگاروں کی فوج گراں میں سے بعض نے تو
دمات بعض اخبارات کے لیے بلا معاوضہ محض اس شوق کی
یش کردی تھی کہ وہ اپنی آنکھوں سے ان افسانہ ہاے
ایکٹ (ممثل) ہوتے دیکھینگے ' جنکو نہایت عمیق شوق
کے ساتھہ همیشہ اخبار و رسائل ' تاریخ ' یا ناولوں کے صفحات
کرتے ہیں -

ط صحافت (نامہ نگاری) کے ان تازہ واردان جنگ میں
فراد تو اس درجہ اپنے فرائض سے ناواقف ہوتے ہیں کہ انہیں

یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ اپنی مراسلت میں کیا لکھیں اور کیا
لکھیں ؟ -

اس موقع پر مجھے وہ گفتگو یاد آتی ہے جو ایک اخبار
مالک اور بہت بڑے صحافی میں ہوئی تھی - مالک اخبار
مالین باف تھا - اسکے یہاں فرش بنے جاتے تھے ' مگر آدمی بلند حوصلہ
تھا - اس نے ایک اخبار جاری کیا ' اور اسکی تحریر (اڈیٹری)
کے لیے اس صحافی کی خدمات حاصل کرلیں - کچھہ دنوں
بعد مالک اخبار کو خود مضمون نویسی کا ولولہ اٹھا ' اور کاغذ کے چند
صفحے سیاہ کرکے مالکانہ تحکم کے ساتھہ ایڈیٹر کے حوالہ کیے - مضمون اس
درجہ مہمل اور بے معنی تھا کہ ایڈیٹر اپنی راے کے ضبط کرنے پر قادر
نہ ہو سکا اور ردی کے ٹوکرے میں ڈال دیا - یہ دیکھکر مالک نے کہا :

" میں نے بہت سے مضامین دیکھے تھے اسلیے مجھے یہ خیال
ہوا کہ اب میں بھی لکھسکتا ہوں "

نامہ نگار نے کہا :

" ہاں مگر میں نے بہت سے فرش پامال کیے لیکن مجھے
تو کبھی یہ خیال نہ ہوا کہ اب میں خود بھی فرش بن سکتا
ہوں " ! !

نامہ نگاروں کا یہ ازدحام دفعۃً نہیں ہوا ' بلکہ اس تدریجی اضافہ کا
نتیجہ ہے ' جو جنگوں کے توالی و تتابع کی وجہ سے عرصے سے ہو رہا ہے -

ام درمان (سوڈان) کی جنگ میں ہم لوگوں کی تعداد ۱۶ - تھی
مگر اس پر بھی لارڈ کچنر نے کہا تھا کہ اب یہ تعداد اتنی ہوگئی
کہ ایک پورا ریجمنٹ ترتیب دیا جا سکتا ہے - مگر ان میں صرف
۹ - شخص پختہ کار نامہ نگار تھے - انہی چھہ میں فریڈ رک اڈ ر س بھی
تھے جو بالاخر زخمی ہوے ' اور ہربرٹ ہاورڈ بھی تھے ' جنھوں نے اس
راہ میں اپنی جان تک قربان کردی -

جنگ بوئر میں ہماری تعداد اور بڑہ گئی ' اور جنگ جاپان
و روس میں تو اسقدر بڑھگئی تھی کہ پورا ایک لشکر جرار تھا - ہم
میں سے بعض نے اپنی خدمات بغیر کسی معاوضۂ مالی کے پیش
کی تھیں - جاپان سے جب کوریا جانے کے لیے روانہ ہوے تو ہم
میں سے ۵۶ - آدمیوں نے فوج کے همراہ جانے کی درخواست کی -
ان ۵۶ - میں ۳۳ - انگریزی اخبارات کے نامہ نگار تھے ' ۱۷ - امریکن '
۴ - فرانسیسی - اتنے ہی جرمنی ' اور اطالی اخبارات کے تھے -

ہم انگریزی نامہ نگاروں کے قافلے میں ارباب صحف و قلم کے
علاوہ عام مضمون نگار ' معلم ' تاجر ' بساطی وغیرہ بھی تھے -

دخانی جہاز اس لشکر مکاتبین کے لیے ہر روز نئی نئی کمکیں
لاتے رہتے ' جنمیں سے کسی میں امریکہ اور کسی میں سوئزرلینڈ کی
خاتونیں بھی ہوتی تھیں -

بلغاری فوج کے همراہ کتنے نامہ نگار تھے ؟ مجھے اسکا صحیح علم
نہیں - کیونکہ ان لوگوں کے صوفیا پہنچنے سے پہلے ہی میں گے صوفیا
چھوڑ دیا - لیکن تخمیناً سو سے تو کسی طرح کم نہ ہونگے -
انمیں سے بعض فوجی افسر بھی تھے - ان فوجی افسروں نے عجیب
تماشہ کیا - ایک طرف تو العاقی سپاہیوں کے مقابلے میں اس بنا
پر امتیاز کا دعوی کیا کہ وہ نامہ نگار ہیں ' اور دوسری طرف نامہ
نگاروں کے مقابلے میں بعینہ یہی دعوی اتنی تبدیلی کے ساتھہ
دہرا دیا کہ وہ فوجی افسر ہیں ! !

ان میں سے اکثر برگ و ساز ' تجربہ و اختبار ' دونوں سے تہی تھے
سے اس خدمت کے لیے تیار نہ تھے -

الحريۃ في الاسلام

(۱)

منجمله ان مقاصد مهمه کے ' جنکے لیے الهلال شائع کیا گیا ' ایک مقصد اهم احرار اسلام کا باب تھا -

اراده تھا که منجمله مستقل ابواب مضامین کے ' یه باب بھی بالالتزام همیشه چند صفحات کا سرعنوان رهیگا ' اور اسکے نیچے تاریخ اسلام کے ماضي و حال کے وہ واقعات اور سوانح حالات درج هوا کرینگے ' جنسے غفلت پیشگان ملت کو اپنا حق پرستی و حریت روشی کا بھولا هوا خواب یاد آجاے گا -

لیکن اسکے لیے سب سے پہلے بطور دیباچه و توطیۃ مضامین کے ' ایک مبسوط تمهید کی ضرورت تھی ' تا که اسلام اور حریۃ صحیحه کے رشتے کو نمایاں طور پر ظاهر کردیا جاے -

الهلال جلد اول کے دوسرے نمبر هی سے اسکا سلسله شروع کرنا چاها ' اور اسکي پہلی تمهیدي قسط " الحریۃ فی الاسلام " کی سرخی سے شائع بھی کي ' لیکن اسکے بعد سے آجتک که دوسري جلد کا اختتام درپیش هے ' اسکے متعلق ایک حرف لکھنے کي مہلت نه ملي - احباب کرام نے بارها یاد دلایا ' اور بھولا تو میں بھي نه تھا ' لیکن کیا کرتا که اپنی بساط میں زندگي اور زندگي کے اوقات کي ایک هي اینٹ تھي - کن کن عمارتوں کي دیواریں اس سے چنتا ' اور ایک هي پتھر کو کہاں کہاں لگاتا ؟

فرصت دیدن گل آہ که بسیار کم است
و ارزوے دل مرغان چمن بسیار ست !

اب چاهتا هوں که الهلال میں یه سلسله بالالتزام شروع هوجاے - سب سے پہلے " اسلام و حریت " کے تعلق پر مختلف پہلوؤں سے نظر ڈالني چاهیے ' اور اسکے لیے سب سے پہلے قران کریم ' پھر احادیث صحیحه ' اور اسکے بعد اثار صحابۃ و تابعین ' اور تاریخ اسلام کے عام حالات و سوانحات سے مدد لیني چاهیے -

سلسلۂ بیان کیلیے ضروري تھا که الهلال جلد (۱) نمبر (۲) کا تمهیدي مضمون سامنے آجاے ' اسلیے آج کي اشاعت میں وہ مکرر شائع کیا جاتا هے - اسکے بعد اصلی سلسله جو طیار و مستعد هے ' شائع هونا شروع هوجاے گا -

و ما توفیقي الا بالله -

يا صاحبي السجن ! ارباب متفرقون خير	اے یاران محبس ! بہت سے مالک اور آقا بنا لینا اچھا هے یا ایک هي خداے
ما تعبدون من دونه الا اسماء ' سميتموها انتم و اباؤكم ما انزل الله بها من سلطان " ان الحكم الا لله " امر الا تعبدوا الا اياه ' ذلك الدين القيم ' ولكن اكثر الناس لا يعلمون (١٢ : ٤١)	کو دوسرے معبودوں کي پوجا کر رهے هو ' تو یه اسکے سوا کیا هے که چند نام هیں ' جو تم نے اور تمهارے پیشروؤں نے گھڑ لیے هیں ؟ حالانکه خدا نے تو اسکے لیے کوئي سند بھیجی نہیں - اے گمرا هو ! یقین کرو که تمام جہان میں حکومت صرف اس ایک خدا هي کیلیے هے - اس نے حکم دیا هے که صرف اسي کے آگے جھکو ! یہي دین اسلام کا سیدھا راسته هے لیکن افسوس که اکثر لوگ هیں جو نہیں سمجھتے ! !

انسان کے تمام نوعي فضائل و محاسن اور علو و شرف کا اصلي منبع (توحید) هے - اس کا اعتقاد انسان کو خدا کے آگے جسقدر تذلل و تعبد اور انکسا و ابتهال کے ساتھه جھکاتا هے ' اتنا هي خدا کي پیدا کي هوئي تمام کائنات کے آگے سربلند و مغرور کر دیتا هے - دنیا کي کوئي طاقت ' اور خدا کے سوا کوئي هستي ' اسکے دل کو مرعوب و محکوم نہیں کرسکتي - وہ ایک چوکھٹ پر سر جھکا کر ' اور تمام بند گیوں اور فرماں برداروں سے آزاد هو جاتا هے ' اور ایک کا هو کر سب کو اپنا بنا لیتا هے -

(اسلام) اسي اعتقاد کی دعوت لیکر آیا ' اور (ان الحکم الا لله) کي صدا کے ساتھه حکومت ' خاندان ' نسب ' رسم و رواج ' اور تمیز قوم و مرزبوم کي وہ تمام بیڑیاں کٹ کر گر گئیں ' جنکے بوجهه سے نوع انساني کے پاؤں شل هوگئے تھے ' لیکن یه کتنے تعجب کي بات هے که آج صدیوں سے اسکے پیرو اپنے اندر اس حریت بخش تعلیم کا کوئي ثبوت نہیں رکھتے - انکے تمام اعمال یکسر نفس و اوهام اور انسان و اجسام کي غلامي و تعبد کا نمونه هیں ' اور وہ جن بیڑیوں کو کاٹنے آئے تھے ' اُنسے زیادہ بوجھل بیڑیاں آج خود انکے پانوں کا زیور هیں ! !

بسوخت عقل ز حیرت که این چه بوالعجبي ست !

پھر کیا ایک هي علت دو متضاد نتائج پیدا کرسکتي هے ؟ اور کیا تاریخ اسلام کے آغاز کے صفحے ' اسکے وسط و آخر کے مقابلے میں غلط اور پُر فریب تو نہیں هیں ؟ اور اگر نہیں هیں ' تو کیا اسلام کي دعوت کي گھڑي ' چند ابتدائي سالوں هي تک کیلیے کوکي گئي تھي ؟

یه سوالات هیں ' جو قدرتي طور پر اس موقعه میں پیدا هوتے هیں -

گذشته نصف صدي سے عالم اسلامي کي نئي بیداري ازادي و حریت کے ولولوں سے معمور هے - علی الخصوص پچھلے چھه سالوں کے اندر تمام اسلامي ممالک میں جمهوریت اور آزادي کي

قائم هوئي

شؤون و حقائق

اقتراعیات

یعنی سفریجٹس

میونسپل کمشنری کے لیے مسوری میں ایک لیڈی کے انتخاب نے ہندوستان میں بھی اقتراعیات انگلستان (حقوق طلب عورتوں) کی یاد تازہ کردی ہے -

روزانہ تار برقیوں میں ایک دو تار ان عورتوں کے متعلق ضرور ہوتے ہیں - انکے سرفروشانہ عزائم اور جاں نثارانہ اقدامات کے حالات فی الحقیقت نہایت عجیب و غریب ہیں -

جس قوم کے افراد رجال " حقوق طلبی " کے معنی سے نا آشنا ہوں ' انکے لیے ان عورتوں کی حقوق طلبانہ جانبازیوں کی خبریں نظر انداز نہیں کی جاسکتیں -

قوم کو مجبور کیا جائے کہ وہ حقوق طلب عورتوں کی خواہشوں کے آگے سر تسلیم خم کردے -

اس راہ میں کسی سخت سے سخت قربانی سے بھی ہنوز کوئی زندہ وجود کرسکتا ہے ' انہیں انکار نہیں - وہ وزیر اعظم (مسٹر ایسکوئتھ) پر حملہ کرتی ہیں ' مظاہرے (ڈیما نسٹریشن) نکالتی ہیں ' پولیس سے لڑتی ہیں ' ایوان حکومت کو گھیر لیتی ہیں ' بم چلاتی ہیں ' قید ہوتی ہیں ' قید خانے میں فاقے کرتی ہیں ' پارلیمنٹ کی چھت میں اپنے تئیں لٹکا دیتی ہیں ' اجلاس شروع ہوتا ہے تو مسئلۂ اقتراع کی ضرورت پر انقلاب آفریں تقریریں کرتی ہیں -

شہنشاہ (جارج خامس) کی سواری جا رہی ہے ' ایک اقتراعیہ بڑھکر گاڑی روک لیتی ہے ' گھوڑوں کے آگے فرش راہ بن جاتی ہے ' اور بالآخر بادشاہ اُترکر اُس کی مزاج پرسی کرتے ہیں -

اس سے بھی زیادہ یہ کہ ۴ - جون کو یہی نازک و ناز آفرین جماعت بریڈ فورڈ (لنڈن) کے قریب ایک عالی شان عمارت میں آگ لگا دیتی ہے ' جس سے دو لاکھ دس ہزار روپے کا نقصان ہوتا ہے -

خوش طبیبے ست ' بیا تا ہمہ بیمار شویم !

شکسپیر کا ایک مشہور ڈراما ہے Tamin gof the Shrw - حال میں لندن کے ایک تھیٹر نے سفریجٹ عورتوں کی دست درازیوں کو اسکے بعض مناظر میں نہایت خوبی سے دکھلایا ہے - اس تصویر میں مس دی سلوا ڈرامے کی عیار و شوخ چشم عورت بنی ہے ' اور اپنے آخری امیدوار کی جوتے سے مزاج پرسی کر رہی ہے '

یہ بحث بالکل الگ ہے کہ جو طریقہ ان عورتوں نے اختیار کیا ہے اور جو ہمیشہ ایسی جماعتیں اختیار کرتی ہیں ' وہ کس درجہ قابل تحسین و تقلید ' اور کہاں تک موجب اختلاف ہے ؟ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ راہ حق طلبی میں جو ولولہ و استقلال اور استحکام و ثبات یہ عورتیں ظاہر کر رہی ہیں ' کیا ایشیا کے مردوں کیلیے ان میں کوئی عبرت اور بصیرت نہیں ہے ؟

اگر یورپ کے جاں فروش مردوں کے حالات ہمیں بیدار نہیں کرتے تو حیف ہے اگر وہاں کی عورتوں کی قربانیاں بھی ہمارے لیے تازیانۂ عبرت نہوں !

حقوق طلب عورتوں کی تحریک اگرچہ عرصہ سے ہے ' مگر فدائی عورتوں کے اعمال کا سلسلہ سنہ ۱۹۰۵ سے شروع ہوتا ہے ' جبکہ سر ہنری کیمبل بنیر مین وزیر اعظم ہوے تھے - اس فدائیت کی تحریک کا مقصد یہ ہے کہ جہانتک ممکن ہو ' ملک کے قانون ' امن ' نظام ' اسکیں میں خلل ڈالا جائے ' اور اپنے حالات کے ذریعہ

پبلک کا یہ حال ہے کہ آب رسانی کے دو منبع (ریزروائرس) خراب کردیے ہیں ' پانی کا رنگ بدل گیا ہے اور اسمیں سمیت آگئی ہے ' مجبور ہو کر سلسلۂ آبرسانی کو بند کردینا پڑتا ہے -

کوئنس ہال کے جلسے میں مسٹر چرچل تقریر کرنا چاہتے ہیں مگر اقتراعیات کے شور و غوغا سے نا چار ہو کر رک جاتے ہیں -

شہنشاہ کی تصویر جو مسٹر فیلی کی معجزانہ بدایع نگاری کا بہترین نمونہ ہے ' رائل اکاڈیمی کے وسط ایوان میں آویزاں تھی ' اسکی صورت بگاڑنے کا خطرہ پیدا ہوتا ہے ' اس لیے ملکہ الیگزنڈرا بے بس ہو کر ۶ - جون کو اکاڈیمی سے تصویر واپس منگالیتی ہیں -

اس قسم کے بے شمار واقعات ہر روز پیش آتے رہتے ہیں ' حکومت نالاں ہے ' امن عامہ میں خلل آگیا ہے ' قانون کی بے عزتی ہوتی ہے ' تعزیرات بے اثر ہیں ' یہ سب کچھ ہے مگر سوال کا ایک بڑا حصہ اس جد و جہد میں عورتوں سے ہمدردی رکھتا ہے ' خود سر ایڈورڈ گرے بھی (وزیر خارجیۂ برطانیہ) جنکا طرز عمل مشرق

پرنس اعتماد پر آے تھے ؟

صرف اس امید پر، کہ وہ بلغاری قوم کی خدمت کے لیے جا رہے ہیں، اسلیے حکومت اور قوم، دونوں انکا خیال کرینگی !

قوام کے اختلاف کے ساتھہ نامہ نگاران جنگ کے ساتھہ برتاو بھی بدلتا رہا ہے -

جنگ ام درمان (سوڈان) میں پہلے تو لارڈ کچنر نے نامہ نگاروں کو شرکت کی اجازت دینے سے صاف انکار کر دیا تھا، حالانکہ وہ خود (استینڈرڈ) کے نامہ نگار تھے، مگر جب لارڈ روزبری نے سفارش کی تو پھر اجازت دے دی گئی - مگر احتساب مراسلات میں کسی طرح کی تنگ گیری نہیں کی - کیونکہ فوج ایک ہی تھی -

اسوقت محتسب مراسلات سر فرانسس ونگنت تھے -

کہا جاتا ہے کہ نامہ نگاروں کو روکنے کے لیے جنگ روس و جاپان میں، جاپانیوں نے بعض وسائل اختیار کیے تھے، مگر یہ بالکل غلط ہے - میرے علم میں کوئی ایسی قوم نہیں جس نے جاپانیوں سے زیادہ نامہ نگاروں مدارات کی ہو، یا جنکے قوانین متعلقہ نامہ نگاران جنگ، جاپانیوں کے قوانین سے زیادہ معقول ہوں - موخر الذکر قوانین میں اگر کوئی عیب تھا (بشرطیکہ یہ عیب ہو) تو صرف یہ کہ وہ قابل نامہ نگاروں کو شرکت کی اجازت دیتا تھا، اور نا قابل نامہ نگاروں کو محروم رکھتا تھا - لائق نامہ نگاروں کے واسطے ہر ممکن ذریعۃ معرکے کے دیکھنے کے لیے جاپانیوں نے ہر قسم کی آسانیاں بہم پہنچائیں - نگرانی میں غیر مناسب سختی نہ تھی - مراسلات کا وہ حصہ ہرگز حذف نہیں کیا جاتا تھا، جسکی اشاعت اصولاً جائز تھی، گو بعض مصالح خصوصیہ کے خلاف ہو -

نامہ نگاروں کے انتخاب کا طریقہ بھی معقول تھا - ہر امید وار کے لیے ضروری تھا کہ وہ اپنی حکومت کے سفیر کی ایک تحریر پیش کرے، جسمیں اس بات کی شہادت دی گئی ہو کہ یہ شخص کم از کم ایک سال تک کسی اخبار کے دفتر میں کام کرچکا ہے، یا معروف صحافی ہے -

اگر امید وار اور سفیر میں اختلاف ہوتا تھا تو اسکا فیصلہ اس حکومت کے متعلق کردیا جاتا تھا جسکی طرف نامہ نگار اپنے آپ کو منسوب کرتا تھا -

ان اصول پر انتخاب میں ۵٦ - امید وار کامیاب ہوے - ان میں سے پہلی فوج کے ساتھہ ۱٦ - گئے، جنمیں ۸ - انگریز، ٦ - امریکی، ایک فرانسیسی، اور ایک جرمن تھا - دوسری فوج کے ساتھہ ۲۰ - گئے - ان میں ۱۱ - انگریز، ٦ - امریکی، ایک فرانسیسی، ایک جرمن، اور ایک اطالی تھا - تیسری فوج کے ساتھہ بھی ۲۰ - نامہ نگار گئے، جنمیں ۱۴ - انگریز، اور ٦ - امریکی تھے -

کون کس فوج کے ساتھہ جائے ؟ اسکا فیصلہ قرعے کے ذریعہ کیا گیا تھا - حکم یہ تھا کہ جسکا نام جس فوج کے ساتھہ نکلے، وہی اس کے ساتھہ رہے -

ایک امریکی نامہ نگار اس تقسیم پر راضی نہ ہوا، اور اس کے خلاف احتجاج (پروٹیسٹ) کرنے کیلیے، ایک مشہور امریکی مصنف اور ایک دوسرے مشہور انگریزی مصور کو اس نے راضی کرلیا، مگر نتیجہ یہ نکلا کہ ایک فوجی افسر آیا اور اس نے نامہ نگار کو اطلاع دیدی کہ ایک گھنٹے کے بعد توکیو کے لیے یہاں سے ٹرین روانہ ہوگی، ضرور ہے کہ تم اسی ٹرین میں روانہ ہوجاؤ ! !

بلغاریا اور نامہ نگاران جنگ

مگر جنگ بلقان کی حالت اس سے بالکل مختلف تھی -

جاپانیوں نے تعداد گو قلیل رکھی تھی اور اہل لیاقت و کفایت کے انتخاب کا اصول کسی قدر سخت ضرور تھا، تاہم اتنا ہی دانشمندانہ بھی تھا - لیکن بلغاریوں نے دو افسروں کے اعتراض کرنے کے باوجود، صرف اس خوف سے آئین انتخاب کو نظر انداز کردیا، کہ اگر یہ لوگ (جو جنگ کے متعلق دنیا کی معلومات کا سرچشمہ ہیں) ناراض ہوگئے، تو ہمارے اسرار و خفایا کو بے نقاب کردینگے، اور یورپ کی شعوب و امم کی اس ہمدردی کو نفرت سے بدل دینگے، جو غیر معمولی فرزانگی و ہوشیاری کے ذریعے حاصل کی گئی ہے -

بلغاریا نے اپنے مصالحۂ مخصوصہ کی بنا پر چاہا کہ نامہ نگاروں کی دو جماعتیں کردی جائیں - ایک جماعت پہلے جائے اور دوسری اسکے بعد - جو جماعت کہ بعد کو بھیجی جانے والی تھی، اس نے اس تجویز پر نہایت سختی سے اعتراض کیا - چونکہ بلغاریا کا قبلۂ عمل پہلے ہی سے نامہ نگاروں کی رضا جوئی تھا، اسلیے اعتراض کی وجہ سے پہلی تجویز مسترد کردیگئی، اور تمام نامہ نگاروں کو صوفیا سے لشکر گاہ تک اک ساتھہ جانے کی اجازت ملگئی -

اسوقت نامہ نگاروں کی تعداد سو کے قریب تھی -

اس کاروان مکاتبین میں سے ۱۰ - اشخاص کو تیسری فوج کے ساتھہ جانے کی اجازت دیگئی - ان میں کرنل رنکینگ نامہ نگار ٹائمس مسٹر فرانک فکس نامہ نگار مورننگ پوسٹ، اور نامہ نگار ڈیلی میل کے علاوہ تین روسی نامہ نگار بھی تھے، جنمیں دو فوجی افسر تھے اور ہمیشہ اپنے رسمی لباس میں رہتے تھے -

فرانسیسی نامہ نگار بھی شامل ہوگئے تھے اور ان میں بھی دو فوجی افسر تھے -

لیکن قرق کلیسا، لولو برغاس، اور چتلجا کے معرکوں میں خود بلقانی ریاستوں کے نامہ نگاروں میں سے صرف ایک ہی شخص تھا ! !

لفٹننٹ (ویگنر) کا دعوی ہے کہ وہ تیسری فوج کے ساتھہ گئے تھے، اور محققانہ تاریخ نگاری کے پرداز پر انھوں نے اپنے مشاہدات قلمبند کیے ہیں، مگر اصل واقعہ یہ ہے کہ تیسری فوج کے ساتھہ ایک بھی آسٹروی نہ تھا - آسٹریا اور جرمنی کے نامہ نگار تیسری فوج کی ہمراہی سے اسلیے عمداً روکدیے گئے تھے کہ وہ بلغاریوں کا طریقۂ جنگ نہ دیکھہ سکیں -

خوش قسمتی سے میں بھی ان لوگوں میں سے تھا، جنکو اجازت تھی کہ جس فوج کے ساتھہ وہ چاہیں، جا سکتے ہیں -

جب میں (مصطفی پاشا) پہنچا تو افسر فوج نے اپنی فوج کے ہمراہ جانے کی مجھے اجازت نہ دی - یہ افسر خوش صحبت تھا اس نے ایک بار میری دعوت بھی کی تھی - میرے پاس روساء ارکان جنگ کا صریح اجازت نامہ بھی موجود تھا - با ایں ہمہ مجکو اجازت نہ ملسکی، اور کہا گیا کہ یہاں ٹھیرے رہنا ناگزیر ہے

بسا اوقات اسطرح کے غیر اختیاری معاملات میں کشود کار کسی ایسی صورت سے ہوجاتی ہے جسکا ہمیں خیال بھی نہیں ہوتا - اسی اثنا میں بلغاری فوج میں دو پروفیسر پہنچ گئے، جنمیں سے ایک مدرسۂ حربیہ کا معلم تھا، اور دوسرا صوفیا کی یونیورسٹی کا - دونوں احتساب مراسلات جنگ پر مامور کیے گئے، اور انھیں حکم ملا کہ چتلجا روانہ ہوجائیں -

راستہ دشوار گزار تھا اور سواری کوئی نہ تھی - صرف میرے دوست کرنل رنکینگ کے پاس موٹر کار تھی - یہ حالات دیکھکر ہم نے فرصت کو معلوم کرلیا، اور ان پروفیسروں سے کہا کہ اگر وہ ہمیں فوج کے ہمراہ جانے کی اجازت دیدیں تو ہم انکو اپنی موٹر پر چتلجا پہنچا دینگے

الهي تازه كمك كي صورت م نمو دار هوئي - فوج نظامي كا پهلا ريجيمنٹ آگيا ' اور عزيز بک نے اسكو اطاليوں كے ميمنه پر پلٹ پڑنے كا حكم ديا يه حركت نهايت كامياب ثابت هوئي -

معاً دشمن كے پير اكهڑ گئے - عين اسوقت جبكه دشمن كے قدم پيچهے هٹ رهے تهے ' ايک توپخانه بهي آگيا ' جسميں چار زود كار اور بهت بهاري توپيں بهي تهيں ر

اسوقت تک مجاهدين كي مثال ايک ايسے چهوٹے سے قافلے كي تهي ' جسكو بهيڑيوں كے ايک بهت بڑے گلے نے گهير ليا هو' اور وه اپنے پاس آنے سے روک رها هو - مگر توپخانے كے پهنچتے هي ن ترتيب عسكرى پيدا كي گئي ' اور اسكے بعد جنگ كي ئی آگ كو اس زور سے هوا دي كه پهر شعلے بهڑكنے لگے -

گهنٹے تک يه هنگامه بپا رها - ۱۱ - گهنٹے غالباً باشندگان رمه) كے صبر وثبات كي بڑي سے بڑي عمر هے' كه وه اسميں معذرر بهي هيں - كيونكه اس وقت جو ' وه انكي "جوع الارض" كا ايک معجزه هے وررنه آگ ...دران حسن كا كام نهيں -

اب هر اطالي اس طرح مبهوت و مندهش تها ' گويا موت مجسم بنے كهڑي هے' اور اسكي عزيز ترين متاع يعني "حيات" كے لينے ليے هاتهه بڑها رهي هے - پيمانه لبريز هو چكا تها - چهلكنے كے ليے ـ معمولي ٹهيس كي ضرورت تهي - ايک پر از خروش ـے الله اكبر نے يه خدمت انجام دي - اطاليوں نے بد حواسي كے ميں بهاگنا شروع كيا - مجاهدين نے انكے پيچهے گهوڑے ڈالدیے - ے هوئے دور تک چلے گئے اطالي جب اپنے استحكامات ميں ئے تو مجبوراً واپس آجانا پڑا - مجاهدين كرام ميں ۷۰ - مجروح ۳۰ - شهيد هوئے : رحمة الله عليهم اجمعين -

اطاليوں كے نقصانات كي تفصيل يه هے كه مجاهدين كو غنيمت ۴ - پهاڑي توپيں' ايک متراليوز قسم كي توپ' - ۵ - سو بندوقيں ...دار كثير ذخيره جنگ ملا - ۵۰ - آدمي گرفتار هوے - جنميں مريں ريجيمنٹ كا لفٹننٹ (ميير جيلو) بهي هے - گو اطالي ...ين كي صحيح تعداد معلوم نهيں ' مگر لفٹننٹ (ميير جيلو) ...س بيان سے اندازه هو سكتا هے كه " اسكي صفوں كے آگے جو ...يمنٹ اتر رها تها ' اس كا بيشتر حصه تباه هوگيا - " !

يورپ كهتا هے كه مسيحيت رحم كي تعليم ديتي هے' اور اسلام ...ت و سنگ دلي كي - مسيحي رحم كا نمونه تو تم اطالى كيمپ ...خلستان ميں ديكهچكے هو - اب اسلام كي سنگدلي كي داستان ... سن ليں -

يه پچاس انسان پا بزنجير كون هيں ؟ غارتگران وطن' اعداء ...يت ' دشمنان اسلام' اور قاتلين شيوخ و شبان و نساء و اطفال' مگر ...ں همه بطل غيور عزيز بک حكم ديتا هے كه تمام زخمي قيديوں كا ...ج كيا جاے' مردے دفن كيے جائيں ' اور اسير لفٹننٹ خاص ... ساتهه كهانا كهائے !! ع : ببين تفاوت ره از كجا است تا به كجا ؟

اطاليوں كا عام قاعده هے كه اپني شكستوں كو چهپاتے هيں' مگر شكست اسقدر شديد تهي كه گو سركاري طور پر اسكي پوري ...ميت كا اعتراف نهيں كيا گيا ' تاهم اتنا مان ليا گيا هے كه لفٹننٹ ...ل مارٹين زخمي' اور لفٹننٹ ميير فيلو گرفتار هوگيا هے - چار ...پيں بهي عربوں كے ...لي هيں -

اس شكست كي اهميت كا اندازه اس سے هو سكتا هے كه ...رل راني سے استعفا لے ليا گيا هے ' اور اسكي جگه جنرل گريو ني

تاريخ حسيات اسلاميهٔ ...

كا ايک ورق

اعانهٔ مهاجرين

آپ كي اپيل در بارهٔ اعانهٔ مهاجرين ترکي الهلال مورخه ۲۱ مئي كو ديكهه كر قلب كي جو حالت هوئي' اسكو نه تو خود اپني زبان سے بيان كر سكتا هوں' اور نه زبان قلم هي كو اتني قوت هے كه اسكو ظاهر كر سكے - اپيل كو پڑهكر دلي خواهش يهي هوئي كه اگر خدا استطاعت ديتا تو آپكا پورا بار اپني گردن پر لے ليتا' مگر اپني شومي قسمت كو كيا كروں كه صرف تنگدست هي نهيں بلكه تهيدستوں كي جماعت ميں زندگي بسر كرنے كے ليے پيدا هوا هوں اور اسي جماعت ميں انشاء الله خاتمه بهي هوگا - بهر كيف سر دست مبلغ چار روپيه اعانهٔ مهاجرين تركي كے ليے بذريعه مني آڈر روانه كرتا هوں' اور بقيه چار روپيه انشاء الله اس مهينه كا مشاهره پاكر روانه كرونگا ' ليكن حضور ايسا هرگز خيال نه فرماويں كه ميں اسكے صلے ميں ايک برس مفت الهلال لينا چاهتا هوں ' اور مجهه پر كيا منحصر هے شايد كوئي مسلمان جسكے دل ميں كچهه بهي جوش اسلام هوگا اسكو قبول نهيں كر سكتا - ميرے خيال كے بموجب هر مسلمان كا فرض هے كه ايسے وقت ميں اپنا هاتهه بڑھائے نهيں بلكه اپنے مصيبت زده و آفت رسيده بهائي بهنوں كی مدد كرے -

ميري يه خواهش نهيں هے كه حضور ميرے اس خط كو اپنے قيمتي پرچه ميں جگه ديں ' ليكن اگر حضور كي خواهش هو تو مجهے كوئي عذر بهي نهيں' ليكن نام ميرا نه ظاهر كريں -

مجهے اميد هے كه آپ ميري اس حقير تحرير كو كسي گوشه اخبار ميں جگه ديكر ممنون فرماوينگے آج اخبار مشرق ميں آپكا مضمون دربارهٔ اعانه مهاجرين قسطنطنيه نظر سے گذرا - دل بهر آيا كه كيونكر ان لاكهوں بے خانمان مهاجرين كي امداد كيجاے ؟ چنانچه يه تحريک جناب بابو فتح محمد خانصاحب رئيس موضع بيمهيان ضلع گونڈه كي خدمت ميں پيش كيگئي - ممدوح جو ايک دردمند دل ركهتے هيں ' اور هونهار پر جوش اور همدرد نوجوان هيں ' اس خبر موحش كا انكے دلپر كمال اثر هوا - اور فوراً مبلغ دو سو بيااليس روپيه سات آنه براے اعانه مرحمت فرمايا - اور وعده كيا كه انشاء الله تعالے وقتاً فوقتاً اور جو مدد ميرے امكان ميں هوگي ديكر رهونگا - زر مذكور آج كي ڈاک سے آپكے نام روانه كيا جاتا هے ! جس پرچه اخبار ميں يه مضمون شائع هو - اسكي ايک كاپي جناب بابو فتح محمد خانصاحب رئيس موضع بيمهيان ڈاكخانه پچهڑوا ضلع گونڈه كي خدمت ميں روانه كيجاے - والسلام

شيخ عبد الوحيد قدوائي هيڈ مدرس اسكول پچهڑوا ضلع گونڈه

مخدومنا دام بركاتهم

پس از تسليم ملتمس هوں كه جناب نے جو الهلال ميں ... و مهاجرين تركي كي اعانت كے ليے تيس هزار روپيه كا اعلان كيا هے شايد اس گرانبها ايثار كي مثال اس وقت دشوار ... سے ملے ...

شذرات طرابلس

عورتوں کو ... کے موقع پر اقتراعیات کی حمایت میں تقریر کرتے هیں - ... برس سے مستر ایسکویتهه کے ساتهه اُن کے دوستانه تعلقات هیں مگر انهیں کسی بات کی پروا نهیں هوتی ' علانیه مخالفت کرتے هیں ' اور عورتوں کو حق اقتراع دینے کے خلاف مستر ایسکویتهه جو روش اختیار کر رکهی هے ' اُس کو بڑي وضاحت سے قابل ترمیم بتاتے هیں ...

وہ مردانه وار قید خانے میں جاتي هیں' اور خوشي خوشي اسکے مصائب جهیلتي هیں - قید خانے میں عهد کر لیتي هیں که بالکل بهوکی پیاسي رهینگي' اور اس طرح اپني جان دیدینگي' لیکن جرم کا اعتراف نه کرینگي - مشهور اقتراعیه : مس کرائستبول پانکهرست کئی بار قید خانے جا چکي هے - جیل کے ڈاکٹر کو ربر کي نالیاں حلق میں اتار کر غذا پهنچاني پڑي' مگر اس نے اپنے میثاق جاں فروشي کو کبهي نهیں توڑا - مجبور هو کر پولیس نے بارها رها کر دیا - اب ... قید خانے میں هے -

پولیس کي کیا هستي هے ؟ فوج تک انکے هاتهوں عاجز آ گئي هے - وہ مرد نهیں عورتیں هیں - اسلحه و آلات جنگ انکے پاس نهیں - هلاکت اور بربادي کي قوتوں پر دسترس نهیں - دولت و شوکت اور فوج و جمعیت' کوئي بهي کار فرما قوت اپنے هاتهه نهیں رکهتیں - چند جوان اور بوڑهي عورتیں ! جنس نازک و ضعیف کي ایک جمعیة محقرہ ! چند نا تمام مشورے ' اور کمزور هستیوں کي ایک باهمي سازش !! لیکن با ایں همه ایک طرف یهي صف هے' اور دوسري طرف حکومت اور ملک مع اپني فوج و آلات جنگ کے' اور مع اپنے قواے عظمت و جبروت کے صف آرا هے - برسوں گذر گئے ' لیکن ابتک هزیمت و فرار' عجز و اعتراف ' اور تذلیل و تضحیک کے سوا انهیں کچهه نصیب نهیں !!

غور کیجیے که حقوق طلبي کے فرشتے کے بال و پر کیسے قوي هیں ؟ یه چند کمزور عورتوں کے دل گردے نهیں هوسکتے که گهوڑ دوڑ کے میدان میں بادشاه کے گهوڑے کو روکنے کي کوشش کریں ' اور پهر اسکے نیچے آکر جان دیدیں - یه کوئي دوسري ہی روح هے جو انکے اندر کام کر رهي هے :

> هم از غالب حریفی هاے حسن است
> که یک عالم حریف کرده نیست

... زیبنارہ شیوہ طراز نے ایک پورے ملک کے امن کو خطرے میں ڈالدیا هے !!

> خوش طبیبے ست' بیا تا همه بیمار شویم

اس حالت پر کئي حیثیتوں سے نظر ڈالي جا سکتي هے - یورپ نے مردوں اور عورتوں کے حقوق عامه میں جس غیر طبیعي مساوات کا دعوا کیا هے ' اگر آج اسپر عمل کا وقت آیا هے تو اسے پیٹهه نهیں دکهلاني چاهیے - حالات کا لازمي نتیجه یهي تها جو هوا' اور جبکه ان حقوق طلبیوں میں کامیابي هوگي (اور ایسا هونا ضروري هے) تو اسکے بعد یورپ کے نظام عائله و معیشة منزلي کے امراض اجتماعي و ادبي کے ظهور کا آخري دن هوگا !

ابهی تو تلخي کام و دهن کي آزمایش هے !

ایک فتح عظیم

ناکام حملۂ اطالیه

جنرل راني کا استعفا

اطالي غارتگران طرابلس خود حمله آور هیں' مگر آغاز سے انهوں نے اپنا انداز یه رکها هے که گویا خود محصور هیں انکا فرض مدافعت سے زیاده نهیں - و قذف في قلوبهم الرعب فریقاً تقتلون و تاسرون فریقا (۳۳ : ۲۴)

بیشک انکے اعلنامے میں حملوں کا بهي ایک عنوان هے مگر یه حملے ان خروج سے مختلف نهیں' جو محصورین شدائد سے اکتاکے کردیا کرتے هیں -

۱۶ - مئي کو طالیوں نے ایک حمله کیا تها - اس کي تفصیل تازه عربي ڈاک سے موصول هوئي هے -

درنه سے ایک نامه نگار لکهتا هے :

" مجاهدین کرام کي ایک جماعت درنه کو گهیرے پڑی تهی صبح کا وقت تها - رات کي خاموشي کے بعد ابهي هنگامه بپا نهیں هوا تها که مجاهدین نے اپنے آپ کو جنرل ممبروتی کی قیادت ۱۲ - هزار فوج میں گهرا هوا پایا - صبح کا وقت' بچنے کی راہ نهیں' دشمن سر پر' مگر با ایں همه سپه سالار عام (عزیز بک) نے اطمینان قلب سے اس خبر کو سنا ' اور سنتے هي فوراً تیاري کے لیے فوج کي مختلف جماعتوں کے نام اوامر و احکام صادر کردیے ... حال کا کام اهم اور دشوار تها ' اسلیے اسکو خود اپنے لیے رکها -

آفتاب طلوع هو رها تها که عزیز بک تفتیش کے لیے ... نقطه (عین المنصوره) تک اطالیوں کے آنے کي خبر نه تهی انهوں نے اپنے همراه زیاده فوج نهیں لي - مگر جب آگے بڑهے ... هزار انسانوں کا ایک سیلاب رواں نظر آیا -

دونوں فوجیں روبرو کهڑي هوئیں - ایک طرف مٹهی بهر تهے' دوسري طرف ایک لشکر جرار' مگر فتح و شکست کا مدار کثرت هي پر نهیں بلکه اس شجاعت و بسالت ' صبر ... جوش فدویت و شوق شهادت پر هے' جو وجود مومن کے اصلیه هیں ' اور جنکي وجه سے تاریخ اسلام کے ابتدائي ... ایک مسلم اور دس حمله آور یکساں سمجهے جاتے تهے -

عزیز بک اس شرذمۂ قلیله کو لیکے اس انساني ... راستے میں کهڑے هوگئے' اور اپنے کمال عسکری کے معجزالعقل ... دکهانے لگے -

اطالیوں کي آتشباري نے کارزار کو آتشکده بنا دیا مگر ... مع اپنے مجاهدین کے اس آتشکدے میں کهڑے جرب ... آتشباري کي شدت نهایت شدید تهي - ممکن تها که انساني صبر و ثبات پر غالب آجاتي' مگر غالباً جسقدر ابتلا و امتحان تها وہ نا کافی نه تها - فیصله کن گهڑی قریب آرهی تهی

[illegible] ظاهر هي هے [illegible] قوم کے اعلی طبقه کے [illegible] متوجه هو جاۓ تو کچهه زیاده دشوار نه تهي - [illegible] چهه والوں میں هوں - افسوس عدم استطاعت [illegible] خیر میں جناب کا کچهه زیاده [illegible] بتانے کي اجازت نهیں [illegible] سردست [illegible] هنڈري ایکسو - تیس روپیه کے اس مقصد کے لیے خدمت والا میں پیش کرتا هوں ' اسکے عوض میں آپ الهلال ایک پرچه ذیل کے پته پر ایک سال کیلیے روانه فرمائیں - باقي [illegible] امداد مهاجرین ترکي میں روانه فرماویں - میرا نام اور اس کا [illegible] نفرمایاجاۓ اخبار میں بهی درج نفرمایا جاۓ

(از رامپور)

[illegible] اسکے میري اهلیه مبلغ تیس روپیه اعانه مهاجرین میں [illegible] چکي هیں ' وہ مجهه سے پوچهتي هیں که ۴ - جون والے [illegible] چه میں اس کي اشاعت نهیں کي گئي ' نهیں معلوم اصلي مقام پر [illegible] پهونچا ہے یا نهیں -

مبلغ یکصد اور چوده روپیه ۱۲ - آنه بذریعه مني آرڈر ارسال [illegible] کرتا هوں - دوسري قسط انشاء الله العزیز پرسوں تک [illegible] والا میں روانه کي جاویگي -

---

جناب اقدس ! الهلال کو دیکهکر اعانه مهاجرین سے چشم پوشی [illegible] معني ' چنانچه اپني استطاعت کے مطابق حاضر [illegible] خدمت عالي کیا گیا - یه بهي ضرور عرض کرونگا که یه رقم [illegible] خدا جانے کس صورت سے ارسال کي گئی - اشارة یوں خیال [illegible] لیجیے که ایک طالبعلم جوکه دوسرونکا دست نگر هے اسکا تحفه [illegible] هے -

---

مبلغ ۲۳ - روپیه براۓ مهاجرین ترک ارسال هے ۸ - آنه میں [illegible] الهلال بهیجنے کي ضرورت نهیں هے میں قبل سے الهلال کي [illegible] قیمت دیکر خریدار هوں -

خواجه محمد خلیل عفي عنه

[illegible]ست زر اعانۀ مهاجرین عثمانیه

(۲)

	پائي	آنه	روپیه
جناب محمد علي صاحب طالبعلم اسلامیه اسکول گوجرانواله	•	•	۱
جناب محمد عبد الحق صاحب مختار - ارہ	•	•	۲
[illegible] الدین حیدر صاحب	•	.	۲
[illegible] اے - هاشمي صاحب دیوي [illegible] بتقریب شادي	•	•	۲۵
جناب محمد یوسف صاحب ارگوگهٹ	•	•	۲
جناب عبد الله خانصاحب سب انسپکٹر تهانه بهول مظفر نگر	•	•	۱۰
جناب منشي مصطفی خانصاحب	•	•	۵
جناب منشي [illegible] علوي	[illegible]	•	۵
مستورات اهل [illegible] بذریعه [illegible] الدین صاحب	•	•	۷۰
اهلیه منشي عبد الرحمن [illegible]			

ملیٹري ورکس کوه مري

جناب مهر الدین احمد صاحب اور سید [illegible]

جناب شیخ محمود صاحب سوداگر [illegible]

جناب شیخ عبدالستار صاحب سپرنٹنڈنٹ جیل پا گن برهما

جناب نظیر الدین صاحب نعمانی ردولي

جناب حکیم فتح محمد و حکیم عبد القدوس صاحب حیدر آباد سنده

جناب رکن الدین صاحب ایس اینڈ - ٹي - مري

ایک بزرگ

جناب سید مهدي حسن صاحب - بهار

جناب سید محمد یعقوب صاحب سب ڈپٹي کلکٹر - جموئي ضلع مونگیر

جناب غلام زین العابدین صاحب (میرٹهه

جناب سید یوسف رضا صاحب ورنگل

جناب میرزا محمود بیگ صاحب وکیل - گونڈه

جناب مولوي عبد الرحیم صاحب - منیر کوٹله

جناب نصیر الرحمن خانصاحب - گونڈا

جناب غلام حسین صاحب ابر - رنگون

جناب عبد الغني اسحاق صاحب رنگون

جناب بابو فتح محمد خانصاحب رئیس موضع بیهیان - گونڈه

جناب عبد الکریم صاحب اوهیما - اسام

ایک بزرگ غیور از ریاست رامپور

جناب محمد اسماعیل صاحب - خیرپور رناتهن

جناب وصي احمد صاحب - پون پون

جناب نذیر الدین صاحب نعماني - ردولي

جناب م - ن - ا - بغرض ثواب اهلیه خود - (غفرها الله تعالی)

جناب عابد علي صاحب بغرض ثواب اهلیه خ[illegible]

جناب پیر بخش صاحب از کرانچی

(به تفصیل ذیل)

جناب پیر بخش صاحب

جناب محمد ابراهیم ولد پیر بخش صاحب

جناب حاجي محمد حاجي قاسم بیضه فروش

جناب فضل الدین صاحب انسپکٹر

ملازمان پیر بخش

وہ عام لوگ جنسے دوکان کي بابت مال وغیره لیا جاتا هے

احباب دوستونکي طرف سے

جناب منشي محمد عبد الکریم صاحب

بي بی فاطمه صاحبه زوجه منشي محمد - عبد الکریم صاحب سکندر آباد

جناب عبد المجید صاحب نارکل ڈانگا - کلکته سکندر آباد

میزان

میزان سابق

[illegible]